فہرست مضامین بہارشریعت حصہ اول

1	پہلے سے پڑھیے	9
2	مصنف وکتاب کا مختصر تعارف	10

پہلا حصہ

(کتاب العقائد)

1	عقائد متعلقہ ذات وصفات الٰہی بوجوز	23
2	عقائد متعلقہ نبوت	27
3	ملائکہ کا بیان	34
4	وحی کا بیان	35
5	عالم برزخ کا بیان	35
6	معاد وحشر کا بیان	37
7	جنت کا بیان	44
8	دوزخ کا بیان	46
9	ایمان وکفر کا بیان	48
10	قادیانی	50
11	رافضی	53
12	وہابی	54
13	غیر مقلدین	57
14	امامت کا بیان	58
15	ولایت کا بیان	61

دوسرا حصہ

(کتاب الطہارت)

1	تمہید	64
2	وضو کا بیان	67
3	پہلا فرض	69
4	دوسرا فرض	70
5	تیسرا فرض	71
6	چوتھا فرض	71
7	وضو کی سنتیں	71
8	وضو کے مستحبات	73
9	وضو میں مکروہات	75
10	وضو کے متفرق مسائل	76
11	وضو توڑنے والی چیزوں کا بیان	77
12	متفرق مسائل	80
13	غسل کا بیان	82
14	غسل کے مسائل	83
15	غسل کی سنتیں	85
16	غسل کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے؟	85
17	پانی کا بیان	89
18	کس پانی سے وضو جائز ہے اور کس سے نہیں؟	90
19	کنویں کا بیان	93
20	آدمی اور جانوروں کے جھوٹے کا بیان	96
21	تیمم کا بیان	98
22	تیمم کے مسائل	99
23	تیمم کی سنتیں	104
24	کس چیز سے تیمم جائز اور کس سے نہیں؟	105
25	تیمم کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟	106
26	موزوں پر مسح کا بیان	107
27	موزوں پر مسح کرنے کے مسائل	108
28	مسح کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟	110
29	حیض کا بیان	111
30	حیض کے مسائل	112
31	نفاس کا بیان	116
32	حیض ونفاس کے احکام	117
33	استحاضہ کا بیان	119
34	نجاستوں کا بیان	121

WWW.NAFSEISLAM.COM

35 نجاستوں کے متعلق احکام 122
36 نجس چیزوں کے پاک کرنے کا طریقہ 125
37 استنجا کا بیان 130
38 استنجا کے متعلق مسائل 132
39 تقریظ اعلیٰ حضرت 135
40 ضمیمہ بہارِ شریعت (حصہ دوم) 136
41 تقاریظ 145

تیسرا حصہ

(کتاب الصلوٰۃ)

1 نماز کا بیان 148
2 نماز کے وقتوں کا بیان 153
3 فائدہ (وقتِ فجر) 155
4 وقتِ ظہر و جمعہ 156
5 وقتِ عصر 156
6 وقتِ مغرب 157
7 وقتِ عشا و وتر 157
8 اوقاتِ مستحبہ 157
9 اوقاتِ مکروہہ 158
10 اذان کا بیان 160
11 نماز کی شرطوں کا بیان 168
12 پہلی شرط طہارت 168
13 دوسری شرط ستر عورت 170
14 تیسری شرط استقبالِ قبلہ 174
15 چوتھی شرط وقت 177
16 پانچویں شرط نیت 177
17 چھٹی شرط تکبیر تحریمہ 181
18 نماز پڑھنے کا طریقہ 181
19 فرائض نماز 185
20 تکبیر تحریمہ 185
21 قیام 186
22 قرأت 187
23 رکوع 187
24 سجود 188
25 قاعدہ وغیرہ 188
26 فروض صلوٰۃ 189
27 واجباتِ نماز 189
28 مستحباتِ نماز 198
29 نماز کے بعد دعا کرو 199
30 قرآن مجید پڑھنے کا بیان 201
31 مسائلِ قرأت بیرونِ نماز 205
32 قرأت میں غلطی ہو جانے کا بیان 206
33 امامت کا بیان 208
34 شرائطِ امامت 209
35 جماعت کا بیان 215
36 نماز میں بے وضو ہونے کا بیان 225
37 خلیفہ کرنے کا بیان 227
38 نماز فاسد کرنے والی چیزوں کا بیان 229
39 مکروہاتِ نماز کا بیان 237
40 احکامِ مسجد کا بیان 246

چوتھا حصہ

1 وتر کا بیان 254
2 سنن و نوافل کا بیان 257
3 تحیۃ المسجد 265
4 تحیۃ الوضو 266
5 نمازِ اشراق و نمازِ چاشت 266
6 نمازِ سفر 266
7 صلوٰۃ اللیل 266
8 نمازِ استخارہ 269
9 صلوٰۃ التسبیح 270

WWW.NAFSEISLAM.COM

10	نمازِ حاجت	271
11	نمازِ توبہ	272
12	صلوٰۃ الرغائب	272
13	تراویح کا بیان	272
14	سفر یا کسی فرضوں کی جماعت پایا	276
15	قضا نماز کا بیان	278
16	سجدۂ سہو کرنے کا بیان	283
17	نمازِ مریض کا بیان	289
18	سجدۂ تلاوت کا بیان	293
19	نمازِ مسافر کا بیان	299
20	جمعہ کا بیان	306
21	فضائل نماز جمعہ و جمعہ چھوڑنے کی وعیدیں	308
22	جمعہ کے دن نہانا، خوشبو لگانا کا بیان	309
23	جمعہ کے لئے جلد جانے کا ثواب اور گردن پھلانگنے کی ممانعت	310
24	عیدین کا بیان	318
25	نمازِ عید کا طریقہ	320
26	گہن کی نماز کا بیان	322
27	نمازِ استسقا کا بیان	324
28	نمازِ خوف کا بیان	326

(کتاب الجنائز)

29	بیماری کا بیان	329
30	موت آنے کا بیان	332
31	میت کے نہلانے کا بیان	334
32	کفن کا بیان	338
33	جنازہ لے چلنے کا بیان	340
34	نمازِ جنازہ کا بیان	342
35	قبر و دفن کا بیان	351
36	تعزیت کا بیان	356
37	شہید کا بیان	359
38	کعبہ معظمہ میں نماز پڑھنے کا بیان	352

پانچواں حصہ

(کتاب الزکوٰۃ)

1	زکوٰۃ کا بیان	364
2	سائمہ کی زکوٰۃ کا بیان	377
3	اونٹ کی زکوٰۃ کا بیان	378
4	گائے کی زکوٰۃ کا بیان	379
5	بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان	379
6	سونے چاندی و مال تجارت کی زکوٰۃ کا بیان	382
7	عاشر کا بیان	386
8	کان اور دفینہ کا بیان	388
9	زراعت اور پھلوں کی زکوٰۃ	389
10	مال کن لوگوں پر صرف کیا جائے	392
11	صدقۂ فطر کا بیان	398
12	سوال کسے حلال اور کسے نہیں؟	401
13	صدقات نفل کا بیان	404

(کتاب الصوم)

1	روزہ کا بیان	411
2	چاند دیکھنے کا بیان	419
3	اُن چیزوں کا بیان جن سے روزہ نہیں جاتا	422
4	روزہ توڑنے والی چیزوں کا بیان	424
5	اُن صورتوں کا بیان جن میں صرف قضا لازم ہے	426
6	اُن صورتوں کا بیان جن میں کفارہ بھی لازم ہے	427
7	روزہ کے مکروہات کا بیان	430
8	سحری اور وقتِ افطار کا بیان	432

WWW.NAFSEISLAM.COM

9	بیان اس چیز کا جس سے روزہ ٹوٹ جانے کی اجازت ہے	433
10	روزۂ نفل کے فضائل	437
11	عاشورہ یعنی دسویں محرم کا روزہ	437
12	نویں ذی الحجہ کا روزہ	437
13	شوال کے روزے	437
14	شعبان کا آدھا پندرھویں شعبان کے فضائل	438
15	ہر مہینے میں تین روزے	438
16	چہار شنبہ، جمعرات اور نصف اور دنوں کے روزے	439
17	منت کے روزہ کا بیان	440
18	اعتکاف کا بیان	443

چھٹا حصہ

(کتاب الحج)

1	حج کا بیان	450
2	حج واجب ہونے کی شرائط	453
3	حج کے فرائض	457
4	حج کے واجبات	458
5	حج کی سنتیں	459
6	آداب سفر و مقدمات حج کا بیان	459
7	میقات کا بیان	468
8	احرام کا بیان	469
9	احرام کے احکام	470
10	وہ باتیں جو احرام میں حرام ہیں	474
11	احرام کے مکروہات	474
12	یہ باتیں احرام میں جائز ہیں	474
13	احرام میں مرد و عورت کا فرق	475
14	داخلی حرم محترم و مکہ مکرمہ و مسجد الحرام	475
15	طواف و سعی صفا و مروہ و عمرہ کا بیان	479
16	طواف کا طریقہ اور دعائیں	483
17	طواف کے مسائل	485
18	نماز طواف	487
19	ملتزم سے لپٹنا	488
20	زمزم کی حاضری و صفا و مروہ کی سعی	489
21	ایام اقامت کے اعمال	493
22	طواف میں یہ باتیں حرام ہیں	494
23	مکروہات طواف	494
24	یہ باتیں طواف و سعی دونوں میں مباح ہیں	494
25	سعی میں یہ باتیں مکروہ ہیں	494
26	طواف و سعی کے مسائل میں مرد و عورت کا فرق	494
27	منیٰ کی روانگی اور عرفہ کا وقوف	494
28	عرفات میں ظہر و عصر کی نماز	499
29	عرفہ کا وقوف اور اس کی سنتیں	499
30	وقوف کے آداب	500
31	وقوف کے مکروہات اور اس کے مسائل	502
32	مزدلفہ کی روانگی اور اس کا وقوف	503
33	مزدلفہ میں نماز مغرب و عشاء	504
34	منیٰ کے اعمال اور حج کے بقیہ اعمال	506
35	جمرہ عقبہ کی رمی اور اس کے مسائل	508
36	حج کی قربانی	509
37	حلق و تقصیر	510
38	طواف فرض	511
39	رمی میں بارہ چیزیں مکروہ ہیں	514
40	مکہ معظمہ کی روانگی و طواف وداع تمتع کی عبادات	514
41	حرم شریف کے تمتعات اور طواف وداع کی رخصت	515
42	قران کا بیان	516
43	تمتع کا بیان اور اس کے شرائط	518
44	حرم اور ان کے عمارے کا بیان	519
45	خوشبو اور تیل لگانا	521

46	سلے کپڑے پہننا	523
47	بال دور کرنا، ناخن کترنا	525
48	بوس وکنار وجماع وغیرہ	526
49	طواف میں غلطیاں	527
50	سعی اور وقوفِ عرفہ میں غلطی	528
51	وقوفِ مزدلفہ، رمی، قربانی وحلق میں غلطی	529
52	شکار کرنا	529
53	حرم کے جانور کو ایذا دینا	533
54	حرم کے پیڑ وغیرہ کاٹنا	534
55	جوں مارنا اور بغیر احرام میقات سے گزرنا	535
56	احرام ہوتے ہوئے دوسرا احرام باندھنا	536
57	حصر کا بیان	537
58	حج فوت ہونے اور حج جبل کا بیان	539
59	حج جبل کی شرائط	540
60	ہدی کا بیان	545
61	حج کی سنت کا بیان	547
62	فضائل مدینہ طیبہ	549
63	حاضری سرکار اعظم ﷺ	550
64	اہل بقیع کی زیارت	555
65	قبائے مبارکہ کی زیارت	556

ساتواں حصہ

(کتاب النکاح)

1	نکاح کا بیان	558
2	محرمات کا بیان	566
3	قسم اول نسب	567
4	قسم دوم مصاہرت	567
5	قسم سوم جمع بین المحارم	569
6	قسم چہارم حرمت بالملک	571
7	قسم پنجم حرمت کی شرک	571
8	قسم ششم حرمۃ نکاح میں ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کرنا	572
9	قسم ہفتم حرمت بہ تعلق حق غیر	572
10	قسم ہشتم متفرقہ بعد	573

(کتاب الرضاع)

11	دودھ کے رشتہ کا بیان	573
12	ولی کا بیان	576
13	کفو کا بیان	582
14	نکاح کی وکالت کا بیان	583
15	مہر کا بیان	586
16	لونڈی غلام کے نکاح کا بیان	595
18	نکاح کافر کا بیان	599
19	باری مقرر کرنے کا بیان	602
20	حقوق زوجین	604
21	شادی کی رسوم	607

آٹھواں حصہ

(کتاب الطلاق)

1	طلاق کا بیان	610
2	صریح کا بیان	614
3	اضافت کا بیان	616
4	غیر مدخولہ کی طلاق کا بیان	619
5	کنایہ کا بیان اور کنایہ کے بعض الفاظ	621
6	طلاق پر دکر نے کا بیان	623
7	تعلیق کا بیان	631
8	استثنا کا بیان	636
9	طلاق مریض کا بیان	638

WWW.FAIZEISLAM.COM

10 رجعت کا بیان 642
11 حلالہ کے مسائل 646
12 ایلا کا بیان 649
13 ظہار کا بیان 655
14 کفارہ کا بیان 661
15 کفارہ کا بیان 663
16 لعان کا بیان 668
17 عنین کا بیان 673
18 عدت کا بیان 675
19 سوگ کا بیان 679
20 ثبوت نسب کا بیان 683
21 بچے کی پرورش کا بیان 686
22 نفقہ کا بیان 689

نواں حصہ

(کتاب العتاق)

1 آزاد کرنے کا بیان 704
2 مدبر و مکاتب و ام ولد کا بیان 707

(کتاب الیمین)

1 قسم کا بیان 709
2 کفارہ کا بیان 714
3 منت کا بیان 718
4 مکان میں جانے نہ جانے وغیرہ کے متعلق قسم کا بیان 722
5 کھانے پینے کی قسم کا بیان 729
6 کلام کے متعلق قسم کا بیان 733
7 طلاق دینے و آزاد کرنے کی یمین 736
8 خرید و فروخت و نکاح وغیرہ کی قسم 738
9 نماز و روزہ و حج کی قسم کا بیان 740
10 لباس کے متعلق قسم کا بیان 741
11 مارنے کے متعلق قسم کا بیان 742
11 اداے دین وغیرہ کے متعلق قسم کا بیان 743

(کتاب الحدود)

1 حدود کا بیان 744
2 حد کہاں واجب اور کہاں نہیں 752
3 زنا کی گواہی دے کر رجوع کرنا 754
4 شراب پینے کی حد کا بیان 755
5 حد قذف کا بیان 760
6 تعزیر کا بیان 764
7 چوری کی حد کا بیان 768
8 کن چیزوں میں ہاتھ کاٹا جائے گا اور کن میں نہیں 771
9 ہاتھ کاٹنے کا بیان 772
10 راہزنی کا بیان 773

(کتاب السیر)

1 غنیمت کا بیان 778
2 غنیمت کی تقسیم 781
3 استیلائے کفار کا بیان 783
4 مستامن کا بیان 784
5 عشر و خراج کا بیان 786
6 جزیہ کا بیان 786
7 مرتد کا بیان 789

اختتام جلد اول

WWW.NAFSEISLAM.COM

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پہلے اسے پڑھیے

الحمدللہ ﷻ مکتبہ اعلیٰ حضرت کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ جو لٹریچر بھی اپنے معزز قارئین تک پہنچائے اس میں کسی نہ کسی لحاظ سے فقر و یت ضرور ہو لہٰذا قطع نظر اس کے کہ وہ پہلی دفعہ زیور طباعت سے آراستہ ہو رہا ہو یا اس سے قبل بھی دو شائع ہوا ہو اور آپ لوگوں نے اس سے استفادہ کیا ہو۔

اس "فقر و یت" کو قائم رکھنے کے لیے ہمارے ادارہ کے تمام متعلقین مصنف و مترجم سے لے کر کمپوزر و پروف ریڈر اور ڈیزائنر و کاتب اور دیگر تمام لوگ دلجمعی کے ساتھ محنت کرتے ہیں تب جا کر کوئی کتاب ظاہری و باطنی حسن سے مزین ہو کر آپ لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچ کر داد تحسین حاصل کرتی ہے۔ میری ذاتی طور پر بھی کوشش ہوتی ہے کہ کتاب کی طباعت کے تمام مراحل میں اپنے اپنے کام کے ماہر لوگوں سے رابطہ کیا جائے تا کہ کوئی بھی کتاب اچھے سے اچھے انداز میں آپ لوگوں تک پہنچے۔

اس میں ہم اس حقیقت کا بھی ضرور اعتراف کرتے ہیں کہ ابھی ہم اس کام میں نئے ہیں اور ہماری کاوشیں بھی صرف ارادوں تک محدود ہیں یا یوں کہہ لیجئے کہ ابھی ہم اس میں کچھ ہی کامیابی حاصل کر پائے ہیں جبکہ ابھی ہمیں مزید کامیابیوں کے حصول کے لیے بہت زیادہ محنت کرنا پڑے گی۔ ہمیں امید ہے کہ اگر ہمارے "قارئین" کی محبتیں اور "طلائے اسلمت" کی شفقتیں ہمارے ساتھ رہیں تو ہم اپنے مقاصد کو ضرور حاصل کر لیں گے۔

اب ذرا نظر کتاب "بہار شریعت" کی طرف تو پھیرئیے۔

یہ کتاب اور اس کے مصنف کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ یہ کتاب فقہ حنفی کے انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ کہنا بھی مبالغہ آمیزنہ ہوگا کہ یہ کتاب انڈیا اور پاکستان میں نہ جانے کتنی بار ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں چھپ کر تقسیم ہو چکی ہے۔ کیونکہ صرف لاہور کے ایک ادارے نے مختصر سے وقت میں اس کتاب کو تقریباً اٹھارہ ہزار کی تعداد میں چھاپ کر لوگوں تک پہنچایا۔ جبکہ صرف لاہور میں اس کے چھاپنے والے کم و بیش آٹھ کے قریب ادارے ہیں۔ اس کے علاوہ پاکستان کے جتنے شہر ہیں اور پھر انڈیا کی تعداد الگ ہے۔

اگر چہ دیگر اداروں نے بھی اس کو شائع کیا اور ہر ایک نے اپنی اپنی بساط کے مطابق اس کو بہتر سے بہتر بنانے اور اس کو عام سے عام تر کرنے کی کوشش کی اور یقیناً اپنے اپنے وقت میں سبھی کو کامیابی حاصل ہوئی۔ اب اسی مقصد کے پیش نظر "مکتبہ اعلیٰ حضرت" بھی اس کتاب کو شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے اور اس سلسلے میں جو کام ہم نے اس کو بہتر سے بہتر بنانے میں کیا وہ ذیل میں درج کیے دیتے ہیں تا کہ قارئین کو اندازہ ہو سکے کہ ہم نے اس پر کتنی محنت کی ہے۔

1. قرآنی آیات کے مکمل حوالجات پارہ نمبر، سورۃ کا نام اور آیت کا نمبر درج کیا۔
2. ترجمہ اکثر مقامات پر کنز الایمان جو کہ قرآن کا سب سے بہترین اردو ترجمہ ہے درج کرنے کا اہتمام کیا ہے (جبکہ کچھ مقامات پر ساجد حسن قادری کا ترجمہ بھی لگایا ہے)۔

3. حدیث کو نمبر لگا کر نئی سطر سے شروع کرنے کا اہتمام کیا تا کہ ہر حدیث نمایاں ہو سکے۔ نیز احادیث مبارکہ میں راویانِ حدیث میں بزرگوں کے نام کے ساتھ "رحمۃ اللہ علیہ" اور صحابہ کے نام کے ساتھ "رضی اللہ عنہ" (حسب موقع مختلط صیغوں کے ساتھ) جبکہ نبی اکرم کے نام نامی اسم گرامی کے ساتھ "صلی اللہ علیہ وسلم" اور حسب موقع "صلی اللہ علیک وسلم"، دیگر انبیاء کے ناموں کے ساتھ "علیہ السلام" اور ملائکہ کے نام کے ساتھ بڑے خوبصورت انداز میں "عزوجل" لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

4. سابقہ تمام ایڈیشن میں ماسوائے چند ایک کے، ایک مسئلہ ختم ہونے پر دوسرا مسئلہ بالکل اس کے متصل شروع ہو جاتا تھا جس کی وجہ سے کتاب کا صفحہ جو پہلی سطر سے شروع ہوا تو آخر سطر تک ایک ہی پیراگراف آتا تھا جو کہ قاری کے لیے باعث کوفت ضرور رہتا تھا۔ ہم نے اس بات کے پیش نظر ہر مسئلہ کو بھی ایک نئی سطر سے شروع کر دیا تا کہ قاری کو اس کوفت سے بچایا جا سکے۔

نیز کثرت سے چھپنے کے سبب کسی ایڈیشن میں دو چار مسئلے رہ جانا یا پیشرز کے نزدیک کوئی مسئلہ ہی نہ رہ گیا تھا اس کی روک کے لیے نیز مفتیان عظام کے لیے تا کہ جب وہ حوالہ وغیرہ دیں تو باب کے ساتھ مسئلہ نمبر اگر بتا دیں تو زیادہ سہولت رہے گی، ہم نے ہر مسئلے کو نمبر لگانے کا اہتمام کیا۔

5. سابقہ تقریباً تمام ایڈیشنوں میں حواشی کو آخر میں درج کیا جاتا رہا ہے۔ نیز حواشی کے نمبر اور اس جگہ پر اگر کوئی اور نمبر بھی لگائے گئے تو دونوں کا انداز ایک جیسا ہی رکھا گیا جس کی وجہ سے قاری صحیح طور پر آخر سے حاشیہ دیکھ کر استفادہ نہ کر پاتا تھا۔ ہم نے "مکتبہ اہلی حضرت" سے شائع کرتے ہوئے ہو تو دونوں کے نمبر نکھنے کے انداز جدا کر دیئے۔ دوسرا حواشی کو آخر سے ختم کر کے مطلوبہ صفحہ پر ہی نقل کر دیا وہ اس طرح کہ اگر عربی ہے تو ترجمہ اس کے نیچے ہی نقل کر دیا اور دیگر حواشی باقی صفحہ کے آخر میں لائن لگا کر نقل کر دیا۔

6. مسائل کے جوابات کو مسئلہ ختم ہونے کے بعد آخر میں بڑا واضح کر کے درج کیا گیا ہے۔

7. فہرست میں فقہ کی کتابوں کے عنوانات کا عربی میں نام درج کیا ہے تا کہ مطلوبہ کتاب کا عنوان دیکھ کر فوراً اس سے مسئلہ تلاش کرنے میں دقت نہ رہے۔ سابقہ ایڈیشن میں کچھ حصوں کی فہرست تو ان سرخیوں پر مشتمل تھی جو کتاب میں موجود تھیں جبکہ کچھ حصوں کی تفصیلی فہرست بنائی گئی تھی کہ ان کی سرخیاں تو کتاب میں نہ تھیں لیکن دو مسئلہ اس میں ضرور تھا۔ ہم نے فہرست میں یکسانیت پیدا کرنے کے لیے فہرستیں بناتے ہوئے ان سرخیوں کو پیش نظر رکھ کر اجمالی فہرست تیار کر دی ہے۔

8. شروع کتاب میں مصنف اور کتاب کا مختصر تعارف پیش کر کے اس کتاب کی اہمیت کو مزید واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

آخر میں اتنا عرض کرتا ہوں کہ اتنی اہم اور اتنی بڑی کتاب کو چھاپنا حقیقتاً ہماری حاقت میں نہ تھا۔ یہ سب رب العالمین کا احسان عظیم ہے کہ اس نے ہم سے اتنا بڑا کام لیا۔ بھتا ہمیں اس کتاب پر اور کام بھی کرنا چاہیے تھا جس میں اس کی تخریج بھی شامل ہے اور اس کے علاوہ دیگر کئی امور جو کہ ہمارے پیش نظر ہیں آپ دعا فرمایئے گا کہ ہم اس کو آئندہ اس سے بھی بہتر انداز میں شائع کر سکیں۔ نیز یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ اگر کوئی اصلاح طلب بات دیکھیں یا خصوص پروف ریڈنگ کی غلطیاں ہوں تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور مصنف کتاب کے درجات بلند فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

خادم مکتبہ اہلی حضرت

محمد اجمل

24 اکتوبر 2004ء بمطابق 9 رمضان المبارک 1425 ہجری

مصنف اور کتاب کا مختصر تعارف

ولادت باسعادت

شریعت کے صدرِ شہیر، طریقت کے بدرِ منیر مولانا الحاج مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ شرقی یوپی (انڈیا) کے مردم خیز قصبے گھوسی میں 1300ھ/ 1882ء میں پیدا ہوئے۔ قصبہ گھوسی وہی تاریخی مقام ہے جہاں قدیم راجگانِ ہند کے بعض آثار اوران کا قلعہ کوٹ کے نام سے اب بھی موجود ہے۔ موجودہ دور میں "گھوسی" کی وجہ شہرت مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ کی جائے ولادت و دفن اور ایک کثیر تعداد میں علماء وطلبائے دین کی موجودگی ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق گھوسی کے ہر گھر میں تقریباً دو علماء موجود ہیں۔ اس لئے اس قصبے کا دوسرا نام "مدینۃ العلماء" بھی ہے۔

ہے گھوسی سر زمین ہند کا وہ محترم خطہ
نجانے کتنے گوہر ہیں نہاں جس کے دفینے میں

خاندان

آپ کا گھرانہ علوم وفنونِ اسلامیہ کا دلدادہ تھا، والد ماجد اور جد امجد کو علم طب میں مہارت حاصل تھی۔ آپ کے دادا مولانا خدا بخش صاحب جب حج کے لیے تشریف لے گئے تو مدینہ منورہ میں شیخ الدلائل سے دلائل الخیرات شریف کی اجازت حاصل کی، صاحب کرامت بزرگ تھے۔ والد ماجد مولانا حکیم جمال الدین عالم وفاضل اور ماہر طبیب تھے۔ طبی مہارت اور ریاست عظمت گڑھ کا درباری طبیب ہونے کی وجہ سے آپ کا ہر طرف شہر تھا۔

تعلیم

ابتدائی تعلیم اپنے دادا مولانا خدا بخش صاحب سے حاصل کی۔ ان کے وصال کے بعد مولوی الٰہی بخش صاحب سے کچھ پڑھا جو آپ کے قصبہ ہی میں مدرس تھے۔ پھر شوال 1314ھ میں جونپور کے لیے عازم سفر ہوئے۔ اس زمانہ میں ریل گاڑی نہ تھی گھوسی سے اعظم گڑھ پیدل اور وہاں سے جونپور اونٹ گاڑی پر پہنچے۔ ان دنوں مدرسہ حنفیہ جونپور میں حضرت استاذ الاساتذہ مولانا ہدایت اللہ خان صاحب کے فیضانِ علمی کا بازار بٹ رہا تھا۔ علوم دینیہ کے متلاشی دور دور سے یہاں پہنچ رہے تھے۔ حضرت صدر الشریعہ نے کچھ دن ابتدائی کتابیں اپنے چچا زاد بھائی مولانا محمد صدیق صاحب اور مولانا سید حادی حسن صاحب سے پڑھیں پھر حضرت مولانا ہدایت اللہ خان صاحب سے اکتساب فیض کیا۔ حضرت مولانا ہدایت اللہ خان صاحب علیہ الرحمۃ اپنے زمانے میں ایک منفرد شخصیت کے مالک تھے۔ علم وفضل میں فقید المثال بالخصوص معقولات وحکمت میں اپنی مثال آپ تھے۔ مجاہد تحریک آزادی مولانا فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمۃ کے خاص شاگردوں میں سے تھے۔ مدتوں ان کی خدمت میں رہ کر علوم و فنون کی تحصیل کی تھی۔ زمانہ جنگ آزادی (1857) میں بھی مولانا خیر آبادی علیہ الرحمۃ کے ساتھ ساتھ رہے۔ یہاں تک کہ جب وہ جزائر انڈیمان بھیج دیئے گئے تو استاد سے جدائی ہوئی اور خود مسند درس پر متمکن ہوئے اور تشنگانِ علوم کو اپنے فیض سے سیراب کرتے رہے۔ نہایت شفقت وتوجہ سے پڑھاتے تھے بالخصوص مولانا محمد صدیق صاحب، مولانا سید سلیمان اشرف بہاری صاحب اور مولانا امجد علی اعظمی پر ان کا خاص کرم تھا۔

قوتِ حافظہ

حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ کا حافظہ بہت مضبوط تھا۔ حافظہ کی قوت، شوق ومحنت اور ذہن کی سلاست روی کی وجہ سے تمام طلبہ سے بہتر سمجھے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ کتاب دیکھنے یا سننے سے برسوں تک ایسے یاد رہتی ہے جیسے ابھی دیکھی یا سنی ہے۔ تین مرتبہ کسی عبارت کو پڑھ لیتے تو یاد ہو جاتی۔ ایک مرتبہ ارادہ کیا کہ "کافیہ" کی عبارت زبانی یاد کی جائے تو فائدہ مند ہوگا تو پوری کتاب ایک ہی دن میں یاد کر لی۔

تعلیم کے ساتھ ساتھ تدریس

حضرت صدرالشریعہ علیہ الرحمۃ کو شروع ہی سے پڑھانے کا شوق تھا۔ یہاں تک کہ زمانہ تعلیم میں ہی نچلے درجوں کے طلبہ کو پڑھایا کرتے تھے۔ آپ کی انہی خصوصیات اور نہایت ذوق وشوق کے ساتھ تحصیل علم کی وجہ سے حضرت مولانا ہدایت اللہ خان رامپوری علیہ الرحمۃ آپ پر بہت مہربان تھے۔ فرماتے تھے" شاگرد ایک ہی ملا اور وہ بھی بڑھاپے میں۔"

امام احمد رضا بریلوی سے پہلی ملاقات

مہتمم مدرسۂ اہل سنت جناب قاضی عبدالوحید صاحب بیمار پڑ گئے تو ان کی عیادت کے لیے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی اور محدث سورتی تشریف لائے۔ انہی دونوں بزرگوں کی موجودگی میں قاضی صاحب نے وفات پائی۔ اعلیٰ حضرت قبلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور محدث صاحب نے قبر میں اتارا۔ اسی موقعہ پر صدرالشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ نے پہلی مرتبہ اعلیٰ حضرت کی زیارت کی اور ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے زہد وتقویٰ للّٰہیت اور علمی مقام سے آپ بے انتہا متاثر ہوئے دل بے اختیار مرید ہونے کے لیے بے چین ہوگیا چنانچہ محدث سورتی کی رائے اور مشورے سے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں اعلیٰ حضرت کے دست مبارک پر بیعت ہو گئے۔

قاضی صاحب مرحوم کے انتقال کے بعد مدرسہ ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچا جن کو علم دین سے بالکل تعلق نہ تھا۔ قرائن سے ایسا معلوم ہوا کہ خدمت دین جو مقصود اصلی ہے اب یہاں ممکن نہیں لہٰذا یکم رمضان المبارک 1326ھ کو وطن واپس آ گئے اور مدرسہ میں استعفیٰ بھیج دیا۔ چونکہ خاندانی پیشہ طبابت تھا لہٰذا والد صاحب کے مشورے سے اس فن کی تحصیل کے لیے حکیم عبدالولی صاحب کے پاس لکھنؤ چلے گئے۔ دو سال میں تحصیل وتکمیل کے بعد وطن واپس ہوئے اور مطب شروع کر دیا۔ خاندانی پیشہ اور خداداد قابلیت کی بنا پر مطب نہایت کامیابی کے ساتھ چل پڑا۔

علم طب میں مہارت

حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے" العلم علمان علم الادیان وعلم الابدان" علم دو ہیں ایک دین کا علم دوسرے بدن کا علم۔ یہ فضل خداوندی ہے کہ مولانا امجد علی اعظمی علم شریعت کے ساتھ ساتھ علم طب کے بھی وارث وامین تھے۔ جب کوئی مریض مرض سے پریشان ہو جاتا اور علاج سے عاجز آ جاتا تو وہ آپ کے پاس آتا آپ نسخہ بتا دیتے تو مریض شفایاب ہو جاتا۔ علامہ ضیاء المصطفیٰ مصباحی مدظلہ کا بیان ہے کہ صدرالشریعہ عموماً مریضوں کو اپنے برادر اکبر حکیم محمد علی گھوسوی کے پاس بھیجتے جو اپنے زمانہ کے بڑے حکیم مانے جاتے تھے لیکن اگر کوئی مریض شفایاب نہ ہوتا تو از خود دوا منگوا کر دیتے بفضلہٖ تعالیٰ مریض شفایاب ہو جاتا۔ انہیں کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ قاری ساجد گھوسوی کی والدہ کے دانت میں شدید درد ہوا جس کی وجہ سے وہ بے حد پریشان تھیں۔ جب بہت دوا وعلاج کے بعد بھی افاقہ نہ ہوا تو ایک دن حضرت صدرالشریعہ نے فرمایا کہ ایک پیسے کا کباب منگوا لو اور اسے پیس کر مسوڑوں اور دانتوں پر مالش کرو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ ایک ہی مالش سے درد جاتا رہا۔ طبابت خاندانی پیشہ ہونے کے باوجود صدرالشریعہ کا قلبی رجحان ادھر نہیں تھا اس لئے آپ نے یہ پیشہ ترک کر دیا۔ چھوڑنے کے اور بہت سے اسباب میں سے ایک سبب مندرجہ ذیل ہے:

طب جسمانی سے طب روحانی کی طرف مراجعت

1329ھ میں آپ اپنے استاذ حضرت محدث سورتی اور مرشد امام احمد رضا فاضل بریلوی (رحمۃ اللہ علیہما) کی زیارت کے لیے عازم سفر ہوئے۔ حضرت محدث سورتی کی خدمت میں پہنچے انہیں جب معلوم ہوا کہ ان کے لائق فائق تحقیق شاگرد رشید نے تدریس کا کام چھوڑ کر مطب شروع کر دیا ہے تو بے حد غمگین ہوئے۔ حضرت صدرالشریعہ علیہ الرحمۃ رخصت ہو کر بریلی جانے لگے تو ایک خط اعلیٰ حضرت کی خدمت میں تحریر فرما کر دے دیا اس میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے مولانا امجد علی اعظمی کو خدمت علم دین کی جانب متوجہ کرنے کی گذارش کی گئی تھی۔

جب آپ امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی خدمت میں محدث سورتی کا خط لے کر پہنچے تو اعلیٰ حضرت نے فرمایا" طبابت اچھا کام ہے کہ العلم علمان

علم الادیان وعلم الابدان لیکن اس میں صبح سویرے تار ورہ دیکھنا پڑتا ہے۔'' اس ارشاد میں جو روحانی تاثیر تھی صدر الشریعہ کے دل میں اس کا گہرا اثر ہوا۔ چنانچہ مطب چھوڑ کر بریلی شریف میں دینی کاموں میں مصروف ہو گئے۔ سچ ہے

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

یہ مبالغہ آرائی نہیں حقیقت ہے کہ اگر ولی کامل امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی نظر فیض اثر صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی پر نہ پڑتی تو آپ کبھی کے مطب کے طبیب ہی رہتے ہزاروں تلامذہ کے استاذ اور بہار شریعت جیسی عظیم کتاب کے مصنف بننے کی سعادت حاصل نہ کر سکتے۔

صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ تقریباً دو ماہ اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر رہ کر کچھ ترجمے وغیرہ کا کام کرتے رہے۔ یہاں تک کہ رمضان شریف قریب آ گیا تو اپنے وطن جانے کی اجازت مانگی۔ اعلیٰ حضرت نے اس شرط پر اجازت دی کہ جب بلایا جائے تو فوراً چلے آئیں۔

دار العلوم منظر اسلام میں بحیثیت صدر مدرس

تقریباً پانچ یا چھ ماہ کے بعد اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے حضرت صدر الشریعہ کو دار العلوم منظر اسلام میں بطور صدر مدرس تدریسی خدمات انجام دینے کے لیے طلب کیا۔ صدر الشریعہ فوراً بریلی شریف حاضر ہو گئے۔ بریلی آئے تو بریلی ہی کے ہو کر رہ گئے صبح وشام اپنے پیر ومرشد اعلیٰ حضرت کی بافیض صحبتوں میں حاضر ہونے لگے۔ علم سے تپیدہ سینے کو عرفان واحسان کا سایہ مل گیا۔ اعلیٰ حضرت کا دست مبارک تمام کرا اپنا مقصود حیات پالیا۔ علم وفضل کے پیکر پر معرفت وحقیقت کا رنگ چڑھنے لگا اور صدر الشریعہ کی شخصیت دو آتشہ بن گئی۔ بریلی شریف میں صدر الشریعہ منظر اسلام کے معلم ومدرس کی حیثیت سے آئے تھے مگر اس دور کی شہرۂ آفاق درس گاہوں سے باعزاز فراغت کے باوجود صدر الشریعہ نے اعلیٰ حضرت کے حضور روحانی وقلبی علوم کے حصول کے واسطے طفل مکتب کی حیثیت اپنائی، ادب شناس، آسودۂ علم امجد علی کو امام اہل سنت کی صحبت نے گوہر شب تاب بنا کر عشق و آداب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معلم بنا دیا۔ شیخ کامل نے فیوض وبرکات کی داد ودہش سے فقیہ عصر کے منصب پر لا کھڑا کیا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ مولانا امجد علی اعظمی پر کس قدر مہربان تھے اس کا انداز ہ مولانا بہاء المصطفیٰ قادری کے بیان کردہ واقعہ سے ہوگا:

مولانا نور الحسن ومولانا ظہور الحسن/الحق (غالباً یہی نام ہیں) یہ دونوں حضرات علم معقولات میں اپنے کو منفرد سمجھتے تھے اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا آپ ہمارا اور صدر الشریعہ کا امتحان لے لیں جو کامیاب ہو اس کو دار العلوم منظر اسلام کا صدر المدرسین بنا دیں، صدر الشریعہ اس وقت دار العلوم منظر اسلام کے صدر المدرسین تھے اس پر اعلیٰ حضرت نے مسکرا کر فرمایا میں نے سب کا امتحان لے لیا ہے مگر میرے دل کو مولوی امجد علی بھا گئے ہیں۔

بریلی کی مصروفیات

بریلی میں دو کام مستقل تھے ایک دار العلوم منظر اسلام میں تدریس اور دوسرا مطبع اہل سنت پریس کا کام یعنی کاپیوں اور پروفوں کی تصحیح، کتابوں کی روانگی، خطوط کے جواب، آمد وخرچ کے حساب یہ سارے کام تنہا انجام دیا کرتے تھے۔ ان کاموں کے علاوہ اعلیٰ حضرت قبلہ کے بعض مسودات کا مبیضہ کرنا، فتووں کی نقل اور ان کی خدمت میں فتویٰ لکھنا، یہ کام بھی مستقل طور پر انجام دیا کرتے تھے۔ پھر شہر وبیرون جات کے اکثر تبلیغی جلسوں میں بھی شرکت فرماتے تھے۔

کاموں کی تقسیم اوقات یوں تھی کہ بعد نماز فجر ضروری وظائف وتلاوت قرآن پاک کے بعد گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ پریس کا کام انجام دیتے پھر فوراً مدرسہ جا کر اخیر وقت مدرسہ تک تعلیم دیتے۔ دوپہر کے کھانے کے بعد مستقلاً دو تین بجے تک پھر پریس کا کام انجام دیتے۔ ظہر کے بعد عصر تک پھر مدرسہ میں تعلیم دیتے۔ بعد نماز عصر مغرب تک اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز کی خدمت میں نشست فرماتے۔ بعد مغرب، عشاء تک اور عشاء کے بعد سے بارہ بجے شب تک اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ کی خدمت میں فتویٰ نویسی کا کام انجام دیتے اس کے بعد مکان واپس ہوتے اور بہار شریعت کی کچھ سطور تحریر فرما کر تقریباً دو بجے شب میں آرام فرماتے۔ اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز کے اخیر زمانہ حیات تک کم وبیش دس برس یہی معمول

رہا۔ حضرت صدرالشریعہ علیہ الرحمۃ کی اس محنت شاقہ وعزم واستقلال سے اس دور کے اکابر علماء حیران تھے۔ حضرت مولانا محمد رضا خان صاحب فرماتے تھے کہ مولانا امجد علی کام کی مشین ہیں لیکن ایسی مشین جو کبھی فیل نہ ہو۔

ترجمہ کنزالایمان کا ناقابل فراموش کارنامہ

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ کا ترجمہ قرآن مجید مسمّٰی باسم تاریخی کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن (1330ھ/ 1911ء) کی افادیت، اہمیت اور دیگر تراجم پر فوقیت محتاج بیان نہیں۔ یہ عظیم الشان محافظ ایمان ترجمۂ قرآن صدرالشریعہ مولانا امجد علی اعظمی کی مساعی جمیلہ سے معرض وجود میں آیا۔ امام احمد رضا بریلوی کو خود قرآن پاک کے ترجمہ کی ضرورت کا احساس تھا لیکن تصنیف وتالیف اور دیگر علمی مصروفیات کے بے پناہ ہجوم کی وجہ سے اس کام میں تاخیر ہوتی رہی۔ آخر ایک دن صدرالشریعہ قلم دوات اور کاغذ لے کر حاضر ہو گئے اور ترجمہ شروع کرنے کی درخواست کی۔ اعلیٰ حضرت نے اسی وقت ترجمہ شروع کر دیا۔ پہلے پہل ایک آیت کا ترجمہ ہونا پھر محسوس کر کے کہ اس طرح تکمیل میں بہت دیر لگ جائے گی۔ ایک ایک رکوع کا ترجمہ ہونے لگا۔ اس کے ساتھ ساتھ حضرت صدرالشریعہ اور دیگر علماء مستند تفاسیر کے ساتھ ترجمہ کی مطابقت تلاش کرتے۔ انہیں یہ دیکھ کر حیرت ہوتی کہ اعلیٰ حضرت جو ترجمہ تیاری اور مطالعہ کے بغیر لکھواتے ہیں اکثر تفاسیر کے مطابق ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں حضرت صدرالشریعہ بعض اوقات رات کے دو دو بجے تک مصروف رہتے۔

صدرالشریعہ پر اعلیٰ حضرت کی عنایات

صدرالشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ نے مسلسل محنت کے سبب اعلیٰ حضرت کی نظر میں مقام پیدا فرما لیا تھا۔ اعلیٰ حضرت آپ پر نہایت عنایت وشفقت اور اعتماد فرماتے تھے۔ منظر اسلام کے تمام مدرسین پر آپ کو ترجیح دیتے تھے۔ ''ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت نے منظر اسلام کے جملہ مدرسین وطلباء کے متعلق حکم صادر فرمایا کہ سب لوگ وضو مولانا امجد علی صاحب کے سامنے کریں اور پھر ان کی نگرانی میں دو رکعت بالجہر ادا کریں اور یہ حکم دیا کہ ان کے وضو اور نماز کو اچھی طرح دیکھا جائے اور اس میں جو کچھ غلطیاں ہوں بتائی جائیں، جن لوگوں کی غلطیاں دیکھی جائیں ان کو موقع دیا جائے کہ کچھ دنوں مشق کرنے کے بعد پھر اپنے وضو اور نمازوں کا امتحان دیں جس کے متعلق (مولانا امجد علی) کہہ دیں کہ اس کا وضو اور نماز صحیح ہے وہی شخص شہر کی مسجد میں امامت کر سکتا ہے ورنہ نہیں۔ تمام مدرسین وطلبہ نے اس حکم کی پابندی کی اور بفضلہ تعالیٰ اپنا وضو اور نمازیں لوگوں نے درست کیں۔ ایک مدرس صاحب کو یہ چیز ناپسند آئی اور انہوں نے کسی کے سامنے وضو اور نماز کا امتحان دینا باعث ذلت سمجھا اور وہ مدرسہ کی ملازمت سے مستعفی ہو کر وطن واپس چلے گئے۔

صدرالشریعہ کا لقب

حضرت مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ کو اللہ تعالیٰ نے جملہ علوم وفنون میں مہارت تامہ عطا فرمائی تھی لیکن انہیں تفسیر، حدیث اور فقہ سے خصوصی لگاؤ تھا۔ فقہی جزئیات ہمیشہ نوک زبان پر رہتی تھیں۔ اسی بنا پر دور حاضر کے مجدد امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے آپ کو صدرالشریعہ کا لقب عطا فرمایا تھا۔ علاوہ ازیں موقع بموقع اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ صدرالشریعہ علیہ الرحمۃ کے کمال فقاہت کو ظاہر فرمایا کرتے تھے ایک موقع پر ارشاد فرمایا:

آپ کے یہاں موجود دین میں تفقہ جس کا نام ہے وہ مولوی امجد علی صاحب میں زیادہ پائے گا۔

خلافت واجازت از اعلیٰ حضرت

اٹھارہ ذی الحجہ 1333ھ کو بموقع عرس سراپا اقدس حضرت سیدنا آل رسول صاحب قدس سرہ العزیز ورضی اللہ تعالیٰ عنہ بغیر کسی تحریر وطلب کے اعلیٰ حضرت نے صدرالشریعہ کو جملہ سلاسل قادریہ قدیمہ وجدیدہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ کی اجازت نامہ وعنایت فرمائی اور اپنا خلیفہ مطلق کیا

اور اپنا عمامہ سر اقدس سے اتار کر حضرت صدر الشریعہ کے سر پر باندھا اور اپنی زبان پاک سے یہ الفاظ ادا فرمائے کہ ''جملہ وظائف واذکار واشغال اور اپنی تمام مرویات حدیث وفقہ وجملہ علوم کی اور اپنی تمام تصانیف کی بلا استثناء میں اجازت نامہ وعمامہ دیتا ہوں۔ تلامذہ اور خلفاء کا ذکر کرتے ہوئے نہایت محبت بھرے انداز میں آپ کا ذکر یوں فرمایا۔

میرا امجد مجد کا پکا اس سے بہت کہلاتے یہ ہیں

صدر الشریعہ کا حلیہ مبارک اور عادات مبارکہ سے متعلق دیگر کوائف

مزاج میں حد درجہ لطافت تھی' صاف ستھرا عمدہ لباس زیب تن فرماتے' اعلیٰ کپڑوں کی شیروانی یا جبہ بنواتے' قیمتی کامدار عمامہ باندھتے' زمانہ دراز تک حضرت صدر الشریعہ کو انتہائی قیمتی لباس میں دیکھا گیا مگر اخیر عمر مبارک میں یک بیک رنگ بدل گیا اور کھدر پسند آ گیا اسی کی بنیان' اسی کا کرتہ' اسی کا چوڑی مہری کا پاجامہ' اسی کی گول ٹوپی' اسی کا عمامہ باندھتے۔

یہی حال کھانے کا تھا' عام طور پر متوسط کھانا تناول فرماتے لیکن کبھی کبھار نہایت اعلیٰ کھانے گھر پکوا کر خود بھی کھاتے اور سب بچوں کو کھلاتے۔ پانی ہمیشہ بہت ٹھنڈا پیتے حتیٰ کہ جاڑوں میں رات کو گھڑوں میں پانی بھروا دیتے اور وہی دن بھر پیتے۔ بھنا ہوا گوشت' روٹی' اور تلے ہوئے گرلے آپ کی پسندیدہ خوراک تھے۔ عمدہ اور گرم چائے پیتے۔ میٹھی چیزوں میں بلگا میٹھا پسند کرتے' عصر کے بعد عموماً ٹہلتے تھے۔

آواز بہت بارعب' گرجدار اور بلند تھی..... مبارک پور مدرسہ اشرفیہ کے سنگ بنیاد کے موقع پر جامع مسجد رابیہ شاہ مبارک میں تقریر فرما رہے تھے۔ ہم لوگ پرانے مدرسہ' پرانی بستی میں تھے وہاں سے آواز کی گھن گرج سنتے تھے حالانکہ لاؤڈ اسپیکر اس وقت ہندوستان میں آیا بھی نہیں تھا۔ فطری طور پر بہت رحم دل' شفیق' مہربان' بردبار' حلیم الطبع' سنجیدہ و متین تھے۔ البتہ اگر اپنے صاحبزادگان یا تلامذہ سے کوئی غلطی ہوتی تو اس زور سے ڈانٹتے کہ لوگوں کے اوسان خطا ہو جاتے۔

رشتہ داروں کا بہت خیال کرتے۔ منجھلے بھائی حکیم احمد علی صاحب دکاندار بڑے بھائی حکیم محمد علی صاحب سے ملنے ان کے گھروں پر جاتے' ان کا پورا احترام کرتے۔ اگر خاندان میں شکر رنجی ہوتی تو ملا دیا کرتے۔

حلیہ مبارکہ

کشادہ پیشانی' فراخ چہرہ جس سے نورانیت عیاں' گندمی رنگ' متوسط قد' مستحکم بدن' زاد ہ نسلہ فی العلم والجسم کی تصویر' گھنی ڈاڑھی' بارعب اور پروقار شخصیت کے مالک' چال سے تواضع' عاجزی نمایاں' نشست و برخاست سنت نبوی کی آئینہ دار' گفتگو مختصر مگر معنویت سے لبریز' خوش مزاج اور ملنسار۔

صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کی تصنیفات

حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ' تصنیف وتالیف کی اہمیت سے بخوبی آگاہ تھے۔ اسی لیے آپ نے درس وتدریس کی جاں گسل مصروفیات کے باوجود اس اہم وعظیم کام کی جانب توجہ دی اور سات 7 گراں قدر تصانیف کا بیش بہا تحفہ قوم کو پیش کیا۔ اُن میں سے ایک ''بہار شریعت'' ہے جس کا اجمالی تعارف پیش خدمت ہے۔

بہار شریعت

اردو زبان میں سترہ حصوں پر مشتمل حضرت صدر الشریعہ کی یہ وہ عظیم کتاب ہے جسے فقہ حنفی کا انسائیکلوپیڈیا کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ یوں تو فقہی مسائل پر بیسیوں کتب' کتابچے اور رسائل موجود ہیں جن میں احکام شریعت کو اردو زبان میں بیان کیا گیا ہے۔ ان میں سے ہر رسالہ کسی خاص موضوع سے متعلق ہے مثلاً کسی میں صرف عقائد' کسی میں فرائض' کسی میں فقط نماز وروزہ کے مسائل کو بیان کیا گیا ہے لیکن بہار شریعت کا امتیاز یہ

ہے کہ اس میں زندگی سے لے کر موت تک کے تمام مسائل شرعی کو سمونے کی کوشش کی گئی ہے۔ اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے تو یہ کہنا بجا اور درست ہے کہ اس نظام حیات کی ترجمان بہار شریعت ہے۔

مقصد تصنیف

بہار شریعت کی تصنیف کا مقصد بیان کرتے ہوئے حضرت صدر الشریعہ فرماتے ہیں:

"ایک وہ زمانہ تھا کہ ہر مسلمان اتنا علم رکھتا تھا جو اس کی ضروریات کو کافی ہو بفضلہ تعالیٰ علما بکثرت موجود تھے جو بہ علوم ہوتا تھا ان سے بآسانی دریافت کر لیتے حتیٰ کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم فرما دیا تھا کہ ہمارے بازار میں وہی خرید و فروخت کریں گے جو دین میں فقیہ ہوں (رواہ الترمذی عن العلاء بن عبد الرحمان بن یعقوب عن ابیہ عن جدہ) پھر جس قدر عہد نبوت سے بعد ہوتا گیا اسی قدر علم کی کمی ہوتی رہی اب وہ زمانہ آ گیا کہ عوام تو عوام بہت سے وہ جو علما کہلاتے ہیں روزمرہ کی ضروری جزئیات حتیٰ کہ فرائض و واجبات سے ناواقف اور جتنا جانتے ہیں اس پر بھی عمل سے منحرف کہ ان کو دیکھ کر عوام کو سیکھنے اور عمل کرنے کا موقع ملا اسی قلت علم و بے پروائی کا نتیجہ ہے کہ بہت سے ایسے مسائل کا جن سے واقف نہیں انکار کر بیٹھتے ہیں حالانکہ نہ خود علم رکھتے ہیں کہ جان سکیں نہ سیکھنے کا شوق کہ جاننے والوں سے دریافت کریں نہ علما کی خدمت میں حاضر رہتے کہ ان کی صحبت باعث برکت بھی ہے اور مسائل جاننے کا ذریعہ بھی اور اردو میں کوئی ایسی کتاب کہ سلیس تمام فہم قابل اعتماد ہو اب تک شائع نہ ہوئی۔ بعض میں بہت تھوڑے مسائل کو روزمرہ کی ضروری باتیں بھی ان میں کافی طور پر نہیں اور بعض میں اغلاط کی کثرت لاجرم ایک ایسی کتاب کی بے حد ضرورت ہے کہ کم پڑھے اس سے فائدہ اٹھائیں۔ لہٰذا فقیر بہ نظر خیر خواہی مسلمانان اور بمقتضائے "الدین النصح لکل مسلم" مولیٰ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے اس امر اہم و اعظم کی طرف متوجہ ہوا۔"

کچھ آگے چل کر لکھتے ہیں: اس کتاب میں مسائل کی دلیلیں نہ لکھی جائیں گی کہ اول تو دلیلوں کا سمجھنا ہر شخص کا کام نہیں دوسرے دلیلوں کی وجہ سے ایسی الجھن پڑ جاتی ہے کہ نفس مسئلہ سمجھنا دشوار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ہر مسئلے میں خالص منقح حکم کا بیان ہوگا۔

مزید فرماتے ہیں: اس کتاب میں حتی الوسع یہ کوشش ہوگی کہ عبارت بہت آسان ہو کہ سمجھنے میں دقت نہ ہو اور کم علم اور عورتیں اور بچے بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں پھر بھی علم بہت مشکل چیز ہے یہ ممکن نہیں کہ علمی دشواریاں بالکل جاتی رہیں ضرور بہت سے مواقع ایسے بھی رہیں گے کہ اہل علم سے سمجھنے کی حاجت ہوگی کم از کم اتنا نفع ضرور ہوگا کہ اس کا بیان انہیں متنبہ کرے گا اور نہ سمجھنا سمجھ والوں کی طرف رجوع کی توجہ دلائے گا۔"

بہار شریعت کی خصوصیات

بہار شریعت بہت سی ایسی خوبیوں کی جامع ہے جو بیک وقت کسی کتاب فقہ میں موجود نہیں۔ یہاں ان تمام خوبیوں کا احاطہ کرنا مقصود نہیں صرف چند اہم اور بنیادی خصائص اور امتیازات درج ذیل ہیں:

1) یہ فقہ حنفی کا دائرۃ المعارف ہے۔ اس کتاب میں زندگی کے خطوط و نقوش اور تمام لوازمات کا شرعی احاطہ کر لیا گیا ہے اور شب و روز میں پیش آنے والے تمام مسائل اس میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔
2) ہر باب کے ذیل میں تائیدی آیات و احادیث طیبہ کے بعد مسائل فقہیہ کا بیان ہے۔
3) اس کتاب میں ماخذ کے مکمل حوالہ جات کا التزام کیا گیا ہے۔
4) بحث کی پیچیدگیوں میں الجھے بغیر بات دلنشیں انداز میں کہی گئی ہے تاکہ قاری کے ذہن پر بوجھ نہ پڑے۔
5) عبارت نہایت جامع سادہ اور سلیس ہے جس کو ہر معمولی اردو خواں بھی سمجھ سکتا ہے۔ جزئیات سے پہلے کلیات کی نشاندہی کر دی گئی ہے تاکہ نئے مسائل کے اخذ کرنے میں قاری کو سہولت فراہم ہو جائے۔

6) جملہ ابواب فقہ میں مسائل ضروریہ کا استقصاء ہے۔
7) مفتی بہ اور صحیح و رجیح مسائل کا التزام ہے۔
8) ترتیب مسائل اور حسن بیان میں یہ کتاب اپنی مثال آپ ہے۔

''بہار شریعت کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے مولانا سید ظہیر احمد زیدی لکھتے ہیں: ''اس کتاب کے مطالعے سے دین سے لگاؤ اور عمل کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے اور پڑھنے والے کے اندر دین وایمان کا استحکام اور عقائد میں پختگی پیدا ہوتی ہے اور اس یقین کو قوت حاصل ہوتی ہے کہ دین اسلام ایک کامل ضابطہ حیات ہے جس میں انسانی معاشرے کی جملہ ضروریات کا تسلی بخش حل موجود ہے اور جو انسانی زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔''

مزید لکھتے ہیں: اس کتاب کو آپ جتنی بار بھی پڑھیں گے آپ کی نگاہ میں اس کی عظمت اور اہمیت وافادیت بڑھتی ہی چلی جائے گی اور یہاں تک کہ مسائل شریعت کو معلوم کرنے کے لیے یہ ایک ناگزیر ضرورت محسوس ہونے لگے گی۔ عقائد وعبادات سے لے کر معاملات تک اور معاملات میں بھی پیدائش سے لے کر موت تک ہر قسم کے معاملہ کے متعلق فقہی وشرعی احکامات کو اردو میں مرتب کر دیا ہے۔ ان معاملات سے متعلق احادیث شریفہ اور آیات قرآنی بھی ترجمہ کے ساتھ لکھ دی گئی ہیں اور مسائل میں ہر مسئلہ اور ہر فقہی جزئیہ کو حوالہ کتاب کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ نماز' روزہ' زکوۃ اور حج سے متعلق مسائل کا علم حاصل کرنے کے لیے آپ کو بہت سی کتابیں اردو زبان میں مل جائیں گی لیکن اگر آپ خرید وفروخت' رہن' ہبہ' عاریت' اجارہ (کرایہ داری) وقف' شرکت (ساجھا و کمپنیز) نکاح' طلاق' خلع' فسخ نکاح' ایلاء' ظہار' لعان' نان ونفقہ' حضانت' حق مہر' قضا (فیصلہ) قانون شہادت' حق شفعہ' قرض واستقراض' زراعت' بٹائی پر کاشت' لگان داری' قواعد آب پاشی' حدود شرعیہ' زنا' سرقہ' اتہام زنا' قتل' قطع اعضاء وغیرہ کی شرعی سزائیں اور دیگر معاملات سے متعلق احکام شریعت وفرامین الٰہی' علوم کرنا چاہیں تو آپ کو ان کے تفصیلی احکام' اردو زبان کے اندر صرف بہار شریعت میں ملیں گے۔ اردو زبان میں آج تک ایسی کوئی جامع کتاب احکام شریعت پر نہ ملے گی کہ ان معاملات واحکام کے علاوہ اس کتاب میں' اخلاق حسنہ' اخلاق سیئہ' آداب تلاوت قرآن' فضائل تلاوت' فضائل علم دین واحکام جہاد بھی بیان کیے گئے ہیں۔ آخر میں بعنوان خطر واباحت کا بیان' حرام وحلال کا بیان اور جائز وناجائز چیزیں بھی بیان کی گئی ہیں جس میں جزئیات بھی ہیں اور اصول بھی۔

اعلیٰ حضرت کی تصدیق ودعا

مندرجہ بالا خصائص وامتیازات کے ساتھ ساتھ بہار شریعت کی مقبولیت ومحبوبیت اور شہرت کی ایک اہم وجہ سے امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن کی تائید وتصدیق اور دعا کا حاصل ہونا بھی ہے۔ امام اہل سنت تحریر فرماتے ہیں: ''فقیر غفرلہ المولیٰ القدیر نے مسائل طہارت میں یہ مبارک رسالہ بہار شریعت تصنیف لطیف اخی فی اللہ ذی المجد والجاہ والطبع السلیم والفکر القویم والفضل والعلی مولانا ابوالعلی مولوی حکیم محمد امجد علی قادری برکاتی اعظمی بالمذہب والمشرب والسکنی رزقہ اللہ تعالیٰ فی الدارین الحسنیٰ مطالعہ کیا' الحمد للہ مسائل صحیحہ' رجیحہ متقحہ منقحہ پر مشتمل پایا۔ آج کل ایسی کتاب کی ضرورت تھی کہ عوام بھائی سلیس اردو میں صحیح مسئلے پائیں اور گمراہی واغلاط کے مصنوع ومزین زیوروں کی طرف آنکھ نہ اٹھائیں مولیٰ عزوجل مصنف کی عمر وعمل وفیض میں برکت دے اور عقائد سے ضروری فروع تک ہر باب میں اس کتاب کے اور حصص کافی ووافی وصافی تالیف کرنے کی توفیق بخشے اور انہیں اہل سنت میں شائع ومعمول ودنیا وآخرت میں نافع ومقبول فرمائے۔ آمین۔

بہار شریعت کا ماخذ

حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ نے بہار شریعت میں ہر مسئلہ کا حوالہ بالالتزام نقل کیا ہے اور یوں نہیں کہ ایک ہی کتاب کے حوالے نقل کرتے چلے جائیں بلکہ بیسیوں کتب تفسیر وحدیث وفقہ کے حوالے آپ نے درج کیے ہیں۔ مولانا قمر الحسن مصباحی صاحب نے نہایت محنت سے بہار شریعت کے مآخذ کا جائزہ تحریر کیا ہے لکھتے ہیں: سترہ 17 حصوں پر مشتمل بہار شریعت کے مآخذ چند طرح کے ہیں کچھ تو عقائد سے متعلق بحثوں

کے مآخذ ہیں جن میں چند فرقہ ہائے باطلہ کے ردوابطال پر ان کی کتابوں کے حوالوں کوشواہد کے طور پر پیش کیا گیا ہے اس کے علاوہ اعمال سے متعلق مآخذ میں قرآن مقدس احادیث کریمہ اور فقہ حنفی کی مستند اصابات کتب ہیں۔ ایسا نہیں کہ مصنف نے کسی ایک ہی کتاب کا حوالہ ہر جگہ اور بار بار دہرایا ہو بلکہ جب جیسی ضرورت ہوئی اسی کے لحاظ سے مراجع کا حصول ہوا ہے مآخذ کی یہ تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

ا قرآن مقدس

ب احادیث مبارکہ

ج کتب فقہ

د ردفرقہ ہائے باطلہ

کتب احادیث مبارکہ

الف: 1. ابن ماجہ شریف
2. ابوداؤد شریف
3. امام احمد بن حنبل
4. اصحاب السنن
5. اصبہانی
6. امام مالک
7. ابن عساکر

ب: 8. بخاری شریف
9. بزار
10. بیہقی

ت: 11. ترمذی شریف
12. تاریخ حاکم
13. تاریخ بخاری
14. ترغیب

ح: 15. حصن حصین
16. حاکم
17. حلیہ

خ: 18. خطیب

د: 19. دار قطنی
20. داری
21. دیلمی
22. دعوات کبیر

ر: 23. رزین

س: 24. سنن اربعہ

ش: 25. شرح معانی الآثار
26. شرح السنہ

ص: 27. صحیح ابن خزیمہ
28. صحیح ابن حبان

ض: 29. ضیا

ط: 30. طبرانی صغیر
31. طبرانی کبیر
32. طبرانی اوسط

ک: 33. کتاب الآثار
34. کنز العمال

م: 35. مسلم شریف
36. مشکوٰۃ شریف
37. مسند ابو یعلی
38. موطا امام احمد
39. مستدرک
40. معرفہ
41. مصنف عبدالرزاق

ن: 42. نسائی شریف

حدیث کے ان مراجع پر نظر ڈالنے سے جہاں ایک طرف حضرت صدرالشریعہ علیہ الرحمۃ کا محدثانہ منصب اجاگر ہوتا ہے اور ثقاہت پر مہر

یقین ثبت ہوتی ہے وہیں بہار شریعت کی فقہی جزئیات اور اس کے مستنبط کا معیار وقیع سے وقیع تر ہوتا چلا جاتا ہے اور فقہ حنفی کا حدیث وقرآن سے ارتباط بھی عمل بھی واشگاف ہوتا چلا جاتا ہے۔

اس کے بعد ذرا فقہ حنفی کی ان کتب پر نظر ڈالیے کہ مصنف نے کتنی ساری کتابیں نظروں میں رکھ کر بہار شریعت کو ترتیب دیا ہے وہ بھی فقہ حنفی کی شاہکار امہات کتب جن پر فقہ حنفی کا انحصار ہے گویا اس مختصر سے میں بہار شریعت ایک ایسا بنیادی کارنامہ ہے جس پر جتنا بھی زیادہ ناز کیا جائے کم ہے۔ اس تعداد کو دیکھ کر امام اہل سنت کے اس قول کی مزید وضاحت ہوتی ہے جو آپ نے تفقہ سے متعلق حضرت صدر الشریعہ کے لیے ارشاد فرمایا تھا:

"آپ کے یہاں موجودین میں تفقہ جس کا نام ہے وہ مولوی امجد علی صاحب میں زیادہ پائے گا وجہ یہی ہے کہ وہ استفتاء سنایا کرتے ہیں اور جو میں جواب دیتا ہوں لکھتے ہیں طبیعت انداز ہے طرز سے واقفیت ہو چلی ہے۔"

کتب فقہ حنفی

1. بحر الرائق	2. بزازیہ
3. بحر	4. بدائع
5. تنویر الابصار	6. تبیین
7. جوہرہ نیرہ	8. حلیہ
9. خیریہ	10. خلاصۃ الفتاوی
11. درمختار	12. ذخیرہ
13. ردالمحتار	14. زیلعی
15. شرح وقایہ	16. شرنبلالی
17. شرح ملتقی	18. عنقیہ
19. صغیری	20. طحطاوی علی المراقی الفلاح
21. عالمگیری	22. عنایہ
23. غنیۃ	24. غایۃ البیان
25. غرر	26. فتاوی رضویہ
27. فتح القدیر	28. قاضی خان
29. قاری الہدایہ	30. کشف الغطاء
31. کنز الدقائق	32. لباب
33. مراقی الفلاح	34. منیہ
35. منتقی	36. محیط
37. منسک	38. مسلک
39. مبسوط	40. مجمع الانہر
41. منحۃ الخالق	42. نظم زندویسی

43. نتائج　　44. وشاح الجید

45. ہدایہ

مذکورہ بالا دونوں مراجع حصہ دوم سے لے کر ستر ہویں حصہ تک بکھرے ہوئے بے شمار ابواب پر مشتمل ان ابحاث کے مراجع وماٰخذ ہیں جن میں ایک مسلمان کے داخلی اور خارجی قوانین کو شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ قرآن وحدیث اور کتب فقہ کے یہ ذخائر حضرت علیہ الرحمۃ کی شان تفقہ کے غماز ہیں۔ جس میں ایک فقیہ کی اعلیٰ ژرف نگاہی زور مطالعہ اور جزئیات فقہ پر عبور رکھنے کی مکمل نشاندہی ہے۔

حصہ اول جو صرف معتقدات پر مشتمل ہے اس کے مراجع اور ہیں

چونکہ عصر حاضر میں حشرات الارض کی طرح بہت سارے فرقے جنم لے چکے ہیں جن کا مقصد مسلمانوں کے ایمان کو تباہ کرنا ہے اس لئے ان کی خصوصاً نشاندہی کی گئی ہے۔ ان باطل فرقوں کے رد وابطال میں جن کتابوں کو استشہاد میں پیش کیا گیا ہے وہ کچھ اس طرح ہیں:

قادیانی

1. ازالۂ اوھام　　2. انجام آتھم

3. دافع البلاء　　4. اربعین

5. معیار　　6. کشتی نوح

7. اعجاز احمدی　　8. دافع الوساس

9. ضمیمہ انجام آتھم

وہابی

10. تقویۃ الایمان　　11. ایضاح الحق

12. صراط مستقیم　　13. تحذیر الناس

14. براہین قاطعہ

حصہ اوّل ودوم کی ترتیب

یہ بات یقیناً حیرت انگیز ہے کہ بہار شریعت کا حصہ دوم پہلے تصنیف کیا گیا اور حصہ اول بعد میں چونکہ دوسرے حصے میں اعمال سے متعلق بحث ہے جس میں خصوصاً طہارت کا ذکر ہے۔ مگر اعمال بغیر عقیدہ کی صحت کے ضائع و بے کار ہوتے ہیں اس لئے عقیدہ کی بحث کو تقدم لازم آیا۔ اسی لئے حصہ دوم تصنیف میں اگرچہ مقدم تھا مگر رہبۂ مؤخر ہو گیا۔ خود تحریر فرماتے ہیں:

فقیر بارگاہ قادری ابوالعلیٰ امجد علی اعظمی رضوی عرض کرتا ہے کہ زمانہ کی حالت نے اس طرف متوجہ کیا کہ عوام بھائیوں کے لیے صحیح مسائل کا ایک سلسلہ عام فہم زبان میں لکھا جائے جس میں ضروری روزمرہ کے مسائل ہوں۔ باوجود بے فرصتی اور بے مائیگی کے توکلاً علی اللہ اس کام کو شروع کیا ایک حصہ لکھنے پایا تھا کہ یہ خیال ہوا کہ اعمال کی درستگی عقائد کی صحت پر متفرع ہے اور بہتیرے مسلمان ایسے ہیں کہ اصول مذہب سے آگاہ نہیں ایسوں کے لیے سچے عقائد ضروری کے سرمایہ کی بہت شدید حاجت ہے۔ خصوصاً اس پرآشوب زمانہ میں کہ گندم نما جوفروش بکثرت ہیں کہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے بلکہ عالم کہلاتے ہیں اور حقیقتاً ان کو اسلام سے کچھ علاقہ نہیں عام ناواقف مسلمان ان کے دام تزویر میں آ کر مذہب اور دین سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ لہٰذا اس حصہ یعنی کتاب الطہارۃ کو اس سلسلہ کا حصہ دوم کیا اور ان بھائیوں کے لیے اس سے پہلے حصہ میں سچے اسلامی عقائد بیان کیے امید کہ برادران اسلام ان کے مطالعہ سے ایمان تازہ کریں اور اس فقیر کے لیے عفو وعافیت دارین اور ایمان ومذہب اہل سنت پر خاتمہ کی

دعا فرمائیں۔

بہارِ شریعت کے وہ سترہ حصے جو حضرت موصوف علیہ الرحمۃ کے قلم فیض رقم سے معرضِ وجود میں آئے ان میں آیاتِ قرآنیہ، احادیث مبارکہ اور مسائل وغیرہ کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

کل آیاتِ قرآنیہ	395
کتب احادیث مبارکہ	42
کل احادیث مبارکہ	2224
کتب فقہ	50 سے زائد
کل مسائل فقہیہ	9993
کتب عقیدہ و رد	14
کل عقیدہ	136

یاد رہے کہ یہ ساری ابحاث 381 اہم اور اصل عنوانات کے تحت قائم کی گئی ہیں۔ جن میں اصل عنوان کے تحت ضمنی عنوانات بھی ہیں جن کو یہاں شمار نہیں کیا گیا ہے۔ اگر ان عناوین کا بھی ذکر کیا گیا ہوتا تو تعداد اس سے کہیں زیادہ ہوتی۔ یوں ہی جن آیاتِ کریمہ کی تعداد یہاں پیش کی گئی ہے وہ ایسی آیات ہیں جن سے کوئی فقہی مسئلہ مستنبط ہوتا ہے ورنہ تمثیل کے طور پر جن آیتوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ اس شمار سے خارج ہیں۔

فتاویٰ عالمگیری پانچ سو منتخب اور اجلہ علمائے کرام نے مل کر مرتب کیا تھا پھر بھی اس میں بہت سے جزئیات میں راجح اور مفتی بہ کی تعیین نہیں۔ ان علمائے کرام کی عظمت یہ تھی کہ دربار میں تشریف لاتے تو عالمگیر کھڑے ہو جاتے، بہارِ شریعت حضور صدر الشریعہ نے تنہا لکھی، راجح اور مفتی بہ کی تعیین بھی کی، نئے مسائل کی عقدہ کشائی بھی فرمائی، عربی کتابوں میں مدوّن مسائل کو سلیس اور عام فہم اردو زبان میں منتقل کرنے کی مہم بھی سر کی..... اس تناظر میں دیکھا جائے تو یہ پانچ سو علمائے کرام کی مشارکت سے ترتیب پانے والی کتاب فتاویٰ عالمگیری (ہندیہ) سے اہم خدمت ہے اس لئے حضرت صدر الشریعہ فرماتے تھے اگر اورنگزیب علیہ الرحمۃ زندہ ہوتے اور میری یہ خدمت دیکھ پاتے تو مجھے سونے سے تولتے۔

زمانہ تصنیف

یہ وثوق سے نہیں کہا جا سکتا کہ اس کی ابتدا کب اور انتہا کب ہوئی تاہم بعض قرائن سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اس کا زمانہ تصنیف چودھویں صدی ہجری کے چوتھے دہے سے شروع ہوا کیونکہ ابتداء کے چند حصے جو امام اہل سنت شاہ احمد رضا خان قادری برکاتی علیہ الرحمۃ والرضوان کو دکھائے گئے اور آپ نے اس کی تصدیق فرمائی تو اس میں جلد دوم کے تصدیق نامے میں 12 ربیع الآخر شریف 35ھ مرقوم ہے جس سے اس بات کا واضح اشارہ ملتا ہے کہ اس حصہ دوم کا زمانہ تصنیف یقیناً اس تصدیق سے دو ایک سال قبل ہے۔

بہارِ شریعت کے اختتام کا علم سترھویں حصے کے آخر میں حضرت صدر الشریعہ کے تحریر کردہ عرضِ حال سے ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں:

اس کتاب کی تصنیف میں عموماً یہی ہوا ہے کہ ماہِ رمضان المبارک کی تعطیل میں جو کچھ دوسرے کاموں سے وقت بچتا اس میں کچھ لکھ لیا جاتا۔ یہاں تک کہ جب 1939ء میں جنگ شروع ہوئی اور کاغذ کا ملنا نہایت مشکل ہو گیا اور اس کی طبع میں دشواریاں پیش آ گئیں تو اس کی تصنیف کا سلسلہ بھی جو کچھ تھا وہ بھی جاتا رہا اور یہ کتاب اس حد تک پوری نہ ہو سکی جس کا فقیر نے ارادہ کیا تھا بلکہ اپنا ارادہ تو یہ تھا کہ اس کتاب کی تکمیل کے بعد اسی نہج پر ایک دوسری اور کتاب لکھی جائے گی جو تصوف اور سلوک کے مسائل پر مشتمل ہوگی جس کا اظہار اس سے پیشتر نہیں کیا گیا تھا ہوتا وہی ہے جو خدا چاہتا ہے۔ چند سال کے اندر متعدد حوادث پیہم ایسے درپیش ہوئے جنہوں نے اس قابل بھی مجھے باقی نہ رکھا کہ بہارِ شریعت کی تصنیف کو حد تکمیل تک پہنچاتا۔

7 شعبان 1358ھ کو میری ایک جوان لڑکی کا انتقال ہوا اور 25 ربیع الاوّل 1359ھ کو میرا منجھلا لڑکا مولوی محمد یحییٰ مرحوم کا انتقال ہوا شب دہم رمضان المبارک 1359ھ کو بڑے لڑکے مولوی حکیم شمس الہدیٰ مرحوم نے رحلت کی۔ 20 رمضان المبارک 1362ھ کو میرا چوتھا لڑکا عطاء المصطفیٰ مرحوم کا دادوں ضلع علی گڑھ میں انتقال ہوا اور اسی دوران مولوی شمس الہدیٰ مرحوم کی تین جوان لڑکیوں کا اور ان کی اہلیہ کا اور مولوی محمد یحییٰ مرحوم کے ایک لڑکے کا اور مولوی عطاء المصطفیٰ مرحوم کی اہلیہ اور بچی کا انتقال ہوا۔ ان پیہم حوادث نے قلب و دماغ پر کافی اثر ڈالا۔ یہاں تک کہ مولوی عطاء المصطفیٰ مرحوم کے سوم کے روز جبکہ فقیر تلاوت قرآن مجید کر رہا تھا۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا معلوم ہونے لگا اور اس میں برابر ترقی ہوتی رہی اور نظر کی کمزوری اب اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ لکھنے پڑھنے سے بالکل معذور ہوں۔ ایسی حالت میں ''بہار شریعت'' کی تکمیل میرے لیے بالکل دشوار ہوگئی اور میں نے اپنی تصنیف کو اس حد پر ختم کر دیا۔ گویا اب اس کتاب کو کامل و اکمل بھی کہا جا سکتا ہے مگر ابھی اس کا آخری تھوڑا سا حصہ باقی رہ گیا ہے جو زیادہ سے زیادہ تین حصوں پر مشتمل ہوتا۔ اگر توفیق الٰہی سعادت کرتی اور یہ بقیہ مضامین بھی تحریر میں آ جاتے تو جمیع ابواب فقہ پر یہ کتاب مشتمل ہوتی اور کتاب مکمل ہو جاتی اور اگر میری اولاد یا تلامذہ یا علمائے اہل سنت میں سے کوئی صاحب اس کا تکمیل حصہ جو باقی رہ گیا ہے اس کی تکمیل فرمائیں تو میری عین خوشی ہے۔

حضرت صدر الشریعہ کی درج بالا تحریر 1362ھ سے معلوم ہوا کہ بہار شریعت کی تصنیف کا زمانہ چودھویں صدی ہجری کے چوتھے عشرے میں غالباً 1334ھ سے شروع ہو کر ساتویں عشرے کی ابتداء پر ختم ہوتا ہے۔ گویا اس عظیم تصنیف کا مکمل عرصہ تقریباً 28 برس پر مشتمل ہے۔ یاد رہے کہ اٹھائیس برس کا قطعاً یہ مطلب نہیں کہ آپ ان برسوں میں ہمہ وقت تصنیف میں مگن رہے بلکہ تدریس سے جو وقت بچتا یا تعطیلات میں آپ نے تحریر کا کام کیا۔

حضرت حجۃ الاسلام کا پیغام

حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ مسلمانوں کی صلاح و فلاح کے لیے بہار شریعت کو نہایت اہم خیال فرماتے تھے اور متعلقین و متوسلین کو اس کے درس کا حکم دیتے تھے۔ چنانچہ آل انڈیا سنی کانفرنس مراد آباد 1343ھ/ 1925ء میں خطبہ صدارت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''ابتداء میں بچوں کو اسلامی قاعدہ (مصنفہ مولانا محمد امجد علی صاحب اعظمی) یا کوئی اور قاعدہ جو انجمن اہل سنت یا مدرسۃ التبلیغ نے منظور کیا ہو شروع کیا جائے۔ قرآن پاک کی تعلیم لازمی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دینیات کے لیے بہار شریعت پڑھائی جائے'' مزید فرماتے ہیں: ''بوڑھے جوان' کاشتکار' مزدور' محنتی مزدور لوگ جو پڑھنے کا وقت نہیں پاتے انہیں روزانہ ایک وقت مقرر کر کے بہار شریعت کے مسئلے سمجھا کر سنائے جائیں اور کوشش کی جائے کہ اس پر عمل بھی کریں۔''

یقیناً بہار شریعت سے استفادہ کا حق یونہی ادا ہو سکتا ہے کہ اسے خود پڑھیں احباب کو پڑھائیں قریبی مساجد یا اہم پبلک مقامات پر اس کا روزانہ یا ہفتہ وار درس جاری کریں۔ مولیٰ تعالیٰ اس کار خیر کی سب مسلمانوں کو توفیق دے اور حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ کے مزار پر انوار پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین۔

(یہ تمام تعارف سیرت صدر الشریعہ محمد عطاء الرحمٰن، ایم اے، کی کتاب ''سیرت صدر الشریعہ'' مطبوعہ مکتبہ اعلیٰ حضرت سے لیا گیا ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ الْقُرْاٰنَ وَ هَدٰنَا بِهٖ اِلٰی عَقَائِدِ الْاِیْمَانِ وَ اَظْهَرَ هٰذَا الْبَیْنَ الْقَوِیْمَ عَلٰی سَائِرِ الْاَدْیَانِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ الْاَتَمَّانِ فِیْ کُلِّ حِیْنٍ وَّاٰنٍ عَلٰی سَیِّدِ وُلْدِ عَدْنَانَ سَیِّدِ الْاِنْسِ وَالْجَانِ الَّذِیْ جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَی الْغُیُوْبِ فَعَلَمَ مَا یَکُوْنُ وَمَا کَانَ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَحِزْبِهٖ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ وَّاجْعَلْنَا مِنْهُمْ یَا رَحْمٰنُ یَا مَنَّانُ

فقیر بارگاہ قادری پروفیسر احمد علی عفی رضوی عرض کرتا ہے کہ زمانہ کی حالت نے اس طرف متوجہ کیا کہ عوام بھائیوں کے لئے صحیح مسائل کا ایک سلسلہ عام فہم زبان میں لکھا جائے جس میں ضروری روزمرہ کے مسائل ہوں باوجود یکہ فرصتی اور بے مائگی ماضی کے "کم و کلاً علی اللہ" اس کام کو شروع کیا۔ ایک حصہ لکھنے پایا تھا کہ یہ خیال ہوا کہ اعمال کی درستی عقائد کی صحت پر متفرع ہے اور بہت سے مسلمان ایسے ہیں کہ اصول مذہب سے آگاہ نہیں ایسوں کے لئے سچے عقائد ضروری کے سرمایہ کی بہت شدید حاجت ہے خصوصاً اس پرآشوب زمانہ میں کہ گلوم نما جو فروش بگشت ہیں کہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں عالم کہلاتے ہیں اور حقیقتاً اسلام سے ان کو کچھ علاقہ نہیں نام ہا و تنگ مسلمان ان کے دام تزویر میں آکر مذہب اور دین سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں لہٰذا اس حصہ یعنی کتاب الطہارۃ کو اس سلسلہ کا حصہ دوم کیا اور ان بھائیوں کے لئے اس پہلے حصہ میں اسلامی سچے عقائد بیان کئے۔ امید ہے کہ برادران اسلام اس کتاب کے مطالعہ سے ایمان تازہ کریں گے اور اس فقیر کے لئے خصوصاً فقیر اور ان اور ایمان و مذہب اہل سنت پر خاتمہ کی دعا فرمائیں۔

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلَی الْاِیْمَانِ وَ تَوَفَّنَا عَلَی الْاِسْلَامِ وَارْزُقْنَا شَفَاعَةَ خَیْرِ الْاَنَامِ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَاَدْخِلْنَا بِجَاهِهٖ عِنْدَکَ دَارَ السَّلَامِ اٰمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

عقائد متعلقہ ذات وصفات الٰہی جل جلالہ

عقیدہ: اللہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔ ذات میں، صفات میں، افعال میں، احکام میں، اسماء میں واجب الوجود ہے یعنی اس کا وجود ضروری ہے اور عدم محال۔ قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے۔ ازلی کے بھی یہی معنی ہیں باقی ہے یعنی ہمیشہ ہے بھی اسی کو ابدی بھی کہتے ہیں۔ وہی اس کا مستحق ہے کہ اس کی عبادت و پستش کی جائے۔

عقیدہ: وہ بے پروا ہے کسی کا محتاج نہیں اور تمام جہان اس کا محتاج ہے۔

عقیدہ: اس کی ذات کا ادراک عقلاً محال ہے کہ جو چیز سمجھ میں آتی ہے عقل اس کو محیط ہوتی ہے اور اس کو کوئی احاطہ نہیں کر سکتا البتہ اس کے افعال کے ذریعہ سے، اور اس کی صفات بحسب ان صفات کے ذریعہ سے معرفت ذات حاصل ہوتی ہے۔

عقیدہ: اس کی صفتیں نہ عین ہیں یعنی نفس صفات اسی ذات کا نام ہو ایسا نہیں اور نہ اس سے کسی طرح کسی نحو جدا ہو جیسی کہ نفس ذات کی مقتضی ہیں اور عین ذات کو لازم۔

عقیدہ: جس طرح اس کی ذات قدیم ازلی ابدی ہے صفات بھی قدیم ازلی ابدی ہیں۔

عقیدہ: اس کی صفات بخلوق ہیں نہ زیر قدرت داخل

عقیدہ: ذات وصفات کے سوا سب چیزیں حادث ہیں یعنی پہلے نہ تھیں اور پھر موجود ہوئیں۔

عقیدہ: صفاتِ الٰہی کو جو مخلوق کہے یا حادث بتائے گمراہ بددین ہے۔

عقیدہ: جو عالم میں سے کسی شے کو قدیم مانے یا اس کے حدوث میں شک کرے کافر ہے۔

عقیدہ: نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ بیٹا نہ اس کے لئے بی بی۔ جو اسے باپ یا بیٹا بتائے یا اس کے لئے بی بی ثابت کرے کافر ہے بلکہ جو ممکن بھی کہے گمراہ بددین ہے۔

عقیدہ: وہی ہے یعنی خود زندہ ہے اور سب کی زندگی اس کے ہاتھ میں ہے۔ جسے جب چاہے زندہ کرے اور جب چاہے موت دے۔

عقیدہ: وہ ہر ممکن پر قادر ہے کوئی ممکن اس کی قدرت سے باہر نہیں۔

عقیدہ: جو چیز محال ہے اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اس کی قدرت سے نامل ہو۔ کہ محال سے کہتے ہیں جو موجود نہ ہو سکے اور جب مقدور ہوا تو موجود ہو سکے گا پھر محال نہ رہا۔ اسے یوں سمجھو کہ دوسرا خدا محال ہے یعنی نہیں ہو سکتا تو یہ اگر زیرِ قدرت ہو تو موجود ہو سکے گا تو محال نہ رہا اور اس کو محال نہ ماننا وحدانیت کا انکار ہے یونہی فنا کے ہاری محال ہے۔ اگر تحتِ قدرت ہو تو ممکن ہوئی اور جس کی فنا ممکن ہو وہ خدا نہیں تو فنا ثابت ہوا کہ محال پر قدرت ماننا اللہ تعالیٰ کی الوہیت سے ہی انکار کرنا ہے۔

عقیدہ: ہر مقدور کے لئے ضرور نہیں کہ موجود ہو جائے یا پتہ ممکن ہونا ضروری ہے کہ اگرچہ کبھی موجود نہ ہو۔

عقیدہ: وہ ہر کمال و خوبی کا جامع ہے اور ہر اس چیز سے جس میں عیب و نقصان ہے پاک ہے یعنی عیب و نقصان کا اس میں ہونا محال ہے۔ بلکہ جس بات میں نہ کمال ہو نہ نقصان وہ بھی اس کے لئے محال۔ مثلاً جھوٹ دغا خیانت ظلم جہل ہے دیانی و غیرہم عیب اس پر قطعاً محال ہیں اور یہ کہنا کہ جھوٹ پر قدرت ہے یا یوں معنی کہ وہ جھوٹ بول سکتا ہے محال کو ممکن ٹھہرانا اور خدا کو بھی تاباً بلکہ خدا سے انکار کرنا ہے۔ اور یہ سمجھنا کہ محالات پر قادر نہ ہوگا تو قدرت ناقص ہو جائے نری باطل محض ہے کہ اس میں قدرت کا کیا نقصان۔ نقصان تو اس محال کا ہے کہ متعلق قدرت کی اس میں صلاحیت نہیں۔

عقیدہ: حیات قدرت سننا دیکھنا کلام علم ارادہ اس کے صفاتِ ذاتیہ ہیں مگر کان آنکھ زبان سے اس کا سننا دیکھنا کلام کرنا نہیں کہ یہ سب اجسام ہیں اور وہ جسم سے وہ پاک۔ ہر پست سے پست آواز کو سنتا ہے ہر باریک سے باریک کو کہ خود وہیں نہ ہو وہ دیکھتا ہے۔ بلکہ اس کا دیکھنا و سننا کسی چیز میں منحصر نہیں ہر موجود کو دیکھتا اور ہر موجود کو سنتا ہے۔

عقیدہ: مثل دیگر صفات کے کلام بھی قدیم ہے حادث و مخلوق نہیں۔ جو قرآن عظیم کو مخلوق مانے ہمارے امام اعظم و دیگر ائمہ نے اسے کافر کہا بلکہ صحابہ سے اس کی تکفیر ثابت ہے۔

عقیدہ: اس کا کلام آواز سے پاک ہے اور یہ قرآن عظیم جس کو ہم اپنی زبان سے تلاوت کرتے مصاحف میں لکھتے ہیں اسی کا کلام قدیم بالصوت ہے اور یہ ہمارا پڑھنا لکھنا اور یہ آواز حادث یعنی ہمارا پڑھنا حادث ہے اور جو ہم نے پڑھا تھا کہ اور ہمارا لکھنا حادث ہے اور جو لکھا قدیم ہمارا سننا حادث ہے اور جو ہم نے سنا قدیم ہمارا حفظ کرنا حادث ہے اور جو ہم نے حفظ کیا تھا قدیم یعنی متعلق قدیم ہے اور ننگی حادث۔

عقیدہ: اس کا علم ہر شے کو محیط یعنی جزئیات کلیات موجودات معدومات ممکنات محالات سب کو ازل میں جانتا تھا اور اب جانتا ہے اور ابد تک جانے گا۔ اشیاء ہوتی ہیں اور اس کا علم نہیں ہوتا۔ دلوں کے خطرے اور وسوسے پر اس کی نظر ہے اور اس کے علم کی کوئی انتہا نہیں۔

عقیدہ: وہ غیب و شہادت سب کو جانتا ہے۔ علم ذاتی اس کا خاصہ ہے۔ جو شخص علم ذاتی غیب خواہ شہادت کا غیر خدا کے لئے ثابت کرے کافر ہے۔ علم ذاتی کے یہ معنی کہ بے خدا کے دیئے خود حاصل ہو۔

عقیدہ: وہی ہر شے کا خالق ہے ذات ہوں خواہ افعال سب اسی کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔

عقیدہ: حقیقۃً روزی پہنچانے والا وہی ہے فرشتہ وغیرہم وسائط ہیں۔

عقیدہ: نیز بھلائی برائی اس نے اپنے علم ازلی کے موافق مقدر فرمادی ہے جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا اپنے علم سے جانا اور وہی لکھ لیا تو نہیں کہ جیسا کہ اس نے لکھ دیا ویسا ہم کو کرنا پڑتا ہے بلکہ جیسا ہم کرنے والے تھے ویسا ہی اس نے لکھ دیا۔ زید کے ذمہ برائی لکھی اس لئے کہ زید برائی کرنے والا تھا۔ اگر زید بھلائی کرنے والا ہوتا وہ اس کے لئے بھلائی لکھتا تو اس کے علم یا اس کے لکھ دینے نے کسی کو مجبور نہیں کر دیا۔ تقدیر کے انکار کرنے والوں کو نبی ﷺ نے اس امت کا مجوس بتایا۔

عقیدہ: قضا تین قسم ہے

(1) مبرم حقیقی کہ علم الٰہی میں کسی شے پر معلق نہیں

اور (2) معلق محض کہ صرف ملائکہ میں کسی شے پر اس کا معلق ہونا ظاہر فرمادیا گیا ہے

اور (3) معلق شبیہ بہ مبرم کہ صرف ملائکہ میں اس کی تعلیق نہ کور نہیں اور علم الٰہی میں تعلیق ہے۔

وہ جو مبرم حقیقی ہے اس کی تبدیلی ناممکن ہے، کاہ محبوبان خدا، اگر انتاکس کے بارے میں کچھ عرض کرتے ہیں تو انہیں اس خیال سے واپس فرمادیا جاتا ہے۔ ملائکہ قوم لوط پر عذاب لے کر آئے۔ سیدنا ابراہیم خلیل علیٰ نبینا وعلیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو رحمت خصہ تھا ان کا نام ہی کہ ابراہیم ہے یعنی رحیم بران باپ ان کافروں کے بارے میں اتنے سا عی ہوئے کہ اپنے رب سے جھگڑنے لگے۔ ان کا رب فرماتا ہے یُجٰدِلُنَا فِیْ قَوْمِ لُوْطٍ (پ۱۲ھود۷۴) ہم سے قوم لوط کے بارے میں جھگڑنے لگا۔ (ترجمہ کنزالایمان)

یہ قرآن عظیم نے ان بے دینوں کا رد فرمایا جو محبوبان خدا کی بارگاہ عزت میں کوئی عزت و وجاہت نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ اس کے حضور کوئی دم نہیں مار سکتا حالانکہ ان کا رب ﷻ ان کی وجاہت اپنی بارگاہ میں ظاہر فرمانے کو خود ان لفظوں سے ذکر فرماتا ہے کہ ہم سے جھگڑنے لگا قوم لوط کے بارے میں۔

حدیث میں ہے شب معراج حضور اقدس ﷺ نے ایک آواز سنی کہ کوئی شخص اللہ ﷻ کے ساتھ بہت تیزی اور بلند آواز سے گفتگو کر رہا ہے حضور اقدس ﷺ نے جبریل امین علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ یہ کون ہیں؟ عرض کی موسیٰ علیہ السلام، فرمایا کیا اپنے رب سے تیز ہو کر گفتگو کرتے ہیں؟ عرض کی ان کا رب جانتا ہے کہ ان کے مزاج میں تیزی ہے۔ جب آپ پر یہ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (پ۳۰ الضحیٰ۵) نازل ہوئی کہ بے شک قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے (ترجمہ کنزالایمان) حضور سید المرسلین ﷺ نے فرمایا اِذًا لَّا اَرْضٰى وَاحِدٌ مِّنْ اُمَّتِیْ فِی النَّارِ ایسا ہے تو میں راضی نہ ہوں گا اگر میرا ایک امتی بھی آگ میں ہو۔ یہ تو ثانی بہت رفیع ہیں جن پر رفعت عزت و وجاہت ختم ہے صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم۔

مسلمان ماں باپ کا کیا پوچھنا جو حمل سے گر جاتا ہے اس کے لئے حدیث میں فرمایا "کہ روز قیامت اللہ ﷻ سے اپنے ماں باپ کی بخشش کے لئے ایسا جھگڑے گا جیسا ترش خو دشمن کسی قرضدار سے یہاں تک کہ فرمایا جائے یَا اَیُّهَا السَّقْطُ الْمُرْتَطِمُ اَدْخِلْ اَبَوَیْكَ الْجَنَّةَ اے گرے ہوئے بچے اپنے رب سے جھگڑنے والے اپنے ماں باپ کا ہاتھ پکڑ لے اور جنت میں چلا جا خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا مگر ایمان والوں کے لئے بہت نافع اور شیاطین الانس کی خباثت کا واضح تھا کہ بتا رہے ہے کہ قوم لوط پر عذاب قضائے مبرم حقیقی تھا۔ خلیل اللہ علیہ السلام اس میں جھگڑے تو انہیں ارشاد ہوا یٰۤاِبْرٰهِیْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ (پ۱۲ھود۷۶) اے ابراہیم اس خیال میں نہ پڑ بیشک تیرے رب کا حکم آچکا اور بیشک ان پر وہ عذاب آنے والا ہے کہ پھیرا نہ جائے گا (ترجمہ کنزالایمان)۔

اور جو ظاہر قضائے معلق ہے اس تک اکثر اولیاء کی رسائی ہوتی ہے ان کی دعا سے ان کی امت سے ٹل جاتی ہے۔

اور وہ جو متوسط حالت میں ہے جسے صفِ ملائکہ کے اعتبار سے مبرم بھی کہہ سکتے ہیں اس تک خواص کاملہ کی رسائی ہوتی ہے۔ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ ایسی کو فرماتے ہیں "میں قضائے مبرم کو رد کر دیتا ہوں" اور اسی کی نسبت حدیث میں ارشاد ہوا اِنَّ الدُّعَاءَ یَرُدُّ الْقَضَاءَ بَعْدَمَا اُبْرِمَ ۔ بے شک دعا قضائے مبرم کو ٹال دیتی ہے۔

مسئلہ: قضا وقدر کے مسائل عام عقلوں میں نہیں آسکتے ان میں زیادہ غور و فکر کرنا سبب ہلاکت ہے۔ صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما اس مسئلہ میں بحث کرنے سے منع فرمائے گئے بادشاہ کس گنتی میں۔ اتنا سمجھ لو کہ اللہ عزوجل نے آدمی کو مثل پتھر اور دیگر جمادات کے بے حس و حرکت نہیں پیدا کیا بلکہ اس کو ایک نوع اختیار دیا ہے کہ ایک کام چاہے کرے چاہے نہ کرے اور اس کے ساتھ ہی عقل بھی دی ہے کہ بھلے برے نفع نقصان کو پہچان سکے اور ہر قسم کے سامان اور اسباب مہیا کر دیئے ہیں کہ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے اسی قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں اور اسی بنا پر اس پر مواخذہ ہے۔ اپنے آپ کو بالکل مجبور یا بالکل مختار رکھنا دونوں گمراہی ہیں۔

مسئلہ: نرا کام کر کے تقدیر کی طرف نسبت کرنا اور مشیت الٰہی کے حوالہ کرنا بہت بری بات ہے بلکہ حکم یہ ہے "جو اچھا کام کرے منجانب اللہ کہے اور جو برائی سرزد ہو اس کو شامتِ نفس تصور کرے۔"

عقیدہ ۱: اللہ عزوجل جہت و مکان و زمان و حرکت و سکون و شکل و صورت و جمیع حوادث سے پاک ہے۔

عقیدہ ۲: دنیا کی زندگی میں اللہ عزوجل کا دیدار نہ کسی خاص ہے اور آخرت میں ہر سنی مسلمان کے لئے ممکن بلکہ واقع رہا بھی دیدار یا خواب میں یہ تو غیر انبیا علیہم السلام بلکہ دنیا میں بھی ہو گا کے لئے بھی حاصل ہے۔ ہمارے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں سو بار زیارت ہوئی۔

عقیدہ ۳: اس کا دیدار بلا کیف ہے یعنی دیکھیں گے اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ کیسے دیکھیں گے۔ جس چیز کو دیکھتے ہیں اس سے کچھ فاصلہ مسافت کا ہوتا ہے نزدیک یا دور وہ دیکھنے والے سے کسی جہت میں ہوتی ہے اوپر یا نیچے دائیں یا بائیں آگے یا پیچھے۔ اس کا دیدار ان سب باتوں سے پاک ہو گا پھر رہا یہ کہ کیونکر ہو گا بس یہ تو کہا جاتا ہے کہ "کیفکر" کو یہاں دخل نہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ جب دیکھیں گے اس وقت بتا دیں گے۔ اس کی سب باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ جہاں تک عقل پہنچتی ہے وہ نہ انہیں اور جو نہ ہے اس تک عقل رسائی ہو اور نہ دیدار نگاہ اس کا احاطہ کرے یہ محال ہے۔

عقیدہ ۴: وہ جو چاہے اور جیسا چاہے کرے کسی کو اس پر قابو نہیں اور نہ کوئی اس کے ارادے سے باز رکھنے والا۔ اس کو نہ اونگھ آئے نہ نیند۔ تمام جہان کا نگاہ رکھنے والا نہ تھکنے نہ اکتائے۔ تمام عالم کا پالنے والا ماں باپ سے زیادہ مہربان۔ علم و دانائی کی رحمت ٹوٹے ہوئے دلوں کا سہارا اسی کے لئے بڑائی اور عظمت ہے۔ ماؤں کے پیٹ میں بھی جسے چاہے صورت بنانے والا۔ گناہوں کا بخشنے والا توبہ قبول کرنے والا قہر و غضب فرمانے والا۔ اس کی پکڑ نہایت سخت ہے جس سے بچاس کے بڑے بڑے کوئی چھوٹ نہیں سکتا۔ وہ چاہے تو جھوٹی چیز کو سچ کر دے اور سچ کو سچ دے۔ جس کو چاہے بلند کر دے اور جس کو چاہے پست۔ ذلیل کو عزت دے دے اور عزت والے کو ذلیل کر دے۔ جس کو چاہے بے ہاتھ راست پر لائے اور جس کو چاہے سیدھی راہ سے الگ کر دے جسے چاہے اپنا نزدیک بنا لے اور جسے چاہے مردود کر دے۔ جسے جو چاہے دے اور جو چاہے چھین لے۔ وہ جو کچھ کرتا ہے بجا کرتا ہے گا عدل و انصاف ہے۔ ظلم سے پاک و صاف ہے۔ نہایت بلند و بالا ہے۔ وہ سب کو محیط ہے اس کا کوئی احاطہ نہیں کر سکتا۔ نفع و ضرر اسی کے ہاتھ میں ہیں۔ مظلوم کی فریاد کو پہنچتا اور ظالم سے بدلا لیتا ہے۔ اس کی مشیت اور ارادہ کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ خبردار مجھ پر خوش ہوتا ہے اور نہ ہے ناراض۔ اس کی رحمت ہے کہ ایسے کام کا حکم نہیں فرماتا جو طاقت سے باہر ہے۔ اللہ عزوجل پر ثواب یا عذاب یا بندے کے ساتھ لطف یا اس کے ساتھ وہ کرنا جو اس کے حق میں بہتر ہو اس پر کچھ واجب نہیں۔ مالک علی الاطلاق ہے جو چاہے کرے اور جو چاہے حکم دے۔ ہاں اس نے اپنے ظلم سے حد فرما دیا ہے کہ مسلمانوں کو جنت میں داخل فرمائے گا اور مقتضائے عدل کا فر کو جہنم میں۔ اور اس کے حد وہ وعید بدلنے

نہیں۔اس نے جھڑ مایا ہے کہ کفر کے سوا ہر چھوٹے بڑے گناہ کو جسے چاہے معاف فرمادے گا۔

عقیدہ:اس کے ہر فعل میں بیشمار حکمتیں ہیں خواہ ہم کو معلوم ہوں یا نہ ہوں اور اس کے فعل کے لئے غرض نہیں کہ غرض اس فائدہ کو کہتے ہیں جو فاعل کی طرف رجوع کرے۔ یہاں کے فعل کے لئے غایت کہ غایت کا حاصل بھی وہی غرض ہے اور یہ اس کے افعال ملتبہ وسبب کے محتاج۔اس نے اپنی حکمت بالغہ کے مطابق عالم اسباب میں مسببات کو اسباب سے رچا فرمادیا ہے۔آگ کو دیکھتی ہے کان سنتا ہے آگ جلاتی ہے پانی پیاس بجھاتا ہے تو چاہے تو آنکھ سے کان دیکھے پانی بلائے آگ پیاس بجھائے نہ چاہے تو لاکھ آگیں ہوں دن کو پرواز نہ سوجھے کروڑ آگیں ہوں ایک نتھنے پر واغ نہ آئے کس قہر کی آگ تھی جس میں ابراہیم علیہ السلام کو پھینکا گیا۔کوئی پیاس نہ بجھا سکتا تھا گویکھی میں رکھ کر چھوٹا جب آگ کے مقابل پہنچے جبریل امین علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی "ابراہیم کچھ حاجت ہے؟" فرمایا "ہے مگر تم سے نہیں۔عرض کی پھر اسی سے کہئے جس سے حاجت ہے۔فرمایا عِلْمُهُ بِحَالِي كَفَانِي عَنْ سُؤَالِي اظہار اضطرار ضرور تجاچہ حاجت است "ارشاد ہوا بسلام کونی بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ (پ۱۷،انبیاء ۶۹) اے آگ ٹھنڈی اور سلامتی ہو جا ابراہیم پر۔اس ارشاد کو سن کر وہ زمین پر جتنی آگیں تھیں سب ٹھنڈی ہو گئیں کہ شاید بھی سے فرمایا جاتا ہو اور یہ ابدی ٹھنڈی ہونی کہ ملا فرماتے ہیں کہ اگر اس کے ساتھ "وَسَلٰمًا" کا لفظ نہ فرمادیا جاتا کہ ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی ہو جاتو اتنی ٹھنڈی ہو جاتی کہ اس کی ٹھنڈک ایذا دیتی۔

عقائد متعلقہ نبوت

مسلمان کے لئے جس طرح ذات وصفات کا جاننا ضروری ہے کہ کسی ضروری کا انکار یا محال کا اثبات اسے کافر نہ کردے اسی طرح یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ نبی کے لئے کیا جائز اور کیا واجب اور کیا محال۔کہ واجب کا انکار اور محال کا اقرار موجب کفر ہے۔اور بہت ممکن ہے کہ آدمی ناواقفی سے خلاف متقید ہر کھلے خلاف بات زبان سے نکالے اور ہلاک ہو جائے۔

عقیدہ:نبی اس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ عزوجل نے ہدایت کے لئے وحی بھیجی ہو۔اور رسول بشر ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ملائکہ میں بھی رسول ہیں۔

عقیدہ:انبیا علیہم السلام سب بشر تھے اور مرد نہ کوئی جن نبی ہوا نہ عورت۔

عقیدہ:اللہ عزوجل پر کسی کا بھیجنا واجب نہیں۔اس نے اپنے فضل وکرم سے لوگوں کی ہدایت کے لئے انبیا علیہم السلام بھیجے۔

عقیدہ:نبی ہونے کے لئے اس پر وحی ہونا ضروری ہے۔خواہ فرشتہ کی معرفت ہو یا بلاواسطہ۔

عقیدہ:بہت سے نبیوں پر اللہ عزوجل نے صحیفے اور آسمانی کتابیں اتاریں ان میں سے چار کتابیں بہت مشہور ہیں۔توراۃ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر،زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر،انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر قرآن عظیم کہ سب سے افضل کتاب ہے سب سے افضل رسول حضور پرنور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کلام الٰہی میں بعض کا بعض سے افضل ہونا اس کے یہ معنی ہیں کہ ہمارے لئے اس میں ثواب زائد ہے ورنہ اللہ عزوجل کا ایک اس کا کلام ایک اس میں افضل ومفضول کی گنجائش نہیں۔

عقیدہ:سب آسمانی کتابیں اور صحیفے حق ہیں۔اور سب کلام اللہ ہیں ان میں جو کچھ ارشاد ہوا سب پر ایمان ضروری ہے مگر یہ بات البتہ ہوئی کہ اگلی کتابوں کی حفاظت اللہ عزوجل نے امت کے سپرد کی تھی ان سے اس کا حفظ نہ ہو سکا۔کلام الٰہی جیسا اعجاز،اتقان کے باتوں میں ویسا ہی باقی نہ رہا بلکہ ان کے شروع میں نے تو یہ کیا کہ ان میں تحریفیں کر دیں یعنی اپنی خواہش کے مطابق مضامین حادیا "لہٰذا جب کوئی بات ان کتابوں کی ہمارے سامنے پیش ہو تو اگر وہ ہماری کتاب کے مطابق ہے ہم اس کی تصدیق کریں گے اور اگر خلاف ہے تو یقین جانیں گے کہ یہ ان کی تحریفات سے

ہے۔اور اگر موافقت نہ ہو تو علم نہیں تو حکم ہے کہ ہم اس بات کی نہ تصدیق کریں نہ تکذیب بلکہ یوں کہیں کہ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ہمارا ایمان ہے۔

عقیدہ: یہ تو کہہ دیں ہمیشہ رہنے والا ہے لہٰذا قرآن عظیم کی حفاظت اللہ عزوجل نے اپنے ذمہ رکھی۔ فرمایا ہے۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ (پ۱۴الحجر۹) بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بیشک ہم اس کے نگہبان ہیں (ترجمہ کنزالایمان) لہٰذا اس میں کسی حرف یا نقطہ کی نئی بیشی محال ہے اگر چہ تمام دنیا اس کے جمع ہو جائے تو جو یہ کہے کہ اس میں کے کچھ پارے یا سورتیں یا آیتیں بلکہ ایک حرف بھی کسی نے کم کر دیا یا بڑھا دیا یا بدل دیا قطعاً کافر ہے کہ اس نے اس آیت کا انکار کیا جو ہم نے ابھی لکھی۔

عقیدہ: قرآن مجید کتاب اللہ ہونے پر اپنے آپ دلیل ہے کوئی خود اعلان کیا تھ کر رہا ہے۔

وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ وَادْعُوْا شُھَدَآءَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ

(پ۱البقرہ۲۳۔۲۴)

اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے (اس خاص) بندے پر اتارا تو اس جیسی ایک سورت لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے حمایتیوں کو بلا لو اگر تم سچے ہو پھر اگر نہ لا سکو اور ہرگز نہ لا سکو گے تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں تیار رکھی ہے کافروں کے لئے (ترجمہ کنزالایمان)۔ لہٰذا کافروں نے اس کے مقابلہ جی توڑ کوششیں کیں مگر اس کی مثل ایک سطر بنا سکے نہ بنا سکیں گے۔

مسئلہ: اگلی کتابیں انبیاء ہی کو زبانی یاد ہوتیں۔ قرآن عظیم کا معجزہ ہے کہ مسلمانوں کا بچہ بچہ یاد کر لیتا ہے۔

عقیدہ: قرآن عظیم کی سات قرأتیں سب سے زیادہ مشہور اور متواتر ہیں۔ ان میں معاذ اللہ کہیں اختلاف معنی نہیں۔ وہ سب حق ہیں۔ اس میں امت کے لئے آسانی یہ ہے کہ جس کے لئے جو قرأت آسان ہو وہ پڑھے اور حکم یہ ہے کہ جس ملک میں جو قرأت رائج ہے عوام کے سامنے وہی پڑھی جائے جیسے ہمارے ملک میں قرأت عاصم بروایت حفص رحمہم اللہ کو لوگ مانتے ہیں اس سے انکار کریں گے اور وہ معاذ اللہ کفر ہوگا۔

عقیدہ: قرآن مجید نے اگلی کتابوں کے بہت سے احکام منسوخ کر دیئے۔ یونہی قرآن مجید کی بعض آیتوں نے بعض آیات کو منسوخ کر دیا۔

عقیدہ: نسخ کا مطلب یہ ہے کہ بعض احکام کسی خاص وقت تک کے لئے ہوتے ہیں مگر یہ ظاہر نہیں کیا جاتا کہ کس وقت تک کے لئے ہے۔ جب میعاد پوری ہو جاتی ہے تو دوسرا حکم نازل ہوتا ہے جس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلا حکم اٹھا دیا گیا اور حقیقتاً دیکھا جائے تو اس کے وقت کا ختم ہو جانا بتایا گیا۔ منسوخ کے معنی بعض لوگ باطل ہونا کہتے ہیں یہ بہت سخت بات ہے۔ احکام الٰہیہ سب حق ہیں وہاں باطل کی رسائی کہاں۔

عقیدہ: قرآن کی بعض باتیں حکم ہیں کہ ہماری سمجھ میں آتی ہیں اور بعض متشابہ کہ ان کا پورا مطلب اللہ اور اللہ کے حبیب ﷺ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ متشابہ کی تلاش اور اس کے معنی کی کرید کاش (سوچ بچار) ہی کرتا ہے جس کے دل میں کجی ہو۔

عقیدہ: وحی نبوت انبیاء علیہم السلام کے لئے خاص ہے جو اسے کسی غیر نبی کے لئے مانے کافر ہے نبی کو خواب میں جو چیز بتائی جائے وہ بھی وحی ہے اس کے جھوٹے ہونے کا احتمال نہیں۔ ولی رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں بعض وقت سوتے یا جاگتے میں کوئی بات القا ہوتی ہے اس کو الہام کہتے ہیں۔ اور وہی شیطانی کی القائن جانب شیطان ہوتا ہے اس سا حرام اور دیگر کفار و فساق کے لئے ہوتی ہے۔

عقیدہ: نبوت کسبی نہیں کہ آدمی عبادت وریاضت کے ذریعہ سے حاصل کر سکے بلکہ محض عطائے الٰہی ہے کہ جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے دیتا ہے۔ ہاں دینا اسی کو ہے جسے اس منصب عظیم کے قابل بناتا ہے جو قبل حصول نبوت تمام اخلاق رذیلہ سے پاک اور تمام اخلاق فاضلہ سے مزین ہو کر جملہ مدارج ولایت طے کر چکتا ہے اور اپنے نسب وجسم وقول وفعل وحرکات وسکنات میں ہر ایسی بات سے منزہ ہوتا ہے جو باعث نفرت ہو۔ اسے عقل کامل عطا کی جاتی ہے جو اوروں کی عقل سے بدرجہا زائد ہے۔ کسی حکیم اور کسی فلسفی کی عقل اس کے لاکھویں حصہ تک نہیں پہنچ سکتی۔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ (پ۸ الانعام ۱۲۴) ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (پ۲۸ الجمعہ) اور جو اسے کسبی مانے کہ وہ اپنے کسب وریاضت سے منصب نبوت تک پہنچ سکتا ہے کافر ہے۔

عقیدہ: جو شخص نبی سے نبوت کا زوال جائز جانے کافر ہے۔

عقیدہ: نبی ﷺ کا معصوم ہونا ضروری ہے اور یہ عصمت نبی اور ملک (فرشتے) کا خاصہ ہے کہ نبی اور فرشتہ کے سوا کوئی معصوم نہیں۔ اماموں کو انبیاء کی طرح معصوم سمجھنا گمراہی اور بددینی ہے۔ عصمت انبیاء ﷺ کے یہ معنی ہیں کہ ان کے لئے حفظ الٰہی کا عہد ہو لیا جس کے سبب ان سے صدور گناہ شرعاً محال ہے خلاف اس کے وہ اولیا کہ اللہ ﷻ انہیں محفوظ رکھتا ہے۔ ان سے گناہ ہوتا نہیں مگر ہو تو شرعاً محال بھی نہیں۔

عقیدہ: انبیاء علیہم السلام شرک وکفر اور ہر ایسے امر سے جو خلق کے لئے باعث نفرت ہو جیسے کذب وخیانت وجہل وغیرہا سفات ذمیمہ سے نیز ایسے افعال سے جو دناءت اور مروت کے خلاف ہیں قبل نبوت اور بعد نبوت بالاجماع معصوم ہیں۔ اور کبائر سے بھی مطلقاً معصوم ہیں اور حق یہ ہے کہ تعمد صغائر سے بھی قبل نبوت اور بعد نبوت معصوم ہیں۔

عقیدہ: اللہ ﷻ نے انبیاء علیہم السلام پر بندوں کے لئے جتنے احکام نازل فرمائے انہوں نے وہ سب پہنچا دیئے جو یہ کہے کہ کسی حکم کو کسی نبی ﷺ نے چھپا رکھا تقیہ یعنی خوف کی وجہ سے یا اور کسی وجہ سے نہ پہنچایا کافر ہے۔

عقیدہ: احکام تبلیغیہ میں انبیاء علیہم السلام سے سہو ونسیان محال ہے۔

عقیدہ: ان کے جسم پاک میں وہ امراض وغیرہا ایسی امراض سے جن سے تنفر ہوتا ہے پاک ہونا ضروری ہے۔

عقیدہ: اللہ ﷻ نے انبیاء علیہم السلام کو اپنے غیوب پر اطلاع دی۔ زمین وآسمان کا ہر ذرہ ہر نبی کے پیش نظر ہے مگر یہ علم غیب کہ ان کو اللہ ﷻ نے دیئے ہے جبلتہ ان کا علم عطائی ہوا اور علم عطائی اللہ ﷻ کے لئے محال ہے کہ اس کی کوئی صفت کوئی کمال کسی کا دیا ہوا نہیں ہو سکتا بلکہ ذاتی ہے جو لوگ انبیاء ﷺ سے مطلق علم غیب کی نفی کرتے ہیں وہ قرآن عظیم کی اس آیت کے مصداق ہیں۔ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ (پ۱ البقرہ ۸۵) یعنی قرآن عظیم کی بعض باتیں مانتے ہیں اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہیں کہ آیت نفی دیکھتے ہیں اور ان آیتوں سے جن میں انبیاء علیہم السلام کو علم غیب عطا کیا جانا بیان کیا گیا ہے انکار کرتے ہیں حالانکہ نفی واثبات دونوں حق ہیں کہ نفی علم ذاتی کی ہے کہ یہ خاصہ الوہیت ہے اثبات عطائی کا ہے کہ یہ انبیاء علیہم السلام ہی کی شایان شان ہے اور سبحانی الوہیت ہے اور یہ کہنا کہ ہر ذرہ کا علم نبی کیلئے مانا جائے تو خالق ومخلوق کی مساوات لازم آئے نفی باطل محض ہے کہ مساوات تب لازم آئے کہ اللہ ﷻ کے لئے بھی اتنا ہی علم ثابت کیا جائے اور یہ نہ کہے گا کوئی کافر۔ ذرات عالم متناہی ہیں اور اس کا علم غیر متناہی ورنہ جہل لازم آئے گا اور یہ محال کہ خدا جہل سے پاک ہے۔ ذاتی وعطائی کا فرق بیان کرنے پر بھی مساوات کا الزام دینا صراحۃً ایمان واسلام کے خلاف ہے کہ اس فرق کے ہوتے ہوئے مساوات ہو ہی نہیں سکتی۔ تو لازم کو ممکن و واجب وجود مساوی اللہ مساوی ہو جائیں کہ ممکن بھی موجود ہے اور واجب بھی موجود اور وجود میں مساوی کہنا صریح کفر وشرک ہے۔

انبیاء علیہم السلام غیب کی خبر دینے کے لئے آتے ہی ہیں کہ جنت وناروحشر ونشر وعذاب وثواب غیب نہیں تو اور کیا ہیں ان کا منصب ہی یہ ہے کہ وہ بتائیں ارشاد فرمائیں جن تک عقل وحواس کی رسائی نہیں اور اسی کا نام غیب ہے۔ ولی کو بھی علم غیب عطائی ہوتا ہے مگر بواسطہ انبیاء علیہم السلام کے۔

عقیدہ: انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام تمام مخلوق یہاں تک کہ رسل ملائکہ سے افضل ہیں۔ ولی کتنا ہی بڑے مرتبہ والا ہو کسی نبی علیہ السلام کے برابر نہیں ہوسکتا ہے جو کسی غیر نبی کو کسی نبی علیہ السلام سے افضل یا برابر بتائے کافر ہے۔

عقیدہ: نبی کی تعظیم فرض عین ہے بلکہ اصل تمام فرائض سے ہے۔ کسی نبی علیہ السلام کی ادنیٰ توہین یا تنقیص کفر ہے۔

عقیدہ: حضرت آدم علیہ السلام سے ہمارے حضور سید عالم ﷺ تک اللہ عزوجل نے بہت سے نبی علیہم السلام بھیجے۔ بعض کا مرجع ذکر قرآن مجید میں ہے اور بعض کا نہیں۔ جن کے نام قرآن مجید میں ہیں وہ یہ ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت ذکریا علیہ السلام، حضرت الیاس علیہ السلام، حضرت یسع علیہ السلام، حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت یونس علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت ذوالکفل علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضور سید عالم سلمان محمد رسول اللہ ﷺ۔

عقیدہ: حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ عزوجل نے بے ماں باپ کے مٹی سے پیدا کیا اور اپنا خلیفہ کیا اور تمام اسماء مسمیات کا علم دیا۔ ملائکہ کو حکم دیا کہ ان کو سجدہ کریں سب نے سجدہ کیا شیطان کو اس قسم جن قہاکر بہت بڑا عابد و زاہد تھا یہاں تک کہ گروہ ملائکہ میں اس کا شمار تھا باوجود اس آیا بیٹھ کے لعنتی مردود ہوا۔

عقیدہ: حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے انسان کا وجود نہ تھا بلکہ سب انسان انہیں کی اولاد ہیں اسی وجہ سے انسان کو آدمی کہتے ہیں۔ یعنی اولادِ آدم اور حضرت آدم علیہ السلام کو ابوالبشر کہتے ہیں یعنی سب انسانوں کے باپ۔

عقیدہ: سب میں پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہوئے اور سب میں پہلے رسول جو غار پر بھیجے گئے حضرت نوح علیہ السلام ہیں۔ انہوں نے ساڑھے نو سو برس ہدایت فرمائی۔ ان کے زمانہ کے کفار بہت سخت تھے۔ ہر قسم کی تکلیفیں پہنچاتے۔ استہزاء کرتے اتنے عرصہ میں گنتی کے لوگ مسلمان ہوئے باقیوں کو جب اللہ عزوجل نے ہرگز اصلاح پذیر نہیں بہت دھرمی اور کفر سے باز نہ آئیں گے مجبور ہو کر اپنے رب کے حضور ان کی ہلاکت کی دعا کی۔ طوفان آیا اور ساری زمین ڈوب گئی صرف وہ گنتی کے مسلمان اور ہر جانور کا ایک ایک جوڑا جو کشتی میں لے لیا گیا تھا بچ گئے۔

عقیدہ: انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام میں کوئی تفاضل نہ ماننا جائز نہیں کہ ان باب میں مختلف ہیں اور تفاضل ماننے میں نبی کی توہین سے نار ہونا یا غیر نبی کو نبی جاننے کا احتمال ہے اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔ لہٰذا یہ اعتقاد چاہیے کہ اللہ عزوجل کے ہر نبی علیہ السلام کی توہین سے نار ہونا یا غیر نبی کو نبی جاننے کا احتمال ہے اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔ لہٰذا یہ اعتقاد چاہیے کہ اللہ عزوجل کے ہر نبی علیہ السلام پر ہمارا ایمان ہے۔

عقیدہ: نبیوں کے مختلف درجے ہیں۔ بعض کو بعض پر فضیلت ہے اور سب میں افضل ہمارے آقا و مولیٰ سید عالم سلمان ﷺ ہیں۔ حضور کے بعد سب سے بڑا مرتبہ حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کا ہے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور پھر حضرت نوح علیہ السلام کا ان حضرات کو مرسلین اولوالعزم کہتے ہیں۔ اور یہ پانچوں حضرات باقی تمام انبیا مرسلین انس و ملک و جن و جمیع مخلوقات الٰہی سے افضل ہیں۔ جس طرح حضور ﷺ تمام رسولوں کے سردار اور سب سے افضل ہیں بلاتشبیہ حضور ﷺ کے صدقہ میں حضور ﷺ کی امت تمام امتوں سے افضل ہے۔

عقیدہ: تمام انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام اللہ عزوجل کے حضور عظیم جاہ و منزلت والے ہیں ان کو اللہ عزوجل کے نزدیک معاذ اللہ چوہڑے چمار کی مثل کہنا کھلی گستاخی اور کلمہ کفر ہے۔

عقیدہ: نبی کے دعویٰ نبوت میں سچے ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ نبی اپنے صدق کا علانیہ دعویٰ فرما کر خلاف عادیہ کے ظاہر کرنے کا ذمہ لیتا اور منکروں کو اس کے مثل کی طرف بلاتا ہے۔ اللہ عزوجل اس کے دعویٰ کے مطابق امر خلاف عادی ظاہر فرما دیتا ہے اور منکرین سب عاجز

رہتے ہیں۔ اس کو "معجزہ" کہتے ہیں جیسے حضرت صالح علیہ السلام کی ناقہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا سانپ ہو جانا اور ید بیضا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو جلانا اور مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دینا۔ اور ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے تو بہت ہیں۔

عقیدہ: جو شخص نبی نہ ہو اور نبوت کا دعویٰ کرے وہ دعویٰ کر کے کوئی کمال عادی اپنے دعویٰ کے مطابق ظاہر نہیں کر سکتا ورنہ جھوٹے سچے میں فرق نہ رہے گا۔

فوائد: نبی سے جو بات خلاف عادت قبل نبوت ظاہر ہو اس کو "ارہاص" ولی سے جو ایسی صادر ہو اس کو "کرامت" کہتے ہیں اور عام مومنین سے جو صادر ہوا سے "معونت" کہتے ہیں۔ اور دیا کہ فاجر یا کافر سے جو ان کے مواقع ظاہر ہو اس کو "استدراج" کہتے ہیں اور ان کے خلاف ظاہر ہو تو "اہانت" ہے۔

عقیدہ: انبیا علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں اسی طرح حیات حقیقی زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے۔ کھاتے پیتے ہیں جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں تصدیق وعدہ الٰہیہ کے لئے ایک آن کو ان پر موت طاری ہوئی پھر بدستور زندہ ہو گئے۔ ان کی حیات "حیات شہداء" سے بہت ارفع واعلیٰ ہے لہٰذا شہید کا ترکہ تقسیم ہو گا۔ اس کی بیوی بعد عدت نکاح کر سکتی ہے بخلاف انبیا علیہم السلام کے کہ وہاں یہ جائز نہیں یہاں تک جو عقائد بیان ہوئے ان میں تمام انبیا علیہم السلام شریک ہیں۔ اب بعض وہ امور جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں ہیں بیان کیے جاتے ہیں۔

عقیدہ: اور انبیا علیہم السلام کی بعثت خاص کسی ایک قوم کی طرف ہوئی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق انسان وجن بلکہ ملائکہ "حیوانات" جمادات سب کی طرف مبعوث ہوئے جس طرح انسان کے ذمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت فرض ہے یونہی ہر مخلوق پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمان برداری ضروری۔

عقیدہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ملائکہ وانس وجن وحور وغلمان وحیوانات وجمادات غرض تمام عالم کے لئے رحمت ہیں اور مسلمانوں پر تو نہایت ہی مہربان۔

عقیدہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں یعنی اللہ عزوجل نے سلسلہ نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یا بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا۔ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت ملنا نیا جائز جانے کافر ہے۔

عقیدہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم افضل جمیع مخلوق الٰہی ہیں کہ دوروں کفر در کنار جو کمالات عطا ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں وہ سب جمع کر دیئے گئے۔ اور ان کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ کمالات ملے جن میں کسی کا حصہ نہیں بلکہ اوروں کو جو کچھ ملا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس سے ملا بلکہ کمال اس لئے کمال ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کے کرم سے اپنے نفس ذات میں کامل واکمل ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال کسی وصف سے نہیں بلکہ اس وصف کا کمال ہے کہ کمال کی صفت بن کر خود کمال وکامل عمل ہو گیا کہ جس میں پایا جائے اس کو کامل بنا دے۔

عقیدہ: کمال ہے کہ کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل ہو جو کسی صفت خاصہ میں کسی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل بتائے گمراہ بے ایمان کافر۔

عقیدہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل نے ہر مرتبہ بیت کبریٰ سے سرفراز فرمایا کہ تمام خلق جو پائے رضائے مولیٰ ہے اور اللہ عزوجل طالب رضائے مصطفیٰ ہے۔

عقیدہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص سے معراج ہے کہ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہاں سے ساتوں آسمان اور کرسی وعرش تک بلکہ بالائے عرش رات کے ایک خفیف حصہ میں مع جسم شریف لے گئے اور وہ قرب خاص حاصل ہوا کہ کسی بشر وملک کو کبھی نہ حاصل ہوا نہ ہو اور جمال الٰہی بے پردہ دیکھا اور کلام الٰہی بلا واسطہ سنا اور تمام ملکوت السموات والارض کو بالتفصیل ذرہ ذرہ ملاحظہ فرمایا۔

عقیدہ: تمام مخلوق اولین وآخرین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نیاز مند ہے یہاں تک کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام۔

عقیدہ: قیامت کے دن مرتبہ شفاعت کبریٰ حضور ﷺ کے خصائص سے ہے کہ جب تک حضور ﷺ فتح باب شفاعت نہ فرمائیں گے کسی کو مجال شفاعت نہ ہوگی بلکہ حقیقتاً جتنے شفاعت کرنے والے ہیں حضور ﷺ کے دربار میں شفاعت لائیں گے اور اللہ ﷻ کے حضور تمام کائنات میں صرف حضور ﷺ شفیع ہیں اور یہ شفاعت کبریٰ مومن 'کافر' مطیع 'عاصی' سب کے لئے ہے کہ وہ انتظار حساب جو سخت جانگداز ہوگا جس کے لئے لوگ تمنائیں کریں گے کہ کاش جہنم میں پھینک دیئے جاتے اور اس انتظار سے نجات پاتے۔ اس بلا سے چھٹکارا کفار کو بھی حضور ﷺ کی بدولت ملے گا جس پر اولین و آخرین سوا ظالمین و کافرین سب حضور ﷺ کی حمد کریں گے یہی کا نام مقام محمود ہے۔ اور شفاعت کی اور اقسام بھی ہیں مثلاً بعضوں کو بلا حساب جنت میں داخل فرمائیں گے جن میں چار لاکھ نوے کروڑ کی تعداد اعظم ہے۔ اس سے بہت زائد اور ہیں جو اللہ و رسول کے علم میں ہیں۔ بہت سے وہ ہوں گے جن کا حساب ہو چکا ہے اور مستحق جہنم ہو چکے ان کو جہنم سے بچائیں گے اور بعضوں کی شفاعت فرما کر جہنم سے نکالیں گے اور بعضوں کے درجات بلند فرمائیں گے اور بعضوں سے تخفیف عذاب فرمائیں گے۔

عقیدہ: ہر مسلم کی شفاعت حضور ﷺ کے لئے ثابت ہے شفاعت بالوجاہۃ شفاعت بالمسئلہ شفاعت بالاذن ان میں سے کسی کا انکار وہی کرے گا جو گمراہ ہے۔

عقیدہ: منصب شفاعت حضور کو دیا جائے گا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں اُعْطِیْتُ الشَّفَاعَۃَ اور ان کا رب فرماتا ہے۔ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی (پ۳۰ الضحیٰ ۵) تو اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمانوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو (ترجمہ کنزالایمان)۔ (اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا شَفَاعَۃَ حَبِیْبِکَ الْکَرِیْمِ) یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ (پ۱۹ الشعرا ۸۸-۸۹) جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے مگر وہ جو اللہ کے حضور بے عیب سلامت دل لے کر (ترجمہ کنزالایمان)۔ شفاعت کے بعض احوال نیز دیگر خصائص جو قیامت کے دن ظاہر ہوں گے احوال آخرت میں انشاء اللہ ﷻ بیان ہوں گے۔

عقیدہ: حضور ﷺ کی محبت مدار ایمان بلکہ ایمان اسی محبت ہی کا نام ہے۔ جب تک حضور ﷺ کی محبت ماں باپ اولاد اور تمام جہان سے زیادہ نہ ہو آدمی مسلمان نہیں ہو سکتا۔

عقیدہ: حضور ﷺ کی اطاعت عین اطاعت الٰہی ہے۔ اطاعت الٰہی بے اطاعت حضور ﷺ ممکن ہے یہاں تک کہ آدمی اگر فرض نماز میں ہو اور حضور ﷺ اسے بلا فرمائیں فوراً جواب دے اور حاضر خدمت ہو اور یہ شخص کتنی ہی دیر تک حضور ﷺ سے کلام کرے بہ دستور نماز میں ہے اس سے نماز میں کوئی خلل نہیں۔

عقیدہ: حضور اقدس ﷺ کی تعظیم یعنی اعتقاد عظمت جزو ایمان و رکن ایمان ہے۔ اور فعل تعظیم بعد ایمان ہر فرض سے مقدم ہے۔ اس کی اہمیت کا پتا اس حدیث سے چلتا ہے کہ فتح و خیبر سے واپسی میں منزل صہبا پر پہنچ کر مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے نماز عصر پڑھ کر مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کے زانو پر سر مبارک رکھ کر آرام فرمایا۔ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے نماز عصر نہ پڑھی تھی آنکھ سے دیکھ رہے تھے کہ وقت جا رہا ہے مگر اس خیال سے کہ زانو سرکاؤں تو شاید خواب مبارک میں خلل آئے زانو نہ ہٹایا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ جب چشم اقدس کھلی مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی نماز کا حال عرض کیا۔ حضور ﷺ نے حکم دیا "دعا ہو آفتاب پلٹ آیا" مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے نماز ادا کی آفتاب پھر ڈوب گیا اس سے ثابت ہوا کہ فضل العبادات نماز اور وہ بھی صلوٰۃ وسطیٰ نماز عصر مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے حضور ﷺ کی نیند پر قربان کر دی کہ عبادتیں بھی حضور ﷺ کی صدقہ میں ملیں۔

دوسری حدیث اس کی تائید میں یہ ہے کہ غار ثور میں پہلے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ گئے۔ اپنے کپڑے پھاڑ کر اس کے سوراخ بند کر دیئے۔ ایک سوراخ باقی رہ گیا اس میں پاؤں کا انگوٹھا رکھ دیا پھر حضور اقدس ﷺ کو بلا تشریف لے گئے اور ان کے زانو پر سر اقدس رکھ کر آرام فرمایا۔ اس غار میں ایک سانپ مشتاق زیارت رہتا تھا۔ اس نے اپنا سر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاؤں پر ملا۔ انہوں نے اس خیال سے کہ حضور ﷺ کی نیند میں فرق نہ

آ کے پاؤں نہ ہٹایا۔ آخر اس نے پاؤں میں کاٹ لیا۔ جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے آنسو چہرۂ انور پر گرے چشم مبارک کھلی تو عرض حال کیا حضور ﷺ نے لعاب دہن لگا دیا نور آرام آ گیا۔ ہر سال دو زہر خورد کنارہ ہر برس بعد اسی سے شہادت پائی۔

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگیٔ اس تاجور کی ہے

عقیدہ: حضور ﷺ کی تعظیم و توقیر جس طرح اس وقت تھی کہ حضور ﷺ اس عالم میں ظاہری نگاہوں کے سامنے تشریف فرما تھے اب بھی اسی طرح فرض اعظم ہے۔ جب حضور ﷺ کا ذکر آئے تو کمال خشوع و خضوع و انکسار و ادب سے اور نام پاک سنتے ہی درود شریف پڑھنا واجب ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَ صَحْبِہِ الْعِظَامِ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ اور حضور ﷺ سے محبت کی علامت یہ ہے کہ بکثرت ذکر کرے اور درود شریف کی کثرت کرے اور نام پاک لکھے تو اس کے بعد ﷺ لکھے۔ بعض لوگ برائے اختصار صلعم لکھتے ہیں یہ محض ناجائز و حرام ہے۔ اور محبت کی یہ بھی علامت ہے کہ آل و اصحاب مہاجرین و انصار و جمیع متعلقین و متوسلین سے محبت رکھے اور حضور ﷺ کے دشمنوں سے عداوت رکھے اگرچہ وہ باپ یا بیٹا یا بھائی یا کنبہ کے کیوں نہ ہوں اور جو ایسا نہ کرے وہ اس دعویٰ میں جھوٹا ہے۔ کیا تم کو نہیں معلوم کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور ﷺ کی محبت میں اپنے سب عزیزوں قریبوں باپ بھائیوں اور دل کو چھوڑا اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ و رسول سے بھی محبت ہو اور ان کے دشمنوں سے بھی الفت۔ ایک کو اختیار کر کے ضدین جمع نہیں ہو سکتیں۔ چاہے جنت کی راہ چلا یا جہنم کو گیا۔

نیز علامت محبت یہ ہے کہ شان اقدس میں جو الفاظ استعمال کیے جائیں ادب میں ڈوبے ہوئے ہوں کوئی ایسا لفظ جس میں کم تنقیصی کی بو بھی ہو کبھی زبان پر نہ لائے اگر حضور ﷺ کو پکارے تو نام پاک کے ساتھ نہ کرے کہ یہ جائز نہیں بلکہ یوں کہے یا نبی اللہ یا رسول اللہ یا حبیب اللہ اگر مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو تو روضہ شریف کے سامنے چار ہاتھ کے فاصلہ سے دست بستہ جیسے نماز میں کھڑا ہوتا ہے کھڑا ہو کر سر جھکائے ہوئے سلوۃ و سلام عرض کرے بہت قریب نہ جائے نہ ادھر ادھر دیکھے اور نہ زور زور سے آواز کبھی بلند نہ کرے کہ عمر بھر کا سارا کیا دھرا اکارت یعنی کو بے کار جائے۔ اور محبت کی پہچان بھی ہے کہ حضور ﷺ کے اقوال و افعال و احوال لوگوں سے دریافت کرے اور ان کی پیروی کرے۔

عقیدہ: حضور ﷺ کے کسی قول، فعل، عمل و حالت کو جو بنظر حقارت دیکھے کافر ہے۔

عقیدہ: حضور اقدس ﷺ کے مناصب مختلف ہیں۔ تمام جہان حضور ﷺ کے تحت تصرف کر دیا گیا جو چاہیں کریں جسے چاہیں دیں جس سے جو چاہیں واپس لیں۔ تمام جہان میں ان کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں۔ تمام جہان ان کا محکوم ہے اور وہ اپنے رب کے سوا کسی کے محکوم نہیں۔ تمام آدمیوں کے مالک ہیں جو انہیں اپنا مالک نہ جانے حلاوت سنت سے محروم ہے۔ تمام زمین ان کی ملک ہے تمام جنت ان کی جاگیر ہے ملک السموت والارض حضور ﷺ کے زیر فرمان جنت و دار کی کنجیاں دست قدرت میں دے دی گئیں رزق و خزانہ اور ہر قسم کی عطائیں حضور ﷺ ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں۔ دنیا و آخرت حضور ﷺ کی عطا کا ایک حصہ۔ جملہ احکام تشریعیہ حضور ﷺ کے قبضہ میں کر دیئے گئے کہ جس پر جو چاہیں حرام فرما دیں اور جس کے لئے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں معاف فرما دیں۔

عقیدہ: سب سے پہلے مرتبہ نبوت حضور ﷺ کو ملا روز میثاق تمام انبیا علیہم السلام سے حضور ﷺ پر ایمان لانے اور حضور ﷺ کی نصرت کرنے کا عہد لیا گیا اور اسی شرط پر یہ منصب اعظم ان کو دیا گیا۔ حضور ﷺ نبی الانبیاء ہیں اور تمام انبیا علیہم السلام حضور ﷺ کے معنی سب نے اپنے اپنے عہد کریم میں حضور ﷺ کی نیابت میں کام کیا۔ اللہ ﷻ نے حضور ﷺ کو اپنی ذات کا مظہر بنایا اور حضور ﷺ کے نور سے تمام عالم کو منور فرمایا یہاں تک کہ ہر جگہ حضور ﷺ تشریف فرما ہیں۔

كَالشَّمْسِ فِي وَسْطِ السَّمَاءِ وَنُوْرُهَا
يَغْشَى الْبِلَادَ مَشَارِقًا فَمَغَارِبًا

محمود رباطن کا کیا ملاحظہ۔

گرنہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمہ آفتاب راچہ گناہ

مسئلہ ضروریہ: انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے جو لغزشیں واقع ہوئیں ان کا ذکر بتاوت قرآن و روایت حدیث کے سوا حرام اور سخت حرام ہے۔ اوروں کو ان سرکاروں میں لب کشائی کی کیا مجال۔ مولیٰ ﷻ ان کا مالک ہے جس محل پر جس طرح چاہے تعبیر فرمائے۔ وہ اس کے پیارے بندے ہیں اپنے رب کے لئے جس قدر چاہیں تواضع فرمائیں دوسرا ان کلمات کو سند نہیں بنا سکتا اور خود ان کا اطلاق کرے گا تو مردود بارگاہ ہو پھر ان کے یہ احمال جن کو ذلت و لغزش سے تعبیر کیا جائے ہزار ہا علوم و مصالح پر مبنی ہزار ہا فوائد و برکات کے مشتمل ہوتے ہیں۔ ایک لغزش آدم علیہ السلام کو دیکھئے اگر وہ نہ ہوتی جنت سے نہ اترتے دنیا آباد نہ ہوتی نہ تالیں نہ ترتیں نہ رسول آتے نہ جہاد ہوتے لاکھوں کروڑوں عبادت کے دروازے بند رہتے ان سب کا فتح باب ایک لغزش آدم کا نتیجہ مبارکہ و ثمر طیبہ ہے بالجملہ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی لغزش من وجہ کس شمار میں ہیں صدیقین کی حسنات سے افضل و اعلیٰ ہے۔ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ

ملائکہ (فرشتوں) کا بیان

فرشتے اجسام نوری ہیں۔ اللہ ﷻ نے ان کو یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں کبھی وہ انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی دوسری شکل میں۔

عقیدہ: وہ وہی کرتے ہیں جو حکم الٰہی ہے خدا کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے نہ قصداً نہ سہواً نہ خطاءً وہ اللہ ﷻ کے معصوم بندے ہیں ہر قسم کے صغائر و کبائر سے پاک ہیں۔

عقیدہ: ان کو مختلف خدمتیں سپرد ہیں بعض کے ذمہ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کی خدمت میں وحی لانا' کسی کے متعلق پانی برسانا' کسی کے متعلق ہوا چلانا۔ کسی کے متعلق روزی پہنچانا' کسی کے ذمہ ماں کے پیٹ میں بچے کی صورت بنانا' کسی کے متعلق جان انسان کے اندر تصرف کرنا' کسی کے متعلق انسان کی دشمنوں سے حفاظت کرنا' کسی کے متعلق ذاکرین کا مجمع تلاش کر کے اس میں حاضر ہونا' کسی کے متعلق انسان کے تمام اعمال لکھنا' بہتوں کا دربار رسالت میں حاضر ہونا' کسی کے متعلق سرکار میں مسلمانوں کی سلام پہنچانا' بعضوں کے متعلق مردوں سے سوال کرنا' کسی کے ذمہ روح قبض کرنا' بعضوں کے ذمہ عذاب کرنا' کسی کے متعلق صور پھونکنا' اور ان کے علاوہ اور بہت سے کام ہیں جو ملائکہ انجام دیتے ہیں۔

عقیدہ: فرشتے نہ مرد ہیں نہ عورت۔

عقیدہ: ان کو نہ کھانا پینا نہ ناقض جاننا کفر ہے۔

عقیدہ: ان کی تعداد وہی جانے جس نے ان کو پیدا کیا اور اس کے بتانے سے اس کا رسول چار فرشتے بہت مشہور ہیں جبریل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام اور یہ سب ملائکہ پر فضیلت رکھتے ہیں۔

عقیدہ: کسی فرشتہ کے ساتھ توہین گستاخی کفر ہے۔ جاہل لوگ اپنے کسی دشمن یا مخالف کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ ملک الموت یا عزرائیل آ گیا

WWW.NAFSEISLAM.COM

یہ تربہ بکلہ کفر ہے۔

عقیدہ: فرشتوں کے وجود کا انکار یا یہ کہنا کہ فرشتہ نیکی کی قوت کو کہتے ہیں اور اس کے سوا کچھ نہیں یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔

جن کا بیان

یہ آگ سے پیدا کیے گئے ہیں۔ ان میں بھی بعض کو یہ طاقت دی گئی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں۔ ان کی عمریں بہت طویل ہوتی ہیں۔ ان کے شریروں کو شیطان کہتے ہیں۔ یہ سب انسان کی طرح ذی عقل اور ارواح و اجسام والے ہیں۔ ان میں توالد و تناسل ہوتا ہے۔ کھاتے پیتے مرتے ہیں۔

عقیدہ: ان میں مسلمان بھی ہیں کافر بھی مگر ان کے کفار انسان کی بہ نسبت بہت زیادہ ہیں اور ان میں کے مسلمان نیک بھی ہیں اور فاسق بھی۔ کئی بھی ہیں بد مذہب بھی اور ان میں فاسقوں کی تعداد بہ نسبت انسان کے زائد ہے۔

عقیدہ: ان کے وجود کا انکار یا بدی کی قوت کا نام جن یا شیطان رکھنا کفر ہے۔

عالمِ برزخ کا بیان

دنیا اور آخرت کے درمیان ایک اور عالم ہے جس کو برزخ کہتے ہیں۔ مرنے کے بعد اور قیامت سے پہلے تمام انس و جن کو حسب مراتب اس میں رہنا ہوتا ہے اور یہ عالم اس دنیا سے بہت بڑا ہے۔ دنیا کے ساتھ برزخ کو وہی نسبت ہے جو ماں کے پیٹ کے ساتھ دنیا کو برزخ میں کسی کو آرام ہے اور کسی کو تکلیف۔

عقیدہ: ہر شخص کی جتنی زندگی مقرر ہے اس میں نہ زیادتی ہو سکتی ہے نہ کمی۔ جب زندگی کا وقت پورا ہو جاتا ہے اس وقت حضرت عزرائیل علیہ السلام قبضِ روح کے لئے آتے ہیں اور اس شخص کے رہنے والیں جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے فرشتے دکھائی دیتے ہیں۔ مسلمان کے پاس رحمت کے فرشتے ہوتے ہیں اور کافر کے رہنے والیں عذاب کے۔ اس وقت ہر شخص پر اسلام کی حقانیت آفتاب سے زیادہ روشن ہو جاتی ہے مگر اس وقت کا ایمان معتبر نہیں اس لئے کہ حکم ایمان بالغیب کا ہے اور اب غیب نہ رہا بلکہ یہ چیزیں مشاہدہ ہو گئیں۔

عقیدہ: مرنے کے بعد بھی روح کا تعلق بدن انسان کے ساتھ باقی رہتا ہے اگرچہ روح بدن سے جدا ہو گئی مگر بدن پر جو گزرے گی روح ضرور اس سے آگاہ و متاثر ہوگی جس طرح حیات دنیا میں ہوتی ہے بلکہ اس سے زائد۔ دنیا میں غذا، پانی، سردی، گرمی، فرش، لحاف، کھانا، سب باتیں جسم پر وارد ہوتی ہیں۔ مگر راحت والم صرف روح کو پہنچتی ہے اور ان کے عکس بھی جسم ہی پر وارد ہوتے ہیں اور کیفیت وہ ایسی روح پاتی ہے اور روح کے لئے خاص اپنی راحت والم کے لئے اسباب ہیں جن سے سرور یا غم پیدا ہوتا ہے عینہ یہی سب حالتیں برزخ میں۔

عقیدہ: مرنے کے بعد مسلمان کی روح حسب مرتبہ مختلف مقاموں میں رہتی ہے۔ بعض کی قبر پر بعض کی چاہِ زمزم شریف میں بعض کی آسمان و زمین کے درمیان بعض کی پہلے دوسرے ساتویں آسمان تک اور بعض کی آسمانوں سے بھی بلند اور بعض کی روحیں زیرِ عرش قندیلوں میں اور بعض کی علیین میں مگر کہیں ہوں اپنے جسم سے ان کو تعلق بدستور رہتا ہے جو کوئی قبر پر آ کے اسے دیکھتا پہچانتا ہے اس کی بات سنتے ہیں بلکہ روح کا دیکھنا قبر ہی سے مخصوص نہیں۔ اس کی مثال حدیث میں یہ فرمائی ہے کہ ایک طائر پہلے قفس میں بند تھا اور اب آزاد کر دیا گیا۔ ائمہ کرام فرماتے ہیں اِنَّ النُّفُوْسَ الْمُقَدَّسَۃَ اِذَا تَجَرَّدَتْ عَنِ الْعَلَائِقِ الْبَدَنِیَّۃِ الْکَثِفَۃِ بِالْمَلَاْ الْاَعْلٰی وَتَرٰی وَتَسْمَعُ الْکُلَّ کَالْمُشَاھِدِ بے شک پاک جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا ہوتی ہیں عالم بالا سے مل جاتی ہیں اور سب کچھ ایسا دیکھتی سنتی ہیں جیسے یہاں حاضر ہیں حدیث میں فرمایا اِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ یُعْطٰی سَرْبَہٗ یَسْرَحُ حَیْثُ شَاءَ جب مسلمان مرتا ہے اس کی راہ کھول دی جاتی ہے جہاں چاہے جائے۔ شاہ

عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں "روح راقم یہ واقعہ بیانی کیماں است" کافروں کی خبیث روحیں بعض کی ان کے مرگھٹ یا قبر پر رہتی ہیں، بعض کی چاہ و ہوت میں کہ یمن میں ایک مالہ ہے بعض کی پہلی دوسری ساتویں زمین تک، بعض کی اس کے بھی نیچے تجیں میں اور وہ بھی کہیں ہو جو اس کی قبر یا مرگھٹ پر گزرے اسے دیکھتے پہچانتے ہیں بات سنتے ہیں مگر کہیں جا نہیں آنے کا اختیار نہیں کوقید ہیں۔

عقیدہ ۵: یہ خیال کہ وہ روح کسی دوسرے بدن میں چلی جاتی ہے خواہ وہ آدمی کا بدن ہو یا کسی اور جانور کا جس کو تناسخ اور آواگون کہتے ہیں محض باطل اور اس کا ماننا کفر ہے۔

عقیدہ ۶: موت کے معنی روح کا جسم سے جدا ہو جانا ہے نہ یہ کہ روح مر جاتی ہے۔ جو روح کا فنا ماننے جو مذہب ہے۔

عقیدہ ۷: مردہ کلام بھی کرتا ہے اور اس کے کلام کو خواص جن اور انسان کے سوا اور تمام حیوانات وغیرہ سنتے بھی ہیں۔

عقیدہ ۸: جب مردہ کو قبر میں دفن کرتے ہیں اس وقت اس کو قبر دباتی ہے۔ اگر وہ مسلمان ہے تو اس کا دبانا ایسا ہوتا ہے کہ جیسے ماں پیار میں اپنے بچے کو زور سے چپٹا لیتی ہے اور اگر کافر ہے تو اس کو اس زور سے دباتی ہے کہ ادھر کی پسلیاں ادھر اور ادھر کی ادھر ہو جاتی ہیں۔

عقیدہ ۹: جب دفن کرنے والے دفن کر کے وہاں سے چلتے ہیں وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ اس وقت اس کے پاس دو فرشتے اپنے دونوں سے زمین چیرتے ہوئے آتے ہیں۔ ان کی شکلیں نہایت ڈراؤنی اور ہیبت ناک ہوتی ہیں۔ ان کے بدن کا رنگ سیاہ اور آنکھیں سیاہ اور نیلی اور سرخ کے برابر اور شعلہ زن ہیں اور ان کے مہیب بال سر سے پاؤں تک اور دانت کچلی ہاتھ کے جن سے زمین چیرتے ہوئے آئیں گے۔ ان میں ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہتے ہیں مردے کو بٹھا دیتے اور جھڑک کر الٹھاتے اور نہایت تلخی کے ساتھ کرخت آواز میں سوال کرتے ہیں پہلا سوال مَنْ رَّبُّكَ؟ تیرا رب کون ہے؟ دوسرا سوال مَا دِيْنُكَ؟ تیرا دین کیا ہے؟ تیسرا سوال مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟ مرد و مسلمان ہے تو پہلے سوال کا جواب دے گا رَبِّيَ اللّٰهُ میرا رب اللہ ہے اور دوسرے کا جواب دے گا دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ میرا دین اسلام ہے۔ تیسرے سوال کا جواب دے گا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وہ تو رسول اللہ ﷺ ہیں۔ وہ کہیں گے تجھے کس نے بتایا۔ کہے گا میں نے اللہ ﷻ کی کتاب پڑھی اس پر ایمان لایا اور تصدیق کی۔ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ سوال کا جواب پا کر کہیں گے کہ ہمیں تو معلوم تھا تو یہی کہے گا۔ اس وقت آسمان سے ایک منادی ندا کرے گا کہ میرے بندہ نے سچ کہا اس کے لئے جنت کا بچھونا بچھا دو اور جنت کا لباس پہنا دو اور اس کے لئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔

جنت کی نسیم اور خوشبوؤں کے پاس آتی رہے گی اور جہاں تک نگاہ پہنچے گی وہاں تک اس کی قبر کشادہ کر دی جائے گی اور اس سے کہا جائے گا کہ تو سو جیسے دولہا سوتا ہے۔ یہ خواص کے لئے عموماً ہے اور عوام میں ان کے لئے جن کو وہ چاہے اور یہ وسعت قبر حسب مراتب مختلف ہے بعض کے لئے ستر ہاتھ لمبی چوڑی بعض کے لئے جتنی وہ چاہے زیادہ جتنی کہ جہاں تک نگاہ پہنچے۔ اور عصاۃ میں بعض پر عذاب بھی ہوگا ان کی معصیت کے لائق پھر اس کے بیان ان علوم یا مذہب کے امام یا اولیا یا کرام کی شفاعت یا محض رحمت سے جب وہ چاہے گا نجات پائیں گے۔

اور بعض نے کہا کہ مومن عاصی پر عذاب قبر شب جمعہ آنے تک ہے اس لئے کہ آخر ہی الغا لیا جائے گا واللہ تعالیٰ اعلم یہاں یہ حدیث سے ثابت ہے کہ جو مسلمان شب جمعہ یا روز جمعہ یا رمضان مبارک کے کسی دن رات میں مرے گا سوال نکیرین و عذاب قبر سے محفوظ رہے گا اور یہ جو ارشاد ہوا کہ اس کے لئے جنت کی کھڑکی کھول دیں گے یہ یوں ہوگا کہ پہلے اس کے بائیں ہاتھ کی طرف سے جہنم کی کھڑکی کھولیں گے جس کی لپٹ اور جلن اور گرم ہوا اور سخت بدبو آئے گی اور معائنہ کرائیں گے اس کے بعد یمنی طرف سے جنت کی کھڑکی کھولیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ اگر تو ان سوالوں کے صحیح جواب نہ دیتا تو تیرے واسطے وہ تھی اور اب یہ ہے تا کہ وہ اپنے رب کی نعمت کی قدر جانے کہ کیسی بلائے عظیم سے بچا کر کیسی نعمت عظمیٰ عطا فرمائی۔

اور منافق کے لئے اس کا محل ہوگا پہلے جنت کی کھڑکی کھولیں گے کہ اس کی خوشبو ٹھنڈک راحت نعمت کی جھلک دیکھے گا معاً بند کردیں گے۔ اور دوزخ کی کھڑکی کھول دیں گے تاکہ اس پر اس بلائے عظیم کے ساتھ حسرت عظیم بھی ہو کہ حضور اقدس ﷺ کو نہ مان کر یا ان کی شان رفیع میں اونچی گستاخی کر کے کیسی لعنت کھوئی اور کیسی آفت پائی۔ اور اگر مردہ منافق ہے تو سب سوالوں کے جواب میں یہ کہے گا "ھَاہْ ھَاہْ لَا اَدْرِیْ" افسوس مجھے تو کچھ علم نہیں سُنْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ شَیْئًا فَقُلْتُ میں لوگوں کو کچھ کہتا سنتا تھا تو وہی کہتا تھا اس وقت ایک پکارنے والا آسمان سے پکارے گا کہ یہ جھوٹا ہے۔ اس کے لئے آگ کا بچھونا بچھا دو اور آگ کا لباس پہنا دو اور جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو اس کی گرمی اور لپٹ اس کو پہنچتی رہے اور اس پر عذاب دینے کے لئے دو فرشتے مقرر ہوں گے جو اندھے اور بہرے ہوں گے۔ ان کے ساتھ لوہے کا گرز ہوگا کہ پہاڑ پر اگر مارا جائے تو خاک ہو جائے اور ٹھوکر سے اس کو مارتے رہیں گے۔ یہ سانپ اور بچھو اسے عذاب پہنچاتے رہیں گے یہ اعمال اپنے مناسب شکل پر متمثل ہو کر کبھی بیٹھا بھیڑیا اور شکل کے ہو کر اس کو ایذا پہنچائیں گے اور نیکوں کے اعمال حسنہ مقبول و محبوب صورت میں متمثل ہو کر انس دیں گے۔

عقیدہ: عذاب قبر حق ہے اور یہ نبی معہم قبر حق ہے اور دونوں جسم و روح دونوں پر ہیں۔ جیسا کہ اوپر گزرا جسم اگر چہ گل جائے "بل جائے" خاک ہو جائے "مگر اس کے اجزائے اصلیہ قیامت تک باقی رہیں گے۔ وہ مورد عذاب و ثواب ہوں گے اور انہیں پر روز قیامت دوبارہ ترکیب جسم فرمائی جائے گی۔ وہ کچھ ایسے باریک اجزا ہیں ریڑھ کی ہڈی ہیں جس کو جب الذنب کہتے ہیں کہ نہ کسی خوردبین سے نظر آسکتے ہیں نہ آگ انہیں جلا سکتی ہے نہ زمین انہیں گلا سکتی ہے یہ وہی جسم جسم میں قیامت روحوں کا اعادہ اسی جسم میں ہوگا نہ جسم دیگر میں۔ بالائی زائد اجزا کا گھٹنا بڑھنا جسم کو انہیں بدلتا جیسے بچہ کتنا چھوٹا پیدا ہوتا ہے۔ پھر کتنا بڑا ہو جاتا ہے قوی نیکل جوان بیماری میں گھل کر کتنا حقیر رہ جاتا ہے پھر بنیا گوشت پوست آکر مثل سابق ہو جاتا ہے۔ بیان تبدیلیوں سے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ شخص بدل گیا۔ یونہی روز قیامت کا عود ہے وہی گوشت اور ہڈیاں کہ خاک یا راکھ ہو گئے ہوں ان کے ذرے کہیں بھی منتشر ہو گئے ہوں رب ﷻ انہیں جمع فرما کر اس پہلی حیات پر لا کر انہیں پہلے اجزائے اصلیہ پر کہ محفوظ ہیں ترکیب دے گا اور ہر روح کو اسی جسم سابق میں بھیج گا اس کا نام حشر ہے۔ عذاب و نعیم قبر کا انکار وہی کرے گا جو گمراہ ہے۔

عقیدہ: مردہ اگر قبر میں دفن نہ کیا جائے تو جہاں پڑا رہ گیا۔ یا پھینک دیا گیا۔ غرض کہیں ہو اس سے وہیں سوالات ہوں گے۔ اور وہی ثواب یا عذاب اسے پہنچے گا یہاں تک کہ اسے شیر کھا گیا تو شیر کے پیٹ میں سوال و عذاب جو کچھ ہو پہنچے گا۔

عقیدہ: انبیا علیہم السلام اور اولیائے کرام و علمائے دین و شہدا مانند قرآن کو قرآن مجید پر عمل کرتے ہوں اور وہ جو منصب محبت پر فائز ہیں اور وہ جسم جس نے کبھی اللہ ﷻ کی معصیت نہ کی اور وہ کہ اپنے اوقات درود شریف میں مستغرق رکھتے ہیں ان کے بدن کو مٹی نہیں کھا سکتی۔ جو شخص انبیائے کرام علیہم السلام کی شان میں یہ خبیث کلمہ کہے کہ مر کے مٹی میں مل گئے گمراہ بددین خبیث مرتکب توہین ہے۔

معاد و حشر کا بیان

پہلے زمین و آسمان اور جن و انس و ملک سب ایک دن فنا ہونے والے ہیں۔ صرف ایک اللہ ﷻ کے لئے یہ ہلاکی و بقا ہے۔ دنیا کے فنا ہونے سے پہلے چند نشانیاں ظاہر ہوں گی (1) تین خسف ہوں گے یعنی آدمی زمین میں دھنس جائیں گے ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں تیسرا جزیرہ عرب میں (2) علم اٹھ جائے گا یعنی علما اٹھا لئے جائیں گے یہ مطلب نہیں کہ علما تو باقی رہیں اور ان کے دلوں سے علم محو کر دیا جائے (3) جہل کی کثرت ہوگی۔ (4) زنا کی زیادتی ہوگی اور اس بے حیائی کے ساتھ زنا ہوگا جیسے گدھے کرتے ہیں کہ ماں بیٹی کا لحاظ پاس نہ ہوگا (5) مرد کم ہوں گے اور عورتیں زیادہ یہاں تک کہ ایک مرد کی سرپرستی میں پچاس عورتیں ہوں گی (6) امادہ اس بڑے دجال کے اور تین دجال

ہوں گے کہ وہ سب دعویٰ نبوت کریں گے حالانکہ نبوت ختم ہو چکی جن میں بعض گزر چکے جیسے مسیلمہ کذاب طلیحہ بن خویلد اسود عنسی سجاح عورت کہ بعد کو اسلام لے آئی غلام احمد قادیانی وغیرہم۔ اور جو باقی ہیں ضرور ہوں گے۔ (7) مال کی کثرت ہوگی نہر فرات اپنے خزانے محول دے گی کہ وہ سونے کے پہاڑ ہوں گے (8) فلک عرب میں بیٹھ اور باغ و نہریں جاری ہو جائیں گی (9) امن پر قائم رہنا تا بشور ہوگا جیسے سکھی میں انگارا یہاں تک کہ آدمی قبرستان میں جا کر تمنا کرے گا کہ کاش میں اس قبر میں ہوتا (10) عمر میں برکت نہ ہوگی یہاں تک کہ سال مہینے کے اور مہینہ ہفتہ کے اور ہفتہ مثل دن کے اور دن ایسا ہو جائے گا جیسے کسی چیز کو آگ لگی اور جلد بھڑک کر ختم ہو گئی۔ یعنی بہت جلد جلد وقت گزرے گا (11) زکوٰۃ دینا لوگوں پر گراں ہوگا کہ اس کو تاوان سمجھیں گے۔ (12) علم دین پڑھیں گے تکرو دین کے لئے نہیں۔ (13) مرد اپنی عورت کا مطیع ہوگا (14) ماں باپ کی نافرمانی کرے گا (15) اپنے احباب سے میل جول رکھے گا اور ماں باپ سے جدائی (16) مسجد میں لوگ چلائیں گے (17) گانے بجانے کی کثرت ہوگی (18) اگلوں پر لوگ لعنت کریں گے ان کو برا کہیں گے (19) درندے جانور آدمی سے کلام کریں گے گوڑے کی بھتی (لوگ) جوتے کا تسمہ کلام کرے گا۔ اس کے بازار جانے کے بعد جو کچھ گھر میں ہوا بتائے گا بلکہ خود انسان کی ران اسے خبر دے گی (20) ذلیل لوگ جن کو تن کا کپڑا پاؤں کی جوتیاں نصیب نہ تھیں بڑے بڑے محلوں میں فخر کریں گے (21) دجال کا ظاہر ہونا کہ چالیس دن میں حرمین طیبین کے سوا تمام روئے زمین کا گشت کرے گا چالیس دن میں پہلا دن سال بھر کے برابر ہوگا اور دوسرا دن مہینے بھر کے برابر اور تیسرا دن ہفتہ کے برابر اور باقی دن چوبیس چوبیس گھنٹے کے ہوں گے اور وہ بہت تیزی کے ساتھ سیر کرے گا جیسے بادل جس کو ہوا لے جاتی ہو۔ اس کا فتنہ بہت شدید ہوگا ایک باغ دوسرا ایک آگ اس کے ہمراہ ہوں گے جن کا نام جنت دوزخ رکھے گا۔

جہاں جائے گا یہ بھی جائیں گے مگر وہ جو دیکھنے میں جنت معلوم ہوگی وہ حقیقتاً آگ ہوگی اور جو جہنم دکھائی دے گا وہ آرام کی جگہ ہوگی اور وہ نہر ابی کا دعویٰ کرے گا جو اس پر ایمان لائے گا اسے اپنی جنت میں ڈالے گا اور جو انکار کرے گا اسے جہنم میں داخل کرے گا۔ مردے جلائے گا زمین کو حکم دے گا وہ سبزہ اگائے گی۔ آسمان سے پانی برسائے گا اور ان لوگوں کے جانور لیے چوڑے خوب تیار اور دودھ والے ہو جائیں گے اور ویرانے میں جائے گا تو وہاں کے دفینے شہد کی مکھیوں کی طرح دل کے دل اس کے ہمراہ ہو جائیں گے اسی قسم کے بہت سے شعبدے دکھائے گا اور حقیقت میں یہ سب جادو کے کرشمے ہوں گے۔ اور شیاطین کے تماشے جن کو واقعیت سے کچھ تعلق نہیں۔ اسی لئے اس کے وہاں سے جاتے ہی لوگوں کے پاس کچھ نہ رہے گا مگر مین شرطیں ہیں جب جانا چاہے گا ملائکہ اس کا منہ پھیر دیں گے البتہ مدینہ طیبہ میں تین زلزلے آئیں گے کہ وہاں جو لوگ بظاہر مسلمان بنے ہوں گے اور دل میں کافر ہوں گے یا مرد و جو منافق میں دجال پر ایمان لا کر کافر ہونے والے ہیں ان زلزلوں کے خوف سے شہر سے باہر بھاگیں گے اور اس کے فتنہ میں مبتلا ہوں گے۔ دجال کے ساتھ یہود کی فوجیں ہوں گی اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا "ک اف ر" یعنی "کافر" جس کو ہر مسلمان پڑھے گا اور کافر کو نظر نہ آئے گا۔ جب وہ ساری دنیا میں پھر پھرا کر ملک شام کو جائے گا اس وقت حضرت مسیح علیہ السلام آسمان سے جامع مسجد دمشق کے شرقی مینارہ پر نزول فرمائیں گے۔ صبح کا وقت ہوگا نماز فجر کے لئے اقامت ہو چکی ہوگی۔ حضرت امام مہدی کو کہ اس جماعت میں موجود ہوں گے امامت کا حکم دیں گے۔ حضرت امام مہدی صبح کی نماز پڑھائیں گے وہ عین دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سانس کی خوشبو سے پگھلنا شروع ہوگا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے اور ان کے سانس کی خوشبو حد نظر تک پہنچے گی۔ وہ بھاگے گا یہ تعاقب فرمائیں گے اور اس کے پیٹ میں نیزہ ماریں گے اس سے وہ جہنم واصل ہوگا (22) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول فرمانا اس کی مختصر کیفیت اوپر مرقوم ہو چکی۔ آپ کے زمانہ میں مال کی کثرت ہوگی یہاں تک کہ اگر کوئی شخص دوسرے کا مال دے گا تو وہ قبول نہ کرے گا۔ نیز اس زمانہ میں عداوت و بغض و حسد آپس میں بالکل نہ ہوگا اور عیسیٰ علیہ السلام صلیب توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے۔ تمام اہل کتاب جو قتل سے بچیں گے سب ان پر ایمان لائیں گے۔ تمام جہان میں ایک دین اسلام ہوگا اور مذہب ایک مذہب اہل سنت۔ بچے سانپ سے کھیلیں گے اور شیر اور بکری ایک ساتھ چریں گے۔ چالیس برس

تک اقامت فرمائیں گے۔ نکاح کریں گے، اولاد بھی ہوگی بعد وفات روضۂ انور میں دفن ہوں گے (24) حضرت امام مہدی کا ظاہر ہونا اس کا اجمالی واقعہ یہ ہے کہ دنیا میں جب سب جگہ کفر کا تسلط ہوگا، اس وقت تمام ابدال بلکہ تمام اولیا، سب جگہ سے سمٹ کر حرمین شریفین کو ہجرت کر جائیں گے۔ صرف وہیں اسلام ہوگا اور ساری زمین کفرستان ہو جائے گی۔ رمضان شریف کا مہینہ ہوگا۔ ابدال طواف کعبہ میں مصروف ہوں گے اور حضرت امام مہدی بھی وہاں ہوں گے۔ اولیا، انہیں پہچانیں گے ان سے درخواست بیعت کریں گے وہ انکار کریں گے وفعتاً غیب سے ایک آواز آئے گی هٰذَا خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْهُ یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی بات سنو اور اس کا حکم مانو۔ تمام لوگ ان کے دست مبارک پر بیعت کریں گے۔ وہاں سے سب کو اپنے ہمراہ لے کر ملک شام کو تشریف لے جائیں گے۔ بعد قتل دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکم الٰہی ہوگا مسلمانوں کو کوہ طور پر لے جاؤ اس لئے کہ کچھ ایسے لوگ ظاہر کئے جائیں گے جن سے لڑنے کی کسی کو طاقت نہیں (24) یاجوج ماجوج کا خروج۔ مسلمانوں کے کوہ طور پر جانے کے بعد یاجوج وماجوج ظاہر ہوں گے۔ یہاس قدر کثیر ہوں گے کہ ان کی پہلی جماعت بحیرہ طبریہ پر (جس کا طول بارہ میل ہوگا) جب گزرے گی اس کا پانی پی کر اسی طرح سکھا دے گی کہ دوسری جماعت ان کے بعد والی جب آئے گی تو کہے گی کہ یہاں کبھی پانی تھا؟ پھر دنیا میں فساد وقتل وغارت سے، جب فرصت پائیں گے تو کہیں گے کہ زمین والوں کو تو قتل کر لیا آؤ اب آسمان والوں کو قتل کریں۔ یہ کہہ کر اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے۔ خدا کی قدرت کہ ان کے تیر اوپر سے خون آلود گریں گے۔ یہ اپنی انہی حرکتوں میں مشغول ہوں گے اور وہاں پیارے پر حضرت عیسیٰ مع اپنے ساتھیوں کے محصور ہوں گے یہاں تک کہ ان کے نزدیک گائے کے سر کی وہ قیمت ہوگی جو آج تمہارے نزدیک سو اشرفیوں کی نہیں۔ اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام مع اپنے ہمراہیوں کے دعا فرمائیں گے۔ اللہ عزوجل ان کی گردنوں میں ایک قسم کے کیڑے پیدا کرے گا کہ ایک دم میں وہ سب کے سب مر جائیں گے۔ ان کے مرنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیارے اتریں گے، دیکھیں گے کہ تمام زمین ان کی لاشوں اور بدبو سے بھری پڑی ہے۔ ایک بالشت بھی زمین خالی نہیں۔ اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام مع اپنے ہمراہیوں کے پھر دعا کریں گے اللہ عزوجل ایک قسم کے پرند بھیجے گا کہ وہ ان کی لاشوں کو جہاں اللہ عزوجل چاہے گا پھینک آئیں گے اور ان کے تیر وکمان ترکش کو مسلمان سات برس تک جلائیں گے۔ پھر اس کے بعد بارش ہوگی کہ زمین کو سوار کر چھوڑے گی اور زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھلوں کو اگاؤ اور اپنی برکتیں کھول دے اور آسمان کو حکم ہوگا کہ اپنی برکتیں نازل دے تو یہ حالت ہوگی کہ ایک انار کو ایک جماعت کھائے گی اور وہ چھلکے کے سایہ میں دس آدمی بیٹھیں گے۔ اور دودھ میں یہ برکت ہوگی کہ ایک اونٹنی کا دودھ جماعت کثیر کو کافی ہوا اور ایک گائے کا دودھ قبیلہ بھر کو اور ایک بکری کا خاندان بھر کو کفایت کرے گا (25) جنہوں ظاہر ہوگا جس سے زمین سے آسمان تک اندھیرا ہو جائے گا (26) دابۃ الارض کا نکلنا۔ یہ ایک جانور ہے اس کے ہاتھ میں عصائے موسیٰ علیہ السلام اور انگشتری سلیمان علیہ السلام ہوگی۔ عصائے ہر مسلمان کی پیشانی پر ایک نشان نورانی بنائے اور انگشتری سے ہر کافر کی پیشانی پر ایک سخت سیاہ دھبا۔ اس وقت تمام مسلم وکافر علانیہ ظاہر ہوں گے۔ یہ علامت بھی نہ بدلے گی۔ جو کافر ہے ہرگز ایمان نہ لائے گا اور جو مسلمان ہے ہمیشہ ایمان پر قائم رہے گا۔ (27) آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا۔ اس نشانی کے ظاہر ہوتے ہی توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ اس وقت کا اسلام معتبر نہیں (28) وفات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے ایک زمانہ کے بعد جب قیامت کو صرف چالیس برس رہ جائیں گے تو ایک خوشبودار ٹھنڈی ہوا چلے گی جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے سے گزرے گی۔ جس کا اثر یہ ہوگا کہ مسلمان کی روح قبض ہو جائے گی اور کافر ہی کافر رہ جائیں گے اور انہیں پر قیامت قائم ہوگی۔ یہ چند نشانیاں بیان کی گئیں ان میں بعض واقع ہو چکیں اور کچھ باقی ہیں۔ جب نشانیاں پوری ہو لیں گی اور مسلمانوں کی بغلوں کے نیچے سے وہ خوشبودار ہوا گزر لے گی جس سے تمام مسلمانوں کی وفات ہو جائے گی اس کے بعد پھر چالیس برس کا زمانہ ایسا گزرے گا کہ اس میں کسی کے اولاد نہ ہوگی۔ یعنی چالیس برس سے کم عمر کا کوئی نہ رہے گا اور دنیا میں کافر ہی کافر ہوں گے۔ اللہ کہنے والا کوئی نہ ہوگا۔ کوئی اپنی دیوار یا گھاٹ (گھاٹ کرتا) ہوگا کوئی کھانا کھاتا ہوگا غرض لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوں گے کہ دفعتاً حضرت اسرافیل علیہ السلام کو صور پھونکنے کا حکم ہوگا۔ شروع عشرۂ شوال میں اس کی آواز بہت باریک ہوگی اور رتبہ

رفتہ بہت بلند ہو جائے گی۔ لوگ کان لگا کر اس کی آواز سنیں گے اور بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے اور مر جائیں گے۔ آسمان، زمین، پہاڑ، یہاں تک کہ صور اور اسرافیل علیہ السلام اور تمام ملائکہ فنا ہو جائیں گے اس وقت سوائے واحد حقیقی کے کوئی نہ ہوگا۔ وہ فرمائے گا لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ (پ۲۴ المومن ۱۶) صرف اللہ عزوجل واحد قہار کی سلطنت ہے پھر جب اللہ عزوجل چاہے گا اسرافیل علیہ السلام کو زندہ فرمائے گا اور صور کو پھر زندہ کر کے دوبارہ پھونکنے کا حکم دے گا۔ صور پھونکتے ہی تمام اولین و آخرین ملائکہ و انس و جن و حیوانات موجود ہو جائیں گے۔ سب سے پہلے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم قبر مبارک سے یوں برآمد ہوں گے۔ کہ دائیں ہاتھ میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ بائیں ہاتھ میں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا ہاتھ۔ پھر کہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے مقابر میں جتنے مسلمان دفن ہیں سب کو اپنے ہمراہ لے کر میدان حشر میں تشریف لے جائیں گے۔

عقیدہ: قیامت یقینی قائم ہوگی اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

عقیدہ: حشر صرف روح کا نہیں بلکہ روح جسم دونوں کا ہے۔ جو کہے صرف روحیں اٹھیں گے جسم زندہ نہ ہوں گے وہ بھی کافر ہے۔

عقیدہ: دنیا میں جو روح جس جسم کے ساتھ متعلق تھی اس روح کا حشر اسی جسم میں ہوگا یہ نہیں کہ کوئی نیا جسم پیدا کر کے اس کے ساتھ روح متعلق کر دی جائے۔

عقیدہ: جسم کے اجزا مگر پھر مرنے کے بعد متفرق ہو گئے اور مختلف جانوروں کی غذا ہو گئے ہوں مگر اللہ عزوجل ان سب اجزا کو جمع فرما کر قیامت کے دن اٹھائے گا۔ قیامت کے دن لوگ اپنی اپنی قبروں سے ننگے بدن ننگے پاؤں ناختنہ شدہ اٹھیں گے۔ کوئی پیدل کوئی سوار اور ان میں بعض تنہا سوار ہوں گے اور کسی سواری پر دو کسی پر تین کسی پر چار کسی پر دس ہوں گے کافر مرنے کے فوراً چلتا ہوا میدان حشر کو جائے گا۔ کسی کو فرشتے گھسیٹ کر لے جائیں گے کسی کو آگ جمع کر کے لائی۔ یہ میدان حشر ملک شام کی زمین پر قائم ہوگا۔ زمین ایسی ہموار ہوگی کہ اس کنارہ پر پانی کا دانہ گر جائے تو دوسرے کنارے سے دکھائی دے۔ اس دن زمین نانے کی ہوگی اور آفتاب ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا۔

راوی حدیث نے فرمایا: معلوم نہیں میل سے مراد سرمہ کی سلائی ہے یا میل مسافت۔ اگر میل مسافت بھی ہو تو کیا بعید فاصلہ ہے کہ اب چار ہزار برس کی راہ کے فاصلہ پر ہے اور اس طرف آفتاب کی پیٹھ ہے پھر بھی جب سر کے مقابل آ جاتا ہے مگر سے باہر نکلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ اس وقت کہ ایک میل کے فاصلہ پر ہوگا اور اس کا منہ اس طرف کو ہوگا تپش اور گرمی کا کیا پوچھنا۔ اور اب مٹی کی زمین ہے مگر مرمیں کی وجہ سے زمین پر پاؤں نہیں رکھا جاتا اس وقت جبکہ نانے کی ہوئی اور آفتاب کا اتنا قرب ہوگا اس کی تپش کون بیان کر سکے اللہ عزوجل پناہ میں رکھے۔ جیسے کھولتے ہوں گے اور اس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ ستر گز زمین میں جذب ہو جائے گا۔ پھر جو پسینہ زمین نہ پی سکے گی وہ اوپر چڑھے گا کسی کے ٹخنوں تک ہوگا کسی کے گھٹنوں تک کسی کے کمر کسی کے سینہ کسی کے گلے تک اور کافر کے تو منہ تک چڑھ کر حشل لگام کے جگر جائے گا جس میں وہ ڈبکیاں کھائے گا۔ اس گرمی کی حالت میں پیاس کی جو کیفیت ہوگی محتاج بیان نہیں۔ زبانیں سوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی۔ بعضوں کی زبانیں منہ سے باہر نکل آئیں گی۔ دل ہل کر گلے کو آ جائیں گے۔

ہر جنگل بقدر گناہ تکلیف میں مبتلا کیا جائے گا۔ جس نے چاندی سونے کی زکوٰۃ نہ دی ہوگی اس مال کو خوب گرم کر کے اس کی کروٹ اور پیشانی اور پیٹ پر داغ کریں گے۔ جس نے جانوروں کی زکوٰۃ نہ دی ہوگی اس کے جانور قیامت کے دن خوب تیار ہو کر آئیں گے اور اس شخص کو وہاں لٹائیں گے اور وہ جانور اپنے سینگوں سے مارتے اور پاؤں سے روندتے اس پر گزریں گے۔ جب سب اسی طرح گزر جائیں گے پھر ادھر سے واپس آ کر پہلی اس پر گزریں گے اسی طرح کرتے رہیں گے یہاں تک کہ لوگوں کا حساب ختم ہو لے۔ القصہ پھر باوجود ان مصیبتوں کے کوئی کسی کا پرسان حال نہ ہوگا۔ بھائی سے بھائی بھاگے گا ماں باپ اولاد سے پیچھا چھڑائیں گے بیوی پتی سے الگ جان چھڑائیں گے ہر ایک اپنی اپنی مصیبت میں گرفتار کون کس کا مددگار ہوگا۔ حضرت آدم علیہ السلام کو حکم ہوگا "اے آدم! دوزخیوں کی جماعت الگ کر"۔ عرض کریں گے کتنے میں سے

کتنے؟ ارشاد ہوگا "ہر ہزار سے نو سو ننانوے" یہ وقت ہوگا کہ بچے مارے غم کے بوڑھے ہو جائیں گے۔ حمل والی کا حمل ساقط ہو جائے گا۔ لوگ ایسے دکھائی دیں گے کہ نشہ میں ہیں حالانکہ نشہ میں نہ ہوں گے لیکن اللہ ﷻ کا عذاب بہت سخت ہے۔ غرض کس کس مصیبت کا بیان کیا جائے۔ ایک ہو تو ہو ہوں سو ہوں ہزار ہوں تو کوئی بیان بھی کرے۔ ہزار ہا مصائب اور وہ بھی ایسے شدید کہ الامان الامان اور یہ سب تکلیفیں دو چار دن دو چار ماہ کی نہیں بلکہ قیامت کا دن کہ پچاس ہزار برس کا ایک دن ہوگا قریب آدھے کے گزر چکا ہے اور ابھی تک دل محشر ہی کی حالت میں ہیں۔ اب آپس میں مشورہ کریں گے کوئی اپنا سفارشی ڈھونڈنا چاہیے کہ ہم کو ان مصیبتوں سے رہائی دلائے ابھی تک تو یہی نہیں پتہ چلتا ہے کہ آخر کار کیا ہوگا ہے یہ بات مشورے سے قرار پائے گی کہ حضرت آدم ﷺ ہم سب کے باپ ہیں۔ اللہ ﷻ نے ان کو اپنے دست قدرت سے بنایا اور جنت میں رہنے کو جگہ دی اور مرتبہ نبوت سے سرفراز فرمایا۔ ان کی خدمت میں حاضر ہونا چاہیے وہ ہم کو اس مصیبت سے نجات دلائیں گے۔ غرض فقاں وچیخاں کس کس مشکل سے ان کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے آدم ﷺ! آپ ابوالبشر ہیں۔ اللہ ﷻ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے بنایا اور اپنی چنی ہوئی روح آپ میں ڈالی اور ملائکہ سے آپ کو سجدہ کرایا اور جنت میں آپ کو رکھا تمام چیزوں کے نام آپ کو سکھائے آپ کو صفی اللہ کہا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں؟ آپ ہماری شفاعت کیجئے کہ اللہ ﷻ ہمیں اس سے نجات دے۔ فرمائیں گے میرا یہ مرتبہ نہیں۔ مجھے آج اپنی جان کی فکر ہے۔ آج رب ﷻ نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ پہلے کبھی ایسا غضب فرمایا نہ آئندہ فرمائے۔ تم کسی اور کے پاس جاؤ۔

لوگ عرض کریں گے۔ آدم کے پاس ہم جائیں؟ فرمائیں گے نوح ﷺ کے پاس جاؤ کہ وہ پہلے رسول ہیں کہ زمین پر ہدایت کے لئے بھیجے گئے۔ لوگ اسی حالت میں حضرت نوح ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور ان کے فضائل بیان کر کے عرض کریں گے کہ آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے کہ وہ ہمارا فیصلہ کر دے یہاں سے بھی وہی جواب ملے گا کہ میں لائق نہیں مجھے اپنی پڑی ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ عرض کریں گے کہ آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں؟ فرمائیں گے تم ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ کہ ان کو اللہ ﷻ نے مرتبہ خلت سے ممتاز فرمایا ہے۔ لوگ یہاں حاضر ہوں گے وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اس کے قابل نہیں۔ مجھے اپنا اندیشہ ہے۔ مختصر یہ کہ وہ حضرت موسیٰ ﷺ کی خدمت میں بھیجیں گے۔ وہاں سے بھی وہی جواب ملے گا۔ پھر موسیٰ ﷺ حضرت عیسیٰ ﷺ کے پاس بھیجیں گے وہ بھی یہی فرمائیں گے۔ کہ میرے کرنے کا یہ کام نہیں۔ آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا کبھی فرمایا نہ فرمائے۔ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ لوگ عرض کریں گے آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں؟ فرمائیں گے تم ان کے حضور حاضر ہو جن کے ہاتھ پر فتح رکھی گئی۔ جو آج بے خوف ہیں اور وہ تمام اولاد آدم کے سردار ہیں۔ تم محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو وہ شفاعت فرمائیں گے۔ انہیں کے حضور حاضر ہو کر وہ یہاں تشریف فرما ہیں۔ اب لوگ پھرتے پھراتے ٹھوکریں کھاتے روتے چلاتے ذبانی دیتے حاضر بارگاہ بے کس پناہ ہو کر عرض کریں گے اے اللہ ﷻ کے نبی ﷺ حضور کے ہاتھ پر اللہ ﷻ نے فتح باب رکھا ہے۔

آج حضور ﷺ مضطر ہیں۔ ان کے علاوہ اور بہت سے فضائل بیان کر کے عرض کریں گے حضور ﷺ ملاحظہ فرمائیں کہ ہم کس مصیبت میں ہیں اور کس حالت کو پہنچے۔ حضور ﷺ بارگاہ خداوندی میں ہماری شفاعت فرمائیں اور ہم کو اس آفت سے نجات دلوائیں۔ جواب میں ارشاد فرمائیں گے اَنَا لَهَا اَنَا لَهَا میں اس کام کے لئے ہوں اَنَا صَاحِبُهَا میں ہی وہ ہوں جسے تم تمام جگہ ڈھونڈ آئے۔ یہ فرما کر بارگاہ عزت میں حاضر ہوں گے اور سجدہ کریں گے۔ ارشاد ہوگا یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَکَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو جو کچھ مانگو گے ملے گا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت مقبول ہے۔ دوسری روایت میں ہے وَقُلْ تُسَلَّمْ فرما تمہاری اطاعت کی جائے گی۔ پھر تو شفاعت کا سلسلہ شروع ہو جائے گا یہاں تک کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ سے کم بھی ایمان ہوگا اس کے لئے بھی شفاعت فرما کر اسے جہنم سے نکالیں گے یہاں تک کہ جو سچے دل سے مسلمان ہو اگر چہ اس کے پاس کوئی نیک عمل نہیں ہے اسے بھی دوزخ سے

نکالیں گے۔ اب تمام انبیا اپنی اپنی امت کی شفاعت فرمائیں گے اولیائے کرام شہدا علما حفاظ حجاج بلکہ ہر وہ شخص جس کو کوئی منصب دینی عنایت ہو اپنے اپنے متعلقین کی شفاعت کرے گا۔ نابالغ بچے جو مر گئے ہیں اپنے ماں باپ کی شفاعت کریں گے۔ یہاں تک کہ علما کے پاس کچھ لوگ آ کر عرض کریں گے ہم نے آپ کے وضو کے لئے فلاں وقت میں پانی بھر دیا تھا کوئی کہے گا کہ میں نے آپ کو تنکے کے لئے ڈھیلا دیا تھا علما ان تک کی شفاعت کریں گے۔

عقیدہ: حساب حق ہے اعمال کا حساب ہونے والا۔

عقیدہ: حساب کا منکر کافر ہے۔ کسی سے تو اس طرح حساب لیا جائے گا کہ فلاں سے پوچھا جائے گا تو نے یہ کیا اور یہ کیا۔ عرض کرے گا ہاں اے رب یہاں تک کہ تمام گناہوں کا اقرار کر لے گا۔ اب یہ اپنے دل میں سمجھے گا کہ اب گئے فرمائے گا کہ ہم نے دنیا میں تیرے عیب چھپائے اور اب بخشتے ہیں۔ اور کسی سے سختی کے ساتھ ایک ایک بات کی بازپرس ہوگی جس سے یوں سوال ہو وہ ہلاک ہوا۔ کسی سے فرمائے گا اے فلاں! کیا میں نے تجھے عزت نہ دی تجھے سردار نہ بنایا اور تیرے لئے گھوڑے اور اونٹ و غیرہ کو مسخر نہ کیا ان کے علاوہ اور نعمتیں یاد دلائے گا۔ عرض کرے گا ہاں تو نے سب کچھ دیا تھا۔ پھر فرمائے گا تو کیا تیرا خیال تھا کہ مجھ سے ملنا ہے عرض کرے گا نہیں۔ فرمائے گا تو جیسے تو نے ہمیں یاد نہ کیا ہم بھی تجھے عذاب میں چھوڑتے ہیں۔

بعض کافر ایسے بھی ہوں گے کہ جب نعمتیں یاد دلا کر فرمائے گا کہ تو نے کیا کیا۔ عرض کرے گا تجھ پر اور تیری کتابوں اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا نماز پڑھی روزے رکھے صدقہ دیا اور ان کے علاوہ جہاں تک ہو سکے گا نیک کاموں کا ذکر کر جائے گا۔ ارشاد ہوگا تو اچھا تو ظہیر یا تجھ پر گواہ پیش کئے جائیں گے۔ یہ اپنے جی میں سوچے گا مجھ پر کون گواہی دے گا اس وقت اس کے منہ پر مہر کر دی جائے گی۔ اور اعضا کو حکم ہوگا بول پڑو اس وقت اس کی ران اور ہاتھ پاؤں گوشت پوست ہڈیاں سب گواہی دیں گے کہ یہ تو ایسا تھا ایسا تھا وہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت سے ستر ہزار بے حساب جنت میں داخل ہوں گے اور ان کے مثل میں ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار اور رب ﷻ ان کے ساتھ تین حثاتیں اور دے گا علم نہیں ہر جماعت میں کتنے ہوں گے اس کا شمار وہی جانے۔ تجھ پڑھنے والے یا حساب جنت میں جائیں گے۔ اس امت میں وہ شخص بھی ہوگا جس کے ناموں دفتر گناہوں کے ہوں گے اور ہر دفتر اتنا ہوگا جہاں تک نگاہ پہنچے وہ سب کھو لے جائیں گے۔ رب ﷻ فرمائے گا ان میں سے کسی امر کا تجھے انکار تو نہیں ہے؟ میرے فرشتوں کراماً کاتبین نے تجھ پر ظلم تو نہیں کیا؟ عرض کرے گا نہیں اے رب۔ پھر فرمائے گا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ عرض کرے گا نہیں اے رب فرمائے گا ہاں تیری ایک نیکی ہمارے حضور میں ہے اور تجھ پر آج ظلم نہ ہوگا۔ اس وقت ایک پرچہ جس میں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ہوگا نکالا جائے گا اور حکم ہوگا جاؤ۔ عرض کرے گا رب یہ پرچہ ان دفتروں کے سامنے کیا ہے؟ فرمائے گا تجھ پر ظلم نہ ہوگا۔ پھر ایک پلے پر یہ سب دفتر رکھے جائیں گے اور ایک میں وہ پرچہ رکھا جائے گا وہ پرچہ ان دفتروں سے بھاری ہو جائے گا۔ بالجملہ اس کی رحمت کی کوئی انتہا نہیں جس پر حکم فرمائے تھوڑی چیز بھی بہت کثیر ہے۔

عقیدہ: قیامت کے دن ہر شخص کو اس کا نامہ اعمال دیا جائے گا۔ نیکوں کے داہنے ہاتھ میں اور بدوں کے بائیں ہاتھ میں۔ کافر کا سینہ توڑ کر اس کا بایاں ہاتھ اس سے پیٹھ نکال کر پیٹ کے پیچھے دیا جائے گا۔

عقیدہ: حوض کوثر کہ نبی کریم ﷺ کو مرحمت ہوا حق ہے۔ اس حوض کی مسافت ایک مہینہ کی راہ ہے۔ اس کے کناروں پر موتی کے قبے ہیں چاروں گوشے برابر یعنی زاویے قائمہ ہیں۔ اس کی مٹی نہایت خوشبودار مشک کی ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ پاکیزہ اور اس پر برتن ستاروں سے بھی گنتی میں زیادہ۔ جو اس کا پانی پئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اس میں جنت سے دو پرنالے ہر وقت گرتے ہیں ایک سونے کا دوسرا چاندی کا۔

عقیدہ: میزان حق ہے اس پر لوگوں کے اعمال نیک وبد تولے جائیں گے نیکی کا پلہ بھاری ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اوپر اٹھے۔ دنیا کا سا معاملہ نہیں کہ جو بھاری ہوتا ہے نیچے کو جھکتا ہے۔

عقیدہ: حضور اقدس ﷺ کو اللہ ﷻ مقام محمود عطا فرمائے گا کہ تمام اولین وآخرین حضور ﷺ کی حمد وستائش کریں گے۔

عقیدہ: حضور اقدس ﷺ کو ایک جھنڈا مرحمت ہوگا جس کو لوا الحمد کہتے ہیں۔ تمام مومنین حضرت آدم علیہ السلام سے آخر تک سب اسی کے نیچے ہوں گے۔

عقیدہ: صراط حق ہے یہ ایک پل ہے کہ پشت جہنم پر نصب کیا جائے گا۔ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا جنت میں جانے کا یہی راستہ ہے۔ سب سے پہلے نبی ﷺ گزر فرمائیں گے۔ پھر اور انبیاء و مرسلین۔ پھر یہ امت پھر اور امتیں گزریں گی اور حسب اختلاف اعمال پل صراط پر لوگ مختلف طرح سے گزریں گے۔ بعض تو بجلی کی تیزی کے ساتھ گزریں گے جیسے بجلی کا کوندا کہ ابھی چمکا اور ابھی غائب ہوگیا اور بعض تیز ہوا کی طرح کوئی ایسے جیسے پرند اڑتا ہے اور بعض جیسے گھوڑا دوڑتا ہے اور بعض جیسے آدمی دوڑتا ہے یہاں تک کہ بعض شخص سرین پر گھسٹتے ہوئے۔ اور کوئی چیونٹی کی چال جائے گا اور پل صراط کے دونوں جانب بڑے بڑے آنکڑے (لٹھ کی جانے کردہ چھڑیوں سے ہوں گے) لٹکے ہوں گے جس شخص کے بارے میں حکم ہوگا اسے پکڑ لیں گے۔ بعض تو زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے اور بعض کو جہنم میں گرا دیں گے اور یہ ہلاک ہوا۔ یہ تمام اہل محشر تو پل پر سے گزرنے میں مشغول ہوں گے اور گناہ گاروں کا شفیع پل کے کنارے کھڑا بے کمال گریہ وزاری اپنی امت عاصی کی نجات کی فکر میں اپنے رب سے دعا کر رہا ہے۔ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ الٰہی ان نافرمانوں کو بچا لے بچا لے۔ اور ایک ہی چمکا کیا۔ حضور اس دن تمام دن وہاں مع دورہ فرماتے رہیں گے کبھی میزان پر تشریف لے جائیں گے۔ وہاں جس کے حسنات میں کمی دیکھیں گے اس کی شفاعت فرما کر نجات دلوائیں گے۔ اور فوراً ہی دیکھو تو حوض کوثر پر جلوہ فرما پیاسوں کو سیراب فرما رہے ہیں اور وہاں سے پل پر رونق افروز ہوئے اور گرتوں کو بچایا غرض ہر جگہ نہیں کی دہائی ہر شخص انہیں کو پکارتا نہیں سے فریاد کرتا ہے اور ان کے سوا کس کو پکارے ہر ایک تو اپنی فکر میں ہے دوسروں کو کیا پوچھے صرف ایک نبی ہیں۔ جنہیں اپنی کچھ فکر نہیں تمام عالم کا بار ان کے ذمے

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَ سَلَّمَ (اَللّٰھُمَّ نَجِّنَا مِنْ اَھْوَالِ الْمَحْشَرِ بِجَاہِ ھٰذَا النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ اٰمِیْن)

یہ قیامت کا دن کہ حقیقۃً قیامت کا دن ہے جو پچاس ہزار برس کا دن ہوگا جس کے مصائب بے شمار ہوں گے۔ مولیٰ ﷻ کے جو خاص بندے ہیں۔ ان کے لئے اتنا بلکا کر دیا جائے گا کہ ظہر وعصر کے بیچ میں اتنا وقت صرف ہوا جتنا ایک وقت کی نماز فرض میں صرف ہوتا ہے بلکہ اس سے بھی کم۔ یہاں تک کہ بعضوں کے لئے تو پلک جھپکنے میں سارا دن طے ہو جائے گا وَمَآ اَمْرُ السَّاعَۃِ اِلَّا کَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ ھُوَ اَقْرَبُ (پ۱۴ النحل ۷۷) قیامت کا معاملہ نہیں نمر جیسے ایک پلک کا بلکہ اس سے بھی قریب (ترجمہ کنز الایمان) کہ سب سے اعظم واعلیٰ جو مسلمانوں کو اس روز نعمت ملے گی وہ اللہ ﷻ کا دیدار ہے کہ اس نعمت کے برابر کوئی نعمت نہیں۔ جسے ایک بار دیدار میسر ہوگا ہمیشہ ہمیشہ اس کے ذوق میں مستغرق رہے گا کبھی نہ بھولے گا۔ اور سب سے پہلے دیدار الٰہی حضور اقدس ﷺ کو ہوگا۔ یہاں تک تو حشر کے احوال واہوال مختصر بیان کئے گئے۔ ان تمام مرحلوں کے بعد اب اسے بھلی کے گھر میں جانا ہے۔ کسی کو آرام کا گھر ملے گا جس کی آسائش کی کوئی انتہا نہیں اس کو جنت کہتے ہیں۔ یا تکلیف کے گھر میں جانا پڑے جس کی تکلیف کی کوئی حد نہیں اسے جہنم کہتے ہیں۔

عقیدہ: جنت ودوزخ حق ہیں۔ ان کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

عقیدہ: جنت ودوزخ کو بنے ہوئے ہزار ہا سال ہوئے اور وہ اب موجود ہیں یہ نہیں کہ اس وقت تک تحقق نہ ہوئیں قیامت کے دن

بنائی جائیں گی۔

عقیدہ: قیامت و بعث و حشر و حساب و ثواب و عذاب و جنت و دوزخ سب کے وہی معنی ہیں جو مسلمانوں میں مشہور ہیں۔ جو شخص ان چیزوں کو توجیح کے طور پر ان کے معمولی معنی گھڑے (مثلاً ثواب سے حق اپنے حنا کے لیے کر خوش ہونا اور عذاب اپنے برے اعمال کو دیکھ کر غمگین ہونا یا حشر نشر دوروں کا ہونا) وہ حقیقتاً ان چیزوں کا منکر ہے اور ایسا شخص کافر ہے۔ اب جنت و دوزخ کی مختصر کیفیت بیان کی جاتی ہے۔

جنت کا بیان

جنت ایک مکان ہے کہ اللہ ﷻ نے ایمان والوں کے لئے بنایا ہے۔ اس میں وہ نعمتیں مہیا کی ہیں جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا نہ کسی آدمی کے دل پر ان کا خطرہ گزرا[1]۔ جو کوئی مثال اس کی تعریف میں دی جائے سمجھانے کے لئے ہے ورنہ دنیا کی اعلیٰ سے اعلیٰ شے کو جنت کی کسی چیز کے ساتھ کچھ مناسبت نہیں[2]۔ وہاں کی کوئی عورت اگر زمین کی طرف جھانکے تو زمین سے آسمان تک روشنی ہو جائے اور خوشبو سے بھر جائے اور چاند سورج کی روشنی جاتی رہے اور اس کا دوپٹہ دنیا و مافیہا سے بہتر۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اگر حور اپنی ہتھیلی زمین و آسمان کے درمیان ٹکا لے تو اس کے حسن کی وجہ سے خلائق فتنہ میں پڑ جائیں اور اگر اپنا دوپٹہ ظاہر کرے تو اس کی خوبصورتی کے آگے آفتاب ایسا ہو جائے جیسے آفتاب کے سامنے چراغ اور اگر جنت کی کوئی ماں بھر چیز دنیا میں ظاہر ہو تو تمام آسمان و زمین اس سے آراستہ ہو جائیں اور اگر جنتی کا نگین ظاہر ہو آفتاب کی روشنی مانند ہے جیسے آفتاب ستاروں کی روشنی مانند ہے۔ جنت کی ان چیزوں میں کوزار کھو تکمیل دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ جنت کتنی وسیع ہے اس کو اللہ ﷻ و رسول ﷺ ہی جانتے۔

اجمالی بیان یہ ہے کہ اس میں سو درجے ہیں۔ ہر دو درجوں میں وہ مسافت ہے جو آسمان و زمین کے درمیان ہے۔ رہا یہ کہ خود اس درجہ کی کیا مسافت ہے اس کے متعلق کوئی بھی روایت خیال میں نہیں۔ البتہ ایک حدیث ترمذی کی یہ ہے کہ اگر تمام عالم ایک درجہ میں جمع ہو تو سب کے لئے وسیع ہے۔ جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سوبرس تک تیز گھوڑے پر سوار چلتا رہے اور ختم نہ ہو۔ جنت کے دروازے اتنے وسیع ہوں گے کہ ایک بازو سے دوسرے تک تیز گھوڑے کی مسافت برس کی راہ ہوتی پھر بھی جانے والوں کی وہ کثرت ہوگی کہ موڈھے سے موڈھا چھلتا ہوگا۔ بھیڑ کی وجہ سے دروازہ چرچرانے لگے گا۔

اس میں قسم قسم کے جواہر کے محل ہیں، ایسے صاف و شفاف کہ اندر کا حصہ باہر سے اور باہر کا اندر سے دکھائی دے۔ جنت کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں اور مشک کے گارے سے بنی ہیں ایک اینٹ سونے کی، ایک چاندی کی، زمین زعفران کی، کنکریوں کی جگہ موتی اور یاقوت اور ایک روایت میں ہے کہ جنت عدن کی ایک اینٹ سفید موتی کی ہے ایک یاقوت سرخ کی ایک زبرجد سبز کی اور مشک کا گارا ہے اور گھاس کی جگہ زعفران ہے۔ موتی کی کنکریاں عنبر کی مٹی، جنت میں ایک ایک موتی کا خیمہ ہوگا جس کی بلندی ساٹھ میل۔ جنت میں چار دریا ہیں ایک پانی کا دوسرا دودھ کا تیسرا شہد کا چوتھا شراب کا۔ پھر ان سے نہریں نکل کر ہر ایک کے۔ کنان میں جاری ہیں وہاں کی نہریں زمین کھود کر نہیں بلکہ زمین کے اوپر اوپر رواں ہیں نہروں کے ایک کنارہ موتی کا دوسرا یاقوت کا اور نہروں کی زمین خالص مشک کی۔ وہاں کی شراب دنیا کی سی نہیں جس میں بدبو اور کڑواہٹ اور نشہ ہوتا ہے اور پینے والے بے عقل ہو جاتے ہیں آپے سے باہر ہو کر بیہودہ بکتے ہیں وہ پاک شراب ان سب باتوں سے

---

[1] یعنی۔ جو دیکھے سنے کو کرو تو آپ ہی جانیں گے تو جنتوں نے حالت حیات دنیوی میں مشاہدہ فرمایا وہ اس کے حکم سے منتفی۔ سرے سے یہ حکم نہیں مثال ہی نہیں بلکہ الخصوص ما ھب العراق ﷺ

[2] کہ یہ سنفر جسے اعلیٰ ہے جو دنیا میں ظہور حضور انور ﷺ کو کبھی گزرا ہوگا تو کہہ دیا کہ جنت بھی ایسی فضل۔ مگر یہ دنیا کی چیز ہے نہیں۔

پاک وغیرہ ہے۔ جنتیوں کو جنت میں ہر قسم کے لذیذ سے لذیذ کھانے ملیں گے جو چاہے گے فوراً ان کے سامنے موجود ہوگا۔ اگر کسی پرندہ کو دیکھ کر اس کے گوشت کھانے کو جی چاہو اسی وقت بھنا ہوا ان کے پاس آ جائے گا۔ اگر پانی وغیرہ کی خواہش ہو تو کوزے خود بخود منہ کے سامنے آ جائیں گے۔ ان میں ٹھیک اندازے کے موافق پانی، دودھ، شراب شہد ہوگا کہ ان کی خواہش سے ایک قطرہ کم نہ زیادہ بعد پینے کے خود بخود وہاں سے آئے تھے پہلے جائیں گے وہاں نجاست گندگی پاخانہ پیشاب تھوک ریزہ کان کا میل بدن کا میل اصلاً نہ ہوں گے۔ ایک خوشبودار فرحت بخش ڈکار آئے گی۔ خوشبودار فرحت بخش پسینہ نکلے گا سب کھانا ہضم ہو جائے گا اور ڈکار اور پسینے سے مشک کی خوشبو نکلے گی۔ ہر شخص کو سو آدمیوں کے کھانے پینے، جماع کی طاقت دی جائے گی۔

ہر وقت زبان سے تسبیح و تکبیر بہ قصد اور بلا قصد مثل سانس کے جاری ہوگی۔ کم سے کم ہر شخص کے سرہانے دس ہزار خادم کھڑے ہوں گے۔ خادموں میں ہر ایک کے ایک ہاتھ میں چاندی کا پیالہ ہوگا اور دوسرے ہاتھ میں سونے کا اور ہر پیالے میں نئے نئے رنگ کی نعمت ہوگی۔ جتنا کھایا جائے لذت میں کمی نہ ہوگی۔ بلکہ زیادتی ہوگی۔ ہر نوالے میں ستر مزے ہوں گے ہر مزہ دوسرے سے ممتاز و جدا محسوس ہوں گے ایک کا احساس دوسرے سے مانع نہ ہوگا۔ جنتیوں کے نہ بال پرانے پڑیں گے نہ ان کی جوانی فنا ہوگی۔ پیشاب اگر وہ جنت میں جائے گا ان کے چہرے ایسے روشن ہوں گے جیسے چودھویں رات کا چاند اور دوسرا اگر وہ جیسے کوئی نہایت روشن ستارہ۔ جنتی سب ایک دل ہوں گے ان کے آپس میں کوئی اختلاف وبغض نہ ہوگا۔ ان میں ہر ایک کو حور عین میں سے کم دو بیویاں ایسی ملیں گی کہ ستر ستر جوڑے پہنے ہوں گی پھر بھی ان لباسوں اور گوشت کے باہر سے ان کی پنڈلیوں کا مغز دکھائی دے گا جیسے سفید شیشے میں شراب سرخ دکھائی دیتی ہے۔ اور یاس وجہ سے کہ اللہ ﷻ نے انہیں یاقوت سے تشبیہ دی اور یاقوت میں سوراخ کر کے اگر ڈورا ڈالا جائے تو ظاہر باہر سے دکھائی دے گا۔ آدمی اپنے چہرے کو اس کے رخسار میں آئینہ سے بھی زیادہ صاف دیکھے گا اور اس پر اوپنی درجے کی حیا ہوتی ہوگی وہ ایسا ہوگا کہ مشرق سے مغرب تک روشن کر دے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ مرد اپنا ہاتھ اس کے شانوں کے درمیان رکھے گا تو سیدھی طرف سے کپڑے اور جلد اور گوشت کے باہر سے دکھائی دے گا۔ اگر جنت کا کپڑا دنیا میں پہنا جائے تو جو دیکھے بے ہوش ہو جائے اور لوگوں کی نگاہیں اس کا تحمل نہ کر سکیں۔ مرد جب اس کے پاس جائے گا اسے ہر بار کنواری پائے گا مگر اس کی وجہ سے مرد و عورت کسی کو کوئی تکلیف نہ ہوگی اگر کوئی حور سمندر میں تھوک دے تو اس کے تھوک کی شیرینی کی وجہ سے سمندر شیریں ہو جائے۔

اور ایک روایت ہے کہ اگر جنت کی عورت سات سمندروں میں تھوک دے تو وہ شہد سے زیادہ شیریں ہو جائیں۔ جب کوئی بندہ جنت میں جائے گا تو اس کے سرہانے اور پائنتی میں دو حوریں نہایت اچھی آواز سے گائیں گی مگر ان کا گانا یہ ثنا خوانی مزامیر نہیں بلکہ اللہ ﷻ کی حمد و پاکی ہوگی۔ وہ ایسی خوش گلو ہوں گی کہ خلق نے ویسی آواز کبھی نہ سنی ہوگی اور یہ بھی گائیں گی کہ ہم ہمیشہ رہنے والیاں ہیں کبھی نہ مریں گی ہم چین والیاں ہیں کبھی تکلیف میں نہ پڑیں گے۔ ہم راضی ہیں ناراض نہ ہوں گے۔ مبارک ہو اس کے لئے جو ہمارا اور ہم اس کی ہوں۔ سر کے بال اور پلکوں اور بھوؤں کے سوا جنتی کے بدن پر کہیں بال نہ ہوں گی۔ سب بے بیشل ہوں گے۔ سرگیں آنکھیں تیس برس کی عمر کے معلوم ہوں گے کبھی اس سے زیادہ معلوم نہ ہوں گے۔ ادنیٰ جنتی کے لئے اسی ہزار خادم اور اسی (۸۰) حوریں ہوں گی اور ان کو ایسے تاج ملیں گے کہ اس میں کا ادنیٰ موتی مشرق و مغرب کے درمیان کو روشن کر دے اور اگر مسلمان اولاد کی خواہش کرے تو اس کا حمل اور وضع اور پوری عمر (یعنی تیس سال کی) خواہش کرتے ہی ایک ساعت میں ہو جائے گی۔

جنت میں نیند نہیں کہ نیند ایک قسم کی موت ہے اور جنت میں موت نہیں۔ جنتی جب جنت میں جائیں گے ہر ایک اپنے اعمال کی مقدار سے مرتبہ پائے گا اور اس کے فضل کی حد نہیں۔ پھر انہیں دنیا کی ایک ہفتہ کی مقدار کے بعد اجازت دی جائے گی کہ اپنے پروردگار ﷻ کی زیارت کر لے تب عرش الٰہی ظاہر ہوگا اور اللہ ﷻ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں تجلی فرمائے گا۔ اور ان جنتیوں کے لئے منبر بچھائے جائیں گے

نور کے منبر۔ موتی کے منبر۔ یاقوت کے منبر۔ زبرجد کے منبر۔ سونے کے منبر چاندی کے منبر اور ان میں کافوری مشک و کافور کے ٹیلے پر بیٹھے گا اور ان میں اونی کوئی نہیں اپنے مکان میں کرسی والوں کو کچھ اپنے سے بڑھ کر نہ سمجھیں گیں اور خدا کا دیدار ایسا صاف ہوگا جیسے آفتاب اور چودھویں رات کے چاند کو ہر ایک اپنی اپنی جگہ سے دیکھتا ہے کہ ایک کا دیکھنا دوسرے کے لئے مانع نہیں۔ اور اللہ ﷻ ہر ایک پر تجلی فرمائے گا ان میں سے کسی کو فرمائے گا اے فلاں بن فلاں! تجھے یاد ہے جس دن تو نے ایسا ایسا کیا تھا دنیا کے بعض معاصی یاد دلائے گا۔ بندہ عرض کرے گا۔ تو اے رب! کیا تو نے مجھے بخش نہ دیا۔ فرمائے گا ہاں میری مغفرت کی وسعت ہی کی وجہ سے تو اس مرتبہ کو پہنچا۔ وہ سب اسی حالت میں ہوں گے کہ ابر چھائے گا اور ان پر خوشبو برسائے گا کہ اس کی سی خوشبو ان لوگوں نے کبھی نہ پائی تھی اور اللہ ﷻ فرمائے گا کہ جاؤ اس کی طرف جو میں نے تمہارے لئے عزت تیار کر رکھی ہے جو چاہو لو۔ پھر لوگ ایک بازار میں جائیں گے جسے فلاں گچھے ہوئے ہیں۔ اس میں وہ چیزیں ہوں گی کہ ان کی مثل نہ آنکھوں نے دیکھی، نہ کانوں نے سنی، نہ قلب پر ان کا خطر گزرا۔ اس میں سے جو چاہیں گے ان کے ساتھ کر دی جائے گی اور خریدو فروخت نہ ہوگی اور جتنی اس بازار میں باہم ملیں گے جو دے مرتبے والا بڑے مرتبے والے کو دیکھے گا اس کا لباس پسند کرے گا ہنوز گفتگو تم بھی نہ ہوگی کہ خیال کرے گا کہ میرا لباس اس سے اچھا ہے اور یہ اس وجہ سے کہ جنت میں کسی کے لئے غم نہیں۔ پھر وہاں سے اپنے اپنے مکانوں کو واپس آئیں گے۔

ان کی بیبیاں استقبال کریں گی اور مبارک باد دے کر کہیں گی کہ آپ واپس ہوئے اور آپ کا جمال اس سے بہت زائد ہے کہ ہمارے پاس سے آپ گئے تھے۔ جواب دیں گے کہ پروردگار جبار کے حضور بیٹھنا ہمیں نصیب ہوا تو ہمیں ایسا ہی ہو جانا سزاوار تھا۔ جتنی باہم ملنا چاہیں گے تو ایک کا تخت دوسرے کے پاس چلا جائے گا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ان کے پاس نہایت اعلیٰ درجہ کی سواریاں اور گھوڑے لائیں جائیں گے اور ان پر سوار ہو کر جہاں چاہیں گے جائیں گے۔ سب سے کم درجہ کا جو ہوگا اس کے باغات اور بیبیاں اور نعیم وخدام اور تخت ہزار برس کی مسافت تک ہوں گے اور ان میں اللہ ﷻ کے نزدیک سب میں معزز وہ ہے جو اللہ ﷻ کے چہرہ کریم کے دیدار سے ہر صبح و شام مشرف ہوگا۔ جب جنتی جنت میں جائیں گے اللہ ﷻ ان سے فرمائے گا کچھ اور چاہتے ہو جو تم کو دوں؟ عرض کریں گے تو نے ہمارے منہ روشن کئے، جنت میں داخل کیا، جہنم سے نجات دی، اس وقت پردہ کہ تحقق پر تھا ہٹ جائے گا تو دیدار الٰہی سے بڑھ کر انہیں کوئی چیز پیاری ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا زِیَارَۃَ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ بِجَاہِ حَبِیْبِکَ الرَّؤُفِ الرَّحِیْمِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ اٰمِیْن

دوزخ کا بیان

یہ ایک مکان ہے کہ اس تبارہ و جبار کے جلال و قہر کا مظہر ہے۔ جس طرح اس کی رحمت و لطف کی امتحانیں کو انسانی خیالات و تصورات جہاں تک پہنچیں۔ وہ ایک گوشہ ہے اس کی بے شمار نعمتوں سے۔ اسی طرح اس کے غضب و قہر کی کوئی حد نہیں کہ ہر وہ تکلیف و اذیت کہ ادراک کی جائے ایک ادنیٰ حصہ ہے اس کے بے انتہا عذاب کا۔ قرآن مجید و احادیث میں جو اس کی سختیاں مذکور ہیں ان میں سے کچھ ابھی بیان کرتا ہوں کہ مسلمان دیکھیں اور اس سے پناہ مانگیں اور ان اعمال سے بچیں جن کی یہ جزا جہنم ہے۔ حدیث میں ہے کہ جو بندہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے جہنم کہتا ہے اے رب یہ تجھ سے پناہ مانگتا ہے تو اس کو پناہ دے۔ قرآن مجید میں کثرت ارشاد ہوا کہ جہنم سے بچو۔ دوزخ سے ڈرو۔ ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ ہم کو سکھانے کے لئے کثرت کے ساتھ اس سے پناہ مانگتے۔ جہنم کے شرارے (پھول) اونچے اونچے محلوں کے برابر اڑیں گے گویا زرد اونٹوں کی قطار کو جہنم آتے رہیں گے آدمی اور پتھر اس کا ایندھن ہے۔ یہ جو دنیا کی آگ ہے اس آگ کے ستر جزوں میں سے جز ہے۔

جس کو سب سے کم درجہ کا عذاب ہوگا اسے آگ کی جوتیاں پہنا دی جائیں گی جس سے اس کا دماغ ایسا کھولے لگا جیسا ہنڈیا کی پتیلی کھولتی ہے۔ وہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ عذاب اس پر ہو رہا ہے حالانکہ اس پر سب سے ہلکا ہے۔ سب سے ہلکے درجہ کا جس پر عذاب ہوگا اس سے اللہ

ﷺ پر بھیجے گا کہ اگر ساری زمین تیری ہو جائے تو کیا اس عذاب سے بچنے کے لئے تو سب فدیہ میں دے دے گا؟ عرض کرے گا ہاں۔ فرمائے گا کہ جب تو پشت آدم میں تھا تو ہم نے اس سے بہت آسان چیز کا حکم دیا تھا کہ کفر نہ کرنا مگر تو نے نہ مانا۔

جہنم کی آگ ہزار برس تک دھونکائی گئی یہاں تک کہ سرخ ہو گئی، پھر ہزار برس، اور یہاں تک کہ سفید ہو گئی، پھر ہزار برس اور یہاں تک کہ سیاہ ہو گئی تو اب وہ بڑی سیاہ بے حس میں روشنی کا نام نہیں۔ جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ سے قسم کھا کر عرض کی کہ اگر جہنم سے سوئی کے کی برابر کھول دیا جائے تو تمام زمین والے سب کے سب اس کی گرمی سے مر جائیں۔ اور قسم کھا کر کہا کہ اگر جہنم کا کوئی داروغہ دامنِ دنیا پر ظاہر ہو تو زمین کے رہنے والے نکل کے کی اس کی ہیبت سے مر جائیں۔ اور قسم بیان کیا کہ اگر جہنمیوں کی زنجیر کی ایک کڑی دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دی جائے تو کاپنے لگیں اور انہیں قرار نہ رہے یہاں تک کہ نیچے کی زمین تک دھنس جائیں۔ یہ دنیا کی آگ (جس کی گرمی اور تیزی سے کون واقف نہیں کہ بعض موسم میں تو اس کے قریب جانا شاق ہوتا ہے پھر بھی یہ آگ) ستر درجہ سے دبا کر رکھی ہے کہ اسے جہنم میں پھر نہ لے جائے ورنہ تعجب ہے انسان سے کہ جہنم میں جانے کے کام کرتا ہے اور اس آگ سے نہیں ڈرتا جس سے آگ بھی ڈرتی اور پناہ مانگتی ہے۔ دوزخ کی گہرائی کو نہ ماپا جائے کہ کتنی گہری ہے۔

حدیث میں ہے کہ اگر پتھر کی چٹان جہنم کے کنارے سے اس میں پھینکی جائے تو ستر برس میں بھی تہ تک نہ پہنچے گی۔ اور اگر انسان کے سر برابر سیسہ کا گولا آسمان سے زمین کو پھینکا جائے تو رات آنے سے پہلے زمین تک پہنچ جائے گا حالانکہ یہ پانسو برس کی راہ ہے۔ پھر اس میں مختلف طبقات و وادیاں اور کوئیں ہیں۔ بعض وادی ایسی ہیں کہ جہنم بھی ہر روز ستر مرتبہ پناہ مانگتا ہے۔

یہ تو اس مقام کی حالت ہے اگر اس میں اور کچھ عذاب نہ ہوتا تو یہی کیا کم تھا مگر کار کی سرزنش کے لئے اور طرح طرح کے عذاب مہیا کیے۔ لوہے کے ایسے بھاری گرزوں سے مارے جائیں گے کہ اگر کوئی گرز زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جن و انس جمع ہو کر اس کو اٹھا نہیں سکتے۔ تختی اوڑھائی گز دن برابر بچھو اور اللہ ﷻ جانے کس قدر بڑے سانپ کہ اگر ایک مرتبہ کاٹ لیں تو اس کی سوزش درد سے چالیس ہزار برس تک رہے۔ تیل کی جلی ہوئی چھٹ کی حلق سخت کھولتا پانی پینے کو دیا جائے گا کہ منہ کے قریب ہوتے ہی اس کی تیزی سے چہرے کی کھال گر جائے گی۔ سر پر گرم پانی بہایا جائے گا۔ جہنمیوں کے بدن سے جو پیپ بہے گی وہ پانی جائے گی۔ خازن دار تھوہڑ کھانے کو دیا جائے گا، وہ ایسا ہو گا کہ اگر اس کا ایک قطرہ دنیا میں آئے تو اس کی سوزش و بو تمام اہل دنیا کی معیشت برباد کر دے۔ اور وہ گلے میں جا کر پھندا ڈالے گا اس کے کنارے کے لئے پانی مانگیں گے ان کو وہ کھولتا پانی دیا جائے گا کہ منہ کے قریب آتے ہی منہ کی ساری کھال گل کر اس میں گر پڑے گی اور پیپ۔ میں جاتے ہی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اور وہ شور بے کی طرح یہ کر قدموں کی طرف نکلیں گی۔ پیاس اس بلا کی ہو گی کہ اس پانی پر ایسے گریں گے جیسے تونس کے مارے ہوئے اونٹ۔ پھر کفار جان سے عاجز آ کر پکاریں گے کہ مالک داروغہ جہنم کو پکاریں گے

اے مالک! (علیہ السلام) تیرا رب ہمارا قصہ تمام کر دے۔ مالک علیہ السلام ہزار برس تک جواب نہ دیں گے۔ ہزار برس کے بعد فرمائیں گے مجھ سے کیا کہتے ہو اس سے کہو جس کی نافرمانی کی ہے۔ ہزار برس تک رب العزت کو اس کی رحمت کے ناموں سے پکاریں گے وہ ہزار برس تک جواب نہ دے گا۔ اس کے بعد فرمائے گا۔ تو یہ فرمائے گا "دور ہو جاؤ جہنم میں پڑے رہو مجھ سے بات نہ کرو۔"

اس وقت کفار ہر قسم کی خیر سے ناامید ہو جائیں گے اور گدھے کی آواز کی طرح چلا کر روئیں گے۔ ابتداء آنسو نکلیں گے جب آنسو تھم ہو جائیں گے تو خون روئیں گے۔ روتے روتے گالوں میں خندقوں کی شکل گڑھے پڑ جائیں گے۔ رونے کا خون اور پیپ اس قدر بہے گا کہ اگر اس میں کشتیاں ڈال جائیں تو چلنے لگیں۔ جہنمیوں کی شکلیں ایسی کریہہ ہوں گی کہ اگر دنیا میں کوئی جنبھی اس صورت پر لایا جائے تو تمام لوگ اس کی بدصورتی اور بدبو کی وجہ سے مر جائیں۔ اور جہنم ان کا ایسا بسیرا کر دیا جائے گا کہ ایک سانڈنی سوار کے لئے تین دن کی راہ ہے۔ ایک ایک

ا ایک قسم کے وہ لوگ ہیں جو سب وقتوں سے بڑے ہوتے ہیں۔

داڑھا صد کے پیمائش بیان ہوئی۔ کمال کی موٹائی چالیس ذراع کی ہوگی۔ زبان ایک کوس دوکوس تک موٹھ سے باہر لٹکتی ہوگی کہ لوگ اس کو روندیں گے۔ بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی جیسے مکہ سے مدینہ تک اور وہ جہنم میں موٹھ سکوڑے ہوں گے کہ اوپر کا ہونٹ سمٹ کر بیچ سر کو پہنچ جائے گا اور نیچے کا لٹک کر ناف کو آئے گا۔

ان مضامین سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کفار کی شکل جہنم میں انسانی شکل نہ ہوگی کہ یہ شکل احسن التقویم ہے اور یہ اللہ ﷻ کو محبوب ہے کہ اس کے محبوب کی شکل سے مشابہ ہے بلکہ جہنمیوں کا وہ حلیہ ہے جو اوپر مذکور ہوا۔ پھر آخر میں کفار کے لئے یہ ہوگا کہ ان کے قد بڑھا کر آگ کے صندوق میں انہیں بند کردیں گے پھر اس میں آگ بھڑکائیں گے اور آگ کا قفل لگا دیا جائے گا پھر اسی طرح اس کو ایک اور صندوق میں رکھ کر اور آگ کا قفل لگا کر آگ میں ڈال دیا جائے گا تو اب ہر کافر یہ سمجھے گا کہ اس کے سوا اب کوئی آگ میں نہ ہوگا اور یہ عذاب بالا ئے عذاب ہے اور اب ہمیشہ اس کے لئے عذاب ہے۔ جب سب جنتی جنت میں داخل ہولیں گے اور جہنم میں صرف وہی رہ جائیں گے جن کو ہمیشہ کے لئے اس میں رہنا ہے اس وقت جنت و دوزخ کے درمیان موت کو مینڈھے کی طرح لا کر ذبح کریں گے پھر منادی جنت والوں کو پکارے گا، وہ ڈرتے ہوئے جھانکیں گے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہاں سے نکلنے کا حکم ہو پھر جہنمیوں کو پکارے گا وہ خوش ہوتے ہوئے جھانکیں گے کہ شاید اس مصیبت سے رہائی ہو جائے۔ پھر ان سب سے پوچھے گا کہ اے پہچانتے ہو؟ سب کہیں گے ہاں۔ یہ موت ہے وہ ذبح کردی جائے گی اور کہے گا اے اہل جنت! ہمیشگی ہے اب موت نہیں اور اے اہل نار! ہمیشگی ہے اب موت نہیں۔ اس وقت ان کے لئے خوشی پر خوشی ہے اور ان کے لئے غم پر غم بالا ئے غم نَسْـَٔلُ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

ایمان وکفر کا بیان

ایمان اسے کہتے ہیں کہ جی دل سے ان سب باتوں کی تصدیق کرے جو ضروریات دین ہیں اور کسی ایک ضروریات دینی کے انکار کو کفر کہتے ہیں۔ اگرچہ باقی تمام ضروریات کی تصدیق کرتا ہو۔ ضروریات دین وہ مسائل دین ہیں جن کو ہر خاص وعام جانتے ہوں۔ جیسا اللہ ﷻ کی وحدانیت، خدا کی نو بہ جنت و دوزخ و حشر و نشر وغیرہ۔ مثلاً یہ اعتقاد کہ حضور اقدس ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

عوام سے مراد وہ مسلمان ہیں جو طبقہ علماء میں نہ شمار کئے جاتے ہوں مگر علماء کی صحبت سے شرف یاب ہوں اور مسائل مذہبیہ سے ذوق رکھتے ہوں نہ وہ کہ کورہ باطن اور پہاڑوں کے رہنے والے ہوں جو کلمہ بھی صحیح نہیں پڑھ سکتے کہ ایسے لوگوں کا ضروریات دین سے ناواقف ہونا اس ضروری کو غیر ضروری نہ کردے گا۔ البتہ ان کے مسلمان ہونے کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ ضروریات دین کے منکر نہ ہوں۔ اور یہ اعتقاد رکھتے ہوں کہ اسلام میں جو کچھ ہے حق ہے ان سب پر اجمالاً ایمان لائے ہوں۔

عقیدہ: اصل ایمان صرف تصدیق کا نام ہے۔ اعمال بدن تو اصلاً جزو ایمان نہیں۔ رہا اقرار اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر تصدیق کے بعد اس کو اظہار کا موقع نہ ملا تو عنداللہ مومن ہے ہو اگر موقع ملا اور اس سے مطالبہ کیا گیا اور اقرار نہ کیا تو کافر ہے اور اگر مطالبہ نہ کیا گیا تو احکام دنیا میں کافر سمجھا جائے گا نہ اس کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں گے مگر عنداللہ مومن ہے۔ اگر کوئی امر خلاف اسلام ظاہر نہ کیا ہو۔

عقیدہ: مسلمان ہونے کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ زبان سے کسی ایسی چیز کا انکار نہ کرے۔ جو ضروریات دین سے ہے۔ اگرچہ باقی باتوں کا اقرار کرتا ہو۔ اگرچہ وہ یہ کہے کہ صرف زبان سے انکار ہے۔ دل میں انکار نہیں کو یا اگر ہر شرعی مسلمان کلمہ کفر صاف نہیں کہہ سکتا وہی شخص ایسی بات منہ پر لائے گا جس کے دل میں اتنی ہی وقعت ہے کہ جب چاہا انکار کر دیا اور ایسا ایمان تو ایسی تصدیق ہے جس کے خلاف کی اصلاً گنجائش نہیں۔

مسئلہ.....اگر معاذ اللہ کلمۂ کفر جاری کرنے پر کوئی شخص مجبور کیا گیا یعنی اسے مارڈالنے یا اس کا عضو کاٹ ڈالنے کی صحیح دھمکی دی گئی کہ یہ دھمکانے والے کو اس بات کے کرنے پر قادر سمجھے تو ایسی حالت میں اس کو رخصت دی گئی ہے مگر شرط یہ ہے دل میں وہی اطمینان ایمانی ہو جو پیشتر تھا مگر افضل جب بھی یہی ہے کہ قتل ہو جائے اور کلمہ کفر نہ کہے۔

مسئلہ.....عمل جوارح داخل ایمان نہیں البتہ بعض اعمال جو قطعاً منافی ایمان ہوں ان کے مرتکب کو کافر کہا جائے گا جیسے بت یا چاند سورج کو سجدہ کرنا اور قتل نبی یا نبی کی توہین یا مصحف شریف یا کعبہ معظمہ کی توہین اور کسی سنت کو بلاتاویل ثابت یقیناً کفر ہیں۔ یونہی بعض اعمال کفر کی علامت ہیں جیسے زنار باندھنا سر پر چوٹیاں رکھنا قشقہ لگانا ایسے اعمال کے مرتکب کو فقہائے کرام کافر کہتے ہیں تو جب ان اعمال سے کفر لازم رہتا ہے تو ان کے مرتکب کو از سرِ نو اسلام لانے اور اس کے بعد اپنی عورت سے تجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا۔

عقیدہ: جس چیز کی حلت نص قطعی سے ثابت ہو اس کو حرام کہنا اور جس کی حرمت یقینی ہو اسے حلال بتانا کفر ہے جب کہ یہ علم ضروریات دین سے ہو یا منکر اس حکم قطعی سے آگاہ ہو۔

مسئلہ.....اصول عقائد میں تقلید جائز نہیں بلکہ جو بات ہو یقین قطعی کے ساتھ ہو خواہ وہ یقین کسی طرح بھی حاصل ہو اس کے حصول میں بالخصوص علم استدلالی کی حاجت نہیں۔ ہاں بعض فروع عقائد میں تقلید ہو سکتی ہے۔ اسی بنا پر خود اہل سنت میں دو گروہ ہیں۔ ماتریدیہ۔ کہ امام علم الہدیٰ حضرت ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ کے متبع ہوئے اور اشاعرہ۔ کہ حضرت امام شیخ ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ کے تابع ہیں۔ یہ دونوں جماعتیں اہل سنت ہی کی ہیں اور دونوں حق پر ہیں۔ آپس میں صرف بعض فروع کا اختلاف ہے۔ جیسا کہ اختلاف حنفی شافعی کا سا ہے کہ دونوں اہل حق ہیں کوئی کسی کی تضلیل و تفسیق نہیں کر سکتا۔

مسئلہ.....ایمان قابل زیادتی و نقصان نہیں اس لئے کہ کمی بیشی اس میں ہوتی ہے جو مقدار یعنی لمبائی چوڑائی موٹائی یا گنتی رکھتا ہو اور ایمان تصدیق ہے اور تصدیق کیف یعنی ایک حالت نفسانیہ۔ بعض آیات میں ایمان کا زیادہ ہونا جو فرمایا ہے اس سے مراد مومن پر یہ صدق ہے یعنی جس پر ایمان لایا گیا اور جس کی تصدیق کی گئی کہ زمانۂ نزول قرآن میں اس کی کوئی حد معین نہ تھی بلکہ احکام نازل ہوتے رہے اور جو علم نازل ہوتا اس پر ایمان لازم ہوتا یہ کہ خود نفس ایمان بڑھ گھٹ جاتا ہو البتہ ایمان کامل شدت و ضعف ہے کہ یہ کیف کے عوارض سے ہیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ایمان اس امت کے تمام افراد کے مجموع ایمانوں پر غالب ہے۔

عقیدہ: ایمان و کفر میں واسطہ نہیں یعنی آدمی یا مسلمان ہو گا یا کافر۔ تیسری صورت کوئی نہیں کہ نہ مسلمان ہو نہ کافر۔[1]

مسئلہ.....نفاق کہ زبان سے دعویٰ اسلام کرنا اور دل میں اسلام سے انکار یہ بھی خالص کفر ہے بلکہ ایسے لوگوں کے لئے جہنم کا سب سے نیچے کا طبقہ ہے۔ حضور اقدس ﷺ کے زمانہ میں کچھ لوگ اس صفت سے اس نام کے ساتھ مشہور ہوئے کہ ان کے کفر باطنی پر قرآن ناطق ہوا۔ حضور اقدس ﷺ نے اپنے وسیع علم سے ایک ایک کو بیچا اور فرمادیا کہ یہ منافق ہے۔ اب اس زمانہ میں کسی خاص شخص کی نسبت قطع کے ساتھ منافق نہیں کہا جا سکتا کہ ہمارے سامنے جو دعویٰ اسلام کرے ہم اس کو مسلمان ہی سمجھیں گے جب تک اس سے وہ قول یا فعل جو منافی ایمان ہے نہ صادر ہو۔ البتہ نفاق کی ایک شاخ اس زمانہ میں پائی جاتی ہے کہ بہتیرے یہ مذہب اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور دیکھا جاتا تو دعویٰ اسلام کے ساتھ ضروریات دین کا انکار بھی ہے۔

عقیدہ: شرک کے معنی غیر خدا کو واجب الوجود یا مستحق عبادت جاننا یعنی الوہیت میں دوسرے کو شریک کرنا اور یہ کفر کی سب سے بدتر قسم ہے۔ اس کے سوا کوئی بات اگرچہ کیسی ہی شدید کفر ہو حقیقتاً شرک نہیں واضح رہے شارح مطہر نے اہل کتاب کفار کے احکام شرعیہ کے احکام سے جدا

---

[1] یہاں یہ نہ سمجھیں کہ ہم ہر بیشہ کے کسی کو مسلمان کہیں نہ کافر جیسے ہر پلیدہ و ناجائز دہابی

فرمائے۔ کنائی کا ذبیحہ حلال مشرک کا مرد ار نتا یہ سے نکاح ہو سکتا ہے۔ مشرکہ سے نہیں ہو سکتا۔ امام شافعی رضی اللہ عنہ کے نزدیک کتابی سے جز یہ لیا جائے گا مشرک سے نہ لیا جائے گا اور کبھی شرک بول کر مطلق کفر مراد لیا جاتا ہے۔ یہ جو قرآن عظیم میں فرمایا کہ شرک نہ بخشا جائے گا وہ اسی معنی پر ہے یعنی اصلاً کسی کفر کی مغفرت نہ ہوگی۔ باقی سب گناہ اللہ عزوجل کی مشیت پر ہیں چاہے بخش دے۔

عقیدہ: مرتکب کبیرہ مسلمان ہے اور جنت میں جائے گا۔ خواہ اللہ عزوجل اپنے محض فضل سے اس کی مغفرت فرمادے گا۔ یا حضور اقدس ﷺ کی شفاعت کے بعد یا اپنے کئے کی کچھ سزا پا کر اس کے بعد بھی جنت سے نہ نکلے گا۔

عقیدہ: جو کسی کافر کے لیے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرے یا کسی مرد مرتد کو مرحوم یا مغفور یا کسی مردہ ہندو کو یکلخت باغی کہے وہ خود کافر ہے۔

عقیدہ: مسلمان کو مسلمان کافر کو کافر جاننا ضروریات دین سے ہے اگر چہ کسی خاص شخص کی نسبت یقین نہیں کیا جا سکتا کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوا یا معاذ اللہ کفر پر ہوا۔ تاوقتیکہ اس کے خاتمہ کا حال دلیل شرعی سے ثابت نہ ہو مگر اس سے یہ نہ ہوگا کہ جس شخص نے قطعاً کفر کیا ہو اس کے کفر میں شک کیا جائے کہ قطعی کافر کے کفر میں شک بھی آدمی کو کافر بنا دیتا ہے خاتمہ پر بنا روز قیامت اور ظاہر پر مدار حکم شرع ہے۔ اس کو یوں سمجھو کہ کوئی کافر مثلاً یہودی یا نصرانی یا بت پرست مر گیا تو یقین کے ساتھ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کفر پر مرا مگر ہم کو اللہ و رسول کا حکم یہی ہے کہ اسے کافر ہی جانیں۔ اس کی زندگی میں اور موت کے بعد تمام وہی معاملات اس کے ساتھ کریں جو کافروں کیلئے۔ مثلاً نہ غسل جنابت نہ نماز جنازہ نہ کفن دفن جب اس نے کفر کیا تو فرض ہے کہ ہم اسے کافر ہی جانیں اور خاتمہ کا حال علم الٰہی پر چھوڑیں۔ جس طرح جو ظاہر اً مسلمان ہو اور اس سے کوئی قول یا فعل خلاف ایمان نہ ہو فرض ہے کہ ہم اسے مسلمان ہی مانیں اگر چہ ہمیں اس کے خاتمہ کا بھی حال معلوم نہیں۔ اس زمانہ میں بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ میاں جتنی دنیا کے کافر کہو گے اتنی دنیا اللہ کرے ثواب کی بات ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم کب کہتے ہیں کہ کافر کافر کا وظیفہ کرلو مقصود یہ ہے کہ اسے کافر جانو اور پوچھا جائے تو قطعاً کافر کہو نہ یہ کہ اپنی طبع کمل سے اس کے کفر پر پردہ ڈالو۔

تنبیہ ضروری: حدیث میں ہے سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ ثَلٰثًا وَّ سَبْعِیْنَ فِرْقَۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَۃً یعنی میری امت تہتر فرقے ہو جائے گی۔ ایک فرقہ یعنی ہو گا باقی سب جہنمی۔ صحابہ نے عرض کی مَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وہ ناجی فرقہ کون ہے یا رسول اللہ ﷺ؟ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ وہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔ یعنی سنت کے پیرو۔ دوسری روایت میں ہے فرمایا ھُمُ الْجَمَاعَۃ وہ جماعت ہے یعنی مسلمانوں کا بڑا گروہ جسے سواد اعظم فرمایا۔ اور فرمایا جو اس سے الگ ہوا۔ اسی مدہ سے اس ناجی فرقہ کا نام اہل سنت و جماعت ہوا ان گمراہ فرقوں میں بہت سے پیدا ہو کر ختم ہو گئے۔ بعض ہندوستان میں نہیں ان فرقوں کے ذکر کی ہمیں کیا حاجت کہ وہ ہیں ان کا فتنہ یہاں تک نہ آ سکے۔ مطلب۔ یہ ہے کہ ہندوستان میں جو ان فرقوں کے عقائد کا ذکر کیا جاتا ہے کہ ہمارے عوام بھائی ان کے فریب میں نہ آ جائیں۔ کہ حدیث میں ارشاد فرمایا اِذَا لَقِیْتُمْ فَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَیْھِمْ وَلَا یَعُوْدُوْا مَرْضَاھُمْ وَلَا تُنَاکِحُوْھُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَیْھِمْ اِذَا مَاتُوْا جب ان سے ملو سلام نہ کرو نہ ان کے بیمار پرسی کو جاؤ نہ ان سے نکاح کرو نہ ان کے جنازہ پر نماز پڑھو۔ اپنے کو ان سے دور رکھو انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

قادیانی

کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرو ہیں۔ اس شخص نے اپنی نبوت کا دعویٰ کیا اور انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں نہایت بے باکی کے ساتھ گستاخیاں کیں۔ خصوصاً حضرت عیسیٰ روح اللہ و کلمۃ اللہ علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ صدیقہ طاہرہ حضرت مریم علیہا السلام کی شان جلیل میں تو وہ بیہودہ کلمات استعمال کئے جن کے ذکر سے مسلمانوں کے دل ہل جاتے ہیں مگر ضرورت زمانہ مجبور کر رہی ہے کہ لوگوں کے سامنے ان میں سے چند بطور نمونہ ذکر کئے جائیں۔

خود ہی نبوت بنا کافر ہوئے اور ابد الآباد جہنم میں رہنے کیلئے کافی تھا کہ قرآن مجید کا انکار اور حضور خاتم النبیین ﷺ کو ناتمام نبی ماننا ہے مگر اس نے اتنی ہی بات پر اکتفا نہ کیا بلکہ دنیا جہانِ اسلام کی تکذیب و توہین کا وبال بھی اپنے سر لیا اور یہ صدہا کفر کا مجموعہ ہے کہ ہر نبی ﷺ کی تکذیب مستقلاً کفر ہے اگر چہ باقی دنیا وہ دیگر انبیا و ملائکہ تا کونین بلکہ کسی ایک نبی کی تکذیب سب کی تکذیب ہے چنانچہ اٰیہ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحِ الْمُرْسَلِيْنَ (پ۱۹ الشعرا ۱۰۵) وغیرہا اس کی شاہد ہیں اور اس نے تو صدہا کی تکذیب کی اور اپنے کو نبی سے بہتر بتایا ایسے شخص و اس کے متبعین کے کافر ہونے میں مسلمان کو ہرگز شک نہیں ہو سکتا بلکہ ایسے کی تکفیر میں اس کے اقوال پر مطلع ہو کر توقف کرے خود کافر۔

اب اس کے اقوال سنئے۔ ازالہ اوہام صفحہ ۵۲۳ خدا نے مجھ احمد یہ میں اس ناجائز کام (متی بھی) کا نام بھی رکھا اور نبی بھی انجام آتھم صفحہ ۵۲ "اے احمد تیرا نام پورا ہو جائے گا تکمیل اس سے جو میرا نام پورا ہو۔" صفحہ ۵۵ میں ہے "تجھے خوشخبری ہو اے احمد تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے" رسول اللہ ﷺ کی شان قدس میں جو آیتیں تھیں انہیں اپنے اوپر بنا لیا۔ انجام آتھم ۷۸ میں لکھا ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (پ۱۷ انبیاء ۱۰۷) ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے (ترجمہ کنز الایمان) وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ (پ۲۸ الصف ۶) اپنی ذات مراد لیا۔ واقع البلاء صفحہ ۶ میں ہے "مجھ کو اللہ ﷻ فرماتا ہے اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ اَوْلَادِيْ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ "یعنی اے غلام احمد تو میری اولاد کی جگہ ہے تجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔ ازالہ اوہام صفحہ ۶۸۸ میں ہے "حضرت رسول خدا ﷺ کے الہام وحی نطق تکلم تھیں" صفحہ ۸ میں ہے "حضرت موسیٰ ﷺ کی پیش گوئیاں بھی اس صورت میں ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰ ﷺ نے اپنے دل میں امید باندھ رکھی تھی غایت مافی الباب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیش گوئیاں زیادہ نظر نکلیں۔ (ذلہ اوہام صفحہ ۶۴۳) "سورہ یاقرہ میں جو ایک قتل کا ذکر ہے کہ گائے کی بوٹیاں نعش پر مارنے سے وہ مقتول زندہ ہو گیا تھا اور اپنے قاتل کا پتہ دیا تھا" یہ تھی موسیٰ ﷺ کی دھمکی تھی اور طلسم سریزم کا عمل تھا" اس کے صفحہ ۵۵۳ میں لکھتا ہے "حضرت ابراہیم ﷺ کا چار پرندے کے مجھے سے کا ذکر تو قرآن شریف میں ہے وہ بھی ان کا مسمریزم کا عمل تھا۔ صفحہ ۶۲۹ میں ہے "ایک بادشاہ کے وقت چار سو نبی نے اس کی فتح کے بارے میں پیش گوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے اور بادشاہ کو شکست ہوئی بلکہ وہ اسی میدان میں مر گیا۔" اسی کے صفحہ ۲۷۸ میں لکھتا ہے "قرآن شریف میں گدی کا بیان بھری ہے اور قرآن عظیم سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے۔"

اور اپنی براہین احمدیہ کی نسبت ازالہ اوہام صفحہ ۵۲۳ میں لکھتا ہے "براہین احمدیہ خدا کا کلام ہے۔" اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۴ پر لکھا "کامل مہدی جو موسیٰ تھا یعنی" ان اولوالعزم مرسلین کاملین کا بروز ہونا اور کنار پور سے رابیا فتہ بھی بنایا۔

اب خاص حضرت عیسیٰ ﷺ کی شان میں جو گستاخیاں کیں ان میں سے چند یہ ہیں۔ معیار صفحہ ۱۳ "اے عیسائی مشنریا اب (مراد مسیح) مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔ صفحہ ۱۴۔ ۱۴ میں ہے "خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا یا استعارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے جو احمد کے ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا یعنی وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت کے مرتبہ میں احمد کے غلام سے بھی کمتر ہے۔ کشتی صفحہ ۱۳ میں ہے "مثیل موسیٰ موسیٰ سے بڑھ کر اور مثیل ابن مریم ابن مریم سے بڑھ کر تھا۔" صفحہ ۱۹ میں ہے "خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے۔ "واقع البلاء صفحہ ۴ "اب خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو میں اس کا ثانی پیدا کروں گا جو اس سے بھی بہتر ہے جو غلام احمد ہے یعنی احمد کا غلام۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اور اگر تجربہ کی رو سے خدا کی تائید مسیح ابن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں" واقع

ابلاء صفحہ ۱۵" خدا تو یہ پابندی اپنے بندوں کے ہر چیز پر قادر ہے لیکن ایسے شخص کو دوبارہ کسی طرح دنیا میں نہیں لاسکتا جس کے پہلے قتل نے ہی دنیا کو تباہ کردیا ہے۔" "انجام آتھم صفحہ ۱۱ میں لکھتا ہے "مریم کا بیٹا کھلیا کے پیٹے سے کچھ زیادت نہیں رکھتا" کشتی صفحہ ۵۶ میں ہے "مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کرسکتا ہوں وہ ہرگز نہ کرسکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا" "اعجاز احمدی" صفحہ ۱۴ "یہود تو حضرت عیسیٰ کے معاملہ میں اور ان کی پیش گوئیوں کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب میں تیز ان میں لیکر اس کے کہ یہ کہدیں کہ نعوذ باللہ عیسیٰ نبی ہیں کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہوسکتی بلکہ بطلان نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں۔" اس کلام میں یہودیوں کے اعتراض صحیح بتلایا اور قرآن عظیم پر بھی ساتھ لگے یہ اعتراض بتادیا کہ قرآن ایسی بات کی تعلیم دے رہا ہے۔ جس کے بطلان پر دلیلیں قائم ہیں۔ صفحہ نمبر ۱۲ میں ہے "عیسائی تو ان کی خدائی کو روتے ہیں مگر یہاں نبوت بھی ان کی ثابت نہیں" ہی کتاب کے صفحہ ۱۳ پر لکھا "مجھی آپ کو شیطانی الہام بھی ہوتے تھے"

مسلما تو ہمیں معلوم ہے کہ شیطانی الہام کس کو ہوتا ہے قرآن فرماتا ہے تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ (پ۱۹ الشعراء ۲۲۱) بڑے بہتان والے سخت گناہ گار پر شیطان اترتے ہیں۔ اسی صفحہ میں لکھا "ان کی اکثر پیش گوئیاں غلطی سے پر ہیں۔"

صفحہ ۱۳ میں ہے کہ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان کی پیش گوئیوں پر یہود کے سخت اعتراض ہیں جن کو ہم کسی طرح دفع نہیں کرسکتے۔

صفحہ ۱۴ "بائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں۔" اس سے ان کی نبوت کا انکار ہے پتا اپنی کتاب کشتی نوح صفحہ ۵ میں لکھتا ہے "ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں" واضح الہام ہوں صفحہ ۳ و نجمہ انجام آتھم صفحہ ۷ پھر اس کو سب رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی اور ذلت کہتا ہے واضح البلاء مثل پنج صفحہ ۳ پر لکھتا ہے "ہم سچ کہ چکے ایک راست باز آدمی جانتے ہیں کہ اپنے زمانے کے اکثر لوگوں سے بلاشبہ اچھا تھا اور اللہ جل شانہ کے نزدیک حقیقی متقی تھا۔ حقیقی متقی وہ ہوتا ہے جو تبازر میں پیدا ہوا تھا اور اب بھی آیا مگر بروز کے طور پر۔ فاکسار غلام احمد از کادیان" آگے چل کر راست بازی کا بھی فیصلہ کردیا کہتا ہے۔ "یہ ہمارا بیان نیک ظنی کے طور پر ہے اور یہ ممکن ہے کہ عیسیٰ کے وقت میں بعض راست باز اپنی راست بازی میں عیسیٰ سے بھی اعلیٰ ہوں" اسی کے صفحہ نمبر ۴ میں لکھا "مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ (یحییٰ) شراب نہ پیتا تھا اور کبھی نہ سنا کہ کسی فاحشہ عورت نے اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے" ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۸ میں لکھا "آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہو۔ ہر یک نوجوان پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے کو اشارہ کافی ہے سمجھ لیں کہ یہ انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔" تنبیہ اس رسالہ میں اس مقدس و برگزیدہ رسول پر اور نہایت سخت جملے کئے مثلاً شریر، بدکار، بدچلن، خبیث، گمراہ، زبان، جہنمی، نیز دقلل دماغ، ابقصہ نزاد، خبیث، پلید و شیطان حد یہ کہ صفحہ ۷ پر لکھا "آپ کا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا۔" ہر شخص جانتا ہے کہ دادی باپ کی ماں کو کہتے ہیں تو اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے باپ کا ہونا بیان کیا جو قرآن کے خلاف ہے اور دوسری جگہ یعنی کشتی نوح صفحہ ۱۶ میں تصریح کردی "یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں، یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھے۔" حضرت مسیح کے معجزات سے ایک دم انکار کر بیٹھا۔ انجام آتھم صفحہ ۱ پر لکھتا ہے "حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا۔" صفحہ ۷ پر لکھا "اس زمانہ میں ایک تالاب سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے آپ سے کوئی معجزہ ہوا بھی تو وہ آپ کا نہیں اس تالاب کا ہے۔ آپ کے ہاتھ میں

سوا کچھ فریب کے کچھ نہ تھا۔ ازالہ اوہام کے مفہوم میں ہے "ماسوائے اس کے اگر مسیح کے عملی کاموں کو ان حواشی سے الگ کر کے دیکھا جائے تو محض افترا یا غلط فہمی سے گھڑے ہیں تو کوئی جو بنظرِ انصاف آتا بلکہ مسیح کے معجزات پر جس قدر اعتراض ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق پر ایسے شبہات ہوں کیا تالاب کا قصہ مسیح معجزات کی رونق نہیں دوبالا کرتا"

کہیں ان کے عجز وکمال کا کھلواتا ہے کہیں مسریزم کا کرکتا ہے "اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور کامل نفرت نہ سمجھتا تو ان مجربہ نمائیوں میں ابن مریم سے کم نہ رہتا اور مسریزم کا خاصہ یہ بتلا کر جو اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے وہ روحانی تاثیروں میں جو روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہیں بہت ضعیف اور کمزور ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت و توحید اور دینی استقامتوں کے دلوں میں قائم کرنے میں ان کا نہ ہونا برابر کا کام رہا ہے۔" غرض اس دجال کا بنیانی کے خرافات کہاں تک گنائے جائیں اس کے لئے دفتر چاہیے مسلمان ان چند فقرات سے اس کے حالات بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ اس نبی اولوالعزم کے فضائل جو قرآن میں مذکورہ ہیں ان پر یہ کیسے گندے حملے کر رہا ہے۔ تعجب ہے ان سادہ لوحوں پر کہ ایسے دجال کے متبع ہو رہے ہیں یا کم از کم مسلمان جانتے ہیں اور سب سے زیادہ تعجب ان پڑھے لکھے کٹ مجنڈوں سے کہ جان بوجھ کر اس کے ساتھ جہنم کے گڑھوں میں گر رہے ہیں۔ کیا ایسے شخص کے کافر مرتد بے دین ہونے میں کسی مسلمان کو شک ہو سکتا ہے۔ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ مَنْ شَکَّ فِی عَذَابِہٖ وَکُفْرِہٖ فَقَدْ کَفَرَ جو ان خباثتوں پر مطلع ہو کر اس کے عذاب و کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔

رافضی

ان کے مذہب کی کچھ تفصیل اگر کوئی دیکھنا چاہے تو "تحفہ اثنا عشریہ" دیکھے چند سطر باتیں یہاں گزارش کرتا ہوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں یہ فرقہ نہایت گستاخ ہے یہاں تک کہ ان پر سب وشتم ان کا عام شیوہ ہے بلکہ باستثنائے چند سب کو معاذ اللہ کافر و منافق قرار دیتا ہے۔ حضرات خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کی خلافت راشدہ کو خلافت غاصبہ کہتا ہے اور مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے جو ان حضرات کی خلافتیں تسلیم کیں اور ان کے مدائح و فضائل بیان کئے اس کو تقیہ و مجبوری پر محمول کرتا ہے۔ کیا معاذ اللہ منافقین و کافرین کے ہاتھ بیعت کرنا اور ہر محفل کی مدح وستائش میں رطب اللسان رہنا شیر خدا کی شان ہو سکتی ہے؟ سب سے بڑھ کر یہ کہ قرآن مجید ان کو ایسے جلیل و مقدس خطابات سے یاد فرماتا ہے جو وہ ان کے اتباع کرنے والوں کی نسبت فرماتا ہے کہ اللہ عزوجل ان سے راضی وہ اللہ عزوجل سے راضی کیا کافر ہوں منافقوں کے لئے اللہ عزوجل کے ایسے ارشادات ہو سکتے ہیں۔ پھر نہایت شرم کی بات ہے کہ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم تو اپنی صاحبزادی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دیں اور یہ فرقہ کہے قطعاً ایسا کیا۔ کیا جان بوجھ کر کوئی مسلمان اپنی بیٹی کا کفر کو دے سکتا ہے کہ وہ مقدس حضرات جنہوں نے اسلام کیلئے اپنی جانیں وقف کر دیں اور حق گوئی اور اتباع حق میں لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَآئِمٍ (پ ۶ ماٸدہ ۵۴) کے بچے مصداق تھے۔

پھر جو حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی دو نمازیں یکے بعد دیگرے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ اور صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما کی صاحبزادیاں شرف زوجیت سے مشرف ہوئیں کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے تعلقات جن سے ہوں ان کی نسبت وہ ملعون الفاظ کوئی ادنیٰ عقل والا ایک لمحہ کے لئے جائز رکھ سکتا ہے ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔

اس فرقہ کا ایک عقیدہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل پر اصلح واجب ہے یعنی جو کام بندے کے حق میں نافع ہو اللہ عزوجل پر واجب ہے کہ وہی کرے اسے کرنا پڑے گا ایک عقیدہ یہ ہے کہ ائمہ اطہار رضی اللہ عنہم انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں اور یہ بالاجماع کفر ہے کہ غیر نبی کو نبی سے افضل کہنا ہے ایک عقیدہ یہ ہے کہ قرآن مجید محفوظ نہیں بلکہ اس میں سے کچھ پارے یا سورتیں یا آیتیں یا الفاظ امیر المومنین عثمان غنی یا دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے نکال

دیے مگر تعجب ہے کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ نے بھی اسے ناقص ہی چھوڑا اور یہ عقیدہ بھی بالاجماع کفر ہے کہ قرآن مجید کا انکار ہے۔ ایک عقیدہ یہ ہے کہ اللہ ﷻ کوئی حکم دیتا ہے پھر یہ معلوم کر کے کہ مصلحت اس کے خلاف میں ہے پچھتاتا ہے اور یہ بھی یقینی کفر ہے کہ خدا کو جاہل بتاتا ہے۔ ایک عقیدہ یہ ہے کہ نیکیوں کا خالق اللہ ہے اور برائیوں کے خالق یہ خود ہیں۔ مجوس نے دو ہی خالق مانے تھے۔ یہ ہر ان خالق خیر غیر من خالق شر۔ ان کے مخالف کی نسبت ہی ندری ارہوں منکھوں خالق ہیں۔

وہابی

یہ ایک نیا فرقہ ہے جو ۱۲۰۶ھ میں پیدا ہوا۔ اس مذہب کا بانی محمد بن عبدالوہاب نجدی تھا جس نے تمام عرب خصوصاً حرمین شریفین میں بہت شدید فتنے پھیلائے۔ علما کو قتل کیا، صحابہ کرام و ائمہ و علما، شہدا کی قبریں کھود ڈالیں۔ روضہ انور کا نام معاذ اللہ صنم اکبر رکھا تھا یعنی بڑا بت اور طرح طرح کے ظلم کئے جیسا کہ صحیح حدیث میں منصور ﷺ نے خبر دی تھی کہ نجد سے فتنے اٹھیں گے اور شیطان کا گروہ نکلے گا۔ وغیرہ وغیرہ سو برس بعد یہ ظاہر ہوا۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے خارجی بتایا۔ اس عبدالوہاب کے بیٹے نے ایک کتاب لکھی جس کا نام "کتاب التوحید" رکھا۔ اس کا ترجمہ ہندوستان میں اسماعیل دہلوی نے کیا جس کا نام "تقویۃ الایمان" رکھا اور ہندوستان میں اسی نے وہابیت پھیلائی۔

ان وہابیہ کا ایک بہت بڑا عقیدہ یہ ہے کہ جو ان کے مذہب پر نہ ہو وہ بلاشرک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بات بات پر محض بلاوجہ مسلمانوں پر حکم شرک و کفر نکالا کرتے اور تمام دنیا کو شرک بتاتے ہیں چنانچہ تقویۃ الایمان صفحہ ۲۵ میں وہ حدیث لکھ کر کہ آخر زمانہ میں اللہ ﷻ ایک ہوا بھیجے گا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھا لے گی اس کے بعد صاف لکھ دیا سو بفضلہٖ تعالیٰ اس کے فرمانے کے موافق ہوا یعنی وہ ہوا چل گئی اور کوئی مسلمان روئے زمین پر نہ رہا گویہ نہ سمجھا کہ اس صورت میں خود بھی تو کافر ہو گیا اور اس مذہب کا رکن اعظم اللہ کی ﷻ توہین اور شیطان خدا کی تذلیل ہے۔ ہر امر میں وہی پہلو اختیار کریں گے جس سے متعصب تھکتے ہیں۔

اس مذہب کے سرگروہوں کے بعض اقوال نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے عوام بھائی ان کی قلعی خباثتوں پر مطلع ہوں اور ان کے دام تزویر سے بچیں اور ان کے جبہ و دستار پر نہ جائیں۔ بردارانِ اسلام بنور سنیں اور میزان ایمان میں تولیں کہ ایمان سے زیادہ عزیز مسلمانوں کے نزدیک کوئی چیز نہیں اور ایمان اللہ و رسول اللہ ﷻ کی محبت و تعظیم ہی کا نام ہے ایمان کے ساتھ جس میں جتنے فضائل پائے جائیں وہ اسی قدر زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور ایمان نہیں تو مسلمانوں کے نزدیک وہ کچھ وقعت نہیں رکھتا اگرچہ کتابی پڑھا عالم و زاہد و تارک الدنیا و فقیر ہوتا ہو مقصود یہ ہے کہ ان کے مولوی اور عالم فاضل ہونے کی وجہ سے انہیں تم اپنا پیشوا نہ سمجھو جب کہ وہ اللہ و رسول کے دشمن ہیں۔ کیا یہود و نصاریٰ بلکہ ہنود میں بھی ان کے مذہب کے عالم یا تارک الدنیا نہیں ہوتے کیا تم ان کو اپنا پیشوا تسلیم کر سکتے ہو؟ ہرگز نہیں اسی طرح یہ اندھے وہ مذہب تمہارے کسی طرح حقدار نہیں ہو سکتے۔

ایضاح الحق صفحہ ۲۷۵ مطبع فاروقی میں ہے "تنزیہ او تعالیٰ از زمان و مکان و جہت و اثبات رویت بلاجہت و امثال ذالک جملہ از قبیل بدعات سیئہ است اگر صاحب آں اعتقادات مذکورہ را از جنس عقائد دیگر مے شمارد" اس میں صاف تصریح ہے کہ اللہ ﷻ کو زمان و مکان و جہت سے پاک جاننا اور اس کا دیدار بلا کیف ماننا بدعت و گمراہی ہے حالانکہ یہ تمام اہل سنت کا عقیدہ ہے تو اس قائل نے تمام پیشوایان اہل سنت کو گمراہ و بدعتی بتایا۔ الرائق و ردالمحتار ساتھ ہی ہے کہ اللہ ﷻ کیلئے جو مکان ثابت کرے کافر ہے۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۶۰ میں یہ حدیث اِذَا جَلَسَ اَلْوَ مَرْوَتْ بِشُعْبَتِیْ اَلْکُنْتُ تَسْعُدُلَهٗ نقل کر کے کہتا ہے کیا کہ "بھلا خیال تو کر جو تو گزرے مصری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اس کو" اس کے بعد (ف) لکھ کر یہ فائدہ بڑھا دیا "یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں" حالانکہ نبی ﷺ فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَ

انبیاء اللہ ﷻ نے اپنے انبیا علیہم السلام کے اجسام کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے۔ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ تو اللہ ﷻ کے نبی زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں۔ اسی تقویۃ الایمان صفحہ ۱۹ میں ہے "تمہارا جب خالق اللہ اور اس نے تم کو پیدا کیا تو تم کو بھی چاہئے کہ اپنے ہر کام پر اس کو پکاریں اور کسی سے تم کو کیا کام جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہے دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر۔" انبیاء کرام و اولیاء عظام کی شان میں ایسے الفاظ استعمال کرنا کیا مسلمان کی شان ہو سکتی ہے صراط مستقیم صفحہ ۹۵ پر تحفہ ہے فَلَمْسُ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ (پ۱۸ النور ۴۰) اللہ واحد و سوا سرزنا خیال بجا معصیت زمینہ خود بخود بہتر است بہ حرف بہت بسوئے شیخ و امثال آں از مخلصین گو بتاب رسالت مآب باشد بچند بیں مرتبہ جرتر از استغراق در صورت گاؤ خر شود است" مسلمانو! یہ ہیں امام الوہابیہ کے کلمات خبیثات اور کس کی شان میں؟ حضور اقدس ﷺ کی شان میں۔

جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہے وہ ضرور یہ کہے گا کہ اس قول میں گستاخی ضرور ہے تقویۃ الایمان صفحہ ۱۱ "روزی کی کشائش اور تنگی کرنی اور تندرست و بیمار کر دینا، اقبال و ادبار دینا، حاجتیں برلانی، بلائیں ٹالنی مشکل میں دست گیری کرنی یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیا و اولیا، بھوت پری کی یہ شان نہیں جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور مصیبت کے وقت اس کو پکارے سو وہ شرک ہو جاتا ہے پھر خواہ وہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود دے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے۔"

قرآن مجید میں ہے اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ (پ۱۰ التوبہ ۷۴) اور اللہ و رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا (ترجمہ کنزالایمان) قرآن تو کہتا ہے کہ نبی ﷺ نے دولت مند کر دیا اور یہ کہتا ہے جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے شرک ہے۔ بتاؤ اس کے طور پر قرآن مجید شرک کی تعلیم دیتا ہے۔ قرآن عظیم میں ارشاد ہے وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِیْ (پ۷ المائدہ ۱۱۰) اے عیسیٰ! تو مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے اچھا کر دیتا ہے (ترجمہ کنزالایمان) اور دوسری جگہ ہے اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ (پ۳ آل عمران ۴۹) حضرت عیسیٰ ﷺ فرماتے ہیں میں شفا دیتا ہوں مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور مردے جلاتا ہوں اللہ ﷻ کے حکم سے (ترجمہ کنزالایمان)۔ اب قرآن کا تو یہ حکم ہے اور وہابیہ یہ کہتے ہیں کہ تندرست کرنا اللہ ہی کی شان ہے جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے شرک ہے۔ اب وہابی بتائیں کہ اللہ ﷻ نے ایسا تصرف حضرت عیسیٰ ﷺ کے لئے ثابت کیا تو اس پر کیا حکم لگاتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ اللہ ﷻ نے گرانِ کو قدرت بخشی ہے۔ جب بھی شرک ہے۔ معلوم نہیں کہ ان کے یہاں اسلام کسی چیز کا نام ہے۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۱۱ "اگر درویش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا۔ درخت نہ کاٹنا یہ کام اللہ ﷻ نے اپنی عبادت کے لئے بتائے ہیں پھر جو کوئی کسی غیر پر یا بھوت کے۔ کانوں کے گرد و پیش کا ادب کرے اس پر شرک ثابت ہے خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں کہ ان کی اس تعظیم سے اللہ ﷻ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ہے" متعدد صحیح حدیثوں میں ارشاد فرمایا کہ ابراہیم ﷺ نے مکہ کو حرم بنایا اور میں نے مدینے کو حرم کیا۔ اس کے بول کے درخت نہ کاٹے جائیں وہاں کا شکار نہ کیا جائے۔

مسلمانو! ایمان سے دیکھنا کس شرک فروش کا شرک کہاں تک پہنچا ہے تم نے نہ دیکھا اس گستاخ نے نبی ﷺ پر کیا حکم جڑا۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۱۱ "پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اس کی مخلوق اور اس کا بندہ سمجھتے تھے اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے بکریاں پکانا اور تکیں مانی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل و سفارشی سمجھنا یہ ان کا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو اس کو اللہ ﷻ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو اپنا جہل اور وہ شرک میں برابر ہیں" یعنی جو نبی ﷺ کی شفاعت مانے کہ حضور اللہ ﷻ کے دربار میں ہماری سفارش فرمائیں گے تو سعاذ اللہ اس کے نزدیک وہ بڑا جہل کے برابر شرک ہے۔

مسئلہ نمبر ۱..... شفاعت کا صرف انکار ہی نہیں بلکہ اس کو شرک ثابت کیا اور تمام مسلمانوں صحابہ تابعین و ائمہ دین اولیاء اللہ صالحین

سب کو شرک و بدعت جہل بتا دیا۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۵۸ "کوئی شخص کسی کے غلام نے درخت میں کتنے پتے ہیں یا آسمان میں کتنے تارے ہیں تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر۔" سبحان اللہ انہوں ہی کا کام رہ گیا کہ کسی چیز کے چوں کی قعد اجہان کی جائے۔ تقویۃ الایمان صفحہ "اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی۔" اس میں انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات اور اولیاء عظام رحمہم اللہ کی کرامت کا صاف انکار ہے۔ اللہ ﷻ فرماتا ہے فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝ (پ۳۰ النّٰزعٰت ۵) تم فرشتوں کی جو کاموں کی تدبیر کرتے ہیں تو پھر آن کریم کو صاف رد کر رہا ہے۔ صفحہ ۲۲ "جس کام کو خدا باطل ہے وہ کسی چیز کا کام نہیں" تعجب ہے کہ وہابی صاحب تو اپنی گھر کی تمام چیزوں کا اختیار رکھیں اور مالک ہر دو سرا ﷻ کسی چیز کے کام نہ رکھے۔

اس گروہ کا ایک مشہور عقیدہ یہ ہے کہ اللہ ﷻ جھوٹ بول سکتا ہے بلکہ ان کے ایک سرغنہ نے تو اپنے ایک فتوی میں لکھ دیا "کہ وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے جو یہ کہے کہ اللہ ﷻ جھوٹ بول سکتا ہے تو تسلیل تضحیک سے ماموں کرنا چاہئے۔" سبحان اللہ انہوں کو سوا ماموں کرنا چاہئے پھر بھی اسلام وسلیمت وصلاح کسی بات میں فرق نہ آیا۔ معلوم نہیں ان لوگوں نے کس شیطان پیر کو خدا ٹھہرا لیا ہے ایک عقیدہ وہ ان کا یہ ہے کہ نبی ﷺ کو خاتم النبیین یعنی آخر الانبیاء نہیں مانتے اور یہ صریح کفر ہے چنانچہ یہ الناس صفحہ میں ہے "عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء کے سابق کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ مقام یا تاخر میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ (پ۲۲ الاحزاب ۴۰) فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہئے اور اس مقام کو مقام مدح نہ قرار دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے۔" پہلے تو اس کا قول ہے خاتم النبیین کے معنی تمام انبیاء سے زمانا متاخر ہونے کو خیال عوام کہا اور یہ کہا کہ اہل فہم پر روشن ہے کہ اس میں بالذات کچھ فضیلت نہیں حالانکہ حضور اقدس ﷺ نے خاتم النبیین کے یہی معنی بکثرت احادیث میں ارشاد فرمائے تو معاذ اللہ اس کا قول نے حضور ﷺ کو عوام میں داخل کیا اور اہل فہم سے خارج کیا۔ پھر اس نے ختم زمان کو مطلقاً فضیلت سے خارج کیا حالانکہ اسی تاخر زمانی کو حضور ﷺ نے مقام مدح میں ذکر فرمایا۔ پھر صفحہ ہم لکھا "آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بنبوت بالعرض۔" صفحہ ۱۶ پر۔ "بلکہ بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے" صفحہ ۳۳ "بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی ﷺ میں کچھ فرق نہ آئے گا پھر جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں بالفرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔" لطف یہ کہ اس کا قول نے ان تمام خرافات کا ایجاد بندہ ہونا خود تسلیم کر لیا صفحہ ۳۴ پر ہے "اگر بہ سبب کم اتفاقی ہوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو ان کی شان میں کیا نقصان آ گیا اور کسی ظل داں نے کوئی لغزش کی بات کہہ دی تو کیا اتنی بات سے وہ عظیم الشان ہو گیا۔

گاہ باشد کہ کودک ناداں
بخطا بر ہدف زند تیرے

ہاں بعد وضوح حق اگر منتظر اس پر ہے کہ یہ بات میں نے کہی اور وہ رد کر گئے۔ میری زبان میں اور وہ اپنی بات کہے جائیں تو قطع نظر اس کے کہ قانون محبت نبوی ﷺ سے یہ بات بہت بعید ہے ویسے بھی اپنی عقل وفہم کی خوبی پر گواہی دینی ہے۔" تعیس سے ظاہر ہو گیا جو معنی اس نے خود اشیے سلف میں کہیں اس کا پتہ نہیں اور نبی ﷺ کے زمانہ سے آج تک جو سب سمجھے ہوئے تھے اس کو خیال عوام بتا کر رد کر دیا کسی میں کچھ فضیلت نہیں اس قائل پر علمائے حرمین طیبین نے جو فتوی دیا وہ "حسام الحرمین" کے مطالعہ سے ظاہر اور اس نے خود بھی اسی کتاب کے صفحہ ۴۶ میں اپنا اسلام ہمارے امام تسلیم کیا۔ مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری۔

ل پہلے قابلیت کا پردہ کھا تھا پھر کھل کھیلا کہ اے مقام مدح میں ذکر کرنا کسی طرح صحیح نہیں تو ثابت ہوا کہ وہ اصلاً کوئی فضیلت نہیں۔ غفرلہ

ان امام کے مسلمانوں سے اللہ ﷻ بچائے اسی کتاب کے صفحہ ۵ پر ہے "انبیا اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا کمال اس میں برابر اوقات بلکہ اکثر اوقات مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں" اور مئے ان قائل صاحب نے حضور کی نبوت کو قدیم اور دیگر انبیا کی نبوت کو حادث بتایا صفحہ ۷ میں ہے" کیونکہ فرق قدم نبوت اور حدوث نبوت باوجود اتحاد نوعی خوب جب ہی چپاں ہو سکتا ہے۔" کیا ذات وصفات کے سوا مسلمانوں کے نزدیک کوئی اور چیز بھی قدیم ہے۔ نبوت صفت ہے اور صفت کا وجود بے موصوف محال۔ جب حضور اقدس ﷺ کی نبوت قدیم تو غیر حادث ہوئی تو نبوت رسالت ﷺ بھی حادث نہ ہوئے بلکہ ازلی ظہر سے اور جو اللہ وصفات الٰہیہ کے سوا کسی کو قدیم کہا نے بالجماع مسلمین کافر ہے اس گروہ کا یہ نام شیطنہ ہے کہ جس امر میں محبوب خدا کی فضیلت ظاہر ہو ہر طرح کی جھوٹی حیلات سے اسے باطل کرنا چاہیں گے اور وہ امر مرتب کریں گے جس میں تنقیص ہو بلاریب اس جملہ صفحہ ۵۱ میں لکھ دیا کہ "نبی ﷺ کو دیوار پیچھے کا بھی علم نہیں" اور اس کو شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کر دیا بلکہ اسی صفحہ پر وسعت علم نبی ﷺ کی بابت یہاں تک لکھ دیا کہ "اہل عمل غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا کافر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بادلیل محض قیاس فاسد وہ سے بابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔"

جس وسعت علم کو شیطان لعین سے بابت کرنا اور اس پر نص ہونا بیان کرتا ہے اسی کو نبی ﷺ لعین سے شرک بتاتا ہے تو شیطان کو خدا کا شریک مانا اور اسے آیت وحدیث سے ثابت جانا۔ بے شک شیطان کے بندے شیطان کو مستقل خدا نہیں تو خدا کا شریک کہنے سے بھی نہ گزرے۔ ہر مسلمان اپنی ایمان کی آنکھوں سے دیکھے کہ اس قائل نے ابلیس لعین کے علم کو نبی ﷺ کے علم سے زائد تو نہ بتایا نہیں۔ مگر زائد بتایا اور شیطان کو خدا کا شریک مانا نہیں۔ مگر ورنہ مانا اور پھر اس شرک کو نص سے ثابت کیا یہ تینوں امر مرجع کفر اور قائل یقینی کافر ہے کون مسلمان اس کے کافر ہونے میں شک کرے گا۔ حفظ ایمان صفحہ ۷ میں حضور کے علم کی نسبت یہ تقریر کی "آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جاتا اگر بقول زید صحیح ہو تو زید پر لازم تھا یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کیلئے بھی حاصل ہے۔"

مسلمانو! غور کرو کہ اس شخص نے نبی ﷺ کی شان میں کیسی صریح گستاخی کی کہ حضور جیسا علم زید وعمرو بچے اور پاگل بلکہ تمام جانوروں اور چوپایوں کیلئے حاصل ہونا کہا کیا ایمانی قلب ایسے شخص کے کافر ہونے میں شک کر سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ اس قوم کا یہ عام طریقہ ہے کہ جس چیز کو اللہ ﷻ ورسول ﷺ نے منع نہیں کیا بلکہ قرآن وحدیث سے اس کا جواز یا بابت اس کو ممنوع کہنا تو درکنار اس پر شرک وبدعت کا حکم لگا دیتے ہیں مثلاً محفل میلاد شریف اور قیام وایصال ثواب وزیارت قبور وصاحب قبور یا بارگاہ بیکس پناہ سرکار مدینہ منورہ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام پر رکن دین وفاتح سوم وچہلم واستمداد احیاء روح انبیاء واولیاء اور مصیبت کے وقت انبیاء واولیاء کو پکارنا وغیرہ بلکہ میلاد شریف کی نسبت تو زید این جملہ صفحہ ۱۲۸ میں یہاں تک لکھ گئے۔ "پس یہ ہر روز ولادت کا تو محفل بنوری کی سالگرہ کہنا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں یا محفل روافض کے کہ نقل شہادت اہل بیت ہر سال مناتے ہیں معاذ اللہ سالگرہ آپ کی ولادت کا ظہور اور خود حرکت قبیحہ قابل لوم وذم ولعن ہے بلکہ یہ لوگ اس قوم سے بڑھ کر ہوئے وہ تو تاریخ معین پر کرتے ہیں ان کے یہاں کوئی قید ہی نہیں جب چاہیں یہ خرافات فرض بنا لیتے ہیں۔

غیر مقلدین

یہ بھی وہابیت ہی کی ایک شاخ ہے وہ چند باتیں جو حال میں وہابیہ نے اللہ ﷻ اور نبی ﷺ کی شان میں کہی ہیں غیر مقلدین سے ثابت نہیں باقی تمام عقائد میں دونوں شریک ہیں ان حال کے راشد وبیندی کفروں میں بھی وہ یوں شریک ہیں کہ ان پر ان فاکلوں کو کافر نہیں جانتے اور انکی نسبت حکم ہے کہ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے ایک نمبر ان کا زائد یہ ہے کہ چاروں مذہبوں سے جداقوام مسلمانوں سے الگ

انہوں نے ایک راہ نکالی کہ تقلید کو حرام و بدعت کہتے ہیں۔ائمہ دین کو سب وشتم سے یاد کرتے ہیں۔مگر حقیقتاً تقلید سے خالی نہیں۔ائمہ دین کی تقلید تو نہیں کرتے مگر شیطان لعین کے ضرور مقلد ہیں۔یہ لوگ قیاس کے منکر ہیں اور قیاس کا مطلقاً انکار کفر۔تقلید کے منکر ہیں اور تقلید کا مطلقاً انکار کفر۔

مسئلہ.....مطلق تقلید فرض ہے اور تقلید شخصی واجب۔

ضروری تنبیہ۔ وہابیوں کے یہاں بدعت کا بہت چرچا ہے جس چیز کو دیکھتے بدعت ہے لہٰذا بدعت کے کہتے ہیں اسے بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔بدعت مذمومہ وقبیحہ وہ ہے جو کسی سنت کے مخالف ومزاحم ہو اور یہ مکروہ یا حرام ہے اور مطلق بدعت تو مستحب بلکہ سنت بلکہ واجب تک ہوتی ہے۔حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ توسیع کی نسبت فرماتے ہیں نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ یہ اچھی بدعت ہے۔ہمارا تکیۂ واسع سنت مؤکدہ ہے۔جس امر کی اصل شرع شریف سے ثابت ہو وہ ہرگز بدعت قبیحہ نہیں ہو سکتا ورنہ خود وہابیہ کے مدارس اور ان کے وعظ کے جلسے اس بیانات خاصہ کے ساتھ ضرور بدعت ہوں گے پھر انہیں کیوں نہیں موقوف کرتے۔عمران کے یہاں تو یہ نظر ہی ہے کہ مجلسِ ندا کی عظمت کے جتنے امور ہیں سب بدعت اور جس میں ان کا مطلب ہو وہ حلال وسنت وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ

امامت کا بیان

امامت دو قسم کی ہے۔صغریٰ کبریٰ۔امامت صغریٰ امامت نماز ہے اس کا بیان انشاء اللہ عزوجل کتاب الصلوٰۃ میں آئے گا۔امامت کبریٰ نبی ﷺ کی نیابت مطلقہ کہ حضور ﷺ کی نیابت سے مسلمانوں کے تمام امور دینی ودنیوی میں حسب شرع تصرف عام کا اختیار رکھے اور غیر معصیت میں اس کی طاعت تمام جہان کے مسلمانوں پر فرض ہو اس امام سے سب مسلمان آزاد یا قاتل بالغ تکلیف ہونا اور قریشی ہونا شرط ہے۔باقی ملحق معصوم ہونا اس کی شرط نہیں۔ان کا شرط ہونا روافض کا مذہب ہے جس سے ان کا یہ مقصد ہے کہ برحق امراء سوا ئمہ ثلاثہ ابوبکر صدیق وعمر فاروق و عثمان غنی رضی اللہ عنہم کی خلافت سے جدا کریں۔حالانکہ ان کی خلافتوں پر تمام صحابہ کرام اجماع ہے۔مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم حضرات حسنین رضی اللہ عنہما نے ان کی خلافتیں تسلیم کیں اور طریعت کی شرط نے مولیٰ علی کو بھی خلیفہ ہونے سے خارج کر دیا۔مولیٰ علی ملحق کیسے ہو سکتے ہیں۔رہی عصمت یا نبیا ہونا تو کسی کا خاصہ ہے۔جس کو ہم پہلے بیان کر آئے۔امام کا معصوم ہونا روافض کا مذہب ہے۔

مسئلہ.....مجتہد مستقل، امامت جبھا امام ہونے کے لئے کافی نہیں بلکہ ضروری ہے کہ عمل ومتدنے اسے امام مقرر کیا ہو یا امام سابق نے۔

مسئلہ.....امام کی اطاعت مطلقاً ہر مسلمان پر فرض ہے جب کہ اس کا حکم شریعت کے خلاف نہ ہو۔خلاف شریعت میں کسی کی اطاعت نہیں۔

مسئلہ.....امام ایسا شخص مقرر کیا جائے جو شجاع اور عالم ہو یا علما کی مدد سے کام کرے۔

مسئلہ.....عورت اور نابالغ کی امامت جائز نہیں اگر نابالغ کو امام سابق نے امام مقرر کر دیا ہو تو اس کے بالغ ہونے کے لئے لوگ ایک والی مقرر کریں کہ وہ احکام جاری کرے اور یہ نابالغ صرف رسمی امام ہوگا اور حقیقتاً اس وقت تک وہ والی امام ہے۔

عقیدہ: نبی ﷺ کے بعد خلیفہ برحق وامام مطلق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق پھر حضرت عمر فاروق پھر حضرت عثمان غنی پھر حضرت مولیٰ علی پھر چھ مہینے سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہم ہوئے۔ان حضرات کو خلفائے راشدین اور آخری خلافت کو خلافت راشدہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضور ﷺ کی سچی نیابت کا پورا حق ادا فرمایا۔

عقیدہ: جو انبیاء مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام تمام مخلوقات انسی وجنی وملک سے افضل صدیق اکبر ہیں پھر عمر فاروق اعظم پھر عثمان غنی پھر مولیٰ علی جو شخص مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو صدیق یا فاروق سے افضل بتائے گمراہ و مذہب ہے۔

عقیدہ: افضل کے یہ معنی ہیں کہ اللہ ﷻ کے یہاں زیادہ عزت و منزل والا ہو اسی کو کثرتِ ثواب سے بھی تعبیر کرتے ہیں نہ کثرتِ اجر کہ بارہا مفضول کیلئے ہوتی ہے۔ حدیث میں ہمراہیانِ سیدنا امام مہدی کی نسبت آیا کہ ان میں ایک لئے پچاس کا اجر ہے۔ صحابہ نے عرض کی ان میں کے پچاس کا یا ہم میں کے فرمایا بلکہ تم میں کے تو اجر ان کا زائد ہوا مگر افضلیت میں وہ صحابہ کے ہمسر بھی نہیں ہو سکتے زیادت درکنار۔ کہاں امام مہدی کی رفاقت اور کہاں حضور سید عالم ﷺ کی صحابیت۔ اس کی نظیر بالتشبیہ یوں سمجھئے کہ سلطان نے کسی مہم پر وزیر اور بعض دیگر افسروں کو بھیجا، اس کی فتح پر ہر افسر کو لاکھ لاکھ روپے انعام دیئے اور وزیر کو خانگی پر جانہ خوشنودی عزل دیا تو انعام نہیں کو زائد مگر کہاں وہ اور کہاں وزیر اعظم کا اعزاز۔

عقیدہ: ان کی خلافت بترتیب فضیلت۔ یعنی جو عند اللہ افضل وہی اول حاکم تھا، یہی پہلے خلافت پا گیا نہ کہ افضلیت برترتیب خلاف یعنی افضل یہ کہ ملک داری و ملک گیری میں زیادہ سلیقہ جیسا آج کل سنی بنے جانے والے تخصیصے کہتے ہیں یوں ہوتا تو فاروق اعظم ﷺ سب سے افضل ہوتے کہ ان کی خلافت کو فرمایا لَمْ نَرَ عَبْقَرِیًّا یَفْرِیْ فَرِیَّہٗ حتی ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ اور صدیق اکبر ﷺ کی خلافت کو فرمایا فِیْ نَوْعِہٖ ضُعْفٌ وَاللّٰہُ یَغْفِرُ لَہٗ۔

عقیدہ: خلافائے اربعہ راشدین کے بعد بقیہ عشرہ مبشرہ حضرت حسنین و اصحاب بدر و اصحاب بیعۃ الرضوان سب افضلیت ہے اور یہ سب قطعی جنتی ہیں۔

عقیدہ: تمام صحابہ کرام ﷺ اہل حق و صلاح ہیں اور عادل۔ ان کا جب ذکر کیا جائے توخیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔

عقیدہ: کسی صحابی کے ساتھ سوءِ عقیدت یا بغض و عداوت کا اعتقاد جہنم ہے کہ وہ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ بغض ہے ایسا شخص رافضی ہے اگرچہ چاروں خلفا کو مانے اور اپنے آپ کو سنی کہے۔ مثلاً امیر معاویہ یا ان کے والد ماجد حضرت ابوسفیان اور والدہ ماجدہ حضرت ہندہ اسی طرح حضرت سیدنا عمرو بن عاص و حضرت مغیرہ بن شعبہ (حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ حتی کہ حضرت وحشی جنہوں نے قبل اسلام حضرت سیدنا سید الشہداء حمزہ ﷺ کو شہید کیا اور بعد اسلام اجنبث الناس خبیث مسیلمہ کذاب ملعون کو واصل جہنم کیا وہ ثم فرمایا کرتے تھے کہ میں نے خیر الناس و شر الناس کو قتل کیا ان میں سے کسی کی شان میں گستاخی نہ ہو اور اس کا قائل رافضی اگرچہ شیخین رضی اللہ عنہما کی توہین کے مثل نہیں ہو سکتی کہ ان کی توہین بلکہ ان کی خلافت سے انکار ہی فقہائے کرام کے نزدیک کفر ہے۔

عقیدہ: کوئی ولی کتنے ہی بڑے مرتبہ کا ہو کسی صحابی کے رتبہ کو نہیں پہنچتا۔

مسئلہ: ..... صحابہ کرام ﷺ کے باہم جو واقعات ہوئے ان میں پڑنا حرام سخت حرام ہے۔ مسلمانوں کو تو یہ چاہئے کہ وہ سب حضرات آقائے دو عالم ﷺ کے جاں نثار اور سچے غلام ہیں۔

عقیدہ: تمام صحابہ کرام علی دارجنی (جو ان میں معافی کوئی تھیں) سب جنتی ہیں۔ وہ جہنم کی بھنک نہ سنیں گے اور ہمیشہ اپنی من مانی مرادوں میں رہیں گے۔ محشر کی وہ بڑی گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کرے گی۔ فرشتے ان کا استقبال کریں گے کہ یہ ہے وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔ یہ سب مضمون قرآن عظیم کا ارشاد ہے۔

عقیدہ: صحابہ کرام ﷺ انبیاء علیہم السلام نہ تھے۔ فرشتہ نہ تھے کہ معصوم ہوں ان میں بعض سے لغزشیں ہوئیں مگر ان کی کسی بات پر گرفت اللہ ﷻ و رسول ﷺ کے خلاف ہے۔ اللہ ﷻ نے سورۂ حدید میں جہاں صحابہ کی دو قسمیں فرمائیں مومنین قبل فتح مکہ اور بعد فتح مکہ اور ان کو ان پر تفضیل دی اور فرمایا کُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی (پ۲۷ ط ع۱۰) سب سے اللہ ﷻ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا یہ ارشاد فرمایا۔ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ (پ۲۷ ط ع۱۰) اللہ ﷻ خوب جانتا ہے کہ جو کچھ تم کرو گے تو جب اس نے ان کے تمام اعمال جان کر حکم فرما دیا کہ ان سب سے ہم جنت بے عذاب و کرامت و ثواب کا وعدہ فرما چکے تو دوسرے کو کیا حق رہا کہ ان کی کسی بات پر طعن کرے۔ کیا طعن کرنے والا اللہ سے بڑھ کر اپنی مستقل

حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔

عقیدہ: امیر معاویہ ؓ مجتہد تھے ان کا مجتہد ہونا حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس ؓ نے حدیث صحیح بخاری میں بیان فرمایا ہے۔ مجتہد سے صواب وخطا دونوں صادر ہوتے ہیں۔ خطا دو قسم ہے۔ "خطا اجتہادی" یہ مجتہد کی شان نہیں اور "خطا اجتہادی" پہ مجتہد سے ہوتی ہے اور اس میں اس پہ عنداللہ اصلاً مواخذہ نہیں مگر اس کا علم دنیا میں ہو وہ دو قسم ہے "خطا مقرر" کی اس کے صاحب پر انکار نہ ہوگا یہ وہ خطا اجتہادی ہے جس سے دین میں کوئی فتور نہ پیدا ہوتا ہو جیسے ہمارے نزدیک مقتدی کا امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنا۔ دوسری "خطا منکر" یہ وہ خطا اجتہادی ہے جس کے صاحب پر انکار کیا جائے گا اور اس کی خطا باعث فتور ہے۔ حضرت امیر معاویہ ؓ کا سیدنا امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے اختلاف اسی قسم کی خطا کا تھا اور فیصلہ وہ جو حضور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سونی علی کی ٹکری اور امیر معاویہ کی مغفرت (ھ)۔

مسئلہ نمبر ا..... یہ جو بعض جاہل کہا کرتے ہیں کہ جب حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ امیر معاویہ ؓ کا نام لیا جائے تو "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" نہ کہا جائے محض باطل و بے اصل ہے۔ علمائے کرام نے صحابہ کے سارے شیعہ کے ساتھ مطلقاً ؓ کہنے کا حکم دیا ہے یا استثنائی شریعت گڑھنا ہے۔

عقیدہ: منہاج نبوت پر خلافت حقہ راشدہ تیس سال رہی کہ سیدنا امام حسن مجتبیٰ ؓ کے چھ مہینے پر ختم ہوگئی پھر امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز ؓ کی خلافت راشدہ ہوئی اور آخر زمانہ میں حضرت سیدنا امام مہدی ؓ ہوں گے۔ امیر معاویہ ؓ اول ملوک اسلام ہیں اسی کی طرف توراۃ مقدس میں اشارہ ہے کہ مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ وَ مُهَاجِرُهٗ طَيْبَةُ وَ مُلْكُهٗ بِالشَّامِ وہ نبی آخر الزمان (ﷺ) مکہ میں پیدا ہوا مگر مدینہ کو ہجرت فرمائے گا اور اس کی سلطنت شام میں ہوگی۔ تو امیر معاویہ ؓ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے مگر کس کی محمد رسول اللہ ﷺ کی سلطنت ہے۔ سیدنا امام حسن مجتبیٰ ؓ نے ایک فوج جرار جان و ثار کے ساتھ عین میدان میں بالقصد وبالاختیار جمع کر دیئے اور خلافت امیر معاویہ کو سپرد کر دی اور ان کے ہاتھ پر بیعت فرمائی اور اس صلح کو حضور اقدس ﷺ نے پسند فرمایا اور اس کی بشارت دی کہ امام حسن ؓ کی نسبت فرمایا اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَيُصْلِحُ اللّٰهُ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ میرا یہ بیٹا سید ہے میں امید فرماتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کے باعث دو بڑے گروہ اسلام میں صلح کرا دے تو امیر معاویہ ؓ پر معاذ اللہ طعن وغیرہ کا طعن کرنا دو حیثیتوں سے حضرت امام حسن مجتبیٰ ؓ بلکہ حضور سید عالم ﷺ بلکہ حضرت عزت جل وعلا پر طعن کرنا ہے۔

عقیدہ: امام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا قطعی جنتی اور یقیناً آخرت میں بھی محمد رسول اللہ ﷺ کی محبوبہ عروس ہیں جو انہیں ایذا دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو ایذا دیتا ہے۔ اور حضرت طلحہ ؓ و حضرت زبیر ؓ تو عشرہ مبشرہ سے ہیں۔ ان صاحبوں سے بھی بمقابلہ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم خطا، اجتہادی واقع ہوئی۔ مگر ان سب نے بلا فرر رجوع فرمائی۔ عرف شرع میں بتوافق مطلقاً مقابلہ امام برحق کو کہتے ہیں عناد ہو خواہ اجتہاد۔ ان حضرات پر یہ حرف جو اس کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ گر وہ امیر معاویہ ؓ پر حسب اصطلاح شرع اطلاق فرمائے بلکہ یہ لفظ ہی ان کے حق میں مفید و معاند و سرکش ہو گیا اور دشنام سمجھا جاتا ہے اب کسی صحابی پر اس کا اطلاق جائز نہیں۔

عقیدہ: امام المومنین حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا بنت الصدیق محبوبہ محبوب رب العالمین جل وعلا ؓ پر معاذ اللہ تہمت لگانے سے اپنی ماں پر زنا کی زبان آلودہ کرنے والا قطعاً یقیناً کافر مرتد ہے اور اس کے سوا اور طعن کرنے والا رافضی تھوائی مبدع، جہنمی۔

عقیدہ: حضرات حسنین رضی اللہ عنہما یقیناً قطعاً دونوں جنت کے سردار ہیں ان میں کسی کی شہادت کا منکر گمراہ بددین ناصبی ہے۔

عقیدہ: یزید پلید فاسق فاجر مرتکب کبائر تھا معاذ اللہ اس سے اور یزیدیت کو سیدنا امام حسین ؓ سے کیا نسبت آج کل وہ بعض گمراہ کہتے ہیں کہ ہمیں ان کے معاملہ میں کیا دخل ہے ہمارے وہ بھی شہزادے وہ بھی شہزادے۔ ایسا کہنے والا مردود فساق ناصبی مستحق جہنم

ہے۔ ہاں یزید کو کافر کہنے اور اس پر لعنت کرنے میں علمائے اہل سنت کے تین قول ہیں اور ہمارے امام اعظم ﷺ کا مسلک سکوت یعنی ہم اسے فاسق فاجر کہنے کے سوا نہ کافر کہیں نہ مسلمان۔

عقیدہ: اہل بیت کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین متقدیان اہل سنت ہیں جو ان سے محبت نہ رکھے مردود ملعون خارجی ہے۔

عقیدہ: ام المومنین مدینہ العلم کبریٰ ام المومنین عائشہ صدیقہ و حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا معنی قطعی جنتی ہیں اور انہیں اور بقیہ امہات مومنات و ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو تمام صحابیات پر فضیلت ہے۔

عقیدہ: ان کی طہارت کی گواہی قرآن عظیم نے دی۔

ولایت کا بیان

ولایت ایک قرب خاص ہے کہ مولیٰ ﷻ اپنے ہر برگزیدہ بندوں کو محض اپنے فضل و کرم سے عطا فرماتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۱..... ولایت وہبی شے ہے نہ کہ اکتسابی مگر ہاں مگر تو سے آدمی خود حاصل کرے البتہ غالباً اعمال حسنہ اس عطیہ الٰہی کے لئے ذریعہ ہوتے ہیں اور بعضوں کو بتدریج مل جاتی ہے۔

مسئلہ نمبر ۲..... ولایت بے علم کو نہیں ملتی خواہ علم بطور ظاہر حاصل کیا ہو یا اس مرتبہ پر پہنچنے سے پیشتر اللہ ﷻ نے اس پر علم منکشف کر دیئے ہوں۔

عقیدہ: تمام اولیاء سے اولین و آخرین سے اولیائے محمدیہ میں یعنی اس امت کے اولیاء افضل ہیں۔ اور تمام اولیاء محمدیین میں سب سے زیادہ معرفت قرب الٰہی میں ملتفا ئے بعد رضی اللہ عنہم ہیں اور ان میں ترتیب وہی ترتیب افضلیت ہے سب سے زیادہ معرفت و قرب صدیق اکبر کو ہے پھر فاروق اعظم پھر ذوالنورین پھر مولیٰ مرتضیٰ کو رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ہاں مرتبہ تکمیل پر حضور اقدس ﷺ نے جانب کمالات نبوت حضرات شیخین کو قائم فرمایا اور جانب کمالات ولایت حضرت مولیٰ مشکل کشا جملہ اولیاء سابقین نے مولیٰ علی ہی کے گھر سے نعمت پائی اور انہیں کے دست نگر تھے اور ہیں اور رہیں گے۔

عقیدہ: طریقت مخالف شریعت نہیں۔ وہ شریعت ہی کا باطنی حصہ ہے۔ بعض جاہل متصوف جو یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ طریقت اور ہے اور شریعت اور محض گمراہی ہے اور اس زعم باطل کے باعث اپنے آپ کو شریعت سے آزاد سمجھتا صریح کفر و الحاد ہے۔

مسئلہ..... دنیا مسلم شریعت کی پابندی سے کوئی ولی کیسا ہی عظیم ہو سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ بعض جہال جو یہ کہہ دیتے ہیں کہ شریعت راستہ ہے راستہ کی حاجت ان کو ہے جو مقصود تک نہ پہنچے ہوں ہم تو پہنچ گئے۔ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی ﷺ نے فرمایا صَدَقُوْا وَصَلُوْا وَلَا كِنْ اِلٰى اَيْنَ اَلْسَّاعِ وہ سچ کہتے ہیں پہنچے مگر کہاں جہنم کو البتہ اگر مجذوبیت سے متعلق تکلیف زائل ہو گئی ہو جیسے نشہ والا تو اس سے قلم شریعت اٹھ جائے گا مگر یہ بھی سمجھ لو جس قسم کا ہوش کا اس کی ایسی باتیں کبھی نہ ہوں گی شریعت کا مقابلہ کبھی نہ کرے گا۔

مسئلہ..... اولیائے کرام کو اللہ ﷻ نے بہت بڑی طاقت دی ہے ان میں جو صاحب ندمت ہیں ان کو تصرف کا اختیار دیا جاتا ہے سیاہ سفید کے مختار بنا دیئے جاتے ہیں یہ حضرات نبی ﷺ کے نچلے نائب ہیں ان کو اختیارات و تصرفات حضور ﷺ کی نیابت میں ملتے ہیں۔ علم غیب ان پر منکشف ہوتے ہیں۔ ان میں بہت کو ماکان و مایکون اور تمام لوح محفوظ پر اطلاع دیتے ہیں مگر یہ سب حضور اقدس ﷺ کے واسطہ و عطا سے۔ بے واسطہ رسول ﷺ کے کوئی فرد نبی کسی غیب پر مطلع نہیں ہو سکتا۔

عقیدہ: کرامت اولیا حق ہے اس کا منکر گمراہ ہے۔

مسئلہ.....مردہ زندہ کرنا اور مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو شفا دینا مشرق سے مغرب تک ساری زمین ایک قدم میں طے کر جانا۔ غرض تمام خوارقِ عادات اولیاء سے ممکن ہیں سوائے اس معجزہ کے جس کا بابت دوسروں کیلئے ممانعت ثابت ہو چکی ہے۔ جیسے قرآن مجید کے مثل کوئی سورت لے آنا یا دنیا میں بیداری میں اللہ ﷻ کے دیدار کا مشرف ہونا۔ اس کا جو اپنے یا کسی ولی کے لئے دعویٰ کرے کافر ہے۔

مسئلہ.....ان سے استمداد و استعانت محبوب ہے۔ یہ مدد مانگنے والے کی مدد فرماتے ہیں۔ چاہے وہ کسی جائز لفظ کے ساتھ ہو۔ رہا ان کو فاعل مستقل جاننا یہ بیشک کفر ہے۔ مسلمان کبھی ایسا خیال نہیں کرتا۔ مسلمان کے فعل کو خواہ اچھے قبیح صورت پر ڈھالنا عادت کا خاصہ ہے۔

مسئلہ.....ان کے مزارات پر حاضری مسلمان کے لئے سعادت و باعثِ برکت ہے۔

مسئلہ.....ان کو دور و نزدیک سے پکارنا سلف صالح کا طریقہ ہے۔

مسئلہ.....اولیائے کرام اپنی قبروں میں حیاتِ ابدی کے ساتھ زندہ ہیں۔ ان کے علم و ادراک وسیع و اعلیٰ پہلے کی بہ نسبت بہت زیادہ قوی ہیں۔

مسئلہ.....انہیں ایصالِ ثواب بہت موجبِ برکات و امر مستحب ہے جسے عرفاء ادب نذر و نیاز کہتے ہیں۔ یہ شرعی نہیں جیسے بادشاہ کو نذر دینا۔ ان میں خصوصاً کیا رہیں شریف کی فاتحہ نہایت عظیم برکت کی چیز ہے۔

مسئلہ.....عرسِ اولیائے کرام یعنی قرآن خوانی و فاتحہ خوانی و دعوت خوانی و صلہ ایصالِ ثواب اچھی چیز ہے۔ رہے منہیات شرعیہ وہ تو ہر حالت میں مذموم ہیں۔ اور مزاراتِ طیبہ کے پاس اور زیادہ مذموم۔

تنبیہ۔ چونکہ عموماً مسلمانوں کو بعد اللہ تعالیٰ اولیائے کرام سے نیازمندی اور مشائخ کے ساتھ انہیں ایک خاص عقیدت ہوتی ہے۔ ان کے سلسلہ میں منسلک ہونے کو اپنے لئے فلاح دارین تصور کرتے ہیں اس وجہ سے زمانہ حال کے وہابی نے لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے یہ جال پھیلا رکھا ہے کہ پیری مریدی بھی شروع کر دی حالانکہ اولیاء کے یہ منکر ہیں۔ لہٰذا جب مرید ہوا ہو تو بھی طرح تحقیق کر لیں ورنہ اگر بد مذہب ہو تو ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔[1]

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نباید داد دست

پیری کے لئے چار شرطیں ہیں قبل از بیعت ان کا پانا فرض ہے اول سنی صحیح العقیدہ ہو۔ دوم اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات سے مسائل کتابوں سے نکال سکے۔ سوم فاسق معلن نہ ہو۔ چہارم اس کا سلسلہ نبی ﷺ تک متصل ہو۔

نَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْاِسْتِقَامَةَ عَلَى الشَّرِيْعَةِ الطَّاهِرَةِ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ. وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

فقیر احمد علی اعظمی عفی عنہ

---

[1] اس سلسلہ میں مکتبہ المدینہ کی حضرت سے شائع شدہ کتاب "پیر اور اس کا مقام" کا مطالعہ فرمائیں۔ (ادارہ)

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الصَّمَدِ الْمُتَفَرِّدِ فِیْ ذَاتِهٖ وَصِفَاتِهٖ فَلَا مِثْلَ لَهٗ وَلَا ضِدَّ لَهٗ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلْاَتَمَّانِ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَحَبِیْبِهٖ سَیِّدِ الْاَنَامِ وَالْمَنِّ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْهِ الْقُرْاٰنَ هُدًی لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ مَا تَعَاقَبَ الْمِلَوَانِ وَعَلٰی مَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ لَاسِیَّمَا الْاَئِمَّةِ الْمُجْتَهِدِیْنَ خُصُوْصًا عَلَی اَفْضَلِهِمْ وَاَعْلَمِهِمُ الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ وَالْهُمَامِ الْاَفْخَمِ الَّذِیْ سَبَقَ اِلٰی مِضْمَارِ الْاِجْتِهَادِ کُلَّ فَارِسٍ وَصَدَقَ عَلَیْهِ لَوْ کَانَ الْعِلْمُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَهٗ رَجُلٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ سَیِّدُنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ النُّعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ قَدَّسَ اللّٰهُ بِهٖ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ. فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ وَاَعْطَانَا الْحُسْنٰی وَ زِیَادَةً فَاَحْرَزَ وَعَلَیْنَا لَهُمْ وَبِهِمْ بِاَرْحَمِ الرَّاحِمِیْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ O

تمہید

ایک وہ زمانہ تھا کہ ہر مسلمان اتنا علم رکھتا جو اس کی ضروریات کو کافی ہو۔ بفضلہ تعالیٰ ملا بکثرت موجود تھے جو نہ علوم ہونا ان سے آسانی دریافت کر لیتے حتیٰ کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا تھا کہ تمہارے بازار میں وہی شریعہ وفروخت کریں جو دین میں تفقہ ہوں (رواہ الترمذی عن الطباء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب عن ابیہ عن جدہ) پھر جس قدر زمانہ نبوت ﷺ سے بعد ہوتا گیا اسی قدر علم کی کمی ہوتی رہی اب وہ زمانہ آ گیا کہ عوام تو عوام بہت سے وہ جو علما کہلاتے ہیں۔ روزمرہ کے ضروری جزئیات حتیٰ کہ فرائض وواجبات سے ناواقف اور جتنا جانتے ہیں اس پر بھی عمل سے منحرف کہ ان کو دیکھ کر عوام کو سیکھنے اور عمل کرنے کا موقع ملتا اسی قلت علم و بے پروائی کا نتیجہ ہے کہ بہت سے ایسے مسائل جن سے واقف نہیں انکار کر بیٹھتے ہیں حالانکہ خود علم رکھتے ہیں کہ جان کس نہ سیکھنے کا شوق کہ جاننے والوں سے دریافت کریں نہ علما کی خدمت میں حاضر رہنے کہ ان کی صحبت باعث برکت بھی ہے اور مسائل جاننے کا ذریعہ بھی اور اردو میں کوئی ایسی کتاب کہ سلیس عام فہم کامل اتم ہو اب تک شائع نہ ہوئی بعض میں بہت تھوڑے مسائل کہ روزمرہ کی ضروری باتیں بھی ان میں کافی طور پر نہیں اور بعض میں الٹا ہدایت کی بجائے ضلالت۔

لاجرم ایک ایسی کتاب کی بے حد ضرورت ہے کہ کم پڑھے اس سے فائدہ اٹھائیں۔

لہٰذا بنظر فیض خواہی مسلمانان اور متمنائے السَّبِیْلُ النَّصِیْحُ لِکُلِّ مُسْلِمٍ مولیٰ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے اس مہم عظیم کی طرف متوجہ ہوا۔ حالانکہ میں خوب جانتا ہوں کہ نہ میرا منصب نہ میں اس کام کے لائق نہ اتنی فرصت کہ پورا وقت صرف کر کے اس کام کو انجام دوں وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

(1) اس کتاب میں حتی الوسع یہ کوشش ہوئی کہ عبارت بہت آسان ہو کہ سمجھنے میں دقت نہ ہو اور کم علم اور عجمی اور بچے بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔ پھر بھی علم بہت مشکل چیز ہے یہ ممکن نہیں کہ علمی دشواریاں بالکل جاتی رہیں ضرور بہت سے مواقع ایسے بھی آئیں گے کہ اہل علم سے سمجھنے کی حاجت ہوئی کم از کم اتنا نفع ضرور ہوگا کہ اس کا بیان نہیں متنبہ کرے گا اور نہ سمجھنے والوں کی طرف رجوع کی توجہ دلائے گا۔

(2) اس کتاب میں مسائل کی دلیلیں نہ لکھی جائیں گی اول تو دلیلوں کا سمجھنا ہر شخص کا کام نہیں دوسرے دلیلوں کی وجہ سے اکثر ایسی الجھن پڑ جاتی ہے کہ اصل مسئلہ سمجھنا دشوار ہو جاتا ہے لہٰذا ہر مسئلے میں خالص مشخ حکم بیان کر دیا جائے گا اور اگر کسی صاحب کو دلائل کا شوق ہو تو فتاویٰ

رضویہ شریف کا مطالعہ کریں اس میں ہر مسئلہ کی ایسی تحقیق کی گئی ہے۔ جس کی نظیر آج تک دنیا میں موجود نہیں اور اس میں ہزارہا ایسے مسائل ملیں گے جن سے علماء کے کان بھی آشنا نہیں۔

(3) اس کتاب میں حتی الوسع اختلافات کا بیان نہ ہوگا کہ عوام کے سامنے جب دو مختلف باتیں پیش ہوں تو ذہن متحیر ہوگا کہ عمل کس پر کریں اور بحث سے خواہش کے بندے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جس میں اپنا فائدہ دیکھتے ہیں اسے اختیار کر لیتے ہیں یہ سمجھ کر نہیں کہ یہی حق ہے بلکہ یہ خیال کر کے کہ اس میں اپنا مطلب حاصل ہوتا ہے پھر جب کبھی دوسرے میں اپنا فائدہ دیکھا تو اسے اختیار کر لیا اور یہ جائز ہے کہ اتباعِ شریعت نہیں بلکہ اتباعِ نفس ہے لہٰذا ہر مسئلہ میں مفتیٰ بہ صحیح راجح قول بیان کیا جائے گا کہ بالوقت ہر شخص عمل کر سکے اللہ عزوجل توفیق دے اور مسلمانوں کو اس سے فائدہ پہنچائے اور اس بے بضاعت کی کوشش قبول فرمائے۔

وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهِ الْمُخْتَارِ وَاٰلِهِ الْاَطْهَارِ وَصَحْبِهِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَخُلَفَائِهِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَصْهَارِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ وَهَا اَنَا اَشْرَعُ فِي الْمَقْصُوْدِ بِتَوْفِيْقِ الْمَلِكِ الْمَعْبُوْدِ.

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (پ۲۷ الذّٰریٰت ۵۶)

میں نے جن اور آدمی اپنے ہی لیے بنائے کہ میری عبادت کریں (ترجمہ کنزالایمان)

ہر تھوڑی سی عقل والا بھی جانتا ہے کہ جو چیز جس کام کے لئے بنائی جائے اگر اس کام میں نہ آئے تو بے کار ہے تو جب انسان اپنے خالق و مالک کو نہ پہچنے اس کی بندگی و عبادت نہ کرے وہ دام کا آدمی ہے پیسہ کا آدمی نہیں بلکہ ایک بے کار چیز ہے تو معلوم ہوا کہ عبادت ہی سے آدمی آدمی ہے اور اسی سے فلاح دینوی و نجات اخروی ہے لہٰذا ہر انسان کے لئے عبادت کے اقسام و ارکان و شرائط و احکام کا جاننا ضروری ہے کہ بے علم عمل ناممکن ہے اسی وجہ سے علم سیکھنا فرض ہے عبادت کی اصل ایمان ہے بغیر ایمان عبادت بے کار کہ جڑ ہی نہ رہی تو نتائج کہاں سے مترتب ہوں درخت اسی وقت پھول پھل لاتا ہے کہ اس کی جڑ قائم ہو جڑ جدا ہونے کے بعد آگ کی خوراک ہو جاتا ہے اسی طرح کافر کا کوئی عبادت کرے اس کا سارا کیا دھرا برباد اور وہ جہنم کا ایندھن۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا (پ۱۹ الفرقان ۲۳)

اور جو کچھ انہوں نے کام کیے تھے ہم نے قصد فرما کر انہیں باریک باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذرے کر دیا کہ روزن کی دھوپ میں نظر آتے ہیں (ترجمہ کنزالایمان)۔ جب آدمی مسلمان ہو لیا تو اس کے ذمہ دو قسم کی عبادتیں فرض ہوئیں ایک وہ کہ جوارح سے متعلق ہے دوسری جس کا تعلق قلب سے ہے قسم دوم کے احکام و مناصف علم سلوک میں بیان ہوتے ہیں اور قسم اول سے قطعہ بحث کرنا ہے اور میں اس کتاب میں بالفعل قسم اول ہی کو بیان کرنا چاہتا ہوں پھر جس عبادت کو جوارح یعنی ظاہر بدن سے تعلق ہے وہ قسم ہے

یا وہ معاملہ کے بندے اور خاص اس کے رب کے درمیان ہے بندوں کے باہمی کسی کام کا نام نہ لیا گیا نہ اس کی ادا میں مستقل ہو جیسے نماز و روزہ و حج وغیرہ کہ ہر ایک بلا شرکت غیرے انہیں ادا کر سکتا ہے خواہ دوسروں کی شرکت کی ضرورت ہو جیسے نماز جماعت و جمعہ و عیدین میں کہ بے جماعت ناممکن ہیں مگر اس سے سب کا مقصود بخش عبادت معبود ہے نہ کہ آپس کے کسی کام کا بنانا۔

دوسری قسم وہ کہ بندوں کے باہمی تعلقات ہی کی اصلاح اس میں مدنظر ہے جیسے نکاح یا خرید و فروخت وغیرہ۔ **پہلی قسم کو عبادت دوسری کو معاملات کہتے ہیں۔** اگرچہ کوئی دینوی نفع پر ظاہر مترتب نہ ہو اور معاملات میں ضرور دینوی فائدے ظاہر موجود ہیں بلکہ یہی پہلو غالب ہے مگر عبادت دونوں ہیں کہ معاملات بھی اگر خدا اور رسول کے حکم کے موافق کئے جائیں تو استحقاق ثواب ہے ورنہ گناہ اور سب

عذاب۔ قسم اول یعنی عبادات چار ہیں۔ نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ ان سب میں اہم و اعظم نماز ہے اور یہ عبادت اللہ ﷻ کو بہت محبوب ہے۔ لہٰذا ہم کو چاہیے کہ سب سے پہلے اسی کو بیان کریں مگر نماز پڑھنے سے پہلے نماز کی طاہر اور پاک ہونا ضروری ہے کو طہارت نماز کی کنجی ہے لہٰذا پہلے طہارت کے مسائل بیان کئے جائیں اس کے بعد نماز کے مسائل بیان ہوں گے۔

کِتَابُ الطَّہارۃ

نماز کے لئے طہارت ایسی ضروری چیز ہے کہ بے اس کے نماز ہوتی ہی نہیں بلکہ جان بوجھ کر بے طہارت نماز ادا کرنے کو علماء کفر لکھتے ہیں اور کیوں نہ ہو کہ اس پر وضو والے نے تسلسل سے نماز پڑھنے والے نے عبادت کی ہے اور نور تین کی۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت۔ اس حدیث کو امام احمد و حمزہ اللہ علیہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ایک روز نبی کریم ﷺ صبح کی نماز میں سورۂ روم پڑھ رہے تھے اور تلاوت لکھا لہٰذا نماز ادا فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا جو تمہارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اچھی طرح طہارت نہیں کرتے انہیں کی وجہ سے امام کو قرات میں شبہ پڑتا ہے اس حدیث کو نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے محیب بن ابی روح رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کیا جب بغیر کامل طہارت نماز پڑھنے کا یہ وبال ہے تو بے طہارت نماز پڑھنے کی نحوست کا کیا پوچھنا ایک حدیث میں فرمایا۔ طہارت نصف ایمان ہے۔ اس حدیث کو ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے

طہارت کی دو قسمیں ہیں صغریٰ۔ کبریٰ۔ طہارت صغریٰ وضو ہے اور کبریٰ تسل جن چیزوں سے صرف وضو لازم ہوتا ہے ان کو حدث اصغر کہتے ہیں اور جن سے تسل فرض ہو ان کو حدث اکبر۔ ان سب کا اور ان کے متعلقات کا تفصیلاً ذکر کیا جائے گا۔

تنبیہ: چند ضروری اصطلاحات قابل ذکر ہیں کہ ان کے بغیر کام نہیں پڑتا ہے۔

فرض اعتقادی۔ جو دلیل قطعی سے ثابت ہو (یعنی قطعی دلیل سے جس میں کوئی شبہ نہ ہو) اس کا انکار کرنے والا ائمہ حنفیہ کے نزدیک مطلقاً کافر ہے اور اگر اس کی فرضیت دین اسلام کے عام خاص پر روشن واضح مسئلہ ہو جب تو اس کے منکر کے کفر پر اجماع قطعی ہے یا یہ کہ جو اس منکر کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے اور بیمار حال جو کسی فرض اعتقادی کو بلا عذر صحیح شرعی قصداً ایک بار بھی چھوڑے فاسق و مرتکب کبیرہ و مستحق عذاب نار ہے۔ جیسے نماز کو ع جیو۔

فرض عملی۔ وہ جس کا ثبوت تو یہ قطعی نہ ہو مگر نظر مجتہد میں حکم دلائل شرعیہ جزم ہے کہ بے اس کے کیے آدمی ہری الذمہ نہ ہوگا یہاں تک کہ اگر وہ کسی عبادت کے اندر فرض ہے تو وہ عبادت بے اس کے باطل و کالعدم ہوگی اس کا بے پڑھا نہ فسق و گمراہی ہے ہاں اگر کوئی شخص کہ دلائل شرعیہ میں نظر کا اہل ہے۔ دلیل شرعی سے اس کا انکار کرے تو کر سکتا ہے جیسے ائمہ مجتہدین کے اختلافات کہ ایک امام کسی چیز کو فرض کہتے ہیں اور دوسرے نہیں مثلاً حنفیہ کے نزدیک چوتھائی سر کا مسح وضو میں فرض ہے اور شافعیہ کے نزدیک ایک بال کا اور مالکیہ کے نزدیک پورے سر کا۔ حنفیہ کے نزدیک وضو میں تسم ثلثہ کا دھونا اور نیت سنت ہے اور شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک فرض اور ان کے سوا اور بہت سی مثالیں ہیں۔ اس فرض عملی میں ہر شخص اس کی پیروی کرے جس کا مقلد ہے اپنے امام کے خلاف بلا ضرورت شرعی دوسرے کی پیروی جائز نہیں۔

واجب اعتقادی۔ وہ کہ دلیل ظنی سے اس کی ضرورت ثابت ہو۔ فرض عملی و واجب عملی اس کی دو قسمیں ہیں اور وہ انہیں دو میں منحصر۔

واجب عملی۔ وہ واجب اعتقادی کہ بے اس کے کیے بھی بری الذمہ ہونے کا احتمال ہو مگر غالب ظن اس کی ضرورت پر ہے اور اگر کسی عبادت میں اس کا بجالانا درکار ہو تو عبادت بے اس کے ناقص رہے مگر ادا ہو جائے مجتہد دلیل شرعی سے واجب کا انکار کر سکتا ہے اور کسی واجب کا

ایک بار بھی قصداً چھوڑ دیا تو گناہ صغیرہ ہے اور چند بار ترک کرنا کبیرہ۔

سنت مؤکدہ۔ وہ جس کو حضور اقدس ﷺ نے ہمیشہ کیا ہو۔ البتہ بیانِ جواز کے واسطے کبھی ترک بھی فرمایا ہو یا اس کے کرنے کی تاکید فرمائی ہو مگر جانب ترک بالکل مسدود نہ فرمائی ہو اس کا ترک کرنا ثواب ہونا اور کرنا ثواب پر عتاب اور اس کی عادت پر استحقاق عذاب۔

سنت غیر مؤکدہ۔ وہ کہ نظرِ شرع میں ایسی مطلوب ہو کہ اس کے ترک کو ناپسند رکھے مگر بایں تک کہ اس پر وعیدِ عذاب فرمائے عام ازیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے اس پر مداومت فرمائی یا نہیں اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا اگر چہ عادۃً ہو موجبِ عتاب نہیں۔

مستحب۔ وہ کہ نظرِ شرع میں پسند ہو مگر ترک پر کچھ ناپسندی نہ ہو خواہ خود حضور اقدس ﷺ نے اسے کیا یا اس کی ترغیب دی یا علمائے کرام نے پسند فرمایا اگر چہ احادیث میں اس کا ذکر نہ آیا۔ اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر عتاب نہیں۔

مباح۔ وہ جس کا کرنا اور نہ کرنا یکساں ہو۔

حرام قطعی۔ پیشِ کا مقابل ہے اس کا ایک بار بھی قصداً کرنا گناہِ کبیرہ یعنی فسق ہے اور پیشِ فرض وواجب۔

مکروہ تحریمی۔ یہ واجب کا مقابل ہے اس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے اگر چہ اس کا کرنا گناہ حرام سے کم ہے اور چند بار اس کا عتاب کبیرہ ہے۔

اسائت۔ جس کا کرنا برا ہو اور ادا کرنے والا مستحقِ عتاب اور التزامِ فعل پر استحقاقِ عذاب یہ سنتِ مؤکدہ کے مقابل ہے۔

مکروہ تنزیہی۔ جس کا کرنا شرع کو پسند نہیں مگر اس حد تک کہ اس پر وعیدِ عذاب نہ فرمائے یہ سنتِ غیر مؤکدہ کے مقابل ہے۔

خلافِ اولیٰ۔ وہ کہ کرنا بہتر تھا کیا تو کچھ مضائقہ و عتاب نہیں۔ یہ مستحب کا مقابل ہے۔

ان کے بیان میں مبارتیں مختلف ہیں مگر یہی معرِ تحقیق ہے۔ وللّٰہ الحمد حمدًا کثیرًا مبارکًا فیہ مبارکًا علیہ کما یحبُّ ربُّنا ویرضٰی

وضو کا بیان

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ (پ ۶ المائدہ ۶)

اے ایمان والو جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سر کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھوؤ (ترجمہ کنز الایمان)

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ فضائلِ وضو میں چند احادیث ذکر کی جائیں پھر اس کے متعلق احکامِ فقہی کا بیان ہو۔

حدیث ۱..... امام بخاری و امام مسلم رحمہما اللہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں قیامت کے دن میری امت اس حالت میں پہچانی جائے گی کہ منہ اور ہاتھ پاؤں آثارِ وضو سے چمکتے ہوں گے تو جس سے ہو سکے چمک زیادہ کرے۔

حدیث ۲..... صحیح مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور سید عالم ﷺ نے صحابۂ کرام سے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتادوں جس کے سبب اللہ عزوجل خطائیں محو فرماتا اور درجات بلند کرتا ہے عرض کی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم فرمایا جس وقت وضو ناگوار ہوتا ہے اس وقت وضو کے کامل کرنا اور مسجدوں کی طرف قدموں کی کثرت اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار اس کا ثواب ایسا ہے جیسا غازی سرحد پر حمایتِ بلادِ اسلام کے لئے گھوڑا باندھنے کا۔

حدیث ۳..... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ مومن بندہ جب وضو کرتا ہے

کلی کرنے سے منہ کے گناہ گر جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈال کر صاف کیا تو ناک کے گناہ نکل گئے اور جب منہ دھویا تو اس کے چہرہ کے گناہ نکلے یہاں تک کہ پلکوں کے نکلے اور جب ہاتھ دھوئے تو ہاتھوں کے گناہ نکلے یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں سے نکلے اور جب سر کا مسح کیا تو سر کے گناہ نکلے یہاں تک کہ کانوں سے نکلے اور جب پاؤں دھوئے تو پاؤں کی خطائیں نکلیں یہاں تک کہ ناخنوں سے پھر اس کا مسجد کو جانا اور نماز مزید برآں۔

حدیث ۴.....بزار رحمۃ اللہ علیہ نے بسند حسن سے روایت کی کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام حمران سے وضو کے لئے پانی مانگا اور سردی کی رات میں باہر جانا چاہتے تھے حمران کہتے ہیں میں پانی لایا انہیں نے منہ ہاتھ دھوئے تو میں نے کہا کہ اللہ تجھے آپ کو عافیت کرے رات تو بہت ٹھنڈی ہے اس پر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو بندہ وضو کے کامل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے۔

حدیث ۵.....طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اوسط میں حضرت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سخت سردی میں کامل وضو کرے اس کے لئے دوگنا ثواب ہے۔

حدیث ۶.....امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایک ایک بار وضو کرے تو یہ ضروری بات ہے اور جو دو دو بار وضو کرے اس کو دوگنا ثواب اور جو تین تین بار وضو کرے تو میرا اور اگلے نبیوں کا وضو ہے۔

حدیث ۷.....صحیح مسلم میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو مسلمان وضو کرے اور اچھا وضو کرے پھر کھڑا ہو اور دل و ظاہر سے متوجہ ہو کر دو رکعت نماز پڑھے اس کے لئے جنت واجب ہوتی ہے۔

حدیث ۸.....مسلم میں حضرت امیر المومنین فاروق اعظم عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو کوئی وضو کرے اور کامل وضو کرے پھر یہ پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔

حدیث ۹.....ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو پر وضو کرے اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔

حدیث ۱۰.....ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح میں راوی کہ عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ایک دن صبح کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا اے بلال! کس عمل کے سبب جنت میں تو مجھ سے آگے آگے جا رہا تھا میں رات جنت میں گیا تو تیرے پاؤں کی آہٹ اپنے آگے پائی۔ بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں جب اذان کہتا اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھ لیتا اور میرا جب کبھی وضو ٹوٹتا وضو کر لیا کرتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی سبب سے۔

حدیث ۱۱.....ترمذی و ابن ماجہ رحمہما اللہ سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بسم اللہ نہ پڑھی اس کا وضو نہیں یعنی وضو کے کامل نہیں اس کے معنی وہ ہیں جو دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا

حدیث ۱۲.....دار قطنی اور بیہقی رحمہما اللہ اپنی سنن میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے بسم اللہ کہہ کر وضو کیا سر سے پاؤں تک کا سارا بدن پاک ہو گیا اور جس نے بغیر بسم اللہ وضو کیا اس کا تہائی بدن پاک ہوگا جتنے پر پانی گزرا۔

حدیث ۱۳.....امام بخاری و مسلم رحمہما اللہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب کوئی خواب سے بیدار ہو تو وضو کرے اور تین بار ناک صاف کرے کہ شیطان اس کے نتھنے پر رات گزارتا ہے۔

حدیث ۱۴..... طبرانی رحمۃ اللہ علیہ باسناد حسن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے راوی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری امت پر شاق ہوگا تو میں ان کو ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا امر فرما دیتا (یعنی فرض کر دیتا اور بعض روایتوں میں ہے فرض کی آتی)

حدیث ۱۵..... اسی طبرانی کی ایک روایت میں ہے کہ سید عالم ﷺ کسی نماز کے لئے تشریف نہ لے جاتے تا جبکہ مسواک نہ فرما لیتے۔

حدیث ۱۶..... صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ حضور ﷺ باہر سے جب گھر میں تشریف لاتے تو سب سے پہلا کام مسواک کرنا ہوتا۔

حدیث ۱۷..... امام احمد ابن حنبر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول ﷺ نے فرمایا کو مسواک کا التزام رکھو کہ وہ سبب ہے منہ کی صفائی اور رب تبارک وتعالیٰ کی رضا کا۔

حدیث ۱۸..... ابو نعیم میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو رکعتیں جو مسواک کر کے پڑھی جائیں افضل ہیں، بے مسواک کی ستر رکعتوں سے"۔

حدیث ۱۹..... اور ایک روایت میں ہے کہ جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے افضل ہیں بے مسواک کیے پڑھی گئی ستر سے افضل ہے۔

حدیث ۲۰..... مشکوٰۃ میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ دس چیزیں فطرت سے ہیں۔ (یعنی ان کا حکم ہر شریعت میں تھا) (1) مونچھیں کترنا (2) اور ڈاڑھی بڑھانا (3) مسواک کرنا (4) ناک میں پانی ڈالنا (5) ناخن ترشانا (6) انگلیوں کی چنتیں دھونا (7) بغل کے بال دور کرنا (8) موئے زیر ناف مونڈنا (9) استنجا کرنا (10) کلی کرنا۔

حدیث ۲۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بندہ جب مسواک کر لیتا ہے پھر نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو کر قرأت سنتا ہے پھر اس سے قریب ہوتا ہے یہاں تک کہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے۔ مشائخ کرام فرماتے ہیں کہ جو شخص مسواک کا عادی ہو مرتے وقت اسے کلمہ پڑھنا نصیب ہوگا اور جو افیون کھاتا ہو مرتے وقت اسے کلمہ نصیب نہ ہوگا۔

احکام فقہیہ:۔ وہ آیہ کریمہ جو وضو کے متعلق ہے اس سے یہ بات کہ وضو میں چار فرض ہیں۔

(1) منہ دھونا

(2) کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا

(3) سر کا مسح کرنا

(4) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کا دھونا

فائدہ: کسی عضو کے دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس عضو کے ہر حصہ پر کم سے کم دو بوند پانی پہنچائے۔ بھیگے جانے یا تیل کی طرح پانی چپڑ لینے یا ایک آدھ بوند بہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اس سے وضو یا غسل ادا ہوگا۔ اس امر کا لحاظ بہت ضروری ہے لوگ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے اور نمازیں اکارت جاتی ہیں۔ جن میں بعض جگہیں ایسی ہیں کہ جب تک ان کا خاص خیال نہ کیا جائے ان پر پانی نہ پہنچے گا جس کی تشریح ہر عضو میں بیان کی جائے گی کسی جگہ موضع حد یہ تری پہنچنے کو کہتے ہیں۔ منہ دھونا شروع پیدائش سے (یعنی جہاں سے بال جنمی اگتا ہو) خوزی تک طول میں اور عرض میں ایک کان سے دوسرے کان تک منہ ہے اس حد کے اندر جلد کے ہر حصہ پر ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۱.....جس کے سر کے، گھنے حصے کے بال گر گئے یا جلے نہیں اس پر وہیں تک منہ دھونا فرض ہے جہاں تک عادۃً بال ہوتے ہیں اور اگر عادۃً جہاں تک بال ہوتے ہیں اس سے نیچے تک کسی کے بال جلے تو ان زائد بالوں کا جڑ تک دھونا فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۲.....مونچھوں یا بھوؤں یا پلکوں کے بال گھنے ہوں کہ کھال بالکل نہ دکھائی دے تو جلد کا دھونا فرض نہیں بالوں کا دھونا فرض ہے اور اگر ان جگہوں کے بال گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا بھی فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۳.....اگر مونچھیں بڑھ کر لبوں کو چھپالیں تو اگرچہ گھنی ہوں مونچھیں بنا کر لب کا دھونا فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۴.....داڑھی کے بال گر گئے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض ہے اور اگر گئے ہوں تو گھنے کی طرف دبانے سے جس قدر چہرے کے گرد سے میں آئیں ان کا دھونا فرض ہے اور جڑوں کا دھونا فرض نہیں اور جو جلتے سے نیچے ہوں ان کا دھونا ضروری نہیں اور اگر کچھ حصہ میں گھنے ہوں اور کچھ پھدرے تو جہاں گھنے ہوں وہاں بال اور جہاں پھدرے ہوں اس کی جگہ جلد کا دھونا فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۵.....لبوں کا وہ حصہ جو عادۃً لب بند کرنے کے بعد ظاہر رہتا ہے اس کا دھونا فرض ہے۔ تو اگر کوئی شوب زور سے لب بند کر لے کہ اس میں کا کچھ حصہ چھپ گیا کہ اس پر پانی نہ پہنچا یا گلی کی کہ دھل جاتا تو وضو نہ ہوا۔ ہاں وہ حصہ جو عادۃً منہ بند کرنے میں ظاہر نہیں ہوتا اس کا دھونا فرض نہیں۔

مسئلہ نمبر ۶.....رخسار اور کان کے بیچ میں جو جگہ ہے جسے کنپٹی کہتے ہیں اس کا دھونا فرض ہے ہاں اس حصہ میں جتنی جگہ داڑھی کے گھنے بال ہوں وہاں بالوں کا اور جہاں بال نہ ہوں یا گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۷.....نتھ کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اس میں پانی کا پہنچانا فرض ہے۔ اگر نتھ ہو تو پانی ڈالنے میں نتھ کو حرکت دے۔ ورنہ ضروری نہیں۔

مسئلہ نمبر ۸.....آنکھوں کے ڈھیلے اور پپوٹوں کی اندرونی سطح کا دھونا کچھ درکار نہیں بلکہ نہ چاہئے کہ مضر ہے۔

مسئلہ نمبر ۹.....منہ دھوتے وقت آنکھیں زور سے میچ لیں کہ پلک کے متصل ایک خفیف سی گرہ بند ہو گئی اور اس پر پانی نہ بہا اور وہ عادۃً بند کرنے سے ظاہر رہتی ہو تو وضو ہو جائے گا مگر بہا کرنا نہیں چاہئے اور اگر کچھ زیادہ دھلنے سے رہ گیا تو وضو نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۱۰.....آنکھ کے کونے پر پانی بہانا فرض ہے مگر سرمہ کا جرم کونے یا پلک میں رہ گیا اور وضو کر لیا اور اطلاع نہ ہوئی اور نماز پڑھ لی تو حرج نہیں نماز ہو گئی وضو بھی ہو گیا اور اگر معلوم ہے تو اسے چھڑا کر پانی بہانا ضروری ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۱.....پلک کا بہر بال پر دھونا فرض ہے اگر اس میں کچھ روغن یا کوئی سخت چیز جم گئی ہو تو چھڑانا فرض ہے۔

ہاتھ دھونا: اس حکم میں کہنیاں بھی داخل ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۲.....اگر کہنیوں سے ناخن تک کوئی جگہ ذرہ بھر بھی دھلنے سے رہ جائے گی وضو نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۱۳.....یہ قسم کے جائز نہ جائز گنے، چھلے، انگوٹھیاں، پہنچیاں، کنگن کانچ، لاکھ وغیرہ کی چوڑیاں ریشم کے لچھے وغیرہ اگر اتنے تنگ ہوں کہ نیچے پانی نہ پہنچ تو ناکا کر دھونا فرض ہے اور اگر صرف ہلا کر دھونے سے پانی پہنچا تا ہو تو حرکت دینا ضروری ہے اور اگر ڈھیلے ہوں کہ بے ہلائے بھی نیچے پانی بہہ جائے گا تو کچھ ضروری نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۴.....ہاتھوں کی آنکھیں گھائیں، انگلیوں کی کروٹیں ہاتھوں کے اندر جو جگہ خالی ہے کٹانی کا بہر بال جڑ سے نوک تک ان سب پر پانی بہانا ضروری ہے۔ اگر کچھ بھی رہ گیا بالوں کی جڑوں پر پانی نہ گیا کسی ایک بال کی نوک پر نہ بہا وضو نہ ہوا مگر ہاتھوں کے اندر کا میل

معاف ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۵..... بجائے پانچ کے چھ انگلیاں ہیں تو سب کا دھونا فرض ہے اور اگر ایک موٹھے پر دو ہاتھ نکلے تو جو پورا ہے اس کا دھونا فرض ہے اور اس دوسرے کا دھونا فرض نہیں مستحب ہے مگر اس کا دھونا جو اصل کی اس کے ہاتھ کے موضع فرض سے متصل ہے اتنے کا دھونا فرض ہے۔

سر کا مسح: چوتھائی سر کا مسح فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۶..... مسح کرنے کیلئے ہاتھ تر ہونا چاہئے خواہ ہاتھ میں تری اعضا کے دھونے کے بعد رہ گئی ہو یا نئے پانی سے ہاتھ تر کر لیا ہو۔

مسئلہ نمبر ۱۷..... کسی عضو کے مسح کے بعد جو ہاتھ میں تری باقی رہ جائے گی وہ دوسرے عضو کے مسح کے لئے کافی نہ ہوگی۔

مسئلہ نمبر ۱۸..... سر پر بال نہ ہوں تو جلد کی چوتھائی اور جو بال ہوں تو خالص سر کے بالوں کی چوتھائی کا مسح فرض ہے اور سر کا مسح اسی کو کہتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۹..... عمامے "ٹوپی" دوپٹے پر مسح کافی نہیں ہاں اگر ٹوپی دوہرا باریک ہو کہ تری پہونچ کر چوتھائی سر کو تر کر دے تو مسح ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۲۰..... سر کے جو بال لٹک رہے ہوں ان پر مسح کرنے سے مسح نہ ہوگا۔

چوتھا فرض: پاؤں کا ٹخنوں سمیت ایک دفعہ دھونا۔

مسئلہ نمبر ۲۱..... پہلے اور پاؤں کے ٹخنوں کا وہی حکم ہے اوپر بیان کیا گیا ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۲..... بعض لوگ کسی بیماری کی وجہ سے پاؤں کے انگوٹھوں میں اس قدر کھینچ کر گلا ہوا باندھ دیتے ہیں کہ پانی کا بہانا دشوار ہے دھوئے کے پیچھے بھی نہیں ہوتا ان کو اس سے بچنا لازم ہے کہ اس صورت میں وضو نہیں ہوتا۔

مسئلہ نمبر ۲۳..... گھٹیاں اور گلیوں کی کروٹیں "گلوئے" ایڑیاں "کونچیں" سب کا دھونا فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۴..... جن اعضا کا دھونا فرض ہے ان پر پانی بہانا شرط ہے یہ ضروری نہیں کہ قصداً پانی بہائے اگر بارش کا قصداً یا اتفاقاً بھی ان پر پانی بہ جائے (مثلاً بیٹھا رہا اور اتفاقاً بارش ہو گئی) وضو کے لئے کافی ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۵..... جس چیز کی آدمی کو عموماً ضرورت پڑتی رہتی ہے اور اس کی گاڑھت وہ اعتیان میں حرج ہو مثلاً موٹے کپڑے کے اندر یا اوپر یا اور کسی دھونے کی جگہ پر ان کے لگے رہ جانے سے اگر چہ چرم دار ہو اگر اس کے نیچے پانی نہ پہنچے اگر چہ سخت چیز ہو وضو ہو جائے گا جیسے پکے کے کوٹنے والوں کے لئے آٹا، رنگریز کے لئے رنگ کا جرم عورتوں کے لئے مہندی کا جرم اسی طرح جن کا میل مٹی غبار بھی مچھر کی بیٹ وغیرہ۔

مسئلہ نمبر ۲۶..... کسی جگہ چھالا تھا اور وہ سوکھ گیا مگر اس کی کھال جدا نہ ہوئی تو کھال جدا کر کے پانی بہانا ضروری نہیں بلکہ اسی چھالے کی کھال پر پانی بہا لینا کافی ہے مگر اس کو جدا کر دیا تو اب بھی اس پر پانی بہانا ضروری نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۷..... پھٹی کان اعضائے وضو پر چپکا رہ گیا وضو ہو گیا کہ پانی اس کے نیچے پہنچ گیا۔

وضو کی سنتیں:۔

مسئلہ نمبر ۲۸..... وضو پر ثواب پانے کے لئے حکم الٰہی بجالانے کی نیت سے وضو کرنا ضروری ہے ورنہ وضو ہو جائے گا ثواب نہ پائے گا۔

مسئلہ نمبر ۲۹..... بسم اللہ[1] سے شروع کرے اور اگر وضو سے پہلے استنجا کرتے تو قبل استنجا، کے بھی بسم اللہ کہے مگر پاخانہ میں جانے والا بدن کھولنے سے پہلے کہے کہ نجاست کی جگہ اور بعد ستر کھولنے کے زبان سے ذکر الٰہی منع ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۰..... اور شروع یوں کرے کہ پہلے ہاتھوں کو گٹوں تک[2] تین تین بار دھوئے۔

مسئلہ نمبر ۳۱..... اگر پانی بڑے برتن میں ہو اور کوئی چھوٹا برتن بھی نہیں کہ اس میں پانی نکال کر ہاتھ دھوئے تو اسے چاہئے کہ بائیں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر صرف وہ انگلیاں پانی میں ڈالے قلیل کا کوئی حصہ۔ پانی میں نہ پڑے اور پانی نکال کر دایاں ہاتھ گٹے تک تین بار دھوئے پھر دایاں ہاتھ کو جہاں تک دھونا ہے بلا تکلف پانی میں ڈال سکتا ہے اور اس سے پانی نکال کر بایاں ہاتھ دھوئے۔

مسئلہ نمبر ۳۲..... یہ اس صورت میں ہے کہ ہاتھ میں کوئی نجاست نہ لگی ہو ورنہ کسی طرح ہاتھ ڈالنا جائز نہیں ہاتھ ڈالے گا تو پانی ناپاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۳۳..... اگر چھوٹے برتن میں پانی ہے یا پانی تو بڑے برتن میں ہے مگر وہاں کوئی چھوٹا برتن بھی موجود ہے اور اس نے بے دھوئے ہاتھ پانی میں ڈال دیا بلکہ انگلی کا پورا تک بھی ڈبویا تو وہ سارا پانی وضو کے قابل نہ رہا مستعمل ہو گیا۔[1]

مسئلہ نمبر ۳۴..... یہ اس وقت ہے کہ جتنا ہاتھ پانی میں پہنچا اس کا کوئی حصہ بے دھلا ہو ورنہ اگر پہلے ہاتھ دھویا اور اس کے بعد حدث نہ ہوا تو جس قدر حصہ دھلا ہوا ہاتھ کا پانی میں ڈالنے سے مستعمل نہ ہوگا اگرچہ کہنی تک ہو بلکہ غیر جنب نے اگر کہنی تک ہاتھ دھویا تو اس کے بعد بغل تک ڈال سکتا ہے کہ اب اس کے ہاتھ پر کوئی حدث باقی نہیں ہاں جنب کہنی سے اوپر اتنا ہی حصہ ڈال سکتا ہے جتنا دھویا ہے کہ اس کے سارے بدن پر حدث ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۵..... جب سو کر اٹھے تو پہلے ہاتھ دھوئے، استنجے کے قبل بھی اور بعد بھی۔

مسئلہ نمبر ۳۶..... کم سے کم تین تین مرتبہ دینے بائیں اوپر نیچے کے دانتوں میں[2] مسواک کرے اور ہر مرتبہ مسواک کو دھوئے اور مسواک نہ بہت نرم ہو جو سخت اور ریشہ دار جن یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو میوہ یا خوشبودار پھول کے درخت کی نہ ہو ٹہنی کے برابر موٹی اور نہ زیادہ سے زیادہ ایک بالشت لمبی اور اتنی چھوٹی بھی نہ ہو کہ مسواک کرنا دشوار ہو جو مسواک ایک بالشت سے زیادہ ہو اس پر شیطان بیٹھتا ہے۔ مسواک جب قابل استعمال نہ رہے تو اسے دفن کر دیں یا کسی جگہ طاقچہ وغیرہ میں رکھ دیں کہ کسی ناپاک جگہ نہ گرے کہ ایک تو وہ آلودہ ہونے سے بچ جائے دوسرے آپ دہن مسلم ناپاک جگہ ڈالنے سے محفوظ رکھنا چاہئے اسی لئے پاخانہ میں تھوکنا کہا ملا۔ فی مناسب لکھا ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۷..... مسواک داہنے ہاتھ سے کرے اور اس طرح ہاتھ میں لے کہ چھنگلیا مسواک کے نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا سرے پر نیچے اور کسی نہ باندھے۔

مسئلہ نمبر ۳۸..... دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کرے لمبائی میں نہیں چت لیٹ کر مسواک نہ کرے۔ مسواک پہلے داہنی جانب کے اوپر کے دانت مائچے پھر بائیں جانب کے اوپر کے دانت پھر داہنی جانب کے نیچے کے پھر بائیں جانب کے نیچے کے۔

مسئلہ نمبر ۳۹..... جب مسواک کر لیا ہو تو اسے دھو لے یونہی فارغ ہونے کے بعد دھو ڈالے اور زمین پر پڑی نہ چھوڑے بلکہ کھڑی

---

[1] یہ مسئلہ مرکز الاولیاء بریلی شریف کی مہر سے جاری ہوا جیسا کہ ہدایہ، فتح القدیر، تبیین الحقائق، فتاوی قاضی خان، فتاوی کافی، خلاصہ، منیہ وحلیہ، کتاب الحجر من ابی حنیفہ، کتاب الحجر من محیط اور دیگر کتب فقہ میں مصرح ہے۔ اس کی کافی تفصیل مطلوب ہو تو رسالہ البدر المنیر فی الحجر الصغیر او الحجر فی الغرق بین الولی والعلی کا مطالعہ کیا جائے۔ منہ

رکھے اور ریش کی جانب اوپر ہو۔

مسئلہ نمبر ۴۰..... اگر مسواک نہ ہو تو انگلی یا کھردرا کپڑا دانت پر ملے۔ یوہیں اگر دانت نہ ہو تو انگلی یا کپڑا مسوڑھوں پر پھیر لے۔

مسئلہ نمبر ۴۱..... مسواک نماز کے لئے سنت نہیں بلکہ وضو کے لئے تو جو ایک وضو سے چند نمازیں پڑھا کرتا ہے ہر نماز کے لئے مسواک کا مطالبہ نہیں جب تک تغیر رائحہ نہ ہو گیا ہو اور یہ اس کے رفع کیلئے مستقل سنت ہے البتہ اگر وضو میں مسواک نہ کی تھی تو اب نماز کے وقت کر لے۔

مسئلہ نمبر ۴۲..... پھر تین چلو پانی سے تین[1] کلیاں کرے کہ ہر بار منہ کے ہر پرزے پر پانی پہنچ جائے اور وہ روزہ دار نہ ہو تو غرغرہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۴۳..... پھر تین چلو[2] سے تین بار ناک میں پانی چڑھائے کہ جہاں تک نرم گوشت ہوتا ہے ہر بار اس پر پانی پہنچ جائے اور روزہ دار نہ ہو تو ناک کی جڑ تک پانی پہنچائے اور یہ[3] دونوں کام داہنے ہاتھ سے کرے پھر بائیں[4] ہاتھ سے ناک صاف کرے۔

مسئلہ نمبر ۴۴..... منہ دھوتے وقت داڑھی[5] کا خلال کرے بشرطیکہ احرام نہ باندھے ہوئے ہو یوں کہ انگلیوں کو گردن کی طرف سے داخل کرے اور سامنے نکالے۔

مسئلہ نمبر ۴۵..... [6] ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرے پاؤں کی انگلیوں کا خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے کرے اس طرح کہ داہنے پاؤں میں چھنگلیا سے شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کرے اور بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیا پر ختم کرے اور اگر بے خلال کئے پانی انگلیوں کے اندر سے نہ بہتا ہو تو خلال فرض ہے یعنی پانی پہنچانا اگرچہ بے خلال ہو مثلاً کھانیاں کھول کر اوپر سے پانی ڈال دیا پاؤں حوض میں ڈال دیا۔

مسئلہ نمبر ۴۶..... جو اعضاء دھونے کے ہیں۔ ان کو[1] تین تین بار دھوئے ہر مرتبہ اس طرح دھوئے کہ کوئی حصہ رہ نہ جائے ورنہ سنت ادا نہ ہوگی۔

مسئلہ نمبر ۴۷..... اگر یوں کیا کہ پہلی مرتبہ کچھ دھل گیا اور دوسری بار کچھ اور تیسری مرتبہ کچھ کہ تینوں بار میں پورا عضو دھل گیا تو یہ ایک ہی بار دھونا ہوگا اور وضو ہو جائے گا مگر خلاف سنت اس میں پلوؤں کی کمتی نہیں بلکہ پورا عضو دھونے کی کمتی ہے کہ وہ تین مرتبہ ہوا گرچہ کتنے ہی پلوؤں سے۔

مسئلہ نمبر ۴۸..... پورے سر کا ایک بار[1] مسح کرے اور[2] کانوں کا مسح کرے اور[3] ترتیب کہ پہلے منہ پھر ہاتھ دھوئیں پھر سر کا مسح کریں پھر پاؤں دھوئیں اگر خلاف ترتیب وضو کیا یا کوئی اور سنت چھوڑ دیا تو وضو ہو جائے گا مگر ایک آدھ دفعہ ایسا کرنا ہے اور ترک سنت مؤکدہ کی عادت ڈالی تو گنہگار ہے اور[4] داڑھی کے جو بال منہ کے دائرے سے نیچے ہیں ان کا مسح سنت ہے اور دھونا مستحب ہے اور[5] اعضاء کو اس طرح دھونا کہ پہلے والا عضو سوکھنے نہ پائے۔

وضو کے مستحبات: بہت سے مستحبات ضمناً اوپر ذکر ہو چکے بعض باقی رہ گئے وہ لکھے جاتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۴۹..... [1] داہنی جانب سے ابتدا کریں مگر دونوں[2] رخسارے کہ ان دونوں کو ساتھ ہی ساتھ دھوئیں گے ایسے ہی دونوں

(۱۰۱) کانوں کا مسح ساتھ ہی ساتھ ہوگا۔ ہاں اگر کسی کے ایک ہی ہاتھ ہو تو (۱۰۲) منہ دھونے اور (۱۰۳) مسح کرنے میں بھی دینے کو مقدم کرے (۱۰۴) انگلیوں کی پشت سے (۱۰۵) گردن کا مسح کرلو دھو کر تے وقت (۱۰۶) کہنیوں پر (۱۰۷) اونچی جگہ (۱۰۸) بیٹھنا (۱۰۹) وضو کا پانی پاک جگہ گرنا اور پانی بہاتے وقت اعضاء پر ہاتھ پھیرنا (۱۱۰) خاص کر بھاڑے میں (۱۱۱) پہلے تیل کی طرح پانی چپڑ لینا خصوصاً بھاڑے میں (۱۱۲) اپنے ہاتھ سے پانی بھرنا (۱۱۳) دوسرے وقت پانی بھر کر رکھ چھوڑنا (۱۱۴) وضو کرنے میں بغیر ضرورت دوسرے سے مدد نہ لینا (۱۱۵) انگوٹھی کو حرکت دیتا جب کہ ڈھیلی ہو کر اس کے نیچے پانی پہنچ جانا معلوم ہو ورنہ فرض ہوگا۔ (۱۱۶) صاحب عذر نہ ہو تو وقت سے پہلے وضو کرلینا (۱۱۷) اطمینان سے وضو کرنا عوام میں جو مشہور ہے کہ "وضو جان کا سانا ٹر بڑوں کی سی یعنی وضو جلد کریں۔" ایسی جلدی نہ چاہئے جس سے کوئی سنت یا مستحب ترک ہو۔ (۱۱۸) کپڑوں کو چھینٹوں سے محفوظ رکھنا۔ (۱۱۹) کانوں کا مسح کرتے وقت بیچ چھنگلیا کانوں کے سوراخ میں داخل کرنا جو وضو کامل طور پر کرتا ہو کہ کوئی جگہ پانی کی نہ رہ جاتی ہو اسے کہوں "مخمن امیریں" کہوں "نکوں" کو نچوں "مما نیں" کہیں کا (۱۲۰) بالتخصیص خیال رکھنا مستحب ہے اور بے خیالی کرنے والوں کو تو فرض ہے کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ یہ سوا صنع تنگ رہ جاتے ہیں یہ شیطان کی بے خیالی کا بہانہ ہے بے خیالی حرام ہے اور خیال رکھنا فرض (۱۲۱) وضو کا برتن مٹی کا ہونا بہتر ہے وغیرہ کا ہو تو بھی حرج نہیں مگر (۱۲۲) قلعی کیا ہوا۔ اگر (۱۲۳) وضو کا برتن لوٹنے کی قسم سے ہو تو بائیں جانب رکھے اور طشت کی قسم سے ہو تو (۱۲۴) اپنی طرف آفتابہ میں (۱۲۵) دستہ لگا ہو تو دستہ کو تین بار دھوئیں اور (۱۲۶) ہاتھ اس کے دستہ پر رکھیں اس کے منہ پر نہ رکھیں (۱۲۷) دہنے ہاتھ سے کلی کرنا ناک میں پانی ڈالنا (۱۲۸) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔ (۱۲۹) بائیں ہاتھ کی چھنگلیا ناک میں ڈالنا (۱۳۰) پاؤں کو بائیں ہاتھ سے دھونا (۱۳۱) منہ دھونے میں ماتھے کے سرے پر ایسا پھیلا کر پانی ڈالنا کہ اوپر کا بھی کچھ حصہ دھل جائے۔

تنبیہ۔ بہت سے لوگ یوں کیا کرتے ہیں کہ ناک میں آنگلی یا ہونٹوں پر چلو ڈال کر سارے منہ پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ منہ دھل گیا حالانکہ پانی کا اوپر چڑھنا کوئی معنی نہیں رکھتا اس طرح دھونے میں منہ نہیں دھلتا اور دھونا نہیں ہوتا (۱۳۲) دونوں ہاتھ سے منہ دھونا (۱۳۳) ہاتھ پاؤں دھونے میں انگلیوں سے شروع کرنا (۱۳۴) پیر سے اور ہاتھ (۱۳۵) پاؤں کی روشنی وسیع کرنا یعنی جتنی جگہ پر پانی بہانا فرض ہے اس کے اطراف میں کچھ بڑھانا مثلاً نصف بازو نصف پنڈلی تک دھونا۔ (۱۳۶) مسح سر میں مستحب طریقہ یہ ہے کہ انگوٹھے اور کلے کی انگلی کے سوا ایک ہاتھ کی باقی انگلیوں کا سرا دوسرے ہاتھ کی تینوں انگلیوں کے سرے ملائے اور پیشانی کے بال کمال پر رکھ کر گدی تک اس طرح لے جائے کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں وہاں سے ہتھیلیوں سے مسح کرتا ہوا پلٹ لائے اور (۱۳۷) کلے کی انگلی کے پیٹ سے کان کے اندرونی حصہ کا مسح کرے اور (۱۳۸) انگوٹھے کے پیٹ سے کان کی بیرونی سطح کا اور انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح ہر (۱۳۹) عضو دھو کر اس پر ہاتھ پھیر دینا چاہئے کہ ہڈیوں بدن یا کپڑے پر نہ رہیں خصوصاً جب مسجد میں جاتا ہو کہ قطروں کا مسجد میں ٹپکنا مکروہ تحریمی ہے بہت (۱۴۰) بھاری بدن سے وضو نہ کرے خصوصاً کمزور کو پانی بہ احتیاط ہی گرے گا۔ (۱۴۱) بیان سے کہ لیا کہ وضو کرتا ہوں ہر (۱۴۲) عضو کے دھوتے یا مسح کرتے وقت نیت وضو ساتھ رہنا اور (۱۴۳) بسم اللہ کہنا اور (۱۴۴) درود اور (۱۴۵) اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (ترجمہ) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول اللہ ﷺ ہیں۔ ۱۲ منہ

اور (۱۴۶) کلی کے وقت اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ (ترجمہ) اے اللہ تو میری مدد کر کو قرآن کی تلاوت اور تیرا ذکر کروں اور تیرا شکر کروں اور تیری اچھی عبادت کروں۔ ۱۲ منہ

اور (۱۴۷) ناک میں پانی ڈالتے ہوئے اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِيْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرِحْنِيْ رَائِحَةَ النَّارِ (ترجمہ) اے اللہ تو مجھ کو جنت کی خوشبو سنگھا اور جہنم کی بو سے بچا۔ ۱۲ منہ

اور (۱۴۸) منہ دھوتے وقت اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ (ترجمہ) اے اللہ تو میرے چہرہ کو اجالا کر جس

دن کہ کچھ منہ سفید ہوں گے اور کچھ سیاہ۔ ۱۲ منہ

اور (۱۱) داہنا ہاتھ دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا (ترجمہ) سے اللہ میرا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دے اور مجھ سے آسان حساب کر۔ ۱۲ منہ

اور (۱۲) بایاں ہاتھ دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَ لَا مِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِیْ (ترجمہ) سے اللہ میرے نامۂ اعمال نہ بائیں ہاتھ میں دے اور نہ پیٹھ کے پیچھے سے۔ ۱۲ منہ

اور (۱۳) سر کا مسح کرتے وقت اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ (ترجمہ) سے اللہ تو مجھے اپنے عرش کے سایہ میں رکھ جس دن تیرے عرش کے سایہ کے سوا کہیں سایہ نہ ہوگا۔

اور (۱۴) کانوں کا مسح کرتے وقت اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ (ترجمہ) سے اللہ مجھے ان میں کردے جو بات سنتے ہیں اور اچھی بات پر عمل کرتے ہیں۔

اور (۱۵) گردن کا مسح کرتے وقت اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ (ترجمہ) سے اللہ میری گردن آگ سے آزاد کر۔

اور (۱۶) دہنا پاؤں دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ اَقْدَامٌ (ترجمہ) سے اللہ میرا قدم پل صراط پر ثابت رکھ جس دن کہ اس پر قدم لغزش کریں گے۔

اور (۱۷) بایاں پاؤں دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّ سَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَّ تِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ (ترجمہ) سے اللہ میرے گناہ کو بخش دے اور میری کوشش باآور کر اور میری تجارت ہلاک نہ ہو۔ پڑھیں سب تکبر و شریف ہی پڑھے اور یہی افضل ہے۔

اور (۱۸) وضو سے فارغ ہو کر تین بار یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ (ترجمہ) الٰہی تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں میں کر دے۔ اور بچا ہوا (۱۹) پانی کھڑے ہو کر تھوڑا پی لے کہ شفائے امراض ہے۔

اور (۲۰) آسمان کی طرف منہ کر کے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ (ترجمہ) تو پاک ہے اے اللہ اور میں تیری حمد کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں ۱۲ منہ۔

اور کلمۂ شہادت اور سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَا پڑھے۔ (۲۱) اعضاء وضو بغیر ضرورت نہ پونچھے اور پونچھے تو بے ضرورت تنگ نہ کرے۔ (۲۲) قدرے غم پانی رہنے دے کہ روز قیامت پلہ حسنات میں رکھی جائے گی اور (۲۳) ہاتھ نہ جھٹکے کہ شیطان کا پنکھا ہے بعد (۲۴) وضو سوکھی پر پانی چھڑک لے اور بچہ وہ وقت نہ ہو تو وہ (۲۵) رکعت نماز نفل پڑھے اس کو تحیۃ الوضو کہتے ہیں۔

وضو میں مکروہات۔

(۱) عورت کے غسل یا وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا۔ (۲) وضو کے لئے نجس جگہ بیٹھنا۔ (۳) نجس جگہ وضو کا پانی گرانا۔ (۴) مسجد کے اندر وضو کرنا۔ (۵) اعضائے وضو سے لوٹے وغیرہ میں قطرہ ٹپکنا۔ (۶) پانی میں ریٹھا یا کھنکھارڈالنا۔ (۷) قبلہ کی طرف تھوکنا یا کھنکھارڈالنا یا کلی کرنا (۸) بے ضرورت دنیا کی بات کرنا۔ (۹) زیادہ پانی خرچ کرنا۔ (۱۰) ناکم خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو۔ (۱۱) منہ پر پانی مارنا یا (۱۲) منہ پر پانی ڈالتے وقت پھونکنا (۱۳) ایک ہاتھ سے منہ دھونا کہ ناقص وضو کا شمار ہے۔ (۱۴) گلے کا مسح کرنا (۱۵) بائیں ہاتھ سے کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا۔ (۱۶) دہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔ (۱۷) اپنے لئے کوئی لوٹا وغیرہ خاص کر لینا۔ (۱۸) تین جدید

پانیوں سے تین بار مسح کرنا۔ (19) جس کپڑے سے ہاتھ کا پانی خشک کیا ہو اس سے اعضائے وضو پونچھنا۔ (20) وضو میں [1] گرم پانی سے وضو کرنا۔ (21) ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرنا اور اگر کچھ سوکھا رہ جائے تو وضو ہی نہ ہوگا یہ سنت کا ترک مکروہ ہے یونہی ہر مکروہ کا ترک سنت۔

وضو کے متفرق مسائل:

مسئلہ نمبر ۵۰..... اگر وضو نہ ہو تو (1) نماز اور (2) سجدۂ تلاوت اور (3) نماز جنازہ اور (4) قرآن عظیم چھونے کے لئے وضو کرنا فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۱..... طواف کیلئے وضو واجب ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۲..... (1) غسل جنابت سے پہلے اور (2) جب کوئی کھانے (3) پینے (4) سونے اور (5) اذان و (6) اقامت اور (7) خطبہ جمعہ و عیدین اور (8) روضہ مبارک رسول اللہ ﷺ کی زیارت اور (9) وقوف عرفہ اور (10) صفا و مروہ کے درمیان سعی کے لئے وضو کرنا سنت ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۳..... (1) سونے کے لئے اور (2) سونے کے بعد اور (3) میت کے نہلانے (4) اٹھانے کے بعد اور (5) غسل سے پہلے اور (6) جب غصہ آجائے اس وقت اور (7) زبانی قرآن عظیم پڑھنے کیلئے اور (8) حدیث اور علم دین پڑھنے پڑھانے اور بلاوہ (9) جمعہ و عیدین پانی خطبوں کے لئے اور (10) کتب دینیہ چھونے کے لئے اور (11) بعد ستر تکلیفاً چھونے اور (12) جھوٹ بولنے (13) غیبت (14) فحش لفظ نکالنے (15) بدن کے جس حصہ سے بات چھوٹے (16) گوشت یا سبزی والے سے مس کرنے (17) بغل کھجانے سے جب کہ اس میں بدبو ہو (18) محبت کرنے (19) بچہ کو دودھ پلانے (20) اشعار پڑھنے اور (21) اونٹ کا گوشت کھانے (22) کسی عورت کے بدن سے اپنا بدن بحائل مس ہو جانے سے اور (23) باوضو شخص کے نماز پڑھنے کے لئے ان سب صورتوں میں وضو مستحب ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۴..... جب وضو جاتا رہے، وضو کر لینا مستحب ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۵..... بالغ پر وضو فرض نہیں مگر ان سے وضو کرانا چاہئے تاکہ عادت ہو اور وضو کرنا آجائے اور مسائل وضو سے آگاہ ہو جائیں۔

مسئلہ نمبر ۵۶..... لوٹے کی ٹونٹی باریک ہو کہ پانی بوقت گرنے ناخنی فراخ کی مساحت سے زیادہ گرے بلکہ متوسط ہو۔

مسئلہ نمبر ۵۷..... چلو میں پانی لیتے وقت خیال رکھیں کہ پانی بگرنے کی اسراف ہوگا۔ ایسا ہی جس کام کیلئے چلو میں پانی لیں اس کا اندازہ رکھیں ضرورت سے زیادہ نہ لیں مثلاً کہنی میں پانی ڈالنے کیلئے آدھا چلو کافی ہے تو پورا چلو لینا اس کی اسراف ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۵۸..... ہاتھ پاؤں منہ پشت پر بال ہوں تو بہ تامل وغیرہ سے صاف کر ڈالے پانی ترشوانے نہیں تو پانی زیادہ خرچ ہوگا۔

فائدہ: شیطان ایک شیطان کا نام ہے جو وضو میں وسوسہ ڈالتا ہے اس کے وسوسہ سے بچنے کی بہترین تدابیر یہ ہیں رجوع الی اللہ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وسورۃ ناس اور اَسْتَعِیْذُ بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ اور ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ (پ۲۷ الحدید ۳) اور سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْعَلَّامِ اِنْ یَّشَاْ یُذْھِبْکُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ۝ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ (پ۱۳ ابراہیم ۲۰) پڑھنا کہ وسوسہ جڑ سے کٹ جائے گا اور وسوسہ کا بالکل خیال نہ کرنا بلکہ اس کے خلاف کرنا بھی دافع وسوسہ ہے۔

---

[1] جو پانی دھوپ سے گرم ہو گیا اس سے وضو کرنا مطلقاً مکروہ نہیں بلکہ اس میں چند صورتیں ہیں جن کا ذکر پانی کے باب میں آئے گا اور اس وضو کی کراہت تنزیہی ہے۔ تقریر کی تھیں ۱۲ منہ

وضو توڑنے والی چیزوں کا بیان

مسئلہ نمبر ۱..... (1) پاخانہ (2) پیشاب (3) ہوا (4) مذی (5) منی (6) کیڑا (7) پتھری مرد یا عورت کے آگے یا پیچھے سے نکلی وضو جاتا رہے گا۔

مسئلہ نمبر ۲..... اگر مرد کا ختنہ نہیں ہوا ہے اور سوراخ سے ان چیزوں میں سے کوئی چیز نکلی مگر ابھی ختنہ کی کھال کے اندر ہی ہے جب بھی وضو ٹوٹ گیا ہے۔

مسئلہ نمبر ۳..... یونہی عورت کے سوراخ سے نکلی مگر جو زاوپر والی کھال کے اندر ہی ہے جب بھی وضو جاتا رہا۔

مسئلہ نمبر ۴..... عورت کے آگے سے جو خالص رطوبت بے آمیزش خون نکلتی ہے ناپاک وضو نہیں۔ اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۵..... مرد یا عورت کے پیچھے سے ہوا خارج ہوئی وضو جاتا رہا۔

مسئلہ نمبر ۶..... (8) مرد یا عورت کے آگے سے ہوا نکلی یا پیٹ میں ایسا ورم ہو گیا کہ نلکی تک پہنچا اس سے ہوا نکلی تو وضو نہیں جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۷..... عورت کے دونوں مقام پر وہ پھٹ کر ایک ہو گئے اسے جب رتج آئے احتیاط یہ ہے کہ وضو کرے اگرچہ یہ احتمال ہو کہ آگے سے نکلی ہوگی۔

مسئلہ نمبر ۸..... اگر مرد نے پیشاب کے سوراخ میں کوئی چیز ڈالی پھر وہ اس میں سے لوٹ آئی تو وضو نہیں جائے۔

مسئلہ نمبر ۹..... حقنہ لیا اور وہ باہر آ گئی یا کوئی چیز پاخانہ کے مقام میں ڈالی اور باہر نکل آئی تو وضو ٹوٹ گیا۔

مسئلہ نمبر ۱۰..... مرد نے سوراخ ذکر میں روئی رکھی اور وہ اوپر سے خشک ہے مگر جب نکالی تر نکلی تو نکالتے ہی وضو ٹوٹ گیا یونہی عورت نے کپڑا رکھا اور فرج خارج میں اس کپڑے پر کوئی اثر نہیں مگر جب نکالا تو خون یا کسی اور نجاست سے تر نکلا اب وضو جاتا رہا۔

مسئلہ نمبر ۱۱..... (9) خون یا (10) پیپ یا (11) زرد پانی کہیں سے نکل کر بہا اور اس بہنے میں اتنی جگہ پہنچنے کی صلاحیت تھی جس کا دھونا غسل میں دھونا فرض ہے تو وضو جاتا رہا اگر صرف پھنسی یا پھوڑا اور پھنسیاں جیسے سوئی کی نوک یا چاقو کا کنارہ لگ جاتا ہے اور خون ابھر یا چمک جاتا ہے یا خلال کیا یا مسواک کی یا انگلی سے دانت سے یا نتھنے سے کوئی چیز کھائی اس پر خون کا اثر پایا کہ میں انگلی ڈالی اس پر خون کی سرخی آ گئی مگر وہ خون بہنے کے قابل نہ تھا وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ نمبر ۱۲..... دانہ اگر بہا مگر ایسی جگہ پر نہیں آیا جس کا دھونا فرض ہے تو وضو نہیں ٹوٹا مثلاً آنکھ میں دانہ تھا اور نوٹ کرا آنکھ کے اندر ہی پھیل گیا یا باہر نہیں نکالا یا کان کے اندر رہ گیا تو ہوا اور اس کا پانی سوراخ سے باہر نہ نکلا تو ان صورتوں میں وضو باقی ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۳..... زخم میں گز چھرا گیا اور اس میں سے کوئی رطوبت نجلی مگر بہی نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ نمبر ۱۴..... زخم سے خون وغیرہ نکلتا رہا اور یہ بار بار یہ نچھتا رہا کہ بہنے کی نوبت نہ آئی تو غور کرے کہ اگر یہ نچھتا تو بہہ جاتا یا نہیں اگر بہہ جاتا تو وضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں یونہی اگر مٹی یا راکھ ڈال ڈال کر تھما رہا اس کا بھی وہی حکم ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۵..... پھوڑا یا پھنسی نچوڑنے سے خون بہا اگرچہ ایسا ہو کہ نہ نچوڑتا تو نہ بہتا جب بھی وضو جاتا رہا۔

مسئلہ نمبر ۱۶..... آنکھ، کان، ناف، پستان وغیرہ میں ڈالا یا سوراخ کوئی بیماری ہو ان وجوہ سے جو آنسو یا پانی بہے وضو توڑ دے گا۔

مسئلہ نمبر ۱۷..... زخم یا ناک کا کان یا منہ سے کیڑا، زخم سے کوئی گوشت کا ٹکڑا (جس پر خون یا چپ چپاہٹ نجس رطوبت قائل بیان نہ تھی) کٹ کر گرا وضو نہیں ٹوٹے گا۔

مسئلہ نمبر ۱۸..... کان میں تیل ڈالا تھا اور ایک دن بعد کان یا ناک سے نکلا تو وضو نہ جائے گا۔ یونہی اگر منہ سے نکلا جب بھی ناقض نہیں ہاں اگر یہ معلوم ہو کہ دماغ سے اتر کر معدہ میں گیا اور معدہ سے آیا جبتے وضو ٹوٹ گیا۔

مسئلہ نمبر ۱۹..... چھالا نوچ ڈالا اگر اس کا پانی بہہ گیا وضو جاتا رہا اور نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۰..... منہ سے خون نکلا اگر تھوک پر غالب ہے وضو توڑ دے گا ورنہ نہیں۔

فائدہ۔ غلبہ کی شناخت یوں ہے کہ تھوک کا رنگ اگر سرخ ہو جائے تو خون غالب سمجھا جائے اور اگر زرد ہو تو مغلوب۔

مسئلہ نمبر ۲۱..... جونک یا بڑی کیل (پلاری) نے خون چوسا اور اتنا پی لیا کہ اگر خود نکلتا تو بہا جاتا وضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۲..... اگر چھوٹی کیل یا جوں یا کھٹمل یا مچھر یا مکھی نے خون چوسا تو وضو نہیں جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۲۳..... ناک صاف کی اس میں سے جما ہوا خون نکلا وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ نمبر ۲۴..... ناروے رطوبت پیخنے پر وضو جاتا رہے گا اور اگر ورا نکلا تو وضو باقی ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۵..... مرغ کی آنکھ سے جو رطوبت پوپ مرغی نکلتی ہے ناقض وضو ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۶..... (12) منہ بھر قے کھانے یا پانی یا صفرا کی وضو توڑ دیتی ہے۔

فائدہ۔ منہ بھر کے یہ معنی ہیں کہ اسے بے تکلف نہ روک سکتا ہو۔

مسئلہ نمبر ۲۷..... بلغم کی قے وضو نہیں توڑتی جتنی بھی ہو۔

مسئلہ نمبر ۲۸..... پتہ خون کی قے وضو توڑ دیتی ہے جب تھوک سے مغلوب نہ ہو اور اگر جما ہوا خون ہے تو وضو نہیں جائے گا جب تک منہ بھر نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۲۹..... پانی پیا اور معدے میں اتر گیا اب وہی پانی صاف شفاف قے میں آیا اگر منہ بھر ہے وضو ٹوٹ گیا اور وہ پانی نجس ہے اور اگر سیدھا پہنچا تھا کہ اچھولا اور نکل آیا تو نہ وضا پاک ہے نہ اس سے وضو جائے۔

مسئلہ نمبر ۳۰..... اگر تھوڑی تھوڑی چند بار قے آئی کہ اس کا مجموعہ منہ بھر بنتا اگر ایک ہی ہچکی سے بنے تو وضو توڑ دے گی اور اگر ہچکی جاتی رہی اور اس کا کوئی اثر نہ رہا پھر منہ سے ہچکی شروع ہوئی اور قے آئی اور دونوں مرتبہ کی علیحدہ علیحدہ منہ بھر نہیں مگر دونوں جمع کی جائیں تو منہ بھر ہو جائے تو ناقض وضو نہیں پھر اگر ایک ہی مجلس میں بنے تو وضو کر لینا بہتر ہے

مسئلہ نمبر ۳۱..... قے میں صرف کیڑے یا سانپ نکلے تو وضو نہ جائے گا اور اگر اس کے ساتھ کچھ رطوبت بھی ہے تو دیکھیں گے منہ بھر ہے یا نہیں۔ منہ بھر بنتے ناقض ہے ورنہ نہیں

مسئلہ نمبر ۳۲..... (13) سو جانے سے وضو جاتا رہتا ہے بشرطیکہ دونوں سرین زمین پر نہ ٹکے ہوں اور نہ کسی ہیئت پر سویا جو ناقل ہو کہ نیند آنے کو مانع ہو مثلاً آلتیں پالتی مارے سویا یا چوکڑی پر بیٹھ کر یا ایک کولہے پر ٹیک لگا کر یا بیٹھ کر سویا اگر ایک کروٹ کو جھکا ہوا کہ ایک یا دونوں سرین اٹھے ہوئے ہیں یا ٹخنی بیٹھ پر سوار ہے اور جانو ڑ حلال میں اتر رہا ہے یا دوزانو بیٹھا اور پیٹ رانوں پر رکھا کہ دونوں سرین جدے نہ رہے یا چار زانو ہے اور سر رانوں پر یا پنڈلیوں پر ہے یا جس طرح عورتیں سجدہ کرتی ہیں اسی ہیئت پر سویا ان سب صورتوں میں وضو جاتا رہا اور اگر نماز میں

ان صورتوں میں سے کسی صورت پر قصداً سویا تو وضو بھی گیا نماز بھی گئی وضو کر کے سرے سے نیت باندھے اور اگر بلا قصد سویا تو وضو جاتا رہا نماز نہیں گئی وضو کر کے جس رکن میں سویا تھا وہاں سے ادا کرے اور سر نو پڑھنا بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۳..... دونوں سرین زمین یا کرسی یا پنچ پر ہیں اور دونوں پاؤں ایک طرف پھیلے ہوئے یا دونوں سرین پر بیٹھا ہے اور گھٹنے کھڑے ہیں اور ہاتھ پنڈلیوں پر محیط ہوں خواہ زمین پر ہوں دونوں ہاتھ یا چادر لونگی مارے یا زین پر سوار ہو یا لنگی پیٹھ پر سوار ہے مگر جانور چڑھائی پر چڑھ رہا ہے یا راستہ ہموار ہے یا کھڑے کھڑے سو گیا یا رکوع کی صورت پر یا سر دوں کے سجدہ مسنونہ کی شکل پر تو ان سب صورتوں میں وضو نہیں جائے گا اور نماز میں اگر یہ صورتیں پیش آئیں تو نہ وضو جائے نہ نماز ہاں اگر پورا رکن سوتے ہی میں ادا کیا تو اس کا اعادہ ضروری ہے اور اگر جاگتے میں شروع کیا اور پھر سو گیا تو اگر جاگتے میں بقدر کفایت ادا کر چکا ہے تو وہی کافی ہے ورنہ پورا کرلے۔

مسئلہ نمبر ۳۴..... اگر اس شکل پر سویا جس میں وضو نہیں جاتا اور نیند کے اندر وہ ہیات پیدا ہو گئی جس سے وضو جاتا رہتا ہے تو اگر فوراً بلا وقفہ جاگ اٹھا وضو نہ گیا اور نہ جاتا رہا۔

مسئلہ نمبر ۳۵..... گرم تنور کے کنارے پاؤں لٹکائے بیٹھ کر سو گیا تو وضو کرلینا مناسب ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۶..... پاریلیٹ کر نماز پڑھتا تھا نیند آ گئی وضو جاتا رہا۔

مسئلہ نمبر ۳۷..... اونگھتا یا ہچکی جھپکی لینے سے وضو نہیں جاتا۔

مسئلہ نمبر ۳۸..... جھوم کر گر پڑا اور فوراً آنکھ کھل گئی وضو نہ گیا۔

مسئلہ نمبر ۳۹..... نماز وغیرہ کے انتظار میں بعض مرتبہ نیند کا غلبہ ہوتا ہے اور یہ دفع کرنا چاہتا ہے تو بعض وقت ایسا غافل ہو جاتا ہے کہ اس وقت جو باتیں ان کی اسے بالکل خبر نہیں بلکہ دو تین آواز میں آنکھ کھلی اور اپنے خیال میں یہ سمجھتا ہے کہ سویا نہ تھا اس کے اس خیال کا اعتبار نہیں اگر سننے شخص کے کہ تو غافل تھا۔ پکارا جواب نہ دیا یا تین پوچھیں اور وہ بتا نہ سکے تو اس پر وضو لازم ہے۔

فائدہ۔ انبیاء علیہم السلام کا سونا ناقض وضو نہیں ان کی آنکھیں سوتی ہیں دل جاگتے ہیں علاوہ نیند کے اور نواقض سے انبیاء علیہم السلام کا وضو جاتا ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے صحیح یہ ہے کہ جاتا رہتا ہے بہرحال ان کی عظمت شان کے نہ بسبب نجاست کے کہ ان کے فضلات شریفہ طیب و طاہر ہیں جن کا کھانا جیسیں حلال اور باعث برکت۔

مسئلہ نمبر ۴۰..... (14) ہیضہ اور (15) جنون اور (16) غشی اور (17) نشہ کہ پہلے میں پاؤں پھیلا کر اٹھا ئیں ناقض وضو ہیں۔

مسئلہ نمبر ۴۱..... بالغ کا (18) قہقہہ یعنی اتنی آواز سے ہنسی کہ آس پاس والے سنیں اگر جاگتے ہیں رکوع سجدہ والی نماز میں ہو وضو ٹوٹ جائے گا اور نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۴۲..... اگر نماز کے اندر سوتے میں یا نماز جنازہ یا سجدہ تلاوت میں قہقہہ لگایا تو وضو نہیں جائے گا وہ نماز یا سجدہ فاسد ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۳..... اور اگر اتنی آواز سے ہنسا کہ خود اس نے سنا یا اس کے بائیں والوں نے نہ سنا تو وضو نہیں جائے گا نماز جاتی رہے گی۔

مسئلہ نمبر ۴۴..... اگر مسکرایا کہ دانت نکلے اور آواز بالکل نہیں نکلی تو اس سے نہ نماز جائے نہ وضو۔

مسئلہ نمبر ۴۵..... (19) مباشرت فاحشہ یعنی مرد اپنے آلہ کو ننگی کی حالت میں عورت کی شرمگاہ سے ملائے یا عورت عورت باہم ملائیں بشرطیکہ کوئی شے حائل نہ ہو ناقض وضو ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۶..... اگر مرد نے اپنے آلہ سے عورت کی شرمگاہ کو مس کیا اور انتشار آلہ نہ تھا تو عورت کا وضو اس وقت بھی جاتا رہے گا اگرچہ مرد کا وضو نہ جائے۔

مسئلہ نمبر ۴۷.....(20) بدن، استنجا ڈھیلے سے کرکے وضو کیا اب پاؤں دھویا کہ پانی سے نہ کیا تھا اگر پانی سے نہ کیا استنجا مسنون طریق پر یعنی پاؤں پھیلا کر سانس کا زور نیچے کو دے کر کرے گا وضو جاتا رہے گا ورنہ پڑھے کرے گا تو نہ جائے گا مگر وضو کر لینا مناسب ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۸.....پیر بالکل اچھی ہو گئی اس کا مردہ پوست باقی ہے۔ جس میں اوپر منہ اور اندر خلا ہے اگر اس میں پانی بھر گیا پھر دبا کر نکالا تو نہ وضو جائے نہ وہ پانی پاک ہاں اگر اس کے اندر کچھ قیحی خون وغیرہ کی باقی ہے تو وضو بھی جاتا رہے گا اور وہ پانی بھی نجس ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۹.....عوام میں مشہور ہے کہ گھٹیلا اور ستر کھلنے یا اپنا یا ستر دیکھنے سے وضو جاتا رہتا ہے محض بے اصل بات ہے ہاں وضو کرتے وقت سے ناف سے زانو کے نیچے تک سب ستر چھپا ہو بلکہ استنجا کے بعد فوراً ہی چھپا لینا چاہئے کہ بغیر ضرورت ستر کھلا رہنا منع ہے اور دوسروں کے سامنے ستر کھولنا حرام ہے۔

متفرق مسائل:

جو رطوبت بدن انسان سے نکلے اور وضو نہ توڑے وہ نجس نہیں مثلاً خون کہ بہہ کر نہ نکلے یا تھوڑے سے کوہ منجمد ہو پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۱.....ناخن یا ہڈیوں میں جبکہ پیپ والی رطوبت نہ ہو بلکہ صرف چپک ہو کپڑے[1] سے بار بار چھو کر اگر پد کتائی سن جائے پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۲.....سوتے میں رال جو منہ سے گرے اگر چہ پیپ سے آئے اگر چہ بدبودار ہو پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۳.....مردے کے منہ سے جو پانی بہے نجس ہے۔

مسئلہ نمبر ۴.....آنکھ دکھنے میں جو آنسو بہتا ہے نجس و ناقض وضو ہے اس سے احتیاط ضروری ہے۔[2]

مسئلہ نمبر ۵.....شیر خوار بچے نے دودھ ڈال دیا اگر وہ منہ بھر ہے نجس ہے ورنہ اس سے زیادہ جگہ میں جس چیز کو لگ جائے ناپاک کر دے گا لیکن اگر یہ دودھ حصہ سے نہیں آیا بلکہ سیدھے بھپکی کر پلٹ آیا تو پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۶.....درمیان وضو میں اگر ریح خارج ہوا یا کوئی ایسی بات ہو جس سے وضو جاتا ہے تو نئے سرے سے پھر وضو کرے وہ پہلے دھلے ہوئے پیر دھلے ہو گئے۔

مسئلہ نمبر ۷.....پیلو میں پانی لینے کے بعد حدث ہوا وہ پانی پیا رہ گیا کسی عضو کے دھونے میں نہیں کام آ سکتا۔

مسئلہ نمبر ۸.....منہ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک سرخ ہو گیا اگر لوٹے یا کٹورے کو منہ سے لگا کر کلی کی پانی یا تو لوٹا کٹورا اور کل پانی نجس ہو جائے گا پیالے پانی لے کر کلی کرے اور پھر ہاتھ دھو کر کلی پیالے پانی لے۔

مسئلہ نمبر ۹.....اگر درمیان وضو میں کسی عضو کے دھونے میں شک واقع ہوا اور یہ عادتی کا پہلا واقعہ ہے تو اس کو دھو لے اور اگر اکثر شک پڑا کرتا ہے تو اس کی طرف التفات نہ کرے یونہی اگر بعد وضو کے شک ہو تو اس کا کچھ خیال نہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۱۰.....جب وضو تھا اب اسے شک ہے کہ وضو ہے یا نہ تو یہ شک ضرورت نہیں، ہاں کر لینا بہتر ہے جبکہ یہ شبہ بطور وسوسہ ہو اگر ایسا ہوا اور اگر وسوسہ ہے تو اسے ہرگز نہ مانے اس صورت میں احتیاط کچھ کر وضو کرنا احتیاط نہیں بلکہ شیطان لعین کی اطاعت ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۱.....اور اگر پہلے وضو تھا اب اسے شک ہے کہ میں نے وضو کیا یا نہیں تو وہ بلا وضو ہے اس کو وضو کرنا ضروری ہے۔

---

[1] اس سے بہت لوگ غافل ہیں، کپڑوں پر کھانا گرا کرتے وغیرہ میں کئی حالت میں آنکھ پونچھا کرتے ہیں اور اپنے خیال میں اسے وہ آنسو کے مثل سمجھتے ہیں۔ یہ ان کی غلطی ہے، ویسا گرا ہوا کپڑا ناپاک ہو گا۔ ۱۲ منہ

www.Ahlehaq.com

مسئلہ نمبر ۱۲..... یہ معلوم ہے کہ وضو کیلئے بیٹھا تھا اور یہ یاد نہیں کہ وضو کیا یا نہیں تو اسے وضو کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۳..... یہ یاد ہے کہ پاخانہ یا پیشاب کیلئے بیٹھا تھا مگر یہ یاد نہیں کہ کچھ ابھی یا نہیں تو اس پر وضو فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۴..... یہ یاد ہے کہ کوئی عضو دھونے سے رہ گیا مگر معلوم نہیں کہ کون سا عضو تو بایاں پاؤں دھولے۔

مسئلہ نمبر ۱۵..... میاں میں تری دیکھی مگر یہ معلوم نہیں کہ پانی ہے یا پیشاب تو اگر عمر کا یہ پہلا واقعہ ہے تو وضو کر لے اور اس جگہ کو دھولے اور اگر بارہا ایسے ہوتے رہتے ہیں تو اس کی طرف توجہ نہ کرے شیطانی وسوسہ ہے۔

غسل کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ (پ۶، المائدۃ ۶)

اگر تمہیں نہانے کی ضرورت ہو تو خوب ستھرے ہو جاؤ (ترجمہ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے حَتّٰى يَطْهُرْنَ (پ۲، البقرۃ ۲۲۲) یہاں تک کہ وہ حیض والی عورتیں اچھی طرح پاک ہو جائیں اور فرماتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ (پ۵، النسآء ۴۳)

اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤں یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ حالت جنابت میں جب تک غسل نہ کر لو مگر سفر کی حالت میں کہ وہاں پانی نہ ملے تو بجائے غسل تیمم ہے۔

حدیث ۱..... صحیح بخاری صحیح مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی رسول اللہ ﷺ جب جنابت کا غسل فرماتے تو ابتدا یوں کرتے کہ پہلے ہاتھ دھوتے پھر نماز کا سا وضو کرتے پھر انگلیاں پانی میں ڈال کر ان سے بالوں کی جڑیں تر فرماتے پھر سر پر تین لپ پانی ڈالتے پھر تمام جلد پر پانی بہاتے۔

حدیث ۲..... انہیں کتابوں میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نہانے کے لئے حضور ﷺ کو پانی رکھا اور کپڑے سے پردہ کیا حضور ﷺ نے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ان کو دھویا پھر پانی ڈال کر ہاتھوں کو دھویا پھر دہنے ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈالا پھر استنجا فرمایا پھر ہاتھ زمین پر مار کر ملا اور دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ اور ہاتھ دھوئے پھر سر پر پانی ڈالا اور تمام بدن پر بہایا پھر اس جگہ سے ہٹ کر پاؤں مبارک دھوئے اس کے بعد میں نے بدن پونچھنے کیلئے ایک کپڑا دیا تو حضور ﷺ نے نہ لیا اور ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے تشریف لے گئے۔

حدیث ۳..... بخاری و مسلم میں بروایت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مروی کہ انصار کی ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے حیض کے بعد نہانے کا سوال کیا اس کو کیفیت غسل کی تعلیم فرمائی پھر فرمایا کہ مشک آلودہ ایک ٹکڑا لے کر اس سے طہارت کر۔ عرض کی کیسے اس سے طہارت کروں؟ فرمایا اس سے طہارت کر عرض کی کیسے طہارت کروں؟ فرمایا سبحان اللہ اس سے طہارت کرو ام المومنین فرماتی ہیں میں نے اسے اپنی طرف کھینچ کر بات کو سمجھا کر اس سے خون کے اثر کو صاف کر۔

حدیث ۴..... امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی فرماتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں اپنے سر کی چوٹی مضبوط گوندھتی ہوں تو کیا غسل جنابت کیلئے اسے کھول ڈالوں فرمایا نہیں۔ تجھ کو صرف یہی کفایت کرتا ہے کہ سر پر تین لپ پانی ڈالے پھر اپنے اوپر پانی بہالے پاک ہو جائے گی۔ یعنی جبکہ بالوں کی جڑیں تر ہو جائیں اور اگر اتنی سخت گندھی ہو کہ جڑوں تک پانی نہ پہنچے

تو کھولنا فرض ہے۔

حدیث ۵.....ابوداؤد، ترمذی وابن ماجہ رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ہر بال کے نیچے جنابت ہے بال دھوؤ اور جلد کو صاف کرو۔

حدیث ۶.....نیز ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو غسل جنابت میں ایک بال کی جگہ بے دھوئے چھوڑے گا۔ اس کے ساتھ آگ سے ایسا ایسا کیا جائے گا (یعنی عذاب دیا جائے گا) حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں اسی وجہ سے میں نے اپنے سر کے ساتھ دشمنی کرلی تین بار یہی فرمایا (یعنی سر کے بال منڈوا دیے کہ بالوں کی وجہ سے کوئی جگہ دھوئے بغیر نہ رہ جائے)۔

حدیث ۷.....اصحاب سنن اربعہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ غسل کے بعد وضو نہیں فرماتے۔

حدیث ۸.....ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو میدان میں نہاتے ملاحظہ فرمایا پھر منبر پر تشریف لے جا کر حمد الٰہی و ثنا کے بعد فرمایا "اللہ ﷻ حیا فرمانے والا اور پردہ پوش ہے حیا اور پردہ کرنے کو دوست رکھتا ہے، جب تم میں سے کوئی نہائے تو اسے پردہ کرنا لازم ہے"۔

حدیث ۹.....متعدد کتابوں میں بکثرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی منصور قدس سرہ فرماتے ہیں جو اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان لایا، حمام میں بغیر تہبند کے نہ جائے اور جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لایا، اپنی بیوی کو حمام نہ بھیجے۔

حدیث ۱۰.....ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حمام میں جانے کا سوال کیا فرمایا "عورتوں کے لئے حمام میں نہ جانے" عرض کیا "تہبند باندھ کر جاتی ہیں" فرمایا "اگر یہ تہبند اور کرتے اور اوڑھنی کے ساتھ جائیں"۔

حدیث ۱۱.....صحیح بخاری و مسلم میں روایت ہے کہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی "یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اللہ ﷻ حق بیان کرنے سے حیا نہیں فرماتا تو کیا جب عورت کو احتلام ہو تو اس پر نہانا ہے؟" فرمایا "ہاں جب کہ پانی (منی) دیکھے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے منہ ڈھانپ لیا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیا عورت کو احتلام ہوتا ہے؟ فرمایا "ہاں! ایسا نہ ہو تو کس وجہ سے بچہ ماں کے مشابہ ہوتا ہے۔

فائدہ: امہات المومنین کو اللہ ﷻ نے ماضی خدمت سے وشمنِ جمی احتلام سے محفوظ رکھا تھا۔ اس لئے کہ احتلام میں شیطان کی مداخلت ہے اور شیطان کی مداخلتوں سے ازواج مطہرات پاک ہیں۔ اسی لئے ان کو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے اس سوال کا تعجب ہوا۔

حدیث ۱۲.....ابوداؤد ترمذی عائشہ رضی اللہ عنہا سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال ہوا کہ مرد تری پائے اور احتلام یاد نہ ہو فرمایا غسل ہو اس شخص کے بارے میں سوال ہوا کہ خواب کا یقین اور تری کا اثر نہیں پاتا۔ فرمایا اس پر غسل نہیں۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی "عورت اس کو دیکھے تو اس پر غسل ہے؟" فرمایا "ہاں عورتیں مردوں کی مثل ہیں"۔

حدیث ۱۳.....ترمذی میں انس سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جب مرد کے ختنہ کی جگہ (حشفہ) عورت کے مقام میں غائب ہو جائے غسل واجب ہو جائے گا۔

حدیث ۱۴.....صحیح بخاری و مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ ان کو رات میں نہانے کی ضرورت ہو جاتی ہے۔ فرمایا وضو کر لو اور عضو تناسل کو دھو کر پھر سو رہو۔

حدیث ۱۵.....صحیحین میں عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب جنب ہوتے اور کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو نماز کا

سلام فرماتے۔

حدیث ۱۶.....مسلم میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "جب تم میں کوئی اپنی بیوی کے پاس جا کر دوبارہ جانا چاہے تو وضو کر لے"۔

حدیث ۱۷.....ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "حیض والی اور جنب" قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں۔

حدیث ۱۸.....ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ان گھروں کا رخ مسجد سے پھیر دو کہ میں مسجد کو حائض اور جنب کے لئے حلال نہیں کرتا۔

حدیث ۱۹.....ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ملائکہ اس گھر میں نہیں جاتے جس گھر میں تصویر اور کتا اور جنبی ہو۔

حدیث ۲۰.....ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "فرشتے تین اشخاص کے قریب نہیں ہوتے (1) کافر مگر دوا اور (2) خلوق[1] میں (3) جنبی ہو اور جب مگر یہ کہ وضو کر لے۔

حدیث ۲۱.....امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے جو خط عمرو بن حزم کو لکھا تھا اس میں یہ تھا کہ قرآن نہ چھوئے مگر پاک شخص۔

حدیث ۲۲.....امام بخاری و امام مسلم رحمہما اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو جمعہ کو آئے اسے چاہئے کہ نہا لے۔

غسل کے مسائل

غسل کے فرض ہونے کے اسباب بعد میں لکھے جائیں گے پہلے غسل کی حقیقت بیان کی جاتی ہے۔ غسل کے تین جز ہیں اگر ان میں ایک میں بھی کمی ہوئی غسل نہ ہوگا یا جسے یوں کہو کہ غسل میں تین فرض ہیں۔

(1) کلی: کہ منہ کے ہر پرزے کو تھے ہونٹ سے حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی پہنچائے، اکثر لوگ یہ جانتے ہیں کہ تھوڑا سا پانی منہ میں لے کر اگل دینے کو کلی کہتے ہیں۔ اگر چہ زبان کی جڑ اور حلق کے کنارے تک نہ پہنچے یوں غسل نہ ہوگا نہ اس طرح نہانے کے بعد نماز جائز بلکہ فرض ہے کہ داڑھوں کے پیچھے گالوں کی تہ میں دانتوں کی جڑ اور کھڑکیں میں زبان کی ہر کروٹ میں حلق کے کنارے تک پانی پہنچے۔

مسئلہ نمبر ۱.....دانتوں کی جڑوں یا کھڑکیں میں کوئی ایسی چیز جو پانی پہنچنے سے روکے جمی ہو تو اس کا چھڑانا ضروری ہے اگر چھڑانے میں ضرر اور حرج نہ ہو جیسے چھالیا کے دانے گوشت کے ریشے اور اگر چھڑانے میں ضرر اور حرج ہو جیسے بہت پان کھانے سے دانتوں کی جڑوں میں چونا جم جاتا ہے یا عورتوں کے دانتوں میں مسی کی رطوبتیں کہ ان کے پھیلنے میں دانتوں یا مسوڑوں کی مضرت کا اندیشہ ہے تو معاف ہے۔

مسئلہ نمبر ۲.....یوں ہی ہوا دانت تار سے یا کھڑکیں ہوا دانت کسی مسالے وغیرہ سے جما لیا گیا اور پانی تا یا مسالے کے نیچے نہ پہنچے تو معاف ہے یا کھانے یا پان کے ریزے دانت میں رہ گئے کہ اس کی تعفن اشت میں حرج ہے ہاں بعد میں معلوم ہونے کے اس کو جدا کرنا اور دھونا ضروری ہے جبکہ پانی سے مانع ہوں۔

---

[1] ایک قسم کی خوشبو جو عورتوں سے لگائی جاتی ہے جو مردوں پر حرام ہے ۱۲ منہ

(2) ناک میں پانی ڈالنا: یعنی دونوں نتھنوں کا جہاں تک نرم جگہ ہے دھلنا کہ پانی کو سونگھ کر اوپر چڑھائے بال برابر جگہ بھی دھلنے سے رہ نہ جائے ورنہ غسل نہ ہوگا۔ ناک کے اندر بینڈیج سوگھ گئی ہے تو اس کا چھڑانا فرض ہے۔ ناک کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۳.....باقی کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اس میں پانی پہنچانا ضروری ہے مگر اگر تنگ ہے تو حرکت دینا ضروری نہیں۔

(3) تمام ظاہر بدن: یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلوؤں تک جسم کے ہر پرزے پر وہ تنکے پر پانی بہانا۔ اکثر عوام بلکہ بعض پڑھے لکھے یہ کرتے ہیں کہ سر پر پانی ڈال کر بدن پر ہاتھ پھیر لیتے اور سمجھتے ہیں کہ غسل ہو گیا حالانکہ بعض اعضا ایسے ہیں کہ جب تک ان کی خاص طور پر احتیاط نہ کی جائے نہیں دھلیں گے اور غسل نہ ہوگا۔

لہٰذا بالتفصیل بیان کیا جاتا ہے۔ اعضائے وضو میں جو مواضع احتیاط ہیں ہر عضو کے بیان میں ان کا ذکر کر دیا گیا ان کا یہاں بھی لحاظ ضروری ہے اور ان کے علاوہ خاص غسل کی ضروریات یہ ہیں۔ (1) سر کے بال گھنے ہوں تو ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہانا ضروری ہے مگر جھے ہوں تو مرد پر فرض ہے کہ ان کو کھول کر جڑ سے نوک تک پانی بہائے اور عورت پر صرف جڑ تر کر لینا ضروری ہے کھولنا ضروری نہیں۔ بال اگر چوٹی اتنی سخت گندھی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضروری ہے۔ (2) کانوں میں بالی وغیرہ زیوروں کے سوراخ کا بھی وہی حکم ہے جو ناک میں نتھ کے سوراخ کا حکم وضو میں بیان ہوا۔ (3) بھوؤں اور مونچھوں اور داڑھی کے بال کا جڑ سے نوک تک اور ان کے نیچے کی کھال کا دھلنا (4) کان کا باہر پرزہ اور اس کے سوراخ کا منہ (5) کانوں کے پیچھے کے بال بنا کر پانی بہائے۔ (6) ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ بے منہ اٹھائے نہ دھلے گا۔ (۷) بغلیں۔ بے ہاتھ اٹھائے نہ دھلیں گی۔ (8) ناف کا باہر پہلو (9) پیٹھ کا باہر پرزہ (10) پیڑو کی پٹھیں اٹھا کر دھوئیں (11) ناف کو انگلی ڈال کر دھوئیں جبکہ پانی پہنچنے میں شک ہو (12) جسم کا باہر رو نکھاڑ سے نوک تک (13) ران اور (14) بیچ کا جوڑ ران اور پنڈلی کا جوڑ جب بیٹھ کر نہائیں (15) دونوں سرین کے تھنے کی جگہ خصوصاً جب کھڑے ہو کر نہائیں۔ (16) رانوں کی گولائی (17) پنڈلیوں کی گولائی (18) ٹخنہ یعنی ٹخنے کے تلے کی سلیٹیں۔ بے جدا کئے نہ دھلیں گی۔ (19) ایڑیں کی سخ زیریں جوڑ (20) ایڑیں کے نیچے کی جگہ جڑ تک جس کا (21) تلوہ نہ ہوا ہو تو اگر کھال چڑھ سکتی ہو تو چڑھا کر دھوئے اور کھال کے اندر پانی چڑھائے عورتوں پر خاص احتیاطیں ضروری ہے۔ (22) ڈھکی ہوئی پیشاب کی لو اٹھا کر دھوئے (23) پیشاب وشکم کے جوڑ کی تری (24) فرج خارج کا باہر گوشہ ہر طرف نیچے اوپر خیال سے دھویا جائے ہاں فرج داخل میں انگلی ڈال کر دھونا واجب نہیں مستحب ہے۔ یونہی اگر حیض و نفاس سے فارغ ہو کر غسل کرتی ہے تو ایک پرانے کپڑے سے فرج داخل کے اندر سے خون کا اثر صاف کر لینا مستحب ہے۔ (25) ہاتھ پر فیض چلتی ہو تو چھڑانا ضروری ہے۔

مسئلہ نمبر ۴.....بال میں گرہ پڑ جائے تو اگر بکھول کر اس پر پانی بہانا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ نمبر ۵.....کسی زخم پر پٹی وغیرہ بندھی ہو کہ اس کے کھولنے میں ضرر یا حرج ہو یا کسی جگہ مرہم یا دوا کے سبب پانی بہانا ضرر کرے گا تو اس پورے عضو کا مسح کریں اور نہ ہو سکے تو پٹی پر مسح کافی ہے اور پٹی موضع حاجت زیادہ نہ رکھی جائے اور نہ مسح کافی نہ ہوگا اور اگر پٹی موضع حاجت ہی پر بندھی ہے مثلاً بازو پر ایک طرف زخم ہے اور پٹی باندھے پھیلا زخمی کی اتنی ساری گولائی پر ہوا اس کا ضروری ہے تو اس کے نیچے جو بدن کا وہ حصہ بھی آ جائے گا جسے پانی نہ پہنچنے کا اندیشہ ہے تو ساری پٹی پر مسح کر لینے کافی ہے جو بدن کا وہ اچھا حصہ بھی دھونے سے معاف ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۶.....زکام آشوب چشم وغیرہ ہو اور یہ گمان صحیح ہو کہ سر سے نہانے میں مرض میں زیادتی یا امراض پیدا ہو جائیں گے تو نکلی کر ناک میں پانی ڈالے اور گردن سے نہا لے اور سر پر ہر بار پر بھیگا ہاتھ پھیر لے غسل ہو جائے گا اعادہ صحت پر دھو ڈالے باقی غسل کے مادہ کی

حاجت نہیں۔

مسئلہ نمبر ۷..... پانی نہ ملنے کی حالت میں آیۃ لکھنا یا لکھنے والے کے ہاتھ وغیرہ پر سیاہی کا جرم تمام لوگوں کیلئے کبھی مجبوری سے اگر لگی ہو تو غسل ہو جانے کے بعد معلوم ہونے کے بعد کرنا اور اس جگہ کو دھونا ضروری ہے پہلی جو نماز پڑھی ہو گئی۔

غسل کی سنتیں[1]

غسل کی (1) نیت کر کے پہلے (2) دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئے پھر (3) استنجے کی جگہ دھوئے خواہ نجاست ہو یا نہ ہو پھر (4) بدن پر جہاں بھی نجاست ہو اس کو دور کرے پھر (5) نماز کا سا وضو کرے مگر پاؤں نہ دھوئے ہاں اگر چوکی یا تختے پر پتھر پر نہائے تو پاؤں بھی دھو لے پھر (6) بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑ لے خصوصاً جاڑے میں بغیر تین (7) مرتبہ دہنے مونڈھے پر پانی بہائے پھر (8) بائیں مونڈھے پر تین بار پھر (9) سر پر اور تمام بدن پر تین بار (10) پھر جائے غسل سے الگ ہو جائے اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تو اب دھو لے اور (11) نہانے میں قبلہ رخ نہ ہو اور (12) تمام بدن پر ہاتھ پھیرے اور (13) ملنے اور ایسی جگہ (14) نہانے کہ کوئی نہ دیکھے اور اگر پردہ نہ ہو سکے تو (15) ناف سے گھٹنے تک کے اعضا کا ستر تو ضروری ہے اگر اتنا بھی ممکن نہ ہو تو تیمم کرے مگر یہ احتمال بہت بعید ہے اور کسی قسم کا کلام نہ کرے نہ کوئی (16) دعا پڑھے بعد نہانے کے (17) رومال سے بدن پونچھ ڈالے تو حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱..... اگر غسل خانہ کی چھت نہ ہو یا ننگے بدن نہائے بشرطیکہ موضوع احتیاط ہو تو کوئی حرج نہیں ہاں عورتوں کو بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے اور عورتوں کو چاہئے کہ نہانے کے لئے کوٹھری کپڑے پہن لے اور وضو کے سنن و مستحبات غسل کے لئے سنن و مستحبات ہیں مگر ستر کھلا ہو تو قبلہ کو منہ کرنا نہ چاہئے اور تہبند باندھے ہو تو حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲..... اگر بہتے پانی مثلاً دریا یا نہر میں نہلایا تو تھوڑی دیر اس میں رکنے سے تین بار دھونے اور ترتیب اور وضو یہ سب سنتیں ادا ہو گئیں اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اعضا کو تین بار حرکت دے اور نالاب وغیرہ بے ٹھہرے پانی میں نہلایا تو اعضا کو تین بار حرکت دینے یا جگہ بدلنے سے تینبار دھونے کی سنت ادا ہو جائے گی۔ یعنی اس کھڑا ہو گیا تو یہ بہتے پانی میں کھڑے ہونے کے حکم میں ہے۔ بہتے پانی میں وضو کیا تو وہی تھوڑی دیر اس میں عضو کو بہنے دینا اور ٹھہرے پانی میں حرکت دینا تین بار دھونے کے قائم مقام ہے۔

مسئلہ نمبر ۳..... سب کے لئے غسل یا وضو میں پانی کی ایک مقدار معین نہیں جس طرح عوام میں مشہور ہے محض بات ہے ایک دباچہ اور دوسرا پکا ایک کے تمام اعضا پر بال دوسرے کا بدن صاف ایک گھنی داڑھی والا اور دوسرا بے بدن ایک کے سر پر بڑے بڑے بال دوسرے کا سر منڈا ہوا علیٰ ہذا القیاس سب کے لئے ایک مقدار کیسے ممکن ہے۔

مسئلہ نمبر ۳..... عورت کو تمام میں بلا عذر وہ ہے اور مرد جا سکتا ہے مگر ستر کا لحاظ ضروری ہے لوگوں کے سامنے ستر کھول کر نہانا حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۴..... غیر ضرورت صحیحہ کے تمام کو نہ جائے کہ ایک نجلی امر لوگوں پر ظاہر کرنا ہے۔

غسل کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے؟

(1) اپنی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلنا سبب فرضیت غسل ہے۔

مسئلہ نمبر ۱..... اگر شہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جدا نہ ہوئی بلکہ بوجہ اٹھانے یا بلندی سے گرنے کے سبب نکلی تو غسل واجب نہیں ہاں

---

[1] لفظ پھر کے ساتھ جس مدت کا بیان ہو اس میں وہ شے فی نفسہ بھی سنت ہے اور اس کا ترتیب کے ساتھ ہونا بھی تو اگر کسی نے خلاف ترتیب کیا مثلاً پہلے بائیں مونڈھے پر پانی بہایا پھر دہنے پر تو سنت ترتیب ادا نہ ہوئی مگر سنت

وضو جاتا رہے گا۔

مسئلہ نمبر ۲.....اگر اپنے طرف سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی مگر اس شخص نے اپنے آلہ کو زور سے پکڑ لیا کہ باہر نہ ہو سکی پھر جب شہوت جاتی رہی چھوڑ دیا اب منی باہر ہوئی تو اگر چہ باہر نکلنا شہوت سے نہ ہوا مگر چوں کہ اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی لہٰذا غسل واجب ہوا اسی پر عمل ہے۔

مسئلہ نمبر ۳.....اگر منی کچھ نکلی اور فعل پیشاب کرنے یا سونے یا چالیس قدم چلنے کے نہایا اور نماز پڑھ لی اب جو منی خارج ہوئی تو غسل کرے کہ یہ اسی منی کا حصہ ہے جو اپنے محل سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی تھی اور پہلے جو نماز پڑھی تھی ہو گئی اس کے اعادہ کی حاجت نہیں اور اگر چالیس قدم چلنے یا پیشاب کرنے یا سونے کے بعد غسل کیا پھر منی یا شہوت نکلی تو غسل ضروری نہیں اور پہلی کا جو نہیں کی جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۴.....اگر منی پچکی پڑتی کہ پیشاب کے وقت یا ویسے ہی کچھ قطرے یا شہوت نکل آئیں تو غسل واجب نہیں البتہ وضو ٹوٹ جائے گا۔

(2) احتلام یعنی سوتے سے اٹھا اور بدن یا کپڑے پر تری پانی اور اس تری کے منی یا مذی ہونے کا یقین یا احتمال ہو تو غسل واجب ہے اگر چہ خواب یاد نہ ہو اور اگر یقین ہے کہ یہ نہ منی ہے نہ مذی بلکہ پیشاب یا ودی یا کچھ اور ہے تو اگر چہ احتلام یاد ہو اور لذت انزال خیال میں ہو غسل واجب نہیں اور اگر منی نہ ہونے پر یقین کرتا ہے اور مذی کا شک ہے تو اگر خواب میں احتلام ہوا یاد نہیں تو غسل نہیں ورنہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۵.....اگر احتلام یاد ہے مگر اس کا کوئی اثر کپڑے وغیرہ پر نہیں غسل واجب نہیں۔

مسئلہ نمبر ۶.....اگر سونے سے پہلے شہوت تھی آلہ قائم تھا اب جاگا اور اس کا اثر پایا اور مذی ہونا غالب گمان ہے اور احتلام یاد نہیں تو غسل واجب نہیں جب تک اس کے منی ہونے کا یقین غالب نہ ہو اور اگر سونے سے پہلے شہوت ہی نہ تھی یا تھی مگر سونے سے قبل دب چکی تھی اور جو خارج ہوا تھا صاف کر چکا تھا تو منی کے یقین غالب کی ضرورت نہیں بلکہ محض احتمال منی سے غسل واجب ہو جائے گا یہ مسئلہ کثیر الوقوع ہے اور لوگ اس سے غافل ہیں، اس کا خیال ضرور چاہیے۔

مسئلہ نمبر ۷.....بیماری وغیرہ سے غش آیا یا نشہ میں بے ہوش ہوا ہوش آنے کے بعد کپڑے یا بدن پر مذی ملی تو وضو واجب ہوگا غسل نہیں اور سونے کے بعد ایسا دیکھے تو غسل واجب مگر اسی شرط پر کہ سونے سے پہلے شہوت نہ تھی۔

مسئلہ نمبر ۸.....کسی کو خواب ہوا مگر منی باہر نہ نکلی تھی کہ آنکھ کھل گئی اور آلہ کو پکڑ لیا کہ منی باہر نہ ہو پھر جب تھمتی جاتی رہی چھوڑ دیا اب نکلی تو غسل واجب ہو گیا۔

مسئلہ نمبر ۹.....نماز میں شہوت تھی اور منی اتر تی ہوئی معلوم ہوئی مگر ابھی باہر نہ نکلی تھی کہ نماز پوری کر لی اب خارج ہوئی تو غسل واجب ہوگا مگر نماز ہو گئی۔

مسئلہ نمبر ۱۰.....کھڑے یا بیٹھے یا چلتے ہوئے سو گیا آنکھ کھلی تو مذی یا پانی غسل واجب ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۱.....رات کو احتلام ہوا جاگا تو کوئی اثر نہ پایا وضو کر کے نماز پڑھی اب اس کے بعد منی نکلی غسل اب واجب ہوا اور وضو نماز ہو گئی۔

مسئلہ نمبر ۱۲.....عورت کو خواب ہوا تو جب تک منی فرج داخل سے نہ نکلے غسل واجب نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۳.....مرد عورت ایک چارپائی پر سوئے بعد بیدار ہونے منی پائی گئی اور ان میں ہر ایک احتلام کا منکر ہے احتیاط یہ ہے کہ ہر حال دونوں غسل کریں اور یہی صحیح ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۴.....ہوش کے کاہلوں احتلام کے ساتھ ہوا اس پر غسل واجب ہے۔

(3) حشفہ یعنی سر ذکر کا عورت کے آگے یا پیچھے یا مرد کے پیچھے داخل ہوا دونوں پر غسل واجب کرتا ہے۔ شہوت کے ساتھ ہو یا بغیر شہوت انزال ہو یا نہ ہو بشرطیکہ دونوں مکلف ہوں اور اگر ایک بالغ ہے تو اس بالغ پر فرض ہے اور نابالغ پر اگرچہ غسل فرض نہیں مگر غسل کا حکم دیا گیا مثلاً مرد بالغ ہے اور لڑکی نابالغ تو مرد پر فرض ہے اور لڑکی نابالغہ کو بھی نہانے کا حکم ہے اور لڑکا نابالغ ہے اور عورت بالغہ تو عورت پر فرض ہے اور لڑکے کو بھی حکم دیا جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۱۵..... اگر حشفہ کٹ جانے کے بعد باقی عضو تناسل میں کچھ حشفہ کی قدر داخل ہو گیا جب بھی وہی حکم ہے جو حشفہ داخل ہونے کا ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۶..... اگر چوپایہ یا مردہ یا نئی چھوٹی لڑکی سے صحبت کی جس کی مثل سے صحبت نہ کی جا سکتی ہو بھی کی تو جب تک انزال نہ ہو غسل واجب نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۷..... عورت کی ران میں جماع کیا اور انزال کے بعد منی فرج میں گئی یا کنواری سے جماع کیا اور انزال بھی ہو گیا مگر بکارت زائل نہ ہوئی تو عورت پر غسل واجب نہیں ہاں اگر عورت کے حمل رہ جائے تو اب غسل واجب ہونے کا حکم دیا جائے گا اور وقت جماعت سے جب تک غسل نہیں کیا تمام نمازوں کا اعادہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۱۸..... عورت نے اپنی فرج میں انگلی یا جانور یا مردے کا ذکر یا کوئی چیز ربڑ یا مٹی وغیرہ کی مثل ذکر کے بنا کر داخل کی تو جب تک انزال نہ ہو غسل واجب نہیں اگر جن آدمی کی شکل بن کر آیا اور عورت سے جماع کیا تو حشفہ کے غائب ہوتے ہی سے غسل واجب ہو گیا آدمی کی شکل پر نہ ہو تو جب تک عورت کو انزال نہ ہو غسل واجب نہیں۔ یونہی اگر مرد نے پری سے جماع کیا اور وہ اس وقت انسانی شکل میں نہیں بظہر انزال وجوب غسل نہ ہوگا اور شکل انسانی میں ہے تو صرف غیبت حشفہ سے واجب ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۱۹..... غسل جماع کے بعد عورت کے بدن سے مرد کی بیضہ منی نکلی تو اس سے غسل واجب نہ ہوگا البتہ وضو جاتا رہے گا۔

فائدہ۔ ان تین وجوہ سے جس پر نہلانا فرض ہوا اس کو جنب اور ان اسباب کو جنابت کہتے ہیں۔

(4) حیض سے فارغ ہونا

(5) نفاس کا ختم ہونا۔

مسئلہ نمبر ۲۰..... بچہ پیدا ہوا اور خون بالکل نہ آیا تو صحیح یہ ہے کہ غسل واجب ہے حیض و نفاس کی کافی تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ حیض کے بیان میں آئے گی۔

مسئلہ نمبر ۲۱..... کافر مرد یا عورت جنب ہے یا حیض و نفاس والی کافر عورت اب مسلمان ہوئی اگرچہ اسلام سے پہلے حیض و نفاس سے فراغت ہو چکی صحیح یہ ہے کہ ان پر غسل واجب ہاں اگر اسلام لانے سے پہلے غسل کر چکے ہوں یا کسی طرح تمام بدن پر پانی بہ گیا ہو تو صرف پاک میں نرم ہونے تک پانی جذب ہو جانا کافی ہوگا کہ یہی وہ چیز ہے جو غار سے اوپر نہیں ہوتی۔ پانی کے بڑے بڑے گھونٹ پینے سے کلی کا فرض ادا ہو جاتا ہے اور اگر یہ بھی باقی رہ گیا ہو تو اسے بھی بجالائیں غرض جتنے اعضاء کا وضو غسل میں فرض ہے جماع و غیرہ اسباب کے بعد اگر وہ سب نجاست کفری دھل چکے تو بعد اسلام اعادہ غسل ضروری نہیں ورنہ جتنا حصہ باقی ہو اتنے کا دھونا فرض ہے اور مستحب تو یہ ہے کہ بعد اسلام پھر غسل کرے۔

مسئلہ نمبر ۲۲..... مسلمان میت کو نہلانا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے اگر ایک نے نہلا دیا سب کے سر سے اتر گیا اور اگر کسی نے نہیں نہلایا سب گنہگار ہوں گے۔

مسئلہ نمبر ۲۳..... پانی میں مسلمان کا مردہ ملا اس کا بھی نہلانا فرض ہے۔ پھر اگر نکالنے والے نے غسل کے ارادہ سے نکالتے وقت اس کو غوطہ دے دیا غسل ہو گیا ورنہ اب نہلائیں۔

مسئلہ نمبر ۲۴..... (۱) جمعہ (۲) عید (۳) بقر عید (۴) عرفہ کے دن اور احرام باندھتے وقت نہانا سنت ہے۔

اور (۱) وقوف (۲) عرفات و (۳) وقوف مزدلفہ و حاضری حرم و حاضری (۴) کار عظیم و (۵) طواف وداع و (۶) طواف زیارت (۷) جمرات پر کنکریاں مارنے کیلئے تینوں دن اور (۸) شب برات اور (۹) شب قدر اور (۱۰) عرفہ کی رات اور جلسہ میلاد (۱۱) شریف اور دیگر (۱۲) مجالس خیر کی حاضری کے لئے اور (۱۳) مردہ نہلانے کے بعد اور (۱۴) مجنون کو نہلا جانے کے بعد اور (۱۵) غشی سے افاقہ کے بعد اور (۱۶) شہر جاتے رہنے کے بعد اور (۱۷) گناہ سے توبہ کرنے اور بیا (۱۸) گوشت پکیلئے اور (۱۹) سفر سے آنے والے کے لئے (۲۰) استحاضہ کا خون بند ہونے کے بعد نماز (۲۱) کسوف و (۲۲) خسوف و (۲۳) استسقاء اور (۲۴) کوف اور (۲۵) تاریکی اور سخت (۲۶) آندھی کے لئے اور (۲۷) بدن پر نجاست لگی اور یہ معلوم نہ ہوا کہ کس جگہ۔ یہ ان سب کیلئے غسل مستحب ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۵..... حج کرنے والے پر دسویں ذی الحجہ کو پانچ غسل ہیں۔ (۱) وقوف (۲) مزدلفہ (۳) دخول (۴) منیٰ (۵) جمرہ (۶) کنکریاں مارنا (۷) دخول مکہ (۸) طواف۔ جب کہ یہ تین پچھلی باتیں بھی دسویں ہی کو کرے اور جمعہ کا دن ہے تو غسل جمعہ بھی یونہی اگر عرفہ یا عید جمعہ کے دن پڑے تو یہاں والوں پر دو غسل ہوں گے۔

مسئلہ نمبر ۲۶..... جس پر چند غسل ہوں سب کی نیت سے ایک غسل کر لیا سب ادا ہو گئے اور سب کا ثواب ملے گا۔

مسئلہ نمبر ۲۷..... عورت جب ہوئی اور ابھی غسل نہیں کیا تھا کہ حیض شروع ہو گیا تو پاک ہے نہا لے بعد حیض ختم ہونے کے

مسئلہ نمبر ۲۸..... جب نے جمعہ یا عید کے دن غسل نہیں کیا تھا کہ حیض شروع ہو گیا تو پاک ہے نہا لے بعد حیض ختم ہونے کے۔

مسئلہ نمبر ۲۹..... جب نے جمعہ یا عید کے دن غسل جنابت کیا اور جمعہ اور عید وغیرہ کی نیت بھی کر لی سب ادا ہو گئے اگر اسی غسل سے جمعہ اور عید کی نماز ادا کر لے۔

مسئلہ نمبر ۳۰..... عورت کو نہانے یا وضو کیلئے پانی مول لیا یا پانے تو اس کی قیمت شوہر کے ذمہ ہے بشرطیکہ غسل وضو واجب ہوں یا بدن سے میل دور کرنے کیلئے نہائے۔

مسئلہ نمبر ۳۱..... جس پر غسل واجب ہے اسے چاہئے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے۔ حدیث میں ہے جس گھر میں جنب ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے اور اگر اتنی دیر کر چکا کہ نماز کا آخر وقت آ گیا تو اب فوراً نہانا فرض ہے اب تاخیر کرے گا گنہگار ہو گا اور کھانا کھایا عورت سے جماع کرنا چاہتا ہے تو وضو کر لے یا ہاتھ منہ دھو لے کلی کرے اور اگر ویسے ہی کھا پی لیا تو گناہ نہیں مگر مکروہ ہے یا سونا چاہتا ہے اور بے نہائے، بے وضو کئے جماع کر لیا تو بھی کچھ گناہ نہیں مگر جس کو احتلام ہو بے نہائے اس کو عورت کے پاس جانا نہ چاہئے۔

مسئلہ نمبر ۳۲..... رمضان میں اگر رات ہو تو بہتر یہی ہے کہ قبل طلوع فجر نہا لے کہ روزے کا بہتر حصہ جنابت سے خالی ہو اور اگر نہیں نہایا تو بھی روزہ میں کچھ نقصان نہیں مگر مناسب یہ ہے کہ غرغرہ ہو یا نہ کہ میں جو تک پانی چڑھا لے یہ وہم طلوع فجر سے پہلے کر لے کہ پھر روزے میں نہ ہو سکیں گے اور اگر نہانے میں اتنی تاخیر کی کہ دن نکل آیا اور نماز قضا کر دی تو یہ اور دنوں میں بھی گناہ ہے اور رمضان میں اور زیادہ

مسئلہ نمبر ۳۳..... جس کو نہانے کی ضرورت ہو اس کو (۱) مسجد جانا (۲) طواف کرنا (۳) قرآن مجید چھونا اگر چہ اس کا سادہ حاشیہ یا جلد یا چٹی چھوئے یا (۴) بے چھوئے دیکھ کر یا زبانی پڑھنا یا کسی (۵) آیت کا لکھنا یا آیت (۶) تعویذ لکھنا یا ایسا تعویذ لکھنا (۷) چھونا یا اُٹھی (۸) ٹھوٹھی چھونا یا (۹) پہننا جیسے مقطعات کی ٹھوٹھی حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۴..... اگر قرآن عظیم جزدان میں ہو تو جزدان پر ہاتھ لگانے میں حرج نہیں یونہی رومال وغیرہ کسی ایسے کپڑے سے پکڑنا جو نہ اپنے تابع ہو نہ قرآن مجید کا تو جائز ہے کہ کرتے کی آستین دوپٹے کے آنچل سے یہاں تک کہ چادر کا ایک کونا اس کے موڈھے پر ہے دوسرے

کوئے سے چھونا حرام ہے کہ یہ سب اس کے تابع ہیں جیسے پورا قرآن مجید کے تابع تھی۔

مسئلہ نمبر ۳۵.....اگر قرآن کی آیت دعا کی نیت سے یا تمرک کیلئے جیسے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ یا ادائے شکر کیلئے جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (پ۱ الفاتحۃ) یا خبر پر بیان پر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ (پ۲ البقرۃ۱۵۶) کہا یا بہ نیت ثناپوری سورۂ فاتحہ یا آیۃ الکرسی یا سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (پ۲۸ الحشر۲۲) سے آخر سورۃ تک پڑھیں اور ان سب سورتوں میں قرآن کی نیت نہ ہو تو کچھ حرج نہیں یونہی تینوں قل یا لفظ قل بہ نیت ثنا پڑھ سکتا ہے اور لفظ قل کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا اگرچہ بہ نیت ثنا ہی ہو کہ اس صورت میں ان کا قرآن ہونا متعین ہے نیت کو کچھ دخل نہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۶..... بے وضو قرآن مجید یا اس کی کسی آیت کو چھونا حرام ہے۔ بچھونے زبانی یاد کیے کر پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۷.....روپیہ پر آیت لکھی ہو تو ان سب کو (یعنی بے وضو جب اسے بٹوے وغیرہ میں رکھا ہو) اس کا چھونا حرام ہے۔ ہاں اگر تھیلی میں ہو تو تھیلی اٹھانا جائز ہے۔ یونہی جس برتن یا کلاں پر سورۃ یا آیت لکھی ہو اس کا چھونا بھی ان کو حرام ہے اور اس کا استعمال سب کو مکروہ مگر جبکہ خاص بہ نیت شفا ہو۔

مسئلہ نمبر ۳۸.....قرآن کا ترجمہ فارسی یا اردو یا کسی اور زبان میں ہو اس کے بھی چھونے اور پڑھنے میں قرآن مجید ہی کا سا حکم ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۹.....قرآن مجید دیکھنے میں ان سب پر کچھ حرج نہیں اگرچہ حروف پر نظر پڑے اور الفاظ سمجھ میں آئیں اور خیال میں پڑھتے جائیں۔

مسئلہ نمبر ۴۰.....ان سب کو فقہ و تفسیر و حدیث کی کتابوں کا چھونا مکروہ ہے اور اگر ان کو کسی کپڑے سے چھوا اگر چہ اس کو پہنے یا اوڑھے ہوئے ہو تو حرج نہیں مگر موضع آیت یہاں کتابوں میں بھی باتحر رکھنا حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۱.....ان سب کو توریت زبور انجیل کو پڑھنا چھونا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۲.....درود شریف اور دعاؤں کے پڑھنے میں حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ وضو سے کامل کر کے پڑھیں۔

مسئلہ نمبر ۴۳.....ان سب کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۴.....مصحف شریف گرایا ہو جائے کہ پڑھنے کے کام میں نہ آئے تو اسے کفنا کر قبر کھود کر ایسی جگہ دفن کر دیں جہاں پاؤں پڑنے کا احتمال نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۴۵.....بے کار مصحف چھونے نہ دیا جائے بلکہ مطلقاً حروف اس سے بچائیں۔

مسئلہ نمبر ۴۶.....قرآن سب کتابوں کے اوپر رکھیں پھر تفسیر پھر حدیث پھر باقی دینیات علی حسب مراتب۔

مسئلہ نمبر ۴۷.....کتاب پر کوئی دوسری چیز نہ رکھی جائے حتی کہ قلم و دوات حتی کہ وہ صندوق جس میں کتاب ہو اس پر کوئی چیز نہ رکھی جائے۔

مسئلہ نمبر ۴۸.....مسائل یا دینیات کے اوراق میں پڑیا یا نہ ضائع جس دسترخوان پر اشعار وغیر کچھ تحریر ہو اس کو کام میں لانا یا کچھ لے پر کچھ لکھا ہو اس کا استعمال منع ہے۔

پانی کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے: وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا (پ۱۸ الفرقان۴۸)

ہم نے آسمان سے پانی نازل پاک کرنے والا (ترجمہ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے۔ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ (پ۹ الفرقان ۴۸)

یعنی آسمان سے تم پر پانی نازل کرتا ہے تمہیں اس سے ستھرا کردے اور شیطان کی ناپاکی تم سے دور کرے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

حدیث ۱.....امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں کوئی شخص حالت جنابت میں رکے ہوئے پانی میں نہ نہائے (یعنی تھوڑے پانی میں جو جاری نہ ہو کہ وہ دہ در دہ سے کم ہو یا جاری ہو مگر پانی کے حکم میں ہے) لوگوں نے کہا تو اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کیسے کرے کہا اس میں سے نہ لے لے۔

حدیث ۲.....سنن ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ رحمہم اللہ میں حکم ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اس سے کہ عورت کی طہارت سے بچے ہوئے پانی سے مرد وضو کرے۔

حدیث ۳.....امام مالک و ابوداؤد و ترمذی رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ہم دریا کا سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے جاتے ہیں تو اگر اس سے وضو کریں پیاسے رہ جائیں تو کیا سمندر کے پانی سے ہم وضو کریں فرمایا اس کا پانی پاک ہے اور اس کا جانور مردار حلال یعنی مچھلی۔

حدیث ۴.....امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو چیز کے گرم پانی سے غسل نہ کرو کہ وہ برص پیدا کرتا ہے۔

کس پانی سے وضو جائز ہے اور کس سے نہیں؟

تنبیہ: جس پانی سے وضو جائز ہے اس سے غسل بھی جائز اور جس سے وضو ناجائز غسل بھی ناجائز۔

مسئلہ نمبر ۱.....چند ندی نالے چشمے سمندر دریا کنویں اور برف اولے کے پانی سے وضو جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۲.....جس پانی میں کوئی چیز مل گئی کہ بول چال میں اسے پانی نہ کہیں بلکہ اس کا کوئی اور نام ہو گیا جیسے شربت یا پانی میں کوئی ایسی چیز ڈال کر پکائیں جس سے مقصود میل کاٹنا نہ ہو جیسے شوربا پائے گلاب اور عرق اس سے وضو غسل جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۳.....اگر ایسی چیز ملائیں یا ملا کر پکائیں جس سے مقصود میل کاٹنا ہو جیسے صابن یا ہری کے پتے تو وضو جائز ہے جب تک اس کی رقت زائل نہ کردے اور اگر ستو کی طرح گاڑھا ہو گیا تو وضو جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴.....اور اگر کوئی پاک چیز ملی جس سے رنگ یا بو یا مزے میں فرق آ گیا مگر اس کا پتلا پن نہ گیا جیسے رہتا چونا یا تھوڑی زعفران تو وضو جائز ہے اور جو زعفران کا رنگ اتنا آ جائے کہ کپڑا رنگنے کے قابل ہو جائے تو وضو جائز نہیں یونہی پیالا کا رنگ اور اگر اتنا دودھ مل گیا کہ دودھ کا رنگ غالب ہو تو وضو جائز ہے ورنہ نہیں غالب مغلوب کی پہچان یہ ہے کہ جب تک یہ کہیں کہ پانی ہے جس میں کچھ دودھ مل گیا تو وضو جائز ہے اور جب سے لوگ کہیں تو وضو جائز نہیں اور اگر پتے گرنے یا پانے ہونے کی سب بدلنے کچھ حرج نہیں مگر جبکہ پتے اسے گاڑھا کر دیں۔

مسئلہ نمبر ۵.....بہتا پانی کہ اس میں نجاست ڈال دیں تو بہا لے جائے پاک اور پاک کرنے والا ہے۔ نجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا جب تک وہ نجس اس کے رنگ یا بو یا مزہ کو نہ بدل دے اگر نجس چیز سے رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا تو ناپاک ہو گیا اب یہ اس وقت پاک ہو گا جب تک وہ نجس اس کے رنگ یا بو یا مزہ کو نہ بدل دے اگر نجس چیز سے رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا تو ناپاک ہو گیا اب یہ اس وقت پاک ہو گا کہ نجاست نہ نکلتی ہو کر اس کے اوصاف ٹھیک ہو جائیں یا پاک پانی اتنا ملے کہ نجاست کو بہا لے جائے یا پانی کے رنگ مزہ ٹھیک ہو جائیں اور اگر پاک چیز نے رنگ یا مزہ

کو دھو لیا تو وضو و غسل اس سے جائز ہے جب تک چیز دُور نہ ہو جائے۔

مسئلہ نمبر ۶..... مردہ جانور یا لحمہ کی چربی میں پڑا ہے اس کے اوپر سے پانی بہتا ہے تو عام ازیں کہ جتنا پانی اس سے مل کر بہتا ہے اس سے کم ہے جو اس کے اوپر سے بہتا ہے جاری زائد ہے یا برابر مستقر جگہ سے وضو جائز ہے یہاں تک کہ موقع نجاست سے بھی جب تک نجاست کے جب کسی وصف میں تغیر نہ آئے یہی صحیح ہے اور اسی پر اعتماد ہے۔

مسئلہ نمبر ۷..... چھت[1] کے پرالے سے مینہ کا پانی گرے وہ پاک ہے اگرچہ چھت پر جابجا نجاست پڑی ہو اگر نجاست پرالے کے منہ پر ہو اگر چہ نجاست سے مل کر جو پانی گرتا ہو وہ نصف سے کم یا برابر پانی ہو وہ جب تک نجاست سے پانی کے کسی وصف میں تغیر نہ آئے یہی صحیح ہے اور اسی پر اعتماد ہے اور اگر مینہ رک گیا اور پانی کا بہنا موقوف ہو گیا تو اب وہ ٹھہرا پانی اور چھت سے چپکے نجس ہے۔

مسئلہ نمبر ۸..... برفانی مایوں سے برسات کا بہتا پانی پاک ہے جب تک نجاست کا رنگ یا بو یا مزہ اس میں ظاہر نہ ہو اس سے وضو کرنا اگر اس پانی میں نجاست مرئیہ کے اجزاء ایسے پتے جا رہے ہوں کہ جو بلو لیا جائے گا اس میں ایک آدھ ذرہ اس کا بھی ضرور ہو گا جب تو ہاتھ میں لیتے ہی ناپاک وضو اس سے حرام و نہ جائز ہے اور بچنا بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر ۹..... نالی کا پانی کہ بعد بارش کے ٹھہر گیا اگر اس میں نجاست کے اجزا محسوس ہوں یا اس کا رنگ و بو محسوس ہو تو ناپاک ہے ورنہ پاک۔

مسئلہ نمبر ۱۰..... دس ہاتھ لمبا اس ہاتھ چوڑا جو حوض ہو اسے دہ در دہ اور بڑا حوض کہتے ہیں یونہی دس ہاتھ لمبا یا پانچ ہاتھ چوڑا بیس ہاتھ لمبا چار ہاتھ چوڑا غرض کل لمبائی چوڑائی سو ہاتھ اور اگر گول ہو تو اس کی گولائی تقریباً ساڑھے ستتیس ہاتھ ہو اور سو ہاتھ نہ ہو تو چھوٹا حوض ہے اور اس کے پانی کو تھوڑا کہیں گے اگرچہ کتنا بڑا ہو۔

تنبیہ: حوض کے بڑے چھوٹے ہونے میں خود اس حوض کی پیمائش کا اعتبار نہیں بلکہ اس میں جو پانی ہے اس کی پانی سطح دیکھی جائے گی تو اگر حوض بڑا ہے مگر اب پانی کم ہو کر وہ دہ در دہ نہ رہا تو وہ اس حالت میں بڑا حوض نہیں کہا جائے گا بلکہ حوض اسی کو نہیں کہیں گے جو مسجدوں وغیرہا میں بنا لئے جاتے ہیں بلکہ ہر وہ بڑا تالاب جس کی پیمائش سو ہاتھ ہے وہ حوض ہے اور اس سے کم ہے تو چھوٹا۔

مسئلہ نمبر ۱۱..... وہ دہ در دہ حوض میں صرف اتنا پانی درکار ہے کہ اتنی مساحت میں زمین کہیں سے کھلی نہ ہو اور یہ جو بہت کتابوں میں پڑھا ہے کہ لوٹے یا بالٹی میں پانی لینے سے زمین نہ کھلے اس کی مساحت اس کے کثیر رہنے کے لئے ہے کہ وقت استعمال گر پانی نکالنے سے زمین کھل گئی تو اس وقت پانی سو ہاتھ کی مساحت میں نہ رہا ایسے حوض کا پانی بہتے پانی کے حکم میں ہے۔ نجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہو گا جب تک نجاست سے رنگ یا بو یا مزہ نہ بدلے اور ایسا حوض اگرچہ نجاست پڑنے سے نجس نہ ہو گا مگر قصداً اس میں نجاست ڈالنا منع ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۲..... بڑے حوض کے نجس نہ ہونے کی یہ شرط ہے کہ اس کا پانی متصل ہو تو ایسے حوض میں اگر نلکے یا کڑیاں گاڑی گئی ہوں تو ان نلکوں کڑیوں کے علاوہ جابجا جگہ اگر سو ہاتھ ہے تو پورا سو نہیں۔ البتہ پتلی پتلی چیزیں جیسے گھاس تنکا، بھوسی، کے اتصال کو مانع نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۳..... بڑے حوض میں کہ نجاست پڑی کو دکھائی نہ دے جیسے شراب یا تیزاب تو اس کی ہر جانب سے وضو جائز ہے اور اگر دیکھنے میں آتی ہے جیسے پاخانہ یا کوئی مردار ہو جا رہا تو جس طرف وہ نجاست ہو اس طرف وضو نہ کرنا بہتر ہے دوسری طرف وضو کرے۔

۱۔ دیکھا دیں ہے کہ علامہ شامی نے فرمایا کہ یہ عدم نجاست اس صورت پر ہے کہ اس کو قوی نجاست اور غلاظت نہ پہنچی ہو فرمایا اسی پر فتوی ہے۔ ۱۲ منہ۔

۲۔ هكذا في رد المحتار عن الحلية و في الهندية عن المحيط و الخلاصة و الخانية ۱۲ منه۔

۳۔ و المسئلة مصرحة في هذه الجزيرة بما لا مزيد عليه من شاء فلا طلاع فليراجع اليها ۱۲ منه۔

تنبیہ: جو نجاست دکھائی دیتی ہے اس کو مرئیہ اور جو نہیں دکھائی دیتی اسے غیر مرئیہ کہتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۴..... ایسے حوض پر اگر بہت سے لوگ جمع ہو کر وضو کریں تو بھی کچھ حرج نہیں اگر وضو کا پانی اس میں گرتا ہو یہاں اس میں کلی ڈالنا پاک سمجھنا۔ چاہیے کہ نظافت کے خلاف ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۵..... تالاب یا بڑا حوض اوپر سے جم گیا مگر برف کے نیچے پانی کی لمبائی چوڑائی متصل بقدر دہ در دہ ہے اور سوراخ کر کے اس سے وضو کیا جائز ہے۔ اگر چاروں میں نجاست پڑ جائے اور اگر متصل دہ در دہ نہیں اور اس میں نجاست پڑی تو ناپاک ہے مگر اگر نجاست پڑنے سے پہلے اس میں سوراخ کر دیا اور اس سے پانی اُبل پڑا تو اگر بقدر دہ در دہ پھیل گیا تو اب نجاست پڑنے سے بھی پاک رہے گا اور اس میں دل کا وہی حکم ہے جو اوپر گزرا۔

مسئلہ نمبر ۱۶..... اگر تالاب خشک میں نجاست پڑی اور مینہ برسا اور اس میں بہتا ہوا پانی پاک اس قدر آیا کہ بہاؤ کرنے سے پہلے دہ در دہ ہو گیا تو وہ پانی پاک ہے اور اگر اس مینہ سے دہ در دہ سے کم بارہ دو ہاتھ بارش سے دہ در دہ ہوا تو سب نجس ہے ہاں اگر وہ بھر کر بہہ جائے تو پاک ہو گیا اگرچہ دو ہاتھ بہا ہو۔

مسئلہ نمبر ۱۷..... دہ در دہ پانی میں نجاست پڑی پھر اس کا پانی دہ در دہ سے کم ہو گیا تو وہ اب بھی پاک ہے ہاں اگر وہ نجاست اب بھی اس میں پانی ہو اور دکھائی ہو تو اب ناپاک ہو گیا۔ اب جب تک بھر کر بہہ نہ جائے پاک نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۱۸..... چھوٹا حوض پاک ہو گیا پھر اس کا پانی جمع کر دہ در دہ ہو گیا تو اب بھی ناپاک ہے مگر پاک پانی اگر اسے بہاوٹ سے پاک ہو جائے۔

مسئلہ نمبر ۱۹..... کوئی حوض ایسا ہے کہ اوپر سے تنگ اور نیچے کشادہ ہے یعنی اوپر دہ در دہ نہیں اور نیچے دہ در دہ ہو گیا ایسا حوض لبریز ہو اور نجاست پڑے تو پاک ہے پھر اس کا پانی گھٹ گیا اور وہ دہ در دہ ہو گیا تو پاک ہو گیا۔

مسئلہ نمبر ۲۰..... حوض کا پانی پاک ہے اگر چہ اس کے رنگ و بو مزے میں تغیر آ جائے اس سے وضو جائز ہے بقدر[1] کفایت اس کے ہوتے ہوئے تیمم جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۱..... جو پانی وضو یا غسل کرنے میں بدن سے گرا وہ پاک ہے مگر اس سے وضو اور غسل جائز نہیں یونہی اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا انگلی یا پورا عضو یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وضو میں دھویا جاتا ہو قصداً یا قصد دہ در دہ سے کم پانی میں ڈبو دے تو پانی ناپاک ہو جائے گا وہ پانی وضو اور غسل کے لائق نہ رہا یہی طرح جس شخص پر نہانا فرض ہے اس کے جسم کا کوئی بے دھلا ہوا حصہ پانی سے چھو جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے کام کا نہ رہا اگر دھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پڑ جائے تو حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۲..... اگر ہاتھ دھلا ہوا ہے مگر پھر دھونے کی نیت سے ڈالا اور یہ دھونا ثواب کا کام ہو جیسے کھانے کے لئے ہاتھ دھونے کے لئے تو یہ پانی مستعمل ہو گیا یعنی وضو کے کام کا نہ رہا اور اس کو پینا بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۳..... اگر بغیر دھلا ہاتھ پانی میں ڈالا جیسے پانی بڑے برتن میں ہے کہ اسے چھوا نہیں سکتا نہ کوئی چھوٹا برتن ہے کہ اس

---

[1] کہ پانی پاک ہے جب تک اس کی نجاست سے ملاقات نہ ہو نجس نہیں ہو سکتا اور یہاں کوئی نجس شے ہے جس کی ملاقات سے یہ پانی نجس ہو گیا ۱۲ منہ

[2] مطلقاً سارا وضو کر لیا ایک ہاتھ کا دھونا باقی ہے کہ پانی ختم ہو گیا اور تیمم میں پانی اتنا ہو جو سے کہ اس ہاتھ کو دھو سکتا ہے تو وہ تیمم جائز نہیں مگر وضو کرنے کے بعد اگر وقت میں بچا گیا جب تک ہو سکتا ہے مسجد میں جماعت میں آجائے ہو تو اتنا تیمم کر کے نماز پڑھ لے کو نہ جائے اور اس سے وضو کرنے کا حکم اس وقت دیا گیا کہ جب پانی ہو ضرورت اس سے وضو کرنا چاہیے ۱۲ منہ

سے نکالے تو ایسی صورت میں بقدرِ ضرورت ہاتھ پانی میں ڈال کر اس سے پانی نکالے یا کنویں میں رسی ڈول گر گیا اور بے سمجھے نہیں نکل سکتا اور پانی بھی نہیں کہ ہاتھ پاؤں دھو کر سمجھے تو اس صورت میں اگر پاؤں ڈال کر ڈول رسی نکالے گا۔ مستعمل نہ ہوگا۔

ان مسئلوں سے بہت کم لوگ واقف ہیں خیال رکھنا چاہیے۔

مسئلہ نمبر ۲۴..... مستعمل پانی اگر اتنا پانی میں مل جائے مثلاً وضو یا غسل کرتے وقت ٹپکے یا نلے یا گھڑے میں گرے تو اگر اچھا پانی زیادہ ہے تو یہ وضو اور غسل کے کام کا ہے ورنہ سب بیکار ہو گیا۔

مسئلہ نمبر ۲۵..... پانی میں ہاتھ پڑ گیا اور کسی طرح مستعمل ہو گیا اور یہ چاہیں کہ یہ کام کا ہو جائے تو اچھا پانی اس سے زیادہ اس میں ملا دیں تاکہ اس کا یہ طریقہ بھی ہے کہ اس میں ایک طرف سے پانی ڈالیں کہ دوسری طرف سے بہہ جائے سب کام کا ہو جائے یونہی ناپاک پانی کو بھی پاک کر سکتے ہیں یونہی ہر بہتی ہوئی چیز، پتی جس یا پانی سے ابال دینے سے پاک ہو جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۲۶..... کسی درخت یا پھل کے نچوڑے ہوئے پانی سے وضو جائز نہیں جیسے کیلے کا پانی یا انگور اور انار اور ترنج وغیرہ کا پانی اور گنے کا رس۔

مسئلہ نمبر ۲۷..... جو پانی گرم ملک میں گرم موسم میں سونے چاندی کے سوا کسی اور دھات کے برتن میں دھوپ میں گرم ہو گیا تو جب تک گرم ہے اس سے وضو اور غسل نہ چاہئے نہ اس کو پینا چاہئے بلکہ بدن کو کسی طرح پہنچانا نہ چاہئے یہاں تک کہ اگر اس سے کپڑا بھیگ جائے تو جب تک ٹھنڈا نہ ہو لے اس کے پہننے سے بچیں کہ اس پانی کے استعمال میں اندیشۂ برص ہے پھر بھی اگر وضو یا غسل کر لیا تو ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۲۸..... چھوٹے چھوٹے گڑھوں میں پانی ہے اور اس میں نجاست پڑی معلوم نہیں تو اس سے وضو جائز۔

مسئلہ نمبر ۲۹..... کافر کی نسبت کہہ دیا کہ ہمارا پاک پانی نہ جائے گی۔ دونوں صورتوں میں پاک رہے گا کہ یہ اس کی اصل حالت ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۰..... ناپاک کا بھرا ہوا پانی کہ شرعاً اس کی ملک ہو جائے اسے پیا یا وضو یا غسل یا کسی کام میں لایا اس کے ماں باپ یا جس کا وہ نوکر ہے اس کے سوا کسی کو جائز نہیں اگرچہ وہ اجازت بھی دے دے اگر وضو کر بھی لیا تو وضو ہو جائے گا اور گنہگار ہوگا یہاں سے معلمین کو سبق لینا چاہئے کہ اکثر وہ ناپاک بچوں سے پانی بھروا کر لاتے ہیں۔ اسی طرح بالغ کا بھرا ہوا پانی بغیر اجازت صرف کرنا بھی حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۱..... نجاست نے پانی کا مزہ یا رنگ بدل دیا تو اس کو اپنے استعمال میں بھی لانا جائز اور جانوروں کو پلانا بھی۔ گارے وغیرہ کے کام میں لا سکتے ہیں مگر اس گارے مٹی کو مسجد کی دیوار وغیرہ میں صرف کرنا جائز نہیں۔

کنویں کا بیان

مسئلہ نمبر ۱..... کنویں میں آدمی یا کسی جانور کا پیشاب یا بہتا ہوا خون یا نالی یا سینہ سے یا کسی قسم کی شراب کا قطرہ گرا یا ناپاک کھٹی یا مجس کپڑا دو کوئی ناپاک چیز گری اس کا کل پانی نکالا جائے۔

مسئلہ نمبر ۲..... جن چوپایوں کا گوشت نہیں کھایا جاتا ان کے پاخانہ پیشاب سے ناپاک ہو جائے گا یونہی مرغی اور بلی کی بیٹ سے ناپاک ہو جائے گا ان سب صورتوں میں کل پانی نکالا جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۳..... بیٹکیاں اور گوبر اور لید اگر چہ پاک ہیں مگر کنویں میں جائیں تو بہ ضرورت ان کا بالکل صاف رکھا گیا ہے پانی کی ناپاکی کا حکم نہیں دیا جائے گا اور اڑنے والے حلال جانور کبوتر، چڑیا کی بیٹ یا شکاری پرند جیسے شکرہ باز کی بیٹ گر جائے تو ناپاک نہ ہوگا یونہی چوہے اور چمگادڑ کے پیشاب سے بھی ناپاک نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۴..... پیشاب کی بہت باریک بندکیاں مثل سوئی کی نوک کے اور نجس غبار پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۵..... جس کنویں کا پانی ناپاک ہوگیا اس کا ایک قطرہ بھی پاک کنویں میں پڑ جائے تو یہ بھی ناپاک ہوگیا جو حکم اس کا تھا وہی اس کا ہوگیا۔ یہ نئی ڈول بڑی گھڑا جن میں ناپاک کنویں کا پانی نکالا تھا پاک کنویں میں پڑے وہ بھی ناپاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۶..... کنویں میں آدمی بکری یا کتا یا کوئی اور دموی جانور یا ان کے برابر یا ان سے بڑا گر مر جائے تو کل پانی نکال جائے۔

مسئلہ نمبر ۷..... مرغا مرغی بلی چوہا چھپکلی اور کوئی دموی جانور (جس میں بہتا ہوا خون ہو) اس میں مر کر پھول جائے یا پھٹ جائے تو کل پانی نکالا جائے۔

مسئلہ نمبر ۸..... اگر یہ سب باہر مرے پھر کنویں میں گر گئے جب بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ نمبر ۹..... چھپکلی یا چوہے کی دم کٹ کر کنویں میں گری، اگرچہ پھولی نہ ہو کل پانی نکالا جائے۔ مگر اس کی جڑ میں اگر موم لگا ہو تو تیس ڈول نکالا جائے۔

مسئلہ نمبر ۱۰..... بلی نے چوہے کو دبوچ لیا اور زخمی ہوگیا پھر اس سے چھوٹ کر کنویں میں گرا، کل پانی نکالا جائے۔

مسئلہ نمبر ۱۱..... چوہا، چھچھوندر، چھپکلی، گرگٹ یا ان کے برابر یا ان سے چھوٹا کوئی جانور دموی کنویں میں گر کر مر گیا تو بیس ڈول سے تیس ڈول نکالا جائے۔

مسئلہ نمبر ۱۲..... کبوتر، مرغی، بلی گر کر مرے تو چالیس سے ساٹھ تک۔

مسئلہ نمبر ۱۳..... آدمی کا بچہ جو زندہ پیدا ہو حکم میں آدمی کے ہے بکری کا چھوٹا بچہ حکم میں بکری کے ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۴..... جو جانور کبوتر سے چھوٹا ہو حکم میں چوہے کے ہے اور جو بکری سے چھوٹا ہو مرغی کے حکم میں ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۵..... دو چوہے گر کر مر جائیں تو دس میں سے تیس ڈول تک نکالا جائے اور تین یا چار یا پانچ ہوں تو چالیس سے ساٹھ تک اور چھ ہوں تو کل۔

مسئلہ نمبر ۱۶..... دو بلیاں مر جائیں تو سب نکالا جائے۔

مسئلہ نمبر ۱۷..... مسلمان مرد یا عورت غسل کے کنویں میں گر جائے تو اصلاً پانی نکالنے کی ضرورت نہیں اور شہید گر جائے اور بدن پر خون نہ لگا ہو تو بھی کچھ حاجت نہیں اور اگر خون لگا ہے اور کامل رہے کہ جنابت بھی کچھ حاجت نہیں اگر چہ وہ خون اس کے بدن پر سے ڈھل کر پانی میں مل جائے اور اگر بچے کے کامل خون اس کے بدن پر لگا ہو اور سنگ ہو گیا اور شہید کے گرنے سے اس کے بدن سے جدا ہو کر پانی میں نہ گرا جب بھی پانی ناپاک رہے گا کہ شہید کا خون جب تک اس کے بدن پر ہے کتنا ہی ہو پاک ہے۔ ہاں یہ خون اس کے بدن سے جدا ہو کر پانی میں مل گیا تو آپ ناپاک ہوگیا۔

مسئلہ نمبر ۱۸..... کافر مرد و اگر چہ سو بار دھویا گیا ہو کنویں میں گر جائے اور یا اس کی انگلی یا عضو پانی کے لگ جائے پانی نجس ہو جائے کل پانی نکالا جائے۔

مسئلہ نمبر ۱۹..... کچا یا جو پکا مردہ پیدا ہوا کنویں میں گر جائے تو سب پانی نکالا جائے اگر چہ گرنے سے پہلے نہلایا گیا ہو۔

مسئلہ نمبر ۲۰..... بے وضو اور جس شخص پر غسل فرض ہو اگر بلا ضرورت کنویں میں اتریں اور ان کے بدن پر نجاست نہ لگی ہو تو بیس ڈول نکالا جائے اور اگر ڈول نکالنے جیسے اترا تو کچھ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۱..... سور کنویں میں گرا، اگرچہ ہمارے پانی نجس ہوگیا کل نکالا جائے۔

مسئلہ نمبر ۲۲..... سور کے سوا اگر کوئی اور جانور کنویں میں گرا اور زندہ نکل آیا اور اس کے جسم میں نجاست لگی ہونا یقینی معلوم نہ ہو اور

پانی میں اس کا منہ نہ پڑا تو پانی پاک ہے اس کا استعمال جائز مگر احتیاط یہ ہے کہ ڈول نکالنا بہتر ہے اور اگر اس کے بدن پر نجاست لگی ہو یا بھینی بھینی مُدار ہو تو کل پانی نکالا جائے اور اگر اس کا منہ پانی میں پڑا تو اس کے لعاب اور جھوٹے کا جو حکم ہے وہی حکم اس پانی کا ہے اگر جھوٹا پاک ہے جیسا مشکوک تو کل پانی نکالا جائے اور اگر مکروہ ہے جیسے چوہیا وغیرہ میں ڈول مرغی جھوٹی ہوئی میں چالیس اور جس کا جھوٹا پاک ہے اس میں بھی بیس ڈول پانی نکالنا بہتر ہے مثلاً بکری گری اور زندہ نکل آئی میں ڈول نکال لیں۔

مسئلہ نمبر ۲۳..... کنویں میں وہ جانور گرا جس کا جھوٹا پاک ہے جیسا مکروہ ہو اور پانی بکثرت نہ نکالا اور وضو کر لیا تو وضو ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۲۴..... جھوٹا یا گیدنی کنویں میں گر گئی اور نجس ہوا بھینی ہے بکل پانی نکالا جائے اور نہیں ڈول بھی نجس ہونے کا خیال معتبر نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۵..... پانی کا جانور یعنی وہ جو پانی میں پیدا ہوتا ہے اگر کنویں میں مر جائے یا مرا ہوا گر جائے تو پاک نہ ہوگا اگرچہ پھولا پھٹا ہو مگر پھٹ کر اس کے اجزا پانی میں مل گئے تو اس کا پینا حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۶..... مکھی اور پانی کے مینڈک کا ایک حکم ہے یعنی اس کے مرنے بلکہ سڑنے سے بھی پانی نجس نہ ہوگا مگر خشکی کا پیدا مینڈک جس میں بہتے کے قابل خون ہوتا ہے اس کا حکم چوہے کی مثل ہے۔ پانی کے مینڈک کی انگلیوں کے درمیان جھلی ہوتی ہے اور خشکی کے نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۷..... جس کی پیدائش پانی کی نہ ہو مگر پانی میں رہتا ہو جیسے بچھو اس کے مرجانے سے پانی نجس تو نہ ہوا مگر دوسرے پانی سے وضو کرنا بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۸..... جن جانوروں میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا جیسے مچھر مکھی وغیرہا ان کے مرنے سے پانی نجس تو نہ ہوگا۔

فائدہ۔ مکھی سالن وغیرہ میں گر جائے تو اسے نوچ کر پھینک دیں اور سالن کو کام میں لائیں۔

مسئلہ نمبر ۲۹..... مردار کی ہڈی جس میں گوشت یا پٹھا باقی لگی ہو پانی میں گر جائے تو وہ پانی ناپاک ہو گیا کل نکالا جائے۔ اور اگر گوشت یا پٹھا باقی نہ لگی ہو تو پاک ہے مگر سوکھی ہڈی سے مطلقاً ناپاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۳۰..... جس کنویں کا پانی ناپاک ہو گیا اس میں سے جتنا پانی نکالنے کا حکم ہے نکال لیا گیا تو اب وہ دھری ڈول جس سے پانی نکالا ہے پاک ہو گیا دھونے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۱..... کل پانی نکالنے کے یہ معنی ہیں کہ اتنا پانی نکال لیا جائے کہ اب ڈول ڈالیں تو آدھا بھی نہ بھرے اس کی مٹی نکالنے کی ضرورت نہیں نہ ہی دیوار دھونے کی ساجت کہ وہ پاک ہو گئی۔

مسئلہ نمبر ۳۲..... یہ جو حکم دیا گیا ہے کہ اتنا پانی نکالا جائے اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ چیز جو اس میں گری ہے اس کو اس میں سے نکال لیں۔ پھر اتنا پانی نکالیں اگر وہ اس میں پڑی رہے تو کتنا ہی پانی نکالیں بے کار ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۳..... اور اگر وہ گل سڑ کر مٹی ہو گئی اور وہ چیز ٹھوس نجس جیسی بلکہ کسی نجس چیز کے لگنے سے نجس ہو گئی ہو جیسے نجس کپڑا اور اس کا نکالنا مشکل ہو تو اب فقط پانی نکالنے سے پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۳۴..... جس کنویں کا ڈول معین ہو تو اسی اعتبار ہے اس کے چھوٹے بڑے ہونے کا کچھ لحاظ نہیں اور اگر اس کا کوئی خاص ڈول نہ تھا تو ایسا ہو کہ ایک صاع پانی اس میں آ جائے۔

مسئلہ نمبر ۳۵..... ڈول بھرا ہوا نکالنا ضروری نہیں اگر کچھ پانی چھلک کر گیا یا ٹپک گیا مگر جتنا چاہا وہ آدھے سے زیادہ ہے۔ تو وہ پورا ہی ڈول شمار کیا جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۳۶..... ڈول معین ہے مگر جس ڈول سے پانی نکالا وہ اس سے چھوٹا یا بڑا ہے یا ڈول معین نہیں اور جس سے نکالا وہ ایک

صاع سے کم وبیش ہے تو ان صورتوں میں حساب کر کے اس معین پانی ایک صاع کے برابر کر لیں۔

مسئلہ نمبر ۳۷..... کنویں سے مرا ہوا چوہا یا کوا نکلا تو اگر اس کے گرنے مرنے کا وقت معلوم ہے تو اسی وقت سے پانی نجس ہے اس کے بعد اگر کسی نے اس سے وضو یا غسل کیا تو نہ وضو ہوا نہ غسل اس وضو اور غسل سے جتنی نمازیں پڑھیں سب کو پھیرے کہ وہ نمازیں نہیں ہوئیں یونہی اس پانی سے کپڑے دھوئے یا کسی اور طریقے سے اس کے بدن یا کپڑے سے مس لگا تو کپڑے اور بدن کا پاک کرنا ضروری ہے۔ اور ان سے جو نمازیں پڑھیں ان کا پھیرنا فرض ہے اور اگر وقت معلوم نہیں تو جس وقت دیکھا گیا اس وقت سے نجس قرار پائے گا اگر چہ کپڑا پہنا ہوا اس سے قبل پانی نجس نہیں اور پہلے جو وضو یا غسل کیا یا کپڑے دھوئے یہ سب صحیح ہیں۔ ایسی صورت میں یہ اسی پر عمل ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۸..... جو کنواں ایسا ہو کہ اس کا پانی نوٹتا ہی نہیں چاہے کتنا ہی نکالیں اور اس میں نجاست پڑ گئی یا اس میں کوئی ایسا جانور مر گیا جس میں کل پانی نکالنے کا حکم ہے تو ایسی حالت میں حکم یہ ہے کہ معلوم کر لیں کہ اس میں کتنا پانی ہے وہ سب نکال دیا جائے نکالتے وقت جتنا زیادہ ہوتا گیا اس کا کچھ لحاظ نہیں اور یہ معلوم کر لینا کہ اس وقت کتنا پانی ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ وہ مسلمان پرہیزگار جن کو یہ مہارت ہو کہ پانی کی چوڑائی گہرائی دیکھ کر بتا سکیں کہ اس کنویں میں اتنا پانی ہے وہ پہنچے ڈول بتائیں اتنے نکالے جائیں

اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اس پانی کی گہرائی کسی لکڑی یا رسی سے صحیح طور پر ماپ لیں اور چند شخص بہت بھرتی سے دو ڈول نکالیں پھر پانی ماپیں جتنا کم ہوا اسی حساب سے پانی نکال لیں کنواں پاک ہو جائے گا اس کی مثال یہ ہے کہ پہلی مرتبہ ماپنے سے معلوم ہوا کہ پانی مثلاً دس ہاتھ ہے پھر سو ڈول نکالنے کے بعد ماپا تو نو ہاتھ رہا تو معلوم ہوا کہ سو ڈول میں ایک ہاتھ کم ہوا تو دس ہاتھ میں دس سو گنے ایک ہزار ڈول ہوئے۔

مسئلہ نمبر ۳۹..... جو کنواں ایسا ہے کہ اس کا پانی ٹوٹ جائے گا مگر اس میں اس کے پھٹ جانے وغیرہ مخصلات کا گمان ہے تو بھی اتنا ہی پانی نکالا جائے جتنا اس وقت اس میں موجود ہے پانی توڑنے کی حاجت نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴۰..... کنویں سے جتنا پانی نکالنا ہے اس میں اختیار ہے کہ ایک دم سے اتنا نکالیں یا تھوڑا تھوڑا کر کے دونوں صورت میں پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۴۱..... ہرنی کا نازہ بچہ جس پر ہنوز رطوبت لگی ہو پانی میں پڑ جائے تو نجس نہ ہوگا یونہی بکری کا بچہ یا ہوتے میں پانی میں گرا اور مرا نہیں جب بھی پاک نہ ہوگا۔

آدمی اور جانوروں کے جھوٹے کا بیان

مسئلہ نمبر ۱..... آدمی چاہے جنب ہو یا حیض و نفاس والی عورت اس کا جھوٹا پاک ہے۔ کافر کا جھوٹا بھی پاک ہے مگر اس سے بچنا چاہئے بعینہٖ تھوک رینٹھ کنکر کہ پاک ہے مگر ان سے آدمی گھن کرتا ہے اس سے بہت بڑھ کر کافر کے جھوٹے کو سمجھنا چاہئے۔

مسئلہ نمبر ۲..... کسی کے منہ سے اناخون نکلا کہ تھوک میں سرخی آ گئی اور اس نے فوراً پانی پیا تو یہ جھوٹا پاک ہے اور سرخی جاتی رہنے کے بعد اس پر لازم ہے کہ کلی کر کے منہ پاک کرے اور اگر کلی نہ کی اور چند بار تھوک کا گزر موضع نجاست پر ہوا خواہ تھکنے میں یہاں تک کہ نجاست کا اثر نہ رہا تو طہارت ہو گئی اس کے بعد اگر پانی پیے گا تو پاک رہے گا اگر چہ ایسی صورت میں تھوک نکلنا سخت ناپاک بات اور نگاہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۳..... معاذ اللہ شراب پی کر فوراً پانی پیا تو نجس ہو گیا اور اگر اتنی دیر ٹھہرا کہ شراب کے اثر تھوک میں مل کر حلق سے اتر گئے تو ناپاک نہیں مگر شرابی اور اس کے جھوٹے سے بچنا چاہئے۔

مسئلہ نمبر ۴..... شراب خوری کی مونچھیں بڑی ہوں کہ شراب مونچھوں میں لگی تو جب تک ان کو پاک نہ کرے جو پانی پیے گا وہ پانی اور

برتن دونوں ناپاک ہو جائیں گے۔

مسئلہ نمبر ۵..... مرد کا غیر عورت کا اور عورت کا غیر مرد کا جھوٹا اگر "طعوم" ہو کہ انسانی پھلوں کا جھوٹا ہے بطور لذت کھانا پینا مکروہ ہے مگر اس کھانے پانی میں کوئی کراہت نہیں آتی اور اگر "طعوم" نہ ہو کہ کس کا ہے بالذت کے طور پر کھایا پیا نہ گیا تو کوئی حرج نہیں بلکہ بعض صورتوں میں بہتر ہے جیسے باشرع نامحرم یا بیدار کا جھوٹا کھانا متحرک جان کو لگ کھا رہے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۶..... جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے چوپائے ہوں یا پرند سے ان کا جھوٹا پاک ہے اگر چہ نر ہوں جیسے گائے بیل بھینس بکری کبوتر تیتر وغیرہ۔

مسئلہ نمبر ۷..... چوہا فوراً چھوٹی چھپکلی اور گلہری کا جھوٹا جو اس کا جھوٹا مکروہ ہے اور پرند سبق ہو تو پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۸..... یہ وہ بعض کا نہیں جن کی عادت گلیظ کھانے کی ہوتی ہے اور ان کا جھوٹا مکروہ ہے اور اگر بھی نجاست کھائی اور اس کے بعد کوئی ایسی بات نہ پائی گئی جس سے اس کے منہ کے طہارت ہو جاتی (مثلاً آب جاری میں پانی پیا یا غیر جاری میں تھوڑے پانی میں منہ ڈالا تو پانی ناپاک ہو گیا اسی طرح گربہ، بلی، مینڈھی، بکری، سنہ دن نے حسب عادت صاف کا پیشاب سونگھا اور اس سے ان کا منہ ناپاک ہوا اور نگاہ سے غائب نہ ہوئے کہ اتنی دیر گزری جس میں طہارت ہو جاتی تو ان کا جھوٹا ناپاک ہے اور اگر چار پانیوں میں منہ ڈالیں تو پہلے تین ناپاک چوتھا پاک۔

مسئلہ نمبر ۹..... گھوڑے کا جھوٹا پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۰..... سور، کتا، شیر، چیتا، بھیڑیا، باگھ، گیدڑ اور دوسرے درندوں کا جھوٹا ناپاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۱..... کتے نے برتن میں منہ ڈالا تو اگر وہ چینی یا دھات کا ہے یا مٹی کا روغنی یا استنجائی پتھر کا تو تین بار دھونے سے پاک ہو جائے گا ورنہ ہر بار سات بار کہاں چینی میں بال ہو یا اور برتن میں دراز ہو تو تین بار سات بار پاک ہوگا ورنہ سات دھونے سے پاک نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۱۲..... مٹکے کو کتے نے اوپر سے چاٹا اس کا پانی ناپاک نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۱۳..... اڑنے والے شکاری جانور جیسے شکرا، باز، جیری، چیل وغیرہ کا جھوٹا مکروہ ہے اور یہی حکم کوے کا ہے اور اگر ان کو پال کر شکار کھیلے سکھایا ہو اور چونچ میں نجاست نہ لگی ہو تو اس کا جھوٹا پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۴..... گھر میں رہنے والے جانور جیسے بلی، چوہا، سانپ، چھپکلی کا جھوٹا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۵..... اگر کسی کا ہاتھ بلی نے چاٹنا شروع کیا تو چاہیے کہ فوراً ہاتھ کھینچ لے یونہی چھوڑ دیا کہ چاٹتی رہے مکروہ ہے اور چاہئے کہ ہاتھ دھو ڈالے یہ دھوئے اگر نماز پڑھ لی تو ہو گئی مگر خلاف اولیٰ ہوئی۔

مسئلہ نمبر ۱۶..... بلی نے چوہا کھایا اور فوراً برتن میں منہ ڈال دیا تو ناپاک ہو گیا اور اگر زبان سے منہ چاٹ لیا کہ خون کا اثر جاتا رہا تو ناپاک نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۷..... پانی کے رہنے والے جانور کا جھوٹا پاک ہے خواہ ان کی پیدائش پانی میں ہو یا نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۸..... گدھے خچر کا جھوٹا مشکوک ہے یعنی اس کے قابل وضو ہونے میں شک ہے لہٰذا اس سے وضو نہیں ہو سکتا کہ حدث حقیقی طہارت مشکوک سے زائل نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۱۹..... جو جھوٹا پانی پاک ہے اس سے وضو اور غسل جائز ہیں مگر جب نے بغیر کلی کئے پانی پیا تو اس جھوٹے پانی سے وضو ناجائز ہے کہ وہ مستعمل ہو گیا ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۰..... چھاپانی ہوتے ہوئے مکروہ پانی سے وضو غسل مکروہ ہوا اور اگر چھاپانی ہوتے ہوئے مشکوک سے وضو غسل جائز نہیں

اور اگر اچھا پانی نہ ہو تو اسی سے وضو و غسل کرلے اور تیمم بھی اور بہتر یہ ہے کہ وضو پہلے کرلے اور اگر کل کیا یعنی پہلے تیمم کیا پھر وضو جب بھی حرج نہیں اور اس صورت میں وضو اور غسل میں نیت کرنی ضروری اور اگر وضو کیا اور تیمم نہ کیا یا تیمم کیا اور وضو نہ کیا تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ نمبر ۲۱..... مشکوک جوٹھا کھانا چاہئیں چاہیے۔

مسئلہ نمبر ۲۲..... مشکوک پانی جتنے پانی میں مل گیا تو اگر اتنا زیادہ ہے تو اس سے وضو ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۳..... جس کا جھوٹا پاک ہے اس کا پسینہ اور لعاب بھی پاک اور جس کا جھوٹا پاک اس کا پسینہ اور لعاب بھی پاک اور جس کا جھوٹا مکروہ اس کا لعاب اور پسینہ بھی مکروہ۔

مسئلہ نمبر ۲۴..... گدھے خچر کا پسینہ اگر کپڑے میں لگ جائے کپڑا پاک ہے چاہے کتنا ہی زیادہ لگا ہو۔

تیمم کا بیان

اللہ ﷻ ارشاد فرماتا ہے۔

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ (پ۵ ع۱۰ آیت ۴۳)

یعنی اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں کو چھوا اور پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو (ترجمہ کنزالایمان)

حدیث ۱..... صحیح بخاری میں بروایت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں گئے یہاں تک جب بیدا[1] ذات الجیش میں ہوئے میرا ہیکل ٹوٹ گیا رسول اللہ ﷺ نے اس کی تلاش کیلئے قیام فرمایا اور لوگوں نے بھی حضور ﷺ کے ساتھ اقامت کی اور وہاں پانی نہ تھا لوگوں کے ساتھ پانی نہ تھا لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آکر عرض کی کیا آپ نہیں دیکھتے کہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کیا کیا؟ حضور ﷺ کو اور سب کو ٹھہرا لیا اور نہ یہاں پانی ہے نہ لوگوں کے ہمراہ پانی ہے۔ فرماتی ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور حضور ﷺ کا سر مبارک میرے زانو پر سو رہا تھا فرمایا تو نے رسول اللہ ﷺ اور لوگوں کو روک لیا حالانکہ نہ یہاں پانی ہے نہ لوگوں کے ہمراہ ہے۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ پر عتاب کیا اور جو چاہا اللہ ﷻ نے انہیں نے کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کچوکا شروع کیا اور مجھے حرکت کرنے سے کوئی چیز مانع نہ تھی مگر حضور ﷺ کا میرے زانو پر آرام فرمانا تو جب صبح ہوئی ایسی جگہ جہاں پانی نہ تھا حضور ﷺ اور اللہ ﷻ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی اور لوگوں نے تیمم کیا اس پر اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا اے آل ابوبکر! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں (یعنی تمہاری برکتیں ظاہر ہوتی رہتی ہیں) فرماتی ہیں جب میری سواری کا اونٹ اٹھایا گیا، وہ ہیکل اس کے نیچے ملا۔

حدیث ۲..... صحیح مسلم شریف میں بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ مروی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں "مجملہ ان باتوں کے جن سے ہم کو لوگوں پر فضیلت دی گئی یہ باتیں ہیں۔ ہماری صفیں ملائکہ کی صفوں کی مثل کی گئیں اور ہمارے لئے تمام زمین مسجد کردی گئی اور جب ہم پانی نہ پائیں زمین کی خاک ہمارے لئے پاک کرنے والی بنائی گئی"۔

حدیث ۳..... امام احمد و ابوداؤد و ترمذی و حاکم رضی اللہ عنہم ابوذر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے اگرچہ دس برس پانی نہ پائے اور جب پانی پائے تو اپنے بدن کو پہنچائے (غسل یا وضو کرلے) کہ یہ اس کے لئے بہتر ہے۔

---

[1] بیدا: صفات الجیش یہ دو میلوں دو جگہ کے نام ہیں۔ ۱۲ منہ

حدیث ۴..... ابوداؤد و بزار نے بسند صحیح ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ "دو شخص سفر میں گئے اور نماز کا وقت آیا ان کے ساتھ پانی نہ تھا پاک مٹی پر تیمم کر کے نماز پڑھی پھر وقت کے اندر پانی مل گیا ان میں ایک صاحب نے وضو کر کے نماز کا اعادہ کیا اور دوسرے نے اعادہ نہ کیا پھر جب خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اس کا ذکر کیا تو جس نے اعادہ نہ کیا تھا، اس سے فرمایا کہ تو سنت کو پہنچا اور تیری نماز ہوگئی اور جس نے وضو کر کے اعادہ کیا تھا اس سے فرمایا! تجھے دوگنا ثواب ہے"۔

حدیث ۵..... صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عمران رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے حضور ﷺ نے نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے ملاحظہ فرمایا کہ ایک شخص لوگوں سے الگ بیٹھا ہوا ہے حضور نے قوم کے ساتھ نماز نہ پڑھی، فرمایا! اے شخص تجھے قوم کے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا شے مانع آئی؟ عرض کی مجھے نہانے کی حاجت ہے اور پانی نہیں ہے ارشاد فرمایا مٹی کو لے کہ وہ تجھے کافی ہے۔

حدیث ۶..... صحیحین میں ابوجہیم بن حارث رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ بیر جمل[1] کی جانب سے تشریف لا رہے تھے۔ ایک شخص نے حضور ﷺ کو سلام کیا، اس کا جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ ایک دیوار کی جانب متوجہ ہوئے اور منہ اور ہاتھوں کا مسح فرمایا، پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔

تیمم کے مسائل

مسئلہ نمبر ۱..... جس کا وضو نہ ہو یا نہانے کی ضرورت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو تو وضو و غسل کی جگہ تیمم کرے پانی پر قدرت نہ ہونے کی چند صورتیں ہیں۔ (1) ایسی بیماری کی وضو یا غسل سے اس کے زیادہ ہونے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو خواہ یوں کہ اس نے خود آزمایا ہو کہ جب وضو یا غسل کرتا ہے بیماری بڑھتی ہے یا یوں کہ کسی مسلمان پختہ لائق تسلیم نے جو خاہر فاسق نہ ہو کہدیا ہو کہ پانی نقصان کرے گا۔

مسئلہ نمبر ۲..... محض خیال ہی خیال بیماری بڑھنے کا ہو تو تیمم جائز نہیں۔ یونہی کافر یا فاسق یا معمولی طبیب کے کہنے کا اعتبار نہیں۔

مسئلہ نمبر ۳..... اور اگر پانی بیماری کا نقصان نہیں کرتا مگر بغیر غسل کیلئے حرکت ضرر کرتی ہو یا خود وضو نہیں کر سکتا اور کوئی ایسا بھی نہیں جو وضو کرا دے تو بھی تیمم کرے۔ یونہی کسی کے ہاتھ پیٹ جگے کہ خود وضو نہیں کر سکتا اور کوئی ایسا بھی نہیں جو وضو کرا دے تو تیمم کرے۔

مسئلہ نمبر ۴..... بے وضو کے کثیر اعضائے وضو میں یا جب کے اکثر بدن میں زخم ہو یا پھنسی نکلی ہو تو تیمم کرے اور نہ جو حصہ عضو یا جن کا اچھا ہو اس کو دھوئے اور زخم کی جگہ اور بوقت ضرورت اس کے آس پاس بھی مسح کرے اور مسح بھی ضرر کرے تو اس عضو پر کپڑا ڈال کر اس پر مسح کرے۔

مسئلہ نمبر ۵..... بیماری میں اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہے اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو گرم پانی سے وضو اور غسل ضروری ہے تیمم جائز نہیں ہاں اگر ایسی جگہ ہو کہ گرم پانی مل سکے تو تیمم کرے۔ یونہی اگر ٹھنڈے وقت میں وضو یا غسل نقصان کرتا ہے اور گرم وقت میں نہیں تو ٹھنڈے وقت تیمم کر کے پھر جب گرم وقت آئے تو آئندہ نماز کیلئے وضو کر لینا چاہئے جو نماز اس تیمم سے پڑھی اس کے اعادہ کی حاجت نہیں۔

مسئلہ نمبر ۶..... اگر سر پر پانی ڈالنا نقصان کرتا ہے تو گیلے سے نہائے اور پورے سر کا مسح کرے۔

(2) ہاں چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتا نہیں۔

مسئلہ نمبر ۷..... اگر بیابان میں ہو کہ ایک میل کے اندر پانی ہوگا تو تلاش کر لینا ضروری ہے بلا تلاش کئے تیمم نہیں پھر بغیر تلاش کے تیمم کر کے نماز پڑھی اور تلاش کرنے پر پانی مل گیا تو وضو کر کے نماز کا اعادہ لازم ہے اور اگر نہ ملا تو ہوگئی۔

---

[1] مدینہ منورہ میں ایک مقام کا نام ہے ۱۲ منہ

مسئلہ نمبر ۸.....اگر غالب گمان یہ ہے کہ میل کے اندر پانی نہیں تو تلاش ضروری نہیں پھر اگر تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور نہ تلاش کیا نہ کوئی ایسا ہے جس سے پوچھے اور بعد کو معلوم ہوا کہ پانی یہاں سے قریب ہے تو نماز کا اعادہ نہیں مگر یہ تیمم اب جانا رہا اور اگر کوئی وہاں تھا مگر اس نے پوچھا نہیں اور بعد کو معلوم ہوا کہ پانی قریب ہے تو اعادہ چاہئے۔

مسئلہ نمبر ۹.....اور اگر قریب میں پانی ہو نے اور نہ ہو نے میں کسی کا گمان نہیں تو تلاش کرنا مستحب ہے اور بغیر تلاش کے تیمم کر کے نماز پڑھ لی ہوگی۔

مسئلہ نمبر ۱۰.....ساتھ میں زمزم شریف ہے جو لوگوں کے لئے تحفۃً لئے جا رہا ہے یا بیمار کو پلانے کیلئے اور اتنا ہے کہ وضو ہو جائے گا تو تیمم جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۱.....اگر چاہے کہ زمزم شریف سے وضو نہ کرے اور تیمم کو جائز ہو جائے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ کسی ایسے شخص کو جس پر بھروسا ہو کچھ دے گا وہ پانی بہہ کر دے گا وہ اس کا کچھ حصہ ظہور ائے تو اب تیمم جائز ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۱۲.....جو نہ آبادی میں ہو نہ آبادی کے قریب اور اس کے ہمراہ پانی موجود ہے اور یاد نہ رہا اور تیمم کر کے نماز پڑھ لی، ہو گئی اور اگر آبادی یا آبادی کے قریب میں ہو تو اعادہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۱۳.....اگر اپنے ساتھی کے پاس پانی ہے اور یہ گمان ہے کہ مانگنے سے دے دے گا تو مانگنے سے پہلے تیمم جائز نہیں، پھر اگر نہیں مانگا اور تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور بعد نماز مانگا اور اس نے دے دیا، بے مانگے اس نے خود دے دیا تو وضو کر کے نماز کا اعادہ لازم ہے اور اگر مانگا اور دیا تو نماز ہو گئی اور بعد کو بھی نہ مانگا، جس سے دینے نہ دینے کا حال کھلتا اور اس نے خود دیا تو نماز ہو گئی اور اگر دینے کا گمان غالب نہیں اور تیمم کر کے نماز پڑھ لی جب بھی یہی صورتیں ہیں کہ بعد کو پانی دے دیا تو وضو کر کے نماز کا اعادہ کرے ورنہ ہو گئی۔

مسئلہ نمبر ۱۴.....نماز پڑھتے میں کسی کے پاس پانی دیکھا اور گمان غالب ہے کہ دے دے گا تو چاہے کہ نماز توڑ دے اور اس سے پانی مانگے اور اگر نہیں مانگا اور پوری کر لی اب اس نے خود دیا مانگنے سے دے دیا جب بھی اعادہ کرنا لازم اور نہ دے تو ہو گئی اور اگر دینے کا گمان نہ تھا اور نماز کے بعد اس نے خود دے دیا یا مانگنے سے دیا جب بھی اعادہ کرے اگر اس نے نہ خود دیا نہ اس نے مانگا کہ حال معلوم ہوتا تو نماز ہو گئی اور اگر نماز پڑھتے میں اس نے خود کہا کہ پانی لو وضو کر لو اور وہ کہنے والا مسلمان ہے تو نماز جاتی رہی توڑ دے فرض ہے اور کہنے والا کافر ہے تو نہ توڑے پھر نماز کے بعد اگر اس نے پانی دے دیا تو وضو کر کے اعادہ کر لے۔

مسئلہ نمبر ۱۵.....اور اگر یہ گمان ہے کہ میل کے اندر تو پانی نہیں مگر ایک میل سے کچھ زیادہ فاصلہ پر مل جائے گا تو مستحب ہے کہ نماز کے آخر وقت مستحب تک تاخیر کرے یعنی عصر و مغرب و عشاء میں اتنی دیر نہ کرے کہ وقت کراہت آجائے اگر تاخیر نہ کی اور تیمم کر کے پڑھ لی تو ہو گئی

(3) تیز سردی ہو کہ نہانے سے مر جانے یا بیمار ہو نے کا قوی اندیشہ ہو اور لحاف وغیرہ کوئی ایسی چیز اس کے پاس نہیں۔ جسے نہانے کے بعد اوڑھ لے اور سردی کے گزر سے بچ جائے گا جس سے ناپ سکے تو تیمم جائز ہے۔

(4) دشمن کا خوف کہ اگر اس نے دیکھ لیا تو مار ڈالے گا یا مال چھین لے گا یا اس قریب دار کا قرض خواہ ہے کہ اسے قید کرا دے گا یا اس طرف سانپ ہے وہ کاٹ کھائے گا یا شیر ہے کہ پھاڑ کھائے گا یا کوئی موذی جانور ہے غور طلب امر یہ ہے جس کو پانی دینے کا ہر ممکن گمان صحیح ہے تیمم جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۶.....اگر دشمن ہے کہ وہ پیسے اس سے کچھ نہ بولے گا مگر کہتا ہے کہ وضو کے لئے پانی لو گے تو مار ڈالوں گا یا قید کرا دوں گا تو اس صورت میں حکم یہ ہے کہ تیمم کر کے نماز پڑھ لے پھر جب موقع ملے تو وضو کر کے اعادہ کر لے۔

مسئلہ نمبر ۱۷..... قیدی کو قید خانہ والے وضو نہ کرنے دیں تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے اور اعادہ کرے اور اگر وہ دشمن یا قید خانہ والے نماز بھی نہ پڑھنے دیں تو اشارہ سے پڑھے پھر اعادہ کرے۔

(5) بغل میں ڈول رسی نہیں کہ پانی بھرے تو تیمم جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۸..... اگر ہمراہی کے پاس ڈول رسی ہے وہ کہتا ہے کہ ٹھہر جا میں پانی بھر کر فارغ ہو کر تجھے دوں گا تو مستحب ہے کہ انتظار کرے اور اگر انتظار نہ کیا اور تیمم کر کے پڑھ لی ہو گئی۔

مسئلہ نمبر ۱۹..... رسی چھوٹی ہے کہ پانی تک نہیں پہنچتی مگر اس کے پاس کوئی کپڑا (رومال عمامہ دوپٹہ لنگوٹ) ایسا ہے کہ اس کے جوڑنے سے پانی مل جائے گا تو تیمم جائز نہیں

(6) پیاس کا خوف یعنی اس کے پاس پانی مگر وضو یا غسل کے صرف میں لائے تو خود یا دوسرا مسلمان یا ہندو اس کا طور اگرچہ وہ ناجس کا پلانا جائز ہے یا سارہ جائے گا اور اپنی جان میں کسی کی پیاس خوفِ اہالی موجود ہوا گر کہ اس کا گمانِ اندیشہ ہو کہ وہ راہ ایسی ہے کہ دور تک پانی کا پتا نہیں تو تیمم جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۰..... پانی موجود ہے مگر آنا کوند ھنے کی ضرورت ہے جب بھی تیمم جائز ہے۔ شوربے کی ضرورت ہے تیمم جائز نہیں

مسئلہ نمبر ۲۱..... جوں یا کیڑا اس قدر نجس ہے جو مانعِ جوازِ نماز ہے اور پانی صرف اتنا ہے کہ پیا جائے وضو کر لے یا اس کو پاک کر لے دونوں کام نہیں ہو سکتے تو پانی سے اس کو پاک کر لے پھر تیمم کرے اور اگر پہلے تیمم کر لیا اس کے بعد پاک کیا تو اب پھر تیمم کرے پہلا تیمم نہ رہا۔

مسئلہ نمبر ۲۲..... مسافر کو راہ میں کہیں رکھا ہوا پانی ملا تو اگر کوئی وہاں ہے تو اس سے دریافت کر لے اگر وہ کہے کہ صرف پینے کیلئے ہے تو تیمم کرے وضو جائز نہیں چاہے کتنا ہی ہو۔ اگر اس نے کہا کہ پینے کیلئے بھی ہے اور وضو کیلئے بھی تو تیمم جائز نہیں اور اگر کوئی وہاں نہیں ہوتا ہے اور پانی تھوڑا ہو تو تیمم کرے اور زیادہ ہو تو وضو کر لے

(7) پانی گراں ہو یعنی وہاں کے حساب سے جو قیمت ہونی چاہیے اس سے وہ چڑھا مانگتا ہے تو تیمم کرے اور زیادہ ہو تو وضو کر فرق نہیں تو تیمم جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۳..... پانی سول ہے اور اس کے پاس حاجتِ ضروریہ سے زیادہ دام نہیں تو تیمم جائز ہے۔

(8) یہ گمان کہ پانی تلاش کرنے میں کوئی نظر میں سے غائب ہو جائے گا یا رحیل چھوٹ جائے گی یا

(9) گمان کہ وضو یا غسل کرنے میں عیدین کی نماز جاتی رہے گی خواہ یوں کو تمام پڑھ کر فارغ ہو جائے گا یا زوال کا وقت آ جائے گا دونوں صورتوں میں تیمم جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۴..... وضو کر کے عیدین کی نماز پڑھ رہا تھا ثنائے نماز میں ہے وضو ہو گیا اور وضو کرے گا تو وقت جاتا رہے گا یا جماعت ہو چکی تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔

مسئلہ نمبر ۲۵..... کفن کی نماز کے لئے تیمم جائز ہے جبکہ وضو کرنے میں کفن کھل جائے یا جماعت ہو جانے کا اندیشہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۲۶..... وضو میں مشغول ہو گا تو ظہر یا مغرب یا عشا یا جمعہ کی پچھلی سنتوں کا یا نماز چاشت کا وقت جاتا رہے گا تو تیمم کر کے پڑھ لے۔

(10) غیر ولی کو نماز جنازہ فوت ہو جانے کا خوف ہو تو تیمم جائز ہے ولی کی نہیں کہ اس کا لوگ انتظار کریں گے اور لوگ ہے اس کی اجازت کے پڑھ بھی لیں تو یہ دوبارہ پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۷.....ولی نے جس کو نماز پڑھانے کی اجازت دی ہو اسے تیمم جائز نہیں اور ولی کو اس صورت میں اگر نماز فوت ہونے کا خوف ہو تو تیمم جائز ہے۔ یونہی اگر دوسرا ولی اس سے بڑھ کر موجود ہے تو اس کے لئے تیمم جائز ہے۔ خوفِ فوت کے یہ معنی ہیں کہ چاروں تکبیریں جاتی رہنے کا اندیشہ ہو اور اگر یہ معلوم ہو کہ ایک تکبیر بھی مل جائے گی تو تیمم جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۸.....ایک جنازہ کیلئے تیمم کیا اور نماز پڑھی پھر دوسرا جنازہ آیا، اگر درمیان میں اتنا وقت ملا کہ وضو کرنا تو کر لیتا مگر نہ کیا اور اب وضو کر سکتا ہے تو نماز ہو چکی تو اس کے لئے اب دوبارہ تیمم کرے اور اگر اتنا وقت نہ ہو کہ وضو کر سکے تو وہی پہلا تیمم کافی ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۹.....سلام کا جواب دینے یا درود شریف وغیرہ وظائف پڑھنے یا سونے یا وضو کو مسجد میں جانے یا زبانی قرآن پڑھنے کے لئے تیمم جائز ہے اگرچہ پانی پر قدرت ہو۔

مسئلہ نمبر ۳۰.....جس پر نہانا فرض ہے اسے بغیر ضرورت مسجد میں جانے کے لئے تیمم جائز نہیں یہاں اگر مجبوری ہو جیسے ڈول رسی مسجد میں ہو اور کوئی ایسا نہیں جو لا دے تو تیمم کر کے جائے اور جلد سے جلد لے کر نکل آئے۔

مسئلہ نمبر ۳۱.....مسجد میں سویا تھا اور نہانے کی ضرورت ہو گئی تو آنکھ کھلتے ہی جہاں سویا تھا وہیں تیمم کر کے نکل آئے نہانا حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۲.....قرآن مجید چھونے کیلئے یا مسجد و شکر کیلئے تیمم جائز نہیں جبکہ پانی پر قدرت ہو۔

مسئلہ نمبر ۳۳.....وقت اتنا تنگ ہو گیا کہ وضو یا غسل کرے گا تو نماز قضا ہو جائے گی تو چاہئے کہ تیمم کر کے نماز پڑھ لے پھر وضو یا غسل کر کے اعادہ کرنا لازم ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۴.....عورت حیض یا نفاس سے پاک ہوئی اور پانی پر قادر نہیں تو تیمم کرے۔

مسئلہ نمبر ۳۵.....مردے کو اگر غسل نہ دے سکیں خواہ اس وجہ سے کہ پانی نہیں یا اس وجہ سے کہ اس کے بدن کو ہاتھ لگانا جائز نہیں جیسا اجنبی عورت یا اپنی عورت کہ مرنے کے بعد سے چھو نہیں سکتا تو اسے تیمم کرایا جائے، غیر محرم کو اگرچہ شوہر ہو، عورت کو تیمم کرانے میں کپڑا حائل ہونا چاہئے۔

مسئلہ نمبر ۳۶.....دشت اور حائل اور میت اور یہ وضو یہ سب ایک جگہ ہیں اور کسی نے اتنا پانی جو غسل کے لئے کافی ہے لا کر کہا جو چاہے چھڑک کرے تو بہتر یہ ہے کہ سب اس سے نہائے اور مردے کو تیمم کرایا جائے اور دوسرے بھی تیمم کریں اور اگر کہا کہ اس میں تم سب کا حصہ ہے اور ہر ایک کو اس اتنا حصہ ملا جو اس کے کام کیلئے پورا نہیں تو چاہئے کہ مردے کے غسل کیلئے اپنا اپنا حصہ دے دیں اور سب تیمم کریں۔

مسئلہ نمبر ۳۷.....دو شخص باپ بیٹے ہیں اور کسی نے اتنا پانی دیا کہ اس سے ایک وضو ہو سکتا ہے تو وہ پانی باپ کے صرف میں آنا چاہئے۔

مسئلہ نمبر ۳۸.....اگر کوئی ایسی جگہ ہے کہ نہ پانی ملتا ہے نہ پاک مٹی کہ تیمم کرے تو اسے چاہئے کہ وقت نماز میں نماز کی سی صورت بنائے یعنی قیام رکوع سجود کرے نماز پڑھنیت نماز جائے۔

مسئلہ نمبر ۳۹.....کوئی ایسا ہے کہ وضو کرتا ہے تو پیشاب کے قطرے ٹپکتے ہیں اور تیمم کرے تو نہیں تو اسے لازم ہے کہ تیمم کرے۔

مسئلہ نمبر ۴۰.....اتنا پانی ملا جس سے وضو ہو سکتا ہے اور اسے نہانے کی ضرورت ہے تو اس پانی سے وضو کر لینا چاہئے اور غسل کے لئے تیمم کرے۔

مسئلہ نمبر ۴۱.....تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں کشادہ کر کے کسی ایسی چیز پر جو زمین کی قسم سے ہو مار کر توٹ لیں اور زیادہ گرد لگ جائے تو جھاڑ لیں اور اس سے سارے منہ کا مسح کریں پھر دوسری مرتبہ یونہی کریں اور دونوں ہاتھوں کے اندر سے کہنیوں سمیت مسح

کریں۔

مسئلہ نمبر ۴۲..... وضو اور غسل دونوں کا تیمم ایک ہی طرح ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۳..... تیمم میں تین فرض ہیں۔

(1) نیت اگر کسی نے ہاتھ مٹی پر مار کر منہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا اور نیت نہ کی تیمم نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۴۴..... کافر نے اسلام لانے کیلئے کپڑا اس سے نماز جائز نہیں کہ وہ اس وقت نیت کا اہل نہ تھا بلکہ اگر قدرت پانی پر نہ ہو تو سرے سے تیمم کرے۔

مسئلہ نمبر ۴۵..... نماز اس تیمم سے جائز ہوئی جو پاک ہونے کی نیت یا کسی ایسی عبادت مقصودہ کیلئے کیا گیا ہو جو بلا طہارت جائز نہ ہو تو اگر مسجد میں جانے یا نکلنے یا قرآن مجید چھونے یا اذان و اقامت (یہ سب عبادت مقصودہ ہیں) یا سلام کرنے یا سلام کا جواب دینے یا زیارت قبور یا دفن میت یا بے وضو ہونے قرآن مجید پڑھنے (ان سب کیلئے طہارت شرط ہیں) کیلئے تیمم کیا ہو تو اس سے نماز جائز نہیں بلکہ جس کیلئے کیا گیا اس کے سوا کوئی عبادت بھی جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴۶..... جب نے قرآن پڑھنے کیلئے تیمم کیا ہو تو اس سے نماز پڑھ سکتا ہے کیونکہ شکر کی نیت سے جو تیمم کیا ہو اس سے نماز نہ ہوئی۔

مسئلہ نمبر ۴۷..... دوسرے کو تیمم کا طریقہ بتانے کیلئے جو تیمم کیا اس سے بھی نماز جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴۸..... نماز جنازہ عیدین یا سنتوں کیلئے اس غرض سے تیمم کیا ہو کہ وضو میں مشغول ہوگا تو یہ نمازیں فوت ہو جائیں گی تو اس تیمم سے اس خاص نماز کے سوا کوئی دوسری نماز جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴۹..... نماز جنازہ عیدین کیلئے تیمم اس وجہ سے کیا کہ یہاں پانی موجود نہ تھا تو اس سے فرض نماز اور نذر وغیرہا سب جائز ہیں۔

مسئلہ نمبر ۵۰..... سجدہ تلاوت کے تیمم سے بھی نمازیں جائز ہیں۔

مسئلہ نمبر ۵۱..... جس پر نہانا فرض ہے یہ ضروری نہیں کہ غسل اور وضو دونوں کیلئے دو تیمم کرے بلکہ ایک ہی میں دونوں کی نیت کر لے دونوں ہو جائیں گے اور اگر صرف غسل یا وضو کی نیت کی جب بھی کافی ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۲..... بیمار یا بے وضو وپاپنے آپ تیمم نہیں کر سکتا تو اسے کوئی دوسرا شخص تیمم کرا دے یا اس وقت تیمم کرانے والے کی نیت کافی نہیں بلکہ اس کی نیت چاہیے جسے کرایا جا رہا ہے۔

(2) سارے منہ پر ہاتھ پھیرا اس طرح کہ کوئی حصہ باقی رہ نہ جائے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رہ گئی تیمم نہ ہوا۔

مسئلہ نمبر ۵۳..... داڑھی اور مونچھوں اور بھوؤں کے بالوں پر ہاتھ پھر جانا ضروری ہے منہ کہاں سے کہاں تک ہے اس کو ہم نے وضو میں بیان کر دیا بھوؤں کے نیچے اور آنکھوں کے اوپر جو جگہ ہے اور اس کے حصہ زیریں کا خیال رکھیں کہ اگر خیال نہ رکھیں گے تو ان پر ہاتھ نہ پھرے گا اور تیمم نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۵۴..... عورت ناک میں پھول پہنے ہو تو نکال لے ورنہ پھول کی جگہ باقی رہ جائے گی اور تھوپ پہنے ہو جب بھی خیال رکھے کہ تھوپ کی وجہ سے کوئی جگہ باقی تو نہیں رہی۔

مسئلہ نمبر ۵۵..... ہتھیلوں کے اندر مسح کرنا کچھ ضرور نہیں۔

مسئلہ نمبر ۵۶..... ہونٹ کا وہ حصہ جو بوجہ مادۂ منہ بند ہونے کی حالت میں دکھائی دیتا ہے اس پر بھی مسح ہو جانا ضروری ہے تو اگر کسی

نے ہاتھ پھیرتے وقت ہونٹوں کو زور سے دبالیا کہ کچھ حصہ باقی رہ گیا تیمم نہ ہوا۔ یونہی اگر زور سے آنکھیں بند کرلیں جب بھی تیمم نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۵۷.....مونچھ کے بال اتنے بڑھ گئے کہ ہونٹ چھپ گیا تو ان بالوں کو اٹھا کر ہونٹ پر ہاتھ پھیرنے بالوں پر ہاتھ پھیرنا کافی نہیں۔

(3) دونوں ہاتھ کا کہنیوں سمیت مسح کرنا اس میں بھی یہ خیال رہے کہ ذرہ برابر باقی نہ رہے ورنہ تیمم نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۵۸.....انگوٹھی چھلے پہنے ہوں تو انہیں اتار کر ان کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے عورتوں کو اس میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے کہ انگشتری چوڑیاں جتنے زیور ہاتھ میں پہنے ہوں سب کو ہلا کر یا اتار کر بلکہ کے ہر حصہ پر ہاتھ پہنچائے اس کی احتیاط میں وضو سے بڑھ کر ہیں۔

مسئلہ نمبر ۵۹.....تیمم میں سر اور پاؤں کا مسح نہیں

مسئلہ نمبر ۶۰.....ایک ہی مرتبہ ہاتھ مار کر منہ اور ہاتھوں کا مسح کرلیا تیمم نہ ہوا ہاں اگر ایک ہاتھ سے سارے منہ کا مسح کیا اور دوسرے سے ایک ہاتھ کا اور ایک ہاتھ جو بچ رہا اس کیلئے پھر ہاتھ مارا اور اس سے مسح کرلیا تو ہوگیا مگر خلاف سنت ہے۔

مسئلہ نمبر ۶۱.....جس کے دونوں ہاتھ یا ایک پہنچے سے کٹا ہو تو کہنیوں تک جتنا باقی رہ گیا اس پر مسح کرے اور اگر کہنیوں سے اوپر تک کٹ گیا تو اسے بقیہ ہاتھ پر مسح کرنے کی ضرورت نہیں پھر بھی اگر اس جگہ پر جہاں سے کٹ گیا ہے مسح کرلے تو بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر ۶۲.....کوئی بچا ہے یا اس کے دونوں ہاتھ کٹے ہیں اور کوئی ایسا نہیں جو اسے تیمم کرادے تو وہ اپنے ہاتھ اور رخسار جہاں تک ممکن ہو زمین یا دیوار سے مس کرے اور نماز پڑھے مگر وہ ایسی حالت میں امامت نہیں کرسکتا ہاں اسی جیسا کوئی اور بھی ہے تو اس کی امامت کرسکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۶۳.....تیمم کے ارادے سے زمین پر گرا اور منہ ہاتھوں پر جہاں تک ضروری ہے ہر ذرہ پر گرد لگ گئی تو ہوگیا ورنہ نہیں اور صورت میں منہ اور ہاتھوں پر ہاتھ پھیر لینا چاہئے۔

تیمم کی سنتیں

(1) بسم اللہ کہنا (2) ہاتھوں کو زمین پر مارنا (3) انگلیاں کھلی ہوئی رکھنا (4) ہاتھوں کو جھاڑ لینا یعنی ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا اس طرح کہ تالی کی سی آواز نکلے (5) زمین پر ہاتھ مار کر لوٹ دینا (6) پہلے منہ پھر ہاتھ کا مسح کرنا (7) دونوں کا مسح سے پورے ہونا (8) پہلے دہنے ہاتھ پھر بائیں کا مسح کرنا۔ (9) داڑھی کا خلال کرنا اور (10) انگلیوں کا خلال جبکہ غبار پہنچ گیا ہو اور اگر غبار نہ پہنچا مثلاً پتھر وغیرہ کسی ایسی چیز پر ہاتھ مارا جس پر غبار نہ ہو تو خلال فرض ہے ہاتھوں کے مسح میں بہتر طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ دہنے ہاتھ کی پشت پر رکھے اور انگلیوں کے سروں سے کہنی تک لے جائے اور پھر وہاں سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے دہنے کے پیٹ کو اس کرتا ہوا کہنی تک لائے اور بائیں انگوٹھے کے پیٹ سے دہنے انگوٹھے کی پشت کا مسح کرے یونہی دہنے ہاتھ سے بائیں کا مسح کرے اور ایک دم سے پوری ہتھیلی اور انگلیوں سے مسح کرلیا تیمم ہوگیا خواہ کہنی سے انگلیوں کی طرف لے گیا مگر پہلی صورت میں خلاف سنت ہوا۔

مسئلہ نمبر ۱.....مسح کرنے میں صرف تین انگلیاں کام میں لایا جب بھی ہوگیا اور اگر ایک یا دو سے مسح کیا تیمم نہ ہوا اور اگر چہ تمام عضو پر ان کو پھیر لیا ہو گیا۔

مسئلہ نمبر ۲.....تیمم ہوتے ہوئے دوبارہ تیمم نہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۳.....غلاف کے لئے زمین پر ہاتھ مارنا ضروری نہیں۔

کس چیز سے تیمم جائز ہے اور کس سے نہیں؟

مسئلہ نمبر ۱.....تیمم اسی چیز سے ہو سکتا ہے جو جنس زمین سے ہو اور جو چیز زمین کی جنس سے نہیں اس سے تیمم جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲.....جس مٹی سے تیمم کیا جائے اس کا پاک ہونا ضروری ہے یعنی نہ اس پر کسی نجاست کا اثر ہو نہ یہ ہو کہ کھلی تنگ ہونے سے اثر نجاست جاتا رہا ہو۔

مسئلہ نمبر ۳.....جس چیز پر نجاست گری اور سوکھ گئی اس سے تیمم نہیں کر سکتے اگر چہ نجاست کا اثر باقی نہ ہو البتہ نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۴.....یہ وہم کہ کبھی نجس ہوئی فضول ہے اس کا اعتبار نہیں۔

مسئلہ نمبر ۵.....جو چیز آگ سے جل کر راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے نہ نرم ہوتی ہے وہ زمین کی جنس سے ہے اس سے تیمم جائز ہے رہا پنیا سرمہ ہڑتال گھڑ حک نمرہ وسنکھیا گیرو پتھر ژرجد غیرہ وزنہ تحقیق زمرد وغیرہ وجواہر سے تیمم جائز ہے اگر چہ ان پر غبار نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۶..... کچی سفید چینی یا مٹی کے برتن سے جس پر کسی اور چیز کا رنگ ہو جو جنس زمین سے ہے جیسے گیرو کھڑیا مٹی وغیرہ جس کی رنگت جنس زمین سے تو نہیں مگر برتن پر اس کا رنگ نہ ہو تو ان دونوں صورتوں میں اس سے تیمم جائز ہے اور اگر جنس زمین سے نہ ہو اور اس کا رنگ برتن پر ہو تو جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۷.....شورہ جو خود پانی میں ڈال کر صاف نہ کیا گیا ہو اس سے تیمم جائز ہے ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۸.....جو نمک پانی سے بنتا ہے اس سے تیمم جائز نہیں اور جو کان سے نکلتا ہے جیسے سیندھا نمک اس سے جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۹.....جو چیز آگ سے جل کر راکھ ہو جاتی ہو جیسے لکڑی گھاس وغیرہا جل جاتی یا نرم ہو جاتی ہو جیسے چاندی سونا تانبا پیتل تو بالفعل وہ دھاتیں وہ زمین کی جنس سے نہیں ان سے تیمم جائز نہیں ہاں یہ دھاتیں اگر کان سے نکال کر پگھلائی نہ گئیں کہ ان پر مٹی کے اجزا ہنوز باقی ہیں تو ان سے تیمم جائز ہے۔ اور اگر پگھلا کر صاف کر لی گئیں اور ان پر اتنا غبار ہے کہ ہاتھ مارنے سے اس کا اثر ہاتھ میں ظاہر ہوتا ہے تو اس غبار سے تیمم جائز ہے ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۹.....نلہ گیہوں جو وغیرہ اور لکڑی اور گھاس اور شیشہ پر غبار ہو تو اس غبار سے تیمم جائز ہے جبکہ اتنا ہو کہ ہاتھ میں لگ جاتا ہو ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۰.....سنگ ماہر کا فور لوبان سے تیمم جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۱.....ہونی اور سیپ اور گھونگے سے تیمم جائز نہیں اگر چہ پیسے ہوں اور ان چیزوں کے چونے سے بھی جائز۔

مسئلہ نمبر ۱۲.....راکھ اور سونے چاندی تو لادہ وغیرہ کے کشتوں سے بھی جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۳.....زمین یا پتھر جل کر سیاہ ہو جائے اس سے تیمم جائز ہے یونہی اگر پتھر جل کر راکھ ہو جائے اس سے بھی جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۴.....اگر خاک میں راکھ مل جائے اور خاک زیادہ ہو تو تیمم جائز ہے ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۵.....زرد سرخ سبز نیلا رنگ کی مٹی سے تیمم جائز ہے مگر جب رنگ چھوٹ کر ہاتھ منہ کو رنگین کر دے تو بغیر ضرورت شدیدہ اس سے تیمم کرنا جائز نہیں اور کر لیا تو ہو گیا۔

مسئلہ نمبر ۱۶.....بھیگی مٹی سے تیمم جائز ہے جبکہ مٹی غالب ہو۔

مسئلہ نمبر ۱۷.....مسافر کو ایسی جگہ گزر ہوا کہ سب طرف کیچڑ ہی کیچڑ ہے اور پانی نہیں پاتا کہ وضو یا غسل کرے اور کپڑے میں بھی غبار نہیں تو اسے چاہیے کہ کپڑا کیچڑ میں سان کر سکھا لے اور اس سے تیمم کرے اور اگر وقت جاتا ہو تو مجبوری کو کیچڑ ہی سے تیمم کر لے جبکہ مٹی نایاب ہو۔

مسئلہ نمبر ۱۸.....گندے اور ردی وغیرہ میں غبار ہے تو اس سے تیمم کر سکتا ہے اگرچہ وہاں مٹی موجود ہو جبکہ غبار اتنا ہو کہ ہاتھ پھیرنے سے انگلیوں کا نشان بن جائے۔

مسئلہ نمبر ۱۹.....نجس کپڑے میں غبار ہو اس سے تیمم جائز نہیں ہاں اگر اس کے سوکھنے کے بعد غبار پڑا تو جائز ہے

مسئلہ نمبر ۲۰.....کان یا ناخن گرانے میں یا کسی اور صورت سے منہ اور ہاتھوں پر گرتی پڑی تیمم کی نیت سے منہ اور ہاتھوں پر مسح کر لیا تیمم جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۱.....سیمنٹ کی دیوار پر تیمم جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۲.....مصنوعی مردہ سنگ سے تیمم جائز نہیں ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۳.....اونٹنے یا اس کی رائحہ سے تیمم جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۴.....جس جگہ سے ایک نے تیمم کیا وہ سرا بھی کر سکتا ہے۔ یہ جو مشہور ہے کہ مسجد کی دیوار یا زمین سے تیمم ناجائز مکروہ ہے غلط ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۵.....تیمم کے لئے ہاتھ زمین پر مارا اور مسح سے پہلے ہی تیمم ٹوٹنے کا کوئی سبب پایا گیا تو اس سے تیمم نہیں کر سکتا۔

تیمم کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

مسئلہ نمبر ۱.....جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمم بھی جاتا رہے گا اور علاوہ ان کے پانی پر قادر ہونے سے بھی تیمم ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۲.....مریض نے غسل کا تیمم کیا تھا اور اب اتنا تندرست ہو گیا کہ غسل سے ضرر نہ پہنچے گا تیمم جاتا رہا۔

مسئلہ نمبر ۳.....کسی نے غسل اور وضو دونوں کیلئے ایک ہی تیمم کیا تھا پھر وضو توڑنے والی کوئی چیز پائی گئی یا ناپانی پایا کہ جس سے صرف وضو کر سکتا ہے یا بیمار تھا اور اب اتنا تندرست ہو گیا کہ وضو نقصان نہ کرے گا اور غسل سے ضرر ہو گا تو صرف وضو کے حق میں تیمم جاتا رہا غسل کے حق میں باقی ہے۔

مسئلہ نمبر ۴.....جس حالت میں تیمم جائز تھا اگر وہ بعد تیمم پانی گئی تیمم ٹوٹ گیا جیسے تیمم والے کا ایسی جگہ گزر ہوا کہ وہاں سے ایک میل کے اندر پانی ہے تو تیمم جاتا رہا یہ ضروری نہیں کہ پانی کے پاس ہی پہنچ جائے۔

مسئلہ نمبر ۵.....ناپانی ملا کہ وضو کیلئے کافی نہیں تھی ایک مرتبہ منہ اور ایک ایک مرتبہ دونوں ہاتھ یا بس نہیں دھو سکتا تو وضو کا تیمم نہیں ٹوٹا اور ایک ایک مرتبہ دھو سکتا ہے تو جاتا رہا یہ نیتی غسل کے تیمم کرنے والے کو ناپانی ملا جس سے غسل نہیں ہو سکتا تو تیمم نہیں گیا۔

مسئلہ نمبر ۶.....ایسی جگہ گزرا کہ وہاں سے پانی قریب ہے مگر پانی کے پاس شیر یا سانپ یا دشمن ہے جس سے جان یا مال یا آبرو کا صحیح اندیشہ ہے یا قافلہ انتظار نہ کرے گا اور لشکروں سے غائب ہو جائے گا یا سواری سے اتر نہیں سکتا جیسے ریل یا گھوڑا کہ اس کے روکے نہیں رکتا یا گھوڑا ایسا ہے کہ اترے تو دے گا مگر پھر چڑھنے نہ دے گا یا ایسا کمزور ہے کہ پھر چڑھ نہ سکے گا یا کنویں میں پانی ہے اور اس کے پاس ڈول رسی نہیں تو ان سب صورتوں میں تیمم نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ نمبر ۷.....پانی کے پاس سے سوتا ہوا گزرا تیمم نہیں ٹوٹا ہاں اگر تیمم وضو کا تھا اور نیند اس حد کی ہے جس سے وضو جاتا رہا تو ہے

شک تیمم جاتا رہا اگر نہ اس وجہ سے کہ پانی پر گزرا بلکہ سو جانے سے اور اگر اوندھا ہو پانی پر سے گزرا اور پانی کی اطلاع ہو گئی تو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۸..... پانی پر گزرا اور پتا تیمم پانی نہیں جب بھی تیمم جاتا رہا۔

مسئلہ نمبر ۹..... نماز پڑھتے میں گدھے یا خچر کا جھنا پانی دیکھا تو نماز پوری کرے پھر اس سے وضو کرے پھر تیمم کرے اور نماز لوٹائے۔

مسئلہ نمبر ۱۰..... نماز پڑھتا تھا اور دور سے ریتا چمکتا ہوا دکھائی دیا اور اسے پانی سمجھ کر ایک قدم بھی چلا پھر معلوم ہوا کہ ریتا ہے نماز فاسد ہو گئی مگر تیمم نہ گیا۔

مسئلہ نمبر ۱۱..... چند لفٹن تیمم کیے ہوئے تھے کسی نے ان کے پاس ایک وضو کے لائق پانی لا کر کہا جس کا جی چاہے اس سے وضو کر لے سب کا تیمم جاتا رہے گا اور اگر وہ سب نماز میں تھے تو نماز بھی سب کی گئی اور اگر یہ کہا کہ تم سب اس سے وضو کر لو تو کسی کا بھی تیمم نہ ٹوٹے گا یونہی اگر یہ کہا میں نے تم سب کو اس پانی کا مالک کیا جب بھی تیمم نہ گیا۔

مسئلہ نمبر ۱۲..... پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا تھا اب پانی ملا تو ایسا بیمار ہو گیا کہ پانی نقصان کرے گا تو پہلا تیمم جاتا رہا اب بیماری کی وجہ سے پھر تیمم کرے یونہی بیماری کی وجہ سے تیمم کیا اب اچھا ہوا تو پانی نہیں ملا جب بھی نیا تیمم کرے۔

مسئلہ نمبر ۱۳..... کسی نے غسل کیا مگر تھوڑا سا بدن سوکھا رہ گیا یعنی اس پر پانی نہ بہا اور پانی بھی نہیں کہ اسے دھو لے اب غسل کا تیمم کیا پھر بے وضو ہوا اور وضو کا بھی تیمم کیا پھر اسے نکالنا پانی ملا کہ وضو بھی کر لے اور وہ سوکھی جگہ بھی دھو لے تو دونوں تیمم وضو اور غسل کے کہاتے رہے اور اگر نکالنا پانی ملا کہ اس سے وضو ہو سکتا ہے وہ جگہ دھل سکتی ہے تو دونوں تیمم جاتے ہیں اور پانی کو اس خشک حصہ کے دھونے میں صرف کرے جتنا دھل سکے اور اگر اتنا کہ وضو ہو سکتا ہے اور خشکی کے لیے بھی نہیں تو وضو کا تیمم جاتا رہا اس سے وضو کرے اور اگر صرف خشک حصہ کو دھو سکتا ہے اور وضو نہیں کر سکتا تو غسل کا تیمم جاتا رہا وضو کا باقی ہے اس پانی کو اس کے دھونے میں صرف کرے اور اگر ایک کر سکتا ہے چاہے وضو کر لے چاہے غسل کا تیمم جاتا رہا اس سے اس جگہ کو دھو لے اور وضو کا تیمم باقی ہے۔

موزوں پر مسح کا بیان

حدیث ۱..... امام احمد و ابوداؤد رحمہما اللہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی "فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے موزوں پر مسح کیا" میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم حضور بھول گئے فرمایا "بلکہ تو بھولا میرے رب عزوجل نے اسی کا حکم دیا"۔

حدیث ۲..... دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے مسافر کو تین دن تین راتیں اور مقیم کو ایک دن رات موزوں پر مسح کرنے کی اجازت دی، جبکہ طہارت کے ساتھ پہنے ہوں۔

حدیث ۳..... ترمذی و نسائی رحمہما اللہ صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم مسافر ہوتے تو رسول اللہ ﷺ حکم فرماتے کہ تین دن راتیں ہم موزے نہ اتاریں مگر بہ بنابت کے لیکن پاخانہ اور پیشاب اور سونے کے بعد نہیں۔

حدیث ۴..... ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر دین اپنی رائے سے ہوتا تو موزے کا تلا پہ نسبت اوپر کے مسح میں بہتر ہوتا۔

حدیث ۵..... ابوداؤد ترمذی رحمہما اللہ ہذیل کی کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ موزوں کی پشت پر مسح فرماتے۔

موزوں پر مسح کرنے کے مسائل

جو شخص موزہ پہنے ہوئے ہو وہ اگر وضو میں بجائے پاؤں دھونے کے مسح کرے جائز ہے اور بہتر پاؤں دھونا ہے بشرطیکہ مسح جائز سمجھے اور اس کے جواز میں بکثرت حدیثیں آئی ہیں جو قریب قریب تواتر کے ہیں اسی لئے امام کرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو اس کو جائز نہ جانے اس کے کافر ہو جانے کا اندیشہ ہے امام شیخ الاسلام فرماتے ہیں۔ جو اسے جائز نہ جانے گمراہ ہے ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ سے اہل سنت و جماعت کی علامت دریافت کی گئی فرمایا تَفْضِيلُ الشَّيْخَيْنِ وَحُبُّ الْخَتَنَيْنِ وَمَسْحُ الْخُفَّيْنِ "یعنی حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کو تمام صحابہ بزرگ جانا اور امیر المومنین عثمان غنی امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہما سے محبت رکھنا اور موزوں پر مسح کرنا ان تین باتوں کی تخصیص اس لئے فرمائی کہ حضرت کوفہ میں تشریف فرما تھے اور وہاں رافضیوں ہی کی کثرت تھی تو وہی علامات ارشاد فرمائیں جو ان کا رد ہیں۔ اس روایت کے یہ معنی نہیں کہ صرف ان تین باتوں کا پایا جانا سنی ہونے کے لئے کافی ہے علامت شے میں پائی جاتی ہے شے لازم علامت نہیں ہوتی۔ جیسے حدیث صحیح بخاری شریف میں وہابیہ کی علامت فرمائی سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ ان کی علامت سر منڈانا ہے اس کے یہ معنی نہیں کہ سر منڈانا وہابی ہونے کیلئے کافی ہے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں اس کے جواز پر کچھ خدشہ نہیں کہ اس میں چالیس صحابہ سے مجھ کو حدیثیں پہنچیں۔

مسئلہ نمبر ۱..... جس پر غسل فرض ہے وہ موزوں پر مسح نہیں کر سکتا۔

مسئلہ نمبر ۲..... عورتیں بھی مسح کر سکتی ہیں۔ مسح کرنے کیلئے چند شرطیں ہیں۔

(1) موزے ایسے ہوں کہ نخنے چھپ جائیں، اس سے زیادہ ہونے کی ضرورت نہیں اور اگر دو ایک انگل کم ہو جب بھی مسح درست ہے ایڑی نہ کھلی ہو۔

(2) پاؤں سے چپٹا ہو کہ اس کو پہن کر آسانی سے ساتھ خوب چل پھر سکیں۔

(3) چمڑے کا ہو یا صرف تہ چمڑے کا اور باقی کسی اور دوسری چیز کا جیسے کرخ وغیرہ۔

مسئلہ نمبر ۳..... ہندوستان میں جو عموماً سوتی یا اونی موزے پہنے جاتے ہیں ان پر مسح جائز نہیں ان کو اتار کر پاؤں دھونا فرض ہے۔

(4) باوضو کر کے پہنا ہو یعنی پہننے کے بعد اور حدث سے پہلے ایک ایسا وقت ہو کہ اس وقت میں وہ شخص باوضو خواہ پورا وضو کر کے پہنے یا صرف پاؤں دھو کر پہنے بعد میں وضو پورا کر لیا۔

مسئلہ نمبر ۴..... اگر پاؤں دھو کر موزے پہن لے اور حدث سے پہلے منہ ہاتھ دھو لے اور سر کا مسح کر لیا تو بھی مسح جائز ہے اور اگر صرف پاؤں دھو کر پہنے اور بعد پہننے کے وضو پورا کیا تو حدث ہو گیا تو اب وضو کرتے وقت مسح جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۵..... بے وضو موزے پہن کر پانی میں چلا کہ پاؤں دھل گئے اب اگر حدث سے پیشتر باقی اعضاء وضو دھو لئے اور سر کا مسح کر لیا تو مسح جائز ہے ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۶..... وضو کر کے ایک ہی پاؤں میں موزہ پہنا اور دوسرا نہ پہنا یہاں تک کہ حدث ہو تو اس ایک پر بھی مسح جائز نہیں دونوں پاؤں کا دھونا فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۷..... تیمم کر کے موزے پہنے گئے تو مسح جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۸..... مقیم کو صرف اس ایک وقت کے اندر مسح جائز ہے جس وقت میں پہنا ہو، ہاں اگر پہننے کے بعد اور حدث سے پہلے مقیم یا مسافر ہو گیا تو اس کیلئے وہ مدت ہے جو تندرست کیلئے ہے۔

(5) بحالت جنابت میں پہنا نہ بعد پہننے کے حدث ہوا ہو۔

مسئلہ نمبر 9.....جب نے جنابت کا تیمم کیا اور وضو کر کے موزہ پہنا تو مسح کر سکتا ہے مگر جب جنابت کا تیمم جاتا رہا تو اب مسح جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۰.....جب نے غسل کیا مگر تھوڑا سا بدن خشک رہ گیا اور موزے پہن لئے اور قبل حدث کے اس جگہ کو دھویا تو مسح جائز ہے اور اگر وہ جگہ بغیر دھوئے یا وضو میں دھونے سے رہ گئی تھی اور قبل دھونے کے حدث ہوا تو مسح جائز نہیں۔

(6) مدت کے اندر ہو اور اس کی مدت مقیم کیلئے ایک دن رات ہے اور مسافر کے واسطے تین دن اور تین راتیں۔

مسئلہ نمبر ۱۱.....موزہ پہننے کے بعد پہلی مرتبہ جو حدث ہوا اس وقت سے اس کا شمار ہے مثلاً صبح کے وقت موزہ پہنا اور ظہر کے وقت پہلی بار حدث ہوا تو مقیم دوسرے دن کی ظہر تک مسح کرے اور مسافر چوتھے دن کی ظہر تک۔

مسئلہ نمبر ۱۲.....مقیم کو ایک دن رات پورا نہ ہوا تھا کہ سفر کیا تو اب ابتدائے حدث سے تین دن تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مسافر نے اقامت کی نیت کر لی تو اگر ایک دن رات پورا کر چکا ہے مسح جاتا رہا اور پاؤں دھونا فرض ہو گیا اور نماز میں تھا تو نماز جاتی رہی اور اگر جتنی میں گھٹنے پورے نہ ہوئے تو جتنا باقی ہے پورا کر لے

(7) کوئی موزہ پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر پھٹا نہ ہو۔ یعنی چلنے میں تین انگل بدن ظاہر نہ ہوتا ہو اور اگر تین انگل پھٹا ہو اور بدن تین انگل سے کم دکھائی دیتا ہے تو مسح جائز ہے اور اگر دونوں تین تین انگل سے کم پھٹے ہوں اور مجموعہ تین انگلیا زیادہ ہے تو بھی مسح ہو سکتا ہے سلائی کھل جائے جب بھی یہی حکم ہے کہ ہر ایک میں تین انگل سے کم ہے تو جائز اور نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۳.....موزہ پھٹ گیا یا سیون کھل گئی اور ویسے پہنے رہنے کی حالت میں تین انگل پاؤں ظاہر نہیں ہوتا مگر چلنے میں تین انگل دکھائی دیتے ہیں تو اس پر مسح جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۴.....کسی جگہ سے پھٹا یا سیون کھلی کہ انگلیاں خود دکھائی دیں تو چھوٹی بڑی کا اعتبار نہیں بلکہ تین انگلیاں ظاہر ہوں۔

مسئلہ نمبر ۱۵.....ایک موزہ چند جگہ کم سے کم تا چھ گیا ہو کہ اس میں سوئی (جس سے چمڑے میں سوراخ کرتے ہیں کر) جا سکے اور ان سب کا مجموعہ تین انگل سے کم ہے تو مسح جائز ہے اور نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۶.....مخنے سے اوپر کتنا ہی پھٹا ہو اس کا اعتبار نہیں۔ مسح کا طریقہ یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی تین انگلیاں داہنے پاؤں کی پشت کے سرے پر اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں پاؤں کی پشت کے سرے پر رکھ کر پنڈلی کی طرف کم سے کم بقدر تین انگل کھینچی جائے اور سنت یہ ہے کہ پنڈلی تک پہنچائے۔

مسئلہ نمبر ۱۷.....انگلیوں کا تر ہونا ضروری ہے ہاتھ دھونے کے بعد جو تری باقی رہ گئی اس سے مسح جائز ہے اور سر کا مسح کیا اور ہنوز ہاتھ میں تری موجود ہے تو یہ کافی نہیں بلکہ پھر نئے پانی سے ہاتھ تر کر لے کچھ حصہ جتنی کا بھی نامل ہو تو حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۸.....مسح میں فرض دو ہیں۔ (1) ہر موزہ کا مسح ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر ہونا۔ (2) موزے کی پیٹھ پر ہونا۔

مسئلہ نمبر ۱۹.....ایک پاؤں کا مسح بقدر دو انگل کے کیا اور دوسرے کا چار انگل تو مسح نہ ہوا۔

مسئلہ نمبر ۲۰.....پوری تین انگلیوں کے پیٹ سے مسح کرنا اور پنڈلی تک کھینچنا اور مسح کرتے وقت انگلیاں کھلی رکھنا سنت ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۱.....انگلیوں کی پشت سے مسح کیا یا پنڈلی کی طرف انگلیوں کی طرف الٹے موزے کی چوڑائی کا مسح کیا یا انگلیاں ملی ہوئی رکھیں یا انگلی سے مسح کیا ان سب صورتوں میں مسح ہو گیا مگر سنت کے خلاف ہوا۔

مسئلہ نمبر ۲۲.....اگر ایک ہی انگلی سے تین بار نئے پانی سے ہر مرتبہ تر کر کے تین جگہ مسح کیا جب بھی ہو گیا مگر سنت ادا نہ ہوئی اور اگر ایک ہی جگہ مسح ہر بار کیا یا ہر بار تر نہ کیا تو مسح نہ ہوا۔

مسئلہ نمبر ۲۳.....انگلیوں کی نوک سے مسح کیا تو اگر ان میں اتنا پانی تھا کہ تین انگل تک بہہ نکلتا تو مسح ہوا ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۴.....موزے کی نوک کے پاس کچھ جگہ خالی ہے کہ وہاں پاؤں کا کوئی حصہ نہیں اس خالی جگہ کا مسح کیا مسح نہ ہوا اور اگر یہ شخص وہاں تک انگلیاں پہنچا دیں اور اب مسح کیا تو ہو گیا مگر جب وہاں سے پاؤں ہٹے گا تو فوراً مسح جاتا رہے گا۔

مسئلہ نمبر ۲۵.....مسح میں نیت ضروری ہے نہ تین بار کرنا سنت، ایک بار کر لینا کافی ہے

مسئلہ نمبر ۲۶.....موزے پر پانی کا پیالہ پھینکا اور اس پانی سے پورا مسح کیا تو اگر موزے تک تری پہنچ گئی مسح ہو گیا ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۷.....موزے پہن کر شبنم میں چلا یا اس پر پانی گر گیا یا مینہ کی بوندیں پڑیں اور جس جگہ مسح کیا جاتا ہے بقدر تین انگل کے تر ہو گیا تو مسح ہو گیا۔ ہاتھ پھیرنے کی بھی حاجت نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۸.....انگریزی بوٹ جوتے پر مسح جائز ہے اگر نخنے اس سے چھپے ہوں عمامہ اور برقع اور نقاب اور دستانوں پر مسح جائز نہیں۔

مسح کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

مسئلہ نمبر ۱.....(1) جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان سے مسح بھی جاتا رہتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۲.....(2) مدت پوری ہو جانے سے مسح جاتا رہتا ہے۔ اور اس صورت میں صرف پاؤں دھو لینا کافی ہے۔ پورے پاؤں دھو کر وضو کرنے کی حاجت نہیں اور بہتر یہ ہے کہ پورا وضو کر لے۔

مسئلہ نمبر ۳.....مسح کی مدت پوری ہو گئی اور قوی اندیشہ ہے کہ موزے اتارنے میں سردی کے سبب پاؤں جاتے رہیں گے تو نہ اتارے اور نخنوں تک پورے موزے کا نیچے اور اگل بغل اور ایڑیوں پر مسح کرے کہ کچھ رہ نہ جائے۔

مسئلہ نمبر ۴.....(3) موزے اتار دینے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے اگرچہ ایک ہی اتارا ہو۔ یونہی اگر ایک پاؤں آدھے سے زیادہ موزے سے باہر ہو جائے تو جاتا رہا۔ موزہ اتارنے سے یا پاؤں کا اکثر حصہ باہر ہونے میں پاؤں کا وہ حصہ معتبر ہے جو گٹوں سے پنڈلی کا ابھار نہیں۔ ان دونوں صورتوں میں پاؤں کا دھونا فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۵.....موزہ ڈھیلا ہے کہ چلنے میں موزے سے ایڑی نکل جاتی ہے تو مسح نہ گیا۔

(5) ہاں اگر اتارنے کی نیت سے باہر کی تو ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۶.....موزے پہن کر پانی میں چلا کہ ایک پاؤں کا آدھے سے زیادہ حصہ دھل گیا یا اور کسی طرح سے موزے میں پانی چلا گیا اور آدھے سے زیادہ پاؤں دھل گیا تو مسح جاتا رہا۔

مسئلہ نمبر ۷.....پاخانوں پر اس طرح مسح کیا کہ مسح کی تری موزوں تک پہنچی تو پاخانوں کے اتارنے سے مسح نہ جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۸.....اعضائے وضو اگر پھٹ گئے ہوں یا ان میں پھوڑا یا اور کوئی بیماری ہو اور ان پر پانی بہانا ضرر کرتا یا تکلیف شدید ہوتی ہو تو بھیگا ہاتھ پھیر لینا کافی ہے اور اگر یہ بھی نقصان کرتا ہو تو اس پر کپڑا ڈال کر کپڑے پر مسح کرے اور جو یہ بھی مضر ہو تو معاف ہے۔ اگر اس میں کوئی دوا بھری ہو تو اس کا نکالنا ضروری نہیں، اس پر سے پانی بہا دینا کافی ہے۔

مسئلہ نمبر ۹..... کسی پھوڑے یا زخم یا قصد کی جگہ پر پٹی باندھی ہو کہ اس کو کھول کر پانی بہانے سے یا اس جگہ مسح کرنے سے یا کھولنے سے ضرر ہو یا کھولنے والا باندھنے والا نہ ہو تو اس پٹی پر مسح کرلے اور اگر کھول کر پانی بہانے میں ضرر نہ ہو تو دھونا ضروری ہے یا اس کو خود بھی مسح کرسکتے ہوں تو پٹی پر مسح کرنا جائز نہیں اور زخم کے رگوں میں اگر پانی بہانا ضرر نہ کرتا ہو تو دھونا ضروری ہے اور نہ اس پر مسح کرلیں اور اگر اس پر بھی مسح نہ کرسکتے ہوں تو پٹی پر مسح کرلیں اور پوری پٹی پر مسح کرلیں تو بہتر ہے اور اکثر حصہ پر ضروری ہے اور ایک بار مسح کافی ہے تکرار کی حاجت نہیں اور پٹی پر بھی مسح نہ کرسکتے ہو تو ٹانکا چھوڑ دیں، جب اتنا آرام ہو جائے کہ خاص عضو پر مسح کرسکتا تو فوراً مسح کرلے، پھر جب اتنی صحت ہو جائے کہ عضو پر پانی بہا سکتا ہو تو بہائے، غرض اصل پر جب قدرت حاصل ہو اور جتنی حاصل ہوتی جائے اوپنی پر اکتفا جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۰..... ہڈی کے ٹوٹ جانے سے تختی باندھی ہو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۱..... تختی یا پٹی کھل جائے اور ہنوز باندھنے کی حاجت ہو تو پھر دوبارہ مسح نہیں کیا جائے گا وہی پہلا مسح کافی ہے اور پھر جو باندھنے کی ضرورت ہو مسح ٹوٹ گیا اب اس جگہ کو دھو لیں تو دھوئیں ورنہ مسح کرلیں۔

حیض کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (پ۲، البقرۃ ۲۲۲)

اے محبوب تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہولیں پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا بیشک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو (ترجمہ کنزالایمان)

حدیث ۱..... صحیح مسلم میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہودیوں میں جب کسی عورت کو حیض آتا تو اسے نہ اپنے ساتھ کھلاتے نہ اپنے ساتھ گھروں میں رکھتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ سے سوال کیا اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ (پ۲، البقرۃ ۲۲۲) نازل فرمائی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جماع کے سوا ہر شے کرو اس کی تشریح یہود کو پہنچی تو کہنے لگے کہ یہ (نبی ﷺ) ہماری ہر بات کا خلاف کرنا چاہتے ہیں۔

اس پر اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما نے آ کر عرض کی کہ یہود یہ ایسا کہتے ہیں تو کیا ہم ان سے جماع نہ کریں (کہ پوری مخالفت ہو جائے)۔ رسول اللہ ﷺ کا رنگ مبارک متغیر ہو گیا یہاں تک کہ ہم کو گمان ہوا کہ ان دونوں پر غضب فرمایا۔ وہ دونوں چلے گئے اور ان کے آگے دودھ کا ہدیہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا حضور ﷺ نے آدمی بھیج کر ان کو بلوایا اور پلایا تو وہ سمجھے کہ حضور ﷺ نے ان پر غضب نہیں فرمایا تھا۔

حدیث ۲..... صحیح بخاری میں ہے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم حج کیلئے نکلے، جب سرف[1] میں پہنچے مجھے حیض آیا تو میں رو رہی تھی کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے فرمایا تجھے کیا ہوا کیا تو حائض ہوئی؟ عرض کی ہاں فرمایا یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ عزوجل نے بنات آدم پر لکھ دیا ہے تو سوا طواف کعبہ کے طواف کے سب کچھ ادا کر جیسے حج کرنے والا ادا کرتا ہے اور فرماتی ہیں حضور ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے ایک گائے نحر فرمائی کی۔

---

[1] سرف مکہ مکرمہ کے قریب ایک مقام ہے ۱۲ منہ

حدیث ۳.....صحیح بخاری میں ہے عروہ ؒ سے سوال کیا گیا حیض والی عورت میری خدمت کر سکتی ہے اور شب عورت مجھ سے قریب ہو سکتی ہے؟ عروہ ؒ نے جواب دیا یہ سب مجھ پر آسان ہیں اور یہ سب میری خدمت کر سکتی ہیں اور کسی پر اس میں کوئی حرج نہیں مجھے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ وہ حیض کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے کنگھا کرتیں اور حضور ﷺ مسجد تھا اپنے سر مبارک کو ان کے قریب کر دیتے اور یا اپنے حجرے ہی میں ہوتیں۔

حدیث ۴.....صحیح مسلم میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہے فرماتی ہے کہ زمانہ حیض میں پانی پیتی پھر حضور ﷺ کو دے دیتی تو حضور ﷺ اپنا دہن شریف اس جگہ پر رکھتے جہاں میرا منہ لگا تھا۔

حدیث ۵.....صحیحین میں انہیں سے ہے کہ میں حائض ہوتی اور حضور ﷺ میری گود میں ٹیکا کر قرآن پڑھتے۔

حدیث ۶.....صحیح مسلم میں انہیں سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ ہاتھ بڑھا کر مسجد سے حصیر اٹھا دو عرض کی میں حائض ہوں فرمایا کہ تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں۔

حدیث ۷.....صحیحین میں ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا مروی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک چادر میں نماز پڑھتے تھے جس کا کچھ حصہ مجھ پر اور کچھ حضور ﷺ پر اور میں حائض تھی۔

حدیث ۸.....ترمذی و ابن ماجہ و احمد ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص حیض والی عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے یا کاہن کے پاس جائے اس نے قرآن کیا اس چیز کا جو حضرت محمد ﷺ پر اتاری گئی۔

حدیث ۹.....زین رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ معاذ بن جبل ؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیک وسلم (میری عورت جب حیض میں ہو تو میرے لئے کیا چیز اس سے حلال ہے) فرمایا تہبند (ناف سے اوپر اس سے بھی پہنا بہتر ہے۔

حدیث ۱۰.....اصحاب سنن اربعہ نے ابن عباس ؓ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی بیوی سے حیض میں جماع کرے تو نصف دینار صدقہ کرے۔ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری روایت میں انہیں سے یوں روایت ہے کہ فرمایا جب سرخ خون ہو تو ایک دینار اور جب زرد ہو تو نصف دینار۔ **حیض کی حکمت**۔ عورت اللہ کے بدن میں نظر تو ضرورت سے کچھ زیادہ خون پیدا ہوتا ہے کہ حمل کی حالت میں وہ خون بچے کی غذا میں کام آئے اور بچے کے دودھ پینے کے زمانہ میں وہی خون دودھ ہو جائے اور ایسا نہ ہو تو حمل اور دودھ پلانے کے زمانے میں اس کی جان پر بن جائے یہی وجہ ہے حمل اور ابتدائے شیر خوارگی میں خون نہیں آتا اور جس زمانہ میں نہ حمل ہو نہ دودھ پلانا وہ خون اگر بدن سے نہ نکلے تو قسم قسم کی بیماریاں ہو جائیں۔

حیض کے مسائل

مسئلہ نمبر ۱.....بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادی طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو اسے حیض کہتے ہیں اور بیماری سے ہو تو استحاضہ اور بچہ ہونے کے بعد ہو تو نفاس کہتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۲.....حیض کی مدت کم سے کم تین دن تین راتیں یعنی پورے ۷۲ گھنٹے ایک منٹ بھی اگر کم ہے تو حیض نہیں اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس راتیں ہیں۔

مسئلہ نمبر ۳.....۷۲ گھنٹے سے زیادہ بھی پہلے ختم ہو جائے تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ ہاں اگر کرن چکی تھی کہ شروع ہوا اور تین دن تین راتیں پوری ہو کر کرن چکنے ہی کے وقت ختم ہوا تو حیض ہے۔ اگر چار دن بڑھنے کے زمانہ میں طلوع روز بروز پہلے اور غروب بعد کو ہوتا رہے گا اور دن

لہ یہ مسئلہ مع کہ اداء ہے اور صحیح یہی ہے جو یہاں مذکور ہوا ایسا کہ بدایہ صحیح الحدیث و تحفہ و تبیین و خزانۃ المفتین و فتاوی قاضی خان و کافی و فتاوی ہندیہ و حلیہ و کتاب الحسن عن ابی حنیفہ و کتاب الحجۃ وغیرہ کتب جن میں مصرح ہے بعد اس کی کافی تحقیق حضور پر نور سید العلماء کہ بحمد اللہ تعالیٰ فی الحق نبی الاذان والاعلی کا مطالعہ کیا جائے۔ منہ

چھوٹے ہونے کے زمانہ میں آفتاب کا نکلنا بعد کو اور ڈوبنا پہلے ہوتا رہے گا۔ جس کی وجہ سے ان تین دن رات کی مقدار بہتر گھنٹے ہونا ضروری نہیں مگر عین طلوع اور غروب سے غروب تک ٹھیک ایک دن رات ہے۔ ان کے ماسوا اگر اور کسی وقت شروع ہوا تو وہی چوبیس گھنٹے پورے کا ایک دن رات لیا جائے گا۔ مثلاً آج صبح کو ٹھیک ۹ بجے شروع ہوا اور اس وقت پورا پورا دن چڑھا تھا تو کل ٹھیک نو بجے ایک دن رات ہوگا، اگر چہ ابھی پورا پورا بھر دن نہ آیا، جبکہ آج کا طلوع کل کے طلوع سے بعد ہو یا پورے بھر سے زیادہ دن آگیا ہو جب کہ آج کا طلوع کل کے طلوع سے پہلے ہو۔

مسئلہ نمبر ۴..... دس رات دن سے کچھ بھی زیادہ خون آیا تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ سے آیا تو دس دن تک حیض ہے، بعد کا استحاضہ اور اگر پہلے سے حیض آ چکے ہیں اور عادت دس دن سے کم کی تھی تو عادت سے جتنا زیادہ ہوا استحاضہ ہے، اسے یوں سمجھو کہ اس کو پانچ دن کی عادت تھی اب آیا دس دن کا تو کل حیض ہے اور بارہ دن آیا تو پانچ دن حیض کے باقی سات دن استحاضہ کے اور ایک حالت مقرر تھی بلکہ کبھی چار دن کبھی پانچ دن تو پچھلی بار جتنے دن تھی وہی اب بھی حیض کے ہیں باقی استحاضہ۔

مسئلہ نمبر ۵..... یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے بھی حیض ہو بلکہ اگر بعض بعض وقت بھی آئے جب بھی حیض ہے۔

مسئلہ نمبر ۶..... کم سے کم نو برس کی عمر سے حیض شروع ہوگا اور احتمالی عمر حیض آنے کی پچپن سال ہے اس عمر والی عورت کو آئسہ اور اس عمر کو سن ایاس کہتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۷..... نو برس کی عمر سے پیشتر جو خون آئے استحاضہ ہے۔ یونہی پچپن سال کی عمر کے بعد جو خون آئے ہاں پچپن سال کی صورت میں اگر خالص خون آگیا جیسا پہلے آتا تھا اسی رنگ کا آیا تو حیض ہے۔

مسئلہ نمبر ۸..... حمل والی کو جو خون آیا استحاضہ ہے یونہی بچہ ہوتے وقت جو خون آیا اور ابھی آدھے سے زیادہ بچہ باہر نہیں نکلا، وہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۹..... دو حیضوں کے درمیان کم از کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے۔ یونہی نفاس و حیض کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے۔ تو اگر نفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون آیا تو یہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۰..... حیض اس وقت سے شمار کیا جائے گا کہ خون فرج خارج میں آگیا تو اگر کوئی کپڑا رکھ لیا ہے جس کی وجہ سے فرج خارج میں نہیں آیا، داخل ہی میں رکا ہوا ہے جب تک کپڑا نہ نکالے گی حیض والی نہ ہوئی، نمازیں پڑھتی رہے روزہ رکھے گی۔

مسئلہ نمبر ۱۱..... حیض کے چھ رنگ ہیں سیاہ، سرخ، سبز، زرد، گدلا، سفید۔ سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۲..... دس دن کے اندر رطوبت میں ذرا بھی میلا پن ہے تو وہ حیض ہے اور دس دن رات کے بعد بھی میلا پن باقی ہے تو عادت والی کے لئے جو دن عادت کے ہیں حیض ہے اور عادت سے بعد والے استحاضہ اور اگر کچھ عادت نہیں تو دس دن رات تک حیض باقی استحاضہ۔

مسئلہ نمبر ۱۳..... گدلی جب تک تھی تو اس میں زردی یا میلا پن تھا بعد کو سوکھ جانے کے سفیدی ہو گئی تو مدت حیض میں حیض ہی ہے اور اگر جب دیکھا تھا سفید تھی سوکھ کر زرد ہو گئی تو یہ حیض نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۴..... جس عورت کو پہلی مرتبہ خون آیا اور اس کا سلسلہ منقطع نہ ہوا بدستور جاری رہا کہ بیچ میں پندرہ دن کے لئے بھی نہ رکا جس دن سے خون آنا شروع ہوا اس روز سے دس دن تک حیض اور دس دن استحاضہ کے سمجھے اور جب تک خون جاری ہے یہی قاعدہ جاری رہے گا۔

مسئلہ نمبر ۱۵..... اور اگر اس سے پیشتر حیض آچکا ہے تو اس سے پہلے جتنے دن حیض کے تھے ہر تیسرے دن میں اتنے دن حیض کے سمجھے باقی جو دن بچیں استحاضہ۔

مسئلہ نمبر ۱۶..... جس عورت کو عمر بھر میں خون آیا ہی نہیں یا آیا مگر تین دن سے کم آیا تو عمر بھر وہ پاک ہی رہی اور اگر ایک بار تین دن

رات خون آیا پھر کبھی نہ آیا تو ہمیشہ تین دن رات حیض کے باقی ہمیشہ پاکیزے پاک۔

مسئلہ نمبر ۱۷..... جس عورت کو دس دن خون آیا اس کے بعد سال بھر تک پاک رہی پھر برابر خون جاری رہا تو وہ اس زمانہ میں نماز، روزے کے لئے ہر مہینہ دس دن حیض کے سمجھیں دن استحاضہ۔

مسئلہ نمبر ۱۸..... کسی عورت کو ایک بار حیض آیا اس کے بعد کم سے کم پندرہ دن تک پاک رہی پھر خون برابر جاری رہا اور یہ نہیں کہ پہلے کتنے دن حیض کے تھا اور کتنے طہر کے مگر یہ یاد ہے کہ مہینے میں ایک ہی مرتبہ حیض آیا تھا تو اس مرتبہ جب سے خون شروع ہوا تین دن تک نماز چھوڑ دے پھر سات دن تک ہر نماز کے وقت میں غسل کرے اور نماز پڑھے اور ان دسوں دن میں شوہر کے پاس نہ جائے، پھر بیس دن تک ہر نماز کے وقت تازہ وضو کر کے نماز پڑھے اور دوسرے مہینہ میں انیس دن وضو کر کے نماز پڑھے اور ان میں یا ان انیس دن میں شوہر اس کے پاس جا سکتا ہے۔

اور جو یہ بھی یاد نہ ہو کہ مہینے میں ایک بار آیا تھا یا دو بار تو شروع کے تین دن میں نماز نہ پڑھے پھر سات دن تک ہر وقت میں غسل کر کے نماز پڑھے، پھر آٹھ دن تک ہر وقت میں وضو کر کے نماز پڑھے اور صرف ان آٹھ دنوں میں شوہر اس کے پاس جا سکتا ہے اور ان آٹھ دن کے بعد بھی تین دن تک ہر وقت میں وضو کر کے نماز پڑھے، پھر سات دن تک غسل کر کے اور اس کے بعد آٹھ دن تک وضو کر کے نماز پڑھے اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رکھے

اور اگر طہارت کے دن یاد ہیں مثلاً پندرہ دن تھے اور باقی کوئی بات یاد نہیں تو شروع کے تین دن تک نماز نہ پڑھے، پھر سات دن تک ہر وقت غسل کر کے نماز پڑھے، پھر آٹھ دن وضو کر کے نماز پڑھے، اس کے بعد پھر تین دن اور وضو کر کے نماز پڑھے، پھر چودہ دن تک ہر وقت غسل کر کے نماز پڑھے، پھر ایک دن وضو ہر وقت میں کرے اور نماز پڑھے پھر ہمیشہ کیلئے جب تک خون آتا رہے ہر وقت غسل کرے

اور اگر حیض کے دن یاد ہیں مثلاً تین دن تھے اور طہارت کے دن یاد نہ ہوں تو شروع سے تین دنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر اٹھارہ دن تک ہر وقت وضو کر کے نماز پڑھے، جن میں پندرہ پہلے تو یقینی طہر ہیں اور تین دن پچھلے مشکوک پھر ہمیشہ ہر وقت غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر یہ یاد ہے کہ مہینے میں ایک ہی بار حیض آیا تھا اور یہ کہ وہ تین تھا

مگر یہ یاد نہیں کہ وہ کیا تاریخیں تھیں، تو ہر ماہ کے ابتدائی تین دنوں میں وضو کر کے نماز پڑھے اور ستائیس دن تک ہر وقت غسل کرے۔ یونہی چار دن یا پانچ دن حیض کے ہوں یاد ہوں تو ان چار یا پانچ دنوں میں وضو کر کے باقی دنوں میں غسل

اور اگر یہ معلوم ہے کہ آخر مہینے میں حیض آیا تھا اور تاریخیں بھول گئیں تو ۲۷ دن وضو کر کے نماز پڑھے اور تین دن نہ پڑھے، پھر مہینہ ختم ہونے پر ایک بار غسل کر لے اور اگر یہ معلوم ہے کہ ابتدا سے شروع ہوا تھا اور یہ نہیں کہ کتنے دن تک آیا تھا تو تین دن کے بعد تین دن تک نماز چھوڑ دے۔ اس کے بعد سات دن جو رہ گئے ان میں ہر وقت غسل کر کے نماز پڑھے اور اگر یہ یاد ہے کہ فلاں پانچ تاریخوں میں تین دن آیا تھا مگر یہ یاد نہیں کہ ان پانچ میں وہ کون کون سے دن ہیں تو پہلے دو دنوں میں وضو کر کے نماز پڑھے اور ایک دن بیچ کا چھوڑ دے اور اس کے بعد کے دو دن میں ہر وقت غسل کر کے پڑھے اور چار دن میں تین دن ہیں تو پہلے دن وضو کر کے پڑھے اور چوتھے دن ہر وقت میں غسل کرے اور بیچ کے دو دنوں میں نہ پڑھے اور اگر چھ دنوں میں تین دن ہوں تو پہلے تین دن میں وضو کر کے پڑھے، پچھلے تین دنوں میں ہر وقت میں غسل کر کے اور اگر سات یا آٹھ یا نو یا دس دن میں تین دن ہوں تو پہلے تین دنوں میں وضو اور باقی دنوں میں ہر وقت غسل کرے۔

خلاصہ یہ کہ جن دنوں میں حیض کا یقین ہو اور ٹھیک طرح سے یاد نہ ہو کہ ان میں وہ کون سے دن ہیں تو یہ دیکھنا چاہئے کہ یہ دن حیض کے دنوں میں حیض کا یقین ہو اور ٹھیک طرح سے یاد نہ ہو کہ ان میں وہ کون سے دن ہیں تو یہ دیکھنا چاہئے کہ یہ دن حیض کے دنوں سے دو گنے ہیں یا

دو گنے سے کم یا دو گنے سے زیادہ اگر دو گنے سے کم ہیں تو ان میں جو دن پہلی حیض ہونے کے ہوں ان میں نماز نہ پڑھے اور جن کے حیض ہونے نہ ہونے دونوں کا احتمال ہو وہ اگر اول کے ہوں تو ان میں وضو کر کے نماز پڑھے اور آخر کے ہوں تو ہر وقت میں غسل کر کے نماز پڑھے اور دو نے یا دو نے سے زیادہ ہوں تو حیض کے دنوں کے برابر شروع کے دنوں میں وضو کر کے نماز پڑھے پھر ہر وقت میں غسل کر کے اور یاد نہ ہوں کہ کتنے دن حیض کے تھے اور کتنے طہارت کے نہ یہ کہ مہینے کے شروع کی دس دنوں میں تھا یا بیچ کے دس یا آخر کے دس دنوں میں تو جی میں سوچ کر پہلو جس اس پر پابندی کرے اور اگر کسی بات پر طبیعت نہیں جمتی تو ہر نماز کے لئے غسل کرے اور فرض وواجب وسنت وہ کہ پڑھے مستحب اور نفل نہ پڑھے اور فرض روزے رکھے نفل روزے نہ رکھے اور ان کے علاوہ اور جتنی باتیں حیض والی کو جائز نہیں اس کو بھی ناجائز ہیں جیسے قرآن پڑھنا چھونا مسجد میں جانا سجدہ تلاوت وغیرہ۔

مسئلہ نمبر ۱۹..... جس عورت کو نہ پہلے حیض کے دن یاد نہ یہ یاد کہ کون تاریخوں میں آیا تھا اب تین دن یا زیادہ خون آ کر بند ہو گیا پھر طہارت کے پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ پھر خون جاری ہوا اور ہمیشہ کو جاری ہو گیا تو اس کا وہی حکم ہے جیسے کسی کو پہلے پہل خون آیا اور ہمیشہ کو جاری ہو گیا کہ دس دن حیض کے شمار کرے پھر بیس دن طہارت کے۔

مسئلہ نمبر ۲۰..... جس کی ایک عادت مقرر نہ ہوں بلکہ کبھی مثلاً چھ دن حیض کے ہوں اور کبھی سات اب جو خون آیا تو بند ہوتا ہی نہیں تو اس کے لئے نماز روزے کے حق میں کم مدت یعنی چھ دن حیض کے قرار دیئے جائیں گے اور ساتویں روز نہا کر نماز پڑھے اور روزہ رکھے مگر سات دن پورے ہونے کے بعد پھر نہانے کا حکم ہے اور ساتویں دن جو فرض روزہ رکھا ہے اس کی قضا کرے اور عدت گزرنے پر شوہر کے پاس رہنے کے بارے میں زیادہ مدت یعنی سات دن حیض کے مانے جائیں گے یعنی ساتویں دن اس سے قربت جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۱..... کسی کو ایک دو دن خون آ کر بند ہو گیا اور دس دن پورے نہ ہوئے کہ پھر خون آیا اور حیوں دن بند ہو گیا تو یہ دسوں دن حیض کے ہیں اگر دس دن کے بعد بھی جاری رہا تو اگر عادت پہلے کی معلوم ہے تو عادت کے دنوں میں حیض ہے باقی استحاضہ اور نہ دنوں میں حیض کے باقی استحاضہ۔

مسئلہ نمبر ۲۲..... کسی کی عادت تھی کہ فلاں تاریخ میں حیض ہو اب اس سے ایک دن پیشتر خون آ کر بند ہو گیا پھر دس دن تک نہیں آیا اور گیارہویں دن پھر آ گیا تو خون نہ آنے کے جو یہ دس دن ہیں ان میں سے اپنی عادت کے دنوں کے برابر حیض قرار دے اور اگر تاریخ تو مقرر تھی مگر حیض کے دن معین نہ تھے تو یہ دسوں خون نہ آنے کے حیض ہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۳..... جس عورت کو تین دن سے کم خون آ کر بند ہو گیا اور پندرہ دن پورے نہ ہوئے کہ پھر آ گیا تو پہلی مرتبہ جب سے خون آنا شروع ہوا ہے حیض ہے اب اگر اس کی کوئی عادت ہے تو عادت کے برابر حیض کے دن شمار کرے اور یہ شروع سے دس دن تک حیض اور پچھلی مرتبہ کا خون استحاضہ۔

مسئلہ نمبر ۲۴..... کسی کو پورے تین دن رات خون آ کر بند ہو گیا اور اس کی عادت اس سے زیادہ کی تھی پھر تین دن رات کے بعد سفید رطوبت عادت کے دنوں تک آتی رہی تو اس کے لئے صرف وہی تین دن رات حیض کے ہیں اور عادت ٹل گئی۔

مسئلہ نمبر ۲۵..... تین دن رات سے کم خون آیا پھر پندرہ دن تک پاک رہی پھر تین دن رات سے کم آیا تو یہ پہلی مرتبہ کا حیض ہے نہ یہ بلکہ دونوں استحاضہ ہیں۔

نفاس کا بیان

نفاس کس کو کہتے ہیں یہ ہم پہلے بیان کر آئے اب اس کے متعلق مسائل بیان کرتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۱.....نفاس میں کمی کی جانب کوئی مدت مقرر نہیں نصف سے زیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک آن بھی خون آیا تو وہ نفاس ہے اور زیادہ سے زیادہ اس کا زمانہ چالیس دن رات ہے اور نفاس کی مدت کا شمار اس وقت سے ہوگا کہ آدھے سے زیادہ بچہ نکل آیا اور اس بیان میں جہاں بچہ ہونے کا لفظ آئے گا اس کا مطلب آدھے سے زیادہ باہر آ جانا ہے۔

مسئلہ نمبر ۲.....کسی کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو اگر اس کے پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہے یا پیدا نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے کے بعد کتنے دن خون آیا تھا تو چالیس دن رات نفاس ہے باقی استحاضہ اور جو پہلی عادت معلوم ہو تو عادت کے دنوں تک نفاس ہے اور جتنا زیادہ وہ استحاضہ جیسے عادت تین دن کی تھی اور اس بار بیالیس دن آیا تو تیس دن نفاس کے ہیں اور پندرہ دن استحاضہ کے۔

مسئلہ نمبر ۳.....بچہ پیدا ہونے سے بیشتر جو خون آیا نفاس نہیں بلکہ استحاضہ ہے اگرچہ آدھا باہر آ گیا ہو۔

مسئلہ نمبر ۴.....حمل ساقط ہو گیا اور اس کا کوئی عضو بن چکا ہے جیسے ہاتھ پاؤں یا انگلیاں تو یہ خون نفاس ہے ورنہ اگر تین دن رات تک رہا اور اس سے پہلے پندرہ دن پاک رہنے کا زمانہ گزر چکا ہے جو حیض ہے اور جو تین دن سے پہلے ہی بند ہو گیا یا ابھی پورے پندرہ دن طہارت کے نہیں گزرے ہیں تو استحاضہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۵.....پیٹ سے بچہ کاٹ کر نکالا گیا تو اس کے آدھے سے زیادہ نکالنے کے بعد نفاس ہے۔

مسئلہ نمبر ۶.....حمل ساقط ہونے سے پہلے کچھ خون آیا کچھ بعد کو تو پہلے والا استحاضہ ہے بعد والا نفاس یہ اس صورت میں ہے جب کوئی عضو بن چکا ہو ورنہ پہلے والا اگر حیض ہو سکتا ہے تو حیض ہے نہیں تو استحاضہ۔

مسئلہ نمبر ۷.....حمل ساقط ہوا اور یہ معلوم نہیں کہ کوئی عضو بنا تھا یا نہیں نہ یہ یاد کہ حمل کتنے دن کا تھا (کہ اسی سے عضو کا بننا معلوم ہو جاتا یعنی ایک سو بیس دن ہو گئے تو عضو بن جاتا ہے) اور بعد اسقاط کے خون ہمیشہ کو جاری ہو گیا تو اسے حیض کے حکم میں سمجھے کہ حیض کی جو عادت تھی اس کے گذرنے کے بعد نہا کر نماز شروع کر دے اور عادت بھی تو دس دن کے بعد اور باقی وہی احکام ہیں جو حیض کے بیان میں مذکور ہوئے۔

مسئلہ نمبر ۸.....جس عورت کے دو بچے جڑواں پیدا ہوئے یعنی دونوں کے درمیان چھ مہینے سے کم زمانہ ہے تو پہلا ہی بچہ پیدا ہونے کے بعد سے نفاس سمجھا جائے گا پھر اگر دوسرا چالیس دن کے اندر پیدا ہوا اور خون آیا تو پہلے سے چالیس دن تک نفاس ہے پھر استحاضہ اور اگر چالیس دن کے بعد پیدا ہوا تو اس پچھلے کے بعد جو خون آیا استحاضہ ہے نفاس نہیں مگر دوسرے کے پیدا ہونے کے بعد بھی نہانے کا حکم دیا جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۹.....جس عورت کے تین بچے پیدا ہوئے کہ پہلے اور دوسرے میں چھ مہینے سے کم فاصلہ ہے یونہی دوسرے اور تیسرے میں اگرچہ پہلے اور تیسرے میں چھ مہینے کا فاصلہ ہو جب بھی نفاس پہلے ہی سے ہے پھر اگر چالیس دن کے اندر یہ دونوں بھی پیدا ہو گئے تو پہلے کے بعد سے بڑھ سے بڑھ کر پھر چالیس دن تک نفاس ہے اور اگر چالیس دن کے بعد ہیں تو ان کے بعد جو خون آئے گا استحاضہ ہے نفوس کے بعد بھی غسل کا حکم ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۰.....اگر دونوں میں چھ مہینے یا زیادہ کا فاصلہ ہے تو دوسرے کے بعد بھی نفاس ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۱.....چالیس دن کے اندر کبھی خون آیا کبھی نہیں تو سب نفاس ہی ہے اگرچہ پندرہ دن کا فاصلہ ہو جائے۔

مسئلہ نمبر ۱۲.....نفاس کے رنگ کے متعلق وہی احکام ہیں جو حیض میں بیان ہوئے۔

حیض ونفاس کے احکام

مسئلہ نمبر ۱.....حیض و نفاس والی عورت کو قرآن مجید پڑھنا دیکھ کر یا زبانی اور اس کا چھونا اگرچہ اس کی جلد یا چوٹی یا حاشیہ کو ہاتھ یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۲.....کاغذ کے پرچے پر کوئی سورت یا آیت لکھی ہو اس کا بھی چھونا حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۳.....جزدان میں قرآن مجید ہو تو اس جزدان کے چھونے میں حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴.....اس حالت میں کرتے کے دامن یا دوپٹے کے آنچل سے کسی ایسے کپڑے سے جس کو پہنے اور اوڑھے ہوئے ہے قرآن مجید چھونا حرام ہے فرض اس حالت میں قرآن مجید دیکھ دیکھ پڑھنے اور چھونے کے متعلق وہی سب احکام ہیں جو اس شخص کے بارے میں ہیں جس پر نہانا فرض ہے۔ جس کا بیان غسل کے باب میں گزرا۔

مسئلہ نمبر ۵.....مطلقاً حیض یا نفاس ہو تو ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھے اور جیسے کرانے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۶.....دعائے قنوت پڑھنا اس حالت میں مکروہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ سے بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ تک دعائے قنوت ہے۔

مسئلہ نمبر ۷.....قرآن مجید کے علاوہ اور تمام اذکار کلمہ شریف، درود شریف وغیرہ پڑھنا بلا کراہت جائز بلکہ مستحب ہے اور ان چیزوں کو وضو کیلئے کر کے پڑھنا بہتر اور وہ ویسے ہی پڑھ لیا جب بھی حرج نہیں اور ان کے چھونے میں بھی حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۸.....ایسی عورت کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۹.....ایسی عورت کو مسجد میں جانا حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۰.....اگر چٹیا دروازے سے ڈر کر مسجد میں چلی گئی تو جائز ہے مگر اسے چاہئے کہ تیمم کر لے یونہی مسجد میں پانی رکھا ہے یا کنواں ہے اور کہیں اور پانی نہیں ملتا تو تیمم کر کے جانا جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۱.....عیدگاہ کے اندر جانے میں حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۲.....ہاتھ بڑھا کر کوئی چیز مسجد سے لینا جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۳.....خانہ کعبہ کے اندر رہنا اور اس کا طواف کرنا اگرچہ مسجد حرام کے باہر سے ہو ان کے لئے حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۴.....اس حالت میں روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۵.....ان دنوں میں نمازیں معاف ہیں، ان کی قضا بھی نہیں اور روزوں کی قضا ان دنوں میں رکھنا فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۶.....نماز کا آخر وقت ہو گیا اور ابھی تک نماز نہیں پڑھی کہ حیض آ گیا یا بچہ پیدا ہوا تو وہ نماز معاف ہو گئی، اگرچہ ٹھنڈا وقت ہو گیا ہو کہ اس نماز کی گنجائش نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۱۷.....نماز پڑھنے میں حیض آ گیا یا بچہ پیدا ہوا تو وہ نماز معاف ہے۔ البتہ اگر فرض نماز تھی تو اس کی قضا واجب ہے

مسئلہ نمبر ۱۸.....نماز کے وقت میں وضو کر کے اتنی دیر تک ذکر الٰہی، درود شریف اور دیگر وظائف پڑھ لیا کرے جتنی دیر تک نماز پڑھا کرتی تھی کہ عادت رہے۔

مسئلہ نمبر ۱۹.....حیض والی کو تین دن سے کم خون آ کر بند ہو گیا تو روزے رکھے اور وضو کر کے نماز پڑھے، نہانے کی ضرورت نہیں۔ پھر اس کے بعد اگر پندرہ دن کے اندر خون آیا تو اب نہائے اور عادت کے دن نکال کر باقی دنوں کی قضا پڑھے اور جس کی کوئی عادت نہیں وہ دس دن

کے بعد کی نمازیں قضا کرے۔ ہاں اگر عادت کے دنوں کے بعد یا عادت والی نے دس دن کے بعد غسل کر لیا تھا تو ان دنوں کی نمازیں ہو گئیں، قضا کی حاجت نہیں۔ ہاں اگر عادت کے دنوں سے پہلے کے روزوں کی قضا کرے اور بعد کے روزے ہر حال میں ہو گئے۔

مسئلہ نمبر ۲۰..... جس عورت کو تین دن رات کے بعد حیض بند ہو گیا اور عادت کے دن ابھی پورے نہ ہوئے یا نفاس کا خون عادت پوری ہونے سے پہلے بند ہو گیا تو بند ہونے کے بعد ہی غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے، عادت کے دنوں کا انتظار نہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۲۱..... عادت کے دنوں سے خون متجاوز ہو گیا تو حیض میں دس دن اور نفاس میں چالیس دن تک انتظار کرے، اگر اس مدت کے اندر بند ہو گیا تو اب سے نہا دھو کر نماز پڑھے اور جو اس مدت کے بعد بھی جاری رہا تو نہائے اور عادت کے بعد باقی دنوں کی قضا کرے۔

مسئلہ نمبر ۲۲..... حیض یا نفاس عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے بند ہو گیا تو آخر وقت مستحب تک انتظار کر کے نہا کر نماز پڑھے اور جو عادت کے دن پورے ہو چکے تو انتظار کی کچھ حاجت نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۳..... حیض پورے دس دن پر اور نفاس پورے چالیس دن پر ختم ہوا اور نماز کے وقت میں اگر اتنا بھی باقی ہو کہ اللہ اکبر کہا لفظ کہے تو اس وقت کی نماز اس پر فرض ہو گئی نہا کر اس کی قضا پڑھے اور اگر اس سے کم میں بند ہوا اور اتنا وقت ہے کہ جلدی سے نہا کر اور کپڑے پہن کر ایک بار اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو فرض ہو گئی، قضا کرے ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۴..... اگر پورے دس دن پر پاک ہوئی اور اتنا وقت رات کا باقی نہیں کہ ایک بار اللہ اکبر کہہ لے تو اس دن کا روزہ اس پر واجب ہے اور جو کم میں پاک ہوئی اور اتنا وقت ہے کہ صبح صادق ہونے سے پہلے نہا کر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو روزہ فرض ہے، اگر نہا لے تو بہتر ہے ورنہ بے نہائے نیت کر لے اور صبح کو نہا لے جو اتنا وقت بھی نہیں تو اس دن کا روزہ فرض نہ ہوا۔ البتہ روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے، کوئی بات ایسی جو روزے کے خلاف ہو مثلاً کھانا پینا حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۵..... روزے کی حالت میں حیض یا نفاس شروع ہو گیا تو وہ روزہ جاتا رہا، اس کی قضا کرے، فرض تھا تو قضا فرض ہے اور نفل تھا تو قضا واجب ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۶..... حیض و نفاس کی حالت میں بچہ دشکر و بچہ دار ہونا حرام ہے اور آیت بچہ دار ہونے سے اس پر بچہ دار ہونا واجب نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۷..... سوتے وقت پاک تھی اور صبح سو کر اٹھی تو ڈر حیض کا دیکھا تو اسی وقت سے حیض کا حکم دیا جائے گا۔ عشا کی نمازیں نہ پڑھی تھیں تو پاک ہونے پر اس کی قضا فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۸..... حیض والی سو کر اٹھی اور گدی پر کوئی نشان حیض کا نہیں تو رات ہی سے پاک ہے نہا کر عشا کی قضا پڑھے۔

مسئلہ نمبر ۲۹..... ہم بستری یعنی جماع اس حالت میں حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۰..... ایسی حالت میں جماع جائز جانا کفر ہے اور حرام سمجھ کر کر لیا تو سخت گنہگار ہوا، اس پر توبہ فرض ہے اور آمد کے زمانہ میں کیا تو ایک دینار اور قریب ختم کے کیا تو نصف دینار خیرات کرنا مستحب۔

مسئلہ نمبر ۳۱..... اس حالت میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عضو سے چھونا جائز نہیں۔ جبکہ کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو شہوت سے ہو یا بے شہوت اور اگر ایسا حائل ہو کہ بدن کی گرمی محسوس نہ ہوتی تو حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۲..... ناف کے اوپر سے اور گھٹنے سے نیچے چھونے یا کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی حرج نہیں، یونہی بوس و کنار بھی جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۳..... اپنے ساتھ کھلا ہوا ایک جگہ سونا جائز ہے بلکہ اس وجہ سے ساتھ نہ سونا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۴..... اس حالت میں عورت مرد کے ہر حصہ بدن کو ہاتھ لگا سکتی ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۵..... اگر ہمراہ سونے میں غلبۂ شہوت اور اپنے کو قابو میں نہ رکھنے کا احتمال ہو تو ساتھ نہ سوئے اور اگر گمان غالب ہو تو ساتھ سونا گناہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۶..... پورے دس دن پر ختم ہوا تو پاک ہوتے ہی اس سے جماع جائز ہے اگرچہ اب تک غسل نہ کیا ہو مگر مستحب یہ ہے کہ نہانے کے بعد جماع کرے۔

مسئلہ نمبر ۳۷..... دس دن سے کم پاک ہوئی تو تا وقتیکہ غسل نہ کرے یا وہ وقت نماز جس میں پاک ہوئی گذر نہ جائے جماع جائز نہیں۔ اور اگر وقت اتنا نہیں تھا کہ اس میں نہا کر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکے تو اس کے بعد کا وقت گذر جائے یا غسل کر لے تو جائز ہے ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۸..... عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گیا تو اگرچہ غسل کر لے جماع جائز ہے تاوقتیکہ عادت کے دن پورے نہ ہو لیں۔ جیسے کسی کی عادت چودن کی تھی اور اس مرتبہ پانچ ہی روز آیا تو اسے حکم ہے کہ نہا کر نماز شروع کر دے مگر جماع کے لئے ایک دن اور انتظار کرنا واجب ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۹..... حیض سے پاک ہوئی اور پانی پر قدرت نہیں کہ غسل کرے اور غسل کا تیمم کیا تو اس سے صحبت جائز نہیں، جب تک اس تیمم سے نماز نہ پڑھ لے۔ نماز پڑھنے کے بعد اگرچہ پانی پر قادر ہو مگر غسل نہ کیا صحبت جائز ہے۔

فائدہ۔ ان باتوں میں نفاس کے وہی احکام ہیں جو حیض کے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۴۰..... نفاس میں عورت کو زچہ خانے سے نکلنا جائز ہے، اس کو ساتھ لگانے یا اس کا جھوٹا کھانے میں حرج نہیں۔ ہندوستان میں جو عورتیں بچہ جنم جگہ ان کے رحم تک الگ کر دیتی ہیں، بلکہ ان رحموں کو مثل نجس کے جانتی ہیں۔ یہ ہندوؤں کی رسمیں ہیں، ایسی بے ہودہ رسموں سے احتیاط لازم۔ اکثر عورتوں میں یہ رواج ہے کہ جب تک چلہ پورا نہ ہو لے، اگرچہ نفاس ختم ہو گیا ہو نہ نماز پڑھیں، نہ اپنے کو قابل نماز کے جانیں۔ یہ محض جہالت ہے جس وقت نفاس ختم ہوا اسی وقت سے نہا کر نماز شروع کر دیں۔ اگر نہانے سے بیماری کا پورا اندیشہ ہو تو تیمم کر لیں۔

مسئلہ نمبر ۴۱..... بچا ابھی آدھے سے زیادہ پیدا نہیں ہوا اور نماز کا وقت جا رہا ہے اور یہ گمان ہے کہ آدھے سے زیادہ باہر ہونے سے پیشتر وقت ختم ہو جائے گا تو اس وقت کی نماز جس طرح ممکن ہو پڑھے اگر قیام و رکوع نہ ہو سکے، اشارے سے پڑھے وضو نہ کر سکے تیمم سے پڑھے اور اگر نہ پڑھی تو گنہگار ہوئی، توبہ کرے اور بعد طہارت قضا پڑھے۔

استحاضہ کا بیان

حدیث ۱..... صحیحین میں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہشام کی والدہ فاطمہ بن ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! مجھے استحاضہ آتا ہے اور پاک نہیں رہتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ فرمایا "نہیں، یہ تو رگ کا خون ہے، حیض نہیں ہے، تو جب حیض کے دن آئیں نماز چھوڑ دے اور جب جاتے رہیں خون دھو اور نماز پڑھ"۔

حدیث ۲..... ابوداؤد نسائی رحمہما اللہ کی روایت میں فاطمہ بن ابی حبیش رضی اللہ عنہا سے یوں ہے کہ ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب حیض کا خون ہو تو سیاہ ہوتا ہے گا۔ شناخت میں آئے گا، جب یہ نماز سے باز رہو اور جب دوسری قسم کا ہو تو وضو کر اور نماز پڑھ کہ وہ رگ کا خون ہے۔

حدیث ۳..... امام مالک ابوداؤد و بخاری رحمہم اللہ کی روایت میں ہے کہ ایک عورت کے خون بہتا رہتا تھا اس لیے ام المومنین ام سلمہ رضی

اللہ عنہا نے حضور ﷺ سے فتویٰ پوچھا ارشاد فرمایا کہ اس بیماری سے پیشتر مہینے میں جتنے دن راتیں حیض آنا گمان کی تھی شمار کرے، مہینے میں نہیں کی مقدار نماز چھوڑے اور جب وہ دن جاتے رہیں تو نہائے اور ہر نماز کے لئے وضو کرے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔

حدیث ۴..... ابوداؤد و ترمذی و احمد کی روایت ہے، ارشاد فرمایا! جن دنوں میں حیض آنا گمان میں نمازیں چھوڑ دے، پھر نہائے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔

استحاضہ کے احکام:

مسئلہ نمبر ۱..... استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ نہ ایسی عورت سے صحبت حرام۔

مسئلہ نمبر ۲..... استحاضہ اگر اس حد تک پہنچی کہ اس کو اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے تو نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی حالت میں گزر جانے پر اس کو معذور کہا جائے گا ایک وضو سے اس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے خون آنے سے اس کا وضو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۳..... اگر کپڑا وغیرہ رکھ کر اتنی دیر تک خون روک سکتی ہے کہ وضو کر کے فرض پڑھ لے تو معذور نہیں ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۴..... ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وضو کے ساتھ فرض ادا کر سکا وہ معذور ہوا، اس کا بھی یہی حکم ہے کہ ایک وقت میں وضو کر لے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وضو سے پڑھے اس بیماری سے اس کا وضو نہیں جاتا جیسے قطرے کا مرض یا دست آنا یا ہوا خارج ہونا یا دیکھی آنکھ سے پانی گرنا یا چھوٹے پیشاب کا سوراخ ہر وقت رطوبت بہنا یا کان، ناف، پستان سے پانی نکلنا کہ یہ سب بیماریاں وضو توڑنے والی ہیں۔ ان میں جب پورا ایک وقت ایسا گزر گیا کہ ہر چند کوشش کی مگر طہارت کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکا تو معذور ہو گیا۔

مسئلہ نمبر ۵..... جب معذور ثابت ہو گیا تو جب تک ہر وقت میں ایک ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے معذور رہی رہے گا۔ مثلاً عورت کو ایک وقت تو استحاضہ نے طہارت کی مہلت نہیں دی، اب اتنا موقع ملا کہ وضو کر کے نماز پڑھ لے مگر اب بھی ایک آدھ قطرہ ہر وقت خون آ جاتا ہے تو اب بھی معذور ہے۔ یونہی تمام بیماریوں میں اور جب پورا وقت گزر گیا اور خون نہیں آیا تو اب معذوری نہ رہی جب پھر بھی پہلی حالت پیدا ہو جائے تو پھر معذور ہے اس کے بعد پھر اگر پورا وقت خالی گیا تو عذر جاتا رہا۔

مسئلہ نمبر ۶..... نماز کا کچھ وقت ایسی حالت میں گزرا کہ عذر نہ تھا اور نماز نہ پڑھی اور اب پڑھنے کا ارادہ کیا تو استحاضہ یا بیماری سے وضو جاتا رہتا ہے۔ غرض یا باقی وقت یونہی گزر گیا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی تو اب اس کے بعد کا وقت بھی پورا اگر اسی استحاضہ یا بیماری میں گزر گیا تو وہ پہلی بھی ہو گئی اور اگر اس وقت اتنا موقع ملا کہ وضو کر کے فرض پڑھ لے تو پہلی نماز کا اعادہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۷..... خون بہنے میں وضو کیا اور وضو کے بعد خون بند ہو گیا اور اسی وضو سے نماز پڑھی اور اس کے بعد جو دوسرا وقت آیا وہ بھی پورا گزر گیا کہ خون نہ آیا تو پہلی نماز کا اعادہ کرے یونہی اگر نماز میں بند ہوا اور اس کے بعد دوسرے میں بالکل نہ آیا جب بھی اعادہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۸..... فرض نماز کا وقت جانے سے معذور کا وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے کسی نے عصر کے وقت وضو کیا تھا تو آفتاب کے ڈوبتے ہی وضو جاتا رہا اور اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد وضو کیا تو جب تک ظہر کا وقت ختم نہ ہو وضو نہ جائے گا اگرچہ ابھی تک کسی فرض نماز کا وقت نہیں گیا۔

مسئلہ نمبر ۹..... وضو کرتے وقت وہ چیز نہیں پائی گئی جس کے سبب معذور ہے اور وضو کے بعد بھی نہ پائی گئی یہاں تک کہ باقی پورا وقت نماز خالی گیا تو وقت[1] جانے سے وضو ٹوٹ گیا۔

---

[1] اس صورت میں وضو تو اس لیے ٹوٹ گیا کہ وضو کے بعد بھی پائی گئی مگر وقت کا خالی جانا اس لیے نہیں کہ ہر بار وضو کرکے فرض پڑھ لیتا تھا پائی گئی مگر صرف پہلی بار پائی گئی بعد کی صورت میں وضو ٹوٹنا صرف اس وجہ سے تھا لیکن جب کہ اس کے بعد انقطاع کا علم ہو گیا اور وضو نہ ٹوٹا وضو کے بعد نماز شروع کرنے سے پہلے یا بعد دخول نماز یا اثنائے نماز وقت جانے کے بعد اگر صورت مانعہ ظاہر ہو گئی یعنی ظاہر ہو گیا کہ وضو کے بعد انقطاع ہو گیا تھا تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر وقت جانے کے بعد ظاہر ہوا تو نماز کا اعادہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۱۰..... اور اگر اس وقت میں وضو سے وضو شروع ہو چکی تھی اور وضو کے بعد بھی وقت میں پانی گرا یا وضو کے اندر پانی گئی اور وضو کے بعد اس وقت میں پانی گئی مگر بعد والے میں پانی گئی تو وقت ختم ہونے پر وضو جاتا رہے گا اگرچہ وہ حدث نہ پایا جائے۔

مسئلہ نمبر ۱۱..... معذور کا وضو اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب معذور ہے ہاں اگر کوئی دوسری چیز وضو توڑنے والی پائی گئی تو وضو جاتا رہا مثلاً جس کو قطرے کا مرض ہے ہوا نکلنے سے اس کا وضو جاتا رہے گا اور جس کو ہوا نکلنے کا مرض ہے قطرے سے وضو جاتا رہے گا۔

مسئلہ نمبر ۱۲..... معذور نے کسی حدث کے بعد وضو کیا اور وضو کرتے وقت وہ چیز نہیں ہے جس کے سبب معذور ہے پھر وضو کے بعد وہ چیز پائی گئی تو وضو جاتا رہا جیسے استحاضہ والی نے پانا نہ چیتاب کے بعد وضو کیا اور وضو کرتے وقت خون بند تھا بعد وضو کے آیا تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر وضو کرتے وقت وہ معذور والی چیز بھی پائی جاتی تھی تو اب وضو کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۳..... معذور کے ایک پٹھے سے خون آ رہا تھا وضو کے بعد دوسرے پٹھے سے آیا وضو جاتا رہا ایک زخم بہہ رہا تھا اب دوسرا یہاں تک کہ پنڈلی کے ایک زانو سے پانی آ رہا تھا اب دوسرے زانو سے آیا وضو ٹوٹ گیا۔

مسئلہ نمبر ۱۴..... اگر کسی ترکیب سے معذور جاتا رہے یا اس میں کمی ہو جائے تو اس ترکیب کا کرنا فرض ہے مثلاً کھڑے ہو کر پڑھنے سے خون بہتا ہے اور بیٹھ کر پڑھنے سے نہیں بہتا تو بیٹھ کر پڑھنا فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۵..... معذور کو یہ امر رہے جس کے سبب کپڑے نجس ہو جاتے ہیں تو اگر ایک درہم سے زیادہ نجس ہو گیا اور جانتا ہے کہ اتنا کا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گا تو دھو کر نماز پڑھنا فرض ہے اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی نجس ہو جائے گا تو دھونا ضروری نہیں اسی سے پڑھ لے اگر چہ مصلی بھی آلودہ ہو جائے کچھ حرج نہیں اور اگر درہم کے برابر ہے تو بہ سہولت میں دھونا واجب اور درہم سے کم ہے تو سنت اور دوسری صورت میں مستحب دھونے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۶..... استحاضہ والی اگر غسل کر کے ظہر کی نماز آخر وقت میں اور عصر کی وضو کر کے اول وقت میں اور مغرب کی غسل کر کے آخر وقت میں اور عشاء کی وضو کر کے اول وقت میں پڑھا اور فجر کی بھی غسل کر کے پڑھے تو بہتر ہے اور عجب نہیں کہ یہ ادب جو حدیث میں ارشاد ہوا ہے اس کی رعایت کی برکت سے اس کے مرض کو بھی فائدہ پہنچے۔

مسئلہ نمبر ۱۷..... کسی زخم سے ایسی رطوبت نکلے کہ بچ نہیں تو اس کی وجہ سے وضو نہ ٹوٹے نہ معذور ہو، نہ وہ رطوبت ناپاک۔

نجاستوں کا بیان

حدیث ۱..... صحیح بخاری و مسلم میں اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہم میں جب کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو کیا کرے؟ فرمایا! جب تم میں کسی کا کپڑا حیض کے خون سے آلودہ ہو جائے، تو اسے کھرچے، پھر پانی سے دھوئے، تب اس میں نماز پڑھے۔

حدیث ۲..... صحیحین میں ہے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کو میں دھوتی پھر حضور ﷺ نماز کو تشریف لے جاتے اور دھونے کا نشان اس میں رہتا۔

حدیث ۳..... صحیح مسلم میں ہے فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کو کھرچ ڈالتی پھر حضور ﷺ اس میں نماز پڑھتے۔

حدیث ۴..... صحیح مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں پڑا جب پکایا جائے پاک ہو جائے گا۔

حدیث ۵..... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ام المومنین حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ مرد ارکی

کھائیں جب پائی جائیں تو انہیں کام میں لایا جائے۔

حدیث ۶.....امام احمد وابوداؤد بسند صحیح رضی اللہ عنہ نے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھال سے منع فرمایا۔

حدیث ۷.....دوسری روایت میں ان کے پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

نجاستوں کے متعلق احکام

نجاست دو قسم ہے ایک وہ جس کا حکم سخت ہے اس کو "غلیظ" کہتے ہیں دوسری وہ جس کا حکم ہلکا ہے اس کو خفیفہ کہتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۱.....نجاست غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے بے پاک کئے نماز پڑھ لی تو ہوئی ہی نہیں۔ اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر بہ نیت استخفاف جیتے کفر ہوا اور اگر درہم کے برابر جیتے پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کئے نماز پڑھی تو مکروہ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا اعادہ واجب ہے اور قصداً پڑھی تو گنہگار بھی ہوا اور اگر درہم سے کم جیتے پاک کرنا سنت ہے کہ بے پاک کئے نماز ہو گئی مگر خلاف سنت ہوئی اور اس کا اعادہ بہتر ہے

مسئلہ نمبر ۲.....اگر نجاست گاڑھی ہے جیسے پاخانہ، لید، گوبر تو درہم کے برابر یا کم یا زیادہ کے معنی یہ ہے کہ وزن میں اس کے برابر یا کم یا زیادہ ہو اور درہم کا وزن شریعت میں اس جگہ ساڑھے چار ماشے اور زکوٰۃ میں تین ۱/۱۰ رتی ہے اور پتلی ہو جیسی آدمی کا پیشاب اور شراب تو درہم سے مراد اس کی لمبائی چوڑائی ہے اور شریعت نے اس کی مقدار ہتھیلی کی گہرائی کے برابر بتائی یعنی ہتھیلی خوب پھیلا کر جو اور رکھیں اور اس پر آبستہ سے اتنا پانی ڈالیں کہ اس سے زیادہ پانی نہ رک سکے اب پانی کا جتنا پھیلاؤ ہے اتنا درہم سمجھا جائے اور اس کی مقدار تقریباً یہاں کے روپے کے برابر ہے۔

مسئلہ نمبر ۳.....نجس تیل کپڑے پر گرا اور اس وقت درہم کے برابر نہ تھا پھر پھیل کر درہم کے برابر ہو گیا تو اس میں علما کو بہت اختلاف ہے اور راجح یہ ہے کہ اب پاک کرنا واجب ہو گیا۔

مسئلہ نمبر ۴.....نجاست خفیفہ کا یہ حکم ہے کہ کپڑے کے جس عضو میں لگی ہے اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے۔ (مثلاً دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم آستین میں اس کی چوتھائی سے کم۔ یونہی ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے) تو معاف ہے کہ اس سے نماز ہو جائے گی اور اگر پوری چوتھائی میں ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ نمبر ۵.....نجاست خفیفہ اور غلیظہ کے جو لگ، لگ حکم بتائے گئے یہ اسی وقت میں کہ بدن یا کپڑے میں لگے اور اگر کسی پتلی چیز جیسے پانی یا سرکہ میں گرتے تو یہ غلیظہ ہو یا خفیفہ کل ناپاک ہو جائے گی اگر چہ ایک قطرہ گرے جب تک وہ پتلی چیز حد کثرت پر یعنی دو درہ نہ ہو،

مسئلہ نمبر ۶.....انسان کے بدن سے جو لیسی چیز نکلے کہ اس سے غسل واجب ہو نجاست غلیظہ ہے جیسے پاخانہ، پیشاب، پیپ، خون، ریم، مجرمہ، قے، منی، خون، استحاضہ کا خون، نفاس کا خون، مذی، ودی۔

مسئلہ نمبر ۷.....شہید فی[1] کا خون جب تک اس کے بدن سے جدا نہ ہو پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۸.....کھٹی آنکھ سے جو پانی نکلے نجاست غلیظہ ہے یونہی ماندہ پستان سے درد کے ساتھ جو پانی نکلے نجاست غلیظہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۹.....ملی رطوبت ناک یا منہ سے نکلے نجس نہیں اگر چہ پیپ سے چڑھا گر چہ بیماری کے سبب ہو۔

مسئلہ نمبر ۱۰.....دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا پیشاب نجاست غلیظہ ہے یہ جو کثر عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچوں کا پیشاب

---

[1] یعنی جو بے غسل نہیں دیا جاتا اس کا بیان کتاب الجنائز باب الشہید میں آئے گا۔ مدینہ

پاک ہے محض غلط ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۱..... شیر خوار بچے نے دودھ ڈال دیا اگر منہ بھر ہے نجاست غلیظہ ہے

مسئلہ نمبر ۱۲..... خشکی کے ہر جانور کا بہتا خون مردار کا گوشت اور چربی (یعنی وہ چانور جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے اگر چہ ذبح شرعی کی مرجائے مُردار ہے اگر چہ ذبح کیا گیا ہو یعنی وہ بھی ناپاک ہے اگر چہ اس نے حلال جانور کھلا کری وغیرہ کو ذبح کیا ہو، اس کا گوشت پوست سب ناپاک ہوگیا اور اگر حرام جانور ذبح شرعی سے ذبح کرلیا گیا تو اس کا گوشت پاک ہوگیا، مگر پکھا حرام ہے سوائے اس کے کہ بچہ اس میں ہے کسی طرح (کچھ بھی ہو سکتا) حرام چوپائے جیسے گائے، بھینس، بیل، بچہ یا نر صاحبِ نابھی (ناف) مادہ کا پاخانہ پیشاب اور گھوڑے کی لید اور ہر حلال چوپائے کا پاخانہ جیسے گائے، بھینس کا گوبر، بکری، اونٹ کی مینگنی اور جو پرندہ کہ اونچا اڑے اس کی بیٹ جیسے مرغی اور بچ، چھوٹی ہو خواہ بڑی اور ہر قسم کی شراب اور نشہ لانے والی تاڑی اور سینہ بھی اور سانپ کا پاخانہ پیشاب اور اس شرع جنگلی سانپ اور سینڈک کا گوشت جن میں بہتا خون ہوتا ہے اگر چہ ذبح کیے گئے ہوں۔ یونہی ان کی کھال اگر چہ پکائی گئی ہو اور سؤر کا گوشت اور ہڈی اور بال اگر چہ ذبح کیا گیا ہو، یہ سب نجاست غلیظہ ہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۳..... چھپکلی یا گرگٹ کا خون نجاست غلیظہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۴..... گوبر کا شیرہ کپڑے پر پڑا تو اگر چوتھی دن گزر جائیں کپڑا پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۵..... ہاتھی کی سونڈ ھڈی رطوبت اور شیر، کتے، چیتے اور دوسرے درندے چوپایوں کا لعاب نجاست غلیظہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۶..... جن جانوروں کا گوشت حلال ہے (جیسے گائے، بھینس، بکری، ہرن، گھوڑا، خچر، گدھا) اور جس جانور کا گوشت حرام ہے خواہ شکاری ہو یا نہیں (کوا، چیل، شکرا، زنبوری) اس کی بیٹ نجاست خفیفہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۷..... پرندوں کی بیٹ اور پیشاب دونوں پاک ہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۸..... جو پرند حلال ہونے اڑتے ہیں، جیسے کبوتر، بیٹا مرغابی، کاز ان کی بیٹ پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۹..... ہر چوپائے کی جگالی کا وہی حکم ہے جو اس کے پاخانہ کا۔

مسئلہ نمبر ۲۰..... ہر جانور کے پتے کا وہی حکم ہے جو اس کے پیشاب کا حرام جانوروں کا پتا نجاست غلیظہ ہے اور حلال کا نجاست خفیفہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۱..... نجاست غلیظہ خفیفہ میں مل جائے جو کل غلیظہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۲..... مچھلی اور پانی کے ہر کیڑے جانوروں اور کھٹمل اور مچھر کا خون اور خچر اور گدھے کا لعاب اور پسینہ پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۳..... پیشاب کی نہایت باریک چھینٹیں سوئی کی نوک برابر کی جگہ میں کپڑے پر پڑ جائیں تو کپڑا "ورجن" کپڑا ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۴..... جس کپڑے پر پیشاب کی ایسی ہی باریک چھینٹیں پڑ گئیں، اگر وہ کپڑا پانی میں پڑا گیا تو پانی بھی ناپاک نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۲۵..... جو خون زخم سے بہا ہوا پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۶..... گوشت کی بوٹی میں جو خون باقی رہ گیا پاک ہے اور اگر یہ چیزیں بہتے خون میں سن جائیں تو ناپاک ہیں، بغیر دھوئے پاک نہ ہوں گی۔

مسئلہ نمبر ۲۷..... جو بچہ مردہ پیدا ہوا، اس کو گود میں لے کر نماز پڑھی، اگر چہ اس کو غسل دے لیا ہو، نماز نہ ہوئی اور اگر زندہ پیدا ہو کر مر گیا اور بے نہلائے گود میں لے کر نماز پڑھی، جب بھی نہ ہوئی۔ ہاں اگر اس کو غسل دے کر گود میں لے لیا تھا تو ہو جائے گی، بلکہ خلاف مستحب ہے۔ یہ احکام اس وقت ہیں کہ مسلمان کا بچہ ہو یا کافر کا مرد بچہ۔ بہتے کسی حال میں نماز نہ ہوئی غسل دیا ہو یا نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۸..... اگر نماز پڑھی اور جیب وغیرہ میں شیشی ہے اور اس میں پیشاب یا خون یا شراب ہے تو نماز نہ ہوئی اور جیب میں انڈا ہو اور اس کی زردی خون ہو چکی ہے تو نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۲۹..... روئی کا پھوا "وہ پھوا" کیا ہو اور اس کے اندر بچہ یا سوکھا ہوا ملا تو اگر اس میں سو رائی بھر خون ہے تو تین دن تین راتوں کی نمازوں کا اعادہ کرے لیا اور سو رائی نہ ہو تو جتنی نمازیں اس سے پڑھی ہیں، سب کا اعادہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۳۰..... کسی کپڑے یا بدن پر چند جگہ نجاست غلیظہ لگی اور کسی جگہ درہم کے برابر نہیں، مگر مجموعہ درہم کے برابر ہے تو درہم کے برابر بھی جائے گی اور زائد ہے تو زائد نجاست خفیفہ میں بھی مجموعہ ہی پر حکم دیا گیا۔

مسئلہ نمبر ۳۱..... حرام یا نوروں کا دودھ نجس ہے، البتہ گھوڑی کا دودھ پاک ہے مگر کھانا جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۲..... چوہے کی مینگنی گیہوں میں مل کر پس گئی یا تیل میں پڑ گئی تو آٹا اور تیل پاک ہے۔ ہاں اگر مزے میں فرق آ جائے تو نجس ہے اور اگر روٹی کے اندر ملی تو اس کے آس پاس سے تھوڑی سی آٹا گوندی جاتی میں کچھ حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۳..... ریشم کے کیڑے کی بیٹ اور اس کا پانی پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۴..... ناپاک کپڑے میں پاک کپڑا یا ناپاک کپڑے میں پاک کپڑا لپیٹا اور اس ناپاک کپڑے سے یہ پاک کپڑا نم ہو گیا تو ناپاک نہ ہوگا۔ بشرطیکہ نجاست کا رنگ یا بو اس پاک کپڑے میں ظاہر نہ ہو اور نہ نم ہو جانے سے بھی ناپاک ہو جائے گا۔ ہاں اگر نچوڑ جائے تو ناپاک ہو جائے گا اور یہی صورت میں ہے کہ وہ ناپاک کپڑا اپنی سے تر ہو اور اگر پیشاب یا شراب کی تری اس میں ہے تو وہ پاک کپڑا نم ہو جانے سے بھی نجس ہو جائے گا اور اگر ناپاک کپڑا سوکھا تھا اور پاک تر تھا اور اس پاک کی تری سے وہ ناپاک تر ہو گیا اور اس ناپاک کو اتنی تری پہنچی کہ اس سے چھوٹ کر اس پاک کو لگی تو یہ ناپاک ہو گیا اور نہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۵..... بھیگے ہوئے پاؤں نجس زمین یا بچھونے پر رکے تو ناپاک نہ ہوں گے۔ اگرچہ پاؤں کی تری کا اس پر واضح محسوس ہو۔ ہاں اگر اس زمین یا بچھونے کو اتنی تری پہنچی کہ اس کی تری پاؤں کو لگی تو پاؤں نجس ہو جائیں گے۔

مسئلہ نمبر ۳۶..... بھیگی ہوئی ناپاک زمین یا نجس بچھونے پر سوکھے ہوئے پاؤں رکھے اور پاؤں میں تری آ لگی تو نجس ہو گئے اور سیل بھی نہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۷..... جس جگہ کو گوبر سے لیپا اور وہ سوکھ گئی۔ بریگا کپڑا "اس پر رکھنے سے نجس نہ ہوگا۔ جب تک کپڑا کی تری اسے اتنی نہ پہنچے کہ اس سے چھوٹ کر کپڑے کو لگے۔

مسئلہ نمبر ۳۸..... نجس کپڑا "اس پر رکھنے سے نجس نہ ہوگا جب تک کپڑا کی تری اسے اتنی نہ پہنچے کہ اس سے چھوٹ کر کپڑے کو لگے۔

مسئلہ نمبر ۳۹..... نجس کپڑا پہن کر یا نجس بچھونے پر سویا اور پسینہ آیا اگر پسینہ سے وہ ناپاک جگہ بھیگ گئی پھر اس سے بدن تر ہو گیا تو ناپاک ہو گیا ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴۰..... ناپاک تیل پر ہو اور گزر ہوا اور بدن یا کپڑے کو لگی تو ناپاک نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۴۱..... میانی تر تھی اور ہوا نکلی تو کپڑا نجس نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۴۲..... ناپاک تیل کا دھواں کپڑے یا بدن کو لگے تو ناپاک نہیں۔ یونہی ناپاک تیل کے جلانے سے جو بخارات اٹھیں ان سے بھی نجس نہ ہوگا اگر چراغ سے پرا کپڑا بھیگ جائے۔ ہاں اگر نجاست کا اثر اس میں ظاہر ہو تو نجس ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۴۳..... پاخانے کا دھواں روئی میں لگا تو روئی ناپاک ہوئی۔

مسئلہ نمبر ۴۴..... کوئی نجس چیز پانی میں پھینکی اور اس پھینکنے کی وجہ سے پانی کی چھینٹیں کپڑے پر پڑیں، کپڑا نجس نہ ہوگا۔ ہاں اگر معلوم ہو کہ یہ چھینٹیں اس نجس شے کی ہیں تو اس صورت میں نجس ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۴۵..... پاخانہ پر سے مکھیاں اڑ کر کپڑے پر بیٹھیں کپڑا نجس نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۴۶..... رستہ کی کیچڑ پاک ہے جب تک اس کا نجس ہونا معلوم نہ ہو تو اگر پاؤں یا کپڑے میں لگی اور بے دھوئے نماز پڑھ لی ہو گئی مگر دھو لینا بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۷..... سڑک پر پانی چھڑکا ہوا ہے نجاست زمین سے چھینٹیں اڑ کر کپڑے پر پڑیں کپڑا نجس نہ ہوا مگر دھو لینا بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۸..... آدمی کی کھال اگر چہ ماخن بھر تھوڑے پانی (یعنی دہ در دہ سے کم) میں پڑ جائے وہ پانی ناپاک ہو گیا اور خود ماخن گر جائے تو ناپاک نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴۹..... بعد پاخانہ پیشاب کے ڈھیلوں سے استنجا کر لیا پھر اس جگہ سے پسینہ نکل کر کپڑے یا بدن میں لگا تو بدن اور کپڑے ناپاک نہ ہوں گے۔

مسئلہ نمبر ۵۰..... پاک مٹی میں ناپاک پانی ملا یا تو نجس ہو گئی۔

مسئلہ نمبر ۵۱..... مٹی میں ناپاک بھس ملایا اگر تھوڑا ہو تو مٹی پاک ہے اور جو زیادہ ہو تو جب تک سُنگ نہ ہو ناپاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۲..... کتا بدن یا کپڑے سے چھو جائے اگر چہ اس کا جسم تر ہو بدن اور کپڑا پاک ہے۔ ہاں اگر اس کے بدن پر نجاست لگی ہو تو اور بات ہے یا اس کا لعاب لگے تو ناپاک کر دے گا۔

مسئلہ نمبر ۵۳..... کتے وغیرہ کسی پالے جانور نے جس کا لعاب ناپاک ہے برتن میں منہ ڈالا تو اگر گندھا ہوا تھا تو جہاں اس کا منہ پڑا اس کو بلیدہ کر دو۔ باقی پاک ہے اور سوکھا تھا تو جتنا تر ہو گیا وہ پھینک دو۔

مسئلہ نمبر ۵۴..... آب مستعمل پاک ہے نہ ناپاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۵..... سوائے سؤر کے تمام جانوروں کی وہ ہڈی جس پر مردار کی چکنائی نہ لگی ہو اور بال اور اُون پاک ہیں۔

مسئلہ نمبر ۵۶..... عورت کے پیشاب کے مقام سے جو رطوبت نکلے پاک ہے۔ کپڑے یا بدن میں لگے تو دھونا کچھ ضروری نہیں، ہاں دھو لینا بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۷..... جو گوشت سڑ گیا اور بو دے تو پاک ہے اس کا کھانا حرام ہے اگر چہ نجس نہیں۔

نجس چیزوں کے پاک کرنے کا طریقہ

جو چیزیں ایسی ہیں کہ وہ دو نجس ہیں (جو کھانے کی اور نجاست کہتے ہیں) جیسے شراب یا ایسی چیزیں جب تک پانی، سرکہ وغیرہ میں مل کر چھو کر کچھ اور نہ ہو جائیں پاک نہیں ہو سکتیں۔ شراب جب تک شراب ہے نجس ہی رہے گی اور سرکہ ہو جائے تو اب پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۱..... جس برتن میں شراب تھی اور سرکہ ہو گئی، وہ برتن بھی اندر سے اتنا پاک ہو گیا۔ جہاں تک اس وقت سرکہ ہے۔ اگر اوپر شراب کی چھینٹیں پڑی تھیں وہ شراب کے سرکہ ہونے سے پاک نہ ہوئی۔ یونہی اگر شراب مثلاً منہ تک بھری تھی پھر کچھ گُڑ کی برتن تھوڑا خالی ہو گیا، اس کے بعد سرکہ ہوئی تو یہ اوپر کا حصہ جو پہلے ناپاک ہو چکا تھا ناپاک نہ ہوگا۔ اگر سرکہ اس سے انڈیلا جائے گا تو وہ سرکہ بھی ناپاک ہو جائیگا۔ ہاں اگر پلی وغیرہ سے نکال لیا جائے تو پاک ہے اور پیاز لہسن شراب میں پڑ گئے تھے، سرکہ ہونے کے بعد پاک ہو گئے۔

مسئلہ نمبر ۲.....شراب میں چوہا گر کر پھول پھٹ گیا تو سرکہ ہونے کے بعد بھی پاک نہ ہوگا اور اگر پھولا، پھٹا نہیں تھا اور سرکہ ہونے سے پہلے نکال کر پھینک دیا اس کی بعد سرکہ ہوئی تو پاک ہے اور اگر سرکہ ہونے کے بعد نکال کر پھینکا تو سرکہ بھی ناپاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۳.....شراب میں پیشاب کا قطرہ گر گیا یا کتے نے منہ ڈال دیا یا پاک سرکہ ملا دیا تو سرکہ ہونے کے بعد بھی حرام و نجس ہے۔

مسئلہ نمبر ۴.....شراب کو تریہ یا مٹکا یا ٹھلیا رکھنا حرام ہے اگر چہ سرکہ کرنے کی نیت سے ہو۔

مسئلہ نمبر ۵.....نجس جانور جھٹکا کی کان میں گر کر جھٹکا ہو گیا تو وہ جھٹکا پاک و حلال ہے۔

مسئلہ نمبر ۶.....ناپاک کی راکھ پاک ہے اور اگر راکھ ہونے سے قبل بجھ گیا تو ناپاک۔

مسئلہ نمبر ۷.....جو چیزیں بذاتِ خود نجس نہیں بلکہ کسی نجاست کے لگنے سے ناپاک ہوئیں، ان کے پاک کرنے کے مختلف طریقے ہیں۔ پانی اور ہر رقیق پتلے والی چیز (جس سے نجاست دور ہو جائے) سے دھو کر نجس چیز کو پاک کر سکتے ہیں۔ مثلاً سرکہ اور گلاب کو ان سے نجاست کو دور کر سکتے ہیں تو بدن یا کپڑا ان سے دھو کر پاک کر سکتے ہیں۔

فائدہ: بضرورت گلاب اور سرکہ وغیرہ سے پاک کرنا جائز ہے کہ فضول خرچی ہے۔

مسئلہ نمبر ۸.....مستعمل پانی اور چائے سے دھوئیں پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۹.....تھوک سے اگر نجاست دور ہو جائے، پاک ہو جائے گا، جیسے بچے نے دودھ پی کر پستان پر تے کی پھر کئی بار دودھ پیا، یہاں تک کہ اس کا اثر جاتا رہا پاک ہو گئی اور شرابی کے منہ کا مسئلہ اوپر گزرا ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۰.....دودھ اور شوربا اور تیل سے دھونے سے پاک نہ ہوگا کہ ان سے نجاست دور نہیں ہوتی۔

مسئلہ نمبر ۱۱.....نجاست اگر دلدار ہو (جیسے پاخانہ گوبر خون وغیرہ) تو دھونے میں کتنی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے۔ اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہوتو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا۔ ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دور ہو جائے، تو تین بار پورا کر لینا مستحب ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۲.....اگر نجاست دور ہو گئی مگر اس کا کچھ اثر رنگ یا بو باقی ہے تو اسے بھی زائل کرنا لازم ہے۔ ہاں اگر اس کا اثر بہ مشقت جائے تو اثر دور کرنے کی ضرورت نہیں۔ تین مرتبہ دھو لیا پاک ہو گیا۔ صابن یا کھٹائی یا گرم پانی سے دھونے کی حاجت نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۳.....کپڑے یا ہاتھ میں نجس رنگ لگایا پاک مہندی لگائی تو تین مرتبہ دھوئیں کو صاف پانی گرنے لگے، پاک ہو جائے گا، اگر چہ کپڑے یا ہاتھ پر رنگ باقی ہو۔

مسئلہ نمبر ۱۴.....زعفران یا رنگ کپڑا رنگنے کیلئے گھولا تھا اس میں کسی بچے نے پیشاب کر دیا اور کوئی نجاست پڑی، اس سے اگر کپڑا رنگ لیا تو تین بار دھو لیں، پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۱۵.....گوبر کا سوئی جھونکر اس جگہ سرمہ بھر دیتی ہیں، تو اگر خون اتنا نکلا کہ بہنے کے قابل ہو تو ظاہر ہے کہ وہ خون ناپاک ہے اور سرمہ کہ اس پر لگایا وہ بھی ناپاک ہو گیا۔ پھر اس جگہ کو دھو لیں پاک ہو جائے گی، اگر چہ ناپاک سرمہ کا رنگ بھی باقی رہے۔ یونہی زخم میں رائی بھر دی، پھر دھو لیا پاک ہو گیا، اگر چہ رنگ باقی ہو۔

مسئلہ نمبر ۱۶.....کپڑے یا بدن میں ناپاک تیل لگا تھا، تین مرتبہ دھو لینے سے پاک ہو جائے گا، اگر چہ تیل کی چکنائی موجود ہو۔ اس تکلیف کی ضرورت نہیں کہ صابن یا گرم پانی سے دھوئے، لیکن اگر مردار کی چربی لگی تھی تو جب تک اس کی چکنائی نہ جائے پاک نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۱۷.....اگر نجاست رقیق ہو تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ بقوت نچوڑنے سے پاک ہوگا اور قوت کے ساتھ نچوڑنے

کے یہ معنی ہیں کہ وہ شخص اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے، اگر کپڑے کا خیال کر کے اچھی طرح نہیں نچوڑا تو پاک نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۱۸..... اگر دھونے والے نے اچھی طرح نچوڑ لیا مگر ابھی ایسا ہے کہ اگر کوئی دوسرا شخص جو طاقت میں اس سے زیادہ نچوڑ سکتا ہو ایک بوند ٹپک سکتی ہے تو اس کے حق میں پاک اور اس دوسرے کے حق میں ناپاک ہے، اس دوسرے کی طاقت کا اعتبار نہیں۔ ہاں اگر یہ دھونا وہ اسی قدر نچوڑنا تو پاک نہ ہوتا۔

مسئلہ نمبر ۱۹..... پہلی اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کر لینا بہتر ہے اور تیسری بار نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہو گیا اور ہاتھ بھی اور جو کپڑے میں اتنی تری رہ گئی ہو کہ نچوڑنے سے ایک آدھ بوند ٹپکے گی تو کپڑا اور ہاتھ دونوں ناپاک ہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۰..... پہلی یا دوسری بار ہاتھ پاک نہیں کیا اور اس کی تری سے کپڑے کے پاک حصہ بھیگ گیا۔ تو یہ بھی ناپاک ہو گیا۔ پھر اگر پہلی بار کے نچوڑنے کے بعد بھیگا ہے تو اسے دو مرتبہ دھونا چاہئے اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ کی تری سے بھیگا ہے تو ایک مرتبہ دھویا جائے۔ یونہی اگر اس کپڑے سے جو ایک مرتبہ دھو کر نچوڑ لیا گیا ہے کوئی کپڑا بھیگ جائے تو یہ دوبارہ دھویا جائے اور اگر دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد اس سے وہ کپڑا بھیگا تو ایک بار دھونے سے پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۲۱..... کپڑے کو تین مرتبہ دھو کر ہر مرتبہ خوب نچوڑ لیا ہے کہ اب نچوڑنے سے نہ ٹپکے گا، پھر اس کو لکا یا اور اس سے پانی ٹپکا تو یہ پانی پاک ہے اور اگر خوب نہیں نچوڑا تھا تو یہ پانی ناپاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۲..... دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا ایک ہی حکم ہے کہ ان کا پیشاب کپڑے یا بدن میں لگا ہے تو تین بار دھونا اور نچوڑنا پڑے گا۔

مسئلہ نمبر ۲۳..... جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں ہے (جیسے پیتل، چینی، لکڑی، پتھر وغیرہ) اس کو دھو کر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے یونہی دو مرتبہ اور دھوئیں تیسری مرتبہ جب پانی ٹپکنا بند ہو گیا وہ چیز پاک ہو گئی اسے ہر مرتبہ سکھانا ضروری نہیں یونہی جو کپڑا "اپنی نازکی کے سبب نچوڑنے کے قابل نہیں اسے بھی یونہی پاک کیا جائے۔

مسئلہ نمبر ۲۴..... اگر ایسی چیز ہو کہ اس میں نجاست جذب نہ ہوئی جیسے چینی کے برتن یا مٹی کا پیالہ، استعمالی چکنا برتن یا لوہے، تانبے پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں تو اسے فقط تین بار دھو لینا کافی ہے۔ اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اسے اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے۔

مسئلہ نمبر ۲۵..... ناپاک برتن کو مٹی سے مانجھ لینا بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۶..... پکایا ہوا چونا ناپاک ہو گیا تو اگر اسے نچوڑ سکتے ہیں تو نچوڑیں ورنہ تین مرتبہ دھوئیں اور ہر مرتبہ اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے۔

مسئلہ نمبر ۲۷..... دری یا مٹ یا کوئی ناپاک کپڑا جتنے پانی میں رات بھر پڑا رہنے دیں پاک ہو جائے گا اور اصل یہ کہ جتنی دیر میں یہ ظن غالب ہو جائے کہ پانی نجاست کو بہا لے گیا پاک ہو گیا کہ بہتے پانی سے پاک کرنے میں نچوڑنا شرط نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۸..... کپڑے کا کوئی حصہ ناپاک ہو گیا اور یہ یاد نہیں کہ وہ کونسی جگہ ہے تو بہتر یہی ہے کہ پوری دھو ڈالیں۔ (یعنی جب بالکل نہ معلوم ہو کہ کس حصہ میں ناپاکی لگی ہے اور معلوم ہے کہ مثلاً آستین یا اگلا دامن ہو گئی تھی مگر یہ معلوم نہیں کہ آستین یا اگلا کونسا حصہ ہے تو آستین یا اگلا کا وہ حصہ جس پر سے کپڑے کا دھونا) اور اگر اندازے سے سوچ کر اس کا کوئی حصہ دھو لے جب بھی پاک ہو جائے گا اور جو بلا سوچے ہوئے کوئی حصہ دھویا جب بھی پاک

ہے مگر اس صورت میں اگر چند نمازیں پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ نجس حصہ نہیں دھویا گیا تو پھر دھوے اور نمازوں کا اعادہ کرے اور جو سوچ کر دھویا تھا اور بعد کو غلطی معلوم ہوئی تو اب دھونے اور نمازوں کے اعادہ کی حاجت نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۹..... پنڈوری نہیں کہ ایک دم تینوں بار دھوئیں بلکہ اگر مختلف وقتوں بلکہ مختلف دنوں میں یہ قعدہ پوری کی جب بھی پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۳۰..... لوہے کی چیز جیسے چھری، چاقو، تلوار وغیرہ جس میں نہ زنگ ہو نہ خمش و نگار نجس ہو جائے تو اچھی طرح پونچھ ڈالنے سے پاک ہو جائیگی اور اس صورت میں نجاست کے دلدار یا چکنی ہونے میں کچھ فرق نہیں یونہی چاندی، سونے، پیتل، گلٹ اور ہر قسم کی دھات کی چیزیں پونچھنے سے پاک ہو جاتی ہیں۔ بشرطیکہ نقشی نہ ہوں اگر نقشی ہوں یا لوہے میں زنگ ہو تو دھونا ضروری ہے پونچھنے سے پاک نہ ہوں گی۔

مسئلہ نمبر ۳۱..... آئینہ اور شیشے کی تمام چیزیں اور چینی کے برتن یا مٹی کے روغنی برتن یا پالش کی ہوئی لکڑی غرض وہ تمام چیزیں جن میں مسام نہ ہوں کپڑے سے اس قدر پونچھی جائیں کہ اثر بالکل جاتا رہے پاک ہو جاتی ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۲..... مٹی کپڑے میں لگ کر سنگ ہو گئی، تو نقل کر جلانے اور صاف کرنے سے کپڑا پاک ہو جائے گا، اگرچہ بعد جلنے کے کچھ اس پتھر کپڑے میں باقی رہ جائے۔

مسئلہ نمبر ۳۳..... اس مسئلہ میں عورت و مرد اور انسان و حیوان و تندرست و مریض سب کی حتی کا ایک حکم ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۴..... بدن میں گرمی لگ جائے تو بھی اسی طرح پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۳۵..... پیشاب کر کے طہارت نہ کی پانی نہ ڈھیلے سے اور مٹی اس جگہ پر گزری جہاں پیشاب لگا ہوا تھا تو یہ جتنے سے پاک نہ ہوئی بلکہ دھونا ضروری ہے اور اگر طہارت کر چکا تھا یعنی جست کر کے نکلی کہ اس موضع نجاست پر نہ گزری تو جتنے سے پاک ہو جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۳۶..... جس کپڑے کو قبل کر پاک کر لیا اگر وہ پانی سے بھیگ جائے تو ناپاک نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۳۷..... اگر مٹی کپڑے میں لگی ہے اور اب تک تر ہے تو دھونے سے پاک ہوگا ملنا کافی نہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۸..... موزے یا جوتے میں دلدار نجاست لگی جیسے پاخانہ گوبر، مٹی تو اگر چہ وہ نجاست تر ہو کھرچنے اور رگڑنے سے پاک ہو جائیں گے۔

مسئلہ نمبر ۳۹..... اور اگر محل پیشاب سے کوئی چکنی نجاست لگی ہو اور اس پر مٹی یا راکھ وغیرہ ڈال کر رگڑ ڈالیں جب بھی پاک ہو جائیں گے اور اگر ایسا نہ کیا یہاں تک کہ وہ نجاست سوکھ گئی تو اب بے دھوئے پاک نہ ہوں گے۔

مسئلہ نمبر ۴۰..... ناپاک زمین اگر سنگ ہو جائے اور نجاست کا اثر عینی رنگ بو جاتا رہے پاک ہو گئی۔ خواہ وہ ہوا سے سوکھی ہو یا دھوپ یا آگ سے بشرطیکہ اس سے تیمم کرنا جائز نہیں نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۴۱..... جس کنویں میں ناپاک پانی ہو پھر وہ کنواں سوکھ جائے تو پاک ہو گیا۔

مسئلہ نمبر ۴۲..... درخت اور گھاس اور دیوار اور ایسی اینٹ جو زمین میں جڑی ہو یہ سب سنگ ہو جانے سے پاک ہو گئے اور اگر اینٹ جڑی ہوئی نہ ہو تو سنگ ہونے سے پاک نہ ہوئی بلکہ دھونا ضروری ہے یونہی درخت یا گھاس سوکھنے سے بیشتر کاٹ لیں تو طہارت کیلئے دھونا ضروری ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۳..... اگر پتھر ایسا ہو جو زمین سے جدا ہو سکے تو سنگ ہونے سے پاک ہے ورنہ دھونے کی ضرورت ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۴..... چکی کا پتھر سنگ ہونے سے پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۴۵..... کنکری جو زمین کے اوپر ہے خشک ہونے سے پاک ہوگئی اور جو زمین میں داخل ہے زمین کے حکم میں ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۶..... جو چیز زمین سے متصل تھی اور نجس ہوگئی پھر خشک ہونے کے بعد الگ کی گئی تو اب بھی پاک ہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۷..... ناپاک مٹی سے برتن بنائے تو جب تک کچے ہیں ناپاک ہیں بعد پختہ کرنے کے پاک ہوگئے۔

مسئلہ نمبر ۴۸..... تنور یا توے پر ناپاک پانی کا چھینٹا ڈالا اور آنچ سے اس کی تری جاتی رہی اب جو روٹی پکائی گئی پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۹..... پیاز ہلا کر کھانا پکانا جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۰..... جو چیز سوکھنے یا گرنے وغیرہ سے پاک ہوگئی اس کے بعد بھیگ گئی تو ناپاک نہ ہوگئی۔

مسئلہ نمبر ۵۱..... سور کے سوا ہر جانور حلال ہو یا حرام جبکہ ذبح کے قابل ہو اور بسم اللہ کہہ کر ذبح کیا گیا تو اس کا گوشت اور کھال پاک ہے کہ نمازی کے پاس اگر وہ گوشت ہے یا اس کی کھال پر نماز پڑھی تو نماز ہو جائے گی، مگر حرام جانور ذبح سے حلال نہ ہوگا حرام ہی رہے گا۔

مسئلہ نمبر ۵۲..... سور کے سوا ہر مردار جانور کی کھال سکھانے سے پاک ہو جاتی ہے۔ خواہ اس کو کھاری نمک وغیرہ کسی دوا سے پکایا ہو یا فقط دھوپ یا ہوا میں سکھایا ہو اور اس کی تمام رطوبت فنا ہو کر بدبو جاتی رہی ہو کہ دونوں صورتوں میں پاک ہو جائے گی اس پر نماز درست ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۳..... درندے کی کھال اگر چہ پکائی گئی ہو اس پر بیٹھنا چاہئے نہ نماز پڑھنی چاہئے کہ مزاج میں تیزی اور تکبر پیدا ہوتا ہے۔ بکری وہرن وغیرہ حلال کی کھال پر بیٹھنے سے مزاج میں نرمی اور انکسار پیدا ہوتا ہے۔ کتے کی کھال اگر چہ پکائی گئی ہو یا وہ ذبح کر لیا گیا ہو استعمال میں نہ لانا چاہئے کہ اخلاق اور عوام کی نظر سے اچھا نہیں ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۴..... روئی کا گٹھا جو نجس ہے جس قدر دھلنے سے اتر جانے کا گمان صحیح ہو تو دھلنے سے پاک ہو جائے گی ورنہ بغیر دھوئے پاک نہ ہوگی ہاں اگر معلوم ہو کہ کتنی نجس ہے تو بھی دھلنے سے پاک ہو جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۵۵..... نلہ جب پیر میں ہو اور اس کی مالش کے وقت بیلوں نے اس پر پیشاب کیا تو اگر چند شرکیوں میں تقسیم ہو یا اس میں مذبوحی دی گئی ہو تو سب پاک ہوگیا اور اگر کل نلہ موجود ہے تو ناپاک ہے اگر اس میں اس قدر رس منتقل ہو سکے کہ اس سے زیادہ نجس نہ ہوگا جو کر پاک کریں تو سب پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۵۶..... رائگ سیسہ پگھلانے سے پاک ہو جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۷..... جمے ہوئے گھی میں چوہا گر مر گیا تو چونکہ اس کے آس پاس سے نکال دیا اس باقی پاک ہے کھا سکتے ہیں اور اگر پتلا ہے تو سب ناپاک ہو گیا اس کا کھانا جائز نہیں البتہ اسے کام میں لا سکتے ہیں جس میں استعمال نجاست ممنوع نہ ہو تیل کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۸..... شبہ ناپاک ہو جائے تو اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس سے زیادہ اس میں پانی ڈال کر اتنا جوش دیں کہ جتنا تھا اتنا ہی ہو جائے تین مرتبہ یونہی کریں پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۵۹..... ناپاک تیل کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اتنا ہی پانی اس میں ڈال کر خوب ہلائیں پھر اوپر سے تیل نکال لیں اور پانی پھینک دیں یونہی تین بار کریں یا اس برتن میں نیچے سوراخ کر دیں کہ پانی بہ جائے اور تیل رہ جائے یوں بھی تین مرتبہ میں پاک ہو جائے گا یا یوں کریں کہ اتنا ہی پانی ڈال کر اس تیل کو پکائیں یہاں تک کہ پانی جل جائے اور تیل رہ جائے اور ایسا ہی تین دفعہ میں پاک ہو جائے گا اور یوں بھی کہ پاک تیل یا پانی دوسرے برتن میں رکھ کر اس ناپاک اور اس پاک دونوں کو دھار لگا کر اوپر سے گرائیں گھر اس میں یہ ضرور خیال رکھیں کہ ناپاک کی دھار اس کی دھار سے کسی وقت جدا نہ ہو اس برتن میں کوئی قطرہ ناپاک کا پہلے سے پہنچا ہوا نہ رہے بعد کو اور نہ پھر ناپاک ہو جائے گا۔ بہتی ہوئی عام چیزیں گھی وغیرہ کے پاک کرنے کے بھی یہی طریقے ہیں اور اگر گھی جما ہوا ہو اسے پگھلا کر انہیں طریقوں میں سے کسی طریقہ سے پاک کریں

اور ایک طریقہ تین چیزوں کے پاک کرنے کا یہ بھی ہے کہ پرنالے کے نیچے کوئی برتن رکھیں اور چھت پر سے اسی جنس کی پاک چیز یا پانی کے ساتھ اس طرح ملا کر بہائیں کہ پرنالے سے دونوں دھاریں ایک ہو کر گریں سب پاک ہو جائے گا یا اسی جنس یا پانی سے اوّل نیچ پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۶۰..... جانماز میں ہاتھ پاؤں پیشانی اور ناک رکھنے کی جگہ کا نماز پڑھنے میں پاک ہونا ضروری ہے۔ باقی جگہ اگر نجاست ہو نماز میں حرج نہیں ہاں نماز میں نجاست کے قریب سے بچنا چاہیے۔

مسئلہ نمبر ۶۱..... کسی کپڑے میں نجاست لگی اور وہ نجاست اسی طرح رہ گئی دوسری جانب اس نے نہ دیکھا کیا تو اس کو لوٹ کر دوسری طرف جو نجاست نہیں لگی ہے نماز نہیں پڑھ سکتے اگرچہ کتنا ہی موٹا ہو مگر جب کہ وہ نجاست سوا شعر چھو سے الگ ہو۔

مسئلہ نمبر ۶۲..... جو کپڑا دوہرا کا ہوا اگر ایک تہ اس کی نجس ہو جائے تو اگر دونوں ملا کر سی لئے گئے ہوں تو دوسری تہ پر نماز جائز نہیں اور اگر سلے نہ ہوں تو جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۶۳..... بکری کا تھنیا ایک رخ سے نجس ہو گیا تو اگر اتنا موٹا ہے کہ موٹائی میں چھ سکے تو لوٹ کر اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۶۴..... جو زمین گوبر سے لیپی گئی اگرچہ سوکھ گئی ہو اس پر نماز جائز نہیں ہاں اگر وہ سوکھ گئی اور اس پر کوئی موٹا کپڑا بچھا لیا تو اس کپڑے پر نماز پڑھ سکتے ہیں اگرچہ کپڑے میں تری ہو مگر اتنی تری نہ ہو کہ زمین بھیگ کر اس کو تر کر دے کہ اس صورت میں یہ کپڑا نجس ہو جائے گا اور نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ نمبر ۶۵..... آنکھوں میں پاک سرمہ یا کاجل لگایا اور پگھل گیا تو دھونا واجب ہے اور اگر آنکھوں کے اندر ہی ہو باہر نہ نکلا ہو تو معاف ہے۔

مسئلہ نمبر ۶۶..... کسی دوسرے مسلمان سے کپڑے میں نجاست لگی دیکھی اور غالب گمان ہے کہ اس کو خبر کرے گا تو پاک کر لے گا تو خبر کرنا واجب ہے۔

مسئلہ نمبر ۶۷..... فاسقوں کے استعمالی کپڑے جن کا نجس ہونا معلوم نہ ہو پاک سمجھے جائیں گے مگر بے نمازی کے پاجامے وغیرہ میں احتیاط یہ ہے کہ دھو لی جائے کہ اکثر بے نمازی پیشاب کر کے ویسے ہی پاجامہ باندھ لیتے ہیں اور نکار کے ان کپڑوں کے پاک کر لینے میں تو بہت خیال کرنا چاہیے۔

استنجا کا بیان

اللہ ﷻ فرماتا ہے:

فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ (پ۱۱ التوبہ ۱۰۸)

اور اس میں وہ لوگ ہیں کہ ستھرا رہنا چاہتے ہیں اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں (ترجمہ کنزالایمان)

حدیث ۱..... سنن ابن ماجہ میں ابوایوب و جابر و انس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ جب یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے گروہ انصار! اللہ ﷻ نے طہارت کے بارے میں تمہاری تعریف کی تو تمہاری طہارت کیا ہے؟ عرض کی نماز کیلئے ہم وضو کرتے ہیں اور جنابت سے غسل کرتے ہیں و پانی سے استنجا کرتے ہیں۔ فرمایا تو وہی ہے اس کا التزام رکھو۔

حدیث ۲..... ابوداؤد و ابن ماجہ رحمہما اللہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں یہ پاخانے جن اور شیاطین کے

حاضر رہنے کی جگہ ہے تو جب کوئی بیت الخلا کو جائے یہ پڑھ لے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

حدیث ۳..... صحیحین میں یہ دعا ہیں ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (ترجمہ) اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں پلیدی و شیاطین سے۔ ۱۲ منہ

حدیث ۴..... ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے یوں ہے کہ جن کی آنکھوں اور بنی آدم کے ستر میں پردہ یہ ہے کہ جب پاخانے کو جائے تو بسم اللہ کہہ لے۔

حدیث ۵..... ترمذی وابن ماجہ و داری رحمہم اللہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلا سے تشریف لاتے تو یہ فرماتے غُفْرَانَکَ اللہ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔ ۱۲ منہ

حدیث ۶..... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت انس رضی اللہ عنہ سے یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلا سے تشریف لاتے تو یوں فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیْ الْاَذٰی وَ عَافَانِیْ (ترجمہ) حمد ہے اللہ کے لئے جس نے اذیت کی چیز مجھ سے دور کر دی اور مجھے عافیت دی۔ ۱۲ منہ

حدیث ۷..... حصن حصین میں ہے کہ یوں فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَخْرَجَ مِنِّیْ مَا یُضُرُّ مَا یَنْفَعُنِیْ (ترجمہ) حمد ہے اللہ کے لئے جس نے میرے جسم سے وہ چیز نکال دی جو مجھے ضرر دیتی اور وہ چیز باقی رکھی جو مجھے نفع دے گی۔ ۱۲ منہ

حدیث ۸..... متعدد کتب میں کثرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب پاخانے کو جاؤ تو قبلہ کو نہ منہ کرو نہ پیٹھ اور مغرب قبلہ کو داہنے ہاتھ سے چھوئے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

حدیث ۹..... ابوداؤد و ترمذی و نسائی رحمہم اللہ میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلا کو جاتے انگوٹھی اتار لیتے کہ اس میں نام مبارک کندہ تھا۔

حدیث ۱۰..... ابوداؤد و ترمذی رحمہما اللہ نے انس سے روایت کی جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو کپڑا نہ اٹھاتے تا وقتیکہ زمین سے قریب نہ ہو جائیں۔

حدیث ۱۱..... ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ بلند رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ جب قضائے حاجت کو تشریف لے جاتے تو اتنی دور جاتے کہ کوئی نہ دیکھے۔

حدیث ۱۲..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ترمذی و نسائی رحمہما اللہ نے روایت کی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا گوبر اور ہڈیوں سے استنجا نہ کرو کہ وہ تمہارے بھائی (جنوں) کی خوراک ہے اور ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت میں گوبر کے بھی ممانعت فرمائی۔

حدیث ۱۳..... ابوداؤد و ترمذی و نسائی رحمہم اللہ میں عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی غسل خانہ میں پیشاب نہ کرے، پھر اس میں نہائے یا وضو کرے کہ اکثر وسوسے اسی سے ہوتے ہیں۔

حدیث ۱۴..... ابوداؤد و نسائی رحمہما اللہ عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے سوراخ میں پیشاب کرنے سے ممانعت فرمائی۔

حدیث ۱۵..... ابوداؤد و ابن ماجہ رحمہما اللہ میں معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا تین چیزیں جو سبب لعنت ہیں ان سے بچو گھاٹ اور راہ عام اور سایہ درخت کے سایہ میں پیشاب کرنا۔

حدیث ۱۶..... امام احمد و ترمذی و نسائی رحمہم اللہ میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جو شخص تم سے یہ کہے کہ نبی کریم

ﷺ کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو تم اسے سچا نہ جانو۔ حضور ﷺ نہیں پیشاب فرماتے مگر بیٹھ کر۔

حدیث ۱۷..... امام احمد و ابوداؤد ابن ماجہ میں ابوسعید رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "وہ شخص پاخانہ کو جائیں اور ستر کھول کر باتیں کریں تو اللہ ﷻ اس پر غضب فرماتا ہے"۔

حدیث ۱۸..... صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو قبروں پر گزر فرمایا تو یہ فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب ہوتا ہے اور کسی بڑی بات میں (جس سے بچنا دشوار نہ تھا) معذب نہیں ہیں ان میں سے ایک پیشاب کی چھینٹ سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا پھرتا۔ پھر حضور ﷺ نے کھجور کی ایک تر شاخ لے کر اس کے دو حصے کئے، ہر قبر پر ایک ایک ٹکڑا نصب فرمادیا۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیوں کیا؟ فرمایا "اس امید پر کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں، ان پر عذاب میں تخفیف ہو"۔[1]

استنجا کے متعلق مسائل

مسئلہ نمبر ۱..... جب پاخانہ پیشاب کو جائے تو مستحب ہے کہ پاخانہ سے باہر یہ پڑھ لے۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ پھر بایاں قدم پہلے داخل کرے اور نکلتے وقت پہلے داہنا پاؤں باہر نکالے اور نکل کر غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیْ مَا یُؤْذِیْنِیْ وَاَمْسَکَ عَلَیَّ مَا یَنْفَعُنِیْ کہے۔

مسئلہ نمبر ۲..... پاخانہ یا پیشاب پھرتے وقت یا طہارت کرنے میں نہ قبلہ کی طرف منہ ہو نہ پیٹھ اور یہ حکم عام ہے۔ چاہے مکان کے اندر ہو یا میدان میں اور اگر بھول کر قبلہ کی طرف منہ یا پشت کر کے بیٹھ گیا تو یاد آتے ہی فوراً رخ بدل دے، اس میں امید ہے کہ فوراً اس کی لئے مغفرت فرمادی جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۳..... بچے کو پاخانہ پیشاب پھرانے والے کو مکروہ ہے کہ اس بچے کا منہ قبلہ کو ہو یہ پھرانے والا گنہگار ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۴..... پاخانہ پیشاب کرتے وقت سورج اور چاند کی طرف نہ منہ ہو نہ پیٹھ یونہی ہوا کے رخ پیشاب کرنا ممنوع ہے۔

مسئلہ نمبر ۵..... کنویں یا حوض یا چشمہ کے کنارے پانی میں اگرچہ بہتا ہوا ہو، گھاٹ پر یا پھل دار درخت کے نیچے یا اس کھیت میں جس میں زراعت موجود ہو یا سایہ میں جہاں لوگ بیٹھتے ہوں یا مسجد اور عیدگاہ کے پہلو میں یا قبرستان یا راستہ میں یا جس جگہ موسیٰ بندھے ہوں، ان سب جگہوں میں پیشاب پاخانہ مکروہ ہے۔ یونہی جس جگہ وضو یا غسل کیا جاتا ہو وہاں پیشاب کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۶..... خود نیچی جگہ بیٹھنا اور پیشاب کی دھار اونچی جگہ گرے یہ ممنوع ہے۔

مسئلہ نمبر ۷..... ایسی سخت زمین جس سے پیشاب کی چھینٹیں اڑکر آئیں، پیشاب کرنا ممنوع ہے۔ ایسی جگہ کو کریدکر نرم کر لے یا گڑھا کھود کر پیشاب کرے۔

مسئلہ نمبر ۸..... کھڑے ہو کر یا لیٹے لیٹے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے۔ نیز لیٹے لیٹے سر پاخانہ پیشاب کو جانا یا اپنے ہمراہ ایسی چیز لے جانا جس پر کوئی دعا یا اللہ و رسول یا کسی بزرگ کا نام لکھا ہو ممنوع ہے۔ یونہی کلام کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۹..... جب تک بیٹھنے کے قریب نہ ہو کپڑا بدن سے نہ ہٹائے اور نہ حاجت سے زیادہ بدن کھولے پھر دونوں پاؤں کشادہ کر کے بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھے اور کسی مسئلہ دینی میں غور نہ کرے کہ یہ باعث محرومی ہے اور چھینک یا سلام یا اذان کا جواب زبان سے نہ دے اور اگر چھینکے تو زبان سے الحمد للہ نہ کہے دل میں کہہ لے اور بغیر ضرورت اپنی شرمگاہ کی طرف نظر کرے اور نہ اس نجاست کو دیکھے جو اس کے بدن

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبروں پر پھول ڈالا جاتا ہے کہ یہ بھی ما شاء اللہ تسبیح ہے، عذاب ہے جب تک خشک نہ ہوں، نیز ان کی تسبیح سے میت کا دل بہلتا ہے۔ منہ

سے نکلی ہے اور دیر تک نہ بیٹھے کہ اس سے بواسیر کا اندیشہ ہے اور پیشاب میں بیٹھ کے، مناسب صاف کرنے نہ بار بار ادھر ادھر دیکھے نہ بیکار بدن چھوئے نہ آسمان کی طرف نگاہ کرے بلکہ شرم کے ساتھ سر جھکائے رہے۔ جب فارغ ہو جائے تو مردہ ائیں ہاتھ سے اپنے آلہ کو جڑ کی طرف سے سری کی طرف سونتے کہ جو قطرے رکے ہوئے ہیں نکل جائیں۔ پھر ڈھیلوں سے صاف کر کے کھڑا ہو جائے اور سیدھے کھڑے ہونے سے پہلے بدن چھپا لے جب قطروں کا آنا موقوف ہو جائے تو کسی دوسری جگہ طہارت کیلئے بیٹھے اور پہلے تین تین بار دونوں ہاتھ دھو لے اور طہارت خانہ میں یہ دعا پڑھ کر جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

ترجمہ۔ کمال سے جو بہت بڑا ہے اور اسی کی حمد ہے اللہ کا شکر ہے کہ میں دین اسلام پر ہوں اے اللہ تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں میں سے کر دے جن پر نہ خوف ہے اور نہ وہ غم کریں گے۔ ۱۲ منہ

پھر داہنے ہاتھ سے پانی بہائے اور بائیں ہاتھ سے دھوئے اور پانی کا لوٹا دیوار کے ڈھیلیں نہ پڑیں اور پہلے پیشاب کا مقام دھوئے پھر پاخانہ کا مقام اور طہارت کے وقت پاخانہ کا مقام سانس کا زور نیچے کو دے کے ڈھیلا رکھیں اور خوب اچھی طرح دھوئیں کہ دھونے کے بعد ہاتھ میں بدبو باقی نہ رہ جائے پھر کسی پاک کپڑے سے پونچھ ڈالیں اور اگر کپڑا پاس نہ ہو تو بار بار ہاتھ سے پونچھیں کہ بدبو اچھی طرح جاتی رہے اور اگر دھونے کے بعد ہاتھ میں بدبو باقی نہ رہ جائے پھر کسی پاک کپڑے سے پونچھ ڈالیں اور اگر کپڑا پاس نہ ہو تو بار بار ہاتھ سے پونچھیں کہ بدبو اچھی طرح جاتی رہے اور اگر دھونے کے بعد ہاتھ میں بدبو باقی رہ جائے اور اگر دھونے سے قلب ہو تو رومال پر پانی چھڑک لیں پھر اس جگہ سے باہر آ کر یہ دعا پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوْرًا وَّالْاِسْلَامَ نُوْرًا وَّقَائِدًا وَّدَلِيْلًا اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى جَنَّاتِ النَّعِيْمِ اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِيْ وَطَهِّرْ قَلْبِيْ وَمَحِّصْ ذُنُوْبِيْ

حمد ہے اللہ کے لئے جس نے پانی کو پاک کرنے والا اور اسلام کو نور اور حق تک پہنچانے والا اور جنت کا راستہ بتانے والا کیا، اے اللہ تو میری شرمگاہ کو محفوظ رکھ اور میرے دل کو پاک کر اور میرے گناہ دور کر۔ ۱۲ منہ۔

مسئلہ نمبر ۱۰..... آگے یا پیچھے سے جب نجاست نکلے تو ڈھیلوں سے استنجا کرنا سنت ہے اور صرف پانی ہی سے طہارت کر لی تو بھی جائز ہے۔ مگر مستحب یہ ہے کہ ڈھیلے لینے کے بعد پانی سے طہارت کرے۔

مسئلہ نمبر ۱۱..... آگے اور پیچھے سے پیشاب پاخانہ کے سوا کوئی اور نجاست مثلاً خون پیپ وغیرہ نکلے یا اس جگہ خارج سے نجاست لگ جائے تو بھی ڈھیلے سے صاف کر لینے سے طہارت ہو جائے گی، جبکہ اس موضع سے باہر نہ ہو مگر دھونا مستحب ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۲..... ڈھیلوں کی کوئی تعداد معین سنت نہیں بلکہ جتنے سے صفائی ہو گئی سنت ادا ہو گئی اور اگر تین ڈھیلے لئے اور صفائی نہ ہوئی سنت ادا نہ ہوئی البتہ مستحب یہ ہے کہ طاق ہوں اور کم سے کم تین ہوں تو اگر ایک یا دو سے صفائی ہو گئی تو تین کی سنت پوری کرے اور اگر چار سے صفائی ہو تو ایک اور لے کر طاق ہو جائیں۔

مسئلہ نمبر ۱۳..... ڈھیلوں سے طہارت اس وقت ہوئی کہ نجاست خارج کے آس پاس کی جگہ ایک درہم سے زیادہ آلودہ نہ ہو اگر درہم سے زیادہ بدن جائے تو دھونا فرض ہے مگر ڈھیلے لینا اب بھی سنت رہے گا۔

مسئلہ نمبر ۱۴..... کنکر، پتھر، پتا یا کپڑا یہ سب ڈھیلے کے حکم میں ان سے بھی صاف کر لینا یا کرانا جائز ہے دیوار سے بھی استنجا کیا جا سکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ دوسرے کی دیوار نہ ہو اگر دوسرے کی ملک ہو یا وقف ہو تو اس سے استنجا کرنا مکروہ ہے اور کر لیا تو طہارت ہو جائیگی جو مکان اس کے پاس کرایہ پر ہے اور اس کی دیوار سے استنجا کیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۵..... پرانی دیوار سے استنجے کے ڈھیلے لینا جائز نہیں اگرچہ وہ مکان اس کے کرایہ میں ہو۔

مسئلہ نمبر ۱۶..... ہڈی اور کھانے اور گوبر اور کپی اینٹ اور ٹھیکری اور شیشہ اور کوئلے اور جانور کے چارہ سے اور ایسی چیز سے جس کی کچھ قیمت ہو اگرچہ ایک آدھ پیسہ کی ان چیزوں سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۷..... کاغذ سے استنجا منع ہے، اگر چہ اس پر کچھ لکھا نہ ہو یا ہو جیسے کاغذ کا نام لکھا ہو۔

مسئلہ نمبر ۱۸..... داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے، اگر کسی کا بایاں ہاتھ بیکار ہو گیا تو داہنے ہاتھ سے جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۹..... آلہ کو داہنے ہاتھ سے چھوایا داہنے ہاتھ میں ڈھیلا لے کر اس پر گذارنا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۰..... جس ڈھیلے سے ایک بار استنجا کر لیا اسے دوبارہ کام میں لانا مکروہ ہے۔ مگر دوسری کروٹ اس کی صاف ہو تو اس سے کر سکتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۱..... پاخانہ کے بعد مرد کیلئے ڈھیلوں کے استعمال کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ گرمی کے موسم میں پہلا ڈھیلا آگے سے پیچھے کو لے جائے اور دوسرا پیچھے سے آگے کی طرف اور تیسرا آگے سے پیچھے کو اور جاڑوں میں پہلا پیچھے سے آگے کو اور دوسرا آگے سے پیچھے کو اور تیسرا پیچھے سے آگے کو لے جائے۔

مسئلہ نمبر ۲۲..... عورت ہر زمانہ میں اسی طرح ڈھیلے لے جیسے مرد گرمیوں میں۔

مسئلہ نمبر ۲۳..... پاک ڈھیلے دائیں جانب رکھنا اور بعد کام میں لانے کے بائیں طرف ڈال دینا اس طرح پر کہ جس رخ میں نجاست لگی ہو نیچے ہو تو مستحب ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۴..... پیشاب کے بعد جس کو یہ اختیال ہے کہ کوئی قطرہ باقی رہ گیا یا پھر آئے گا اس پر استبرا (یعنی پیشاب کرنے کے بعد ایسا کام کرنا کہ اگر قطرہ کا ہو تو گر جائے) واجب ہے، ڈھیلے سے ہو یا ہلنے یا زمین پر زور سے پاؤں مارنے یا داہنے پاؤں کو بائیں اور بائیں کو داہنے پر رکھ کر زور کرنے یا بلند ی سے نیچا تر نے یا نیچے سے بلندی پر چڑھنے یا کھنکارنے یا بائیں کروٹ پر لیٹنے سے ہوتا ہے اور استبرا اس وقت تک کرے کہ دل کو اطمینان ہو جائے ڈھیلے کی مقدار بعض علماء نے چالیس قدم لکھی مگر صحیح یہ ہے کہ جتنے میں اطمینان ہو جائے اور یہ استبرا کا حکم مردوں کیلئے ہے، عورت بعد فارغ ہونے کے تھوڑی دیر وقفہ کر کے طہارت کر لے۔

مسئلہ نمبر ۲۵..... پاخانہ کے بعد پانی سے استنجے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ کشادہ ہو کر بیٹھے اور آہستہ آہستہ پانی ڈالے اور انگلیوں کے پیٹ سے دھوئے، انگلیوں کا سرا نہ لگائے اور پہلے بیچ کی انگلی اور پھر پہلے کی انگلی رکھے پھر وہ دو اس سے متصل جہاں تک پہنچ سکے اور چھنگلیا اونچی رکھے اور خوب مبالغہ کے ساتھ دھوئے تین انگلیوں سے زیادہ سے طہارت نہ کرے اور آہستہ آہستہ ملے یہاں تک کہ کھینچا جاتا رہے۔

مسئلہ نمبر ۲۶..... ہتھیلی سے دھونے سے بھی طہارت ہو جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۲۷..... عورت ہتھیلی سے دھوئے اور پہ نسبت مرد کے زیادہ پھیل کر بیٹھے۔

مسئلہ نمبر ۲۸..... طہارت کے بعد ہاتھ پاک ہو گئے مگر پھر دھوئیں بلکہ مٹی لگا کر دھونا مستحب ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۹..... جاڑوں میں بہ نسبت گرمیوں کے دھونے میں زیادہ مبالغہ کرے اور جاڑوں میں گرم پانی سے طہارت کرے تو اسی قدر مبالغہ کرے جتنا گرمیوں میں بگر گرم پانی سے طہارت کرنے میں تاثر اب نہیں جتنا سرد پانی سے اور مرض کا بھی احتمال ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۰..... روزے کے دنوں میں نہ زیادہ پھیل کر بیٹھے نہ مبالغہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۳۱..... مرد بیمار ہو تو اس کی بیوی استنجا نہیں کرا سکتی بلکہ معاف ہے۔ اور عورت ایسی ہو تو اس کا شوہر اور بیوی نہ ہو یا عورت کا

شوہر نہ ہو تو کسی اور رشتہ دار یعنی بیٹا، بھائی، بہن سے استنجا نہیں کرا سکتی بلکہ معاف ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۲.....زمزم شریف سے استنجا پاک کرنا مکروہ ہے اور ڈھیلا نہ لیا ہو تو ناجائز۔

مسئلہ نمبر ۳۳.....وضو کے بچے پانی سے طہارت کرنا خلافِ اولیٰ ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۴.....طہارت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کر سکتے ہیں۔ بعض لوگ جو اس کو پھینک دیتے ہیں یہ نہ چاہئے کہ اسراف میں داخل ہے۔

قد تم بحمد الله سبحنه و تعالیٰ هذا الجزء فی مسائل الطهارة و له الحمد اولا و اخرا و باطنا و ظاهرا کما یحب ربنا و یرضی وهو بکل شیء علیم و لاحول ولا قوة الا بالله العلی العظیم وصلی الله علی خیر خلقه سیدنا و مولنا محمد واله وصحبه وابنه و ذریته و علماء ملته واولیاء امته اجمعین امین والحمد لله رب العلمین وانا الفقیر المفتقر الی الله الغنی ابو العلا امجد علی الاعظمی غفر الله له ولو الدیه امین.

تقریظ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

تصدیق جلیل و تقریظ بے بدیل امام اہل سنت باعث رواج دین وملت حامی الشریعۃ کاسر البدعۃ قامع المجدد ماحی الملۃ الطاہرہ صاحب المجد الباہر و السیوفی والسندی والکنزی والبرکاتی یومی وفدی اعلیٰ حضرت مولانا مولوی حاجی قاری مفتی احمد رضا خان صاحب قادری برکاتی نفع اللہ بالاسلام والمسلمین بفیوضہم وبرکاتہم۔

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله و کفی وسلم علی عباده الذین اصطفی لا سیما علی الشارع المصطفی و مقفیه فی المشارع اولی الطهارة و الصفا

فقیر غفرلہ المولیٰ القدیر نے مسائل طہارت میں یہ مبارک رسالہ بہارِ شریعت تصنیف لطیف اشرفی المجد والیاء الطبع السلیم والفکر القویم والمتفضل والعلی مولانا ابو العلی مولوی محمد امجد علی قادری برکاتی اعظمی بالبذ مذہب الشرف والمکنی رزقہ اللہ تعالیٰ فی الدارین اعلیٰ مطالعہ کیا الحمد للہ مسائل صحیحہ پر مشتمل پایا۔ آج کل ایسی کتاب کی ضرورت تھی کہ عوام جہالی سلیس اردو میں صحیح مسئلے پائیں اور گمراہی والحاد کے مصنوع و مجمع زیوروں کی طرف آنکھ نہ اٹھائیں۔ مولیٰ عزوجل مصنف کی ہر عمل فیض میں برکت دے۔ عقائد سے ضروری فروع تک ہر باب میں اس کتاب کے اور حصص کثیر ثمانی مبانی و صافی تالیف کرنے کی توفیق بخشے اور انہیں بالفضل شائع معمول اور دنیا و آخرت نافع و مقبول فرمائے آمین۔

والحمد لله رب العلمین وصلی الله تعالیٰ سیدنا ومولنا محمد واله وصحبه وابنه وحزبه اجمعین آمین علی صاحبها واله الکرام افضل الصلوة والتحیة آمین

۱۲۔ ربیع الآخر شریف ۱۳۳۵ ہجریہ

ضمیمہ "بہارشریعت" حصہ دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بہارشریعت: حصہ دوم میں جہاں آب مطلق و آب مقید کے جزئیات فقہ نے گنائے۔ ایک مسئلہ یہ بھی بیان میں آیا کہ مقدار پانی پاک ہے اگرچہ رنگ و بو و مزہ میں تغیر آجائے اس سے وضو جائز ہے بقدر کفایت اس کے ہوتے ہوئے تیمم جائز نہیں۔ اس پر کانھیا واڑ کے بعض اضلاع کے عوام میں خواہ مخواہ اختلاف پیدا ہوا اور یہاں ایک خط طلب ویل سیلنے بھیجا۔ پوچھنے پر تھا خلاف کرنے والے ویل لاتے کہ ویل ان کے منہ سے نہ نکارے نہ سہ۔ اس لئے کہ پانی مثل میں طاہر مطہر ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا (پ۱۹ الفرقان ۴۸) وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ (پ۹ الانفال ۱۱) روختار میں ہے۔ ویستدل بالایہ ایضا علی طہارتہ اذا لا منہ بالنجس فلذا وبارشاد کو کسی پانی کی نجاست کا خبر دی اس کا قول نہ لایا جائے گا اور اس سے وضو جائز ہے کہ نجاست عارضی ہے اور قول کافر دیانات میں معتبر فقہا پانی اصل طہارت پر رہے گا۔ اس سے ہمارے قول کی کافی تائید ہے مگر یہ سب باتیں اس سیلنے میں جو قواعد شرعیہ کے مطابق کیا جانا چاہیے اور آج کل اس سے بہت کم ملا تو رہا "لا ادانا اللہ" اس زمانہ میں تو یہ دیکھا ہے کہ کچھ کہہ کر عوام میں اختلاف پیدا کر دیا جائے۔ صحیح ہو یا غلط اس سے کچھ مطلب نہیں معتبر نہیں اگر چاہے پاک مانتے ہیں فقہا صرف طہارت کی سند دیتی ہیں کافی تھی مگر ہم احساناً دونوں حکموں کا ثبوت دیتے ہیں طہارت کے تحقیق تو وہی کافی ہے کہ یہ پانی ہے اور پانی بذات خود نجس نہیں تا وقتیکہ کسی نجس کا مس نہ ہو نجس نہیں ہو سکتا۔ نجس کا غلط جیسے شراب پیشاب پاخانہ ناپاک ہونا کہ اس میں مل جائیں تو اگر قلیل ہے یعنی دہ در دہ سے کم ہے تو اب پاک ہو جائے گا اگر وہ دہ در دہ ہے تو نجس کے ملنے سے بھی اس وقت پاک ہو گا کہ اس نجس شے نے اس کے رنگ یا بو یا مزہ کو بدل دیا۔ درختار میں ہے۔

وَيَنْجُسُ بِتَغَيُّرِ اَحَدِ اَوْصَافِهٖ مِنْ لَوْنٍ اَوْطَعْمٍ اَوْرِيحٍ بِنَجِسٍ الْكَثِيْرُ وَلَوْ جَارِيًا اِجْمَاعًا الْقَلِيْلُ فَيَنْجُسُ وَاِنْ لَمْ يَتَغَيَّرْ

عالمگیریہ میں ہے۔

اَلْمَاءُ الرَّاكِدُ اِذَا كَانَ كَثِيْرًا فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْجَارِي لَا يَنْجُسُ جَمِيْعُهٗ بِوُقُوْعِ النَّجَاسَةِ فِيْ طَرَفٍ مِنْهُ اِلَّا اَنْ يَّتَغَيَّرَ لَوْنُهٗ اَوْطَعْمُهٗ اَوْرِيْحُهٗ وَعَلٰى هٰذَا اتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ وَبِهٖ اَخَذَ عَامَّةُ الْمَشَايِخِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى كَذَا فِي الْمُحِيْطِ

مس کی صورت یہ ہے کہ نجس چیز پانی سے چھو جائے اگر چہ اس کے اجزا اس میں بسبب قلیل پانی نجس ہو جائے گا۔ جیسے سار کے بدن کا کوئی حصہ اگر چہ پانی سے چھو جائے نجس ہو جائے گا۔ اگر چہ وہ پانی اس سے جدا کر لیا جائے اگر چہ لعاب وغیرہ کوئی نجاست سکے بدن سے جدا ہو کر پانی میں ملی ہندیہ میں ہے۔

وَاِنْ كَانَ نَجِسَ الْعَيْنِ كَالْخِنْزِيْرِ فَاِنَّهٗ يَنْجُسُ وَاِنْ لَّمْ يُدْخِلْ فَاهُ نَجِسٌ اسی میں ہے اَمَّا الْخِنْزِيْرُ فَجَمِيْعُ اَجْزَاءِهٖ نَجِسَةٌ

روالمحتار میں ہے۔

وَظَاهِرُ الرِّوَايَةِ اَنَّ شَعْرَهٗ نَجِسٌ وَ صَعْصَعَةَ فِي الْبَدَائِعِ وَرَجَّحَهٗ فِي الْاِخْتِيَارِ فَلَوْ صَلّٰى وَمَعَهٗ مِنْهُ اَكْثَرُ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ لَا تَجُوْزُ وَلَوْ وَقَعَ فِيْ مَاءٍ قَلِيْلٍ نَجَّسَهٗ

یونہی کوئی دموی جانور پانی میں گر کر مر جائے یا مرا ہوا گر جائے پانی نجس ہو جائے گا اگرچہ اس کا لعاب وغیرہ پانی سے تھوڑا ہو کہ مجرد ملاقات مثلِ آبِ قلیل کو نجس کر دیتی درمختار میں ہے۔

اَوْ مَاتَ فِيْهَا (اَیِ فِیْ بِئْرٍ دُوْنَ الْقُلَّتَیْنِ الْکَثِیْرِ) اَوْ حَارَ جَهَا فِیْهَا حَیَوَانٌ غَیْرُ مَائِیٍّ

اور اگر سوا رکے سوا کوئی اور جانور اگر جس کا لعاب نجس ہے اور زندہ نکل آیا تو جب تک اس کے منہ کا پانی میں پڑنا معلوم نہ ہو نجس ہو گا۔ فتاوٰی عالمگیریہ میں ہے

وَالضَّفْدَعُ اَنَّ الْکَلْبَ لَیْسَ بِنَجِسِ الْعَیْنِ فَلَا یَفْسُدُ الْمَاءُ مَالَمْ یُدْخِلْ فَاهُ هٰکَذَا فِی الْتَّبْیِیْنِ وَهٰکَذَا سَائِرُ مَالَا یُؤْکَلُ لَحْمُهٗ مِنْ سِبَاعِ الْوَحْشِ وَالطَّیْرِ لَا یَتَنَجَّسُ الْمَاءُ اِذَا خَرَجَ حَیًّا وَلَمْ یُصِلْ فَاهُ فِی الضَّفْدَعِ هٰکَذَا فِی مُحِیْطِ السَّرَخْسِیِّ / درمختار میں ہے لَوْ اَخْرَجَ حَیًّا وَلَیْسَ بِنَجِسِ الْعَیْنِ وَلَا بِهٖ جُرْحٌ اَوْ جُرْحٌ لَمْ یَتَلَوَّثْ شَیْءٌ اِلَّا اَنْ یُّدْخِلَ فَمَهُ الْمَاءَ فَیُغَیِّرَ بِسُؤْرِهٖ فَاِنْ تَنَجَّسَ نَزَحَ الْکُلَّ وَ اِلَّا لَا هُوَا الضَّحِیْحُ. ردالمحتار میں ہے بِخِلَافِ مَا اِذَا کَانَ عَلَی الْحَیَوَانِ خُبْثٌ اَیْ نَجَاسَةٌ وَّ عَلِمَ بِهَا فَاِنَّهٗ یُنَجِّسُ مُطْلَقًا قَالَ فِی الْبَحْرِ وَ قَیَّدْنَا بِالْعِلْمِ لِاَنَّهُمْ قَالُوْا فِی الْبَقَرِ وَنَحْوِهٖ یَخْرُجُ حَیًّا لَا یَجِبُ نَزْحُ شَیْءٍ وَاِنْ کَانَ الظَّاهِرُ اِشْتِمَالَ بَوْلِهَا عَلَی الْعَذِرَةِ لٰکِنْ یُحْمَلُ طَهَارَتُهَا بِاَنْ سَقَطَتْ عَقِبَ دُخُوْلِهَا مَاءً کَثِیْرًا مَعَ اَنَّ الْاَصْلَ الطَّهَارَةُ وَ مِثْلُهٗ فِی الْفَتْحِ

اس عبارت ردالمحتار سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جب تک کسی شے کا نجس ہونا یقینی معلوم نہ ہو حکم نجاست نہیں دیتے اگرچہ ظاہر نجس ہونا ہو تو حقہ کے پانی کی نسبت جب تک نجس ہونا یقینی نہ ہو نجس نہیں کہہ سکتے۔ نجاست کا یقین تو درکنار یہاں وہم بھی نجاست کا نہیں اس کی نجاست اسی وقت ثابت ہوگی کہ اس کا نجاست سے مَس یا اس میں نجاست کا خلط یقیناً معلوم ہو اور یہ دونوں امر متفقہ ذوقِ پانی اصل طہارت پر ہونا ثابت ہے۔

وَهُوَ الْمَقْصُوْدُ ذُکِّرَ اَقُوْلُ یہ تو ہر شخص جانتا ہے کہ یہ وہی پانی ہے جو حقہ میں ڈالنے سے پہلے طاہر و مطہر تھا یہاں اگر نجس پانی سے کسی نے حقہ تازہ پکایا اس حقہ کا اندر نجس تھا یا اس پانی میں بعد کو کوئی نجاست پڑی خواہ حقہ کے اندر ہی یا اس میں سے نکالنے کے بعد تو یہ سب باطنِ شبہ نجس ہی ہیں اس کی طہارت کا کون قائل ہو سکتا ہے اگر بجائے حقہ گڑیا ڈالا نجس ہو تے تو ان کا پانی بھی نجس ہوتا اور کوئی عاقل نہیں کہہ سکتا کہ مطلقاً گڑیے ڈالنے کا پانی نجس ہوتا ہے کہ یہ نجاست اس کے خصوص نجس ہونے سے ہے نہ یہ کہ گڑیا ڈالنا باعث نجاست ہے یونہی یہاں یہ نجاست خصوص اس ظرف کے نجس ہونے یا اس پانی میں نجس کے ملنے سے ہے نہ یہ کہ اس حقہ پر رکھا سبب نجاست ہے اور کلام یہاں اس میں ہے کہ حقہ کا دھواں پانی پر گزرنے سے پانی نجس نہیں ہوتا تو جب یہ وہی پانی ہے کہ پہلے سے پاک تھا اور اب مرورِ دخان سے اس کے اوصاف متغیر ہوئے تو اگر اوصاف کا بدلنا سبب نجاست ہو تو لازم ہے کہ شربت گلاب کیوڑا یا جائے شربا اور وہ پانی جس میں زعفران یا شراب ڈالا ہو بلکہ تمام وہ چیزیں جن میں پانی کے اوصاف بدل جاتے ہیں سب کی سب نجس ہو جائیں اور یہ بداہۃً باطل لہٰذا ثابت ہے کہ مطلقاً یہ شے کے ملنے سے پانی کا پاک نہ ہونا۔ بلکہ نجس ہونے کے لئے نجس کی ملاقات ضروری ہے۔ لہٰذا پہلے تمباکو کا پاک ہونا شرع سے ثابت کریں پھر شرائط اس کے دھوئیں کے بھی نجس ہونے کا ثبوت دیں پھر اس کو نجس بتائیں وہ وہ بیڑا اٹھائیں۔

یا مراد تو ہندوستان کا پکا پکایا ہے کہ تمباکو ایک درخت کا پتہ ہے جس میں کچھ اجزا ملا کر کھاتے پیتے سونگھتے ہیں اور یہ یہی بات ہے کہ پتے نجس نہیں پانی اجزا مثلاً شیرہ وغیرہ یا خوشبو کر نے والے کچھ اجزا اور شامل کئے جاتے ہیں مثلاً سنبل الطیب، لونگ، الائچی وغیرہ ان میں کوئی چیز نجس نہیں لہٰذا تمباکو طاہر۔ یا مراد آخر ہے کہ اس کے کھانے یا پینے سے بے ہوشی کی کیفیت پیدا ہو جائے تو چونکہ اس کا

اس حدیث کھانا جائز حرام ہوگا کہ۔

نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ کُلِّ مُسْکِرٍ وَّرُوْرٍ مُقْتَرٍ

مگر حرام ہونا اور بات ہے نجس ہونا اور ہے تو مٹی بھی حدیث رکھ کھانا حرام ہے۔ حالانکہ مٹی پاک کرنے والی ہے۔ کتب فقہ میں بے شمار جزئیات ملیں گے کہ زید و کھانا حرام ہے اور شے پاک۔ تنویر الابصار میں ہے۔ والسمک طاہر حلال اس پر صاحب درمختار نے فرمایا۔

زَادَ قَوْلُہٗ حَلَالٌ لِاَنَّہٗ لَا یَلْزَمُ مِنَ الطَّہَارَۃِ الْحِلُّ کَمَا فِی التُّرَابِ مَعَ اَنَّ التُّرَابَ طَاہِرٌ وَّلَا یَحِلُّ اَکْلُہٗ

جب تباکو پاک ٹھہرا اس کا دھواں کس طرح ناپاک ہو سکتا ہے۔ پاک چیز تو خود پاک چیز ہے جو پاک چیزوں کے دھوئیں کی نسبت فقہ حنفی کا حکم ہے کہ جب تک اس سے اس پاک شے کا اثر ظاہر نہ ہو حکم طہارت ہے۔ درمختار میں ہے۔

اِذَا اَحْرَقَتِ الْعَذِرَۃُ فِیْ ثَوْبِ اِنْسَانٍ لَا یَفْسُدُہٗ اِسْتِحْسَانًا مَالَمْ یَظْہَرْ اَثَرُ النَّجَاسَۃِ فِیْہِ وَکَذَا الْاِصْطَبْلُ اِذَا کَانَ حَارًّا وَعَلٰی کُوَّۃِ طَابِقٍ اَوْ کَانَ فِیْہِ کُوَّۃٌ مُعَلَّقٌ فِیْہِ مَاءُ فَرْشُہٗ وَکَذَا الْحَمَّامُ لَوْقِیْلَ نَجَاسَاتِ فَعَرَقِ حِیْطَانِہَا وَکُوَّاتِہَا وَتَقَاطُرِ

فتاوی عالمگیریہ میں ہے۔

دُخَانُ النَّجَاسَۃِ اِذَا اَصَابَ الثَّوْبَ اَوِ الْبَدَنَ الصَّحِیْحَ اَنَّہٗ لَا یُنَجِّسُ ہٰکَذَا فِی السِّرَاجِ الْوَہَّاجِ وَفِی الْفَتَاوٰی اِذَا اُحْرِقَتِ الْعَذِرَۃُ فِیْ بَیْتٍ فَعَلَا دُخَانُہٗ وَبِخَارُہٗ اِلَی الطَّابِقِ وَالْعَقَدِ ثُمَّ ذَابَ وَعَرَقَ الطَّابِقُ فَاَصَابَ مَاؤُہٗ ثَوْبًا لَا یَفْسُدُ اِسْتِحْسَانًا مَالَمْ یَظْہَرْ اَثَرُ النَّجَاسَۃِ وَبِہٖ اَفْتَی الْاِمَامُ اَبُوْبَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ کَذَا فِی الْفَتَاوَی الْغِیَاثِیَّۃِ وَکَذَا الْاِصْطَبْلُ اِذَا کَانَ حَارًّا اَوْ عَلٰی کُوَّۃِ طَابِقٍ اَوْ بَیْتُ الْبَالُوْعَۃِ اِذَا کَانَ عَلَیْہِ طَابِقٌ فَعَرِقَ الطَّابِقُ وَتَقَاطَرَ وَکَذَا الْحَمَّامُ اِذَا اُحْرِقَ فِیْہَا نَجَاسَۃٌ فَعَرِقَ فِیْہَا حِیْطَانُہَا وَکُوَّاتُہَا وَتَقَاطَرَ کَذَا فِی فَتَاوٰی قَاضِیْخَان.

تو ثابت کہ قلیا کا بخارج ہو کر بنتا ہے علماء نے اسے طاہر بتایا۔ درمختار میں ہے۔ "الدخان والبخار من المتنجس جمع من دخان النجاسة فهو طاهر" ان تقریرات سے منصف مزاج وسیع فکر کو بخوبی ثابت ہو گیا کہ حقہ کا پانی طاہر ہے۔ رہا یہ جاہلانہ شبہ کہ پاک ہے تو پیتے کیوں نہیں۔ ریتھ بھی تو پاک ہے پھر کیوں نہیں کھاتے۔ تھوک بھی پاک ہے پھر کیوں نہیں پیتے۔ اجابت و پیشاب بھی تو پاک ہیں پھر کیا یہ کہے گا؟ جب پاک چیزیں حرام تک ہوتی ہیں تو طبعاً مکروہ یا ناپسند ہونا کیا دشوار ہے۔ یہ تمہارے دلائل تھے اب اسے ناپاک کہنے والے بھی تو بتائیں کہ کس آیت سے کہتے ہیں یا حدیث سے یا کتاب سے اور جب کہیں سے نہیں تو یہ شریعت پر افترا ہوگا یا نہیں؟ شریعت پر افترا سے مسلمانوں کو بچنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت و توفیق بخشے آمین۔ رہا اس کا مظہر ہونا اس کا مدار مائے مطلق پر ہے کہ مائے مطلق سے وضو غسل جائز ہیں مقید سے نہیں۔ "ماء هو مصرح في الفتوى" فقہاء پہلے ہم مطلق کی تعریف بیان کریں جس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ مطلق ہے یا مقید۔ مطلق کی جامع مانع تعریف جو جزئیات منصوصہ سے متقاطف نہ ہو وہ ہے جو رسالہ انوار النور النور میں سیدی و مستدی و مستعانی مجدد مائۃ حاضرہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے فرمائی کہ مطلق وہ پانی ہے کہ اپنی رقت طبعی پر باقی رہے اور اس کے ساتھ کوئی ایسی شے نہ ملائی گئی ہو جو اس سے مقدار میں زائد یا مساوی ہے اور ایسی شے کو اس کے ساتھ ملنا کہ جزء دیگر مقصود کے لئے ہو جائے جس سے پانی کا نام بدل جائے۔ شربت یا لسی یا خیار یا روشنائی وغیرہ کہ پانی اور اس کے تمام فروع و مباحث کو دو شعر میں جمع فرمایا۔

مطلق آبے ست کہ بر رقت طبعی خود است

نہ دود عزج دگر چیز مساوی یا بیش
نہ تغلبے کہ بہ ترکیب شود چیز دگر
کہ پود ز آب جدا در قلب و مقصد خویش

زیادتی اطمینان کے لئے قدوری کے متعلق بعض عبارات نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان سے مدعا کے سمجھنے میں آسانی ہوگی۔ پہلی قید رقت طبعی کا باقی رہنا علیہ علی الرحیلی میں ہے۔

اَلْمَاءُ الْمُطْلَقُ مَا بَقِيَ عَلَى اَصْلِ خِلْقَتِهٖ مِنَ الرِّقَّةِ وَ السَّيَلَانِ فَلَوِ اخْتَلَطَ بِهٖ طَاهِرٌ اَوْجَبَ غَلَظَهٗ صَارَ مُقَيَّدًا

فتاوی امام قاضی خان النفس کا شی خان میں ہے۔

لَوْوَقَعَ الثَّلْجُ فِي الْمَاءِ وَصَارَ ثَخِيْنًا غَلِيْظًا لَا يَجُوْزُبِهِ الْوُضُوْءُلِاَنَّهٗ بِمَنْزِلَةِ الْجَمْدِ وَاِنْ لَمْ يَصِرْ ثَخِيْنًا جَازَ.

تاتارخانیہ و فتاوی قاضی خان میں ہے۔

لَوْبَلَّ الْخُبْزَ بِالْمَاءِ وَ بَقِيَ رَقِيْقًا جَازَبِهِ الْوُضُوْءُ

تاتارخانیہ میں ہے۔

مَاءُ صَابُوْنٍ وَ حِرْضٍ اِنْ بَقِيَتْ رِقَّتُهٗ وَ لَطَافَتُهٗ جَازَ التَّوَضُّؤُ بِهٖ

محقق علی الاطلاق امام ابن ہمام فتح القدیر میں فرماتے ہیں۔

فِي الْيَنَابِيْعِ لَوْ نَقَعَ لَعْصُصٌ وَالْبَاقِلَاءُ وَتَغَيَّرَ لَوْنُهٗ وَ طَعْمُهٗ وَ رِيْحُهٗ يَجُوْزُ التَّوَضِّي بِهٖ فَاِنْ طُبِخَ فَاِنْ كَانَ اِذَا بَرَدَ ثَخُنَ لَا يَجُوْزُ الْوُضُوْءُبِهٖ اَوْ لَمْ يَثْخُنْ وَرِقَّةُ الْمَاءِ بَاقِيَةٌ جَازَ.

تاتارخانیہ میں ہے۔

لَا بَاْسَ بِمَاءِ السِّيْلِ مُخْتَلِطًا بِالطِّيْنِ اِنْ كَانَتْ رِقَّةُ الْمَاءِ غَالِبَةً فَاِنْ كَانَ الطِّيْنُ غَالِبًا فَلَا

جامع امام فقہ العلماء میں ہے۔ لَوْ تَغَيَّرَ الْمَاءُ بِالطِّيْنِ اَوْ بِالتُّرَابِ يَجُوْزُ الْوُضُوْءُ بِهٖ

منیہ میں ہے۔

يَجُوْزُ الطَّهَارَةُ بِمَاءٍ خَالَطَهٗ شَيْءٌ طَاهِرٌ فَغَيَّرَ اَحَدَ اَوْصَافِهٖ كَمَاءِ الْمَدِّ وَالْمَاءِ الَّذِيْ اخْتَلَطَ بِهِ الزَّعْفَرَانُ بِشَرْطِ اَنْ يَكُوْنَ الْعَلَقَةُ لِلْمَاءِ مِنْ حَيْثُ الْاَجْزَاءِ وَلَمْ يَزُلْ عَنْهُ اِسْمُ الْمَاءِ وَ اَنْ يَكُوْنَ رَقِيْقًا بَعْدَ فَحْكُمُهٗ حُكْمُ الْمَاءِ الْمُطْلَقِ.

فتاوی امام فرغانی حجۃ تاتارخانیہ میں ہے۔

مَاءُ الصَّابُوْنِ لَوْ رَقِيْقًا يُسِيْلُ عَلَى الْعُضْوِ يَجُوْزُ الْوُضُوْءُ بِهٖ وَ كَذَا لَوْ اَغْلَى بِالْاُشْنَانِ وَ اِنْ ثَخُنَ لَا كَمَا فِي الْبَزَّازِيَّةِ

بالجملہ یہی چند عبارات حکم مسئلہ معلوم کرنے کے لئے کافی ہیں اور اس کی نظیریں کتب فقہ میں بکثرت مذکور ہیں کہ بعد زوال رقت وسیلان کامل وضو مسلوب نہ رہا۔ قید دوم اس کے ساتھ کسی ایسی شے کا خلط نہ ہو کہ مقدار میں زائد یا مساوی ہے مثلاً عرق گاؤزبان یا کیوڑا گلاب یہ مشک وغیرہ جن میں نہ تو شیوع ہو نہ یہ محسوس ہوتا ہو اگر پانی میں ملیں تو جب تک پانی مقدار میں زائد ہے وضو جائز ورنہ نہیں۔ بحر الرائق میں ہے۔

اِنْ كَانَ مَائِعًا مُوَافِقًا لِلْمَاءِ فِي الْاَوْصَافِ الثَّلٰثَةِ كَالْمَاءِ الَّذِيْ يُؤْخَذُ بِالتَّقْطِيْرِ مِنْ لِسَانِ الثَّوْرِ وَمَاءِ الْوَرْدِ الَّذِيْ انْقَطَعَتْ رَائِحَتُهٗ اِذَا اخْتَلَطَ فَالْعِبْرَةُ لِلْاَجْزَاءِ فَاِنْ كَانَ الْمَاءُ الْمُطْلَقُ اَكْثَرَ جَازَ الْوُضُوْءُ بِالْكُلِّ وَاِنْ كَانَ مَغْلُوْبًا لَا يَجُوْزُ وَاِنِ اسْتَوَيَا بِاَنْ لَمْ يُدْرَ اَكْثَرُ فِيْ ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ وَفِي الْبَدَائِعِ قَالُوْا حُكْمُهٗ حُكْمُ الْمَاءِ الْمَغْلُوْبِ اِحْتِيَاطًا.

درمختار میں ہے۔

لَوْ (كَانَ لَهُ)اَحَدُ (مَائِعَيْنِ فَلَوْ مُبَايِنًا لَا وَصَافِهِ فَغَيْرَا اَكْثَرُهَا اَوْ مُوَافِقًا كَلَبَنٍ فَبِاَحَدِهِمَا اَوْ مُمَاثِلًا كَمُسْتَعْمَلٍ فَبِالْاَجْزَاءِ فَاِنِ الْمُطْلَقُ اَكْثَرُ مِنَ النِّصْفِ جَازَ التَّطْهِيْرُ بِالْكُلِّ وَاِلَّا لَا.

ہندیہ میں ہے۔

وَاِنْ كَانَ لَا يُخَالِفُهٗ فِيْهَا تُعْتَبَرُ فِي الْاَجْزَاءِ وَاِنِ اسْتَوَيَا فِي الْاَجْزَاءِ لَمْ يُدْرَ فِيْ ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ قَالُوْا حُكْمُهٗ حُكْمُ الْمَاءِ الْمَغْلُوْبِ اِحْتِيَاطًا هٰكَذَا فِي الْبَدَائِعِ

قید موم یعنی شے بیلی ہو کہ اس کے ساتھ حل کرنے دیگر مقصود کے لئے ہو جائے جس سے پانی کے بہہ لینے کو اوہام ہو جائے خواہ کسی چیز کو ملا، اس میں پکایا ہو جیسے پتی شوربا کہ اب پانی نہ رہا بخت قدوری و ہدایہ و غایہ غیر ہا سب کتب میں ہے۔ لَا يَجُوْزُ بِالْعَرَقِ: بحرالرائق میں ہے۔ لَا هُوَ قَوْلُهٗ بِمَاءٍ فَغَيْرُ بِالطَّبْخِ بِمَا لَا يَقْصُدُ التَّنْظِيْفَ كَمَاءِ الْعَرَقِ وَالْفَالُوْذَجِ لِاَنَّهٗ لَيْسَ بِمَاءٍ مُطْلَقٍ یا پانی نہ ہو جیسے شکنجبی شربت ہدایہ غیر ہا میں ہے۔ لَا يَجُوْزُ بِالْاَشْرِبَةِ اس پر عنایہ غایہ میں ہے۔ اِنْ اَرَادَ بِالْاَشْرِبَةِ الْحُلْوَ الْمَغْلُوْطَ بِالْمَاءِ كَالتَّمْرِ وَ الزَّبِيْبِ الْمَغْلُوْطِ بِهٖ كَانَتْ لِلْمَاءِ الَّذِيْ غَلَبَ عَلَيْهِ غَيْرُهٗ مجمع الانہر میں ہے۔ قَالَ صَاحِبُ الْفَرَائِدِ الْمُرَادُ مِنَ الْاَشْرِبَةِ الْحُلْوَ الْمَغْلُوْطَ بِالْمَاءِ كَالتَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ یعنی جس سے تحلیف یعنی میل کانا مقصود ہے۔ پانی پاک کر طبخ دیا تو جب تک اس پانی کی رقت وسیلان نہ جائے کامل وضو ہے اس کے متعلق فتح القدیر و فتاوی غانیہ و فتاوی امام شیخ الاسلام زوی قہستانی کے نصوص اوپر گزر چکے ہیں۔

اَمَّا لَوْ كَانَتِ النَّظَافَةُ تَقْصُدُ بِهِ كَالسِّدْرِ وَ الْاُشْنَانِ وَ الصَّابُوْنِ يُطْبَخُ بِهٖ فَاِنَّهٗ يَتَوَضَّأُ بِهٖ اِلَّا اِذَا خَرَجَ الْمَاءُ عَنْ طَبْعِهٖ مِنَ الرِّقَّةِ وَ السَّيَلَانِ.

ہندیہ میں ہے۔ وَاِنْ طُبِخَ فِي الْمَاءِ مَاءٌ مَا يُقْصَدُ بِهِ الْمُبَالَغَةُ فِي النَّظَافَةِ كَالْاُشْنَانِ وَ الصَّابُوْنِ جَازَ الْوُضُوْءُ بِالْاِجْمَاعِ اِلَّا اِذَا صَارَا نَجِسًا فَلَا يَجُوْزُ هٰكَذَا فِي مُحِيْطِ السَّرَخْسِيِّ

یونہی اگر پانی میں زعفران یا پرانا اتنی گاڑی کہ کپڑا رنگنے کے کامل ہو جائے اس سے وضو جائز نہیں اگر چہ رقت وسیلان پانی ہو کہ اب بھی پانی کہلائے گا۔ صبغ و رنگ کہا جائے گا۔ ردالمحتار میں ہے۔

وَمِثْلُهُ الزَّعْفَرَانُ اِذَا خَالَطَ الْمَاءَ وَصَارَ يَغْلِبُ بِهٖ فَلَيْسَ بِمَاءٍ مُطْلَقٍ مِنْ غَيْرِ نَظَرٍ اِلَى الثَّخَانَةِ منیہ میں ہے۔ لَا يَجُوْزُ بِالْمَاءِ الْمُقَيَّدِ كَمَاءِ الزَّعْفَرَانِ، وَقَالَ فِي الْحِلْيَةِ مَحْمُوْلٌ عَلٰى مَا اِذَا كَانَ الزَّعْفَرَانُ غَالِبًا ہندیہ میں ہے۔ وَاِنْ غَلَبَتِ الْحُمْرَةُ وَصَارَ مُتَمَاسِكًا لَا يَجُوْزُ الْوُضُوْءُ كَذَا فِيْ فَتَاوٰى قَاضِيْخَان اور اگر رنگ کے کامل نہ ہو تو وضو جائز ہے۔ صغیری میں ہے۔

اَلْقَلِيْلُ مِنَ الزَّعْفَرَانِ يُغَيِّرُ الْاَوْصَافَ الثَّلٰثَةَ مَعَ كَوْنِهٖ رَقِيْقًا فَيَجُوْزُ الْوُضُوْءُ وَالْغُسْلُ بِهٖ

ہندیہ میں ہے۔

اَلْوَشْيُ بِمَاءِ الزَّعْفَرَانِ وَالزَّوْجِ وَالْعُصْفُرِ يَجُوْزُ اِنْ كَانَ رَقِيْقًا وَالْمَاءُ غَالِبٌ

یونہی پانی میں کپڑی مازو وغیرہا اتنے ڈالے کہ گھنے کے قابل ہو جائے اس سے وضو جائز نہیں کہ اب وہ پانی نہیں روشنائی ہے جنیس پھر بحرالرائق پھر ہندیہ درمختار میں ہے۔

وَكَذَا اِذَا طُرِحَ فِيْهِ زَاجٌ اَوْعُفْصٌ وَصَارَ يُنْقَشُ بِهٖ لِزَوَالِ اسْمِ الْمَاءِ عَنْهُ

اور اگر لکھنے کے قابل نہ ہوتو وضو جائز ہے۔ اگر چہ رنگ سیاہ ہو جائے کہ ابھی نام نہ بدلا۔ ہندیہ میں ہے۔ اِذَا طُرِحَ الزَّاجُ اَوِ الْعُفْصُ فِي الْمَاءِ جَازَ الْوُضُوْءُ بِهٖ اِنْ كَانَ لَا يُنْقَشُ اِذَا كُتِبَ كَذَا فِي الْبَحْرِ نَا قِلًا عَنِ الْمُحِيْطِ

فتاوٰی نا تارخانیہ میں ہے۔ اِذَا طُرِحَ الزَّاجُ فِي الْمَاءِ حَتّٰى اسْوَدَّ لٰكِنْ لَمْ تَذْهَبْ رِقَّتُهٗ جَازَ بِهِ الْوُضُوْءُ

علیہ میں ہے۔ صَرَّحَ فِي الْمُحِيْطِ بِاَنَّ مِنَ التَّفْرِيْعِ عَلَى اعْتِبَارِ الْغَلَبَةِ بِالْاَجْزَاءِ قَوْلَ الْبَحْرَانِيِّ اِذَا طُرِحَ الزَّاجُ اَوِ الْعُفْصُ فِي الْمَاءِ جَازَ الْوُضُوْءُ بِهٖ اِنْ كَانَ لَا يُنْقَشُ اِذَا كُتِبَ فَاِنْ نَقَشَ لَا يَجُوْزُ وَالْمَاءُ هُوَ الْمَغْلُوْبُ

یونہی پانی میں چنے یا ابالا اور نلد بھگویا کپڑ گچ مٹی چوا مل گیا جب تک رقت باقی ہے وضو جائز ہے ورنہ نہیں ان سب کے تجزیات خامہ کتب مذہب میں مذکور ہیں جامع امام فقہ اعلماء میں ہے۔

تَغَيُّرُ الْمَاءِ الْمُطْلَقِ بِالطِّيْنِ اَوْ بِالتُّرَابِ اَوْ بِالْحَصٰى اَوْ بِالنُّوْرَةِ اَوْ بُزُوْعِ الْاَوْرَاقِ اَوِ الثِّمَارِ فِيْهِ اَوْ بِطُوْلِ الْمُكْثِ يَجُوْزُ الْوُضُوْءُ بِهٖ لِاَنَّهٗ لَمْ يَزُلْ عَنْهُ اسْمُ الْمَاءِ وَبَقِيَ مَعْنَاهُ

اپنا تعریف سائے مطلق اور ان تمام تجزیات سے بخوبی روشن ہو گیا ہے کہ مطلقاً تغیر اوصاف پانی کے سلب کرنے کو کافی نہیں تاوقتیکہ پانی کا نام نہ بدلے۔ جس پانی میں چنے بھیگے یا زعفران کی تھوڑی مقدار بگھولی یا مازو وغیرہا اتنے ڈالے کہ گھنے کے قابل نہ ہو یا اسی قسم کے تجزیات جن میں جواز وضو کتب فقہ میں مصرح ہے یہ ان پانیوں کے اوصاف نہ بدلے تو اگر مطلقاً تغیر اوصاف پانی کو سلب کر دیتا تو ان سے وضو جائز ہونے کی کوئی صورت بھی اب اس کے بعض اور تجزیات نقل کرتے ہیں کہ اوصاف تینوں متغیر ہو گئے اور وضو جائز۔ کوئیں میں رسی لگی رہی جس سے اس کا رنگ مزہ بو تینوں وصف بدل جائیں اس سے وضو جائز۔ یہ فتاوٰی امام شیخ الاسلام مغزی تمرتاشی میں ہے۔

سُئِلَ عَنِ الْوُضُوْءِ وَالْاِغْتِسَالِ بِمَاءٍ تَغَيَّرَ لَوْنُهٗ وَطَعْمُهٗ وَرِيْحُهٗ بِحَبْلِهِ الْمُعَلَّقِ عَلَيْهِ الْاِخْرَاجُ الْمَاءَ فَهَلْ يَجُوْزُ اَمْ لَا اَجَابَ يَجُوْزُ عِنْدَ جُمْهُوْرِ اَصْحَابِنَا اِذَا مُلِئَ قَطْعًا

موسم خزاں میں بکثرت پتے پانی میں گر کے اس کے اوصاف ثلثہ کو متغیر کر دیا۔ اگر چہ رنگ تمامًا غالب ہو گیا کہ ہاتھ میں لینے سے بھی محسوس ہوتا ہوا گر رقت باقی ہے صحیح مذہب میں وضو جائز ہے سراج وہاج وفتاوٰی ماتن خیریہ جوہرہ نیرہ وفتاوٰی امام مغزی تمرتاشی میں ہے۔

فَاِنْ تَغَيَّرَتْ اَوْصَافُهُ الثَّلٰثَةُ بِوُقُوْعِ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ فِيْهِ وَقْتَ الْخَرِيْفِ فَاِنَّهٗ يَجُوْزُ بِهِ الْوُضُوْءُ عِنْدَ عَامَّةِ اَصْحَابِنَا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

نیز فتاوٰی امام مغزی میں بھی شرح تقدوری سے ہے۔

لَوْ غَيْرُ الْاَوْصَافِ الثَّلٰثَةِ بِالْاَوْرَاقِ وَلَمْ يَسْلُبِ اسْمَ الْمَاءِ عَنْهُ وَلَا مَعْنَاهُ عَنْهُ فَاِنَّهُ يَجُوْزُ الْوُضُوْءُ بِهٖ

علیہ علیہ الرحمہ و مکحول و ردالمحتار میں ہے۔

اَلْمَنْقُوْلُ عَنِ الْاَسَاتِذَةِ اَنَّهٗ يَجُوْزُ حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَوْرَاقَ الْاَشْجَارِ وَقَعَ الْعَرِيْقُ نَفَعَ فِي الْعِبَاضِ فَيَتَغَيَّرُ مَاؤُهَا مِنْ حَيْثُ اللَّوْنُ وَالطَّعْمُ وَالرَّائِحَةُ ثُمَّ انَّهُمْ يَتَوَضَّئُوْنَ مِنْهَا مِنْ غَيْرِ نَكِيْرٍ

ودرمختار میں ہے۔ وَاِنْ غَيَّرَ كُلَّ اَوْصَافِهِ فِي الْاَصَحِّ اِنْ بَقِيَتْ رِقَّتُهُ اى اسْمُهُ

ردالمحتار میں زیرِ قول فی الاصح فرمایا۔ مُقَابِلُهُ مَا قِيْلَ اَنَّهُ اِنْ طَهَرَ لَوْنُ الْاَوْرَاقِ فِي الْكَفِّ لَا يَتَوَضَّأُ بِهٖ لِكَوْنِهِ يُشْرَبُ وَالظَّهِيْرُ بِالْكَفِّ اِشَارَةٌ اِلٰى كَثْرَةِ التَّغَيُّرِ لِاَنَّ الْمَاءَ قَدْ يُرٰى فِي مَحَلِّهٖ مُتَغَيِّرًا لَوْنُهٗ لٰكِنْ لَوْ رُفِعَ مِنْهُ شَخْصٌ فِي كَفِّهٖ لَا يَرَاهُ مُتَغَيِّرًا فَتَاَمَّلْ

پانی میں کھجور یں ڈالی گئیں کہ پانی میں شیرینی آگئی مگر نہ کو پہنچا بالاتفاق اس سے وضو جائز ہے۔ حلیہ و تبیین و ہندیہ میں ہے۔

اَلْمَاءُ الَّذِيْ اُلْقِيَ فِيْهِ تَمْيِرَاتٌ فَصَارَ حُلْوًا وَلَمْ يَزُلْ عَنْهُ اسْمُ الْمَاءِ وَهُوَ رَقِيْقٌ يَجُوْزُ بِهِ الْوُضُوْءُ بِلَا خَوْفٍ بَيْنَ اَصْحَابِنَا

ان عبارات جلیلہ فقہائے کرام رحمہم اللہ علام سے واضح ہو گیا کہ یہ مخلوط تغیر اوصاف مانع وضو نہیں ہوتا تا وقتیکہ شے دیگر مقصود بگڑ کے لئے ہو کہ عام آب نہ رہ جائے۔ اب مسئلہ ثابت ہوا میں اگر حقہ کو آب مستعمل یا کسی چیز سے تازہ کیا کہ قابل وضو نہ رہی مثلاً گلاب یا عرق گاؤزبان یا عرق بادیان تو یہ سب تو پہلے ہی سے قابل وضو استعمال تھے اس میں حقہ کا کیا قصور، اس سے ہم نے وضو جائز بتایا۔ کلام اس میں ہے کہ پہلے ہی سے قابل وضو تھا اور حقہ کی وجہ سے اگرچہ متغیر ہو گیا وہی حکم سابق رکھتا ہے اب اگر تازہ کرنے کے بعد ایک ہی چلم پیا گیا۔

تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اوصاف کا تغیر بالکل محسوس نہیں ہوتا اس سے جواز وضو میں کیا کلام ہو سکتا ہے اور جہاں تغیر ہوا، اگرچہ سب اوصاف کا مگر جب تک رقت باقی ہے حکم نصوص ائمہ وعلمائے مذہب کسی خلی کو کلام نہ ہونا چاہیے کہ مائے مطلق کی تعریف اس پر صادق ہے کہ رقت باقی اور کسی ایسی شے کا خلط بھی نہ ہو جو مقدار میں زائد ہو نے شے دیگر مقصود بگڑ کے لئے ہو کہ عام آب متغیر ہوا کہ یہ شخص اس کو پانی ہی کہتا ہے معترض بھی تو یہی کہہ رہے ہیں کہ حقہ کا پانی پاک کر دیا تحریر الاصابہ و ردالمحتار میں ہے۔

يَجُوْزُ بِمَاءٍ خَالَطَهُ طَاهِرٌ جَامِدٌ مُطْلَقًا كَفَهْوَةٍ وَوَرَقِ شَجَرٍ وَاِنْ غَيَّرَ كُلَّ اَوْصَافِهٖ فِي الْاَصَحِّ اِنْ بَقِيَتْ رِقَّتُهُ اى اسْمُهُ

غرر میں ہے۔ يَجُوْزُ وَاِنْ غَيَّرَ اَوْصَافَهُ جَامِدٌ كَدُهْنٍ وَوَرَقٍ فِي الْاَصَحِّ

نورالایضاح میں ہے۔ لَا يَضُرُّ تَغَيُّرُ اَوْصَافِهٖ كُلِّهَا بِجَامِدٍ كَزَعْفَرَانٍ

رہا یہ کہ اس کا حقہ حقہ کی طرف اضافت کر کے بولا ہے اس سے اس پانی کا مقید ہونا لازم نہیں جیسے گھڑے کا پانی، دیگ کا پانی یہ اضافت اضافت تعریف ہے نہ تقیید جیسے "ماء البحر، ماء الجرار، وزعفران"

تبیین میں ہے۔ اِضَافَةُ الزَّعْفَرَانِ وَنَحْوِهٖ لِلتَّعْرِيْفِ كَاِضَافَةِ الْبِئْرِ

علیہ علی الرملی میں ہے۔ اِضَافَةُ الْوَادِي وَالْعَيْنِ اِضَافَةُ تَعْرِيْفٍ لَا تَقْيِيْدٌ لِاَنَّهٗ تَعْرِفُ مَاهِيَةُ بِدُوْنِ هٰذِهِ الْاِضَافَةِ

اگر یہ خیال ہو کہ اس میں بو ہوتی ہے اس وجہ سے ناجائز ہو تو واؤ مطلقاً یہ حکم کہ حقہ کے پانی میں بو ہوتی ہے غلط ہے بنا بر آب مقطر وعقیدہ پر ہے خوشبو ہو کیا دخل زعفران اگر پانی میں اتنا ڈالا کہ رنگ کے قابل ہو گیا اس سے وضو ناجائز ہے اگرچہ خوشبو رکھتا ہے۔ گلاب خوشبو رکھتا ہے مگر عامہ کتبِ مذہب میں ہے کہ گلاب سے وضو ناجائز ہدایہ وفتاویٰ ہندیہ میں ہے۔ "کذا فی الورد"۔

ہدیہ وغیرہ میں ہے۔ لَا یَجُوْزُ الطَّھَارَۃُ بِالْحُکْمِیَّۃِ بِمَاءِ الْوَرْدِ وَسَائِرِ الْاَزْھَارِ

پتے پانی میں گرے کہ اوصاف ستہ میں تغیر آگیا تو اس میں کیا بو ہوگی اور منصوص مذہب ہے کہ اس پانی سے وضو جائز۔ ری کنوئیں میں لگتی رہی اور پانی کے اوصاف ستہ جوں کے توں رہے اس کا جز سڑ سن چکے کہ امام شیخ الاسلام فرزی تمرتاشی فرماتے ہیں کہ وضو جائز، کوا رہا پانی میں پڑ گیا جس سے اس میں سخت بو آگئی اگر گلا جانا ہو تو وضو جائز ہے۔

فتاویٰ زیدیہ میں ہے۔ سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ الْمُتَغَیِّرِ رِیْحُہٗ بِالْقُطْرَانِ یَجُوْزُ الْوُضُوْءُ مِنْہُ اَمْ لَا اَجَابَ نَعَمْ یَجُوْزُ ثَالِثًا

متعدد کتابوں کی تصریحیں ذکر کی گئیں کہ صرف اوصاف ستہ مانع جواز وضو نہیں کسی نے اس کو خوشبو یا بو سے مقید نہ کیا لہٰذا حکم مطابق ہے وللہ الحمد تو جب ان براہین لائحہ سے ثابت ہوا کہ یہ پانی طاہر ومطہر ہے تو مثلاً کسی نے موزہ پر ہاتھ دھو لئے تھے اور پاؤں پانی تھا کہ پانی ختم ہو گیا اور وہاں دوسرا پانی نہیں کہ وضو کی تکمیل کرے اور اس کے پاس حقہ میں استعمالی پانی موجود ہے کہ پاؤں دھونے کو کفایت کرے یا اس کے پاس دوسرا پانی بالکل نہیں ہے اور حقہ کا پانی عضا کے وضو کو کافی ہے تو یہ دوسرے پانی نہ ہونے کے تیمم کا حکم ہرگز نہیں دیا جا سکتا کہ اللہ ﷻ ارشاد فرماتا ہے۔

فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا (پ۵، المائدۃ ۶)

پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی پر تیمم کرو اور اس کے پاس پانی تو موجود ہے اب معترضین ہی بتائیں کہ اگر وہ پانی پاتے ہوئے اس سے تکمیل وضو نہ کرے اور تیمم کر لے تو اس نے حکم الٰہی کا خلاف کیا یا نہیں اس کا تیمم باطل ہوا یا نہیں ضرور اس نے حکم الٰہی کا خلاف کیا اور ضرور اس کا تیمم باطل ہوا البتہ اگر وقت ختم ہونے میں عرصہ ہو اور اس پانی میں بو آگئی تھی، تو اتنا وقفہ لازم ہوگا کہ بو زائل ہو جائے کہ حالت نماز میں عضا سے بو آنا مکروہ ہے اور اس حالت میں مسجد میں جانے کی اجازت نہ ہوئی کہ بو کے ساتھ مسجد میں جانا حرام ہے کہ یہ بدبو، پیازی کی نسبت حدیث میں ارشاد ہوا

مَنْ اَکَلَ مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ الْمُنْتِنَۃِ فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلٰئِکَۃَ تَتَاذّٰی مِمَّا یَتَاذّٰی بِہِ الْاِنْسُ

جو اس درخت بدبو دار سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کہ فرشتگان الٰہی جن سے اذیت پاتے ہیں جس چیز سے آدمی کو اذیت پہنچتی ہو۔ رواہ البخاری ومسلم عن جابر رضی اللہ عنہ۔ ارشاد ہوا وَاِنْ یَّمُرَّ فِیْہِ بِلَحْمٍ نِیْءٍ فِی مَسْجِدِ میں کچا گوشت لے کر کوئی گزرے۔ درمختار میں ہے۔ وَاَکَلَ ثُوْمًا اس پر ردالمحتار میں فرمایا۔

اَیْ کَبَصَلٍ وَنَحْوِہٖ مِمَّا لَہٗ رَائِحَۃٌ کَرِیْھَۃٌ لِلْحَدِیْثِ الصَّحِیْحِ فِی النَّھْیِ عَنْ قُرْبَانِ اٰکِلِ الثُّوْمِ وَالْبَصَلِ اسی وجہ سے مٹی کا تیل اور وہ دیا سلائیاں جو جلتے وقت بدبو دیتی ہیں مسجد میں لانا حرام ہے۔ ردالمحتار میں ہے۔

قَالَ الْاِمَامُ الْعَیْنِیُّ فِی شَرْحِہٖ عَلٰی صَحِیْحِ الْبُخَارِیِّ قُلْتُ عِلَّۃُ النَّھْیِ اَذَی الْمَلٰئِکَۃِ وَاَذَی الْمُسْلِمِیْنَ وَلَا یَخُصُّ بِمَسْجِدِہٖ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ بَلِ الْکُلُّ سَوَاءٌ لِرِوَایَۃِ مَسَاجِدِنَا بِالْجَمْعِ حَلَافًا لِمَنْ شَذَّ وَیُلْحَقُ بِمَا نَصَّ عَلَیْہِ فِی الْحَدِیْثِ کُلُّ مَالَہٗ رَائِحَۃٌ کَرِیْھَۃٌ مِمَّا کَوَلَّا اَوْ غَیْرِہٖ وَاِنَّمَا خَصَّ الثُّوْمَ ھٰھُنَا

بالذکر وفی غیرہ ایضا بالفصل والکرامۃ لکثرت اکلھم لھا وکذلک الحق بعضھم بذالک من بقیہ بحر اوبہ جرح لہ زیلعی وکذلک القصاب والسماک والحدوم والابرش اولی بالالحاق اھ وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین واللہ سبحنہ وتعالی اعلم وحلمہ جل مجدہ اتم واحکم

کتبہ ابوالعلی امجد علی الاعظمی القادری

عفی عنہما النبی الامی

صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

محمد امجد علی اعظمی رضوی

WWW.NAFSEISLAM.COM

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

نماز کا بیان

ایمان وصحیح عقائد مطابق مذہب اہلسنت کے بعد نماز تمام فرائض میں نہایت اہم و اعظم ہے۔ قرآن مجید و احادیث نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اس کی اہمیت سے مالا مال ہیں جابجا اس کی تاکید آئی اور اس کے تارکین پر وعید فرمائی چند آیتیں اور حدیثیں ذکر کی جاتی ہیں کہ مسلمان اپنے رب عزوجل اور پیارے نبی ﷺ کے ارشادات سنیں اور اس کی توفیق سے ان پر عمل کریں اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (پ۱ البقرہ ۲،۳)

اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں خرچ کریں

(ترجمہ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے: اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ (پ۱ البقرہ ۴۳)

نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو یعنی مسلمانوں کے ساتھ کہ رکوع ہماری ہی شریعت میں ہے یہودیوں کی طرح نہ کرو۔ (ترجمہ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ (پ۲ البقرہ ۲۳۸)

نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور کھڑے رہو اللہ کے حضور ادب سے (ترجمہ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ (پ۱ البقرہ ۴۵)

بیشک نماز بھاری ہے مگر ان پر (نہیں) جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں (ترجمہ کنزالایمان)

نماز چھوڑنے کا سخت ہونا کہ جہنم کے قعر کو پہنچنے والوں کو فرماتا ہے

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ (پ۳۰ الماعون ۴،۵)

تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں (ترجمہ کنزالایمان) جہنم میں ایک وادی ہے جس کی تہ تک پہنچنے سے جہنم بھی پناہ مانگتا ہے اس کا نام ویل ہے۔ قصداً نماز قضا کرنے والے اس کے مستحق ہیں۔

اور فرماتا ہے

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا (پ۱۶ مریم ۵۹)

تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ نالائق آئے جنہوں نے نمازیں کھوئیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب دوزخ میں پٹی کا جنگل پائیں گے (ترجمہ کنزالایمان) پٹی جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے اس میں ایک کنواں ہے جس کا نام ہبوب ہے جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے اللہ عزوجل اس کنویں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ بھڑکتا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا (پ۱۵ بنی اسرائیل ۹۷)

جب کبھی بچھنے پر آئے گی تم سے اور زیادہ بگڑ جائیں گے (ترجمہ کنز الایمان)

یہ کتنوں ان بے نمازیوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سودخوروں اور ماں باپ کو ایذا دینے والوں کے لئے ہے۔ نماز کی اہمیت کا اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ اللہ ﷻ نے سب احکام اپنے حبیب ﷺ کو زمین پر بھیجے جب نماز فرض کرنی منظور ہوئی حضور ﷺ کو اپنے پاس عرش عظیم پر بلا کر سے فرض کیا اور شب سراء میں یہ تحفہ دیا۔

احادیث۔

حدیث ۱..... صحیح بخاری و مسلم ابن عمر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس امر کی شہادت دینا کہ اللہ ﷻ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور رسول ﷺ ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور حج کرنا اور ماہ رمضان کا روزہ رکھنا۔

حدیث ۲..... امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ ہم میں راوی کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال یا وہ عمل ارشاد ہو کہ مجھے جنت میں لے جائے اور جہنم سے بچائے فرمایا اللہ ﷻ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دے اور رمضان کا روزہ رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ اسلام کا ستون نماز ہے۔

حدیث ۳..... صحیح مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانچ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک ان تمام گناہوں کو مٹا دیتے ہیں جو ان کے درمیان ہوں جب کہ کبائر سے بچا جائے۔

حدیث ۴..... صحیحین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تو کسی کے دروازہ پر نہر ہو وہ اس میں ہر روز پانچ بار غسل کرے کیا اس کے بعد بدن پر میل رہ جائے گا؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے کہ اللہ ﷻ ان کے سبب خطاؤں کو محو فرما دیتا ہے۔

حدیث ۵..... صحیحین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی کہ ایک صاحب سے ایک گناہ صادر ہوا حاضر ہو کر عرض کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی: اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِیْنَ ۝ (پ۱۲، ھود ۱۱۴)

نماز قائم کرو دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصہ میں بے شک نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ خاص میرے لئے ہے فرمایا نہیں سب امت کے لئے

حدیث ۶..... صحیح بخاری و مسلم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اعمال میں اللہ ﷻ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کیا ہے فرمایا وقت کے اندر نماز۔ میں نے عرض کی پھر کیا۔ فرمایا ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا میں نے عرض کی پھر کیا۔ فرمایا ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا میں نے عرض کی پھر کیا فرمایا "راہ خدا میں جہاد"۔

حدیث ۷..... بقی رحمۃ اللہ علیہ حضرت صحر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ ایک صاحب نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اسلام میں سب سے زیادہ اللہ ﷻ کے نزدیک محبوب کیا ہے فرمایا وقت میں نماز پڑھنا اور جس نے نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں۔ نماز دین کا ستون ہے۔

حدیث ۸..... ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ بطریق عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہم سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب تمہارے بچے سات برس کے ہوں تو انہیں نماز کا حکم دو اور جب دس برس کے ہو جائیں تو مار کے پڑھاؤ۔

حدیث ۹..... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی ﷺ بازاروں میں باہر تشریف لے گئے۔ پنڈلی کا زنانہ بقاعدہ ٹہنیاں پکڑ لیں چلنے گرنے لگے فرمایا اے ابوذر رضی اللہ عنہ! میں نے عرض کی ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا مسلمان بندہ اللہ ﷻ کے لئے

نماز پڑھتا ہے تو اس سے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے اس درخت سے یہ پتے۔

حدیث ۱۰.....صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے گھر میں طہارت (وضو وغسل) کر کے فرض ادا کرنے کے لئے مسجد کو جاتا ہے تو ایک قدم پر ایک گناہ محو ہوتا ہے دوسرے پر ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔

حدیث ۱۱.....امام احمد رحمۃ اللہ علیہ بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو دو رکعت نماز پڑھے اور ان میں سہو نہ کرے تو جو کچھ پیشتر اس کے گناہ ہوئے ہیں اللہ ﷻ معاف فرما دیتا ہے یعنی صغائر۔

حدیث ۱۲.....طبرانی میں ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا بندہ جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے اس کے لئے جنتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کے اور پروردگار کے درمیان حجاب ہٹا دیئے جاتے ہیں اور جو حوریں اس کا استقبال کرتی ہیں جب تک نماز سے نہ پھرے۔

حدیث ۱۳.....طبرانی اوسط میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے قیامت کے دن بندے سے نماز کا حساب لیا جائے گا اگر یہ درست ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے اور یہ بگڑی تو سبھی بگڑے اور ایک روایت میں کہ وہ مناقب ضائع ہوا۔

حدیث ۱۴.....امام احمد وابوداؤد وحاکم وابن ماجہ رحمہم اللہ کی روایت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے یوں ہے اگر نماز پوری کی ہے تو پوری لکھی جائے گی اور پوری نہیں کی یعنی اس میں نقصان ہے تو ملائکہ سے فرمائے گا دیکھو میرے بندے کے نوافل ہیں تو ان سے فرض پورے کر دو پھر زکوٰۃ کا اسی طرح حساب ہوگا پھر یونہی باقی اعمال کا۔

حدیث ۱۵.....ابوداؤد وابن ماجہ رحمہما اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو مسلمان جہنم میں جائے گا والعیاذ باللہ تعالیٰ اس کے پورے بدن کو آگ کھائے گی سوا عضا سجود کے اللہ ﷻ نے ان کا کھانا آگ پر حرام کر دیا ہے۔

حدیث ۱۶.....طبرانی اوسط میں راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک بندہ کی یہ حالت سب سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ اسے سجدہ کرتا دیکھے کہ اپنا منہ خاک پر رگڑ رہا ہے۔

حدیث ۱۷.....طبرانی اوسط میں انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا کوئی صبح وشام نہیں مگر زمین کا ایک ٹکڑا دوسرے کو پکارتا ہے آج تجھ پر کوئی نیک بندہ گزرا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الٰہی کیا، اگر وہاں کہے تو اس کے لئے اس سبب سے اپنے اوپر بڑی تعمیر کرتا ہے۔

حدیث ۱۸.....صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت۔

حدیث ۱۹.....ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ میں ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو طہارت کر کے اپنے گھر سے فرض کے لئے نکلا اس کا اجر ایسا ہے جیسا حج کرنے والے محرم کا اور جو چاشت کے لئے نکلا اس کا اجر عمرہ کرنے والے کی مثل ہے اور ایک نماز دوسری نماز تک کے دونوں کے درمیان میں کوئی تعطیلات نہ علیین میں لکھی ہوئی ہے یعنی درجہ قبول کو پہنچتی ہے۔

حدیث ۲۰.....۲۱.....امام احمد وحاکم وابن ماجہ رحمہم اللہ نے ابوایوب انصاری وعقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے وضو کیا جیسا حکم ہے اور نماز پڑھی جیسی نماز کا حکم ہے تو جو کچھ پہلے کیا ہے معاف ہو گیا۔

حدیث ۲۲.....امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو اللہ ﷻ کے لئے ایک سجدہ کرتا ہے اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ معاف کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے۔

حدیث ۲۳.....کنز العمال میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو تباہی میں دو رکعت نماز پڑھے کہ اللہ ﷻ اور فرشتوں کے سوا کوئی نہ دیکھے اس کے لئے جہنم سے برأت لکھ دی جاتی ہے۔

حدیث ۲۴..... معجم الصغیر میں ہے: نماز ہر متقی کے لئے ایک علامت ہوتی ہے جیسا کہ ایمان کی علامت نماز ہے۔

حدیث ۲۵..... معجم الصغیر میں ہے: فرمایا نماز دین کا ستون ہے جس نے اسے قائم رکھا دین کو قائم رکھا اور جس نے اسے چھوڑ دیا دین کو ڈھا دیا۔

حدیث ۲۶..... امام احمد و ابوداؤد رحمہم اللہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا پانچ نمازیں اللہ عزوجل نے بندوں پر فرض کیں جس نے اچھی طرح وضو کیا اور وقت میں پڑھیں اور رکوع وخشوع کو پورا کیا تو اس کے لئے اللہ عزوجل نے اپنے ذمہ کرم کا وعدہ کرلیا ہے کہ اسے بخش دے اور جس نے نہ کیا اس کے لئے عہد نہیں چاہے بخش دے چاہے عذاب کرے۔

حدیث ۲۷..... حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی "تاریخ" میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے اگر وقت میں نماز قائم کرکے تو میرے ذمہ کرم پر عہد ہے کہ اسے عذاب نہ دوں اور بے حساب جنت میں داخل کروں۔

حدیث ۲۸..... دیلمی رحمۃ اللہ علیہ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل نے کوئی ایسی چیز فرض نہ کی جو تو حید و نماز سے بہتر ہو۔ اگر اس سے بہتر کوئی چیز ہوتی تو وہ فرشتوں اور ملائکہ پر فرض کرتا ان میں کوئی رکوع میں بے کوئی سجدے میں۔

حدیث ۲۹..... ابوداؤد طیالسی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو بندہ نماز پڑھ کر اس جگہ جب تک بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں، اس وقت تک کہ بے وضو ہو جائے یا خود کھڑا ہو۔ ملائکہ کا استغفار اس کے لئے یہ ہے "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ وَاللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیْہِ" (ترجمہ) اے اللہ اس کو بخش دے، اے اللہ اس پر رحم کر، اے اللہ اس کی توبہ قبول کر۔ ۱۲ منہ۔ اور متعدد حدیثوں میں آیا ہے کہ جب تک نماز کے انتظار میں ہے اس وقت تک وہ نماز ہی میں ہے یہ فضائل مطلق نماز کے ہیں اور خاص خاص نمازوں کے متعلق جو احادیث وارد ہوئیں ان میں بعض یہ ہیں۔

حدیث ۳۰..... طبرانی رحمۃ اللہ علیہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جو صبح کی نماز پڑھتا ہے وہ تمام تک اللہ عزوجل کے ذمہ میں ہے۔ دوسری روایت میں ہے اللہ عزوجل کے ذمہ میں تو زہو جو اللہ عزوجل کا ذمہ توڑے گا اللہ عزوجل اسے منہ حا کر کے دوزخ میں ڈال دے گا۔

حدیث ۳۱..... ابن ماجہ میں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو صبح نماز کو گیا ایمان کے جھنڈے کے ساتھ گیا اور جو صبح بازار کو گیا ابلیس کے جھنڈے کے ساتھ گیا۔

حدیث ۳۲..... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے شعب الایمان میں عثمان رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کی کہ جو جنازہ صبح کے لئے طالب ثواب ہو کر حاضر ہوا گویا اس نے تمام رات قیام کیا (عبادت کی) اور جو جنازہ عشاء کے لئے حاضر ہوا گویا اس نے نصف شب قیام کیا۔

حدیث ۳۳..... خطیب رحمۃ اللہ علیہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے چالیس دن نماز فجر و عشاء باجماعت پڑھی اس کو اللہ عزوجل دو سو کتبیں عطا فرمائے گا ایک سو سے دوزخ سے نجات ہے۔

حدیث ۳۴..... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں رات اور دن کے ملائکہ نماز فجر و عصر میں جمع ہوتے ہیں، جب وہ جاتے ہیں تو اللہ عزوجل ان سے فرماتا ہے کہاں سے آئے حالانکہ وہ جانتا ہے عرض کرتے ہیں تیرے بندوں کے پاس سے، جب ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور انہیں نماز پڑھتا چھوڑ کر تیرے پاس حاضر ہوئے۔

حدیث ۳۵..... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو مسجد میں باجماعت چالیس راتیں نماز عشاء پڑھے کہ رکعت اولیٰ فوت نہ ہو اللہ عزوجل اس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھ دیتا ہے۔

حدیث ۳۶..... طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں سب نمازوں میں زیادہ گراں

منافقین پر نماز عشاء و فجر ہے اور یہ جان میں فضیلت ہے اگر جانتے تو ضرور حاضر ہوتے اگر چہ سرین کے بل گھسٹتے ہوئے یعنی جیسے بھی ممکن ہوتا۔

حدیث ۳۷..... یہ راوی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو نماز عشاء سے پہلے سوئے اللہ ﷻ اس کی آنکھ کو نہ سلائے۔ نماز نہ پڑھنے پر جو وعیدیں آئیں ان میں سے بعض یہ ہیں۔

حدیث ۳۸..... سلیمین میں نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں "جس کی نماز فوت ہوئی گویا اس کے اہل و مال جاتے رہے"۔

حدیث ۳۹..... ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے قصداً نماز چھوڑی جہنم کے دروازے پر اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔

حدیث ۴۰..... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا قصداً نماز ترک نہ کرو کہ جو قصداً نماز ترک کر دیتا ہے اللہ ﷻ و رسول ﷺ اس سے بری الذمہ ہیں۔

حدیث ۴۱..... شیخین نے ثوبان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جس دین میں نماز نہیں اس میں کوئی خیر نہیں۔

حدیث ۴۲..... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جس نے نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں نماز دین کا ستون ہے۔

حدیث ۴۳..... بزار رحمۃ اللہ علیہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں جس کے لئے نماز نہ ہو۔

حدیث ۴۴..... امام احمد و دارمی و بیہقی رحمہم اللہ شعب الایمان میں راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے نماز پر محافظت (دوسری) کی قیامت کے دن وہ نماز اس کے لئے نور و برہان و نجات ہوگی اور جس نے محافظت نہ کی اس کے لئے نور، برہان نہ نجات اور قیامت کے دن قارون فرعون و ہامان و ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

حدیث ۴۵..... بخاری و مسلم و امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نافع رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے صوبوں کے گورنروں کے پاس فرمان بھیجا کہ تمہارے سب کاموں سے اہم میرے نزدیک نماز ہے۔ جس نے اس کا حفظ کیا اور اس پر محافظت کی، اس نے اپنا دین محفوظ رکھا۔ اور جس نے اسے ضائع کیا وہ اوروں کو بدرجہا ضائع کرے گا۔

حدیث ۴۶..... ترمذی رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے راوی ہے کہ صحابہ کرام کسی عمل کے ترک کو کفر نہیں جانتے سوائے نماز کے۔

بہت سی ایسی حدیثیں آئیں جن کا ظاہر یہ ہے کہ قصداً نماز کا ترک کفر ہے اور بعض صحابہ کرام مثلاً امیر المومنین حضرت فاروق اعظم و عبدالرحمن بن عوف و عبداللہ بن مسعود و عبداللہ بن عباس و جابر بن عبداللہ و معاذ جبل و ابو ہریرہ و ابو الدرداء رضی اللہ عنہم کا یہی مذہب تھا اور بعض ائمہ مثلاً امام احمد بن حنبل و اسحاق بن راہویہ و عبداللہ بن مبارک و امام نخعی رحمہم اللہ کا بھی یہی مذہب تھا مگر پھر ہمارے امام اعظم و دیگر ائمہ احناف بہت سے صحابہ کرام کی تکفیر نہیں کرتے پھر بھی یہ کیا تھوڑی بات ہے کہ ان جلیل القدر حضرات کے نزدیک ایسا شخص کافر ہے۔

احکام فقہیہ:

مسئلہ نمبر ۱..... ہر مکلف یعنی عاقل بالغ پر نماز فرض عین ہے اس کی فرضیت کا منکر کافر اور جو قصداً چھوڑے اگر ایک وقت کی وہ فاسق ہے اور جو نماز نہ پڑھتا ہو قید کیا جائے یہاں تک کہ توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے بلکہ ائمہ ثلاثہ امام مالک و شافعی و احمد رحمہم اللہ کے نزدیک سلطان اسلام کو اس کے قتل کا حکم ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲..... بچہ کی جب سات برس کی عمر ہو تو اسے نماز پڑھنا سکھایا جائے اور جب دس برس کا ہو جائے تو مار کر پڑھوانا چاہئے۔
(عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۳..... نماز خالص عبادت بدنی ہے اس میں نیابت جاری نہیں ہو سکتی یعنی ایک کی طرف سے دوسرا نہیں پڑھ سکتا نہ یہ ہو سکتا ہے کہ زندگی میں نماز کے بدلے کچھ مال بطور فدیہ ادا کر دے یا پتہ اگر کسی پر کچھ نمازیں رہ گئی ہیں اور انتقال کر گیا اور وصیت کر گیا کہ اس کی نمازوں کا فدیہ ادا کیا جائے اور امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ قبول ہو۔ اور یہ وصیت بھی وارث اس کی طرف سے دے کہ امید قبول و ظن ہے۔
(درمختار و الجوہرۃ النیرۃ و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴..... فرضیت نماز کا سبب حقیقی امر الٰہی ہے اور سبب ظاہری وقت ہے کہ اول وقت سے آخر وقت تک جب ادا کرے ادا ہو جائے گی اور فرض ذمہ سے ساقط ہو جائے گا اور اگر ادا نہ کی یہاں تک کہ وقت کا ایک خفیف جز باقی رہتے یعنی جز واجب سب رہتے تو اگر کوئی جنون یا بے ہوشی ہوش میں آیا یا حیض و نفاس والی پاک ہوئی یا کافر مسلمان ہوا اور وقت صرف اتنا ہے کہ اللہ اکبر کہہ لے تو ان سب پر اس وقت کی نماز فرض ہوگئی اور جنون و بیہوشی پانچ وقت سے زائد کو مستغرق ہیں تو اگر پہلی تحریمہ کا بھی وقت نہ ملے نماز فرض نہ تھی۔ (درمختار)

حیض و نفاس والی میں تحصیل ہے جو باب الحیض میں مذکور ہوئی۔

مسئلہ نمبر ۵..... یا بالغ نے وقت میں نماز پڑھی تھی اور اب آخر وقت میں بالغ ہوا تو اس پر فرض ہے کہ اب پھر پڑھے۔ یونہی اگر معاذ اللہ کوئی مرتد ہو گیا پھر آخر وقت میں مسلمان ہوا اس پر اس وقت کی نماز فرض ہے۔ اگر پہلے اول وقت میں قبل ارتداد نماز پڑھ چکا ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶..... یا بالغ عشاء کی نماز پڑھ کر سویا تھا اس کو احتلام ہوا اور بیدار نہ ہوا یہاں تک کہ فجر طلوع ہونے کے بعد آنکھ کھلی تو عشاء بجا لا وے کہ اور اگر طلوع فجر سے پیشتر آنکھ کھلی تو اس پر عشاء کی نماز یا لاجماع فرض ہے۔ (بحر الرائق)

مسئلہ نمبر ۷..... کسی نے اول وقت میں نماز نہ پڑھی تھی اور آخر وقت میں کوئی ایسا عذر پیدا ہو گیا جس سے نماز ساقط ہو جاتی ہے مثلاً آخر وقت میں حیض و نفاس ہو گیا یا جنون یا بیہوشی طاری ہو گئی تو اس وقت کی نماز معاف ہو گئی اس کی قضا بھی ان پر نہیں ہے مگر جنون و بیہوشی میں شرط ہے کہ وصل الاتصال پانچ نمازوں سے زائد کا نہ ہو۔ جس دور سے قضا لازم ہوگی۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۸..... یہ گمان تھا کہ ابھی وقت نہیں ہوا نماز پڑھی بعد نماز معلوم ہوا کہ وقت ہو گیا تھا نماز نہ ہوئی۔ (درمختار)

نماز کے وقتوں کا بیان

قال اللہ تعالیٰ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (پ۵ النساء ۱۰۳)

یعنی نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے
(ترجمہ کنز الایمان)

اور فرماتا ہے۔

فَسُبْحٰنَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْہِرُوْنَ
(پ۲۱ الروم ۱۷-۱۸)

---

(۱) اگر پہلی مرتبہ ہی پایا کہ معاً اذان شروع کر دی تو اگر وقت ہو چکا ہے تو نماز فرض ہو جائے گی مگر اگر پہلی مرتبہ سے پہلے پاک ہوئی یعنی حیض یا نفاس میں پندرہ دن سے پہلے طہارت حاصل ہو گئی کہ کپڑے یا بدن کا جو حصہ اکبر کہ کپڑے یا بدن کا نصف سے زائد ہے ناپاکی سے پاک ہو گیا اور یہ کامل ہو گیا۔ (درمختار)

تو اللہ کی پاکی بولو جب شام کرو اور جب صبح ہو اور اسی کی تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں کچھ دن رہے اور جب تمہیں دوپہر ہو
(ترجمہ کنزالایمان)

احادیث:

حدیث ۱.....حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی ﷺ فرماتے ہیں فجر دو ہیں ایک وہ جس میں کھانا حرام یعنی روزہ دار کے لئے اور نماز حلال دوسری وہ کہ اس میں نماز (فجر) حرام اور کھانا حلال۔

حدیث ۲.....نسائی رحمۃ اللہ علیہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہے کہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ جس شخص نے فجر کی ایک رکعت قبل طلوع آفتاب پائی تو اس نے نماز پائی (اس پر فرض ہوگئی اور) جیسے ایک رکعت عصر کی قبل غروب آفتاب مل گئی تو اس نے نماز پائی یعنی اس کی نماز ہوگئی یہاں دونوں جگہ رکعت سے تکبیر تحریمہ مراد لی جائے گی یعنی عصر کی نیت باندھی تکبیر تحریمہ کہی اس وقت تک آفتاب نہ ڈوبا تھا فجر ڈوب گیا نماز ہوگئی اور کافر مسلمان ہوا بچہ بالغ ہوا اس وقت کہ آفتاب طلوع ہونے تک تکبیر تحریمہ کہہ لینے کا وقت باقی تھا اس فجر کی نماز اس پر فرض ہوگئی قضا پڑھے اور طلوع آفتاب کے بعد مسلمان یا بالغ ہوا تو وہ نماز اس پر فرض نہ ہوئی۔

حدیث ۳.....ترمذی میں رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا "فجر کی نماز اجالے میں پڑھو کہ اس میں بہت عظیم ثواب ہے"۔

حدیث ۴.....دیلمی کی روایت انس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ اس سے تمہاری مغفرت ہو جائے گی اور دیلمی رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری روایت ابی سے ہے کہ جو فجر کو روشن کر کے پڑھے گا اللہ ﷻ اس کی قبر اور قلب کو منور کرے گا اور اس کی نماز قبول فرمائے گا۔

حدیث ۵.....طبرانی اوسط میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں میری امت ہمیشہ فطرت یعنی دین حق پر رہے گی جب تک فجر کو اجالے میں پڑھے گی۔

حدیث ۶.....امام احمد و ترمذی رحمہما اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں نماز کے لئے اول و آخر ہے اول وقت ظہر کا اس وقت ہے کہ آفتاب ڈھل جائے اور آخر اس وقت کہ عصر کا وقت آجائے اور آخر وقت عصر کا اس وقت کہ آفتاب کا قرص زرد ہو جائے اور اول وقت مغرب کا اس وقت کہ آفتاب ڈوب جائے اور اس کا آخر وقت جب شفق ڈوب جائے اور اول وقت عشا کا جب شفق ڈوب جائے اور آخر وقت جب آدھی رات ہو جائے (یعنی وقت مباح کا کہہ دیا)

حدیث ۷.....بخاری و مسلم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کہ تپش گرمی جہنم کے جوش سے ہے۔ دوزخ نے اپنے رب کے پاس شکایت کی کہ میرے بعض اجزا بعض کو کھائے لیتے ہیں اسے دو مرتبہ سانس کی اجازت ہوئی ایک جاڑے میں ایک گرمی میں۔

حدیث ۸.....صحیح بخاری شریف باب الاذان للمسافرین میں ہے ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے مؤذن نے اذان کہنی چاہی فرمایا ٹھنڈا کر پھر قصد کیا فرمایا ٹھنڈا کر پھر ارادہ کیا فرمایا ٹھنڈا کر یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہو گیا۔

حدیث ۹.....۱۰.....امام احمد و ابوداؤد رحمہما اللہ ابوایوب و عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ میری امت ہمیشہ فطرت پر رہے گی۔ جب تک مغرب میں تاخیر ستاروں کو ستارے آنہ جائیں۔

حدیث ۱۱.....ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالعزیز بن رفیع رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ دن کی نماز (عصر) ابر کے دن میں جلدی پڑھو اور مغرب میں تاخیر کرو۔

حدیث ۱۲..... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کو فرماتے ہیں حضور ﷺ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری امت پر مشقت ہو جائے گی تو میں ان کو حکم فرماتا کہ ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں اور عشا کی نماز تہائی یا آدھی رات تک مؤخر کرتا کہ رب تبارک وتعالیٰ آسمان پر خاص تجلی رحمت فرماتا ہے اور صبح تک فرماتا رہتا ہے کہ ہے کوئی سائل کہ اسے دوں۔ ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی مغفرت کروں۔ ہے کوئی دعا کرنے والا کہ قبول کروں۔

حدیث ۱۳..... طبرانی اوسط میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب فجر طلوع کر آئے تو کوئی (نفل) نماز نہیں سوا دو رکعت فجر کے۔

حدیث ۱۴..... بخاری و مسلم میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ بعد صبح نماز نہیں تاوقتیکہ آفتاب بلند نہ ہو جائے اور عصر کے بعد نماز نہیں یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔

حدیث ۱۵..... حمیدی میں عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ میں فرماتے ہیں ﷺ آفتاب شیطان کے سینگ کے ساتھ طلوع کرتا ہے جب بلند ہو جاتا ہے تو جدا ہو جاتا ہے پھر جب سر کی سیدھ پر آتا ہے تو شیطان اس سے قریب ہو جاتا ہے جب ڈھل جاتا ہے تو ہٹ جاتا ہے پھر جب غروب ہونا چاہتا ہے شیطان اس سے قریب ہو جاتا ہے جب غروب ہو جاتا ہے جدا ہو جاتا ہے تو ان تین وقتوں میں نماز نہ پڑھو۔

مسائلِ فجریہ:

مسئلہ ۱..... وقتِ فجر طلوعِ صبح صادق سے آفتاب کی کرن چمکنے تک ہے۔ (متون)

فائدہ: صبح صادق ایک روشنی ہے کہ پورب کی جانب آسمان سے پھیل جاتی اور زمین پر اجالا ہو جاتا ہے اور اس سے قبل صبح آسمان میں ایک ذرا سپیدی ظاہر ہوتی ہے جس کے پیچھے سارا افق سیاہ ہوتا ہے صبح صادق اس کے پیچھے سے پھوٹ کر دونوں پہلوؤں پر پھیل کر اوپر چڑھتی ہے یہ ذرا سپیدی اس میں غائب ہو جاتی ہے اس کو صبح کاذب کہتے ہیں اس سے فجر کا وقت نہیں ہوتا یہ جو بعض نے لکھا کہ صبح کاذب کی سپیدی جا کر بعد کو تاریکی ہو جاتی محض غلط ہے صبح وہ ہے جو ہم نے بیان کیا۔

مسئلہ ۲..... بہتر یہ ہے کہ نمازِ فجر میں صبح صادق کی سپیدی چمک کر ذرا پھیلی شروع ہو اس کا اعتبار کیا جائے اور عشا اور عصر کھانے میں اس کے ابتدائے طلوع کا اعتبار ہو۔ (عالمگیری)

فائدہ: صبح صادق چمکنے سے طلوعِ آفتاب تک ان بلاد میں کم از کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ ہے اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پینتیس منٹ نہ اس سے کم ہوگا نہ اس سے زیادہ کہیں مارچ کو ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ ہوتا ہے پھر بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ ۲۲ جون کو پورا ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ ہو جاتا ہے پھر گھٹنا شروع ہوتا ہے یہاں تک کہ ۲۲ ستمبر کو ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ ہو جاتا ہے پھر بڑھتا ہے یہاں تک کہ ۲۲ دسمبر کو ایک گھنٹہ ۳۴ منٹ ہوتا ہے پھر کم ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ ۲۱ مارچ کو وہی ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ ہو جاتا ہے جو شخص وقت صبح نہ جانتا ہو اسے چاہئے کہ گرمیوں میں ایک گھنٹہ ۴۰ منٹ باقی رہنے پر سحری چھوڑ دے خصوصاً جو لوگوں کو جگاتے ہیں اور جہازوں میں ڈیڑھ گھنٹہ رہنے پر خصوصاً دسمبر جنوری میں اور مارچ و ستمبر کے اول آخر میں جب دن رات برابر ہوتا ہے تو سحری ایک گھنٹہ چوبیس منٹ پر چھوڑ دے اور سحری چھوڑنے کا جو وقت بیان کیا گیا اس کے آٹھ دس منٹ بعد اذان کہی جائے تاکہ سحری والے اذان دونوں طرف احتیاط رہے بعض لاعلم آفتاب نکلنے سے دو پونے دو گھنٹے پہلے اذان کہہ دیتے ہیں پھر اسی وقت سنت بلکہ فرض بھی بعض دفعہ پڑھ لیتے ہیں نہ یہ اذان ہوئی نہ نماز۔ بعضوں نے رات کا ساتواں حصہ وقتِ فجر سمجھ رکھا ہے یہ ہرگز صحیح نہیں ماہ جون و جولائی میں جب کہ دن بڑا ہوتا ہے اور رات تقریباً دس گھنٹے کی ہوتی ہے ان دنوں تو اوّلِ وقت رات کا ساتواں حصہ یا اس سے چند منٹ پہلے ہو جاتا ہے مگر دسمبر جنوری میں جب کہ رات چودہ گھنٹے کی ہوتی ہے اس وقت فجر کا وقت نواں حصہ بلکہ اس سے بھی کم ہو جاتا ہے۔ ابتدائے وقتِ فجر کی شناخت دشوار ہے خصوصاً جب کہ گرد و غبار ہو یا چاندنی رات ہو لہٰذا

ہمیشہ طلوعِ آفتاب کا خیال رکھے کہ آج جس وقت طلوع ہوا دوسرے دن اسی حساب سے وقت متعین کرکے اندازہ لگا کر فجر ادا کی جائے

(فتاوٰی رضویہ)

وقتِ ظہر و وجہ:۔ آفتاب ڈھلنے سے اس وقت تک ہے کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ سایۂ صلی کے دوچند ہو جائے۔ (متون)

فائدہ: بیرونِ بلاد کا سایۂ صلی وہ سایہ ہے کہ اس دن آفتاب کے خطِ نصف النہار پر پہنچنے کے وقت ہوتا ہے اور وہ موسم بلاد کے مختلف ہونے سے مختلف ہوتا ہے۔ جس جگہ گھٹتا بھی سایہ بڑھتا ہے اور جس جگہ بڑھتا ہے یعنی جاڑوں میں زیادہ ہوتا ہے اور گرمیوں میں کم ہو اور ان شہروں میں کہ خطِ استواء کے قرب میں واقع ہیں کم ہوتا ہے بلکہ بعض جگہ بعض موسم میں بالکل ہوتا ہی نہیں جب آفتاب بالکل سمت راس پر ہوتا ہے چنانچہ موسم سرما و دیارِ ہند میں ہمارے ملک کے عرض البلد پر کہ ۲۹ درجہ کے قریب پر واقع ہے ساڑھے آٹھ قدم سے زائد ہوتا ہے اس سے زائد کبھی نہیں ہوتا اسی طرح موسم گرما میں کہ معتدلین میں ۲۱ مئی سے ۳۰ مئی تک دوپہر کے وقت بالکل سایہ نہیں ہوتا اس کے بعد پھر وہ سایہ بتدریج ظاہر ہوتا ہے یعنی سایہ جو شمال کو پڑتا تھا اب مکہ معظمہ میں جنوب کو ہوتا ہے اور ۲۲ جون تک پاؤ قدم تک بڑھ کر پھر گھٹتا ہے یہاں تک کہ پندرہ جولائی سے ۱۸ جولائی تک پھر معدوم ہو جاتا ہے اس کے بعد پھر شمال کی طرف ظاہر ہوتا ہے اور ہمارے ملک میں نہ کبھی جنوب میں پڑتا ہے نہ کبھی معدوم ہوتا ہے بلکہ سب سے کم سایہ ۲۲ جون کو نصف قدم ہوا کرتا ہے۔ (فتاوٰی رضویہ)

فائدہ: آفتاب ڈھلنے کی پہچان یہ ہے کہ برابر زمین میں ہموار لکڑی اس طرح سیدھی نصب کریں کہ شرق یا مغرب کو مائل نہ جھکی ہو۔ آفتاب بلند ہوتا جائے گا اس لکڑی کا سایہ کم ہوتا جائے گا جب کم ہونا موقوف ہو جائے تو اس وقت خطِ نصف النہار پر پہنچا اور اس وقت کا سایہ سایۂ صلی ہے اس کے بعد بڑھنا شروع ہوگا اور یہ دلیل ہے کہ خطِ نصف النہار سے متجاوز ہوا اب ظہر کا وقت ہوا یہ ایک تخمینہ ہے اس لئے کہ سایہ کو دیکھنا ہر اعتبار سے موسم گرما میں جلد تغیر نہیں ہوتا اس سے بہتر طریقہ خطِ نصف النہار کا یہ ہے کہ ہموار زمین میں نہایت صحیح کمپاس سے سوئی کی سیدھ پر خطِ نصف النہار سمجھ لیں اور ان شکلوں میں اس خط کے متوازی کنارے پر کوئی مستطیل شکل کی نہایت باریک نوک دار لکڑی خوب سیدھی نصب کریں کہ شرقی یا غرب کو مائل نہ جھکی ہو اور وہ خطِ نصف النہار اس کے تکھے کے عین وسط میں ہو جب اس کی نوک کا سایہ اس خط پر منطبق ہو ٹھیک دوپہر ہو گیا جب بال برابر پرچھ کو جھکے وہ پہر ڈھل گیا ظہر کا وقت آ گیا۔

وقتِ عصر:۔ بعد ختم ہونے وقتِ ظہر کے یعنی سایہ صلی کے دوچند سایہ ہونے سے آفتاب ڈوبنے تک ہے (متون)

فائدہ: ان بلاد میں وقتِ عصر کم و زیادہ سے ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ۲ گھنٹے ۱۰ منٹ ہے اس کی تفصیل یہ ہے ۱۲ اکتوبر تحویل عقرب سے آخر مارچ تک ایک گھنٹہ ۳۶ منٹ پھر کم و بیش ۱۸ فروری یعنی چوتھے مہینے تک قریباً ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ سال میں یہ سب سے چھوٹا وقت عصر ہے۔ ان بلاد میں عصر کا وقت کبھی اس سے کم نہیں ہوتا پھر ۱۹ فروری تحویل حوت سے شہر مارچ تک ایک گھنٹہ ۳۶ منٹ پھر مارچ کے ہفتہ اول میں ایک گھنٹہ ۳۷ منٹ ہفتہ دوم میں ایک گھنٹہ ۳۸ منٹ ہفتہ سوم میں ایک گھنٹہ ۴۰ منٹ پھر ۲۱ مارچ تحویل حمل سے آخر مارچ تک ایک گھنٹہ ۴۱ منٹ پھر اپریل کے ہفتہ اول میں ایک گھنٹہ ۴۲ منٹ دوسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ ۴۵ منٹ تیسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ ۴۸ منٹ پھر ۲۱ اپریل تحویل ثور سے آخر مارچ تک ایک گھنٹہ ۵۰ منٹ پھر مئی کے ہفتہ اول میں ایک گھنٹہ ۵۳ منٹ ہفتہ دوم میں ایک گھنٹہ ۵۵ منٹ ہفتہ سوم میں ایک گھنٹہ ۵۸ منٹ پھر ۲۲ مئی تحویل جوزا سے آخر مارچ تک دو گھنٹے ایک منٹ پھر جون کے پہلے ہفتہ میں دو گھنٹے ۳ منٹ۔ ہفتہ دوم میں دو گھنٹے ۶ منٹ۔ ہفتہ سوم میں دو گھنٹے ۵ منٹ۔ پھر ۲۲ جون تحویل سرطان سے آخر مارچ تک ۲ گھنٹے ۵ منٹ۔ پھر ہفتہ اول جولائی میں دو گھنٹے ۵ منٹ۔ دوسرے ہفتہ میں ۲ گھنٹے ۴ منٹ تیسرے ہفتہ میں ۲ گھنٹے ۲ منٹ۔ پھر ۲۳ جولائی تحویل اسد کو ۲ گھنٹے ایک منٹ اس کے بعد سے آخر مارچ تک ۲ گھنٹے ۴ منٹ۔ پھر اگست کے پہلے ہفتہ میں ایک گھنٹہ ۵۸ منٹ۔ دوسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ ۵۵ منٹ۔ تیسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ ۵۱ منٹ پھر ۲۳۔۲۳ اگست تحویل سنبلہ کو ایک گھنٹہ ۵۰ منٹ پھر اس کے بعد سے آخر مارچ تک ایک

گھنٹہ ۴۸ منٹ۔ پھر ہفتہ اول تبر میں ایک گھنٹہ ۴۶ منٹ۔ دوسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ ۴۴ منٹ۔ تیسرے ہفتہ میں ایک گھنٹہ ۴۲ منٹ۔ پھر ۲۳ ہفتہ تبر تحویل میزان میں ایک گھنٹہ ۴۱ منٹ۔ پھر اس کے بعد آخر ماہ تک ایک گھنٹہ ۴۰ منٹ۔ پھر ہفتہ اول (اکتوبر میں) ایک گھنٹہ ۳۹ منٹ۔ ہفتہ دوم میں ایک گھنٹہ ۳۸ منٹ۔ ہفتہ سوم میں ۱۳۲ کتوبر تک ایک گھنٹہ ۳۷ منٹ غروب آفتاب سے بیشتر وقت عصر شروع ہوتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

وقت مغرب: غروب آفتاب سے غروب شفق تک ہے۔ (متون)

مسئلہ نمبر ۳..... شفق ہمارے مذہب میں اس سپیدی کا نام ہے جو جانب مغرب میں سرخی ڈوبنے کے بعد جنوباً شمالاً مع صادق کی طرح پھیلی ہوئی رہتی ہے۔ (بہارِ شریعت، عالمگیری، فتاویٰ رضویہ) اور یہ وقت ان شہروں میں کم سے کم ایک گھنٹہ ۱۸ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ ۳۸ منٹ ہوتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ) فقیر نے بھی اس کا بکثرت تجربہ کیا۔

فائدہ: ہر روز کے صبح اور مغرب دونوں کے وقت برابر ہوتے ہیں۔

وقت عشاء وتر: غروب سپیدی مذکور سے طلوع فجر تک ہے اس جنوباً پھیلی ہوئی سپیدی کے بعد جو سپیدی شرقاً غرباً طویل باقی رہتی ہے اسی کو چاہئے کہ جانب شرق میں صبح کاذب کی حد ہے۔

مسئلہ نمبر ۴..... اگرچہ عشاء و وتر کا ایک وقت ہے مگر باہم ان میں ترتیب فرض ہے کہ عشاء سے پہلے وتر کی نماز پڑھی تو ہوئی ہی نہیں البتہ بھول کر اگر وتر پہلے پڑھ لئے یا بعد کو معلوم ہوا کہ عشاء کی نماز بے وضو پڑھی تھی اور وتر وضو کے ساتھ تو وتر ہو گئے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵..... جن شہروں میں عشاء کا وقت ہی نہ آئے کہ شفق ڈوبتے ہی یا ڈوبنے سے پہلے فجر طلوع کر آئے۔ (جیسے بخارا و حوالی کہ وہاں بیسیوں میں برسال چالیس راتیں ایسی ہوتی ہیں کہ عشاء کا وقت آتا ہی نہیں اور بعض دنوں میں گھڑیوں اور منٹوں کے لئے ہوتا ہے) تو وہاں والوں کو چاہئے کہ ان دنوں کی عشاء و وتر کی قضا پڑھیں۔ (درمختار و الکتاب)

اوقات مستحبہ: فجر میں تاخیر مستحب ہے یعنی اسفار میں (جب خوب اجالا ہو یعنی زمین روشن ہو جائے) شروع کرے مگر ایسا وقت ہونا مستحب ہے کہ چالیس سے ساٹھ آیت تک ترتیل کے ساتھ پڑھ سکے پھر سلام پھیرنے کے بعد اتنا وقت باقی رہے کہ اگر نماز میں نماز ظاہر ہو تو طہارت کر کے ترتیل کے ساتھ چالیس سے ساٹھ آیت تک دوبارہ پڑھ سکے اور اتنی تاخیر مکروہ ہے کہ طلوع آفتاب کا شک ہو جائے۔ (درمختار و الکتاب، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶..... حاجیوں کے لئے مزدلفہ میں نہایت اول وقت فجر پڑھنا مستحب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷..... عورتوں کے لئے ہمیشہ فجر کی نماز غلس (یعنی اول وقت) میں مستحب ہے اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں جب جماعت ہو چکے تو پڑھیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸..... جاڑوں کی ظہر میں جلدی مستحب ہے گرمی کے دنوں میں تاخیر مستحب ہے خواہ تنہا پڑھے یا جماعت کے ساتھ ہاں گرمیوں میں ظہر کی جماعت اول وقت میں ہوتی ہو تو مستحب وقت کے لئے جماعت کا ترک جائز نہیں موسم رنج جاڑوں کے حکم میں ہے اور طرفین گرمیوں کے حکم میں۔ (درمختار و الکتاب، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹..... جمعہ کا وقت مستحب وہی ہے جو ظہر کے لئے ہے۔ (ظہر)

مسئلہ نمبر ۱۰..... ہر نماز میں ہمیشہ تاخیر مستحب ہے مگر جو اتنی تاخیر کہ شمس آفتاب میں زردی آجائے کہ اس پر بے تکلف بے خیرہ نگاہ قائم ہو نے لگے وہ جس کی زردی کا اعتبار نہیں۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۱۱..... بہتر یہ ہے کہ ظہر مثل اول میں پڑھیں اور عصر مثل ثانی کے بعد۔ (ایضاً)

مسئلہ نمبر ۱۲..... تیز سے ہلکا ہوا کہ ترس آفتاب میں یہ زردی اس وقت آجاتی جب غروب میں بیس منٹ باقی رہتے ہیں تو اسی قدر وقت کراہت ہے یونہی بعد طلوع بیس منٹ کے بعد جواز نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔ (قانونِ وضو)

مسئلہ نمبر ۱۳..... تاخیر سے مراد یہ ہے کہ وقت مستحب کے دو حصے کر جائیں اور پچھلے حصہ میں ادا کریں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴..... عصر کی نماز وقت مستحب میں شروع کی تھی مگر اتنا طول دیا کہ وقت مکروہ آگیا تو اس میں کراہت نہیں۔ (درمختار و عالمگیری و شامی)

مسئلہ نمبر ۱۵..... روزِ ابر کے سوا مغرب میں ہمیشہ تعجیل مستحب ہے اور دو رکعت سے زائد کی تاخیر مکروہ تنزیہی اور اگر عظیم عذر سفر، مرض وغیرہا تاخیر کی کہ ستارے نکل گئے تو مکروہ تحریمی۔ (عالمگیری، قانونِ وضو)

مسئلہ نمبر ۱۶..... عشا میں تہائی رات تک تاخیر مستحب ہے اور آدھی رات تک تاخیر مباح یعنی جب کہ آدھی رات ہونے سے پہلے فرض پڑھ چکے اور اتنی تاخیر کو رات ذہل کی مکروہ ہے۔ باعث تقلیل جماعت ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷..... نماز عشا سے پہلے سونا اور بعد نماز عشا دنیا کی باتیں کرنا قصے کہانی سننا مکروہ ہے۔ ضروری باتیں اور تلاوت قرآن مجید اور ذکر اور دینی مسائل اور صالحین کے قصے اور مہمان سے بات چیت کرنے میں حرج نہیں۔ یونہی طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ذکر الٰہی کے سوا باتیں مکروہ ہے۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸..... جو شخص جاگنے پر اعتماد نہ رکھتا ہو اس کو آخر رات میں وتر پڑھنا مستحب ہے اور نہ سونے سے قبل پڑھ لے اگر اگر پچھلے وقت کو آنکھ کھلی تو بہتر پڑھنے کا ارادہ جائز نہیں۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹..... جمعہ کے دن عشا و عصر میں تعجیل مستحب ہے اور باقی نمازوں میں تاخیر۔ (حلوانی)

مسئلہ نمبر ۲۰..... سفر و غیرہ کسی عذر کی وجہ سے دو نمازوں کا ایک وقت میں جمع کرنا حرام ہے خواہ یوں ہو کہ دوسری کو پہلی ہی کے وقت میں پڑھ لیں یوں کہ پہلی کو اس قدر مؤخر کرے کہ اس کا وقت جاتا رہے اور دوسری کے وقت میں پڑھے مگر اس دوسری صورت میں پہلی نماز ذمہ سے ساقط ہو گئی کسی صورت قضا نہیں ہوتی اگر چہ نماز کے قضا کرنے کا گناہ دوسری پر ہوا اور پہلی صورت میں تو دوسری نماز ہوئی ہی نہیں اور فرض ذمہ پر باقی ہے ہاں اگر عذر سفر، مرض وغیرہ سے صرف یہ ہو کہ پہلی کو اس کے آخر وقت میں اور دوسری کو اس کے اول وقت میں پڑھے کہ طبیعتوں پر اپنے اپنے وقت میں واقع ہوں تو کوئی حرج نہیں۔ (عالمگیری، مع زیادۃ و تفصیل)

مسئلہ نمبر ۲۱..... عرفہ، مزدلفہ کے حکم سے مستثنیٰ ہیں کہ عرفہ میں ظہر و عصر وقت ظہر میں پڑھی جائیں اور مزدلفہ میں مغرب و عشا وقت عشا میں۔ (عالمگیری)

اوقات مکروہہ:۔ طلوع و غروب و نصف النہار ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ ادا نہ قضا۔ یونہی سجدۂ تلاوت و سجدۂ سہو بھی ناجائز ہے البتہ اس روز اگر عصر کی نماز نہیں پڑھی تو اگر چہ آفتاب ڈوبتا ہو پڑھ لے مگر اتنی تاخیر کرنا حرام ہے حدیث میں اس کو منافق کی نماز فرمایا طلوع سے مراد آفتاب کا کنارہ ظاہر ہونے سے اس وقت تک ہے کہ اس پر نگاہ خیرہ ہونے لگے جس کی مقدار کنارہ چشمک سے ۲۰ منٹ تک ہے۔ اس وقت سے کہ آفتاب پر نگاہ خیرہ نہ لگے ڈوبنے تک غروب ہے یہ وقت بھی ۲۰ منٹ ہے نصف النہار سے مراد نصف النہار شرعی ہے نصف النہار حقیقی یعنی آفتاب ڈھلنے تک ہے جس کو ٹھیک دوپہر کہتے ہیں یعنی طلوع فجر سے غروب آفتاب تک آج جو وقت ہے اس کے برابر برابر دو حصے کریں پہلے حصہ کے ختم پر ابتدائے نصف النہار شرعی ہے اور اس وقت سے آفتاب ڈھلنے تک وقت استواء و ممانعت نوافل ہے۔ (عالمگیری، قانونِ وضو)

مسئلہ نمبر ۲۲..... عوام اگر صبح کی نماز آفتاب نکلنے کے وقت پڑھیں تو منع[1] نہ کیا جائے۔ (شامی)

---

[1] مگر بعد نماز ذکر دیا جائے کہ نماز نہ ہوئی آفتاب بلند ہونے کے بعد پھر پڑھیں۔ ۱۲ منہ۔

مسئلہ نمبر ۲۳..... جنازہ اگر اوقاتِ مکروہہ میں لایا تو اسی وقت پڑھیں کوئی کراہت نہیں۔ کراہت اس صورت میں ہے کہ پیشتر سے تیار موجود ہے اور تاخیر کی یہاں تک کہ وقت کراہت آ گیا۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۴..... ان اوقات میں آیتِ سجدہ پڑھی تو بہتر یہ ہے کہ سجدہ میں تاخیر کرے یہاں تک کہ وقت کراہت جاتا رہے اور اگر وقت مکروہ میں کر لیا تو بھی جائز ہے اور اگر وقت غیر مکروہ میں پڑھی تھی تو وقت مکروہ میں سجدہ کرنا مکروہِ تحریمی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵..... ان اوقات میں قضا نماز پڑھنا جائز ہے اور اگر قضا شروع کر لی تو واجب ہے کہ توڑ دے اور وقت غیر مکروہ میں پڑھے اور اگر توڑی نہیں اور پڑھی تو فرض ساقط ہو جائے گا اور گنہگار ہوگا۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶..... کسی نے نماسِ ان اوقات میں نماز پڑھنے کی نذر مانی یا مطلقاً نماز پڑھنے کی سنت بانی دونوں صورتوں میں ان اوقات میں اس نذر کا پورا کرنا جائز نہیں بلکہ وقت کامل میں اپنی سنت پوری کرے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷..... ان وقتوں میں نفل نماز شروع کی تو وہ نماز واجب ہو گئی مگر اس وقت پڑھنا جائز نہیں قضا واجب ہے کہ توڑ دے اور وقت کامل میں قضا کرے اور اگر پوری کر لی تو گنہگار ہوا اور اب قضا واجب نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۸..... جو نماز وقت میں شروع کر کے فاسد کر دی تھی اس کو بھی ان اوقات میں پڑھنا جائز ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۹..... ان اوقات میں قرآن مجید کی تلاوت بہتر نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ ذکر و درود شریف میں مشغول رہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۰..... بارہ وقتوں میں نوافل پڑھنا منع ہے اور ان کے بعض یعنی 6-12 میں فرائض و واجبات نماز جنازہ بجز تلاوت کی بھی ممانعت ہے (1) طلوعِ فجر سے طلوعِ آفتاب تک کہ اس درمیان میں سوا دو رکعت سنت فجر کے کوئی نفل نماز جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۱..... اگر کوئی شخص طلوعِ فجر سے پیشتر نماز نفل پڑھ رہا تھا ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ فجر طلوع کر آئی تو دوسری بھی پڑھ کر پوری کر لے اور یہ دونوں رکعتیں سنت فجر کے قائم مقام نہیں ہو سکتیں اور اگر چار رکعت کی نیت کی تھی اور ایک رکعت کے بعد طلوعِ فجر ہوا اور چاروں رکعتیں پوری کر لیں تو پہلی دو رکعتیں سنت فجر کے قائم مقام ہو جائیں گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۲..... نمازِ فجر کے بعد سے طلوعِ آفتاب تک اگرچہ وقت وسیع باقی ہو اگر چہ سنت فجر فرض سے پہلے نہ پڑھی تھی اور اب پڑھنا چاہتا ہو جائز نہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۳..... فرض سے پیشتر سنت فجر شروع کر کے فاسد کر دی تھی اور اب فرض کے بعد اس کی قضا پڑھنا چاہتا ہے یہ بھی جائز نہیں۔ (عالمگیری) (2) چند مذہب کی جماعت کے لئے اقامت ہوئی تو اقامت سے ختم جماعت تک نفل و سنت پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے البتہ اگر نمازِ فجر قائم ہو چکی اور جانتا ہے کہ سنت پڑھے گا جب بھی جماعت مل جائے گی اگرچہ قعدہ میں شرکت ہوگی تو حکم ہے کہ جماعت سے الگ اور دو سنت فجر پڑھ کر شریک جماعت ہو اور جو جانتا ہے کہ سنت میں مشغول ہو گا تو جماعت جاتی رہے گی اور سنت کے خیال سے جماعت ترک کی یہ جائز و گناہ ہے۔ اور باقی نمازوں میں اگرچہ جماعت ملنا معلوم ہو سنتیں پڑھنا جائز نہیں۔ (عالمگیری، درمختار) (3) نماز عصر سے آفتاب زرد ہونے تک نفل منع ہے نفل نماز شروع کر کے توڑ دی تھی اس کی قضا بھی اس وقت میں منع ہے اور پڑھی تو ادا کافی ہے قضا اس کے ذمہ سے ساقط نہ ہوئی۔ (درمختار، عالمگیری) (4) غروبِ آفتاب سے فرض مغرب تک (عالمگیری، درمختار) اگر امام ابن الہمام نے دو رکعت خفیف کا استخبار کیا (5) جس وقت امام اپنی جگہ سے خطبہ جمعہ کے لئے کھڑا ہوا اس وقت سے فرض جمعہ ختم ہونے تک نماز نفل مکروہ ہے یہاں تک کہ جمعہ کی سنتیں بھی (درمختار) (6) یعنی خطبہ کے وقت گر چہ پہلا ہوا یا دوسرا اور جمعہ کا ہو یا خطبہ عید یا کسوف یا استسقاء و نکاح کا ہو ہر نماز حتی کہ قضا بھی جائز ہے مگر مراعاتِ ترتیب کے لئے خطبہ جمعہ کے وقت قضا کی اجازت ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۴..... جمعہ کی سنتیں شروع کی تھیں کہ امام خطبہ کے لئے اپنی جگہ سے اٹھا چاروں رکعتیں پوری کر لے (عالمگیری) (7) نماز

عیدین سے پیشتر نفل مکروہ ہے خواہ گھر میں پڑھے یا عیدگاہ مسجد میں۔ (عالمگیری وغیرہ) (8) نمازِ عیدین کے بعد نفل مکروہ ہے جب کہ عید گاہ یا مسجد میں پڑھے گھر میں پڑھنا مکروہ نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ) (9) عرفات میں جو ظہر و عصر ملا کر پڑھتے ہیں ان کے درمیان میں اور بعد میں بھی نفل و سنت مکروہ ہے (10) مزدلفہ میں جو مغرب و عشا جمع کی جاتی ہیں فقط ان کے درمیان میں نفل و سنت پڑھنا مکروہ ہے بعد میں مکروہ نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ) (11) فرض کا وقت تنگ ہو تو جو نماز یہاں تک کہ سنت فجر ظہر مکروہ ہے۔ (12) جس بات سے دل بٹے اور رفع کر سکتا ہو اسے۔ یعنی کھانے کی جو نماز مکروہ ہے مثلاً پاخانہ یا پیشاب یا ریاح کا غلبہ ہو مگر جب وقت جاتا ہو تو پڑھ لے پھر پھیر دے۔ (عالمگیری وغیرہ) کوئی کھانا سامنے آگیا اور اس کی خواہش ہو غرض کوئی ایسا امر درپیش ہو جس سے دل بٹے خشوع میں فرق آئے ان وقتوں میں بھی نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (وقار الفتاوی وغیرہ) فجر اور عصر کے پہلے وقت اول سے آخر تک بلا کراہت ہیں (درمختار) یعنی یہ نمازیں اپنے وقت کے جس حصے میں پڑھی جائیں اسلاً مکروہ نہیں۔

اذان کا بیان

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (پ۲۴ حٰمٓ سجدہ ۳۳)

اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مسلمان ہوں (ترجمہ کنز الایمان)

امیر المؤمنین فاروق اعظم اور عبداللہ بن زید بن عبد ربہ رضی اللہ عنہما کو اذان خواب میں تعلیم ہوئی۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا یہ خواب حق ہے۔ اور عبداللہ بن زید ﷺ سے فرمایا جاؤ بلال کو تلقین کرو وہ اذان کہیں کہ وہ تم سے زیادہ بلند آواز ہیں۔ اس حدیث کو ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ دارمی دیگر ائمہ نے روایت کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے بلال ﷺ کو اذان کا حکم فرمایا کہ اذان کے وقت کانوں میں انگلیاں کر لو کہ اس کے سبب آواز زیادہ بلند ہوتی اس حدیث کو ابن ماجہ نے عبدالرحمن بن سعد ﷺ سے روایت کیا۔

اذان کہنے کی بہت بڑی بڑی فضیلتیں احادیث میں مذکور ہیں بعض فضائل ذکر کئے جاتے ہیں۔

حدیث ۱..... مسلم احمد ابن ماجہ بخاری اللہ علیہ ہم معاویہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں حضور ﷺ مؤذنوں کی گردنیں قیامت کے دن سب سے زیادہ دراز ہوں گی۔ علامہ عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ تیسیر میں فرماتے ہیں یہ حدیث متواتر ہے اور حدیث کے معنی یہ بیان فرماتے ہیں کہ مؤذن رحمت الٰہی کے بہت امیدوار ہوں گے کہ جس چیز کی امید ہوتی ہے اس کی طرف گردن دراز کرتا ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ ان کو ثواب بہت ہے اور بعضوں نے کہا یہ کنایہ ہے اس سے کہ شرمندہ نہ ہوں گے اس لئے کہ جو شرمندہ ہوتا ہے اس کی گردن جھک جاتی ہے۔

حدیث ۲..... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں مؤذن کی جہاں تک آواز پہنچتی ہے اس کے لئے مغفرت کر دی جاتی ہے۔ اور ہر تر و خشک جس نے اس کی آواز سنی اس کی تصدیق کرتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ہر تر و خشک جس نے آواز سنی اس کے لئے گواہی دے گا۔ دوسری روایت میں ہے ہر ڈھیلا اور پتھر اس کے لئے گواہی دے گا۔

حدیث ۳..... بخاری و مسلم و مالک ابوداؤد میں ابوہریرہ ﷺ سے روایت کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا جب اذان کہی جاتی ہے شیطان گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے یہاں تک کہ اذان کی آواز سے نہ پہنچے جب اذان پوری ہو جاتی ہے چلا آتا ہے پھر جب اقامت کہی جاتی ہے بھاگ جاتا ہے جب پوری ہو لیتی ہے آجاتا ہے اور خطرہ ڈالتا ہے کہتا ہے فلاں بات یاد کر فلاں بات یاد کر وہ جو پہلے یاد نہ تھی یہاں تک کہ آدمی کو نہیں معلوم ہوتا کہ کتنی پڑھی۔

حدیث ۴..... صحیح مسلم میں جابر ﷺ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں شیطان جب اذان سنتا ہے اتنی دور بھاگتا ہے جیسے روحا اور روحا مدینہ سے چھتیس میل کے فاصلہ پر ہے۔

حدیث ۵.....طبرانی رحمۃ اللہ علیہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ اذان دینے والا کہ حالب ثواب ہے جیسا شہید کی مثل ہے کہ خون میں آلودہ ہو اور جب مرے گا قبر میں اس کے بدن میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔

حدیث ۶.....امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تاریخ میں انس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ جب مؤذن اذان کہتا ہے جب تک اپنا دست قدرت اس کے سر پر رکھتا ہے اور یونہی رہتا ہے یہاں تک کہ اذان سے فارغ ہو اور اس کی مغفرت کردی جاتی ہے جہاں تک آواز پہنچے جب وہ فارغ ہو جاتا ہے جب فرماتا ہے میرے بندہ نے سچ کہا اور تو نے سچ کہا اور تو کیا ہی اچھا ہے تجھے بنا رہے ہو۔

حدیث ۷.....طبرانی صغیر میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ جس بستی میں اذان کہی جاتی ہے اللہ ﷻ اپنے عذاب سے اس دن اسے امن دیتا ہے۔

حدیث ۸.....طبرانی رحمۃ اللہ علیہ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضور ﷺ جس قوم میں صبح کو اذان ہوئی ان کے لئے اللہ ﷻ کے عذاب سے شام تک امان ہے اور جس میں شام کو اذان ہوئی ان کے لئے اللہ ﷻ کے عذاب سے صبح تک امان ہے۔

حدیث ۹.....ابو علی رحمۃ اللہ علیہ مسند میں ابی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ میں جنت میں پیارا اس میں موتی کے گنبد دیکھے اس کی خاک مشک کی ہے۔ فرمایا اے جبرئیل علیہ السلام یہ کس کے لئے ہے؟ عرض کی حضور ﷺ کی امت کے مؤذنوں اور اماموں کے لئے۔

حدیث ۱۰.....امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضور ﷺ اگر لوگوں کو علم ہوتا کہ اذان کہنے میں کتنا ثواب ہے تو اس پر باہم تلوار چلتی۔

حدیث ۱۱.....ترمذی و ابن ماجہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں حضور ﷺ جس نے سات برس کے لئے اذان کہی اللہ ﷻ اس کیلئے نار سے برأت لکھ دے گا۔

حدیث ۱۲.....ابن ماجہ و حاکم و ابن حبان ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ جس نے بارہ برس اذان کہی اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور ہر روز اس کی اذان کے بدلے اس کا نامۂ نیکیاں ہزار ہزار نیکیوں سے بھر دیا جائے گا۔

حدیث ۱۳.....بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ جس نے سال بھر اذان پر محافظت کی اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

حدیث ۱۴.....بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ جس نے پانچ نمازوں کی اذان ایمان کی بنا پر ثواب کے لئے کہی اس کے گناہ جو پیشتر ہوئے معاف کردیئے جائیں گے۔

حدیث ۱۵.....ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ جو سال بھر اذان کہے اور اس پر اجرت طلب نہ کرے قیامت کے دن بلایا جائے گا اور جنت میں دروازہ پر کھڑا کیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا جس کے لئے تو چاہے شفاعت کر۔

حدیث ۱۶.....خطیب و ابن عساکر معاذ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ مؤذنوں کا حشر یوں ہوگا کہ جنت کی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے ان کے آگے بلال رضی اللہ عنہ ہوں گے سب کے سب بلند آواز سے اذان کہتے آئیں گے لوگ ان کی طرف نظر کریں گے پوچھیں گے یہ کون لوگ ہیں کہا جائے گا یہ امت محمد ﷺ کے مؤذن ہیں۔ لوگ خوف میں ہیں اور ان کو خوف نہیں لوگ غم میں ہیں ان کو غم نہیں۔

حدیث ۱۷.....ابو الشیخ رحمۃ اللہ علیہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ جب اذان کہی جاتی ہے۔ آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے جب اقامت کا وقت ہوتا ہے رد نہیں کی جاتی۔

ابو داؤد و ترمذی عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت نہیں سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اذان و اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔

حدیث ۱۸.....بزاری وابوداؤد رحمہما اللہ نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں دو دعائیں رد نہیں ہوتیں یا بہت کم رد ہوتی ہیں (1) اذان کے وقت اور (2) جہاد کی شدت کے وقت۔

حدیث ۱۹.....ابوالشیخ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ اے ابن عباس رضی اللہ عنہما اذان کو نماز سے تعلق ہے تو تم میں کوئی شخص اذان نہ کہے مگر حالت طہارت میں۔

حدیث ۲۰.....ترمذی رحمۃ اللہ علیہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ لَا یُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّئٌ کوئی شخص اذان نہ دے مگر باوضو۔

حدیث ۲۱.....بخاری وابوداؤد وترمذی وغیرہ وابن ماجہ واحمد رحمہم اللہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ جو اذان سن کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

حدیث ۲۲.....امام احمد ومسلم وابوداؤد وترمذی وغیرہم رحمہم اللہ کی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے کہ مؤذن کا جواب دے پھر مجھ پر درود پڑھے پھر وسیلہ کا سوال کرے۔

حدیث ۲۳.....طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وَاجْعَلْنَا فِیْ شَفَاعَتِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بھی ہے۔

حدیث ۲۴.....طبرانی کبیر میں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب تو اذان سنے تو اللہ ﷻ کے وعدہ کی گواہی کا جواب دے۔

حدیث ۲۵.....ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہے کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ جب مؤذن کو اذان کہتے سنو تو جو وہ کہتا ہے تم بھی کہو۔

حدیث ۲۶.....فرماتے ہیں حضور ﷺ مؤذن کو بخشی دعا مراوی کے لئے کافی ہے کہ مؤذن کو تکبیر کہتے سنے اور اجابت نہ کرے۔

حدیث ۲۷.....کو فرماتے ہیں حضور ﷺ ظلم ہے پورا ظلم اور کفر ہے اور نفاق ہے یہ کہ اللہ ﷻ کے منادی کو اذان کہتے سنے اور حاضر نہ ہو یہ دونوں حدیثیں طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیں۔ اذان کے جواب کا نہایت عظیم ثواب ہے۔

حدیث ۲۸.....ابوالشیخ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے ہے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

حدیث ۲۹.....ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے گروہ زنان! جب تم بلال کو اذان اقامت کہتے سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے تم بھی کہو کہ اللہ ﷻ تمہارے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکی لکھے گا اور ہزار درجے بلند فرمائے گا اور ہزار گناہ معاف کرے گا عورتوں نے عرض کی یہ تو عورتوں کے لئے ہے مردوں کے لئے کیا ہے فرمایا مردوں کے لئے دوگنا۔

حدیث ۳۰.....طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ عورتوں کے لئے ہر کلمہ کے مقابل دس ۱۰ کو درجے بلند کئے جائیں گے۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کی "یہ عورتوں کے لئے مردوں کے لئے کیا ہے فرمایا مردوں کے لئے دوگنا"۔

حدیث ۳۱.....حاکم وابونعیم رحمہما اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ نے فرمایا مؤذن کو نماز پڑھنے والے پر دو حج میں حسنہ زیادہ ہے عمرہ وجہاد کی مثل ہے اور اگر اقامت کہے تو ایک حج یا ایک عمرہ وجہاد کی مثل ہے۔

حدیث ۳۲.....صحیح مسلم میں امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ جب مؤذن اذان دے جو شخص اس کی مثل کہے

اور جب وہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے تو یہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ کہے جنت میں داخل ہوگا۔

حدیث ۳۳.....ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ تیم طائی نے روایت کی زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں "نماز فجر میں رسول اللہ ﷺ نے اذان کہنے کا مجھے حکم دیا۔ میں نے اذان کہی، بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہنی چاہی فرمایا صدائی نے اذان کہی جو اذان دے وہی اقامت کہے۔

مسائلِ فقہیہ:

اذان عرفِ شرع میں ایک خاص قسم کا اعلان ہے جس کے لئے الفاظ مقرر ہیں۔ الفاظ اذان یہ ہیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاح، حَیَّ عَلَی الْفَلَاح، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

مسئلہ نمبر ۱.....فرض پنج گانہ کو انہیں میں جمعہ بھی ہے جب جماعت مستحبہ کے ساتھ مسجد میں وقت پر ادا کئے جائیں تو ان کے لئے اذان سنت مؤکدہ ہے اور اس کا حکم حسن ہے جب کہ اگر اذان نہ کہی تو وہاں کے سب لوگ گنہگار ہوں گے یہاں تک کہ امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر کسی شہر کے سب لوگ اذان ترک کر دیں تو میں ان سے قتال کروں گا اور اگر ایک شخص چھوڑ دے تو اسے ماروں گا اور قید کروں گا۔ (غنیہ و ہندیہ و بحر الرائق ملخصاً)

مسئلہ نمبر ۲.....مسجد میں بلا اذان و اقامت جماعت پڑھنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳.....قضا نماز مسجد میں پڑھتے اذان نہ کہے اگر کوئی شخص شہر میں گھر میں نماز پڑھے اور اذان نہ کہے تو کراہت نہیں کہ وہاں کی مسجد کی اذان اس کے لئے کافی ہے اور کہنا مستحب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴.....گاؤں میں مسجد ہے کہ اس میں اذان و اقامت ہوتی ہے تو وہاں گھر میں نماز پڑھنے والے کا وہی حکم ہے جو شہر میں ہے اور مسجد نہ ہو تو اذان و اقامت میں اس کا حکم مسافر کا سا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵.....اگر یہ دونوں شہر و قریہ یا شہا محلہ وغیرہ میں ہے اور وہ چھوٹا قریب ہے تو گاؤں یا شہر کی اذان کفایت کرتی ہے مگر بھی اذان کہہ لینا بہتر ہے اور چھوٹا قریب نہ ہو تو کافی نہیں۔ قریب کی حد یہ ہے کہ یہاں کی اذان کی آواز وہاں تک پہنچتی ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶.....لوگوں نے مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھی بعد کو معلوم ہوا کہ وضو نہ ہوئی تھی اور وقت باقی ہے تو اسی مسجد میں جماعت سے پڑھیں اور اذان کا اعادہ نہیں اور فضل قلیل نہ ہو تو اقامت کی بھی حاجت نہیں اور نیا وضو کرنا ہو تو اقامت کہے اور وقت جاتا رہا تو غیر مسجد میں اذان و اقامت کے ساتھ پڑھیں۔ (درمختار، عالمگیری مع اختلاف و ضوب)

مسئلہ نمبر ۷.....جماعت بھر کی نماز قضا ہو گئی تو اذان و اقامت سے پڑھیں اور اکیلا بھی قضا کے لئے اذان و اقامت کہہ سکتا ہے جب کہ جنگ میں تنہا ہو اور قضا کا اظہار گناہ ہے۔ وابندا مسجد میں قضا پڑھنا مکروہ ہے اور پڑھے تو اذان نہ کہے اور فرض کی قضا میں ثنائے قنوت کے وقت رفع یدین نہ کرے ہاں اگر کسی ایسے سبب سے قضا ہو گئی جس میں وہاں کے تمام مسلمان مبتلا ہو گئے تو اگرچہ مسجد میں پڑھیں اذان کہیں۔

(عالمگیری و درمختار و بحر الرائق مع تصحیح و اختلاف و ضوب)

مسئلہ نمبر ۸.....اہل جماعت سے چند نمازیں قضا ہوئیں تو پہلی کے لئے اذان و اقامت دونوں کہیں اور باقیوں میں اختیار ہے خواہ دونوں کہیں یا صرف اقامت پر اکتفا کریں اور دونوں کہنا بہتر یہاں صورت میں ہے کہ ایک مجلس میں دو سب پڑھیں اور اگر مختلف اوقات میں پڑھیں تو ہر مجلس میں پہلی کے لئے اذان کہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹.....وقت ہونے کے بعد اذان کہی جائے تو اگر وقت کہی گئی یا وقت ہونے سے پہلے شروع ہوئی اور ثنائے اذان میں وقت

آ گیا تو اعادہ کیا جائے۔ (عنوں و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰..... اذان کا وقت مستحب وہی ہے جو نماز کا ہے یعنی فجر میں روشنی پھیلنے کے بعد اور مغرب اور جمعہ کی ظہر میں اول وقت اور گرمیوں کی ظہر اور ہر موسم کی عصر و عشاء میں نصف وقت گزرنے کے بعد مگر عصر میں اتنی تاخیر نہ ہو کہ نماز پڑھتے پڑھتے وقت مکروہ آ جائے اور اگر اول وقت اذان ہوئی اور آخر وقت میں نماز ہوئی تو بھی سنت اذان ادا ہو گئی۔ (درمختار و غنیہ)

مسئلہ نمبر ۱۱..... فرائض کے سوا پانچ نمازوں مثلاً وتر، عیدین، نذر، سنن، رواتب، تراویح، استسقاء، چاشت، کسوف، خسوف، نوافل میں اذان نہیں (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲..... بچے اور معلوم کے کان میں اور مرگی والے اور غضب ناک اور بدمزاج آدمی یا جانور کے کان میں اور لڑائی کی شدت اور آتش زدگی کے وقت اور بعد دفن میت اور جن کی سرکشی کے وقت اور مسافر کے پیچھے اور دنگل میں جب راستہ بھول جائے اور کوئی بتانے والا نہ ہو اس وقت اذان مستحب ہے[1] (درمختار) بجا کے زنانے میں بھی مستحب ہے۔ (نظامی و منیہ)

مسئلہ نمبر ۱۳..... عورتوں کو اذان و اقامت کہنا مکروہ و تحریمی ہے یعنی گنہگار ہوں گی اعادہ کیا جائے۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴..... عورتیں اپنی نماز اپنے حق ہوں یا قضا اس میں اذان و اقامت مکروہ ہے اگرچہ جماعت سے پڑھیں کہ ان کی جماعت خود مکروہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵..... نشئی و فاسق اگرچہ عالم ہی ہو اور نشہ والے اور پاگل و نا سمجھ بچے اور جنبی کی اذان مکروہ ہے۔ ہاں سب کی اذان کا اعادہ کیا جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶..... سمجھ والا بچہ اور غلام اور اندھے اور ولد الزنا اور بے وضو کی اذان صحیح ہے۔ (درمختار) مگر بے وضو اذان کہنا مکروہ ہے۔ (مراقی الفلاح)

مسئلہ نمبر ۱۷..... جمعہ کے دن شہر میں ظہر کی نماز کے لئے اذان ناجائز ہے اگر چہ ظہر پڑھنے والے معذور ہوں جن پر جمعہ فرض نہ ہو۔ (درمختار و درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۸..... اذان کہنے کا اہل وہ ہے جو وقت نماز پہچانتا ہو اور وقت نہ پہچانتا ہو تو اس ثواب کا مستحب نہیں جو مؤذن کے لئے ہے۔ (عالمگیری و غنیہ)

مسئلہ نمبر ۱۹..... مستحب یہ ہے کہ مؤذن مرد عاقل، صالح، پرہیزگار، عالم باالسنہ، دینی و جابت لوگوں کے حال کا نگران، اور جو جماعت سے رہ جانے والے ہوں ان کو زجر کرنے والا ہو اذان پر مداومت کرتا ہو اور ثواب کے لئے اذان کہتا ہو یعنی اذان پر اجرت نہ لیتا ہو۔ اگر مؤذن ایسا نہ ہو اور وقت بتانے والا کوئی ایسا ہے کہ صحیح بتا دے تو اس کا ہونا اور نہ ہونا برابر ہے اذان کہنا یکساں ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰..... اگر مؤذن ہی امام بھی ہو تو بہتر ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱..... ایک شخص کو ایک وقت میں دو مسجدوں میں اذان کہنا مکروہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۲..... اذان و اقامت کی والا پنجوقتہ مسجد کو ہے ہو نہ ہو اس کی اطلاع کے لحاظ والوں کو اور اگر مال محلہ نے کسی ایسے کو مؤذن یا امام کیا جو پانچ کے مؤذن و امام سے بہتر ہے تو وہی بہتر ہے۔ (درمختار و درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۳..... اگر اثنائے اذان میں مؤذن مر گیا یا اس کی زبان بند ہو گئی یا رک گیا اور کوئی بتانے والا نہیں یا اس کا وضو ٹوٹ گیا اور وضو

---

[1] میں محمد نائی عفا اللہ عنہ۔ یہ تین تعدیوں کا قول ہے اور وہابی اپنی رائے عودہ ہابی خلاف و ضلل حجت نہیں ہے۔ احقر

کرنے چلا گیا یا بیہوش ہو گیا تو ان سب صورتوں میں سرے سے اذان کہی جائے وہی کہے خواہ دوسرا۔ (درمختار، غنیہ)

مسئلہ نمبر ۲۴..... اذان کے بعد معاً فاصلہ مرتد ہو گیا تو اعادہ کی حاجت نہیں اور بہتر اعادہ ہے اور اگر اذان کہتے میں مرتد ہو گیا تو بہتر ہے کہ دوسرا شخص سرے سے کہے اور اگر اسی کو پورا کر لیتے تو بھی جائز ہے۔ (عالمگیری) یعنی یہ دوسرا شخص باقی کو پورا کرے نہ یہ کہ وہ بلافاصلہ اذان کی تکمیل کرے کہ کافر کی اذان صحیح نہیں اور اذان تجزی نہیں تو فساد بعض فساد کل ہے جیسے نماز کی پچھلی رکعت میں فساد ہو تو سب فاسد ہے۔ (انوارِ رضویہ)

مسئلہ نمبر ۲۵..... بیٹھ کر اذان کہنا مکروہ ہے اگر کہی اعادہ کرے مگر مسافر اگر سواری پر اذان کہہ لے تو مکروہ نہیں مگر اقامت مسافر بھی اتر کر کہے اور سواری پر ہی کہہ لی تو ہو جائے گی۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶..... اذان قبلہ رو کہے اور اس کے خلاف کرنا مکروہ ہے اس کا اعادہ کیا جائے مگر مسافر جب سواری پر اذان کہے اور اس کا منہ قبلہ کی طرف نہ ہو تو حرج نہیں۔ (درمختار، عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۷..... اذان کہنے کی حالت میں بلند رکنا مکروہ ہے اور اگر گلا پھٹ گیا یا آواز صاف کرنے کے لئے کھنکارا تو حرج نہیں۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۲۸..... مؤذن کو حالت اذان میں چلنا مکروہ ہے اگر کوئی چلتا ہوا سے اور اسی حالت میں اذان کہتا جائے تو اعادہ کریں۔ (غنیہ، درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۹..... اثنائے اذان میں بات چیت کرنا منع ہے اگر کلام کیا تو پھر سے اذان کہے (منیری)

مسئلہ نمبر ۳۰..... کلمات اذان میں جن حرام ہے مثلاً اللہ یا اکبر کے ہمزے کو مد کے ساتھ آللہ یا آکبر پڑھنا۔ یونہی اکبر میں بے کے بعد الف بڑھنا حرام ہے۔ (درمختار، عالمگیری وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۳۱..... یونہی کلمات اذان کو قواعد موسیقی پر گانا بھی حرام و ناجائز ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۲..... سنت یہ ہے کہ اذان بلند جگہ کہی جائے کہ پڑوس والوں کو خوب سنائی دے اور بلند آواز سے کہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ نمبر ۳۳..... طاقت سے زیادہ آواز بلند کرنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۴..... اذان مذنہ پر کہی جائے یا خارج مسجد اور مسجد میں اذان نہ کہے (خلاصہ عالمگیری) مسجد میں اذان کہنا مکروہ ہے (نتیجۃ البیان مع الخیر عم نعمہ ولی شاہ اولیٰ اللہ الرفاعی) یہ حکم مؤذن کے لئے ہے ہاتھ کی کسی کتاب میں کوئی اذان اس سے مستثنیٰ نہیں اذان فاتی جمعہ بھی اسی میں داخل ہے۔ امام قہستانی و امام ابن الہمام رحمہما اللہ نے یہ مسئلہ خاص باب جمعہ میں لکھا ہاں اس میں ایک باب البتہ یہ زائد ہے کہ خطیب کے لئے اذانِ ثانی بھی مسجد کے اندر منبر سے ہاتھ دو ہاتھ کے فاصلہ پر جیسا کہ ہندوستان میں اکثر جگہ رواج پا گیا ہے۔ اس کی کوئی سند کسی کتاب میں نہیں صدیہا وقتوں سے خلاف ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۵..... اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہے اللہ اکبر اللہ اکبر دونوں مل کر ایک کلمہ ہیں۔ دونوں کے بعد سکتہ کرے درمیان میں نہیں اور سکتہ کی مقدار یہ ہے کہ جواب دینے والا جواب دے لے اور سکتہ کا ترک مکروہ ہے اور ایسی اذان کا اعادہ مستحب ہے (فتاویٰ ہندیہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۶..... اگر کلمات اذان یا اقامت میں کسی جگہ تقدیم یا تاخیر ہو گئی تو اسے کو صحیح کر لے پھر سے اعادہ کی حاجت نہیں اور اگر صحیح نہ کیے اور نماز پڑھ لی تو نماز کا اعادہ کی حاجت نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۷..... "حی علی الصلوٰۃ" بائیں طرف منہ کر کے کہے اور "حی علی الفلاح" دائیں جانب اگر چہ اذان نماز کے لئے نہ ہو بلکہ مثلاً بچے کے کان میں یا اور کسی لئے کہے یہ حکم بالقطع منہ کا ہے پاؤں یوں سے نہ پھرے۔ (عنوں، درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۸..... اگر منارہ پر اذان کہی تو بائیں طرف کے خالق سے سر نکال کر حی علی الصلوٰۃ کہے دائیں جانب کے خالق سے "حی علی الفلاح" (شرح وقایہ) یعنی جب بغیر اس کے آواز پہنچنا پورے طور پر نہ ہو (درمختار) یہ یوں ہوگا کہ منارہ چار ہے اور دونوں طرف خالق کھلے ہیں اور

کھلے منار پر اپنا منہ کرے بلکہ وہی صرف منہ پھیرا ہوا ورقدم ایک جگہ قائم۔

مسئلہ نمبر ۳۹..... صبح کی اذان میں فلاح کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ "نماز سونے سے بہتر ہے" کہنا مستحب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۰..... اذان کہتے وقت کانوں کے سوراخ میں انگلیاں ڈالے رہنا مستحب ہے اور اگر دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ لے تو بھی اچھا ہے۔ (درمختار وردالمحتار) اور اولیٰ حسن ہے کہ رسا ندھ بیٹھ کے مطابق ہے اور بلند آواز میں زیادہ معین کان جب بند ہوتے ہیں آپنی سمجھتا ہے کہ بھی آواز پوری بہ ہوئی زیادہ بلند کرتا ہے۔ (رضا)

مسئلہ نمبر ۴۱..... اقامت مثل اذان ہے یعنی احکام مذکورہ اس کے لئے بھی ہیں صرف بعض باتوں میں فرق ہے اس میں بعد فلاح کے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ دو بار کہیں اس میں بھی آواز بلند ہو مگر نہ اذان کی مثل بلکہ اتنی کہ حاضرین تک آواز پہنچ جائے۔ اس کے کلمات جلد جلد کہیں اور درمیان میں سکتہ نہ کریں۔ کانوں پر ہاتھ رکھتا ہے نہ کانوں میں انگلیاں رکھنا اور صبح کی اقامت میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ نہیں۔ اقامت بلند جگہ یا مسجد سے باہر کہنا سنت نہیں۔ اگر امام نے اقامت کہی تو قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے وقت آگے بڑھ کر مصلّٰی پر چلا جائے۔

(درمختار وردالمحتار عالمگیری غنیہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۴۲..... اقامت میں بھی حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے وقت دہنے بائیں منہ پھیرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۳..... اقامت کی سنیت اذان کی بہ نسبت زیادہ مؤکد ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۴..... جس نے اذان کہی اگر وہ جو نہیں تو جو چاہے اقامت کہہ لے اور بہتر امام ہے اور بہتر مؤذن موجود ہے تو اسکی اجازت سے دوسرا کہہ سکتا ہے کہ یہی حاکم ہے اور اگر یہ اجازت نہیں اور مؤذن کی گواہی ہو تو مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۵..... جنبی وحدث والے کی اقامت مکروہ ہے مگر اعادہ نہ کی جائے گی۔ بخلاف اذان کے جنبی اذان کہے تو اعادہ کی جائے، اس لئے کہ اذان کی تکرار مشروع ہے اور اقامت دوبار نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۶..... اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اسے کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے بلکہ بیٹھ جائے جب حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر پہنچے اس وقت کھڑا ہو۔ یعنی جو لوگ مسجد میں موجود ہیں وہ بھی تیسرے میں اس وقت اٹھیں جب مکبر حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر پہنچے یہی حکم امام کے لئے ہے۔ (عالمگیری) آج کل اکثر جگہ دیکھا ہے کہ اقامت کے وقت لوگ کھڑے ہوتے ہیں، بلکہ اکثر جگہ تو یہاں تک ہے کہ جب تک امام مصلّٰی پر کھڑا نہ ہو اس وقت تک تکبیر نہیں کہی جاتی یہ خلاف سنت ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۷..... مسافر نے اذان و اقامت دونوں نہ کہی یا اقامت نہ کہی تو مکروہ ہے اور اگر صرف اقامت پر اکتفا کیا تو کراہت نہیں مگر اولیٰ یہ ہے کہ اذان بھی کہے اگرچہ تنہا ہو یا اس کے سب ہمراہی وہیں موجود ہوں۔ (درمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۸..... بیابان شہر کسی میدان میں جماعت قائم کی اور اقامت نہ کہی تو مکروہ ہے اور اذان نہ کہی تو حرج نہیں مگر خلاف اولیٰ ہے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۴۹..... مسجد محلّہ یعنی جس کے لئے امام و جماعت معین ہو کہ وہی جماعت اولیٰ قائم کرتا ہو اس میں جب جماعت اولیٰ بطریق مسنون ہو چکی تو دوبارہ اذان کہنا مکروہ ہے اور بغیر اذان اگر دوسری جماعت قائم کی جائے تو امام محراب میں کھڑا نہ ہو بلکہ دہنے یا بائیں ہٹ کر کھڑا ہو کہ امتیاز رہے اس امام جماعت ثانیہ کا محراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے اور مسجد محلّہ نہ ہو جیسے سڑک بازار نشیمن سرائے کی مسجدیں جن میں چند اشخاص آتے ہیں اور پڑھ کر چلے جاتے ہیں پھر کچھ اور آئے اور پڑھی چلی گئی تو اس مسجد میں تکرار اذان مکروہ نہیں بلکہ افضل یہی ہے کہ ہر گروہ کو نیا آئے جدید اذان و اقامت کے ساتھ جماعت کرے ایسی مسجد میں ہر امام محراب میں کھڑا ہو۔ (درمختار عالمگیری فتاویٰ قاضی خان بزازیہ)

خراب سے مراد وسط مسجد ہے یہ طاق معروف ہو یا نہ ہو جیسے مسجد حرام شریف جس میں یہ خراب اصلاً نہیں یا ہر مسجد یعنی صحن مسجد اس کا وسط خراب ہے اگرچہ وہاں عمارت اصلاً نہیں ہوتی خراب حقیقی یہی ہے اور وہ شامل طاق خراب صوری کہ زمانہ رسالت و زمانہ خلفائے راشدین میں تھی ولید بادشاہ مروانی کے زمانہ میں ہٹادی گئی (تنویر الابصار و الدر المختار) بعض لوگوں کے خیال میں ہے کہ دوسری جماعت کا امام پہلے کے مصلّٰی بنا کر وہیں کھڑے ہوتے ہیں جو امام اول کے قیام کی جگہ ہے یہ جہالت ہے اس جگہ سے ہٹ جائیں نیا چاہے مصلّٰی اگرچہ وہی ہو۔ (رضا)

مسئلہ نمبر ۵۰..... مسجد محلّہ میں محض اہل محلّہ نے اپنی جماعت پڑھ لی ان کے بعد امام اور باقی لوگ آئے تو جماعت اولیٰ والی کی ہے پہلوں کے لئے کراہت۔ یونہی اگر غیر محلّہ والے پڑھ گئے ان کے بعد محلّہ کے لوگ آئے تو جماعت اولیٰ یہی ہے اور امام اپنی جگہ پر کھڑا ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۱..... اگر اذان آہستہ ہوئی تو پھر اذان کہی جائے اور پہلی جماعت جماعت اولیٰ نہیں۔ (قاضی خان)

مسئلہ نمبر ۵۲..... ثنائے اقامت میں بھی مؤذن کو کلام کرنا جائز ہے جس طرح اذان میں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۳..... ثنائے اذان و اقامت میں اس کو کسی نے سلام کیا تو جواب نہ دے بعد ختم بھی جواب دینا واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۴..... جب اذان سنے تو جواب دینے کا حکم ہے یعنی مؤذن جو کہے کہا اس کے بعد سننے والا بھی وہی کہے۔ مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کے بیچ اِلَّا بِمَشِیْئَۃِ اللّٰہ کا اضافہ کرلے اور اِنْ شَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَالَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ "جو خدا نے چاہا ہوا جو نہیں چاہا نہیں ہوا"۔ (درمختار و ردالمحتار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۵..... اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ "تو سچا اور نیکوکار ہے اور تو نے حق کہا ہے" کہے۔ (درمختار و ردالمحتار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۶..... جنبی بھی اذان کا جواب دے حیض و نفاس والی عورت اور خطبہ سننے والے اور نماز جنازہ پڑھنے والے اور جو جماع میں مشغول یا قضائے حاجت میں ہو۔ ان پر جواب نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۷..... جب اذان ہو تو اتنی دیر کے لئے سلام کلام اور جواب سلام تمام اشغال موقوف کردے یہاں تک کہ قرآن مجید کی تلاوت میں اذان کی آواز آئے تو تلاوت موقوف کردے اور اذان کو غور سے سنے اور جواب دے۔ یونہی اقامت میں۔ (درمختار و عالمگیری)

جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے اس پر معاذ اللہ خاتمہ برا ہونے کا خوف ہے۔ (تنویر الابصار و الدر المختار)

مسئلہ نمبر ۵۸..... راستہ پر چل رہا تھا کہ اذان کی آواز آئی تو اتنی دیر کھڑا ہو جائے سنے اور جواب دے۔ (عالمگیری و الدر المختار)

مسئلہ نمبر ۵۹..... اقامت کا جواب مستحب ہے اس کا جواب بھی اس طرح ہے فرق یہ ہے کہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کے جواب میں اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْض "خدا اس کو قائم رکھے اور ہمیشہ رکھے جب تک آسمان اور زمین ہیں" کہے (عالمگیری) اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا وَجَعَلَنَا مِنْ صَالِحِیْ اَهْلِهَا اَحْیَاءً وَاُمَوْتًا "ہم کو زندگی میں اور مرنے کے بعد اس کے نیک اہل سے بنائے"۔ (رضا)

مسئلہ نمبر ۶۰..... اگر چلتا ہوا سنے تو اس پر چلتے ہی کا جواب ہے اور بہتر یہ کہ سب کا جواب دے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۱..... اگر بوقت اذان جواب نہ دیا تو اگر زیادہ دیر نہ ہوئی جواب دے لے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۲..... خطبہ کی اذان کا جواب زبان سے دینا مقتدیوں کو جائز نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۳..... جب اذان ختم ہو جائے تو مؤذن اور سامعین درود شریف پڑھیں اس کے بعد یہ دعا

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَ ۚ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا ۚ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْعَلْنَا فِیْ شَفَاعَتِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ "اے اللہ اس دعائے تام اور نماز قائم میں پیارے نبی محمد کو

Marfat.com

مالک نے ہمارے سردار محمد ﷺ کو بیان اور فضیلت اور بلند درجہ عطا کر دیا اور ہم کو ان کا غلام بنا کر محشر میں کھڑا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ بے شک اللہ وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔"

(ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۴ ..... جب مؤذن اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه کہتے سنیں تو درود شریف پڑھیں اور مستحب ہے کہ انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگائیں۔ اور کہے "یا رسول اللہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک حضور سے ہے۔ اللہ شوقی اور بھائی کے ساتھ مجھے متمتع کرے۔"

قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۵ ..... اذانِ نماز کے بعد دعا اذانوں کا بھی جواب دیا جائے گا جیسے بچہ پیدا ہوتے وقت کی اذان۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۶ ..... اگر اذان فلم کی گئی شائقین کے ساتھ تو اس کا جواب نہیں بلکہ ایسی اذان سنے بھی نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۷ ..... متاخرین نے مجموعہ مستحسن رکھی ہے یعنی اذان کے بعد نماز کے لئے دوبارہ اعلان کرنا اور اس کے لئے شرع نے کوئی خاص الفاظ مقرر نہیں کئے بلکہ جو ہاں کا عرف ہو مثلاً اَلصَّلٰوةُ اَلصَّلٰوةُ یَا اَھْلَ الْمَسْجِدِ قَامَتْ یَا اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه

(درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶۸ ..... مغرب کی اذان کے بعد تثویب نہیں ہوتی (یعنی) دوبارہ کہنا بھی تو حرج نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۹ ..... اذان و اقامت کے درمیان وقفہ کرنا سنت ہے۔ اذان کہتے ہی اقامت کہہ دینا مکروہ ہے مگر مغرب میں بقدر نہیں چھوٹی آنتیں یا ایک بڑی کے برابر ہو باقی نمازوں میں اذان و اقامت کے درمیان اتنی دیر تک ٹھہرے کہ جو لوگ پابند جماعت ہیں آ جائیں مگر اتنا انتظار نہ کیا جائے کہ وقت کراہت آ جائے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۰ ..... جن نمازوں سے پیشتر سنت یا نفل ہے ان میں اولیٰ یہ ہے کہ مؤذن اذان سنتِ وضو فارغ پڑھے ورنہ بیٹھا رہے۔

(عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۱ ..... رئیس محلہ کا اس کی ریاست کی وجہ انتظار مکروہ ہے ہاں اگر وہ شریر ہے اور وقت میں مجالس ہے تو انتظار کر سکتے ہیں

(درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۲ ..... متقدمین نے اذان پر اجرت لینے کو حرام بتایا مگر متاخرین نے جب لوگوں میں سستی دیکھی تو اجازت دی اور اب اسی پر فتویٰ ہے مگر اذان کہنے پر احادیث میں جو ثواب ارشاد ہوئے وہ انہیں کے لئے ہیں جو اجرت نہیں لیتے۔ خالص اللہ عزوجل اس خدمت کو انجام دیتے ہیں۔ ہاں اگر لوگ بطورِ خود مؤذن کو صاحب حاجت سمجھ کر دے دیں تو یہ الحاق جائز بلکہ بہتر ہے اور یہ اجرت نہیں۔ (غنیہ) جب کہ اَلْمَعْرُوْفُ كَالْمَشْرُوْط کی حد تک نہ پہنچ جائے (رضا)

نماز کی شرطوں کا بیان

تنبیہ: اس باب میں جہاں یہ حکم دیا گیا ہے کہ نماز صحیح جیسا ہو جائے گی یا جائز ہے اس سے مراد فرض ادا ہونا ہے یہ مطلب نہیں کہ بلا کراہت و ممانعت و گناہ صحیح و جائز ہوگی" کثر جنہیں ایسی میں کہ مکروہ و چریں ترک واجب ہوگا اور کہا جائے گا کہ نماز ہوگئی کہ یہاں اس سے بحث نہیں اس کو باب مکروہات میں انشاء اللہ عزوجل بیان کیا جائے گا۔ یہاں شروط کا بیان ہے کہ بیان کے ہوگی ہی نہیں صحت نماز کی چھ شرطیں ہیں۔

(1) طہارت (2) ستر عورت (3) استقبال قبلہ (4) وقت (5) نیت (6) تکبیر۔ (متون)

طہارت۔ یعنی مصلی کے بدن کا حدث اکبر و اصغر و نجاست حقیقیہ قدر راقع سے پاک ہونا۔ نیز اس کے کپڑے اور اس جگہ کا جس پر نماز

زیادہ نجاست حقیقیہ قدر رانع سے پاک ہوا (منحہ)

حدث اکبر یعنی موجبات غسل اور حدث اصغر یعنی نواقض وضو اور ان سے پاک ہونے کا طریقہ غسل و وضو کے بیان میں گزرا اور نجاست حقیقیہ سے پاک کرنے کا بیان باب الانجاس میں مذکور ہوا یا تمیں وہاں سے معلوم کی جائیں۔ شرط نماز اس قدر نجاست سے پاک ہونا ہے کہ بغیر پاک کئے نماز ہوگی ہی نہیں مثلاً نجاست غلیظہ درہم سے زائد اور غلیظہ کپڑے سے بدن کے اس حصہ کی چوتھائی سے زیادہ جس میں لگی ہو اس کا نام قدر رانع ہے اور اگر اس سے کم ہے تو اس کا زائل کرنا سنت ہے یہ امور بھی باب الانجاس میں ذکر کئے گئے۔

مسئلہ نمبر ۱..... کسی شخص نے اپنے کو یہ خود گمان کیا اور اسی حالت میں نماز پڑھی بعد کو ظاہر ہوا کہ یہ خود تھا نماز نہ ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲..... مصلی اگر کوئی چیز کو اٹھائے ہو کہ اس کی حرکت سے وہ بھی حرکت کرے اگر اس میں نجاست قدر رانع ہو تو نماز جائز نہیں مثلاً چاندی کا ایک سرا اوپر اور دوسرے سرے میں نجاست ہے اگر رکوع وجود و قیام و قعود میں اس کی حرکت سے اس جائے نجاست تک حرکت پہنچتی ہے نماز نہ ہوگی ورنہ ہو جائے گی۔ یونہی اگر گود میں اتنا چھوٹا بچہ لے کر نماز پڑھی کہ گود اس کی گود میں اپنی سکت سے نہ رک سکے بلکہ اس کے روکنے سے تھما ہوا ہو اور اس کا بدن یا کپڑا بقدر رانع نماز پاک ہے تو نماز نہ ہوئی کہ یہی اسے اٹھائے ہوئے ہے اور اگر وہ اپنی سکت سے رکا ہوا ہے اس کے روکنے کا احتیاج نہیں تو نماز ہو جائے گی کہ اب یہ اسے اٹھائے ہوئے نہیں پھر بھی بچہ حرکت سے خالی نہیں اگر چہ اس کے بدن اور کپڑوں پر نجاست بھی نہ ہو۔ (درمختار، عالمگیری، رضا)

مسئلہ نمبر ۳..... اگر نجاست قدر رانع سے کم ہے جب بھی مکروہ ہے جب نجاست غلیظہ بقدر درہم ہے تو مکروہ تحریمی اور اس سے کم تو خلاف سنت۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴..... چھت خیمہ سائبان اگر نجس ہوں اور مصلی کے سر سے کمزے ہونے میں لگیں جب بھی نماز ہوگی یعنی اگر ان کی نجس جگہ بقدر رانع اس کے سر کو بقدر ہوائے رکن نہ لگے۔ (رضا)

مسئلہ نمبر ۵..... اگر اس کا کپڑا یا بدن اٹھائے نماز میں بقدر رانع پاک ہو گیا اور تین تسبیح کا وقفہ ہو نماز نہ ہوئی۔ اور اگر نماز شروع کرتے وقت کپڑا یا پاک تھا یا پاکی پر کپڑے لئے ہوئے تھا اور اسی حالت میں شروع کر لی اور اللہ اکبر کہنے کے بعد جدا کیا تو نماز منعقد ہی نہ ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶..... مصلی کا بدن جب یا حیض و نفاس والی عورت کے بدن سے لگا رہا یا انہوں نے اس کی گود میں سر رکھا تو نماز ہو جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷..... مصلی کے بدن پر نجس کپڑے بیٹھا نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۸..... جس جگہ نماز پڑھے اس کے ظاہر ہونے سے مراد وضع جبہ و قدم کا پاک ہونا ہے جس چیز پر نماز پڑھتا ہو اس کے سب حصہ کا پاک ہونا شرط صحت نماز نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹..... مصلی کے ایک پاؤں کے نیچے قدر درہم سے زیادہ نجاست ہو نماز نہ ہوئی۔ یونہی اگر دونوں پاؤں کے نیچے تھوڑی تھوڑی نجاست ہے کہ جمع کرنے سے ایک درہم ہو جائے گی اور اگر ایک قدم کی جگہ پاک تھی اور دوسرا قدم جہاں رکھے گا پاک ہے اس نے اس پاؤں کو اٹھا کر نماز پڑھی ہو گی ہاں بضرورت ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... جتنا فی پاک جگہ ہے اتنا پاک نجس جگہ نماز ہو جائے گی کہ ناک قدر درہم سے کم جگہ پر لگتی ہے اور بلا ضرورت یہ بھی مکروہ۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... سجدہ میں ہاتھ یا گھٹنا نجس جگہ ہونے سے صحیح مذہب میں نماز نہ ہوئی۔ (درمختار)

اور اگر ہاتھ نجس جگہ ہو اور ہاتھ پر سجدہ کیا تو اجماعاً نماز نہ ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲..... آستین کے نیچے نجاست ہے اور اسی آستین پر سجدہ کیا نماز نہ ہوگی۔ (درمختار) اگرچہ نجاست ہاتھ کے نیچے نہ ہو بلکہ چوڑی آستین کے خانی حصے کے نیچے ہو یعنی آستین فاصل نہ بھی جائے گی اگرچہ دبتی ہو کہ اس کے بدن کی تابع ہے بخلاف اور دبتے کپڑے کے کہ نجس جگہ بچھا کر پڑھی اور اس کی رُخوبت یا محسوس نہ ہو تو نماز ہو جائے گی کہ یہ کپڑا نجاست و مُصلّی میں فاصل ہو جائے گا کہ بدن مُصلّی کا تابع نہیں۔ یونہی اگرچہ چوڑی آستین کا خانی حصہ سجدہ کرنے میں نجاست کی جگہ پڑے اور وہاں نہ ہاتھ ہو نہ پیشانی تو نماز ہو جائے گی اگرچہ آستین باریک ہو اب اس نجاست کو بدن مُصلّی سے کوئی تعلق نہیں۔ (رضا)

مسئلہ نمبر ۱۳..... اگر سجدہ کرنے میں دامن وغیرہ نجس زمین پر پڑتے ہوں تو حرج نہیں (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴..... اگر نجس جگہ پر انتہا باریک کپڑا بچھا کر نماز پڑھی کہ جو ستر کے کام میں نہیں آسکتا یعنی اس کے نیچے کی چیز جھلکتی ہو نماز نہ ہوئی اور اگر شیشہ پر نماز پڑھی اور اس کے نیچے نجاست ہے اگرچہ نمایاں ہو نماز ہو گئی۔ (درمختار)

دوسری شرط ستر عورت یعنی بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا فرض ہے اس کو چھپانا اللہ عزوجل فرماتا ہے خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (پ۸ الاعراف ۳۱) یعنی نماز کے وقت کپڑے پہنو اور فرماتا ہے وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا (پ۱۸ النور ۳۱) عورتیں اپنی زینت یعنی مواضع زینت کو ظاہر نہ کریں مگر وہ کہ ظاہر ہیں کہ ان کے کھلے رہنے پر بوجہ جائز عادت جاری ہے۔

حدیث ۱..... حدیث میں ہے جس کو ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ نے کامل میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ جب نماز پڑھو تہبند باندھ لو اور چادر اوڑھ لو اور یہودیوں کی مشابہت نہ کرو اور

حدیث ۲..... ابوداؤد و ترمذی و حاکم و ابن خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ بالغ عورت کی نماز بغیر دوپٹے کے اللہ عزوجل قبول نہیں فرماتا۔

حدیث ۳..... ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی کیا بغیر ازار پہنے کرتے اور دوپٹے میں عورت نماز پڑھ سکتی ہے؟ فرمایا جب کرتا پورا ہو کہ پشت قدم کو چھپالے اور

حدیث ۴..... دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہم راوی کو فرماتے ہیں حضور ﷺ ناف کے نیچے سے گھٹنے تک عورت ہے اور

حدیث ۵..... ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی فرماتے ہیں حضور ﷺ عورت عورت ہے یعنی چھپانے کی چیز ہے جب نکلتی ہے شیطان اس کی طرف جھانکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۵..... ستر عورت ہر حال میں واجب ہے خواہ نماز ہو یا نہیں تنہا ہو یا کسی کے سامنے یا کسی غرض صحیح کے تبادلی میں بھی کھولنا جائز نہیں اور لوگوں کے سامنے یا نماز میں تو ستر باالاجماع فرض ہے یہاں تک کہ اگر اندھیرے، مکان میں نماز پڑھی، اگرچہ وہاں کوئی نہ ہو اور اس کے پاس ناپاک کپڑا موجود ہے کہ ستر کا کام دے سکتا ہے ننگے پڑھی باالاجماع نہ ہوئی۔ مگر عورت کے لئے خلوت میں جب کہ نماز میں نہ ہو تو سارا بدن چھپانا واجب نہیں بلکہ صرف ناف سے گھٹنے تک اور محارم کے سامنے پیٹ اور پیٹھ کا چھپانا بھی واجب ہے اور غیر محرم کے سامنے اور نماز کے لئے اگرچہ تنہا اندھیری کوٹھری میں بیٹھا ہو بدنِ سوا پانچ عضو کے جن کا بیان آئے گا چھپانا فرض ہے بلکہ جوان عورت کو غیر مردوں کے سامنے منہ کھولنا بھی منع ہے۔ (درمختار، غنیہ)

مسئلہ نمبر ۱۶..... انتہا باریک کپڑا، جس سے بدن جھلکتا ہو ستر کے لئے کافی نہیں اس سے نماز پڑھی تو نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

یونہی اگر چادر میں سے عورت کے بالوں کی سیاہی چمکے نماز نہ ہوئی (رضا) بعض لوگ باریک ساڑھیاں اور تہبند باندھ کر نماز پڑھتے ہیں کہ ران

چھاتی جہاں کی نمازیں نہیں ہوتیں اور ایسا کپڑا پہننا جس سے ستر عورت نہ ہو سکے علاوہ نماز کے بھی حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۷..... ہلتے کپڑا جس سے بدن کا رنگ نہ چمکتا ہو مگر بدن سے بالکل ایسا چپکا ہوا ہے کہ دیکھنے سے عضو کی ہیئت معلوم ہوتی ہے ایسے کپڑے سے نماز ہو جائے مگر اس عضو کی طرف دوسرے کو نگاہ کرنا جائز نہیں۔ (درمختار) اور ایسا کپڑا لوگوں کے سامنے پہننا بھی منع ہے اور عورتوں کے لئے بدرجہا ہی ممانعت بعض عورتیں جو بہت چست پاجامہ پہنتی ہیں اس مسئلہ سے سبق لیں۔

مسئلہ نمبر ۱۸..... نماز میں ستر کے لئے پاک کپڑا ہونا ضروری ہے یعنی اتنا بھی نہ ہو جس سے نماز نہ ہو سکے تو اگر پاک کپڑے پر قدرت ہے ناپاک پہن کر نماز پڑھی نماز نہ ہوئی (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹..... اس کے علم میں کپڑا ناپاک ہے اور اس میں نماز پڑھی پھر معلوم ہوا کہ پاک تھا نماز نہ ہوئی (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۰..... غیر نماز میں بھی کپڑا اپنا تو حرام نہیں اگرچہ پاک کپڑا موجود ہو اور جو دوسرا نہیں تو اسی کو پہننا واجب ہے (درمختار و عالمگیری) یہاں وقت ہے کہ اس کی نجاست ملتگ ہو یعنی چوتھائی کو نہ لگے ورنہ ناپاک کپڑا ہوتے ہوئے ایسا کپڑا پہننا ممنوع ہے کہ یا واجب بدن ناپاک کرنا ہے۔ (رضا)

مسئلہ نمبر ۲۱..... مرد کیلئے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک عورت یعنی اس کا چھپانا فرض ہے ناف اس میں داخل نہیں اور گھٹنے داخل ہیں۔ (درمختار و عالمگیری) اس زمانے میں بہتیرے ایسے ہیں کہ تہبند یا پاجامہ اس طرح پہنتے ہیں کہ پیڑو کا کچھ حصہ کھلا رہتا ہے اگر کرتے وغیرہ سے اس طرح چھپا ہو کہ جلد کی رنگت نہ چمکے تو خیر ورنہ حرام ہے اور نماز میں چوتھائی کی مقدار کھلا رہا تو نماز نہ ہوئی۔ اور بعض بے باک ایسے ہیں کہ لوگوں کے سامنے گھٹنے بلکہ ران تک کھولے رہتے ہیں یہ بھی حرام ہے اور اس کی عادت رکھنے والے فاسق ہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۲..... آزاد عورتوں اور خنثیٰ مشکل کے لئے سارا بدن عورت ہے سوا منہ کی ٹکلی (ٹکیہ) اور ہتھیلیوں اور پاؤں کے ٹخنوں کے سر کے لٹکے ہوئے بال اور گردن اور کلائیاں بھی عورت ہیں ان کا چھپانا بھی فرض ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۳..... اتنا باریک دوپٹہ جس سے بال کی سیاہی چمکے عورت نے اوڑھ کر نماز پڑھی نہ ہوئی، جب تک اس پر کوئی ایسی چیز نہ اوڑھے جس سے بال وغیرہ بالکل چھپ جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴..... باندی کیلئے سارا پیٹ اور پیڑو اور دونوں پہلو ناف سے گھٹنوں کے نیچے تک عورت ہے خنثیٰ مشکل رقیق ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۵..... باندی سر کھولے نماز پڑھ رہی تھی اثنائے نماز میں مالک نے اسے آزاد کر دیا اگر فوراً عمل قلیل یعنی ایک ہاتھ سے اس نے سر چھپا لیا نماز ہو گئی ورنہ نہیں خود بخود سے اپنے آزاد ہونے کا علم ہوا یا نہیں ہاں اگر اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہی تھی جس سے سر چھپائے تو ہو گئی۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶..... جس عضو کا ستر فرض ہے بدن میں کوئی عضو چوتھائی سے کم کھل گیا نماز ہو گئی اور اگر چوتھائی عضو کھل گیا اور فوراً چھپا لیا جب بھی ہو گئی اور اگر بقدر ایک رکن یعنی تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے کھلا رہا اگرچہ قصداً کھولا، اگر چوتھائی چھپا لیا نماز جاتی رہی۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۷..... اگر نماز شروع کرتے وقت عضو کی چوتھائی کھلی ہے یعنی اسی حالت پر اللہ اکبر کہہ لیا تو نماز منعقد ہی نہ ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸..... اگر چند عضو میں کچھ کچھ کھلا رہا کہ ہر ایک اس عضو کی چوتھائی سے کم ہے مگر مجموعہ ان کا ملے ہوئے عضو میں جو سب سے چھوٹا ہے اس کی چوتھائی کے برابر ہے نماز نہ ہوئی مثلاً عورت کے کان کا نوں حصہ اور پنڈلی کا نواں حصہ کھلا رہا تو مجموعہ دونوں کا کان کی چوتھائی کی قدر ضرور ہے نماز جاتی رہی۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۹.....عورت غلیظہ یعنی قبل و دبر اور ان کے آس پاس کی جگہ اور عورت خفیفہ کو ان کے ماسوا اور اعضائے عورت ہیں اس حکم میں سب برابر ہیں نظرت بشہوت بقصد کے ہے کہ غلیظہ کی طرف دیکھنا زیادہ حرام ہے کہ اگر کسی کو گھٹنا کھولے ہوئے دیکھے تو نرمی کے ساتھ منع کرے۔ اگر باز نہ آئے تو اس سے جھگڑا نہ کرے اور اگر ران کھولے ہوئے ہے تو سختی سے منع کرے اگر باز نہ آیا تو مارے نہیں اور اگر عورت غلیظہ کھولے ہوئے ہے تو مار نے پر قادر ہو تو مار نے پر حاکم و مامور ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۰.....ستر کے لئے یہ ضرور نہیں کہ اپنی نگاہ بھی ان اعضا پر نہ پڑے تو اگر کسی نے صرف لمبا کرتا پہنا اور اس کا گریبان کھلا ہوا ہے کہ اگر گریبان سے نظر کرے تو اعضا دکھائی دیتے ہیں نماز ہو جائے گی اگرچہ بالقصد ادھر نظر کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (ہندیہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۱.....ہاتھوں سے ستر عرض ہونے کے یہ معنی ہیں کہ ادھر ادھر سے بند دیکھیں تو معاذ اللہ اگر کسی نے نیچے جنگ کرا عضا کو دیکھ لیا تو نماز نہ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۲.....مرد میں اعضائے عورت نو ہیں آنحہ علامہ ابراہیم حلبی و علامہ شامی و علامہ طحطاوی و غیرہم نے کہے۔ (۱) ذکر مع اپنے سب اجزاء مثانہ و قصبہ و حلقہ کے (۲) خصیے یہ دونوں مل کر ایک عضو ہیں ان میں فقط ایک کی چوتھائی کھلنا منصد نماز نہیں۔ (۳) سرین یعنی پاخانہ کا مقام ہر ایک (۴-۵) سرین جدا عورت ہے (۶-۷) ہر ران نیچا عورت ہے اپنے حصے کے گھٹنے تک ران سے گھٹنا بھی اس میں داخل ہے لگ بھگ عضو نہیں تو اگر پورا گھٹنا بلکہ دونوں کھل جائیں نماز ہو جائے گی کہ دونوں مل کر بھی ایک ران کی چوتھائی کو نہیں پہنچتے۔ (۸) ناف کے نیچے سے عضو تناسل کی جڑ تک اور اس کے سیدھ میں پشت اور دونوں کروٹوں کی جانب سے مل کر ایک عورت ہے۔ اعلیٰ حضرت مجدد مائۃ حاضرہ نے تحقیق فرمائی کہ (۹) ورہ انثیین کے اور میان کی جگہ بھی ایک مستقل عورت ہے اور ان اعضا کا شمار اور ان کے تمام احکام چار شعروں میں جمع فرمایا۔

ستر عورت بمرد نہ عضو است
از نہ ناف تا نہ زانوا
ہر چہ رعش بقدر رکن کشود
بلا کشودی وے نماز مجو
ذکر و انثیین و حلقہ پس
دو سرین ہر نشستہ گہ زانوئے دو
ظاہر فخذ انثیین و حمہ
باقی زیر ناف از ہر سو

مسئلہ نمبر ۳۳.....آزاد عورتوں کے لئے یا منتاہا پانچ عضو کا بیان گزرا۔ مدابر میں عورت ہے اور دو تہیں اعضائے مستحشل کہ ان میں جس کی چوتھائی کھل جائے نماز کا یہی حکم ہے جو اوپر بیان ہوا (۱) سر یعنی پیشانی کے اوپر سے شروع گردن تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک یعنی عارضہ چنتی جگہ پر بال جتنے ہیں (۲) بال جو لٹکتے ہوں (۳-۴) دونوں کان (۵) گردن اس میں گلا بھی داخل ہے (۶-۷) دونوں شانے (۸-۹) دونوں بازوؤں میں کہنیاں بھی داخل ہیں۔ (۱۰-۱۱) دونوں کلائیاں یعنی کہنی کے بعد سے گٹوں کے نیچے تک (۱۲) سینہ یعنی گلے کے جوڑ سے دونوں پستان کے حد زیریں تک (۱۳-۱۴) دونوں ہاتھوں کی پشت دونوں (۱۵-۱۶) پستانیں جب کہ اچھی طرح نشو نما پر مائل ہوں اگر بالکل نہ ابھی ہوں یا خفیف ابھری ہوں کہ سینہ سے جدا عضو کی ہیات نہ پیدا ہوئی ہو تو سینہ کی تابع ہیں جدا عضو نہیں اور پہلی صورت میں بھی ان کے درمیان کی جگہ سینہ ہی میں داخل ہے جدا عضو نہیں (۱۷) پیٹ یعنی سینہ کی حد مذکور سے ناف کے کنارہ زیریں تک یعنی ناف کا بھی پیٹ میں شمار ہے۔ (۱۸) پیٹھ یعنی پیچھے کی جانب سینہ کے مقابل

سے کہ تک (19) ہوؤں ٹانوں کے بیچ میں جو جگہ ہے بغل کے نیچے سینہ کی حد زیریں تک دونوں کروٹوں میں ہو جگہ ہے اس کا مجموعہ سینہ میں اور پچھلا پیٹھ میں داخل ہے (21-20) ہوؤں سرین فرج دبر (23-22) ہوؤں رانیں گھٹنے بھی انہیں میں شامل ہیں (26) ناف کے نیچے پیڑو اور اس کے متصل جو جگہ ہے اور ان کے مقابل پشت کی جانب سب مل کر ایک عورت ہے۔ (28-27) ہوؤں پنڈلیاں ٹخنوں سمیت (30-29) ہوؤں ٹخنے اور بعض ملا نے پشت دست اور ٹخنوں کو عورت میں داخل نہیں کیا۔

مسئلہ نمبر ۳۴..... عورت لمبے چوڑے اگر چہ نہیں مگر پورے قد غیر محرم کے سامنے منہ کھولنا منع ہے۔ یونہی اس کی طرف نظر کرنا غیر محرم کے لئے جائز نہیں اور چھونا تو اور زیادہ منع ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۵..... اگر کسی مرد کے پاس ستر کے لئے جائز کپڑا نہ ہو اور ریشمی کپڑا ہے تو فرض ہے کہ اسی سے ستر کرے اور اسی میں نماز پڑھے بلکہ اور کپڑا ہوتے ہوئے صرف ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے اور اس میں نماز مکروہ تحریمی۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۶..... کوئی شخص برہنہ اگر اپنا سارا جسم مع سر کے کسی ایک کپڑے میں چھپا کر نماز پڑھے نماز نہ ہوگی اور اگر سر اس سے باہر نکال لے نماز ہو جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۷..... کسی کے پاس بالکل کپڑا نہیں تو بیٹھ کر نماز پڑھے دن ہو یا رات گھر میں ہو یا میدان میں خواہ ویسے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں یعنی مرد ہیں عورتوں کی طرح پاؤں پھیلا کر اور عورت نماز کی طرح پاؤں پر ہاتھ رکھ کر اور یہ بہتر ہے اور رکوع سجود کی جگہ اشارہ کرے اور یا اشارہ رکوع سجود سے اس کے لئے افضل ہے اور یہ بیٹھ کر پڑھنا کھڑے ہو کر پڑھنے سے افضل خواہ قیام میں رکوع سجود کے لئے اشارہ کرے یا رکوع سجود کرے۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۸..... ایسا شخص برہنہ نماز پڑھ رہا تھا کسی نے عاریۃً اس کو کپڑا دے دیا نماز جاتی رہی کپڑا پہن کر پھر سے نماز پڑھے۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۹..... اگر کپڑا دینے کا کسی نے وعدہ کیا تو آخر وقت تک انتظار کرے جب دیکھے کہ نماز جاتی رہے گی تو برہنہ ہی پڑھ لے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۰..... اگر دوسرے کے پاس کپڑا ہے اور غالب گمان ہے کہ مانگنے سے دے گا تو مانگنا واجب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۱..... اگر کپڑا مول ملتا ہے اور اس کے پاس دام حاجت اصلیہ سے زائد ہیں تو اگر اتنے دام مانگتا ہو جو اندازہ کرنے والوں کے اندازہ سے باہر نہ ہوں تو خریدنا واجب (درمختار)۔ یونہی اگر اور حلال سے جو رائج ہو جب بھی خریدنا واجب ہو جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۲..... اگر اس کے پاس کپڑا ایسا ہے کہ پورا نہیں جتنا نماز میں ستر سے بدن اور اگر ایک چوتھائی پاک ہے تو واجب ہے کہ اسے پہن کر پڑھے برہنہ جائز نہیں۔ یہ سب اس وقت ہے کہ کوئی چیز نہیں کہ کپڑا پاک کر سکے یا اس کی نجاست قدر رافع سے کم کر سکے ورنہ واجب ہوگا کہ پاک کرے یا تقلیل نجاست کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۳..... چند شخص برہنہ ہیں تو تنہا تنہا اور دو دو نمازیں پڑھیں اور اگر جماعت کی تو امام بیچ میں کھڑا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۴..... اگر برہنہ شخص کو بتانی یا پیچش مائل ہو جائے تو اسی سے ستر کرے لگا نہ پڑھے۔ یونہی کھانسی یا چھینک سے ستر کر سکتا ہے تو یہی کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۵..... اگر پورے ستر کے لئے کپڑا نہیں اور اتنا ہے کہ بعض اعضا کا ستر ہو جائے گا اور اس سے ستر واجب ہے اور اس کپڑے

ان مسائل کی تحقیق اور ان کے متعلق جزئیات کتاب الحظر والاباحۃ میں ان شاء اللہ تعالیٰ مذکور ہوں گے۔ ۱۲ منہ

ہے عورت غلیظ یعنی قبل و دبر کو چھپائے اور تابعو کو ایک ہی کو چھپاسکتا ہے تو ایک کو چھپائے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۶..... جس نے ایسی مجبوری میں بے وضو نماز پڑھی تو بعد نماز پڑھنے کے اعادہ نہیں نماز ہوگئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۷..... اگر ستر کپڑا یا اس کے پاک کرنے کی چیز نہ ملنا بندوں کی جانب سے ہو تو نماز پڑھے پھر اعادہ کرے۔ (ردالمحتار)

تیسری شرط استقبال قبلہ: یعنی نماز میں قبلہ یعنی کعبہ کی طرف منہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ؕ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ○ (پ۲ البقرۃ ۱۴۲)

اب کہیں گے بیوقوف لوگ اس نے پھیر دیا مسلمانوں کو ان کے اس قبلہ سے جس پر تھے تم فرما دو کہ پورب پچھم (مشرق و مغرب) سب اللہ ہی کی ہے جسے چاہے سیدھی راہ چلاتا ہے۔ (ترجمہ کنز الایمان)

حضور اقدس ﷺ نے سولہ یا سترہ مہینہ تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی اور حضور ﷺ کو پسند یہ تھا کہ کعبہ ہو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی "كَمَا اَهْدٰى مَرْوِيٌّ فِي صَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ وَغَيْرِهٖ مِنَ الصِّحَاحِ" (نور فرماتا ہے۔ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ○ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ (پ۲ البقرۃ ۱۴۳-۱۴۴)

اللہ کی شان نہیں کو تمہارا "ایمان" کارت کرے بیشک اللہ لوگوں پر بہت مہربان، رحم والا ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں بارہا تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو اور وہ جنہیں کتاب ملی ہے خوب جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ ان کے کرتوں (اعمال) سے بے خبر نہیں (ترجمہ کنز الایمان)

مسئلہ نمبر ۴۸..... نماز اللہ ﷻ ہی کے لئے پڑھی جائے اور اسی کے لئے سجدہ ہو بندہ کو کعبہ کو اگر کسی نے معاذ اللہ کعبہ کے لئے سجدہ کیا حرام و ناپاک کیا۔ اگر عبادت کعبہ کی نیت کی جب تو کھلا کافر ہے غیر خدا کی عبادت کفر ہے۔ (ردالمحتار، آداب وضو)

مسئلہ نمبر ۴۹..... استقبال قبلہ عام ہے بعید کعبہ معظمہ کی طرف منہ ہو جیسے مکہ والوں کے لئے یا اس جہت کو منہ ہو جیسے باہر والوں کے لئے (ردالمحتار) یعنی تحقیق یہ ہے کہ جو عین کعبہ کی سمت خاص تحقیق کر سکتا ہے اگرچہ کعبہ آڑ میں ہو جیسے مکہ معظمہ کے مکانوں میں جب کہ مثلاً چھت پر چڑھ کر کعبہ کو دیکھ سکتے ہیں تو عین کعبہ کی طرف منہ کرنا فرض ہے۔ جہت کافی نہیں اور جسے یہ تحقیق ناممکن ہو اگرچہ خاص مکہ معظمہ میں ہو اس کے لئے جہت کعبہ کرنا کافی ہے۔ (آداب وضو)

مسئلہ نمبر ۵۰..... کعبہ معظمہ کے اندر نماز پڑھی تو جس رخ چاہے پڑھے کعبہ کی سمت پر بھی نماز ہو جائے گی۔ مگر اس کی سمت پر تو منہ کرنا ممنوع ہے۔ (غنیہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۵۱..... اگر صرف حطیم کی طرف منہ کیا کہ کعبہ معظمہ جہات میں نہ آیا نماز نہ ہوئی۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۵۲..... جہت کعبہ کو منہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ منہ کی سیدھ کا کوئی جز کعبہ کی سمت میں واقع ہو تو اگر قبلہ سے کچھ انحراف ہے مگر منہ کا کوئی جز کعبہ کے محاذ میں ہے نماز ہو جائے گی، اس کی مقدار ۴۵ درجہ لکھی گئی ہے۔ تو اگر ۴۵ سے درجے زائد انحراف ہے استقبال نہ پایا نماز نہ ہوئی مثلاً ب ایک خط ہے اس پر ج مسجد ہے اور فرض کرو کعبہ معظمہ یعنی نقطہ ح کے محاذی ہے دونوں تا ہے ا۔ ج اور ج۔ ب کی تصویب کرتے

ہوئے خطِ طول۔ ج کھینچو تو یہ زاویہ ۴۵۔۴۵ درجے کے ہوئے کہ تقاطع ۹۰ درجے ہے اب جو شخص مقام ب پر کھڑا ہوا ہے اگر تعدیج کی طرف منہ کرے تو عین کعبہ کو منہ ہے اور اگر دہنے بائیں رہا۔ ح کی طرف جھکے تو جب تک ۔۔ ج۔ یا ج۔ ح کے اندر ہے جہت کعبہ میں ہے اور جب ح سے بڑھ گیا۔ ج سے گزر کر یاب کی طرف کچھ بھی قریب ہو گیا تو اب جہت سے نکل گیا نماز نہ ہوئی۔ (درمختار و غنیہ و عالمگیری و شامی)

مسئلہ نمبر ۵۳..... قبلہ بنائے کعبہ کا تمام نہیں بلکہ وہ فضا ہے اس بنا کی محاذات میں ساتویں زمین سے عرش تک قبلہ ہی ہے تو اگر وہ عمارت وہاں سے اٹھا کر دوسری جگہ کھودی جائے اور اب اس عمارت کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی تو ہو گئی یا کعبہ معظمہ کسی ولی کی زیارت کو گیا اور اس فضا کی طرف نماز پڑھی ہو گئی۔ یونہی اگر بلند پہاڑ یا کنواں کے اندر نماز پڑھی اور قبلہ کی طرف منہ کیا نماز ہو گئی کہ فضا کی طرف توجہ پائی گئی کو عمارت کی طرف نہ ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۴..... جو شخص استقبال قبلہ سے عاجز ہو مثلاً مریض ہے کہ اس میں اتنی قوت نہیں کہ ادھر رخ کرے اور وہاں کوئی ایسا نہیں جو متوجہ کر دے یا اس کے پاس پیالہ یا طشت کامل ہے جس کے چوڑی ہو جانے کا صحیح اندیشہ ہو یا کشتی کے تختہ پر بہتا رہا ہے اور صحیح اندیشہ ہے کہ استقبال کرنے تو ڈوب جائے گا یا شریر جانور پر سوار ہے کہ اترنے نہیں دیتا یا اترتو جائے گا مگر بے دگار سوار نہ ہو خود سے گیا یہ بوجھ ہے کہ پھر خود سوار نہ ہو سکے گا اور ایسا کوئی نہیں جو سوار کر دے تو ان سب صورتوں میں جس رخ نماز پڑھ سکے پڑھ لے اور اعادہ بھی نہیں یہاں سواری کے روکنے پر قادر ہو تو روک کر پڑھے اور ممکن ہو تو قبلہ کو منہ کرے ورنہ جیسے بھی ہو سکے اور اگر روکنے میں قافلہ سے بچھڑ جائے گا تو سواری ظہر دانا بھی ضروری نہیں۔ یونہی روانی میں پڑھے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۵..... چلتی کشتی میں نماز پڑھتے وقت تحریمہ قبلہ کو منہ کرے اور جیسے جیسے کشتی جائے یہی قبلہ کو منہ پھرتا رہے اگرچہ نفل نماز ہو۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۵۶..... مُصَلّی کے پاس مال ہے اور اندیشہ صحیح ہے کہ استقبال قبلہ کرے گا تو چوری ہو جائے گی ایسی حالت میں کوئی ایسا شخص مل گیا جو حفاظت کرے اگر چہ باجرت حفاظت فرض ہے (درمختار) یعنی جب کہ وہ باجرت حفاظت حاصل ہے نماز اس کے پاس ہو یا حفاظتاً آئندہ لینے پر راضی ہو اور اگر وہ خود مانگتا ہے ہو اس کے پاس نہیں یا ہے مگر حفاظت حاصل ہے نماز نہیں یا ہے مگر وہ اجرت مثل سے بہت زیادہ مانگتا ہے تو اجر کما شہ ضروری نہیں یونہی پڑھے۔ (غنیہ و غنیہ)

مسئلہ نمبر ۵۷..... کوئی شخص قبلہ میں ہے اور وہ لوگ اسے استقبال سے مانع ہیں تو جیسے بھی ہو سکے نماز پڑھ لے پھر جب موقع ملے جہت میں یا بعد میں تو اس نماز کا اعادہ کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۸..... اگر کسی شخص کو کسی جگہ قبلہ کی شناخت نہ ہو کوئی ایسا مسلمان ہے جو بتا سکے نہ وہاں مسجدیں محرابیں ہیں نہ چاند، سورج ستارے نکلے ہوں یا ہوں مگر اس کو ناعلم نہیں کہ ان سے معلوم کر سکے تو ایسے کے لئے حکم ہے کہ تحری کرے (سب جہتوں قبلہ عالم پر پھر دوری منہ کرے) اس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۹..... تحری کر کے نماز پڑھی بعد کو معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھی گئی اعادہ کی حاجت نہیں۔ (منیہ و جواہر اخلاطی)

مسئلہ نمبر ۶۰..... ایسا شخص اگر تحری کسی طرف منہ کر کے نماز پڑھے نماز نہ ہوئی اگرچہ واقع میں قبلہ ہی کی طرف منہ کیا ہو ہاں اگر

قبلہ کی طرف منہ ہوا بعد نماز یقین کے ساتھ معلوم ہوا ہو گئی اور اگر بعد نماز اس کا جہت قبلہ ہونا گمان ہو یقین نہ ہو یا شائے نماز میں اسی کا قبلہ ہونا معلوم ہوا اگرچہ یقین کے ساتھ تو نماز نہ ہوئی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۱ ..... اگر سوچا اور دل میں کسی طرف قبلہ ہونا ثابت ہوا اگر اس کے خلاف دوسری طرف اس نے منہ کیا نماز نہ ہوئی اگرچہ واقع میں وہی قبلہ تھا جب منہ کیا اگرچہ بعد کو یقین کے ساتھ اسی کا قبلہ ہونا معلوم ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۲ ..... اگر کوئی جاننے والا موجود ہے اس سے دریافت نہیں کیا خود غور کر کے کسی طرف کو پڑھ لی تو اگر قبلہ ہی کی طرف منہ تھا ہو گئی ورنہ نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۳ ..... جاننے والے سے پوچھا اس نے نہیں بتایا اس نے تحری کر کے نماز پڑھ لی اب بعد نماز اس نے بتایا نماز ہو گئی اعادہ کی حاجت نہیں۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۶۴ ..... اگر مسجدیں اور محرابیں وہاں ہیں عمران کا اعتبار نہ کیا بلکہ اپنی رائے سے ایک طرف کو متوجہ ہو لیا تارے وغیرہ موجود ہیں اور اس کو علم ہے کہ ان کے ذریعہ سے معلوم کرے لیا اور نہ کیا بلکہ سوچ کر پڑھ لی دونوں صورتوں میں نہ ہوئی اگر خلاف جہت کی طرف پڑھی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۵ ..... ایک شخص تحری کر کے (سوچ کر) ایک طرف پڑھ رہا ہے دوسرے کو اس کا تابع جائز نہیں بلکہ اسے بھی تحری کا حکم ہے اگر اس کا تابع کیا تحری بنی اس کی نماز نہ ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۶ ..... اگر تحری کر کے نماز پڑھ رہا تھا اور شائے نماز میں اگرچہ سجدہ سہو میں رائے بدل گئی یا غلطی معلوم ہوئی تو فرض ہے کہ فوراً گھوم جائے اور پہلے جو پڑھ چکا ہے اس میں قبلہ بنتا گئی اسی طرح اگر چاروں رکعتیں چار جہات میں پڑھیں جائز ہے اور اگر فوراً نہ پھرا یہاں تک کہ ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کا اندازہ ہوا نماز نہ ہوئی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۷ ..... نابینا غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھ رہا تھا کوئی بینا آیا اس نے اسے سیدھا کر کے اس کی اقتدا کی تو اگر کوئی شخص وہاں ایسا تھا جس سے قبلہ کا حال بینا دریافت کر سکتا تھا نہ پوچھا دونوں کی نمازیں نہ ہوئیں اور اگر کوئی ایسا نہ تھا تو بینا کی ہو گئی اور مقتدی کی نہ ہوئی۔ (غنیہ، مذہب صحیح، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۸ ..... تحری کر کے غیر قبلہ کو نماز پڑھ رہا تھا بعد کو اسے اپنی رائے کی غلطی معلوم ہوئی۔ اور قبلہ کی طرف پھر گیا تو جس دوسرے شخص کو اس کی پہلی حالت معلوم ہوا گر یہ بھی اسی قسم کا ہے کہ اس نے بھی پہلے وہی تحری کی تھی اور اس کو بھی غلطی معلوم ہوئی تو اس کی اقتدا کر سکتا ہے ورنہ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۹ ..... اگر امام تحری کر کے ٹھیک جہت میں پہلے ہی سے پڑھ رہا ہے تو اگرچہ مقتدی تحری کرنے والوں میں نہ ہو اس کی اقتدا کر سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۰ ..... اگر امام و مقتدی ایک ہی جہت کو تحری کر کے نماز پڑھ رہے تھے اور امام نے نماز پوری کر لی اور سلام پھیر دیا اب مسبوق واقع کی رائے بدل گئی تو مسبوق گھوم جائے اور واقع سرے سے پڑھے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۱ ..... اگر پہلے ایک طرف کو رائے ہوئی اور نماز شروع کی پھر دوسری طرف کو رائے پلٹ گیا پھر تیسری یا چوتھی بار وہی رائے ہوئی جو پہلی مرتبہ تھی تو اسی طرف پھر جائے سرے سے پڑھنے کی حاجت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۲ ..... تحری کر کے ایک رکعت پڑھی دوسری میں رائے بدل گئی اب یاد آیا کہ پہلی رکعت کا ایک سجدہ رہ گیا تھا تو سرے سے نماز پڑھے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۳..... اندھیری رات ہے چند شخصوں نے جماعت سے تحری کر کے مختلف جہتوں میں نماز پڑھی مگر امام کے نماز میں یہ معلوم نہ ہوا کہ اس کی جہت امام کی جہت کے خلاف ہے یا نہ مقتدی امام سے آگے ہے نماز ہوگئی اور اگر بعد نماز معلوم ہوا کہ امام کے خلاف اس کی جہت تھی کچھ حرج نہیں ہوا اگر امام کے آگے ہونا معلوم ہوا نماز میں یا بعد کو تو نماز نہ ہوئی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷۴..... مصلّی نے قبلہ سے بلا عذر قصداً سینہ پھیر دیا اگر پیٹھ ادھر قبلہ کی طرف ہوگیا نماز فاسد ہوگئی ہوا اگر بلا قصد پھر گیا اور بقدر تین تسبیح کے جتنا ہوا تو ہوگئی (منیہ۔ غ) صرف منہ قبلہ سے پھیرا تو اس پر واجب ہے کہ فوراً قبلہ کی طرف منہ کر لے اور نماز نہ جائے گئی مگر بلا عذر مکروہ ہے۔ (منیہ۔ غ)

چوتھی شرط وقت ہے۔ اس کے مسائل اوپر کے مستقل باب میں بیان ہوئے۔

پانچویں شرط نیت ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ (پ۳۰ البینۃ ۵) اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں نرا اسی پر عقیدہ ملائے (ترجمہ کنز الایمان) حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَّانَوٰى اعمال کا مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہ ہے جو اس نے نیت کی اس حدیث کو بخاری و مسلم اور ترمذی محمد ثین نے امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ نمبر ۷۵..... نیت دل کے پکے ارادہ کو کہتے ہیں محض جاننا نیت نہیں تاوقتیکہ ارادہ نہ ہو۔ (غنیہ و بحر)

مسئلہ نمبر ۷۶..... نیت میں زبان کا اعتبار نہیں یعنی اگر دل میں شاہ ظہر کا قصد کیا اور زبان سے نظام ظہر کی نماز ہوگئی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷۷..... نیت کا اولیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر اس وقت کوئی پوچھے کون سی نماز پڑھتا ہے تو فوراً بتا دے اگر حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتائے گا تو نماز نہ ہوگئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۸..... زبان سے کہنا مستحب ہے اور اس میں کچھ عربی کی تخصیص نہیں فارسی (وغیرہ) کو بھی ہو سکتی ہے اور تلفظ میں ماضی کا صیغہ ہو مثلاً نویت یا نیت کی میں نے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۹..... حاصل یہ ہے کہ اللہ اکبر کہتے وقت نیت حاضر ہو۔ (منیہ)

مسئلہ نمبر ۸۰..... تکبیر سے پہلے نیت کی اور شروع نماز اور نیت کے درمیان کوئی امر اجنبی مثلاً کھانا پینا کلام وغیرہ واقع ہو تو نماز سے خیر متعلق ہیں فاصل نہ ہوں نماز ہو جائے گی اگرچہ تحریر کے وقت نیت حاضر نہ ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸۱..... وضو سے پیشتر نیت کی تو وضو کا فاصل اجنبی نہیں نماز ہو جائے گی۔ یونہی وضو کے بعد نیت کی اس کے بعد نماز کے لئے چلا پایا گیا نماز ہو جائے گی اور یہ چلنا فاصل اجنبی نہیں۔ (منیہ)

مسئلہ نمبر ۸۲..... اگر شروع کے بعد نیت پائی گئی اس کا اعتبار نہیں یہاں تک کہ اگر تکبیر تحریمہ میں اللہ کہنے کے بعد اکبر سے پہلے نیت کی نماز ہوگئی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸۳..... صحیح یہ ہے کہ نفل وسنت وتراویح میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے مگر ہتھیار یہ ہے کہ تراویح میں تراویح یا سنت وقت یا قیام اللیل کی نیت کرے اور باقی سنتوں میں سنت یا نبی ﷺ کی متابعت کی نیت کرے اس لئے کہ بعض مشائخ ان میں مطلق نیت کو کافی قرار دیتے ہیں (منیہ)

مسئلہ نمبر ۸۴..... نفل نماز کے لئے مطلق نماز کی نیت کافی ہے اگرچہ نفل کی نیت میں نہ ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸۵..... فرض نماز میں نیت فرض بھی ضرور مطلق نماز یا نفل وغیرہ کی نیت کافی نہیں اگر فرضیت جانتا ہی نہ ہو مثلاً پانچوں وقت نماز پڑھتا ہے مگر ان کی فرضیت علم میں نہیں نماز نہ ہوگئی اور اس پر ان تمام نمازوں کی قضا فرض ہے مگر جب امام کے پیچھے ہو اور یہ نیت کرے کہ امام جو نماز

پڑھتا ہے وہی میں بھی پڑھتا ہوں تو پڑھ جائے گی اور اگر جانتا ہو مگر فرض کو غیر فرض سے متمیز نہ کیا تو وہ صورتیں ہیں۔ اگر سب میں فرض ہی کی نیت کرتا ہے تو نماز ہو جائے گی۔ مگر جن فرضوں سے پیشتر سنتیں ہیں اگر سنتیں پڑھ چکا ہے تو امامت نہیں کر سکتا کہ سنتیں پنجوقتہ فرض پڑھنے سے اس کا فرض ساقط ہو چکا مثلاً ظہر کے پیشتر چار رکعت سنتیں پنجوقتہ فرض پڑھیں تو اب فرض نماز میں امامت نہیں کر سکتا کہ یہ فرض پڑھ چکا۔ دوسری صورت یہ کہ نیت فرض کی میں نہ کی تو نماز فرض ادا نہ ہوئی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸۶..... فرض میں یہ بھی ضروری ہے کہ اس خاص نماز مثلاً ظہر یا عصر کی نیت کرے یا مثلاً آج کی ظہر یا فرض وقت کی نیت وقت میں کرے مگر جمعہ میں فرض وقت کی نیت کافی نہیں خصوصیت جمعہ کی نیت ضروری ہے۔ (تنویر و بحر)

مسئلہ نمبر ۸۷..... اگر وقت نماز ختم ہو چکا اور اس نے فرض وقت کی نیت کی تو فرض نہ ہوئے خواہ وقت کا جانا رہنا اس کے علم میں ہو یا نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸۸..... نماز فرض میں یہ نیت کہ آج کے فرض پڑھتا ہوں کافی نہیں جب کہ کسی نماز کو معین نہ کیا مثلاً آج کی ظہر یا آج کی عشاء۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸۹..... اول یہ ہے کہ نیت کرے کہ آج کی فلاں نماز کہ اگر پڑھ وقت خارج ہو گیا ہو نماز ہو جائے گی خصوصاً اس کے لئے جسے وقت خارج ہونے میں شک ہو۔ (درمختار غنیہ کبیری)

مسئلہ نمبر ۹۰..... اگر کسی نے اس دن کو دوسرا دن گمان کر لیا مثلاً وہ دن پیر کا ہے اور اس نے اسے منگل سمجھ کر منگل کی ظہر کی نیت کی بعد کو معلوم ہوا کہ پیر ہی قضا ہو جائے گی (غنیہ) یعنی جب کہ آج کا دن نیت میں ہو کہ اس تعیین کے بعد پیر یا منگل کی تخصیص بیکار ہے اور اس میں غلطی مضر نہیں ہاں اگر صرف دن ہی کے نام سے نیت کی اور آج کے دن کا قصد نہ کیا مثلاً منگل کے دن پڑھتا ہو تو نماز نہ ہوئی اگرچہ وہ دن منگل ہی کا ہو کہ منگل بہت ہیں۔ (انوارات رضویہ)

مسئلہ نمبر ۹۱..... نیت میں تعداد رکعات کی ضرورت نہیں البتہ افضل ہے تو اگر تعداد رکعات میں خطاء واقع ہوئی مثلاً تین رکعتیں ظہر یا چار رکعتیں مغرب کی نیت کی تو نماز ہو جائے گی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹۲..... فرض قضا ہو گئے ہوں تو ان میں تعیین یوم اور تعیین نماز ضروری ہے مثلاً فلاں دن کی فلاں نماز مطلقاً ظہر وغیرہا مطلقاً نماز قضا نیت میں ہونا کافی نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹۳..... اگر اس کے ذمہ ایک ہی نماز قضا ہو تو دن معین کرنے کی حاجت نہیں مثلاً ظہر ہے ذمہ جو فلاں نماز ہے کافی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹۴..... اگر کسی کے ذمہ بہت سی نمازیں ہیں اور دن تاریخ بھی یاد نہ ہو تو اس کے لئے آسان طریقہ نیت کا یہ ہے کہ سب میں پہلی یا سب میں پچھلی فلاں نماز جو ہر ہے ذمہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹۵..... کسی کے ذمہ تو وتر کی نماز تھی مگر اس کو گمان ہوا کہ بخشش کی ہے اور اس کی نیت سے نماز پڑھی بعد کو معلوم ہوا کہ تو وتر کی تھی۔ ادا نہ ہوئی۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۹۶..... قضا یا ادا کی نیت کی کچھ حاجت نہیں اگر قضا نیت ادا پڑھی یا ادا نیت قضا تو نماز ہو گئی۔ یعنی مثلاً وقت ظہر باقی ہے اور اس نے گمان کیا کہ جاتا رہا اور اس دن کی نماز ظہر بنیت قضا پڑھی یا وقت جاتا رہا اور اس نے گمان کیا کہ باقی ہے اور بنیت ادا پڑھی ہو گئی اور اگر یوں نہ کیا بلکہ وقت باقی ہے اور اس نے ظہر کی قضا پڑھی مگر اس دن کی ظہر کی نیت نہ کی تو نہ ہوئی یونہی اس کے ذمہ کسی دن کی نماز ظہر تھی اور بنیت ادا پڑھی نہ ہوئی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹۷..... مقتدی کو اقتدا کی نیت بھی ضروری ہے اور امام کو نیت امامت مقتدی کی نماز صحیح ہونے کے لئے ضروری نہیں یہاں تک کہ اگر امام نے یہ قصد کر لیا کہ فلاں کا امام نہیں ہوں اور اس نے اس کی اقتدا کی نماز ہوگئی مگر امام نے امامت کی نیت نہ کی تو ثواب جماعت نہ پائے گا اور ثواب جماعت حاصل ہونے کے لئے مقتدی کی شرکت سے پیشتر نیت کر لینا ضروری نہیں بلکہ وقت شرکت بھی نیت کر سکتا ہے۔ (عالمگیری، وقار)

مسئلہ نمبر ۹۸..... ایک صورت میں امام کو نیت امامت کا اتفاق ضروری ہے کہ مقتدی عورت ہو اور وہ کسی مرد کے نکاح کی کڑی ہو جائے اور وہ نماز جنازہ نہ ہو تو اس صورت میں اگر امام نے امامت نہ کی نیت نہ کی تو اس عورت کی نماز نہ ہوئی۔ (وقار)

اور امام کی یہ نیت شروع نماز کے وقت درکار ہے بعد کو اگر نیت کر بھی لے تحت اقتدائے زن کے لئے کافی نہیں۔ (بہار)

مسئلہ نمبر ۹۹..... جنازہ میں تو مطلقاً خواہ مرد کے نکاحی ہو یا نہ ہو امامت نہ کی نیت کا امام ضروری نہیں اور اصح یہ ہے کہ جمعہ و عیدین میں بھی مابہ نہیں باقی نمازوں میں اگر نکاحی مرد کے نہ ہوئی تو عورت کی نماز ہو جائے گی اگر چہ امام نے امامت نہ کی نیت نہ کی ہو۔ (وقار)

مسئلہ نمبر ۱۰۰..... مقتدی نے اگر صرف نماز امام یا فرض امام کی نیت کی ہو اور اقتدا کا قصد نہ کیا نماز نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰۱..... مقتدی نے یہ نیت اقتدا یہ نیت کی کہ جو نماز امام کی وہی نماز میری تو جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰۲..... مقتدی نے یہ نیت کی کہ وہ نماز شروع کرتا ہے جو اس امام کی نماز ہے اگر امام نماز شروع کر چکا ہے جب تو ظاہر کہ اس نیت سے اقتدا صحیح ہے اور اگر امام نے ابھی تک نماز شروع نہ کی تو دو صورتیں ہیں اگر مقتدی کے علم ہو کہ امام نے ابھی نماز شروع نہ کی تو بعد شروع وہی پہلی نیت کافی ہے اور اگر اس کے گمان میں ہے کہ شروع کر لی ہے اور وہ واقع میں شروع نہ کی ہو تو یہ نیت کافی نہیں ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰۳..... مقتدی نے نیت اقتدا کی مگر فرضوں میں تعیین فرض نہ کی تو فرض ادا نہ ہوا (غنیہ)

یعنی جب تک یہ نیت نہ ہو کہ نماز امام میں اس کا مقتدی ہوتا ہوں۔

مسئلہ نمبر ۱۰۴..... جمعہ میں پنجوقتہ اقتدا نماز امام کی نیت کی ظہر یا جمعہ کی نیت نہ کی نماز ہوگئی خواہ امام نے جمعہ پڑھا ہو یا ظہر اور اگر یہ نیت اقتدا ظہر کی نیت کی اور امام کی نماز جمعہ تھی تو نہ جمعہ ہوا نہ ظہر۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰۵..... مقتدی نے امام کو قعدہ میں پایا اور یہ معلوم نہ ہو کہ قعدہ اولیٰ ہے یا اخیر ہو اور اس نیت سے اقتدا کی کہ اگر یہ قعدہ اولیٰ ہے تو میں نے اقتدا کی اور نہیں تو اگر چہ قعدہ اولیٰ ہوا اقتدا صحیح نہ ہوئی اور اگر بایں نیت اقتدا کی کہ قعدہ اولیٰ ہے تو میں نے فرض میں اقتدا کی اور نہ نفل میں تو اس اقتدا سے فرض ادا نہ ہوگا اگر چہ قعدہ اولیٰ ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰۶..... یونہی اگر امام کو نماز میں پایا اور یہ نہیں معلوم کہ عشا پڑھتا ہے یا تراویح اور یوں اقتدا کی اگر فرض ہے تو اقتدا کی تراویح ہے تو نہیں تو عشا ہو خواہ تراویح اقتدا صحیح نہ ہوئی (عالمگیری)

اس کو چاہئے کہ فرض کی نیت کرے کہ اگر فرض کی جماعت تھی تو فرض ورنہ نفل ہو جائیں گے۔ (وقار)

مسئلہ نمبر ۱۰۷..... امام جس وقت جا نے کہ امامت پر گیا اس وقت مقتدی نے نیت اقتدا کی اگر چہ بوقت تحریمہ نیت حاضر نہ ہو اقتدا صحیح ہے بشرطیکہ اس درمیان میں کوئی عمل منافی نماز نہ پایا گیا ہو۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۱۰۸..... نیت اقتدا میں یہ علم ضروری نہیں کہ امام کون ہے جیسا پہلے مرقوم ہوا اور اگر یہ نیت کی کہ اس امام کے پیچھے ہو اور اس کے علم میں وہ زید ہے بعد کو معلوم ہوا کہ عمرو ہے اقتدا صحیح ہے اور اگر اس شخص کی نیت نہ کی بلکہ یہ کہ زید کی اقتدا کرتا ہوں بعد کو معلوم ہوا کہ عمرو ہے تو صحیح نہیں۔ (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ نمبر ۱۰۹..... جماعت کثیر ہو تو مقتدی کو چاہئے کہ نیت اقتدا میں امام کی تعیین نہ کرے۔ یونہی جنازہ میں یہ نیت نہ کرے کہ فلاں

میت کی نماز۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱۰..... نمازِ جنازہ کی یہ نیت ہے نمازِ اللہ کے لئے اور دعا اس میت کے لئے (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱۱..... مقتدی کو شبہہ ہو کہ میت مرد ہے یا عورت تو یہ کہے کہ امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں جس پر امام نماز پڑھتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱۲..... اگر مرد کی نیت کی بعد کو عورت ہونا "معلوم ہوا یا عکس جائز نہ ہوئی بشرطیکہ جنازہ حاضر کی طرف اشارہ نہ ہو۔ یونہی اگر زید کی نیت کی بعد کو اس کا پسر ہونا معلوم ہوا صحیح نہیں اور اگر یوں نیت کی کہ اس جنازہ کی اور اس کے علم میں وہ زید ہے بعد کو معلوم ہوا کہ عمرو ہے تو ہو گئی۔ (درمختار وردالمحتار) یونہی اگر اس کے علم میں وہ عمرو ہے بعد کو عورت ہونا" معلوم ہوا یا عکس تو نماز ہو جائے گی جبکہ اس میت پر نماز نیت میں ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱۳..... چند جنازے ایک ساتھ پڑھے تو ان کی تعداد معلوم ہونا ضروری نہیں اور اگر اس نے تعداد متعین کر لی اور اس سے زائد تھے تو کسی جنازہ کی نہ ہوئی (درمختار) یعنی جب کہ نیت میں اشارہ نہ ہو صرف گنتی کہ دس میتوں کی نماز ہے اور وہ نو تھے تو کسی پر نہ ہوئی۔ اور اگر نیت میں اشارہ تھا مثلاً ان دس میتوں پر نماز ہو رہی ہیں تو سب کی ہو گئی۔ یہ احکام امامِ نماز جنازہ کے ہیں۔ اور مقتدی کے بھی اگر اس نے یہ نیت نہ کی ہو کہ جن پر امام پڑھتا ہے ان کے جنازہ کی نماز کی اس صورت میں اگر اس نے ان کو اس سمجھا اور وہ میں زیادہ تو اس کی نماز بھی سب پر ہو جائے گی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱۴..... نمازِ واجب میں واجب کی نیت کرے اور اسے معین بھی کرے مثلاً نمازِ عیدالفطر، عیدالاضحیٰ، نذر، نماز بعد طوافِ نفل جس کو قصداً فاسد کیا ہو کی اس کی قضا بھی واجب ہو جاتی ہے یونہی تجدہ تلاوت میں نیت تعیین ضروری ہے مگر جب کہ نماز میں فوراً کیا جائے اور سجدہ شکر اگر چہ نفل ہے مگر اس میں بھی نیت تعیین درکار ہے یعنی یہ نیت کہ شکر کا سجدہ کرتا ہوں اور سجدہ سہو کو درختار میں لکھا کہ اس میں نیت تعیین ضروری نہیں مگر نہر الفائق میں ضروری لکھی اور یہی ظاہر تر ہے۔ (ردالمحتار) و نذر یں متعدد ہوں تو ان میں بھی ہر ایک کی الگ تعیین درکار ہے اور روزہ میں مطلق نیت کی نیت کافی ہے اگر چہ اس کے ساتھ نیت وجوب نہ ہو۔ ہاں نیت واجب ہونی ہے تاکہ ثابت اگر نیت عدم وجوب ہے کافی نہیں۔ (ردالمحتار وغنیہ)

مسئلہ نمبر ۱۱۵..... یہ نیت کہ منہ میرا قبلہ کی طرف ہے شرط نہیں ہاں یہ ضروری ہے کہ قبلہ سے اعراض کی نیت نہ ہو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱۶..... نماز یہ نیت فرض شروع کی پھر درمیان نماز میں یہ گمان کیا کہ نفل ہے اور یہ نیت نفل نماز پوری کی تو فرض ہو گئی اور اگر بہ نیت نفل شروع کی اور درمیان میں فرض کا گمان کیا اور اسی گمان کے ساتھ پوری کی تو نفل ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱۷..... ایک نماز شروع کرنے کے بعد دوسری کی نیت کی تو اگر عکس جدید کے ساتھ ہے تو پہلی جاتی رہی اور دوسری شروع ہو گئی ورنہ وہی پہلی ہے خواہ دونوں فرض ہوں یا پہلی فرض اور دوسری نفل یا پہلی نفل دوسری فرض (عالمگیری غنیہ) یا اس وقت میں ہے کہ دوبارہ نیت زبان سے نہ کرے ورنہ پہلی بہر حال جاتی رہی۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۱۱۸..... ظہر کی ایک رکعت کے بعد پھر یہ نیت اسی ظہر کے تحریمہ کہی تو یہی نماز ہے اور پہلی رکعت بھی شمار ہو گئی لہٰذا اگر قعدہ اخیرہ کیا ہو گئی ورنہ نہیں ہاں اگر زبان سے بھی نیت کا لفظ کہا تو پہلی نماز جاتی رہی اور دو رکعت شمار میں نہیں۔ (عالمگیری غنیہ)

مسئلہ نمبر ۱۱۹..... اگر دل میں نماز توڑنے کی نیت کی مگر زبان سے کچھ نہ کہا تو وہی دستور نماز میں ہے (درمختار) جب تک کوئی فعل قاطع نماز نہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۱۲۰..... وضو نمازوں کی ایک۔ ساتھ نیت کی اس میں چند صورتیں ہیں۔ ان میں ایک فرض عین ہے دوسری جنازہ تو فرض کی نیت ہوئی اور دونوں فرض عین ہیں تو ایک اگر وقتی ہے اور دوسری کا وقت نہیں آیا تو وقتی ہوئی اور ایک قضی ہے دوسری قضا اور وقت میں دو رکعت نہیں جب بھی قضی ہوئی اور وقت میں دو رکعت ہے تو کوئی نہ ہوئی اور دونوں باطل اور ایک فرض دوسری نفل تو فرض ہوئے اور دونوں قضاؤں تو صاحب ترتیب کے لئے پہلی

ہوئی اور صاحبِ ترتیب نہیں تو دونوں باطل اور ایک فرض دوسری نفل تو فرض ہوئے اور دونوں نفل ہیں تو دونوں ہوئیں اور ایک نفل دوسری نماز جنازہ تو نفل کی نیت رہی۔ (ردالمحتار، بحر)

مسئلہ نمبر ۱۲۱..... نمازِ نافلہ شروع کی پھر معاذ اللہ دریا کی آمیزش ہوگئی تو شروع کا اعتبار کیا جائے گا۔ (ہندیہ)

مسئلہ نمبر ۱۲۲..... پورا دریا ہے کہ لوگوں کے سامنے ہے اس وجہ سے پڑھتا ہے یا اس وجہ سے پڑھتا ہے اور نہ پڑھتا تو نہیں اور اگر یہ صورت ہے کہ تنہائی میں پڑھتا تو مگر اچھی نہ پڑھتا اور لوگوں کے سامنے خوبی کے ساتھ پڑھتا ہے تو اس کو اصل نماز کا ثواب ملے گا اور اس خوبی کا ثواب نہیں۔ (ہندیہ) دریا کا استحقاق مذہب بہرحال ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۲۳..... نماز خلوص کے ساتھ پڑھ رہا تھا لوگوں کو دیکھ کر یہ خیال ہوا کہ ریا کی مداخلت ہو جائے گی یا شروع کرنا چاہتا تھا کہ ریا کی مداخلت کا اندیشہ ہوا تو اس کی وجہ سے ترک نہ کرے نماز پڑھے اور استغفار کرلے۔ (ردالمحتار)

چھٹی شرط تکبیرِ تحریمہ ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى (پ ۳۰ الاعلیٰ ۱۵) اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھا اور حدیث اس بارے میں بہت ہیں کہ حضور اقدس ﷺ اَللّٰهُ اَكْبَر سے نماز شروع فرماتے۔

مسئلہ نمبر ۱۲۴..... نمازِ جنازہ میں تکبیرِ تحریمہ رکن ہے باقی نمازوں میں شرط۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲۵..... غیر نمازِ جنازہ میں اگر کوئی نجاست لئے ہوئے تحریمہ باندھا اور اللہ اکبر ختم کرنے سے پیشتر پھینک دے نماز منعقد ہو جائے گی۔ یعنی بوقت ابتدائے تحریمہ ستر کھلا ہوا تھا یا قبلہ سے منحرف تھا یا آفتاب ذوالنصف النہار پر تھا اور تکبیر سے فارغ ہونے سے پہلے عمل قلیل کے ساتھ ستر چھپا لیا یا قبلہ کو منہ کر لیا یا نصف النہار سے آفتاب ڈھل گیا نماز منعقد ہو جائے گی یونہی معاذ اللہ بے وضو شخص دریا میں گر پڑا اور اعضائے وضو پانی میں پہنچے سے پیشتر تحریمہ شروع کی ختم سے پہلے اعضاء حل گئے نماز منعقد ہوگئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲۶..... فرض کی تحریمہ پر نفل نماز کی بنا کر سکتا ہے مثلاً عشاء کی چاروں رکعتیں پوری کر کے بے سلام پھیرے سنتوں کے لئے کھڑا ہو گیا لیکن قصداً ایسا کیا کہ وہ منع ہے اور قصداً نہ ہو تو حرج نہیں مثلاً ظہر کی چار رکعت پڑھ کر قعدہ اخیرہ کر چکا تھا خیال ہوا کہ دو ہی پڑھیں تو کھڑا ہوا اور پانچویں رکعت کا سجدہ بھی کر لیا اب معلوم ہوا کہ چار رکعتیں تھیں تو یہ رکعت نفل ہوئی اب ایک اور پڑھ لی کہ دو رکعتیں ہو جائیں تو یہ بقصد نہ ہوئی لہٰذا اس میں کوئی کراہت نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲۷..... ایک نفل پر دوسری نفل کی بنا کر سکتا ہے اور ایک فرض کی دوسرے فرض یا نفل پر بنا نہیں ہو سکتی۔ (درمختار)

نماز پڑھنے کا طریقہ

حدیث ۱..... بخاری و مسلم رحمہما اللہ باری عزوجل سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں حاضر ہوا اور رسول اللہ ﷺ مسجد کی ایک جانب میں تشریف فرما تھے انہوں نے نماز پڑھی پھر خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا فرمایا "وعلیک السلام جا اؤ نماز پڑھو کہ تمہاری نماز نہ ہوئی"۔ وہ گئے اور نماز پڑھی پھر حاضر ہو کر سلام عرض کیا فرمایا وعلیک السلام جا اؤ نماز پڑھو کہ تمہاری نماز نہ ہوئی۔ تیسری بار یا اس کے بعد عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجھے تعلیم فرمایئے ارشاد فرمایا جب نماز کو کھڑے ہو تو پورا کامل وضو کرو پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے اللہ اکبر کہو پھر قرآن پڑھو جتنا میسر آئے۔ پھر رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع میں تمہیں اطمینان ہو جائے۔ پھر اٹھو یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان ہو جائے پھر اٹھو یہاں تک کہ بیٹھنے میں اطمینان ہو جائے۔ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں اطمینان ہو جائے پھر اٹھو یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر اسی طرح پوری نماز میں کرو۔

حدیث ۲.....صحیح مسلم شریف میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ اللہ اکبر سے نماز شروع کرتے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سے قرأت اور جب رکوع کرتے، سر کو نہ اٹھاتے ہوتے نہ جھکائے بلکہ متوسط حالت میں رکھتے اور جب رکوع سے اٹھاتے تو سجدہ کو نہ جاتے تاوقتیکہ سیدھے کھڑے نہ ہولیں اور سجدہ سے اٹھ کر سجدہ نہ کرتے تاوقتیکہ سیدھے بیٹھ نہ لیں اور ہر دو رکعت پر التحیات پڑھتے اور بایاں پاؤں بچھا تے اور دایاں کھڑا رکھتے اور شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے اور درندوں کی طرح کلائیاں بچھانے سے منع فرماتے (مطلب یہ ہے کہ سجدے میں مردوں کو) اور سلام کے ساتھ نماز ختم کرتے۔

حدیث ۳.....صحیح بخاری شریف میں سہل بن سعد ﷺ سے راوی کو لوگوں کو حکم کیا جاتا کہ نماز میں مرد بایاں ہاتھ دایں کلائی پر رکھے۔

حدیث ۴.....امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ابو ہریرہ ﷺ سے روایت کہ حضور ﷺ نے ہم کو نماز پڑھائی اور پچھلی صف میں ایک شخص تھا جس نے نماز میں کچھ کمی کی، جب سلام پھیرا تو اسے پکارا اے فلاں! تو اللہ ﷻ سے نہیں ڈرتا، کیا تو نہیں دیکھتا کہ کیسے نماز پڑھتا ہے تم یہ گمان کرتے ہو گے کہ جو تم کرتے ہو اس میں سے کچھ مجھ پر پوشیدہ رہ جاتا ہوگا، خدا کی قسم میں پیچھے ویسا ہی دیکھتا ہوں جیسا سامنے سے۔[1]

حدیث ۵.....۶.....ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ ابی بن کعب ﷺ سے بیان کیا گیا کہ سمرہ بن جندب ﷺ نے دو مقام پر رسول اللہ ﷺ کا سکتہ یاد کیا، ایک اس وقت جب تکبیر تحریمہ کہتے، دوسرا جب غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ (پ۱ فاتحہ ۷) پڑھ کر فارغ ہوتے۔ ابی بن کعب ﷺ نے اس کی تصدیق کی۔ ترمذی و ابن ماجہ و دارمی و مسند احمد نے بھی اس کے مثل روایت کی۔ اس حدیث سے آمین کا آہستہ کہنا ثابت ہوتا ہے۔

حدیث ۷.....امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ابو ہریرہ ﷺ سے روایت کہ حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب امام غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہتے آمین کہو کہ جس کا قول ملائکہ کے قول کے موافق ہو اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

حدیث ۸.....صحیح مسلم میں ابو موسیٰ اشعری ﷺ سے روایت ہے کہ ارشاد فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب تم نماز پر ہو تو صفیں سیدھی کرلو پھر تم میں سے جو کوئی امامت کرے وہ جب تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہتے تم آمین کہو اللہ ﷻ تمہاری دعا قبول فرمائے گا اور جب وہ اللہ اکبر کہے اور رکوع میں جائے تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو کہ امام تم سے پہلے رکوع کرے گا اور تم سے پہلے اٹھے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو یہ اس کا بدلہ ہو گا اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو تمہاری سنے گا۔

حدیث ۹.....۱۰.....ابو ہریرہ و ابو داؤد رضی اللہ عنہما سے اسی طرح صحیح مسلم میں ہے جب امام قرأت کرے تم چپ رہو، اس حدیث اور اس سے پہلے جو حدیث ہے دونوں سے ثابت ہوتا ہے کہ آمین آہستہ کہی جائے کہ اگر زور سے کہتا ہو تو امام کے آمین کہنے کا پتہ اور موقع بتانے کی کیا حاجت ہوئی کہ جب وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہے تو آمین کہو اور اس سے بہت صریح ترمذی کی روایت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے ہے وہ علقمہ رحمۃ اللہ علیہ سے وہ وائل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں۔ فَقَالَ اٰمِیْنَ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهٗ آمین کہی اور اس میں آواز پست کی نیز ابو ہریرہ و ابو داؤد رضی اللہ عنہما کی روایت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ امام پیچھے مقتدی قرأت نہ کریں بلکہ چپ رہیں اور یہ قرآن عظیم کا بھی ارشاد ہے وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (پ۹ الاعراف ۲۰۴)

جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو (ترجمہ کنز الایمان)

حدیث ۱۱.....ابو داؤد و ابن ماجہ رحمہما اللہ ابو ہریرہ ﷺ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امام تو اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے جب تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تم چپ رہو۔

---

[1] اس حدیث شریف سے نماز میں خشوع خضوع پر ثابت ہوتا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کو دیکھ کر کہ کسی چیز کا سامنے ہونا کہاں کی کوئی شے ہوا کہ کہہ کر کہ نماز جاتی رہتی ہے۔

حدیث ۱۲..... ابوداؤد و ترمذی رحمہما اللہ تعالیٰ علیہ ﷺ سے راوی کو عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کیا تمہیں وہ نماز نہ پڑھاؤں جو رسول اللہ ﷺ کی نماز تھی۔ پھر نماز پڑھی اور ہاتھ نہ اٹھائے پھر پہلی بار یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت اور ایک روایت میں یوں ہے کہ پہلی مرتبہ ہاتھ اٹھائے پھر نہیں ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث ۱۳..... دارقطنی و ابن ہمام رحمہما اللہ کی روایت انہیں سے ہے کہ عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں "میں نے رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی تو ان حضرات نے ہاتھ نہ اٹھانے کے پھر نماز شروع کرتے وقت"۔

حدیث ۱۴..... مسلم و احمد رحمہما اللہ جابر بن سمرہ ﷺ سے راوی کو فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ یہ کیا بات ہے کہ تمہیں ہاتھ اٹھاتے دیکھتا ہوں، جیسے چنچل گھوڑے کی دُم میں، نماز میں سکون کے ساتھ رہو۔

حدیث ۱۵..... ابوداؤد و امام احمد رحمہما اللہ نے بلی ﷺ سے روایت کی کہ سنت سے ہے کہ نماز میں ہاتھ پر ہاتھ ناف کے نیچے رکھے جائیں ان امور کے متعلق اور بکثرت احادیث وآثار موجود ہیں تبرکاً چند احادیث ذکر کیں کہ یہ مقصود نہیں کہ اعمالِ نماز احادیث سے ثابت کئے جائیں کہ ہم نے اس کے اہل ہیں کی نہ وہ ہمت کہ ان کے منکر کام نے یہ مرحلے طے فرمادیئے۔ ہمیں تو ان کے ارشادات بس ہیں کہ وہ ارکانِ شریعت ہیں وہ وہی فرماتے ہیں جو حضور اقدس ﷺ کے ارشاد سے ماخوذ ہے۔

نماز پڑھنے کا طریقہ: یہ ہے کہ باوضو قبلہ رو دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ کر کے کھڑا ہو اور دونوں ہاتھ کان تک لے جائے کہ انگوٹھے کان کی لو سے چھو جائیں اور انگلیاں ملی ہوئی رکھے بدستور کھلے ہوئے بلکہ اپنی حالت پر ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ کو ہوں نیت کرے کہ اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے یوں کہ داہنی ہتھیلی کی مُڈی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھا اور چھنگلیا کلائی کے نیچے بغل اور ہتھیلی پر رہے۔

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

پاک ہے تو اے اللہ اور میں تیری حمد کرتا ہوں تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ ۱۲ منہ۔

پھر تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھے پھر تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہے پھر الحمد پڑھے اور تم پر آمین آہستہ کہے اس کے بعد کوئی سورت یا تین آیتیں پڑھے ایک آیت کہ تین کے برابر ہو۔ اب اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑے اس طرح کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوں یہ دیں کہ سب انگلیاں ایک طرف ہوں اور یہ دیں کہ پانچوں انگلیاں ایک طرف اور ایک طرف انگوٹھا اور پیٹھ بھی ہموار اور سر پیٹھ کے برابر ہو اونچا نیچا نہ ہو اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کہے پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے اور منہ سے کہے اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے یوں کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے یہ دیں کہ صرف پیشانی چھو جائے ناک کی نوک لگ جائے بلکہ پیشانی و ناک کی ہڈی جمائے اور بازوؤں کو رانوں اور پیٹ کو رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ قبلہ رخ ہوں اور ہتھیلیاں بچھی ہوں اور انگلیاں قبلہ کو ہوں اور کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہے پھر سر اٹھائے پھر ہاتھ اور پاؤں کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کرے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ کو ہوں پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ کو جائے اور اسی طرح سجدہ کرے پھر سر اٹھائے پھر ہاتھ کو گھٹنے پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے اب صرف بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر قرأت شروع کر دے پھر اسی طرح رکوع اور سجدہ کر کے دہ قدم کھڑا کر کے بایاں قدم بچھا کر بیٹھ جائے اور

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ

اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

تمام تحیتیں اور نمازیں اور پاکیزگیاں اللہ کے لئے ہیں سلام ہو تجھ پر اے نبی اللہ کی رحمت اور برکتیں ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندہ اور رسول ہیں۔ ۱۲ منہ۔

پڑھے اور اس میں کوئی حرف کم و بیش نہ کرے اور اسی کو تشہد کہتے ہیں اور جب کلمہ لا کے قریب پہنچے، دہنے ہاتھ کی کچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی کو خمیدگی سے ملا دے اور لفظ لا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے مگر اس کو جنبش نہ دے اور کلمہ الا پر گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر لے اور گردن سے نیا دور کہتیں پر جمتی ہیں تو ناخن کر کھڑا ہو اور اسی طرح پڑھے مگر فرضوں کی ان رکعتوں میں کہ اللہ کے ساتھ سورۃ ملانا ضروری نہیں اب پچھلا تعدِ جس کے بعد نماز ختم کرے اس میں تشہد کے بعد درود شریف۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۚ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۚ

اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے درود بھیجا سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر بے شک تو سراہا ہوا بزرگ ہے اے اللہ برکت نازل کر ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل کی سیدنا ابراہیم پر اور ان کی آل پر بے شک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔

پھر پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

اے اللہ تو بخش دے مجھ کو اور میرے والدین کو اور اس کو جو پیدا ہوا اور تمام مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات کو بے شک تو دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے اپنی رحمت سے اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔ ۱۲ منہ

یا اور کوئی دعا جو ماثور ہے پڑھے مثلاً

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور بے شک تیرے سوا گناہوں کے بخشنے والا کوئی نہیں تو اپنی طرف سے میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کر بے شک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

یا یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ

اے اللہ میں تجھ سے ہر قسم کی خیر کا سوال کرتا ہوں جس کو میں جانتا ہوں اور جس کو نہیں جانتا اور ہر قسم کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کو میں نے جانا اور جس کو نہیں جانا۔ ۱۲ منہ

یا یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا

وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَمِنَ الْمَغْرَمِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ

اے اللہ تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے اے اللہ تیری پناہ مانگتا ہوں گناہ اور تاوان سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں دین کے غلبہ اور مردوں کے قہر سے۔ ۱۲ منہ

یا یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے اللہ ہمارے پروردگار تو ہم کو دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں نیکی دے اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا۔ ۱۲ منہ

اور اس کو بضم اَللّٰهُمَّ کہہ کر پڑھے دہنے شانے کی طرف منہ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہے پھر بائیں طرف یہ طریقہ کہ مذکور ہوا امام یا تنہا نماز کے پڑھنے کا۔ یہ مقتدی کیلئے اس میں کی بعض باتیں جائز نہیں مثلاً امام کے پیچھے فاتحہ یا اور کوئی سورہ پڑھنا۔ عورت بھی بعض امور میں مستثنیٰ ہے مثلاً ہاتھ باندھنے اور سجدہ کی حالت اور قعدہ کی صورت میں فرق ہے جس کو ہم بیان کریں گے۔ ان مذکورات میں بعض چیزیں فرض ہیں کہ اس کے بغیر نماز ہوگی ہی نہیں بعض واجب کہ اس کا ترک قصداً گناہ اور نماز واجب الاعادہ اور سہواً ہو تو سجدہ سہو واجب۔ بعض سنت موکدہ کہ اس کے ترک کی عادت گناہ اور بعض مستحب کہ کریں تو ثواب نہ کریں تو گناہ نہیں۔

فرائضِ نماز: ساتھ چیزیں نماز میں فرض ہیں۔ (1) تکبیر تحریمہ، (2) قیام، (3) قرأت، (4) رکوع، (5) سجدہ، (6) قعدۂ آخیرہ، (7) خروج بصنعہٖ۔

(1) تکبیر تحریمہ: حقیقتاً یہ شرائط نماز سے ہے مگر چونکہ بلا اتصال نماز اس کو بہت زیادہ اتصال ہے اس وجہ سے فرائض نماز میں اس کا شمار ہوا۔

مسئلہ نمبر ۱..... نماز کے شرائط یعنی طہارت و استقبال و ستر عورت وقت تکبیر تحریمہ کے لئے شرائط ہیں یعنی قبل ختم تکبیر ان شرائط کا پایا جانا ضروری ہے اگر اللہ اکبر کہہ چکا اور کوئی شرط مفقود ہے نماز نہ ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲..... جن نمازوں میں قیام فرض ہے ان میں تکبیر تحریمہ کیلئے قیام فرض ہے تو اگر بیٹھ کر اللہ اکبر کہا پھر کھڑا ہو گیا نماز شروع ہی نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳..... امام کو رکوع میں پایا اور تکبیر تحریمہ کہتا ہوا رکوع میں گیا یعنی تکبیر اس وقت ختم کی کہ ہاتھ جو گھٹنے تک پہنچتے پہنچ جائے نماز نہ ہوئی۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۴..... فقط کے لئے تکبیر تحریمہ رکوع میں کہی نماز نہ ہوئی اور بیٹھ کر کہتا تو ہو جاتی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵..... مقتدی نے لفظ اللہ امام کے ساتھ کہا مگر اکبر کو امام سے پہلے ختم کر چکا نماز نہ ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶..... امام کو رکوع میں پایا اور اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو کر کہا پھر اس تکبیر سے تکبیر رکوع کی نماز شروع ہو گئی اور یہ نیت تھی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷..... امام سے پہلے تکبیر تحریمہ کہی اگر اقتدا کی نیت سے نماز میں بنا یا وہ نہ شروع ہوئی مگر امام کی نماز میں شرکت نہ ہوئی بلکہ اپنی الگ۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸..... امام کی تکبیر کا حال معلوم نہیں کہ کب کہی تو اگر غالب گمان ہے کہ امام سے پہلے کہی نہ ہوئی اور اگر غالب گمان ہے کہ امام سے پہلے نہیں کہی تو ہو گئی اور اگر کسی طرف غالب گمان نہ ہو تو احتیاط یہ ہے کہ قطع کرے اور پھر سے تحریمہ باندھے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹..... جو شخص تکبیر کے تلفظ پر قادر نہ ہو مثلاً گونگا ہو یا کسی وجہ سے زبان بند ہو اس پر تلفظ واجب نہیں دل میں یاد کر لینا کافی ہے۔

ل بعض لوگ جلدی میں اس طرح کرتے ہیں کہ تین بار کی وہ نماز نہ ہوئی اس کو پھر پڑھیں ۱۲ منہ

(ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰.....اگر بطورِ تعجب اللہ اکبر کہا یا مؤذن کے جواب میں کہا اور اسی تکبیر سے نماز شروع کر دی نماز نہ ہوئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱.....اللہ اکبر کی جگہ کوئی اور لفظ جو خالص تعظیم الٰہی کے لحاظ سے ہوں مثلاً

اَللّٰہُ اَجَلُّ یَا اَللّٰہُ اَعْظَمُ. یَا اَللّٰہُ کَبِیْرٌ. یَا اَللّٰہُ الْاَکْبَرُ. یَا اَللّٰہُ الْکَبِیْرُ. یَا الرَّحْمٰنُ اَکْبَرُ. یَا اَللّٰہُ اللّٰہ. یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ. یَا سُبْحَانَ اللّٰہِ. یَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ. یَا لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ. یَا تَبَارَکَ اللّٰہُ

وغیرہا بالفاظ تخصیص کہے تو ان سے بھی ابتداء ہو جائے گی مکروہ تحریمی ہے اور اگر دعا یا طلبِ حاجت کے لفظ ہوں مثلاً اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ وغیرہا بالفاظ دعا کہتے نماز منعقد نہ ہوئی۔ یونہی اگر صرف اکبر یا جل کہا اس کے ساتھ لفظ اللہ نہ ملایا جب بھی نہ ہوئی یونہی اگر اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ یا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ یا اَنَا لِلّٰہِ یا لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یا مَاشَاءَ اللّٰہُ کَانَ یا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہا تو منعقد نہ ہوئی اور اگر صرف اللہ کہا یا اللّٰھم کہا ہو جائے گی۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲.....لفظ اشہاد کہ اکبر یا ایسا کہا کہ نماز نہ ہوئی بلکہ اگر ان کے معانی فاسدہ سمجھ کر قصداً کہتے کافر ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳.....پہلی رکعت کا کوئی حال پایا تو تکبیر اس کی فضیلت پا گیا۔ (عالمگیری)

(2) قیام: کمی کی جانب اس کی حد یہ ہے کہ ہاتھ پھیلائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو۔ (ردالمحتار، غنیہ)

مسئلہ نمبر ۱۴.....قیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر تک قرأت ہے یعنی بقدرِ قرأت فرض قیام فرض اور بقدر واجب واجب اور بقدر سنت سنت (ردالمحتار) یہ حکم پہلی رکعت کے سوا اور رکعتوں کا ہے رکعت اولیٰ میں قیام فرض میں مقدار تکبیر تحریمہ بھی شامل ہوئی اور قیام مسنون میں مقدار ثنا و تعوذ و تسمیہ بھی۔ (رضا)

مسئلہ نمبر ۱۵.....قیام قرأت کا واجب یا سنت ہونا بایں معنی ہے کہ اس کے ترک پر ترک واجب و سنت کا حکم دیا جائے گا ورنہ بجالانے میں جتنی دیر تک قیام کیا اور جو کچھ قرأت کی سب فرض ہی ادا فرض کا ثواب ملے گا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۶.....فرض بعد دو عیدین و سنت فجر میں قیام فرض ہے کہ بلا عذر قیام چھوڑ کر یہ نمازیں پڑھنا نہ ہوئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۷.....ایک پاؤں پر کھڑا ہونا یعنی دوسرے کو زمین سے اٹھایا مکروہ تحریمی ہے اور اگر عذر کی وجہ سے ایسا کیا تو حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸.....اگر قیام پر قادر ہے مگر سجدہ نہیں کر سکتا تو اسے بہتر یہ ہے کہ بیٹھ کر اشارے سے پڑھے اور کھڑے ہو کر بھی پڑھ سکتا ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۹.....جو شخص سجدہ تو کر سکتا ہے مگر سجدہ کرنے سے مذموم بنتا ہے جب بھی اسے بیٹھ کر اشارے سے پڑھنا مستحب ہے اور کھڑے ہو کر اشارے سے پڑھنا بھی جائز ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۰.....جس شخص کو کھڑے ہونے سے چکر آتا ہے یا ضعف بڑھتا ہے اور بیٹھنے سے نہیں تو اسے فرض ہے کہ بیٹھ کر پڑھے اگر اور طور پر اس کی روک نہ کر سکے۔ یونہی کھڑے ہونے سے پیشانی سڑ کھل جائے گا یا قرأت بالکل نہ کر سکے گا تو بیٹھ کر پڑھے اور اگر کھڑے ہو کر کچھ پڑھ سکتا ہے تو فرض ہے کہ جتنی دیر تک قادر ہو کھڑے ہو کر پڑھے باقی بیٹھ کر۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۱.....اگر اتنا کمزور ہے کہ مسجد میں جماعت کے لئے جانے کے بعد کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکے گا اور گھر میں پڑھے تو کھڑا ہو کر پڑھ سکتا ہے تو گھر میں پڑھے جماعت میسر ہو تو جماعت سے ورنہ نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۴..... کھڑے ہونے سے محض کچھ تکلیف ہوتا عذر نہیں بلکہ قیام اس وقت ساقط ہوگا کہ کھڑا ہو سکے یا سجدہ نہ کر سکے یا کھڑے ہونے یا سجدہ کرنے میں دَم بہتا ہے یا کھڑے ہونے میں ستر جاتا ہے یا قوتِ ستر کھلتا ہے یا قرأت سے مجبور محض ہو جاتا ہے۔ یونہی کھڑا تو ہو سکتا ہے مگر اس سے مرض میں زیادتی ہوتی ہے یا دیر میں اچھا ہوگا یا کامل درجہ کی راحت تکلیف ہوگی تو بیٹھ کر پڑھے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۲۳..... اگر عصا یا خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۲۴..... اگر کچھ دیر بھی کھڑا ہو سکتا ہے اگرچہ اتنا ہی کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہہ لے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر ادا کرے۔ لہٰذا فرض بیٹھ کر نہ پڑھنے جائے۔ (غنیہ)

تنبیہ ضروری: آج کل عموماً یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ جہاں ذرا بخار آیا یا خفیف سی تکلیف ہوئی بیٹھ کر نماز شروع کر دی حالانکہ یہی لوگ کسی حالت میں دس دس پندرہ پندرہ منٹ بلکہ اس سے بھی زیادہ کھڑے ہو کر ادھر ادھر کی باتیں کر لیا کرتے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ ان مسائل سے متنبہ ہوں اور جتنی نمازیں باوجود قدرت قیام بیٹھ کر پڑھی ہوں ان کا اعادہ فرض ہے۔ یونہی اگر وہ بے کھڑا ہو سکتا تھا مگر عصا یا دیوار یا آدمی کے سہارے کھڑا ہوا تو ممکن تھا تو وہ نمازیں بھی ہو گئیں۔ ان کا بھیر بالفرض اللہ عزوجل توفیق عطا فرمائے۔

مسئلہ نمبر ۲۵..... کشتی پر سوار ہے اور وہ چل رہی ہے تو بیٹھ کر اس پر نماز پڑھ سکتا ہے۔ (غنیہ) یعنی جب چکر آنے کا گمان غالب ہو اور کنارے پر اتر سکتا ہو۔

(3) قرأت: قرأت اس کا نام ہے کہ تمام حروف مخارج سے ادا کئے جائیں کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر ممتاز ہو جائے اور آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ہونا ضروری ہے کہ خود سنے اگر حروف کی صحیح تمیز کی مگر اس قدر آہستہ کہ خود نہ سنا اور کوئی مانع مثلاً شور و غل وغیرہ سماعت بھی نہیں تو نماز نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶..... یونہی جس جگہ کچھ پڑھنا کہا مقرر کیا گیا اس سے یہی مقصد ہے کہ کم سے کم اتنا ہو کہ خود ان کے مشتملات ادا کرے، آواز دوسرے کو سنانے میں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷..... مطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر و نفل کی ہر رکعت میں امام و منفرد پر فرض ہے اور اگر مقتدی کو کسی نماز میں قرأت جائز نہیں نہ فاتحہ نہ آیت نہ آہستہ کی نماز میں نہ جہر کی میں۔ امام کی قرأت مقتدی کے لئے بھی کافی ہے۔ (عالمگیری، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۸..... فرض کی کسی رکعت میں قرأت نہ کی یا فقط ایک میں کی نماز فاسد ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۹..... چھوٹی آیت جس میں دیا ہوا سے زائد کلمات ہوں پڑھ لینے سے فرض ادا ہو جائے گا اور اگر ایک ہی حرف کی آیت ہو جیسے ص ق ن کو بعض قرأتوں میں ان کو آیت مانا ہے تو اس کے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہوگا اگرچہ اس کی تکرار کرے۔ (عالمگیری، درمختار) رہی ایک کلمہ کی آیت مُدْهَامَّتٰنِ (پ۲۷، الرحمٰن ۶۴) اس میں اختلاف ہے اور نیچے میں حنیا ہے۔[1]

مسئلہ نمبر ۳۰..... سورتوں کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایک پوری آیت ہے مگر صرف اس کے پڑھنے سے فرض ادا نہ ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۱..... قرأت نماز میں فرض ادا نہ ہوگا۔ یعنی بجائے قرأت آیت کے چھ کلمے نماز نہ ہوئی۔ (درمختار)

(4) رکوع: اتنا جھکنا کہ ہاتھوں کا بڑھا رہنا تو گھٹنوں کو پہنچ جائیں یہ کوتاہی درجہ ہے (درمختار وغیرہ) اور پورا یہ کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے۔

مسئلہ نمبر ۳۲..... کوزہ پشت کہ اس کا سب سے اعلیٰ رکوع کو پہنچنا کہا ہے رکوع کے لئے سر سے اشارہ کرے۔ (عالمگیری)

---

[1] امام قہستانی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح جامع صغیر و شرح مختصر امام الطحاوی و امام ابوالحسن الکرخی رحمہما اللہ نے تحفۃ الفقہاء و امام ملک رحمۃ اللہ علیہ سے جواز نقل کیا اور امام ابوبکر بن العربی مالکی و امام ابوالحسن لخمی و امام ابوالحسن قابسی مالکی و امام ابوالحسن قدوری حنفی و امام ابوالحسن سرخسی شافعی و امام ابوالحسن طبری شافعی و امام ابوالحسن ماوردی شافعی و امام ابوالحسن رویانی شافعی و امام ابوالحسن بندنیجی شافعی و امام ابوالحسن عبدی شافعی و امام ابوالحسن اشعری اصولی و امام ابوالحسن بصری معتزلی و امام ابوالحسن کرخی حنفی و امام ابوالحسن احمد بن محمد بن حنبل حنبلی رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین نے بھی جواز کو اختیار فرمایا اور یہی اظہر من حیث الدلیل ہے اور ظہیریہ میں اسی پر فتویٰ ہے اور فتح القدیر و شرح المنیہ و شرح الملتقی و ابن ملک و درر و غنیہ میں عدم جواز کو اصح کہا گیا ہے مگر شرح جامع صغیر نے جو اس کی دلیل ذکر کی محتمل ہے، کرخی نے اس پر عدم جواز کی بنا کر حال بیان فرمایا ہے، خصوصاً جب کہ مرسی ہے۔ غنیہ میں اصح بتایا اللہ تعالیٰ اعلم۔ احمد

(5) مجموعہ حدیث میں ہے سب سے زیادہ قرب بندہ کو خدا سے اس حالت میں ہے کہ سجدہ میں ہو لہٰذا دعا زیادہ کرو۔ اس حدیث کو مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ پیشانی کا زمین پر جمنا سجدہ کی حقیقت ہے اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ گنجائش رکھتا اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے نماز نہ ہوئی بلکہ صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی جب بھی نہ ہوئی اس مسئلہ سے بہت لوگ غافل ہیں۔ (بہارِ شریعت و نورالایضاح)

مسئلہ نمبر ۳۳..... اگر کسی عذر کے سبب پیشانی زمین پر نہیں لگا سکتا تو صرف ناک سے سجدہ کرے پھر بھی ختنہ تک کی نوک گڑھا کافی نہیں بلکہ ناک کی ہڈی زمین پر ٹکنا ضروری ہے۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۴..... سر خارپا خوزی زمین پر لگانے سے سجدہ نہ ہوگا خواہ عذر کے سبب ہو یا بلا عذر ہو تو شارہ کا حکم ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۵..... ہر رکعت میں دو بار سجدہ فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۶..... کسی نرم چیز مثلاً گھاس روئی قالین وغیرہ پر سجدہ کیا تو اگر پیشانی جم گئی یعنی اتنی دبی کہ اب دبانے سے نہ دبے تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری) بعض جگہ بازوں میں مسجد میں پیال (دھان کا بھس) بچھاتے ہیں ان لوگوں کو سجدہ کرنے میں اس کا لحاظ بہت ضروری ہے کہ اگر پیشانی خوب نہ دبی تو نماز ہی نہ ہوئی اور ناک کی ہڈی تک نہ دبی تو مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوئی۔ کمانی دار گدے پر سجدہ میں پیشانی خوب نہیں دبتی لہٰذا نماز نہیں ہوتی۔ ریل کے بعض درجوں میں بعض گاڑیوں میں اس قسم کے گدے ہوتے ہیں اس گدے سے بچ کر نماز پڑھنی چاہئے۔

مسئلہ نمبر ۳۷..... پیالہ گاڑی یا وغیرہ پر سجدہ کیا تو اگر اس کا جوالا بہ بغل اور گھوڑے پر ہے سجدہ نہ ہوا اور زمین پر رکھا تو ہو گیا (عالمگیری) بیلی کا کھولا اگر پانوں سے ملا ہوا ہو تو کافی ہے ورنہ سر ٹھہر جائے دبانے سے اب نہ دبے۔ پھر نہ نماز نہ ہوئی۔

مسئلہ نمبر ۳۸..... جوار باجرہ وغیرہ چھوٹے دانوں پر جن پر پیشانی نہ جمے سجدہ نہ ہوگا لیکن اگر بوری وغیرہ میں خوب کس کر بھر دیئے گئے کہ پیشانی جمنے سے مانع نہ ہوں تو ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۹..... اگر کسی عذر مثلاً ازدحام کی وجہ سے اپنی ران پر سجدہ کیا جائز ہے اور بلا عذر بالکل اور کھنچے پر عذر و بلا عذر کسی حالت میں نہیں ہو سکتا۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۰..... ازدحام کی وجہ سے دوسرے کی پیٹھ پر سجدہ کیا اور وہ اس نماز میں اس کا شریک ہے تو جائز ہے ورنہ نماز جائز خواہ وہ نماز کی میں نہ ہو یا نماز میں تو ہے مگر اس کا شریک نہ ہو یعنی دونوں اپنی اپنی پڑھتے ہوں۔ (عالمگیری و غنیہ)

مسئلہ نمبر ۴۱..... بچھیلی یا آستین یا عمامہ کے پیچ یا کسی اور کپڑے پر جو سے پہنے ہوئے ہے سجدہ کیا اور نیچے کی جگہ پاک ہے تو سجدہ نہ ہوا ہاں ان سب صورتوں میں جب کہ پھر پاک جگہ پر سجدہ کر لیا تو ہو گیا۔ (غنیہ و درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۲..... عمامہ کے پیچ پر سجدہ کیا اگر ماتھا ٹیک جم گیا سجدہ ہو گیا اور ماتھا نہ جما بلکہ نتھنا جم گیا کہ دبانے سے دبے گا یا سر کا کئی حصہ لگا تو نہ ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۳..... بائیں جگہ سجدہ ہوا کہ قدم کی پشت سے زیادہ اونچی ہے سجدہ نہ ہوا اور نہ ہو گیا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۴..... کسی چھوٹے پتھر پر سجدہ کیا اگر زیادہ حصہ پیشانی کا ٹک گیا ہو گیا ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

(6) تعدادِ اخیرہ: نمازی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری التحیات یعنی وسولہ تک پڑھی جائے فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۵..... چار رکعت پڑھنے کے بعد بیٹھا پھر یہ گمان کر کے کہ تین ہی ہوئیں کھڑا ہو گیا پھر یاد کر کے کہ چار ہو گئیں بیٹھ گیا پھر سلام پھیر دیا اگر دونوں بار کا بیٹھنا بھول بقدر تشہد ہو گیا فرض ادا ہو گیا اور نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۶..... پورہ قعدہ ہاتھ سے ہوتے میں گر گیا بعد بیداری بقدر تشہد بیٹھنا فرض ہے ورنہ نماز نہ ہوئی۔ یونہی قیام قدر قرأت، رکوع

تجدہ میں اول سے آخر تک سجدہ ہی رہا تو قعدہ بیداری ان کا سادہ فرض ہے ورنہ نماز نہ ہوگی اور سجدہ سہو بھی کرے لوگ اس سے غافل ہیں خصوصاً نوافل میں خصوصاً رمضان میں۔ (عینی، درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۷..... پوری رکعت سوتے میں پڑھی تو نماز فاسد ہوگئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۸..... چار رکعت والے فرض میں چوتھی رکعت کے بعد قعدہ نہ کیا تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور پانچویں کا سجدہ کرلیا یا فجر میں دوسری پر نہیں بیٹھا اور تیسری کا سجدہ کرلیا یا مغرب میں تیسری پر نہ بیٹھا اور چوتھی کا سجدہ کرلیا تو ان سب صورتوں میں فرض باطل ہو گئے۔ مغرب کے سوا اور نمازوں میں ایک رکعت اور ملا لے۔ (منیہ)

مسئلہ نمبر ۴۹..... بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد یاد آیا کہ سجدہ باقی ہے یا نماز کا کوئی سجدہ رہ گیا ہے اور کرلیا تو فرض ہے کہ سجدہ کے بعد پھر بقدر تشہد بیٹھے ورنہ پہلا قعدہ جاتا رہا تعدہ نہ کرے گا تو نماز نہ ہوگی۔ (منیہ)

مسئلہ نمبر ۵۰..... سجدہ سہو کرنے سے پہلا قعدہ باطل نہ ہوا اگر تشہد نہ پڑھا جب ہے یعنی اگر سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دیا تو فرض ادا ہو گیا مگر گنہگار ہوا اعادہ واجب ہے۔ (درمختار)

(7) خروج بصنعہ: یعنی قعدہ اخیرہ کے بعد سلام وکلام وغیرہ کوئی ایسا فعل جو نمازی نماز نہ جانے کرے مگر سلام کے علاوہ کوئی دوسرا فعل منافی نماز قصداً پایا گیا تو نماز واجب الاعادہ ہوئی اور یہ قصداً کوئی منافی پایا گیا تو نماز باطل مثلاً بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد تیمم والا پانی پر گمان رہا یا موزہ پر مسح کئے ہوئے قعدہ مدت پوری ہوگئی یا فعل قلیل کے ساتھ موزہ اتار دیا یا بالکل بے پر جا حاتا اور کوئی آیت بے کسی کے پڑھائے مکمل بنے سیا ہو گئی یا بنگا تھا اب پاک کپڑا بقدر ستر کسی نے لا کر دے دیا جس سے نماز ہو سکے یعنی بقدر ما نہیں اس میں نجاست نہ ہو یا ہو تو اس کے پاس کوئی چیز ایسی ہے جس سے پاک کر سکے یا پہلے بھی یہی نجس کپڑے ہی کی تہ چوتھائی یا زیادہ پاک ہے یا اشارہ سے پڑھ رہا ہے اب رکوع وسجود پر قادر ہو گیا یا صاحب ترتیب کو یاد آیا کہ اس سے پہلے کی نماز نہیں پڑھی ہے اگر وہ صاحب ترتیب امام ہے تو مقتدی کی بھی گئی اور یا امام کو حدث ہوا اور اس کو خلیفہ کیا۔ اور تشہد کے بعد خلیفہ کیا تو نماز ہوگئی یا نماز فجر میں آفتاب طلوع کر آیا یا نماز جمعہ میں عصر کا وقت آ گیا یا عیدین میں نصف النہار شرعی ہو گیا یا پانی پر مسح کئے ہوئے تھا اور زخم اچھا ہو کر دھو گئی یا صاحب ترتیب عذر رفع ہونا رہا یعنی اس وقت سے وہ حدث موقوف ہوا یہاں تک کہ اس کے بعد کا دوسرا وقت پورا خالی رہا یا نجس کپڑے میں نماز پڑھ رہا تھا اور اسے کوئی چیز مل گئی جس سے طہارت ہو سکتی ہے یا تیمم پڑھ رہا تھا اور وقت مکروہ آ گیا یا ہندی سر گھومے لے نماز پڑھ رہی تھی اور آواز ہو گئی یا فوراً سنہ ڈھکا ان سب صورتوں میں نماز باطل ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۱..... مقتدی امی قاعدہ امام قاری اور نماز میں اسے کوئی آیت یاد ہو گئی تو نماز باطل نہ ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۲..... قیام رکوع وسجود وقعدہ اخیرہ میں ترتیب فرض ہے اگر قیام سے پہلے رکوع کر لیا پھر قیام کیا تو وہ رکوع جاتا رہا اگر بعد قیام پھر رکوع کرے گا نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں یونہی رکوع سے پہلے سجدہ کرنے کے بعد اگر رکوع پھر سجدہ کر لیا ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۳..... جو چیزیں فرض ہیں ان میں امام کی متابعت مقتدی پر فرض ہے یعنی ان میں کا کوئی فعل امام سے پیشتر ادا کرے اور امام کے ساتھ یا امام کے ادا کرنے کے بعد ادا نہ کیا تو نماز نہ ہوئی مثلاً امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کر لیا اور امام کو رکوع یا سجدہ میں ابھی آیا بھی نہ تھا کہ اس نے سر اٹھایا تو اگر امام کے ساتھ یا بعد کو ادا کر لیا ہو گئی ورنہ نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۴..... مقتدی کے لئے یہ بھی فرض ہے کہ امام کی نماز کو اپنے خیال میں صحیح تصور کرتا ہو اور اگر اپنے نزدیک امام کی نماز باطل سمجھتا ہے تو اس کی نہ ہوئی اگرچہ امام کی نماز صحیح ہو۔ (درمختار)

واجبات نماز: بہتر تحریر میں لفظ اللہ اکبر ہما العمد (۵۲) پڑھنا یعنی اس کی ساتوں آیتیں کہ ہر آیت مستقل واجب ہے (9) ان میں ایک

آیت بلکہ ایک لفظ کا ترک بھی ترکِ واجب ہے سورت ملا۔ یعنی ایک چھوٹی سی سورت جیسے اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ (پ ۳۰ الکوثر) یا تین چھوٹی آیتیں جیسے ثُمَّ نَظَرَ ۝ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَکْبَرَ (پ ۲۹ المدثر ۲۲ تا ۲۳) یا ایک بڑی آیت جس کی مقدار تین چھوٹی کے برابر ہو جیسا کہ آیت مداینہ (پ ۳ البقرۃ ۲۸۲) نماز فرض میں دو پہلی رکعتوں میں قرأت واجب ہے (12-13) فاتحہ اور اس کے ساتھ سورت ملانا فرض کی دو پہلی رکعتوں میں اور نفل و وتر کی ہر رکعت میں واجب ہے۔ (14) فاتحہ کا سورت سے پہلے ہونا ہر (15) رکعت میں سورت سے پہلے ایک ہی بار فاتحہ پڑھنا (16) فاتحہ و سورت کے درمیان کسی اجنبی کا فاصل نہ ہونا آمین نا تابع الحمد ہے اور رسم اشتا بع سورت یا اجنبی نہیں (17) قرأت کے بعد حصولاً رکوع کرنا (18) ایک سجدہ کے بعد دوسرا سجدہ ہونا کہ دونوں کے درمیان کوئی رکن فاصل نہ ہو۔ (19) تعدیل ارکان یعنی رکوع و سجود و قومہ و جلسہ میں کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کی قدر ٹھہرنا۔ (20) یعنی قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا (21) جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔ قعدہ اولیٰ اگرچہ نفل ہو (22) و فرض وتر و سنن رواتب میں (23) قعدہ اولیٰ میں تشہد پر کچھ نہ بڑھنا دونوں (24-25) قعدوں میں پورا تشہد پڑھنا یعنی بیٹھنے قعدے کرنے پڑیں سب میں پورا تشہد واجب ہے ایک لفظ بھی اگر چھوڑ دے تارک واجب ہوگا اور لفظ (26-27) السلام علینا و علیٰ عباد اللہ الصالحین واجب نہیں (28) و وتر میں دعائے قنوت پڑھنا (29) اور تکبیر قنوت (30 تا 35) اور عیدین کی چھوٹی تکبیریں (36) اور عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع (37) اور اس کے لئے اللہ اکبر کہنا اور (38) ہر جہری نماز میں امام کو جہر سے قرأت کرنا (39) اور غیر جہری میں آہستہ (40) ہر واجب و فرض کا اسی جگہ پر ہونا (41) رکوع کو ہر رکعت میں ایک ہی بار ہونا (42) و سجدہ کا دو ہی بار ہونا (43) دوسری سے پہلے قعدہ نہ کرنا (44) اور چار رکعت والی میں تیسری پر قعدہ نہ ہونا (45) آیت سجدہ پڑھی ہو تو (46) سجدہ تلاوت کرنا (47) سہو ہوا تو سجدہ سہو کرنا (48) و فرض یا وتر واجب یا واجب و فرض کے درمیان تین تسبیح کی قدر رکنا نہ ہونا (49) امام جب قرأت کرے بلند آواز سے ہو خواہ آہستہ اس وقت مقتدی کا چپ رہنا (50) سوا قرأت کے تمام واجبات میں امام کی متابعت کرنا۔

مسئلہ نمبر ۵۵..... کسی قعدہ میں تشہد کا کوئی حصہ بھول جائے تو سجدہ سہو واجب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۶..... آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ میں سہو تین آیت یا زیادہ کی تاخیر ہوئی تو سجدہ سہو کرے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۵۷..... سورت پہلے پڑھی اس کے بعد الحمد یا الحمد و سورت کے درمیان دیر تک یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی قدر چپ رہا سجدہ سہو واجب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۸..... الحمد کا ایک لفظ بھی رہ گیا تو سجدہ سہو کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۹..... جو چیزیں فرض و واجب میں مقتدی پر واجب ہے کہ امام کے ساتھ انہیں ادا کرے بشرطیکہ کسی واجب کا تقاضا نہ پڑے اور تقاضا ہو تو اسے فوت نہ کرے بلکہ اس کو ادا کر کے متابعت کرے مثلاً امام تشہد پڑھ کر کھڑا ہو گیا اور مقتدی نے ابھی پورا نہیں پڑھا تو مقتدی کو واجب ہے کہ پورا کر کے کھڑا ہو اور سنت میں متابعت سنت ہے بشرطیکہ تقاضا نہ ہو اور تقاضا ہو تو اس کو ترک کرے اور امام کی متابعت کرے مثلاً رکوع یا سجدہ میں اس نے تین بار تسبیح نہ کہی تھی کہ امام نے سر اٹھا لیا تو یہی اٹھا لے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۰..... ایک سجدہ کسی رکعت کا بھول گیا تو جب یاد آئے کر لے اگرچہ سلام کے بعد بشرطیکہ کوئی فعل منافی نہ صادر ہوا ہو۔ اور سجدہ سہو کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۱..... ایک رکعت میں تین سجدے کئے یا دو رکوع یا قعدہ اولیٰ بھول گیا تو سجدہ سہو کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۲..... التحیات[1] سے لے کر عبدہ و رسولہ تک بہ ضرورتی ہے کہ یا اللہ ﷻ کے لئے تحیت کرتا ہے اور نبی ﷺ اور اپنے اوپر

---

[1] جب کلمات تشہد التحیات سے تحیت و سلام سے نہ بھرا ہو جیسے معراج و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ کر اگلا جیسے یا ایہا النبی عوت بشر کہتے ہیں یہ جائز نہ ہوا کہ نمازیں واجب ہے کا مفہوم بدل

اور اولیا باللہ پر سلام بھیجتا ہے نہ یہ کہ واقعہ معراج کی حکایت مدنظر ہو۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶۳.....فرض وترِ وسنن رواتب کے تعدہ اولیٰ میں اگر تشہد کے بعد اتنا کہہ لیا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ یا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا تو اگر سہو ہو تو سجدہ سہو کرے محمداً ہو تو اعادہ واجب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۴.....مقتدی تعدہ اولیٰ میں امام سے پہلے تشہد پڑھ چکا تو سکوت کرے درود و دعا کچھ نہ پڑھے اور مسبوق کو چاہئے کہ تعدہ اخیرہ میں ضم ظہر کرچکا ہے کہ امام کے سلام کے وقت فارغ ہو اور سلام سے پیشتر فارغ ہو گیا تو کلمہ شہادت کی تکرار کرے۔ (درمختار)

سننِ نماز: (1) تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھانا (2) اور ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر چھوڑا یعنی نہ بالکل ملائے نہ بالکل کشادہ رکھے بلکہ اپنے حال پر چھوڑ دے۔ (3) ہتھیلیوں اور انگلیوں کی پیٹ کا قبلہ رو ہونا۔ (4) بوقت تکبیر سر جھکانا۔ (5) تکبیر سے پہلے ہاتھ اٹھانا۔ (6) ایونہی تکبیر (7) قنوت (8) تکبیرات عیدین میں کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکبیر کہنا اور ان کے علاوہ کسی جگہ نماز میں ہاتھ اٹھانا سنت نہیں۔

مسئلہ نمبر ۶۵.....اگر تکبیر کہہ لی اور ہاتھ نہ اٹھایا تو اب نہ اٹھائے اور اللہ اکبر کہنے سے پیشتر یاد آ گیا تو اٹھائے اور اگر موضع مسنون تک ممکن نہ ہو تو جہاں تک ہو سکے اٹھائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۶.....عورت کے لئے سنت یہ ہے کہ مونڈھوں تک ہاتھ اٹھائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۷.....کوئی شخص ایک ہی ہاتھ اٹھا سکتا ہے تو ایک ہی اٹھائے اور اگر ہاتھ موضع مسنون سے زیادہ کرے جب ہی اٹھتا ہے تو اٹھائے (عالمگیری) (۹) امام کا بلند آواز سے اَللّٰہُ اَکْبَر (۱۰) سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ اور سلام کہنا جس قدر بلند آواز کی حاجت ہو اور بلا حاجت بہت زیادہ بلند آواز کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۶۸.....امام کو تکبیر تحریمہ اور تکبیرات انتقال سب میں جہر مسنون ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۹.....اگر امام کی تکبیر کی آواز تمام مقتدیوں کو نہیں پہنچتی تو بہتر ہے کہ کوئی مقتدی بھی بلند آواز سے تکبیر کہے کہ نماز شروع ہونے اور انتقالات کا حال سب کو معلوم ہو جائے اور بلا ضرورت مکروہ و بدعت ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۰.....تکبیر تحریمہ سے اگر تحریمہ مقصود نہ ہو بلکہ محض اعلان مقصود ہو تو نماز ہی نہ ہوئی یوں ہونا چاہئے کہ نفس تکبیر سے تحریمہ مقصود ہو اور جہر سے اعلان۔ یونہی آواز پہنچانا نہ ہو لیکن قصد کرلیا جیسے اگر اس نے بلند آواز پہنچانے کا قصد کیا تو اس کی نماز ہو نہ اس کی جو اس کی آواز پر تحریمہ باندھ لے اور یہ تکبیر تحریمہ کا وقت تھا تکبیر اتنا یَسْمَعُ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ یا رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد میں اگر محض اعلان کا قصد ہو تو نماز فاسد نہ ہوئی البتہ مکروہ ہوئی کہ ترک سنت ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۱.....مکبر کو چاہئے کہ اس جگہ سے تکبیر کہے جہاں سے لوگوں کو اس کی حاجت ہے پہلی یا دوسری صف میں جہاں تک امام کی آواز بلا تکلف پہنچتی ہے یہاں سے تکبیر کہنے کا کیا فائدہ۔ یہ بہت ہی ضروری ہے کہ امام کی آواز کے ساتھ تکبیر کہے امام کے کہہ لینے کے بعد تکبیر کہنے سے لوگوں کو دھوکا لگے گا۔ نہ یہ کہ اگر مکبر نے تکبیر میں مدد کیا تو امام کی تکبیر کہہ لینے کے بعد اس کی تکبیر ختم ہونے کا انتظار نہ کریں۔ بلکہ تشہد و غیرہ پڑھنا شروع کردیں یہاں تک کہ اگر امام تکبیر کہنے کے بعد اس کے انتظار میں تین بار سبحان اللہ کہنے کے برابر خاموش رہا اس کے بعد تشہد شروع کیا ترک واجب ہوا نماز واجب الاعادہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۷۲.....مقتدی پر نظر کو جبر کی حاجت نہیں صرف اتنا ضروری ہے کہ خود سنے۔ (درمختار)

(۱۲) بعد تکبیر فوراً ہاتھ باندھ لیا یوں کہ مرد ناف کے نیچے بہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی کلائی کے جوڑ پر رکھے چھنگلیا اور انگوٹھا کلائی کے اغل بغل رکھے اور باقی انگلیں کو بائیں کلائی کی پشت پر بچھائے اور عورت دونوں ہاتھ ہتھیلی سینہ پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کی پشت پر بائیں ہتھیلی رکھے

(غیبہ وغیرہ) محض لوگ تکبیر کے بعد ہاتھ سیدھے لٹکا لیتے ہیں پھر باندھتے ہیں یہ بچانے بلکہ ناف کے نیچے اُلٹا کہا باندھ لے۔

مسئلہ نمبر ۷۳..... بیٹھے یا لیٹے نماز پڑھے جب بھی یونہی ہاتھ باندھے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۴..... جس قیام میں ذکر مسنون ہو اس میں ہاتھ باندھنا سنت ہے تو ثنا اور دعائے قنوت پڑھتے وقت اور جنازہ میں تکبیر تحریمہ کے بعد چوتھی تکبیر تک ہاتھ باندھے رہے اور رکوع سے کھڑے ہونے اور تکبیر اولیٰ عیدین میں ہاتھ نہ باندھے (13) ثنا (14) وتعوذ (15) وتسمیہ (16) وآمین کہنا اور (17) ان سب کا آہستہ ہونا (18) پہلی ٹھہرے (19) پھر تعوذ (20) پھر تسمیہ (21) اور ہر ایک کے بعد دوسرے کو فوراً پڑھنا قنوت بکر سے (22) تحریمہ کے بعد فوراً ثنا پڑھنا اور ثنا میں وصل ثناک غیر جنازہ میں نہ پڑھنا اور دیگر اذکار جو احادیث میں وارد ہیں وہ سب نفل کے لئے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۷۵..... امام نے جہری قرأت شروع کر دی تو مقتدی ثنا نہ پڑھے اگرچہ پوچھ دور ہونے یا بہرے ہونے کے امام کی آواز نہ سنتا ہو جیسے جمعہ وعیدین میں پچھلی صف کے مقتدی کی پوچھ دور ہونے کے قرأت نہیں سنتے (درمختار وغیرہ) امام آہستہ پڑھتا ہو تو پڑھ لے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۶..... امام کو رکوع پہلے سجدہ میں پایا تو اگر غالب گمان ہے کہ ثنا پڑھ کر پالے گا تو پڑھے اور قعدہ اولیٰ دوسرے سجدہ میں پایا تو بہتر یہ ہے کہ بغیر ثنا پڑھے شامل ہو جائے۔ (درمختار وغنیہ)

مسئلہ نمبر ۷۷..... نماز میں اعوذ باللہ وبسم اللہ قرأت کے تابع ہیں اور مقتدی پر قرأت نہیں لہٰذا تعوذ وتسمیہ بھی ان کے لئے مسنون نہیں ہاں جس مقتدی کی کوئی رکعت جاتی رہی ہو تو جب وہ اپنی باقی رکعت پڑھے اس وقت ان دونوں کو پڑھے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۸..... تعوذ صرف پہلی رکعت میں ہے اور تسمیہ ہر رکعت کے اول میں مسنون ہے فاتحہ کے بعد اگر اول سورت شروع کی تو سورت پڑھتے وقت بسم اللہ پڑھنا مستحسن ہے قرأت خواہ سری ہو یا جہری مگر بسم اللہ بہر حال آہستہ پڑھی جائے۔ (درمختار وغنیہ)

مسئلہ نمبر ۷۹..... اگر ثنا تعوذ وتسمیہ پڑھنا بھول گیا اور قرأت شروع کر دی تو اعادہ نہ کرے کہ ان کا محل ہی فوت ہو گیا یونہی اگر ثنا پڑھنا بھول گیا اور تعوذ شروع کر دیا تو ثنا کا اعادہ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸۰..... مسبوق شروع میں ثنا نہ پڑھے بلکہ جب اپنی باقی رکعت پڑھنا شروع کرے اس وقت پڑھ لے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۸۱..... فرائض میں نیت تکبیر سے پہلے یا بعد اتنی وَجْهِيَ الخ نہ پڑھے اور پڑھے تو اس کے آخر میں وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ (پ۸ انعام ۱۶۳) کی جگہ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ کہے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۸۲..... عیدین میں تکبیر تحریمہ ہی کے بعد (23) ثنا کہہ لے اور ثنا پڑھتے وقت ہاتھ باندھ لے اور اعوذ باللہ چوتھی تکبیر کے بعد کہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۸۳..... آمین کو تین طرح پڑھ سکتے ہیں مد کی الف کو کھینچ کر پڑھیں اور قصر کی الف کو درازنہ کریں اور مالہ کی مد کی صورت میں الف کو یا کی طرف مائل کریں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸۴..... اگر مد کے ساتھ بسم کو تشدید پڑھی (آمین) کھینچا اور تو بھی نماز ہو جائے گی مگر خلاف سنت ہے (آمین) اور اگر مد کے ساتھ بسم کو تشدید پڑھی یا کھینچ کر دو الف (آمین) قصر کے ساتھ تشدید (آمین) یا حذف الف (آمین) ہو تو ان تینوں صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸۵..... امام کی آواز اس کو نہ پہنچی مگر اس کے برابر والے دوسرے مقتدی نے آمین کہی اور اس نے آمین کی آواز اس نے اگرچہ اس نے آہستہ کہی تو بھی آمین کہے فرض یہ کہ امام کا ولا الضالین کہنا معلوم ہو تو آمین کہنا سنت ہو جائے گا امام کی آواز سنے یا کسی مقتدی کے آمین کہنے سے معلوم ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸۶..... سری نماز میں امام نے آمین کہی اور یہ اس کے قریب تھا کہ امام کی آواز سن لی تو یہ بھی کہے (ردالمحتار X 24) اور رکوع میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہنا (25) اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا (26) اور انگلیاں خوب کھلی رکھنا یہ حکم مردوں کے لئے ہے اور (27) عورتوں کے لئے سنت گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا (28) اور انگلیاں کشادہ نہ کرنا ہے آج کل اکثر مرد رکوع میں تھل ہاتھ رکھ دیتے ہیں اور انگلیاں ملا کر رکھتے ہیں یہ خلاف سنت ہے حالت (29) رکوع میں ناقص سیدھی ہونا اکثر لوگ نماز کی طرح سیدھی کر لیتے ہیں یہ مکروہ ہے (30) رکوع کے لئے اللہ اکبر کہنا۔

مسئلہ نمبر ۸۷..... اگر ڈاوانڈا کر سکے تو سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کی جگہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْکَرِیْم کہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸۸..... بہتر یہ ہے کہ اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع کو جائے یعنی جب رکوع کے لئے جھکنا شروع کرے تو اللہ اکبر شروع کرے اور ختم رکوع پر سمجھ ختم کرے (عالمگیری) اس سماعت کے پورا کرنے میں اللہ کا لام کو بڑھا نے یا کبریٰ پڑھنے یا کبریٰ پڑھنے وغیرہ کسی حرف کو بڑھانے۔

مسئلہ نمبر ۸۹..... (31) تکبیر میں اللہ اکبر کی کو تر جم نہ کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹۰..... نماز سورت میں اگر اللہ ﷻ کی ثنا ہو تو افضل یہ قرأت کو تکبیر سے وصل کرے جیسے وَکَبِّرْهُ تَکْبِیْرًا (پ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل) نِ اللّٰهُ اَکْبَرُ وَاَنَا بِعُقْدَةِ رَبِّکَ فَعَلِمْتُ (پ ۳۰ سورہ والعادیات) اللہ اکبر کو کسر دیئے ہوئے اور اگر آخر میں کوئی لفظ ایسا ہے جس کا اسم جلالت کے ساتھ ملانا پسند ہو تو افضل بہتر ہے یعنی ثم قرأت پر ٹھہر کے پھر اللہ اکبر کہے جیسے اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ (پ ۳۰ سورہ الکوثر) میں وقف افضل کرے پھر رکوع کرے اللہ اکبر کہے اور اگر دونوں نہ ہوں تو افضل وصل دونوں یکساں ہیں۔ (ردالمحتار، حلبی کبیری)

مسئلہ نمبر ۹۱..... کسی آنے والے کی وجہ سے رکوع یا قرأت میں طول دینا مکروہ تحریمی ہے جب کہ اسے پتہ نہ ہو یعنی اس کی ناطرفہ ہو اور پتہ ہو تو طویل کرنا افضل ہے کہ نیکی پر اعانت ہے مگر اس قدر طول نہ دے کہ مقتدی گھبرا جائیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹۲..... مقتدی نے ابھی تین بار تسبیح نہ کہی تھی کہ امام نے رکوع یا سجدہ سے سر اٹھایا تو مقتدی پر امام کی متابعت واجب ہے اور اگر مقتدی نے امام سے پہلے سر اٹھایا تو مقتدی پر لوٹنا واجب ہے بدلوٹے گا تو کراہت تحریم کا مرتکب ہوگا گنہگار ہوگا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹۳..... (32) رکوع میں پیٹھ خوب بچھی ہو کہ یہاں تک کہ اگر پانی کا پیالہ اس کی پیٹھ پر رکھ دیا جائے تو ٹھہر جائے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۹۴..... رکوع میں سر نہ جھکائے یا دو نیچا ہو بلکہ پیٹھ کے برابر ہو (جلبی)

حدیث میں ہے اس شخص کی نماز کافی نہیں (یعنی کامل نہیں) جو رکوع و سجود میں پیٹھ سیدھی نہیں کرتا۔ یہ حدیث ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی و ہم ﷺ نے ابو مسعود ﷺ سے روایت کی اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور فرماتے ہیں ﷺ رکوع و سجود کو پورا کرو خدا کی قسم میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں اس حدیث کو بخاری و مسلم رحمہما اللہ نے انس ﷺ سے روایت کیا۔

مسئلہ نمبر ۹۵..... (33) عورت رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے بلکہ محض ہاتھ رکھ دے اور ہاتھ کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کردے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹۶..... تین بار تسبیح اولیٰ وجہ ہے کہ اس سے کم میں سنت ادا نہ ہوئی اور تین بار سے زیادہ کہے تو افضل ہے مگر قوم حاتی نہ ہو ہاں اگر امام ہے اور مقتدی گھبراتے ہوں تو زیادہ نہ کرے۔ (غنیہ)

حلیہ میں عبداللہ بن مبارک ﷺ سے ہے کہ امام کے لئے تسبیحات پانچ بار کہنا مستحب ہے حدیث میں ہے کہ فرماتے ہیں ﷺ جب کوئی رکوع کرے اور تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہے تو اس کا رکوع تمام ہو گیا اور یہ ادنیٰ درجہ ہے اور جب سجدہ کرے اور تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے تو سجدہ پورا ہو گیا یہ ادنیٰ درجہ ہے اس کو ابوداؤد اور ترمذی و ابن ماجہ رحمہم اللہ نے عبداللہ بن مسعود ﷺ سے روایت کیا۔

مسئلہ نمبر ۹۷..... (34) رکوع سے جب اٹھے تو ہاتھ نہ باندھے لٹکتا ہوا چھوڑ دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹۸.....(35) سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کی ۵ کو ساکن پڑھے اس پر حرکت ظاہر نہ کرے بلکہ ال کو بڑھائے (عالمگیری) رکوع سے اٹھنے میں امام کے لئے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا اور مقتدی کے لئے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہنا اور منفرد کو دونوں کہنا سنت ہے۔

مسئلہ نمبر ۹۹.....رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد کہنے سے بھی سنت ادا ہو جاتی ہے مگر یہ وہ بہتر ہے اور اللھم بہتر ہے اس سے بہتر اور سب میں بہتر یہ کہ دونوں ہوں یعنی "اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد"۔(درمختار) حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جب امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کو کہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اس حدیث کو بخاری و مسلم نے ابوہریرہ ؓ سے روایت کیا۔

مسئلہ نمبر ۱۰۰.....منفرد سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتا ہوا رکوع سے اٹھے اور سیدھا کھڑا ہو کر اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَ لَکَ الْحَمْد کہے (درمختار)

(39) سجدہ کے لئے (40) اور سجدہ سے اٹھنے کے لئے اللہ اکبر کہتا (41) اور سجدہ میں کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہتا (42) اور سجدہ میں ہاتھ کا زمین پر رکھنا۔

مسئلہ نمبر ۱۰۱.....(43) سجدہ میں جائے تو زمین پر پہلے گھٹنے رکھے (44) پھر ہاتھ (45) پھر ناک (46) پھر پیشانی اور جب سجدہ سے اٹھے تو اس کا عکس کرے (47) یعنی پہلے پیشانی اٹھائے (48) پھر ناک (49) پھر ہاتھ (50) پھر گھٹنے (عالمگیری) رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کو جاتے تو پہلے گھٹنے رکھتے پھر ہاتھ اور جب اٹھتے تو پہلے ہاتھ اٹھاتے پھر گھٹنے اصحاب سنن اربعہ اور دارمی نے اس حدیث کو وائل بن حجر ؓ سے روایت کیا۔

مسئلہ نمبر ۱۰۲.....مرد کے لئے سجدہ میں سنت یہ ہے کہ (51) بازو کروٹوں سے جدا ہوں (52) اور پیٹ رانوں سے (53) اور کلائیاں زمین پر نہ بچھائے مگر جب صف میں ہو تو زیادہ کروٹوں سے جدا ہوں گے (ہدایہ عالمگیری) (درمختار) حدیث میں ہے جس کو بخاری و مسلم و ترمذی نے انس ؓ سے روایت کیا کہ فرماتے ہیں ﷺ سجدہ میں اعتدال کرے اور کتے کی طرح کلائیاں نہ بچھائے اور صحیح مسلم میں براء بن عازب ؓ سے مروی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جب حضور ﷺ سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ کروٹوں سے دور رکھتے یہاں تک کہ ہاتھوں کے نیچے سے اگر بکری کا بچہ گزرنا چاہتا تو گزر جاتا اور مسلم کی روایت بھی اسی کے مثل ہے۔ دوسری روایت بخاری و مسلم کی عبداللہ بن مالک ابن بحینہ سے یوں ہے کہ ہاتھوں کو کشادہ رکھتے یہاں تک کہ بغل مبارک کی سپیدی ظاہر ہوتی۔

مسئلہ نمبر ۱۰۳.....عورت سمٹ کر سجدہ کرے (55) یعنی بازو کروٹوں سے ملا دے (56) اور پیٹ رانوں سے (57) اور ران پنڈلیوں سے (58) اور پنڈلیاں زمین سے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۰۴.....(59) دونوں گھٹنے ایک ساتھ زمین پر رکھے اور کسی عذر سے ایک ساتھ نہ رکھ سکتا ہو تو پہلے داہنا رکھے پھر بایاں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰۵.....اگر کوئی کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کرے تو حرج نہیں اور جو کپڑا پہنے ہوئے ہے اس کا کونا بچھا کر سجدہ کیا یا ہاتھوں پر سجدہ کیا تو اگر عذر نہیں ہے تو مکروہ ہے اور اگر وہاں کنکریاں ہیں یا زمین سخت گرم یا سخت سرد ہے تو مکروہ نہیں ہے اور وہاں دھول ہو اور عمامہ گر پڑے بچانے کے لئے پہنے ہوئے کپڑے پر سجدہ کیا تو حرج نہیں اور چہرہ کو خاک سے بچانے کے لئے کیا تو مکروہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰۶.....پگڑی وغیرہ بچھا کر نماز پڑھ رہا تھا اس کا اوپر کا حصہ پاؤں کے نیچے رکھا اور دامن پر سجدہ کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰۷.....سجدہ میں ایک پاؤں اٹھا ہوا رکھنا مکروہ و ممنوع ہے (درمختار) (60) دونوں سجدوں کے درمیان حسن تشہد کے بیٹھنا یعنی بایاں قدم بچھانا اور داہنا کھڑا رکھنا (61) اور ہاتھوں کا رانوں پر رکھنا (62) سجدوں میں انگلیاں قبلہ رو ہونا (63) ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی ہونا۔

مسئلہ نمبر ۱۰۸.....(64) سجدہ میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کے پیٹ زمین پر ٹکانا سنت ہے اور ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کے

پیٹ زمین پر رکھنا واجب اور دونوں کا قبلہ رو ہونا سنت۔ (قانونِ وضو)

مسئلہ نمبر ۱۰۹.....(65) جب دونوں سجدے کر لے تو دوسری رکعت کے لئے پنڈلیوں کے مل (66) گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اٹھے یہ سنت ہے ہاں کمزوری وغیرہ عذر کے سبب اگر زمین پر ہاتھ رکھ کر اٹھا جب بھی حرج نہیں۔ (ردالمحتار) اب دوسری رکعت میں ثناوتعوذ نہ پڑھے۔ دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہونے کے بعد (67) بایاں پاؤں بچھا کر (68) دونوں سرین اس پر رکھ کر بیٹھنا (69) اور دہنا قدم کھڑا رکھنا (70) اور دہنے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کرنا یہ مرد کے لئے ہے (71) اور عورت دونوں پاؤں دہنی جانب نکال دے (72) اور بائیں سرین پر بیٹھے (73) اور دہنا ہاتھ دہنی ران پر رکھنا (74) اور بایاں بائیں پر (75) اور انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑنا کہ ملی ہوئی ہوں نہ کھلی ہوئی (76) اور انگلیں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہونا کھنچا نہ چاہئے (77) شہادت پر اشارہ کرنا یوں کہ چھنگلیا اور اس کے پاس والی کو بند کر لے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کا حلقہ باندھے اور لا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے اور الا پر رکھ دے اور سب انگلیاں سیدھی کر لے۔ حدیث میں ہے جس کو ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی ﷺ جب دعا کرتے (التشہد میں کلمہ شہادت پر پہنچتے) تو انگلی سے اشارہ کرتے اور حرکت نہ دیتے نہ ترمذی و نسائی و ابن ماجہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو دو انگلیوں سے اشارہ کر تے دیکھا فرمایا توحید کر توحید کر (ایک انگلی سے اشارہ کر)

مسئلہ نمبر ۱۱۰.....(78) قعدہ اولیٰ کے بعد تیسری رکعت کے لئے اٹھے تو زمین پر ہاتھ رکھ کر نہ اٹھے بلکہ گھٹنوں پر زور دے کر ہاں اگر عذر ہے تو حرج نہیں (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۱۱۱.....نماز فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں افضل سورہ فاتحہ پڑھنا ہے اور سبحان اللہ کہنا بھی جائز ہے اور قدر تین تسبیح کے چپ کھڑا رہا تو بھی نماز ہو جائے گی مگر مکروہ نہ چاہئے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱۲.....دوسرے قعدہ میں بھی اسی طرح بیٹھے جیسے پہلے میں بیٹھا تھا اور تشہد بھی پڑھے (ردالمحتار) (79) بعد تشہد دوسرے قعدہ میں درود شریف پڑھنا اور افضل درود وہ ہے جو پہلے مذکور ہوا۔

مسئلہ نمبر ۱۱۳.....درود شریف میں حضور سید عالم ﷺ اور حضور سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام علیحدہ کر کے ساتھ لفظ سیدنا کہنا بہتر ہے۔ (ردالمحتار) درود شریف پڑھنے کے فضائل میں احادیث بکثرت وارد ہیں تبرکاً بعض ذکر کی جاتی ہیں۔

حدیث ۱.....صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ عزوجل اس پر دس بار درود نازل فرمائے گا۔

حدیث ۲.....نسائی کی روایت انس رضی اللہ عنہ سے یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ عزوجل اس پر دس درودیں نازل فرمائے گا اور اس کی دس خطائیں بخشوائے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا۔

حدیث ۳.....امام احمد عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "جو نبی ﷺ پر ایک بار درود بھیجے اللہ عزوجل اور فرشتے اس پر ستر بار درود بھیجتے ہیں"۔

حدیث ۴.....دارقطنی میں بروایت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی اسی برس کے گناہ معاف فرمادے گا۔

حدیث ۵.....ترمذی میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں حضور اقدس ﷺ "قیامت کے دن مجھ سے سب میں زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجا ہے"۔

حدیث ۶.....نسائی و دارمی انہیں سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ کے کچھ فارغ فرشتے ہیں جو زمین میں سیر کرتے رہتے

ہیں میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

حدیث ۷.....ترمذی میں انس سے ہے کہ فرماتے ہیں ﷺ اس کی ناک خاک میں ملے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ بھیجے اور اس کی ناک خاک میں ملے جس پر رمضان کا مہینہ آیا اور اس کی مغفرت سے پہلے چلا گیا اور اس کی ناک خاک میں ملے جس نے ماں باپ دونوں یا ایک کو ان کے بڑھاپے میں پایا اور انہوں نے اس کو جنت میں داخل نہ کیا (یعنی ان کی خدمت وغیرہ طاعت نہ کی کہ جنت کا مستحق ہوجاتا)

حدیث ۸.....ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں پورا بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔

حدیث ۹.....نسائی و داری رحمہم اللہ نے روایت کی کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ تشریف لائے اور بشاشت چہرہ مقدس میں نمایاں تھی۔ فرمایا میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا آپ کا رب فرماتا ہے "کیا آپ راضی نہیں کہ آپ کی امت میں جو کوئی آپ پر درود بھیجے میں اس پر دس بار درود بھیجوں گا اور آپ کی امت میں جو کوئی آپ پر سلام بھیجے میں اس پر دس بار سلام بھیجوں گا"۔

حدیث ۱۰.....ترمذی شریف میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں بکثرت دعا کرتا ہوں تو اس میں حضور ﷺ پر درود کے لئے کتنا وقت مقرر کروں؟ فرمایا جو تم چاہو۔ عرض کی چوتھائی۔ فرمایا جو تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو تمہارے لئے بہتری ہے۔ میں نے عرض کی نصف۔ فرمایا، جو تم چاہو اور زیادہ کرو تو تمہارے لئے بہتری ہے۔ میں نے عرض کی دو تہائی۔ فرمایا جو تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تمہارے لئے بہتری ہے۔ میں نے عرض کی دو تہائی۔ فرمایا جو تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو کل درود کے لئے ہی مقرر کروں۔ فرمایا ایسا ہے تو اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کی کفایت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔

حدیث ۱۱.....امام احمد رحمۃ اللہ علیہ و دیگر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو درود پڑھے اور یہ کہے اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ "اے اللہ تو اپنے محبوب کو قیامت کے دن اپنی جگہ میں تا رجو تیرے نزدیک مقرب ہے"۔ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

حدیث ۱۲.....ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، دعا آسمان و زمین کے درمیان معلق ہے، چڑھ نہیں سکتی، جب تک نبی کریم ﷺ پر درود نہ بھیجے۔

مسئلہ نمبر ۱۱۴.....عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر جلسہ ذکر میں درود شریف پڑھنا واجب۔ خواہ خود نام اقدس لے یا دوسرے سے سنے اور اگر ایک مجلس میں سو بار ذکر آئے تو ہر بار درود شریف پڑھنا چاہئے۔ اگر نام اقدس لیا یا سنا اور درود شریف اس وقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وقت میں اس کے بدلے پڑھ لے۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۱۵.....گاہک کو سودا دکھاتے وقت تاجر کا اس غرض سے درود شریف پڑھنا یا سبحان اللہ کہنا کہ اس چیز کی عمدگی فریق مقابل پر ظاہر کرے یہ جائز ہے۔ یونہی کسی بڑے کو کچھ کرود شریف پڑھنا اس نیت سے کہ لوگوں کو اس کے آنے کی خبر ہو جائے، اس کی تعظیم کو اٹھیں اور جگہ چھوڑ دیں جائز ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱۶.....جہاں تک بھی ممکن ہو درود شریف پڑھنا مستحب ہے اور خصوصیت کے ساتھ ان جگہوں میں (1) روز جمعہ، (2) شب جمعہ، (3) صبح، (4) شام، (5) مسجد میں جاتے، (6) مسجد سے نکلتے وقت، (7) وقت زیارت روضہ اطہر، (8) صفا و مروہ پر، (9) خطبہ میں۔ (10) جواب اذان کے بعد، (11) وقت اقامت، (12) دعا کے اول آخر، بیچ میں، (13) دعائے قنوت کے بعد، (14) حج میں ہیک سے فارغ ہونے کے بعد، (15) جمار کی رمی کے وقت (16) بھولکر تے وقت (17) جب کوئی چیز بھول جائے اس وقت، (18) وضو کرتے (19) اور پڑھنے (20)

اور پڑھانے کے وقت، (21) خصوصاً حدیث شریف پڑھنے کے اول آخر (22) سوال وفتویٰ لکھتے وقت، (23) تصنیف کے وقت، (24) نکاح اور (25) مشکل (26) اور جب کوئی بڑا کام کرنا ہو۔ عام قدس لکھے کہ بعض علماء کے نزدیک اس وقت درود شریف لکھنا واجب ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱۷..... کثیر لوگ آج کل درود شریف کے بدلے میں صلعم، لکھتے ہیں یہ جائز و وقت حرام ہے۔ یعنی رضی اللہ عنہ کی جگہ رضی اللہ تعالیٰ کی جگہ۔ لکھتے ہیں یہ بھی نہ چاہئے جن کے نام محمد، احمد، علی، حسن، حسین وغیرہ ہوتے ہیں ان ناموں پر یہ نشان بناتے ہیں یہ بھی ممنوع ہے کہ اس جگہ تو یہ شخص مراد ہے اس پر درود کا اشارہ کیا معنی۔ (خلاصہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۱۸..... قعدہ اخیرہ کے علاوہ فرض نماز میں درود شریف پڑھا نہیں اور (80) نوافل کے قعدہ اولیٰ میں بھی مسنون ہے۔ (ردالمحتار) (81) درود کے بعد دعا پڑھنا۔

مسئلہ نمبر ۱۱۹..... (82) عربی زبان میں پڑھے غیر عربی میں مکروہ ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲۰..... اپنے اور اپنے والدین و اساتذہ کے لئے جب کہ مسلمان ہوں اور تمام مومنین و مومنات کے لئے دعا مانگے۔ خاص اپنے ہی لئے نہ مانگے۔ (ردالمحتار، فتاویٰ عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲۱..... ماں باپ اور اساتذہ کیلئے مغفرت کی دعا حرام ہے جبکہ کافر ہوں اور مر گئے ہوں تو دعا مغفرت کو فقہا نے کفر تک کہا ہے ہاں اگر زندہ ہوں تو ان کے لئے ہدایت و توفیق کی دعا کرے۔ (ردالمحتار، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲۲..... حالات خاصہ یہ حالات شرعیہ کی دعا حرام ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲۳..... وہ دعائیں کہ قرآن و حدیث میں ہیں ان کے ساتھ دعا کرے مگر وہ جو قرآنی نیت قرآن اس موقع پر پڑھنا جائز نہیں بلکہ قیام کے علاوہ نماز میں کسی جگہ قرآن پڑھنے کی اجازت نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲۴..... نماز میں ایسی دعائیں جائز نہیں جن میں ایسے الفاظ ہوں جو اوں ایک دوسرے سے کہا کرتا ہے۔ مثلاً اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲۵..... مناسب یہ ہے کہ نماز میں جو دعا پڑھے وہ پڑھے اور غیر نماز میں بہتر یہ ہے کہ جو دعا کرے وہ لفظ سے نہ ہو بلکہ جو قلب میں مافی ہو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲۶..... مستحب یہ ہے کہ آخر نماز میں بعد واجبات نماز یہ دعا پڑھے۔ (عالمگیری)

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ (پ)

اے پروردگار تو مجھ کو اور میری ذریت کو نماز قائم کرنے والا بنا اور اے رب تو میری دعا قبول فرما اے میرے رب تو میری اور میرے والدین اور ایمان والوں کی قیامت کے دن مغفرت فرما۔ ۱۲

(83) مقتدی کے قیام انتقالات امام کے ساتھ ساتھ ہونا (84) السلام علیکم و رحمۃ اللہ (85) دوبار کہنا پہلے (86) داہنی طرف پھر (87) بائیں طرف۔

مسئلہ نمبر ۱۲۷..... داہنی طرف سلام میں منہ اتنا پھیرے کہ دوسرا رخسار دکھائی دے اور بائیں میں بایاں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲۸..... علیکم السلام کہنا مکروہ ہے یونہی آخر میں برکاتہ الا بھی نہ چاہئے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲۹..... (88) سنت یہ ہے کہ امام دونوں سلام بلند آواز سے کہے مگر دوسرا پہلے سے کم آواز سے ہو (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳۰.....اگر پہلے بائیں طرف سلام پھیر دیا تو جب تک کلام نہ کیا ہو دوسرا دہنی طرف پھیر لے پھر بائیں طرف سے سلام کے اعادہ کی حاجت نہیں۔ اور اگر پہلے میں کسی طرف منہ نہ پھیرا تو دوسرے میں بائیں طرف منہ کرے اور اگر بائیں طرف سلام پھیرنا بھول گیا تو جب تک قبلہ کو پیٹھ نہ ہوا یا کلام نہ کیا ہو کہہ لے۔ (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۱۳۱.....امام نے جب سلام پھیرا تو وہ مقتدی بھی سلام پھیر دے جس کی کوئی رکعت نہ گئی ہو بلکہ اگر اس نے تشہد پورا نہ کیا تھا کہ امام نے سلام پھیر دیا تو امام کا ساتھ نہ دے بلکہ واجب ہے کہ تشہد پورا کر کے سلام پھیرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳۲.....امام کے سلام پھیرنے سے مقتدی نماز سے باہر نہ ہوا۔ جب تک یہ خود بھی سلام نہ پھیرے یہاں تک کہ اگر اس نے امام کے سلام کے بعد اور اپنے سلام کے پیشتر قہقہہ لگایا وضو جاتا رہے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳۳.....مقتدی کو امام سے پہلے سلام پھیرنا جائز نہیں مگر ضرورت مثلاً خوف وحدث ہو یا اندیشہ ہو کہ آفتاب طلوع کر آئے گا جمعہ یا عیدین میں وقت ختم ہو جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳۴.....پہلی بار لفظ سلام کہتے ہی امام نماز سے باہر ہو گیا اگر چہ ظلم نہ کیا ہو اس وقت اگر کوئی شریک جماعت ہوا تو اقتدا صحیح نہ ہوئی ہاں اگر سلام کے بعد سجدہ سہو کیا تو اقتدا صحیح ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳۵.....امام دہنے سلام میں خطاب سے ان مقتدیوں کی نیت کرے جو دہنی طرف ہیں اور بائیں طرف والوں کی مگر عورت کی نیت نہ کرے اگر چہ شریک جماعت ہو نیز دونوں سلاموں میں کراماً کاتبین اور ان ملائکہ کی نیت کرے جن کو اللہ ﷻ نے حفاظت کے لئے مقرر کیا اور نیت میں کوئی حد و تعین نہ کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳۶.....مقتدی بھی ہر طرف کے سلام میں اس طرف والے مقتدیوں اور ان ملائکہ کی نیت کرے نیز جس طرف امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی نیت بھی کرے اور امام اس کے محاذی ہو تو دونوں سلاموں میں امام کی بھی نیت کرے اور منفرد صرف ان فرشتوں ہی کی نیت کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳۷.....سلام کے بعد سنت یہ ہے کہ امام دہنے یا بائیں کو انحراف کرے اور دہنی طرف افضل ہے اور مقتدیوں کی طرف بھی منہ کر کے بیٹھ سکتا ہے جب کہ کوئی مقتدی اس کے سامنے نماز میں نہ ہو اگر چہ وہ کسی پچھلی صف میں نماز پڑھتا ہو۔ (حلیہ، بحر)

مسئلہ نمبر ۱۳۸.....منفرد بغیر انحراف اگر وہیں دعا مانگے تو جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳۹.....ظہر و مغرب و عشاء کے بعد فرض سے دعاؤں پر اکتفا کرے سنت پڑھے بغیر دعاؤں میں مشغول نہ ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴۰.....فجر و عصر کے بعد اختیار ہے جس قدر اذکار و اوراد چاہے پڑھتا رہے مگر مقتدی اگر امام کے ساتھ مشغول بدعا ہوں اور ختم کے منتظر ہوں تو امام اس قدر دعا طویل نہ کرے کہ گراں جانا ئیں۔ (تاتارخانیہ، حلیہ)

مسئلہ نمبر ۱۴۱.....سنتیں وہیں پڑھے بلکہ دہنے آگے پیچھے ہٹ کر پڑھے اگر جا کر پڑھے (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴۲.....جن فرضوں کے بعد سنتیں ہیں ان میں بعد فرض کلام نہ کرنا چاہئے اگر چہ سنتیں ہو جائیں ہاں مگر ثواب کم ہو گا اور سنتوں میں تاخیر بھی مکروہ ہے۔ یونہی بڑے بڑے وظائف و اوراد کی بھی اجازت نہیں۔ (حلیہ، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴۳.....افضل یہ ہے کہ نماز فجر کے بعد بلندی آفتاب تک وہیں بیٹھا رہے۔ (عالمگیری)

مستحبات: (1) حالت قیام میں موضع سجدہ کی طرف نظر کرنا، (2) رکوع میں پشت قدم کی طرف، (3) سجدہ میں ناک کی طرف، (4) قعدہ گود کی طرف، (5) پہلے سلام میں دہنے شانہ کی طرف، (6) دوسرے میں بائیں کی طرف جماہی آئے تو منہ بند کئے رہنا اور نہ کہ تو ہونٹ دانت کے نیچے

دیا کے اور اس سے بھی نہ کہے تو قیام میں دہنے ہاتھ کی پشت سے منہ ڈھانک لے اور غیر قیام میں بائیں کی پشت سے یا دونوں میں آستین سے (7) اور بلا ضرورت ہاتھ یا کپڑے سے منہ ڈھانکنا مکروہ ہے۔ جماہی روکنے کا مجرب طریقہ یہ ہے کہ دل میں خیال کرے کہ نبی علیہ السلام کو جماہی نہیں آتی تھی۔ (8) مرد کے لئے بغیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کپڑے سے باہر نکالنا (9) عورت کے لئے کپڑے کے اندر بہتر ہے (10) جہاں تک ممکن ہو کھانسی دفع کرنا (11) جب سکبر حیَّ علی الفلاح کہے تمام مقتدی سب کا کھڑا ہو جانا۔ (12) جب سکبر قدقامت الصلوٰۃ کہے۔ لیکن نماز شروع کر سکتا ہے مگر بہتر یہ ہے کہ قامت پوری ہونے پر شروع کرے۔ (13) دونوں بغلوں کے درمیان قیام میں چار انگل کا فاصلہ ہونا۔ (14) مقتدی کو امام کے ساتھ شروع کرنا۔ (15) سجدہ زمین پر یا حائل ہونا۔

نماز کے بعد کے ذکر و دعا: نماز کے بعد جو اذکار طویلہ احادیث میں وارد ہیں وہ فجر و مغرب وعشاء میں سنتوں کے بعد پڑھے جائیں قبل سنت مختصر دعا پڑھ لیجائے ورنہ سنتوں کا ثواب کم ہو جائے گا۔ (درمختار)

تنبیہ: احادیث میں کسی دعا کی نسبت جو تعداد وارد ہے اس سے کم نہ پڑھے زیادہ کرے کہ جو فضائل ان اذکار کے لئے ہیں وہ بھی بعدد کے ساتھ مخصوص ہیں ان میں کم و بیش کرنے کی مثال یہ ہے کہ کوئی قفل کسی خاص قسم کی کنجی سے کھلتا ہے اب اگر کنجی میں دندانے کم یا زائد کر دیں تو اس سے نہ کھلے گا البتہ اگر شمار میں شک واقع ہو تو زیادہ کر سکتا ہے اور یہ زیادت نہیں بلکہ اتمام ہے (درمختار) ہر نماز کے بعد تین بار استغفار کرے اور آیۃ الکرسی تین قل ایک ایک بار پڑھے۔ سبحان اللہ 33 الحمد للہ 33 اللہ اکبر 34 بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ایک بار پڑھے۔ ہاں اگر کوئی دینے جائیں گے تو پڑھ سکتا ہے اور مصر اور فجر کے بعد بغیر پاؤں موڑے بیٹھا کلام کرے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے ہاتھ میں خیر ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ ۱۲ منہ

دس دس بار پڑھے بعد ہر نماز پیشانی یعنی سر کے اگلے حصہ پر ہاتھ رکھ کر پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ اذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ

اللہ کے نام کی برکت سے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ رحمٰن اور رحیم ہے، اللہ تو مجھ سے غم اور رنج کو دور کر دے۔ ۱۲ منہ

اور ہاتھ کھینچ کر پڑھنے کا ثبوت نہ ملا۔

حدیث ۱..... ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب تک ذکر کرنا اس سے بہتر ہے کہ چار بار غلام بنی اسماعیل سے آزاد کئے جائیں۔

حدیث ۲..... ترمذی رحمۃ اللہ علیہ انس سے راوی ارشاد ہوا کہ فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر آفتاب نکلنے تک ذکر کرے پھر بعد بلندی آفتاب دو رکعت نماز پڑھے تو ایسا ہے جیسے حج اور عمرہ کیا پورا پورا۔

حدیث ۳..... بخاری و مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ عن شعبہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ ہر نماز کے بعد یہ پڑھتے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور وہ ہر شے پر قادر ہے، اللہ جسے تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روک دے اسے کوئی دینے والا نہیں اور تیری قضا کا کوئی پھیرنے والا نہیں اور تیرے عذاب سے مالدار کو اس کا مال

نقل نہیں دیتا۔ ۱۲ منہ

حدیث ۴.....صحیح مسلم میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ سلام پھیر کر بلند آواز سے یہ دعا پڑھتے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ

گناہ سے باز رہنے اور نیکی کی طاقت اللہ ہی سے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں اسی کے لئے نعمت و فضل ہے۔ اور اسی کے لئے اچھی تعریف ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اسی کے دین کو خالص کرتے ہیں اگرچہ کافر برا مانیں۔ ۱۲ منہ

حدیث ۵.....صحیح بخاری و مسلم میں مروی کہ فقرائے مہاجرین حاضر خدمت اقدس ہوئے اور عرض کی مالداروں نے بڑے بڑے درجے اور لازوال نعمت حاصل کی ارشاد فرمایا کیا سبب لوگوں نے عرض کی جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں اور جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں اور وہ صدقہ کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے اور غلام آزاد کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے۔ ارشاد فرمایا کیا تمہیں ایسی بات نہ سکھادوں جس سے تم لوگوں کو پالو جو تم سے آگے بڑھ گئے اور بعد والوں پر سبقت لے جاؤ اور تم سے کوئی افضل نہ ہو مگر وہ جو تمہاری طرح کرے لوگوں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ارشاد فرمایا کہ ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس بار سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر کہا کرو یا صالح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر فقرائے مہاجرین حاضر ہوئے اور عرض کی ہم نے جو کیا اس کو ہمارے بھائی مالداروں نے سنا تو انہوں نے بھی ویسا ہی کیا ارشاد فرمایا یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے یا صالح کا کلام صرف مسلم میں ہے۔

حدیث ۶.....صحیح مسلم میں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ ارشاد فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کچھ اذکار نماز کے بعد کے ہیں جن کا کہنے والا نامراد نہیں رہتا۔ ہر فرض نماز کے بعد سبحان اللہ 33 بار الحمد للہ 33 بار اللہ اکبر 34 بار۔

حدیث ۷.....صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جو ہر نماز کے بعد سبحان اللہ 33 بار الحمد للہ 33 بار اللہ اکبر 33 بار کہے کہ پورے ننانوے ہوئے اور پھر کہہ کر پورا کرلے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تو اس کی تمام خطائیں بخش دی جائیں گی اگرچہ دریا کی جھاگ کے مثل ہوں۔

حدیث ۸.....بیہقی رحمۃ اللہ علیہ شعب الایمان میں راوی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی منبر پر فرماتے سنا جو ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھ لے جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز مانع نہیں سوائے موت کے یعنی مرتے ہی جنت میں چلا جائے اور لیٹتے وقت جو اسے پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے پڑوسی کے گھر کو اور آس پاس کے گھر والوں کو شیطان اور جو رسے امن دے گا۔

حدیث ۹.....امام احمد رحمۃ اللہ علیہ عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ سے اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "مغرب اور صبح کے بعد اٹھنے جگہ بدلنے اور پاؤں موڑنے جوتوں باریدہ پاؤں سے"

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اس کے لئے ہر ایک کے بدلہ دس نیکیاں لکھی جائیں اور دس گناہ محو کئے جائیں گے اور دس درجے بلند کئے جائیں گے اور یہ دعا اس کے لئے ہر برائی و شیطان رجیم سے حفظ ہے اور کسی گناہ کو مجال نہیں کہ اس کے پیچھے سوا شرک کے اور وہ سب سے عمل میں چھا ہے مگر وہ جو اس سے افضل کہے تو یہ پڑھ

جائے گا دوسری روایت میں فجر و عصر آیا ہے اور حنفیہ کے مذہب سے زیادہ مناسب یہی ہے۔

حدیث ۱۰.....امام احمد و ابوداؤد و نسائی رحمہم اللہ روایت کرتے ہیں کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا اے معاذ رضی اللہ عنہ مجھے میں تجھے محبوب رکھتا ہوں میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب رکھتا ہوں فرمایا تو ہر نماز کے بعد اسے کیا چھوڑا نہیں۔ رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ

اے پروردگار تو اپنے ذکر و شکر اور حسن عبادت پر میری مدد فرما۔ ۱۲ منہ

حدیث ۱۱.....ترمذی رحمۃ اللہ علیہ امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی جانب ایک لشکر بھیجا وہ جلد واپس ہوا اور تقسیم بہت اونٹ ایک صاحب نے یہاں اس لشکر سے بڑھ کر ہم نے کوئی لشکر نہیں دیکھا، جو جلد واپس ہوا اور غنیمت زیادہ پائی ہو۔

اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "کیا وہ قوم نہ بتاؤں جو غنیمت اور واپسی میں ان سے بڑھ کر ہیں، جو لوگ نماز صبح میں حاضر ہوئے پھر بیٹھے اللہ عزوجل کا ذکر کرتے رہے۔ یہاں تک کہ آفتاب طلوع کرآئے وہ جلد واپس ہونے والے اور زیادہ غنیمت والے ہیں۔

قرآن مجید پڑھنے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (پ۲۹ المزمل ۲۰)

اور قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو (ترجمہ کنز الایمان)

اور فرماتا ہے۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (پ۹ الاعراف ۲۰۴)

جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم کیا جائے (ترجمہ کنز الایمان)

حدیث ۱.....۲.....امام بخاری و مسلم رحمہما اللہ نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جس نے سورۂ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں۔ یعنی نماز کامل نہیں، چنانچہ دوسری روایت صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی صلاح و مناز ناقص ہے۔ یہ حکم اس کے لئے ہے جو امام ہو یا تنہا پڑھتا ہو اور مقتدی کو خود پڑھنا نہیں بلکہ امام کی قرأت اس کی قرأت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو امام کے پیچھے ہو تو امام کی قرأت اس کی قرأت ہے۔ اس حدیث کو امام احمد اور ترمذی و حاکم رحمہما اللہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور اسی کے مثل امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں روایت کی امام علی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

حدیث ۴.....تا ۶.....امام پیشوا حضور رحمۃ اللہ علیہ شرح معانی الآثار میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو زید بن ثابت و جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے سوال ہوا کہ ان سب حضرات نے فرمایا امام کے پیچھے کسی نماز میں قرأت نہ کر۔

حدیث ۷.....امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے مؤطا میں روایت کی کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے امام کے پیچھے قرأت کے بارے میں سوال ہوا فرمایا۔ خاموش رہو کہ نماز میں شغل ہے اور امام کی قرأت تجھے کافی ہے۔

حدیث ۸.....سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں دوست رکھتا ہوں کہ جو امام کے پیچھے قرأت کرے، اس کے منہ میں انگارا ہو۔

حدیث ۹.....امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو امام کے پیچھے قرأت کرتا ہے کاش اس کے منہ میں پتھر ہو۔

حدیث ۱۰.....حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا جس نے امام کے پیچھے قرأت کی، اس نے فطرت سے خطا کی۔

احکام فقہیہ: یہ تو پہلے معلوم ہو چکا ہے۔ قرأت میں اتنی آواز درکار ہے کہ کوئی مانع مثلاً شدت شور و غل نہ ہو تو خود بن سکے، اگر اتنی آواز بھی نہ ہو تو نماز نہ ہوگی، اسی طرح جن معاملات میں خلق کو غل ہے سب میں اتنی آواز ضروری ہے۔ مثلاً جانور ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہنا، طلاق، استثنا، آیت

سجدہ پڑھنے پر سجدۂ تلاوت واجب ہوا۔

مسئلہ نمبر ۱..... فجر و مغرب و عشاء کی دو پہلی رکعتوں میں اور جمعہ و عیدین و تراویح اور وتر رمضان کی سب میں امام پر جہر واجب ہے اور مغرب کی تیسری اور عشاء کی تیسری چوتھی یا ظہر و عصر کی تمام رکعتوں میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲..... جہر کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے لوگ یعنی وہ کہ صف اول میں ہیں سن سکیں۔ یا اتنی آواز ہے اور خلل کے لئے کوئی حد مقرر نہیں اور آہستہ یہ کہ خود سن سکے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳..... اسی طرح پڑھنا کہ نقطہ یا ایک آدمی جو اس کے قریب ہیں سن سکیں، جہر نہیں بلکہ آہستہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴..... ساجت سے زیادہ اس قدر بلند آواز سے پڑھنا اپنے یا دوسرے کے لئے باعث تکلیف ہو مکروہ ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵..... آہستہ پڑھ جاتا کہ دوسرا شخص سن لیتا ہو جہر ہے اور ساجت سے زیادہ جہر سے پڑھنے اور جو پڑھا گیا اس کا اعادہ نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶..... ایک بڑی آیت جیسے آیت الدَّین یا آیت مداینہ، اگر ایک رکعت میں اس کا بعض پڑھا اور دوسری میں بقیہ تو جائز ہے جب کہ ہر رکعت میں بقدر تین آیت کے ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷..... دن کے نوافل میں آہستہ پڑھنا واجب ہے اور رات کے نوافل میں اختیار ہے اگر جہر پڑھا اور جماعت سے رات کے نفل پڑھے تو جہر واجب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸..... جہری نمازوں میں منفرد کو اختیار ہے اور افضل جہر ہے جب کہ اوپڑھا اور جب قضا ہے تو آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹..... جہری کی قضا اگرچہ فجر میں ہو امام پر جہر واجب ہے اور سری کی قضا میں آہستہ پڑھنا واجب ہے اگرچہ رات میں ادا کرے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... چار رکعتیں فرض کی پہلی دونوں رکعتوں میں سورۃ بھول گیا تو پچھلی رکعتوں میں پڑھنا واجب ہے اور ایک میں بھول گیا ہے تیسری یا چوتھی میں پڑھے اور مغرب کی پہلی دونوں میں بھول گیا تو تیسری میں پڑھے اور ایک رکعت کی قرأت سورۃ فاتحہ ہی اور ان سب صورتوں میں فاتحہ کے ساتھ پڑھے جہری نماز ہو تو فاتحہ اور سورۃ جہر سے پڑھے ورنہ آہستہ اور سب صورتوں میں سجدہ سہو کرے بہ قصد چھوڑی تو اعادہ کرے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... سجدۂ تلاوت بھول گیا رکوع میں یاد آیا تو کھڑا ہو جائے اور سورۃ ملائے پھر رکوع کرے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے۔ اگر دوبارہ رکوع نہ کرے گا تو نماز نہ ہوگی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲..... فرض کی پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ بھول گیا تو پچھلی رکعتوں میں اس کی قضا نہیں اور رکوع سے پیشتر یاد آیا تو فاتحہ پڑھ کر پھر سورۃ پڑھے پھر رکوع کرے اور اگر رکوع میں یاد آیا تو قیام کی طرف عود کرے اور فاتحہ و سورۃ پڑھے پھر رکوع کرے اور اگر دوبارہ رکوع نہ کرے گا تو نماز نہ ہوگی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳..... ایک آیت کا حفظ کرنا ہر مسلمان مکلف پر فرض عین ہے اور پورے قرآن مجید کا حفظ کرنا فرض کفایہ اور سورۃ فاتحہ اور ایک دوسری چھوٹی سورۃ یا اس کی مثل تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت کا حفظ واجب عین ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴..... بقدر ضرورت مسائل فقہ کا جاننا فرض عین ہے اور ساجت سے زائد بیکسنا حفظ جمیع قرآن سے افضل ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۵..... مغرب میں اگر امن قرار ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر و ظہر میں سورہ ہ و ضحیٰ اس کی مثل سورتیں پڑھیں اور عصر و عشاء میں اس سے چھوٹی اور مغرب میں قصار مفصل کی چھوٹی سورتیں اور جلدی ہو تو ہر نماز میں جو چاہے پڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶..... انتظاری حالت میں مثلاً وقت جاتے رہنے یا ٹرین یا جہاز کا خوف ہو تو بقدرِ حال پڑھے خواہ سفر میں ہو یا حضر میں یہاں تک کہ اگر وہ جہات کی مراعات نہیں کرسکتا تو اس کی بھی اجازت ہے مثلاً فجر کا وقت اتنا تنگ ہے کہ صرف ایک ایک آیت پڑھ سکتا ہے تو یہی کرے (درمختار) لاکھوں مگر بعد بندری آفتاب اس نماز کا اعادہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۱۷..... مثلاً فجر میں جماعت جانے کا خوف ہو تو صرف وہ جہات پر اقتصار کرے مثلاً جھومنا، رکوع، سجود میں ایک ایک بار تسبیح پر اکتفا کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۸..... حضر میں جب کہ وقت تنگ نہ ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر وظہر میں طوال مفصل پڑھے اور عصر و عشاء میں اوساطِ مفصل اور مغرب میں قصارِ مفصل اور ان سب صورتوں میں امام و منفرد دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ (درمختار وغیرہ) کاذہ وحجرات سے آخر تک قرآن مجید کی سورتوں کو مفصل کہتے ہیں اس کے پہلے تین حصے ہیں سورہ حجرات سے بروج تک طوال مفصل اور بروج سے لم یکن تک اوساطِ مفصل اور لم یکن سے آخر تک قصارِ مفصل۔

مسئلہ نمبر ۱۹..... عصر کی نماز وقت مکروہ میں ادا کرے، جب بھی مطلوب یہ ہے کہ قرأت مسنونہ کو چھوڑ کر جب کہ وقت میں تنگی نہ ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰..... وتر میں نبی کریم ﷺ نے پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی دوسری میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی ہے لہٰذا کبھی تم کو انہیں پڑھنے (عالمگیری) اور کبھی پہلی رکعت میں سورہ عَلَق کی جگہ انا انزلنا۔

مسئلہ نمبر ۲۱..... قرأت مسنونہ پر زیادت نہ کرے جب کہ مقتدیوں پر گراں ہو اور ملتِ نہ ہو تو زیادت قابلِ حرج نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲..... فرضوں میں ظہر ظہر کر قرأت کرے اور وقت میں متوسط انداز پر اور رات کے نوافل میں جلد پڑھنے کی اجازت ہے مگر ایسا پڑھے کہ سمجھ میں آسکے یعنی کم سے کم مدکا جو درجہ قاریوں نے رکھا ہے اس کو ادا کرے ورنہ حرام ہے اس لئے کہ ترتیل سے قرآن پڑھنے کا حکم ہے (درمختار) آج کل کے کثر خطاؤں کی طرح پڑھتے ہیں کہ مدکا ادا ہونا تو درکنار بعض حالت ہے یَعْلَمُوْنَ تَعْلَمُوْنَ کے سوا کسی لفظ کا پتہ بھی نہیں چلتا صحیح حروف ہوتی بلکہ جلدی میں لفظ کے لفظ کھا جاتے ہیں اور اس پر ظاہر ہوتا ہے کہ فلاں قاری قدر جلد پڑھتا ہے یہ اگر اس طرح قرآن مجید پڑھنا سخت حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۳..... باتوں قرأتیں جائز ہیں مگر اولیٰ یہ ہے کہ عوام جس سے آشنا ہوں وہ پڑھے کہ اس میں ان کے دین کا تحفظ ہے جیسے ہمارے یہاں قرأت امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ روایت حفص رحمۃ اللہ علیہ رائج ہے لہٰذا یہی پڑھے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۴..... فجر کی پہلی رکعت کو بہ نسبت دوسری کے دراز کرنا مسنون ہے اور اس کی مقدار یہ کہی گئی ہے کہ پہلی میں دو تہائی دوسری میں ایک تہائی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵..... اگر فجر کی پہلی رکعت میں طول فاحش کیا مثلاً پہلی میں چالیس آیتیں دوسری میں تین تو بھی مضائقہ نہیں۔ مگر بہتر نہیں (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶..... بہتر یہ ہے کہ اور نمازوں میں بھی پہلی رکعت کی قرأت دوسری سے قدرے زیادہ ہو یہی حکم جمعہ وعیدین کا بھی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷..... سنن ونوافل میں دونوں رکعتوں میں برابر کی سورتیں پڑھے۔ (عینی)

مسئلہ نمبر ۲۸..... دوسری رکعت کی قرأت پہلی سے طویل کرنا مکروہ ہے جب کہ بین فرق معلوم ہوتا ہو اور اس کی مقدار یہ ہے کہ اگر دونوں سورتوں کی آیتیں برابر ہوں تو تین آیت کی زیادتی سے کراہت ہے اور چھوٹی بڑی ہوں تو آیتوں کی تعداد کا اعتبار نہیں بلکہ حروف کلمات کا اعتبار ہے اگر کلمات وحروف میں بہت تفاوت ہو کراہت ہے اگرچہ آیتیں گنتی میں برابر ہوں مثلاً پہلی میں الم نشرح پڑھی اور دوسری میں لم یکن تو کراہت ہے

اگر چہ دونوں میں آنوآنو آیتیں ہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۹.....جمعہ وعیدین کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ دوسری میں ھَلْ اَتٰکَ پڑھنا سنت ہے کہ نبی ﷺ سے ثابت ہے یہ اس کا عدد ہے متعین ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۰.....سورتوں کا معین کر لینا کہ اس نماز میں ہمیشہ وہی سورتیں پڑھا کرے مکروہ ہے مگر جو سورتیں احادیث میں وارد ہیں ان کو کبھی کبھی پڑھ لینا مستحب مگر عادت نہ کرے کہ کوئی واجب گمان کرلے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۱.....فرض نماز میں سورۂ نجیب (جس میں قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ ہے) اور سورۂ عنکبوت (جس میں الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ہے) اکثر مقتدی یا امام اس کے خلاف واس سے نیچے کی دیا نہ کریں نوافل یا جماعت کا بھی یہی حکم ہے ہاں فعل تنہا پڑھا ہو تو دہا کر سکتا ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۲.....دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورۃ کی تکرار مکروہ تنزیہی ہے جب کوئی مجبوری نہ ہو اور مجبوری ہو تو بالکل کراہت نہیں مثلاً پہلی رکعت میں پوری قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس پڑھی تو اب دوسری میں بھی یہی پڑھے یا دوسری میں بالقصد وہی پہلی سورۃ شروع کر دی یا دوسری سورۃ یاد نہیں آتی تو وہی پہلی پڑھے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۳.....نوافل کی دو رکعتوں میں ایک ہی سورۃ کو مکرر پڑھنا یا ایک رکعت میں اسی سورت کو بار بار پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۳۴.....ایک رکعت میں پورا قرآن مجید ختم کر لیا تو دوسری میں فاتحہ کے بعد الم سے شروع کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۵.....فرائض کی پہلی رکعت میں چند آیتیں پڑھیں اور دوسری میں دوسری جگہ سے چند آیتیں پڑھیں اگر چہ اسی سورت کی ہوں تو اگر درمیان میں دو یا تین آیتیں رہ گئیں تو حرج نہیں ہے بشرطیکہ یہ صورت ایسا نہ کرے اور اگر ایک ہی رکعت میں چند آیتیں پڑھیں پھر کچھ چھوڑ کر دوسری جگہ سے پڑھا تو مکروہ ہے اور بھول کر ایسا ہوا تو لوٹے اور چھوٹی ہوئی آیتیں پڑھے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۶.....پہلی رکعت میں کسی سورت کا آخر پڑھا اور دوسری میں کوئی چھوٹی سورت مثلاً پہلی میں اَلْھٰکُمُ اور دوسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ تو حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۷.....فرض کی ایک رکعت میں دو سورتیں نہ پڑھے اور نفل پڑھ لے تو حرج بھی نہیں بشرطیکہ ان دونوں سورتوں میں فاصلہ بہت ہو اور اگر بیچ میں ایک یا چند سورتیں چھوڑ دیں تو مکروہ ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۸.....پہلی رکعت میں کوئی سورت پڑھی اور دوسری میں ایک چھوٹی سورت درمیان سے چھوڑ کر پڑھی تو مکروہ ہے اور اگر وہ درمیان کی سورت بڑی ہے تک اس کو پڑھے اور دوسری قرأت پہلی سے طویل ہو جائے تو حرج نہیں جیسے وَالضُّحٰی کے بعد اَلَمْ نَشْرَحْ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور اذا جاء کے بعد قُلْ ھُوَ اللّٰہُ پڑھنا چاہئے۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۹.....قرآن مجید الٹا پڑھنا کہ دوسری رکعت میں پہلی والی سے اوپر کی سورت پڑھے مکروہ تحریمی ہے مثلاً پہلی میں قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھی اور دوسری میں اَلَمْ تَرَ کَیْفَ (ردالمحتار) اس کے لئے سخت وعید آئی ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو قرآن الٹ کر پڑھتا ہے کیا خوف نہیں کرتا کہ اس کا دل الٹ دے اور بھول کر ہو تو گناہ نہیں ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۰.....بچوں کی آسانی کے لئے پارہ ۳۰ ترتیب قرآن مجید پڑھنا جائز ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۱.....بھول کر دوسری رکعت میں اوپر کی سورت شروع کر دی یا ایک چھوٹی سورت کا فاصلہ ہو گیا پھر یاد آیا تو جو شروع کر چکا ہے اسی کو پورا کرے اگر چہ بھی ایک ہی حرف پڑھا ہو مثلاً پہلی میں قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھی اور دوسری میں اَلَمْ تَرَ کَیْفَ یا اَلَمْ نَشْرَحْ شروع کر دی

اب نیا ورق آنے پر اسی کو ختم کرے چھوڑ کر اگلا جانا پڑھنے کی اجازت نہیں۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۲..... یہ نسبت ایک بڑی آیت کے تین چھوٹی آیتوں کا پڑھنا افضل ہے اور جزو سورت اور پوری سورت میں افضل وہ ہے جس میں زیادہ آیتیں ہوں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۳..... رکوع کے لئے تکبیر کہی مگر ابھی رکوع میں نہ پہنچا تھا یعنی گھٹنوں تک ہاتھ نہ پہنچے کہ کامل نہ ہوا تھا کہ اور زیادہ پڑھنے کا ارادہ ہوا تو پڑھ سکتا ہے کچھ حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسائل قرأت بیرون نماز:

مسئلہ نمبر ۴۴..... قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہے کہ یہ پڑھنا بھی ہے اور دیکھنا اور ہاتھ سے اس کا چھونا بھی اور یہ سب عبادت ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۵..... مستحب یہ ہے کہ باوضو قبلہ رو بیٹھے کپڑے پہن کر تلاوت کرے اور شروع تلاوت میں اعوذ پڑھنا واجب ہے اور ابتدائے سورت میں بسم اللہ سنت اور نہ مستحب اور اگر جو آیت پڑھنا چاہتا ہے اس کی ابتدا میں ضمیر مولیٰ تعالیٰ کی طرف راجع ہے جیسے هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ تو اس سورت میں اعوذ کے بعد بسم اللہ پڑھنے کا استحباب تاکیدہ ہے۔ درمیان میں کوئی دنیوی کام کرے تو اعوذ باللہ بسم اللہ پھر پڑھے۔ اور دینی کام کیا مثلاً سلام یا اذان کا جواب دیا سبحان اللہ اور کل طیب وغیرہ جاہ کار پڑھا اعوذ باللہ پھر پڑھنا اس کے ذمے نہیں۔ (ہدیہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۶..... سورہ برأت سے اگر تلاوت شروع کی تو اعوذ باللہ بسم اللہ کہے۔ اور جو اس کے پہلے سے تلاوت شروع کی اور سورت برأت آگئی تو تسمیہ پڑھنے کی حاجت نہیں (ہدیہ) اور اس کی ابتدا میں بنا اعوذ جو تاج کل کے مالکوں نے نکالا ہے بے اصل ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ سورہ تو بہ ابتدا بھی پڑھے جب بھی بسم اللہ نہ پڑھے محض غلط ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۷..... گرمیوں میں صبح کو قرآن مجید ختم کرنا بہتر ہے اور جاڑوں میں اول شب کو کہ حدیث میں ہے کہ جس نے شروع دن میں قرآن مجید ختم کیا شام تک فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور جس نے ابتدائے شب میں ختم کیا صبح تک استغفار کرتے ہیں اس حدیث کو دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا تو گرمیوں میں چونکہ دن بڑا ہوتا ہے تو صبح کے ختم کرنے میں استغفار ملائکہ زیادہ ہوتی اور جاڑوں کی راتیں بڑی ہوتی ہیں تو شروع رات میں ختم کرنے سے استغفار زیادہ ہوئی۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۴۸..... تین دن سے کم میں قرآن کا ختم خلاف اولیٰ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے تین رات سے کم میں قرآن پڑھا اس نے سمجھا نہیں۔ اس حدیث کو ابوداؤد ترمذی نسائی وغیرہم رحمہم اللہ نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

مسئلہ نمبر ۴۹..... جب ختم ہو تو تین بار قل ہو اللہ احد پڑھنا بہتر ہے اگر چہ اوقات مکروہ میں ہو البتہ اگر فرض نماز میں ختم کرے تو ایک بار سے زیادہ نہ پڑھے۔ (ہدیہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵۰..... لیٹ کر قرآن پڑھنے میں حرج نہیں کہ پاؤں سمٹے ہوں اور مند کھلا ہو۔ یونہی چلتے اور کام کرتے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے جب کہ دل بہکے اور بے توجہ نہ ہو۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۵۱..... غسل خانہ اور مواضع نجاست میں قرآن مجید پڑھنا جائز ہے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۵۲..... جب بلند آواز سے قرآن پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سننا فرض ہے جب کہ وہ مجمع بفرض سننے کے حاضر ہو ورنہ ایک کا سننا کافی ہے اگر چہ اور اپنے کام میں ہوں۔ (غنیہ متفرق و منیہ)

مسئلہ نمبر ۵۳..... مجمع میں سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے کہ اکثر جگہوں میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ حرام ہے اگر چند

شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔ (طحطاوی وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵۴..... بازاروں میں اور جہاں لوگ کام میں مشغول ہوں بلند آواز سے پڑھنا جائز ہے لوگ اگر نہ سنیں گے تو گناہ پڑھنے والے پر ہے اگر کام میں مشغول ہونے سے پہلے اس نے پڑھنا شروع کر دیا ہو اور اگر وہ جگہ کام کرنے کے لئے مقرر نہ ہو تو اگر پہلے پڑھنا اس نے شروع کیا اور لوگ نہیں سنتے تو لوگوں پر گناہ ہوا اور اگر کام شروع کرنے کے بعد اس نے پڑھنا شروع کیا تو اس پر گناہ۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۵۵..... جہاں کوئی شخص علم دین پڑھا رہا ہے یا طالب علم علم دین کی تکرار کرتے یا مطالعہ کرتے ہوں۔ وہاں بھی بلند آواز سے پڑھنا منع ہے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۵۶..... قرآن مجید لحنا تلاوت کرنے اور فن پڑھنے سے افضل ہے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۵۷..... تلاوت کرنے میں کوئی شخص معلم دینیات، امام، عالم دین یا پیر یا استاد یا باپ آجائے تو تلاوت کرنے والا اس کی تعظیم کو کھڑا ہو سکتا ہے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۵۸..... عورت کو عورت سے قرآن مجید پڑھنا غیر محرم کا یا چاہے پڑھنے سے بہتر کو اگر چہ وہ اسے دیکھتا نہیں مگر آواز تو سنتا ہے اور عورت کی آواز بھی عورت ہے یعنی غیر محرم کو یا غیر عورت سنانے کی اجازت نہیں۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۵۹..... قرآن پڑھ کر بھلا دینا گناہ ہے حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں میری امت کے ثواب مجھ پر پیش کئے گئے یہاں تک کہ تنکا جو مسجد سے آدمی نکال دیتا ہے اور میری امت کے گناہ مجھ پر پیش ہوئے تو اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ آدمی کو سورت یا آیت دی گئی اور اس نے بھلا دی اس حدیث کو ابوداؤد، ترمذی، حاکم نے روایت کیا۔ دوسری روایت میں ہے جو قرآن مجید پڑھ کر بھول جائے قیامت کے دن کوڑھی ہو کر آئے گا۔ اس حدیث کو ابوداؤد، ابن خزیمہ، ابن حبان نے روایت کیا اور قرآن مجید میں ہے کہ اسے صاحبو کرا دیں گے۔

مسئلہ نمبر ۶۰..... جو شخص غلط پڑھتا ہو سننے والے پر واجب ہے کہ بتا دے بشرطیکہ بتانے کی وجہ سے کبیدہ خاطر نہ ہو۔ (غنیہ) اسی طرح اگر کسی کا مصحف شریف اپنے پاس عاریت ہے اگر اس میں کتابت کی غلطی دیکھے بتا دینا واجب ہے۔

مسئلہ نمبر ۶۱..... قرآن مجید نہایت باریک قلم سے لکھ کر چھپنا کروانا جیسا آج کل تھوپنی قرآن چھپتے ہیں مکروہ ہے کہ اس میں تحقیر کی صورت ہے (غنیہ) بلکہ حائل بھی نہ پایا ہے۔

مسئلہ نمبر ۶۲..... قرآن مجید بلند آواز سے پڑھنا افضل ہے جب کہ کسی نمازی یا مریض یا سوتے کو ایذا نہ پہنچے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۶۳..... دیواروں اور حجروں پر قرآن مجید لکھنا اچھا نہیں اور مصحف شریف کو مطلا کرنے میں حرج نہیں (غنیہ) بلکہ بہ نیت تعظیم مستحب ہے۔

قرأت میں غلطی ہو جانے کا بیان

اس باب میں چھ مطلب یہ ہے کہ اگر ایسی غلطی ہو جس سے معنی بگڑ گئے نماز فاسد ہو گئی ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱..... عربی غلطیاں اگر ایسی ہوں جن سے معنی نہ بگڑتے ہوں تو مضر نہیں مثلاً اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡہِمۡ کو اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡہُمۡ اور اگر اتنا تغیر ہو کہ اس کا قصداً پڑھنا کفر ہوتا ہو جیسے کہ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ کو اِیَّاکَ نَعۡبُدُہٗ میں ہم کو زبر اور ہ کو پیش پڑھا اور اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا میں لفظ اللہ کو رفع اور العلما کو زبر یا حاء و فسماء مطر المنذرین میں ل کو زبر یا ھا ثاک نقد میں کاف کو زبر یا صاد المصورُ کے واؤ کو زبر پڑھا۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲.....تشدید کو تخفیف پڑھا جیسے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ میں ی پر تشدید نہ پڑھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ میں ب پر تشدید نہ پڑھی خُلِقُوْا ضُعَفَآءَ میں ع پر تشدید نہ پڑھی نماز ہوگئی۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳.....مخفف کو مشدد پڑھا جیسے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ کَذَبَ عَلَی اللّٰہِ میں ل کو تشدید کے ساتھ پڑھا طلاق کا نام آیا جیسے اِفْعَلَنَّ الشَّرَاطَ میں لام ظاہر میں کیا نماز ہو جائے گی حرف زیادہ کر دے سے معنی بگڑیں نماز فاسد ہوگی جیسے لَعَنَ اللّٰہُ الْمُنْکَرَ میں ر کے بعد ی زیادہ کی۔ لَعْنَ اللّٰہُ الْمُنْکَرَ میں م کو جزم کر کے الف ظاہر کیا اور اگر معنی فاسد ہو جائیں جیسے زید کی کو روایت مقابل کو مقابلہ پڑھا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴.....کسی حرف کو دوسرے کلمہ کے ساتھ وصل کر دینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی جیسے اِیَّاکَ نَعْبُدُ۔ یعنی کلمہ کے بعض حرف کو قطع کرنا بھی مفسد نہیں۔ یعنی وقف و ابتدا کا پورا لحاظ ہو تو بھی مفسد نہیں اگرچہ وقف لازم ہو مثلاً اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ پر وقف کیا پھر پڑھا اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ یا اَصْحٰبُ النَّارِ پر وقف نہ کیا اور اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ پڑھا اور شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ پر وقف کر کے اَلْاَمْرُ پڑھا ان سب صورتوں میں نماز ہو جائے گی مگر ایسا کرنا بہت قبیح ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵.....کوئی کلمہ زیادہ کر دیا تو وہ کلمہ قرآن میں سے نہیں اور ہر صورت معنی کا فساد ہوتا ہے یا نہیں اگر معنی فاسد ہو جائیں گے نماز جاتی رہے گی ـــ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ کَفَرُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الضَّالُّوْنَ اور اِنَّمَا نُمْلِیْ لَھُمْ لِیَزْدَادُوْٓا اِثْمًا وَّ جَعَلَا اور اگر معنی متغیر نہ ہوں تو فاسد ہوگی اگر قرآن میں کہا ہو جیسے اِنَّ اللّٰہَ کَانَ لِعِبَادِہٖ خَبِیْرًا بَصِیْرًا اور فِیْھَا فَاکِھَۃٌ وَّ نَخْلٌ وَّ رُمَّانٌ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶.....کسی کلمہ کو چھوڑ دیا اور معنی فاسد ہو گئے جیسے جزآءُ سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثْلُھَا میں دوسرے سَیِّئَۃٌ کو نہ پڑھا تو نماز فاسد ہوگئی اگر اس کی وجہ سے معنی فاسد ہوں جیسے فَمَالِھٰؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا یَکَادُوْنَ میں لا نہ پڑھا جائے تو نماز فاسد ہوگی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷.....کوئی حرف کم کر دیا اور معنی فاسد ہوں جیسے حَقًّا بِلَاحٍ اور جَعَلَنَا بغیر نون کے تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر معنی فاسد نہ ہوگی یونہی فَعَلٰی جَدِّ رَبِّنَا میں فَعَالٰی پڑھا جائے گی۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸.....ایک لفظ کے بدلے میں دوسرا لفظ پڑھا اگر معنی فاسد ہوں تو نماز ہو جائے گی جیسے علیم کی جگہ حکیم اور اگر معنی فاسد ہوں نماز نہ ہوگی۔ جیسے وَکَانَ عَلِیْمًا حَکِیْمًا کی جگہ عَلِیْمًا حَکِیْمًا پڑھا اور رَبِّ میں نصب کی جگہ خفض کی اور منصوب یا قرآن میں نہیں ہے نماز فاسد ہوگی۔ جیسے مَرْیَمَ ابْنَۃَ عِمْرَانَ اور قرآن میں ہے تو فاسد ہوگی جیسے مَرْیَمُ بِنْتُ لُقْمَانَ (عالمگیری) حروف کی تقدیم و تاخیر میں بھی اگر معنی فاسد ہوں نماز فاسد ہے ورنہ نہیں جیسے فَسُوْرَۃٍ کو فَسُوْرَۃٍ یا حاصف کی جگہ عاصف پڑھا فاسد ہوگئی اور اِنْفَجَرَتْ پڑھا تو نہیں یہی حکم کلمہ کی تقدیم و تاخیر کا ہے جیسے لَھُمْ فِیْھَا زَفِیْرٌ وَّ شَھِیْقٌ میں شَھِیْقٌ کو زفیر پر مقدم یا فاسد ہوئی اور اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ پڑھا فاسد ہوگئی۔

مسئلہ نمبر ۹.....ایک آیت کو دوسری جگہ پڑھا اگر پورا وقف کر چکا ہے تو نماز فاسد ہوئی جیسے وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ پر وقف کر کے اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ پڑھا اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ پر وقف کیا پھر پڑھا اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ نماز ہوگئی اور اگر وقف نہ کیا تو معنی متغیر ہونے کی صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی جیسے یہیں مثال مذکور میں "جیسے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَھُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ کی جگہ فَلَھُمْ جَزَآءُ نِ الْحُسْنٰی پڑھا نماز ہوگئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰.....کسی کلمہ کو بغیر پڑھا تو معنی فاسد ہونے میں نماز فاسد ہوگئی جیسے رَبِّ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ملک ملک یوم الدین جب کہ بقصد اضافت پڑھا ورنہ معنی سب کا رب مالک کا ملک ہونا اگر قصد صحیح کا ترک کر دیا یا بغیر قصد زبان سے نکل گیا یا کچھ بھی قصد نہ کیا تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد نہ ہوگی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱.....ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھا اگر اس وجہ سے ہے کہ اس کی زبان سے وہ حرف ادا نہیں ہوتا تو معذور ہے اس پر کوشش کرنا

ضروری ہے اگر لاپرواہی سے ہے جیسے آج کل کے اکثر خطباء ملا کو ہوا کرتے ہے پڑھا دیں مگر بے دیانتی میں تبدیل حرف کر دیتے ہیں تو اگر معنی فاسد ہوں نماز نہ ہوئی اس قسم کی جتنی نمازیں پڑھیں ہوں ان کی قضا لازم اس کی تفصیل باب الامامت میں مذکور ہوئی۔

مسئلہ نمبر ۱۲..... ط ث س ش ذ ز ظ ض: ان حرفوں میں صحیح طور پر امتیاز نہ رکھیں اور معنی فاسد ہونے کی صورت میں نماز نہ ہوئی اور بعض تو اس حد تک کہ میں بھی فرق نہیں کر تے۔

مسئلہ نمبر ۱۳..... مد، غنہ، اظہار، اخفا، ادغام، جو موقع پڑھنے کا جہاں پڑھنا ہے نہ پڑھا تو نماز ہو جائے گی۔ (عالمگیری، کبیری)

مسئلہ نمبر ۱۴..... لحن کے ساتھ قرآن پڑھنا حرام ہے اور سننا بھی حرام مگر وہ لحن ہے جس سے نماز فاسد نہ ہوئی (عالمگیری) اگر فاحش ہو کہ ان کی صحت تک نہ پہنچ جائے۔

مسئلہ نمبر ۱۵..... اللہ ﷻ کے لئے مونث کے صیغے یا ضمیر مؤنث کر کے نماز جاتی رہتی ہے۔

امامت کا بیان

حدیث ۱..... ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے بڑھے لوگ امامت کریں (کہ نماز میں بعد پڑھنا قرآن پڑھا ہوا ہے) جس کو زیادہ قرآن یاد ہو۔

حدیث ۲..... صحیح مسلم کی روایت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے کہ فرمایا امامت کا زیادہ مستحق قاری ہے یعنی قرآن زیادہ پڑھا ہوا ہو۔

حدیث ۳..... ابوالشیخ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ فرمایا امام و مؤذن کو ان سب کے برابر ثواب ہے جنہوں نے ان کے ساتھ پڑھی ہے۔

حدیث ۴..... ابوداؤد ترمذی رحمہما اللہ روایت کرتے ہیں کی ابوعطیہ عقیلی کہتے ہیں کہ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں آیا کرتے تھے ایک دن نماز کا وقت آگیا ہم نے کہا آگے بڑھئے نماز پڑھائیے فرمایا اپنے میں سے کسی کو آگے کرو کہ نماز پڑھائے اور بتاتا ہوں گا کہ میں کیوں نہیں پڑھاتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے جو کسی قوم کی ملاقات کو جائے تو ان کی امامت نہ کرے اور یہ چاہئے کہ انہیں میں کا کوئی امامت کرے۔

حدیث ۵..... ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا تین شخصوں کو نماز کانوں سے تجاوز نہیں ہوتی۔ بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ واپس آئے اور جو عورت اس حالت میں رات گزارے کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہے اور کسی گروہ کا امام کہ وہ لوگ اس کی امامت سے کراہت کرتے ہوں (یعنی کسی شرعی قباحت کی وجہ سے)

حدیث ۶..... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یوں ہے کہ تین شخصوں کی نماز سر سے ایک بالشت بھی اوپر نہیں جاتی۔ ایک وہ شخص کہ قوم کی امامت کرے اور وہ لوگ اس کو برا جانتے ہوں اور وہ عورت جس نے اس حالت میں رات گزاری کی اس کا شوہر اس پر ناراض ہے اور دو مسلمان بھائی باہم جو ایک دوسرے کی دنیاوی وجہ سے چھوڑے ہوں۔

حدیث ۷..... ابوداؤد ابن ماجہ رحمہما اللہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی جو شخص قوم کے آگے ہو یعنی امام ہو اور وہ لوگ اس سے کراہت کرتے ہوں اور وہ شخص کہ نماز کو پیچھے دے کر آئے یعنی نماز فوت ہونے کے بعد پڑھے اور وہ شخص جس نے آزاد کو غلام بنایا۔

حدیث ۸..... امام احمد ابن ماجہ رحمہما اللہ سلامہ بنت الحر رضی اللہ عنہا سے راوی ہیں کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ قیامت کی علامات سے ہے کہ

۱؎ وہ دوی شخص جو امام کی اقتدا کی حرکت سے پہلے اقتدا کرے اور امام کو وہ نہ کہتے ہیں یعنی ہو کہ امام کے پہلے زیر ہونے کے پہلے زیر ہونے سے پہلے زیر ہونے سے

باہم مل مسجد یا امت ایک دوسرے پر ڈالیں گے کسی کو امام نہیں پائیں گے کہ ان کو نماز جماعت (مجتمع کی صورت میں امامت کی صلاحیت نہ ہوگی)

حدیث ۹..... بخاری کے علاوہ صحاح ستہ میں عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ کسی کے گھر یا اس کی سلطنت میں امامت نہ کی جائے نہ اس کی مسند پر بیٹھا جائے مگر اس کی اجازت سے۔

حدیث ۱۰..... بخاری و مسلم وغیرہما ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ جب کوئی اوروں کو نماز پڑھائے تو تخفیف کرے کہ ان میں بیمار اور کمزور اور بوڑھا ہوتا ہے اور جب اپنی پڑھے جس قدر چاہے طول دے۔

حدیث ۱۱..... امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نماز میں داخل ہوتا ہوں اور طویل کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں کہ بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تخفیف نماز میں مختصر کر دیتا ہوں کہ جانتا ہوں کہ اس کے رونے سے اس کی ماں کو غم لاحق ہوتا ہے۔

حدیث ۱۲..... صحیح مسلم میں انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی جب پڑھ چکے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں۔ رکوع و سجود و قیام اور نماز سے پھرنے میں مجھ پر سبقت نہ کرو کہ میں تم کو آگے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

حدیث ۱۳..... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی روایت انہی سے اس طرح ہے کہ فرمایا جو امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا اور جھکاتا ہے اس کی پیشانی کے بال شیطان کے ہاتھ میں ہیں۔

حدیث ۱۴..... بخاری و مسلم وغیرہما ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے اس سے نہیں ڈرتا کہ اللہ ﷻ اس کا سر گدھے کا سر کر دے بعض محدثین سے منقول ہے کہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ حدیث لینے کے لئے ایک بڑے مشہور شخص کے پاس دمشق میں گئے اور ان کے پاس بہت کچھ پڑھا مگر وہ پردہ ڈال کر پڑھاتے رہے تو ان کے پاس بہت کچھ پڑھا مگر ان کا منہ نہ دیکھا جب ذرا بیمار ہوئے تو انہوں نے نہ دیکھا کہ ان کو حدیث کی بہت خواہش ہے تو ایک روز پردہ ہٹا دیا دیکھتے کیا ہیں کہ ان کا منہ گدھے کا سا ہے انہوں نے کہا ساٹھ سال امام پر سبقت کرنے سے ڈرو کہ یہ حدیث جب مجھ کو پہنچی میں نے اسے مستبعد جانا اور میں نے امام پر قصداً سبقت کی تو میرا منہ ایسا ہو گیا جو تم دیکھ رہے ہو۔

حدیث ۱۵..... ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ تین باتیں کسی کو حلال نہیں۔ جو کسی قوم کی امامت کرے تو ایسا نہ کرے کہ خاص اپنے لئے دعا کرے انہیں چھوڑ دے ایسا کیا تو ان کی خیانت کی اور کسی کے گھر کے اندر بغیر اجازت نظر نہ کرے اور ایسا کیا تو ان کی خیانت کی اور پاخانہ پیشاب روک کر نماز نہ پڑھے بلکہ بلا روک لے یعنی فارغ ہو لے۔

احکام فقیہ: امامت کے بیان حصہ عقائد میں مذکور ہوا۔ اس باب میں امامت صغریٰ یعنی امامت نماز کے مسائل بیان کئے جائیں گے امامت کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے کی نماز کا اس کی نماز کے ساتھ وابستہ ہونا۔

شرائط امامت

مسئلہ نمبر ۱..... مروفیہ مقدور کے امام کے لئے چھ شرطیں ہیں

(1) اسلام (2) بالغ (3) عاقل ہونا (4) مرد ہونا (5) قرأت (6) معذور نہ ہونا۔

مسئلہ نمبر ۲..... عورتوں کے امام کے لئے مرد ہونا شرط نہیں عورت بھی امام ہو سکتی ہے اگرچہ مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳..... بالغوں کے امام کے لئے بالغ ہونا شرط نہیں بچہ بالغ بھی امامت کر سکتا ہے اگر سمجھدار ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴..... معذور اپنے مثل یا اپنے سے زائد عذر والے کی امامت کر سکتا ہے کم عذر والے کی امامت نہیں کر سکتا اور اگر امام و مقتدی دونوں کو دو قسم کے عذر ہوں مثلاً ایک کو رعاف کا مرض ہے دوسرے کو فتق تو کوئی ایک دوسرے کی امامت نہیں کر سکتا۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۵.....ظاہر معذور کی اقتدا نہیں کرسکتا جب کہ حالت وضو میں حدث یا نجاست وضو قت کے اندر جاری ہو اگر پڑھ نماز کے بعد اور اگر وضو کے وقت حدث فاحش ختم ہے وقت تک اس نے کوئی قوی پایا تو جس نے انقطاع پر بھی اس میں تندرست اس کی اقتدا کرسکتا ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶.....معذور اپنے مثل معذور کی اقتدا کرسکتا ہے ایک عذر والا دو عذر والے کی اقتدا نہیں کرسکتا ایک عذر والا دوسرے عذر والے کی اور دو عذر والا ایک عذر والے کی اقتدا کرسکتا ہے جب کہ وہ ایک عذر اسی کے رہ میں سے ہو۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۷.....معذور نے اپنے مثل دوسرے معذور اور صحیح کی نماز صحیح کی ہوئی ہوں یا ہو جائے گی (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸.....وہ مذہب جس کی بدمذہبی حد کفر کو پہنچی ہوئی ہے جیسے فضلی اگر یہ صرف صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت یا صحبت سے انکار کرتا ہو یا شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان قدس میں برا کہتا ہے۔ قدری جبری خطہ اور وہ جو قرآن کو مخلوق مانتا ہے وہ جو شفاعت یا دیدار الٰہی یا مذہب قویا کرنا کائنات کا انکار کرتا ہے ان کے پیچھے نماز نہیں ہوسکتی (عالمگیری ملخصاً) اس سے سخت تر حکم وہابی زمانہ کا ہے کہ اللہ عزوجل وبی کریم ﷺ کی توہین کرتے یا توہین کرنے والوں کو پناہ دیتا یا کم از کم مسلمان ہی جانتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۹.....جس بدمذہب کی بدمذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو جیسے تفضیلی اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے (عالمگیری)

اقتدا کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) نیت اقتدا اور اس نیت (۲) اقتدا کا تحریمہ کے ساتھ ہونا یا تکبیر پر مقدم ہونا بشرطیکہ صورت تقدم کوئی اجنبی نیت تکبیر میں فاصل نہ ہو۔ (۳) امام و مقتدی دونوں کا ایک مکان میں ہونا۔ (۴) دونوں کی نماز ایک ہو یا امام کی نماز امام مقتدی کو متضمن ہو۔ (۵) امام کی نماز مذہب مقتدی پر صحیح ہو اور (۶) امام و مقتدی دونوں کا اسے صحیح سمجھنا۔ (۷) عورت کا کسی نہ ہونا ان شروط کے ساتھ جو ذکر ہوں گی (۸) مقتدی کا امام سے مقدم نہ ہونا۔ (۹) امام کے انتقالات کا علم ہونا۔ (۱۰) امام کا ہم پا مسافر ہونا معلوم ہو۔[1] (۱۱) رکن کے ادا میں شریک ہونا۔ (۱۲) رکن کی ادا میں مقتدی امام کے مثل ہو یا کم۔ (۱۳) یہ نویں شرائط میں مقتدی کا امام سے زائد نہ ہونا۔

مسئلہ نمبر ۱۰.....سوار نے پیدل کی یا پیدل نے سوار کی اقتدا کی یا مقتدی و امام دونوں دو سواریوں پر ہیں ان تینوں صورتوں میں اقتدا نہ ہوئی کہ دونوں کے مکان مختلف ہیں اور اگر دونوں ایک سواری پر سوار ہوں تو پیچھے والا اگلے کی اقتدا کرسکتا ہے کہ مکان ایک ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱.....امام و مقتدی کے درمیان اتنا فاصلہ ہو جس میں بغل گاڑی جاسکے تو اقتدا نہیں ہوسکتی۔ یونہی اگر نہر ہو جس میں کشتی یا بجرا چل سکے تو اقتدا صحیح نہیں اگرچہ وہ نہر صحیح مسجد میں ہو اور اگر بہت تنگ نہر ہو جس میں بجرا بھی نہ چل سکے تو اقتدا صحیح ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲.....صحیح میں حوض ہو اور وہ جنتا اقتدا نہیں ہوسکتی مگر جب کہ حوض کے گرد صفیں برابر متصل ہوں اور اگر جمعہ حوض جنتا اقتدا صحیح ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳.....صحیح میں چھ ذراعہ راستہ ہے مگر اس راستہ میں صف قائم ہوئی مثلاً کم سے کم تین شخص کھڑے ہوگئے تو ان کے پیچھے دوسرے لوگ امام کی اقتدا کرسکتے ہیں بشرطیکہ ہر دو صف اول اور صف اول اور امام کے درمیان بغل گاڑی نہ جاسکے یعنی اگر راستہ زیادہ چوڑا ہو کہ ایک سے زیادہ صفیں اس میں ہوسکتی ہیں تو اتنی ہوں کہ دو صفوں کے درمیان بغل گاڑی نہ جاسکے۔ یونہی اگر راستہ لمبا ہو یعنی مثلاً ہمارے ملکوں میں پورب پچھم ہو تو بھی ہر دو صفوں میں اور امام و مقتدی میں وہی شرط ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۴.....نہر پر پل بنا ہو اس پر صفیں متصل ہوں تو امام اگرچہ نہر کے اس طرف ہے اس طرف والا اس کی اقتدا کرسکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۵.....میدان میں جماعت قائم ہوئی اگر امام و مقتدی کے درمیان اتنی جگہ خالی ہے کہ اس میں دو صفیں قائم ہوسکتی ہیں تو اقتدا صحیح نہیں بڑی مسجد مثلاً مسجد قدس کا بھی یہی حکم ہے۔ (ردالمحتار)

---

[1] یہ شرط صحت اقتدا کی شرط نہیں بلکہ حکم صحت اقتدا کے لئے شرط ہے بایں معنی کہ اگر حال معلوم ہوا نماز فاسد ہوگئی اھ منہ

مسئلہ نمبر ۱۶..... بیدِ مکان میدان کے حکم میں ہے اور اس مکان کو بڑا نہیں کہیں گے جو چالیس ہاتھ ہو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۷..... مسجد عید گاہ میں کتنا فاصلہ امام و مقتدی میں ہو مانع اقتدا نہیں اگر چہ بیچ میں دیوار یا دیوانوں کی گنجائش ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸..... میدان میں جماعت قائم ہوئی پہلی دیوانوں نے ابھی اللہ اکبر نہ کہا تھا کہ تیسری صف نے امام کے بعد تحریمہ باندھا یا اقتدا صحیح ہوگئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۹..... میدان میں جماعت ہوئی اور صفوں کے درمیان بقدر حوضِ دہ در دہ کے خالی ٹکڑا ہو اگر اس میں کوئی کھڑا نہ ہو اگر اس خالی جگہ کے آس پاس یعنی دہنے بائیں مُیل متصل ہیں تو اس جگہ کے بعد والے کی اقتدا صحیح ہے ورنہ نہیں اور وہ بقدر سے کم جگہ خالی ہو تو پیچھے والی کی اقتدا صحیح ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۰..... دو کشتیاں باہم بندھی ہوں ایک پر امام ہے دوسری پر مقتدی تو اقتدا صحیح ہے اور جدا ہوں تو نہیں اور اگر کشتی کنارے پر لگی ہوئی ہے اور امام کشتی پر ہے اور مقتدی خشکی میں تو اگر درمیان میں راستہ ہو یا پوری نہر کے برابر فاصلہ ہو تو اقتدا صحیح نہیں ورنہ درست ہے۔ (درمختار و ردالمحتار) یعنی جب امام اتر نے پر قادر نہ ہو اس لئے کہ جو شخص کشتی سے اتر کر خشکی میں پڑھ سکتا ہے اس کی کشتی پر نماز ہوگی ہی نہیں ہاں اگر کشتی زمین پر بیٹھ گئی تو اس پر بہر حال نماز صحیح ہے کہ اب وہ خشکی کے حکم میں ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۱..... جو مسجد بہت بڑی نہ ہو اس میں امام اگر چبوترہ میں ہو مقتدی منبر نے مسجد میں اس کی اقتدا کر سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲..... امام و مقتدی کے درمیان کوئی چیز حائل ہو تو اگر امام کے انتقالات مشتبہ ہوں شلاً اس کی یا سکرہ کی آواز سنتا ہو یا اس کے یا اس کے مقتدیوں کے انتقالات دیکھتا ہے تو حرج نہیں اگر چہ اس کے لئے امام تک پہنچنے کا راستہ نہ ہو شلاً دروازے میں جالیاں ہیں امام کو دیکھ رہا ہے مگر کھلا نہیں ہے کہ جا سکے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۳..... امام و مقتدی کے درمیان غیر حائل ہو مانع اقتدا نہیں جب کہ امام کا حال مشتبہ نہ ہو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۴..... جس مکان کی چھت مسجد سے بالکل متصل ہو کہ بیچ میں راستہ نہ ہو تو اس چھت پر سے اقتدا ہو سکتی ہے اور اگر راستہ کا فاصلہ ہو تو نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۵..... مسجد کے متصل کوئی دالان ہے اس میں مقتدی اقتدا کر سکتا ہے جب کہ امام کا حال مشتبہ نہ ہو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۶..... مسجد سے باہر چبوترہ ہے اور امام مسجد میں ہے مقتدی اس چبوترہ پر اقتدا کر سکتا ہے جب کہ مُیل متصل ہوں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷..... وقت نماز میں تو یہی معلوم تھا کہ امام کی نماز صحیح ہے بعد کو معلوم ہوا کہ صحیح نہ تھی شلاً مسح موزہ کی مدت گزر چکی تھی یا بھول کر پیٹ ہنسا پڑ جانے تو مقتدی کی نماز بھی نہ ہوئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۸..... امام کی نماز خود اس کے گمان میں صحیح ہے اور مقتدی کے گمان میں صحیح نہ ہو جب بھی اقتدا صحیح ہوئی شلاً شافعی المذہب امام کے بدن سے خون نکل کر بہہ گیا جس سے حنفیہ کے نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہے اور بغیر وضو کئے امامت کی حنفی اس کی اقتدا نہیں کر سکتا اگر کرے گا نماز باطل ہوگی اور اگر امام کی نماز شوافع کے طور پر صحیح ہے تو مقتدی کے طور پر صحیح ہو تو اس کی اقتدا صحیح ہے جب کہ امام کو اپنی نماز کا فساد معلوم نہ ہو شلاً شافعی امام نے عورت یا عضو تناسل چھو نے کے بعد بغیر وضو کئے بھول کر امامت کی حنفی اس کی اقتدا کر سکتا ہے اگر چہ اس کو معلوم ہو کہ اس سے یہ واقع ہوا تھا اور اس نے وضو نہ کیا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۹..... شافعی یا دوسرے مقلد کی اس وقت اقتدا کر سکتے ہیں جب وہ مسائل طہارت نماز میں ہمارے فرائض مذہب کی رعایت

کرتا ہو یا علوم ہو کہ اس نماز میں روایت کی ہے یعنی اس کی طہارت ایسی نہ ہو کہ حنفیہ کے طور پر غیر طاہر کہا جائے نہ نماز اس قسم کی ہو کہ ہم اسے فاسد کہیں پھر بھی حنفی کو حنفی کی اقتدا افضل ہے اور اگر علوم نہ ہو کہ ہمارے مذہب کی رعایت کرتا ہے نہ یہ کہ اس نماز میں رعایت کی جاتی ہے مگر کر وہ ہوا اگر علوم ہو کہ اس نماز میں رعایت نہیں کی جاتی بطلاً مخل ہے۔ (عالمگیری، غنیہ، درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۰..... عورت کا مرد کے برابر کھڑا ہونا اس وقت مرد کے لئے مانع اقتداء ہے جب کہ کوئی چیز ایک ہاتھ اونچی حائل نہ ہو بمرد کے قد برابر بلندی پر عورت کھڑی ہو۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۱..... ایک عورت مرد کے برابر کھڑی ہو تو تین مردوں کی نماز جاتی رہے گی دو دہنے بائیں اور ایک پیچھے والے کی اور وہ عورتیں ہوں تو چار مردکی نماز فاسد ہو جائے گی دو دہنے بائیں دو پیچھے اور تین عورتیں ہوں تو دو دہنے بائیں اور پیچھے کی ہر صف سے تین تین شخص کی اور اگر عورتوں کی پوری صف ہو تو پیچھے جتنی صفیں ہیں ان سب کی نماز نہ ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۲..... مسجد میں بالاخانہ ہے اس پر عورتوں نے امام مسجد کی اقتدا کی اور بالاخانے کے نیچے مردوں نے اسی کی اقتدا کی اگر چہ مرد عورتوں سے پیچھے ہوں نماز فاسد نہ ہوگی اور عورتوں کی صف نیچے ہو اور مرد بالاخانہ پر تو ان میں جتنے مرد عورتوں کی صف سے پیچھے ہوں گے ان کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۳..... ایک ہی صف میں ایک طرف مرد کھڑے ہوئے دوسری طرف عورتیں تو صرف ایک مرد کی نماز نہیں ہوئی جو درمیان میں ہے بقیہ سب کی ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۴..... اس وجہ سے کہ مقتدی کے پاؤں امام سے بڑے ہیں ان کی انگلیاں اس کی انگلیوں سے آگے ہیں مگر ایڑیاں برابر ہوں تو نماز ہو جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۵..... سب سے زیادہ مستحق امامت وہ شخص ہے جو نماز وطہارت کے احکام کو سب سے زیادہ جانتا ہو۔ اگر چہ باقی علوم میں پوری دستگاہ نہ رکھتا ہو بشرطیکہ اتنا قرآن یاد ہو کہ بطور مسنون پڑھے اور صحیح پڑھتا ہو یعنی حروف کھارج سے ادا کرتا ہو اور مذہب کی کچھ توہین نہ کرتا ہو اور فواحش سے بچتا ہو اس کے بعد وہ شخص جو کچھ اکثر آیات کا زیادہ علم رکھتا ہو اور اس کے موافق ادا کرتا ہو۔ اگر کئی شخص ان باتوں میں برابر ہوں تو وہ کہ زیادہ ورع رکھتا ہو یعنی حرام تو حرام شبہات سے بھی بچتا ہو اس میں بھی برابر ہوں تو زیادہ بہتر وہ لایعنی جس کو نیا دینا سلام میں گزرا اور اس میں بھی برابر ہوں تو جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں اس میں بھی برابر ہوں تو زیادہ وجاہت والا یعنی تجہ گزار کہ تجہ کی کثرت سے آدمی کا چہرہ زیادہ خوبصورت ہو جاتا ہے پھر زیادہ خوبصورت پھر زیادہ حسب والا پھر وہ کہ باعتبار نسب کے زیادہ شریف ہو پھر زیادہ مالدار پھر زیادہ عزت والا پھر وہ جس کے کپڑے زیادہ ستھرے ہوں غرض چند شخص برابر کے ہوں تو ان میں جو شرعی ترجیح رکھتا ہو زیادہ حق دار ہے اور اگر ترجیح نہ ہو تو قرعہ ڈالا جائے جس کے نام کا قرعہ نکلے وہ جماعت کرے یہ ان میں سے جماعت جس کو منتخب کرے وہ امام ہو اور جماعت میں مختلف ہو تو جس طرف زیادہ لوگ ہوں وہ امام ہو اور اگر جماعت نے غیر اول کو امام بنا دیا تو ایسا کرنا محکم گناہ نہ ہوئے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۶..... امام معین ہی امامت کا حق دار ہے اگر چہ حاضرین میں کوئی اس سے زیادہ علم اور زیادہ تجوید والا ہو (درمختار) یعنی جب کہ وہاں امام جامع شرائط امامت ہو ورنہ وہ جماعت کا اہل ہی نہیں بہتر ہو اور کنا۔

مسئلہ نمبر ۳۷..... کسی کے مکان میں جماعت قائم ہوئی اور صاحب خانہ میں اگر شرائط امامت پائے جائیں تو وہی امامت کے لئے اولیٰ ہے اگر چہ اور کوئی اس سے علم وغیرہ میں بہتر ہو ہاں افضل یہ ہے کہ صاحب خانہ ان میں سے پوپہ فضیلت علم کسی کو مقدم کرے کہ اس میں اس کا اعزاز ہے اور اگر وہ ہمان خود ہی آگے بڑھ گیا تو بھی نماز ہو جائے گی۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۸.....کرایہ کا مکان ہے اس میں مالک مکان اور کرایہ دار اور مہمان تینوں موجود ہیں تو کرایہ دار امامت ہے ہو سکتا اجازت دے تو اور اسی سے اجازت لی جائے گی یہی حکم اس کا ہے کہ مکان میں ایسا ورثا رہتا ہو کہ یہ بھی حق ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۹.....سلطان و امیر و قاضی کسی کے گھر میں مجتمع ہوئے تو حق سلطان ہے پھر امیر پھر قاضی پھر صاحب خانہ۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۰.....کسی شخص کی امامت سے لوگ کسی وجہ شرعی سے ناراض ہوں تو اس کا امام بننا مکروہ تحریمی ہے اور اگر ناراضی کسی وجہ شرعی سے نہ ہو تو کراہت نہیں بلکہ اگر وہی اجتماع ہو تو اسی کو امام ہونا چاہئے۔

مسئلہ نمبر ۴۱.....کوئی شخص صالح امام ہے اور اپنے محلّہ کی امامت نہیں کرتا اور وہ امام رمضان میں دوسرے محلّہ والوں کی امامت کرتا ہے اسے چاہئے کہ عشا کا وقت آنے سے پہلے چلا جائے وقت ہو جانے کے بعد جانا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۲.....امام کو چاہیے کہ جماعت کی رعایت کرے اور قدر مسنون کے زیادہ طویل قرأت نہ کرے کہ یہ مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۳.....بدمذہب کہ جس کی بدمذہبی حد کفر کو پہنچی ہو اور فاسق معلن جیسے شرابی جواری زنا کار سود خوار راہزن چغل خور وغیرہ جو گیہ بنا بنا جلا اعلان کرتے ہیں ان کو امام بنانا یا وہاں کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ۔ (درمختار و عالمگیر وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۴.....غلام و بچا فی اندھے خصی ولد الزنا امرد کوڑھی فالج کی بیماری والے برص والے لکی جس کا برص ظاہر ہو سلیم (مجتبیٰ بیہ قوف) کو تصرفات مثلاً نکاح وغیرہ میں دیکھ کر کہنا ہو کی امامت مکروہ تنزیہی ہے اور کراہت اس وقت ہے کہ اس جماعت میں اور کوئی ان سے بہتر نہ ہو اور اگر کوئی مستحق امامت میں تو کراہت نہیں اور اندھے کی امامت میں تو بہت تخفیف کراہت ہے۔ (درمختار بحیرہ) جس کو کم سمجھتا ہو وہی اندھے کے حکم میں ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۵.....فاسق کی اقتدا نہ کی جائے مگر صرف جمعہ میں کہ اس میں مجبوری ہے پنجگانہ نمازوں میں دوسری مسجد کو چلا جائے اور جمعہ اگر شہر میں چند جگہ ہوتا ہو تو اس میں بھی اقتدا نہ کی جائے دوسری مسجد میں جا کر پڑھیں۔ (خلاصہ عدالتاں فتح القدیر)

مسئلہ نمبر ۴۶.....عورت خنثیٰ نابالغ لونڈے کی اقتدا مرد بالغ کسی نماز میں نہیں کر سکتا یہاں تک کہ نماز جنازہ جو اوسع و اوغل میں مرد بالغ ان سب کا امام ہو سکتا ہے مگر عورت بھی اس کی مقتدی ہو تو امام عورت کی نیت کرے سوا جمعہ و عیدین کے کہ ان میں اگرچہ امام نے امامت عورت کی نیت نہ کی اقتدا کر سکتی ہے اور عورت و خنثیٰ عورت کے امام ہو سکتے ہیں مگر عورت کو مطلقاً امام ہونا مکروہ تحریمی ہے فرائض ہوں یا نوافل۔ پھر بھی اگر عورتیں عورتوں کی امامت کرے تو امام آگے نہ ہو بلکہ برابر نماز ہوئی ہی نہیں خنثیٰ خنثیٰ کا بھی امام نہیں ہو سکتا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۷.....نماز جنازہ صرف عورتوں نے پڑھی کہ عورت ہی امام اور عورتیں ہی مقتدی تو اس جماعت میں کراہت نہیں (عالمگیری وغیرہ) اگر عورت نماز جنازہ میں مردوں کی امامت کرے تو جب بھی نماز جنازہ ادا ہو جائے گی اگرچہ مردوں کی نماز نہ ہوئی۔

مسئلہ نمبر ۴۸.....مجنون غیر حالت افاقہ میں امام نہیں ہو سکتا اور جب ہوش میں ہو اور معلوم بھی ہو تو ہو سکتا ہے۔ یونہی جس کو نشہ ہے اس کی امامت صحیح نہیں ہو مغمیٰ علیہ (بے ہوش) بے عقل کے لئے امام ہو سکتا ہے اوروں کے لئے نہیں۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۹.....جس کو کچھ قرآن یاد ہو اگر چہ ایک ہی آیت وہ امی کی (یعنی جس کی جس کو کوئی آیت یاد نہ ہو) اقتدا نہیں کر سکتا اور امی امی کے پیچھے پڑھ سکتا ہے جس کو کچھ آیتیں یاد ہیں مگر حروف صحیح ادا نہیں کرتا جس کی وجہ سے معنی فاسد ہو جاتے ہیں وہ بھی امی کے حکم میں ہے۔ (درمختار و عالمگیر)

مسئلہ نمبر ۵۰.....امی گونگے کی اقتدا نہیں کر سکتا۔ گونگا امی کی کر سکتا ہے اور اگر امی صحیح طور پر تحریر بھی نہ سکتا تو گونگے کی اقتدا کر سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۱.....امی نے امی اور قاری کی (یعنی اس کی کہ بقدر فرض قرآن صحیح پڑھ سکتا ہو) امامت کی تو کسی کی نماز نہ ہوئی اگرچہ قاری درمیان

نماز میں شریک ہوا ہو۔ یونہی اگر قاری نے امی کو خلیفہ بنایا ہو اگرچہ تشہد میں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵۲..... امی پر واجب ہے کہ رات دن کوشش کرے یہاں تک کہ بقدرِ فرض قرآن مجید یاد کر لے ورنہ عنداللہ معذور نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۳..... جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے اس پر واجب ہے کہ صحیح حروف میں رات دن پوری کوشش کرے اور اگر صحیح حروف کی اقتدا کر سکتا ہو جہاں تک ممکن ہو اس کی اقتدا کرے یا وہ آیتیں پڑھے جس کے حروف صحیح ادا کر سکتا ہو اور یہ دونوں صورتیں ناممکن ہوں تو زبانی کوشش میں اس کی اپنی نماز ہو جائے گی اور اپنی مثل دوسرے کی امامت بھی کر سکتا ہے یعنی اس کی کوئی ایسی حروف صحیح نہ پڑھتا ہو جس کو یہ صحیح نہیں پڑھتا اور اگر اس سے جو حرف ادا نہیں ہوتا دوسرا اس کو ادا کر لیتا ہے مگر کوئی دوسرا حرف اس سے ادا نہیں ہوتا تو ایک دوسرے کی امامت نہیں کر سکتا اور اگر کوشش بھی نہیں کرتا تو اس کی خود بھی نہیں ہوتی دوسرے کی اس کے پیچھے کیا ہوگی۔ آج کل عام لوگ اس میں مبتلا ہیں کہ غلط پڑھتے ہیں اور کوشش نہیں کرتے ان کی نمازیں خود باطل ہیں امامت درکنار۔ بلکہ جس سے حرف سکرواتے ہیں اس کا بھی یہی حکم ہے یعنی اگر صاف پڑھنے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے تو اس کے پیچھے پڑھنا لازم ہے ورنہ اس کی اپنی نماز ہو جائے گی اور اپنے مثل یا اپنے سے کمتر کی امامت بھی کر سکتا ہے۔[1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵۴..... قاری نماز پڑھا رہا تھا امی آیا اور شریک نہ ہوا اپنی الگ پڑھی تو اس کی نماز نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۵..... قاری کوئی دوسری نماز پڑھا رہا ہے تو اس کو جائز ہے کہ اپنی پڑھ لے اور انتظار نہ کرے (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۶..... امی مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے اور قاری مسجد کے دروازے پر ہے یا مسجد کے پڑوس میں تو اس کی نماز ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۷..... جس کا ستر کھلا ہوا ہے وہ ستر چھپانے والے کا امام نہیں ہو سکتا ستر کھلے ہوؤں کا امام ہو سکتا ہے اور اگر بعض مقتدی اس قسم کے ہیں بعض ویسے تو ستر چھپانے والوں کی نماز نہ ہوگی۔ کھلے ہوؤں کی ہو جائے گی اور جن کے پاس ستر کے لائق کپڑے نہ ہوں ان کے لیے افضل یہ ہے کہ تنہا تنہا بیٹھ کر اشارے سے رکوع و سجود کر کے پڑھیں جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے اور اگر جماعت سے پڑھیں تو امام کے آگے نہ ہو۔ (درمختار، عالمگیری) ستر کھلے ہوئے سے مراد یہ ہے کہ جس کے پاس کپڑا ہی نہیں کہ چھپائے۔ ہوتے ہوئے نہ چھپایا تو اس کی نماز ہی نہیں کے پیچھے کسی اور کی جیسا کہ شروطِ الصلوٰۃ میں بیان ہوا۔

مسئلہ نمبر ۵۸..... جو رکوع و سجود سے عاجز ہے یعنی وہ کھڑے یا بیٹھے رکوع و سجود کی جگہ اشارہ کرتا ہو اس کے پیچھے اس کی نماز نہ ہوگی جو رکوع و سجود پر قادر ہے اور اگر بیٹھ کر رکوع و سجود کر سکتا ہو تو اس کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی ہو جائے گی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵۹..... فرض نماز نفل پڑھنے والے کے پیچھے اور ایک فرض والے کی دوسرے فرض پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہو سکتی خواہ دونوں کے فرض دو ام کے ہوں مثلاً ایک ظہر پڑھتا ہو دوسرا عصر یا صلٰوۃ میں جدا ہوں مثلاً ایک آج کی ظہر پڑھتا ہو دوسرا کل کی اور دونوں کی ایک ہی دن کی ایک ہی وقت کی قضا ہو گئی ہے تو ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ یونہی اگر عام نے عصر کی نماز غروبِ آفتاب سے پہلے شروع کی دو رکعتیں پڑھیں کہ آفتاب غروب ہو گیا اب دوسرا شخص جس کی اسی دن کی نماز عصر جاتی رہی پچھلی رکعتوں میں اس کی اقتدا کر سکتا ہے بلکہ اگر یہ مقتدی مسافر تھا تو اس کی اقتدا نہیں کر سکتا مگر غروب سے پہلے نیت اقامت کر لی ہو تو کر سکتا ہے۔ (درمختار، بہارِ شریعت، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۰..... دو شخصوں نے باہم یوں نماز پڑھی کہ ہر ایک نے امامت کی نیت کی نماز ہو گئی اور اگر ایک نے اقتدا کی نیت کی تو دونوں کی نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

---

[1] یعنی جو اس سے زیادہ لکنتا ہو اسے۔

مسئلہ نمبر ۶۱ ..... جس نے کسی نماز کی منت مانی اس نماز کو بیڑش پڑھنے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے یہ نفل والے کے پیچھے کہ منت کی نماز پڑھتا ہے جہاں اگر ایک کے بعد دوسرے نے یوں نذر کی کہ اس نماز کی منت مانتا ہوں جو فلاں نے مانی ہے تو ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۲ ..... ایک شخص نے نفل پڑھنے کی قسم کھائی منت والا سنت کی نماز اس کے پیچھے بھی نہیں پڑھ سکتا اور یہ قسم کھانے والا فرض اور نفل پڑھنے اور دوسرے قسم کھانے والے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۳ ..... یہ شخص ایک ساتھ نفل پڑھ رہے تھے اور فاسد کردی تو ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ سکتا ہے اور جتنا جتنا پڑھ رہے تھے اور فاسد کردیں تو اقتدا نہیں ہو سکتی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۴ ..... لاحق یہ مسبوق کی اقتدا کر سکتا ہے نہ لاحق کی۔ یونہی مسبوق نہ لاحق کی یہ مسبوق کی ان دونوں کی کوئی دوسرا شخص اقتدا کر سکتا ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۵ ..... جن نمازوں میں قصر ہے وقت گزر جانے کے بعد ان میں مسافر مقیم کی اقتدا نہیں کر سکتا خواہ مقیم نے وقت ختم ہونے پر شروع کی ہو یا وقت میں شروع کی اور نماز پوری ہونے سے پہلے وقت ختم ہو گیا البتہ اگر مسافر نے مقیم کے پیچھے قریہ باندھا یا اور بعد قریہ وقت ختم ہو گیا تو اقتدا صحیح ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۶ ..... مکمل تمام یعنی شہر یا گاؤں میں جو شخص چار رکعت والی نماز پڑھائے اور وہ پورے سلام پھیرنے کو ضروری ہے کہ مقتدی کو اس کا مقیم یا مسافر ہونا، علوم ہو خواہ مقتدی خود مقیم ہو یا مسافر۔ اگر امام نے نماز سے پہلے اپنا مسافر ہونا بتلا نہ دیا اور بعد کو اور چلا گیا اس کا حال اور طرح معلوم ہوا تو مقتدی اپنی پھر پڑھیں ہاں اگر نفل میں یا منزل پر دو پڑھ کر چلا گیا تو ان کی نماز ہو جائے گی یہی سمجھا جائے گا کہ مسافر تھا۔ (تنویر)

مسئلہ نمبر ۶۷ ..... جہاں یہ شرط مفقود ہونے کے اقتدا صحیح نہ ہو تو وہاں سرے سے شروع ہی نہ ہوئی اور اگر یہ مختلف نماز ہونے کے اقتدا صحیح نہ ہو تو اس کے نفل ہو جائیں گے مگر اس نفل کے توڑ دینے سے قضا واجب نہ ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۸ ..... جس نے وضو کیا ہے جسم والے کی اور پاؤں دھونے والا کی اور پاؤں دھونے والا موزہ مسح کرنے والے کی اور اعضائے وضو کا دھونے والا پٹی پر مسح کرنے والے کی اقتدا کر سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۹ ..... کنڑ اہو کر نماز پڑھنے والا بیٹھنے والے اور کنڑ پشت کی اقتدا کر سکتا ہے اگر چہ اس کا سب حد رکوع کو پہنچا ہو۔ جس کے پاؤں میں ایسا لنگ ہے کہ پورا پاؤں زمین پر نہیں جمتا دوروں کی امامت کر سکتا ہے مگر دوسرا شخص والی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۰ ..... نفل پڑھنے والا فرض پڑھنے والے کی اقتدا کر سکتا ہے اگر چہ مفترض پچھلی رکعتوں میں قرأت نہ کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۱ ..... متنفل نے مفترض کی اقتدا کی پھر نماز فاسد کر دی پھر اسی نماز میں اس نے فوت شدہ کی قضا کی نیت سے اقتدا کی صحیح ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۲ ..... اشارے سے پڑھنے والا اپنے مثل کی اقتدا کر سکتا ہے مگر جب کہ امام لیٹ کر اشارہ دے پڑھتا ہو اور مقتدی کھڑے بیٹھے ہوں نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۳ ..... جس نے امامت کی اقتدا صحیح ہے اگر اضافی صورت میں ظاہر ہوا۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۴ ..... امام نے اگر بلا طہارت نماز پڑھائی یا کوئی اور شرط یا رکن نہ پایا گیا جس سے اس کی امامت صحیح نہ ہو تو اس پر لازم ہے کہ اس امر کی مقتدیوں کو خبر کر دے جہاں تک بھی ممکن ہو خواہ خود کہے یا کہلا بھیجے یا خط کے ذریعہ سے اور مقتدی اپنی اپنی نماز کا اعادہ کریں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۵.....امام نے اپنا کافر ہونا بتایا تو جشتر کے بارے میں اس کا قول نہیں مانا جائے گا اور جو نمازیں اس کے پیچھے پڑھیں ان کا اعادہ نہیں ہاں اب وہ بے شک مرتد ہو گیا۔ (درمختار) مگر جب کہ یہ کہے کہ اب تک کافر تھا اور اب مسلمان ہوا۔

مسئلہ نمبر ۷۶.....پانی نہ ملنے کے سبب امام نے تیمم کیا تھا اور مقتدی نے وضو کیا اور شکار نماز میں مقتدی نے پانی دیکھا امام کی نماز صحیح ہو گئی اور مقتدی کی باطل (درمختار) جب کہ اس کے گمان میں ہو کہ امام نے بھی پانی پر اطلاع پائی بہت کتابوں میں یہ حکم مطلق ہے اور خلاصہ تر تحقیق واللہ اعلم بالصواب۔

جماعت کا بیان

حدیث ۱.....بخاری و مسلم و مالک و ترمذی و نسائی و ہم اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں نماز جماعت تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ بڑھ کر ہے۔

حدیث ۲.....مسلم و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ ہم اللہ نے روایت کی کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے اپنے آپ کو اس حالت میں دیکھا کہ نماز سے پیچھے نہیں رہتا مگر کھلا منافق یا بیمار اور بیمار کی یہ حالت ہوتی کہ دو شخصوں کے درمیان میں چلا کر نماز کو لاتے اور فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو سنن الہدیٰ کی تعلیم فرمائی اور جس مسجد میں اذان ہوتی ہے اس میں نماز پڑھنا سنن الہدیٰ سے ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جسے یہ اچھا معلوم ہو کہ کل خدا سے مسلمان ہونے کی حالت میں ملے تو پانچوں نمازوں پر محافظت کرے جب ان کی اذان کہی جائے کہ اللہ ﷻ نے تمہارے نبی کے لئے سنن الہدیٰ شروع فرمائی اور یہ سنن الہدیٰ سے ہے اور اگر تم نے اپنے گھروں میں پڑھی جیسے یہ پیچھے رہ جانے والا اپنے گھر میں پڑھا کرتا ہے تو تم نے اپنے نبی ﷺ کی سنت چھوڑ دی اور اگر اپنے نبی ﷺ کی سنت کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے اور جو وضو اچھا کرے پھر مسجد کو جائے تو جو قدم چلتا ہے ہر قدم کے بدلہ اللہ ﷻ نیکی لکھتا ہے اور درجہ بلند کرتا ہے اور گناہ مٹا دیتا ہے۔

حدیث ۳.....نسائی و ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح میں عثمان رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ جس نے کامل وضو کیا پھر نماز فرض کے لئے چلا اور امام کے ساتھ پڑھی اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

حدیث ۴.....طبرانی میں ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں اگر یہ نماز جماعت سے پیچھے رہ جانے والا جانتا کہ اس جانے والے کے لئے کیا ہے تو ضرور اس کا قصد کرتا۔

حدیث ۵.....۶.....ترمذی میں انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جو اللہ ﷻ کے لئے چالیس دن نماز با جماعت پڑھے اور تکبیر اولیٰ پائے اس کے لئے دو آزادیاں لکھ دی جائیں گی، ایک سے دوسرے نفاق سے۔ ابن ماجہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو شخص چالیس راتیں مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھے کہ عشا کی تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو اللہ ﷻ اس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھ دے گا۔

حدیث ۷.....ترمذی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی ہے کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور ایک روایت میں ہے میں نے اپنے رب کو نہایت جمال کے ساتھ تجلی فرمائے ہوئے دیکھا اس نے فرمایا اے محمد صلی اللہ علیک وسلم! میں نے عرض کی لبیک وسعدیک اس نے فرمایا تمہیں معلوم ہے ملاء اعلیٰ (یعنی ملائکہ مقربین) کس امر میں بحث کرتے ہیں؟ میں نے عرض کی نہیں جانتا اس نے اپنا دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا یہاں تک کہ اس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں پائی تو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے میں نے جان لیا اور ایک روایت میں ہے جو کچھ مشرق و مغرب کے درمیان ہے جان لیا فرمایا اے محمد (ﷺ) جانتے ہو ملاء اعلیٰ کس چیز میں بحث کرتے ہیں؟ میں نے عرض کی

ہاں درجات و کفارات اور جماعتوں کی طرف چلنے اور سخت سردی میں پورا وضو کرنے اور نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں اور جس نے زبان پر محافظت کی شر کے ساتھ زندہ رہے گا اور شر کے ساتھ مرے گا اور اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا جیسے اس دن کو اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اس نے فرمایا اے محمد صلی اللہ علیک وسلم! میں نے عرض کی لبیک وسعدیک فرمایا جب نماز پڑھو تو یہ کہو لو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَ تَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَ حُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَ اِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِکَ فِتْنَۃً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ

اے اللہ ﷻ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اچھے کام کروں اور بری باتوں سے باز رہوں اور مساکین سے محبت رکھوں اور جب تو اپنے بندوں پر فتنہ کرنا چاہے تو مجھے اس سے قبل اٹھا لے ۱۲ منہ

فرمایا اور درجات یہ ہیں سلام عام کرنا اور کھانا کھلانا اور رات میں نماز پڑھنا جب لوگ سوتے ہوں۔

حدیث ۸.....۹.....امام احمد ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے معاذ بن جبل ﷺ سے یوں روایت کی ہے کہ ایک دن صبح کی نماز کو تشریف لانے میں دیر ہوئی یہاں تک کہ قریب تھا کہ ہم آفتاب دیکھنے لگیں کہ جلدی کرتے ہوئے تشریف لائے اقامت ہوئی اور مختصر نماز پڑھی سلام پھیر کر بلند آواز سے فرمایا سب اپنی اپنی جگہ پر رہو میں تمہیں خوشخبری دوں گا کہ کس چیز نے صبح کی نماز میں آنے سے روکا۔ میں رات میں اٹھا وضو کیا اور جو مقدر تھا نماز پڑھی پھر میں نماز میں اونگھا (اس کے بعد اسی کے مثل واقعات بیان فرمائے اور اس روایت میں یہ ہے) اس کے دست قدرت رکھنے سے ان کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینہ میں پائی تو مجھ پر ہر چیز روشن ہو گئی اور میں نے پہچان لی اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ ﷻ نے فرمایا کفارات کیا ہیں میں نے عرض کی جماعت کی طرف چلنا اور مسجدوں میں نمازوں کے بعد جمعہ اور نعمتوں کے وقت کامل وضو کرنا اس کے آخر میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ حق ہے اسے پڑھو اور سیکھو

ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ حدیث صحیح ہے اور میں نے محمد بن اسماعیل یعنی بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے متعلق سوال کیا تو جواب دیا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اسی کے مثل دارمی و ترمذی و محمد اللہ نے عبدالرحمن بن عائش ﷺ سے روایت کی۔

حدیث ۱۰.....ابوداؤد و نسائی و حاکم رحمہم اللہ راوی ابوہریرہ ﷺ سے راوی کو فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ جو اچھی طرح وضو کر کے مسجد کو جائے اور لوگوں کو اس حالت میں پائے کہ نماز پڑھ رہے ہیں تو اللہ ﷻ اسے بھی جماعت سے پڑھنے والوں کے مثل ثواب دے گا اور ان کے ثواب سے کچھ کم نہ ہو گا حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

حدیث ۱۱.....امام احمد و ابوداؤد و نسائی و حاکم اور ابن حبان رحمہم اللہ اپنی اپنی صحیح میں ابی بن کعب ﷺ سے راوی کہ ایک دن صبح کی نماز پڑھا کر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا "آیا فلاں حاضر ہے" لوگوں نے عرض کی نہیں۔ فرمایا فلاں حاضر ہے" لوگوں نے عرض کی نہیں۔ فرمایا یہ دونوں نمازیں منافقین پر بہت گراں ہیں۔ اگر جانتے کہ ان میں کیا (ثواب) ہے تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے آتے اور بے شک پہلی صف فرشتوں کی صف کے مثل ہے اور اگر تم جانتے کہ اس کی فضیلت کیا ہے تو اس کی طرف سبقت کرتے۔ مرد کی ایک مرد کے ساتھ نماز بہ نسبت تنہا کے زیادہ پاکیزہ ہے اور دو کے ساتھ بہ نسبت ایک کے زیادہ اچھی اور جتنے زیادہ ہوں اللہ ﷻ کے نزدیک زیادہ محبوب ہیں" نسائی بن معین اور دارقطنی رحمہم اللہ کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث ۱۲.....صحیح مسلم میں حضرت عثمان ﷺ سے راوی کو فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ جس نے جماعت عشا کی نماز پڑھی گویا آدھی رات قیام کیا اور جس نے فجر کی نماز جماعت سے پڑھی گویا پوری رات قیام کیا اسی کے مثل ابوداؤد و ترمذی و ابن خزیمہ رحمہم اللہ نے روایت کی۔

حدیث ۱۳.....بخاری و مسلم ابوہریرہ ﷺ سے راوی ہے کہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ منافقین پر سب سے زیادہ بھاری نماز عشا و فجر ہے اور جانتے کہ اس میں کیا ہے تو گھسٹتے ہوئے آتے اور بے شک میں نے قصد کیا کہ نماز قائم کرنے کا حکم دوں پھر کسی کو حکم فرماؤں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں اپنے ہمراہ کچھ لوگوں کو جن کے پاس لکڑیوں کے گٹھے ہوں ان کے پاس لے کر جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھروں پر آگ سے

جاؤں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں سے روایت کی کہ فرماتے ہیں اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو نماز عشاء قائم کرنا اور جوانوں کو حکم دیتا کہ جو کچھ گھروں میں ہے آگ سے جلا دیں۔

حدیث ۱۴..... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ابوبکر بن سلیمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز میں سلیمان بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا بازار تشریف لے گئے راستہ میں سلیمان رضی اللہ عنہ کا گھر تھا ان کی ماں شفا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ صبح کی نماز میں نے سلیمان کو نہیں پایا انہوں نے کہا رات میں نماز پڑھتے رہے پھر نیند آ گئی۔ فرمایا کہ صبح کی نماز جماعت سے پڑھوں یہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ رات میں قیام کروں۔

حدیث ۱۵..... ابوداؤد و ابن ماجہ و ابن حبان و حاکم عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس نے اذان سنی اور آنے سے کوئی عذر مانع نہیں اس کی وہ نماز مقبول نہیں۔ لوگوں نے عرض کیا عذر کیا ہے فرمایا خوف یا مرض اور ایک روایت ابن حبان و حاکم عبداللہ ابن عباس سے ہے جو اذان سنے اور بلا عذر نہ آئے اس کی نماز نہیں۔ حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث ۱۶..... احمد و ابوداؤد و نسائی و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم عبداللہ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی گاؤں یا آبادی میں تین شخص ہوں اور نماز قائم کی گئی تو ان پر شیطان مسلط ہو گیا تو جماعت کو لازم جانو کہ بھیڑیا اسی بکری کو کھاتا ہے جو ریوڑ سے دور ہو۔

حدیث ۱۷..... تا ۲۰..... ابوداؤد و نسائی رحمہما اللہ نے روایت کی کہ عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں موذی جانور بکثرت ہیں اور میں اندھا ہوں تو کیا مجھے رخصت ہے کہ گھر پر پڑھ لوں فرمایا حیَّ علَی الصَّلٰوۃ حیَّ علَی الفَلاح سنتے ہو عرض کی ہاں فرمایا تو حاضر ہو طحاوی کے شک مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر میں ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے اور احمد و بزار و طبرانی و حاکم نے اوسط میں اور ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۲۱..... ابوداؤد و ترمذی رحمہما اللہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے راوی ہے کہ ایک صاحب مسجد میں حاضر ہوئے اس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے۔ فرمایا ہے کوئی اس پر صدقہ کرے (یعنی اس کے ساتھ نماز پڑھ کر اسے جماعت کا ثواب دلا دے) ایک صاحب (یعنی) کھڑے ہو کر صدقہ کرنے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔

حدیث ۲۲..... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں دو اور دو سے زیادہ جماعت ہے۔

حدیث ۲۳..... بخاری و مسلم رحمہما اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگر لوگ جانتے کہ اذان اور صف اول میں کیا ہے پھر بغیر قرعہ ڈالے نہ پاتے تو اس پر قرعہ اندازی کرتے۔

حدیث ۲۴..... امام احمد طبرانی رحمہما اللہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے صف اول پر درود بھیجتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کی اور دوسری صف پر جس پر اللہ عزوجل اور فرشتے صف اول پر درود بھیجتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کی اور دوسری پر فرمایا اور دوسری پر اور فرمایا صفوں کو برابر کرو اور مونڈھوں کو مقابل کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور کشادگیوں کو بند کرو کہ شیطان بھیڑ کے بچے کی طرح تمہارے درمیان داخل ہو جاتا ہے۔

حدیث ۲۵..... بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ دیگر صحاح ستہ میں مروی نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفیں تیر کی طرح سیدھی کرتے۔ یہاں تک کہ خیال فرمایا کہ اب ہم سمجھ گئے۔ پھر ایک دن تشریف لائے اور کھڑے ہوئے اور قریب تھا کہ تکبیر کہیں کہ ایک شخص کا

لہ یعنی کاہل نہ سمجھا جائے کوئی لے جانے والا نہ ہو تو اسے ضرور رخصت ہے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں افضل پر عمل کرنے کی ہدایت فرمائی کہ اور لوگ سبق لیں اور جو عذر کر کے گھر میں پڑھ لیتے ہیں۔ ۱۲ منہ

سیدھ سے نکلا دیکھا۔ فرمایا اے اللہ ﷻ کے بندو! صفیں برابر کرو تمہارے خدا ﷻ اختلاف ڈال دے گا۔ بخاری نے بھی اس حدیث کے آخری کو روایت کیا۔

حدیث ۲۶..... بخاری و مسلم و ابن ماجہ رحمہم اللہ و غیرہ انس ؓ سے راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں صفیں برابر کرو کہ صفیں برابر کرنا تمام نماز ہے۔

حدیث ۲۷..... امام احمد و ابوداؤد و نسائی و ابن خزیمہ و حاکم رحمہم اللہ ابن عمر ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو صف کو ملائے گا اللہ ﷻ اسے ملائے گا اور جو صف کو قطع کرے گا اللہ ﷻ اسے قطع کرے گا حاکم نے کہا یہ حدیث شرط مسلم پر صحیح ہے۔

حدیث ۲۸..... مسلم و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ رحمہم اللہ جابر بن سمرہ ؓ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کیوں نہیں اس طرح صف باندھتے ہو جیسے ملائکہ اپنے رب کے حضور باندھتے ہیں عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ملائکہ اپنے رب کے حضور صف باندھتے ہیں فرمایا اگلی صفیں پوری کرتے ہیں اور صف میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

حدیث ۲۹..... امام احمد و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم رحمہم اللہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں اللہ ﷻ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر درود بھیجتے ہیں جو صفیں ملاتے ہیں حاکم نے کہا یہ حدیث بشرط مسلم صحیح ہے۔

حدیث ۳۰..... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جو کشادگی کو بند کرے اللہ ﷻ اس کا درجہ بلند فرمائے گا اور طبرانی کی روایت میں اتنا اور بھی ہے کہ اس کے لئے جنت میں اللہ ﷻ اس کے بدلے ایک گھر بنائے گا۔

حدیث ۳۱..... نسائی و ابوداؤد و ضیائی و صحیح ابن خزیمہ میں براء بن عازب ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صف کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک جاتے اور ہمارے مونڈھے یا سینے پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے مختلف کھڑے نہ ہو کہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے۔

حدیث ۳۲ تا ۳۴..... طبرانی رحمۃ اللہ علیہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ابوداؤد و ابن عازب ؓ سے راوی کہ فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ اس قدم سے بڑھ کر کسی قدم کا ثواب نہیں جو اس لئے چلا کہ صف میں کشادگی کو بند کرے اور براء بن خدیج ؓ سے راوی کہ جو صف کی کشادگی بند کرے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

حدیث ۳۵..... ابوداؤد و ابن ماجہ بانو حسن ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "اللہ ﷻ اور اس کے فرشتے صف کے بائیں والوں پر درود بھیجتے ہیں"۔

حدیث ۳۶..... طبرانی کبیر میں ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو مسجد کی بائیں جانب کو اس لئے آباد کرے کہ داہنے لوگ کم ہیں اسے دوگنا ثواب ہے۔

حدیث ۳۷..... مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی رحمہم اللہ ابوہریرہ ؓ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں "مردوں کی سب صفوں میں بہتر پہلی صف ہے اور سب میں کمتر پچھلی اور عورتوں کی سب صفوں میں بہتر پچھلی ہے اور کمتر پہلی"۔

حدیث ۳۸ تا ۳۹..... ابوداؤد ابن ماجہ و ابن حبان ابن خزیمہ رحمہم اللہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور مسلم و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ رحمہم اللہ ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ ہمیشہ صف اول سے لوگ پیچھے ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ ﷻ انہیں اپنی رحمت سے موخر کر کے عذاب میں ڈال دے گا۔

حدیث ۴۰..... ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ انس ؓ سے راوی کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں "صف مقدم کو پورا کرو اس کو جو اس کے بعد ہو اگر کچھ کمی ہو تو پچھلی میں ہو"۔

حدیث ۴۱..... ابووائل رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ عورت کا دالان میں نماز پڑھنا اس کے صحن میں پڑھنے سے بہتر ہے اور کوٹھری میں دالان سے بہتر ہے۔

حدیث ۴۲..... ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے راوی ہے کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ ہر آنکھ زنا کرنے والی ہے (یعنی جو اجنبی کی طرف نظر کرے) اور بے شک عورت جب نکلتی ہے (گھر کی) تو شیطان اس کی تاک میں لگ جاتا ہے یعنی زمانہ ہے ابووائل وہ خود بھی اسی کی مثل ہے۔

حدیث ۴۳..... صحیح مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں "تم میں سے عقل مند لوگ میرے قریب ہوں پھر وہ جو ان کے قریب ہوں (دو تین بار یہ فرمایا) اور بازاروں کی بیچ چال سے بچو"۔

احکام فقہیہ:۔ عاقل بالغ مرد پر جماعت واجب ہے بلا عذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور مستحق سزا ہے اور کئی بار ترک کرے تو فاسق معروف الشہادت اور اس کو سخت سزا دی جائے نئی اگر پڑوسیوں نے سکوت کیا وہ بھی گنہگار ہوئے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱..... جمعہ وعیدین میں جماعت شرط ہے اور تروایح میں سنت کفایہ کہ محلے کے سب لوگوں نے ترک کی تو سب نے برا کیا اور کچھ لوگوں نے قائم کرلی تو انہوں کے سر سے جماعت ساقط ہوگئی اور رمضان کے وتر میں مستحب ہے۔ نوافل اور رمضان کے وتر میں اکیلے کا درجہ جماعت کے طور پر ہوتو مکروہ ہے تنہا کی یہ معنی ہیں کہ تین سے زیادہ مقتدی ہوں۔ سورج گہن میں جماعت سنت ہے اور چاند گہن میں تنہا کے ساتھ مکروہ۔ (ردالمحتار وفتاوٰی عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲..... جماعت میں مشغول ہوا کہ اس کی کوئی رکعت فوت نہ ہو وضو میں تین تین بار اعضا دھونے سے بہتر ہے اور تین تین بار اعضا دھونا تکبیر اولیٰ پانے سے بہتر یعنی اگر وضو میں تین تین بار اعضا دھوتا ہے تو رکعت جاتی رہے گی تو افضل یہ ہے کہ تین تین بار نہ دھوے اور رکعت نہ جانے دے اور اگر جانتا ہے کہ رکعت تو مل جائے گی مگر تکبیر اولیٰ نہ ملے گی تو تین تین بار دھوئے۔ (منیہ)

مسئلہ نمبر ۳..... مسجد محلہ میں جس کے لئے امام مقرر ہو امام محلہ نے اذان واقامت کے ساتھ طریق مسنون جماعت پڑھ لی ہو تو اذان واقامت کے ساتھ ہیئت اولیٰ پر دوبارہ جماعت قائم کرنا مکروہ ہے اگر یہ اذان جماعت ثانیہ ہوئی تو حرج نہیں جب کہ محراب سے ہٹ کر ہو اور اگر پہلی جماعت بغیر اذان ہوئی یا آہستہ اذان ہوئی یا غیروں نے جماعت قائم کی تو پھر جماعت قائم کی جائے اور یہ جماعت جماعت ثانیہ ہوگی۔ ہیئت بدلنے کے لئے امام کا محراب سے ہٹ جانا کافی ہے۔ شارع عام کی مسجد میں لوگ جوق جوق آتے اور پڑھ کر چلے جاتے ہیں یعنی اس کے نمازی مقرر نہیں اس میں اگر چار اذان واقامت کے ساتھ جماعت ثانیہ قائم کی جائے کوئی حرج نہیں بلکہ یہی افضل ہے کہ جو گروہ آئے نئی اذان واقامت سے جماعت کرے۔ یونہی انتظار وسرائے کی مسجدیں۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴..... جس کی جماعت جاتی رہی اس پر یہ واجب نہیں کہ دوسری مسجد میں جماعت تلاش کرکے پڑھے بلکہ مستحب ہے بلا بتہ جس کی مسجد جرم شریف کی جماعت فوت ہوئی اس پر مستحب بھی نہیں کہ دوسری مسجد میں جماعت تلاش کرے۔ (ردالمحتار) (1) مریض جسے مسجد تک جانے میں مشقت ہو (2) اپاہج (3) جس کا پاؤں کٹ گیا ہو (4) جس پر فالج گرا ہو (5) نابینا جو عصا کو مسجد تک جانے سے عاجز ہو۔ (6) عصا گر چہ ہاتھ کے لئے کوئی ایسا ہو جو ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہنچا دے (7) سخت بارش اور (8) شدید کیچڑ کا حائل ہونا (9) سخت سردی (10) سخت تاریکی (11) آندھی (12) مال یا کھانے کے کھٹ ہونے کا اندیشہ (13) قرض خواہ کا خوف اور بے چین دست ہے (14) ظالم کا خوف (15) پانا۔ (16) پیشاب (17) پاخانہ کی حاجت شدید ہے (18) کھانا حاضر ہے اور نفس کو اس کی خواہش ہو (19) غلہ چلے جانے کا اندیشہ ہے (20) مریض کی تیمارداری کہ جماعت کے لئے جانے سے اس کو تکلیف ہوگی اور کھو جانے کا یا سب ترک جماعت کے لئے عذر ہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵..... عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں دن کی نماز ہو یا رات کی جمعہ ہو یا عیدین خواہ وہ جوان ہوں

یا بوڑھیاں۔ یونہی دعوت کی مجالس میں بھی جانا جائز ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶..... جس گھر میں عورتیں ہی عورتیں ہوں اس میں مرد کی امامت جائز ہے ہاں اگر ان عورتوں میں اس کی نسبی محارم ہوں یا بیوی یا وہاں کوئی مرد بھی ہوتا جائز نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷..... اکیلا مقتدی مرد اگر پورا کا پورا امام کے برابر دائیں جانب کھڑا ہوا بائیں طرف یا پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ وہ مقتدی ہوں تو پیچھے کھڑے ہوں۔ برابر کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے جب دوسرے نے یا دو نے کھڑا ہونا مکروہ تحریمی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸..... وہ مقتدی ہیں ایک مرد اور ایک لڑکا تو دونوں پیچھے کھڑے ہوں۔ اگر اکیلی عورت مقتدی ہے تو پیچھے کھڑی ہو نیا دو عورتیں ہوں جب بھی یہی حکم ہے دو مقتدی ہوں ایک مرد اور ایک عورت تو مرد برابر کھڑا ہو اور پیچھے دو مرد ہوں ایک عورت تو مرد امام کے پیچھے کھڑے ہوں اور عورت ان کے پیچھے۔ (عالمگیری ملخصاً)

مسئلہ نمبر ۹..... ایک شخص امام کے برابر کھڑا ہوا اور پیچھے صف ہے تو مکروہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... امام کے برابر کھڑے ہونے کے یہ معنی ہیں کہ مقتدی کا قدم امام سے آگے نہ ہو یعنی اس کے پاؤں کا ٹخنا اس کے ٹخنے سے آگے نہ ہو سر کہ آگے پیچھے ہونے کا کچھ اعتبار نہیں تو اگر امام کے برابر کھڑا ہوا اور چونکہ مقتدی امام سے دراز قد ہے لہٰذا لمبے ہے میں مقتدی کا سر امام سے آگے ہوتا ہے مگر پاؤں کا ٹخنا سے آگے نہ ہو تو حرج نہیں۔ یونہی اگر مقتدی کے پاؤں بڑے ہوں کہ انگلیاں امام سے آگے ہیں جب بھی حرج نہیں جب کہ ٹخنا آگے نہ ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... مینار سے نماز پڑھتا ہو تو قدم کی محاذات معتبر نہیں بلکہ شرط یہ ہے کہ اس کا سر امام کے سر سے آگے نہ ہو اگرچہ مقتدی کا قدم امام سے آگے ہو خواہ امام کو نیچے سے پڑھتا ہوا مینار سے بیٹھ کر لیٹ کر قبلہ کی طرف پاؤں پھیلا کر اور اگر امام کروٹ پر لیٹ کر مینارے سے پڑھتا ہو تو سر کی محاذات نہیں لی جائے گی بلکہ شرط یہ ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے لیٹا ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲..... مقتدی اگر ایک قدم پر کھڑا ہے تو محاذات میں اسی قدم کا اعتبار ہے اور دونوں پاؤں پر کھڑا ہوا اگر ایک برابر ہے اور ایک پیچھے تو صحیح ہے اور ایک برابر ہے اور ایک آگے تو نماز صحیح نہ ہونا چاہئے۔

مسئلہ نمبر ۱۳..... ایک شخص امام کے برابر کھڑا تھا پھر ایک اور آیا تو امام آگے بڑھ جائے اور آنے والا اس مقتدی کے برابر کھڑا ہو جائے یا وہ مقتدی پیچھے ہٹ آئے خواہ آنے والے نے اس کو کھینچا خواہ بغیر کھینچے بعد یا پہلے یہ سب صورتیں جائز ہیں جو ہو سکے کرے اور سب ممکن ہیں تو اختیار ہے مگر مقتدی جب کہ ایک ہو تو اس کا پیچھے ہٹنا افضل ہے اور دو ہوں تو امام کا آگے بڑھنا۔ اگر مقتدی کے کہنے سے امام آگے بڑھا مقتدی پیچھے ہٹا اس نیت سے کہ یہ کہتا ہے اس کی مانوں تو نماز فاسد ہو جائے گی اور حکم شرع بجالانے کے لئے ہو تو کچھ حرج نہیں (درمختار و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۴..... مرد اور بچے اور خنثیٰ اور عورتیں جمع ہوں تو صفوں کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے مردوں کی صف ہو پھر بچوں کی پھر خنثیٰ کی پھر عورتوں کی اور بچہ تنہا ہو تو مردوں کی صف میں داخل ہو جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵..... صفیں مل کر کھڑی ہوں کہ بیچ میں کشادگی نہ رہ جائے اور سب کے ٹخنے برابر ہوں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶..... امام کو چاہئے کہ وسط میں کھڑا ہو اگر دائیں یا بائیں جانب کھڑا ہوا تو خلاف سنت کیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷..... مردوں کی پہلی صف کے امام سے قریب ہے دوسری سے افضل ہے اور دوسری تیسری سے پہلی بالقیاس (عالمگیری) مقتدی کے لئے افضل جگہ یہ ہے کہ امام سے قریب ہو اور دونوں طرف برابر ہوں تو بائیں طرف افضل ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸..... صف مقدم کا افضل ہونا فرائض جنازہ میں ہے اور جنازہ میں آخر صف افضل ہے (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۹..... امام کو ستونوں کے درمیان کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۰..... پہلی صف میں جگہ ہو اور پچھلی صف بھر گئی ہو تو اس کو چیر کر جائے اور اس خالی جگہ میں کھڑا ہو اس کے لئے حدیث میں فرمایا ہے کہ جو صف میں کشادگی دیکھ کر اسے بند کرے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ (عالمگیری) اور یہ وہاں ہے جہاں فتنہ نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۲۱..... محلّی مسجد میں جگہ ہوتے ہوئے بیت الخلاء پر اقتدا کرنا مکروہ ہے۔ یونہی صف میں جگہ ہوتے ہوئے صف کے پیچھے کھڑا ہونا ممنوع ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۲..... عورت اگر مرد کے محاذی ہو تو مرد کی نماز جاتی رہے گی۔ اس کے لئے چند شرطیں ہیں۔ (۱) عورت مشتہاۃ ہو یعنی اس قابل ہو کہ اس سے جماع ہو سکے، اگر چہ بالغ ہو اور مشتہاۃ نہیں جن کا اعتبار نہیں تو نہ ہوں کی بیاس سے کچھ کم کی جب کہ اس کا ہونا اس قابل ہو اور اگر اس قابل نہیں تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ اگر چہ نماز پڑھنا جانتی ہو۔ یہ جیسا بھی ہے مسئلے میں مشتہاۃ ہے۔ وہ عورت اگر اس کی زوجہ ہو یا محارم میں ہو۔ جب بھی نماز فاسد ہو جائے گی (۲) کوئی چیز آنکھ سے حائل ہو مثلاً موٹی اور ایک ہاتھ اونچی مائل بہ ہو، دونوں کے درمیان اتنی جگہ خالی ہو کہ ایک مرد کھڑا ہو سکے، یہ عورت اتنی بلند ہی پر ہو کہ مرد کا کوئی عضو اس کے عضو سے محاذی ہو (۳) رکوع و سجود والی نماز میں یہ محاذات واقع ہو اگر نماز جنازہ میں محاذات ہوئی تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ (۴) وہ نماز دونوں میں تحریمہ مشترک ہو یعنی عورت نے اس کی اقتدا کی ہو یا دونوں نے کسی امام کی اگر چہ شروع سے شرکت نہ ہو تو اگر دونوں اپنی اپنی پڑھتے ہوں تو فاسد نہ ہوئی مکروہ ہوگی (۵) اور اس میں شرکت ہو کہ اس میں مرد اس کا امام ہو یا ان دونوں کا کوئی دوسرا امام ہو جس کے پیچھے اوا کر رہے ہیں حقیقۃً یا حکماً مثلاً دونوں لاحق ہوں کہ بعد فراغ امام اگر چہ امام کے پیچھے نہیں مگر حکماً امام کے پیچھے ہی ہیں اور مسبوق امام کے پیچھے حقیقۃً ہے نہ حکماً بلکہ وہ منفرد ہے (۶) دونوں ایک ہی جہت کو متوجہ ہوں اگر جہت بدل جائے جیسے تاریک شب میں کہ پتا نہ چلتا ہو ایک طرف امام کا منہ ہے اور دوسری طرف مقتدی کا یا کعبہ معظمہ میں پڑھی اور جہت بدلی ہو تو نماز ہو جائے گی (۷) عورت حائضہ ہو جنونہ کی محاذات میں نماز فاسد ہوگی۔ (۸) امام نے امامت زناں کی نیت کر لی ہو اگر چہ شروع کرتے وقت عورتیں شریک نہ ہوں اور اگر امامت زناں کی نیت نہ ہو تو عورت ہی کی فاسد ہوگی مرد کی نہیں (۹) اتنی دیر تک محاذات رہے کہ ایک کامل رکن ادا ہو جائے یعنی بقدر تین تسبیح کے (۱۰) دونوں نماز پڑھا جانتے ہوں (۱۱) مرد عاقل بالغ ہو۔ (درمختار و ہندیہ عالمگیری وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۲۳..... مرد کے شروع کرنے کے بعد عورت آ کر برابر کھڑی ہو گئی اور اس نے امامت عورت کی نیت بھی کر لی مگر شریک ہوتے ہی پیچھے ہٹ کر یا شانہ کیا مگر نہ ہٹی تو عورت کی نماز جاتی رہی مگر مرد کی نہیں۔ یونہی اگر مقتدی کے برابر کھڑی ہوئی اور شانہ کر لیا اور نہ ہٹی تو عورت ہی کی نماز فاسد ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۴..... خنثیٰ مشکل کی محاذات مفسد نماز نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵..... مرد خواہ صورت مشتبہ کا مرد کے برابر کھڑا ہونا مفسد نماز نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶..... مقتدی کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) مدرک (۲) لاحق (۳) مسبوق (۴) لاحق مسبوق مدرک وہ کہتے ہیں جس نے اول رکعت سے تشہد تک امام کے ساتھ پڑھی اگر چہ پہلی رکعت میں امام کے ساتھ رکوع ہی میں شریک ہوا ہو۔ لاحق وہ کہ امام کے ساتھ پہلی رکعت میں اقتدا کی مگر بعد اقتدا اس کی کل رکعتیں یا بعض فوت ہو گئیں خواہ وضو سے فوت ہوں جیسے غفلت یا بھیڑ کی وجہ سے رکوع نہ کر سکنے یا پایا نماز میں اسے حدث ہو گیا یا متیمم نے مسافر کے پیچھے اقتدا کی یا نماز خوف میں پہلے رکوع کو جو رکعت امام کے ساتھ پائی خواہ بعد رفوت ہوں جیسے امام سے پہلے رکوع سجود کر لیا پھر اس کا ارادہ بھی نہ کیا تو امام کی دوسری رکعت اس کی پہلی رکعت ہوئی اور تیسری دوسری اور چوتھی تیسری اور آخر میں ایک رکعت پڑھنی ہوئی۔ مسبوق وہ ہے کہ امام کی بعض رکعتیں پڑھنے کے بعد شامل ہو وہ آخر تک شامل رہا۔ لاحق مسبوق وہ ہے جس کی کچھ رکعتیں شروع کی بعض پھر شامل

ہونے کے بعد لاحق ہو گیا۔

مسئلہ نمبر ۲۷..... لاحق مدرک کے حکم میں ہے کہ جب اپنی فوت شدہ پڑھے گا تو اس میں قرأت کرے گا نہ سہو سے سجدہ سہو کرے گا اور اگر مسافر قضا تو نماز میں نیت اقامت سے اس کا فرض متغیر نہ ہوگا کہ دو سے چار ہو جائے اور اپنی فوت شدہ کو پہلے پڑھے گا یہ نہ ہوگا کہ امام کے ساتھ پڑھے پھر جب امام فارغ ہو جائے تو اپنی پڑھے مثلاً اس کو صبح ہوئی اور وضو کر کے آیا تو امام کو قعدہ اخیرہ میں پایا تو یہ قعدہ میں شریک نہ ہوگا بلکہ جہاں سے باقی ہے وہاں سے پڑھنا شروع کرے اس کے بعد اگر امام کو پا لے تو ساتھ ہو جائے۔ اور اگر ایسا نہ کیا بلکہ ساتھ ہو لیا پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد فوت شدہ پڑھی تو ہوگئی مگر گنہگار ہوا۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۸..... تیسری رکعت میں موقیا اور چوتھی میں جا کر ملا تو اسے حکم ہے کہ پہلے تیسری رکعت بلا قرأت پڑھے پھر اگر امام کو چوتھی میں پائے تو ساتھ ہو لے اور بنائے بھی بلا قرأت تمام پڑھے اور ایسا نہ کیا بلکہ چوتھی امام کے ساتھ پڑھ لی پھر بعد میں تیسری پڑھی تو ہوگئی اور گنہگار ہوا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۹..... مسبوق کے احکام ان امور میں لاحق کے خلاف ہیں کہ پہلے امام کے ساتھ ہولے پھر امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی فوت شدہ پڑھے اور اپنی فوت شدہ میں قرأت کرے گا اور اس میں سہو ہو تو سجدہ سہو کرے گا اور نیت اقامت سے فرض متغیر ہو گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۰..... مسبوق اپنی فوت شدہ کی ادا میں منفرد ہے کہ پہلے ثنا پڑھی تھی اس وجہ سے کہ امام بلند آواز سے قرأت کرتا تھا لہٰذا امام رکوع میں تھا اور یہ ثنا پڑھتا تو اسے رکوع نہ ملتا امام قعدہ میں تھا فرض کسی وجہ سے پہلے پڑھی تھی تو اب پڑھے بعد قرأت سے پہلے تعوذ پڑھے۔ (عالمگیری و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۱..... مسبوق نے اپنی فوت شدہ پڑھ کر امام کی متابعت کی تو نماز فاسد ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۲..... مسبوق نے امام کو قعدہ میں پایا تو تکبیر تحریمہ سیدھے کھڑے ہونے کی حالت میں کرے پھر دوسری تکبیر کہتا ہوا قعدہ میں جائے (عالمگیری) کورکوع بقعود میں پائے جب بھی یونہی کرے اگر پہلی تکبیر کہتا ہوا بیٹھنے کو جھکا تک پہنچ گیا تو سب صورتوں میں نماز ہو گئی۔

مسئلہ نمبر ۳۳..... مسبوق نے جب امام کے فارغ ہونے کے بعد اگر اپنی شروع کی تو قرأت میں یہ رکعت اول رکعت قرار دی جائے گی اور حق تشہد میں پہلی نہیں بلکہ دوسری تیسری چوتھی جو شمار میں آئے مثلاً تین یا چار رکعت والی نماز میں ایک اے ملی تو حق تشہد میں یہ جواب ہوگا ہے دوسری ہے لہٰذا ایک رکعت فاتحہ و سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرے اور اگر واجب یعنی فاتحہ یا سورت ملانا ترک کیا تو اگر عمداً ہے مادہ جب ہے اور سہواً ہو تو سجدہ سہو کرے پھر اس کے بعد والی میں بھی فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے اور اس میں نہ بیٹھے پھر اس کے بعد والی فاتحہ پڑھ کر رکوع کرے اور تشہد وغیرہ پڑھ کر ختم کر دے والی میں رہ جاتی رہیں تو ان دونوں میں قرأت کرے ایک میں بھی فرض قرأت ترک کیا نماز نہ ہوئی۔ (درمختار و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۴..... چار باتوں میں مسبوق مقتدی کے حکم میں ہے (1) اس کی اقتدا نہیں کی جا سکتی مگر امام سے اپنا خلیفہ بنا سکتا ہے مگر خلیفہ ہونے کے بعد سلام نہ پھیرے گا اس کے لئے دوسرے کو خلیفہ بنانے گا (2) بلا جماعت پھیرات تشریق کہے گا (3) اگر نتے سرے سے نماز پڑھنے اور اس نماز کو قطع کرنے کی نیت سے بغیر کہے تو نماز قطع ہو جائے گی بخلاف منفرد کے اس کی نماز قطع ہو گئی (4) اپنی فوت شدہ پڑھنے کے لئے کھڑا ہو گیا اور امام کو سجدہ سہو کرتا ہے اگر چہ اس کی اقتدا کے پہلے ترک واجب ہوا ہو تو اسے حکم ہے کہ لوٹ آئے اگر اپنی رکعت کا سجدہ نہ کر چکا ہو۔ اور لوٹا تو آخر میں یہ سجدہ سہو کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۵..... مسبوق کو چاہیے کہ امام کے سلام پھیرتے ہی فوراً کھڑا ہو جائے بلکہ اتنی دیر صبر کرے کہ معلوم ہو جائے کہ امام کو سجدہ سہو نہیں کرنا ہے مگر جب کہ وقت میں تنگی ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۶..... امام کے سلام پھیرنے سے پہلے مسبوق کھڑا ہو گیا تو اگر امام کے بقدر تشہد بیٹھنے سے پہلے کھڑا ہو گیا تو جو کچھ اس سے پہلے ادا کر چکا اس کا شمار نہیں مثلاً امام کے قدر تشہد بیٹھنے سے پہلے قرأت سے فارغ ہو گیا تو یہ قرأت کافی نہیں اور نماز نہ ہوئی اور بعد میں بھی بقدر

ضرورت پڑ گیا تو ہو جائے گی اور اگر امام کے بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد اور سلام سے پہلے کھڑا ہو گیا تو ہو رکعت ادا کر چکا ان کا اقتدار ہو گا مگر بغیر ضرورت سلام سے پہلے کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہے پھر اگر امام کے سلام سے پہلے نوت شدہ ادا کرتا اور سلام میں امام کا شریک ہو گیا تو بھی سمجھ ہو جائے گی اور قعدہ اور تشہد میں متابعت کرے گا تو فاسد ہو جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۷.....امام کے سلام سے پہلے مسبوق کسی عذر کی وجہ سے کھڑا ہو گیا مثلاً سلام کے انتظار میں خوف حدث ہوا یا ٹجر و جمعہ و عیدین کے وقت ختم ہو جانے کا اندیشہ ہے یا وہ مسبوق معذور ہے اور وقت نماز ختم ہو جانے کا گمان ہے یا موزے مسح کیا ہے اور مسح کی مدت پوری ہو جائے گی تو ان سب صورتوں میں کراہیت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۸.....اگر امام سے نماز کا کوئی سجدہ رہ گیا اور مسبوق کے کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا تو اس میں مسبوق کو امام کی متابعت فرض ہے اگر بنا لوٹا تو اس کی نماز ہی نہ ہوئی اور اگر اس صورت میں رکعت پوری کر کے مسبوق نے سجدہ بھی کر لیا ہے تو مطلقاً نماز نہ ہوئی اگرچہ امام کی متابعت کرے یا امام کو سجدہ یاد آیا ہے اور اس نے اپنی رکعت کا سجدہ کر لیا ہے تو اگر متابعت کرے گا تو فاسد ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۹.....مسبوق نے امام کے ساتھ قصداً سلام پھیر دیا یہ خیال کر کے کہ مجھے بھی امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہئے نماز فاسد ہو گئی اور بھول کر سلام پھیرا تو اگر امام کے ذرا بعد سلام پھیرا تو سجدہ سہو لازم ہے اور اگر بالکل ساتھ ساتھ پھیرا تو نہیں۔ (درمختار و غنیہ)

مسئلہ نمبر ۴۰.....بھول کر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا پھر گمان کر کے کہ نماز فاسد ہو گئی نئے سرے سے پڑھنے کی نیت سے اللہ اکبر کہا تو اب فاسد ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۱.....امام قعدۂ اخیرہ کے بعد بھول کر پانچویں رکعت کے لئے اٹھا اگر مسبوق امام کی قصداً متابعت کرے نماز جاتی رہی گئی اور اگر امام نے قعدۂ اخیرہ نہ کیا تھا تو جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہ کر لے گا فاسد نہ ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۲.....امام نے سجدہ سہو کیا مسبوق نے اس کی متابعت کی جیسا کہ اسے حکم ہے پھر معلوم ہوا کہ امام پر سجدہ سہو نہ تھا مسبوق کی نماز فاسد ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۳.....دو مسبوقوں نے ایک ہی رکعت میں امام کی اقتدا کی پھر جب اپنی پڑھنے لگے تو ایک کو اپنی رکعتیں یاد نہ رہیں دوسرے کو دیکھ دیکھ کر جتنی اس نے پڑھی اس نے بھی پڑھی مگر اس کی اقتدا کی نیت نہ کی ہو گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۴.....لاحق مسبوق کا حکم یہ ہے کہ جن رکعتوں میں لاحق ہے ان کو امام کی ترتیب سے پڑھے اور ان میں لاحق کے احکام جاری ہوں گے ان کے بعد امام کے فارغ ہونے کے بعد جن میں مسبوق ہے وہ پڑھے اور ان میں مسبوق کے احکام جاری ہوں گے مثلاً چار رکعت والی نماز کی دوسری رکعت میں ملا پھر دو رکعتوں میں سہو کیا تو پہلے یہ رکعتیں جن میں سہو کا بیان قرأت واجب ہے صرف اتنی دیر خاموش کھڑا رہے جتنی دیر میں مدت فاتحہ پڑھی جاتی ہے پھر امام کے ساتھ جو کچھ مل جائے اس میں متابعت کرے پھر وہ فوت شدہ مع قرأت پڑھے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۵.....دو رکعتوں میں سہو کیا اور ایک میں شک ہے کہ امام کے ساتھ پڑھی ہے یا نہیں تو اس کو آخر نماز میں پڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۶.....تعدۂ اولیٰ میں امام تشہد پڑھ کر کھڑا ہو گیا اور بعض مقتدی تشہد پڑھنا بھول گئے وہ بھی امام کے ساتھ کھڑے ہو گئے تو جس نے تشہد نہیں پڑھا وہ نہ بیٹھا جب تک اور تشہد پڑھ کر امام کی متابعت کرے اگر چہ رکعت فوت ہو جائے (عالمگیری) کہ کوئی سجدہ سہو نہیں ہے امام کے پہلے مقتدی نے سر اٹھایا تو ہے اونہا جب ہے اور یہ دو رکوع و سجدہ نہیں ہو سکتے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۷.....امام نے طویل سجدہ کیا مقتدی نے سر اٹھایا اور یہ خیال کیا کہ امام دوسرے سجدہ میں ہے اس نے بھی اس کے ساتھ سجدہ کیا تو اگر سجدہ اولیٰ کی نیت کی یا کچھ نیت نہ کی یا فاسد نیت کی یا متابعت کی نیت کی تو اولیٰ ہوا اور اگر صرف نیت کی تو ثانیہ ہوا پھر اگر وہ اسی

سجدے میں تھا کہ امام نے بھی سجدہ کیا اور مشارکت ہوگئی تو جائز ہے اور امام کے دوسرا سجدہ کرنے سے پہلے اگر اس نے سر اٹھایا تو جائز نہ ہوا اور اس پر اس سجدہ کا اعادہ ضروری ہے اگر اعادہ نہ کرے گا نماز فاسد ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۸..... مقتدی نے سجدہ میں طول کیا یہاں تک کہ امام پہلے سجدہ سے سر اٹھا کر دوسرے میں گیا اب مقتدی نے سر اٹھایا اور یہ گمان کیا کہ امام ابھی پہلے ہی سجدے میں ہے اور سجدہ کیا تو یہ دوسرا سجدہ دونوں کا پھر صرف پہلے ہی سجدہ کی نیت کی ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۹..... پانچ چیزیں وہ ہیں کہ امام چھوڑے تو مقتدی بھی نہ کرے اور امام کا ساتھ دے (1) تکبیرات عیدین، (2) تعدہ اولیٰ، (3) سجدۂ تلاوت (4) سجدۂ سہو، (5) قنوت جب کہ رکوع فوت ہونے کا اندیشہ ہو ورنہ قنوت پڑھ کر رکوع کرے (عالمگیری) مگر تعدہ اولیٰ نہ کیا اور ابھی سیدھا کھڑا ہوا تو مقتدی ابھی اس کے ترک میں متابعت امام کی نہ کرے بلکہ اسے بتائے تاکہ وہ واپس آ جائے اگر واپس آ گیا تھا اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تب بتائے کہ نماز جاتی رہی بلکہ خود بھی تعدہ چھوڑ دے اور کھڑا ہو جائے۔

مسئلہ نمبر ۵۰..... پانچ چیزیں وہ ہیں کہ امام کرے تو مقتدی اس کا ساتھ نہ دیں (1) نماز میں کوئی زائد سجدہ کیا، (2) تکبیرات عیدین میں اقوال صحابہ پر زیادتی کی، (3) جنازہ میں پانچ تکبیریں کہیں۔ (4) پانچویں رکعت بھول کر کھڑا ہو گیا پھر اگر اس صورت میں اگر قعدہ داخیہ کر چکا ہے تو مقتدی اس کا انتظار کرے اگر پانچوں کے سجدے پہلے لوٹ آیا تو مقتدی بھی اس کا ساتھ دے اس کے ساتھ سلام پھیرے اور اس کے ساتھ سجدۂ سہو کرے اور اگر پانچویں کا سجدہ کر لیا تو مقتدی تنہا سلام پھیرے اور اگر قعدہ داخیہ نہیں کیا تھا اور پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تو سب کی نماز فاسد ہو گئی اگرچہ مقتدی نے تشہد پڑھ کر سلام پھیر لیا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۱..... نو چیزیں ہیں کو امام اگر نہ کرے تو مقتدی اس کی پیروی نہ کرے بلکہ بجالائے (1) تکبیر تحریمہ، میں ساتھ اٹھانا، (2) ثنا پڑھنا جب کہ امام فاتحہ میں ہو اور آہستہ پڑھتا ہو (3) رکوع، (4) سجدوں کی تکبیرات و (5) تسبیحات، (6) تسمیع، (7) تشہد پڑھنا، (8) سلام پھیرنا (9) تکبیرات تشریق۔ (عالمگیری، منیری)

مسئلہ نمبر ۵۲..... مقتدی نے سب رکعتوں میں امام سے پہلے رکوع سجود کر لیا تو ایک رکعت بعد کو بغیر قرأت پڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۳..... امام سے پہلے سجدہ کیا مگر اس کے سر اٹھانے سے پہلے امام بھی سجدہ میں پہنچ گیا تو سجدہ ہو گیا مگر مقتدی کو ایسا کرنا حرام ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۴..... امام اور مقتدیوں میں اختلاف ہوا، مقتدی کہتے ہیں تین پر بیٹھے امام کہتا ہے چار پر بیٹھے تو اگر امام کو یقین ہو اعادہ نہ کرے ورنہ کرے اور اگر مقتدیوں میں باہم اختلاف ہوا تو امام جس طرف ہے اس کا قول لیا جائے گا، ایک شخص کو تین رکعتوں کا یقین ہے اور ایک کو چار کا اور باقی مقتدیوں اور امام کو شک ہے تو ان لوگوں پر کچھ نہیں اور جسے کسی کا یقین ہے اعادہ کرے اور امام کو تین رکعتوں کا یقین ہے اور ایک شخص کو پوری ہونے کا یقین ہے تو امام پر اعادہ کریں اور اس یقین کرنے والے پر اعادہ نہیں۔ ایک شخص کو کسی کا یقین ہے اور امام و جماعت کو شک ہے تو اگر باقی وقت ہے اعادہ کریں ورنہ ان کے ذمہ کچھ نہیں۔ ہاں گروہ عادل یقین کے ساتھ کہتے ہوں تو ہر حال اعادہ ہے۔ (عالمگیری)

نماز میں بے وضو ہونے کا بیان

ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جب کوئی نماز میں بے وضو ہو جائے تو ناک پکڑ لے اور چلا جائے۔ ابن ماجہ و ابن حبان نے بھی اس روایت کی ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جس کو قے آئے یا نکسیر پھوٹے یا نماذی نکلے تو چلا جائے اور وضو کر کے اسی پر بنا کرے بشرطیکہ کلام نہ کیا ہو اور بہت سے صحابہ کرام مثلاً صدیق اکبر، فاروق اعظم، ذوالنورین علی، عبداللہ بن عمر، سلمان فارسی اور تابعین

مقام مثلاً علقمہ و طاؤس و سالم بن عبداللہ و سعید بن جبیر و شعبی و ابراہیم نخعی و عطا و اکحول و سعید بن المسیب رضی اللہ عنہم کا یہی قول ہے۔

احکام فقہیہ: نماز میں جس کا وضو باقی رہا اگرچہ قعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد سلام سے پہلے تو وضو کر کے جہاں سے باقی ہے وہیں سے پڑھ سکتا ہے اس کو بنا کہتے ہیں مگر افضل یہ ہے کہ سرے سے پڑھے اسے استیناف کہتے ہیں اس حکم میں عورت و مرد دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱..... جس رکن میں حدث واقع ہوا اس کا ادا نہ کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲..... بنا کے لئے تیرہ (13) شرطیں ہیں۔ اگر ان میں ایک شرط بھی معدوم ہو بنا جائز نہیں۔ (1) حدث موجب وضو ہو (2) اس کا ہونا نماز میں ہو (3) وہ حدث سماوی ہو یعنی وہ بندہ کے اختیار سے ہونا اس کا سبب (4) وہ حدث اس کے بدن سے ہو (5) اس حدث کے ساتھ کوئی رکن ادا نہ کیا ہو (6) بغیر عذر بقدر ادائے رکن ظہر ہو (7) نہ چلتے میں رکن ادا کیا ہو۔ (8) کوئی عمل مبائی نماز جس کی اسے اجازت بھی نہ دیا ہو۔ (9) کوئی ایسا عمل کیا ہو جس کی اجازت تھی تو بغیر ضرورت بقدر مبائی زائد نہ کیا ہو (10) اس حدث سماوی کے بعد کوئی حدث سابق ظاہر نہ ہوا ہو (11) حدث کے بعد اسے ترتیب کو فوت نہ کیا ہو (12) مقتدی ہو تو امام کے مفارقت کرنے سے پہلے دوسری جگہ نہ گیا ہو (13) امام قہقہہ یا کوئی ایسا عذر نہ پایا ہو جو اوائل نماز میں نہیں۔ (درمختار و عالمگیری)

ان شرائط کی تفریعات۔

مسئلہ نمبر ۳..... نماز میں موجب غسل پایا گیا مثلاً نظر وغیرہ سے انزال ہو گیا تو بنا نہیں ہو سکتی سر سے پاؤں تک غسل کرے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴..... اگر وہ حدث شادا بوا جود ہو جیسے قہقہہ وغیرہ تو بنا نہیں کر سکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵..... اگر وہ حدث سماوی نہ ہو بلکہ اس مصلی کی طرف سے ہو کہ قصداً اس نے اپنا وضو توڑ دیا (مثلاً بغیر عذر قے کر دی یا کھیر توڑ دی یا پھوڑا دبا کر اس سے مواد بہا دیا یا قصداً بہہ نکلنے پر اسے چھیڑا یا دانستہ اس کی پیپ نکالی یا خون بہایا یا بچھو یا سانپ وغیرہ موذی جانور کو مار ڈالا یا کسی نے اس کی پیپ نکالی یا خون بہایا یا بچھو یا سانپ وغیرہ موذی جانور کو مار ڈالا) خواہ دوسرے کی طرف سے ہو مثلاً کسی نے اس کے سر پر پتھر مارا کہ خون نکل کر بہہ گیا یا کسی نے اس کی پیپ نکالی یا خون بہایا یا بچھو یا سانپ کوئی چیز لگا دی اور اس کے بدن سے خون بہا وہ پتھر اگر خود بخود لگ گیا یا کسی کے چھینٹے سے خون سب صورتوں میں سرے سے پڑھنے نہیں کر سکتا۔ یونہی اگر درخت سے پھل گرا جس سے یہ چوٹ ہو گیا اور خون بہا یا پاؤں میں کانٹا چبھا یا سیمہ میں پیپ پانی میں چبھا اور خون بہا یا بجز نے کاٹا خون بہا یا تو بنا نہیں ہو سکتی۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۶..... بلا اختیار جو حدث ہوتے ہوئی تو بنا کر سکتا ہے اور قصداً کی تو بنا نہیں کر سکتا۔ نماز میں سویا اور حدث واقع ہوا اور یہ رکن کے بعد بیدار ہوا تو بنا کر سکتا ہے اور بیداری میں تو قف کیا تو نماز فاسد ہو گئی، چھینکا یا کھانسی سے وہ اخارج ہو گئی یا قطرہ آ گیا تو بنا نہیں کر سکتا۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۷..... کسی نے اس کے بدن پر نجاست ڈال دی یا کسی طرح کا کپڑا یا بدن ایک درہم سے زیادہ نجس ہو گیا تو اسے پاک کرنے کے بعد بنا نہیں کر سکتا اور اگر اسی حدث کے سبب نجس ہوا تو بنا کر سکتا ہے اور خارج وحدث دونوں سے بنا تو بنا نہیں ہو سکتی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸..... کپڑا یا پاک ہو گیا اور سر یا پاک کپڑا ہو جو بے کئے زائل ہو سکتا ہے تو اگر زائل یا ہو گئی اور وہ سر یا کپڑا نہیں کہ جدا کیا نہیں کہ جدا کیا اسی حالت میں ایک رکن ادا کیا یا قعدہ کیا نماز فاسد ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹..... رکوع یا سجدہ میں حدث ہوا اور بہ نیت ادائے رکن سر اٹھایا یعنی رکوع سے سمع اللہ لمن حمدہ اور سجدے سے اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھایا وضو کرنے جا رہا تھا پھر اسے قہقہہ کی نماز فاسد ہو گئی بنا نہیں کر سکتا سبحان اللہ یا لا الٰہ الا اللہ کہا تو بنا میں خرج نہیں۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... حدث سماوی کے بعد قصداً حدث کیا تو اب بنا نہیں ہو سکتی۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱..... حدث ہوا اور بقدر وضو پانی موجود ہے چھوڑ کر دوسری جگہ گیا یا نہیں کرسکتا۔ یونہی بعد حدث کلام کیا یا کھایا یا تو نہیں ہو سکتی۔ (عالمگیری، نہایہ)

مسئلہ نمبر ۱۲..... وضو کے لئے کنوئیں سے پانی بھرا پانا ہو سکتی ہے اور یا ضرورت ہوتو نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳..... وضو کرنے میں ستر کھل گیا یا نظر عورت ستر کھولا مثلاً عورت نے وضو کے لئے کہنی کھولی تو نماز فاسد ہوگئی اور یا ضرورت ستر کھولا تو نماز فاسد ہوگئی۔ مثلاً عورت نے وضو کے لئے ایک ساتھ دونوں کہنیاں کھول دیں تو نماز گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴..... کنواں نزدیک ہے بگر پانی بھرا پڑے گا اور کھلا ہوا پانی دور ہے تو اگر پانی بھر کر وضو کیا تو سرے سے پڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵..... نماز میں حدث ہوا اور اس کا گھر حوض کی نسبت قریب ہے اور گھر میں پانی موجود ہے مگر حوض پر وضو کے لئے گیا۔ اگر حوض و مکان میں دو صف سے کم فاصلہ ہو تو نماز فاسد ہوئی اور یا دو فاصلہ ہو تو فاسد ہوگئی اور اگر گھر میں پانی ہونا یاد نہ رہا اور اس کی عادت بھی حوض سے وضو کی ہے تو نہیں کرسکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶..... حدث کے بعد وضو کے لئے گھر گیا اور وہ زندہ پایا اسے کھولا اور وضو کیا اگر چور کا خوف ہو تو باہر اس میں بند کر دے ورنہ کھلا چھوڑ دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷..... وضو کرنے میں سنن و مستحبات کے ساتھ وضو کرے البتہ اگر تین تین بار کی جگہ چار چار مرتبہ دھویا تو سرے سے پڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸..... حوض میں جو جگہ ناپاک و نجس ہو وہاں وضو کرے یا اندر سے چھوڑ کر دوسری جگہ وضو سے زائد بنا نماز فاسد ہوگئی اور وہاں بھی تھی تو فاسد ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹..... اگر وضو میں مسح بھول گیا تو جب تک نماز میں کھڑا نہ ہوا جا کر مسح کر آئے اور نماز میں کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا تو سرے سے پڑھے اور اگر وہاں کپڑا بھول آیا تھا اور جا کر اٹھا لیا تو سرے سے پڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰..... مسجد میں پانی ہے اس سے وضو کرکے ایک ہاتھ سے برتن نماز کی جگہ اٹھا لایا تو بنا کرسکتا ہے دونوں ہاتھ سے اٹھایا تو نہیں۔ یونہی برتن سے لوٹے میں پانی لے کر ایک ہاتھ سے اٹھایا تو بنا کرسکتا ہے دونوں ہاتھ سے اٹھایا تو نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱..... موزہ پر مسح کیا تھا نماز میں حدث ہوا وضو کے لئے گیا یا ٹانگ دھوئی میں مسح کی مدت ختم ہوگئی یا قدم سے نماز پڑھ بیٹھا اور حدث ہوا یا پانی پانی پر مسح کیا تھا حدث کے بعد ٹھہر چھا ہو کر پانی مل گیا تو ان سب صورتوں میں بنا کرسکتا۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۲..... بے وضو ہو جانے کا گمان کر کے مسجد سے نکل گیا اب معلوم ہوا کہ وضو نہ گیا تھا تو سرے سے پڑھے اور مسجد سے باہر نہ تھا ہوا تھا تو بھی پڑھ لے (جاب) عورت کو ایسا گمان ہوا کہ مدت ختم ہوگئی یا صاحب ترتیب نظر کی نماز میں تھا اور گمان ہوا کہ فجر کی نہیں پڑھی تھی گیا تھا اور سراب پر نظر پڑی اور اسے پانی گمان کیا یا کپڑے پر رنگ دیکھا اور اسے نجاست گمان کیا ان سب صورتوں میں نماز چھوڑنے کے خیال سے بنا ہی تھا کہ معلوم ہوا گمان غلط ہے تو نماز فاسد ہوئی۔

مسئلہ نمبر ۲۳..... رکوع یا سجدہ میں حدث ہوا اگر اوا کیا رکوع سے سر اٹھایا یا نماز باطل ہوگئی اس پر بنا نہیں کرسکتا۔ (درمختار)

خلیفہ کرنے کا بیان

مسئلہ نمبر ۱..... نماز میں امام کو حدث ہوا تو ان شرائط کے ساتھ جو اوپر مذکور ہوئیں دوسرے کو خلیفہ کرسکتا ہے (اس کو اصطلاح کتب میں) اگرچہ

وہ نماز نماز جنازہ ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲..... جس موقعہ پر بنا جائز ہے وہاں استخلاف صحیح ہے اور جہاں بنا صحیح نہیں وہاں استخلاف بھی صحیح نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳..... جو شخص اس حدث کا امام ہو سکتا ہے وہ خلیفہ بھی ہو سکتا ہے اور جو امام نہیں بن سکتا وہ خلیفہ بھی نہیں ہو سکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴..... جب امام کو حدث ہو جائے تو ناک بند کر کے (کوئی کلمہ کہہ کر) پیٹھ پھیر کر پیچھے ہٹے اور اشارے سے کسی کو خلیفہ بنائے خلیفہ بنانے میں بات نہ کرے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۵..... عیدین میں نماز ہو رہی ہے تو جب تک مفوں سے باہر نہ گیا خلیفہ بنا سکتا ہے اور مسجد میں ہے تو جب تک مسجد سے باہر نہ ہوا استخلاف ہو سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶..... مسجد کے باہر تک برابر صفیں ہیں امام نے مسجد میں سے کسی کو خلیفہ نہ بنایا بلکہ باہر والے کو خلیفہ بنایا یا استخلاف صحیح نہ ہوا قوم اور امام سب کی نمازیں گئیں اور آگے بڑھ گیا تو اس وقت تک خلیفہ بنا سکتا ہے کہ ستر ہاتھ موضع سجود سے متجاوز نہ ہوا ہو۔ (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷..... کان اور چھوٹی عیدگاہ مسجد کے حکم میں ہیں بڑی مسجد اور بڑا مکان اور بڑی عیدگاہ میدان کے حکم میں ہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸..... امام نے کسی کو خلیفہ نہ کیا بلکہ قوم نے خود بڑھا یا خود ہی امام کی جگہ پر نیت امامت کر کے کھڑا ہو گیا تو یہ خلیفہ امام ہو گیا اور محض امام کی جگہ پر چلے جانے سے امام نہ ہوگا جب تک نیت امامت نہ کرے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹..... مسجد و میدان میں خلیفہ بنانے کے لئے جو حد مقرر کی گئی ہے اس سے ابھی متجاوز نہ ہوا تھا خود کوئی خلیفہ بنا نہ جماعت نے کسی کو بنایا تو امام کی امامت قائم ہے یہاں تک کہ اس وقت بھی اگر اس کی اقتدا کوئی شخص کر لے تو ہو سکتی ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... امام کو حدث ہوا پچھلی صف میں سے کسی کو خلیفہ کر کے سجدے سے باہر ہو گیا اگر خلیفہ نے فوراً ہی امامت کی نیت کر لی تو جتنے مقتدی اس خلیفہ سے آگے ہیں سب کی نمازیں فاسد ہو گئیں، اس صف میں جو بنے بائیں ہیں یا اس صف سے پیچھے ان کی اور امام اول کی فاسد نہ ہوئی اور اگر خلیفہ نے نیت کی کہ امام کی جگہ بچ کر امام ہو جاؤں گا اور امام کی جگہ پر پہنچنے سے پہلے امام باہر ہو گیا تو سب کی نمازیں فاسد ہو گئیں۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... امام کے لئے اولیٰ یہ ہے کہ مسبوق کو خلیفہ نہ بنائے بلکہ کسی اور کو اور جو مسبوق ہی کو خلیفہ بنائے تو اسے چاہئے کہ قبول نہ کرے اور قبول کر لیا تو ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲..... مسبوق کو خلیفہ بنا ہی دیا تو جہاں سے امام نے ختم کیا ہے مسبوق وہیں سے شروع کرے، یاد یہ کہ مسبوق کو کیا معلوم کہ کیا باقی ہے لہٰذا امام اسے اشارے سے بتا دے مثلاً ایک رکعت باقی ہے تو ایک انگلی سے اشارہ کرے دو ہوں تو دو سے، رکوع کیا ہو تو گھٹنے پر ہاتھ رکھ دے سجدہ کے لئے پیشانی پر، قرأت کے لئے منہ پر، سجدۂ تلاوت کے لئے پیشانی و نہان پر، سجدۂ سہو کے لئے سینہ پر، کہ اس مسبوق کو معلوم ہو تو اشارے کی کوئی حاجت نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳..... چار رکعت والی نماز میں ایک شخص نے اقتدا کی پھر امام کو حدث ہوا اور اسے خلیفہ بنایا اور اسے معلوم نہیں کہ امام نے کتنی پڑھی ہے اور کیا باقی ہے تو یہ چار رکعت پڑھے اور ہر رکعت پر قعدہ کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴..... مسبوق کو خلیفہ کیا تو امام کی نماز پوری کرنے کے بعد سلام پھیرنے کے لئے کسی مدرک کو مقدم کرے کہ وہ سلام پھیرے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۵..... چار یا تین رکعت والی میں اس مسبوق کو خلیفہ کیا جس کو دو رکعتیں ملی تھیں تو اس خلیفہ پر دو قعدے فرض ہیں ایک امام کا

قعدہ اخیرہ ہوا اور ایک اس کا خود ہو گیا مگر امام نے اشارہ کر دیا کہ پہلی رکعتوں میں قرأت نہ کی تھی چار رکعت والی نماز میں اس پر قرأت فرض ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۶..... مسبوق نے امام کی نماز پوری کرنے کے بعد قہقہہ لگایا قصداً حدث کیا یا کلام کیا یا مسجد سے باہر ہو گیا تو خود اس کی نماز جاتی رہی اور قوم کی ہو گئی بالعمل اول ہوا اگر ارکان نماز سے فارغ ہو گیا ہے تو اس کی بھی ہو گئی ورنہ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷..... لاحق کو خلیفہ بنایا تو اسے حکم ہے کہ جماعت کی طرف اشارہ کرے کہ اپنے حال پر سب لوگ رہیں یہاں تک کہ جو اس کے ذمہ ہے اسے پورا کر کے نماز امام کی تکمیل کرے اور اگر پہلے امام کی نماز پوری کر دی تو جب سلام کا موقع آئے کسی کو سلام پھیرنے کے لئے خلیفہ بنائے اور خود اپنی پیروی کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸..... امام نے ایک کو خلیفہ بنایا اور اس خلیفہ نے دوسرے کو خلیفہ کر دیا تو اگر امام کے مسجد سے باہر ہونے اور خلیفہ کے امام کی جگہ پر پہنچنے سے پہلے یہ ہوا تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹..... تیسرا نماز پڑھ رہا تھا حدث واقع ہوا اور ابھی مسجد سے باہر نہ ہوا کہ کسی نے اس کی اقتدا کی تو یہ مقتدی خلیفہ ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰..... مسافروں نے مسافر کی اقتدا اور امام کو حدث ہوا اس نے مقیم کو خلیفہ کیا مسافروں پر چار رکعتیں پوری کرنا لازم نہیں اور خلیفہ کو چاہئے کہ کسی مسافر کو مقدم کر دے کہ وہ سلام پھیرے اور اگر مقتدی میں اور بھی مقیم جمعۃً وہ جنہا حتیاً وہ دو رکعت پڑھ کر قرأت پڑھیں اب اگر اس خلیفہ کی اقتدا کریں گے تو ان سب کی نماز باطل ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱..... امام کو غش ہو گیا یا بے ہوشی طاری ہوئی یا قہقہہ لگایا یا کوئی موجب فسل پایا یا منظلہ ہو گیا اور اقتدا میں ہونا تذکر کر نے یا ثبوت کے ساتھ ظاہر کرنے یا جھوٹے سے سنی نکلی تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد ہو گئی مرے سے پڑھے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۲..... اگر شدت سے پاخانہ یا پیشاب معلوم ہوا کہ نماز پوری نہیں کر سکتا تو انحراف جائز نہیں۔ یعنی اگر پیر میں درد شدید ہوا کہ کھڑا نہیں رہ سکتا تو بیٹھ کر پڑھے انحراف جائز نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۳..... اگر شرم یا رعب کی وجہ سے قرأت سے عاجز ہے تو انحراف جائز نہیں اور بالکل نسیان ہو گیا تو جائز۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۴..... امام کو حدث ہوا اور کسی کو خلیفہ بنایا اور خلیفہ نے ابھی نماز پوری نہیں کی ہے کہ امام وضو سے فارغ ہو گیا تو اس پر واجب ہے کہ واپس آئے یعنی اتنا قریب ہو جائے کہ اقتدا ہو سکے اور خلیفہ پوری کر چکا ہے تو اسے اختیار ہے کہ وہیں پوری کرے یا سو منع اقتدا میں آئے۔ یعنی منفرد کا اختیار ہے اور مقتدی کو حدث ہوا تو واجب ہے کہ واپس آئے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۵..... نماز میں امام کا انتقال ہو گیا اگرچہ قعدہ اخیرہ میں تو مقتدیوں کی نماز باطل ہو گئی سرے سے پڑھنا ضروری ہے۔ (درمختار)

نماز فاسد کرنے والی چیزوں کا بیان

حدیث ۱..... صحیح مسلم میں معاویہ بن الحکم رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں نماز میں آدمیوں کا کوئی کلام درست نہیں وہ تو نہیں محض تسبیح و تکبیر و قرأت قرآن۔

حدیث ۲..... صحیح بخاری صحیح مسلم میں ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نماز میں ہوتے اور ہم حضور کو سلام کیا کرتے اور رسول اللہ ﷺ جواب دیتے۔ جب نجاشی کے یہاں سے ہم واپس ہوئے، سلام عرض کیا، جواب نہ دیا۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ہم سلام

کرتے تھے اور آپ جواب دیتے تھے (اب کہاں ہے کہ جواب دیا؟) فرمایا نماز میں مشغول ہے اور ہوا و رسول اللہ علیہ کی روایت میں ہے "فرمایا کہ اللہ عزوجل اپنا حکم جو چاہتا ہے ظاہر فرماتا ہے اور جو ظاہر فرمایا ہے اس میں سے یہ ہے کہ نماز میں کلام نہ کرو"۔ اس کے بعد سلام کا جواب دیا اور فرمایا نماز تو قرأت قرآن اور ذکرِ خدا کے لئے ہے تو جب تم نماز میں ہو تمہاری یہی شان ہونی چاہئے۔

حدیث ۳..... امام احمد و ابوداؤد و ترمذی و نسائی رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "دو سیاہ چیزوں (سانپ اور بچھو) کو نماز میں قتل کرو"۔

احکام مختصرہ: کلام منافیِ نماز ہے عمداً ہو یا سہواً، سوتے میں ہو یا بیداری میں، اپنی خوشی سے کلام کیا یا کسی نے کلام کرنے پر مجبور کیا، اس کو یہ علم نہ تھا کہ کلام کرنے سے نماز جاتی رہتی ہے۔ خطا کے معنی یہ ہیں کہ قرأت وغیرہ اذکارِ نماز کہنا چاہتا تھا غلطی سے کوئی بات زبان سے نکل گئی اور سہو کے یہ معنی ہیں کہ اسے اپنا نماز میں ہونا یاد نہ رہا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱..... کلام میں قلیل و کثیر کا فرق نہیں اور یہ بھی فرق نہیں کہ وہ کلام اصلاحِ نماز کے لئے ہو یا نہیں مثلاً امام کو بیٹھنا تھا کھڑا ہو گیا مقتدی نے بتانے کو کہا کہ بیٹھ جاؤ یوں کہا نماز جاتی رہی۔ (درمختار، فتاویٰ عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲..... قصداً کلام سے اسی وقت نماز فاسد ہوتی جب بقدرِ تشہد نہ بیٹھا ہو اور بیٹھ چکا ہو تو نماز پوری ہو گئی البتہ مکروہ تحریمی ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳..... کلام وہی مفسد ہے جس میں اتنی آواز ہو کہ کم از کم دو بن سکے اور اگر کوئی مانع نہ ہو اور اگر اتنی آواز بھی نہ ہو بلکہ صرف صحیح حروف ہوں تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴..... سلام پھیرنے سے پہلے بھول کر سلام پھیر دیا تو حرج نہیں اور قصداً پھیرا تو نماز جاتی رہی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵..... کسی شخص کو سلام کیا عمداً ہو یا سہواً نماز فاسد ہو گئی اگرچہ بھول کر السلام علیکم کہا تھا کہ یاد آیا کہ سلام کرنا نہ چاہئے اور سکوت کیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶..... مسبوق نے یہ خیال کر کے کہ امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہئے سلام پھیر دیا نماز فاسد ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷..... عشا کی نماز میں یہ خیال کر کے کہ وتر واجب ہے دو رکعت پر سلام پھیر دیا یا ظہر کو جمعہ تصور کر کے دو رکعت پر سلام پھیر دیا حتم نے اپنے کو مسافر خیال کر کے دو رکعت پر سلام پھیرا نماز فاسد ہو گئی اس پر بنا بھی جائز نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸..... دوسری رکعت کو پہلی سمجھ کر سلام پھیر دیا پھر یاد آیا تو نماز پوری کر کے سجدہ سہو کر لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹..... زبان سے سلام کا جواب دینا بھی نماز کو فاسد کرتا ہے اور ہاتھ کے اشارے سے دیا تو مکروہ ہوئی، سلام کی نیت سے مصافحہ کرنا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰..... مصلّی سے کوئی چیز مانگی کوئی بات پوچھی، اس نے سر یا ہاتھ سے ہاں یا نہیں کا اشارہ کیا نماز فاسد نہ ہوئی البتہ مکروہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱..... کسی کو چھینک آئی اس کے جواب میں نمازی یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہا نماز فاسد ہو گئی اور نمازی کو چھینک آئی اور اپنے کو مخاطب کر کے یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہا تو فاسد نہ ہوئی اور کسی اور کو چھینک آئی اس مصلّی نے اَلْحَمْدُلِلّٰہ کہا نماز نہ گئی۔ اور جواب کی نیت سے کہا تو جاتی رہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲..... نماز میں چھینک آئی کسی دوسرے نے یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہا اور اس نے جواب میں کہا آمین نماز فاسد ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳.....نماز میں چھینک آئے تو حکمت کرے اور اَلْحَمْدُلِلّٰہ کہہ لیا تو بھی نماز میں حرج نہیں اور اگر اس وقت عمداً کہی تو فاسد کر دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴.....خوشی کی خبر سن کر جواب میں اَلْحَمْدُلِلّٰہ کہا نماز فاسد ہو گئی اور اگر جواب کی نیت سے نہ کہا بلکہ یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ نماز میں ہے تو فاسد نہ ہوئی۔ یونہی کوئی چیز تعجب خیز دیکھ کر قصد جواب سُبْحَانَ اللّٰہ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ یا اَللّٰہُ اَکْبَر کہا نماز فاسد ہو گئی ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵.....کسی نے آنے کی اجازت چاہی اس نے یہ ظاہر کرنے کو کہ نماز میں ہے دل سے اَلْحَمْدُلِلّٰہ اَللّٰہُ اَکْبَر یا سُبْحَانَ اللّٰہ پڑھا نماز فاسد نہ ہوئی۔ (عینی)

مسئلہ نمبر ۱۶.....کسی نے سن کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ (پ۲ بقرہ ۱۵۶) کہا یا اِنَّا لِلّٰہِ پڑھا یا قرآن سے کسی کو جواب دیا نماز فاسد ہو گئی مثلاً کسی نے پوچھا کیا خدا کے سوا دوسرا خدا ہے؟ اس نے جواب دیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا پوچھا تیرے کیا کیا مال ہیں؟ اس نے جواب میں کہا اَلْخَیْلُ وَالْبِغَالُ وَالْحَمِیْرُ (پ۱۴ نحل ۸) یا پوچھا کہاں ہے؟ کہا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَۃٍ وَّقَصْرٍ مَّشِیْدٍ (پ۱۷ حج ۴۵) ہو گئی اگر کسی کو اتنا قرآن سے خطاب کیا جتنا اس کا نام یحییٰ ہے اس سے کہا یٰیَحْیٰی خُذِالْکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ (پ۱۶ مریم ۱۲) ہوئی نام ہے اس سے کہا وَمَا تِلْکَ بِیَمِیْنِکَ یٰمُوْسٰی (پ۱۶ طٰہٰ ۱۷) نماز فاسد ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷.....اللہ عزوجل کا نام سن کر جل جلالہ کہا یا نبی ﷺ کا اسم مبارک سن کر درود پڑھا یا امام کی قرأت سن کر صدق اللہ وصدق رسولہ کہا تو ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی۔ جب کہ قصد جواب کہا ہو اور اگر جواب میں نہ کہا تو حرج نہیں۔ یونہی اگر اذان کا جواب دیا نماز فاسد ہو جائے گی۔ (درمختار وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۱۸.....شیطان کا ذکر سن کر اس پر لعنت بھیجی نماز جاتی رہی۔ دفع وسوسہ کے لئے لاحول پڑھی اگر امور دنیا کے لئے ہے نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر امور آخرت کے لئے تو نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۹.....چاند کو دیکھ کر رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ کہا یا بخار وغیرہ کی وجہ سے کچھ قرآن پڑھ کر دم کیا نماز فاسد ہو گئی۔ بیمار نے فتحے چھینکے تکلیف اور درد بسم اللہ کہی تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰.....کوئی عبارت بوزن شعر کو قرآن مجید میں بترتیب پائی جاتی ہے بہ نسبت شعر پڑھی نماز فاسد ہو گئی جیسے وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا (پ۲۹ المرسلٰت ۱ و۲) اور اگر نماز میں شعر موزوں کیا مگر زبان سے کچھ نہ کہا تو اگرچہ نماز فاسد نہ ہوئی مگر تحریمہ جاتا رہا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱.....نماز میں زبان پر نعم یا آرے یا ہاں جاری ہو گیا اگر بقصد کہنے کا عادی ہے فاسد ہو گئی ورنہ نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۲.....مصلی نے اپنے امام کے سوا دوسرے کو لقمہ دیا نماز جاتی رہی جس کو لقمہ دیا ہے وہ نماز میں ہو یا نہ ہو مقتدی ہو یا منفرد یا کسی اور کا امام۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۳.....اگر لقمہ دینے کی نیت سے نہیں پڑھا بلکہ تلاوت کی نیت سے تو حرج نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۴.....اپنے مقتدی کے سوا دوسرے کا لقمہ لینا بھی مفسد نماز ہے۔ البتہ اگر اس کے تلاتے وقت اسے خود یاد آ گیا اس کے تلانے سے نہیں یعنی اگر وہ نہ تلاتا جب بھی اسے یاد آ جاتا اس کے تلانے کو کچھ دخل نہیں تو اس کا پڑھنا مفسد نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۵.....اپنے امام کو لقمہ دینا اور امام کا لقمہ لینا مفسد نہیں ہاں اگر مقتدی نے دوسرے سے سن کر جو نماز میں اس کا شریک نہیں ہے لقمہ دیا اور امام نے لے لیا تو سب کی نماز ہو گئی، اور امام نے نہ لیا تو صرف اس مقتدی کی گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶.....لقمہ دینے والا قرأت کی نیت نہ کرے بلکہ لقمہ دینے کی نیت سے وہ الفاظ کہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۷.....فوراً ہی لقمہ دیا مکروہ ہے تھوڑا توقف چاہئے کہ شاید امام خود سنبھال لے مگر جب کہ اس کی عادت سے معلوم ہو کہ رکتا ہے تو بعض ایسے حروف چھٹتے ہیں جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے تو فوراً بتائے۔ یونہی امام کو مکروہ ہے کہ مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور کرے بلکہ کسی دوسری سورت کی طرف منتقل ہو جائے یا دوسری آیت شروع کر دے بشرطیکہ اس کا وصل مفسد نماز نہ ہو اور اگر بقدر عادت پڑھ چکا ہے تو رکوع کر دے مجبور کرنے کے یہ معنی ہیں کہ بار بار پڑھے یا ساکت کھڑا رہے (عالمگیری و لکھنؤ) مگر وہ غلطی ایسی ہے جس میں نماز معنی فاسد ہوتی ہے اس کا اعادہ واجب تھا اور یا نہیں آتا تو مقتدی کو آپ ہی مجبور کرے گا اور وہ بھی نہ سکھیں تو نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۸.....لقمہ دینے والے کے لئے بالغ ہونا شرط نہیں مراہق بھی لقمہ دے سکتا ہے (عالمگیری) بشرطیکہ نماز جانتا ہو اور نماز میں ہو۔

مسئلہ نمبر ۲۹.....وہ دعا جس کا سوال بندے سے نہیں کیا جا سکتا جائز ہے جیسے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ اور جس کا سوال بندوں سے کیا جا سکتا ہے مفسد نماز ہے جیسے اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْنِیْ اَللّٰهُمَّ دَوِّجْنِیْ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰.....آہ و اوہ و اف۔ تف یہ الفاظ دردِ یا مصیبت کی وجہ سے نکلیں آواز سے رویا اور حرف پیدا ہوئے ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی اور اگر رونے میں صرف آنسو نکلے آواز حرف نہیں نکلے تو حرج نہیں۔ (عالمگیری و لکھنؤ)

مسئلہ نمبر ۳۱.....مریض کی زبان سے بے اختیار آہ نکل یا اوہ نکل نماز فاسد ہوئی۔ یونہی چھینک، کھانسی، جماہی، ڈکار میں جتنے حروف مجبوراً نکلتے ہیں معاف ہیں۔ (مختار)

مسئلہ نمبر ۳۲.....جنت و دوزخ کی یاد میں اگر یہ الفاظ کہے تو نماز فاسد ہوئی۔ (مختار)

مسئلہ نمبر ۳۳.....امام کپڑا پھنسا یا اس پر رونگٹا اور آرے قسم ہاں زبان سے نکلا کوئی حرف نہیں کہ خشوع کے باعث ہے اور اگر خوش ہوئی کسی سبب کہا تو نماز جاتی رہی۔ (ردالمحتار و لکھنؤ)

مسئلہ نمبر ۳۴.....اگر پھونکنے میں آواز پیدا نہ ہو تو وہ مثل سانس کے ہے کہ مفسد نہیں۔ مگر قصداً کرنا مکروہ ہے اور اگر وہ حرف پیدا ہوں جیسے اف تف تو مفسد ہے۔ (منیہ)

مسئلہ نمبر ۳۵.....کھنکارنے میں جب وہ حرف ظاہر ہوں جیسے اح مفسد نماز ہے جب کہ بے عذر ہو بے کوئی صحیح غرض اگر عذر سے ہو مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا کسی صحیح غرض کے لئے مثلاً آواز صاف کرنے کے لئے یا امام سے غلطی ہوئی ہے اس لئے کھنکارنا ہے درست کر لیا اس لئے کھنکارنا ہے کہ دوسرے شخص کو اس کا نماز میں پتا معلوم ہو تو ان صورتوں میں نماز فاسد نہیں ہوتی۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۶.....نماز میں مصحف شریف سے دیکھ کر قرآن پڑھنا مطلقاً مفسد نماز ہے۔ یونہی اگر محراب وغیرہ میں لکھا ہوا سے دیکھ کر پڑھنا بھی مفسد نماز ہے ہاں اگر یاد پڑھتا ہو مصحف یا محراب پر نظر کرنے میں حرج نہیں۔ (ردالمحتار و لکھنؤ)

مسئلہ نمبر ۳۷.....کسی کاغذ پر قرآن مجید لکھا ہوا دیکھا ہوا سے سمجھا نماز میں نقصان نہ آیا۔ یونہی اگر فقہ کی کتاب دیکھی اور کچھ نماز فاسد نہ ہوئی خواہ سمجھنے کے لئے اسے دیکھا نہیں ہاں اگر قصداً دیکھا اور قصد سمجھا تو مکروہ ہے اور یاد قصد ہوا تو مکروہ بھی نہیں۔ (عالمگیری و لکھنؤ) یہ حکم بر تقدیر کا ہے اور جب غور دیتی ہو تو کراہت شدید ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۸.....صرف توریت یا انجیل کو نماز میں پڑھا تو نماز نہ ہوئی قرآن پڑھا جاتا ہو یا نہیں (عالمگیری) اور اگر بقدر عادت قرآن شریف پڑھا جاتا ہو اور کچھ آیات توریت و انجیل کی جن میں ذکر الٰہی ہے پڑھیں تو حرج نہیں مگر نہ چاہئے۔

مسئلہ نمبر ۳۹.....عمل کثیر کو نہ اعمال نماز سے ہونا نماز کی اصلاح کیلئے کیا گیا ہو نماز فاسد کر دیتا ہے عمل قلیل مفسد نہیں جس کام کے

کرنے والے کو دور سے دیکھ کر اس کے نماز میں نہ ہونے کا شک نہ رہے بلکہ گمان غالب ہو کہ نماز میں نہیں تو وہ عمل کثیر ہے اور اگر دور سے دیکھنے والے کو شبہہ و شک ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں تو عمل قلیل ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۰..... کرتا پایا جامہ پر یا تہبند باندھ کر نماز جاتی رہی۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۴۱..... ناپاک جگہ پر بغیر حائل کے سجدہ کیا نماز فاسد ہو گئی اگرچہ اس سجدہ کو پاک جگہ پر ادا کرے۔ (درمختار) یونہی گھٹنیا یا ہاتھ سجدہ میں ناپاک جگہ پر رکھے نماز فاسد ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۲..... ستر کھولے ہوئے یا بقدر ربع نجاست کے ساتھ پورا رکن ادا کیا یا تین تسبیح کا وقت گزر جایا مفسد نماز ہے۔ یونہی بھیڑ کی وجہ سے اتنی دیر تک عورتوں کی صف میں پڑا یا امام سے آگے ہو گیا نماز جاتی رہی (درمختار وغیرہ) اور قصداً ستر کھولنا مطلقاً مفسد نماز ہے اگرچہ معاذ حائک لباس میں وقت کی بھی حاجت نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴۳..... دو کپڑے ملا کر سئے ہوں ان میں ستر ناپاک ہے اور ادھر پاک تو ادھر کی طرف بھی نماز نہیں ہو سکتی جب کہ نجاست بقدر مانع موضع تجوید میں ہو اور سلے نہ ہوں تو ادھر پڑھ جائز ہے جب کہ تحلل یک نہ ہو کہ ستر چمکتا ہو۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۴..... نجس زمین پر چوڑا بچھا دیا اب اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں اور اگر مصنوعی طرح سے خاک چھڑک دی ہے کہ نجاست کی بو آتی ہے تو جائز ہے جب کہ مواضع تجوید پر نجاست نہ ہو۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۴۵..... نماز کے اندر کھانا یا مطلقاً نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ قصداً ہو یا بھول کر تھوڑا ہو یا زیادہ یہاں تک کہ اگر تل بغیر چبائے نگل لیا کوئی تلچھٹ اس کے منہ میں گر گئی اور اس نے نگل لیا نماز جاتی رہی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۶..... دانتوں کے اندر کھانے کی کوئی چیز رہ گئی تھی اس کو نگل لیا اگر چنے سے کم ہے نماز فاسد نہ ہوئی مکروہ ہوئی اور چنے برابر ہے تو فاسد ہو گئی۔ دانتوں سے خون نکلا اگر تھوک غالب ہے تو نگلنے سے فاسد نہ ہوگی ورنہ ہو جائے گی۔ (درمختار وغیرہ)

تلچھٹ کی علامت یہ ہے کہ حلق سے خون کا مزہ محسوس ہو نماز اور روزہ توڑنے میں مزے کا اعتبار ہے اور وضو توڑنے میں رنگ کا۔

مسئلہ نمبر ۴۷..... نماز سے پیشتر کوئی چیز میٹھی کھائی تھی اس کے اجزا نکل کر تھے صرف لعاب دہن میں کچھ مٹھاس کا اثر رہ گیا اس کے نگلنے سے نماز فاسد نہ ہوئی۔ منہ میں شکر ڈالے ہوئے کہ گھل کر حلق سے پہنچتی ہے نماز فاسد ہو گئی۔ گھنہ منہ میں ہے اگر چبایا اور بعض اجزا حلق سے اتر گئے نماز جاتی رہی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۸..... سینہ کو قبلہ سے پھیرا مفسد نماز ہے جب کہ کوئی عذر نہ ہو یعنی اتنا پھیرے کہ سینہ قبلہ سے ہٹتا ہوا نہ دیکھے بہت بچ جائے اور اگر عذر سے ہو تو مفسد نہیں مثلاً حدث کا گمان ہوا اور منہ پھیرا اسی قدر کہ گمان کی غلطی ظاہر ہوئی تو مسجد سے اگر خارج نہ ہوا ہو نماز فاسد نہ ہوئی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۹..... قبلہ کی طرف ایک صف کی قدر پیچھا پھرا ایک رکن کی قدر ٹھہر گیا پھر چلا پھر ٹھہرا اگرچہ متعدد بار ہو جب تک رکن نہ بدلے نماز فاسد نہ ہوئی مثلاً مسجد سے باہر ہو جائے کہ میدان میں نماز پڑھ رہی تھی اور یہ شخص صفوف سے متجاوز ہو گیا کہ یہ دونوں صورتیں رکن بدلنے کی ہیں اور ان میں نماز فاسد ہو جائے گی۔ یونہی اگر ایک دم رو صف کی قدر پیچھا نماز فاسد ہو گئی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵۰..... محراب میں اگر اس کے آگے کچھ نہیں بلکہ یہ امام ہے اور موضع سجود سے متجاوز ہوا۔ تو اگر اتنا آگے بڑھا جتنا اس کے اور سب سے قریب والی صف کے درمیان فاصلہ تھا تو فاسد نہ ہوئی اور اس سے زیادہ بڑھا تو فاسد ہو گئی اور اگر منفرد ہے تو موضع سجود کا اعتبار ہے یعنی اتنا ہی فاصلہ

۱؎ کان یا ناخ وغیرہ کی نوک یہ ہے کہ اگر حلق میں اس کا سرہ محسوس ہو تو مطلقاً نماز فاسد ہو گئی اور یہی حکم دندہ کا ہے اور یہ قول اثبات اولیٰ معلوم ہوا ہے اور احتیاط ضروری ہے۔ ۱۲ منہ

آگے پیچھے دائیں بائیں کو اس سے زیادہ ہٹنے میں نماز جاتی رہے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۱..... کسی کو چوپایہ نے ایک قدم بقدر تین قدم کے کھینچ لیا یا دھکیل دیا تو نماز فاسد ہوگئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۲..... ایک نماز سے دوسری کی طرف پھر کر مثلاً ظہر کہہ کر مغرب ہوا یا پہلی نماز فاسد ہوگئی مثلاً ظہر پڑھ رہا تھا عصر یا نفل کی نیت سے اللہ اکبر کہا ظہر کی نماز جاتی رہی پھر اگر ساحب ترتیب ہے اور وقت میں گنجائش ہے تو عصر کی بھی نہ ہوئی بلکہ دونوں صورتوں میں نفل ہے اور یہ عصر کی نیت ہے تو عصر اور نفل کی نیت ہے تو نفل۔ یونہی اگر تنہا نماز پڑھتا تھا اور اقتدار کی نیت سے اللہ اکبر کہا یا مقتدی تھا اور تنہا پڑھنے کی نیت سے اللہ اکبر کہا تو نماز فاسد ہوگئی۔ یونہی اگر نماز بتازہ پڑھ رہا تھا اور دوسرا بتازہ دہرا یا گیا دونوں کی نیت سے اللہ اکبر کہا یا دوسرے کی نیت سے تو دوسرے بتازہ کی نماز شروع ہوئی اور پہلی کی فاسد ہوگئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۳..... عورت نماز پڑھ رہی تھی بچہ نے اس کی چھاتی چوسی اگر دودھ نکل آیا نماز جاتی رہی۔

مسئلہ نمبر ۵۴..... عورت نماز میں تھی مرد نے بوسہ لیا یا شہوت کے ساتھ اس کے بدن کو ہاتھ لگایا نماز جاتی رہی اور مرد نماز میں تھا اور عورت نے ایسا کیا تو نماز فاسد نہ ہوئی، جب تک مرد کو شہوت نہ ہو۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۵..... دوا جو تیل یا سر میں تیل لگایا یا سرمہ لگایا یا نماز جاتی رہی، ہاں اگر ہاتھ میں تیل لگا ہوا ہے اس کو سر یا بدن میں کسی جگہ پونچھ دیا تو نماز فاسد ہوئی۔ (عینی، غنیہ)

مسئلہ نمبر ۵۶..... کسی آدمی کو نماز پڑھتے میں اٹھا نچو یا گود اٹھا نماز جاتی رہی اور جانور پر سوار نماز پڑھ رہا تھا اور ایک بار ہاتھ یا ایڑی سے بالکنے میں نماز فاسد نہ ہوئی، تین بار سے زیادہ کرے گا تو جاتی رہے گی۔ ایک پاؤں سے ہر مرتبہ اگر سے زیادہ تین بار سے نماز جاتی رہی اور دونوں پاؤں سے ایک ہی فاسد ہوگئی لیکن اگر آہستہ پاؤں ہلائے کہ دوسرے کو ہلتے دیکھنے سے پتا چلے تو فاسد نہ ہوئی۔ (غنیہ، عینی)

مسئلہ نمبر ۵۷..... گھوڑے کو پاپک سے راستہ بتایا اور مارا بھی نماز فاسد ہوگئی نماز پڑھتے میں گھوڑے پر سوار ہوگیا نماز جاتی رہی اور سواری پر نماز پڑھ رہا تھا اتر آیا فاسد نہ ہوئی۔ (غنیہ، قاضی خان)

مسئلہ نمبر ۵۸..... تین نکلے اس طرح لکھنا کہ حروف ظاہر ہوں نماز کو فاسد کرتا ہے اور اگر حروف ظاہر نہ ہوں مثلاً پانی پر یا ہوا میں لکھا تو عبث ہے نماز مکروہ تحریمی ہوئی۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۵۹..... نماز پڑھتے میں قرآن پر دیکھ رہا تھا اس کو اٹھا یا پھر وہیں رکھ دیا اگر قبلہ سے سینہ نہ پھرا فاسد نہ ہوئی اور اگر اس کو اٹھا کر سواری پر رکھ دیا نماز جاتی رہی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۰..... موت وجنون و بیہوشی سے نماز جاتی رہتی ہے اگر وقت میں افاقہ ہوا تو ادا کرے ورنہ قضا بشرطیکہ ایک دن رات سے متجاوز نہ ہو۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۱..... قصداً وضو توڑ دیا کوئی موجب غسل پایا یا کسی رکن کو ترک کیا جب کہ اس نماز میں اس کو ادا کیا تھا یا بلا عذر شرعی کو تر ک کیا مقتدی نے امام سے پہلے رکن ادا کر لیا اور امام کے ساتھ یا بعد میں پھر اس کو ادا نہ کیا یہاں تک کہ امام کے ساتھ سلام پھیر دیا یا مسبوق نے فوت شدہ رکعت کا سجدہ کر کے امام کے سجدہ سہو میں متابعت کی یا قعدہ اخیرہ کے بعد سجدہ نماز دیا سجدہ تلاوت آیا اور اس کے ادا کرنے کے بعد پھر قعدہ نہ کیا یا کسی رکن کو سوتے میں یا کیا تو اس کا اعادہ نہ کیا ان سب صورتوں میں نماز فاسد ہوگئی۔ (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ نمبر ۶۲..... سانپ بچھو مارنے سے نماز نہیں جاتی جب کہ نہ تین قدم چلنا پڑے نہ تین ضربوں کی حاجت ہو ورنہ جاتی رہے گی مگر مارنے کی اجازت ہے اگرچہ نماز فاسد ہو جائے۔ (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ نمبر ۶۳ ..... سانپ بچھو کو نماز میں مارا اس وقت مباح ہے کہ سامنے سے گزرے اور اپنے دینے کا خوف ہو اور اگر تکلیف پہنچانے کا اندیشہ نہ ہو تو مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۴ ..... پے در پے تین بال کھجانے یا تین جوئیں ماریں یا ایک ہی جوں کو تین بار میں مارا نماز جاتی رہی اور پے در پے نہ ہو تو فاسد نہ ہوئی مگر مکروہ ہے۔ (عالمگیری، منیہ)

مسئلہ نمبر ۶۵ ..... موزہ کشادہ پہنا ہے اتارنے سے نماز فاسد نہ ہوئی اور موزہ پہنے سے نماز جاتی رہے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۶ ..... کھونے کے منہ میں انگام وغیرہ اس پر کھی کی یا کھی کی تاروی نماز جاتی رہی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۷ ..... ایک رکن میں تین بار کھجلانے سے نماز جاتی رہتی ہے یعنی یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹا لیا پھر کھجلایا پھر ہاتھ اٹھایا پھر ہاتھ نہ ہٹایا اور اگر ایک بار ہاتھ روکر کر چند مرتبہ حرکت دی تو ایک ہی مرتبہ کھجانا کہا جائے گا۔ (عالمگیری، منیہ)

مسئلہ نمبر ۶۸ ..... تکبیر انتقال میں اشیاء کبیر کے الف کو دراز کیا آللہ کہا یا بے کے بعد الف بڑھا کر باء کہا نماز فاسد ہو جائیگی اور تحریمہ میں ایسا ہوا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی۔ (درمختار و اقرأ علیہ) اگر نماز میں کسی غلطی جس سے معنی فاسد ہو جائیں نماز فاسد کر دیتی ہے اس کے متعلق مفصل بیان گزر چکا۔

مسئلہ نمبر ۶۹ ..... نمازی کے آگے سے بلکہ موضع سجود سے کسی کا گزرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا خواہ گزرنے والا مرد ہو یا عورت گدھا۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۷۰ ..... مصلی کے آگے سے گزرنا بہت سخت گناہ ہے۔ حدیث میں فرمایا کہ اس میں جو کچھ گناہ ہے اگر گزرنے والا جانتا تو چالیس تک کھڑا رہنے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔ راوی کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ چالیس دن کہا یا چالیس مہینے یا چالیس برس یہ حدیث صحاح ستہ میں ابی جہیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور بزار رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں چالیس برس کی تصریح ہے اور ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی جانتا کہ اپنے بھائی کے سامنے نماز سے منہ موڑنے میں کیا ہے تو سو برس کھڑا رہنا اس سے کہ قدم چلنے سے بہتر سمجھتا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا کہ کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں نماز کے سامنے گزرنے والا اگر جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے تو زمین میں دھنس جانے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت صحیح بخاری و مسلم میں بایں لفظ ہے کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے تو زمین میں دھنس جانے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت صحیح بخاری و مسلم میں بایں لفظ ہے کہ ابو جہیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ میں دیکھا حضور ﷺ ٹاٹ میں چہرے کے ایک سرخ قرنے کے اندر تشریف فرما ہیں اور بلال رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے وضو کا پانی لیا اور لوگ جلدی جلدی سے لے رہے ہیں جس میں سے کچھ پا جاتا ہے سے مزہ اور جو نہیں پاتا، وہ کسی اور کے ہاتھ سے تری لیتا پھر بلال رضی اللہ عنہ نے ایک نیزہ نصب کر دیا اور رسول اللہ ﷺ سرخ دھاری دار جوڑا پہنے تشریف لائے اور وہ طرف مذکر کے دو رکعت نماز پڑھی اور میں نے آدمیوں اور چوپایوں کو نیزہ کے اس طرف سے گزرتے دیکھا۔

مسئلہ نمبر ۷۱ ..... میدان اور بڑی مسجد میں مصلی کے قدم سے موضع سجود تک گزرنا جائز ہے۔ موضع سجود سے مراد یہ ہے کہ قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ کی طرف نظر کرے تو جتنی دور تک نگاہ پھیلے وہ موضع سجود ہے۔ اس کے درمیان سے گزرنا جائز ہے۔ مکان اور چھوٹی مسجد میں قدم سے دیوار قبلہ تک کہیں سے گزرنا جائز نہیں اگرچہ وہ ستر ہو۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۲ ..... کوئی شخص بلند جگہ پر نماز پڑھ رہا ہے نیچے سے گزرنا بھی جائز نہیں جب کہ گزرنے والے کا کوئی عضو نمازی کے سامنے ہو چھت یا تخت پر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنے کا بھی یہی حکم ہے اور اگر نیچے والے کی اتنی بلندی ہو کہ کسی عضو کا سامنا نہ ہو تو حرج نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۳ ..... مصلی کے آگے سے گھوڑے وغیرہ پر سوار ہو کر گزرنا یا گزرنے والے کا پاؤں وغیرہ نیچے کا جو مصلی کے سر کے سامنے ہوا تو ممنوع ہے۔ (درمختار)

۱؎ موضع سجود سے کیا مراد ہے آگے گذرنے کو روکا جائے گا۔ ۱۲ منہ

مسئلہ نمبر ۷۴..... مصلّی کے آگے سترہ ہو یعنی کوئی ایسی چیز جس سے آڑ ہو جائے تو سترہ کے بعد سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۷۵..... سترہ بقدر ایک ہاتھ کے اونچا اور انگلی برابر موٹا ہو اور زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ اونچا ہو۔ (درمختار، غنیہ)

مسئلہ نمبر ۷۶..... امام منفرد جب صحرا میں یا کسی ایسی جگہ نماز پڑھیں جہاں سے لوگوں کے گزرنے کا اندیشہ ہو تو مستحب ہے کہ سترہ گاڑیں اور سترہ جانور یک سا ہونا چاہئے سترہ بالکل ناک کی سیدھ پر نہ ہو بلکہ داہنے یا بائیں بھوں کی سیدھ پر ہو اور داہنے کی سیدھ پر ہونا افضل ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۷۷..... اگر نصب[1] کرنا ممکن ہو تو وہ چیز لمبی لمبی رکھدے ہو اور اگر کوئی ایسی چیز بھی نہیں کہ رکھ سکے تو خط کھینچ دے خواہ طول میں ہو یا عرض میں ہو یا مُحراب کی مثل۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۸..... اگر سترہ[2] کے لئے بھی کوئی چیز نہیں ہے اور اس کے پاس کتاب یا کپڑا موجود ہے تو اسی کو سامنے رکھ لے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۹..... امام کا سترہ مقتدی کے لئے سترہ ہے اس کو جدا سترہ کی حاجت نہیں تو اگر چھوٹی مسجد میں بھی مقتدی کے آگے سے گزر جائے جب کہ امام کے آگے سے نہ ہو تو حرج نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۸۰..... عورت اور جانور اور آدمی وغیرہ کا بھی سترہ ہو سکتا ہے کہ ان کے بعد گزرنے میں کچھ حرج نہیں (غنیہ) مگر آدمی کو اس حالت میں سترہ بنایا جائے جب اس کی پیٹھ مصلّی کی طرف ہو کہ مصلّی کی طرف منہ کرنا منع ہے۔

مسئلہ نمبر ۸۱..... سوار اگر مصلّی کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے تو اس کا حیلہ یہ ہے کہ جانور کو مصلّی کے آگے کرلے اور اس طرف سے گزر جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸۲..... دو شخص برابر برابر امام کے آگے سے گزر گئے تو مصلّی سے جو قریب ہے وہ گنہگار ہوا اور دوسرے کے لئے یہی سترہ ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸۳..... مصلّی کے آگے سے گزرنا چاہتا ہے تو اگر اس کے پاس کوئی چیز سترہ کے قابل ہو تو اسے اس کے سامنے رکھ کر گزر جائے پھر اسے اٹھا لے اگر وہ شخص گزرنا چاہتے ہیں اور سترہ کو کوئی چیز نہیں تو ایک ان میں سے نمازی کے سامنے کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو جائے اور دوسرا اس کی آڑ پکڑ کر گزر جائے پھر وہ دوسرا اس کی پیٹھ کے پیچھے نمازی کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو جائے اور گزر جائے پھر وہ دوسرا جدھر سے اس جانب آیا اسی طرف ہٹ جائے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۸۴..... اگر اس کے پاس عصا ہے مگر نصب نہیں کر سکتا تو اسے کھڑا کر کے مصلّی کے آگے سے گزرنا جائز ہے جبکہ اس کو اپنے ہاتھ سے چھوڑ کر گرنے سے پہلے گزر جائے۔

مسئلہ نمبر ۸۵..... اگلی صف میں جگہ تھی اسے خالی چھوڑ کر پیچھے کھڑا ہوا تو آنے والا شخص اس کی گردن پھلانگتا ہوا جا سکتا ہے کہ اس نے اپنی جرمت اپنے آپ کھوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸۶..... جب آنے جانے والوں کا اندیشہ نہ ہو نہ سامنے راستہ ہو تو سترہ قائم کرنے میں بھی حرج نہیں، پھر بھی اولیٰ سترہ قائم

---

[1] اس دھندلی سے یہ مقصود نہیں کہ گزرنا جائز ہو جائے گا بلکہ اس لئے ہیں کہ نماز کا خیال نہ رہے۔ ۱۲ منہ

[2] اس سے بھی یہی مقصود ہے کہ نمازی کا خیال بٹے ورنہ کتاب یا کپڑا رکھنے سے اس کے آگے سے گزرنا جائز نہ ہوگا ہاں اگر بکثرت آتی ہو جائے کہ جو سترہ کے لئے روکا ہے تو گزرنا بھی جائز ہو جائے گا۔ ۱۲ منہ

کہا ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸۷..... نمازی کے سامنے سترہ نہیں اور کوئی شخص گزرنا چاہتا ہے یا سترہ ہے مگر وہ شخص معلّی اور سترہ کے درمیان سے گزرنا چاہتا ہے تو نمازی کو رخصت ہے کہ اسے گزرنے سے روکے خواہ سبحان اللہ کہے یا جبر کے ساتھ قرأت کرے یا ہاتھ یا سر یا آنکھ کے اشارے سے منع کرے اس سے زیادہ کی اجازت نہیں مثلاً اٹھ کر، پکڑ کر، جھنجلایا یا بلکہ اگر عمل کثیر ہوا تو نماز ہی جاتی رہی۔ (درمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸۸..... تسبیح و اشارہ دونوں کو یا صرف تسبیح کرنا مکروہ ہے عورت کے سامنے سے گزرے تو تصفیق سے منع کرے یعنی دہنے ہاتھ کی انگلیاں بائیں کی پشت پر مارے اور اگر مرد نے تصفیق کی اور عورت نے تسبیح کہی تو بھی فاسد ہوئی مگر خلاف سنت ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸۹..... مسجد الحرام شریف میں نماز پڑھتا ہو تو اس کے آگے طواف کرتے ہوئے لوگ گزر سکتے ہیں۔ (ردالمحتار)

مکروہات کا بیان

حدیث ۱..... بخاری و مسلم رحمہما اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا۔

حدیث ۲..... شرح سنہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کمر پر نماز میں ہاتھ رکھنا جہنمیوں کی راحت ہے[1]

حدیث ۳..... بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی رحمہم اللہ روایت کرتے ہیں کہ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز کے اندر ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں سوال کیا۔ فرمایا یہ چک لینا ہے کہ بندوں کی نماز میں سے شیطان اچک لے جاتا ہے۔

حدیث ۴..... امام احمد و ابوداؤد و نسائی و ابن خزیمہ و حاکم رحمہم اللہ بافادہ صحیح ابوذر رضی اللہ عنہ سے راوی فرماتے ہیں ﷺ جو بندہ نماز میں ہے اللہ ﷻ کی رحمت خاص اس کی طرف متوجہ رہتی ہے جب تک ادھر ادھر نہ دیکھے جب اس نے ادھر ادھر دیکھا "اس کی رحمت بھی پھر جاتی ہے۔

حدیث ۵..... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ باسناد حسن ابوخلدی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے میرے خلیل ﷺ نے تین باتوں سے منع فرمایا۔ مرغ کی طرح ٹھونگنے مار نے اور کتے کی طرح بیٹھنے اور ادھر ادھر لومڑی کی طرح دیکھنے سے۔

حدیث ۶..... بزار رحمۃ اللہ علیہ نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب آدمی نماز کو کھڑا ہوتا ہے اللہ ﷻ اپنی خاص رحمت کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور جب ادھر ادھر دیکھتا ہے فرماتا ہے اے ابن آدم! کس طرف التفات کرتا ہے کیا مجھ سے کوئی بہتر ہے جس کی طرف التفات کرتا ہے پھر جب دوبارہ التفات کرتا ہے ایسا ہی فرماتا ہے پھر جب تیسری بار التفات کرتا ہے اللہ ﷻ اپنی اس رحمت خاص کو اس سے پھیر لیتا ہے۔

حدیث ۷..... ترمذی رحمۃ اللہ علیہ باسناد حسن روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے انس نماز کے نماز میں التفات سے بچ کہ نماز میں التفات ہلاکت ہے۔

حدیث ۸..... تا ۱۲..... بخاری و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ انس رضی اللہ عنہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "کیا حال ہے ان لوگوں کا جو نماز میں آسمان کی طرف آنکھیں اٹھاتے ہیں اس سے باز رہیں یا ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی"۔ اسی مضمون کے قریب قریب ابن عمر و ابوہریرہ و ابوسعید خدری و جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایتیں کتب احادیث میں موجود ہیں۔

حدیث ۱۳..... امام احمد و ابوداؤد و ترمذی رحمہم اللہ بافادہ تحسین و نسائی و ابن ماجہ و ابن حبان و ابن خزیمہ رحمہم اللہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ جب کوئی تم میں نماز کو کھڑا ہو تو کنکری نہ چھوئے کہ رحمت اس کے مواجہہ میں ہے۔

---

[1] یعنی یہ یہودیوں کا فعل ہے کہ وہ جنگلی ایسی حرکت جہنمیوں کے لیے جہنم میں کیا راحت ہے لمعات اشعۃ اللمعات ۱۲ منہ

حدیث ۱۴.....صحاح ستہ میں معتقب رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کنکری نہ چھو اور اگر چھے تو ایک بار کرنا ہی ہے تو ایک بار۔

حدیث ۱۵.....صحیح ابن خزیمہ میں مروی کو جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضور ﷺ سے نماز میں کنکری چھونے کا سوال کیا؟ فرمایا ایک بار اور اگر تو اس سے بچتے یہ سواونٹنیاں (یا قیمتی گھوڑیاں) ہے بہتر ہے۔

حدیث ۱۶.....۱۷.....مسلم رحمۃ اللہ علیہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جب نماز میں کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ہو سکے روکے کہ شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے اور صحیح بخاری کی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "جب نماز میں کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ہو سکے روکے اور یہ کہے کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے شیطان اس سے ہنستا ہے" اور ترمذی ابن ماجہ کی روایت انہیں سے ہے اس کے بعد فرمایا کہ منہ پر ہاتھ رکھے۔

حدیث ۱۸.....۱۹.....امام احمد و ابو داؤد ترمذی نسائی و دارمی کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جب کوئی اچھی طرح وضو کر کے مسجد کے قصد سے نکلے تو ایک بالشت کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں نہ ڈالے کہ وہ نماز میں ہے ابو داؤد کے مثل ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حدیث ۲۰.....صحیح بخاری میں قتیبہ سے مروی ہے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ رکوع سجود پورا نہیں کرتا جب اس نے نماز پڑھ لی تو بلایا اور کہا تیری نماز نہ ہوئی۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ یہ بھی کہا کہ اگر تو مرا تو نظرت محمد ﷺ کے غیر پر مرے گا۔

حدیث ۲۱ تا ۲۴.....بخاری تاریخ میں اور ابن خزیمہ و غیرہ ابن ولید ہبیرہ بن عباس و یزید بن ابی سفیان مشرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہم سے راوی کہ حضور ﷺ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا فرمایا کہ رکوع تمام نہیں کرتا اور سجدہ میں ٹھونگ مارتا ہے۔ حکم فرمایا کہ پھر نماز کو کرے اور فرمایا یا اگر اسی حالت میں مرا تو ملت محمد ﷺ کے غیر پر مرے گا۔ پھر فرمایا کہ جو رکوع پورا نہیں کرتا اور سجدہ میں ٹھونگ مارتا ہے اس کی مثال اس بھوکے کی ہے کہ ایک دو کھجوریں کھا لیتا ہے جو کچھ کام نہیں دیتیں۔

حدیث ۲۵.....امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "سب میں برا وہ چور ہے جو اپنی نماز سے چراتا ہے" صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم انماز سے کیسے چراتا ہے؟ فرمایا کہ رکوع سجود پورا نہیں کرتا۔

حدیث ۲۶.....امام مالک و احمد بن نعمان بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ نازل ہونے سے پہلے صحابہ کرام سے فرمایا کہ شرابی اور زانی اور چور کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ سب نے عرض کی اللہ و رسول خوب جانتے ہیں۔ فرمایا یہ بہت بری باتیں ہیں اور ان میں سزا ہے اور سب میں بری چوری وہ ہے کہ اپنی نماز سے چرائے۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم انماز سے کیسے چرائے؟ فرمایا کہ رکوع و سجود تمام نہ کرے۔ اسی کی مثل دارمی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں بھی ہے۔

حدیث ۲۷.....امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ ﷻ بندہ کی اس نماز کی طرف نظر نہیں فرماتا جس میں رکوع و سجود کے درمیان پیٹھ سیدھی نہ کرے۔

حدیث ۲۸.....ابو داؤد ترمذی بسناد حسن روایت کرتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دروں میں کمزے ہونے سے بچتے تھے دوسری روایت میں ہے ہم دھکا دے کر بنائے جاتے۔

حدیث ۲۹.....ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہمارا ایک غلام لنگڑا تھا جب سجدہ کرتا تو پھیلتا فرمایا اسے لنگڑا اپنا منہ خاک آلودہ کر۔

حدیث ۳۰.....ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ "جب تو نماز میں ہو تو

انگلیاں نہ چٹکا" بلکہ ایک روایت میں ہے جب مسجد میں انتظارِ نماز میں ہو اس وقت انگلیاں چٹکانے سے منع فرمایا۔

حدیث ۳۱..... صحاح ستہ میں مروی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ سات اعضاء پر سجدہ کروں اور بال یا کپڑا نہ سمیٹوں۔

حدیث ۳۲..... صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "مجھے حکم ہوا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پنجے اور یہ حکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ سمیٹوں"۔

حدیث ۳۳..... ابوداؤد و نسائی و دارمی رحمہم اللہ عبدالرحمن بن شبل رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے کوے کی طرح ٹھونگ مارنے اور درندے کی طرح بچھانے سے منع فرمایا اور اس سے منع فرمایا کہ مسجد میں کوئی شخص جگہ مقرر کر لے جیسے اونٹ جگہ مقرر کر لیتا ہے۔

حدیث ۳۴..... ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اے علی! میں اپنے لئے جو پسند کرتا ہوں تمہارے لئے پسند کرتا ہوں اور اپنے لئے جو مکروہ جانتا ہوں تمہارے لئے مکروہ جانتا ہوں"۔ دونوں سجدوں کے درمیان اقعاء کرنا (یعنی اس طرح بیٹھنا کہ سرین زمین پر ہوں اور گھٹنے کھڑے رہے)

حدیث ۳۵..... ابوداؤد و حاکم رحمہم اللہ نے مستدرک میں بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ مرد صرف پاجامہ پہن کر نماز پڑھے اور چادر نہ اوڑھے۔

حدیث ۳۶..... صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ "تم میں کوئی ایک کپڑا ایسا نہ کرے اس طرح پر نماز نہ پڑھے کہ منہ حلوں پر کچھ نہ ہو"۔

حدیث ۳۷..... صحیح بخاری میں نبی سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ "جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے یعنی وہی چادر وہی تہبند ہو تو اِدھر کا کنارہ اُدھر اور اُدھر کا کنارہ اِدھر کر لے"۔

حدیث ۳۸..... عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے مصنف میں روایت کی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نافع کو وہ کپڑے پہنے کو دیئے اور یہ اس وقت ہوئے تھے اس کے بعد مسجد میں گئے اور ان کو ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا اس پر فرمایا کیا تمہارے پاس دو کپڑے نہیں کی نہیں پہنچے عرض کی ہاں ہیں۔ فرمایا تو اگر کہاں سے باہر تمہیں بھیجیں تو دونوں پہنو گے عرض کی ہاں، فرمایا تو کیا اللہ ﷻ کے دیدار کے لئے زینت زیادہ مناسب ہے یا آدمیوں کے لئے۔ عرض کی اللہ ﷻ کے لئے۔

حدیث ۳۹..... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک کپڑے میں نماز سنت ہے یعنی جائز ہے کہ ہم حضور ﷺ کے زمانہ میں ایسا کرتے اور ہم پر اس بارے میں عیب نہ نکالا جاتا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ اس وقت ہے کہ کپڑوں میں کمی ہو اور جو اللہ ﷻ نے وسعت دی ہو تو دو کپڑوں میں نماز زیادہ پیارا کپڑا ہے۔

حدیث ۴۰..... ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص نماز میں تکبر سے تہبند لٹکائے گا اللہ ﷻ کی رحمت سے بے نیاز ہے۔

حدیث ۴۱..... ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہے تھے ارشاد فرمایا جاؤ وضو کر کے آؤ وہ گئے اور وضو کر کے واپس آئے کسی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیا ہوا کہ حضور ﷺ نے وضو کا حکم فرمایا، ارشاد فرمایا وہ تہبند لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا اور بے شک اللہ ﷻ اس شخص کی نماز نہیں قبول فرماتا جو تہبند لٹکائے ہوئے ہو (یعنی ٹخنوں کے نیچے کپڑا ہو کہ گھسیٹ جاتی)۔ شیخ محقق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لمعات میں فرماتے ہیں کہ وضو کا حکم اس لئے دیا کہ نہیں معلوم ہو جائے کہ یہ معصیت ہے کہ سب لوگوں کو بتایا تھا کہ وضو نہ ہوں کا کفارہ ہے اور گناہ کے اسباب کا زائل کرنے والا۔

حدیث ۴۲۳..... ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب کوئی نماز پڑھتے تو بائیں طرف جوتیاں نہ رکھے اور بائیں طرف بھی نہیں کہ کسی اور کی بائیں جانب ہوں گی۔ مگر اس وقت کہ بائیں جانب کوئی نہ ہو بلکہ جوتیاں دونوں پاؤں کے درمیان رکھے۔

احکام فقہیہ: (1) کپڑے یا بدن کے ساتھ کھیلنا (2) کپڑا سمیٹنا مثلاً سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اٹھانا یا اگر چادر وغیرہ کے لئے کہ یا اور اگر بلا عذر دوسرا کپڑا نہ ہو مکروہ ہے (3) کپڑا لٹکانا مثلاً سر یا موڈھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں یہ سب مکروہ تحریمی ہیں (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱..... اگر کرتے وغیرہ کی آستین میں ہاتھ نہ ڈالے بلکہ پیٹھ کی طرف لٹکتی رہنے دی جب بھی یہی حکم ہے۔ (ستاد ڈن ہندیہ)

مسئلہ نمبر ۲..... رومال یا شال یا رضائی یا چادر کے کنارے دونوں موڈھوں سے لٹکتے ہوں یہ ممنوع مکروہ تحریمی ہے اور ایک کنارہ دوسرے موڈھے پر ڈال دیا اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حرج نہیں اور اگر ایک ہی موڈھے پر اس طرح ڈالا کہ ایک کنارہ پیٹھ پر لٹک رہا ہے دوسرا پیٹ پر جیسے عموماً اس زمانہ میں موڈھوں پر رومال رکھنے کا طریقہ ہے تو یہ بھی مکروہ ہے۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳..... (4) کوئی آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی (5) یا دامن سینے نماز پڑھنا بھی مکروہ تحریمی ہے خواہ پشت سے چڑھی ہو یا نماز میں چڑھائی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴..... (6) شدت کا پاخانہ یا پیشاب معلوم ہوتے وقت یا (7) کھانا حاضر ہوتے وقت نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ حدیث میں ہے جب جماعت قائم کی جائے اور کسی کو بیت الخلا جانا ہو تو پہلے بیت الخلا کو جائے اس حدیث کو ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور ابوداؤد وغیرہا و مالک رحمہم اللہ نے بھی اس کی مثل روایت کی ہے۔

مسئلہ نمبر ۵..... نماز شروع کرنے سے پیشتر اگر ان چیزوں کا غلبہ ہو تو وقت میں وسعت ہوتے ہوئے شروع کی ممنوع کرنا ہے بقضائے حاجت مقدم ہے اگر چہ جماعت جاتی رہنے کا اندیشہ ہو اور اگر وقت تنگ ہو کہ قضائے حاجت اور وضو کے بعد وقت جاتا رہے گا تو وقت کی رعایت مقدم ہے نماز پڑھ لے اور اگر شائستہ نماز میں یہ حالت پیدا ہو جائے اور وقت میں گنجائش ہو تو توڑ دینا واجب ہے اور اگر اسی طرح پڑھتی تو گنہگار ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶..... (8) جو زائد ہے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور نماز میں جوڑا باندھنا حتی فاسد ہو گئی۔

مسئلہ نمبر ۷..... (9) کنکریاں ہٹانا مکروہ تحریمی ہے مگر جس وقت کہ پورے طور پر بموجب سنت سجدہ ادا نہ ہوتا ہو تو ایک بار کی اجازت ہے۔ اور بچھونا ہٹانا اور اگر بطور بنائے واجب نہ ہو تو ہٹانا واجب ہے اگر چہ ایک بار سے زیادہ کی حاجت پڑے۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸..... (10) انگلیاں چٹکانا (11) انگلیوں کی قینچی باندھنا یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۹..... نماز کے لئے جاتے وقت اور نماز کے انتظار میں بھی یہ دونوں چیزیں مکروہ ہیں اور اگر نہ نماز میں ہے نہ تو قائم نماز میں تو کراہت نہیں جب کہ کسی حاجت کے لئے ہوں۔

مسئلہ نمبر ۱۰..... (12) کمر پر ہاتھ رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی کمر پر ہاتھ رکھنا نہ چاہئے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... (13) ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا مکروہ تحریمی ہے بشرطیکہ بغض اور اگر منہ نہ پھیرے بلکہ صرف آنکھوں سے ادھر ادھر بلا حاجت دیکھے تو کراہت تنزیہی ہے ہاں اور اگر کسی غرض صحیح سے ہو تو اصلاً حرج نہیں (14) آسمان کی طرف اٹھانا بھی مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۲..... (15) تشہد یا سجدوں کے درمیان میں کتے کی طرح بیٹھنا یعنی چوتڑوں کو پیروں سے ملا کر دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر سرین کے مل بیٹھنا۔ (16) مرد کا سجدہ میں کلائیوں کو بچھانا کسی (17) شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ یونہی دوسرے شخص کو مصلی کی طرف منہ کرنا بھی ناجائز و گناہ ہے یعنی اگر مصلی کی جانب سے ہو تو کراہت مصلی پر ہے اور یہاں پر۔

مسئلہ نمبر ۱۳.....اگر مصلّی اور اس شخص کے درمیان جس کا سجدہ مصلّی کی جانب ہے فاصلہ ہو جب بھی کراہت ہے مگر جب کوئی شے درمیان میں حائل ہو کہ قیام میں بھی سامنا نہ ہوتا ہو تو حرج نہیں اور اگر قیام میں مواجہہ ہو قعود میں نہ ہو مثلاً دونوں کے درمیان میں ایک شخص مصلّی کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھ گیا ہے مصلّی اس صورت میں قعود میں تو مواجہہ نہ ہوگا مگر قیام میں ہوگا تو اب بھی کراہت ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴.....(18) کپڑے میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے علاوہ نماز کے بھی۔ بضرورت اس طرح کپڑے میں لپٹنا چاہئے اور خطرہ کی جگہ سخت ممنوع ہیں

مسئلہ نمبر ۱۵.....(19) عجاز یعنی پگڑی اس طرح باندھنا کہ سر پر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے نماز کے علاوہ بھی اس طرح عمامہ باندھنا مکروہ ہے۔ (20) یونہی ناک اور منہ کو چھپانا اور (21) بضرورت کفن کا ناک پر سے مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶.....(22) نماز میں بالقصد جماہی لینا مکروہ تحریمی ہے اور خود آئے تو حرج نہیں مگر روکنا مستحب ہے اگر روکے نہ رکے تو ہونٹ کو دانتوں سے دبائے اور اس پر بھی نہ رکے تو دبا یا بایاں ہاتھ منہ پر رکھ دے یا آستین سے منہ چھپا لے قیام میں دہنے ہاتھ سے ڈھانکے اور دوسرے موقع پر بائیں سے۔ (مراقی الفلاح)

فائدہ: نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں اس لئے کہ اس میں شیطانی مداخلت ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جماہی شیطان کی طرف سے ہے۔ جب تم میں سے کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ممکن ہو روکے۔ اس حدیث کو امام بخاری و مسلم رحمہما اللہ نے صحیحین میں روایت کیا بلکہ بعض روایتوں میں ہے کہ شیطان منہ میں گھس جاتا ہے۔ بعض میں ہے شیطان منہ دیکھ کر ہنستا ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ جو جماہی میں منہ کھول دیتا ہے شیطان اس کے منہ میں تھوک دیتا ہے اور وہ جو ہا ہا کی آواز آتی ہے وہ شیطان کا قہقہہ ہے۔ کہ اس کا منہ بگڑا دیکھ کر ٹھٹھا لگاتا ہے اور وہ جو رطوبت لعابی ہے وہ شیطان کا تھوک ہے۔ اس کے روکنے کی بہتر ترکیب یہ ہے کہ جب آتی معلوم ہو تو دل میں خیال کرے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں لہٰذا رک جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷.....(23) جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا ناجائز ہے۔ یونہی (24) مصلّی کے سر پر یعنی چھت پر ہو یا معلق ہو یا (25) پائل جو میں ہو کہ اس پر سجدہ ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی (26) یونہی مصلّی کے آگے یا (27) دہنے یا بائیں (28) تصویر کا ہونا مکروہ تحریمی ہے اور (29) پس پشت ہونا بھی مکروہ ہے اگر چہ ان تینوں صورتوں سے کم اور ان چاروں صورتوں کی کراہت اس وقت ہے کہ تصویر آگے پیچھے یا دہنے یا بائیں معلق ہو یا نصب ہو یا دیوار میں منقوش ہو اگر فرش میں ہے اور اس پر سجدہ نہیں تو کراہت نہیں۔ اگر تصویر غیر جاندار کی ہے جیسے دریا پیڑ وغیرہ کی تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸.....اگر تصویر ذلت کی جگہ ہو مثلاً جوتیاں اتارنے کی جگہ یا کسی جگہ فرش پر کہ لوگ اس پر روندتے ہوں یا تکیے پر کہ زانو وغیرہ کے نیچے کھا جاتا ہو تو ایسی تصویر۔ کہ ان میں ہونے سے کراہت نہیں نہ اس سے نماز میں کراہت آئے جب کہ سجدہ اس پر نہ ہو۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۹.....جس تکیے پر تصویر ہو اسے منصوب کرنا پڑا ہو یہ رکھنا عرفاً تصویر میں داخل ہو گا اور اس طرح ہونا نماز کو بھی مکروہ کر دے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۰.....اگر ہاتھ میں یا اور کسی جگہ بدن پر تصویر ہو مگر کپڑوں سے چھپی ہو یا انگوٹھی پر چھوٹی تصویر منقوش ہو یا آگے پیچھے دہنے بائیں اوپر نیچے کسی جگہ چھوٹی تصویر ہو یعنی اتنی کہ اس کو زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اعضا کی تفصیل نہ دکھائی دے یا پاؤں کے نیچے یا بیٹھنے کی جگہ ہو تو ان سب صورتوں میں نماز مکروہ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱.....تصویر سر بریدہ جاں کپڑے یا دیوار پر ہو تو اس پر روشنائی پھیر دی ہو یا اس کے سر اور چہرے کو

کھرچ ڈالا ہو یا دھو ڈالا کراہت نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۲..... اگر تصویر کا سر کٹا ہو مگر اپنی جگہ پر لگا ہوا ہے تو زیادہ ہو تو بھی کراہت ہے مثلاً کپڑے پر تصویر تھی اس کی گردن پر سلائی کر دی کہ مثل طوق کے بن گئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۳..... مٹانے میں صرف چہرے کا مٹانا کراہت سے نچنے کے لئے کافی ہے اگر آنکھ یا ہونٹوں یا ہاتھ پاؤں جدا کر دیئے گئے تو اس سے کراہت دفع نہ ہوئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۴..... بستر یا جیب میں تصویر نیچی ہوئی ہو تو نماز میں کراہت نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۵..... تصویر والا کپڑا پہنے ہوئے ہے اور اس پر کوئی دوسرا کپڑا اور بھی لیا کہ تصویر چھپ گئی تو اب نماز مکروہ نہ ہوئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۶..... یوں تو تصویر جب چھوٹی نہ ہو اور موضع اہانت میں نہ ہو اور اس پر نہ ہو۔ تو ہر حالت میں اس کے سبب نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے مگر سب سے بڑھ کر کراہت اس صورت میں ہے جب تصویر مصلّی کے آگے قبلہ کو ہو پھر وہ کی سر کے اوپر ہو اس کے بعد وہ کہ دبنے یا کسی دیوار پر ہو پھر وہ کی پیچھے ہو دیوار یا پردہ ہو۔ (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷..... یہ احکام تو نماز کے ہیں، رہا تصویروں کا رکھنا اس کی نسبت صحیح حدیث میں ارشاد ہوا کہ جس گھر میں کتا ہو یا تصویر ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے یعنی جب کہ توہین کے ساتھ نہ ہوں اور ذاتی چھوٹی تصویریں ہوں۔

مسئلہ نمبر ۲۸..... روپیہ اشرفی اور دیگر سکوں کی تصویریں بھی فرشتوں کے داخل ہونے سے مانع ہیں یا نہیں امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نہیں اور ہمارے علماء کرام کے کلمات سے بھی یہی ظاہر ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۹..... یہ احکام تو تصویر کے رکھنے میں ہیں کہ صورت بابت ضرورت وغیرہ مستثنیٰ ہیں رہا تصویر بنانا یا بنوانا وہ بہر حال حرام ہے (ردالمحتار) خواہ جاندار ہو یا کسی دوسری کا ایک حکم ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۰..... (30) اتنا قرآن مجید پڑھنا (31) کسی واجب کو ترک کرنا مکروہ تحریمی ہے مثلاً رکوع سجود میں پیٹھ سیدھی نہ کرنا۔ یونہی قومہ اور جلسہ میں سیدھے ہونے سے پہلے سجدہ کو چلا جانا (32) قیام کے علاوہ اور کسی حالت پر قرآن مجید پڑھنا (33) رکوع میں قرأت ختم کرنا (34) امام سے پہلے مقتدی کا رکوع وغیرہ میں جانا اس سے پہلے سر اٹھانا۔

مسئلہ نمبر ۳۱..... (35) صرف پاجامہ یا تہبند پہن کر نماز پڑھی اور کرتا یا چادر موجود ہے تو نماز مکروہ تحریمی ہے اور جو دوسرا کپڑا انہیں تو صافی ہے (عالمگیری خانیہ)

مسئلہ نمبر ۳۲..... (36) امام کو کسی آنے والے کی خاطر نماز کا طول دینا مکروہ تحریمی ہے اگر اس کو پیچھے سنا ہو اور اسکی خاطر مدنظر ہو اور اگر نماز پر اس کی سماعت کے لئے بقدر ایک دو تسبیح کے طول دیا تو کراہت نہیں (حاشیہ نوری)

(37) جلدی میں صف کے پیچھے ہی سے اللہ اکبر کہہ کر شامل ہو گیا یہ صف میں داخل ہوا یہ مکروہ تحریمی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۳..... (38) زمین مغصوبہ یا (39) پرائے کھیت میں جس میں زراعت موجود ہے یا جتے ہوئے کھیت میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (40) قبر کا سامنے ہونا اگر مصلّی و قبر کے درمیان کوئی حائل نہ ہو تو مکروہ تحریمی ہے۔ (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۴..... (41) کفار کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے کہ وہ شیاطین کی جگہ ہیں اور ظاہر کراہت تحریم (کر) بلکہ ان میں جانا بھی ممنوع ہے (ردالمحتار)

ا اس کے متعلق دیگر احکام انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الحظر میں مذکور ہوں گے ۱۲ منہ

مسئلہ نمبر ۳۵.....(42) کٹا کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے اور خلاف تحریم۔ (43) یونہی مگر کے کے بندے یا بند پھندا وانچن وغیرہ کے بٹن نہ لگانا اگر اس کے نیچے کرتا وغیرہ نہیں اور سینہ کھلا رہنا ظاہر کرا بہت تحریم ہے اور نیچے کرتہ وغیرہ ہے تو مکروہ تنزیہی۔ یہاں تک تو وہ مکروہات بیان ہوئے جن کا مکروہ وتحریمی ہونا کتب معتبرہ میں مذکور ہے بلکہ اسی پر اعتماد کیا ہے اب بعض دیگر مکروہات بیان کئے جاتے ہیں ان میں اکثر کا مکروہ تنزیہی ہونا صریح ہے اور بعض میں اختلاف ہے مگر راجح تنزیہی ہے۔

(1) سجدہ یا رکوع میں یا قومہ تین تسبیح سے کم کہنا حدیث میں اسی کم سے کم کی خوشخبری سنائی مگر ایسا جلد چلے جانے کے خوف سے ہو تو حرج نہیں اور اگر مقتدی تین تسبیحیں نہ کہنے پایا تھا کہ امام نے سر اٹھایا تو امام کا ساتھ دے۔

مسئلہ نمبر ۳۶.....(2) کام کاج کے کپڑوں سے نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے جب کہ اس کے پاس اور کپڑے ہوں ورنہ کراہت نہیں۔ (عتبی)

مسئلہ نمبر ۳۷.....(3) منہ میں کوئی چیز لئے ہوئے نماز پڑھنا اور پڑھانا مکروہ ہے جب کہ قرأت سے مانع نہ ہو اور اگر مانع قرأت ہو مثلاً آواز ہی نہ نکلے یا اس قسم کے حافظ نہیں کہ قرآن کے نہ ہوں تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۸.....(4) ستی سے ننگے سر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی پہنا ہو جو معلوم ہوتا ہو یا گرمی معلوم ہوتی ہو مکروہ تنزیہی ہے اور اگر تعمیر نماز مقصود ہے مثلاً نماز کوئی ایسی اہم الشان چیز نہیں جس کے لئے ٹوپی عمامہ پہنا جائے تو یہ ترک بہتر ہے اور خشوع وخضوع کے لیے سر برہنہ پڑھنا مستحب ہے

(ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۹.....نماز میں ٹوپی گر پڑی تو اٹھانا افضل ہے جب کہ عمل کثیر کی حاجت نہ پڑے ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی اور بلا اٹھائے پڑے تو چھوڑ دے اور اٹھانے سے خشوع مقصود ہو تو نہ اٹھانا افضل ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۰.....(5) پیشانی سے خاک یا گھاس چھڑانا مکروہ ہے جب کہ ان کی وجہ سے نماز میں تشویش نہ ہو اور تکبر مقصود ہو تو کراہت تحریمی ہے اور اگر تکلیف دہ ہوں یا خیال بٹتا ہو تو حرج نہیں اور نماز کے بعد چھڑانے میں تو مضائقہ نہیں بلکہ چاہئے تاکہ یاد آتے نہ پائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۱.....یونہی حاجت کے وقت پیشانی سے پسینہ پونچھنا بلکہ ہر وہ عمل قلیل کہ مصلی کے لئے مفید ہو جائز ہے اور جو مفید نہ ہو مکروہ ہے (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۲.....(6) نماز میں ناک سے پانی بہاس کو پونچھ لینا نماز میں پڑ رہنے سے بہتر ہے اور اگر مسجد میں بہتا ہو ضرور ہے۔

(عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۳.....نماز میں انگلیوں پر آیتیں اور سورتوں اور تسبیحات کا گننا مکروہ ہے نماز خواہ فرض ہو خواہ نفل اور دل میں شمار رکھنا یا پوروں کو دبانے سے عدد کا محفوظ رکھنا اور سب انگلیاں بطور مسنون اپنی جگہ پر ہوں اس میں کچھ حرج نہیں مگر خلاف اولیٰ ہے کہ دل دوسری طرف متوجہ ہوگا اور نیان سے گننا مفسد نماز ہے۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۴.....نماز کے علاوہ انگلیوں پر شمار کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ بعض احادیث میں متعدد اعمال کا حکم ہے اور یہ کہ انگلیوں سے سوال ہوگا وہ بولیں گی۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۵.....تسبیح رکھنے میں حرج نہیں جب کہ دیکھنے کے لئے نہ ہو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۶.....(7) ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا مکروہ ہے۔ (عتابی)

مسئلہ نمبر ۴۷.....(8) نماز میں بغیر عذر پہلو بدلنا مکروہ ہے اور عذر ہو تو حرج نہیں اور علاوہ نماز کے اس نشست میں کوئی حرج نہیں

(عتابی)

مسئلہ نمبر ۴۸.....(9) یا اس پر آستین سے اپنے کو ہوا پہنچانا مکروہ ہے (عالمگیری) جب کہ دو یا ایک بار ہو (مراقی الفلاح) یا اس قول کی بنا پر ہے کہ ایک رکن میں تین بار حرکت کو مفسد نماز کہا اور چھا جو مفسد نماز ہے کہ دور سے دیکھنے والا سمجھے گا کہ نماز میں نہیں۔

(شمّی و غنیہ و بحیرہ و فتوی شاہ عبدالعزیز و مراقی الفلاح)

مسئلہ نمبر ۴۹.....(10) سیال یعنی کپڑا جو مقابل سے باہر اڑا ہوا دراز رکھتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب نماز پڑھو تو لٹکتے کپڑے کو اٹھا لو کہ اس میں سے جو شے زمین کو پہنچے گی وہ مار ہے۔ اس حدیث کو بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ میں اور طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ دامنوں اور پائنچوں میں سیال یہ ہے کہ ٹخنوں سے نیچے ہوں اور آستینوں میں انگلیوں سے نیچے اور عمامہ میں یہ کہ بیٹھنے میں دبے۔

مسئلہ نمبر ۵۰.....(11) انگڑائی لینا اور (12) بالقصد کھانسنا یا (13) کھنکھارنا مکروہ ہے اور اگر طبیعت دفع کر سکے تو حرج نہیں (14) اور نماز میں جمائی روکنا بھی مکروہ ہے (عالمگیری) انگڑائی تو مراقی الفلاح میں انگڑائی کو ذیل یا خلاف اولیٰ مکروہ تنزیہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۱.....(15) صف میں منفرد کو کھڑا ہونا مکروہ ہے کہ قیام باقتدا و فیہ اخلال قوانین کے خلاف ادا کرے گا۔ (16) یونہی مقتدی کو صف کے پیچھے تنہا کھڑا ہونا مکروہ ہے جب کہ صف میں جگہ موجود ہو اور اگر صف میں جگہ نہ ہو تو حرج نہیں اور اگر کسی کو صف میں سے کھینچ لے اور اس کے ساتھ کھڑا ہو تو یہ بہتر ہے مگر یہ خیال رہے کہ جس کو کھینچ رہا ہے اس سے مانوس ہو کہیں اس کے کھینچنے سے اپنی نماز بتہ نہ دے (عالمگیری) اور چاہئے کہ کسی کو اشارہ کرے اور اسے پیچھے کو ہٹائے نہ ہٹے تو اس پر سے گزر جائے (غنیہ) (نخ الفقیر)

مسئلہ نمبر ۵۲.....(17) فرض کی ایک رکعت میں کسی آیت کو بار بار پڑھنا حالت اختیار میں مکروہ ہے اور نفل سے ہو تو حرج نہیں (18) یونہی ایک سورت کو بار بار پڑھنا بھی مکروہ ہے۔ (عالمگیری غنیہ)

مسئلہ نمبر ۵۳.....(19) سجدہ کو جاتے وقت گھٹنے سے پہلے ہاتھ رکھنا اور (20) اٹھتے وقت ہاتھ سے پہلے گھٹنا اٹھانا مکروہ ہے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۵۴.....(21) رکوع میں سر کو پشت سے اونچا نیچا کرنا مکروہ ہے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۵۵.....(22) بسم اللہ پڑھنا اور آمین زور سے کہنا یا (23) نماز میں کان کی جگہ سے ہٹا کر پڑھنا مکروہ ہے۔ (غنیہ عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۶.....(24) نظر مقدار بیاسا عصا پر ٹیک لگانا مکروہ ہے اور نفل سے ہو تو حرج نہیں بلکہ فرض وواجب وسنت فجر کے قیام میں اس پر ٹیک لگا کر کھڑا ہونا فرض ہے جب کہ بغیر اس کے قیام نہ ہو سکے جیسا کہ بہت قیام میں ذکر ہوا۔ (غنیہ و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۵۷.....(25) رکوع میں گھٹنوں پر (26) اور سجدوں میں زمین پر ہاتھ نہ رکھنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۸.....(27) عمامہ کو سر سے اتار کر زمین پر رکھ دینا یا (28) زمین سے اٹھا کر سر پر رکھ لینا مفسد نماز نہیں البتہ مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۹.....(29) آستین کو بچا کر سجدہ کرنا تاکہ چہرہ پر خاک نہ لگے مکروہ ہے اور برابر کیجئے ہو تو کراہت حرج اور گرمی سے بچنے کے لئے کپڑے پر سجدہ کیا تو حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۰.....آیت رحمت پر سوال کرنا اور آیت عذاب پر پناہ مانگنا منفرد نفل پڑھنے والے کے لئے جائز ہے (30) امام و مقتدی کو مکروہ (عالمگیری) اور اگر مقتدیوں پر فضل کا باعث ہو تو امام کو مکروہ تحریمی۔

مسئلہ نمبر ۶۱.....(31) ہاتھ باندھنا جو سنت مکروہ ہے اور جو اوں یعنی کبھی ایک پاؤں پر زور دیا کبھی دوسرے پر یہ سنت ہے۔ (علیہ)

مسئلہ نمبر ۶۲ ..... (32) اٹھتے وقت آگے پیچھے پاؤں اٹھانا مکروہ ہے اور سجدہ کو جاتے وقت داہنی جانب زور دینا اور اٹھتے وقت بائیں پر زور دینا مستحب ہے۔

مسئلہ نمبر ۶۳ ..... (33) نماز میں آنکھیں بند رکھنا مکروہ ہے مگر جب کھلی رہنے میں خشوع نہ ہوتا ہو تو بند کرنے میں حرج نہیں بلکہ بہتر ہے۔ (درمختار و غنیہ)

مسئلہ نمبر ۶۴ ..... (34) سجدہ وغیرہ میں قبلہ سے انگلیوں کو پھیر دینا مکروہ ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶۵ ..... جوں یا مچھر جب بار بار کاٹتے ہوں تو پکڑ کر مار ڈالنے میں حرج نہیں (غنیہ) یعنی جب کہ عمل کثیر کی حاجت نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۶۶ ..... (35) امام کو محراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے اور اگر باہر کھڑا ہو سجدہ محراب میں کیا یا وہ تنہا نہ ہو بلکہ اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی محراب کے اندر ہوں تو حرج نہیں یونہی اگر مقتدیوں پر مسجد تنگ ہو تو بھی محراب میں کھڑا ہونا مکروہ نہیں۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۷ ..... (36) امام کو دروں میں کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے۔ (37) یونہی امام جماعت اولیٰ کو مسجد کے زاویہ یا جانب میں کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے سنت یہ ہے کہ وسط کا اور اسی وسط کا امام محراب ہے خواہ وہاں طاق معروف ہو یا نہ ہو تو اگر وسط چھوڑ کر دوسری جگہ کھڑا ہو اگر چہ اس کے دونوں طرف صف کے برابر حصے ہوں مکروہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۸ ..... (38) امام کا تنہا بلند جگہ کھڑا ہونا مکروہ ہے بلندی کی مقدار یہ ہے کہ دیکھنے میں اس کی اونچائی ظاہر معلوم ہو پھر یہ بلندی اگر قلیل ہو تو کراہت تنزیہ اور ظاہر تحریم (39) امام نیچے ہو اور مقتدی بلند جگہ پر یہ بھی مکروہ اور خلاف سنت ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶۹ ..... (40) کعبہ معظمہ اور مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ کہ اس میں ترک تعظیم ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۰ ..... مسجد میں کوئی جگہ اپنے لئے خاص کر لینا کہ وہیں نماز پڑھے مکروہ ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۷۱ ..... (41) کوئی شخص کھڑا پیشاب کر رہا ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنے میں کراہت نہیں جب کہ باتوں سے دل بٹنے کا خوف نہ ہو۔ مصحف شریف اور تلوار کے پیچھے اور سونے والے کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ نہیں۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۲ ..... (42) ہکلوا و مسان وغیرہا مائل کے ہوئے کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے جب کہ ان کی حرکت سے دل بٹے ورنہ حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۳ ..... (43) جلتی آگ کے آگے نماز ی کے آگے جلتا چراغ ہو بلا عذر کراہت ہے۔ شمع یا چراغ میں کراہت نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۴ ..... (44) ہاتھ میں کوئی ایسا مال ہو جس کے روکنے کی ضرورت ہوتی ہے اس کو لئے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر جب ایسی جگہ کو بغیر اس کے حفاظت ممکن ہو (45) سامنے پاخانہ وغیرہ نجاست ہو یا ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ وہ نظر نجاست ہو مکروہ ہے۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۵ ..... (46) سجدہ میں ران کو پیٹ سے چپکا دینا (47) ہاتھ سے بغیر عذر گھٹنا پھلوا نا مکروہ ہے (عالمگیری) مگر عورت سجدہ میں ران پیٹ سے ملا دے گی۔

مسئلہ نمبر ۷۶ ..... قالین اور بچھونوں پر نماز پڑھنے میں حرج نہیں جب کہ اتنے نرم اور موٹے نہ ہوں کہ سجدہ میں پیشانی بغیر سہارے دبنہ نماز نہ ہوئی۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۷۷ ..... (48) کسی چیز کے سامنے جو دل کو مشغول کرے نماز مکروہ ہے مثلاً زینت اور نقوش وغیرہ

مسئلہ نمبر ۷۸ ..... (49) نماز کے لئے روزہ مکروہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۹ ..... (50) امام راستہ (51) کوڑا ڈالنے کی جگہ (52) مذبح (53) قبرستان (54) نجس خانہ (55) حمام (56) نالا

(57) موبتی خانہ (58) خصوصاً اور پاخانہ جلنے کی جگہ مسطبل (59) پاخانہ کی چھت اور (60) محرا میں یا ستر ہ کے جب کہ خوف ہو کہ آگے سے لوگ گزریں گے ان مواضع میں نماز مکروہ ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۸۰..... مقبرہ میں جو جگہ نماز کے لئے مقرر ہو اور اس میں قبر نہ ہو تو وہاں نماز میں حرج نہیں۔ اور کراہت اس حالت ہے کہ قبر سامنے ہو اور قبر اور مصلی کے درمیان کوئی شے ستر ہ کی قدر حائل نہ ہو اور اگر قبر داہنے یا بائیں یا پیچھے ہو یا بقدر ستر ہ کوئی چیز حائل ہو تو کچھ بھی کراہت نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۸۱..... ایک زمین مسلمان کی ہو دوسری کافر کی تو مسلمان کی زمین پر نماز پڑھنا افضل ہے اور نہ راستہ پر پڑھے کافر کی زمین پر پڑھے اور اگر زمین میں زراعت ہے جس میں دوسرا مالک زمین میں دوستی ہے کہ اسے ناگوار نہ ہوگا تو پڑھ سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸۲..... سانپ وغیرہ کے مارنے کے لئے جب کہ ایذا دینے والا ہو دیوانہ ہو یا کوئی جانور بھاگ گیا اس کے پکڑنے کے لئے یا بکریں پر بھیڑیئے کے حملے کرنے کے خوف سے نماز توڑ دینا جائز ہے۔ یونہی اپنے یا پرائے ایک درہم کے نقصان کا خوف ہو مثلاً روٹی جل جائے یا گوشت ترکاری وغیرہ جل جانے کا خوف ہو یا ایک درہم کی کوئی چیز چرا لے جائے گا۔ ان صورتوں میں نماز توڑ دینے کی اجازت ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸۳..... پاخانہ پیشاب علوم ہو یا کپڑے یا بدن میں نجاست لگی دیکھی کہ مانع نماز نہ ہو یا اس کو کسی اجنبی عورت نے چھو دیا۔ تو نماز توڑ دینا مستحب ہے بشرطیکہ وقت وسیع ہو اور پاخانہ پیشاب کی حاجت شدیدہ معلوم ہونے میں تو جماعت کے فوت ہو جانے کا بھی خیال نہ کیا جائے گا ایسی حالت میں توڑ دے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸۴..... کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو۔ اسی نماز کی کو پکار رہا ہو یا مطلقاً کسی شخص کو پکار رہا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو یا آگ سے جل جائے گا یا اندھا راہ نہ پا سکے گا کنویں میں گرا چاہتا ہو ان سب صورتوں میں توڑ دینا واجب ہے جب کہ بچانے پر قادر ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸۵..... ماں باپ دادا دادی وغیرہ اصول کے بلانے سے نماز قطع کرنا جائز نہیں البتہ اگر ان کا پکارنا بھی کسی بڑی مصیبت کے لئے ہو جیسا اوپر مذکور ہوا تو توڑ دے یہ حکم فرض کا ہے واگر نفل نماز ہے اور ان کو علوم ہے کہ نماز پڑھتا ہے تو ان کے معمولی پکارنے سے نماز نہ توڑے اور اس کا نماز پڑھنا نہیں معلوم ہو یا وہ پکارا تو توڑ دے اور جواب دے اگرچہ معمولی طور سے بلائیں۔ (درمختار)

احکام مسجد کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَ لَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰٓىٕكَ اَنْ یَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ (پ۱۰ التوبہ ۱۸)

اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے ہیں نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت والوں میں سے ہوں (ترجمہ کنز الایمان)

حدیث ۱..... تا ۴..... بخاری و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ تمیم الداری رضی اللہ عنہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مرد کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ گھر میں اور بازار میں پڑھنے سے پچیس درجے زائد ہے اور یہ یوں ہے کہ جب اچھی طرح وضو کر کے مسجد کے لئے نکلا تو جو قدم چلتا ہے اس سے درجہ بلند ہوتا ہے اور گناہ جھڑتا ہے اور جب نماز پڑھتا ہے تو ملائکہ برابر اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں جب تک اپنے مصلے پر ہے اور ہمیشہ نماز میں ہے جب تک نماز کا انتظار کر رہا ہے۔ امام احمد و ابویعلی رحمہم اللہ وغیرہ کی روایت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر قدم

کے بدلے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب سے گھر سے نکلتا ہے واپسی تک نماز پڑھنے والوں میں لکھا جاتا ہے۔ انہیں روایتوں کے قریب قریب ابن عمر وابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔

حدیث ۵..... نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "جو اچھی طرح وضو کر کے فرض نماز کو گیا اور مسجد میں نماز پڑھی اس کی مغفرت ہو جائے گی"۔

حدیث ۶..... مسلم رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے روایت کی کہ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مسجد نبوی کے گرد کچھ زمینیں خالی ہوئیں بنی سلمہ نے چاہا کہ مسجد کے قریب آجائیں یہ خبر نبی ﷺ کو پہنچی تو فرمایا مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم مسجد کے قریب اٹھ آنا چاہتے ہو۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ہاں ارادہ تھا ہے فرمایا اے بنی سلمہ اپنے گھروں میں ہی رہو تمہارے قدم لکھے جائیں گے وہیں اس کو فرمایا بنی سلمہ کہتے ہیں ہمارا یہ کلمہ فخر یہ ناگوار نہ آیا۔

حدیث ۷..... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے باسناد جید روایت کی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں انصار کے گھر مسجد سے دور تھے انہوں نے قریب آنا چاہا اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ اٰثَارَهُمْ (پ۲۳ یٰسین ۱۲) جو انہوں نے چلک کام آگے بھیجے ہیں اور ان کے نشان قدم ہم لکھتے ہیں۔

حدیث ۸..... بخاری و مسلم رحمہما اللہ نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں سب سے بڑھ کر نماز میں اس کا ثواب ہے جو زیادہ دور سے چل کر آئے۔

حدیث ۹..... مسلم رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کی روایت سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک انصاری کا گھر مسجد سے سب سے زیادہ دور تھا اور کوئی نماز ان کی خطا نہ ہوتی ان سے کہا گیا کاش تم کوئی سواری خرید لو کہ اندھیرے اور گرمی میں اس پر سوار ہو کر آیا کرو جواب دیا میں چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کو جانا اور پھر گھر کو پس آنا لکھا جائے اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تجھے یہ سب جمع کر کے دیدیا۔

حدیث ۱۰..... ابو یعلیٰ رحمہ اللہ باسناد حسن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "تکلیف میں پورا وضو کرنا اور مسجد کی طرف چلنا اور ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنا گناہوں کو اچھی طرح دھو دیتا ہے"۔

حدیث ۱۱..... طبرانی رحمۃ اللہ علیہ باسناد حسن سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں صبح و شام مسجد کو جانا راہِ خدا میں جہاد کی تکمیل اللہ ہے۔

حدیث ۱۲..... حمیدی وغیرہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے جو مسجد کو صبح یا شام کو جائے اللہ ﷻ اس کے لئے جنت میں مہمانی تیار کرتا ہے جتنی بار جائے۔

حدیث ۱۳..... تا ۲۳..... ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے اور ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "جو لوگ اندھیریوں میں مساجد کو جانے والے ہیں انہیں قیامت کے دن کامل نور کی خوشخبری سنادے"۔ اور اسی کے قریب قریب ابو ہریرہ و ابو امامہ و بہل بن سعد ساعدی و ابن عباس و ابن عمر و ابی سعید خدری و بریدہ بن حارثہ ہم المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی۔

حدیث ۲۴..... ابو داؤد و ابن حبان رحمہما اللہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ تین شخص اللہ ﷻ کی ضمان میں ہیں اگر زندہ رہیں تو روزی دے اور کفایت کرے مر جائیں تو جنت میں داخل کرے جو شخص گھر میں داخل ہوا اور گھر والوں پر سلام کرے۔ وہ اللہ ﷻ کی ضمان میں ہے اور جو مسجد کو جائے اللہ ﷻ کی ضمان میں ہے اور جو اللہ ﷻ کی راہ میں نکلا اللہ ﷻ کی ضمان میں ہے۔

حدیث ۲۵..... طبرانی کبیر میں باسناد جید اور بیہقی باسناد صحیح موقوفاً سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "جس نے گھر میں اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کو گیا وہ اللہ ﷻ کا زائر ہے اور جس کی زیارت کی جائے اس پر حق ہے کہ زائر کا اکرام کرے"۔

حدیث ۲۶..... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ "جو گھر سے نماز کو چلے اور یہ دعا پڑھے"۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْکَ وَ بِحَقِّ مَمْشَایَ ھٰذَا فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشِرًا وَّلَا بَطِرًا وَّلَا رِیَاءً وَّلَا سُمْعَۃً وَّخَرَجْتُ اتِّقَاءَ سَخَطِکَ وَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِکَ فَاَسْئَلُکَ اَنْ تُعِیْذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

اے اللہ میں تجھ سے ہی سوال کرتا ہوں اس حق سے کہ تو نے سوال کرنے والوں کا اپنے ذمہ کرم پر رکھا ہے اور اپنے اس چلنے کے حق سے کہ نکا میں تکبر وفخر کے طور پر گھر سے نہیں نکلا اور نہ دکھانے اور سنانے کے لئے نکلا میں تیری ناراضی سے بچنے اور تیری رضا کی طلب میں نکلا لہٰذا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جہنم سے مجھے پناہ دے اور میرے گناہوں کو بخش دے تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔ ۱۲ منہ

اس کی طرف اللہ ﷻ اپنے وجہ کریم کے ساتھ متوجہ ہوتا ہے اور ستر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

حدیث ۲۷..... تا ۲۹..... صحیح مسلم میں ابوسعید رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "جب کوئی مسجد میں جائے تو کہے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ "اے اللہ تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے"۔ اور جب مسجد سے نکلے تو کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ "اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں"۔ اور ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے ہے کہ جب حضور ﷺ مسجد میں جاتے تو یہ کہتے اَعُوْذُ باللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْہِہِ الْکَرِیْمِ وَ سُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ "پناہ مانگتا ہوں اللہ تعظیم کی اور اس کی چہرے کریم کی اور سلطان قدیم کی شیطان مردود سے"۔ فرمایا ہے اسے کہ جب کہتا ہے شیطان کہتا ہے مجھ سے تمام دن محفوظ رہا اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے جب مسجد میں حضور ﷺ داخل ہوتے تو درود پڑھتے اور کہتے رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ "اے پروردگار تو میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے"۔ ۱۲ منہ۔ اور جب نکلتے تو درود پڑھتے اور کہتے رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ "اے رب تو میرے گناہ بخش دے اور اپنے فضل کے دروازے میرے لئے کھلوا دے"۔ ۱۲ منہ۔ امام احمد اور ابن ماجہ رحمہما اللہ کی روایت میں ہے کہ جاتے اور نکلتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ کہتے اس کے بعد وہ دعا پڑھتے۔

حدیث ۳۰..... تا ۳۳..... صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "اللہ ﷻ کو سب جگہ سے زیادہ محبوب مسجدیں ہیں اور سب سے زیادہ ناپسند بازار ہیں"۔ اور اسی کے مثل خبیر بن مطعم وعبداللہ بن عمرو انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے مروی ہے اور بعض روایات میں ہے کہ یہ قول اللہ ﷻ کا ہے۔

حدیث ۳۴..... بخاری ومسلم رحمہما اللہ وغیرہما میں سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "سات شخص ہیں جن پر اللہ ﷻ سایہ کرے گا اس دن کہ اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں۔ امام عادل اور وہ جوان جس کی نشو ونما اللہ ﷻ کی عبادت میں ہوئی اور وہ شخص جس کا دل مسجد کو لگا ہوا ہے اور وہ دو شخص کہ باہم اللہ ﷻ کے لئے دوستی رکھتے ہیں اسی پر جمع ہوئے اسی پر متفرق ہوئے اور وہ شخص جسے کسی عورت صاحب منصب وجمال نے بلایا اس نے کہہ دیا میں اللہ ﷻ سے ڈرتا ہوں اور وہ شخص جس نے کچھ صدقہ کیا اور اسے اتنا چھپایا کہ بائیں کو خبر نہ ہوئی کہ دہنے نے کیا خرچ کیا اور وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ ﷻ کو یاد کیا اور آنکھوں سے آنسو بہے"۔

حدیث ۳۵..... ترمذی وابن ماجہ وابن خزیمہ وابن حبان وحاکم رحمہم اللہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "تم جب کسی کو دیکھو کہ مسجد کا عادی ہے تو اس کے ایمان کے گواہ ہو جاؤ اللہ ﷻ فرماتا ہے کہ مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ ﷻ اور پچھلے دن پر ایمان لائے"۔ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے اور حاکم نے کہا صحیح الاسناد ہے۔

حدیث ۳۶..... صحیحین میں انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "مسجد میں تھوکنا خطا ہے اور اس کا کفارہ دفن کر دینا ہے"۔

حدیث ۳۷..... صحیح مسلم میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "مجھ پر میری امت کے اعمال پیش ہوئے سب پیش کئے گئے نیک کاموں میں اذیت کی چیز کا راستہ سے دور کرنا پایا اور برے اعمال میں مسجد میں تھوک کو زائل نہ کیا ہوا"۔

حدیث ۳۸..... ۳۹..... ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں مجھ پر امت کے ثواب پیش کئے گئے یہاں تک کہ تنکا جو مسجد سے کوئی باہر کر دے اور گناہ پیش کئے گئے تو اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ کسی کو آیت یا سورہ قرآن دی گئی اور اس نے بھلا دی اور ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے "جو مسجد سے اذیت کی چیز نکالے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک گھر جنت میں بنائے گا"۔

حدیث ۴۰..... ۴۲..... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ و ابن اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ سے اور طبرانی رحمۃ اللہ علیہ ان سے اور ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ "حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے مساجد کو بچوں اور پاگلوں اور بیع و شرا اور جھگڑے اور آواز بلند کرنے اور حدود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ"۔

حدیث ۴۳..... ترمذی و ابوداؤد محمد اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "جب کسی کو مسجد میں خرید یا فروخت کرتے دیکھو تو کہو خدا تیری تجارت میں نفع نہ دے"۔

حدیث ۴۴..... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ شعب الایمان میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مرسلاً راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مساجد میں دنیا کی باتیں ہوں گی تم ان کے ساتھ نہ بیٹھو کہ خدا کو ان سے کچھ کام نہیں۔

حدیث ۴۵..... ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے ایک دن مسجد میں قبلہ کی طرف تھوک دیکھا سے صاف کیا۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ تم میں کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے سامنے کھڑا ہو کر کوئی شخص اس کے منہ کی طرف تھوک دے۔

حدیث ۴۶..... ۴۷..... ابوداؤد و ابن خزیمہ و ابن حبان رضی اللہ عنہم ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں "جو قبلہ کی جانب تھوکے گا قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کا تھوک دونوں آنکھوں کے درمیان ہوگا"۔ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے ہے کو فرمایا مسجد میں تھوکنا گناہ ہے۔

حدیث ۴۸..... صحیح بخاری شریف میں ہے سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں مسجد میں سویا تھا ایک شخص نے مجھ پر کنکری پھینکی۔ دیکھا تو امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں فرمایا "جاؤ ان دونوں شخصوں کو میرے پاس لاؤ"۔ میں ان دونوں کو لے آیا۔ فرمایا "تم کس قبیلہ کے ہو یا کہاں کے رہنے والے ہو؟" انہوں نے عرض کی ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ فرمایا "اگر تم اہل مدینہ سے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا (کہ یہاں کے لوگ ادب سے واقف ہیں) مسجد رسول اللہ ﷺ میں آواز بلند کرتے ہو۔

احکام فقہیہ:

مسئلہ نمبر ۱..... قبلہ کی طرف قصداً پاؤں پھیلانا مکروہ ہے سوتے میں ہو یا جاگتے میں۔ یونہی مصحف شریف اور کتب شرعیہ کی طرف بھی پاؤں پھیلانا مکروہ ہے ہاں اگر کتابیں اونچائی پر ہوں کہ پاؤں کی طرف ان کی جہات نہ ہو تو حرج نہیں یا بہت دور ہوں کہ عرفاً کتاب کی طرف پاؤں پھیلانا نہ کہا جائے تو بھی معاف ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲..... مانع کلاں پاؤں قبلہ رخ کر کے کتابا یہ بھی مکروہ ہے اور کراہت اس کتاب والے پر عائد ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳..... مسجد کا روزنہ کرنا مکروہ ہے بلکہ اگر سانپ مسجد جانے سے رہنے کا خوف ہو تو علماء وقت نماز بند کرنے کی اجازت ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴..... مسجد کی چھت پر پاخانہ و بول و براز حرام ہے یونہی جنب اور حیض و نفاس والی کو اس پر جانا حرام ہے وہی مسجد کے حکم میں ہے مسجد کی چھت پر بلا ضرورت چڑھنا مکروہ ہے۔ (درمختار و غنیہ)

مسئلہ نمبر ۵..... مسجد کو راستہ بنانا یعنی اس میں سے ہو کر گزرنا جائز ہے اگر اس کی عادت کرے فاسق ہے اگر کوئی اس نیت سے مسجد میں

گیا وسط میں پیچھا قا کہ نام ہوا تو جس دروازہ سے اس کو نکلنا تھا اس کے سوا دوسرے دروازہ سے نکلے یا وہیں نماز پڑھ کر نکلے اور وضو نہ ہو تو جس طرف سے آیا ہے واپس جائے۔ (بہارِ شریعت)

مسئلہ نمبر ۶..... مسجد میں نجاست لے کر جانا اگر چہ اس سے مسجد آلودہ نہ ہو یا جس کے بدن پر نجاست لگی ہو اس کو مسجد میں جانا منع ہے۔ (بہارِ شریعت)

مسئلہ نمبر ۷..... ناپاک دہن مسجد میں جانا یا بغیر مسجد میں لگانا منع ہے۔ (بہارِ شریعت)

مسئلہ نمبر ۸..... مسجد میں کسی برتن کے اندر پیشاب کرنا یا فصد کا خون لینا بھی جائز نہیں۔ (بہارِ شریعت)

مسئلہ نمبر ۹..... بچے اور پاگل کو جس سے نجاست کا گمان ہو مسجد میں لے جانا حرام ہے اور نہ مکروہ جو لوگ جوتیاں مسجد کے اندر لے جاتے ہیں ان کو اس کا خیال کرنا چاہئے کہ اگر نجاست لگی ہو تو صاف کر لیں اور جتنا بچتے مسجد میں پہلے جانا سوءِ ادب ہے۔ (بہارِ شریعت)

مسئلہ نمبر ۱۰..... عید گاہ یا وہ مقام کہ جنازہ کی نماز پڑھنے کے لئے بنایا ہو اقتدا کے مسائل میں مسجد کے حکم میں ہے کہ اگر چہ امام و مقتدی کے درمیان کھلی ہی جگہوں کا فاصل ہو اقتدا صحیح ہے اور باقی احکام مسجد کے اس پر نہیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس میں پیشاب پاخانہ جائز ہے بلکہ یہ مطلب کہ جب اور حیض و نفاس والی کو اس میں آنا جائز ہے۔ نائے مسجد اور مدرسہ خانقاہ سرائے کنوؤں پر جو چبوترہ وغیرہ نماز پڑھنے کے لئے بنایا کرتے ہیں ان سب کے بھی یہی احکام ہیں جو عیدگاہ کے لئے ہیں۔ (بہارِ شریعت)

مسئلہ نمبر ۱۱..... مسجد کی دیوار میں نقش و نگار اور سونے کا پانی پھیرنا منع نہیں جب کہ بہ نیت تعظیم مسجد ہو مگر دیوار قبلہ میں نقش و نگار مکروہ ہے یہ حکم اس وقت ہے کہ کوئی شخص اپنے مال سے نقش کرے اور مالِ وقف سے نقش و نگار حرام ہے اگر متولی نے کرایا سفیدی کے تو ان دے سکتا ہے مگر واقف نے یہ شرط خود ہی کیا اس نے متولی کو اختیار دیا ہو تو مالِ وقف سے پھر غایا جائے گا۔ (بہارِ شریعت)

مسئلہ نمبر ۱۲..... مسجد کا مال جمع ہے اور خوف ہے کہ ضائع ہو جائے گا تو ایسی حالت میں نقش و نگار میں صرف کر سکتے ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳..... مسجد کی دیواروں اور محرابوں پر قرآن لکھنا اچھا نہیں کہ اندیشہ ہے وہاں سے گر کر اور پاؤں کے نیچے پڑنے کی طرح مکان کی دیواروں پر کہ سلسلہ مشترک ہے۔ یونہی حمد یا مسئلے یا سائے فقہی لکھے ہوں اس کا بچھانا یا کسی اور استعمال میں لانا جائز نہیں اور یہ بھی ممنوع ہے کہ اپنی ملک میں سے اسے جدا کر دے کہ دوسرے کے استعمال میں کرنے کا کیا اطمینان لہٰذا وہ جب ہے کہ اس کو سب سے اوپر کسی ایسی جگہ رکھیں کہ اس سے اوپر کوئی چیز نہ ہو (عالمگیری) یونہی بعض درستخوانوں پر اشعار لکھتے ہیں ان کا بچھانا اور ان پر کھانا ممنوع ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۴..... مسجد میں وضو کرنا اور مسجد کی دیواروں پر چٹائیوں کے نیچے تختہ لگانا وما کے لگانا ممنوع ہے اور چٹائیوں کے نیچے ڈالنا اوپر ڈالنے سے زیادہ برا ہے اور اگر ما کے نکلنے یا تعفن کے کا خوف ہو تو پانی پی لے کپڑے میں لے لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵..... مسجد میں کوئی جگہ وضو کے لئے بنا دی ہے پانی مسجد نے نکل تمام مسجد بنا دی ہے جس میں نمازیں ہوتی تو وہاں وضو کر سکتا ہے۔ یونہی طشت وغیرہ کسی برتن میں بھی وضو کر سکتا ہے مگر بشرطیکہ مال متیقا کا کوئی نقصان مسجد میں نہ پڑے (عالمگیری) بلکہ مسجد کو ہر تعفن کی چیز سے بچانا ضروری ہے۔ آج کل کثرت دیکھا جاتا ہے کہ وضو کے بعد منہ اور ہاتھ سے پانی پونچھ کر مسجد میں جھاڑ تے ہیں یہ ناجائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۶..... کپڑے سے پاؤں سکھانا یا اس کو مسجد کی دیوار یا ستون سے پونچھنا ممنوع ہے۔ یونہی پھیلے ہوئے غبار سے پونچھنا بھی ناجائز ہے اور کوڑا جمع ہے تو اس سے پونچھ سکتے ہیں۔ یونہی مسجد میں کوئی لکڑی پڑی ہوئی ہے کہ عمارت مسجد میں داخل نہیں اس سے بھی پونچھ سکتے ہیں چٹائی کے بیکار ٹکڑے سے جس پر نماز نہ پڑھتے ہوں پونچھ سکتے ہیں مگر بچا فضل ہے۔ (عالمگیری مصری)

مسئلہ نمبر ۱۷..... مسجد کا کوڑا جھاڑ کر ایسی جگہ ڈالیں جہاں سے ہوا نہ اڑا کر مسجد میں آسکتا ہو۔ (بہارِ شریعت)

مسئلہ نمبر ۱۸..... مسجد میں کتاں نہیں کھو سکتا اور اگر قبل مسجد وہ کنواں تھا اور اب مسجد میں آگیا تو باقی رکھا جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹..... مسجد میں پیڑ لگانے کی اجازت نہیں ہاں مسجد کو اس کی حاجت ہے کہ زمین میں تری ہے ستون قائم نہیں رہتے تو اس تری کے جذب کرنے کے لئے پیڑ لگا سکتے ہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۰..... قبل قیام مسجدیت مسجد کے اسباب رکھنے کے لئے مسجد میں حجرہ وغیرہ بنا سکتے ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱..... مسجد میں سوال کرنا حرام ہے اور اس سائل کو دینا بھی منع ہے۔ مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنا منع ہے حدیث میں ہے جب دیکھو کوئی چیز مسجد میں تلاش کرتا ہے تو کہو خدا اس کو تیرے پاس واپس نہ کرے کہ مسجدیں اس لئے نہیں بنیں اس حدیث کو مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ (عالمگیری و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۲..... مسجد میں شعر پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ اُس کا مضمون فحش و نعت وغیرہ ممنوعہ کا نہ ہو تو جائز ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۳..... مسجد میں کھانا پینا سونا معتکف اور پردیسی کے سوا کسی کو جائز نہیں لہٰذا جب کھانے پینے وغیرہ کا ارادہ ہو تو اعتکاف کی نیت کرکے مسجد میں جائے پھر وہاں کرسکتا ہے اعتکاف کا پانی پی سکتا ہے اور بعضوں نے صرف معتکف کو مستثنیٰ کیا اور یہی راجح لہٰذا غریب الوطن بھی نیت اعتکاف کرے کہ خلاف سے بچے۔ (عالمگیری و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۴..... مسجد میں کچا لہسن یا ذکما یا کھا کر جانا جائز نہیں جب تک بو باقی ہو کہ فرشتوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جو اس بدبودار درخت سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کہ ملائکہ کو اس چیز سے ایذا ہوتی ہے جس سے آدمی کو ہوتی ہے اس حدیث کو بخاری و مسلم رحمہما اللہ نے بلفظہٖ سے روایت کیا۔ یہی حکم ہر اس چیز کا ہے جس میں بدبو ہو جیسے کھاموی، کچا گوشت، مٹی کا تیل، دیا سلائی جس کے رگڑنے میں بو آتی ہے بنا بیڑی خارج کرنا وغیرہ وغیرہ۔ جس کو کچھ بدبو کی کا مارضہ ہو یا کوئی بدبودار زخم ہو یا کوئی دوا بدبودار لگائی ہو تو جب تک بو منقطع نہ ہو اس کو مسجد میں آنے کی ممانعت ہے۔ یونہی قصاب[1] اور حجامہ پچھنے لگانے والے اور کوڑھی اور سفید داغ والے اور اس شخص کو جو لوگوں کو زبان سے ایذا دیتا ہو مسجد سے نکالا جائے گا۔ (درمختار و عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۵..... بیع و شراء وغیرہ ہر عقد مباحہ مسجد میں منع ہے صرف معتکف کو اجازت ہے جب کہ تجارت کے لئے ذریعہ بنایا نہ ہو بلکہ اپنی اور بال بچوں کی ضروریات سے ہو اور وہ شے مسجد میں نہ لائی گئی ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶..... مباح باتیں بھی مسجد میں کرنے کی اجازت نہیں اور نہ آواز بلند کرنا جائز۔ (فتاویٰ عبقری) افسوس کہ اس زمانے میں مسجدوں کو لوگوں نے چوپال بنا رکھا ہے یہاں تک کہ بعضوں کو مسجدوں میں گپیاں ہنکتے دیکھا جاتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۷..... دوری کو اجازت نہیں کہ مسجد میں بیٹھ کر اجرت پر کپڑے سینے یا اُن پر بچوں کو پڑھانے اور مسجد کی حفاظت کے لئے بیٹھنا تو حرج نہیں۔ یونہی کاتب کو مسجد میں بیٹھ کر لکھنے کی اجازت نہیں جب کہ اجرت پر لکھتا ہو اور بغیر اجرت کے لکھتا ہو تو اجازت ہے جب کہ کتاب کوئی دینی نہ ہو۔ یونہی معلم[2] کو مسجد میں بیٹھ کر تعلیم کی اجازت نہیں ہاں اجازت دے سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۸..... مسجد کا چراغ گھر نہیں لے جا سکتا اور تہائی رات تک چراغ جلا سکتے ہیں اگرچہ جماعت ہو چکی ہو اس سے زیادہ کی اجازت نہیں ہاں اگر وقت نے شہ کر دی ہو یا وہاں تہائی رات سے زیادہ جاگنے کی عادت ہو تو جلا سکتے ہیں اگرچہ شب بھر کی ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۹..... مسجد کے چراغ سے کتب بینی اور درس و تدریس تہائی رات تک تو لفظاً کر سکتا ہے اگرچہ جماعت ہو چکی ہو اور اس کے بعد اجازت نہیں مگر جہاں اس کے بعد تک بیٹھنے کی عادت ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰..... پگڑی اور کپڑے وغیرہ کو گھونسنے مسجد کی صفائی کے لئے نوچنے میں کوئی حرج نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۱..... جس نے مسجد بنوائی تو مرمت اور لوٹے چراغ، حق وغیرہ کا حق اسی کو ہے اور اذان و اقامت و امامت کا اہل ہے تو اس کا بھی وہی مستحق ہے اور لوگوں کی رائے ہے تو۔ یونہی اس کے بعد اس کی اولاد اور کنبہ والے قریب ہیں۔ (عالمگیری، عینی)

مسئلہ نمبر ۳۲..... بانی مسجد نے ایک کو امام و مؤذن کیا اور اہل محلہ نے دوسرے کو تو اگر وہ افضل ہے جسے اہل محلہ نے پسند کیا جیسا کہ وہی بہتر ہے اور اگر برابر ہوں تو جسے بانی نے پسند کیا وہ ہوگا۔ (عینی)

مسئلہ نمبر ۳۳..... سب مسجدوں سے افضل مسجد حرام شریف ہے پھر مسجد نبوی پھر مسجد اقصیٰ پھر مسجد قبا پھر اور جامع مسجدیں پھر مسجد محلہ پھر

---

[1] یعنی جو بھیڑوں بکریوں کے بال یا کپڑے سیتا ہو۔ [2] یعنی قرآن مجید یا بلکہ وہ جو گوشت بیچتا ہو یا وہ کسی قوم کا ہو۔ منہ

مسجد شارع (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۴..... مسجد محلہ میں نماز پڑھنا اگرچہ جماعت قلیل ہو مسجد جامع سے افضل ہے اگرچہ وہاں بڑی جماعت ہو بلکہ اگر مسجد محلہ میں جماعت نہ ہوتی ہو تو جا بلائے اور اذان و اقامت کہہ کر نماز پڑھے مسجد جامع کی جماعت سے افضل ہے۔ (منحۃ الخالق)

مسئلہ نمبر ۳۵..... جب چند مسجدیں برابر ہوں تو وہ مسجد اختیار کرے جس کا امام زیادہ علم و صلاح والا ہو (منیہ) اور اگر اس میں برابر ہوں تو جو زیادہ قدیم ہو اور جس سے نیا جو زیادہ قریب ہو ہو زیادہ راجح ہیں علوم ہوا۔

مسئلہ نمبر ۳۶..... مسجد محلہ میں جماعت ہو لی تو دوسری مسجد میں یہ جماعت پڑھنا افضل ہے اور جو دوسری مسجد میں بھی جماعت ہو لی تو محلہ کی مسجد میں ہوئی ہے اور اگر مسجد محلہ میں تعجیر اولیٰ یا ایک دو رکعت فوت ہو گئی اور دوسری مسجد چلی جائے گی تو اس کے لئے دوسری مسجد میں نہ جائے یونہی اگر اذان کہی اور جماعت میں سے کوئی نہیں مؤذن تنہا پڑھ لے دوسری مسجد میں نہ جائے۔ (منیہ)

مسئلہ نمبر ۳۷..... جو اب مسجد کا ہے وہی مسجد کی بیت کا ہے۔ (منیہ)

مسئلہ نمبر ۳۸..... مسجد محلہ کا امام اگر معاذ اللہ زانی یا سود خوار ہو یا اس میں اور کوئی ایسی خرابی ہو جس کی وجہ سے اس کے پیچھے نماز مکروہ ہو تو مسجد چھوڑ کر دوسری مسجد کو جائے (منیہ) اور اگر اس سے ہو سکتا ہو تو معزول کر دے۔

مسئلہ نمبر ۳۹..... اذان کے بعد مسجد سے نکلنے کی اجازت نہیں۔ حدیث میں فرمایا کہ اذان کے بعد مسجد سے نہیں نکلتا مگر منافق لیکن وہ شخص کہ کسی کام کے لئے گیا اور واپسی کا ارادہ رکھتا ہے یعنی محل قیام جماعت یونہی جو شخص دوسری مسجد جماعت کا منتظر ہو تو اسے چلا بلا جائے (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۰..... اگر اس وقت کی نماز پڑھ چکا ہے تو اذان کے بعد مسجد سے جا سکتا ہے مگر ظہر و عشاء میں اقامت ہو گئی تو نہ جائے فجر کی نیت سے شریک ہو جائے کہ حکم ہے (عالمگیری) اور باقی تین نمازوں میں اگر تعجیر ہوئی اور تنہا پڑھ چکا ہے تو باہر نکل جانا واجب ہے۔

قُلْتُهٗ هٰذَا الْجُزْءُ بِحَمْدِ اللّٰهِ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعَالٰی وَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِهٖ وَ اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ اَبِیْهِ وَ حِزْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

اقول: یہ امام اہل سنت مجدد مائۃ حاضرہ مولیٰ ملت حامد و مصلی امت حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ کَفٰی وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی لَا سِیَّمَا عَلَی الشَّارِعِ الْمُصْطَفٰی وَ مُقَفِّیْهِ فِی الْمَشَارِعِ اُولِی الطَّهَارَةِ وَ الصَّفَا

فقیر غفر اللہ المولیٰ القدیر نے یہ مبارک رسالہ بہار شریعت حصہ سوم تصنیف لطیف اخی فی اللہ ذی المجد والجاہ والطبع السلیم والفکر القویم والفضل والعلی مولنا ابو العلی مولوی حکیم محمد امجد علی قادری برکاتی اعظمی بالذہب والمشرب والمسکی رزقہ اللہ تعالیٰ فی الدارین الحسنی مطالعہ کیا اللہ تعالیٰ مسائل صحیحہ پر مشتمل پایا۔ آج کل ایسی کتاب کی ضرورت تھی کہ عوام بمانی سلیس اردو میں صحیح مسئلے پائیں اور گمراہی بیخ کنی کے مسموع جمع زبردں کی طرف آنکھ بند کر لیں مولیٰ جل مجدہ مصنف کی عمر و علم و فیض میں برکت دے اور یہ باب اس کتاب کے اور خلص کافی و شافی ہو دافی و وافی تالیف کرنے کی توفیق بخشے اور انہیں اہل سنت میں شائع و معمول اور دنیا و آخرت میں نافع و مقبول فرمائے آمین۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ اَبِیْهِ وَ حِزْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ اٰمِیْن

۱۲ شعبان سن ۱۳۲۷ ہجریہ علی صاحبہا والہ الکرم افضل الصلوٰۃ والتحیۃ آمین

کتبہ عبد المذنب احمد رضا
عفی عنہ بمحمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

وتر کا بیان

حدیث ۱.....صحیح مسلم شریف میں ہے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے یہاں میں سویا تھا حضور ﷺ بیدار ہوئے، مسواک کی اور وضو کیا اور اسی حالت میں آیہ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (پ۴، البقرۃ۱۶۴) ختم سورہ تک پڑھی، پھر کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں، جن میں قیام و رکوع و سجود کو طویل کیا، پھر پڑھ کر رام فرمایا، یہاں تک کہ سانس کی آواز آئی۔ یونہی تین بار میں چھ رکعتیں ہوئیں پھر مسواک ہو وضو کرتے اور ان آیتوں کی تلاوت فرماتے پھر وتر کی تین رکعتیں پڑھیں۔

حدیث ۲.....اسی میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ "رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ "رات کی نمازوں کے آخر میں وتر پڑھو اور فرماتے ہیں صبح سے پیشتر وتر پڑھو"۔

حدیث ۳.....مسلم وترمذی و ابن ماجہ رحمہم اللہ و غیرہم جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے اندیشہ ہو کہ پچھلی رات نہ اٹھے گا وہ اول میں پڑھ لے اور جسے امید ہو کہ پچھلی رات اٹھے گا، پچھلی رات میں پڑھے کہ آخر شب کی نماز مشہود ہے (یعنی اس میں ملائکہ رحمت حاضر ہوتے ہیں) اور یہ افضل ہے"۔

حدیث ۴.....تا ۱۱.....ابوداؤد وترمذی ونسائی و ابن ماجہ رحمہم اللہ سہل علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ وتر ہے وتر کو محبوب رکھتا ہے لہٰذا اے قرآن والو وتر پڑھو۔ اور اسی کے مثل جابر، ابوہریرہ و ابن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

حدیث ۷.....تا ۱۱.....ابوداؤد وترمذی ونسائی و ابن ماجہ رحمہم اللہ خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز سے تمہاری مدد فرمائی کہ وہ سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ وہ وتر ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے عشاء و طلوع فجر کے درمیان رکھا ہے۔ یہ حدیث دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔ مثلاً معاذ بن جبل و عبداللہ بن عباس و عقبہ بن عامر جہنی و فیہ رضی اللہ عنہم۔

حدیث ۱۲.....ترمذی زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مرسلاً راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو وتر سے سو جائے جب صبح کو بیدار ہو پڑھ لے۔

حدیث ۱۳.....تا ۱۶.....امام احمد ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اور دارمی رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور ابوداؤد وترمذی رحمہم اللہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور نسائی عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور دوسری میں قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھتے۔

حدیث ۱۷.....احمد ابوداؤد و حاکم رحمہم اللہ خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔

حدیث ۱۸.....ابوداؤد وترمذی و ابن ماجہ میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو وتر سے سو جائے یا بھول جائے تو جب بیدار ہو یا یاد آئے پڑھ لے۔

حدیث ۱۹.....تا ۲۰.....احمد ونسائی و دارقطنی رحمہم اللہ بروایت عبدالرحمٰن بن ابزی عن ابی رضی اللہ عنہما و ابوداؤد ونسائی رحمہم اللہ ابی

بن کعب ؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ جب وتر میں سلام پھیرتے تین بار سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ کہتے اور تیسری بار بلند آواز سے کہتے۔

مسائل فقہیہ:۔ وتر واجب ہے اگر سویا یا قصداً نہ پڑھا تو قضا واجب ہے اور صاحب ترتیب کے لئے اگر یاد ہے کہ نماز وتر نہیں پڑھی ہے اور وقت میں گنجائش بھی ہے تو فجر کی نماز فاسد ہے خواہ شروع سے پہلے ہو یا درمیان میں آجائے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱.....وتر کی نماز بیٹھ کر یا سواری پر بغیر عذر نہیں ہو سکتی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲.....نماز وتر تین رکعت ہے اور اس میں قعدہ اولیٰ واجب ہے اور قعدہ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے نہ درود پڑھے نہ سلام پھیرے جیسے مغرب میں کرتے ہیں اسی طرح کرے اور اگر قعدہ اولیٰ بھول کر کھڑا ہو گیا تو لوٹنے کی اجازت نہیں بلکہ سجدہ سہو کرے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳.....وتر کی تینوں رکعتوں میں مطلقاً قرأت فرض ہے اور ہر ایک میں بعد فاتحہ سورت ملانا واجب اور بہتر یہ کہ پہلی میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى یا اِنَّا اَنْزَلْنَا دوسری میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے اور کبھی کبھی اور سورتیں پڑھ لے تیسری رکعت میں قرأت سے فارغ ہو کر رکوع سے پہلے کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہے جیسے تکبیر تحریمہ میں کرتے ہیں پھر ہاتھ باندھ لے اور دعائے قنوت پڑھے دعائے قنوت کا پڑھنا واجب ہے اور اس میں کسی خاص دعا کا پڑھنا ضروری نہیں بہتر وہ دعائیں ہیں جو نبی ﷺ سے ثابت ہیں اور ان کے علاوہ کوئی اور دعا پڑھے جب بھی حرج نہیں سب سے زیادہ مشہور دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ ؕ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ

ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں اور مغفرت چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر توکل کرتے ہیں اور ہر بھلائی کے ساتھ تیری ثنا کرتے ہیں اور ہم تیرا شکر کرتے ہیں۔ ناشکری نہیں کرتے اور ہم جدا ہوتے ہیں اور اس شخص کو چھوڑتے ہیں جو تیرا انکار کرے۔ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں۔ اور تیری ہی طرف دوڑتے اور سعی کرتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں۔ اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔ ۱۲ منہ

اور بہتر یہ ہے کہ اس کے ساتھ وہ دعا پڑھے جو حضور اقدس ﷺ نے امام حسن ؓ کو تعلیم فرمائی وہ یہ ہے:۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْ مَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْ مَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْ مَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ مَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ اِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ سُبْحَانَكَ رَبَّ الْبَيْتِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَاٰلِهٖ

تو مجھے ہدایت دے ان لوگوں میں جن کو تو نے ہدایت دی اور عافیت دے ان کے زمرہ میں جن میں تو نے عافیت دی اور میرا ولی ہو ان میں جن کا تو ولی ہوا۔ اور جو کچھ تو نے دیا اس میں برکت دے اور جو کچھ تو نے فیصلہ کر دیا اس کے شر سے مجھے بچا بے شک تو حکم کرتا ہے اور تجھ پر حکم نہیں کیا جاتا بے شک تیرا دوست ذلیل نہیں ہوتا اور تیرا دشمن عزت نہیں پاتا تو برکت

والا ہے۔ تو پاک ہے اے بیت (کعبہ) کے مالک اور اللہ درود بھیجے نبی پر اور ان کی آل پر۔ ۱۲ منہ

اور ایک دعا وہ ہے جو مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے آخر وتر میں پڑھتے :۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ

اللہ میں تیری خوشنودی کی پناہ مانگتا ہوں تیری ناخوشی سے اور تیری عافیت کی تیرے عذاب سے اور تیری ہی پناہ مانگتا ہوں تجھ سے (تیرے عذاب سے) میں تیری پوری ثنائیں کر سکتا ہوں جیسی تو نے اپنی ثنا کی۔ ۱۲ منہ

اور حضرت سیدنا عَلَیْکَ الْجِدُّ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ کے بعد یہ پڑھتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ وَانْصُرْھُمْ عَلٰی عَدُوِّکَ وَعَدُوِّھِمْ اَللّٰھُمَّ الْعَنْ کَفَرَةَ اَھْلِ الْکِتَابِ الَّذِیْنَ یُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ وَیُقَاتِلُوْنَ اَوْلِیَآئَکَ اَللّٰھُمَّ خَالِفْ بَیْنَ کَلِمَتِھِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَھُمْ وَاَنْزِلْ عَلَیْھِمْ بَاْسَکَ الَّذِیْ لَا یُرَدُّ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ

اللہ تو مجھے بخش دے اور مومنین و مومنات و مسلمین و مسلمات کو اور ان کے دلوں میں الفت پیدا کر دے اور ان کی آپس کی حالت درست کر دے اور ان کو تو اپنے دشمن اور ان دشمن کے دشمن پر مدد کر دے اے اللہ تو کفارہ اہل کتاب پر لعنت کر جو تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں اور تیرے دوستوں سے لڑتے ہیں الٰہی تو ان کی بات میں مخالفت ڈال دے اور ان کے قدموں کو ہٹا دے اور ان پر اپنا عذاب نازل کر جو قوم مجرمین سے واپس نہیں ہوتا۔ ۱۲ منہ

دعائے قنوت کے بعد درود شریف پڑھنا بہتر ہے۔ (صحیح وحلبی الکبیر وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۴..... دعائے قنوت آہستہ پڑھے امام ہو یا منفرد یا مقتدی خواہ نماز رمضان میں ہو یا اور دنوں میں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵..... جو دعائے قنوت نہ پڑھ سکے تو یہ پڑھے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کہے یا تین بار اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا کہے۔ (ترجمہ) اے ہمارے پروردگار تو ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا۔ ۱۲ منہ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶..... اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا۔ تو نہ قیام کی طرف لوٹے نہ رکوع میں پڑھے اور اگر قیام کی طرف لوٹ آیا اور قنوت پڑھا اور رکوع نہ کیا تو نماز فاسد نہ ہوئی مگر گنہگار ہوگا اور اگر صرف اللھم پڑھ کر رکوع میں چلا گیا تو لوٹے اور سورت و قنوت پڑھے اور پھر رکوع کرے اور آخر میں سجدہ سہو کرے۔ یونہی اگر اللھم بھول گیا اور سورت پڑھ لی تھی تو لوٹے اور فاتحہ سورت و قنوت پڑھ کر پھر رکوع کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷..... امام کو رکوع میں یاد آیا کہ دعائے قنوت نہیں پڑھی تو قیام کی طرف عود نہ کرے پھر بھی اگر کھڑا ہو گیا اور دعا پڑھی تو رکوع کا اعادہ نہ چاہیے اور اگر اعادہ کر لیا اور مقتدیوں نے پہلے رکوع میں امام کا ساتھ نہ دیا اور دوسرا امام کے ساتھ کیا یا پہلا رکوع امام کے ساتھ کیا دوسرا نہ کیا دونوں حال میں ان کی نماز بھی فاسد نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸..... قنوت وتر میں مقتدی امام کی متابعت کرے اگر مقتدی قنوت سے فارغ ہوا تھا کہ امام رکوع میں چلا گیا تو مقتدی بھی امام کا ساتھ دے اور اگر امام نے بے قنوت پڑھے رکوع کر دیا اور مقتدی نے ابھی کچھ نہ پڑھا تو مقتدی کو اگر رکوع فوت ہونے کا اندیشہ ہو جب

تو رکوع کردے اور نہ قنوت پڑھ کر رکوع میں جائے اور اس مناسب دعا کی حاجت نہیں جو دعائے قنوت کے نام سے مشہور ہے بلکہ مطلقاً کوئی دعا جسے قنوت کہہ سکیں پڑھ لے۔ (عالمگیری و الخلاصہ)

مسئلہ نمبر ۹..... اگر شک ہو کہ یہ رکعت پہلی ہے یا دوسری یا تیسری تو اس میں بھی قنوت پڑھے۔ اور قعدہ کرے پھر اور دو رکعتیں پڑھے اور ہر رکعت میں قنوت بھی پڑھے اور قعدہ کرے یونہی دوسری اور تیسری ہونے میں شک واقع ہو تو دونوں میں قنوت پڑھے۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰..... بھول کر پہلی یا دوسری میں دعائے قنوت پڑھ لی تو تیسری میں بھی پڑھے یہی راجح ہے۔ (غنیہ۔ طحطاوی)

مسئلہ نمبر ۱۱..... مسبوق امام کے ساتھ قنوت پڑھے۔ بعد کو نہ پڑھے اور اگر امام کے ساتھ تیسری رکعت کے رکوع میں ملا ہے تو بعد کو جو پڑھے گا اس میں قنوت نہ پڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲..... وتر کی نماز شافعی المذہب کے پیچھے پڑھ سکتا ہے بشرطیکہ دوسری رکعت کے بعد سلام نہ پھیرے۔ ورنہ صحیح نہیں اور اس صورت میں قنوت امام کے ساتھ پڑھے یعنی تیسری رکعت کے رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد جب وہ شافعی امام پڑھے۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۱۳..... فجر میں اگر شافعی المذہب کی اقتدا کی اور اس نے اپنے مذہب کے موافق قنوت پڑھی۔ تو یہ نہ پڑھے بلکہ ہاتھ لٹکائے ہوئے اتنی دیر چپ کھڑا رہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۴..... وتر کے سوا اور کسی نماز میں قنوت نہ پڑھے ہاں اگر حادثۂ عظیمہ واقع ہو تو فجر میں بھی پڑھ سکتا ہے اور ظاہر ہے کہ رکوع کے قبل قنوت پڑھے۔ (درمختار، شرنبلالی)

مسئلہ نمبر ۱۵..... وتر کی نماز قضا ہو گئی تو قضا پڑھنی واجب ہے اگرچہ کتنا ہی زمانہ ہو گیا ہو قصداً قضا کی یا بھولے سے قضا ہو گئی اور جب قضا پڑھے تو اس میں قنوت بھی پڑھے البتہ قضا میں بغیر قنوت کے لئے ہاتھ نہ اٹھائے جبکہ لوگوں کے سامنے پڑھنا ہو کہ لوگ اس کی تقصیر پر مطلع ہوں گے۔ (عالمگیری و الخلاصہ)

مسئلہ نمبر ۱۶..... رمضان شریف کے علاوہ اور دنوں میں وتر جماعت سے نہ پڑھے اور اگر عادتاً ایسا کرے تو مکروہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷..... جسے آخر شب میں جاگنے پر اعتماد ہو تو بہتر یہ ہے کہ پچھلی رات میں وتر پڑھے ورنہ بعد عشاء پڑھ لے۔ (ہدایہ)

مسئلہ نمبر ۱۸..... اول شب میں وتر پڑھ کر سو جائے پچھلے وقت کو جاگا تو دوبارہ وتر پڑھنا جائز نہیں اور نوافل چتنے چاہے پڑھے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۱۹..... وتر کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا بہتر ہے اگر پہلی رکعت میں اِذَا زُلْزِلَتْ دوسری میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھنا بہتر ہے حدیث میں ہے کہ اگر رات میں نہ اٹھا تو یہ تہجد کے قائم مقام ہو جائیں گی یہ مضامین احادیث سے ثابت ہیں۔

سنن و نوافل کا بیان

حدیث ۱..... صحیح بخاری شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے فرمایا جو میرے کسی ولی سے دشمنی کرے اسے میں نے لڑائی کا اعلان دے دیا اور میرا بندہ کسی شے سے اس قدر تقرب حاصل نہیں کرتا، جتنا فرائض سے ہوتا ہے اور نوافل کے ذریعہ سے ہمیشہ قرب حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اسے محبوب بنا لیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو اسے دوں گا، اور پناہ مانگے تو پناہ دوں گا۔ (الحدیث)

حدیث ۲..... تا ۳..... مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ہم اللہ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ

فرماتے ہیں جو مسلمان بندہ اللہ ﷻ کے لئے ہر روز فرض کے علاوہ تطوع (نفل) کی بارہ رکعتیں پڑھے اللہ ﷻ اس کے لئے جنت میں ایک مکان بنائے گا۔ چار ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو بعد مغرب اور دو بعد عشا اور دو قبل نمازِ فجر اور رکعات کی تفصیل صرف ترمذی میں ہے۔ ترمذی و نسائی و ابن ماجہ ہم اللہ کی روایت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ ہے کہ جو ان پر محافظت کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔

حدیث ۴..... ترمذی رحمۃ اللہ علیہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "دو رکعتیں فجر کے پہلے کی دو رکعتیں ہیں اور دو رکعت مغرب کے بعد کی دو"۔

حدیث ۵..... مسلم و ترمذی رحمہم اللہ میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "فجر کی دو رکعتیں دنیا و ما فیہا سے بہتر ہیں"۔

حدیث ۶..... بخاری و مسلم و ابوداؤد رحمہم اللہ نسائی انہیں سے راوی ہیں کہتے ہیں "حضور ﷺ ان کی جتنی محافظت فرماتے کسی اور نفل نماز کی نہیں کرتے۔

حدیث ۷..... طبرانی میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک صاحب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کوئی ایسا عمل ارشاد فرمائیے کہ اللہ ﷻ مجھے اس سے نفع دے۔ فرمایا فجر کی دونوں رکعتوں کو لازم کرلو ان میں بڑی فضیلت ہے۔

حدیث ۸..... ابو یعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ بسناد حسن انہیں سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تہائی قرآن کے برابر ہے اور قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ چوتھائی قرآن کے برابر، ان دونوں کو فجر کی سنتوں میں پڑھتے اور فرماتے کہ ان میں زمانہ کی رغبتیں ہیں۔

حدیث ۹..... ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ فجر کی سنتیں نہ چھوڑو اگرچہ تمہیں دشمنوں کے گھوڑے آپائیں۔

حدیث ۱۰..... احمد و ابوہریرہ و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ رحمہم اللہ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ جو شخص ظہر سے پہلے اور بعد چار رکعتوں پر محافظت کرے اللہ ﷻ اس کو آگ پر حرام فرمادے گا۔ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب کہا۔

حدیث ۱۱..... ابوداؤد و ابن ماجہ رحمہم اللہ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعتیں جن کے درمیان میں سلام نہ پھیرا جائے ان کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

حدیث ۱۲..... احمد و ترمذی رحمہم اللہ عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ آفتاب ڈھلنے کے بعد نمازِ ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے اور فرماتے یہ ایسی ساعت ہے کہ اس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں لہٰذا میں محبوب رکھتا ہوں کہ اس میں میرا کوئی عمل صالح بلند کیا جائے۔

حدیث ۱۳..... بزار رحمۃ اللہ علیہ نے ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ دوپہر کے بعد چار رکعت پڑھنے کو حضور ﷺ محبوب رکھتے۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں دیکھتی ہوں کہ اس وقت میں حضور ﷺ نماز محبوب رکھتے ہیں۔ فرمایا! اس وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ حق کی طرف نظرِ رحمت فرماتا ہے اور اس نماز پر آدم و نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام محافظت کرتے۔

حدیث ۱۴..... ۱۵..... طبرانی رحمۃ اللہ علیہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جس نے ظہر سے پہلے

چار رکعتیں پڑھیں گویا اس نے تہجد کی چار رکعتیں پڑھیں اور جس نے عشاء کے بعد چار رکعتیں پڑھیں تو یہ شب قدر میں چار کے مثل ہیں۔ عمر فاروق اعظم و بعض دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اسی مثل مروی ہے۔

حدیث ۱۶.....احمد و ابوداؤد و ترمذی رحمہم اللہ باغادہ حسین عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ اس شخص پر رحم کرے، جس نے مصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔

حدیث ۱۷.....ترمذی رحمۃ اللہ علیہ مولیٰ علی ﷺ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ مصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے اور ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے کہ دو پڑھتے تھے۔

حدیث ۱۸.....۱۹.....طبرانی کبیر میں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے اللہ ﷻ اس کے بدن کو آگ پر حرام فرمادے گا۔ دوسری روایت طبرانی میں مروان حاس ﷺ سے ہے کہ حضور ﷺ نے مجمع صحابہ میں جس میں امیر المومنین عمر بن خطاب ﷺ بھی تھے فرمایا جو مصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے آگ نہ چھوئے گی۔

حدیث ۲۰.....۲۱.....رزین رحمۃ اللہ علیہ نے محول رحمۃ اللہ علیہ سے مرسلاً روایت کی فرماتے ہیں، جو شخص بعد مغرب کلام کرنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھے اس کی نماز علیین میں اٹھائی جاتی ہے اور ایک روایت میں چار رکعت ہے۔ یہ انہیں کی روایت مذیلہ ﷺ سے ہے اس میں اتنی بات زیادہ ہے کہ فرماتے تھے مغرب کے بعد کی دونوں رکعتیں بلد پر ہو کہ وہ فرش کے ساتھ پیش ہوتی ہیں۔

حدیث ۲۲.....ترمذی و ابن ماجہ رحمہم اللہ ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اور ان کے درمیان میں کوئی بری بات نہ کہے تو بارہ برس کی عبادت کے برابر کی جائیں گی۔

حدیث ۲۳.....طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت عمار بن یاسر ﷺ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ برابر ہوں۔

حدیث ۲۴.....ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے جو مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھے اللہ ﷻ اس کے لئے جنت میں ایک مکان بنائے گا۔

حدیث ۲۵.....ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت انہیں سے ہے کہ فرماتی ہیں عشاء کی نماز پڑھ کر رسول اللہ ﷺ میرے مکان میں تشریف لاتے تو چار یا چھ رکعتیں پڑھتے۔

مسائل فقہیہ: سنتیں بعض موکدہ ہیں کہ شریعت میں اس پر تاکید آئی بلا عذر ایک بار بھی ترک کرے تو مستحق ملامت ہے اور ترک کی عادت کرنے فاسق، مردود اور شہادہ مستحق نار ہے اور بعض آئمہ نے فرمایا کہ وہ گمراہ ٹھہرایا جائے گا اور وہ گنہگار ہے اگرچہ اس کا تارک وواجب کے ترک سے کم ہے۔ تلویح میں ہے کہ اس کا ترک قریب حرام کے ہے۔ اس کا تارک مستحق ہے کہ معاذ اللہ شفاعت سے محروم ہو جائے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو میری سنت کو ترک کرے گا، میری شفاعت نہ پائے گی۔ سنت موکدہ کو سنن الہدیٰ بھی کہتے ہیں دوسری قسم غیر موکدہ ہے جس کو سنن الزوائد بھی کہتے ہیں۔ اس پر شریعت میں تاکید نہیں آئی بھی اس کو مستحب اور مندوب بھی کہتے ہیں اور نفل عام ہے کہ سنت پر بھی، اس کا اطلاق آیا ہے اور اس کے غیر کو بھی نفل کہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ فقہائے کرام باب النوافل میں سنن کا بھی ذکر کرتے ہیں کہ نفل ان کو بھی شامل ہے۔ (ردالمحتار) جتنے نفل کے جتنے احکام بیان ہوں گے وہ سنتوں کو بھی شامل ہوں گے البتہ اگر سنتوں کیلئے کوئی خاص بات ہوگی تو اس مطلق حکم سے اس کو الگ کیا جائے گا۔ جہاں استثناء نہ ہو اسی مطلق حکم کو نفل میں شامل سمجھیں۔

مسئلہ نمبر ۱..... سنت موکدہ یہ ہیں دو رکعت نماز فجر سے پہلے، چار ظہر کے پہلے دو بعد، دو مغرب کے بعد، دو عشاء کے بعد، چار جمعہ

سے پہلے چار بعد یعنی جمعہ کے دن جمعہ پڑھنے والے پر چودہ رکعتیں ہیں اور علاوہ جمعہ کے باقی دنوں میں ہر روز بارہ رکعتیں۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۲..... افضل یہ ہے کہ جمعہ کے بعد چار پڑھے پھر دو کر کے دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائے۔ (منیہ)

مسئلہ نمبر ۳..... جو سنتیں چار رکعتی ہیں مثلاً جمعہ وظہر کی تو چاروں ایک سلام سے پڑھی جائیں گی یعنی چاروں پڑھ کر چوتھی کے بعد سلام پھیریں یہ نہیں کہ دو رکعت پر سلام پھیریں اور اگر کسی نے ایسا کیا تو سنتیں ادا نہ ہوئیں۔ یونہی اگر چار رکعت کی سنت مانی اور دو دو رکعت کر کے چار پڑھیں تو سنت پوری نہ ہوئی بلکہ ضروری ہے کہ ایک سلام کے ساتھ چاروں پڑھے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴..... سب سنتوں میں قوی تر سنت فجر ہے یہاں تک کہ بعض اس کو واجب کہتے ہیں اور اس کی شرارت کا اگر کوئی انکار کرے تو اگر شبہ یا بے وجہل ہو تو خوف کفر ہے اور اگر وانستہ بلا شبہ ہو تو اس کی تکفیر کی جائے۔ لہٰذا یہ سنتیں بلا عذر نہ چھوڑ سکتی ہیں نہ ہماری یہ پچلتی گاڑی پر ان کا حکم ان باتوں میں بالکل مثل وتر ہے ان کے بعد پھر مغرب کی سنتیں پھر ظہر کے بعد کی پھر عشاء کے بعد کی پھر ظہر سے پہلے کی سنتیں اور صحیح یہ ہے کہ سنت فجر کے بعد ظہر کی پہلی سنتوں کا مرتبہ ہے کہ حدیث میں خاص ان کے بارے میں فرمایا کہ جو انہیں ترک کرے گا اسے میری شفاعت نہ پہنچے گی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵..... اگر کوئی عالم مرجع فتویٰ ہو کہ فتویٰ دیتے میں اسے سنت پڑھنے کا موقع نہیں ملتا تو فجر کے علاوہ باقی سنتیں ترک کر سکتا ہے کہ اس وقت اگر موقع نہیں ہے تو موقوف رکھے اگر وقت کے اندر موقع ملے پڑھ لے ورنہ معاف ہیں اور فجر کی سنتیں اس حالت میں بھی ترک نہیں کر سکتا۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶..... فجر کی نماز قضا ہو گئی اور زوال سے پہلے پڑھ لے تو سنتیں بھی پڑھ لے ورنہ نہیں علاوہ فجر کے اور سنتیں قضا ہو گئیں تو ان کی قضا نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷..... دو رکعت نفل پڑھے اور یہ گمان تھا کہ فجر طلوع نہ ہوئی بعد کو معلوم ہوا کہ طلوع ہو چکی تھی تو یہ رکعتیں سنت فجر کی قائم مقام ہو جائیں گی اور چار رکعت کی نیت باندھی اور ان میں دو پچھلی طلوع فجر کے بعد واقع ہوئیں تو یہ سنت فجر کے قائم مقام نہ ہوں گی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸..... طلوع فجر سے پہلے سنت فجر جائز نہیں اور طلوع میں شک ہو جب بھی ناجائز اور طلوع کے ساتھ ساتھ شروع کی تو جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹..... ظہر یا جمعہ کے پہلے کی سنت فوت ہو گئی اور فرض پڑھ لئے تو اگر وقت باقی ہے بعد فرض کے پڑھے اور افضل یہ ہے کہ پچھلی سنتیں پڑھ کر ان کو پڑھے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ نمبر ۱۰..... فجر کی سنت قضا ہو گئی اور فرض پڑھ لئے تو اب سنتوں کی قضا نہیں البتہ امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ طلوع آفتاب کے بعد پڑھ لے تو بہتر ہے۔ (منیہ) اور طلوع سے وقت متحرم بالاتفاق ممنوع ہے۔ (ردالمحتار)

آج کل اکثر عوام بعد فرض فوراً پڑھ لیا کرتے ہیں یہ جائز ہیں پڑھنا ہو تو آفتاب بلند ہونے کے بعد زوال سے پہلے پڑھیں۔

مسئلہ نمبر ۱۱..... قبل طلوع آفتاب سنت فجر قضا پڑھنے کے لئے یہ حیلہ کرنا شروع کر کے توڑ دے پھر ادا کرے یہ جائز ہے۔ سنت فجر پڑھ لی اور فرض قضا ہو گئے تو قضا پڑھنے میں سنت کا اعادہ نہ کرے۔ (منیہ)

مسئلہ نمبر ۱۲..... فرض جماعت پڑھے جب بھی سنتوں کا ترک جائز نہیں ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳..... سنت فجر کی پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ کافرون اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھنا سنت ہے۔ (منیہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۴..... جماعت قائم ہونے کے بعد کسی نفل کا شروع کرنا جائز نہیں سوا سنت فجر کے اگر یہ جانے کے سنت پڑھنے کے بعد

جماعت مل جائے گی اگرچہ تعدیلِ ارکان میں شامل ہوگا تو سنت پڑھ لے مگر صف کے برابر پڑھنا جائز نہیں بلکہ اپنے گھر پر پڑھے یا وہ ان مسجد کوئی جگہ قابلِ نماز ہو تو وہاں پڑھے اور یہ ممکن نہ ہو تو اگر اندر کے حصہ میں جماعت ہوتی ہو تو باہر کے حصہ میں پڑھے باہر کے حصہ میں ہو تو اندر اور اگر اس مسجد میں اندر باہر دو رجے نہ ہوں تو ستون یا پنج کی آڑ میں پڑھے کہ اس میں اور صف میں حائل ہو جائے اور صف کے پیچھے پڑھنا بھی ممنوع ہے اگرچہ صف میں پڑھنا زیادہ برا ہے۔ آج کل اکثر عوام اس کا بالکل خیال نہیں کرتے اور اسی صف میں گھس کر شروع کر دیتے ہیں۔ یہ ناجائز ہے اور اگر ہنوز جماعت شروع نہ ہوئی ہو تو جہاں چاہے سنتیں شروع کرے خواہ کوئی سنت ہو (نفیہ) مگر جانتا ہو کہ جماعت جلد قائم ہونے والی ہے اور یہ اس وقت تک سنتوں سے فارغ نہ ہوگا تو ایسی جگہ نہ پڑھے کہ اس کے سبب صف قطع ہو۔

مسئلہ نمبر ۱۵..... امام کو رکوع میں پایا اور یہ نہیں معلوم کہ پہلی رکعت کا رکوع ہے یا دوسری کا تو سنت ترک کر دے اور مل جائے۔

(عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶..... اگر وقت میں گنجائش ہو اور اس وقت نوافل مکروہ نہ ہوں تو جتنے نوافل چاہے پڑھے اور اگر نماز فرض یا جماعت جاتی رہے گی تو نوافل میں مشغول ہونا ناجائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۷..... سنت و فرض کے درمیان کلام کرنے سے اصح یہ ہے کہ سنت باطل نہیں ہوتی البتہ ثواب کم ہو جاتا ہے یہی حکم ہر اس کام کا ہے جو سنانی تحریر ہے (صحیح) مگر قے و شربا کھانے میں مشغول ہونا معاف کرے یہاں سنت بعد میں اگر کھانا کھایا گیا اور بدمزہ ہو جانے کا اندیشہ ہے تو کھانا کھا لے پھر سنت پڑھے مگر وقت جانے کا اندیشہ ہو تو پڑھنے کے بعد کھائے اور بالفرض سنت بعد یہ کی بھی تاخیر مکروہ ہے اگر چہ ادا ہو جائے گی۔

(درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۸..... عشاء و فجر کے پہلے یعنی عشاء کے بعد چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا مستحب ہے اور یہ بھی اختیار ہے کہ عشاء کے بعد وتر ہی پڑھے مستحب ادا ہو جائے گا یعنی ظہر کے بعد چار رکعت پڑھنا مستحب ہے کہ حدیث میں فرمایا جس نے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار پر محافظت کی اللہ عزوجل اس پر آگ حرام فرما دے گا۔ علامہ سید طحطاوی یہ فرماتے ہیں کہ سرے سے آگ میں داخل ہی نہ ہوگا اور اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جو اس پر مطالبات ہیں اللہ عزوجل اس کے فریق کو راضی کر دے گا یا یہ مطلب ہے کہ ایسے کاموں کی توفیق دے گا جن پر سزا نہ ہو اور علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کے لئے بشارت ہے کہ سعادت پر اس کا خاتمہ ہوگا اور دوزخ میں نہ جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۱۹..... سنت کی سنت فجر پڑھی سنت ادا ہو گئی۔ یعنی اگر شروع کر کے توڑ دی پھر پڑھی جب بھی سنت ادا ہو گئی۔

(خانیہ و درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۰..... نفل نماز سنت مان کر پڑھنا بغیر سنت کے پڑھنے سے بہتر ہے جب کہ سنت کسی شرط کے ساتھ نہ ہو مثلاً فلاں بیمار صحیح ہو جائے گا تو اتنی نماز پڑھوں گا اور سنتوں میں سنت نہ ماننا افضل ہے۔

(درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱..... بعد مغرب چھ رکعتیں مستحب ہیں ان کو صلوٰۃ الاوابین کہتے ہیں خواہ ایک سلام سے سب پڑھے دو سے یا تین سے اور تین سلام سے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا افضل ہے۔

(درمختار و الخانیہ)

مسئلہ نمبر ۲۲..... ظہر و مغرب و عشاء کے بعد جو مستحب ہے اس میں سنت مؤکدہ داخل ہے مثلاً ظہر کے بعد چار رکعتیں پڑھیں تو مؤکدہ و مستحب دونوں ادا ہو گئیں اور یوں بھی ہو سکتا ہے کہ مؤکدہ و مستحب دونوں کو ایک سلام کے ساتھ ادا کرے یعنی چار رکعت پر سلام پھیرے۔

(فتح القدیر)

مسئلہ نمبر ۲۳..... عشاء کے قبل سنتیں جاتی رہیں تو ان کی قضا نہیں پھر بھی اگر بعد میں پڑھے گا تو نفل مستحب ہے وہ سنت مستحبہ جو

فوت ہوئی ادا نہ ہوئی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۴..... دن کے نفل میں ایک سلام کے ساتھ چار رکعت سے زیادہ رات میں آٹھ رکعت سے زیادہ پڑھنا مکروہ ہے اور افضل یہ ہے کہ دن ہو یا رات چار چار رکعت پر سلام پھیرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۵..... جو سنت مؤکدہ چار رکعتیں ہیں اس کے قعدہ اولیٰ میں صرف التحیات پڑھے اگر بھول کر درود شریف پڑھ لیا تو سجدۂ سہو کرے اور سنتوں میں جب تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو تو سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ اور اَعُوْذُ بھی نہ پڑھے اور ان کے علاوہ اور چار رکعت والے نوافل کے قعدہ اولیٰ میں بھی درود پڑھے اور تیسری رکعت میں سُبْحٰنَکَ اور اَعُوْذُ بھی پڑھے بشرطیکہ دو رکعت کے بعد قعدہ کیا ہو ورنہ پہلا سُبْحٰنَکَ اور اَعُوْذُ کافی ہے۔ سنت کی نماز کے بعد قعدہ اولیٰ میں درود پڑھا اور تیسری میں ثنا و تعوذ۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶..... چار رکعت نفل پڑھے اور قعدہ اولیٰ فوت ہو گیا بلکہ قصداً بھی ترک کر دیا تو نماز باطل نہ ہوئی اور بھول کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو عود نہ کرے اور سجدہ سہو کر لے نماز کامل ادا ہو گئی اگر تین رکعتیں پڑھیں اور دوسری پر نہ بیٹھا تو نماز فاسد ہو گئی اور اگر دو رکعت کی نیت باندھی تھی اور بغیر قعدہ کے تیسری کے لئے کھڑا ہو گیا تو عود کرے ورنہ فاسد ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷..... نماز میں قیام طویل ہونا کثرت رکعات سے افضل ہے یعنی جبکہ کسی وقت معین تک نماز پڑھنا چاہے مثلاً دو رکعت میں اتنا وقت صرف کر دینا چار رکعت پڑھنے سے افضل ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۸..... نفل نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے مگر تراویح و تحیۃ المسجد اور واپسی سفر کے دو نفل کہ ان کو مسجد میں پڑھنا بہتر ہے اور احرام کی دو رکعتیں کہ میقات کے نزدیک کوئی مسجد ہو تو اس میں پڑھنا بہتر ہے اور طواف کی دو رکعتیں کہ مقام ابراہیم علیہ السلام کے پاس پڑھیں اور معتکف کے نوافل اور سورج گہن کی نماز کو مسجد میں پڑھے اور اگر یہ خیال ہو کہ گھر جا کر کاموں کی مشغولی کے سبب نوافل فوت ہو جائیں گے یا گھر میں جی نہ لگے گا اور خشوع کم ہو جائے گا تو مسجد ہی میں پڑھے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۹..... نفل کی ہر رکعت میں امام و منفرد پر قراءت فرض ہے اور اگر مقتدی ہو اگر چہ فرض پڑھنے والے کے پیچھے اقتدا کی ہو تو امام کی قراءت اس کے لئے بھی کافی ہے اس پر خود پڑھنا نہیں۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۰..... نفل نماز قصداً شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے اگر توڑ دے گا قضا پڑھنی ہوگی اور اگر قصداً شروع نہ کی تھی مثلاً یہ گمان تھا کہ فرض پڑھتا ہے اور فرض کی نیت سے شروع کیا پھر یاد آیا کہ پڑھ چکا تھا تو اب یہ نفل ہے اور توڑ دینے سے قضا واجب نہیں بشرطیکہ یاد آتے ہی توڑ دے اور یاد آنے پر اس نماز کو پورا پڑھنا اختیار کیا پھر توڑ دینے سے قضا واجب ہوگی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۱..... اگر بلا قصد نماز فاسد ہو گئی جب بھی قضا واجب ہے مثلاً تیمم سے پڑھ رہا ہے اور اثنائے نماز میں پانی پا گیا اور ہوا۔ یونہی نفل پڑھنے میں عورت کو حیض آ گیا تو قضا واجب ہو گئی بعد طہارت قضا پڑھے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۲..... شروع کرنے کی وہ صورتیں ہیں ایک یہ کہ تحریمہ باندھے دوسری یہ کہ تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا بشرطیکہ شروع صحیح ہو اگر شروع صحیح نہ ہو مثلاً ادائی یا عورت کے پیچھے اقتدا کی یا بے وضو یا ناپاک کپڑوں میں شروع کر دی تو قضا واجب نہ ہوئی۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۳..... فرض پڑھنے والے کے پیچھے نفل کی نیت سے شروع کی پھر یاد آیا کہ یہ فرض مجھے پڑھنا ہے اور توڑ کر اسی فرض کی نیت سے اقتدا کی جو وہ پڑھ رہا تھا یا توڑ کر دوسرے نفل کی نیت کر کے شامل ہوا تو اس نفل کی قضا واجب نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۴..... طلوع و غروب و نصف النہار کے وقت نماز نفل شروع کی تو واجب ہے کہ توڑ دے اور وقت غیر مکروہ میں قضا پڑھے اور دوسرے وقت مکروہ میں قضا پڑھی جب بھی ہو گئی مگر گناہ ہوا اور پوری کر لی تو ہو گئی مکروہ وقت مکروہ میں پڑھنے کا گناہ ہوا یا یہ شرعی نفل شروع

کر کے توڑ دینا حرام ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۵..... نفل نماز شروع کی اگرچہ چار کی نیت باندھی جب بھی دو ہی رکعت شروع کرنے والا قرار دیا جائے گا کہ نفل کا ہر شفع (یعنی دو رکعت) علیحدہ علیحدہ نماز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۶..... چار رکعت نفل کی نیت باندھی اور شفع اول یا ثانی میں توڑ دی تو دو رکعت قضا واجب ہوئی مگر شفع ثانی توڑنے سے دو رکعت قضا واجب ہونے کی یہ شرط ہے دوسری رکعت پر قعدہ کر چکا ہو ورنہ چار قضا کرنی ہوں گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۷..... سنت مؤکدہ اور منت کی نماز اگر چار رکعتی ہو تو توڑنے سے چار کی قضا دے۔ یونہی اگر چار رکعتی فرض پڑھنے والے کے پیچھے نفل کی نیت باندھی اور توڑ دی تو چار کی قضا واجب ہے پہلے شفع میں توڑی یا دوسرے میں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۸..... چار رکعت کی نیت باندھی اور چاروں میں قرأت نہ کی یا پہلی دو یا پچھلی دو میں نہ کی یا پہلی دو میں سے ایک رکعت میں نہ کی یا پچھلی دو میں سے ایک رکعت میں نہ کی یا پہلی دونوں اور پچھلی میں سے ایک میں قرأت چھوڑ دی تو ان چھ صورتوں میں دو رکعت قضا واجب ہے اور اگر پہلی دو میں سے ایک اور پچھلی دو میں سے ایک یا پہلی دو میں سے ایک میں اور پچھلی کی دونوں میں قرأت چھوڑ دی تو ان صورتوں میں چار رکعت قضا واجب ہے۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۳۹..... اگر دو رکعت پر بقدر تشہد بیٹھا مگر تو ڑ دی تو اس صورت میں بالکل قضا نہیں ہشرطیکہ تیسری کے لئے کھڑا نہ ہوا اور پہلی دونوں میں قرأت کر چکا ہو (درمختار) مگر بہتر ک واجب اس کے اعادہ کا حکم دیا جائے۔

مسئلہ نمبر ۴۰..... نفل پڑھنے والے نے نفل پڑھنے والے کی اقتدا کی اگرچہ تشہد میں تو جو حال امام کا ہے وہی مقتدی کا ہے یعنی جتنی قضا امام پر واجب ہوئی مقتدی پر بھی واجب۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۱..... کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت ہو جب بھی بیٹھ کر نفل پڑھ سکتے ہیں مگر کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے کہ حدیث میں فرمایا بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نصف ہے اور عذر کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھے تو ثواب میں کمی نہ ہوگی یہ جو آج کل عام رواج پڑ گیا ہے۔ نفل بیٹھ کر پڑھا کرتے ہیں بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید بیٹھ کر پڑھنے کو افضل سمجھتے ہیں ایسا ہے تو ان کا خیال غلط ہے۔ وتر کے بعد جو دو رکعت نفل پڑھتے ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے اور اس میں اس حدیث سے دلیل لانا کہ حضور اقدس ﷺ نے وتر کے بعد بیٹھ کر نفل پڑھے صحیح نہیں کہ یہ حضور ﷺ کے خصوصات میں سے ہے چنانچہ صحیح مسلم شریف کی حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میں فرماتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ہے کہ بیٹھ کر پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نماز سے آدھی ہے۔ اس کے بعد میں حاضر خدمت اقدس ہوا تو حضور ﷺ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ سر اقدس پر میں نے ہاتھ رکھا (کہ بخار تو نہیں) ارشاد فرمایا کہ کیا ہے اے عبداللہ! عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! حضور ﷺ نے تو یہ فرمایا ہے اور حضور ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں۔ تو فرمایا "ہاں! لیکن میں تم جیسا نہیں"۔ امام ابو نعیم طبی وصاحب دیلمی وغیرہما رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ یہ حکم حضور ﷺ کے خصائص سے ہے اور اسی حدیث سے استنباط کیا۔

مسئلہ نمبر ۴۲..... اگر رکوع کی حد تک جھک کر نفل کا تحریمہ باندھا تو نماز نہ ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۳..... لیٹ کر نفل نماز جائز نہیں جبکہ عذر نہ ہو۔ اور عذر کی وجہ سے ہو تو بیجا نہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۴..... کھڑے ہو کر شروع کی تھی پھر بیٹھ گیا یا بیٹھ کر شروع کی تھی پھر کھڑا ہو گیا۔ دونوں صورتیں جائز ہیں خواہ ایک رکعت کھڑے ہو کر پڑھی اور ایک بیٹھ کر یا ایک ہی رکعت کے ایک حصے کو کھڑے ہو کر پڑھا اور کچھ حصہ بیٹھ کر۔ (درمختار و ردالمحتار) مگر دوسری صورت یعنی کھڑے ہو کر شروع کی پھر بیٹھ گیا اس میں اختلاف ہے بقیہ پچاسویں ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۵..... کھڑے ہو کر نفل پڑھتا تھا اور تھک گیا تو عصا یا دیوار پر ٹیک لگا کر پڑھنے میں حرج نہیں اور بغیر تھکے بھی اگر ایسا کرے تو کراہت سے خالی نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۶..... بے دین شریر سواری پر بھی نفل پڑھ سکتا ہے اور اس صورت میں استقبالِ قبلہ شرط نہیں بلکہ سواری جس رخ کو جا رہی ہو ادھر ہی منہ ہو اور اگر ادھر منہ نہ ہو تو نماز جائز نہیں اور شروع کرتے وقت بھی قبلہ کی طرف منہ ہونا شرط نہیں بلکہ سواری جدھر جا رہی ہے اس طرف ہو اور رکوع و سجود اشارہ سے کرے اور سجدہ کا اشارہ رکوع کے اشارہ سے نسبت کو پست ہو۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۷..... سواری پر نفل پڑھنے میں اگر بھاگنے کی ضرورت ہو اور عمل قلیل سے بھاگنا مثلاً ایک پاؤں سے ایڑ لگانی یا ہاتھ میں چابک ہے اس سے ڈرانا تو حرج نہیں اور بلا ضرورت جائز نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۸..... سواری پر نماز شروع کی پھر عمل قلیل کے ساتھ اتر آیا تو اسی پر بنا کر سکتا ہے خواہ کھڑے ہو کر پڑھے یا بیٹھ کر مگر اب قبلہ کو منہ کرنا ضروری ہے اور زمین پر شروع کی تھی پھر سوار ہوا تو بنا نہیں کر سکتا نماز جاتی رہی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۹..... گاؤں یا خیمہ کا رہنے والا جب گاؤں یا خیمہ سے باہر ہوا تو سواری پر نفل پڑھ سکتا ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۰..... بے دین شریر سواری پر شروع کی تھی پڑھتے پڑھتے شہر میں داخل ہو گیا تو جب تک گھر نہ پہنچا سواری پر پوری کر سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۱..... محمل اور سواری اور گاڑی پر نفل نماز مطلقاً جائز ہے بشرطیکہ جماعت سے پڑھنا چاہے تو اس کے لئے شرط یہ ہے کہ امام و مقتدی ایک ہی سواریوں پر نہ ہوں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۲..... محمل پر فرض نماز اس وقت جائز ہے کہ اترنے پر قادر نہ ہو یا اگر قادر ہو اور اس کے نیچے لکڑیاں لکڑیاں کر زمین پر قائم ہو گیا تو جائز ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۳..... گاڑی کا جوا جانور پر رکھا ہو گاڑی کھڑی ہو یا چلتی اس کا حکم وہی ہے جو جانور پر نماز پڑھنے کا ہے یعنی فرض وا جب و سنت فجر باہر جائز نہیں اور اگر جوا جانور پر نہ ہو اور رکی ہوئی ہو تو نماز جائز ہے۔ (درمختار و ردالمحتار) یہ حکم اس گاڑی کا ہے جس میں دو پہیے ہوں چار پہیے والی جب رکی ہو تو صرف جوا جانور پر ہو گا اور گاڑی زمین پر مستقر ہوئی لہٰذا جب ٹھہری ہوئی ہو اس پر نماز جائز ہوئی جیسے تخت پر۔

مسئلہ نمبر ۵۴..... گاڑی اور سواری پر نماز پڑھنے کے لئے یہ قدریں۔ بیٹھ رہا جس قدر کیچڑ ہے کہ اتر کر پڑھے گا تو منہ جنس جائے گا یا کیچڑ میں سن جائے یا جو کپڑا بچھایا جائے گا وہ بالکل تھرتھر جائے گا اور اس صورت میں سواری نہ ہو تو کھڑے کھڑے اشارے سے پڑھے ساتھی چلے جائیں گے یا سواری کا جانور شریر ہے کہ سوار ہونے میں دشواری ہوئی مددگار کی ضرورت ہوئی اور مددگار نہ ہو جو نہیں یا بوڑھا ہے کہ بغیر مددگار کے اتر چڑھ نہ سکے گا اور مددگار نہ ہو جو نہیں اور یہی حکم عورت کا ہے یا مرض میں زیادتی ہوئی جان یا مال یا عورت کو آبرو کا اندیشہ ہو۔ (درمختار و ردالمحتار)

WWW.NAFSEISLAM.COM

۱؎ بے دین شریر سے مراد وہ جگہ ہے جہاں سے مسافر پر قصر واجب ہوتا ہے۔ (عالمگیری) ۱۲ حقدر۔

مسئلہ نمبر ۵۵..... عمل کی ایک طرف خود سوار ہے دوسری طرف اس کی ماں یا زوجہ اور کوئی محارم میں ہے جو خود سوار نہیں ہو سکتی اور یہ خود اتر چڑھ سکتا ہے مگر اس کے اترنے میں محمل گر جانے کا اندیشہ ہے تو اسے بھی اسی پر پڑھنے کا حکم ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۶..... جانور اور چلتی گاڑی پر اور اس گاڑی پر جس کا جوا جانور پر ہو یا اگر شرعی فرض وقت فجر تمام واجبات جیسے وتر و نذر اور نفل جس کو توڑ دیا ہو اور سجدہ و تلاوت جبکہ آیت سجدہ زمین پر تلاوت کی ہو ادا نہیں کر سکتا اور اگر نذر کی وجہ سے ہو تو ان سب میں شرط یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو قبلہ رو کھڑا کر کے ادا کرے ورنہ جیسے بھی ممکن ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۷..... کسی نے منت مانی کہ دو رکعتیں بغیر طہارت پڑھے گا یا ان میں قرات نہ کرے گا یا بیٹھ کر پڑھے گا ایک آدمی رکعت کی منت مانی تو ان سب صورتوں میں ان سب پر دو رکعت طہارت قرات وغیرہ کے ساتھ واجب ہوئیں اور تین کی مانی تو چار واجب ہوئیں۔
(درمختار و ردالمحتار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۸..... منت مانی کہ فلاں مقام پر نماز پڑھے گا اور اس سے کم درجہ کے مقام پر ادا کی ہو گئی۔ مثلاً مسجد حرام میں پڑھنے کی منت مانی اور مسجد قدس یا کر کی مسجد میں ادا کی۔ عورت نے منت مانی کہ کل نماز پڑھوں گی یا روزہ رکھوں گی دوسرے دن اسے حیض آ گیا تضا کرے اور اگر یہ منت مانی کہ حالت حیض میں دو رکعت پڑھوں گی تو کچھ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۹..... منت مانی کہ آج دو رکعت پڑھے گا اور آج نہ پڑھی تو اس کی قضا نہیں بلکہ کفارہ[1] دینا ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۰..... عید بقری کی نماز کی منت مانی تو ایک مہینے کے فرض وتر کی مثل اس پر واجب ہے منت کی مثل نہیں مگر عشا و مغرب کی جگہ چار رکعت پڑھے یعنی ہر روز بارہ رکعتیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۱..... اگر کھڑے ہو کر پڑھنے کی منت مانی تو کھڑے ہو کر پڑھنا واجب اور مطلق نماز کی منت ہے تو اختیار ہے۔
(عالمگیری و درمختار)

تنبیہ: نوافل تو بہت کثیر ہیں اور ثابت محفوظہ کے سوا آدمی جتنے چاہے پڑھے مگر ان میں سے بعض جو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں بیان کئے جاتے ہیں۔

تحیۃ المسجد: جو شخص مسجد میں آئے اسے دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ چار پڑھے۔ بخاری و مسلم و صحیح ابوعوانہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص مسجد میں داخل ہو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لے۔

مسئلہ نمبر ۱..... ایسے وقت مسجد میں آیا جس میں نفل نماز مکروہ ہے۔ مثلاً طلوع الفجر یا بعد نماز فجر یا بعد نماز عصر و تحیۃ المسجد نہ پڑھے بلکہ تسبیح و تہلیل و درود شریف میں مشغول ہو حتی مسجد ادا ہو جائے گا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲..... فرض یا سنت یا کوئی نماز مسجد میں پڑھ لے تحیۃ المسجد ادا ہو گئی اگرچہ تحیۃ المسجد کی نیت نہ کی ہو اسی نماز کا حکم اس کے لئے ہے جو یہ نیت نماز پڑھا بلکہ وہی نماز ذکر کر کے لے گیا ہو اگر فرض یا قضا کی نیت سے مسجد میں گیا تو یہیں قائم مقام تحیۃ المسجد ہے بشرطیکہ داخل ہونے کے بعد ہی پڑھا ہو اور عرصہ کے بعد پڑھا تو تحیۃ المسجد نہ پڑھے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳..... بہتر یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے تحیۃ المسجد پڑھ لے اور بغیر پڑھے بیٹھ گیا تو ساقط نہ ہوئی اب پڑھے (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴..... ہر روز ایک بار تحیۃ المسجد کافی ہے ہر بار ضرورت نہیں اور اگر کوئی شخص بے وضو مسجد میں گیا یا اور کوئی وجہ ہے کہ تحیۃ المسجد نہیں پڑھ سکتا تو بار بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہے۔ (درمختار)

---

[1] اس کا کفارہ یہی ہے جو قسم توڑنے کا ہے یعنی ایک غلام آزاد کرنا یا دس مسکین کو دونوں وقت کا پیٹ بھر کر کھانا کھلانا یا کپڑا پہنانا تین روزے رکھنا۔ ۱۲ منہ

تحیۃ الوضو: وضو کے بعد اعضا خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے صحیح مسلم میں ہے نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور خاشع دِل اور خاشع جسم کے ساتھ متوجہ ہو کر دو رکعت پڑھے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

مسئلہ نمبر ۱..... غسل کے بعد بھی دو رکعت نماز مستحب ہے وضو کے بعد فرض وغیرہ پڑھے گا تو قائم مقام تحیۃ الوضو کے ہو جائیں گے۔ (ردالمحتار)

نمازِ اشراق: ترمذی رحمۃ اللہ علیہ انس ﷺ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ جو فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر ذکر خدا کرتا رہا یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو گیا پھر دو رکعتیں پڑھیں تو اسے پورے حج اور عمرے کا ثواب ملے گا۔

نمازِ چاشت: مستحب ہے کہ کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ چاشت کی بارہ رکعتیں ہیں اور افضل بارہ ہیں کہ حدیث میں ہے جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں اللہ ﷻ اس کے لئے جنت میں سونے کا محل بنائے گا اس حدیث کو ترمذی وابن ماجہ وہیثم اللہ نے انس ﷺ سے روایت کیا۔ صحیح مسلم شریف میں ابوذر ﷺ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ آدمی پر اس کے ہر جوڑ کے بدلے صدقہ ہے (وکل بنی سواسم جوڑ ہیں) ہر تسبیح صدقہ ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور لا الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے دو رکعتیں چاشت کی کفایت کرتی ہیں ترمذی، ابوداؤد وہیثم اللہ ابوذر سے اور ابوداؤد وابن ماجہ وابن خزیمہ وابن حبان وحاکم ابوہریرہ ﷺ سے اور ابوداؤد وابن ماجہ ابوالدرداء ﷺ سے اور دارمی وحمۃ اللہ علیہ نعیم بن ہمار ﷺ سے اور احمد وحمۃ اللہ علیہ ان سب سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو اللہ ﷻ فرماتا ہے اے ابن آدم اشراق دن میں میرے لئے چار رکعتیں پڑھ لے آخر دن تک میں تیری کفایت فرماؤں گا۔

طبرانی رحمۃ اللہ علیہ ابودرداء ﷺ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ جس نے دو رکعتیں چاشت کی پڑھیں غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور جو چار پڑھے عابدین میں لکھا جائے گا اور جو چھ پڑھے اس دن اس کی کفایت کی گئی اور جو آٹھ پڑھے اللہ ﷻ سے قانتین میں لکھے گا اور جو بارہ پڑھے اللہ ﷻ اس کیلئے جنت میں ایک محل بنائے گا اور کوئی دن یا رات نہیں جس میں اللہ ﷻ بندوں پر احسان وصدقہ نہ کرے اور اس بندے سے بڑھ کر کسی پر احسان نہ کیا جسے اپنا ذکر الہام کیا۔ احمد وترمذی وابن ماجہ وہیثم اللہ ابوہریرہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جو چاشت کی دو رکعتوں پر محافظت کرے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ برابر ہوں۔

مسئلہ نمبر ۲..... اس کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال یعنی نصف النہار شرعی تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے پڑھے۔ (عالمگیری وردالمحتار)

نمازِ سفر: کہ سفر میں جاتے وقت دو رکعتیں اپنے گھر پر پڑھ کر جائے۔ طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث میں ہے کہ کسی نے اپنے اہل کے پاس ان دو رکعتوں سے بہتر نہ چھوڑا جو وقت ارادہ سفر ان کے پاس پڑھیں۔

نمازِ واپسیِ سفر: کہ سفر سے واپس ہو کر دو رکعتیں مسجد میں ادا کرے۔ صحیح مسلم میں کعب بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر سے دن میں چاشت کے وقت تشریف لاتے اور ابتداء مسجد میں جاتے اور دو رکعتیں اس میں نماز پڑھتے پھر وہیں پر تشریف رکھتے۔

مسئلہ نمبر ۳..... مسافر کو چاہئے کہ یہ منزل پر پہنچنے سے پہلے دو رکعت نفل پڑھے جیسے حضور اقدس ﷺ کیا کرتے تھے۔ (ردالمحتار)

صلوٰۃ اللیل: رات میں بعد نماز عشاء جو نوافل پڑھے جائیں ان کو صلوٰۃ اللیل کہتے ہیں اور رات کے نوافل دن کے نوافل سے افضل ہیں کہ صحیح مسلم شریف میں مرفوعاً ہے فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے اور طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ رات میں کچھ نماز ضروری ہے اگر چہ اتنی دیر جتنی دیر میں بکری دوہ لیتے ہیں اور فرض عشاء کے بعد جو نماز پڑھی وہ صلوٰۃ اللیل ہے۔

مسئلہ نمبر ۴..... اسی صلوٰۃ اللیل کی ایک قسم تہجد ہے کہ عشاء کے بعد رات میں سو کر اٹھیں اور نوافل پڑھیں سونے سے قبل جو کچھ پڑھیں

وتہجد نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲.....تہجد نفل کا نام ہے اگر کوئی عشاء کے بعد سو رہا پھر اٹھ کر قضا پڑھی تو اس کو تہجد نہ کہیں گے۔

مسئلہ نمبر ۳.....کم سے کم تہجد کی دو رکعتیں ہیں اور حنفیہ اقل تہجد آٹھ تک ثابت۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص رات میں بیدار ہو اور اپنے اہل کو جگائے پھر دونوں دو رکعت پڑھیں تو کثرت سے یاد نہ کرنے والوں میں لکھے جائیں گے۔ اس حدیث شریف کو نسائی و ابن ماجہ رحمہم اللہ اپنی سنن میں اور ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح میں اور حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے مستدرک میں روایت کیا اور منذری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ حدیث بر شرط شیخین صحیح ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴.....جو شخص دو تہائی رات سونا چاہے اور ایک تہائی عبادت کرنا چاہے، افضل یہ ہے کہ پہلی اور پچھلی تہائی میں سوئے اور بیچ کی تہائی میں عبادت کرے اور اگر نصف شب میں سونا چاہتا ہے اور نصف جاگنا تو پچھلے نصف میں عبادت افضل ہے کہ صحیح بخاری و مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رب ﷻ ہر رات میں جب پچھلی تہائی باقی رہتی ہے آسمان دنیا پر تجلی خاص فرماتا ہے اور فرماتا ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کروں، ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے دوں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی بخشش کردوں۔

اور سب سے بہتر کہ تو نماز داؤد علیہ السلام ہے۔ بخاری و مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا سب نمازوں میں اللہ ﷻ کو زیادہ محبوب نماز داؤد علیہ السلام ہے کہ آدھی رات سوتے اور تہائی رات عبادت کرتے پھر چھٹے حصہ میں سوتے۔

مسئلہ نمبر ۵.....جو شخص تہجد کا عادی ہو بلا عذر اسے چھوڑنا مکروہ ہے کہ صحیح بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ارشاد فرمایا "اے عبداللہ! تو فلاں کی طرح نہ ہو کہ رات میں اٹھا کرتا تھا، پھر چھوڑ دیا"۔ نیز بخاری و مسلم وغیرہما میں ہے فرمایا کہ اعمال میں زیادہ پسند اللہ ﷻ کو وہ ہے جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔

مسئلہ نمبر ۶.....عیدین اور پندرھویں شعبان کی راتوں اور رمضان کی اخیر دس راتوں اور ذی الحجہ کی پہلی دس راتوں میں شب بیداری مستحب ہے، اکثر حصہ میں جاگنا بھی شب بیداری ہے۔ (درمختار)

عیدین کی راتوں میں شب بیداری یہ ہے کہ عشاء صحیح دونوں جماعت اولیٰ سے ہوں کہ صحیح حدیث میں فرمایا جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی اس نے آدھی رات عبادت کی اور جس نے نماز فجر جماعت سے پڑھی اس نے ساری رات عبادت کی۔ اور ان راتوں میں اگر جاگے تو نماز عید قربانی وغیرہ میں وقت ہونگی فجر اسی پر اکتفا کرے اور اگر ان کاموں میں فرق نہ آئے تو جاگنا بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر ۷.....ان راتوں میں تمام نفل نماز پڑھنا اور تلاوت قرآن مجید اور حدیث پڑھنا اور سننا اور درود شریف پڑھنا شب بیداری ہے نہ کہ نفلی جاگنا (ردالمحتار) صلوٰۃ اللیل کے متعلق آٹھ حدیثیں ہم نقل بھی مذکور ہوئیں اس کے فضائل کی بعض حدیثیں سنئے۔

حدیث ۹.....ترمذی و ابن ماجہ و حاکم رحمہم اللہ بر شرط شیخین عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ میں تشریف لائے تو کثرت سے لوگ حاضر خدمت ہوئے۔ میں بھی حاضر ہوا۔ جب میں نے حضور ﷺ کے چہرہ انور کو غور سے دیکھا پہچان لیا کہ یہ منہ جھوٹوں کا نہیں۔ کہتے ہیں پہلی بات جو میں نے حضور ﷺ سے سنی یہ ہے فرمایا اے لوگو! سلام شائع کرو اور کھانا کھلاؤ اور رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو اور رات میں نماز پڑھو جب لوگ سوتے ہوں سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو گے۔

حدیث ۱۰.....حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے بافادہ صحیح روایت کی کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سوال کیا تھا کوئی ایسی چیز ارشاد ہو کہ اس پر عمل کروں تو جنت میں داخل ہوں اس پر بھی وہی جواب ارشاد ہوا۔

حدیث ۱۱.....تا ۱۲.....طبرانی کبیر میں باسناد حسن و حاکم بافادہ صحیح بر شرط شیخین عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور

ﷺ فرماتے ہیں جنت میں ایک بالاخانہ ہے کہ باہر کا اندر سے دکھائی دیتا ہے اور اندر کا باہر سے ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم وہ کس کے لئے ہے؟ فرمایا اسکے لئے جو اچھی بات کرے اور کھانا کھلائے اور رات میں قیام کرے جب لوگ سوتے ہوں اور اسی کے مثل ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حدیث ۱۳..... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے کہ فرماتے ہیں قیامت کے دن لوگ ایک میدان میں جمع کئے جائیں گے اور اس وقت منادی پکارے گا کہاں ہیں وہ جن کی کروٹیں خوابگاہوں سے جدا ہوتی تھیں وہ لوگ کھڑے ہوں گے اور تھوڑے ہوں گے یہ جنت میں بغیر حساب داخل ہوں گے پھر اور لوگوں کے لئے حساب کا حکم ہوگا۔

حدیث ۱۴..... صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں رات میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مرد مسلمان اس ساعت میں اللہ عزوجل سے دنیا و آخرت کی جو بھلائی مانگے وہ اسے دے گا اور یہ ہر رات میں ہے۔

حدیث ۱۵..... ۱۶..... ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا "قیامُ اللّیل کو اپنے اوپر لازم کرلو کہ یہ گذشتہ نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور تمہارے رب عزوجل کی طرف قربت کا ذریعہ اور سیئات کا مٹانے والا اور گناہ سے روکنے والا"۔ اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ بھی ہے "کہ بدن سے بیماری دفع کرنے والا ہے"۔

حدیث ۱۷..... صحیح بخاری میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جو رات میں اٹھے اور یہ دعا پڑھے:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَسُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ رَبِّ اغْفِرْلِیْ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے اور پاک ہے اللہ اور حمد ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بڑا ہے اور نہیں ہے گناہ سے پھرنا اور نہ نیکی کی طاقت مگر اللہ کے ساتھ اے میرے پروردگار تو مجھے بخش دے۔ ۱۲ منہ

پھر دعا کرے قبول ہوتی اور اگر وضو کر کے نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول ہوتی۔

حدیث ۱۸..... صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو تہجد کیلئے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَا الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَلِقَاءُکَ حَقٌّ وَقَوْلُکَ حَقٌّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَۃُ حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ

الٰہی تیرے ہی لئے حمد ہے آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا تو قائم رکھنے والا ہے اور تیرے ہی لئے حمد ہے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا تو نور ہے اور تیرے ہی لئے حمد ہے آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا

بادشاہ ہے اور تیرے ہی لئے حمد ہے تو حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تجھ سے ملنا (قیامت) حق ہے۔ اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور انبیا حق ہیں اور محمد (ﷺ) حق ہیں اور قیامت حق ہے اے اللہ تیرے لئے میں اسلام لایا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھی پر توکل کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا اور تیری ہی مدد سے خصومت کی اور تیری ہی طرف فیصلہ لایا پس تو بخش دے میرے لئے گناہ جو میں نے پہلے کیا اور پیچھے کیا اور چھپا کر کیا اور علانیہ کیا اور وہ گناہ جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ ۱۲ منہ

یا ایک دعا چند حدیثیں ذکر کر دی گئیں اور ان کے علاوہ اس نماز کے فضائل میں بکثرت احادیث وارد ہیں جس اللہ ﷻ توفیق عطا فرمائے اس کے لئے یہی بس ہیں۔

نماز استخارہ: حدیث صحیح جس کو مسلم کے سوا جماعت محدثین نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو تمام امور میں استخارہ کی تعلیم فرماتے جیسے قرآن کی سورت تعلیم فرماتے تھے فرماتے ہیں جب کوئی کسی امر کا قصد کرے تو دو رکعت نفل پڑھے پھر کہے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْقَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْقَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ

اے اللہ میں تجھ سے استخارہ کرتا ہوں تیرے علم کے ساتھ اور تری قدرت کے ساتھ طلب قدرت کرتا ہوں اور تجھ سے تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں اس لئے کہ تو قادر ہے اور میں قادر نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ اگر تیرے علم میں یہ ہے کہ یہ کام میرے لئے بہتر ہے میرے دین و معیشت اور انجام کار میں یا فرمایا اس وقت اور آئندہ میں تو اس کو میرے لئے مقدر کر دے اور آسان کر پھر میرے لئے اس میں برکت دے اور اگر تو جانتا ہے کہ میرے لئے یہ کام برا ہے میرے دین و معیشت اور انجام کار میں فرمایا اس وقت اور آئندہ میں تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے پھیر اور میرے لئے خیر کو مقدر فرما جہاں بھی ہو پھر مجھے اس سے راضی کر۔ ۱۲ منہ

اور اپنی حاجت ذکر کرے خواہ بجائے ھٰذَا الْاَمْرَ کے حاجت کا نام لے اس کے بعد (روالمحتار) وَقَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ مَنْ اَوْ طَبَقَ راوی ہے فقہا فرماتے ہیں کہ جمع کرے یعنی کہے وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ (منیہ)

مسائل فقہیہ:

مسئلہ نمبر ۱..... حج اور جہاد اور دیگر نیک کاموں میں نفل مثل کے استخارہ نہیں ہو سکتا ہاں تعیین وقت کے لئے کر سکتے ہیں۔ (منیہ)

مسئلہ نمبر ۲..... مستحب یہ ہے کہ اس دعا کے اول آخر الحمد للہ اور درود شریف پڑھے اور پہلی رکعت میں قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ پڑھے اور بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ پہلی میں وَرَبُّکَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَیَخْتَارُ ؕ مَا کَانَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝ وَرَبُّکَ یَعْلَمُ مَا تُکِنُّ صُدُوْرُھُمْ وَمَا یُعْلِنُوْنَ (پ ۲۰ القصص ۶۹۔۶۸) تک اور دوسری میں وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَۃٍ (پ ۲۲ الاحزاب ۳۶) آخر آیت تک بھی پڑھے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳.....بہتر یہ ہے کہ سات بار استخارہ کرے کہ ایک حدیث میں ہے۔ اے انس رضی اللہ عنہ! جب تو کسی کام کا قصد کرے تو اپنے رب عزوجل سے اس میں سات بار استخارہ کر پھر نظر کر تیرے دل میں کیا گزرا کہ بے شک اسی میں خیر ہے اور بعض مشائخ سے منقول ہے کہ دعائے مذکور کو پڑھ کر باطہارت قبلہ رو سوجائے اگر خواب میں سبزی یا سبزی دیکھے تو وہ کام بہتر ہے اور سیاہی یا سرخی دیکھے تو برا ہے اس سے بچے (ردالمحتار) استخارہ کا وقت اس وقت تک ہے کہ ایک طرف رائے پوری جم نہ جائے ہو۔

صلوٰۃ التسبیح:۔ اس نماز میں بے انتہا ثواب ہے۔ بعض محققین فرماتے ہیں کہ اس کی پابندی سے ترک نہ کرے گا مگر دین میں سستی کرنے والا۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا "اے چچا! کیا میں تم کو عطا نہ کروں، کیا میں تم کو بخشش نہ کروں کیا میں تم کو نہ دوں، کیا تمہارے ساتھ احسان نہ کروں، دس خصلتیں ہیں کہ جب تم کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا۔ (1) اگلا، (2) پچھلا، (3) پرانا، (4) نیا، (5) جو بھول کر کیا اور جو (6) قصداً کیا، (7) چھپا اور (8) بڑا، (9) پوشیدہ اور (10) ظاہر اس کے بعد صلوٰۃ تسبیح کی ترکیب تعلیم فرمائی" پھر فرمایا اگر تم سے ہو سکے ہر روز ایک بار پڑھا اور اگر روز نہ کرو تو ہر جمعہ کو ایک بار اور یہ بھی نہ کرو تو ہر مہینہ میں ایک بار اور اگر یہ بھی نہ کرو تو سال میں ایک بار اور یہ بھی نہ کرو تو عمر میں ایک بار اور اس کی ترکیب تمہارے طور پر وہ ہے سنن ترمذی شریف میں بروایت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ مذکور ہے فرماتے ہیں کو اللہ اکبر کہہ کر سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھے پھر پڑھے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پھر دو بار پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ اور الحمد اور سورت پڑھ کر دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع میں دس بار پڑھے پھر رکوع سے سر اٹھائے اور بعد تسبیح وتحمید دس بار کہے پھر سجدہ کو جائے اور اس میں دس بار پڑھے۔ پھر سجدے سے سر اٹھا کر دس بار کہے پھر سجدہ کو جائے اور اس میں دس بار پڑھے یونہی چار رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں ۷۵ بار تسبیح اور چاروں میں تین سو بار ہوئیں اور رکوع وسجود میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہنے کے بعد تسبیحات پڑھے۔ (غنیہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۱.....ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس نماز میں کون سی سورت پڑھی جائے فرمایا سورہ التکاثر والعصر اور قل یاایھا الکافرون اور قل ھو اللہ اور بعض نے بجائے سورہ حدید اور حشر اور صف اور تغابن۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲.....اگر سجدہ سہو واجب ہوا اور سجدے کرے تو ان دونوں میں تسبیحات نہ پڑھی جائیں اور اگر کسی جگہ بھول کر دس بار سے کم پڑھی ہیں تو دوسری جگہ پڑھ لے کہ وہ مقدار پوری ہو جائے اور بہتر یہ ہے کہ اس کے بعد جو دوسرا موقع تسبیح کا آئے وہیں پڑھ لے مثلاً قومہ کے سجدہ میں کہے اور رکوع میں بھولا تو اسے بھی سجدہ ہی میں کہے نہ قومہ میں قومہ کی مقدار تھوڑی ہے اور پہلے سجدہ میں بھولا تو دوسرے میں کہے جلسہ میں نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳.....تسبیح انگلیوں پر نہ گنے بلکہ ہو سکے تو دل میں شمار کرے ورنہ انگلیاں دبا کر۔

مسئلہ نمبر ۴.....ہر وقت غیر مکروہ میں یہ نماز پڑھ سکتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ ظہر سے پہلے پڑھے۔ (عالمگیری وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵.....ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اس نماز میں سلام سے پہلے یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ تَوْفِيْقَ اَهْلِ الْهُدٰى وَاَعْمَالَ اَهْلِ الْيَقِيْنِ وَمُنَاصَحَةَ اَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَهْلِ الْخَشْيَةِ وَطَلَبَ اَهْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰى اَخَافَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِيْ عَنْ مَعَاصِيْكَ حَتّٰى اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ وَحَتّٰى اُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِنْكَ وَحَتّٰى اُخْلِصَ لَكَ النَّصِيْحَةَ حُبًّا لَكَ وَحَتّٰى اَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فِي الْاُمُوْرِ

حُسْنَ خُلُقٍ بِکَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ (درمختار)

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہدایت والوں کی توفیق اور یقین والوں کے اعمال اور اہل توبہ کی خیر خواہی اور اہل صبر کا عزم اور خوف والوں کی کوشش اور رغبت والوں کی طلب اور پرہیزگاروں کی عبادت اور اہل علم کی معرفت تا کہ میں تجھ سے ڈروں اے اللہ میں تجھ سے ایسا خوف مانگتا ہوں جو مجھے تیری نافرمانیوں سے روک دے تا کہ میں تیری طاعت کے ساتھ ایسا عمل کروں جس کی وجہ سے تیری رضا کا مستحق ہو جاؤں اور تا کہ تیرے خوف سے خالص توبہ کروں اور تا کہ تیری محبت کی وجہ سے خیر خواہی کو تیرے لئے خالص کروں اور تا کہ تمام امور میں تجھ پر توکل کروں تجھ پر نیک گمان کرتے ہوئے پاک ہے نور کا پیدا کرنے والا۔

نماز حاجت: ابوداؤد ؒ وغیرہ ؒ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور اقدس ﷺ کو کوئی اہم سرپیش آتا تو نماز پڑھتے اس کے لئے دو رکعت یا چار پڑھتے۔ حدیث میں ہے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور تین بار آیت الکرسی پڑھے اور باقی تین رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور قل ھو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ایک بار پڑھے یا نسی ہیں جیسی شب قدر میں چار رکعتیں پڑھیں۔

مشائخ فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ نماز پڑھی اور ساری حاجتیں پوری ہوئیں ایک حدیث میں ہے جس کو ترمذی و ابن ماجہ و حاکم اللہ نے عبداللہ بن ابی اوفی ؓ سے روایت کیا کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں "جس کو کوئی حاجت اللہ ﷻ کی طرف سے ہو یا کسی بنی آدم کی طرف تو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ ﷻ کی ثنا کرے اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے پھر یہ پڑھے"۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو علیم و کریم ہے اللہ مالک ہے عرش عظیم کا تمام اللہ کے لئے جو رب ہے تمام جہان کا میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب مانگتا ہوں اور طلب کرتا ہوں تیری بخشش کے ذرائع اور ہر نیکی سے غنیمت اور ہر گناہ سے سلامتی کو میرے لئے کوئی گناہ بغیر مغفرت نہ چھوڑ اور ہر غم کو دور کر دے اور جو حاجت تیری رضا کے موافق ہے اسے پورا کر دے اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔ ۱۲ منہ

ترمذی بافادہ تحسین و صحیح و ابن ماجہ ؒ و غیرہم رحمہم اللہ عثمان بن حنیف ؓ سے مروی ہے کہ ایک نابینا حاضر خدمت اقدس ہوئے اور عرض کی اللہ ﷻ سے دعا کیجئے کہ مجھے عافیت دے۔ ارشاد فرمایا اگر تو چاہے تو دعا کروں اور چاہے صبر کر اور یہ تیرے لئے بہتر ہے۔ انہوں نے عرض کی حضور ﷺ دعا کریں انہیں کو حکم فرمایا کہ وضو کر اور اچھا وضو کر اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھ۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ

اے اللہ تجھ سے سوال کرتا ہوں اور توسل کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی محمد (ﷺ) کے ذریعہ سے جو نبی رحمت ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں حضور ﷺ کے ذریعہ سے اپنے رب کی طرف اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوتا ہوں تا کہ میری حاجت پوری ہو۔ الٰہی ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔ ۱۲ منہ

عثمان حنیف ؓ فرماتے ہیں خدا کی قسم ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آئے گویا کبھی اندھے تھے ہی

نہیں۔ نیز قضائے حاجت کے لئے ایک مجرب نماز جو ملاء بیشہ پڑھتے آئے ہیں،

یہ ہے کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک پر جا کر دو رکعت نماز پڑھے اور امام کے وسیلہ سے اللہ عزوجل سے سوال کرے، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ میں ایسا کرتا ہوں تو بہت جلد میری حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ (نزہت المجالس) نیز اس کے لئے ایک مجرب نماز "صلوٰۃ الاسرار" ہے جو امام ابوالحسن نور الدین علی بن یحییٰ منوفی "نزہۃ الاسرار" میں اور ملا علی قاری و شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حضور سید المعصومین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں اس کی ترکیب یہ ہے کہ بعد نماز مغرب سنتیں پڑھ کر دو رکعت نماز نفل پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ الحمد کے بعد ہر رکعت میں گیارہ گیارہ بار قل ھو اللہ پڑھے سلام کے بعد اللہ عزوجل کی حمد و ثنا کرے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر گیارہ بار درود و سلام عرض کرے اور گیارہ بار کہے یَارَسُوْلَ اللّٰہِ یَابْنَ اللّٰہِ اِقْضِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَاقَاضِیَ الْحَاجَات (ترجمہ) یا اللہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اے اللہ کے بیٹے میری فریاد کو پہنچئے اور میری مدد کیجئے میری حاجت پوری ہونے میں اے تمام حاجتوں کے پورا کرنے والے۔ ۱۲ منہ

پھر عراق کی جانب گیارہ قدم چلے ہر قدم پر کہے یَاغَوْثَ الثَّقَلَیْنِ وَیَاکَرِیْمَ الطَّرَفَیْنِ اَغِثْنِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَاقَاضِیَ الْحَاجَات (ترجمہ) اے جن و انس کے فریاد رس اور اے دونوں طرف (کرم و باپ) سے بزرگ میری فریاد کو پہنچئے اور میری مدد کیجئے میری حاجت پوری ہونے میں اے حاجتوں کے پورا کرنے والے۔ ۱۲ منہ۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے اللہ عزوجل سے دعا کرے۔

نماز توبہ۔ ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ و ابن حبان رضی اللہ عنہم اپنی صحیح میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب کوئی بندہ گناہ کر کے پھر وضو کرے نماز پڑھے پھر استغفار کرے اللہ عزوجل اس کے گناہ بخش دے گا پھر یہ آیت پڑھی۔

وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ (پ۴ آل عمران ۱۳۵)

اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جان پر ظلم کریں اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں اور گناہ کون بخشے سوا اللہ کے اور اپنے کیے پر جان بوجھ کر اڑ نہ جائیں۔ (ترجمہ کنز الایمان)

صلوٰۃ الرغائب:

مسئلہ نمبر ۱..... کہ جب رجب کی پہلی شب ہو اور شعبان کی پندرھویں شب اور شب قدر میں جماعت کے ساتھ نفل نماز بعض جگہ لوگ ادا کرتے ہیں۔ فقہاء نے اسے جائز و مکروہ و بدعت کہتے ہیں اور لوگ اس بارے میں جو حدیث بیان کرتے ہیں محدثین بتاتے ہیں لیکن جلد اکابر و اولیاء سے بسا نیز مجرب مروی ہے تو اس کے منع میں غلو نہ چاہئے اور اگر جماعت میں تین سے زائد مقتدی نہ ہوں جب تو اصلاً کوئی حرج نہیں۔

تراویح کا بیان

مسئلہ نمبر ۱..... تراویح مرد و عورت سب کے لئے باجماعت سنت مؤکدہ ہے۔ اس کا ترک جائز نہیں۔ (درمختار و غیرہ)

اس پر خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے مداومت فرمائی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری سنت اور سنت خلفائے راشدین کو اپنے اوپر لازم سمجھو اور خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تراویح پڑھی اور اسے بہت پسند فرمایا۔ صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو رمضان میں قیام کرے ایمان کی وجہ سے اور ثواب طلب کرنے کے لئے اس کے اگلے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے یعنی صغائر پھر اس اندیشہ سے کہ امت پر فرض نہ ہو جائے ترک فرمائی۔ پھر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ رمضان میں ایک رات مسجد کو تشریف لے گئے اور لوگوں کو متفرق طور پر نماز پڑھتے پایا کوئی تنہا پڑھ رہا کسی کے ساتھ کچھ لوگ پڑھ رہے ہیں فرمایا میں مناسب جانتا ہوں کہ ان سب کو ایک امام کے ساتھ جمع کر دوں تو بہتر

ہو سب کو ایک امام ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ اکٹھا کر دیا پھر دوسرے دن تشریف لے گئے ملاحظہ فرمایا کہ لوگ اپنے امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں فرمایا نعمت البدعۃ ھذہ یا بھی بدعت ہے مرحبا و اصحاب السنن۔

مسئلہ نمبر ۲..... جمہور کا مذہب یہ ہے کہ تراویح کی بیس رکعتیں ہیں اور یہی احادیث سے ثابت ہے۔ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے سند صحیح سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیس رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور عثمان و علی رضی اللہ عنہما کے عہد میں یونہی تھا اور "موطا" میں یزید بن رومان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ رمضان میں تیئس رکعتیں پڑھتے۔ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس میں تین رکعتیں وتر کی ہیں اور سوئی علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم فرمایا کہ رمضان میں لوگوں کو بیس رکعتیں پڑھائے۔ اس کے بیس رکعت ہونے میں یہ حکمت ہے کہ فرائض و واجبات کی اس سے تکمیل ہوتی ہے اور کل فرائض واجب کی ہر روز بیس رکعتیں ہیں لہٰذا مناسب کہ یہ بھی بیس ہوں کہ تکمیل برابر ہو۔

مسئلہ نمبر ۳..... اس کا وقت فرض عشاء کے بعد سے طلوع فجر تک ہے وتر سے پہلے بھی ہو سکتی ہے اور بعد بھی تو اگر کچھ رکعتیں اس کی باقی رہ گئیں کہ امام وتر کھڑا ہو گیا تو امام کے ساتھ وتر پڑھ لے پھر باقی ادا کر لے جبکہ فرض جماعت سے پڑھے ہوں اور یہ افضل ہے اور اگر تراویح پوری کر کے وتر تنہا پڑھے تو بھی جائز ہے اور اگر بعد میں معلوم ہوا کہ نماز عشاء بغیر طہارت پڑھی تھی اور تراویح و وتر طہارت کے ساتھ تو عشاء و تراویح پھر پڑھے وتر ہو گیا۔ (درمختار و ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴..... مستحب یہ ہے کہ تہائی رات تک تاخیر کرے۔ اور آدھی رات کے بعد پڑھیں تو بھی کراہت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵..... اگر فوت ہو جائیں تو ان کی قضا نہیں اگر قضا پڑھ لی تو تراویح نہیں بلکہ نفل مستحب ہے جیسے مغرب و عشاء کی سنتیں۔ (درمختار۔ ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶..... تراویح کی بیس رکعتیں دو سلام سے پڑھے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرے اور اگر کسی نے بیسوں پڑھ کر آخر میں سلام پھیرا تو اگر ہر دو رکعت پر قعدہ کرتا رہا تو ہو جائے گی مگر کراہت کے ساتھ اور اگر قعدہ نہ کیا تھا تو دو رکعت کے قائم مقام ہوئیں (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷..... افضل یہ ہے کہ جب دو دو رکعت پر سلام پھیرے تو ہر دو رکعت پر الگ الگ نیت کرے اور اگر ایک ساتھ بیسوں رکعت کی نیت کر لی تو بھی جائز ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸..... تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے اور دو مرتبہ فضیلت اور تین مرتبہ افضل ہے۔ لوگوں کی سستی کی وجہ سے ختم کو ترک نہ کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹..... امام و مقتدی ہر دو رکعت پر بیٹھیں اور بعد تشہد دعا بھی ہاں اگر مقتدیوں پر گرانی ہو تو تشہد کے بعد اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ پڑھ لیا کرے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... اگر ایک ختم کرنا ہو تو بہتر یہ ہے کہ ستائیسویں شب میں ختم ہو پھر اگر اس رات میں یا اس کے پہلے ختم ہو تو تراویح آخر رمضان تک برابر پڑھتے رہیں کہ سنت مؤکدہ ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱..... افضل یہ ہے کہ تمام ختموں میں قرأت برابر ہو اور اگر ایسا نہ کیا جب بھی حرج نہیں۔ یونہی ہر ختم کی پہلی رکعت اور دوسری کی قرأت مساوی ہو دوسری کی قرأت پہلی سے زیادہ نہ ہونا چاہئے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲..... قرأت اور ارکان کی ادائگی میں جلدی کرنا مکروہ ہے اور جتنی ترتیل زیادہ ہو بہتر ہے۔ یونہی تعوذ و تسمیہ و ثنا و تسبیحات کا چھوڑ دینا بھی مکروہ ہے۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳.....ہر چار رکعت پر اتنی دیر تک بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھیں یا پانچ میں تراویح اور وتر کے درمیان اگر بیٹھنا لوگوں پر گراں ہو تو نہ بیٹھے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۴.....اس بیٹھنے میں اسے اختیار ہے کہ چپ بیٹھا رہے یا کلمہ پڑھے یا تلاوت کرے یا درود شریف پڑھے یا چار رکعتیں تنہا نفل پڑھے جماعت سے مکروہ ہے یا یہ تسبیح پڑھے۔

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظْمَۃِ وَالْھَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ (صحیح روایات وغیرہ)

پاک ہے ملک و ملکوت والا پاک ہے عزت و بزرگی اور ہیبت و بڑائی اور جبروت والا پاک ہے بادشاہ جو زندہ ہے جو نہ سوتا ہے نہ مرتا ہے پاک مقدس ہے فرشتوں اور روح کا مالک اللہ سوا کوئی معبود نہیں اللہ ہم مغفرت چاہتے ہیں تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور جہنم سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ ۱۲ منہ

مسئلہ نمبر ۱۵.....ہر دو رکعت کے بعد دو تسبیح پڑھنا مکروہ ہے۔ یونہی دس رکعت کے بعد بیٹھنا بھی مکروہ ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶.....تراویح میں جماعت سنت کفایہ ہے کہ اگر مسجد کے سب لوگ چھوڑ دیں گے تو سب گنہگار ہوں گے اور اگر کسی ایک نے گھر میں تنہا پڑھ لی تو گنہگار نہیں مگر جو شخص مقتدا ہو اس کے ہونے سے جماعت بڑی ہوتی ہے اور چھوڑ دے گا تو لوگ کم ہو جائیں گے اسے بالاذر جماعت چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷.....تراویح مسجد میں باجماعت پڑھنا افضل ہے اگر گھر میں جماعت سے پڑھی تو جماعت کے ترک کا گناہ نہ ہوا مگر وہ ثواب نہ ملے گا جو مسجد میں پڑھنے کا تھا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸.....اگر امام حافظ بھی ہو تو افضل یہ ہے کہ خود پڑھے دوسرے کی اقتدا نہ کرے اور اگر امام تقلا پڑھتا ہو تو مسجد ختم چھوڑ کر دوسری مسجد میں جانے میں حرج نہیں۔ یونہی اگر دوسری جگہ امام خوش آواز ہو یا بلکی قرأت پڑھتا ہو یا مسجد ختم نہ ہوگا تو دوسری مسجد میں جانا جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹.....خوش خواں کو امام بنانا نہ چاہئے بلکہ درست خواں کو بنائیں (عالمگیری)

افسوس صد افسوس کہ اس زمانہ میں حفاظ کی حالت نہایت قابل افسوس ہے بیشتر تو ایسا پڑھتے ہیں کہ معلمون تعلمون کے سوا کچھ پتہ نہیں چلتا۔ حفاظ وحروف کہا جایا کرتے ہیں جو اچھا پڑھنے والے کہے جاتے ہیں انہیں دیکھئے تو حروف صحیح ادا نہیں کرتے۔ ہمزہ، الف، عین اور ہ، ظا اور ث، س، ص، ت، ط وغیرہا حروف میں فرق نہیں کرتے جس سے قطعاً نماز ہی نہیں ہوتی۔ فقط کو نہیں معیشتوں کی وجہ سے تین سال ختم قرآن مجید سننا نہ لازم ہوں وفقہ مسلمان جماعتیں کو توفیق دے کہ "ما انزل اللہ" پڑھنے کی کوشش کریں۔

مسئلہ نمبر ۲۰.....آج کل اکثر رواج ہو گیا ہے کہ حافظ کو اجرت دے کر تراویح پڑھواتے ہیں یہ جائز ہے دینے والا اور لینے والا دونوں گنہگار ہیں، اجرت صرف یہی نہیں کہ بیشتر مقرر کر لیں گے یہ لیں گے بلکہ اگر معلوم ہے کہ یہاں کچھ ملتا ہے اگر چہ اس سے طے نہ ہوا یہ بھی ناجائز ہے کہ "المعروف کالمشروط" ہاں اگر کہہ دے کہ کچھ نہیں دوں گا نہیں لوں گا پھر پڑھے اور حافظ کی خدمت کریں تو اس میں حرج نہیں کہ "الضرورات تبیح المحظورات"

مسئلہ نمبر ۲۱.....ایک امام دو مسجدوں میں تراویح پڑھاتا ہے اگر دونوں میں پوری پوری پڑھائے تو ناجائز ہے اور مقتدی نے دو

مسجدوں میں پوری پوری پڑھی تو حرج نہیں مگر دوسری میں وتر پڑھنا جائز نہیں بلکہ بیلی میں پڑھ چکا اور اگر گھر میں تراویح پڑھ کر مسجد میں آیا اور امامت کی تو مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲..... لوگوں نے تراویح پڑھ لی اب دوبارہ پڑھنا چاہتے ہیں تو تنہا تنہا پڑھ سکتے ہیں، جماعت کی اجازت نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳..... افضل یہ ہے کہ ایک امام کے پیچھے تراویح پڑھیں اور دو کے پیچھے پڑھنا چاہیں تو بہتر یہ ہے کہ پورے ترویحہ پر امام بدلیں مثلاً آٹھ ایک کے پیچھے اور بارہ دوسرے کے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴..... بالغ کے پیچھے نابالغین کی تراویح نہ ہوئی یہی صحیح ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵..... رمضان شریف میں وتر جماعت کے ساتھ پڑھنا افضل ہے خواہ اسی امام کے پیچھے جس کے پیچھے عشاء وتر تراویح پڑھی یا دوسرے کے پیچھے۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶..... یہ جائز ہے کہ ایک شخص عشاء وتر پڑھائے تو دوسرا تراویح جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عشاء و وتر کی امامت کرتے تھے اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تراویح کی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷..... اگر سب لوگوں نے عشاء کی جماعت ترک کردی تو تراویح بھی جماعت سے نہ پڑھیں ہاں عشاء جماعت سے ہوئی اور بعض جماعت میں ملی تو یہ بات ہے۔ یہ جماعت تراویح میں شریک ہوں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸..... اگر عشاء جماعت سے پڑھی وتر تراویح تنہا تو وتر کی جماعت میں شریک ہوسکتا ہے اگر عشاء تنہا پڑھ لی اگرچہ تراویح یا جماعت پڑھی تو وتر تنہا پڑھے۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۹..... عشاء کی سنتوں کا سلام نہ پھیرا اس میں تراویح ملا کر شروع کی تو تراویح نہیں ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰..... تراویح بیٹھ کر پڑھنا بلا عذر مکروہ ہے بلکہ بعضوں کے نزدیک تو ہوگی ہی نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۱..... مقتدی کو یہ جائز نہیں کہ بیٹھا رہے جب امام رکوع کرنے کو ہو تو کھڑا ہو جائے کہ یہ منافقین سے مشابہت ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى (پ ۵ النساء ۱۴۲) منافق جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو سستی سے۔ (صدر و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۲..... امام سے غلطی ہوئی کوئی سورہ یا آیت چھوٹ گئی تو مستحب یہ ہے کہ اسے پڑھ کر پھر آگے بڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۳..... دو رکعت پر بیٹھنا بھول گیا کھڑا ہو گیا تو جب تک تیسری کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور سجدہ کر لیا ہو تو چار پوری کرلے مگر یہ دو شمار کی جائیں گی اور جو دو میں بیٹھ چکا ہے تو چار ہوئیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۴..... تین رکعت پڑھ کر سلام پھیرا اور اگر دوسری پر بیٹھنا نہ تھا تو نہ ہوئیں ان کی بدلے کی دو رکعت پھر پڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۵..... قعدہ میں مقتدی سو گیا، امام سلام پھیر کر اور دو رکعت پڑھ کر قعدہ میں آیا اب بیدار ہوا تو اگر طلوع ہو گیا تو سلام پھیر کر شامل ہو جائے اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد جلد پوری کر کے امام کے ساتھ ہو جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۶..... وتر پڑھنے کے بعد لوگوں کو بتایا کہ دو رکعتیں رہ گئیں تو جماعت سے پڑھ لیں اور آج بتایا کہ کل دو رکعتیں رہ گئیں تھیں تو جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۷..... سلام پھیرنے کے بعد کوئی کہتا ہے دو ہوئیں کوئی کہتا ہے تین تو امام کے علم میں جو اس کا اعتبار ہے اور امام کو کسی بات کا یقین نہ ہو تو جس کو سچا جانتا ہو اس کا قول اعتبار کرے اور اگر اس میں لوگوں کو شک ہو کہ میں ہوئیں یا انہار تو دو رکعت تنہا پڑھیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۸..... اگر کسی وجہ سے نماز تراویح فاسد ہو جائے تو جتنا قرآن مجید ان رکعتوں میں پڑھا ہے اعادہ کریں تاکہ ختم میں

نقصان (کمی) نہ رہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۹.....اگر کسی وجہ سے ختم نہ ہو تو سورتوں کی تراویح پڑھیں اور اس کے لئے بعضوں نے یہ طریقہ رکھا ہے کہ الٓمٓ تر کیف سے آخر تک دو بار رکعتوں میں پڑھتے میں رکعتیں ہو جائیں گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۰.....ایک بار بسم اللہ شریف جہر سے پڑھنا سنت ہے اور ہر سورت کی ابتدا میں پڑھنا مستحب اور یہ جو آج کل بعض جہلا نے نکالا ہے کہ ایک سو چھ دو بار بسم اللہ پڑھی جائے اور ختم نہ ہوگا مذہب حنفی میں بے اصل ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۱.....ستائیس نے ختم تراویح میں تین بار قل حوالله پڑھنا مستحب کہا اور بہتر یہ کہ ختم کے دن پچھلی رکعت میں الٓمٓ سے مفلحون تک پڑھے۔

مسئلہ نمبر ۴۲.....شبینہ کی ایک رات کی تراویح میں پورا قرآن پڑھا جاتا ہے جس طرح آج کل رواج ہے کہ کوئی بیٹھا باتیں کر رہا ہے کچھ لوگ لیٹے ہیں کچھ لوگ پائے پینے میں مشغول ہیں کچھ لوگ مسجد کے باہر حقہ نوشی کر رہے ہیں اور جب جی میں آیا ایک آدھ رکعت میں شامل بھی ہو گئے یہ ناجائز ہے۔ فائدہ ۔ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ رمضان شریف میں اکثر قرآن ختم کیا کرتے تھے۔ تیس دن میں اور تیس رات میں اور ایک تراویح میں اور پینتالیس برس عشا کے وضو سے نماز فجر پڑھی ہے۔

منفرد کا فرضوں کی جماعت پانا

امام مالک ونسائی وبیہقی بطریق ربیعہ روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی محجن نامی رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مجلس میں حاضر تھے اذان ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی وہ بیٹھے رہ گئے۔ ارشاد فرمایا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا چیز مانع ہوئی کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ہوں تو مگر میں نے گھر پڑھی تھی۔ ارشاد فرمایا! جب نماز پڑھ کر مسجد میں آؤ اور نماز قائم کی جا رہی ہو تو لوگوں کے ساتھ پڑھ لو اگر چہ پڑھ چکے ہو۔ اس کے حمل یزید بن عامر رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے جو ابوداؤد میں مروی ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو مغرب یا صبح کی نماز پڑھ چکا ہے پھر جب امام کے ساتھ پائے اعادہ نہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۱.....فجر فرض نماز شروع ہی کی تھی یعنی ابھی پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا تھا کہ جماعت قائم ہوئی تو توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے (دوبارہ) تو اب ان دونمازوں میں توڑنے کی اجازت نہیں اور نماز پوری کرنے کے بعد بہ نیت نفل بھی ان میں شریک نہیں ہو سکتا کہ فجر کے بعد نفل جائز نہیں اور مغرب میں اس وجہ سے کہ تین رکعتیں نفل کی نہیں اور مغرب میں اگر شامل ہو گیا تو برا کیا امام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت اور ملا کر چار کر لے اور اگر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہو گئی چار رکعت قضا کرے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲.....فجر یا مغرب کی ایک رکعت پڑھ چکا تھا کہ جماعت قائم ہوئی تو فوراً نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے اگر چہ دوسری رکعت پڑھ بھی لیا تو دوسری رکعت کا سجدہ کر لیا تو اب ان دونمازوں میں توڑنے کی اجازت نہیں اور نماز پوری کرنے کے بعد بہ نیت نفل بھی ان میں شریک نہیں ہو سکتا کہ فجر کے بعد نفل جائز نہیں اور مغرب میں اس وجہ سے کہ تین رکعتیں نفل کی نہیں اور مغرب میں اگر شامل ہو گیا تو برا کیا۔ امام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت اور ملا کر چار کر لے اور اگر امام کے ساتھ سلام پھیر لیا تو نماز فاسد ہو گئی چار رکعت قضا کرے۔

مسئلہ نمبر ۳.....مغرب پڑھنے والے کے پیچھے نفل کی نیت سے شامل ہو گیا۔ امام نے چوتھی رکعت کو تیسری گمان کیا اور کھڑا ہو گیا اس مقتدی نے اس کا اتباع کیا اس کی نماز فاسد ہو گئی تیسری پر امام نے قعدہ کیا ہو یا نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴..... چار رکعت والی نماز شروع کر کے ایک رکعت پڑھ لی یعنی پہلی رکعت کا سجدہ کر لیا تو واجب ہے کہ ایک رکعت اور

پڑھے اور توڑے کہ یہ دو رکعتیں نفل ہو جائیں اور دو پڑھی ہیں تو ابھی توڑے یعنی تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے اور تین پڑھی ہیں تو واجب ہے کہ نہ توڑے۔ توڑے گا تو گنہگار ہوگا بلکہ حکم یہ ہے کہ پوری کر کے نفل کی نیت سے جماعت میں شامل ہو۔ جماعت کا ثواب پائے گا مگر عصر میں شامل نہیں ہو سکتا کہ عصر کے بعد نفل جائز نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵..... جماعت قائم ہونے سے مؤذن کا تکبیر کہنا مراد نہیں بلکہ جماعت شروع ہو جانا مراد ہے مؤذن کے تکبیر کہنے سے قطع نہ کرے گا اگرچہ پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶..... جماعت قائم ہونے سے نماز قطع کرنا اس وقت ہے کہ جس مقام پر یہ نماز پڑھتا ہو وہیں جماعت قائم ہوا گر یہ گھر میں نماز پڑھتا ہے اور مسجد میں جماعت قائم ہوئی یا ایک مسجد میں یہ پڑھتا ہے دوسری مسجد میں جماعت قائم ہوئی ہو تو توڑنے کا حکم نہیں اگرچہ پہلی کا سجدہ نہ کیا ہو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷..... نفل شروع کئے تھے اور جماعت قائم ہوئی تو قطع نہ کرے بلکہ دو رکعت پوری کرے اگرچہ پہلی کا سجدہ بھی نہ کیا ہو اور تیسری پڑھتا ہو تو چار پوری کر لے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸..... جمعہ اور ظہر کی سنتیں پڑھنے میں خطبہ یا جماعت شروع ہوئی تو چار پوری کر لے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹..... سنت یا نماز قضا شروع کی اور جماعت قائم ہوئی تو پوری کر کے شامل ہو وہاں جو قضا شروع کی اگر عین اسی قضا کے لئے جماعت قائم ہوئی تو توڑ کر شامل ہو جائے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... نماز تو نفل یا غیر مذر ہو تو حرام ہے اور مال کے مکلف کا مذر ہو تو مباح اور کامل کرنے کے لئے ہو تو مستحب اور جان بچانے کیلئے ہو تو واجب (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... نماز توڑنے کے لئے چلنے کی حاجت نہیں کفر "یک طرف سلام پھیر کر توڑ دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲..... جس شخص نے نماز پڑھی ہو اسے مسجد سے اذان کے بعد نکلنا مکروہ تحریمی ہے۔ ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ عثمان رضی اللہ عنہ سے راوی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان کے بعد جو مسجد سے چلا گیا اور کسی حاجت کے لئے نہیں گیا اور نہ واپس ہونے کا ارادہ ہے وہ منافق ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ جماعت محدثین نے روایت کی کہ ابوالشعثاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں تھے جب مؤذن نے عصر کی اذان کہی اس وقت ایک شخص چلا گیا اس پر فرمایا اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

مسئلہ نمبر ۱۳..... اذان سے مراد وقت نماز ہو جانا ہے نہ وہ جو ابھی اذان ہوئی ہو یا نہیں (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۴..... جو شخص کسی دوسری مسجد کی جماعت کا منتظم ہو مثلاً امام یا مؤذن ہو کہ اس کے ہونے سے لوگ جمع ہوتے ہیں ورنہ متفرق ہو جاتے ہیں اسے شخص کو اجازت ہے کہ یہاں سے اس مسجد کو چلا جائے اگرچہ یہاں اقامت بھی شروع ہو گئی ہو مگر جس مسجد کا منتظم ہے اگر وہاں جماعت ہو چکی تو اب یہاں سے جانے کی اجازت نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۵..... سبق کا وقت ہے تو یہاں سے اپنے استاد کی مسجد کو جا سکتا ہے یا کوئی ضرورت ہو اور واپس ہونے کا ارادہ ہو تو بھی جانے کی اجازت ہے جب کہ ظن غالب ہو کہ جماعت سے پہلے واپس آ جائے گا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۶..... جس نے ظہر یا عشاء کی نماز تنہا پڑھی ہو اسے مسجد سے چلے جانے کی مماثلت اس وقت ہے کہ اقامت شامل ہو گئی اقامت سے پہلے جا سکتا ہے اور جب اقامت شروع ہو گئی تو حکم ہے کہ جماعت میں بہ نیت نفل شروع ہو جائے اور مغرب و فجر و عصر میں اسے حکم

ہے کہ مسجد سے باہر چلا جائے جبکہ پڑھی ہو (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷.....مقتدی نے دو سجدے کیے اور امام ابھی پہلے ہی قعدہ تو دوسرا سجدہ نہ ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۸.....چار رکعت والی نماز میں جیسے ایک رکعت امام کے ساتھ ملی تو اس نے جماعت نہ پائی ہاں اس جماعت کا ثواب ملے گا اگرچہ قعدہ وغیرہ میں شامل ہوا ہو بلکہ جسے تین رکعتیں ملیں اس نے بھی جماعت نہ پائی جماعت کا ثواب ملے گا مگر جس کی کوئی رکعت جاتی رہی اسے اتنا ثواب نہ ملے گا جتنا اول سے شریک ہونے والے کو ہے اس مسئلہ کا ماحاصل یہ ہے کہ کسی قسم کھانی فلاں نماز جماعت سے پڑھے گا اور کوئی رکعت جاتی رہی تو قسم ٹوٹ گئی کفارہ دینا ہوگا۔ تین اور دو رکعت والی نماز میں بھی ایک رکعت نہ ملی تو جماعت نہ ملی اور لاحق کا حکم پوری جماعت پانے والے کا ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۹.....امام رکوع میں تھا کسی نے اس کی اقتدا کی اور کھڑا رہا یہاں تک کہ امام نے سر اٹھایا تو وہ رکعت نہیں ملی لہٰذا امام کے فارغ ہونے کے بعد اس رکعت کو پڑھ لے اور اگر امام کو قیام میں پایا اور اس کے ساتھ رکوع میں شریک نہ ہوا تو پہلے رکوع کرلے پھر اور افعال امام کے ساتھ کرے اور اگر پہلے رکوع نہ کیا اور امام کے ساتھ ہو لیا پھر امام کے فارغ ہونے کے بعد رکوع کیا تو بھی ہو جائے گی مگر یہ تک واجب گنہگار ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۰.....اس کے رکوع کرنے سے جو شخص امام نے سر اٹھایا کہ اسے رکعت نہ ملی تو اس صورت میں نماز توڑ دینا جائز نہیں جیسا بعض جاہل کرتے ہیں بلکہ اس پر واجب ہے کہ سجدہ میں امام کی متابعت کرے اگرچہ یہ سجدہ رکعت میں شمار نہ ہوں گے۔ یعنی اگر سجدہ میں ملا جب بھی ساتھ دے پھر بھی اگر سجدہ نہ کرے تو نماز فاسد نہ ہوئی یہاں تک کہ اگر امام کے سلام کے بعد اس نے اپنی رکعت پڑھی نماز ہوگئی مگر ترک واجب گناہ ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱.....امام سے پہلے رکوع کیا مگر اس کے سر اٹھانے سے پہلے امام نے بھی رکوع کیا تو رکوع ہو گیا بشرطیکہ اس نے اس وقت رکوع کیا ہو کہ امام بقدر فرض قرأت کر چکا ہو ورنہ رکوع نہ ہوا اور اس صورت میں امام کے ساتھ یا بعد اگر دوبارہ رکوع کرلے تو بھی ہو جائے گا ورنہ نماز جاتی رہی اور امام سے پہلے رکوع شروع کوئی رکن ادا کرنے میں گنہگار ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۲.....امام رکوع میں تھا اور یہ پھیر کہہ کر جوڑا تھا کہ امام کھڑا ہو گیا تو اگر حد رکوع میں مشارکت ہوئی اگرچہ قلیل تو رکعت مل گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳.....مقتدی نے قیام رکعتوں میں رکوع وجود امام سے پہلے کیا تو سلام کے بعد ضروری ہے کہ ایک رکعت بغیر قرأت پڑھے نہ پڑھی تو نماز نہ ہوئی اور اگر امام کے بعد رکوع وجود کیا تو نماز ہو گئی اور اگر رکوع پہلے کیا اور سجدہ ساتھ ساتھ تو چاروں رکعتیں بغیر قرأت پڑھیں اور اگر رکوع ساتھ کیا اور سجدہ پہلے تو دو رکعت بعد میں پڑھے۔ (عالمگیری)

قضا نماز کا بیان

(۱) غزوہ خندق میں حضور اقدس ﷺ کی چار نمازیں مشرکین کی وجہ سے جاتی رہیں۔ یہاں تک کہ رات کا کچھ حصہ چلا گیا۔ بلال ؓ کو حکم فرمایا انہوں نے اذان و اقامت کہی حضور ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر اقامت کہی تو عصر کی پڑھی پھر اقامت کہی تو مغرب کی پڑھی پھر اقامت کہی تو عشا کی پڑھی۔ (۲) امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جمعہ حبیب بن سباع ؓ سے روایت کی کہ غزوہ احزاب میں مغرب کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو فرمایا کسی کو معلوم ہے میں نے عصر پڑھی ہے؟ لوگوں نے عرض کی نہیں پڑھی ہو ان کو حکم فرمایا اس نے اقامت کہی حضور ﷺ نے عصر کی

پڑھی پھر مغرب کا ارادہ کیا۔ (3) طبرانی و بیہقی رحمہما اللہ تعالیٰ عنہما ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی فرمایا جو شخص کسی نماز کو بھول جائے اور یاد اس وقت آئے کہ امام کے ساتھ ہو پوری کر لے پھر بھولی پڑھے جس کو امام کے ساتھ پڑھا۔ (4) صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ جو نماز سے سویا یا بھول جائے جب یاد آئے تو پڑھ لے کہ وہی اس کا وقت ہے۔ (5) صحیح مسلم کی روایت میں یہ بھی ہے کہ سوتے میں (اگر خواب جانی وہی) تو قصور نہیں قصور تو بیداری میں ہے۔

مسئلہ نمبر ۱..... بالقصد شرعی نماز قضا کر دینا بہت سخت گناہ ہے اس پر فرض ہے کہ اس کی قضا پڑھے اور سچے دل سے توبہ کرے توبہ بالغ مقبول سے گناہ بالغ معاف ہو جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲..... توبہ جب ہی صحیح ہے کہ قضا پڑھ لے اس کو تو ہوا برکے توبہ کیے جائے یہ تو نہیں کہ وہ نماز جو اس کے ذمہ تھی اس کا نہ پڑھنا تو اب بھی باقی ہے اور جب گناہ سے باز نہ آیا تو یہ کہاں ہوئی (ردالمحتار)

حدیث میں فرمایا گناہ پر قائم رہ کر استغفار کرنے والا اس کے حق ہے جو اپنے رب سے ٹھٹھا کرتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۳..... وشمن کا خوف نماز قضا کر دینے کے لئے عذر ہے مثلاً مسافر کو چور راہ زن ڈاکوؤں کا خوف یا اندیشہ ہے تو اس کی وجہ سے وقتی نماز قضا کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ کسی طرح نماز پڑھنے پر قادر نہ ہو اور اگر سوار ہے اور سواری پر پڑھ سکتا ہے اگرچہ چلنے ہی کی حالت میں یا بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے تو عذر نہ ہوا۔ یونہی اگر قبلہ کو منہ کرتا ہے تو دشمن کا سامنا ہوتا ہے تو جس رخ بن پڑے پڑھ لے ہو جائے گی ورنہ نماز قضا کرنے کا گناہ ہوا (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴..... جنائی نماز پڑھی تو بچہ کے مر جانے کا اندیشہ ہے نماز قضا کرنے کے لئے یہ عذر ہے بچہ کا سر باہر آ گیا اور نفاس سے پیشتر وقت ختم ہو جائے گا تو اس حالت میں اس کی ماں پر نماز پڑھنا فرض ہے پڑھی گئی تو گناہ ہوگی۔ کسی برتن میں پیشاب کر کے کر جس سے اس کو صدمہ نہ پہنچے نماز پڑھی مگر اس ترکیب سے پڑھنے میں بھی بچہ کے مر جانے کا اندیشہ ہوتا تاخیر معاف ہے بعد نفاس اس نماز کی قضا پڑھے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵..... جس چیز کا بندوں پر حکم ہے اسے وقت میں بجالانے کو ادا کہتے ہیں اور وقت کے بعد طول میں لانا قضا ہے اور اگر اس حکم کے بجالانے میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو دوبارہ وہ خرابی دفع کرنے کے لئے کرنا اعادہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶..... وقت میں اگر جریہ باندھا یا تو نماز قضا نہ ہوئی بلکہ ادا ہے (درمختار)

مگر نماز فجر و عیدین کو ان میں سلام سے پہلے بھی اگر وقت نکل گیا نماز جاتی رہی۔

مسئلہ نمبر ۷..... سوتے میں یا بھولے سے نماز قضا ہو گئی تو اس کی قضا پڑھنی فرض ہے بشرطیکہ قضا بجا لانا اس پر نہیں مگر بیدار ہونے اور یاد آنے پر اس وقت مکروہ نہ ہو تو اسی وقت پڑھ لینا فرض ہے مکروہ ہے کہ حدیث میں ارشاد فرمایا جو نماز سے بھول جائے سو جائے تو یاد آنے پر پڑھ لے کہ وہی اس کا وقت ہے (عالمگیری وغیرہ)

مگر دخول وقت کے بعد سویا پھر وقت نکل گیا تو قضا نہ ہوئی بلکہ ادا ہی رہا جبکہ جاگنے پر صحیح اتنا وقت باقی ہو جو نہ ہو بلکہ فجر میں دخول وقت سے پہلے بھی سونے کی اجازت نہیں ہو سکتی جبکہ اکثر حصہ رات کا جانے میں گزرا ہو اور ظن ہے کہ اب سویا تو وقت میں آنکھ نہ کھلے گی۔

مسئلہ نمبر ۸..... کوئی سورہا نماز پڑھنا بھول گیا تو جسے معلوم ہوا اس پر واجب ہے کہ سوتے کو جگا دے اور بھولے ہوئے کو یاد دلا دے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹..... جب یہ اندیشہ ہو کہ صبح کی نماز جاتی رہے گی بلا ضرورت شرعیہ رات میں دیر تک جاگنا ممنوع ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... فرض کی قضا فرض ہے اور واجب کی قضا واجب اور سنت کی قضا سنت یعنی وہ سنتیں جن کی قضاء ہے مثلاً فجر کی سنتیں،

جبکہ فرض بھی فوت ہوگیا ہو اور ظہر کی پہلی چار سنتیں جبکہ ظہر کا وقت باقی ہو۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... قضا کے لئے کوئی وقت معین نہیں ہر میں جب پڑھے گا ری الذمہ ہو جائے گا مگر طلوع[1] و غروب اور زوال کے وقت کہ ان تین وقتوں میں نماز جائز نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲..... مجنون کی حالت جنوں میں جو نمازیں فوت ہوئیں، اچھے ہونے کے بعد ان کی قضا واجب نہیں جبکہ جنون نماز کے پورے وقت کامل تک برابر رہا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳..... جو شخص معاذ اللہ مرتد ہوگیا پھر اسلام لایا تو زمانۂ ارتداد کی نمازوں کی قضا نہیں اور مرتد ہونے سے پہلے زمانۂ اسلام میں جو نمازیں جاتی رہیں تھیں ان کی قضا واجب ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۵..... دارالحرب میں کوئی شخص مسلمان ہوا اور احکام شرعیہ نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ کی اس کو اطلاع نہ ہوئی تو جب تک وہاں رہا ان دنوں کی قضا اس پر واجب نہیں اور جب دارالسلام میں آگیا تو اب جو نماز قضا ہوگئی اسے پڑھنا فرض ہے کہ دارالسلام میں احکام نہ جاننا عذر نہیں اور کسی ایک شخص نے بھی اسے نماز فرض ہونے کی اطلاع دے دی، اگرچہ فاسق یا بچہ یا عورت یا غلام نے، تو بقینی نہ پڑھے گا، کی قضا واجب ہے۔ دارالسلام میں مسلمان ہوا تو نماز فوت ہوئی اس کی قضا واجب ہے اگرچہ کہے کہ مجھے اس کا علم نہ تھا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۶..... ایسا مریض کہ اشارہ سے بھی نماز نہیں پڑھ سکتا اگر یہی حالت پورے چھ وقت تک رہی تو اس حالت میں جو نمازیں فوت ہوئیں ان کی قضا واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷..... جو نماز جیسی فوت ہوئی اس کی قضا ویسی ہی پڑھی جائے گی مثلاً سفر میں نماز قضا ہوئی تو چار رکعت والی دو ہی پڑھی جائے گی اگرچہ اقامت کی حالت میں پڑھے اور حالت اقامت میں فوت ہوئی تو چار رکعت والی قضا چار رکعت ہے اگرچہ سفر پڑھے البتہ قضا پڑھنے کے وقت کوئی عذر ہے تو اس کا اعتبار کیا جائے گا مثلاً جس وقت فوت ہوئی تھی اس وقت کھڑا ہو کر پڑھ سکتا تھا اور اب قیام نہیں کر سکتا تو بیٹھ کر پڑھے یا اس وقت اشارہ ہی سے پڑھ سکتا تھا تو اشارے سے پڑھے اور صحت کے بعد اس کا اعادہ نہیں۔ (عالمگیری و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸..... فجر کی نماز عشاء پڑھ کر یا بے پڑھے سوئی آنکھ کھلی تو معلوم ہوا کہ پہلا حیض آیا تو اس پر وہ عشاء فرض نہیں اور اگر احتلام سے بالغ ہوئی تو اس کا حکم وہ ہے جو غسل کے کاہے کہ پڑھنے سے پہلے آنکھ کھلی تو اس وقت کی نماز فرض ہے اگر پڑھ کر سوئی اور پڑھنے کے بعد آنکھ کھلی تو عشاء کا اعادہ کرے اور عمر سے بالغ ہوئی یعنی اس کی عمر پورے پندرہ سال کی ہوئی تو جس وقت پورے پندرہ سال کی ہوئی اس وقت نماز اس پر فرض ہے اگرچہ پہلے پڑھ چکی ہو۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۹..... پانچوں فرضوں میں باہم اور فرض وتر میں ترتیب ضروری ہے کہ پہلے فجر، پھر ظہر، پھر عصر، پھر مغرب، پھر عشا، پھر وتر پڑھے۔ خواہ یہ سب قضا ہوں یا بعض ادا بعض قضا۔

مسئلہ نمبر ۲۰..... ظہر کی قضا ہوگئی تو فرض ہے کہ اسے پڑھ کر عصر پڑھے اور عصر قضا ہو گیا ہے تو اسے پڑھ کر فجر پڑھے اگر یاد ہوتے ہوئے عصر یا فجر کی پڑھ لی تو ناجائز ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۱..... اگر وقت میں اتنی گنجائش نہیں کہ وتر اور قضا سب پڑھ لے تو وتر اور قضا نمازوں میں جس کی گنجائش ہو پڑھے باقی میں ترتیب ساقط ہے مثلاً عشاء وتر قضا ہو گئے اور فجر کے وقت میں پانچ رکعت کی گنجائش ہے تو وتر و فجر پڑھے اور چھ رکعت کی وسعت ہے تو عشاء، فجر پڑھے۔ (شرح نقایہ)

---

[1] طلوع و غروب و زوال سے کیا مراد ہے اس کا بیان باب ۵ وقات نماز میں گزرا ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۲.....ترتیب کے لئے متعلق وقت کا اعتبار ہے مستحب وقت ہونے کی ضرورت نہیں تو جس کی ظہر کی قضا ہوگئی اور آفتاب زرد ہونے سے پہلے ظہر سے فارغ نہیں ہو سکتا مگر آفتاب ڈوبنے سے پہلے دونوں پڑھ سکتا ہے تو ظہر پڑھ لے پھر عصر۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۳.....اگر وقت میں اتنی گنجائش ہے کہ مختصر طور پر پڑھے تو دونوں پڑھ سکتا ہے اور عمدِ طریقہ سے پڑھنے کو دونوں نمازوں کی گنجائش نہیں تو اس صورت میں بھی ترتیب فرض ہے اور بقدرِ جواز جہاں تک اختصار کر سکتا ہے کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴.....وقت کی تنگی سے ترتیب ساقط ہوا اس وقت ہے کہ شروع کرتے وقت وقت تنگ ہو اگر شروع کرتے وقت گنجائش تھی اور پڑھا تھا کہ اس وقت سے پیشتر کی نماز قضا ہوگئی ہے اور نماز میں طول دیا کہ اب وقت تنگ ہو گیا تو یہ نماز نہ ہوئی ہاں اگر توڑ کر پھر سے پڑھے تو ہو جائے گی اور اگر قضا نماز یاد تھی اور وقتی نماز میں طول دیا کہ وقت تنگ ہو گیا اب یاد آئی تو ہوئی قطع نہ کرے (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵.....وقت تنگ ہونے نہ ہونے میں اس کے گمان کا اعتبار نہیں بلکہ یہ دیکھا جائے گا کہ حقیقۃً وقت تنگ تھا یا نہیں مثلاً جس کی نماز عشا قضا ہوگئی اور فجر کا وقت تنگ ہونا گمان کر کے فجر کی پڑھ لی پھر یہ معلوم ہوا کہ وقت تنگ نہ تھا تو نماز فجر نہ ہوئی اب اگر دونوں کی گنجائش ہو تو عشا پڑھ کر پھر فجر پڑھے ورنہ فجر پڑھ لے اگر دوبارہ پھر غلطی معلوم ہوئی تو وہی حکم ہے یعنی دونوں پڑھ سکتا ہے تو دونوں پڑھے ورنہ صرف فجر پھر پڑھے۔ اگر فجر کا اعادہ نہ کیا عشا پڑھنے لگا اور بقدرِ تشہد بیٹھنے نہ پایا تھا کہ آفتاب نکل آیا تو فجر کی نماز ہو چکی تھی ہوگئی۔ یونہی اگر فجر کی نماز قضا ہوگئی اور ظہر کے وقت میں دونوں نمازوں کی گنجائش اس کے گمان میں نہیں اور ظہر پڑھ لی پھر معلوم ہوا کہ گنجائش ہے تو ظہر نہ ہوئی فجر پڑھ کر ظہر پڑھے یہاں تک کہ اگر فجر پڑھ کر ظہر کی ایک رکعت پڑھ سکتا ہے تو فجر پڑھ کر ظہر شروع کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶.....جمعہ کے دن فجر کی نماز قضا ہوگئی اگر فجر پڑھ کر جمعہ میں شریک ہو سکتا ہے تو فرض ہے کہ پہلے فجر پڑھے اگر چہ خطبہ ہوتا ہو اور اگر جمعہ نہ ملے گا مگر ظہر کا وقت باقی رہے گا جب بھی فجر پڑھ کر ظہر پڑھے اگر ایسا ہے فجر پڑھنے میں جمعہ جاتا رہے گا اور جمعہ کے ساتھ وقت بھی ختم ہو جائے گا تو جمعہ پڑھے پھر فجر پڑھ لے اس صورت میں ترتیب ساقط ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷.....اگر وقت کی تنگی کے سبب ترتیب ساقط ہوگئی اور وقتی نماز پڑھ رہا تھا کہ ثنائے نماز میں وقت ختم ہو گیا تو ترتیب عود نہ کرے گی یعنی وقتی نماز ہوگئی (عالمگیری) مگر فجر و جمعہ میں کہ وقت نکل جانے سے یہ خود ہی نہیں ہوتیں۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۲۸.....قضا نماز یاد نہ رہی اور وقتیہ پڑھی پڑھ کے بعد یاد آئی تو وقتیہ ہوگئی اور پڑھنے میں یاد آئی تو وقتیہ بھی نہ ہوگی۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۲۹.....اپنے آپ کو باوضو گمان کر کے ظہر پڑھی پھر وضو کر کے عصر پڑھی پھر معلوم ہوا کہ ظہر میں وضو نہ تھا تو عصر ہوگئی صرف ظہر کا اعادہ کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰.....فجر کی نماز قضا ہوگئی اور یاد ہوتے ہوئے ظہر کی پھر فجر کی پڑھی تو ظہر کی نہ ہوئی عصر پڑھتے وقت ظہر کی یاد تھی مگر اپنے گمان میں ظہر کی جائز سمجھا تھا تو عصر ہوگئی غرض یہ ہے کہ فریضہ ترتیب ہے جو اواقف ہے اس کا حکم بھولنے والی کی مثل ہے کہ اس کی نماز ہو جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۱.....چھ نمازیں جس کی قضا ہوگئیں کہ چھٹی کا وقت ختم ہو گیا اس پر ترتیب فرض نہیں اب اگر چہ باوجود وقت کی گنجائش اور یاد کے وقتی پڑھے گا ہو جائے گی خواہ وہ سب ایک۔ ساتھ قضا ہوئیں مثلاً ایک دم سے چھ وقتوں کی نہ پڑھیں یا متفرق طور پر قضا ہوئیں مثلاً چھ دن فجر کی نماز نہ پڑھی اور باقی نمازیں پڑھتا رہا۔ مگر ان کے پڑھتے وقت قضائیں بھولا ہوا تھا۔ خواہ وہ سب پرانی ہوں یا بعض نئی بعض پرانی مثلاً ایک مہینہ کی نماز نہ پڑھی پھر پڑھنی شروع کی۔ پھر ایک وقت کی قضا ہوگئی تو اس کے بعد کی نماز ہو جائے گی۔ اگر چہ اس کا قضا ہونا یاد ہو۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۲..... جب چھ نمازیں قضا ہونے کے سبب ترتیب ساقط ہوگئی تو ان میں سے اگر بعض پڑھی کہ چھ سے کم رہ گئیں تو وہ ترتیب عود نہ کرے گی یعنی ان میں سے اگر وہ ایک باقی ہوں تو وہ جو یاد ہے وقتی نماز ہو جائے گی۔ البتہ اگر سب قضا پڑھ لیں تو اب پھر صاحب ترتیب ہو گیا کہ اب اگر کوئی نماز قضا ہوگئی تو بشرطِ سابق اسے پڑھ کر وقتی پڑھے ورنہ نہ ہوگی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۳..... یونہی اگر بھولے یا جگی وقت کے سبب ترتیب ساقط ہوگئی تو وہ بھی عود نہ کرے گی مثلاً بھول کر نماز پڑھ لی۔ اب یاد آیا تو نماز کا اعادہ نہیں اگرچہ وقت میں بہت کچھ گنجائش ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۴..... باوجود یاد ہونے گنجائش وقت کے وقتی نماز کی نسبت جو کہا گیا کہ نہ ہوئی اس سے مراد یہ ہے کہ وہ نماز سے موقوف ہے اگر وقتی پڑھتا گیا اور قضا رہنے دی تو جب دونوں مل کر چھ ہو جائیں گی یعنی چھٹی کا وقت ختم ہو جائے گا تو سب صحیح ہو گئیں اور اگر اس درمیان میں قضا پڑھ لی تو سب ہو گئیں یعنی فعل ہو گئیں سب کو پڑھے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۵..... بعض نمازیں پڑھتے وقت قضا یاد تھی اور بعض میں یاد نہ رہی تو جن میں قضا یاد نہ تھی ان میں پانچویں کا وقت ختم ہو جائے یعنی قضا سمیت چھٹی کا وقت ہو جائے تو اب سب ہو گئیں اور جن کے ادا کرتے وقت قضا یاد نہ تھی ان کا اعتبار نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۶..... عورت کی ایک نماز قضا ہوئی اس کے بعد حیض آگیا تو حیض سے پاک ہو کر پہلے قضا پڑھ لے پھر وقتی پڑھے قضا یاد ہوتے ہوئے پہلے وقتی پڑھ لی تو نہ ہوئی جبکہ وقت میں گنجائش ہو۔

مسئلہ نمبر ۳۷..... جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں اگر دن کا پڑھنا جلد سے جلد واجب ہے مگر بال بچوں کی خورد و نوش اور اپنی خورد و نوش کی فراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے تو کاروبار بھی کرے اور جو وقت فرصت کا ملے اس میں قضا پڑھتا رہے یہاں تک کہ پوری ہو جائیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۸..... قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں یعنی جس وقت نفل پڑھتا ہے انہیں چھوڑ کر ان کے بدلے قضائیں پڑھے کہ بری الذمہ ہو جائے گا بلکہ توسع اور بار کم کرنے میں سنت مؤکدہ کی نہ چھوڑے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۹..... سنت کی نمازیں کسی خاص وقت یا دن کی قید لگائی تو اسی وقت یا دن میں پڑھنی واجب ہے ورنہ قضا ہو جائے گی اور اگر وقت یا دن معین نہیں تو گنجائش ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۰..... کسی شخص کی ایک نماز قضا ہوئی اور یہ یاد نہیں کون سی نماز تھی تو ایک دن کی سب نمازیں پڑھے۔ یونہی اگر دو نمازیں دو دن میں قضا ہوئیں تو دونوں کی سب نمازیں پڑھے۔ یونہی تین دن کی تین نمازیں اور پانچ دن کی پانچ نمازیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۱..... ایک دن عصر کی اور ایک دن ظہر کی قضا ہوئی اور یہ یاد نہیں کہ پہلے دن کی کون سی نماز ہے تو جدھر طبیعت جمے اسے تحری قرار دے اور کسی طرف دل نہیں جمتا تو جو چاہے پہلے پڑھے مگر دوسری پڑھنے کے بعد جو پہلے پڑھی ہے پھیرے اور بہتر یہ ہے کہ پہلے ظہر پڑھے پھر عصر پھر ظہر کا اعادہ کرے اور اگر پہلے عصر پڑھی پھر ظہر کا اعادہ کیا تو حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۲..... عصر کی نماز پڑھنے میں یاد آیا کہ ایک نماز کا ایک سجدہ رہ گیا یا ظہر یاد نہیں کہ اسی نماز کا رہ گیا یا ظہر کا تو جدھر دل جمے اس پر عمل کرے اور کسی طرف دل نہ جمے تو پھر پوری کرے آخر میں ایک سجدہ کرے پھر ظہر کا اعادہ کرے۔ پھر عصر کا اعادہ نہ کیا تو بھی حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۳..... جس کی نمازیں قضا ہو گئیں اور انتقال ہو گیا تو اگر وصیت کر گیا اور مال بھی چھوڑا تو اس کی تہائی سے ہر فرض و وتر کے بدلے نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جو تصدق کرے اور مال نہ چھوڑا ہو اور ورثہ نہ دینا چاہیں تو کچھ مال اپنے پاس سے یا قرض لے کر مسکین پر تصدق کرے اس کے قبضہ میں دیں اور مسکین اپنی طرف سے ہبہ کر دے اور یہ قبضہ بھی کر لے پھر یہ مسکین کو دے یونہی لوٹ پھیر کرتے رہیں یہاں تک کہ سب کا فدیہ ادا ہو جائے اور اگر مال چھوڑا مگر وہ کافی ہے جب بھی یہی کریں اور اگر وصیت نہ کی اور وہ اپنی طرف سے بطور

احسان فدیہ دینا چاہے تو دے اور اگر مال کی تباہی بقدر کافی ہے اور وصیت یہ کی اس میں سے تھوڑا لے کر فوت پھیر کر کے فدیہ پورا کریں اور باقی کو ورثہ یا اور کوئی لے لے گنہگار رہا۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۴..... میت نے روزہ کو اپنے بدلے نماز پڑھنے کی وصیت کی اور وہ نے پڑھ بھی لی تو یہ کافی ہے۔ یونہی اگر مرض کی حالت میں نماز کا فدیہ دیا تو ادا نہ ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۵..... بعض لوگ یوں فدیہ دیتے ہیں کہ نمازوں کے فدیہ کی قیمت لگا کر سب کے بدلے میں قرآن مجید دے دیتے ہیں۔ اس طرح کل فدیہ ادا نہیں ہوتا یہ محض بے اصل بات ہے بلکہ صرف کتاب ہی ہوگا جس کی قیمت کا مصحف شریف ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۶..... ظہر کی اول وقت میں نماز قضا ہوئی اس کے بعد ظہر کی ہو گیا تو حنفیوں کے طور پر قضا پڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۷..... جس کی نمازوں میں نقصان و کراہت ہو وہ تمام عمر کی نمازیں پڑھے تو اچھی بات ہے اور کوئی خرابی نہ ہو تو یہ چاہئے اور کرے تو فجر و عصر کے بعد نہ پڑھے اور تمام رکعتیں بھری پڑھے اور وتر میں قنوت پڑھ کر تیسری کے بعد قعدہ کرے پھر ایک اور ملائے کہ چار ہو جائیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۸..... قضائے عمری کہ شب قدر یا آخر جمعہ رمضان میں جماعت سے پڑھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضائیں اسی ایک نماز سے ادا ہو گئیں یہ باطل محض ہے۔

سجدہ سہو کا بیان

حدیث میں ہے ایک بار حضور ﷺ دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہو گئے بیٹھے نہیں پھر سلام کے بعد سجدہ سہو کیا اس حدیث کو ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مسئلہ نمبر ۱..... واجبات نماز میں جب کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو اس کی تلافی کے لئے سجدہ سہو واجب ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ التحیات کے بعد داہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے پھر تشہد و غیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۲..... اگر بغیر سلام پھیرے سجدے کر لئے کافی ہیں مگر ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (فتاوی عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۳..... قصداً واجب ترک کیا تو سجدہ سہو سے وہ نقصان دفع نہ ہوگا بلکہ اعادہ واجب ہے۔ یونہی اگر سہواً واجب ترک ہوا اور سجدہ سہو نہ کیا جب بھی اعادہ واجب ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴..... کوئی ایسا واجب ترک ہوا جو واجبات نماز سے نہیں بلکہ اس کا وجوب امر خارج سے ہوا تو سجدہ سہو واجب نہیں مثلاً خلاف ترتیب قرآن مجید پڑھنا ترک واجب ہے مگر سجدہ واجب ترتیب پڑھنا واجبات تلاوت سے ہے واجبات نماز سے نہیں لہٰذا سجدہ نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵..... فرض ترک ہو جانے سے نماز جاتی رہتی ہے سجدہ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی لہٰذا پھر پڑھے اور سنن و مستحبات مثلاً تعوذ، تسمیہ، ثنا، آمین، جہر و اخفاء قرأت، تسبیحات کے ترک سے بھی سجدہ سہو نہیں بلکہ نماز ہو گئی مگر اعادہ مستحب ہے سہواً ترک کیا ہو یا قصداً۔ (ردالمحتار، منیہ)

مسئلہ نمبر ۶..... سجدہ سہو اس وقت واجب ہے کہ وقت میں گنجائش ہو اور اگر نہ ہو مثلاً نماز فجر میں سہو واقع ہوا اور یہ پہلا سلام پھیرا اور سجدہ بھی نہ کیا کہ آفتاب طلوع کر آیا تو سجدہ سہو ساقط ہو گیا یونہی اگر قضا پڑھتا تھا اور سجدے سے پہلے قرص آفتاب زرد ہو گیا سجدہ ساقط ہو گیا۔ جمعہ یا عید کا وقت جاتا رہے گا جب بھی یہی حکم ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷..... جو چیز مانع بنا ہے مثلاً کلام وغیرہ منافی نماز اگر سلام کے بعد پائی گئی تو اب سجدہ سہو نہیں ہو سکتا۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۸..... سجدہ سہو کا سا قصد ہوا اگر اس محل سے بے تو اعادہ واجب ہے ورنہ نہیں (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹..... فرض نفل دونوں کا ایک حکم ہے یعنی نوافل میں بھی واجب ترک ہونے سے سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰..... نفل کی دو رکعتیں پڑھیں اور ان میں سجدہ سہو پھر اسی پر بنا کر کے دو رکعتیں اور پڑھیں تو سجدہ سہو کرے اور فرض میں سجدہ سہو تھا اور اس پر قصد نفل کی بنا کی تو سجدہ سہو نہیں بلکہ فرض کا اعادہ کرے اور اگر اس فرض کے ساتھ سہواً نفل ملایا ہو مثلاً چار رکعت پر قعدہ کیا پھر کھڑا ہو گیا اور پانچویں کا سجدہ کر لیا تو ایک رکعت اور ملائے کہ یہ دو نفل ہو جائیں اور ان میں سجدہ سہو کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... سجدہ سہو کے بعد بھی التحیات پڑھنا واجب ہے التحیات پڑھ کر سلام پھیرے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں قعدوں میں درود شریف بھی پڑھے (عالمگیری) اور یہ بھی اختیار ہے کہ پہلے قعدہ میں التحیات درود پڑھے اور دوسرے میں صرف التحیات۔

مسئلہ نمبر ۱۲..... سجدہ سہو سے وہ پہلا قعدہ باطل نہ ہوا اگر پھر قعدہ کرنا واجب ہے اور اگر نماز کا کوئی سجدہ بھولا رہ گیا تھا قعدہ کے بعد اس کو کیا یا سجدہ تلاوت کیا تو قعدہ جاتا رہا اب پھر قعدہ فرض ہے کہ بغیر قعدہ نماز ختم کر دی تو ہوئی اور پہلی صورت میں ہو جائے گی مگر اعادہ واجب۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۳..... ایک نماز میں چند واجب ترک ہوئے تو وہی دو سجدے سب کے لئے کافی ہیں۔ (درمختار وغیرہ)

واجبات نماز کا مفصل بیان بیشتر ہو چکا مگر تفصیل احکام کے لئے اعادہ بہتر ہے واجب کی تاخیر رکن کی تقدیم یا تاخیر یا اس کو مکرر کرنا، واجب میں تغیر یہ سب بھی ترک واجب ہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۴..... فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور نفل کی کسی رکعت میں سورۂ الحمد کی ایک آیت بھی رہ گئی یا سورت سے بیشتر دو یا سورۂ الحمد پڑھی یا سورت غلط بھول گیا یا سورت فاتحہ پر مقدم کیا یا الحمد کے بعد ایک دو چھوٹی آیتیں پڑھ کر رکوع میں چلا گیا پھر یاد آیا اور لوٹا اور تین آیتیں پڑھ کر رکوع کیا تو ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵..... الحمد کے بعد سورت پڑھی اس کے بعد پھر الحمد پڑھی تو سجدہ واجب نہیں۔ یونہی فرض کی پچھلی رکعتوں میں فاتحہ کی تکرار سے متعلق سجدہ سہو واجب نہیں اور اگر پہلی رکعتوں میں الحمد کا زیادہ حصہ پڑھ لیا تھا پھر اعادہ کیا تو سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶..... الحمد پڑھنا بھول گیا اور سورت شروع کر دی اور بقدر ایک آیت پڑھ لی اب یاد آیا تو الحمد پڑھ کر سورت پڑھے اور سجدہ سہو واجب ہے۔ یونہی اگر سورت کے پڑھنے کے بعد یا رکوع میں یا رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا تو پھر الحمد پڑھ کر سورت پڑھے اور رکوع کا اعادہ کرے اور سجدہ سہو کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷..... فرض کی پچھلی رکعتوں میں سورت ملائی تو سجدہ سہو نہیں اور قصداً ملائی جب بھی حرج نہیں مگر تمام کو نہ چاہئے۔ یونہی اگر پچھلی میں الحمد نہ پڑھی جب بھی سجدہ سہو نہیں اور رکوع وسجود و قعدہ میں قرآن پڑھا تو سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری)

لہ یظہر ثمرۃ ذلک فی ما لو شک بعد رفع حضرۃ قبل رفع ظہرہ ھل قام او قعد۔ فی حاشیہ درمختار عن البزازیۃ لو شک ہل قام او قعد ینبغی ان یقوم و یسجد للسہو لان الاصل فی الصلوٰۃ القیام و الظاہر انہ شک بعد ما قام و ان کان الاصل عدم القیام الا ان الظاہر ہنا ہو الاول لان الظاہر انہ لا یشک الا بعد ما قام و ان کان الاصل عدم القیام الا ان الظاہر ہنا ہو الاول لان الظاہر انہ لا یشک الا بعد ما قام و ان کان الاصل عدم القیام

لہ یظہر ثمرۃ ذلک فی ما لو شک بعد رفع حضرۃ قبل رفع ظہرہ ھل قام او قعد۔ فی حاشیہ درمختار عن البزازیۃ لو شک ہل قام او قعد ینبغی ان یقوم و یسجد للسہو لان الاصل فی الصلوٰۃ القیام و الظاہر انہ شک بعد ما قام و ان کان الاصل عدم القیام الا ان الظاہر ہنا ہو الاول لان الظاہر انہ لا یشک الا بعد ما قام و ان کان الاصل عدم القیام

لہ یظہر ثمرۃ ذلک فی ما لو شک بعد رفع حضرۃ قبل رفع ظہرہ ھل قام او قعد۔ فی حاشیہ درمختار عن البزازیۃ لو شک ہل قام او قعد ینبغی ان یقوم و یسجد للسہو لان الاصل فی الصلوٰۃ القیام و الظاہر انہ شک بعد ما قام و ان کان الاصل عدم القیام الا ان الظاہر ہنا ہو الاول لان الظاہر انہ لا یشک الا بعد ما قام و ان کان الاصل عدم القیام

مسئلہ نمبر ۱۸..... آیتِ سجدہ پڑھی اور سجدہ کرنا بھول گیا تو سجدہ تلاوت ادا کرے اور سجدہ سہو کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹..... جو فعل نماز میں مکرر ہیں ان میں ترتیب واجب ہے لہٰذا خلافِ ترتیب فعل واقع ہوتو سجدہ سہو کرے مثلاً قرأت سے پہلے رکوع کر دیا اور رکوع کے بعد قرأت نہ کی تو نماز فاسد ہوگئی کہ فرض ترک ہو گیا اور اگر رکوع کے بعد قرأت کی مگر پھر رکوع نہ کیا تو فاسد ہوگئی کہ قرأت کی وجہ سے رکوع جاتا رہا اور اگر بقدرِ فرض قرأت کر کے رکوع کیا مگر واجب قرأت ادا نہ ہوا مثلاً الحمد نہ پڑھی یا سورت نہ ملائی تو حکم یہی ہے کہ لوٹے اور الحمد و سورت پڑھ کر رکوع کرے اور سجدہ سہو کرے اور اگر دوبارہ رکوع نہ کیا تو نماز جاتی رہی کہ پہلا رکوع جاتا رہا تھا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۰..... کسی رکعت کا کوئی سجدہ رہ گیا آخر میں یاد آیا تو سجدہ کر لے پھر التحیات پڑھ کر سجدہ سہو کرے اور سجدہ سے پہلے جو افعال نماز ادا کئے باطل نہ ہوں گے۔ ہاں اگر قعدہ کے بعد وہ نماز والا سجدہ کیا تو پھر وہ قعدہ جاتا رہا۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱..... قعدۂ اولیٰ کا رکن بھول گیا سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲..... فرض میں قعدہ اولیٰ بھول گیا تو جب تک سیدھا کھڑا نہ ہو لوٹ آئے اور سجدہ سہو نہیں اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو نہ لوٹے اور آخر میں سجدہ سہو کرے لیکن اور اگر سیدھا کھڑا ہو کر لوٹا تو سجدہ سہو کرے اور صحیح مذہب میں نماز ہو جائے گی مگر گنہگار ہوا لہٰذا حکم ہے کہ اگر لوٹے تو فوراً کھڑا ہو جائے (درمختار و غنیہ)

مسئلہ نمبر ۲۳..... اگر مقتدی بھول کر کھڑا ہو گیا تو ضروری ہے کہ لوٹ کے آئے تا کہ امام کی مخالفت نہ ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۴..... قعدۂ اخیرہ بھول گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا لوٹ آئے اور سجدہ سہو کرے اور اگر قعدۂ اخیرہ میں بیٹھا تھا مگر بقدرِ تشہد نہ ہوا تھا کہ کھڑا ہو گیا تو لوٹ آئے اور جو پہلے کچھ دیر تک بیٹھا تھا محسوب ہوگا یعنی لوٹنے کے بعد جتنی دیر تک بیٹھا تھا یا اور پہلے کا قعدہ دونوں مل کر اگر بقدرِ تشہد ہو گئے فرض ادا ہو گیا مگر سجدہ سہو اس صورت میں بھی واجب ہے، اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر لیا تو سجدہ سے سر اٹھاتے ہی وہ فرض فعل ہو گیا لہٰذا اگر چاہے تو علاوہ مغرب کے نمازوں میں ایک رکعت اور ملا لے کہ مثلث پورا ہو جائے اور حالِ رکعت نہ رہے اگرچہ وہ نماز فجر یا عصر یا مغرب میں اور نہ ملائے کہ چار پوری ہو گئیں۔ (درمختار و غنیہ)

مسئلہ نمبر ۲۵..... فعل کا باب قعدہ و قعدۂ اخیرہ ہے یعنی فرض ہے اگر قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کرے لوٹ آئے اور سجدہ سہو کرے اور واجب ہے مثلاً جو نماز فرض کے حکم میں ہے لہٰذا جو کا قعدہ اولیٰ بھول جائے تو وہی حکم ہے جو فرض کے قعدہ اولیٰ بھول جانے کا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶..... اگر بقدرِ تشہد قعدہ اخیرہ کر چکا ہے اور کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا لوٹ آئے اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دے اور اگر قیام ہی کی حالت میں سلام پھیر دیا تو بھی نماز ہو جائے گی، مگر سنت ترک ہوئی، اور اس صورت میں اگر امام کھڑا ہو گیا تو مقتدی اس کا ساتھ نہ دیں بلکہ بیٹھے ہوئے انتظار کریں۔ اگر لوٹ آیا تو ساتھ ہو لیں اور بیٹھا اور سجدہ کر لیا تو مقتدی سلام پھیر دیں اور امام ایک رکعت اور ملائے کہ یہ دو نفل ہو جائیں اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے اور یہ دو رکعتیں سنت ظہر یا عشاء کے قائم مقام نہ ہوں گی اور اگر ان دو رکعتوں میں سے کسی میں امام کی اقتدا کی یعنی اب شامل ہوا تو یہ مقتدی بھی چوتھا پڑھے اور اگر اس نے توڑ دی تو دو رکعت کی قضا پڑھے اور اگر امام چوتھی پر نہ بیٹھا تھا تو یہ مقتدی چھ رکعت کی قضا پڑھے اور اگر امام نے ان رکعتوں کو فاسد کر دیا تو اس پر مطلقاً قضا نہیں۔ (درمختار و غنیہ)

مسئلہ نمبر ۲۷..... چوتھی پر قعدہ کر کے کھڑا ہو گیا اور کسی فرض پڑھنے والے نے اس کی اقتدا کی تو اقتدا صحیح نہیں اگرچہ لوٹ آیا اور قعدہ نہ کیا تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا اقتدا کر سکتا ہے کہ ابھی تک فرض ہی میں ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸..... دو رکعت کی نیت تھی اور ان میں سہواً دوسری کے قعدہ میں سجدہ سہو کر لیا تو اس پر نفل کی بنا کرنا واجب ہے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۲۹.....مسافر نے سجدہ سہو کے بعد اقامت کی نیت کی تو چار پڑھنا فرض ہے اور آخر میں سجدہ سہو کا اعادہ کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۰.....قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد اتنا پڑھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سجدہ سہو واجب ہے اس وجہ سے نہیں کہ درود شریف پڑھا بلکہ اس وجہ سے کہ تیسری کے قیام میں تاخیر ہوئی تو اگر اتنی دیر تک سکوت کیا جب بھی سجدہ سہو واجب ہے جیسے قعدہ اور کوئی چیز میں قرآن پڑھنے سے سجدہ سہو واجب ہے حالانکہ وہ کلام الٰہی ہے۔ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا درود پڑھنے والے پر تم نے کیوں سجدہ واجب نہ کیا عرض کی اس لئے کہ اس نے بھول کر پڑھا حضور ﷺ نے تحسین فرمائی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۱.....کسی قعدہ میں اگر تشہد میں سے کچھ رہ گیا۔ سجدہ سہو واجب ہے بشرطیکہ اتنا ترک واجب ہو یا فرض۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۲.....پہلی دو رکعتوں کے قیام میں فاتحہ کے بعد تشہد پڑھا سجدہ سہو واجب ہے اور فاتحہ سے پہلے پڑھا تو نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۳.....پچھلی رکعتوں کے قیام میں تشہد پڑھا تو سجدہ واجب نہ ہوا۔ اور اگر قعدہ اولیٰ میں چند بار تشہد پڑھا تو سجدہ واجب ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۴.....تشہد پڑھنا بھول گیا اور سلام پھیر دیا۔ پھر یاد آیا تو لوٹ آئے تشہد پڑھے اور سجدہ سہو کرے۔ یونہی اگر تشہد کی جگہ فاتحہ پڑھی سجدہ واجب ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۵.....رکوع کی جگہ سجدہ کیا یا سجدہ کی جگہ رکوع کیا یا کسی ایسے رکن کو دوبارہ کیا جو نماز میں مکرر شروع نہ تھا یا کسی رکن کو مقدم یا مؤخر کیا تو ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۶.....قنوت یا بجہر قنوت بھول گیا یعنی قرأت کے بعد قنوت پڑھنے جو بجہر کہی جاتی ہے بھول گیا تو سجدہ سہو کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۷.....عیدین کی سب تکبیریں یا بعض بھول گیا یا زائد کہیں یا غیر محل میں کہیں ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۸.....امام تکبیرات عیدین بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو لوٹ آئے اور مسبوق رکوع میں شامل ہوا تو رکوع ہی میں تکبیریں کہہ لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۹.....عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع بھول گیا تو سجدہ سہو واجب ہے اور پہلی رکعت کی تکبیر رکوع بھولا تو نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۰.....جمعہ عیدین میں سہو واقع ہوا اور جماعت کثیر ہو تو بہتر یہ ہے کہ سجدہ سہو نہ کرے۔ (عالمگیری و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۱.....امام نے جہری نماز میں بقدر جواز نماز یعنی ایک آیت آہستہ پڑھی یا سری میں جہر سے تو سجدہ سہو واجب ہے اور ایک کلمہ آہستہ یا جہر سے پڑھا تو معاف ہے۔ (عالمگیری و درمختار و ردالمحتار ملخصاً)

مسئلہ نمبر ۴۲.....منفرد نے سری نماز میں جہر سے پڑھا تو سجدہ سہو واجب ہے اور جہری میں آہستہ تو نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۳.....شوہر یا تشہد بلند آواز سے پڑھا تو خلاف سنت ہوا مگر سجدہ سہو واجب نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۴.....قرأت کے موقع پر سوچنے لگا کہ بقدر ایک رکن یعنی تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے جتنا ہوا سجدہ سہو واجب ہے وہ جتنا ہوا سجدہ سہو واجب ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۵.....امام سے سہو ہوا اور سجدہ سہو کیا تو مقتدی پر بھی سجدہ واجب ہے۔ اگرچہ مقتدی سہو واقع ہونے کے بعد جماعت میں شامل ہوا اور اگر امام سے سجدہ سہو ساقط ہو گیا تو مقتدی سے بھی سجدہ سہو ساقط ہو گیا پھر اگر امام سے ساقط ہوا اس کے فعل کے کسی سبب ہو تو مقتدی پر بھی

نماز کا اعادہ واجب ورنہ معاف۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۶.....اگر مقتدی سے بحالت اقتدا سہو واقع ہوا تو سجدۂ واجب[1] نہیں۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۴۷.....مسبوق امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے اگر چہ اس کے شریک ہونے سے پہلے سہو ہوا ہو اور اگر امام کے ساتھ سجدہ نہ کیا اور باقی پڑھنے کھڑا ہو گیا تو آخر میں سجدہ سہو کرے اور اگر اس مسبوق نے اپنی نماز میں بھی سہو ہوا تو آخر کے یہی سجدے اس سہو امام کے لئے بھی کافی ہیں۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۸.....مسبوق نے اپنی نماز بچانے کے لئے امام کے ساتھ سجدہ سہو نہ کیا یعنی جانتا ہے کہ اگر سجدہ کرے گا تو نماز جاتی رہے گی مثلاً نماز فجر میں آفتاب طلوع ہو جائے گا یا جمعہ میں وقت عصر آجائے گا یا معذور ہے اور وقت ختم ہو جائے گا یا سوز و پیچ کی مدت گزر جائے گی تو ان سب صورتوں میں امام کے ساتھ سجدہ نہ کرنے میں کراہت نہیں بلکہ بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد کھڑا ہو جائے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۴۹.....مسبوق نے امام کے سہو میں امام کے ساتھ سجدہ سہو کیا پھر جب اپنی پڑھنے کھڑا ہوا اور اس میں بھی سہو ہوا تو اس میں بھی سجدہ سہو کرے۔ (درمختار و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۵۰.....مسبوق کو امام کے ساتھ سلام پھیرنا جائز نہیں اگر قصداً پھیرے گا نماز جاتی رہے گی اور اگر سہواً پھیرا اور سلام امام کے ساتھ معاً یا وقفہ قلیلہ کے بعد کہہ دیا اور اگر سلام امام کے کچھ بھی بعد پھیرا تو کھڑا ہو جائے اپنی نماز پوری کر کے سجدہ سہو کرے۔ (درمختار و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۵۱.....امام کے ایک سجدہ کرنے کے بعد شریک ہوا تو دوسرا سجدہ امام کے ساتھ کرے اور پہلے کی قضا نہیں اور اگر دونوں سجدوں کے بعد شریک ہوا تو امام کا اس کے ذمہ کوئی سجدہ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۲.....امام نے سلام پھیر دیا اور مسبوق اپنی نماز پوری کرنے کھڑا ہوا اب امام نے سجدہ سہو کیا تو جب تک مسبوق نے اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور امام کے ساتھ سجدہ کرے جب امام سلام پھیرے تو اب اپنی پڑھے اور پہلے جو قیام قرأت و رکوع کر چکا ہے اس کا شمار نہ ہوگا بلکہ اب پھر سے وہ افعال کرے اور اگر نہ لوٹا اور اپنی پڑھ لی تو آخر میں سجدہ سہو کرے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر چکا ہے تو نہ لوٹے۔ لوٹے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۳.....امام کے سہو سے لاحق پر بھی سجدہ سہو واجب ہے مگر لاحق اپنی آخر نماز میں سجدہ سہو کرے گا اور امام کے ساتھ اگر سجدہ کیا ہو تو آخر میں اعادہ کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۴.....اگر تین رکعت میں مسبوق ہوا اور ایک رکعت میں لاحق تو ایک رکعت بلا قرأت پڑھ کے بیٹھے اور تشہد پڑھ کر سجدہ سہو کرے پھر ایک رکعت بھری پڑھ کر بیٹھے یا اس کی دوسری رکعت ہے۔ پھر ایک بھری اور ایک خالی پڑھ کر سلام پھیرے اور اگر ایک میں مسبوق ہے اور تین میں لاحق تو تین پڑھ کر سجدہ سہو کرے۔ پھر ایک بھری پڑھ کر سلام پھیر دے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۵.....متیمم نے مسافر کی اقتدا کی اور امام سے سہو ہوا تو اور امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے پھر اپنی دو پڑھے اور ان میں بھی سجدہ سہو ہوا تو آخر میں پھر سجدہ کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۶.....امام سے صلوٰۃ الخوف میں (جس کا بیان ان شاء اللہ تعالیٰ عنقریب آئے گا) سہو ہوا تو امام کے ساتھ دوسرا گروہ سجدہ سہو کرے اور پہلا گروہ اس وقت کرے جب اپنی نماز ختم کر چکے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۷.....امام کو حدث ہوا اور بیشتر سہو بھی واقع ہو چکا ہے اور اس نے خلیفہ بنایا تو خلیفہ سجدہ سہو کرے اور اگر خلیفہ کو بھی

---

[1] اور امام بھی اس کے ذمہ نہیں کہ انتظامی قانون ہے۔ (ت)

حالت خلافت میں سہوا ہوا تو وہی سجدے کافی ہیں اور امام سے تو سہو نہ ہوا مگر خلیفہ سے اس حالت میں سہو ہوا تو امام پر بھی سجدہ سہو واجب ہے اور اگر خلیفہ کا سہو خلافت سے پہلے ہوا تو سجدہ واجب نہیں نہ اس پر نہ امام پر۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۸..... جس پر سجدہ سہو واجب ہے اگر سہو ہونا یاد نہ تھا اور بہ نیت قطع سلام پھیر دیا تو بھی نماز سے باہر نہ ہوا بشرطیکہ سجدہ سہو کر لے لہٰذا جب تک کلام یا حدث عمدًا یا سجدہ سے خروج یا کوئی عمل منافی نماز نہ ہوا ہے حکم ہے کہ سجدہ سہو کرے اور اگر سلام کے بعد سجدہ سہو نہ کیا تو سلام پھیرنے کے وقت سے نماز سے باہر ہو گیا لہٰذا سلام پھیرنے کے بعد اگر کسی نے اقتدا کی اور امام نے سجدہ سہو کر لیا تو اقتدا صحیح ہے اور اگر سجدہ نہ کیا تو اقتدا صحیح نہیں اور اگر یاد تھا کہ سہو ہوا ہے اور بہ نیت قطع سلام پھیر دیا تو سلام پھیرتے ہی نماز سے باہر ہو گیا اور سجدہ سہو نہیں کر سکتا اور کرے اور اگر اس نے غلطی سے سجدہ کیا اور اس میں کوئی شریک ہوا تو اقتدا صحیح نہیں۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۹..... سجدہ تلاوت باقی تھا یا قعدہ اخیرہ میں تشہد نہ پڑھا تھا مگر بقدر تشہد بیٹھ چکا تھا اور یہ یاد ہے کہ سجدہ تلاوت یا تشہد باقی ہے مگر قصداً سلام پھیر دیا تو سجدہ ساقط ہو گیا اور نماز سے باہر ہو گیا نماز فاسد نہ ہوئی کہ تمام ارکان ادا کر چکا ہے مگر واجب ترک ہوا جب تحریمی ہوئی۔ یونہی اگر اس کے ذمہ سجدہ سہو و سجدہ واجب تلاوت ہیں اور دونوں یاد ہیں یا صرف سجدہ تلاوت یاد ہے اور قصداً سلام پھیر دیا تو دونوں ساقط ہو گئے اگر سجدہ و نماز و سجدہ سہو دونوں باقی تھے صرف سجدہ و نماز رہ گیا تھا اور سجدہ و نماز یاد ہوتے ہوئے سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہو گئی اور اگر سجدہ و نماز و سجدہ تلاوت باقی تھے اور سلام پھیرتے وقت دونوں یاد تھے یا ایک جب بھی نماز فاسد ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۰..... سجدہ و نماز یا سجدہ تلاوت باقی تھا یا سجدہ سہو کرنا تھا اور بھول کر سلام پھیرا تو جب تک مسجد سے باہر نہ ہوا کرے اور میدان میں ہو تو جب تک صفوں سے متجاوز نہ ہو یا آگے کو سجدہ کی جگہ نہ ہو تو گزار کر لے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۱..... رکوع میں یاد آیا کہ نماز کا کوئی سجدہ رہ گیا ہے اور وہیں سے سجدہ کو چلا گیا یا سجدہ میں یاد آیا اور سر اٹھا کر وہ سجدہ کر لیا تو بہتر یہ ہے کہ اس رکوع و سجود کا اعادہ کرے اور سجدہ سہو کرے اور اگر اس وقت نہ کیا بلکہ آخر نماز میں کیا تو اس رکوع و سجود کا اعادہ نہیں سجدہ سہو کافی ہو گیا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۲..... ظہر کی نماز پڑھتا تھا اور یہ خیال کر کے کہ چار پوری ہو گئیں دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو چار پوری کرے اور سجدہ سہو کرے اور اگر یہ گمان کیا کہ مجھ پر دو ہی رکعتیں ہیں مثلاً اپنے کو مسافر تصور کیا یا یہ گمان ہوا کہ نماز جمعہ ہے یا نیا مسلمان ہے سمجھا کہ ظہر کے فرض دو ہی ہیں یا نماز متنفل کہ جو نوع تصور کیا تو نماز جاتی رہی۔ یونہی اگر کوئی رکن فوت ہو گیا اور یاد ہوتے ہوئے سلام پھیر دیا تو نماز گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۳..... جس کو شاید رکعت میں شک ہوا مثلاً تین ہوئیں یا چار اور بلوغ کے بعد یہ پہلا واقع ہے تو سلام پھیر کر یا کوئی عمل منافی نماز کر کے تو ڑ دے یا غالب گمان کے بموجب پڑھ لے مگر بہر صورت اس نماز کو سہو سے پڑھے محض توڑنے کی نیت کافی نہیں اور اگر یہ شک پہلی بار نہیں بلکہ بیشہ بھی ہو چکا ہے تو اگر غالب گمان کسی طرف ہو تو اس پر عمل کرے ورنہ کم کی جانب کو اختیار کرے یعنی تین اور چار میں شک ہو تو تین قرار دے دو اور تین میں شک ہو تو دو مثل بذا قیاس اور تیسری یا چوتھی دونوں میں تعدد کرے کہ تیسری رکعت کا بیٹھنا ہوا محتمل ہے اور چوتھی میں قعدہ کے بعد سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے اور گمان غالب کی صورت میں سجدہ سہو نہیں مگر جبکہ سوچنے میں بقدر ایک رکن کے وقفہ کیا ہو سجدہ سہو واجب ہو گیا۔ (جامع صغیر)

مسئلہ نمبر ۶۴..... نماز پوری کرنے کے بعد شک ہوا تو اس کا کچھ اعتبار نہیں اور اگر نماز کے بعد یقین ہے کہ کوئی فرض رہ گیا مگر اس میں شک ہے کہ وہ کیا ہے تو پورے پڑھنے فرض ہے۔ (فتح القدیر و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۵..... ظہر پڑھنے کے بعد ایک عادل شخص نے خبر دی کہ تین رکعتیں پڑھیں تو عادہ کرے اگرچہ اس کے خیال میں یہ

غلط ہوا اور اگر کہنے والا عادل نہ ہو تو اس کی خبر کا اعتبار نہیں اور اگر مصلی کو شک ہوا اور دو عادل نے خبر دی تو ان کی خبر پر عمل کرنا ضروری ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶۶..... اگر قعدہ اور رکعات میں شک نہ ہوا مگر خود اس نماز کی نسبت شک ہے مثلاً ظہر کی دوسری رکعت میں شک ہوا کہ یہ عصر کی نماز پڑھتا ہوں اور تیسری میں فعل کا شبہ ہوا اور چوتھی میں ظہر کا تو کہہ سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۷..... تشہد کے بعد یہ شک ہوا کہ تین ہوئیں یا چار اور ایک رکن کی قدر خاموش رہا اور سوچتا رہا پھر یقین ہوا کہ چار ہو گئیں تو سجدہ سہو واجب ہے اور اگر ایک طرف سلام پھیرنے کے بعد ایسا ہوا تو کچھ نہیں اور اگر اسے حدث ہوا اور وضو کرنے گیا تھا کہ شک واقع ہوا اور سوچنے میں وضو سے کچھ دیر تک کا رہا تو سجدہ سہو واجب ہے۔

مسئلہ نمبر ۶۸..... یہ شک واقع ہوا کہ اس وقت کی نماز پڑھی یا نہیں۔ اگر وقت باقی ہے تو اعادہ کرے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۹..... شک کی سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے اور غلبۂ ظن میں نہیں مگر جبکہ سوچنے میں ایک رکن کا وقفہ ہو گیا تو واجب ہو گیا (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۰..... بے وضو ہونے یا مسح نہ کرنے کا یقین ہوا اور اسی حالت میں ایک رکن ادا کر لیا تو سرے سے نماز پڑھے اگرچہ یقین ہوا کہ وضو تھا اور مسح کیا تھا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۱..... نماز میں شک ہوا کہ تیسرا ہے یا چوتھا۔ جیسا مسافر تو چار پڑھے اور دوسری کے بعد قعدہ ضروری ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۲..... وتر میں شک ہوا کہ دوسری ہے یا تیسری تو اس میں قنوت پڑھ کر قعدہ کے بعد ایک رکعت اور پڑھے اور اس میں بھی قنوت پڑھے اور سجدہ سہو کرے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۷۳..... امام نماز پڑھا رہا ہے دوسری میں شک ہوا کہ پہلی ہے یا دوسری یا چوتھی اور تیسری میں شک ہوا اور مقتدیوں کی طرف نظر کی کہ وہ کھڑے ہوں تو کھڑا ہو جاؤں بیٹھیں تو بیٹھ جاؤں تو اس میں حرج نہیں اور سجدہ سہو واجب نہ ہوا۔ (عالمگیری)

نماز مریض کا بیان

حدیث میں ہے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیمار تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے بارے میں سوال فرمایا کھڑے ہو کر پڑھو اگر استطاعت نہ ہو تو بیٹھ کر ورنہ اس کی استطاعت نہ ہو تو لیٹ کر اللہ عزوجل کسی نفس کو تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی کہ اس کی وسعت ہو (پ۳ البقرہ ۲۸۶) اس حدیث کو مسلم کے سوا جماعت محدثین نے روایت کیا۔ بزار رحمۃ اللہ علیہ مسند میں یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ معرفت جابر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مریض کی عیادت کو تشریف لے گئے دیکھا کہ تکیہ پر نماز پڑھتا ہے یعنی سجدہ کرتا ہے سے پھینک دیا۔ اس نے ایک لکڑی لی کہ اس پر نماز پڑھے سے بھی لے کر پھینک دیا اور فرمایا زمین پر نماز پڑھ اگر استطاعت ہو ورنہ اشارہ کر اور سجدہ کو رکوع سے پست کر۔

مسائل فقہیہ:

مسئلہ نمبر ۱..... جو شخص بوجہ بیماری کے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں کہ کھڑے ہو کر پڑھنے سے ضرر لاحق ہوگا یا مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا یا چکر آتا ہے یا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے قطرہ آتا ہے یا بہت شدید درد ناقابل برداشت پیدا ہو جائے گا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھے (درمختار) اس کے متعلق بہت سے مسائل فرائض نماز میں مذکور ہوئے۔

مسئلہ نمبر ۲..... اگر اپنے آپ بیٹھ نہیں سکتا مگر لڑکا یا غلام یا خادم یا کوئی اجنبی شخص وہاں ہے کہ بٹھا دے گا تو بیٹھ کر پڑھنا ضروری ہے

اور اگر بیٹھنا نہیں رہ سکتا تو تکیہ یا دیوار یا کسی شخص پر ٹیک لگا کر پڑھے یہ بھی نہ ہو سکے تو لیٹ کر پڑھے اور بیٹھ کر پڑھنا ہو تو لیٹ کر نماز نہ ہوگی (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳..... بیٹھ کر پڑھنے میں کسی خاص طور پر بیٹھنا ضروری نہیں بلکہ مریض پر جس طرح آسانی ہو اس طرح بیٹھے دو زانو بیٹھنا آسان ہو یا دوسری طرح بیٹھے کہ درد ہو تو دو زانو بہتر ہے ورنہ جو آسان ہو اختیار کرے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴..... قعدۂ نماز میں تھک گیا تو دیوار یا عصا پر ٹیک لگانے میں حرج نہیں اور نہ مکروہ ہے اور بیٹھ کر پڑھنے میں کچھ حرج نہیں (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵..... چار رکعت والی نماز بیٹھ کر پڑھی قعدہ اخیرہ کے موقع پر تشہد سے پہلے قرأت شروع کر دی اور رکوع بھی کیا تو اس کا وہی حکم ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھنے والا چوتھی کے بعد کھڑا ہو جاتا لہٰذا اس نے جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا ہو تو تشہد پڑھے اور سجدہ سہو کرے اور پانچویں کا سجدہ کر لیا تو نماز جاتی رہی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶..... بیٹھ کر پڑھنے والا دوسری رکعت کے سجدہ سے اٹھا اور قیام کی نیت کی مگر قرأت سے پہلے یاد آگیا تو تشہد پڑھے اور نماز ہو گئی اور سجدہ سہو بھی نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷..... مریض نے بیٹھ کر نماز پڑھی چوتھی کے سجدہ سے اٹھا تو یہ گمان کر کے کہ تیسری ہے قرأت کی اور اشارہ سے رکوع کو گیا نماز جاتی رہی اور دوسری کے بعد یہ گمان کر کے کہ دوسری ہے قرأت شروع کی پھر یاد آیا تو تشہد کی طرف عود نہ کرے بلکہ پوری کر لے اور آخر میں سجدہ سہو کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸..... کھڑا ہو سکتا ہے مگر رکوع و سجود نہیں کر سکتا یا صرف سجدہ نہیں کر سکتا مثلاً حلق وغیرہ میں پھوڑا ہے کہ سجدہ کرنے سے بہے جاتا ہو بھی بیٹھ کر اشارہ سے پڑھ سکتا ہے بلکہ بہتر یہی ہے اور اس صورت میں یہ بھی کر سکتا ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھے اور رکوع کے لئے اشارہ کرے یا رکوع پر قادر ہو تو رکوع کرے پھر بیٹھ کر سجدے کے لئے اشارہ کرے۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹..... اشارہ کی صورت میں سجدہ کا اشارہ رکوع سے پست ہونا ضروری ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ سر کو بالکل زمین سے قریب کر دے سجدہ کے لئے تکیہ وغیرہ کوئی چیز پیشانی کے قریب اٹھا کر اس پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے خواہ پیشانی نے وہ چیز اٹھائی ہو یا دوسرے نے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۰..... اگر کوئی چیز اٹھا کر اس پر سجدہ کیا اور سجدہ میں پست رکوع کے زیادہ سر جھکایا جب بھی سجدہ ہو گیا مگر گنہگار ہوا اور سجدہ کے لئے زیادہ سر جھکایا تو ہوا ہی نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱..... اگر کوئی اونچی چیز رکھی ہوئی ہے اس پر سجدہ کیا اور رکوع کے لئے صرف اشارہ نہ ہوا بلکہ پیٹھ بھی جھکائی تو صحیح ہے بشرطیکہ کہ شرائط پائے جائیں مثلاً اس چیز کا ثابت ہونا جس پر سجدہ کیا کہ اس قدر پیشانی دب گئی ہو کہ بچھا دینے سے نہ دبتا یا اور اس کی اونچائی بارہ انگل سے زیادہ نہ ہو ان شرائط کے پائے جانے کے بعد حقیقتاً رکوع و سجود پائے گئے۔ اشارہ سے پڑھنے والا اسے نہ کہیں گے اور کھڑا ہو کر پڑھنے والا اس کی اقتدا کر سکتا ہے اور یہ شخص جب اس طرح رکوع و سجود کر سکتا ہے اور قیام پر قادر ہے تو اس پر قیام فرض ہے یا بنائے نماز میں قیام پر قادر ہو گیا جو باقی ہے اسے کھڑے ہو کر پڑھنا فرض ہے لہٰذا جو شخص زمین پر سجدہ نہیں کر سکتا مگر شرائط مذکورہ کے ساتھ کوئی چیز زمین پر رکھ کر سجدہ کر سکتا ہے اس پر فرض ہے کہ اسی طرح سجدہ کرے اشارہ جائز نہیں اور اگر وہ چیز جس پر سجدہ کیا ایسی نہیں تو حقیقتاً سجدہ نہ پایا گیا بلکہ سجدہ کے لئے اشارہ ہوا لہٰذا کھڑا ہونے والا اس کی اقتدا نہیں کر سکتا اور اگر یہ شخص بنائے نماز میں قیام پر قادر ہوا تو سرے سے پڑھے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲..... پیٹانی میں زخم ہے کہ سجدہ کے لیے ماتھا نہیں ٹکا سکتا تو ناک پر سجدہ کرے اور ایسا نہ کیا بلکہ اشارہ کیا تو نماز نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳..... اگر مریض بیٹھنے پر بھی قادر نہیں تو لیٹ کر اشارہ سے پڑھے خواہ دہنی یا بائیں کروٹ پر لیٹ کر قبلہ کو منہ کرے خواہ چت لیٹ کر قبلہ کو پاؤں نہ پھیلائے کہ قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا مکروہ ہے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر اونچا کرے کہ منہ قبلہ کو ہو جائے اور یہ صورت چت لیٹ کر پڑھنا افضل ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۴..... اگر سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز ساقط ہے اس کی ضرورت نہیں کہ آنکھ یا بھوں یا دل کے اشارہ سے پڑھے پھر اگر چند وقت اسی حالت میں گزر گئے تو ان کی قضا بھی ساقط فدیہ کی بھی حاجت نہیں ورنہ بعد صحت ان نمازوں کی قضا لازم ہے۔ اگر بداتی ہی صحت ہو کر سر کے اشارہ سے پڑھ سکے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۵..... مریض اگر قبلہ کی طرف نہ اپنے آپ منہ کر سکتا ہے نہ دوسرے کے ذریعہ سے تو ویسے ہی پڑھ لے اور صحت کے بعد اس نماز کا اعادہ نہیں اور اگر کوئی شخص موجود ہے کہ اس سے قبلہ رو کرے گا مگر اس نے اس سے نہ کہا تو نہ ہوئی اشارہ سے جو نمازیں پڑھی ہیں صحت کے بعد ان کا بھی اعادہ نہیں۔ ہے یہ کہ اگر زبان بند ہو گئی اور گونگے کی طرح نماز پڑھی پھر زبان کھل گئی تو ان نمازوں کا اعادہ نہیں۔ (درمختار و الاشباہ)

مسئلہ نمبر ۱۶..... مریض اس حالت کو پہنچ گیا کہ رکوع وسجود کی قعدہ ادا نہیں رکوع کر سکتا تو اس پر ادا ضروری نہیں (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷..... تندرست شخص نماز پڑھ رہا تھا ناگہاں نماز میں ایسا مرض پیدا ہو گیا کہ ارکان کے ادا پر قدرت نہ رہی تو جس طرح ممکن ہو بیٹھ کر، لیٹ کر نماز پوری کرے پھر سے پڑھنے کی حاجت نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸..... بیٹھ کر رکوع وسجود سے نماز پڑھ رہا تھا۔ اثنائے نماز میں قیام پر قادر ہو گیا تو ہو جاتی ہے کھڑا ہو کر پڑھے اور اشارہ سے پڑھتا تھا اور نماز ہی میں رکوع وسجود پر قادر ہو گیا تو سر سے پڑھے۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۹..... رکوع وسجود پر قادر نہ تھا کھڑے یا بیٹھے نماز شروع کی رکوع وسجود کا اشارہ کی قوت نہ آئی تھی کہ اچھا ہو گیا تو اسی نماز کو پھر اکر سر سے پڑھنے کی حاجت نہیں اور اگر لیٹ کر نماز شروع کی تھی اور اشارہ سے پہلے کھڑے یا بیٹھ کر رکوع وسجود پر قادر ہو گیا تو سر سے پڑھے۔ (الاشباہ)

مسئلہ نمبر ۲۰..... چلتی ہوئی کشتی یا جہاز میں باہر بیٹھ کر نماز صحیح نہیں بشرطیکہ اتر کر خشکی میں پڑھ سکے اور زمین پر بیٹھ سکتا ہو تو اتر نے کی حاجت نہیں اور کنارے پر بندھی ہو اور اتر سکتا ہو تو اتر کر خشکی میں پڑھے ورنہ کشتی ہی میں کھڑے ہو کر اور بیچ دریا میں نظر ڈالے ہوئے بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں اگر ہوا کے تیز جھونکے تنگ ہوں کہ کھڑے ہونے میں چکر کھا کر اب تمام ہو اور اگر اسے زیادہ حرکت نہ ہو تو بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے ہیں اور کشتی پر نماز پڑھنے میں قبلہ رو ہونا لازم ہے اور جب کشتی گھوم جائے تو نماز ہی گھوم کر قبلہ کو منہ کر لے اور اگر اتنی گردش ہو کہ قبلہ کو منہ کرنے سے عاجز ہو تو اس وقت فانی رکے ہاں اگر وقت جاتا دیکھے تو پڑھ لے۔ (منیہ، درمختار و الاشباہ)

مسئلہ نمبر ۲۱..... جنون یا بے ہوشی اگر پورے چھ وقت کو گھیرے تو ان نمازوں کی قضا بھی نہیں اگرچہ بے ہوش دوا کی یا درندے کے خوف سے ہوا اور اس سے کم ہو تو قضا واجب ہے (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۲..... اگر کسی وقت بے ہوش ہو جاتا ہے تو اس کا وقت مقرر ہے یا نہیں اگر وقت مقرر ہے اور اس سے پہلے پورے چھ وقت گزر گئے تو قضا واجب اور وقت مقرر نہ ہو۔ بلکہ دائمی بے ہوش ہو جاتا ہے یعنی دوسری حالت پیدا ہو جاتی ہے تو اس افاقہ کا اعتبار نہیں یعنی سب بے ہوشیاں متصل بھی جائیں گی۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۳..... شراب یا بھنگ پی کر اگر چہ دوا کی غرض سے اور عقل جاتی رہی تو قضا واجب ہے اگر چہ بے عقلی کتنے ہی زیادہ زمانہ تک ہو۔ یونہی اگر دوسرے نے مجبور کر کے شراب پلادی جب بھی قضا مطلقاً واجب ہے۔ (عالمگیری وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۴..... سنا رہا جس کی وجہ سے نماز جاتی رہی تو قضا فرض ہے اگر چہ مہینہ پورے چھ وقت کو نکل جائے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۵..... اگر یہ حالت ہو کہ روزہ رکھتا ہے تو کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا اور نہ رکھے تو کھڑے ہو کر پڑھ سکے گا تو روزہ رکھے اور نماز بیٹھ کر پڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶..... مریض نے وقت سے پہلے نماز پڑھ لی اس خیال سے کہ وقت میں نہ پڑھ سکے گا تو نماز نہ ہوئی اور بغیر قرأت بھی نہ ہوئی۔ مگر جب کہ قرأت سے عاجز ہو تو ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷..... عورت بیمار ہو تو شوہر پر فرض نہیں کہ اسے وضو کروائے اور غلام بیمار ہو تو وضو کروانا مولیٰ کے ذمہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۸..... چھوت سے خیمہ میں ہے کہ کھڑا نہیں ہو سکتا اور باہر نکلتا ہے تو مینہ اور کیچڑ بیٹھ بیٹھ کر پڑھے۔ یونہی کھڑے ہونے میں دشمن کا خوف ہے تو بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۹..... بیمار کی نمازیں قضا ہو گئیں اب اچھا ہو کر انہیں پڑھنا چاہتا ہے تو ویسے پڑھے جیسے تندرست پڑھتے ہیں اس طرح نہیں پڑھ سکتا جیسے بیماری میں پڑھتا مثلاً بیٹھ کر اشارے سے اگر اسی طرح پڑھیں تو نہ ہوئیں اور صحت کی حالت میں قضا ہوئیں بیماری میں انہیں پڑھنا چاہتا ہے تو جس طرح پڑھ سکتا ہے پڑھے ہو جائیں گے۔ صحت کی سی پڑھنا اس وقت واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰..... پانی میں ڈوب رہا ہے اگر اس وقت بھی بغیر عمل کثیر اشارے سے پڑھ سکتا ہے مثلاً تیراک ہے یا لکڑی وغیرہ کا سہارا پا جائے تو پڑھنا فرض ہے ورنہ معذور ہے بچ جائے تو قضا پڑھے۔ (ردالمحتار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۱..... آنکھ دکھنی اور طبیب حاذق مسلمان مستور نے لیٹے رہنے کا حکم دیا تو لیٹ کر اشارے سے پڑھے۔ (ردالمحتار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۲..... مریض کے نیچے نجس بچھونا بچھا ہے اور حالت یہ ہو کہ بدلہ بھی جائے تو نماز پڑھتے پڑھتے بقدر مانع پاک ہو جائے تو اسی پر نماز پڑھ لیا جائے تو اس قدر بدلہ نجس نہ ہونا معاف کر لینے میں اسے شدید تکلیف ہوگی تو اسی نجس ہی پر پڑھ لے۔ (عالمگیری، ردالمحتار، ردالمحتار)

ضروری تنبیہ۔ مسلمان اس باب کے مسائل کو دیکھیں تو انہیں بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ شرع مطہر نے کسی حالت میں بھی سوائے بعض نادر صورتوں کے نماز معاف نہیں کی بلکہ یہ حکم دیا کہ جس طرح ممکن ہو پڑھے آج کل جو بے نمازی کہلاتے ہیں ان کی یہ حالت دیکھی جارہی ہے کہ بخار یا ذرا شدت ہوئی نماز چھوڑ بیٹھتے ہیں کوئی پیا نکل آئی نماز چھوڑ دی یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ دردِ سر اور زکام میں نماز چھوڑ بیٹھتے ہیں حالانکہ جب تک اشارے سے بھی پڑھ سکتا ہو اور نہ پڑھے تو انہیں وعیدوں کا مستحق ہے جو شروع کتاب میں تارک الصلوٰۃ کے لئے احادیث سے بیان ہوئیں وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ مُقِیْمِی الصَّلٰوۃِ وَمِنْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا اَحْیَاءً وَاَمْوَاتًا وَاَزِفْنَا اتِّبَاعَ شَرِیْعَۃِ حَبِیْبِکَ الْکَرِیْمِ عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ اٰمِیْنَ

اے اللہ تو ہم کو نماز قائم کرنے والوں میں اور زندگی اور مرنے کے بعد اچھے نماز والوں میں کر اور اپنے حبیب کریم کی شریعت کی پیروی کی روزی کر ان پر بہتر درود و سلام آمین۔

یا اس کے علاوہ ہے جو وضو میں کی جاتی ہے کہ وضو سنت مؤکدہ ہے اور عید کی اس میں خصوصیت نہیں بلکہ وہ تو ہر وضو کے لئے ہے۔ (ردالمحتار)

سجدۂ تلاوت کا بیان

صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جب ابن آدم آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے شیطان ہٹ جاتا ہے اور رو کر کہتا ہے ہائے ہلاکی میری ابن آدم کو سجدہ کا حکم ہوا اس نے سجدہ کیا اس کے لئے جنت ہے اور مجھے حکم ہوا میں نے انکار کیا میرے لئے دوزخ ہے۔

مسئلہ ۱:..... سجدہ کی چودہ آیتیں ہیں وہ یہ ہیں "سورہ اعراف کی آخر اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّکَ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَیُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (پ۹ الاعراف ۲۰۶) سورہ رعد میں یہ آیت وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ (پ۱۳ الرعد ۱۵) سورہ نحل میں یہ آیت وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ (پ۱۴ نحل ۴۹) سورۂ بنی اسرائیل میں یہ آیت

اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا یُتْلٰى عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۝ وَّیَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۝ وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْكُوْنَ وَیَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا ۝ (پ۱۵ بنی اسرائیل ۱۰۷ تا ۱۰۹)

سورۂ مریم میں یہ آیت اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِیًّا (پ۱۶ مریم ۵۸)

سورۂ حج میں پہلی جگہ سجدہ کا ذکر ہے۔ یعنی یہ آیت

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَكَثِیْرٌ حَقَّ عَلَیْهِ الْعَذَابُ ؕ وَمَنْ یُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ (پ۱۷ حج ۱۸)

سورۂ فرقان میں یہ آیت

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا (پ۱۹ الفرقان ۶۰)

سورۂ نمل میں یہ آیت

اَلَّا یَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبْءَ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَیَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۝ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ (پ۱۹ النمل ۲۵،۲۶)

سورۂ تنزیل (سجدہ) میں یہ آیت

اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ (پ۲۱ السجدہ ۱۵)

سورۂ ص میں یہ آیت

فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ۝ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝ (پ۲۳ ص ۲۴،۲۵)

سورۂ حم السجدہ میں یہ آیت

وَمِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ

لِلّٰہِ تَعْبُدُوْنَ ۝ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ (پ۲۴ حم السجدہ ۳۷ تا ۳۸)

سورۂ نجم میں فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا (پ۲۷ النجم ۶۲)

سورۂ انشقاق میں آیت فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ (پ۳۰ الانشقاق ۲۰ تا ۲۱)

سورۂ اقرأ میں آیت وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ (پ۳۰ العلق ۱۹)

مسئلہ نمبر ۲..... آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے پڑھنے میں یہ شرط ہے کہ اتنی آواز سے ہو کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو خود سن سکے سننے والے کے لئے یہ شرط نہیں کہ بالقصد سنی ہو یا قصد سننے سے بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ (جوہرہ نیرہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۳..... سجدہ واجب ہونے کے لئے پوری آیت پڑھنا ضروری نہیں بلکہ وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادہ پایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھنا کافی ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴..... اگر اتنی آواز سے آیت پڑھی کہ سن سکتا تھا مگر شور وغل یا بہرے ہونے کی وجہ سے نہ سنی تو سجدہ واجب ہو گیا اور اگر محض ہونٹ ہلے آواز نہ ہوئی تو واجب نہ ہوا۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵..... قاری نے آیت پڑھی مگر دوسرے نے نہ سنی تو اگر پچاس میل میں ہو اس پر سجدہ واجب نہ ہو۔ البتہ نماز میں امام نے آیت پڑھی تو مقتدیوں پر واجب ہو گیا اگرچہ نہ سنی بلکہ اگرچہ آیت پڑھتے وقت وہ موجود بھی نہ تھا بعد پڑھنے کے سجدہ سے پیشتر شامل ہوا اور اگر امام سے آیت سنی مگر امام کے سجدہ کرنے کے بعد اسی رکعت میں شامل ہوا تو امام کا سجدہ اس کے لئے بھی کافی ہے اور دوسری رکعت میں شامل ہوا تو نماز کے بعد سجدہ کرے۔ یونہی اگر شامل ہی نہ ہوا جب بھی سجدہ کرے۔ (عالمگیری وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶..... سورۂ حج کی آخری آیت میں جس میں سجدہ کا ذکر ہے اس کے پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب نہیں کہ اس میں سجدے سے مراد نماز کا سجدہ ہے۔ البتہ اگر شافعی المذہب امام کی اقتدا کی اور اس نے اس وقت پر سجدہ کیا تو اس کی متابعت میں مقتدی پر بھی واجب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷..... امام نے آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا تو مقتدی بھی اس کی متابعت میں سجدہ نہ کرے گا اگرچہ آیت سنی ہو۔ (منیہ)

مسئلہ نمبر ۸..... مقتدی نے آیت سجدہ پڑھی تو نہ خود اس پر سجدہ واجب ہے نہ امام پر اور مقتدیوں پر نماز میں نہ بعد میں البتہ اگر دوسرے نمازی نے کہ اس کے ساتھ نماز میں شریک نہ تھا آیت سنی خواہ وہ منفرد ہو یا دوسرے امام کا مقتدی یا دوسرا امام ان پر بعد نماز سجدہ واجب ہے۔ یونہی اس پر بھی واجب ہے جو نماز میں نہ ہو۔ (عالمگیری وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹..... جو شخص نماز میں نہیں اور آیت سجدہ پڑھی اور نمازی نے سنی تو بعد نماز سجدہ کرے نماز میں نہ کرے اور نماز ہی میں کر لیا تو کافی نہ ہوگا بعد نماز پھر کرنا ہوگا مگر نماز فاسد نہ ہوگی ہاں اگر جماعت کرنے والے کے ساتھ سجدہ کیا اور اتباع کا قصد بھی کیا تو نماز جاتی رہی۔ (منیہ عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰..... جو شخص نماز میں نہ تھا آیت سجدہ پڑھ کر نماز میں شامل ہو گیا تو سجدہ ساقط ہو گیا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... رکوع یا سجود میں آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ واجب ہو گیا اس رکوع یا سجود سے اوٹھی ہو گیا اور تشہد میں پڑھی تو سجدہ واجب ہو گیا لہٰذا سجدہ کرے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲..... آیت سجدہ پڑھنے والے پر اس وقت سجدہ واجب ہوتا ہے کہ وہ واجب نماز کا اہل ہو یعنی ادا قضا کا بالغ سے حکم ہو۔ لہٰذا اگر بچہ یا مجنون یا بالغ یا حیض ونفاس والی عورت نے آیت پڑھی تو ان پر سجدہ واجب نہیں اور مسلمان عاقل بالغ اہل نماز نے ان سے سنی تو اس پر واجب ہو گیا اور مجنون اگر ایک دن رات سے زیادہ نہ ہوتو مجنون کو پڑھنے یا سننے پر واجب ہے۔ بےوضو یا جنبی نے آیت پڑھی یا سنی تو سجدہ واجب

ہے۔ نشہ والے نے آیت پڑھی یا سنی تو سجدہ واجب ہے۔ یونہی سوتے میں آیت پڑھی بعد بیداری اسے کسی نے خبر دی تو سجدہ کرے۔ نشہ والے نے سونے والے نے آیت پڑھی تو سننے والے پر سجدہ واجب ہوگیا۔

مسئلہ نمبر ۱۳..... عورت نے نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا یہاں تک کہ حیض آگیا تو سجدہ ساقط ہوگیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴..... نفل پڑھنے والے نے آیت پڑھی اور سجدہ بھی کرلیا پھر نماز فاسد ہوگئی تو اس کی قضا میں سجدہ کا اعادہ نہیں اور نہ کیا تھا تو بدون نماز کرے۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵..... فارسی یا کسی اور زبان میں آیت کا ترجمہ پڑھا تو پڑھنے والے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہوگیا سننے والے نے سمجھا ہو یا نہیں کہ آیت سجدہ کا ترجمہ ہے بشرطیکہ یہ ضروری ہے کہ اسے یہ معلوم ہو تو بتا دیا گیا ہو کہ یہ آیت کا ترجمہ تھا اور آیت پڑھی گئی تو اس کی ضرورت نہیں کہ سننے والے کو آیت سجدہ ہونا بتایا گیا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶..... چند شخصوں نے ایک ایک حرف پڑھا سب کا مجموعہ آیت سجدہ ہوگیا تو کسی پر سجدہ واجب نہ ہوا۔ یونہی آیت کے بیچ کر نے یا بیچ سننے سے بھی واجب نہ ہوگا۔ یونہی پرند سے آیت سجدہ سنی یا جنگل اور پہاڑ وغیرہ میں آواز گونجی اور نجسہ آیت کی آواز کان میں آئی تو سجدہ واجب نہیں۔ (غنیہ، درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷..... آیت سجدہ پڑھنے کے بعد معاذ اللہ مرتد ہوگیا پھر مسلمان ہوا تو سجدہ واجب نہ رہا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸..... آیت سجدہ پڑھنے کے بعد معاذ اللہ مرتد ہوگیا پھر مسلمان ہوا تو سجدہ واجب نہ رہا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹..... آیت سجدہ لکھنے یا اس کی طرف نظر کرنے سے سجدہ واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰..... سجدہ تلاوت کے لئے تحریمہ کے سوا تمام وہ شرائط میں جو نماز کے لئے ہیں مثلاً طہارت، استقبال قبلہ یا وقت اس پر کہ آگے آتا ہے۔ ہر عورت قبلہ اگر پانی پر قادر ہے تیمم کرکے سجدہ کرنا جائز نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۱..... اس کی نیت میں یہ شرط نہیں کہ فلاں آیت کا سجدہ ہے بلکہ مطلقاً سجدہ تلاوت کی نیت کافی ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۲..... جو چیزیں نماز کو فاسد کرتی ہیں ان سے سجدہ بھی فاسد ہو جائے گا مثلاً حدث عمداً و کلام وقہقہہ۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۳..... سجدہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے پہلے پیچھے دونوں بار اللہ اکبر کہنا سنت ہے اور کھڑے ہو کر سجدہ میں جانا اور سجدہ کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قیام مستحب ہیں۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۴..... مستحب یہ ہے کہ تلاوت کرنے والا آگے اور سننے والے اس کے پیچھے صف باندھ کر سجدہ کریں اور یہ بھی مستحب ہے کہ سامعین اس سے پہلے سر اٹھائیں اور اگر اس کے خلاف کیا مثلاً اپنی اپنی جگہ پر سجدہ کیا اگرچہ تلاوت کرنے والے کے آگے یا اس سے پہلے سجدہ کیا یا سر اٹھایا یا تلاوت کرنے والے نے اس وقت سجدہ نہ کیا اور سامعین نے کرلیا تو حرج نہیں اور تلاوت کرنے والے کا سجدہ فاسد ہو جائے گا تو ان کے سجدوں پر اس کا کچھ اثر نہیں کہ یہ حقیقتاً اقتدا نہیں لہٰذا عورتوں نے اگر تلاوت کی تو مردوں کی امام یعنی سجدہ میں آگے ہو سکتی ہے اور عورت مرد کے محاذی ہو جائے تو فاسد نہ ہوگا۔ (غنیہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵..... اگر سجدہ سے پہلے یا بعد کھڑا نہ ہوا یا اللہ اکبر نہ کہا یا سبحان ربی الاعلیٰ نہ پڑھا سجدہ تو ہو جائے گا مگر بغیر چھوڑنا نہ چاہئے کہ سلف کے خلاف ہے۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶..... اگر تنہا سجدہ کرے تو سنت یہ ہے کہ بغیر اتنی آواز سے کہ خود سن لے اور دوسرے لوگ بھی اس کے ساتھ ہوں تو

مستحب یہ ہے کہ اتنی آواز سے کہے کہ دوسرے بھی سنیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۷..... یہ جو کہا گیا کہ سجدہ تلاوت میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھے فرض نماز میں ہے اور نفل نماز میں سجدہ کیا تو چاہے یہ پڑھے اور دعائیں جو احادیث میں وارد ہیں وہ پڑھے مثلاً

سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ

میرے چہرے نے سجدہ کیا اس کے لئے جس نے اسے پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی اور اپنی طاقت و قوت سے کان اور آنکھ کی جگہ پھاڑی برکت والا ہے اللہ جو اچھا پیدا کرنے والا ہے۔

یا

اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِیْ عِنْدَكَ بِهَا اَجْرًا وَّضَعْ عَنِّیْ بِهَا وِزْرًا وَّاجْعَلْهَا لِیْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَّتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ (ترجمہ) اے اللہ اس سجدہ کی وجہ سے تو میرے لئے اپنے نزدیک ثواب لکھ اور اس کی وجہ سے مجھ سے گناہ کو دور کر اور اسے تو میرے لئے اپنے پاس ذخیرہ بنا اور اس کو مجھ سے قبول کر جیسا تو نے اپنے بندے داؤد سے قبول کیا۔ ۱۲ منہ

یا یہ کہے سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا (پ۱۵ بنی اسرائیل ۱۰۸) (ترجمہ) پاک ہے ہمارا رب بے شک ہمارے پروردگار کا وعدہ ہو کر رہے گا۔ ۱۲ منہ

اور یہ دن نماز ہو تو چاہئے یہ پڑھے یا صحابہ تابعین سے جو آثار مروی ہیں وہ پڑھے مثلاً ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ کہتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدَ سَوَادِیْ وَبَكَ اٰمَنَ فُؤَادِیْ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ عِلْمًا يَّنْفَعُنِیْ وَعَمَلًا يُّرْفَعُنِیْ (ترجمہ) اے اللہ میرے جسم نے تجھے سجدہ کیا اور میرے دل نے تجھ پر ایمان لایا اے اللہ تو مجھ کو علم نافع اور عمل رافع روزی کر۔ ۱۲ منہ

مسئلہ نمبر ۲۸..... سجدہ تلاوت کے لئے اللہ اکبر کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھانا ہے نہ اس میں تشہد ہے نہ سلام۔ (منیۃ المصلی)

مسئلہ نمبر ۲۹..... آیت سجدہ یہ دن نماز پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا واجب نہیں ہاں بہتر ہے کہ فوراً کرے اور وضو ہو تو تاخیر مکروہ تنزیہی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۰..... اس وقت اگر کسی وجہ سے سجدہ نہ کر سکے تو تلاوت کرنے والے اور سامع کو یہ کہہ لینا مستحب ہے سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ (پ۳ البقرۃ ۲۸۵) (ترجمہ) ہم نے سنا اور حکم مانا تیری مغفرت کا سوال کرتے ہیں اے پروردگار اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۱..... سجدہ تلاوت نماز میں فوراً کرنا واجب ہے تاخیر کرے گا گنہگار ہوگا اور سجدہ کرنا بھول گیا تو جب تک حرمت[1] نماز میں ہے کر لے اگرچہ سلام پھیر چکا ہو اور سجدہ ہو کر رہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۲..... تاخیر سے مراد تین آیت سے زیادہ پڑھ لینا ہے کم میں تاخیر نہیں مگر آخر سورت میں اگر سجدہ واقع ہے مثلاً اِنْشَقَّتْ تو سورت پوری کر کے سجدہ کرے گا جب بھی حرج نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۳..... نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو اس کا سجدہ نمازی میں واجب ہے یہ دن نماز نہیں ہو سکتا اور قصداً نہ کیا تو گنہگار ہوا تو یہ لازم ہے۔ بشرطیکہ آیت سجدہ کے فوراً بعد رکوع یا سجود نہ کیا۔ نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا پھر وہ نماز فاسد ہو گئی یا قصداً فاسد کی تو یہ دن نماز سجدہ کرنے اور سجدہ کر لیا تھا تو ماجت نہیں۔ (درمختار)

---

[1] یعنی کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو نماز توڑ دیتا ہے۔ ۱۲ منہ

مسئلہ نمبر ۳۴..... اگر آیت پڑھنے کے بعد فوراً نماز کا سجدہ کر لیا یعنی آیت سجدہ کے بعد تین آیت سے زیادہ نہ پڑھا اور رکوع کر کے سجدہ کیا تو اگرچہ سجدہ تلاوت کی نیت نہ ہو ادا ہو جائے گا۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۵..... نماز کا سجدہ تلاوت سجدہ سے بھی ادا ہو جاتا ہے اور رکوع سے بھی مگر رکوع سے جب ادا ہوگا کہ فوراً کرے۔ فوراً نہ کیا تو سجدہ کرنا ضروری ہے اور جس رکوع سے سجدہ تلاوت ادا کیا خواہ وہ رکوع رکوع نماز ہو یا اس کے علاوہ اگر رکوع نماز ہے تو اس میں ادائے سجدہ کی نیت کرلے اور اگر خاص سجدہ ہی کے لئے یہ رکوع کیا تو اس رکوع سے اٹھنے کے بعد مستحب یہ ہے کہ دو تین آیتیں یا تین چار پڑھ کر رکوع نماز کرے فوراً نہ کرے اور اگر آیت سجدہ پر سورت ختم ہے اور سجدہ کے لئے رکوع کیا تو دوسری سورت کی آیتیں پڑھ کر رکوع کرے۔ (بحیرہ، عالمگیری، درالمختار)

مسئلہ نمبر ۳۶..... آیت سجدہ وسط سورت میں ہے تو افضل یہ ہے کہ اسے پڑھ کر سجدہ کرے پھر اور آیتیں پڑھ کر رکوع کرے اور اگر سجدہ نہ کیا اور رکوع کر لیا اور اس رکوع میں ادائے سجدہ کی بھی نیت کر لی تو کافی ہے اور اگر نہ سجدہ کیا نہ رکوع کیا بلکہ سورت ختم کر کے رکوع کیا تو اگر نیت کرے کافی ہے اور جب تک نماز میں ہے سجدہ کی قضا کر سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۷..... سجدہ پر سورت ختم ہے اور آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کیا تو سجدہ سے اٹھنے کے بعد دوسری سورت کی کچھ آیتیں پڑھ کر رکوع کرے اور اخیر پر اٹھے رکوع کر دیا تو بھی جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۸..... اگر آیت سجدہ کے بعد ختم سورت میں دو تین آیتیں باقی ہیں تو چاہے فوراً رکوع کر دے یا سورت ختم کرنے کے بعد یا فوراً سجدہ کر لے پھر باقی آیتیں پڑھ کر رکوع میں جائے یا سورت ختم کر کے سجدہ میں جائے سب طرح اختیار ہے مگر اس صورت میں اخیر میں سجدہ سے اٹھ کر کچھ آیتیں دوسری سورت کی پڑھ کر رکوع کرے۔ (بحیرہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۹..... رکوع میں جاتے وقت سجدہ کی نیت نہیں بلکہ رکوع میں یا اٹھنے کے بعد کی تو نیت کافی نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۰..... تلاوت کے بعد امام رکوع میں گیا اور نیت سجدہ کر لی مگر مقتدیوں نے ابھی تک سجدہ ادا نہ ہوا لہٰذا امام جب سلام پھیرے تو مقتدی سجدہ کر کے قعدہ کریں اور سلام پھیریں اور اس قعدہ میں تشہد واجب ہے اگر قعدہ نہ کیا تو نماز فاسد ہو گئی کہ قعدہ جاتا رہا۔ یہ حکم جبری نماز کا ہے سری میں چونکہ مقتدی کو علم نہیں لہٰذا معذور ہے اور اگر امام نے رکوع سے سجدہ تلاوت کی نیت نہ کی تو اسی سجدہ نماز سے مقتدیوں کا بھی سجدہ تلاوت ادا ہو گیا اگر نیت نہ ہو لہٰذا امام کو چاہئے کہ رکوع میں سجدہ کی نیت نہ کرے کہ مقتدیوں نے اگر نیت نہ کی تو ان کا سجدہ ادا نہ ہوگا اور رکوع کے بعد جب امام سجدہ کرے گا تو اس سے سجدہ تلاوت بہر حال ادا ہو جائے گا نیت کرے یا نہ کرے پھر نیت کی کیا حاجت۔ (عالمگیری، درمختار، درالمختار)

مسئلہ نمبر ۴۱..... جہری نماز میں امام نے آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ کر لیا اور سجدہ میں یاد آیا کہ وضو نہیں ہے پھر سر اٹھایا تو اس وقت سجدہ کرے پھر جس رکن میں قہقہہ کیا اس کی طرف عود کرے یعنی رکوع میں قہقہہ کیا تو سجدہ کر کے رکوع میں واپس ہو۔ وہلی ہذا القیاس اور اگر اس رکن کا اعادہ نہ کیا جب بھی نماز ہو گئی۔ (عالمگیری)

نکتہ قہقہہ وغیرہ کا اعادہ فرض ہے کہ سجدہ سے قعدہ باطل ہو جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۴..... ایک مجلس میں سجدہ کی ایک آیت کو بار بار پڑھا یا سنا تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا اگرچہ چند شخصوں سے سنا ہو۔ یونہی اگر آیت پر آیتِ اور وہی آیت دوسرے سے سنی تھی جب بھی ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔ (درمختار، درالمختار)

مسئلہ نمبر ۴۵..... پڑھنے والے نے کئی مجلسوں میں ایک آیت بار بار پڑھی اور سننے والے کی مجلس نہ بدلی تو پڑھنے والا جتنی مجلسوں

میں پڑھے گا اس پر اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے اور سننے والے پر ایک اور اگر اس کا محل ہے یعنی پڑھنے والا ایک مجلس میں بار بار پڑھتا رہا اور سننے والے کی مجلس بدلتی رہی تو پڑھنے والے پر ایک ہی سجدہ واجب ہوگا اور سننے والے پر اتنے جتنی مجلسوں میں سنا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۶..... مجلس میں آیت پڑھی یا سنی اور سجدہ کر لیا پھر اسی مجلس میں وہی آیت پڑھی یا سنی تو وہی پہلا سجدہ کافی ہے (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۷..... ایک مجلس میں چند بار آیت پڑھی یا سنی اور آخر میں اتنی ہی بار سجدہ کرنا چاہے تو یہ بھی خلاف مستحب ہے بلکہ ایک ہی بار کرے بخلاف درود شریف کے کہ تمام اقدس یا سنا تو ایک بار درود شریف واجب اور بار بار مستحب۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۸..... وہ ایک لقمہ کھانے، وہ ایک گھونٹ پینے، کھڑے ہو جانے، وہ ایک قدم چلنے، سلام کا جواب دینے، وہ ایک بات کرنے، مکان میں ایک گوشہ سے دوسرے کی طرف چلے جانے سے مجلس نہ بدلے گی۔ ہاں اگر مکان بڑا ہے جیسے شاہی محل تو ایسے مکان میں ایک گوشہ سے دوسرے گوشہ میں جانے سے مجلس بدل جائے گی۔ کشتی میں ہے اور کشتی چل رہی مجلس نہ بدلے گی۔ ریل کا بھی یہی حکم ہونا چاہئے جانور پر سوار ہے اور وہ چل رہا ہے تو مجلس بدل رہی ہے ہاں اگر سواری پر نماز پڑھ رہا ہے تو نہ بدلے گی۔ تین لقمے کھانے، تین گھونٹ پینے، تین کلمے بولنے، تین قدم میدان میں چلنے، تکیا لگانا، ٹیہ وغیرہ ٹیکنا کرنے، لیٹ کر سو جانے سے مجلس بدل جائے گی۔ (عالمگیری، غنیہ، درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۹..... سواری پر نماز پڑھتا ہے اور کوئی شخص ساتھ چل رہا ہے یا وہ بھی سوار ہے مگر نماز میں نہیں ایسی حالت میں اگر آیت بار بار پڑھی تو اس پر ایک سجدہ واجب ہے اور ساتھ والے پر اتنے جتنی بار سنا۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۰..... تالاب، نہر یا حوض میں تیرنا، درخت کی ایک شاخ سے دوسری پر جانا، بیل جوتنا، دائیں چلانا، چکی کے بیل کے پیچھے بچھڑا، بکری کا بچہ دودھ پیا، ان سب صورتوں میں مجلس بدل جاتی ہے جتنی بار پڑھے گا اتنے سجدے واجب ہوں گے۔ (محیط، درمختار وغیرہا) یہی حکم گاہو کے بیل کے پیچھے چلنے کا ہونا چاہئے۔

مسئلہ نمبر ۵۱..... ایک جگہ بیٹھے بیٹھے تالاب رہا ہے تو مجلس بدل رہی ہے اگر چہ فتح القدیر میں اس کے خلاف لکھا اس لئے کہ یہ عمل کثیر ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۲..... کسی مجلس میں دیر تک بیٹھا قرأت، تسبیح، تہلیل، درس، وعظ میں مشغول ہوا مجلس کو نہیں بدلے گا اور اگر دونوں کام پڑھنے کے درمیان کوئی دنیا کا کام کیا مثلاً کپڑا سینا وغیرہ تو مجلس بدل گئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۳..... آیت سجدہ پر دن نماز تلاوت کی اور سجدہ کر کے پھر نماز شروع کی اور نماز میں پھر وہی آیت پڑھی تو اس کے لئے دوبارہ سجدہ کرے اور اگر پہلے نہ کیا تھا تو یہی اس کے بھی قائم مقام ہوگا۔ بشرطیکہ آیت پڑھنے اور نماز کے درمیان کوئی اتنی عمل فاصل نہ ہوا اور اگر بہ پہلے سجدہ کیا نماز میں تو دونوں ساقط ہو گئے اور تکبیر رہا تو پھر کرے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۴..... ایک رکعت میں بار بار وہی آیت پڑھی تو ایک ہی سجدہ کافی ہے خواہ چند بار پڑھ کر سجدہ کیا یا ایک بار پڑھ کر سجدہ کیا پھر دوبارہ وہ بار بار آیت پڑھی۔ یونہی اگر ایک نماز کی سب رکعتوں میں یا دو تین میں وہی آیت پڑھی تو سب کے لئے ایک سجدہ کافی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۵..... نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کر لیا پھر سلام کے بعد اسی مجلس میں وہی آیت پڑھی تو اگر کلام نہ کیا تو وہی نماز والا سجدہ اس کے قائم مقام بھی ہے اور کلام کر لیا تھا تو دوبارہ سجدہ کرے اگر نماز میں سجدہ نہ کیا تھا پھر سلام پھیرنے کے بعد وہی آیت پڑھی تو ایک سجدہ کرنے نماز والا ساقط ہو گیا (غایہ مجتبیٰ، عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۶..... نماز میں آیت پڑھی اور سجدہ کیا پھر بے وضو ہوا اور وضو کر کے بنا کی پھر وہ آیت پڑھی تو دوسرا سجدہ واجب نہ ہوا اور اگر بنا کے بعد دوسرے سے وہی آیت سنی تو دوسرا واجب ہے اور یہ دوسرا سجدہ نماز کے بعد کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۷.....ایک مجلس میں سجدہ کی چند آیتیں پڑھیں تو اتنے ہی سجدے کرنے ایک کافی نہیں۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۵۸.....پوری سورت پڑھنا اور آیت سجدہ چھوڑ دینا مکروہ تحریمی ہے اور صرف آیت سجدہ کے پڑھنے میں کراہت نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ وہ ایک آیت پہلے یا بعد کی ملالے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۹.....سامعین نے سجدہ کا تہیہ کیا ہو اور سجدہ دان پر بار نہ ہو تو آیت بلند آواز سے پڑھنا اولیٰ ہے ورنہ آہستہ اور سامعین کا حال معلوم نہ ہو کہ آمادہ ہیں یا نہیں جب بھی آہستہ پڑھنا بہتر ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۰.....آیت سجدہ پڑھی گئی مگر کام میں مشغولی کے سبب نہ سنی تو واجب یہ ہے کہ سجدہ واجب نہیں مگر بہت سے علماء کہتے ہیں کہ اگرچہ نہ سنی سجدہ واجب ہو گیا۔ (درمختار و ردالمحتار)

فائدہ ہام۔ جس مقصد کیلئے ایک مجلس میں سجدہ کی سب آیتیں پڑھ کر سب سجدے کرے اللہ ﷻ اس کا مقصد پورا فرمادے گا خواہ ایک ایک آیت پڑھ کر اس کا سجدہ کرتا جائے یا سب کو پڑھ کر آخر میں چودہ سجدے کر لے۔

(صحیح، درمختار وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۶۱.....زمین پر آیت سجدہ پڑھی تو یہ سجدہ سواری پر نہیں کر سکتا مگر خوف کی حالت ہو تو ہو سکتا ہے اور سواری پر آیت پڑھی تو سفر کی حالت میں سواری پر بھی سجدہ کر سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۲.....مرض کی حالت میں اشارہ سے بھی سجدہ ادا ہو جائے گا۔ یونہی سفر میں سواری پر اشارے سے ہو جائے گا۔

(عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶۳.....جمعہ و عیدین اور سری نمازوں میں اور جس نماز میں جماعت عظیم ہو آیت سجدہ امام کو پڑھنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر آیت کے فوراً بعد رکوع کر دے اور رکوع میں نیت نہ کرے تو کر سکتا ہے۔ (صحیح، درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۴.....منبر پر آیت سجدہ پڑھی تو خود اس پر اور سننے والے پر سجدہ واجب ہے اور جنہوں نے نہ سنی ان پر نہیں۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۵.....سجدہ شکر مثلاً لڑکا پیدا ہوئی یا مال پایا، گم ہوئی چیز مل گئی یا مریض نے شفا پائی یا مسافر واپس آیا غرض کسی نعمت پر سجدہ کرنا مستحب ہے اور اس کا طریقہ وہی ہے جو سجدہ تلاوت کا ہے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۶.....سجدہ بے سبب جیسا کہ عوام کرتے ہیں باعث ثواب ہے نہ کروہ۔ (عالمگیری)

نماز مسافر کا بیان

اللہ ﷻ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا (پ۵ النساء ۱۰۱)

جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر اس کا گناہ نہیں کہ نمازیں قصر کرو اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایذا دیں گے (ترجمہ کنز الایمان)

حدیث ۱.....صحیح مسلم شریف میں ہے۔ یعلیٰ بن امیہ ﷺ کہتے ہیں امیر المومنین فاروق اعظم ﷺ سے میں نے عرض کی کہ اللہ ﷻ نے تو یہ فرمایا اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا (پ۵ النساء ۱۰۱) و اب تو لوگ امن میں ہیں (یعنی امن کی حالت میں قصر نماز کا حکم کیوں ہے) فرمایا اس کا مجھے بھی تعجب ہوا تھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا، ارشاد فرمایا یہ ایک صدقہ ہے کہ اللہ ﷻ نے تم پر تصدق فرمایا

اس کا صدقہ قبول کرو۔

حدیث ۲..... صحیح بخاری صحیح مسلم میں مروی کہ حارثہ بن وہب خزاعی ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھائی حالانکہ ہماری اتنی تعداد جتنی کبھی تمہاری نماز میں اتنی قدر امن۔

حدیث ۳..... صحیحین میں انس ؓ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذی الحلیفہ[1] میں عصر کی دو رکعتیں۔

حدیث ۴..... ترمذی شریف میں عبداللہ بن عمر ؓ سے مروی کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ حضر و سفر دونوں میں نمازیں پڑھیں حضر میں حضور ﷺ کے ساتھ ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد دو رکعت اور سفر میں ظہر کی دو اور اس کے بعد دو رکعت اور عصر کی دو اور اس کے بعد کچھ نہیں اور مغرب کی حضر و سفر میں برابر تین رکعتیں سفر و حضر کسی کی نماز مغرب میں تغیر نہ فرماتے اور اس کے بعد دو رکعت۔

حدیث ۵..... صحیحین میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرماتی ہیں نماز دو رکعت فرض کی گئی پھر جب حضور ﷺ نے ہجرت فرمائی تو چار رکعت کر دی گئیں اور سفر کی نماز ہی پہلے فرض پر چھوڑی گئی۔

حدیث ۶..... صحیح مسلم شریف میں عبداللہ بن عباس ؓ سے مروی کہتے ہیں کہ اللہ ﷻ نے نبی کریم ﷺ کی زبانی حضر میں چار رکعتیں فرض کیں اور سفر میں دو اور خوف میں ایک یعنی امام کے ساتھ۔

حدیث ۷..... ابن ماجہ نے عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز سفر کی دو رکعتیں مقرر فرمائیں۔ اور یہ پوری ہے کم نہیں یعنی اگرچہ دو رکعتیں کم ہو گئیں مگر ثواب میں یہ دو ہی چار کے برابر ہیں۔

شرعاً مسافر وہ شخص ہے جو تین دن کی راہ تک جانے کے ارادہ سے بستی سے باہر ہوا۔ (عتون)

مسائل فقیہ:۔

مسئلہ نمبر ۱..... دن سے مراد سال کا سب سے چھوٹا دن اور تین دن کی راہ سے یہ مراد نہیں کہ صبح سے شام تک چلے کہ کھانے پینے نماز اور وغیرہ ضروریات کے لئے ظہر تا ظہر ہی تو ضروری ہے بلکہ مراد دن کا اکثر حصہ ہے مثلاً شروع صبح صادق سے دوپہر ڈھلنے تک چلا پھر ظہر گیا۔ پھر دوسرے اور تیسرے دن یونہی کیا تو اتنی دور تک کی راہ کو مسافت سفر کہیں گے دوپہر کے بعد تک چلنے میں بھی برابر چلا مراد نہیں بلکہ عادۃً جتنا آرام لیا جاتا ہے اس قدر اس درمیان میں ٹھہرا بھی جائے اور چلنے سے مراد معتدل چال ہے کہ نہ تیز نہ سست خشکی میں آدمی اور ہوا اور دریا میں کشتی کی چال کا اعتبار ہے اور پہاڑی راستہ میں اسی حساب سے جو اس کیلئے مناسب ہو اور دریا میں کشتی کی چال اس وقت کی ہوا نہ بالکل رکی ہو نہ تیز (درمختار، عالمگیری وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۲..... سال کا چھوٹا دن اس جگہ کا معتبر ہے جہاں دن رات معتدل ہوں یعنی چھوٹے دن کے اکثر حصہ میں منزل طے کر سکتے ہوں لہٰذا بن شروں میں بہت چھوٹا دن ہوتا ہے جیسے بلغار یہ کہ وہاں بہت چھوٹا دن ہوتا ہے لہٰذا وہاں کے دن کا اعتبار نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳..... کوس کا اعتبار نہیں کوس کئی چھوٹے ہوتے ہیں کئی بڑے بلکہ اعتبار تین منزلوں کا ہے اور خشکی میں میل کے حساب سے اس کی مقدار ۵۷ ۱/۸ ۳ میل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ نمبر ۴..... کسی جگہ جانے کے دو راستے ہیں ایک سے مسافت سفر ہے دوسرے سے نہیں تو جس راستہ سے یہ جائے گا اس کا اعتبار ہے ایک ہی راستے سے گیا تو مسافر نہیں اور دوسرا لے کر گیا تو ہے اگر چہ اس راستہ کے اختیار کرنے میں اس کی کوئی غرض صحیح نہ ہو۔ (عالمگیری، درمختار و درالمختار)

---

[1] مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک مقام کا نام ہے مکی اصح ہے (مراصد ج ۱ ص ۱۲۲)

مسئلہ نمبر ۵..... کسی جگہ جانے کے دو راستے ہیں۔ ایک کا دریا کا دوسرا خشکی کا ان میں ایک دو دن کا ہے۔ دوسرا تین دن کا۔ تین دن والے سے جائے تو مسافر ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶..... تین دن کی راہ کو تیز سواری پر دو دن یا کم میں طے کرے تو مسافری ہے اور تین دن سے کم کے راستے کو زیادہ دن میں طے کیا تو مسافر نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷..... تین دن کی راہ کو کسی والی نے اپنی گرامات سے بہت تھوڑے زمانہ میں طے کیا تو ظاہر یہی ہے کہ مسافر نہ ہوگا بلکہ مسافر کا احکام اس کے لئے ثابت ہوں گے مگر امام ابن الہمام رحمۃ اللہ علیہ نے خاص کا مسافر ہونا مستبعد فرمایا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸..... محض نیت سے مسافر نہ ہوگا بلکہ مسافر کا حکم اس وقت سے ہے کہ بستی کی آبادی سے باہر ہو جائے شہر میں ہے تو شہر سے گاؤں میں ہے تو گاؤں سے اور شہر والے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ شہر کے آس پاس جو آبادی شہر سے متصل ہے اس سے بھی باہر ہو جائے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹..... فنائے شہر سے جو گاؤں متصل ہے شہر والے کے لئے اس گاؤں سے باہر ہو جانا ضروری نہیں۔ یونہی شہر کے متصل باغ ہوں اگر چہ ان کے نگہبان اور کام کرنے والے ان میں رہتے ہوں ان باغوں سے نکل جانا ضروری نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... فنائے شہر یعنی شہر سے باہر جو شہر کے کاموں کے لئے ہو۔ مثلاً قبرستان، گھوڑ دوڑ کا میدان، کوڑا پھینکنے کی جگہ، اگر یہ شہر سے متصل ہو تو اس سے باہر ہو جانا ضروری ہے اور اگر شہر و فنا کے درمیان فاصلہ ہو تو نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... آبادی سے باہر ہونے سے مراد یہ ہے کہ جدھر جا رہا ہے اس طرف آبادی ختم ہو جائے اگر چہ اس کی محاذات میں دوسری طرف ختم نہ ہوئی ہو۔ (محیط)

مسئلہ نمبر ۱۲..... کوئی محلہ پہلے شہر سے ملا ہوا تھا مگر اب جدا ہو گیا تو اس سے باہر ہونا بھی ضروری ہے اور جو محلہ ویران ہو گیا خواہ شہر سے پہلے متصل تھا اب بھی متصل ہے اس سے باہر ہونا ضرور نہیں۔ (محیط، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳..... اسٹیشن جہاں آبادی سے باہر ہوں تو اسٹیشن پر پہنچنے سے مسافر ہو جائے گا جبکہ مسافت سفر تک جانے کا ارادہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۱۴..... سفر کے لئے ضروری ہے کہ جہاں سے چلا وہاں سے تین دن کی راہ کا ارادہ ہو اور اگر دو دن کی راہ کے ارادہ سے نکلا وہاں پہنچ کر دوسری جگہ کا ارادہ ہوا۔ کہ وہ بھی تین دن سے کم کا راستہ ہے۔ یونہی ساری دنیا گھوم آئے مسافر نہیں۔ (محیط، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵..... یہ بھی ضرور ہے کہ تین دن کا ارادہ سفر کیا ہو۔ اگر یوں ارادہ کیا کہ مثلاً دو دن کی راہ پر پہنچ کر کچھ کام کرنا ہے وہ کر کے پھر ایک دن کی راہ جاؤں گا۔ تو تین دن کی راہ کا متصل ارادہ نہ ہوا مسافر نہ ہوا۔ (تنویر وشرح)

مسئلہ نمبر ۱۶..... مسافر پر واجب ہے کہ نماز میں قصر کرے یعنی چار رکعت والے فرض کو دو پڑھے اور اس کے حق میں دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے اور قصداً چار پڑھیں اور دو پر قعدہ کیا تو فرض ادا ہو گئے اور پچھلی دو رکعتیں نفل ہو گئیں مگر گنہگار و مستحق وعید ہوا کہ واجب کو ترک کیا لہٰذا توبہ کرے اور دو رکعت پر قعدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوئے اور وہ بنماز نفل ہو گئی ہاں اگر تیسری رکعت کا سجدہ کرنے سے پیشتر اقامت کی نیت کر لی تو فرض باطل نہ ہوں گے۔ مگر قیام و رکوع کا اعادہ کرنا ہوگا اور اگر تیسری کے سجدہ میں نیت کی تو اب فرض جاتے رہے۔ یونہی اگر پہلی دونوں یا ایک میں قرأت نہ کی نماز فاسد ہو گئی۔ (جامع عالمگیری، درمختار وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۱۷..... یہ رخصت مسافر کے لئے ہے مطلق ہے اس کا سفر جائز کام کے لئے ہو یا ناجائز کے لئے بہر حال مسافر کے احکام اس کے لئے ثابت ہوں گے۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۱۸.....کافر تین دن کی راہ کے ارادہ سے نکلا دو دن کے بعد مسلمان ہو گیا تو اس کے لئے قصر ہے اور بالغ تین دن کی راہ کے قصد سے نکلا اور راستہ میں بالغ ہو گیا۔ اب سے جہاں جانا ہے تین دن کی راہ نہ ہو تو پوری پڑھے۔ حیض والی پاک ہوئی اور اب سے تین دن کی راہ نہ ہو تو پوری پڑھے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۹.....بادشاہ نے رعایا کی تفتیشِ حال کے لئے ملک میں سفر کیا تو قصر نہ کرے جبکہ پہلا ارادہ متصل تین منزل کا نہ ہو اور اگر کسی اور غرض کے لئے ہو اور مسافت سفر ہو تو قصر کرے۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰.....سنتوں میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں گی البتہ خوف اور بارش کی حالت میں معاف ہیں اور امن کی حالت میں پڑھی جائیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱.....مسافر اس وقت تک مسافر ہے جب تک اپنی بستی میں پہنچ نہ جائے یا آبادی میں پورے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کرے یا اس وقت سے جب تین دن کی راہ چل چکا ہو اور اگر تین منزل پہنچنے سے پیشتر ہی واپس کا ارادہ کر لیا تو مسافر نہ رہا اگرچہ جنگل میں ہو۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۲.....نیت اقامت صحیح ہونے کے لئے چھ شرطیں ہیں (1) چلنا ترک کرے اگر چلنے کی حالت میں اقامت کی نیت کی تو مقیم نہیں (2) وہ جگہ اقامت کی صلاحیت رکھتی ہو جنگل یا دریا غیر آباد یا پر میں اقامت کی نیت کی مقیم نہ ہوا (3) پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی اس سے کم ٹھہرنے کی نیت سے مقیم نہ ہوگا۔ (4) یہ نیت ایک ہی جگہ ٹھہرنے کی ہو اور دو موضعوں میں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو مثلاً ایک میں دس دن دوسرے میں پانچ دن کا تو مقیم نہ ہوگا۔ (5) یہ ارادہ مستقل رکھتا ہو یعنی کسی کا تابع نہ ہو۔ (6) اس کی حالت اس کے ارادہ کے منافی نہ ہو۔ (عالمگیری و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳.....مسافر جا رہا ہے اور ابھی شہر یا گاؤں میں پہنچا نہیں اور نیت اقامت کرلی تو مقیم نہ ہوا اور پہنچنے کے بعد کی تو ہو گیا اگرچہ ابھی مکان وغیرہ کی تلاش میں پھر رہا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴.....مسلمانوں کا لشکر کسی جنگل میں پڑاؤ ڈال دے اور ڈیرہ خیمہ نصب کر کے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لے تو مقیم نہ ہوا اور جو لوگ جنگل میں خیمہ میں رہتے ہیں اور اگر جنگل میں خیمہ ڈال کر پندرہ دن کی نیت سے ٹھہریں مقیم ہو جائیں گے بشرطیکہ وہاں پانی گھاس وغیرہ دستیاب ہوں کہ ان کے لئے جنگل ویسا ہی ہے جیسے ہمارے شہر اور گاؤں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۵.....دو جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی اور دونوں مستقل ہوں جیسے مکہ و منیٰ تو مقیم نہ ہوا اور ایک دوسرے کی تابع ہو جیسے شہر اور اس کی فنا تو مقیم ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶.....نیت کی کہ ان دو بستیوں میں پندرہ دن ٹھہرے گا اور اگر پہلے وہاں گیا جہاں رات میں رہنے کا قصد ہے تو مقیم ہو گیا پھر یہاں سے دوسری بستی گیا جب بھی مقیم ہے اور دوسری جگہ رات میں تو اگر پہلے وہاں گیا جہاں دن میں ٹھہرنے کا ارادہ ہے تو مقیم نہ ہوا اور اگر پہلے وہاں گیا جہاں رات میں رہنے کا قصد ہے تو مقیم ہو گیا پھر یہاں سے دوسری بستی میں گیا جب بھی مقیم ہے۔ (عالمگیری و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷.....مسافر اگر اپنے ارادہ میں مستقل نہ ہو تو پندرہ دن کی نیت سے مقیم نہ ہوگا مثلاً عورت جس کا میر منزل شوہر کے ذمہ باقی ہو کہ یہ شوہر کی تابع ہے اس کی نیت بیکار ہے اور غلام غیر مکاتب کہ اپنے مالک کا تابع ہے اور لشکری جس کو بیت المال یا بادشاہ کی طرف سے خوراک ملتی ہے کہ یہ اپنے سردار کا تابع ہے اور نوکر کہ یہ اپنے آقا کا تابع ہے اور قیدی کہ یہ قید کرنے والے کا تابع ہے اور جس مال دار پر دین لازم آیا اور مثلاً قرض خواہ کہتا ہے کہ یہ اپنے استاد کا تابع ہے اور نیک بیٹا اپنے باپ کا تابع ہے ان سب کی اپنی نیت بے کار ہے

بلکہ جن کے تابع ہیں ان کی نیتوں کا اعتبار ہے ان کی نیت اقامت کی ہے تو تابع بھی مقیم ہیں ان کی نیت اقامت کی نہیں تو یہ بھی مسافر ہیں۔
(درمختار، درالمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۸.....عورت کا شوہر مقیم باقی ہے تو اسے اختیار ہے کہ اپنے نفس کو روک لے لہٰذا اس وقت تابع نہیں۔ یونہی مکاتب غلام کو بغیر مالک کی اجازت کے سفر کا اختیار ہے لہٰذا تابع نہیں اور جو سپاہی یا متاہل بیت المال سے خوراک نہیں لیتا وہ تابع نہیں اور اجیر جو ماہانہ یا ہر ہی پر نوکر نہیں بلکہ روزانہ اس کا مقرر ہے دن بھر کام کرنے کے بعد اجارہ فسخ کر سکتا ہے۔ لہٰذا تابع نہیں ہے اور جس مسلمان کو دشمن نے قید کیا اگر معلوم ہے کہ تین دن کی راہ کو لے جائے گا تو قصر کرے اور معلوم نہ ہو تو اس سے دریافت کرے جو بتائے اس کے موافق عمل کرے اور نہ بتایا تو اگر معلوم ہے کہ وہ دشمن مقیم ہے تو پوری پڑھے اور مسافر ہے تو قصر کرے اور یہ بھی معلوم نہ ہو سکے تو جب تک تین دن کی راہ طے نہ کر لے پوری پڑھے اور جس پر اذان لازم آیا وہ سفر میں تھا اور پکڑا گیا یا وار ہے تو قصر کرے اور مال دار ہے اور پندرہ دن کے نہ رہنے کا ارادہ ہے یا کچھ ارادہ نہیں جب بھی قصر کرے اور یہ ارادہ ہے کہ تین دن سے کم تو پوری پڑھے۔
(درالمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۹.....تابع کو چاہئے کہ متبوع سے سوال کرے وہ جو کہے اس کے بموجب عمل کرے اور اگر اس نے کچھ نہ بتایا تو دیکھے کہ مقیم ہے یا مسافر اگر مقیم ہے تو اپنے کو مقیم سمجھے اور مسافر ہے تو مسافر اور یہ بھی نہ معلوم ہو تو تین دن کی راہ طے کرنے کے بعد قصر کرے اس سے پہلے پوری پڑھے اور اگر سوال نہ کر سکے تو وہی حکم ہے کہ سوال کیا اور کچھ جواب نہ ملا۔
(درالمختار)

مسئلہ نمبر ۳۰.....مذہب کے ساتھ کوئی ہاتھ پکڑ کر لے جاتے ہوں ہے اگر یہ اس کا نوکر ہے تو اپنی کی اپنی نیت کا اعتبار ہے اور اگر محض احسان کے طور پر اس کے ساتھ ہے تو اس کی نیت کا اعتبار ہے۔
(درالمختار)

مسئلہ نمبر ۳۱.....جو سپاہی سردار کا تابع تھا اور لشکر کو شکست ہوئی اور سب متفرق ہو گئے تو اب تابع نہیں بلکہ اقامت و سفر میں خود اس کی اپنی نیت کا لحاظ ہے۔
(درالمختار)

مسئلہ نمبر ۳۲.....غلام اپنے مالک کے ساتھ سفر میں تھا مالک نے کسی مقیم کے ہاتھ اسے پیغام بھیجا اگر نماز میں ہے اس کا علم تھا اور وہ پڑھیں تو پھر پڑھے یونہی اگر غلام نماز میں تھا اور مالک نے اقامت کی نیت کر لی اگر جان کر وہ پڑھیں تو پھر پڑھے۔
(درالمختار)

مسئلہ نمبر ۳۳.....غلام دو شخصوں میں مشترک ہے اور وہ دونوں سفر میں ہیں ایک نے اقامت کی نیت کی دوسرے نے نہیں تو اگر اس غلام سے خدمت لینے میں باری مقرر ہے تو مقیم کی باری کے دن چار پڑھے اور مسافر کی باری کے دن دو اور باری مقرر نہ ہو تو ہر روز چار پڑھے اور وہ رکعت پر قعدہ فرض ہے۔
(عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۴.....جس نے اقامت کی نیت کی مگر اس کی حالت بتاتی ہے کہ پندرہ دن بھر سے گا تو نیت صحیح نہیں مثلاً حج کرنے کیلئے اور شروع ذی الحجہ میں پندرہ دن مکہ معظمہ میں ٹھہرنے کا ارادہ کیا تو یہ نیت بیکار ہے کہ جب حج کا ارادہ ہے تو عرفات و منیٰ کو جائے گا پھر اتنے دنوں مکہ معظمہ میں کیونکر ٹھہر سکتا ہے اور منیٰ سے واپس ہو کر نیت کرے تو صحیح ہے۔
(عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۵.....جو شخص کہیں گیا اور وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ نہیں مگر قافلہ کے ساتھ جانے کا ارادہ ہے اور یہ معلوم ہے کہ قافلہ پندرہ دن کے بعد جائے گا تو وہ مقیم ہے اگرچہ اقامت کی نیت نہیں ہے۔
(درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۶.....مسافر کسی کام کے لئے یا ساتھیوں کے انتظار میں دو چار روز یا تیرہ چودہ دن کی نیت سے ٹھہرا یا ارادہ ہے کہ کام ہو جائے گا تو چلا جائے گا اور دونوں صورتوں میں اگر آج کل کل کرے برسوں گزر جائیں جب بھی مسافر ہی ہے نماز قصر ہی پڑھے۔
(عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۷.....مسلمانوں کا لشکر دارالحرب کو گیا یا دارالحرب میں کسی قلعہ کا محاصرہ کیا تو مسافر ہی ہے اگرچہ پندرہ دن کی نیت کرلی

ہو اگر چہ ظاہر غلبہ ہو۔ یونہی اگر دارالسلام میں باغیوں کا محاصرہ کیا ہو تو مقیم نہیں اور جو شخص دارالحرب میں امان لے کر آیا اور پندرہ دن کی اقامت کی نیت کی تو چار پڑھے۔ (عینی، درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۸..... دارالحرب کا رہنے والا وہیں مسلمان ہو گیا اور کفار اس کے ملک پر قبضہ کرنے کی فکر میں ہوئے وہ وہاں سے تین دن کی راہ کا ارادہ کر کے بھاگا تو نماز قصر کرے اور اگر کہیں دو ایک ماہ کے ارادہ سے بیٹھ گیا جب بھی قصر پڑھے اور اگر اسی شہر میں پہلے پوری پڑھ لی اور اگر مسلمان دارالحرب میں قید تھا وہاں سے بھاگ کر کسی غار میں چھپا تو قصر پڑھے اگر چہ پندرہ دن کا ارادہ ہو اور اگر دارالحرب کے کسی شہر کے تمام رہنے والے مسلمان ہو جائیں اور حربیوں نے ان سے لڑنا چاہا تو وہ سب مقیم ہی ہیں۔ یونہی اگر کفار ان کے شہر پر غالب آئے اور یہ لوگ شہر چھوڑ کر ایک دن کی راہ کے ارادہ سے چلے گئے جب بھی مقیم ہیں اور تین دن کی راہ کا ارادہ ہو تو مسافر پھر اگر واپس آئے اور کفار نے ان کے شہر پر قبضہ نہ کیا ہو تو مقیم ہو گئے اور اگر شہر کو کافر پر تسلط ہو گیا اور وہاں رہے بھی مگر مسلمان کے واپس آنے پر چھوڑ دیا تو اگر یہ لوگ وہاں رہنا چاہیں تو دارالسلام ہو گیا نمازیں پوری کریں اور اگر وہاں رہنے کا ارادہ نہیں بلکہ صرف ایک آدھ مہینہ رہ کر دارالسلام کو چلے جائیں تو قصر کریں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۹..... مسلمانوں کا لشکر دارالحرب میں گیا اور غالب آ گیا اور اس شہر کو دارالسلام بنایا تو قصر نہ کریں۔ اور اگر محض دو ایک ماہ رہنے کا ارادہ ہے تو قصر کریں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۰..... مسافر نے نماز کے اندر اقامت کی نیت کی تو یہ نماز بھی پوری پڑھے اور اگر یہ صورت ہوئی کہ ایک رکعت پڑھی تھی کہ وقت ختم ہو گیا اور دوسری میں اقامت کی نیت کی تو یہ نماز دو ہی رکعت پڑھے۔ اس کے بعد کی چار پڑھے یونہی اگر مسافر اقتدا کیے تھا اور امام بھی مسافر تھا امام کے سلام کے بعد نیت اقامت کی تو دو ہی پڑھے اور امام کے سلام سے پیشتر نیت کی تو چار پڑھے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۱..... دو اقتدا دونوں میں مقیم مسافر کی اقتدا کر سکتا ہے اور امام کے سلام کے بعد اپنی باقی دو رکعتیں پڑھ لے اور ان رکعتوں میں قرأت بالکل نہ کرے بلکہ بقدر ثنا تو چپ چاپ کھڑا رہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۲..... امام مسافر ہے اور مقتدی مقیم امام کے سلام سے مقتدی کھڑا ہو گیا اور سلام سے پہلے امام نے اقامت کی نیت کر لی تو اگر مقتدی نے تیسری کا سجدہ نہ کیا ہو تو امام کے ساتھ ہو لے اور نماز جائی رہی اور تیسری کے سجدہ کے بعد امام نے اقامت کی نیت کی تو متابعت نہ کرے۔ متابعت کرے گا تو نماز جاتی رہے گی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۳..... یہ پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ حکم صحت اقتدا کے لئے شرط ہے کہ امام کا مقیم یا مسافر ہونا معلوم ہو خواہ نماز شروع کرتے وقت معلوم ہو یا بعد میں لہٰذا امام کو چاہیے کہ شروع کرتے وقت اپنا مسافر ہونا ظاہر کر دے اور شروع میں نہ کہا تو بعد نماز کہہ دے کہ اپنی نماز پوری کر لو میں مسافر ہوں (درمختار) اور شروع میں کہہ دیا ہے جب بھی بعد میں کہہ دے کہ جو لوگ اس وقت موجود نہ تھے انہیں معلوم ہو جائے۔

مسئلہ نمبر ۴۴..... وقت ختم ہونے کے بعد مسافر مقیم کی اقتدا نہیں کر سکتا وقت میں کر سکتا ہے اور اس صورت میں مسافر کے فرض بھی چار ہو گئے یہ حکم چار رکعتی نماز کا ہے اور جن نمازوں میں قصر نہیں ان میں وقت و بعد وقت دونوں صورتوں میں اقتدا کر سکتا ہے وقت میں اقتدا کی تھی نماز پوری کرنے سے پہلے وقت ختم ہو گیا جب بھی اقتدا صحیح ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۵..... مسافر نے مقیم کی اقتدا کی اور امام کے مذہب کے موافق وہ نماز قضا ہے اور مقتدی کے مذہب پر ادا مثلاً امام شافعی المذہب ہے مقتدی حنفی اور ایک حنفی کے بعد دیگرے نماز اس نے اس کے پیچھے پڑھی تو اقتدا صحیح ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۶..... مسافر نے مقیم کے پیچھے شروع کر کے فاسد کر دی تو اب دو ہی پڑھے گا یعنی تنہا پڑھے یا کسی مسافر کی اقتدا کرے اور پھر مقیم کی اقتدا کی تو چار پڑھے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۷.....مسافر نے مقیم کی اقتدا کی تو مقتدی پر بھی قعدہ اولیٰ واجب ہوگیا فرض نہ رہا تو اگر امام نے قعدہ نہ کیا تو نماز فاسد نہ ہوئی اور مقیم نے مسافر کی اقتدا کی تو مقتدی پر بھی قعدہ اولیٰ فرض ہوگیا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۸.....قصر اور پوری پڑھنے میں آخر وقت کا اعتبار ہے جب کہ پڑھ نہ چکا ہو فرض کرو کسی نے نماز نہ پڑھی تھی اور وقت اتنا باقی رہ گیا ہے کہ اللہ اکبر کہہ لے اب مسافر ہوگیا تو قصر کرلے اور مسافر قضا اس وقت اقامت کی نیت کی تو چار پڑھے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۹.....ظہر کی نماز وقت میں پڑھنے کے بعد سفر کیا اور عصر کی دو پڑھیں پھر کسی ضرورت سے۔ مکان پر واپس آیا اور ابھی عصر کا وقت باقی ہے اب معلوم ہوا کہ دونوں نمازیں۔ بے وضو ہوگئیں تو ظہر کی دو پڑھے اور عصر کی چار اور اگر عصر کی پڑھ کر آفتاب ڈوبنے سے پہلے سفر کیا اور معلوم ہوا کہ دونوں نمازیں۔ بے وضو پڑھیں تھیں تو چار پڑھیں اور عصر کی دو۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۰.....مسافر کو سہو ہوا اور دو رکعت پر سلام پھیرنے کے بعد نیت اقامت کی، اس نماز کے حق میں مقیم نہ ہوا اور سجدہ سہو ساقط ہوگیا اور سجدہ کرنے کے بعد کی نیت کی تو صحیح ہے اور چار رکعت پڑھنا فرض اگر چہ ایک ہی سجدہ کے بعد نیت کی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۱.....مسافر نے مسافروں کی امامت کی، ثانیٔ نماز میں امام بے وضو ہوا اور کسی مسافر کو خلیفہ کیا خلیفہ نے اقامت کی نیت کی تو اس کے پیچھے جو مسافر ہیں ان کی نمازیں دو ہی رکعت رہیں گی۔ یونہی اگر مقیم کو خلیفہ کیا جب بھی مقتدی مسافر دو ہی پڑھیں اور اگر امام نے حدث کے بعد مسجد سے نکلنے سے پہلے اقامت کی نیت کی تو چار پڑھیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۲.....وطن دو قسم ہے وطن اصلی۔ وطن اقامت۔ وطن اصلی وہ جگہ ہے جہاں اس کی پیدائش ہے یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہیں یا وہاں سکونت کرلی اور یہ ارادہ ہے کہ یہاں سے نہ جائے گا۔ وطن اقامت کی وہ جگہ ہے کہ مسافر نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا وہاں ارادہ کیا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۳.....مسافر نے کہیں شادی کرلی اگر چہ وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو مقیم ہوگیا اور دو شہروں میں اس کی دو عورتیں رہتی ہیں تو دونوں جگہ پہنچنے ہی مقیم ہو جائے گا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۴.....ایک جگہ آبائی کا وطن اصلی ہے اب اس نے دوسری جگہ وطن اصلی بنایا ہے اگر چہ پہلی جگہ بال بچے سو جود ہوں تو دونوں اصلی ہیں ورنہ پہلا اصلی نہ رہا خواہ ان دونوں جگہوں کے درمیان مسافت سفر ہو یا نہ ہو۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵۵.....وطن اقامت دوسرے وطن اقامت کو باطل کردیتا ہے یعنی ایک جگہ پندرہ دن کے ارادہ سے ٹھہرا پھر دوسری جگہ اتنے ہی دن کے ارادہ سے ٹھہرا تو پہلی جگہ اب وطن نہ رہی دونوں کے درمیان مسافت سفر ہو یا نہ ہو یونہی وطن اقامت اصلی وسفر سے باطل ہو جاتا ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵۶.....اگر اپنے گھر کے لوگوں کو لے کر دوسری جگہ چلا گیا اور پہلی جگہ مکان واسباب وغیرہ باقی ہیں تو وہ بھی وطن اصلی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۷.....وطن اقامت کے لئے پندرہ دن نہیں کہ تین دن کے سفر کے بعد وہاں اقامت کی ہو بلکہ اگر مدت سفر طے کرنے سے پیشتر اقامت کرلی وطن اقامت ہوگیا۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۸.....بالغ کے والدین کسی شہر میں رہتے ہیں اور وہ شہر اس کی جائے ولادت نہیں۔ نہ اس کے اہل وہاں ہوں تو وہ جگہ اس کے لئے وطن نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۹.....مسافر جب وطن اصلی میں پہنچ گیا سفر ختم ہوگیا اگر چہ اقامت کی نیت نہ کی ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۰.....عورت بیاہ کر سسرال گئی اور یہیں رہنے سہنے لگی تو یہ گھر اس کے لئے وطنِ اصلی نہ رہا۔ یعنی اگر سسرال تین منزل پر ہے وہاں سے بیٹھ آئی اور پندرہ دن ظہر نے کی نیت نہ کی تو قصر پڑھے اور اگر بیٹھ کے رہنا نہیں چھوڑا بلکہ سسرال عارضی طور پر گئی تو بیٹھ آتے ہی سفر ختم ہو گیا نماز پوری پڑھے۔

مسئلہ نمبر ۶۱.....عورت کو بغیر محرم کے تین دن یا زیادہ کی راہ جانا ناجائز ہے بلکہ ایک دن کی راہ جانا بھی۔ نابالغ بچہ یا معتوہ کے ساتھ بھی سفر نہیں کر سکتی ہر ایسی میں بالغ محرم یا شوہر کا ہونا ضروری ہے (عالمگیری وغیرہا) محرم کے لئے ضروری ہے کہ سخت فاسق نہ ہو یا کہ غیر مامون نہ ہو۔

جمعہ کا بیان

اللہ ﷻ فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (پ۲۸ الجمعہ ۹)

"اے ایمان والو جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو (ترجمہ کنز الایمان)

فضائل روز جمعہ:

حدیث ۱.....۲.....صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں ہم پچھلے ہیں یعنی دنیا میں آنے کے لحاظ سے اور قیامت کے دن پہلے ہوں گے کہ انہیں ہم سے پہلے کتاب ملی اور ہمیں ان کے بعد یہی جمعہ دن ہے کہ ان پر فرض کیا گیا یعنی یہ کہ اس کی تعظیم کریں وہ اس کے خلاف ہو گئے اور ہم کو اللہ ﷻ نے ہدایت دی دوسرے لوگ ہمارے تابع ہیں۔ یہود نے دوسرے دن کو معتبر کیا یعنی ہفتہ کو اور نصاریٰ نے تیسرے دن کو یعنی اتوار کو۔ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری روایت انہیں سے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ ہے فرماتے ہیں ہم اہل دنیا سے پیچھے ہیں اور قیامت کے دن پہلے کو تمام مخلوق سے پہلے ہمارے لئے فیصلہ ہو جائے گا۔

حدیث ۳.....مسلم ابوداؤد ترمذی ونسائی رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ بہترین کہ آفتاب نے اس پر طلوع کیا جمعہ کا دن ہے۔ اسی میں آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا کئے گئے اور اسی میں جنت میں داخل کئے گئے اور اسی میں جنت سے نکالے گئے اور اسی میں جنت سے اترنے کا یہ نہیں حکم ہوا۔ اور قیامت جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔

حدیث ۴.....۵.....ابوداؤد ونسائی وابن ماجہ بیہقی رحمہم اللہ اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ تمہارے افضل دنوں سے جمعہ کا دن ہے اسی میں آدم ﷺ پیدا کئے گئے اور اسی میں انتقال کیا اور اسی میں صور پھونکا جائے گا (پہلی بار صور پھونکا جانا) اور اسی میں سخت ہے (یعنی دوسری بار صور پھونکا جانا) اس دن میں مجھ پر درود کی کثرت کرو کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اس وقت حضور ﷺ پر ہمارا درود کیونکر پیش کیا جائے گا جب حضور ﷺ انتقال فرما چکے ہوں گے فرمایا کہ اللہ ﷻ نے زمین پر انبیاء کے جسم کھانا حرام کر دیا ہے اور ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے کہ فرماتے ہیں جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کرو کہ یہ دن مشہود ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو مجھ پر درود پڑھے گا، پیش کیا جائے گا۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی اور موت کے بعد۔ فرمایا بے شک اللہ ﷻ نے زمین پر انبیاء کے جسم کھانا حرام کر دیا ہے اللہ ﷻ کا نبی زندہ ہے روزی دیا جاتا ہے۔

حدیث ۶.....۷.....ابن ماجہ یحییٰ بن عبد الحمید راہو اور احمد رحمہما اللہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے راوی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ اللہ ﷻ کے نزدیک عید الاضحیٰ وعید الفطر سے بڑا ہے اس میں پانچ خصلتیں

ہیں۔ اللہ ﷻ نے اسی میں (1) آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور (2) اسی میں زمین پر انہیں اتارا (3) اور اسی میں انہیں وفات دی اور (4) اسی میں ایک ایسی ساعت ہے کہ بندہ اس وقت جس چیز کا سوال کرے وہ اسے دے گا جب تک حرام کا سوال نہ کرے اور (5) اسی دن میں قیامت قائم ہوگی کوئی فرشتہ مقرب آسمان وزمین اور ہوا اور پہاڑ اور دریا ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن سے ڈرتا نہ ہو۔

حدیث ۸.....تا ۱۰..... بخاری و مسلم رحمہما اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے کہ مسلمان بندہ اگر اسے پالے اور اس وقت اللہ ﷻ سے بھلائی کا سوال کرے تو وہ اسے دے گا اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ وقت بہت تھوڑا ہے یا یہ کہ دو گھنٹہ ساعت ہے اس میں روایتیں بہت ہیں ان میں دو قوی ہیں ایک یہ کہ امام کے خطبہ کے لئے بیٹھنے سے ختم نماز تک ہے اس حدیث کو مسلم ابوبردہ بن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ سے وہ اپنے والد سے وہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں اور دوسری یہ کہ وہ جمعہ کی پچھلی ساعت ہے امام مالک و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و احمد رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی وہ کہتے ہیں کہ میں کوہ طور کی طرف گیا اور کعب احبار رضی اللہ عنہ سے ملا ان کے پاس بیٹھا انہوں نے مجھے توریت کی روایتیں سنائیں اور میں نے ان سے رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں بیان کیں ان میں ایک حدیث یہ بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہترین کو آفتاب نے اس پر طلوع کیا جمعہ کا دن ہے اسی میں آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی میں انہیں اتر نے کا حکم ہوا اور اسی میں ان کی توبہ قبول ہوئی اور اسی میں ان کا انتقال ہوا اور اسی میں قیامت قائم ہوگی اور کوئی جانور ایسا نہیں کہ جمعہ کے دن صبح کے وقت آفتاب نکلنے تک قیامت کے ڈر سے چیختا نہ ہو سوا آدمی اور جن کے اور اس میں ایک ایسا وقت ہے کہ مسلمان بندہ نماز پڑھنے میں ہے پالے تو اللہ ﷻ سے جس شے کا سوال کرے وہ اسے دے گا۔ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا سال میں ایسا ایک دن ہے میں نے کہا بلکہ ہر جمعہ میں ہے کعب رضی اللہ عنہ نے توریت پڑھ کر کہا رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ملا اور کعب احبار کی مجلس اور جمعہ کے بارے میں جو حدیث بیان کی تھی اس کا ذکر کیا اور یہ کہ کعب نے کہا تھا یہ ہر سال میں ایک دن ہے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کعب نے غلط کہا میں نے کہا پھر کعب نے توریت پڑھ کر کہا بلکہ وہ ساعت ہر جمعہ میں ہے کیا کعب نے سچ کہا پھر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا تجھے معلوم ہے کون سی ساعت ہے میں نے کہا مجھے بتاؤ اور بخل نہ کر و کہا جمعہ کے دن کی پچھلی ساعت ہے میں نے کہا پچھلی ساعت کیسے ہو سکتی ہے حضور ﷺ نے فرمایا تو ہے بندہ نماز پڑھنے میں اسے پائے اور وہ نماز کا وقت نہیں۔ عبداللہ بن سلام نے کہا کیا حضور ﷺ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ جو کسی مجلس میں انتظار نماز میں بیٹھے وہ نماز میں ہے میں نے کہا ہاں فرمایا تو ہے کہا تو وہی ہے یعنی نماز پڑھنے سے نماز کا انتظار مراد ہے۔

حدیث ۱۱.....ترمذی رحمۃ اللہ علیہ انس رضی اللہ عنہ سے راوی کو فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن جس ساعت کی خواہش کی جاتی ہے اسے عصر کے بعد غروب آفتاب تک تلاش کرو۔

حدیث ۱۲.....طبرانی رحمۃ اللہ علیہ اوسط میں سلسلہ حسن انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے راوی کو فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ کسی مسلمان کو جمعہ کے دن بے مغفرت کئے نہ چھوڑے گا۔

حدیث ۱۳.....ابو یعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ انس سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جمعہ کے دن اور رات میں چوبیس گھنٹے ہیں کوئی گھنٹہ ایسا نہیں جس میں اللہ ﷻ جہنم سے چھ لاکھ آزاد نہ کرتا ہو جن پر جہنم واجب ہو گیا تھا۔

حدیث ۱۴.....احمد و ترمذی رحمہما اللہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا اللہ ﷻ اسے فتنۂ قبر سے بچالے گا۔

حدیث ۱۵.....ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا عذاب قبر سے بچالیا جائے گا اور قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس پر شہیدوں کی مہر ہوگی۔

حدیث ۱۶.....حمید رحمۃ اللہ علیہ نے ترغیب میں ابی بن کعب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ فرماتے ہیں جو جمعہ کے دن مرے گا اس کے لئے شہید کا اجر لکھا جائے گا اور فتنۂ قبر سے بچا لیا جائے گا۔

حدیث ۱۷.....عطا رحمۃ اللہ علیہ سے مروی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان مرد یا مسلمان عورت جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے عذابِ قبر اور فتنۂ قبر سے بچا لیا جائے گا اور رفعہ" ہے اس حال میں ملے گا کہ اس پر کچھ حساب نہ ہوگا اور اس کے ساتھ گواہیوں گے کہ اس کے لئے گواہی دیں گے یا میرِ ہوئی۔

حدیث ۱۸.....بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت انس ﷺ سے ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن چمکدار دن۔

حدیث ۱۹.....ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ انہوں نے آیت پڑھی

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (پ۶ المائدہ ۳)

آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند فرمایا ان کی خدمت میں ایک یہودی حاضر تھا اس نے کہا یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید مناتے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ آیت دو عیدوں کے دن اتری جمعہ اور عرفہ کے دن یعنی ہمیں اس دن کو عید منانے کی ضرورت نہیں کی اللہ ﷻ نے جس دن یہ آیت اتاری اس دن دو ہی عید تھی کہ جمعہ و عرفہ یہ دونوں دن مسلمانوں کی عید کے ہیں اور اس دن یہ دونوں جمع تھے کہ جمعہ کا دن تھا اور نویں ذالحجہ۔

فضائل نمازِ جمعہ:

حدیث ۲۰.....مسلم و ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ رحمہم اللہ ابوہریرہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کو آیا اور (خطبہ) سنا اور چپ رہا اس کے لئے مغفرت ہو جائے گی ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں۔ اور تین دن اور جس نے کنکری چھوئی اس نے لغو کیا یعنی خطبہ سننے کی حالت میں، تنہا کام بھی لغو میں داخل ہے کہ کنکری پڑی ہوئے بنا دے۔

حدیث ۲۱.....طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ابو مالک اشعری ﷺ سے ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جمعہ کفارہ ہے ان گناہوں کے لئے جو اس جمعہ اور اس کے بعد والے جمعہ کے درمیان ہیں اور تین دن زیادہ اور یہ اس وجہ سے کہ اللہ ﷻ فرماتا ہے جو ایک نیکی کرے اس کے لئے اس کی مثل دس ہے۔

حدیث ۲۲.....ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح میں ابوسعید ﷺ سے راوی کہ فرماتے ہیں کہ پانچ چیزیں جو ایک دن میں کرے گا اللہ ﷻ اس کو بخشی لکھ دے گا جو (1) مریض کو پوچھنے جائے اور (2) جنازے میں حاضر ہو اور (3) روزہ رکھے اور (4) جمعہ کو جائے اور (5) غلام آزاد کرے۔

حدیث ۲۳.....ترمذی رحمۃ اللہ علیہ باسناد صحیح حسین راوی کہ یزید ابن ابی مریم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں جمعہ کو جا رہا تھا عباد بن رفاعہ بن رافع رحمۃ اللہ علیہ ملے انہوں نے کہا تمہیں بشارت ہو کہ تمہارے یہ قدم اللہ ﷻ کی راہ میں ہیں۔ میں نے ابو عبس ﷺ کو کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے قدم اللہ ﷻ کی راہ میں گرد آلود ہوں وہ آگ پر حرام ہیں اور بخاری میں یوں ہے کہ عباد یہ کہتے ہیں میں جمعہ کو جا رہا تھا ابو عبس ﷺ ملے اور حضور ﷺ کا ارشاد سنایا۔

جمعہ چھوڑنے پر وعیدیں:

حدیث ۲۴.....تا ۲۶.....مسلم رحمۃ اللہ علیہ ابوہریرہ و ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور نسائی و ابن ماجہ رحمہم اللہ ابن عباس و ابن عمر رضی اللہ عنہما سے

راوی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آئیں گے یا اللہ ﷻ ان کے دلوں پر مہر کردے گا پھر غافلین میں ہو جائیں گے۔

حدیث ۳۰ تا ۳۱ ..... فرماتے ہیں جو تین جمعے سستی کی وجہ سے چھوڑے اللہ ﷻ اس کے دل پر مہر کردے گا۔ اس کو ابوداؤد ترمذی ونسائی وابن ماجہ وداری وابن خزیمہ وابن حبان وحاکم رحمہم اللہ ابوالجعد ضمری رضی اللہ عنہ سے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے صفوان بن سلیم رحمۃ اللہ علیہ سے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ حدیث حسن ہے اور حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا صحیح بر شرط مسلم ہے اور ابن خزیمہ وابن حبان رحمہم اللہ کی ایک روایت میں ہے اسامہ رضی اللہ عنہ سے ہے جو دمنافقین میں لکھ دیا گیا اور امام شافعی رضی اللہ عنہ کی روایت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے جو دمنافق لکھ دیا گیا اس کتاب میں جو کچھ ہو نہ ہو لی جائے اور ایک روایت میں ہے جو تین جمعے پے در پے چھوڑے اس نے اسلام کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔ اس کو بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سند صحیح روایت کیا۔

حدیث ۳۲ ..... احمد وابوداؤد وابن ماجہ رحمہم اللہ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو عظیم عذر جمعہ چھوڑنے کا ایک دینار صدقہ دے اور اگر نہ پائے تو آدھا دینار اور پیدینار تصدق کرنا شاید اس لئے ہو کہ قبول توبہ کے لئے تعین ہو ورنہ حقیقتاً توبہ کرنا فرض ہے۔

حدیث ۳۳ ..... صحیح مسلم شریف میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے قصد کیا کہ ایک شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور جو لوگ جمعہ سے پیچھے رہ گئے ان کے گھروں کو جلادوں۔

حدیث ۳۴ ..... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ فرمایا اور فرمایا، لوگو امر نے سے پہلے اللہ ﷻ کی طرف توبہ کرو اور مشغول ہونے سے پہلے نیک کاموں کی طرف سبقت کرو اور یاد خدا کی کثرت اور ظاہر و پوشیدہ صدقہ کی کثرت سے جو تعلقات تمہارے اور تمہارے رب ﷻ کے درمیان ہیں ان کو ایسا کرو گے تو تمہیں روزی دی جائے گی اور تمہاری مدد کی جائے گی، اور تمہاری شکستگی دور فرمائی جائے گی اور جان لو کہ اس جگہ اس دن اس سال میں قیامت تک کے لئے اللہ نے تم پر فرض کیا جو شخص میری حیات میں یا میرے بعد بلا جان کر اور بطور انکار جمعہ چھوڑے اور اس کیلئے کوئی امام یعنی حاکم، سلام ہو عادل یا ظالم تو اللہ ﷻ اس کی پراگندگی کو جمع فرمائے گا اس کے کام میں برکت دے گا اور اس کے لئے نہ نماز ہے نہ زکوٰۃ نہ حج نہ روزہ یہاں تک کہ توبہ کرے اور جو توبہ کرے اللہ ﷻ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔

حدیث ۳۵ ..... دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جو اللہ ﷻ اور پچھلے دن پر ایمان لایا اس پر جمعہ کے دن (نماز) جمعہ فرض ہے مگر مریض یا مسافر یا عورت یا بچہ یا غلام پر نہیں۔ اور جو شخص کھیل یا تجارت میں مشغول رہا تو اللہ ﷻ اس سے بے پرواہ ہے اور اللہ ﷻ غنی حمید ہے۔

جمعہ کے دن نہانے اور خوشبو لگانے کا بیان:

حدیث ۳۶ تا ۳۸ ..... صحیح بخاری میں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جو شخص جمعہ کے دن نہائے اور جس طہارت کی استطاعت ہو کرے اور تیل لگائے اور گھر میں جو خوشبو ہو ملے پھر نماز کو نکلے اور دو شخصوں میں جدائی نہ کرے یعنی دو شخص بیٹھے ہوئے ہوں انہیں ہٹا کر بیچ میں نہ بیٹھے اور جو نماز اس کے لئے لکھی گئی ہے پڑھے اور امام جب خطبہ پڑھتا ہو تو چپ رہے اس کے لئے ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں مغفرت ہو جائے گی اور اسی کے قریب قریب ابوسعید خدری و ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی متعدد طرق سے روایتیں آئیں۔

حدیث ۳۹ ..... ۴۰ ..... احمد وابوداؤد وترمذی رحمہم اللہ باقادہ حسین ونسائی وابن ماجہ وابن خزیمہ وابن حبان وحاکم باقادہ صحیح اوس بن اوس وطبرانی اوسط میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جو نہلائے اور نہائے اور اول وقت آئے اور شروع خطبہ میں شریک ہو اور چل کر آئے سواری پر نہ آئے اور امام سے قریب ہو اور کان لگا کر خطبہ سنے اور لغو کام نہ کرے اس کیلئے ہر قدم کے بدلے سال بھر کا عمل

ہے۔ایک سال کے دنوں کے روزے اور راتوں کے قیام کا اس کے لئے اجر ہے اور اسی کے لئے مثل دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی روایتیں ہیں۔

حدیث ۴۱..... بخاری و مسلم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ ہر مسلمان پر سات دن میں ایک دن غسل ہے کہ اس دن میں سر دھوئے اور بدن۔

حدیث ۴۲..... احمد و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و دارمی و رحمہم اللہ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں جس نے جمعہ کے دن وضو کیا فبہا اور اچھا ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔

حدیث ۴۳..... ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ عکرمہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ عراق سے کچھ لوگ آئے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ جمعہ کے دن آپ غسل واجب جانتے ہیں فرمایا نہیں ہاں یہ زیادہ طہارت ہے اور نہائے اس کے لئے بہتر ہے اور جو غسل نہ کرے تو اس پر واجب نہیں۔

حدیث ۴۴..... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ اسناد حسن ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں اس دن کو اللہ ﷻ نے مسلمانوں کے لئے عید کیا تو جمعہ کو آئے وہ نہائے اور اگر خوشبو ہو تو لگائے۔

حدیث ۴۵..... احمد و ترمذی و رحمہما اللہ یہ سند حسن براء رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں مسلمان پر حق ہے کہ جمعہ کے دن نہائے اور گھر میں جو خوشبو ہو لگائے اور خوشبو نہ پائے تو پانی یعنی نہایا ہوا بجائے خوشبو ہے۔

حدیث ۴۶..... ۴۷..... طبرانی کبیر و اوسط میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ و عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں جو جمعہ کے دن نہائے اس کے گناہ اور خطائیں مٹادی جاتی ہیں اور جب چلنا شروع کیا تو ہر قدم پر نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دوسری روایت میں ہے ہر قدم پر بیس سال کا عمل لکھا جاتا ہے اور جب نماز سے فارغ ہوتا ہے دوسروں کے عمل کا اجر ملتا ہے۔

حدیث ۴۸..... طبرانی کبیر میں بروایت ثقات ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں جمعہ کا غسل بال کی جڑوں سے خطائیں کھینچ لیتا ہے۔

جمعہ کے لئے اول جانے کا ثواب اور گردن پھلانگنے کی ممانعت:

حدیث ۴۹..... بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و مالک و نسائی و ابن ماجہ رحمہما اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے جیسے جنابت کا غسل ہے پھر پہلی ساعت میں جائے تو گویا اس نے اونٹ کی قربانی کی اور جو دوسری ساعت میں گیا گویا اس نے گائے قربان کی اور جو تیسری ساعت میں گیا گویا اس نے مینڈھے کی قربانی کی اور جو چوتھی ساعت میں گیا گویا اس نے مرغی نیک کام میں خرچ کی اور جو پانچویں ساعت میں گیا گویا انڈا خرچ کیا۔ پھر جب امام خطبہ کو نکلا تو ملائکہ ذکر سننے حاضر ہو جاتے ہیں۔

حدیث ۵۰..... تا ۵۲..... بخاری و مسلم و ابن ماجہ رحمہما اللہ کی دوسری روایت انہیں سے ہے حضور ﷺ فرماتے ہیں جب جمعہ کا دن ہوتا ہے فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوتے ہیں اور حاضر ہونے والے کو لکھتے ہیں سب میں پہلا پھر اس کے بعد والا (اس کے بعد والی ڈاب جو اوپر کی روایت میں مذکور ہوا ذکر کیے) پھر امام جب خطبہ کو نکلا فرشتے اپنے دفتر لپیٹ لیتے ہیں اور ذکر سنتے ہیں اسی کے مثل سمرہ بن جندب ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

حدیث ۵۳..... امام احمد بن طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے ہے جب امام خطبہ کو نکلتا ہے تو فرشتے دفتر لے کر لیتے ہیں کسی نے ان سے کہا تو جو شخص امام کے نکلنے کے بعد آئے اس کا جمعہ نہ ہوا کہا ہاں ہوا تو لیکن وہ دفتر میں نہیں لکھا گیا۔

حدیث ۵۴..... جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اس نے جہنم[1] کی طرف پل بنایا اس حدیث کو ترمذی و ابن ماجہ و حمیدی و ابن ابی شیبہ و احمد و ابن انس الجعفی رحمۃ اللہ علیہ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور تمام اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔

حدیث ۵۵..... احمد و ابوداؤد و ضیائی عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آئے اور حضور ﷺ خطبہ فرما رہے تھے۔ ارشاد فرمایا بیٹھ جاتو نے ایذا پہنچائی۔

حدیث ۵۶..... ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ حکم بن عاص رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں جمعہ میں تین قسم کے لوگ حاضر ہوتے ہیں ایک وہ کہ لغو کے ساتھ حاضر ہوا (یعنی کوئی بیہودہ کام کیا جمعہ سے ثواب جاتا رہے متکلم خطبہ کے وقت کلام کیا کنکریاں چھوئیں) تو اس کا حصہ جمعہ سے جاتا رہا دوسرا لغو ہے اور ایک وہ شخص کہ اللہ عزوجل سے دعا کی تو اگر چاہے بندے اور چاہے نہ دے اور ایک وہ کہ سکوت و انصات کے ساتھ حاضر ہوا اور کسی مسلمان کی نہ گردن پھلانگی نہ کسی کو ایذا دی تو جمعہ اس کے لئے کفارہ ہے آئندہ جمعہ اور تین دن زیادہ تک۔

مسائل فقہیہ: جمعہ فرض عین ہے اور اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مؤکدہ ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱..... جمعہ پڑھنے کے لئے چھ شرطیں ہیں کہ ان میں سے ایک شرط بھی مفقود ہو تو جمعہ ہوگا ہی نہیں

(1) مصر یا فنائے مصر۔ مصر وہ جگہ جس میں متعدد کوچے اور بازار ہیں اور وہ ضلع یا پرگنہ ہو کہ اس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں اور وہاں کوئی حاکم ہو کہ اپنے دور دست حکومت کے سبب مظلوم کا انصاف قائم نہ لے سکے یعنی انصاف پر قدرت کافی ہے اگرچہ انصاف کرتا اور جلد نہ لیتا ہو اور مصر کے آس پاس کی جگہ جو مصر کی مصلحتوں کے لئے ہوں، فنائے مصر کہتے ہیں جیسے قبرستان، گھوڑ دوڑ کا میدان، فوج کے رہنے کی جگہ کچہریاں، دارالحکومت، کہ یہ چیزیں شہر سے باہر ہوں تو فنائے مصر میں ان کا شمار ہے اور وہاں جمعہ جائز (غنیہ وغیرہا) لہٰذا جمعہ یا شہر میں پڑھا جائے یا فنائے میں یا ان کی فنا میں اور گاؤں میں جائز نہیں۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۲..... جس شہر پر کفار کا تسلط ہو گیا وہاں بھی جمعہ جائز ہے جب تک دارالاسلام ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳..... مصر کے لئے حاکم کا وہاں رہنا ضروری ہے اگر بطور دورہ وہاں آ گیا تو وہ جگہ مصر نہ ہوئی نہ وہاں جمعہ قائم کیا جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴..... جو جگہ شہر سے قریب ہے مگر شہر کی ضرورتوں کے لئے نہ ہو اور اس کے اور شہر کے درمیان کھیت وغیرہ فاصل ہو تو وہاں جمعہ جائز نہیں اگر پورا ان جمعہ کی آواز وہاں تک پہنچتی ہو (عالمگیری) مگر اکثر ائمہ کہتے ہیں کہ اگر اذان کی آواز پہنچتی ہو تو ان لوگوں پر جمعہ پڑھنا فرض ہے بلکہ بعض نے تو فرمایا کہ اگر شہر سے دور جگہ ہو مگر بلا تکلیف واپس جا سکتا ہو تو جمعہ پڑھنا فرض ہے۔ (مختار) لہٰذا جو لوگ شہر کے قریب گاؤں میں رہتے ہیں انہیں چاہیے کہ شہر میں آ کر جمعہ پڑھ جائیں۔

مسئلہ نمبر ۵..... گاؤں کا رہنے والا شہر میں آیا اور جمعہ کے دن یہیں رہنے کا ارادہ ہے تو جمعہ فرض ہے اور اسی دن واپس جانے کا ارادہ ہو زوال سے پہلے یا بعد تو فرض نہیں مگر پڑھ لے تو مستحق ثواب ہے۔ یونہی مسافر شہر میں آیا اور نیت اقامت نہ کی تو جمعہ فرض نہیں۔ گاؤں والا جمعہ کے لئے شہر گیا اور کوئی دوسرا کام بھی مقصود ہے تو اس سعی (یعنی جمعہ کے لئے آنے) کا بھی ثواب پائے گا اور جمعہ پڑھا تو جمعہ کا بھی۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۶..... حج کے دنوں میں منیٰ میں جمعہ پڑھا جائے گا جبکہ خلیفہ یا امیر حاج یعنی شریف مکہ وہاں موجود ہو اور امیر موسم یعنی وہ کہ

---

[1] حدیث میں لفظ آتا ہے جہنم واقع ہو یہاں کہ معمر وضعہ کہ پل بنتے ہیں اور یہ تو جہنم فوق کا ہے اور پل پر سے تو مطلب یہ ہوگا کہ خود پل بنایا جائے گا جس طرح لوگوں کی گردنیں پاس نہ پہلانگیں اس کو فی الحال سدہ کہ کوئی جہنم میں جانے کا پل بنایا جائے گا کہ اس کو وہی پڑھ کر لوگ جائیں۔ منہ

حاجیوں کے لئے حاکم بنایا گیا جمعہ نہیں قائم کرسکتا حج کے علاوہ اور دنوں میں منیٰ میں جمعہ نہیں ہوسکتا اور عرفات میں مطلقاً نہیں ہوسکتا نہ حج کے زمانہ میں نہ اور دنوں میں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷..... شہر میں متعدد جگہ جمعہ ہوسکتا ہے خواہ وہ شہر چھوٹا ہو یا بڑا اور جمعہ دو مسجدوں میں ہو یا زیادہ میں (درمختار وغیرہ)

مگر بلا ضرورت بہت سی جگہ جمعہ قائم نہ کیا جائے کہ جمعہ شعائر اسلام سے ہے اور جامع جماعت ہے۔ اور بہت سی مسجدوں میں ہونے سے وہ شوکت اسلامی باقی نہیں رہتی جو اجتماع میں ہوتی۔ نیز دفع حرج کے لئے تو متعدد جائز رکھا گیا ہے تو خواہ مخواہ بدعت پر اکھڑ کر اور تفرقہ جمعہ قائم کرنا نہ چاہئے نیز ایک بہت ضروری امر جس کی طرف عوام کو بالکل توجہ نہیں یہ ہے کہ جمعہ کو اور نمازوں کی طرح سمجھ رکھا ہے کہ جس نے چاہا جمعہ قائم کرلیا اور جس نے چاہا پڑھا دیا یہ جائز ہے اس کے لئے کہ جمعہ قائم کرنا بادشاہ اسلام یا اس کے نائب کا کام ہے اس کا بیان آگے آتا ہے اور جہاں اسلامی سلطنت نہ ہو وہاں جو سب سے بڑا فقیہ سنی صحیح العقیدہ ہو احکام شرعیہ جاری کرنے میں سلطان اسلام کے قائم مقام ہے لہٰذا وہی جمعہ قائم کرے بغیر اس کی اجازت کے نہیں ہوسکتا اور یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جس کو امام بنائیں۔ عالم کے ہوتے ہوئے عوام بلکہ خود کسی کو امام نہیں بنا سکتے نہ یہ ہوسکتا ہے کہ دو چار شخص کسی کو امام مقرر کرلیں ویسا جمعہ نہیں ہوتا ہے نہیں۔

مسئلہ نمبر ۸..... ظہر اعادہ علی (کہ جمعہ کے بعد چار رکعت بطور سنت کے سب میں پہلی ظہر جس کا وقت پایا اور نہ پڑھی) خاص لوگوں کے لئے ہے جن کو فرض جمعہ ادا ہونے میں شک نہ ہو اور عوام کو اگر ظہر اعادہ علی پڑھیں تو جمعہ کے ادا ہونے میں نہیں شک ہوگا وہ نہ پڑھیں اور اس کی چار رکعتیں بھری پڑھی جائیں اور بہتر یہ ہے کہ جمعہ کی پچھلی چار سنتیں پڑھ کر ظہر اعادہ علی پڑھیں پھر دو سنتیں اور ان چھ سنتوں میں سنت وقت کی نیت کریں (عالمگیری منیری ردالمحتار وغیرہا)

(2) سلطان اسلام یا اس کا نائب جسے جمعہ قائم کرنے کا حکم دیا۔

مسئلہ نمبر ۹..... سلطان عادل ہو یا ظالم جمعہ قائم کرسکتا ہے۔ یعنی اگر زبردستی بادشاہ بن بیٹھا یعنی شرائط اس کو حق امامت نہ ہو مثلاً قرشی نہ ہو یا وہ کوئی شرط مفقود ہو تو یہ بھی جمعہ قائم کرسکتا ہے۔ یونہی اگر عورت بادشاہ بن بیٹھی تو اس کے حکم سے جمعہ ہوگا یہ خود نہیں قائم کرسکتی۔ (درمختار ردالمحتار وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۱۰..... بادشاہ نے جسے جمعہ کا امام مقرر کردیا وہ دوسرے سے بھی پڑھوا سکتا ہے اگر چہ اسے اس کا اختیار نہ دیا ہو کہ دوسرے سے پڑھوا دے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... امام جمعہ کی یا اجازت کسی نے جمعہ پڑھایا اگر امام یا وہ شخص جس کے حکم سے جمعہ قائم ہوسکتا ہے شریک ہو گیا تو ہو جائے گا ورنہ نہیں۔ (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲..... حاکم شہر کا انتقال ہو گیا یا خلع کے سبب کہیں چلا گیا اور اس کے خلیفہ (ولی عہد) یا قاضی ماذون نے جمعہ کیا جائز ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۳..... کسی شہر میں بادشاہ اسلام وغیرہ جس کے حکم سے جمعہ قائم ہوتا ہے نہ ہو تو عام لوگ جسے چاہیں امام بنا دیں۔ یونہی اگر بادشاہ سے اجازت نہ لے سکتے ہوں جب بھی کسی کو مقرر کرسکتے ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴..... حاکم شہر بالغ یا نابالغ یا کافر ہے اور اب وہ بالغ یا کافر مسلمان ہوا تو اب بھی جمعہ قائم کرنے کا ان کو حق نہیں البتہ اگر جدید حکم ان کے لئے آیا یا بادشاہ نے کہدیا کہ بالغ ہونے پر اسلام لانے کے بعد جمعہ قائم کرنا تو قائم کرسکتا ہے (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵..... خطبہ کی اجازت ہے اور جمعہ کی اجازت خطبہ کی اجازت ہے۔ اگر چہ کہدیا ہو کہ خطبہ پڑھنا اور جمعہ قائم کرنا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶..... بادشاہ لوگوں کو جمعہ قائم کرنے سے منع کردے تو لوگ خود قائم کرلیں اور اگر اس نے کسی شہر کی شہریت باطل کردی تو لوگوں کو اب جمعہ پڑھنے کا اختیار نہیں (درمختار) یہاں وقت ہے کہ بادشاہ اسلام نے شہریت باطل کی ہو۔ اور کفر نے تو باطل کی تو ہی تھیں۔

مسئلہ نمبر ۱۷..... امام جمعہ کو بادشاہ نے معزول کردیا تو جب تک معزولی کا پروانہ نہ آ لے یا خود بادشاہ نہ آ جائے معزول نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸..... بادشاہ سفر کرکے اپنے ملک کے کسی شہر میں پہنچا تو وہاں جمعہ خود قائم کرسکتا ہے۔ (عالمگیری)

(3) وقت ظہر یعنی ظہر میں نماز پوری ہو جائے تو اگر اٹھائے نماز میں اگر چہ تشہد کے بعد عصر کا وقت آ گیا جمعہ باطل ہوگیا ظہر کی قضا پڑھیں۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۱۹..... مقتدی نماز میں سویا تھا آنکھ کھلی تو امام سلام پھیر چکا ہے تو اگر وقت باقی ہے جمعہ پورا کرلے اور ظہر کی قضا پڑھے یعنی نئے تحریمہ سے (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۰..... یونہی اگر اتنی بھیڑ تھی کہ رکوع و سجود نہ کرسکا یہاں تک کہ امام نے سلام پھیر دیا تو اس میں بھی وہی صورتیں ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱..... خطبۂ جمعہ میں شرط یہ ہے کہ وقت میں ہو اور نماز سے پہلے ہو اور نفس جماعت کے سامنے ہو جو جمعہ کے لئے شرط ہے یعنی کم سے کم خطیب کے سوا تین مرد اور اتنی آواز سے ہو کہ پاس والے سن سکیں اگر کوئی امر مانع ہو تو اگر زوال سے پیشتر خطبہ پڑھا پھر نماز کے بعد پڑھا تو حیا باز عورتیں بچے کے سامنے پڑھا تو ان سب صورتوں میں جمعہ نہ ہوا اور اگر بہروں یا سونے والوں کے سامنے پڑھا حیا سامعین دور ہیں کہ سنتے نہیں یا مسافر بیداروں کے سامنے پڑھا جو حائل بالغ مرد ہیں تو ہو جائے گا۔ (درمختار و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۲..... خطبہ ذکر الٰہی کا نام ہے اگر چہ صرف ایک بار اَلْحَمْدُلِلّٰہِ یا سُبْحَانَ اللّٰہِ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اسی قدر فرض ادا ہوگیا مگر اتنے ہی پر اقتصار کرنا مکروہ ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۳..... چھینک آئی اور اس پر اَلْحَمْدُلِلّٰہِ کہا یا تعجب کے طور پر سُبْحَانَ اللّٰہِ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا تو فرض خطبہ ادا ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴..... خطبہ و نماز میں اگر زیادہ فاصلہ ہو جائے تو وہ خطبہ کافی نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۵..... سنت یہ ہے کہ وہ خطبے پڑھے جائیں اور بڑے بڑے نہ ہوں اگر دونوں مل کر طوال مفصل سے بڑھ جائیں تو مکروہ ہے خصوصاً بازوں میں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۶..... خطبہ میں یہ چیزیں سنت ہیں۔ (1) خطیب کا پاک ہونا، (2) کھڑا ہونا، (3) خطبہ سے پہلے خطیب کا بیٹھنا، (4) خطیب کا منبر پر ہونا اور (5) سامعین کی طرف منہ اور (6) قبلہ کی طرف پیٹھ کرنا اور بہتر یہ ہے کہ منبر محراب کی بائیں جانب ہو، (7) حاضرین کا متوجہ بالمام ہونا، (8) خطبہ سے پہلے اعوذ باللہ آہستہ پڑھنا (9) اتنی بلند آواز سے خطبہ پڑھنا کہ لوگ سنیں (10) الحمد سے شروع کرنا، (11) اللہ تعالیٰ کی ثنا کرنا (12) اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی شہادت دینا (13) حضور ﷺ پر درود بھیجنا، (14) کم سے کم ایک آیت کی تلاوت کرنا، (15) پہلے خطبہ میں وعظ و نصیحت ہونا، (16) دوسرے میں حمد و ثنا و شہادت کا اعادہ کرنا، (17) دوسرے میں ہی مسلمانوں کے لئے دعا کرنا، (18) دونوں خطبے ہلکے ہونا، (19) دونوں کے درمیان بقدر تین آیت پڑھنے کے بیٹھنا مستحب یہ ہے کہ دوسرے خطبہ میں آواز یہ نسبت پہلے کے پست ہو اور خلفائے راشدین و تمیں کر لیکن حضرت عمر و حضرت عباس رضی اللہ عنہم کا ذکر ہو بہتر یہ ہے کہ دوسرا خطبہ اس سے شروع کریں۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ

سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ

حمد ہے اللہ کے لئے ہم اس کی حمد کرتے ہیں اور اس سے مدد طلب کرتے ہیں اور مغفرت چاہتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر توکل کرتے ہیں اور اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اپنے نفسوں کی برائی اور اپنے اعمال کی بدی سے جس کو اللہ ہدایت کرے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو گمراہ کرے اسے ہدایت کرنے والا کوئی نہیں۔ ۱۲ منہ

مرد اگر امام کے سامنے ہو تو امام کی طرف منہ کرے اور داہنے یا بائیں ہو تو امام کی طرف مڑ جائے اور امام سے قریب ہونا افضل ہے مگر یہ جائز نہیں کہ امام سے قریب ہونے کے لئے لوگوں کی گردنیں پھلانگے البتہ اگر امام ابھی خطبہ کو نہیں گیا ہے اور آگے جگہ باقی ہے تو آگے جا سکتا ہے اور خطبہ شروع ہونے کے بعد مسجد میں آیا تو مسجد کے کنارے ہی بیٹھ جائے خطبہ سننے کی حالت میں دوزانو بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں۔

(عالمگیری، درمختار و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۷..... بادشاہ اسلام کی ایسی تعریف جو اس میں نہ ہو حرام ہے مثلاً ملک رقاب الامم کہ یہ کھلی جھوٹ اور حرام ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸..... خطبہ میں آیت نہ پڑھنا یا دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ نہ کرنا یا ثانی خطبہ میں کلام کرنا مکروہ ہے البتہ اگر خطیب نے نیک بات کا حکم یا بری بات سے منع کیا تو اس کی ممانعت نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۹..... غیر عربی میں خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ دوسری زبان خطبہ میں خلط کرنا خلاف سنت متوارثہ ہے۔ یونہی خطبہ میں اشعار پڑھنا بھی نہ چاہئے اگر چہ عربی ہی کے ہوں دو ایک شعر پند و نصائح کے اگر کبھی پڑھ دے تو حرج نہیں

(5) جماعت یعنی امام کے علاوہ کم سے کم تین مرد

مسئلہ نمبر ۳۰..... اگر تین غلام یا مسافر یا بیمار یا کوتے یا ان پڑھ مقتدی ہوں تو جمعہ ہو جائے گا اور صرف عورتیں یا بچے ہوں تو نہیں۔

(عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۱..... خطبہ کے وقت جو لوگ موجود تھے وہ بھاگ گئے اور دوسرے تین آگئے تو ان کے ساتھ امام جمعہ پڑھے یعنی جمعہ کی جماعت کے لئے انہیں لوگوں کا ہونا ضروری نہیں جو خطبہ کے وقت حاضر تھے بلکہ ان کے غیر سے بھی ہو جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۲..... پہلی رکعت کا سجدہ کرنے سے پیشتر سب مقتدی بھاگ گئے یا صرف دو رہ گئے تو جمعہ باطل ہو گیا سرے سے ظہر کی نیت باندھ لیں اور اگر سب بھاگ گئے مگر تین مرد باقی ہیں یا سجدے کے بعد بھاگے یا تحریمہ کے بعد بھاگ گئے تو جمعہ کو نہ توڑیں آکر شامل ہو گئے یا خطبہ کے بعد بھاگ گئے اور امام نے دوسرے تین مردوں کے ساتھ جمعہ پڑھا تو ان سب صورتوں میں جمعہ جائز ہے۔ (درمختار و الکتاب)

مسئلہ نمبر ۳۳..... امام نے جب اللہ اکبر کہا اس وقت مقتدی باوضو تھے مگر انہوں نے نیت نہ باندھی پھر یہ سب بے وضو ہو گئے اور دوسرے لوگ آگئے یہ پہلے گئے تو ہو گیا اور اگر تحریمہ ہی کے وقت سب مقتدی بے وضو تھے پھر امام اور لوگ آگئے تو امام سرے سے تحریمہ باندھے (خانیہ)

(6) اذن عام یعنی مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے کہ جس مسلمان کا جی چاہے آئے۔ کسی کی روک ٹوک نہ ہو۔ اگر جامع مسجد میں جب لوگ جمع ہو گئے دروازہ بند کر کے جمعہ پڑھا تو نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۴..... بادشاہ نے اپنے مکان میں جمعہ پڑھا اور دروازہ کھول دیا۔ لوگوں کو آنے کی عام اجازت ہے تو ہو گیا لوگ آئیں نہ آئیں اور دروازہ بند کر کے پڑھا دربانوں کو منع کیا کہ لوگوں کو آنے نہ دیں تو جمعہ نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۵..... عورتوں کو اگر مسجد جامع سے روکا جائے تو اذن عام کے خلاف نہ ہوگا کہ ان کے آنے سے خوف فتنہ ہے۔ (درمختار)

جمعہ واجب ہونے کے لئے گیارہ شرطیں ہیں۔ ان میں سے ایک بھی معدوم ہو تو فرض نہیں پھر اگر پڑھے گا تو ہو جائے گا بلکہ مرد عاقل بالغ کے لئے

جمعہ پڑھنا افضل ہے اور عورت کے لئے ظہر افضل ہاں عورت کا مکان اگر مسجد سے بالکل متصل ہے کہ گھر میں امام مسجد کی اقتدا کر سکے تو اس کے لئے بھی جمعہ افضل ہے اور مابالغ نے جمعہ پڑھا تو نفل ہے کہ اس پر نماز فرض ہی نہیں (درمختار، ردالمحتار)

(1) شہر میں مقیم ہو (2) صحت یعنی مریض پر جمعہ فرض نہیں مریض سے مراد وہ ہے کہ مسجد جمعہ تک نہ جا سکتا ہو یا چلا تو جائے مگر مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہو گا (منیہ) شیخ فانی مریض کے حکم میں ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۶..... جو شخص مریض کا تیماردار ہو جاتا ہے کہ جمعہ کو جائے گا تو مریض وقت میں پڑ جائے گا اور اس کا کوئی پرسان حال نہ ہو گا تو اس تیماردار پر جمعہ فرض نہیں (درمختار وغیرہ)

(3) آزاد ہو غلام پر جمعہ فرض نہیں اور اس کا آقا منع کر سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۷..... کاتب غلام پر جمعہ واجب ہے۔ یونہی جس غلام کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا ہو باقی کے لئے سعایت کرتا ہو یعنی جتنے آزاد ہونے کے لئے کمائی پہنچے آقا کو دیتا ہو، اس پر بھی جمعہ فرض ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۸..... جس غلام کو اس کے مالک نے تجارت کرنے کی اجازت دی ہو یا اس کے ذمہ کوئی خاص مقدار کمائی کر لانا مقرر ہو اس پر جمعہ واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۹..... مالک اپنے غلام کو ساتھ لے کر مسجد جامع گیا اور غلام کو دروازہ پر چھوڑا کہ سواری کی حفاظت کرے تو اگر جانور کی حفاظت میں خلل آتا ہے پڑھ لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۰..... مالک نے غلام کو جمعہ پڑھنے کی اجازت دے دی جب بھی واجب نہ ہوا اور بلا اجازت مالک اگر جمعہ یا عید کو گیا اگر جانتا ہے کہ مالک ناراض نہ ہو گا تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۱..... نوکر اور مزدور کو جمعہ پڑھنے سے نہیں روک سکتا البتہ اگر مسجد جامع دور ہے تو جتنا حرج ہوتا ہے اس کی مزدوری میں کم کر سکتا ہے اور مزدور اس کا مطالبہ بھی نہیں کر سکتا۔ (عالمگیری)

(4) حر ہو (5) بالغ ہو (6) عاقل ہو۔ یہ دونوں شرطیں خاص جمعہ کے لئے نہیں بلکہ ہر عبادت کے وجوب میں عقل و بلوغ شرط ہے (7) تندرست ہو۔

مسئلہ نمبر ۴۲..... یک چشم اور جس کی ٹانگ کمزور ہو اس پر جمعہ فرض ہے۔ یونہی جو خانہ حا مسجد میں اذان کے وقت یا بعد ہو اس پر جمعہ فرض ہے اور وہ جا جو خود مسجد جمعہ تک بلا تکلیف نہ جا سکتا ہو اگر چہ مسجد تک کوئی لے جانے والا ہو۔ اجرت مثل پر لے جائے یا بلا اجرت اس پر جمعہ فرض نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۳..... بعض اعمیٰ بلا تکلیف بغیر کسی کی مدد کے بازاروں، راستوں میں چلتے پھرتے ہیں اور جس مسجد میں چاہیں جا سکتے ہیں ان پر جمعہ فرض ہے۔ (ردالمحتار)

(8) چلنے پر قادر ہو۔

مسئلہ نمبر ۴۴..... پانچ پر جمعہ فرض نہیں اگر چہ کوئی ایسا ہو کہ اسے اٹھا کر مسجد میں رکھ آئے گا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۵..... جس کا ایک پاؤں کٹ گیا ہو یا فالج سے بے کار ہو گیا ہو اگر مسجد تک جا سکتا ہو تو اس پر جمعہ فرض ہے ورنہ نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

(9) قید میں نہ ہو مگر جبکہ کسی دین کی وجہ سے قید کیا گیا اور مالدار ہے یعنی ادا کرنے پر قادر ہے تو اس پر جمعہ فرض ہے (ردالمحتار)

(10) لاوثا یا چور وغیرہ کسی ظالم کا خوف نہ ہو امقتدی قرض دار کو اگر قید کا اندیشہ ہو تو اس پر فرض نہیں (درمختار)

(11) بیمار یا بیمار کی دیکھ بھال والے یا سردی کا نہ ہونا۔ یعنی اس قدر کہ اس سے نقصان کا خوف صحیح ہو۔

مسئلہ نمبر ۴۶..... جمعہ کی امامت ہر مرد کر سکتا ہے جو اور نمازوں میں امام ہو سکتا ہے مگر جس پر جمعہ فرض نہ ہو۔ جیسے مسافر غلام (درمختار) یعنی جبکہ سلطان اسلام یا اس کا نائب یا جس کو اس نے اجازت دی ہو یا رعیہ یا مسافر تو یہ سب نماز جمعہ پڑھا سکتے ہیں یا انہوں نے کسی مریض یا مسافر یا غلام یا کسی لائق امامت کو اجازت دی ہو یا ضرورت عام لوگوں نے کسی ایسے کو امام مقرر کیا ہو جو امامت کر سکتا ہو یہ نہیں کہ بطور خود جس کا جی چاہے جمعہ پڑھا دے کہ یوں جمعہ نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۴۷..... جس پر جمعہ فرض ہے اسے شہر میں جمعہ ہو جانے سے پہلے ظہر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے بلکہ امام ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حرام ہے اور پڑھا یا جب بھی جمعہ کے لئے جانا فرض ہے اور جمعہ ہو جانے کے بعد ظہر پڑھنے میں کراہت نہیں بلکہ اب تو ظہر ہی پڑھنا فرض ہے اگر جمعہ دوسری جگہ بیل سکے ظہر جمعہ ترک کرنے کا گناہ اس کے سر رہا۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۸..... یہ شخص کہ جمعہ ہونے سے پہلے ظہر پڑھ چکا تھا دام ہو کر گھر سے جمعہ کی نیت سے نکلا اگر اس وقت امام نماز میں ہو تو نماز ظہر جاتی رہی جمعہ مل جائے تو پڑھ لے اور ظہر کی نماز پھر پڑھے گا اگرچہ مسجد دور ہونے کی وجہ سے جمعہ نہ ملا ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۹..... مسجد جامع میں یہ شخص ہے جس نے ظہر کی نماز پڑھ لی ہے اور جس جگہ نماز پڑھی وہیں بیٹھا ہے تو جب تک جمعہ شروع نہ کر لے ظہر باطل نہیں ہوئی اور اگر قصد جمعہ وہاں سے بنا تو باطل ہو گئی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۰..... یہ شخص اگر مکان سے نکلا ہی نہیں یا کسی اور ضرورت سے نکلا اور امام کے فارغ ہونے کے بعد نکلا یا اس دن جمعہ پڑھا ہی نہیں گیا لوگوں نے جمعہ پڑھنا شروع کیا تھا مگر کسی حادثہ کے سبب پورا نہ کیا تو ان سب صورتوں میں ظہر باطل نہیں۔ (عالمگیری و بحر)

مسئلہ نمبر ۵۱..... جن صورتوں میں ظہر باطل ہوا کہا گیا اس سے مراد فرض جاتا رہنا ہے کہ یہ نماز نفل ہو گئی۔ (درمختار و بحر)

مسئلہ نمبر ۵۲..... جس پر جمعہ فرض تھا اس نے ظہر کی نماز میں امامت کی پھر جمعہ کو نکلا تو اس کی ظہر باطل ہے مگر مقتدیوں میں جو جمعہ کو نہ نکلا اس کے فرض باطل نہ ہوئے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۳..... جس پر کسی نذر کے سبب جمعہ فرض نہ ہو وہ اگر ظہر پڑھ کر جمعہ کے لئے نکلا تو اس کی نماز بھی جاتی رہی ان شرائط کے ساتھ جو اوپر مذکور ہوئیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۴..... مریض یا مسافر قیدی یا کوئی اور جس پر جمعہ فرض نہیں ان لوگوں کو بھی جمعہ کے دن شہر میں جماعت کے ساتھ ظہر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے خواہ جمعہ ہونے سے پیشتر جماعت کریں یا بعد میں۔ یونہی جنہیں جمعہ نہ ملا وہ بھی بغیر اذان و اقامت ظہر کی نماز تنہا تنہا پڑھیں جماعت ان کے لئے بھی ممنوع ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۵..... بلا عذر ہوتے ہیں جن مسجدوں میں جمعہ نہیں ہوتا انہیں جمعہ کے دن ظہر کے وقت بند رکھیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۶..... گاؤں میں جمعہ کے دن بھی ظہر کی نماز اذان و اقامت کے ساتھ باجماعت پڑھیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۷..... مفتی دار مختار جمعہ کے دن ظہر پڑھنے کو مستحب بتاتے ہیں کہ نماز جمعہ ہو جانے کے بعد پڑھنے والوں کی تو ہین کی تو مکروہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۸..... جس نے جمعہ کا قعدہ پایا لیا یا سجدہ سہو کے بعد شریک ہوا اسے جمعہ مل گیا فجر اپنی دو ہی رکعتیں پوری کرے۔ (عالمگیری و بحر)

مسئلہ نمبر ۵۹..... نماز جمعہ کے لئے جلد جائے اور مسواک کرے اور اچھے اور سفید کپڑے پہنے اور تیل اور خوشبو اور پہلی صف میں بیٹھنا مستحب ہے اور غسل سنت۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶۰..... جب امام خطبہ لیئے گھر سے برآمد ہوا۔ اس وقت سے ختم نماز تک نماز و ذکر اور ہر قسم کا کلام منع ہے۔ البتہ صاحب ترتیب اپنی قضا نماز پڑھ لے یونہی جو فرض یا نفل پڑھ رہا ہے جلد جلد پوری کر لے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۱..... جو چیزیں نماز میں حرام ہیں مثلاً کھانا پینا سلام و جواب سلام وغیرہ یہ سب خطبہ کی حالت میں بھی حرام ہیں یہاں تک کہ امر بالمعروف، نہی المنکر بھی نہیں کر سکتا ہے۔ جب خطبہ پڑھے تو تمام حاضرین پر سننا اور چپ رہنا فرض ہے جو لوگ امام سے دور ہوں تو خطبہ کی آواز ان تک نہیں پہنچتی انہیں بھی چپ رہنا واجب ہے۔ اگر کسی کو بری بات کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارے سے منع کر سکتے ہیں زبان سے ناجائز ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۲..... خطبہ سننے کی حالت میں دیکھا کہ اندھا کنوئیں میں گرا چاہتا ہے یا کسی کو بچھو وغیرہ کاٹنا چاہتا ہے تو زبان سے کہہ سکتے ہیں اگر اشارہ جانے سے بتا سکیں تو اس صورت میں بھی زبان سے کہنے کی اجازت نہیں۔ (درمختار و الدرالمختار)

مسئلہ نمبر ۶۳..... خطیب نے مسلمانوں کے لئے دعا کی تو سامعین کو ہاتھ اٹھا کر آمین کہنا منع ہے کریں گے گنہگار ہوں گے خطبہ میں درود شریف پڑھتے وقت خطیب کا دہنے بائیں منہ کرنا بدعت ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۴..... حضور اقدس ﷺ کا نام پاک خطیب نے لیا تو حاضرین دل میں درود شریف پڑھیں، زبان سے پڑھنے کی اس وقت اجازت نہیں۔ یونہی صحابہ کرام کے ذکر پر اس وقت رضی اللہ عنہم زبان سے کہنے کی اجازت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۵..... خطبہ جمعہ کے علاوہ اور خطبوں کا سننا بھی واجب ہے مثلاً خطبہ عیدین و نکاح وغیرہا (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۶..... پہلی اذان کے ہوتے ہی سعی واجب ہے اور بیع وغیرہا جن چیزوں کا جمعہ کے منافی ہوں چھوڑ دینا واجب یہاں تک کہ راستہ چلتے ہوئے اگر خرید و فروخت کی تو یہ بھی ناجائز اور مسجد میں خرید و فروخت تو سخت گناہ ہے اور کھانا کھا رہا تھا کہ اذان جمعہ کی آواز آئی اگر یہ اندیشہ ہو کہ کھائے گا تو جمعہ فوت ہو جائے گا تو کھانا چھوڑ دے اور جمعہ کو جائے۔ جمعہ کے لئے اطمینان و وقار کے ساتھ جائے۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۷..... خطیب جب منبر پر بیٹھے تو اس کے سامنے دوبارہ اذان دی جائے۔ (متون)

یہ ہم اوپر بیان کر آئے کہ سامنے سے یہ مراد نہیں کہ مسجد کے اندر منبر سے متصل ہو کر مسجد کے اندر اذان کہنے کو فقہائے کرام مکروہ فرماتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۶۸..... اکثر جگہ دیکھا گیا کہ اذان ثانی پست آواز سے کہتے ہیں یہ نہ چاہئے بلکہ اسے بھی بلند آواز سے کہیں کہ اس سے بھی اعلان مقصود ہے اور جس نے پہلی نہ سنی ہے سن کر حاضر ہو۔ (محیط وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶۹..... خطیب منبر سے جب تک اقامت کہی جائے خطبہ و اقامت کے درمیان دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۰..... جس نے خطبہ پڑھا صاحب ترتیب نماز پڑھائے دوسرا نہ پڑھائے اور اگر دوسرے نے پڑھا صاحب ترتیب بھی ہو جائے گی جبکہ وہ ماذون ہو یونہی اگر بالغ نے نابالغ کے حکم سے خطبہ پڑھا اور بالغ نے نماز پڑھائی جائز ہے۔ (درمختار و الدرالمختار)

مسئلہ نمبر ۷۱..... نماز جمعہ میں بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری میں سورہ منافقون یا پہلی میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری میں سورۃ الغاشیہ پڑھے مگر ہمیشہ انہیں کو نہ پڑھے کبھی کبھی اور سورتیں بھی پڑھے۔ (الدرالمختار)

مسئلہ نمبر ۷۲..... جمعہ کے دن اگر سفر کیا اور زوال سے پہلے آبادی شہر سے باہر ہو گیا تو حرج نہیں ورنہ مکروہ ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۷۳..... جماعت ہونا اور خبر ہونا جمعہ کے بعد افضل ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۴..... سوال کرنے والا اگر نمازیوں کے آگے سے گزرتا ہو یا گردنیں پھلانگتا ہو یا بلا ضرورت مانگتا ہو تو سوال بھی ناجائز ہے اور ایسے سائل کو دینا بھی ناجائز ہے۔ (درمختار) بلکہ مسجد میں اپنے لئے مطلقاً سوال کی اجازت نہیں۔

مسئلہ نمبر ۷۵..... جمعہ کے دن یا رات میں سورہ کہف کی تلاوت افضل ہے اور زیادہ بہتر رات میں پڑھنے کی ہے۔

نسائی و بیہقی و حاکم اللہ بہ سند صحیح ابوسعید رضی اللہ عنہ راوی فرماتے ہیں جو شخص سورہ کہف جمعہ کے دن پڑھے اس کے لئے دونوں جمعوں کے درمیان نور روشن ہوگا۔

اور دارمی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے جو شب جمعہ سورہ کہف پڑھے گا اس کے لئے وہاں سے کعبہ تک نور روشن ہوگا اور ابوبکر ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھے اس کے قدم سے آسمان تک نور بلند ہوگا جو قیامت کو اس کے لئے روشن ہوگا اور دو جمعوں کے درمیان جو گناہ ہوئے ہیں بخش دیئے جائیں گے اس حدیث کی اسناد میں کوئی حرج نہیں۔ سورۃ "حٰمٓ الدخان" پڑھنے کی بھی فضیلت آئی ہے طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن یا رات میں "حٰمٓ الدخان" پڑھے اس کے لئے اللہ عزوجل جنت میں ایک گھر بنائے گا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ اس کی مغفرت ہو جائے گی اور ایک روایت میں ہے جو کسی رات میں "حٰمٓ الدخان" پڑھے اس کے لئے ستر ہزار فرشتے استغفار کریں گے جمعہ کے دن یا رات میں جو سورۂ یٰسٓ پڑھے اس کی مغفرت ہو جائے۔

فائدہ۔ جمعہ کے دن روضہ پر بھیڑ ہوتی ہے لہٰذا اس میں زیارت قبور کرنی چاہئے اور اس روز جہنم نہیں بھڑکایا جاتا ہے۔ (درمختار)

عیدین کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ (پ۲ البقرہ ۱۸۵)

اور اس لئے کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت فرمائی اور فرماتا (ترجمہ کنز الایمان)

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (پ۳۰ الکوثر ۲) اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔

حدیث ۱..... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو عیدین کی راتوں میں قیام کرے اس کا دل نہ مرے گا جس دن لوگوں کے دل مریں گے۔

حدیث ۲..... طبرانی رحمۃ اللہ علیہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرے اس کے لئے جنت واجب ہے ذی الحجہ کی آٹھویں نویں راتیں اور عید الفطر کی رات اور شعبان کی پندرھویں رات یعنی شب برأت

حدیث ۳..... ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ جب مدینہ میں تشریف لائے اس زمانہ میں اہل مدینہ سال میں دو دن خوشی کرتے تھے (نیروز و مہرجان) فرمایا یہ کیا دن ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا جاہلیت میں ہم ان دنوں میں خوشی کرتے تھے فرمایا اللہ عزوجل نے ان کے بدلے میں ان سے بہتر دو دن تمہیں دیئے عید الاضحیٰ و عید الفطر کے دن۔

حدیث ۴..... ۵..... ترمذی و ابن ماجہ و دارمی و جہم اللہ بریدہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ عید الفطر کے دن کچھ کھا کر نماز کے لئے تشریف لے جاتے اور عید الاضحیٰ کو نہ کھاتے جب تک نماز نہ پڑھ لیتے اور بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت انس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ عید الفطر کے دن تشریف نہ لے جاتے جب تک چند کھجوریں نہ تناول فرما لیتے اور وہ طاق ہوتیں۔

حدیث ۶ ..... ترمذی و داری و احمد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ عید کو ایک راستہ سے تشریف لے جاتے اور دوسرے سے واپس ہوتے۔

حدیث ۷ ..... ابوداؤد ابن ماجہ و احمد کی روایت انہیں سے ہے کہ ایک مرتبہ عید کے دن بارش ہوئی تو مسجد میں حضور ﷺ نے عید کی نماز پڑھی۔

حدیث ۸ ..... صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی کہ حضور ﷺ نے عید کی نماز دو رکعت پڑھی نہ اس کے قبل نماز پڑھی نہ بعد۔

حدیث ۹ ..... صحیح مسلم شریف میں ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضور ﷺ کے ساتھ عید کی نماز پڑھی ایک دو مرتبہ نہیں (بلکہ بارہا) نہ اذان ہوئی نہ اقامت۔

مسائل فقہیہ: عیدین کی نماز واجب ہے مگر سب پر نہیں بلکہ انہیں پر جن پر جمعہ واجب ہے اور اس کی ادا کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لئے ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت اگر جمعہ میں خطبہ نہ پڑھا تو جمعہ نہ ہوا اور اس میں نہ پڑھا تو نماز ہو گئی مگر برا کیا دوسرا فرق یہ ہے کہ جمعہ کا خطبہ قبل نماز اور عیدین کا بعد نماز اگر پہلے پڑھ لیا تو برا کیا مگر نماز ہو گئی لوٹائی نہیں جائے گی۔ اور خطبہ کا بھی اعادہ نہیں اور عیدین میں نہ اذان ہے نہ اقامت صرف دو بار کہنے کی اجازت ہے۔ اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ (عالمگیری و ردالمحتار)

بلا عذر عید کی نماز چھوڑنا مگر اہی و بدعت ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ نمبر ۱ ..... گاؤں میں عیدین کی نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲ ..... عید کے دن یہ امور مستحب ہیں حجامت بنوانا، ناخن ترشوانا، غسل کرنا، مسواک کرنا، اچھے کپڑے پہننا نیا ہو تو نیا ورنہ دھلا ہوا، انگوٹھی پہننا، خوشبو لگانا، صبح کی نماز مسجد محلہ میں پڑھنا، عیدگاہ جلد چلا جانا، نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا، عیدگاہ کو پیدل جانا، دوسرے راستہ سے واپس آنا، نماز کو جانے سے پیشتر چند کھجوریں کھانا، تین یا پانچ یا سات یا کم بیش مگر طاق ہوں۔ کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھائے نماز سے پہلے کچھ نہ کھایا تو قربانی کا گوشت نہ کھایا تو ثواب کیا جائے گا۔ (کتب کثیرہ)

مسئلہ نمبر ۳ ..... سواری پر جانے میں بھی حرج نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قدرت ہو اس کے لئے پیدل جانا افضل ہے اور واپسی میں سواری پر آنے میں حرج نہیں۔ (جوہرہ عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴ ..... عیدگاہ کو نماز کے لئے جانا سنت ہے اگرچہ مسجد میں گنجائش ہو اور عیدگاہ میں منبر بنانے یا منبر لے جانے میں حرج نہیں۔ (ردالمحتار و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۵ ..... خوشی ظاہر کرنا کثرت سے صدقہ دینا، عیدگاہ کو اطمینان و وقار اور نیچی نگاہ کے جانا، آپس میں مبارکباد دینا مستحب ہے اور راستہ میں بلند آواز سے تکبیر نہ کہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶ ..... نماز عید سے قبل نفل نماز مطلقاً مکروہ ہے عیدگاہ میں ہو یا گھر میں اس پر عید کی نماز واجب ہو یا نہیں۔ یہاں تک کہ عورت اگر چاشت کی نماز گھر میں پڑھنا چاہتی تو نماز ہو جانے کے بعد پڑھے اور نماز عید کے بعد عیدگاہ میں نفل پڑھنا مکروہ ہے مگر میں پڑھ سکتا ہے بلکہ مستحب ہے کہ چار رکعتیں پڑھے یا خاص خواص کے تیں عوام اگر نفل پڑھیں اگرچہ نماز عید سے پہلے اگر عیدگاہ میں انہیں منع نہ کیا جائے۔ (درمختار و ردالمحتار)

۱؎ یہاں کے علاوہ ہر جگہ میں کی بجائے ہر شہر و قصبہ وغیرہ کا کہنا ہے اور عید کی اس میں خصوصیت نہیں بلکہ ہر جمعہ پڑھنے کے لئے ہے۔ (ردالمحتار) ۱۲ منہ

مسئلہ نمبر ۷.....نمازِ عید کا وقت بقدر ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے سے نحوہ کبریٰ یعنی نصف النہار شرعی تک ہے مگر عیدالفطر میں دیر کرنا، اور عیدالاضحیٰ میں جلد پڑھ لینا مستحب ہے اور سلام پھیرنے سے پہلے زوال ہو تو نماز جاتی رہی۔ (درمختار وغیرہ)

زوال سے مراد نصف النہار شرعی ہے جس کا بیان باب الاوقات میں گزرا۔

نمازِ عید کا طریقہ:..... یہ ہے کہ دو رکعت واجب عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ کی نیت کر کے کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللّٰہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے پھر ثنا پڑھے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللّٰہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے اللّٰہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے اور اللّٰہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے یعنی پہلی تکبیر میں ہاتھ باندھا تھا اس کے بعد دو تکبیروں میں ہاتھ لٹکا دے پھر چوتھی تکبیر میں ہاتھ باندھ لے اس کو یوں یاد رکھے کہ جہاں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھ لئے جائیں اور جہاں پڑھنا نہیں وہاں ہاتھ چھوڑ دیئے جائیں پھر امام اعوذ اور بسم اللہ پڑھ کر جہر کے ساتھ الحمد اور سورت پڑھے پھر رکوع کرے اور دوسری رکعت میں پہلے الحمد و سورت پڑھے پھر تین بار کان تک ہاتھ لے جا کر اللّٰہ اکبر کہے اور ہاتھ نہ باندھے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے اللّٰہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اس سے معلوم ہو گیا کہ عیدین میں زائد تکبیریں چھ ہوئیں تین پہلی میں قرأت سے پہلے اور تکبیر تحریمہ کے بعد اور تین دوسری میں قرأت کے بعد اور تکبیر رکوع سے پہلے اور ان چھوں تکبیروں میں ہاتھ اٹھائے جائیں گے اور ہر دو تکبیروں کے درمیان میں تین تسبیح کی قدر سکتہ کرے اور عیدین میں مستحب یہ ہے کہ پہلی میں سورہ جمعہ اور دوسری میں سورہ منافقون پڑھے پہلے سَبِّحِ اسْمَ اور دوسری میں هَلْ اَتٰكَ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸.....امام نے چھ تکبیر سے زیادہ کہیں تو مقتدی بھی امام کی پیروی کرے تکبیر تو سے زیادہ میں امام کی پیروی نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹.....پہلی رکعت میں امام کے تکبیر کہنے کے بعد مقتدی شامل ہوا تو اسی وقت تین تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام نے قرأت شروع کر دی اور تین ہی کہے اگرچہ امام نے تین سے زیادہ کہی ہوں اور اگر اس نے تکبیریں نہ کہیں کہ امام رکوع میں چلا گیا تو کھڑے کھڑے تکبیریں نہ کہے بلکہ امام کے ساتھ رکوع میں جائے اور رکوع میں تکبیر کہہ لے اور اگر امام کو رکوع میں پایا اور غالب گمان ہے کہ تکبیریں کہہ کر امام کو رکوع میں پا لے گا تو کھڑے کھڑے تکبیریں کہے پھر رکوع میں جائے ورنہ اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے اور رکوع میں تکبیریں کہے پھر اگر اس نے رکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اٹھا لیا تو باقی ساقط ہو گئیں اور اگر امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد شامل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ جب اپنی پڑھنے کی وقت کہے اور رکوع میں جہاں تکبیر کہنا تھا کہہ لیا اس میں ہاتھ نہ اٹھائے اور اگر دوسری رکعت میں شامل ہوا تو پہلی رکعت کی تکبیریں اب نہ کہے بلکہ جب اپنی فوت شدہ پڑھنے کھڑا ہو اس وقت کہے اور دوسری رکعت کی تکبیریں اگر امام کے ساتھ پا لے فبہا ورنہ اس میں بھی وہی تفصیل ہے جو پہلی رکعت کے بارے میں مذکور ہوئی۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۱۰.....جو شخص امام کے ساتھ شامل ہوا پھر سو گیا یا اس کا وضو جاتا رہا اب جو پڑھے تو تکبیریں اتنی کہے جتنی امام نے کہیں اگرچہ اس کے مذہب میں اتنی نہ تھیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱.....امام تکبیر کہنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو قیام کی طرف لوٹنے نہ رکوع میں تکبیر کہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲.....پہلی رکعت میں امام تکبیریں بھول گیا اور قرأت شروع کر دی تو قرأت کے بعد کہہ لے اگر رکوع میں اور قرأت کا اعادہ نہ کرے۔ (عینی، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳.....امام نے تکبیرات زوائد میں ہاتھ نہ اٹھائے تو مقتدی اس کی پیروی نہ کرے، بلکہ ہاتھ اٹھائے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۴.....نماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے اور خطبہ جمعہ میں جو چیزیں سنت ہیں اس میں بھی سنت ہیں اور جو وہاں مکروہ ہیں یہاں بھی مکروہ صرف دو باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ جمعہ کے پہلے خطبہ سے بیشتر خطیب کا منبر پر بیٹھنا سنت تھا اور اس میں نہ بیٹھنا سنت ہے۔ دوسرے

یہ کہ اس میں پہلے خطبہ سے بیشتر تو ہار اور دوسرے سے پہلے سات بار اور منبر سے اترنے سے پہلے چودہ بار اللہ اکبر کہنا سنت ہے اور جمعہ میں نہیں۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۵..... عیدالفطر کے خطبہ میں صدقۂ فطر کے احکام کی تعلیم کرے وہ چار باتیں ہیں۔ (1) کس پر واجب ہے اور (2) کس کے لئے (3) اور کب (4) اور کتنا (5) اور کس چیز سے بلکہ مناسب یہ ہے کہ عید سے پہلے جو جمعہ پڑھے اس میں یہ بھی احکام بتا دیئے جائیں کہ بیشتر سے لوگ واقف ہو جائیں اور عیدالاضحیٰ کے خطبہ میں قربانی کے احکام اور تکبیر اتِ تشریق کی تعلیم کی جائے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶..... امام نے نماز پڑھ لی اور کوئی شخص باقی رہ گیا خواہ وہ شاملِ ہی نہ ہوا یا شامل تو ہوا مگر اس کی نماز فاسد ہو گئی تو اگر دوسری جگہ مل جائے تو پڑھ لے ورنہ نہیں پڑھ سکتا ہاں بہتر یہ ہے کہ یہ شخص چار رکعت چاشت کی نماز پڑھے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷..... کسی عذر کے سبب عید کے دن نماز نہ ہو سکی (مثلاً بارش ہوئی یا عید کے سبب جانا نہیں دیکھا گیا اور گواہی ایسے وقت گزری کہ نماز نہ ہو سکی اور نماز ایسے وقت ختم ہوئی کہ زوال ہو چکا تھا) تو دوسرے دن پڑھی جائے اور دوسرے دن بھی نہ ہوئی تو عیدالفطر کی نماز تیسرے دن نہیں ہو سکتی اور دوسرے دن بھی نماز کا وقت ہے جو پہلے دن تھا یعنی ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے سے نصف النہار شرعی تک اور بالائے عیدالفطر کی نماز پہلے دن نہ پڑھی تو دوسرے دن نہیں پڑھ سکتے عیدالاضحیٰ تمام احکام میں عیدالفطر کی طرح ہے۔ صرف بعض باتوں میں فرق ہے اس میں مستحب یہ ہے کہ نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے اگر قربانی نہ کرے اور کھا لیا تو کراہت نہیں اور راستہ میں بلند آواز سے تکبیر کہتا جائے اور عیدالاضحیٰ کی نماز عذر کی وجہ سے بارہویں تک بلا کراہت مؤخر کر سکتے ہیں۔ بارھویں کے بعد پھر نہیں ہو سکتی اور بالائے دو سوریں کے بعد مکروہ ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۸..... قربانی کرنی ہو تو مستحب یہ ہے کہ پہلے سے دسویں ذی الحجہ تک نیت خوانے نہ خوائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۹..... عرفہ کے دن یعنی نویں ذی الحجہ کو لوگوں کا کسی جگہ جمع ہو کر حاجیوں کی طرح وقوف کرنا اور ذکر و ادعا میں مشغول رہنا صحیح یہ ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں جبکہ لازم ہو اجب نہ جانے اور اگر کسی دوسری غرض سے جمع ہوئے مثلاً نماز استسقا پڑھنی ہے جب بلا اختلاف جائز ہے اصلاً حرج نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۰..... بعد نماز عید مصافحہ و معانقہ کرنا جو عموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے کہ اس میں انحصار مسرت ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۱..... نویں ذی الحجہ فجر سے تیرھویں کی عصر تک ہر نماز فرض پنج گانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ایک بار تکبیر بلند آواز سے کہنا واجب ہے اور تین بار افضل۔ اے تکبیر تشریق کہتے ہیں وہ یہ ہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ (منیۃ المصلی وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۲..... تکبیر تشریق سلام پھیرنے کے فوراً بعد واجب ہے یعنی جب تک کوئی ایسا فعل نہ کیا ہو کہ اس نماز پر بنا نہ کر سکے اگر مسجد سے باہر گیا یا قصداً وضو توڑ دیا کلام کیا اگرچہ بھولا ہو تو تکبیر ساقط ہو گئی اور اگر بلا قصد وضو ٹوٹ گیا تو کہہ لے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۳..... تکبیر تشریق اس پر واجب ہے جو شہر میں مقیم ہو یا جس نے اس کی اقتدا کی اگرچہ خود مسافر یا گاؤں کا رہنے والا ہو اور اگر اس کی اقتدا نہ کریں تو ان پر واجب نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۴..... نفل پڑھنے والے نے فرض والے کی اقتدا کی تو امام کی پیروی میں اس مقتدی پر بھی واجب ہے اگرچہ امام کے ساتھ اس نے فرض نہ پڑھے اور مقیم نے مسافر کی اقتدا کی تو مقیم پر واجب ہے اگرچہ امام پر واجب نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۵..... غلام پر تکبیر تشریق واجب ہے اور عورتوں پر واجب نہیں اگرچہ جماعت سے نماز پڑھی ہاں اگر مرد کے پیچھے عورت

نے پڑھی اور امام نے اس کے امام ہونے کی نیت کی تو عورت پر بھی واجب ہے مگر آہستہ کہے۔ یونہی جن لوگوں نے عید نماز پڑھی ان پر بھی واجب نہیں اگر چہ جماعت کریں کہ اس کی جماعت جماعت مستحبہ نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۲۶.....نفل وسنت ووتر کے بعد تکبیر واجب نہیں اور جمعہ کے بعد واجب ہے اور نماز عید کے بعد بھی کہدے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۷.....مسبوق لاحق پر تکبیر واجب ہے مگر جب خود سلام پھیریں اس وقت نہیں اور امام کے ساتھ کہ بی تو نماز فاسد نہ ہوئی اور نماز ختم کرنے کے بعد تکبیر کا اعادہ بھی نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۸.....اور دنوں میں نماز قضا ہوئی تھی ایام تشریق میں اس کی قضا پڑھی تو تکبیر واجب نہیں یونہی ان دنوں کی نمازیں اور دنوں پڑھیں جب بھی واجب نہیں۔ یونہی سال گذشتہ کے ایام تشریق کی قضا نمازیں اس سال کے ایام تشریق میں پڑھے جب بھی واجب نہیں ہاں اگر اسی سال کے ایام تشریق کی قضا نمازیں اسی سال کے انہیں دنوں میں جماعت سے پڑھتے تو واجب ہے (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۹.....منفرد پر تکبیر واجب نہیں (جوہرہ) مگر منفرد بھی کہے۔ لے کہ صاحبین کے نزدیک اس پر بھی واجب ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۰.....امام نے تکبیر کہی جب مقتدی پر کہنا واجب ہے اگر چہ مقتدی مسافر یا دیہاتی یا عورت ہو۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۱.....ان تاریخوں میں اگر امام لوگ بازاروں میں یا عیدگاہ تکبیر یں کہیں تو انہیں منع نہ کیا جائے۔ (درمختار)

گہن کی نماز کا بیان

حدیث ۱.....صحیحین میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ کے عہد کریم میں ایک مرتبہ آفتاب میں گہن لگا حضور ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور بہت طویل قیام و رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھی کہ میں نے دیکھا کبھی ایسا کرتے نہ دیکھا اور فرمایا کہ اللہ ﷻ کسی کو موت و حیات کے سبب اپنی نشانیاں ظاہر نہیں فرماتا لیکن ان سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے لہٰذا جب ان میں سے کچھ دیکھو تو ذکر کرو دعا و استغفار کی طرف تحمل اگر احمد

حدیث ۲.....بخاری میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی کہ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ہم نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ کسی چیز کے لینے کا قصد فرماتے ہیں پھر پیچھے ہٹے دیکھا فرمایا میں نے جنت کو دیکھا اور اس سے ایک خوشہ لینا چاہا اور اگر لے لیتا تو جب تک دنیا باقی رہتی تم اس سے کھاتے اور دوزخ کو دیکھا اور آج کے مثل کوئی خوفناک منظر کبھی نہ دیکھا اور میں نے دیکھا کہ اکثر دوزخی عورتیں ہیں عرض کی کیوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم فرمایا کہ کفر کرتی ہیں عرض کی گئی اللہ ﷻ کے ساتھ کفر کرتی ہیں۔ فرمایا شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کا کفران کرتی ہیں اگر تو اس کے ساتھ عمر بھر احسان کرے پھر کوئی بات بھی (خلاف مزاج) دیکھے کہے گی میں نے کبھی بھلائی تم سے دیکھی ہی نہیں۔

حدیث ۳.....صحیح بخاری شریف میں حضرت اسماء بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں حضور ﷺ نے آفتاب گہنے میں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا۔

حدیث ۴.....سنن ابوداؤد میں سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے گہن کی نماز پڑھائی اور ہم حضور ﷺ کی آواز نہیں سنتے تھے یعنی قرأت آہستہ کی۔

مسائل فقہیہ: سورج گہن کی نماز سنت موکدہ ہے اور چاند گہن کی مستحب۔ سورج گہن کی نماز جماعت سے پڑھنی مستحب ہے اور تنہا تنہا بھی ہو سکتی ہے اور جماعت سے پڑھی جائے تو خطبہ کے سوا تمام شرائط جمعہ اس کے لئے شرط ہیں وہی شخص اس کی جماعت قائم کر سکتا ہے جو جمعہ کی کر سکتا ہے ورنہ تو تنہا تنہا اپنے گھر میں یا مسجد میں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۱.....گہن کی نماز اسی وقت پڑھیں جب آفتاب گہنا ہو گہن چھوٹنے کے بعد نہیں اگر گہن چھوٹنا شروع ہوا تھا ابھی باقی ہے اس وقت بھی شروع کر سکتے ہیں اور گہن کی حالت میں اس پر امام آجائے جب بھی نماز پڑھیں۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ نمبر۲.....ایسے وقت گہن لگا کہ اس وقت نماز ممنوع ہے تو نماز نہ پڑھیں۔ بلکہ دعا میں مشغول رہیں اور اسی حالت میں ڈوب جائے تو دعا ختم کریں اور مغرب کی نماز پڑھیں (جوہرہ و درمختار)

مسئلہ نمبر۳.....یہ نماز اور نوافل کی طرح دو رکعت پڑھیں۔ یعنی ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے کریں۔ اس میں اذان ہے نہ اقامت نہ بلند آواز سے قرأت اور نماز کے بعد دعا کریں یہاں تک کہ آفتاب کھل جائے اور دو رکعت سے زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں خواہ دو رکعت پر سلام پھیر دیں یا چار پر۔ (درمختار و درمختار)

مسئلہ نمبر۴.....اگر لوگ جمع ہوئے تو ان لفظوں سے پکاریں اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ (درمختار)

مسئلہ نمبر۵.....افضل یہ ہے کہ عیدگاہ یا جامع مسجد میں اس کی جماعت قائم کی جائے اور اگر دوسری جگہ قائم کریں جب بھی حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۶.....اگر یاد ہو تو سورۂ بقر یا دو ال عمران کی مثال بڑی بڑی سورتیں پڑھیں اور رکوع وسجود میں بھی طول دیں اور بعد نماز دعا میں مشغول رہیں یہاں تک کہ پورا آفتاب کھل جائے اور یہ بھی جائز ہے کہ نماز میں تخفیف کریں اور دعا میں طول خواہ امام قبل رکوع سمع اللہ کہے یا مقتدیوں کی طرف مڑ کر کے کھڑا ہو کر اور یہ بہتر ہے اور سب مقتدی آمین کہیں اگر دعا کے وقت عصا یا کمان پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو تو یہ بھی اچھا ہے دعا کے لئے منبر پر نہ جائے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر۷.....سورج گہن اور جنازہ کا اجتماع ہو تو پہلے جنازہ پڑھے (جوہرہ)

مسئلہ نمبر۸.....چاند گہن کی نماز میں جماعت نہیں امام موجود ہو یا نہ ہو ہر حال تنہا تنہا پڑھیں۔ (درمختار وغیرہ)

امام کے علاوہ دو تین آدمی جماعت کر سکتے ہیں۔

مسئلہ نمبر۹.....تیز آندھی آئے یا دن میں سخت تاریکی چھا جائے یا رات میں خوفناک روشنی ہو یا کثرت سے ستارے یا بکثرت اولے پڑیں یا آسمان سرخ ہو جائے یا بکلیاں گریں یا بہ کثرت ستارے ٹوٹیں یا طاعون وغیرہ وبا پھیلے یا زلزلے آئیں یا دشمن کا خوف ہو یا اور کوئی دہشت ناک امر پایا جائے ان سب کے لئے دو رکعت نماز مستحب ہے۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

چند حدیثیں جن میں آندھی کا ذکر ہے اس موقع پر بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان ان پر عمل کریں وباللہ التوفیق۔

حدیث ۱.....ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صحیح بخاری و مسلم وغیرہما میں مروی فرماتی ہیں جب تیز ہوا چلتی تو حضور ﷺ یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا اُرْسِلَتْ بِہٖ

اے اللہ میں تجھ سے اس کے خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس کے خیر کا جو اس میں ہے اور اس کے خیر کا جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور اس شر سے جو اس میں ہے اور اس کے شر سے جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی۔ ۱۲ منہ

حدیث ۲.....امام مانعی واوزاعی وابوداؤد وابن ماجہ وبیہقی رحمہم اللہ نے روایت کی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ ہوا اللہ ﷻ کی رحمت سے ہے رحمت وعذاب لاتی ہے جب یہ دیکھو اس کو برا نہ کہو اور اللہ ﷻ سے اس کے خیر کا سوال کرو اور اس کے شر سے پناہ مانگو۔

حدیث ۳.....ترمذی میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی کہ ایک شخص نے حضور ﷺ کے سامنے ہوا پر لعنت بھیجی فرمایا ہوا پر

لعنت نہ بھیجو کہ وہ مامور ہے اور جو شخص کسی شے پر لعنت بھیجے اور وہ لعنت کا مستحق نہ ہو تو وہ لعنت اسی بھیجنے والے پر لوٹ آتی ہے۔

حدیث ۴ ..... ابوداؤد و ابن ماجہ و امام مالک نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہتی ہیں جب آسمان پر ابر آتا تو حضور ﷺ کلام ترک فرما دیتے اور اس کی طرف متوجہ ہو کر دعا پڑھتے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَافِیْہِ (ترجمہ) یا اللہ میں تجھ سے اس کے شر کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر کا جو اس میں ہے اور اس کے شر کا جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور اس شے سے جو اس میں ہے اور اس کے شر سے جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی۔ ۱۲ منہ

اگر کھل جاتا حمد کرتے اور برستا تو یہ دعا پڑھتے اَللّٰھُمَّ سَقْیًا نَافِعًا (ترجمہ) یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس شے کے شر سے جو اس میں ہے۔ ۱۲ منہ

حدیث ۵ ..... امام احمد ترمذی نے عبداللہ بن عمر ﷺ سے روایت کی جب بادل کی گرج بجلی کی طرح کڑک سنتے تو یہ کہتے اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَ عَافِنَا قَبْلَ ذٰلِکَ (ترجمہ) یا اللہ اپنے غضب سے تو ہم کو قتل نہ کر اور اپنے عذاب سے ہم کو ہلاک نہ کر اور اس سے قبل ہم کو عافیت میں رکھ۔ ۱۲ منہ

حدیث ۶ ..... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن زبیر ﷺ سے روایت کی کہ حضور ﷺ جب بادل کی آواز سنتے تو کلام ترک فرما دیتے اور کہتے سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلٰئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (ترجمہ) پاک ہے وہ کہ حمد کے ساتھ رعد اس کی تسبیح کرتا ہے اور فرشتے اس کے خوف سے بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ۱۲ منہ

حدیث ۷ ..... فرماتے ہیں جب بادل کی گرج سنو تو اللہ ﷻ کی تسبیح کرو۔

نماز استسقا کا بیان

اللہ ﷻ فرماتا ہے۔ وَمَآ اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ ۝ (پ۲۵ الشوریٰ ۳۰) تمہیں جو مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے ہاتھوں کے کرتوت سے ہے اور بہت سی معاف فرما دیتا ہے۔ یہ قحط بھی تمہارے ہی معاصی کے سبب ہے لہٰذا اسی حالت میں کثرت استغفار کی بہت ضرورت ہے اور یہ بھی اس کا فضل ہے کہ بہت سی معاف فرما دیتا ہے ورنہ اگر سب باتوں پر مواخذہ کرے تو کہاں ٹھکانا۔

فرماتا ہے۔ وَلَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰہُ النَّاسَ بِمَا کَسَبُوْا مَا تَرَکَ عَلٰی ظَھْرِھَا مِنْ دَآبَّۃٍ (پ۲۲ فاطر ۴۵)

اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے کیے پر پکڑتا تو زمین کی پیٹھ پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا (ترجمہ کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا ۝ یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّیُمْدِدْکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ لَّکُمْ اَنْھٰرًا (پ۲۹ نوح ۱۰ تا ۱۲)

اپنے رب سے معافی مانگو وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے تم پر خوب زور کا (موسلا دھار) مینہ بھیجے گا اور مال بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لیے باغ بنا دے گا اور تمہارے لیے نہریں بنا دے گا (ترجمہ کنز الایمان)

حدیث ۱ ..... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ جو لوگ ناپ اور تول میں کمی کرتے ہیں وہ قحط اور شدت مؤنت اور ظلم بادشاہ میں گرفتار ہوتے ہیں۔ اگر چوپائے نہ ہوتے تو ان پر بارش نہ ہوتی۔

حدیث ۲ ..... صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ ﷺ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں قحط اسی کا نام نہیں کہ بارش نہ ہو بلکہ قحط تو یہ ہے

کہ بارش ہو اور زمین پر کچھ نہ آئے۔

حدیث ۳..... صحیحین میں ہے انس ؓ کہتے ہیں حضور اقدس ﷺ کسی دعا میں اس قدر ہاتھ نہ اٹھاتے جتنا استسقا میں اٹھاتے یہاں تک بلند فرماتے کہ بغلوں کی سپیدی ظاہر ہوتی۔

حدیث ۴..... صحیح مسلم شریف میں انہی سے مروی کہ حضور ﷺ نے بارش کے لئے دعا کی اور پشت دست سے آسمان کی طرف اشارہ کیا (یعنی ہتھیلیوں میں تو گاہے ہے بقبلی آسمان کی طرف ہو اور اس میں باحدیث دیر کہ حال بد اشکی قال بد)

حدیث ۵..... سنن ابوداود میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پرانے کپڑے پہن کر استسقا کے لئے تشریف لے گئے تو تضرع وخشوع وانکسار کے ساتھ۔

حدیث ۶..... ابوداود رحمۃ اللہ علیہ نے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہتی ہیں لوگوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں قحط باراں کی شکایت پیش کی حضور ﷺ نے منبر کے لئے حکم فرمایا عیدگاہ میں رکھا گیا اور لوگوں سے ایک دن کا وعدہ فرمایا کہ اس روز سب لوگ جمع ہیں جب آفتاب کا کنارہ چمکا اس وقت حضور ﷺ تشریف لے گئے اور منبر پر بیٹھے تکبیر کہی اور حمد الٰہی بجالائے پھر فرمایا تم لوگوں نے اپنے ملک کے قحط کی شکایت کی اور یہ کہ مینہ اپنے وقت سے موقوف ہو گیا اور اللہ ﷻ نے تمہیں حکم دیا کہ اس سے دعا کرو اس نے وعدہ کر لیا ہے کہ تمہاری دعا قبول فرمائے گا اس کے بعد فرمایا:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ

اللہ کے لئے جو رب ہے سارے جہان کا رحمٰن رحیم ہے قیامت کے دن کا مالک ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے یا اللہ تو ہی معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو غنی ہے اور ہم محتاج ہیں ہم پر مینہ اتار اور جو کچھ تو اتارے اسے ہمارے لئے قوت اور ایک وقت تک پہنچنے کا سبب کر دے۔ ۱۲ منہ

پھر ہاتھ بلند فرمایا یہاں تک کہ بغل کی سپیدی ظاہر ہوئی۔ پھر لوگوں کی طرف پشت کی اور ردائے مبارک الٹ دی پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور منبر سے اتر کر دو رکعت نماز پڑھی اللہ ﷻ نے فوراً اسی وقت ابر پیدا کیا وہ گرجا اور چمکا اور برسا اور حضور ﷺ ابھی مسجد سے تشریف بھی نہ لائے تھے کہ نالے بہ گئے۔

حدیث ۷..... امام مالک ابوداؤد و نسائی روایت عمرو بن شعیب بن احوص عن جدہم ؓ راوی کہ حضور ﷺ استسقا کی دعا میں یہ کہتے:

اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِيْمَتَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ

اے اللہ اپنے بندوں اور چوپایوں کو سیراب کر اور اپنی رحمت کو پھیلا اور اپنے شہر مردہ کو زندہ کر۔ ۱۲ منہ

حدیث ۸..... سنن ابوداؤد میں جابر ؓ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا طَبَقًا غَدَقًا عَاجِلًا غَيْرَ رَائِثٍ اٰجِلًا (ترجمہ) یا اللہ ﷻ ہم کو سیراب کر پوری بارش سے جو خوشگوار نازی لانے والی ہو نافع ہو۔ ضرر نہ کرے جلد ہو دیر میں نہ ہو۔ ۱۲ منہ حضور ﷺ نے یہ دعا پڑھی ہی تھی کہ آسمان گھر آیا۔

حدیث ۹..... صحیح بخاری شریف میں انس ؓ سے مروی کہتے ہیں لوگ جب قحط میں مبتلا ہوتے تو امیر المؤمنین فاروق اعظم ؓ حضرت عباس ؓ کے توسل سے طلب باراں کرتے عرض کرتے اے اللہ ﷻ تیری طرف ہم اپنے نبی کا وسیلہ کرتے تھے اور تو برساتا تھا۔ اب ہم تیری طرف نبی ﷺ کے عم محترم کو وسیلہ کرتے ہیں تو بارش بھیج انس ؓ کہتے ہیں۔ جب یوں کرتے تو بارش تو ہوتی یعنی حضور ﷺ کی حیات ظاہری

میں حضور ﷺ آگے ہوتے اور ہم حضور ﷺ کے پیچھے مگر میں باندھ کر دعا کرتے اب کہ یہ میسر نہیں حضور ﷺ کے چچا کو آگے کر کے دعا کرتے ہیں کہ یہ بھی توسل حضور ﷺ سے ہیں صورۃً میسر نہیں تو معنیً۔

مسائلِ فقہیہ: استسقاء دعا و استغفار کا نام ہے استسقاء کی نماز جماعت سے جائز ہے مگر جماعت اس کے لئے سنت نہیں چاہیں جماعت سے پڑھیں یا تنہا دونوں طرح اختیار ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱..... استسقاء کے لئے پرانے یا پیوند لگے کپڑے پہن کر نہ مثل وخشوع وخضوع وتواضع کے ساتھ سر ہند پیدل جائیں اور باہر بندوں تو بہتر اور جانے سے پیشتر توبہ و استغفار کریں فقراء کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں کہ جاتے میں رحمت کے لئے اور کافر پر لعنت اترتی ہے تین دن پیشتر سے روزے رکھیں اور توبہ و استغفار کریں پھر میدان میں جائیں اور وہاں توبہ کریں اور زبانی توبہ کافی نہیں بلکہ دل سے کریں اور جن کے حقوق اس کے ذمہ ہیں سب ادا کرے یا معاف کرائے، کمزوروں، بوڑھوں، بیماروں بچوں کے توسل سے دعا کرے اور سب آمین کہیں کہ صحیح بخاری شریف میں ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہیں روزی اور مدد کمزوروں کے ذریعہ سے ملتی ہے اور ایک روایت میں ہے اگر جوان خشوع کرنے والے اور جو پانچ سے نہ والے اور بوڑھے رکوع کرنے والے اور بچے دودھ پینے والے نہ ہوتے تو تم پر شدت سے عذاب کی بارش ہوتی اس وقت بچے اپنی ماؤں سے جدا رکھے جائیں اور مویشی بھی ساتھ لے جائیں غرض یہ کہ توجہ رحمت کے تمام اسباب مہیا کریں اور تین دن متواتر نکل کو جائیں اور دعا کریں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ امام دو رکعت جہر کے ساتھ نماز پڑھائے اور بہتر یہ ہے کہ پہلی میں سبح اسم اور دوسری میں ھل اتک پڑھے اور نماز کے بعد زمین پر کھڑا ہو کر خطبہ پڑھے اور دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ کرے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک ہی خطبہ پڑھے اور خطبہ میں دعا و تسبیح و استغفار کرے اور اثنائے خطبہ میں چادر الٹ دے یعنی اوپر کا کنارہ نیچے اور نیچے کا اوپر کر دے کہ حال بدلنے کی فال ہو خطبہ سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف پیٹھ اور قبلہ کو منہ کر کے دعا کرے۔ بہتر وہ دعائیں ہیں جو احادیث میں وارد ہیں اور دعا میں ہاتھوں کو خوب بلند کرے اور پشت دست جانب آسمان رکھے۔ (عالمگیری، عینی، درمختار، جوہرہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲..... اگر جانے سے پیشتر بارش ہونی جب بھی جائیں اور شکر الٰہی بجالائیں اور مدینہ کے وقت حدیث میں جو دعا وارد ہوئی پڑھے اور بادل گرجے تو اس کی دعا پڑھے اور بارش میں کچھ حصہ ظہر کے بدن پر پانی پہنچے (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳..... کثرت سے بارش ہو کہ نقصان کرنے والی معلوم ہو تو اس کے روکنے کی دعا کر سکتے ہیں۔ اور اس کی دعا حدیث میں یہ ہے اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ (ترجمہ) یا اللہ ہمارے آس پاس برسا ہم پر نہ برسا یا اللہ بارش کو ٹیلوں اور پہاڑوں اور نالوں میں جہاں درخت اگتے ہیں ۱۲ منہ۔

اس حدیث کو بخاری و مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

نمازِ خوف کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُکْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَمَا عَلَّمَکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ۔ (پ۲، البقرۃ ۲۳۹)

پھر اگر خوف میں ہو تو پیادہ یا سوار جیسے بن پڑے پھر جب اطمینان سے ہو تو اللہ کی یاد کرو جیسا اس نے سکھایا جو تم نہ جانتے تھے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:۔ وَاِذَا کُنْتَ فِیْھِمْ فَاَقَمْتَ لَھُمُ الصَّلٰوۃَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَۃٌ مِّنْھُمْ مَّعَکَ وَلْیَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَھُمْ ۖ

فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۪ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝

(پ۵، النساء ۱۰۲،۱۰۳)

تو اے محبوب جب تم ان میں تشریف فرما ہو پھر نماز میں ان کی امامت کرو تو چاہیے کہ ایک جماعت تمہارے ساتھ ہو اور وہ اپنے ہتھیار لیے رہیں پھر جب وہ سجدہ کریں تو بہت کرتم سے پیچھے ہو جائیں اور اب دوسری جماعت آئے جو اس وقت تک نماز میں شریک نہ تھی اب وہ تمہارے مقتدی ہوں چاہیے کہ اپنے ہتھیار لیے رہیں کافروں کی تمنا ہے کہ کہیں تم اپنے ہتھیار اور اپنے اسباب سے غافل ہو جاؤ تو ایک دفعہ تم پر جھک پڑیں اور تم پر مضائقہ نہیں کہ اگر تمہیں مینہ کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو کہ اپنے ہتھیار کھول رکھو اور اپنی بچاؤ لیے رہو بیشک اللہ نے کافروں کے لیے خواری کا عذاب تیار کر رکھا ہے پھر جب تم پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے پھر جب مطمئن ہو جاؤ تو حسب دستور نماز قائم کرو بیشک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔ (ترجمہ کنز الایمان)

ترمذی و نسائی میں بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مروی رسول اللہ ﷺ عسفان و لجنان کے درمیان ظہر نے مشرکین نے کہا ان کے لئے ایک نماز ہے جو اپنے بیٹوں سے بھی زیادہ پیاری ہے اور وہ نماز عصر ہے لہٰذا سب کام چھوڑ کر جب نماز کو کھڑے ہوں ایک دم حملہ کر دو۔ جبرئیل علیہ السلام نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ حضور ﷺ اپنے اصحاب کے دو حصے کریں ایک گروہ کے ساتھ نماز پڑھیں اور دوسرا گروہ دشمن کے پیچھے پہرہ پر رہے پھر ان کے لئے ایک ایک رکعت ہوگئی اور رسول اللہ ﷺ کی دو رکعتیں

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ مروی ہے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ ساتھ گئے جب ذات الرقاع میں پہنچے ایک سایہ دار درخت حضور ﷺ کے لئے چھوڑ دیا اس پر حضور ﷺ نے اپنی تلوار لٹکا دی تھی ایک مشرک آیا اور تلوار لے لی اور کھینچ کر کہنے لگا آپ مجھ سے ڈرتے ہیں فرمایا نہیں اس نے کہا تو آپ کو کون مجھ سے بچائے گا۔ فرمایا اللہ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب دیکھا تو اسے دبا لیا اس نے میان میں تلوار رکھ کر لٹکا دی اس کے بعد اذان ہوئی حضور ﷺ نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی پھر یہ پیچھے ہٹا اور دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعت پڑھی تو حضور ﷺ کی چار ہوئیں اور لوگوں کی دو دو یعنی حضور ﷺ کے ساتھ۔

مسائل فقہیہ:۔ نماز خوف جائز ہے جبکہ دشمن کا قریب ہونا یقین کے ساتھ معلوم ہو اور اگر یہ گمان تھا کہ دشمن قریب میں ہیں اور نماز خوف پڑھی بعد کو گمان کی غلطی ظاہر ہوئی تو مقتدی نماز کا اعادہ کریں۔ یونہی اگر دشمن دور ہوں تو یہ نماز جائز نہیں یعنی مقتدی کی نہ ہوئی اور امام کی ہو جائے گی نماز خوف کا طریقہ یہ ہے کہ جب دشمن سامنے ہوں اور یہ اندیشہ ہو کہ سب ایک ساتھ نماز پڑھیں گے تو حملہ کر دیں گے ایسے وقت امام جماعت کے دو حصے کرے اگر کوئی گروہ اس پر راضی ہو ہم لوگ پڑھ لیں گے تو اسے دشمن کے مقابل کرے اور دوسرے گروہ کے ساتھ پوری نماز پڑھ لیں اور اگر دونوں میں سے بعد کو پڑھنے پر کوئی راضی نہ ہو تو امام ایک گروہ کو دشمن کے مقابل کرے اور دوسرا امام کے پیچھے نماز پڑھے جب امام اس گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ چکے یعنی پہلی رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اٹھائے تو یہ لوگ دشمن کے مقابل چلے جائیں اور جو لوگ وہاں تھے وہ چلے آئیں اب ان کے ساتھ امام ایک رکعت پڑھے اور تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے مگر مقتدی سلام نہ پھیریں بلکہ یہ لوگ دشمن کے مقابل چلے جائیں یا

نہیں اپنی نماز پوری کر کے جائیں اور وہ بلوگ آئیں اور ایک رکعت بغیر قرأت پڑھ کر تشہد کے بعد سلام پھیریں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ گروہ یہاں نہ آئے بلکہ وہیں اپنی نماز پوری کر لے اور دوسرا گروہ اگر نماز پوری کر چکا ہے بیٹھا اور نماب پوری کرے خواہ وہیں یا یہاں آ کر اور یہ لوگ قرأت کے ساتھ اپنی ایک رکعت پڑھیں اور تشہد کے بعد سلام پھیریں پھر طریقہ دو رکعت والی نماز کا ہے خواہ نماز کی دو رکعت کی ہو جیسے فجر وعیدین جمعہ یا سفر کی وجہ سے چار کی دو ہو گئیں اور چار رکعت والی نماز ہو تو ہر گروہ کیساتھ امام دو رکعت پڑھے اور مغرب میں پہلے گروہ کے ساتھ دو اور دوسرے کے ساتھ ایک پڑھے اگر پہلے ساتھ ایک پڑھی اور دوسرے کے ساتھ دو تو نماز جاتی رہی۔ (درمختار، عالمگیری وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۱..... یہ سب احکام اس صورت میں ہیں جب امام و مقتدی سب مقیم ہوں یا سب مسافر یا امام مقیم ہو اور مقتدی مسافر اور اگر امام مسافر ہو اور مقتدی مقیم تو امام کے گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور دوسرے کے ساتھ ایک پڑھ کر سلام پھیر دے پھر پہلا گروہ آئے اور تین رکعتیں بغیر قرأت کے پڑھے پھر دوسرا گروہ آئے اور تین پڑھے پہلی میں فاتحہ سورت پڑھے اور اگر امام مسافر ہے اور مقتدی بعض مقیم ہیں بعض مسافر تو مقیم مقیم کے طریقہ پر عمل کریں اور مسافر مسافر کے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲..... ایک رکعت کے بعد دشمن کے مقابل جانے سے مراد پیدل جانا ہے سواری پر جائیں گے تو نماز جاتی رہے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳..... اگر خوف بہت زیادہ ہو کہ سواری سے اتر نہ سکیں تو سواری پر تنہا تنہا اشارہ سے جس طرف بھی منہ کر سکیں اسی طرف نماز پڑھیں سواری پر جماعت سے نہیں پڑھ سکتے ہاں اگر ایک گھوڑے پر دو سوار ہوں تو پچھلا اگلے کی اقتدا کر سکتا ہے اور سواری پر فرض نماز اسی وقت جائز ہوگی کہ دشمن ان کا تعاقب کر رہے ہوں اور اگر یہ دشمن کے تعاقب میں ہوں تو سواری پر نماز نہیں ہوگی۔ (جوہرہ ودرمختار)

مسئلہ نمبر ۴..... نماز خوف میں صرف دشمن کے مقابل جانا اور وہاں سے امام کے پاس صف میں آنا یا وضو جانا رہا تو وضو کے لئے چلنا معاف ہے اس کے علاوہ چلنا نماز کو فاسد کر دے گا۔ اگر دشمن نے اسے دور پایا اس نے دشمن کو بھگایا تو نماز جاتی رہی البتہ پہلی صورت میں اگر سواری ہو تو معاف ہے۔ (درمختار، درمختار)

مسئلہ نمبر ۵..... سواری پر نہیں قیام کے نماز میں سوار ہو گیا نماز جاتی رہی خواہ کسی غرض سے سوار ہوا ہو اور لڑنا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے مگر ایک تیر پھینکنے کی اجازت ہے۔ (درمختار) یونہی آج کل بندوق کا ایک فائر کرنے کی اجازت ہے۔

مسئلہ نمبر ۶..... دریا میں تیرنے والا اگر کچھ دیر بغیر اعضا کو حرکت دیئے رہ سکے تو اشارہ سے نماز پڑھے اور نہ نماز نہ ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷..... جنگ میں مشغول شکار کھا رہا ہے اور وقت نماز ختم ہوا جاتا ہے تو نماز کو موخر کر کے لڑائی سے فارغ ہو کر نماز پڑھے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸..... باغیوں اور اس شخص کے لئے جس کا سفر کسی معصیت کے لئے ہو صلوٰۃ الخوف جائز نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹..... نماز خوف ہو رہی تھی اثنائے نماز میں خوف جاتا رہا یعنی دشمن چلے گئے تو جو باقی ہے وہ امن کی سی پڑھیں اب خوف کی پڑھنا جائز نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰..... دشمنوں کے چلے جانے کے بعد کسی نے قہقہہ سے بیدہ پھیر انماز جاتی رہی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱..... نماز خوف میں ہتھیار لئے رہنا مستحب ہے اور خوف کا اثر صرف اتنا ہے کہ ضرورت کے لئے چلنا جائز ہے باقی محض خوف سے نماز میں قصر نہ ہوگا۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲..... نماز خوف جس طرح دشمن سے ڈر کے وقت جائز ہے یونہی درندہ اور بڑے سانپ وغیرہ سے خوف ہو جب بھی جائز ہے۔ (درمختار)

کتاب الجنائز

بیماری کا بیان

بیماری بھی ایک بڑی نعمت ہیں اس کے منافع بے شمار ہیں اگرچہ آدمی کو بظاہر اس سے تکلیف پہنچتی ہے مگر حقیقتاً راحت و آرام کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے یہ ظاہری بیماری جس کو آدمی سمجھتا ہے حقیقت میں روحانی بیماریوں کا ایک بڑا زبردست علاج ہے حقیقی بیماری امراض روحانیہ ہیں کہ یہ البتہ بہت خوف کی چیز ہے اور اسی کو مرض سمجھنا چاہئے بہت معمولی سی بات ہے جو ہر شخص جانتا ہے کہ کوئی کتنا ہی غافل ہو مگر جب مرض میں مبتلا ہوتا ہے تو کس قدر رنج و کلفت اور بے استقلالی کرتا ہے اور یہ تو بڑے رتبہ والوں کی شان ہے کہ تکلیف کا بھی اسی طرح استقبال کرتے ہیں جیسے راحت کا۔

ع آنچہ از دوست میرسد نیکوست

مگر ہم جیسے کم سے کم اتنا تو کریں کہ صبر و استقلال سے کام لیں اور رنج و فزع کر کے آتے ہوئے ثواب کو ہاتھ سے نہ جانے دیں اور اتنا تو ہر شخص جانتا ہے بے صبری سے آئی ہوئی مصیبت جاتی نہ رہے گی بجز اس کے ثواب سے محرومی دوہری مصیبت ہے۔ بہت سے ماں باری میں نہایت بے جا بکلے بول نکلتے ہیں بلکہ بعض کفر تک پہنچ جاتے ہیں معاذ اللہ اللہ ﷻ کی طرف ظلم کی نسبت کر دیتے ہیں یہ تو بالکل ہی حَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ کے مصداق بن جاتے ہیں اب ہم اس کے بعض فوائد جو احادیث میں وارد ہیں بیان کرتے ہیں کہ مسلمان اپنے بیمار اور برگزیدہ رسول ﷺ کے ارشادات پر گوش دل سنیں اور ان پر عمل کریں اللہ ﷻ توفیق عطا فرمائے۔

حدیث ۱.....۲.....صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابوہریرہ، ابوسعید رضی اللہ عنہما سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں مسلمان کو جو تکلیف رنج و اذیت و غم پہنچے یہاں تک کہ کانٹا جو اس کے پھینے اللہ ﷻ ان کے سبب اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

حدیث ۳.....صحیحین میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں، مسلمان کو جو اذیت پہنچتی ہے مرض ہو یا اس کے سوا کچھ اور اللہ ﷻ اس کے سبب گناہ گرا دیتا ہے جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔

حدیث ۴.....۵.....صحیح مسلم شریف میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ ام السائب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے فرمایا تجھے کیا ہوا ہے جو کانپ رہی ہے مرض کی بنا رہے خدا اس میں برکت نہ کر فرمایا بخار کو برا نہ کہو کہ وہ آدمی کی خطاؤں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو اسی کے متعلق سنن ابن ماجہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حدیث ۶.....صحیح بخاری شریف میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ ﷻ فرماتا ہے جب اپنے بندہ کی آنکھیں لے لوں پھر وہ صبر کرے تو آنکھوں کے بدلے اسے جنت دوں گا۔

حدیث ۷.....ترمذی شریف میں ہے میں نے صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ان دو آیتوں کا مطلب دریافت کیا اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْکُمْ بِهِ اللّٰهُ (پ۳، اٰل عمرٰن ۲۹) اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا (ترجمہ کنزالایمان) اور مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ (پ۵، النسآء ۱۲۳) جو کسی قسم کی برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا (ترجمہ کنزالایمان) (کہ جب یہ آیتیں نازل ہوئیں تو ہمارے دل میں گزرے اس کا بھی حساب ہونا بڑی مشکل ہے کہ اس سے کون بچے گا) صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب میں نے اس کا سوال حضور ﷺ سے کیا کسی نے بھی مجھ سے نہ پوچھا حضور ﷺ نے فرمایا اس سے مراد عتاب ہے کہ اللہ ﷻ بندوں پر کرتا ہے کہ اسے بخار اور تکلیف پہنچاتا ہے یہاں تک کہ مال جو کرتے کی آستین میں ہوا اور گم ہو جائے اور اس کی وجہ سے گھبرا جائے ان امور کی وجہ سے گناہوں سے ایسا نکل جاتا ہے جیسے

بھی سے سرخ سوا نکلتا ہے (یعنی گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے بھٹی سے سونا سیل سے پاک ہو کر نکلتا ہے)

حدیث ۸.....ترمذی میں ابوموسیٰ ؓ سے مروی کہ فرماتے ہیں ﷺ بندہ کو کوئی تکلیف کم و بیش نہیں پہنچتی مگر کانٹا وہ کے سبب اور جو اللہ ﷻ معاف فرما دیتا ہے وہ بہت زیادہ ہے اور یہ آیت پڑھی۔ وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ (پ۲۵ الشوریٰ ۳۰) اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے (ترجمہ کنز الایمان)۔

حدیث ۹.....۱۰.....شرح سنت میں عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ بندہ جب عبادت کے اچھے طریقہ پر ہو پھر بیمار ہو جائے تو جو فرشتہ اس پر متوکل ہے اس سے فرمایا جاتا ہے اس کے لئے ویسے ہی اعمال لکھ جب مرض میں مبتلا نہ تھا۔ یہاں تک کہ میں اسے مرض سے رہا کروں یا اپنی طرف بلالوں یعنی موت دوں

اور انس ؓ کی روایت میں ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جب مسلمان کسی بلا کے جن میں مبتلا ہوتا ہے فرشتہ کو حکم ہوتا ہے لکھو جو نیک کام پہلے کیا کرتا تھا تو اگر شفا دیتا ہے تو دھو دیتا اور پاک کر دیتا ہے اور موت دیتا ہے تو بخش دیتا اور رحم فرماتا ہے۔

حدیث ۱۱.....ترمذی بافادہ صحیح و حسین و ابن ماجہ و دارمی و حکیم ؒ سعد ؓ سے راوی حضور ﷺ سے سوال ہوا کس پر بلا زیادہ سخت ہوتی ہے فرمایا انبیاء پر پھر جو بہتر ہیں پھر جو بہتر ہیں۔ آدمی میں مبتلا دین ہونا جانچا جاتا ہے اگر دین میں قوی ہے بلا بھی اس پر سخت ہوتی اور دین میں ضعیف ہے تو اس پر آسانی کی جاتی ہے۔ جو بندہ بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس سے گزر جاتی ہے تو وہ زمین پر یوں چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہ ہو۔

حدیث ۱۲.....ترمذی و ابن ماجہ و حکیم ؒ انس ؓ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جتنی بلا زیادہ اتنا ہی ثواب زیادہ اللہ ﷻ جب کسی قوم کو محبوب رکھتا ہے تو اسے بلا میں ڈالتا ہے جو راضی ہوا اس کے لئے رضا ہے اور جو ناراض ہوا اس کے لئے ناخوشی

اور دوسری روایت ترمذی کی انس سے یوں ہے کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ جب اللہ ﷻ اپنے بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ رکھتا ہے تو اسے دنیا میں سزا دے دیتا ہے اور جب شر کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے گناہ کا بدلہ نہیں دیتا اور قیامت کے دن اسے پورا بدلہ دے گا۔

حدیث ۱۳.....امام مالک و ترمذی و حاکم ؒ ابوہریرہ ؓ سے راوی فرماتے ہیں حضور ﷺ مسلمان مرد و عورت کے جان و مال و اولاد میں ہمیشہ بلا رہتی ہے یہاں تک کہ اللہ ﷻ سے اس حال میں ملتا ہے کہ اس پر خطا کچھ نہیں۔

حدیث ۱۴.....احمد و ابوداؤد و ابویعلیٰ و ابن حبان و حاکم ؒ عن خالد بن ابی عمران جد حکیم ؒ راوی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ بندہ کے لئے علم الٰہی میں کوئی مرتبہ مقرر رہتا ہے اور وہ اعمال کے سبب اس مرتبہ کو نہ پہنچا تو بدن یا مال یا اولاد میں اس کو مبتلا فرماتا ہے پھر اسے صبر دیتا ہے یہاں تک کہ اسے اس مرتبہ کو پہنچا دیتا ہے جو اس کے علم الٰہی میں ہے۔

حدیث ۱۵.....ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے جابر ؓ سے روایت کی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جب قیامت کے دن اہل بلا کو ثواب دیا جائے گا تو عافیت والے تمنا کریں گے کاش دنیا میں قینچیوں سے ان کی کھالیں کاٹی جاتی۔

حدیث ۱۶.....ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ عامر الرام ؓ سے راوی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیماروں کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ مومن جب بیمار ہو پھر اچھا ہو جائے اس کی بیماری گناہوں سے کفارہ ہو جاتی ہے اور آئندہ کے لئے نصیحت اور مناقب جب بیمار ہوا پھر اچھا ہوا اس کی مثال دو درخت کی ہے کہ مالک نے ایک باغ صاف کر دیا تو اسے یہ علم کہ کیوں باغ صاف کیا کھلا۔ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم بیماری کیا چیز ہے میں تو کبھی بیمار نہ ہوا فرمایا تمہارے پاس نہ جاتا کہ تو ہم میں سے نہیں۔

حدیث ۱۷.....امام احمد رحمۃ اللہ علیہ شداد بن اوس ؓ سے راوی ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں اللہ ﷻ فرماتا ہے جب میں اپنے مومن

بندہ کو گویا میں ڈالوں اور اس بتلا میں میری حمد کرے تو وہ اپنی خواب گاہ سے گناہوں سے ایسا پاک ہو کر اٹھے گا جیسے اسی دن کی اپنی ماں سے پیدا ہوا اور رب تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے بندہ کو مقید اور جکڑ کیا اس کے لئے عمل وبیماری جاری رکھو جیسا صحت میں تمام مریض کی عیادت کو جانا سنت ہے احادیث میں اس کی بہت فضیلت آئی۔

حدیث ۱..... بخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں مسلمان پر مسلمان کے پانچ حق ہیں (1) سلام کا جواب دینا (2) مریض کے پوچھنے کو جانا (3) جنازہ کے ساتھ جانا (4) دعوت قبول کرنا (5) چھینکنے کا جواب دینا۔ (جب الحمد للہ کہے)

حدیث ۲..... صحیحین میں ہے براء ابن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہمیں سات باتوں کا حضور ﷺ نے حکم فرمایا (ہم پانچ ہیں ذاکر کہ فرمایا) (6) قسم کھانے والے کی قسم پوری کرنا (7) مظلوم کی مدد کرنا

حدیث ۳..... بخاری ومسلم رضی اللہ عنہما ثوبان رضی اللہ عنہ سے راوی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو گیا تو واپس ہونے تک ہمیشہ جنت کے پھل چنتے میں رہا۔

حدیث ۴..... صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اللہ ﷻ روز قیامت فرمائے گا اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی۔ عرض کرے گا تیری عیادت کیسے کرتا تو رب العالمین ہے (یعنی خدا کیسے بیمار ہو سکتا ہے کہ اس کی عیادت کی جائے) فرمائے گا کیا تجھے نہیں معلوم کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور اس کی تو نے عیادت نہ کی کیا تو نہیں جانتا کہ اگر اس کی عیادت کو جاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا اور فرمائے گا اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تو نے نہ دیا عرض کرے گا تجھے کس طرح کھانا دیتا تو رب العالمین ہے فرمائے گا کیا تجھے نہیں معلوم کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا اور تو نے نہ دیا۔ کیا تجھے نہیں معلوم کہ اگر تو نے دیا ہوتا تو اس کو (یعنی اس کے ثواب کو) میرے پاس پاتا۔ فرمائے گا اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تو نے نہ دیا عرض کرے گا تجھے کیسے پانی دیتا تو رب العالمین ہے فرمائے گا میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تو نے اسے نہ پلایا اگر پلایا ہوتا تو میرے یہاں پاتا۔

حدیث ۵..... صحیح بخاری شریف میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حضور اقدس ﷺ ایک اعرابی کی عیادت کو تشریف لے گئے اور عادت کریمہ یہ تھی کہ جب کسی مریض کی عیادت کو تشریف لے جاتے تو فرماتے لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی کوئی حرج کی بات نہیں انشاء اللہ تعالیٰ یہ مرض گناہوں سے پاک کرنے والا ہے اس اعرابی سے بھی یہی فرمایا لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

حدیث ۶..... ابوداؤد وترمذی رضی اللہ عنہما امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے لئے صبح کو جائے تو شام تک اس کے لئے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک باغ ہوگا۔

حدیث ۷..... ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو اچھی طرح وضو کر کے بغرض ثواب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو جائے جہنم سے ساٹھ برس کی راہ دور کر دیا گیا۔

حدیث ۸..... ترمذی بافادہ حسین وابن ماجہ رحمہما اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو شخص مریض کی عیادت کو جاتا ہے آسمان سے منادی ندا کرتا ہے تو اچھا ہے اور تیرا چلنا اچھا اور جنت کی ایک منزل کو تو نے ٹھکانا بنایا۔

حدیث ۹..... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب تو مریض کے پاس جائے تو اس سے کہہ کہ تیرے لئے دعا کرے کہ اس کی دعا فرشتے کی دعا کی مانند ہے۔

حدیث ۱۰..... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت کی کہ فرماتے ہیں افضل عیادت یہ ہے کہ جلد اٹھ آئے

اور اسی کی مثل انس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حدیث ۱۱..... ترمذی و ابن ماجہ رحمہما اللہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جب مریض کے پاس جاؤ تو عمر کے بارے میں دل خوش کن بات کرو کہ یہ کسی چیز کو رد نہ کرے گا اور اس کے جی کو اچھا معلوم ہوگا۔

حدیث ۱۲..... ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح میں انس سے راوی ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں پانچ چیز جو ایک دن میں کرے گا اللہ ﷻ اس کو جنتیوں میں لکھ دے گا۔ (1) مریض کی عیادت کرے (2) جنازہ میں حاضر ہو (3) روزہ رکھے (4) حج کو جائے (5) غلام آزاد کرے۔

حدیث ۱۳..... ۱۴..... احمد، بزار، ابو یعلی و ابن حبان ابن خزیمہ ابن حبان جبل اور ابوداؤد رحمہم اللہ تمامہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں۔ پانچ چیزیں ہیں کہ جو ان میں سے ایک بھی کرے اللہ ﷻ کے ضمان میں آجائے گا (1) مریض کی عیادت کرے (2) جنازہ کے ساتھ جائے (3) غزوہ کو جائے (4) امام کے پاس اس کی تعظیم و توقیر کے ارادہ سے جائے (5) اپنے گھر میں بیٹھا رہے کہ لوگ اس سے سلامت رہیں اور وہ لوگوں سے۔

حدیث ۱۵..... ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ آج تم میں کون روزہ دار ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں۔ فرمایا آج تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا عرض کی میں۔ فرمایا کون آج جنازہ کے ساتھ گیا۔ عرض کی میں۔ فرمایا کس نے آج مریض کی عیادت کی۔ عرض کی میں۔ فرمایا یہ خصلتیں کسی میں بھی جمع نہ ہوں مگر جنت میں داخل ہوگا۔

حدیث ۱۶..... ابوداؤد، ترمذی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روای کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کو جائے تو سات بار یہ دعا پڑھے اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ (ترجمہ) اللہ عظیم سے سوال کرتا ہوں جو عرش کریم کا مالک ہے۔ اس کا کہ تجھے شفا دے۔ ۱۲ منہ اگر موت نہیں آئی ہے تو اسے شفا ہو جائے گی۔

موت آنے کا بیان

دنیا گندی نجس مُردار بھی ہے تو ایک دن موت آنی ہے جب یہاں سے کوچ کرنا ہی ہے تو وہاں کی تیاری چاہئے جہاں ہمیشہ رہنا ہے اور اس وقت کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہئے حضور اقدس ﷺ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا۔ دنیا میں ایسے رہو جیسے مسافر بلکہ راہ چلتا ہے۔ تو مسافر جس طرح ایک اجنبی شخص ہوتا ہے اور راہ گیر راستہ کے کھیل تماشوں میں نہیں لگتا کہ راہ کھوئی ہوگی اور منزل مقصود تک پہنچنے میں ناکامی ہوگی اس طرح مسلمان کو چاہئے کہ دنیا میں نہ پھنسے اور ایسے تعلقات پیدا کرے کہ مقصود اصلی کے حاصل کرنے میں آڑے آئیں اور موت کو کثرت سے یاد کرے کہ اس کی یاد دنیوی تعلقات کو قطع کرتی ہے حدیث میں ارشاد فرمایا اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَادِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ (ترجمہ) لذتوں کی توڑ دینے والی موت کو کثرت سے یاد کرو۔ ۱۲ منہ مگر کسی پر موت کی آرزو نہ کرے کہ اس کی ممانعت آئی ہے اور یہ دعا پڑھتا رہے جب تک میری زندگی میرے لئے خیر ہو اور موت دے جب موت میرے لئے بہتر ہو۔

اس حدیث کو بخاری و مسلم رحمہما اللہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور مسلمان کو چاہئے کہ اللہ ﷻ سے نیک گمان رکھے۔ اس کی رحمت کا امیدوار رہے حدیث میں فرمایا کوئی میرے مگر اس حال میں کہ اللہ ﷻ سے نیک گمان رکھتا ہو کہ ارشاد الٰہی ہے اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ میرا بندہ مجھ سے جیسا گمان رکھتا ہے میں اسی طرح اس کے ساتھ پیش آتا ہوں۔

ایک جوان کے پاس تشریف لے گئے اور وہ قریب الموت تھا فرمایا تو اپنے کو کس حال پاتا ہے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اللہ ﷻ سے امید ہے اور اپنے گناہوں سے ڈرتا ہوں۔ فرمایا یہ دونوں خوف و رجا اس موقع پر جس بندہ کے دل میں ہوں گے اللہ ﷻ اسے وہ دے گا جس کی

امید رکھتا ہے اور اس سے امن میں رہ کے گا جس سے خوف کرتا ہے۔ روح قبض ہونے کا وقت بہت سخت وقت ہے کہ اسی پر سارے عمل کا مدار ہے بلکہ ایمان کے تمام نتائج اخروی اسی پر مرتب کو اعتبار خاتمہ ہی کا ہے اور شیطان لعین ایمان لینے کی فکر میں ہے جس کو حدیث اس کے کمر سے بچائے اور ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائے وہ مراد کو پہنچا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْخَیْرَ بِالْخَوَاتِیْمِ اعتبار خاتمہ ہی کا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اَرْزُقْنَا حُسْنَ الْخَاتِمَۃِ ارشاد فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ جس کا آخر کلام لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی کلمہ طیبہ وہ جنت میں داخل ہوا۔

مسائل فقہیہ:۔ جب موت کا وقت قریب آئے اور علامتیں پائی جائیں تو سنت یہ ہے کہ بائیں کروٹ پر لٹا کر قبلہ کی طرف منہ کر دیں اور یہ بھی جائز ہے کہ چت لٹائیں اور قبلہ کو پاؤں کریں کہ یوں بھی قبلہ کو منہ ہو جائے گا مگر اس صورت میں سر کچھ رہے اونچا رکھیں اور قبلہ کو منہ کرنا دشوار ہو کہ اس کو تکلیف ہوتی ہو جس حالت میں ہے چھوڑ دیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱..... جاں کنی کی حالت میں جب تک روح حلق کو نہ آئے تلقین کریں یعنی اس کے پاس بلند آواز سے پڑھیں اُشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ مگر اسے اس کے کہنے کا حکم نہ کریں۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۲..... جب اس نے کلمہ پڑھ لیا تو تلقین موقوف کر دیں ہاں اگر کلمہ پڑھنے کے بعد اس نے کوئی بات کی تو پھر تلقین کریں کہ اس کا آخر کلام لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳..... تلقین کرنے والا کوئی نیک شخص ہو۔ ایسا نہ ہو جس کو اس کے مرنے کی خوشی ہو اور اس کے پاس اس وقت نیک اور پرہیزگار لوگوں کا ہونا بہت اچھی بات ہے۔ اور اس وقت وہاں سورہ یٰسین شریف کی تلاوت اور خوشبو ہونا مستحب۔ مثلاً لوبان اگر کی بتیاں سلگا دیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴..... موت کے وقت حیض و نفاس والی عورتیں اس کے پاس حاضر ہو سکتی ہیں (عالمگیری) مگر جس کا حیض و نفاس منقطع ہو گیا اور ابھی غسل نہیں کیا ہے اور جب کوئی نہ ہو چاہیے اور کوشش کرے کہ مکان میں کوئی تصویر یا کتا نہ ہو۔ اگر یہ چیزیں ہوں تو فوراً نکال دی جائیں کہ جہاں یہ ہوتی ہیں ملائکہ رحمت نہیں آتے۔ اس کی نزع کے وقت اپنے اور اس کے لیے دعائے خیر کرتے رہیں۔ کوئی برا کلمہ زبان سے نہ نکلے کہ اس وقت جو کچھ کہا جاتا ہے ملائکہ اس پر آمین کہتے ہیں نزع میں تلقین دیکھیں تو سورہ یٰسین و سورہ رعد پڑھیں۔

مسئلہ نمبر ۵..... جب روح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی جبڑے کے نیچے سے سر پر لے جا کر گرہ دے دیں کہ منہ کھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کر دی جائیں اور ٹانگیں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیے جائیں یہ کام اس کے گھر والوں میں جو زیادہ نزدیکی کے ساتھ کر سکتا ہو باپ یا بیٹا وہ کر دے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ نمبر ۶..... آنکھیں بند کرتے وقت یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَسِّرْ عَلَیْہِ اَمْرَہٗ وَسَھِّلْ عَلَیْہِ مَا بَعْدَہٗ وَ اَسْعِدْہُ بِلِقَائِکَ وَاجْعَلْ مَا خَرَجَ اِلَیْہِ خَیْرًا مِّمَّا خَرَجَ عَنْہُ

اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ کی ملت پر اے اللہ تو اس کے کام کو اس پر آسان کر اور اس کے مابعد کو اس پر سہل کر اور اپنی ملاقات سے تو اسے نیک بخت کر اور جس کی طرف نکلا (آخرت) سے اس سے بہتر کر جس سے نکلا (دنیا) ۱۲ منہ

مسئلہ نمبر ۷..... اس کے پیٹ پر لوہا یا گیلی مٹی اور کوئی بھاری چیز رکھ دیں کہ پیٹ پھول نہ جائے مگر ضرورت سے زیادہ وزنی نہ ہو کہ باعث تکلیف ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸..... میت کے سارے بدن کو کسی کپڑے سے چھپا دیں اور اس کو چارپائی یا تخت وغیرہ کسی اونچی چیز پر رکھیں کہ زمین کی

سل نہ پہنچے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹.....مرتے وقت معاذ اللہ اس کی زبان سے کلمہ کفر نکلا تو کفر کا حکم نہ دیں گے کہ ممکن ہے موت کی سختی میں عقل جاتی رہی ہو اور بے ہوشی میں کلمہ نکلا گیا (درمختار) اور بہت ممکن ہے کہ اس کی بات پوری سمجھ میں نہ آئی کہ اتنی شدت کی حالت میں آدمی پوری بات صاف طور پر ادا کرے دشوار ہوتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۰.....اس کے ذمہ قرض یا جس قسم کے دین ہوں جلد سے جلد ادا کر دیں کہ حدیث میں ہے میت اپنے دین میں معلق ہے۔ ایک روایت میں ہے اس کی روح معلق رہتی ہے جب تک دین ادا نہ کیا جائے

مسئلہ نمبر ۱۱.....میت کے پاس سوائے قرآن مجید جائز ہے جبکہ اس کا تمام بدن کپڑے سے چھپا ہو اور تسبیح و دیگر اذکار میں مضائقہ حرج نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۲.....غسل و کفن و دفن میں جلدی چاہئے کہ حدیث میں اس کی تاکید آئی۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۳.....پڑوسیوں اور اس کے دوست احباب کو اطلاع کر دیں کہ نمازیں کی کثرت ہو گی اور اس کے لئے دعا کریں گے کہ ان پر حق ہے کہ اس کی نماز پڑھیں اور دعا کریں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۴.....بازار و شارع عام پر اس کی موت کی خبر دینے کے لئے بلند آواز سے پکارنا بعض نے مکروہ بتایا مگر صحیح یہ ہے کہ اگر اس میں حرج نہیں مگر حسب عادت جاہلیت بڑے بڑے الفاظ سے نہ ہو۔ (جوہرہ نیرہ و درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵.....اگر اچانک موت سے مرا جو تب تک موت کا یقین نہ ہو جب تک غلبہ ظنی نہ ہو تجہیز و تکفین میں توقف رکھیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶.....عورت مرگئی اور اس کے پیٹ میں بچہ حرکت کر رہا ہے تو بائیں جانب سے پیٹ چاک کر کے بچہ نکالا جائے اور اگر عورت زندہ ہے اور اس کے پیٹ میں بچہ مر گیا اور عورت کی جان پر بنی ہو تو بچہ کو نکالا جائے اور بچہ بھی زندہ ہو تو کسی طرح تکلیف ہو بچہ کاٹ کر نکالنا جائز نہیں۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷.....اگر اس نے قصداً کسی کا مال نگل لیا اور مر گیا تو اگر اتنا مال چھوڑا ہے کہ تاوان دے دیا جائے تو ترکہ سے تاوان ادا کریں ورنہ پیٹ چیر کر مال نکالا جائے اور بلا قصد ہے تو چیرا نہ جائے۔ (درمختار و درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۸.....مادہ عورت مر گئی اور دفن کر دی گئی کسی نے خواب میں دیکھا کہ اس کے بچہ پیدا ہوا تو محض اس خواب کی بنا پر قبر کھودنی جائز نہیں۔ (عالمگیری)

میت کے نہلانے کا بیان

مسئلہ نمبر ۱.....میت کو نہلانا فرض کفایہ ہے بعض لوگوں نے غسل دے دیا تو سب سے ساقط ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲.....نہلانے کا طریقہ یہ ہے کہ جس چارپائی یا تختہ پر نہلانے کا ارادہ ہو اس کو تین یا پانچ یا سات بار دھونی دیں یعنی جس چیز میں وہ خوشبو سلگتی ہوا سے اتنی بار چارپائی وغیرہ کے گرد پھیرائیں اور اس پر میت کو لٹا کر ناف سے گھٹنوں تک کسی کپڑے سے چھپا دیں پھر نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پہلے استنجا کرائے پھر نماز کا سا وضو کرائے یعنی منہ پھر کہنیں سمیت ہاتھ دھوئیں پھر سر کا مسح کریں پھر پاؤں دھوئیں مگر میت کے وضو میں گٹوں تک کے پہلے ہاتھ دھوا اور ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے ہاں کوئی کپڑا یا کوئی روئی کی پھریری بھگو کر دانتوں اور مسوڑھوں اور ہونٹوں اور نتھنوں پر پھیر دیں پھر سر اور داڑھی کے بال ہوں تو گلی شے دے دھوئیں یہ نہ ہو تو پاک صابون اسلامی کا رگڑنا

ہو یا میّت یا کسی اور چیز سے اور نہ نجاستی پانی بھی کافی ہے پھر بائیں کروٹ پر لٹا کر سر سے پاؤں تک بیری کا پانی بہائیں کہ تختہ تک پہنچ جائے پھر داہنی کروٹ پر لٹا کر یونہی کریں اور بیری کے پتے جوش دیا ہوا پانی نہ ہو تو خالص پانی نیم گرم کافی ہے پھر ٹیک لگا کر بٹھائیں اور نرمی کے ساتھ پیٹ کو پیٹ پر ہاتھ پھیریں اگر کچھ نکلے دھو ڈالیں وضو و غسل کا اعادہ نہ کریں پھر آخر میں سر سے پاؤں تک کافور کا پانی بہائیں پھر اس کے بدن کو کسی پاک کپڑے سے آہستہ سے پونچھ دیں۔

مسئلہ نمبر ۳..... ایک مرتبہ سارے بدن پر پانی بہانا فرض ہے اور تین مرتبہ سنت جہاں غسل دیں مستحب یہ ہے کہ پہ در پہ کریں کہ نہلانے والوں اور مددگاروں کے دوسرا بدن دیکھے نہلاتے وقت خواہ اس طرح جیسے قبر میں رکھتے ہیں یا قبلہ کی طرف پاؤں کر کے یا جو آسان ہو کریں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴..... نہلانے والا بااطہارت ہو۔ جب پانی حیض والی عورت نے غسل دیا تو کراہت مگر غسل ہو جائے گا اور بے وضو نے نہلایا تو کراہت بھی نہیں بہتر یہ ہے کہ نہلانے والا سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہو۔ وہ نہ ہو یا نہلانا نہ جانتا ہو تو کوئی اور شخص جو امانت دار و پرہیزگار ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵..... نہلانے والا معتمد شخص ہو کہ پوری طرح غسل دے اور جو اچھی بات دیکھے مثلاً چہرہ و سفید اعضا میت کے بدن سے خوشبو آئی تو اسے لوگوں کے سامنے بیان کرے اور کوئی بری بات دیکھی مثلاً چہرے کا رنگ سیاہ ہو یا بدبو آئی یا صورت یا اعضا میں تغیر آیا تو اسے کسی سے نہ کہے اور ایسی بات کہنا جائز بھی نہیں حدیث میں ارشاد ہوا اپنے مردوں کی خوبیاں ذکر کرو اور ان کی برائیوں سے باز رہو۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ نمبر ۶..... اگر کوئی بد مذہب مرا اور اس کا رنگ سیاہ ہو گیا یا کوئی بری بات ظاہر ہوئی تو اس کا بیان کرنا چاہیئے کہ اس سے لوگوں کو عبرت و نصیحت ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷..... نہلانے والے کے پاس خوشبو سلگانا مستحب ہے کہ اگر میت کے بدن سے بدبو آئے تو اسے پتہ نہ چلے اور نہ نہلانے والے کو چاہیئے کہ بقدر ضرورت اعضائے میت کی طرف نظر کرے یا ضرورت کسی عضو کی طرف نہ دیکھے کو ممکن ہے اس کے بدن میں کوئی عیب ہو جسے وہ چھپاتا تھا۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۸..... اگر وہاں اس کے سوا اور بھی نہلانے والے ہوں تو نہلانے پر اجرت لے سکتا ہے مگر افضل یہ ہے کہ نہ لے اور اگر کوئی دوسرا نہلانے والا نہ ہو تو اجرت لینا جائز نہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۹..... جب یا حیض و نفاس والی عورت کا انتقال ہوا تو ایک غسل ہی کافی ہے کہ غسل واجب ہونے کے کتنے ہی اسباب سب ایک ہی غسل سے ادا ہو جاتے ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... مرد کو مرد نہلائے اور عورت کو عورت میت چھوٹا لڑکا ہے تو اسے عورت بھی نہلا سکتی ہے اور چھوٹی لڑکی کو مرد بھی۔ چھوٹے سے مراد یہ کہ حد شہوت کو نہ پہنچے ہوں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱..... جس مرد کا عضو تناسل یا خصیے کاٹ لئے گئے ہوں وہ مردوں ہے یعنی مرد اسے غسل دے سکتا ہے یا اس کی عورت۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲..... عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے جبکہ موت سے پہلے یا بعد کوئی ایسا امر نہ واقع ہوا ہو جس سے اس کے نکاح سے نکل جائے مثلاً شوہر کے لڑکے یا باپ کو شہوت سے چھوا یا بوسہ لیا یا معاذ اللہ مرتد ہو گئی اگرچہ غسل سے پہلے ہی پھر مسلمان ہو گئی کہ ان وجوہ سے نکاح جاتا رہا اور اجنبیہ ہو گئی لہٰذا غسل نہیں دے سکتی۔ (عالمگیری و جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۳.....عورت کو طلاق رجعی دی ہنوز عدت میں تھی کہ شوہر کا انتقال ہوگیا تو غسل دے سکتی ہے اور اگر بائن طلاق دی ہے تو اگر چہ عدت میں ہے غسل نہیں دے سکتی۔ (عالمگیری و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۴.....ہم بلدہ یا مدرسہ یا خانقاہ کا متبنیٰ بانڈی اپنے آقا کے مُردہ کو غسل نہیں دے سکتی کہ یہ سب اس کی ملک سے خارج ہوگئیں یونہی اگر یہ مرجائیں تو آقا نہیں نہلا سکتا۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۵.....عورت مرجائے تو شوہر اسے نہلا سکتا ہے، چھو سکتا ہے اور دیکھنے کی ممانعت نہیں (ردالمحتار)

عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ شوہر عورت کے جنازہ کو نہ کندھا دے سکتا نہ قبر میں اتار سکتا ہے نہ منہ دیکھ سکتا ہے یہ محض غلط ہے صرف نہلانے اور اس کے بدن کو بلا حائل ہاتھ لگانے کی ممانعت ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۶.....عورت کا انتقال ہوا اور وہاں کوئی عورت نہیں کہ نہلا دے تو تیمم کرایا جائے پھر تیمم کرنے والا محرم ہو تو ہاتھ سے تیمم کرائے اور اجنبی ہو اگر چہ شوہر ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر جنس زمین پر ہاتھ مارے اور تیمم کروائے اور شوہر کے سوا کوئی اور اجنبی ہو تو کلائیوں کی طرف نظر نہ کرے اور شوہر کو اس کی حاجت نہیں اور اس مسئلے میں جوان اور بڑھیاں دونوں کا ایک حکم ہے۔ (ردالمحتار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۱۷.....مرد کا انتقال ہوا اور وہاں کوئی مرد ہے نہ اس کی بیوی تو جو عورت وہاں ہے اسے تیمم کرائے پھر اگر عورت محرم ہے یا اس کی باندی ہو تو تیمم میں ہاتھ پر کپڑا لپیٹنے کی حاجت نہیں اور اجنبی ہو تو کپڑا لپیٹ کر تیمم کرائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸.....مرد کا سفر میں انتقال ہوا اور اس کے ساتھ عورتیں ہیں اور کافر مرد مگر مسلمان مرد کوئی نہیں تو عورتیں اس کافر کو نہلانے کا طریقہ بتادیں کہ وہ نہلادے اور اگر مرد کوئی نہیں اور چھوٹی لڑکی بھرا ہوئی ہے کہ نہلانے کی طاقت رکھتی ہے تو یہ عورتیں اسے سکھادیں کہ وہ نہلائے۔ یونہی اگر عورت کا انتقال ہوا اور کوئی مسلمان عورت نہیں اور کافرہ عورت موجود ہے تو مرد اس کافرہ کو غسل کی تعلیم کرے اور اس سے نہلوائے یا چھوٹا لڑکا اس قابل ہو کہ نہلا سکے تو اسے بتائے اور وہ نہلائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹.....ایسی جگہ انتقال ہوا کہ پانی وہاں نہیں ملتا تو تیمم کرائیں اور نماز پڑھیں اور نماز کے بعد اگر قلیل ذخیرہ پانی مل جائے تو نہلا کر نماز کا اعادہ کریں۔ (عالمگیری و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۰.....خنثیٰ مشکل کا انتقال ہوا تو اسے مرد نہلا سکتا ہے اور نہ عورت بلکہ تیمم کرایا جائے تو تیمم کرانے والا اجنبی ہو تو ہاتھ پر کپڑا لپیٹ لے اور کلائیوں پر نظر نہ کرے۔ یونہی خنثیٰ مشکل کسی مرد یا عورت کو غسل نہیں دے سکتا (عالمگیری)

خنثیٰ مشکل چھوٹا بچہ ہو تو اسے مرد بھی نہلا سکتے ہیں اور عورتیں بھی یونہی غلام۔

مسئلہ نمبر ۲۱.....مسلمان کا انتقال ہوا اور اس کا باپ کافر ہے تو اسے مسلمان نہلائیں اس کے باپ کے کہنے کا کچھ اعتبار نہیں کافر مسلمان ہوا اور اس کی عورت کافرہ ہے تو اگر کتابیہ ہے نہلا سکتی ہے مگر بلا ضرورت اس سے نہلوانا بہت برا ہے اور اگر مجوسیہ یا بت پرست ہے اور اس کے مرنے کے بعد مسلمان ہوگئی تو نہلا سکتی ہے بشرطیکہ نکاح میں باقی ہو اور بچے نہیں اور نکاح میں باقی رہنے کی صورت یہ ہے کہ اگر سلطنت اسلامی میں ہے تو حاکم اسلام شوہر کے مسلمان ہونے کے بعد عورت پر اسلام پیش کرے اگر مان لیا فبہا اور یونہی نکاح سے نکل جائے گی اور اگر سلطنت اسلام میں نہیں تو شوہر کے بعد عورت کو تین حیض آنے کا انتظار کیا جائے گا اس مدت میں مسلمان ہوگئی فبہا ورنہ نکاح سے نکل جائے گی اور دونوں صورتوں میں پھر اگر چہ مسلمان ہو جائے غسل نہیں دے سکتی۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۲.....میت سے غسل ساقط ہو جانے اور اس پر نماز صحیح ہونے میں نیت اور عمل شرط نہیں یہاں تک کہ مردہ اگر پانی میں گر گیا یا اس پر مینہ برسا کہ سارے بدن پر پانی بہ گیا غسل ہوگیا مگر زندوں پر جو غسل میت واجب ہے یہ اس وقت بری الذمہ ہوں گے کہ نہلائیں لہٰذا اگر مردہ

پانی میں ملا تو بہ نیت غسل اسے تین بار پانی میں حرکت دے دیں کہ غسل مسنون ادا ہو جائے اور ایک بار حرکت دی تو واجب ادا ہو گیا مگر سنت کا مطالبہ رہا اور بلا نیت نہلانے سے بری الذمہ ہو جائیں گے مگر ثواب نہ ملے گا۔ مثلاً کسی کو سکھانے کی نیت سے میت کو غسل دیا واجب ساقط ہو گیا مگر غسل میت کا ثواب نہیں ملے گا۔ غسل ہو جانے کے لئے یہ بھی ضروری نہیں کہ نہلانے والا مکلف یعنی اہل نیت ہو بلکہ بالغ یا کافر نے نہلا دیا غسل ادا ہو گیا۔ یونہی اگر عورت حائضہ نے مرد کو یا مرد نے عورت کو غسل دیا غسل ادا ہو گیا۔ اگر چہ ان کو نہلانا جائز نہ تھا۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۳..... کسی مسلمان کا آدھے سے زیادہ حصہ ملا تو غسل و کفن دیں گے اور جنازہ کی نماز پڑھیں گے اور نماز کے بعد باقی ٹکڑا بھی ملا تو اس پر نماز نہیں پڑھیں گے اور آدھا حاضر ملا تو اگر اس میں سر بھی ہے جب بھی یہی حکم ہے اور اگر سر نہ ہو بلکہ ایک پہلو میں سر سے پاؤں تک دو تہائی یا اس ایک جانب کا حصہ ملا تو ان دنوں صورتوں میں بھی غسل ہے نہ کفن نہ نماز بلکہ ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں۔ (عالمگیری و درمختار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۲۴..... ہر وہ ملا اور یہ نہیں معلوم کہ مسلمان ہے یا کافر تو اگر اس کی وضع قطع مسلمانوں کی ہو یا کوئی علامت ایسی ہو جس سے مسلمان ہونا ثابت ہوتا ہے یا مسلمانوں کے محلہ میں ملا تو غسل دیں اور نماز پڑھیں ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵..... مسلمان مردے کافر مردوں میں مل گئے تو اگر ختنہ وغیرہ کسی علامت سے شناخت کر سکیں تو مسلمانوں کو جدا کر کے غسل و کفن دیں اور نماز پڑھیں اور امتیاز نہ ہو تا ہو تو غسل دیں اور نماز میں خاص مسلمانوں کے لئے دعا کی نیت کریں اور ان میں اگر مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہو تو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کر دیں ورنہ علیحدہ۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶..... کافر مردے کے لئے غسل و کفن دفن نہیں بلکہ ایک چیتھڑے میں لپیٹ کر گڑھے میں دبا دیں یہی حکم ہے اگر کسی کو اس کا کوئی ہم مذہب نہ ہو یا لے جانے والے ہم مذہب کو نہ پہچانتے ہوں یا پہچانتے ہوں اور اگر ہو تو اس کا ہم مذہب کوئی نہ ہو یا لے نہیں اور بلا تعرض غسل و کفن و دفن کرے تو جائز ہے مگر کسی امر میں سنت کا طریقہ نہ برتے بلکہ نجاست دھونے کی طرح اس پر پانی بہائے اور چیتھڑے میں لپیٹ کر گڑھے میں دبا دے یہ حکم کافر اصلی کا ہے مرتد کا حکم یہ ہے کہ مغلظہ بنائے غسل دیں یہ کفن بلکہ کتے کی طرح گڑھے میں ڈھکیل کر مٹی سے بغیر غائل کے پاٹ دیں۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۷..... حاملہ کو مسلمان کا حمل قطعاً مر گیا اگر پیٹ میں جان پڑ گئی تھی تو اسے مسلمانوں کے قبرستان میں علیحدہ دفن کریں اور اس کی پیٹھ قبلہ کو کر دیں کہ بچے کا منہ قبلہ کو ہو اس لئے کہ بچے جب پیدا ہوتا ہے تو اس کا منہ ماں کے پیٹ کی طرف ہوتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸..... میت کا بدن اگر ایسا ہو کہ ہاتھ لگانے کے کمال حد تک گل گیا ہو تو ہاتھ نہ لگائیں صرف پانی بہا دیں۔ (عالمگیری و غیرہا)

مسئلہ نمبر ۲۹..... نہلانے کے بعد اگر ناک کان منہ اور دیگر سوراخوں میں روئی رکھ دیں تو حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ نہ رکھیں (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰..... میت کی داڑھی یا سر کے بال میں کنگھا کرنا یا ناخن تراشنا کسی جگہ کے بال مونڈنا یا کترنا یا کھانا ناجائز و مکروہ تحریمی ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جس حالت پر ہے اسی حالت میں دفن کر دیں ہاں اگر ناخن لمبا ہو تو لے سکتے ہیں اور اگر ناخن یا بال تراش لے تو کفن میں رکھ دیں۔ (درمختار و عالمگیری و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۱..... میت کے دونوں ہاتھ کروٹوں میں رکھیں سینہ میں نہ رکھیں کہ یہ کفار کا طریقہ ہے (درمختار)

بعض جگہ لحاف کے نیچے اس طرح رکھتے ہیں جیسے نماز کے قیام میں یہ بھی نہ کریں۔

مسئلہ نمبر ۳۲..... بعض جگہ دستور ہے کہ عمومًا میت کے غسل کے لئے کورے گھڑے بھیجتے ہیں اس کی کچھ ضرورت نہیں مگر کے استعمالی گھڑے لوٹے سے بھی غسل دے سکتے ہیں اور بعض یہ جہالت کرتے ہیں کہ غسل کے بعد توڑ ڈالتے ہیں یہ ناجائز و حرام ہے کہ مال ضائع

کرتا ہے اور اگر یہ خیال ہو کہ نجس ہو گئے تو یہ بھی فضول بات ہے کہ وہ وضو سے تعمیلیں نہیں پڑتیں اور پڑیں بھی تو رائج یہ ہے میت کا غسل نجاست حکمیہ دور کرنے کے لئے ہے تو مستعمل پانی کی تعمیلیں پڑیں اور مستعمل پانی نجس نہیں جس طرح زندوں کے وضو و غسل کا پانی ہو اگر فرض کیا جائے کہ نجس پانی کی تعمیلیں پڑیں اور وضو اس دھونے سے پاک ہو جائیں گے اور اکثر بلکہ وہ گھڑے نہ بھنے مسجدوں میں رکھ دیتے ہیں اگر نیت یہ ہو کہ نمازیوں کو آرام پہنچے گا اور اس کا مردے کو ثواب ہو تو یہ بھی نیت ہے اور رکھنا بہتر ہے اور اگر یہ خیال ہو کہ گھر میں رکھنا نحوست ہے تو یہ بڑی حماقت اور بعض لوگ گھڑے کا پانی پھینک دیتے ہیں یہ بھی حرام ہے۔

کفن کا بیان

مسئلہ نمبر ۱..... میت کو کفن دینا فرض کفایہ ہے۔ کفن کے تین درجے ہیں۔ (۱) ضرورت (۲) کفایت (۳) سنت۔ مرد کے لئے سنت تین کپڑے ہیں (۱) لفافہ (۳) ازار (۳) قمیص اور عورت کے لئے پانچ تین یہ ہے اور (۱) اوڑھنی (۲) سینہ بند۔ کفن کفایت مرد کے لئے دو کپڑے ہیں۔ لفافہ اور ازار اور عورت کے لئے تین لفافہ، ازار اور اوڑھنی یا لفافہ قمیص، اوڑھنی کفن ضرورت دونوں کے لئے یہ کہ جو میسر آئے اور کم از کم اتنا ہو کہ سارا بدن ڈھک جائے۔ (درمختار، عالمگیری وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۲..... لفافہ یعنی چادر کی مقدار یہ ہے کہ میت کے قد سے اس قدر زیادہ ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں اور یعنی تہبند چوٹی سے قدم تک یعنی لفافہ سے اتنی چھوٹی ہو بندش کے لئے زیادہ قماط اور قمیص جس کو کرتی کہتے ہیں گردن سے گھٹنوں نیچے تک اور یا آگے اور پیچھے دونوں طرف برابر ہو اور بالوں میں جو رواج ہے کہ پیچھے کم رکھتے ہیں یہ غلطی ہے پاک اور آراستہ ہیں نہ ہوں۔ مرد اور عورت کی کفنی میں فرق ہے۔ مرد کی کفنی موٹے مضبوط کپڑے کی اور عورت کے لئے سینے کی طرف۔ اوڑھنی تین ہاتھ کی ہونی چاہئے یعنی ڈیڑھ گز۔ سینہ بند پستان سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۳..... بالضرورت کفن کفایت سے کم کرنا جائز و مکروہ ہے۔ (درمختار) بعض محتاج کفن ضرورت پر تاراج ہوتے ہیں مگر کفن مسنون میسر نہیں وہ کفن مسنون کے لئے لوگوں سے سوال کرتے ہیں یہ جائز ہے کہ سوال بلاضرورت جائز نہیں اور یہاں ضرورت نہیں البتہ اگر کفن ضرورت پر بھی تار نہ ہوں تو بقدر ضرورت سوال کریں زیادہ نہیں ہاں اگر بغیر مانگے مسلمان خود کفن مسنون پورا کر دیں تو انشاء اللہ پورا ثواب پائیں گے۔ (شامی وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴..... ورثہ میں اختلاف ہو کوئی دو کپڑوں کے لئے کہتا ہے کوئی تین کے لئے تو تین کپڑے دیئے جائیں کہ یہ سنت ہے یا یوں کیا جائے کہ اگر مال زیادہ ہے اور ورثہ کم تو کفن سنت دیں اور مال کم ہے ورثہ زیادہ تو کفن کفایت۔ (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۵..... کفن اچھا ہونا چاہئے یعنی مرد عیدین و جمعہ کے لئے جیسے کپڑے پہنتا تھا اور عورت جیسے کپڑے بیچے جاتی تھی اس قیمت کا ہونا چاہئے حدیث میں ہے مردوں کا اچھا کفن دو کہ وہ باہم ملاقات کرتے اور اچھے کفن سے تفاخر کرتے یعنی خوش ہوتے ہیں۔ سفید کفن بہتر ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اپنے مردے سفید کپڑوں میں کفناؤ۔ (غنیہ، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶..... کسم یا زعفران کا رنگا ہوا اور ریشم کا کفن مرد کو ممنوع ہے اور عورت کے لئے جائز ہے یعنی جو کپڑا زندگی میں پہنا جا سکتا ہے اس کا کفن دیا جا سکتا ہے اور جو زندگی میں ناجائز وہ کفن میں بھی ناجائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷..... خنثیٰ مشکل کو عورت کی طرح پانچ کپڑے دیئے جائیں مگر کسم یا زعفران کا رنگا ہوا اور ریشمی کفن اسے ناجائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸..... کسی نے وصیت کی کہ کفن میں اسے دو کپڑے دیے جائیں تو یہ وصیت جاری نہ کی جائے تین کپڑے دیے جائیں اور اگر یہ وصیت کی کہ ہزار روپے کا کفن دیا جائے تو یہ بھی نافذ نہ ہوگی متوسط درجے کا دیا جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹..... جو بالغ حد شہوت[1] کو پہنچ گیا وہ بالغ کے حکم میں ہے یعنی بالغ کو کفن میں جتنے کپڑے دیے جاتے ہیں اسے بھی دیے جائیں اور اس سے چھوٹے لڑکے کو ایک کپڑا اور چھوٹی لڑکی کو دو کپڑے دے سکتے ہیں اگر لڑکے کو دو کپڑے دیے جائیں تو اچھا ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کو پورا کفن دیں اگر چہ ایک دن کا بچہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۱۰..... پرانے کپڑے کا بھی کفن ہو سکتا ہے مگر پرانا ہو تو دھلا ہوا ہو کفن ستھرا ہونا مرغوب ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۱..... میت نے اگر کچھ مال چھوڑا تو کفن اسی کے مال سے ہونا چاہیے اور مدیون میت قرض خواہ کفن کفایت سے زیادہ کو منع کر سکتا ہے اور منع نہ کیا تو اجازت سمجھی جائے گی۔ (درمختار) مگر قرض خواہ کو فضاحت کا اس وقت حق ہے جب وہ بتمام مال دین میں مستغرق ہو۔

مسئلہ نمبر ۱۲..... دین و وصیت و میراث ان سب پر کفن مقدم ہے اور دین و وصیت پر اور وصیت میراث پر۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۳..... میت نے مال نہ چھوڑا تو کفن اس کے ذمہ ہے جس کے ذمہ زندگی میں نفقہ تھا اور اگر کوئی ایسا نہیں جس پر نفقہ واجب ہوتا ہے مگر مالدار ہے تو بیت المال سے دیا جائے اور بیت المال بھی وہاں نہ ہو جیسے یہاں ہندوستان میں تو وہاں کے مسلمانوں پر کفن دینا فرض ہے اگر مسلم مقالہ اور نہ دیا تو سب گنہگار ہو گے اگر ان لوگوں کے پاس بھی نہیں تو ایک کپڑے کے لیے قدر ہاروں لوگوں سے سوال کریں۔ (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴..... عورت نے اگر مال چھوڑا "اس کا کفن شوہر کے ذمہ ہے بشرطیکہ موت کے وقت کوئی ایسی بات نہ پائی گئی جس سے عورت کا نفقہ شوہر پر سے ساقط ہو جاتا اگر شوہر مرا اور اس کی عورت مال دار ہے جب بھی عورت پر کفن واجب نہیں۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۱۵..... یہ جو کہا گیا کہ فلاں پر کفن واجب ہے اس سے مراد کفن شرعی ہے یعنی باقی سامان تجہیز مثلاً خوشبو اور غسال اور لے جانے والوں کی اجرت اور دفن کے مصارف سب میں شرعی مقدار مراد ہے باقی اور سب باتیں اگر میت کے مال سے کی گئیں اور ورثہ بالغ ہوں اور سب وارثوں نے اجازت بھی دے دی ہو تو جائز ہے ورنہ تبرع کرنے والے کے ذمہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶..... کفن کے لیے سوال کر کے لائے اس میں سے کچھ بچ رہا اگر معلوم ہے کہ فلاں نے دیا ہے تو اسے واپس کر دیں ورنہ دوسرے میت کے کفن میں صرف کر دیں یہ بھی نہ ہو تو تصدق کر دیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷..... میت ایسی جگہ ہے کہ وہاں صرف ایک شخص ہے اور اس کے پاس صرف ایک ہی کپڑا ہے تو اس پر پیشاب نہیں کو اپنے کپڑے کا کفن کر دے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۸..... کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ میت غسل دینے کے بعد بدن کسی کپڑے سے آہستہ پونچھ لیں کہ کفن تر نہ ہو اور کفن کو ایک یا تین یا پانچ یا سات بار دھونی دے لیں اس سے زیادہ نہیں پھر کفن یوں بچھائیں کہ پہلے بڑی چادر تہبند پھر کفنی پھر میت کو اس پر لٹائیں اور کفنی پہنائیں اور داڑھی و ہر تمام بدن پر خوشبو ملیں اور مواضع سجود یعنی ماتھا ناک ہاتھ گھٹنے قدم پر کافور لگائیں پھر ازار یعنی تہبند بائیں پہلو بائیں جانب سے پھر داہنی طرف سے تا کہ داہنا اوپر رہے اور سر پاؤں کی طرف باندھ دیں کہ ازار نے کا نہ شدہ ہے عورت کو کفنی پہنا کر اس کے بال دو حصے کر کے کفنی کے اوپر سینہ پر ڈال دیں اور اوڑھنی نصف پشت نیچے سے بچھا کر سر پر لا کر منہ مثل نقاب ڈال دیں کہ سینہ پر رہے کہ اس کا طول نصف پشت سے سینہ تک ہے اور عرض ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ہے اور یہ جو لوگ کیا کرتے ہیں کہ زندگی کی طرح اڑھاتے ہیں یہ محض بے

---

[1] حد شہوت لڑکوں میں یہ کہ اس کا دل عورتوں کی طرف رغبت کرے اور لڑکی میں یہ کہ اسے دیکھ کر مرد کا اس کی طرف میلان پیدا ہو اور اس کا اندازہ لڑکوں میں بارہ سال اور لڑکیوں میں نو برس ہے ۱۲ منہ

جا خلاف سنت ہے مگر بدستور ازار وقانسوہ لنگیاں پھر سب کے اوپر سینہ بند لائے پستان سے ران تک لاکر باندھیں۔ (عالمگیری ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۱۹..... مرد کے بدن پر الیٰ خوشبو لگانا جائز نہیں جس میں زعفران کی آمیزش ہو عورت کے لئے جائز ہے جس نے احرام باندھا ہے اس کے بدن پر بھی خوشبو لگائیں اور اس کا منہ اور سر کفن سے چھپایا جائے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۰..... اگر مرد کا کفن چوری ہو گیا اور لاش بھی تازہ ہے تو بہتر کفن دیا جائے اگر میت کا مال بدستور ہے تو اسے اگر تقسیم ہو گیا تو ورثہ کے ذمہ کفن دینا ہے وصیت یا قرض میں دیا گیا تو ان لوگوں پر نہیں اور اگر کل ترکہ دین میں مستغرق ہے اور قرض خواہوں نے اب تک قبضہ نہ کیا ہو تو پیسے مال سے دیں اور قبضہ کر لیا تو ان سے واپس نہ لیں بلکہ کفن اسی کے ذمہ ہے کہ مال نہ ہونے کی صورت میں جس کے ذمہ ہوتا ہے اور اگر صورت مذکورہ میں لاش پھٹ گئی تو کفن مسنون کی حاجت نہیں ایک کپڑا کافی ہے (عالمگیری ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۱..... اگر مردہ کو جانور کھا گیا اور کفن پڑا رہا تو اگر میت کے مال سے دیا گیا ہے تو کہ میں شمار ہوگا اور کسی اور نے دیا ہے تبرعی یا رشتہ دار نے تو دینے والا مالک ہے جو چاہے کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ضروریہ۔ ہندوستان میں رواج ہے کہ مسنون کے علاوہ اوپر سے ایک چادر ڈالتے ہیں وہ تبرعی دیا کسی مسکین پر تصدق کرتے ہیں ایک جنازہ ہوتی ہے جس پر امام جنازہ کی نماز پڑھاتا ہے وہ بھی تصدق کر دیتے ہیں اگر یہ چادر وہ جنازہ میت کے مال سے نہ ہوں بلکہ کسی نے اپنی طرف سے دیا ہو اور (عادۃً ہی دیتا ہے جس نے کفن دیا بلکہ کفن کے لئے جو کپڑا دیا جاتا ہے وہ اسی کا حق ہوتا ہے جس میں یہ دونوں بھی ہو جائیں) جب تو ظاہر ہے کہ اس کی اجازت ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر میت کے مال سے ہے تو دو صورتیں ہیں

ایک یہ کہ ورثہ سب بالغ ہوں اور سب کی اجازت سے ہو جب بھی جائز ہے اور اگر اجازت نہ دی تو جس نے میت کے مال سے نکالا اور تصدق کیا اس کے ذمہ یہ دونوں چیزیں ہیں یعنی ان میں جو قیمت صرف ہوئی ترکہ میں شمار کی جائے گی اور وہ قیمت فرخ کرنے والا اپنے پاس سے دے گا۔ دوسری صورت میں یہ کہ ورثہ میں کل یا بعض نابالغ ہیں تو اب وہ دونوں چیزیں ترکہ سے برگز نہیں دی جا سکتیں اگرچہ اس نابالغ نے اجازت بھی دے دی ہو کہ نابالغ کے مال کو صرف کرنا حرام ہے اور لوٹنے گزرے ہوتے ہوئے خاص میت کے نبلانے کے لئے نئے خریدے تو اس میں یہی تفصیل ہے۔ نتیجہ وہاں 'چالیسوں' ششماہی برسی کے مصارف بھی یہی تفصیل ہے کہ اپنے مال سے جو چاہے خرچ کرے اور میت کے ثواب پہنچائے اور میت کے مال سے یہ مصارف اسی وقت کئے جائیں کہ سب وارث بالغ ہوں اور سب کی اجازت ہو ورنہ نہیں مگر جو بالغ ہو اپنے حصہ سے کر سکتا ہے ایک صورت اور بھی ہے کہ میت نے وصیت کی ہو تو دین ادا کرنے کے بعد جو بچے اس کی ثلث میں وصیت جاری ہوئی، اکثر لوگ اس سے غافل ہیں یا یہ وقت کہ اس تہائی کے تمام مصارف کر لینے کے بعد اب ہوا ہی رہتا ہے ترکہ سمجھتے ہیں ان مصارف میں نہ ورثا سے اجازت لیتے ہیں نہ بالغ وارث ہونا معتبر جانتے ہیں اور یہ سخت غلطی ہے اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ نتیجہ وغیرہ کو منع کیا جاتا ہے کہ یہاں تو ایصال ثواب ہے اسے کون منع کرے منع وہ کرے جو وہابی ہو بلکہ ہوا جائز طور پر جو ان میں صرف کیا جاتا ہے اس سے منع کیا جاتا ہے کوئی اپنے مال سے کرے یا ورثہ بالغین ہی ہوں ان سے اجازت لے کر کرے تو ممانعت نہیں۔

جنازہ لے چلنے کا بیان

مسئلہ نمبر ۱..... جنازہ کو کندھا دینا عبادت ہے ہر شخص کو چاہئے کہ عبادت میں کوتاہی نہ کرے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھایا۔ (جمیعہ)

مسئلہ نمبر ۲..... سنت یہ ہے کہ چار شخص جنازہ اٹھائیں ایک ایک پایا یا ایک ایک شخص لے اور اگر صرف دو شخصوں نے جنازہ اٹھایا ایک

سرہانے اور ایک پائنتی تو بلا ضرورت مکروہ ہے اور ضرورت سے ہو مثلاً جگہ تنگ ہے تو حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳..... سنت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے اور پوری سنت یہ ہے کہ پہلے داہنے سرہانے کندھا دے پھر داہنی پائنتی پھر بائیں سرہانے پھر بائیں پائنتی اور دس دس قدم چلے تو کل چالیس قدم ہوئے کہ حدیث میں ہے جو چالیس قدم جنازہ لے چلے اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔ یہ حدیث میں ہے جو جنازہ کے چاروں پایوں کو کندھا دے اللہ تعالیٰ اس کی حتمی مغفرت فرما دے گا۔ (جوہرہ عالمگیری وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴..... جنازہ لے چلنے میں چارپائی کو ہاتھ سے پکڑ کر مونڈھے پر رکھے اسباب کی طرح گردن یا پیٹھ پر لادنا مکروہ ہے۔ چوپایہ پر جنازہ لادنا بھی مکروہ ہے۔ (عالمگیری صغیہ، ردالمحتار) ٹھیلے پر لادنے کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ نمبر ۵..... چھوٹا بچہ شیر خوار یا ابھی دودھ چھوڑا ہوا یا اس سے کچھ بڑا اس کو اگر ایک شخص ہاتھ پر اٹھا کر لے چلے تو حرج نہیں اور یکے بعد دیگرے باتھوں ہاتھ لیتے رہیں اور اگر کوئی شخص سواری پر ہو اور اسے چھوٹے جنازہ کو ہاتھ پر لئے ہو جب بھی حرج نہیں اور اس سے بڑا مردہ ہو تو چارپائی پر لے جائیں۔ (عینیہ عالمگیری وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۶..... جنازہ معتدل تیزی سے لے جائیں مگر اس طرح کہ میت کو جھٹکا لگے اور ساتھ جانے والوں کے لئے افضل یہ ہے کہ جنازہ سے پیچھے چلیں دہنے بائیں نہ چلیں اور اگر کوئی آگے چلیں تو اسے چاہئے کہ اتنی دور رہے کہ ساتھیوں میں شمار کیا جائے اور سب کے سب آگے ہوں تو مکروہ ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۷..... جنازہ کے ساتھ پیدل چلنا افضل ہے اور سواری پر ہو تو آگے چلنا مکروہ ہے اور آگے ہو تو جنازہ سے دور رہے۔ (عالمگیری، منیری)

مسئلہ نمبر ۸..... عورتوں کو جنازہ کے ساتھ جانا جائز و ممنوع ہے اور نوحہ کرنے والی ساتھ میں ہو تو اسے سختی سے منع کیا جائے اگر نہ مانے تو اس کی وجہ سے جنازہ کے ساتھ جانا نہ چھوڑا جائے کہ اس کے سبب جائز فعل سے یہ کیوں سنت ترک کرے بلکہ دل سے اسے برا جانے اور شریک نہ ہو۔ (ردالمحتار، منیری)

مسئلہ نمبر ۹..... اگر عورتیں جنازہ کے پیچھے ہوں اور مرد کو اندیشہ ہو کہ پیچھے چلنے میں عورتوں سے اختلاط ہو گا یا ان میں کوئی نوحہ کرنے والی ہو تو ان صورتوں میں مرد کو آگے چلنا بہتر ہے۔ (ردالمحتار، غنیہ)

مسئلہ نمبر ۱۰..... جنازہ لے چلنے میں سربراہ آگے آگے ہونا چاہیے اور جنازہ کے ساتھ آگ لے جانے کی ممانعت ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱..... جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کو سکوت کی حالت میں ہونا چاہیے موت اور احوال واہوال قبر کو پیش نظر رکھیں دنیا کی باتیں نہ کریں نہ ہنسیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو جنازہ کے ساتھ ہنستے دیکھا فرمایا تو جنازہ میں ہنستا ہے تجھ سے کبھی کلام نہ کروں گا اور ذکر کرنا چاہیں تو دل میں کریں اور لحاظ حال زمانہ ملاحظہ فرما کر جہری بھی اجازت دی ہے (منیری، ردالمحتار وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۱۲..... جنازہ جب تک رکھا نہ جائے بیٹھنا مکروہ ہے اور ضرورت کھڑا رہے اور اگر لوگ بیٹھے ہوں اور نماز کے لئے وہاں جنازہ لایا گیا تو جب تک رکھا نہ جائے کھڑے نہ ہوں۔ یونہی اگر کسی جگہ بیٹھے ہوں اور وہاں سے جنازہ گزرا تو کھڑا ہونا ضروری نہیں ہاں جو شخص ساتھ چلا ہوا ہے وہ اٹھے اور جائے جب جنازہ رکھا جائے تو یوں نہ رکھیں کہ قبلہ کو پاؤں ہوں یا سر بلکہ آڑا رکھیں کہ بیچ کو رخ قبلہ کو ہو۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳..... جنازہ اٹھانے پر اجرت لینا دینا جائز ہے جبکہ اٹھانے والے بھی موجود ہوں (عالمگیری)

مگر جوتا اب جنازہ لے کر چلنے پر حدیث میں بیان ہوا" سے نہ ملے گا کہ اس نے تو بدلہ لے لیا۔

مسئلہ نمبر ۱۴..... میت اگر پڑوی یا رشتہ دار یا کوئی نیک شخص ہو تو اس کے جنازہ میں جانا نفل نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵..... جو شخص جنازہ کے ساتھ ہو" سے بغیر پڑھے واپس نہ ہونا چاہیے اور نماز کے بعد ولی یا میت سے اجازت لے کر واپس ہو سکتا ہے اور دفن کے بعد ولی سے اجازت کی ضرورت نہیں۔ (عالمگیری)

نماز جنازہ کا بیان

مسئلہ نمبر ۱..... نماز جنازہ فرض کفایہ ہے کہ ایک نے بھی پڑھ لی تو سب برالذمہ ہو گئے اور نہ جس جس کو خبر پہنچی تھی اور نہ پڑھی گنہگار رہا (عامہ کتب) اس کی فرضیت کا جو انکار کرے کافر ہے۔

مسئلہ نمبر ۲..... اس کے لئے جماعت شرط نہیں ایک شخص بھی پڑھ لے فرض ادا ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳..... نماز جنازہ وہاں جب ہو ایک لئے وہی شرائط ہیں جو اور نمازوں کے لئے ہیں یعنی (1) طہارت (2) بالغ (3) عاقل (4) مسلمان ہونا ایک بات اس میں زیادہ ہے یعنی اس کی موت کی خبر ہونا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴..... نماز جنازہ میں دو طرح کی شرطیں ہیں ایک مصلی کے متعلق دوسری میت کے متعلق۔ مصلی کے لحاظ سے تو وہی شرطیں ہیں جو مطلق نماز کی ہیں یعنی مصلی کا نجاست حکمیہ وحقیقیہ سے پاک ہونا تن اس کے کپڑے اور جگہ کا پاک ہونا۔ ستر عورت قبلہ کو منہ ہونا نیت وقت اس میں شرائط ہیں اور تکبیر تحریمہ رکن ہے شرائط نہیں جیسا کہ پہلے ذکر ہوا (درمختار وغیرہ) بعض لوگ جوتا پہنے اور بہت لوگ جوتے پر کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھتے ہیں اگر جوتا پہنے پڑھی جوتا اور اس کے نیچے کی زمین دونوں کا پاک ہونا ضروری ہے بقدر مانع نجاست ہوگی تو اس کی نماز نہ ہوگی اور جوتے پر کھڑے ہو کر پڑھی تو جوتے کا پاک ہونا ضروری ہے۔

مسئلہ نمبر ۵..... جنازہ تیار ہے جانتا ہے کہ وضو یا غسل کرے گا تو نماز ہو جائے گی تیمم کر کے پڑھا اس کی تفصیل باب تیمم میں مذکور ہوئی۔

مسئلہ نمبر ۶..... امام طاہر نہ تھا تو نماز پھر پڑھیں اگرچہ مقتدی طاہر ہوں کہ جب امام کی نہ ہوئی اور اگر امام طاہر تھا اور مقتدی یا طہارت تو ادا وہ نہ کیا جائے گا اگرچہ مقتدیوں کی نہ ہوئی مگر امام کی تو ہو گئی۔ یونہی اگر عورت نے نماز پڑھائی اور مردوں نے اس کی اقتدا کی تو لوٹائی نہ جائے گی اگرچہ مردوں کی اقتدا صحیح نہ ہوئی مگر عورت کی نماز تو ہو گئی وہی کافی ہے اور نماز جنازہ کی تکرار جائز نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷..... نماز جنازہ سواری پر پڑھی تو نہ ہوئی امام کا بالغ ہونا شرط ہے خواہ امام مرد ہو یا عورت بالغ نے نماز پڑھائی تو نہ ہوئی۔ (درمختار، عالمگیری) نماز جنازہ میں میت سے تعلق رکھنے والی چند شرطیں ہیں

(1) میت کا مسلمان ہونا۔

مسئلہ نمبر ۵..... میت سے مراد وہ ہے جو زندہ پیدا ہوا پھر مر گیا تو اگر مردہ پیدا ہوا بلکہ اگر نصف سے کم باہر نکلا اس وقت زندہ تھا اور اکثر باہر نکلنے سے پیشتر مر گیا تو اس کی نماز نہ پڑھی جائے اور تفصیل آ گے آتی ہے۔

مسئلہ نمبر ۶..... چھوٹے بچے کے ماں باپ دونوں مسلمان ہوں یا ایک تو وہ مسلمان ہے اس کی نماز پڑھی جائے اور دونوں کافر ہیں تو نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۷..... مسلمان کو دارالحرب میں چھوڑ آئے اور اس نے خود بچہ جنا اور اس نے اسلام پایا پھر مسلمان کے یہاں مرا تو اس کی نماز پڑھی جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸.....ہر مسلمان کی نماز پڑھی جائے اگر چہ وہ کتنا ہی گنہگار و مرتکب کبائر ہو مگر چند قسم کے لوگ ہیں کہ ان کی نماز نہیں یعنی باغی جو امام برحق پر ماحق خروج کرے اور اسی بغاوت میں مارا جائے ڈاکو کہ ڈاکہ میں مارا گیا ہو ان کو غسل دیا جائے نہ ان کی نماز پڑھی جائے مگر جبکہ باوثناء اسلام نے ان پر قابو پایا اور قتل کیا تو نماز و غسل ہے یا وہ نہ پکڑے گئے تمہارے گئے بلکہ وہیں مر گئے تو بھی غسل و نماز ہے جو لوگ ماحق پاسداری سے بڑوں بلکہ جوان کا تماشہ دیکھ رہے تھے اور پتھر آ کر لگا اور مر گئے تو ان کی بھی نماز نہیں ہاں ان کے متحرق ہونے کے بعد مرے تو نماز ہے جس نے کسی شخص کا گلا گھونٹ کر مار ڈالے۔ شہر میں رات کو ہتھیار لے کر لوٹ مار کریں وہ بھی ڈاکو ہیں اس حالت میں مارے جائیں تو ان کی بھی نماز نہ پڑھی جائے جس نے اپنی ماں یا باپ کو مار ڈالا اس کی بھی نماز نہیں جو کسی کا مال چھین رہا تھا اور اس حالت میں مارے جائیں تو ان کی بھی نماز نہ پڑھی جائے۔ (عالمگیری، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۹.....جس نے خودکشی کر لی حالانکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے مگر اس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی اگر چہ قصداً خودکشی کی ہو جو شخص رجم کیا گیا یا قصاص میں مارا گیا اسے غسل دیں گے اور نماز پڑھیں گے۔ (عالمگیری، ردالمحتار وغیرہما)

(2) میت کے بدن و کفن کا پاک ہونا۔

مسئلہ نمبر ۱۰.....بدن پاک ہونے سے مراد ہے کہ اسے غسل دیا گیا ہو یا غسل ناممکن ہونے کی صورت میں تیمم کرایا گیا ہو اور کفن پہنانے سے پیشتر اس کے بدن سے نجاست نظر تو دھو ڈالی جائے اور بعد میں خارج ہوئی تو دھونے کی حاجت نہیں اور کفن پاک ہونے کا یہ مطلب ہے کہ پاک کفن پہنایا جائے اور بعد میں اگر نجاست خارج ہوئی اور کفن آلودہ ہوا حرج نہیں۔ (ردالمحتار، الخلاصہ)

مسئلہ نمبر ۱۱.....بغیر غسل نماز پڑھی گئی نہ ہوئی اسے غسل دے کر پھر پڑھیں اور اگر قبر میں رکھ چکے مگر مٹی ابھی نہیں ڈالی گئی تو قبر سے نکالیں اور غسل دے کر نماز پڑھیں اور مٹی دے چکے تو اب نہیں نکال سکتے فتح اب اس کی قبر پر نماز پڑھیں کہ پہلی نماز نہ ہوئی تھی کہ بغیر غسل ہوئی تھی اور اب چونکہ غسل ناممکن ہے فتح اب ہو جائے گی۔ (ردالمحتار وغیرہ)

(3) جنازہ کا وہاں موجود ہونا یعنی کل یا اکثر یا نصف مع سر کے موجود ہونا فتح غائب کی نماز نہیں ہو سکتی

(4) جنازہ زمین پر رکھا ہوا ہاتھ پر ہو مگر قریب ہو۔ اگر جانور وغیرہ چرا لے گیا ہو تو نماز نہ ہوئی۔

(5) جنازہ نمازی کے آگے قبلہ کو ہو یا اگر مصلی کے پیچھے ہو گا نماز صحیح نہ ہوئی۔

مسئلہ نمبر ۱۲.....اگر جنازہ الٹا رکھا یعنی امام کے دائیں میت کا قدم ہو تو نماز ہو جائے گی مگر قصداً ایسا کیا تو گنہگار ہوئے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳.....اگر قبلہ کے جانے میں غلطی ہوئی یعنی میت کو اپنے خیال سے قبلہ ہی کو رکھا گیا مگر حقیقتاً قبلہ کو نہیں تو موضع تحری میں اگر تحری کی نماز ہو گئی ورنہ نہیں (درمختار)

(6) میت کا وہ حصہ بدن جس کا چھپانا فرض ہے چھپا ہوا ہو

(7) میت امام کے محاذی ہو یا کافی ہے یعنی اگر ایک میت ہے تو اس کا کوئی حصہ بدن امام کے محاذی ہو اور چند ہو تو کسی ایک کا حصہ بدن امام کے محاذی ہونا کافی ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۴.....نماز جنازہ میں دو رکن ہیں۔ چار بار (1) اللہ اکبر کہنا (2) قیام۔ بغیر عذر بیٹھ کر یا سواری پر نماز جنازہ پڑھی نہ ہوئی اور اگر مولیٰ یا امام بیٹھا اس نے بیٹھ کر پڑھائی اور مقتدیوں نے کھڑے ہو کر پڑھی ہو گئی۔ (ردالمحتار، الخلاصہ)

مسئلہ نمبر ۱۵.....نماز جنازہ میں تین چیزیں سنت مؤکدہ ہیں۔

(1) اللہ ﷻ کی حمد و ثناء نبی (2) ﷺ پر درود (3) میت کے لئے دعا۔ نماز جنازہ کا طریقہ یہ ہے کہ کان تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہتا ہوا

ہاتھ اپنے نیچے لائے اور ناف کے نیچے حسب دستور باندھ لے اور ثنا پڑھے یعنی

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

پھر ہاتھ اٹھا کے اللہ اکبر کہے اور رو شریف پڑھے بہتر تو وہ درود ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اور کوئی دوسرا پڑھا جائے بھی حرج نہیں پھر اللہ اکبر کہہ کر اپنے اور میت اور تمام مومنین و مومنات کے لئے دعا کرے اور بہتر یہ ہے کہ وہ دعا پڑھے جو احادیث میں وارد ہیں اور ماثور دعائیں اگر اچھی طرح نہ پڑھیں سکے تو جو دعا پڑھے مگر وہ دعا ایسی ہو کہ امور آخرت سے متعلق ہو۔ (جوہرہ نیرہ، غنیہ، کبیری، درمختار وغیرہا) بعض ماثور دعائیں یہ ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَ صَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِنَا وَ ذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ط اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ (ف۵) وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ (ف۶)

رواہ احمد وابوداؤد وترمذی والنسائی وابن حبان والحاکم عن ابی ہریرہ واحمد وابویعلیٰ والبیہقی وسعید بن منصور فی سننہم عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہم ۱۲ منہ۔ اے اللہ تو بخش دے ہمارے زندہ اور مردہ کو ہمارے حاضر و غائب کو اور ہمارے چھوٹے اور ہمارے بڑے کو اور ہمارے مرد اور عورت کو اے اللہ ہم میں سے تو جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے تو جس کو وفات دے اسے ایمان پر وفات دے اے اللہ تو ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں فتنہ میں نہ ڈال۔ ۱۲ منہ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ (ھا) وَارْحَمْهُ (ھا) وَعَافِهٖ (ھا) وَاعْفُ عَنْهُ (عنھا) وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ (ھا) وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ (ھا) وَاغْسِلْهُ (ھا) بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ (ھا) مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ (ھا) دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ (ف۷) وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ (ھا) وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ (ھا) الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ (ف۸) مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ عَذَابِ النَّارِ

رواہ مسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ وابوبکر بن ابی شیبہ عن عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہم ان دعاؤں میں عورتوں کے لئے جہاں صیغے کا اختلاف ہے اسے بلال کے اوپر لکھ دیا ہے۔ یعنی یہ اتفاقاً عورت کے جنازہ پر تو پڑھے جائیں۔ ترجمہ۔ اے اللہ اس کو بخش دے اور رحم کر اور عافیت دے اور معاف کر اور عزت کی مہمانی کر اور اس کی جگہ کو کشادہ کر اور اس کو پانی اور برف اور اولے سے دھو دے اور اس کو خطا سے پاک کر جیسا کہ تو نے سفید کپڑے کو میل سے پاک کیا اور اس کو گھر کے بدلے میں بہت گھر دے اور اہل کے بدلے میں بہتر اہل دے اور بیوی کے بدلے میں بہتر بیوی اور اس کو جنت میں داخل کر اور عذاب قبر و فتنہ قبر و عذاب جہنم سے محفوظ رکھ ۱۲ منہ

اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ (اَمَتُكَ) وَابْنُ (بِنْتُ) اَمَتِكَ (قَدْ) نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ (قَدْ) اَصْبَحَ فَقِيْرًا اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهٖ (ھا) تَخَلّٰى (تَخَلَّتْ) بِمَنَ الدُّنْيَا وَاَهْلِهَا اِنْ كَانَ (نت) زَاكِيًا (كِيَةً) فَزَكِّهٖ (ھا) وَاِنْ كَانَا (نت) مُعْطِيًا (معطيةً) فَاغْفِرْلَهٗ (ھا) اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ (ف۵) وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ (ف۶)

رواہ الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہم ۱۲ منہ۔ (ترجمہ) اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیری باندی کا بیٹا ہے گواہی دیتا ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تنہا ہے تیرا کوئی شریک نہیں گواہی دیتا ہے کہ محمد تیرے بندے اور رسول ہیں یہ تیری رحمت کا محتاج ہے

اور تو اس کے عذاب سے غنی ہے دنیا اور دنیا والوں سے جدا ہوا اگر یہ پاک ہے تو اسے پاک وصاف کر اور اگر خطا کار ہے تو بخش دے۔ اے اللہ عزوجل اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کر۔ ۱۲ منہ

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا (ھذہ) عَبْدُکَ ابْنُ (اَمَتِکَ بِنْتُ) عَبْدِکَ ابْنُ (بِنْتُ) اَمَتِکَ مَاضٍ فِیْہِ (ھا) حُکْمُکَ عَدْلٌ فِیْہِ (ھا) قَضَاؤُکَ اَسْئَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ ھُوَ لَکَ (تَکَ ھِیَ) سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ (لَکَ) اَوْ اَنْزَلْتَہٗ فِیْ کِتَابِکَ (بِکَ) اَوْ عَلَّمْتَہٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ (لَکَ) اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِہٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ (لَکَ) اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ (قَلْبِہٖ) وَنُوْرَ بَصَرِیْ (بَصَرِہٖ) وَجَلَاءَ حُزْنِیْ (حُزْنِہٖ) وَذَھَابَ ھَمِّیْ (ھَمِّہٖ) وَغَمِّیْ (غَمِّہٖ) وَکَشْفَ ضُرِّیْ (ضُرِّہٖ) وَضِیْقِیْ (ضِیْقِہٖ) وَاَنْ تُحْسِنَ مَثْوَایَ (مَثْوَاہُ) عِنْدَکَ وَاَنْ تُحْسِنَ مُنْقَلَبِیْ (مُنْقَلَبَہٗ) اِلَیْکَ وَاَنْ تُحْسِنَ مُنْقَلَبَ اَبَوَیَّ (اَبَوَیْہِ) اِلَیْکَ وَاَنْ تُحْسِنَ مُنْقَلَبَ وَلَدِیْ (وَلَدِہٖ) اِلَیْکَ وَاَنْ تُحْسِنَ مُنْقَلَبَ اَھْلِیْ (اَھْلِہٖ) اِلَیْکَ وَاَنْ تُحْسِنَ مُنْقَلَبَ اَقْرِبَائِیْ (اَقْرِبَائِہٖ) اِلَیْکَ وَاَنْ تُحْسِنَ مُنْقَلَبَ اَصْدِقَائِیْ (اَصْدِقَائِہٖ) اِلَیْکَ وَاَنْ تُحْسِنَ مُنْقَلَبَ جِیْرَانِیْ (جِیْرَانِہٖ) اِلَیْکَ وَاَنْ تُحْسِنَ مُنْقَلَبَ اَعْدَائِیْ (اَعْدَائِہٖ) اِلَیْکَ وَاَنْ تُحْسِنَ مُنْقَلَبَ مَنْ تَرَکْتُ (تَرَکَتْ) بَعْدِیْ (بَعْدَہٗ) مِنْ اَھْلِیْ (اَھْلِہٖ) وَوَلَدِیْ (وَلَدِہٖ) وَمَالِیْ (وَمَالِہٖ)

رواہ ابو یعلی بسند صحیح عن سعید بن مسیب عن امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ من قولہ اَلْعِقْنَا بِمَا قَبْلَهٗ مِنَ الْعُرُوْعَات لِلْمُسَاسِبَه (ترجمہ) آج تیرا پیندہ دنیا سے نکلا اور دنیا کو اہل دنیا کے لئے چھوڑ تیری طرف محتاج ہے اور تو اس سے غنی گواہی دیتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد تیرے بندے اور رسول ہیں اے اللہ تو اس کو بخش دے اور اس سے درگزر فرما اور اس کو اس کے نبی کے ساتھ لاحق کردے۔ ۱۲ منہ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْاِسْلَامِ ط وَ اَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَ اَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَ عَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهَا

رواہ ابو داؤد نسائی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ (ترجمہ) اے اللہ تو اس کا رب ہے اور تو نے اس کو اسلام کی طرف ہدایت کی اور تو نے اس کی روح کو قبض کیا تو اس کے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے ہم سفارش کے لئے حاضر ہوئے اسے بخش دے۔ ۱۲ منہ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَحْيَائِنَا وَ اَمْوَاتِنَا وَ اَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا اَللّٰهُمَّ هٰذَا (هٰذِهٖ) عَبْدُكَ (اَمَتُكَ) فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَلَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا وَ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ (بِهَا) مِنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ (لَهَا)

رواہ ابو نعیم عن عبید اللہ بن الحارث بن نوفل عن ابیہ رضی اللہ عنہم (ترجمہ) اے اللہ تعالیٰ ہمارے بھائیوں اور بہنوں کو بخش دے اور ہماری آپس کی حالت درست کر اور ہمارے دلوں میں الفت پیدا کردے اے اللہ تعالیٰ یہ تیرا بندہ فلاں بن فلاں ہے ہم اس کے متعلق خیر کے سوا کچھ نہیں جانتے اور تو ہی کو ہم سے زیادہ جاننا چاہئے ہم کو اور اس کو بخش دے۔ ۱۲ منہ

اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ (نَهٗ) بن (بِنْتَ) فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَ حَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهٖ (هَا) مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَ اَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَ الْحَمْدِ ط اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَهٗ (هَا) وَارْحَمْهُ (هَا) اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

رواہ ابو داؤد وابن ماجہ عن واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہم (ترجمہ) اے اللہ تعالیٰ فلاں بن فلاں تیرے ذمہ اور تیری حفاظت میں ہے اس کو فتنہ قبر اور عذاب جہنم سے بچا تو وفا اور حمد کا اہل ہے اے اللہ تعالیٰ اس کو بخش اور رحم کر بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے۔ ۱۲ منہ

اَللّٰهُمَّ اَجِرْهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ ط اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهَا وَ صَعِّدْ رُوْحَهَا وَ لَقِّهَا مِنْكَ رِضْوَانًا ط

رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما (ترجمہ) اے اللہ تعالیٰ اس کو شیطان اور عذاب قبر سے بچا اے اللہ تعالیٰ زمین کو اس کی دونوں کروٹوں سے کشادہ کردے اور اس کی روح کو بلند کر اور اپنی خوشنودی دے۔ ۱۲ منہ

اَللّٰهُمَّ اَنْكَ خَلَقْتَنَا وَ نَحْنُ عِبَادُكَ ط اَنْتَ رَبُّنَا وَاِلٰهُنَا صَعَدْنَا

رواہ البغوی و ابن مندہ والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی عامر رضی اللہ عنہم (ترجمہ) اے اللہ تعالیٰ تو نے ہم کو پیدا کیا اور ہم تیرے بندے ہیں تو ہمارا رب ہے اور تیری ہی طرف ہم کو لوٹنا ہے۔ ۱۲ منہ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَاَوْلَانَا وَاٰخِرِنَا وَحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ (هَا) وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ (هَا)

رواہ البغوی عن ابراھیم الاشھلی عن ابیہ رضی اللہ عنہ (ترجمہ) اے اللہ تعالیٰ بخش دے ہمارے اگلے اور پچھلے کو اور ہمارے زندہ اور مردہ کو اور ہمارے مرد اور عورت کو اور ہمارے چھوٹے اور بڑے کو اور ہمارے حاضر و غائب کو اے اللہ تعالیٰ اس

کے اجر سے ہمیں محروم نہ کر اور اس کے بعد ہمیں فتنہ میں نہ ڈال۔۱۲ منہ

اَللّٰھُمَّ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَاالْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ○ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ ط صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط اَللّٰھُمَّ اِنَّ الْکَرِیْمَ اِذَا اُمِرَ بِالسُّؤَالِ لَمْ یَرُدَّہٗ اَبَدًا وَقَدْ اُمِرْنَا فَدَعَوْنَا وَ اَنْتَ لَنَا فَشَفِّعْنَا وَاَنْتَ اَکْرَمُ الْاَکْرَمِیْنَ ط فَشَفِّعْنَا فِیْہِ (ھا) وَارْحَمْہُ (ھا) فِیْ وَحْدَتِہٖ (ھا) وَارْحَمْہُ (ھا) فِیْ وَحْشَتِہٖ (ھا) وَارْحَمْہُ (ھا) وَاغْرُبَتِہٖ (ھا) وَارْحَمْہُ (ھا) فِیْ کُرْبَتِہٖ (ھا) وَاَعْظِمْ لَہٗ (ھا) اَجْرَ (ھَا) وَ نُوْرَلَہٗ (ھا) قَبْرَہٗ (ھا) وَبَیِّضْ لَہٗ (ھا) وَجْھَہٗ (ھا) وَ بَرِّدْلَہٗ (ھا) مَضْجَعَہٗ (ھا) وَ عَطِّرْلَہٗ (ھا) مَنْزِلَہٗ (ھا) وَاَکْرِمْ لَہٗ (ھا) نُزُلَہٗ (ھا) یَا خَیْرَ الْمَنْزِلِیْنَ ج وَیَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ ط وَ یَا خَیْرَ الرَّاحِمِیْنَ ط اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ اٰمِیْنَ صَلَّ وَسَلَّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِ الشَّافِعِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

زادہ مجدہ والہٗ الطاہرہ۔ (ترجمہ) اے اللہ ﷻ اے ارحم الرحمین اے زندہ اے قیوم اے آسمان وزمین کے پیدا کرنے والے عظمت وبزرگی والے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس کی وجہ سے کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ ﷻ تیرا ہی ہے بے نیاز ہے جو نہ دوسرے کو جنا نہ دوسرے سے پیدا اور اس کو مقابل کوئی نہیں۔ اے اللہ ﷻ میں سوال کرتا ہوں اور تیری طرف تیرے نبی محمد ﷺ کے ذریعہ سے متوجہ کرتا ہوں اے اللہ ﷻ جب سوال کا حکم دیا جاتا ہے تو واپس کبھی نہیں کرتا اور تو نے ہمیں حکم دیا ہم نے دعا کی اور تو نے ہمیں اجازت دی ہم نے سفارش کی اور تو سب کریموں سے زیادہ کریم ہے ہماری سفارش اس کے بارہ میں قبول کر اور اس کی تنہائی میں تو اس میں رحم کر اور اس کی وحشت میں تو رحم کر اور اس کی غربت میں تو رحم کر اور اس کی پریشانی میں تو رحم کر اور اس کے اجر کو عظیم کر اور اس کی قبر کو منور کر اور اس کے چہرہ کو سپید کر اور اس کی خواب گاہ کو ٹھنڈا کر اور اس کی منزل کو معطر کر اور اس کی مہمانی کا سامان اچھا کر اے بہتر اتارنے والے اور اے بہتر بخشنے والے اور اے بہتر رحم کرنے والے تمام تعریفیں اللہ ﷻ کے لئے جو رب ہے تمام جہان کا۔۱۲ منہ

فائدہ۔۔۔۔۔ نویں دسویں دعاؤں میں اگر میت کے باپ کا نام معلوم نہ ہو تو اس کی جگہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کہے کہ وہ سب آدمیوں کے باپ ہیں اور اگر دوحیت کا نام بھی معلوم نہ ہو تو نویں دعا میں ھٰذَا عَبْدُکَ یا ھٰذِہٖ اَمَتُکَ پر قاعدت کرے فلاں بن فلاں یا بنت کو نہ بولے اور دسویں یا اس کی جگہ عَبْدُکَ ھٰذَا یا عورت ہو تو اَمَتُکَ ھٰذَا کہے میت کا نفس وفجور معلوم ہو تو نویں دعا میں لَا نَعْلَمُ اِلَّا خَیْرًا کی جگہ قَدْ عَلِمْنَا مِنْہُ خَیْرًا کہے کہ اسلام پر خاتمہ سے بہتر ہے۔

فائدہ۔۔۔۔۔ ان دعاؤں میں بعض مقامات مکرر ہیں اور دعا میں تکرار مستحسن اگر سب دعائیں یاد ہوں اور وقت کی گنجائش ہو تو سب پڑھنا اولیٰ ورنہ جو چاہے پڑھے اور امام جتنی دیر یہ دعائیں پڑھے اگر مقتدی کم یاد نہ ہوں تو بعد دعا کے اتنا مقتدی کا دعا کے بعد آمین کہنا رہے۔

مسئلہ کبیرا۔۔۔۔۔ میت مجنون یا نابالغ ہو تو تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا (ترجمہ) اے اللہ تو اس کو ہمارے لئے پیش رو کر اور اس کو ہمارے لئے ذخیرہ کر اور اس کو ہماری شفاعت کرنے والا اور مقبول شفاعت کر دے۔ اور لڑکی ہو تو اجْعَلْھَا اور شَافِعَۃً وَّ مُشَفَّعَۃً کہے (جوہرہ) مجنون سے مراد وہ مجنون ہے کہ بالغ ہونے سے

پہلے مجنون ہوا کہ وہ کبھی مفلّق ہی نہ ہوا اور اگر جنون عارضی ہے تو اس کی مغفرت کی دعا کی جائے جیسے اوروں کے لیے کی جاتی ہے کہ جنون سے پہلے تو وہ مفلّق تھا اور جنون کے وبال سے گناہ جنون سے جاتے رہے۔

مسئلہ نمبر ۲..... چوتھی تکبیر کے بعد بغیر کوئی دعا پڑھے ہاتھ کھول کر سلام پھیر دے سلام میں میت اور فرشتوں اور حاضرین نماز کی نیت کرے اسی طرح جیسا اور نمازوں کے سلام میں نیت کی جاتی ہے یہاں اتنی بات زیادہ ہے کہ میت کی بھی نیت کرے۔ (درمختار، غنیہ، درمختار وغلامہ)

مسئلہ نمبر ۳..... تکبیر و سلام کو امام جہر کے ساتھ کہے باقی تمام دعائیں آہستہ پڑھی جائیں اور صرف پہلی مرتبہ اللہ اکبر کہنے کے ہاتھ اٹھائے پھر ہاتھ اٹھائے نہیں۔ (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ نمبر ۴..... نماز جنازہ میں قرآن بہ نیت قرآن یا تشہد پڑھنا منع ہے۔ اور بہ نیت دعا وثنا حمد وغیرہ آیات دعائیہ وثنائیہ پڑھنا جائز ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵..... بہتر یہ ہے کہ نماز جنازہ میں تین صفیں کریں کہ حدیث میں ہے جس کی نماز تین صفوں نے پڑھی اس کی مغفرت ہو جائے گی اور اگر کل سات ہی شخص ہوں تو ایک امام ہو اور تین پہلی صف میں اور دو دوسری میں اور ایک تیسری میں۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۶..... جنازہ میں پچھلی صف کو تمام صفوں پر فضیلت ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷..... نماز جنازہ میں امامت کا حق بادشاہ اسلام کو ہے پھر قاضی اور پھر امام جمعہ کو پھر امام محلّہ۔ پھر ولی کو امام محلّہ کا ولی پر تقدم بطور استحباب ہے اور یہ بھی اس وقت کہ ولی سے افضل ہو۔ ورنہ ولی بہتر ہے۔ (محیط، درمختار)

مسئلہ نمبر ۸..... ولی سے مراد میت کے عصبہ ہیں اور نماز پڑھانے میں اولیا کی وہی ترتیب ہے جو نکاح میں ہے صرف فرق اتنا ہے کہ نماز جنازہ میں میت کے باپ کو بیٹے پر تقدم ہے اور نکاح میں بیٹے کو باپ پر بلکہ اگر باپ عالم نہیں اور بیٹا عالم ہے تو نماز جنازہ میں بھی بیٹا مقدم ہے اگر عصبہ نہ ہوں تو ذوی الارحام غیروں پر مقدم ہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹..... میت کا ولی اقرب (سب سے زیادہ نزدیک کا رشتہ دار) نائب ہے اور ولی ابعد (دور کا رشتہ دار) حاضر ہے تو یہی ابعد نماز پڑھائے۔ نائب ہونے سے مراد یہ ہے کہ اتنی دور ہے کہ اس کے آنے کے انتظار میں حرج ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... عورت کا کوئی ولی نہ ہو تو شوہر نماز پڑھائے وہ بھی نہ ہو تو پڑوسی۔ یونہی مرد کا ولی نہ ہو تو پڑوسی اور وں پر مقدم ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... غلام مر گیا تو اس کا آقا بیٹے اور باپ پر مقدم ہے اگرچہ یہ دونوں آزاد ہوں اور آزاد شدہ غلام میں باپ اور بیٹے اور دیگر ورثہ آقا پر مقدم ہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲..... کاتب کا بیٹا یا غلام مر گیا تو نماز پڑھانے کا حق مکاتب کو ہے مگر اس کا مولیٰ اگر موجود ہو تو اس کو چاہیے کہ مولیٰ سے پڑھوائے اور اگر مکاتب مر گیا اور اتمال چھوڑا کہ بدل کتابت ادا ہو جائے اور وہ مال وہاں موجود ہے تو اس کا بیٹا نماز پڑھائے اور مال نائب ہے تو مولیٰ۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۳..... عورتوں اور بچوں کو نماز جنازہ کی ولایت نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴..... میت کے ولی اقرب اور ولی ابعد دونوں موجود ہیں تو ولی اقرب کو اختیار ہے کہ سوا کسی اور سے پڑھوادے۔ ابعد کو منع کرنے کا اختیار نہیں اور اگر ولی اقرب غائب ہے اور راستی دور ہے کہ اس کے آنے کا انتظار نہ کیا جا سکے اور کسی عذر کے ذریعہ سے ابعد کے سوا کسی اور سے پڑھوانا چاہے تو ابعد کو اختیار ہے کہ اسے روک دے اور اگر ولی اقرب موجود ہے مگر بیمار ہے تو جس سے چاہے پڑھوادے ابعد کو منع کا اختیار

نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵.....عورت مرگئی شوہر اور جوان بیٹا چھوڑا تو ولایت بیٹے کو ہے شوہر کو نہیں البتہ اگر یہ اسی شوہر سے ہے تو باپ پر جیٹی قدمی محرم ہونے سے پہلے کہ باپ سے پڑھوائے اور اگر دوسرے شوہر سے ہے تو سوتیلے باپ پر تقدم کرسکتا ہے کوئی حرج نہیں اور بیٹا بالغ نہ ہو تو عورت کے جواور ولی ہوں ان کا حق ہے شوہر کا نہیں۔ (جوہرہ عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶.....دو یا چند شخص ایک درجہ کے ولی ہوں تو نیا وہ حق اس کا ہوتا ہے جس سے بڑا ہے مگر کسی کو یہ اختیار نہیں کہ دوسرے ولی کے سوا کسی اور سے بغیر اس کی اجازت کے پڑھوادے اور اگر ایسا کیا یعنی خود نہ پڑھائی اور کسی اور کو اجازت دے دی تو دوسرے ولی کو منع کا اختیار ہے اگرچہ یہ دوسرا ولی مسجد میں چھوٹا ہو اور اگر ایک ولی نے ایک شخص کو اجازت دے دی دوسرے نے دوسرے کو تو جس کو پہلے نے اجازت دی وہ اولیٰ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷.....میت نے وصیت کی تھی کہ میری نماز فلاں پڑھائے یا مجھے فلاں شخص غسل دے تو یہ وصیت باطل ہے یعنی اس وصیت سے ولی کا حق جاتا نہ رہے گا یہاں ولی کو اختیار ہے کہ خود نہ پڑھائے اس سے پڑھوادے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۸.....ولی کے سوا کسی ایسے نے نماز پڑھائی جو ولی پر مقدم نہ ہو اور ولی نے اسے اجازت بھی نہ دی تھی تو اگر ولی نماز میں شریک نہ ہوا تو نماز کا اعادہ کرسکتا ہے اور اگر مردہ دفن ہوگیا ہے قبر پر نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر ولی پر مقدم ہے جیسے بادشاہ قاضی وامام محلہ کہ ولی سے افضل ہو تو اب ولی نماز کا اعادہ نہیں کرسکتا اور اگر ایک ولی نے نماز پڑھادی تو دوسرے ولیا اعادہ نہیں کرسکتے اور ہر صورت اعادہ میں جو شخص پہلی نماز میں شریک نہ تھا وہ ولی کے ساتھ پڑھ سکتا ہے اور جو شخص شریک تھا وہ ولی کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا ہے کہ جنازہ کی دو مرتبہ نماز نا جائز ہے سوا اس صورت کے کہ خود ولی نے بغیر اذن ولی پڑھائی۔ (عالمگیری ردالمحتار وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۱۹.....جن چیزوں سے تمام نمازیں فاسد ہوتی ہیں نماز جنازہ بھی ان سے فاسد ہو جاتی ہے سوا ایک بات کے کہ عورت مرد کے مجازی ہو جائے تو نماز جنازہ فاسد نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰.....مستحب یہ ہے کہ میت کے سینہ کے سامنے امام کھڑا ہو اور میت سے دور نہ ہو میت خواہ مرد ہو یا عورت بالغ ہو یا نابالغ یا اس وقت ہے کہ ایک ہی میت کی نماز پڑھائی ہو اور اگر چند ہوں تو ایک کے سینہ کے مقابل اور قریب کھڑا ہو۔ (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۱.....امام نے پانچ تکبیریں کہیں تو پانچویں تکبیر میں مقتدی امام کی متابعت نہ کرے بلکہ چپ کھڑا رہے جب امام سلام پھیرے تو اس کے ساتھ سلام پھیر دے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۲.....بعض تکبیریں فوت ہوگئیں یعنی اس وقت آیا کہ بعض تکبیریں ہو چکی ہیں تو فوراً شامل نہ ہو اس وقت ہو جب امام تکبیر کہے اور اگر انتظار نہ کیا بلکہ فوراً شامل ہوگیا تو امام کے تکبیر کہنے سے پہلے جو کچھ ادا کیا اس کا اعتبار نہیں اگر وہیں موجود تھا تکبیر تحریمہ کے وقت امام کے ساتھ اللہ اکبر کہا خواہ لفظ کی وجہ سے دیر ہوئی یا خود نیت ہی کرتا رہ گیا تو یہ شخص اس کا انتظار نہ کرے کہ امام دوسری تکبیر کہے تو اس کے ساتھ شامل ہو بلکہ فوراً ہی شامل ہو جائے۔ (درمختار ومنیہ)

مسئلہ نمبر ۲۳.....مسبوق یعنی جس کی بعض تکبیریں فوت ہوگئیں وہ اپنی باقی تکبیر امام کے سلام پھیرنے کے بعد کہے اور اگر یہ اندیشہ ہو کہ دعائیں پڑھے گا تو پوری کرنے سے پہلے لوگ میت کو کھڑے اٹھائیں گے تو صرف تکبیریں کہہ لے دعائیں چھوڑ دے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۴.....لاحق یعنی جو شروع ہو امام کے ساتھ ہو کر کسی وجہ سے درمیان کی بعض تکبیریں رہ گئیں مثلاً پہلی تکبیر امام کے ساتھ کہی مگر دوسری اور تیسری جاتی رہیں تو امام کی چوتھی تکبیر سے پیشتر چار تکبیریں کہہ لے

مسئلہ نمبر ۲۵.....چوتھی تکبیر کے بعد جو شخص آیا تو جب تک امام نے سلام نہ پھیرا شامل ہو جائے اور امام کے سلام کے بعد تین بار اللہ اکبر کہہ لے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶.....کئی جنازے جمع ہوں تو ایک ساتھ سب کی نماز پڑھ سکتا ہے یعنی ایک ہی نماز میں سب کی نیت کرے اور افضل یہ ہے کہ سب کی علیحدہ علیحدہ پڑھے اور اس صورت میں یعنی جب علیحدہ علیحدہ پڑھنے والوں میں جو افضل ہے اس کی پہلے پڑھ لے اور پھر اس کی جو اس کے بعد میں افضل ہے علیٰ ہذا القیاس۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۷.....چند جنازے کہ ایک ساتھ پڑھنے اختیار ہے کہ سب کو آگے پیچھے رکھیں یعنی سب کا سینہ امام کے مقابل ہو یا ہر ایک کی پائنتی یا سرہانے دوسرے کے اس کی پائنتی یا سرہانے تسمہ کے کھل ہذا القیاس اگر آگے پیچھے رکھے تو امام کے قریب اس کا جنازہ ہو جو سب میں افضل ہو پھر اس کے بعد جو افضل ہو علیٰ ہذا القیاس اور اگر فضیلت میں برابر ہوں تو جس کی عمر زیادہ ہو اسے امام کے قریب رکھیں یا اس وقت ہے کہ سب ایک جنس کے ہوں اور اگر مختلف ہوں تو امام کے قریب مرد ہوں گے بعد اُن کا پھر خنثیٰ پھر عورت پھر مراہقہ یعنی نماز میں جس طرح مقتدیوں کو صف میں ترتیب ہے اس کا عکس یہاں اور اگر آزاد غلام کے جنازے ہوں تو آزاد امام کے قریب رکھیں گے اگر چاہا بالغ ہو اس کے بعد غلام کو اور کسی ضرورت سے ایک ہی قبر میں چند مردے دفن کریں تو ترتیب نکل کریں یعنی قبلہ کو اسے رکھیں جو افضل ہے جب کہ سب مرد یا سب عورتیں ہوں ورنہ قبلہ کی جانب مرد کو رکھیں پھر خنثیٰ پھر عورت پھر مراہقہ کو۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸.....ایک جنازے کی نماز شروع کی تھی کہ دوسرا آ گیا تو پہلے کی پوری کر لے اور اگر دوسری تکبیر میں دونوں کی نیت کر لی جب بھی پہلے کی ہی ہوئی اور اگر صرف دوسرے کی نیت کی تو دوسرے کی ہوئی اس سے فارغ ہو کر پہلے کی پھر پڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۹.....نماز جنازہ میں امام بے وضو ہو گیا اور کسی کو بنا لینا کیا تو جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰.....میت کو بغیر نماز پڑھے دفن کر دیا اور مٹی بھی دے دی گئی تو اب اس کی قبر پر نماز نہ پڑھیں جب تک پھٹنے کا گمان نہ ہو اور مٹی ہٹوی گئی ہو تو نکالیں اور نماز پڑھ کر دفن کریں اور قبر پر نماز پڑھنے میں دنوں کی کوئی تعداد مقرر نہیں کہ کتنے دن تک پڑھی جائے کہ یہ موسم اور زمین اور میت کے جسم وغیرہ کے اختلاف سے مختلف ہے گرمی میں جلد پھٹے گا اور جاڑے میں بہت جلد سڑے گا اور جاڑے میں بھی شور زمین میں جلد گلے گا اور ریتلی اور قبر شور میں بہت دیر میں جسم جلد یا اور دیر میں۔ (درمختار و درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۱.....کنوئیں میں گر کر مر گیا یا اس کے اوپر کا ن گر پڑا اور مردہ نکالا نہ جا سکتا تو اسی جگہ اسی کی نماز پڑھیں اور دریا میں ڈوب گیا اور نکالا نہ جا سکتا تو اس کی نماز نہیں ہو سکتی کہ میت کا حضور کے آگے ہونا معلوم نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۲.....مسجد میں نماز جنازہ مطلقاً مکروہ تحریمی ہے خواہ میت مسجد کے اندر ہو یا باہر سب نمازی مسجد میں ہوں یا بعض کو حدیث میں نماز جنازہ مسجد میں پڑھنے کی ممانعت آئی (درمختار)

سوائے امام اور دوسرے کی زمین پر نماز جنازہ پڑھنا منع ہے (درمختار) یعنی جنبہ مالک زمین منع کرتا ہو۔

مسئلہ نمبر ۳۳.....جمعہ کے دن کسی کا انتقال ہوا اگر جمعہ سے پہلے تجہیز و تکفین ہو سکے تو پہلے ہی کریں اس خیال سے روک رکھنا کہ جمعہ کے بعد مجمع زیادہ ہوگا مکروہ ہے۔ (درمختار و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۴.....نماز مغرب کے وقت جنازہ آیا تو فرض اور سنتیں پڑھ کر نماز جنازہ پڑھیں یونہی کسی اور فرض نماز کے وقت جنازہ آئے اور جماعت تیار ہو تو فرض وسنت پڑھ کر نماز جنازہ پڑھیں بشرطیکہ نماز جنازہ کی تاخیر میں جسم خراب ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۵.....نماز عید کے وقت جنازہ آیا تو پہلے عید کی نماز پڑھیں پھر جنازہ پھر خطبہ اور گہن کی نماز کے وقت آئے تو پہلے نماز

جنازہ پڑھیں پھر کہیں کی۔ (درمختار وجوہرہ)

مسئلہ نمبر ۳۶.....مسلمان مرد یا عورت کا بچہ پیدا ہوا یعنی اکثر حصہ باہر ہونے کے وقت زندہ تھا پھر مرگیا تو اس کو غسل و کفن دیں گے اور اس کی نمازِ جنازہ بھی کی جائے گی ورنہ اسے ویسے ہی نہلا کر ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں گے، اس کے لئے غسل و کفن بطریق مسنون نہیں اور نمازِ بھی اس کی نہیں پڑھی جائے گی یہاں تک کہ سر جب باہر تھا اس وقت چیختا تھا مگر اکثر نکلنے سے پیشتر مرگیا تو نماز نہ پڑھی جائے۔ اکثر متقدمین یہ ہے کہ سر کی جانب سے ہو تو پیدا تک اکثر ہے اور پاؤں کی جانب سے ہو تو ناف تک (درمختار وردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۳۷.....بچوں کی ماں یا نانی نے زندہ پیدا ہونے کی شہادت دی تو اس کی نمازِ پڑھی جائے مگر وراثت کے بارے میں ان کی گواہی معتبر ہے یعنی بچہ اپنے باپ فوت شدہ کا وارث نہیں قرار دیا جائے گا۔ بچہ کی وارث اس کی ماں ہوگی یہاں وقت ہے کہ خود باہر نکلا اور کسی نے حاملہ کے شکم پر ضرب لگائی کہ بچہ مرا ہوا باہر نکلا تو وارث ہوگا اور وارث بنائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۸.....بچہ پیدا ہوا یا مرد یا عورت کی خلقت تمام ہو یا ناتمام بہرحال اس کا نام رکھا جائے اور قیامت کے دن اس کا حشر ہوگا۔ (درمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۹.....کافر کا بچہ دارالحرب میں اپنی ماں یا باپ کے ساتھ یا بعد میں قید کیا گیا پھر وہ مرگیا اور اس کے ماں باپ میں سے اب تک کوئی مسلمان نہ ہوا تو اسے نہ غسل دیں گے نہ کفن خواہ دارالحرب ہی میں مرا ہو یا دارالاسلام میں اور اگر تنہا دارالاسلام میں اسے لائیں یعنی اس کے باپ ماں میں سے کسی کو قید کر کے لائے ہوں وہ بطور خود بچہ کو لانے سے پہلے ذمی بن کر آئے تو اسے غسل و کفن دیں گے اور اس کی نماز پڑھی جائے گی اگر اس نے قاتل ہو کر کفر اختیار نہ کیا۔ (عالمگیری وردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۴۰.....کافر کے بچہ کو قید کیا اور ابھی دارالحرب ہی میں تھا کہ اس کا باپ دارالاسلام میں آکر مسلمان ہوگیا تو بچہ مسلمان سمجھا جائے گا یعنی اگرچہ دارالحرب میں مرجائے اسے غسل و کفن دیں گے اس کی نماز پڑھیں گے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۱.....بچہ کو ماں باپ کے ساتھ قید کرلائے اور ان میں سے کوئی مسلمان ہوگیا یا وہ بچہ سمجھ والا تھا خود مسلمان ہوگیا تو ان دونوں صورتوں میں وہ مسلمان سمجھا جائے گا۔ (بحر و بحار)

مسئلہ نمبر ۴۲.....کافر کے بچہ کو ماں باپ کے ساتھ قید کیا مگر وہ دونوں وہیں دارالحرب میں مرگئے تو اب مسلمان سمجھا جائے۔ مجنون بالغ قید کیا گیا تو اس کا حکم وہی ہے جو بچہ کا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۳.....مسلمان کا بچہ کافرہ سے پیدا ہوا اور وہ اس کی منکوحہ یا لونڈی یعنی وہ بچہ زنا کا ہے تو اس کی نماز پڑھی جائے۔ (درمختار)

قبر دفن کا بیان

مسئلہ نمبر ۱.....میت کو دفن کرنا فرضِ کفایہ ہے اور یہ جائز نہیں کہ میت کو زمین پر رکھ دیں اور چاروں طرف سے دیواریں قائم کر کے بند کر دیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲.....جس جگہ انتقال ہوا اسی جگہ دفن نہ کریں کہ یہ خیر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے خاص ہے بلکہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں مقصد یہ کہ اس کے لئے کوئی خاص مدفن نہ بنایا جائے میت بالغ ہو یا نابالغ۔ (درمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳.....قبر کی لمبائی میت کے قد برابر ہو اور چوڑائی آدھے قد کی اور گہرائی کم سے کم نصف قد کی اور بہتر یہ کہ گہرائی بھی قد برابر ہو اور متوسط درجہ یہ کہ سینہ تک ہو (درمختار) اس سے مراد یہ کہ لحد یا صندوقی اتنا نہ ہو یہ نہیں کہ جہاں سے کھودنی شروع کی وہاں سے آخر تک یہ

مقدار ہو۔

مسئلہ نمبر ۴.....قبر دو قسم ہے لحد کہ قبر کھود کر اس میں قبلہ کی طرف میت کے رکھنے کی جگہ کھودیں اور صندوق وہ جو ہندوستان میں عموماً رائج ہے۔ لحد سخت ہے اگر زمین اس کا قابل ہو تو یہی کریں اور نرم زمین ہو تو صندوق میں حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵.....قبر کے اندر چٹائی وغیرہ بچھانا ناجائز ہے کہ بے سبب مال ضائع کرنا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶.....تابوت کہ میت کو لکڑی وغیرہ کے صندوق میں رکھ کر دفن کریں یہ مکروہ ہے مگر جب ضرورت ہو مثلاً زمین بہت تر ہے تو حرج نہیں اور اس صورت میں تابوت کے مصارف اس میں سے لئے جائیں جو میت نے مال چھوڑا ہے۔ (عالمگیری درمختار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۷.....اگر تابوت میں رکھ کر دفن کریں تو سنت یہ ہے کہ اس میں مٹی بچھادیں اور دونوں بائیں نام اینٹیں لگادیں اور اوپر کھجلی کر دیں غرض یہ کہ اوپر کا حصہ مثل لحد کے ہو جائے اور لوہے کا تابوت مکروہ ہے اور قبر کی زمین نم ہو تو دھول بچھادینا سنت ہے۔ (منیری درمختار)

مسئلہ نمبر ۸.....قبر کے اس حصہ میں کہ میت کے جسم سے قریب ہے پکی اینٹ لگانا مکروہ ہے کہ اینٹ آگ سے پکتی ہے اللہ عزوجل مسلمانوں کو آگ کے اثر سے بچائے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۹.....قبر میں اترنے والے وہ تین جو مناسب ہوں کوئی لحد اوں میں خاص نہیں اور بہتر یہ کہ قوی و تنگ دامن ہوں کوئی بات نامناسب دیکھیں تو لوگوں پر ظاہر نہ کریں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰.....جنازہ قبر سے قبلہ کی جانب رکھنا مستحب ہے کہ مردہ قبلہ کی جانب قبر میں اتارا جائے یوں نہیں کہ قبر کی پائنتی رکھیں اور سر کی جانب سے قبر میں لائیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۱.....عورت کا جنازہ اتارنے والے محارم ہوں یہ نہ ہوں تو دیگر رشتہ والے یہ بھی نہ ہوں تو پرہیزگار اجنبی کے اتارنے میں مضائقہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲.....میت کو قبر میں رکھتے وقت یہ دعا پڑھیں بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اور ایک روایت میں بسم اللہ کے بعد وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بھی آیا ہے۔ (عالمگیری درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳.....میت کو بغلی طرف کروٹ پر لٹائیں اور اس کا منہ قبلہ کو کریں اگر قبلہ کی طرف منہ کرنا بھول گئے تختہ لگانے کے بعد یاد آیا تو تختہ ہٹا کر قبلہ رو کر دیں اور مٹی دینے کے بعد یاد آیا تو نہیں۔ یونہی اگر بائیں کروٹ پر رکھنا یاد رہا مگر سر بائیں کے بجائے داہنے پاؤں کے تو اگر مٹی دینے سے پہلے یاد آیا ٹھیک کر دیں ورنہ نہیں۔ (عالمگیری درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴.....قبر میں رکھنے کے بعد کفن کی بندشیں کھول دیں کہ اب ضرورت نہیں اور نہ کھولی تو حرج نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۵.....قبر میں رکھنے کے بعد بغلی اینٹوں سے بند کر دیں اور زمین نرم ہو تو تختے لگانا بھی جائز ہے تختوں کے درمیان بھری رہ گئی تو اسے ڈھیلے وغیرہ سے بند کریں صندوق کا بھی یہی حکم ہے۔ (درمختار درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶.....عورت کا جنازہ ہو تو قبر میں اتارنے سے تختہ لگانے تک قبر کو کپڑے وغیرہ سے چھپائے رکھیں مرد کی قبر کو دفن کرتے وقت نہ چھپائیں البتہ اگر بیدہ وغیرہ کوئی عذر ہو تو چھپانا جائز ہے عورت کا جنازہ بھی ڈھکا رہے۔ (جوہرہ درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷.....تختہ لگانے کے بعد مٹی دی جائے مستحب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں پہلی بار مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ (ترجمہ) ہی سے ہم نے تم کو پیدا کیا۔ دوسری بار وَفِیْهَا نُعِیْدُكُمْ (ترجمہ) وہاں ہی میں تم کو لوٹائیں گے۔ تیسری بار وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى (ترجمہ) سے اللہ زمین کو اس کے دونوں پہلوؤں سے کشادہ کر۔ عورت کے لئے ضمیر مؤنث ہو جیسا

الروحها۔۱۲منہ یا پہلی بار اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْہِ (دوسری بار) اَللّٰھُمَّ افْتَحْ اَبْوَابَ السَّمَاءِ لِرُوْحِہٖ (ترجمہ) اے اللہ اس کی روح کے لئے آسمان کے دروازے کھول دے۔۱۲منہ تیسری بار اَللّٰھُمَّ زَوِّجْہُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ (ترجمہ) اے اللہ حورِ عین کو اس کی زوجہ کردے۔۱۲منہ اور میت عورت ہو تو تیسری بار یہ کہیں اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْھَا الْجَنَّۃَ بِرَحْمَتِکَ (ترجمہ) اے اللہ اپنی رحمت سے تو اس کو جنت میں داخل کردے۔۱۲منہ باقی مٹی ہاتھ یا کھرپی یا پھاوڑے وغیرہ جس چیز سے ممکن ہو قبر میں ڈالیں اور جتنی مٹی قبر سے نکلی اس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔ (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸..... ہاتھ میں جو مٹی لگی ہے اسے جھاڑ دیں یا دھو ڈالیں اختیار ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۹..... قبر پر کوئی نہ بنائیں بلکہ اس میں ڈھال رکھیں جیسے اونٹ کا کوہان اور اس پر پانی چھڑکنے میں حرج نہیں بلکہ بہتر ایک بالشت اونچی ہو یا کچھ خفیف زیادہ۔

مسئلہ نمبر ۲۰..... جہاز پر انتقال ہوا اور کنارِ قبر قریب نہ ہو تو غسل و کفن دے کر نماز پڑھ کر سمندر میں ڈبو دیں۔ (عمدۃ المحتار)

مسئلہ نمبر ۲۱..... علماء مشائخ سادات کی قبور پر قبہ وغیرہ بنانے میں حرج نہیں اور قبر کو پختہ نہ کیا جائے۔ (درمختار، ردالمحتار) یعنی اندر سے پختہ نہ کی جائے اور اگر اندر رخام ہو اوپر سے پختہ ہو تو حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۲..... اگر ضرورت ہو تو قبر پر نشان کے لئے کچھ لکھ سکتے ہیں مگر ایسی جگہ نہ لکھیں کہ بے ادبی ہو ایسے مقبرہ میں دفن کرنا بہتر ہے جہاں صالحین کی قبریں ہوں۔ (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۳..... مستحب یہ ہے کہ دفن کے بعد قبر پر سورۂ بقر کا اول و آخر پڑھیں۔ سرہانے الم سے مفلحون (پ۱، بقرہ ۵) تک اور پائنتی امن الرسول سے (پ۳، البقرہ ۲۸۵) ختم سورت تک پڑھیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲۴..... دفن کے بعد قبر کے پاس اتنی دیر تک ٹھہرنا مستحب ہے جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے گوشت تقسیم کر دیا جائے کہ ان کے رہنے سے میت کو انس ہوگا اور نکیرین کا جواب دینے میں وحشت نہ ہوگی اور اتنی دیر تک تلاوتِ قرآن اور میت کے لئے دعا استغفار کریں اور یہ دعا کریں کہ نکیرین کے جواب میں ثابت قدم رہے۔ (جوہرہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۵..... ایک قبر میں ایک سے زیادہ بالضرورت دفن کرنا جائز نہیں اور ضرورت ہو تو کر سکتے ہیں مگر دو میتوں کے درمیان مٹی وغیرہ سے آڑ کر دیں اور کون آگے ہو کون پیچھے یا اوپر نہ کہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶..... جس شہر یا گاؤں وغیرہ میں انتقال ہو وہیں کے قبرستان میں دفن کرنا مستحب ہے اگرچہ یہ وہاں رہتا نہ ہو بلکہ جس گھر میں انتقال ہوا اس گھر والوں کے قبرستان میں دفن کریں اور دو ایک میل باہر لے جانے میں حرج نہیں کہ شہر کے قبرستان اکثر اتنے فاصلہ پر ہوتے ہیں اور اگر دوسرے شہر کو اس کی لاش اٹھا لے جائیں تو اکثر علماء نے منع فرمایا اور یہی صحیح ہے یہ اس صورت میں ہے کہ دفن سے پیشتر لے جانا چاہیں اور دفن کے بعد تو مطلقاً ممنوع ہے سوا بعض صورتوں کے جو مذکور ہوں گی۔ (عالمگیری) اور یہ بعض لوگوں کا طریقہ ہے کہ زمین کو پیر کرتے ہیں پھر وہاں سے نکال کر دوسری جگہ دفن کرتے ہیں یہ جائز ہے اور رافضیوں کا طریقہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۷..... دوسرے کی زمین میں بلا اجازت مالک دفن کر دیا تو مالک کو اختیار ہے خواہ وہ لاش میت سے کہے یا مردہ نکال لو یا زمین برابر کر کے اس میں کھیتی کرے۔ یونہی اگر وہ زمین شفعہ میں لے لی گئی یا غصب کئے ہوئے کپڑے کا کفن دیا تو مالک مردہ کو نکلوا سکتا ہے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۸..... عمومی قبرستان میں کسی نے قبر تیار کرائی اس میں دوسرے لوگ اپنا مردہ دفن کرنا چاہتے ہیں اور قبرستان میں جگہ بہتو

مکروہ ہے اور اگر دفن کر دیا تو قبر کھودوانے والا مردہ کو نہیں نکلوا سکتا جو شرع ہوا ہے لے لے۔ (عالمگیری و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۹..... عورت کو کسی وارث نے زیورِ سمیت دفن کر دیا اور بعض ورثہ موجود نہ تھے ان ورثہ کو قبر کھودنے کی اجازت ہے کسی کا مال قبر میں گڑیا سئی دینے کے بعد یاد آیا تو قبر کھود کر نکال سکتے ہیں اگر چہ وہ ایک سی درہم ہو۔ (عالمگیری و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۰..... اپنے لئے کفن تیار رکھنا تو حرج نہیں اور قبر کھدوا رکھنا بے معنی ہے کیا معلوم کہاں مرے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۱..... قبر پر بیٹھنا، سونا، چلنا، پاخانہ پیشاب کرنا حرام ہے قبرستان میں جو نیا راستہ نکالا گیا اس سے گزرنا جائز ہے خواہ دیکھا ہو یا اسے معلوم ہو یا اس کا گمان ہو۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۲..... اپنے کسی رشتہ دار کی قبر تک جانا چاہتا ہے مگر قبروں پر گزرنا پڑے گا تو وہاں تک جانا منع ہے دور ہی سے فاتحہ پڑھ دے قبرستان میں جوتیاں پہن کر نہ جائے ایک شخص کو حضور اقدس ﷺ نے جوتے پہن کر جاتے دیکھا فرمایا جوتے اتار دے قبر والے کو ایذا دے نہ وہ تجھے۔

مسئلہ نمبر ۳۳..... قبر پر قرآن پڑھنے کے لئے حافظ مقرر کرنا جائز ہے۔ (درمختار) یعنی جبکہ پڑھنے والے اجرت پر نہ پڑھتے ہوں کہ اجرت پر قرآن مجید پڑھنا اور پڑھوانا جائز ہے مگر اجرت پر پڑھوانا چاہے تو اپنے کام کاج کے لئے نوکر رکھے مگر یہ کام لے۔

مسئلہ نمبر ۳۴..... پتھر یا عمامہ قبر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ کہ میت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب طاق کھود کر اس میں رکھیں بکری ریتا میں کفن پر عمامہ لکھنے کو جائز کہا ہے اور فرمایا کہ اسے مغفرت کی امید ہے اور میت کے سینہ اور پیشانی پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنا جائز ہے ایک شخص نے اس کی وصیت کی تھی انتقال کے بعد سینہ اور پیشانی پر بسم اللہ شریف لکھ دی گئی پھر کسی نے اسے خواب میں دیکھا حال پوچھا تو کہا کہ جب میں قبر میں رکھا گیا عذاب کے فرشتے آئے فرشتوں نے جب پیشانی پر بسم اللہ شریف دیکھی کہا تو عذاب سے بچ گیا (درمختار رحمۃ اللہ علیہ) یوں بھی ہو سکتا ہے کہ پیشانی پر بسم اللہ شریف نہ لکھیں اور سینہ پر کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مگر بنوانے کے بعد کفن پہنانے سے پیشتر کلمہ کی انگلی سے نہ لکھیں روشنائی سے نہ لکھیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۵..... زیارت قبور مستحب ہے ہر ہفتہ میں ایک دن زیارت کرے جمعہ یا جمعرات یا ہفتہ یا پیر کے دن مناسب ہے سب میں افضل روز جمعہ وقت صبح ہے اولیائے کرام کے مزارات طیبہ پر سفر کر کے جانا جائز ہے وہاں اپنے زائرین کو تلقین پہنچاتے ہیں اور اگر وہاں کوئی منکر شرع ہو شلاً عورتوں سے اختلاط ہوتا ہو اس کی وجہ سے زیارت ترک نہ کی جائے کہ ایسی باتوں سے نیک کام ترک نہیں کیا جاتا بلکہ اسے برا جانے ہو تو بری بات ذلیل کرے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۶..... عورتوں کے لئے بھی بعض علماء نے زیارت قبور کو جائز بتایا درمختار میں یہی قول اختیار کیا مگر عزیزوں کی قبور پر جائیں گی تو جزع و فزع کریں گی لہٰذا ممنوع ہے اور صالحین کی قبور پر برکت کے لئے جائیں تو بوڑھیوں کے لئے حرج نہیں اور جوانوں کیلئے ممنوع (ردالمحتار) واعلم یہ ہے کہ عورتیں مطلقاً منع کی جائیں کہ اپنوں کی قبروں کی زیارت میں تو وہی جزع و فزع ہے اور صالحین کی قبور پر یا تعظیم میں حد سے گزر جائیں گی یا بے ادبی کریں گی کہ عورتوں میں یہ دونوں باتیں بکثرت پائی جاتی ہیں۔ (نقوی و شوب)

مسئلہ نمبر ۳۷..... زیارت قبور کا طریقہ یہ ہے کہ پائنتی کی جانب سے جا کر میت کے منہ کے سامنے کھڑا ہو سر ہانے سے نہ آئے کہ میت کے لئے باعث تکلیف ہے یعنی میت کو گردن پھیر کر دیکھنا پڑے گا کہ کون آتا ہے اور یہ کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ دَارِ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحْنُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْاَرْوَاحِ الْفَانِيَةِ وَالْاَجْسَادِ الْبَالِيَةِ

وَالْعِظَامِ النَّخِرَةِ اُدْخُلْ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مِنْكَ رَوْحًا وَّ رَيْحَانًا وَّ مِنَّا تَحِيَّةً وَّ سَلَامًا

سلام ہو تم پر اے قوم مومنین کے گھر والو تم ہمارے آگے ہو اور ہم تمہارے پیچھے ہیں اللہ تعالیٰ تم سے ملنے والے ہیں اللہ سے ہم اپنے اور تمہارے لئے خصوصیت کا سوال کرتے ہیں اللہ تمہارے اگلوں اور پچھلوں پر رحم کرے۔ اے اللہ رب فانی روحوں کے اور جسم گل جانے والے اور بوسیدہ ہڈیوں کے تو اپنی طرف سے ان قبروں میں تازگی اور خوشبو داخل کر اور ہماری طرف سے تحیت و سلام پہنچا دے۔ ۱۲ منہ

پھر فاتحہ پڑھے اور بیٹھنا چاہے تو اتنے فاصلہ سے بیٹھے کہ اس کے پاس زندگی میں زیادہ یا اور جتنے فاصلہ پر بیٹھ سکتا تھا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۸..... قبرستان میں جائیں تو العہد شریف اور الہ سے مفلحون تک اور آیۃ الکرسی اور امن الرسول آخر سورۃ تک اور سورۂ یٰسٓ اور تبارک الذی اور الْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ایک ایک بار اور قل ھو اللہ بارہا یا سات بار پڑھے اور ان سب کا ثواب مردوں کو پہنچائے حدیث میں ہے جو گیارہا رقل ھو اللہ شریف پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو پہنچائے۔ تو مردوں کی گنتی برابر اسے ثواب ملے گا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۹..... نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور ہر قسم کی عبادت اور ہر عمل نیک فرض و نفل کا ثواب مردوں کو پہنچا سکتا ہے ان سب کو پہنچائے گا اور اس کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی بلکہ اس کی رحمت سے امید ہے کہ سب کو پورا ملے یہ نہیں کہ اسی ثواب کی تقسیم ہو کر تھوڑا تھوڑا ملے (ردالمحتار) بلکہ یہ امید ہے کہ اس ثواب پہنچانے والے کے لئے ان سب کے مجموعہ کے برابر ملے مثلاً کوئی نیک کام جس کا ثواب کم از کم دس ملے گا۔ اس نے دس مردوں کو پہنچایا تو ہر ایک کو دس دس ملیں گے اور اس کو ایک سو دس ہزار کو پہنچایا تو اس کو دس ہزار دس ملیں بلکہ اس سے بھی زیادہ ملیں۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ نمبر ۴۰..... مالدار کچھ پڑھ کر یا کوئی نیک عمل کر کے اس کا ثواب مردہ کو پہنچایا تو امید ہے اللہ تعالیٰ پہنچائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ نمبر ۴۱..... قبر کو بوسہ دینا بعض علماء نے جائز کہا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ منع ہے (فتح المعطاء) اور قبر کا طواف تعظیمی منع ہے اور اگر برکت لینے کے لئے گرد مزار پھرا تو حرج نہیں مگر عوام منع کئے جائیں بلکہ عوام کے سامنے کیا بھی نہ جائے کہ کچھ کا کچھ سمجھیں گے۔

مسئلہ نمبر ۴۲..... دفن کے بعد مرد کو تلقین کرنا اہل سنت کے زدیک شروع ہے۔ (جوہرہ) یہ جو اکثر کتابوں میں ہے کہ تلقین نہ کی جائے یہ معتزلہ کا مذہب ہے کہ انہوں نے ہماری کتابوں میں یہ اضافہ کر دیا (ردالمحتار) حدیث میں ہے حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جب کوئی تمہارا مسلمان بھائی مرے اور اس کی مٹی دے چکو تو تم میں ایک شخص قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے یا فلاں بن فلانہ وہ سنے گا پر کہے یا فلاں بن فلانہ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا پھر کہے فلاں بن فلانہ وہ کہے گا ہمیں ارشاد کر اللہ تجھ پر رحم فرمائے مگر تمہیں اس کے کہنے کی خبر نہیں ہوتی پھر کہے:

اُذْكُرْ مَا خَرَجْتَ عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا شَهَادَةَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّكَ رَضِيْتَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا

تو اسے یاد کر جس پر تو دنیا سے نکلا یعنی یہ گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندہ اور رسول ہیں اور یہ کہ تو اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین اور محمد (ﷺ) کے نبی اور قرآن کے امام ہونے پر راضی تھا۔ ۱۲ منہ

نکیرین ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کے کہیں گے چلو ہم اس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اس کی جہت سکھا چکے، اس پر کسی نے حضور ﷺ سے عرض کی کہ اگر اس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو فرمایا حوا کی طرف نسبت کرے۔ اس حدیث کو طبرانی نے کبیر میں اور ضیاء نے احکام میں اور دوسرے

محمد ثمین نے روایت کیا۔

بعض اہلِ آنا کانیں رسم اڈالتے ہیں جب قبر پر مٹی برابر کر چکیں اور لوگ واپس جائیں تو مستحب سمجھا جاتا کہ میت سے اس قبر کے پاس کھڑے ہو کر کہا جائے یکیا فلاں بن فلاں فَلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (ترجمہ) فلاں بن فلاں تو کہہ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تین بار پھر کہا جائے قُلْ رَبِّیَ اللّٰهُ وَدِیْنِیَ الْاِسْلَامُ وَنَبِیِّیْ مُحَمَّدٌ ﷺ (ترجمہ) تو کہہ کہ میرا رب اللہ ہے اور میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی محمد (ﷺ) ہیں۔ اسی حضرت قبلہ نے اس پر اتنا اور اضافہ کیا۔ وَاعْلَمْ اَنَّ هٰذَیْنِ اللَّذَانِ تَبَاکَ اَوْ یَاْتِیَانِکَ اَلْعَا هُمَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا یَضُرَّانِ وَلَا یَنْفَعَانِ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ فَلَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ وَ اَشْهَدْ اَنَّ رَبَّکَ اللّٰهُ وَدِیْنَکَ الْاِسْلَامُ وَ نَبِیَّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَبَّتَنَا اللّٰهُ وَاِیَّاکَ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ (ترجمہ) اور جان لے کہ یہ دو شخص جو تیرے پاس آئے گیا آئیں گے یا اللہ کے بندے ہیں بغیر خدا کے حکم کے بد و نفع پہنچا نہیں سکتے پس نہ خوف کر نہ غم کر اور تو گواہی دے کہ تیرا رب اللہ ہے اور تیرا دین اسلام ہے اور تیرے نبی محمد (ﷺ) ہیں اللہ ہم کو اور تجھ کو قولِ ثابت پر ثابت رکھے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔۱۲منہ

مسئلہ نمبر ۴۳..... قبر پر پھول ڈالنا بہتر ہے کہ جب تک تر رہیں گے تسبیح کریں گیا اور میت کا دل بہلے گا (ردالمحتار) یعنی جنازہ پر چھولوں کی چادر ڈالنے میں حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴۴..... قبر پر سے ٹہنی گھاس توڑنا چاہئے کہ اس کی تسبیح سے رحمت اترتی ہے اور میت کو انس ہوتا ہے اور توڑنے میں میت کا حق ضائع کرنا ہے۔ (ردالمحتار)

تعزیت کا بیان

مسئلہ نمبر ۱..... تعزیت مسنون ہے حدیث میں ہے جو اپنے بھائی مسلمان کی مصیبت میں تعزیت کرے قیامت کے دن اللہ ﷻ اسے کرامت کا جوڑا پہنائے گا اس کو ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا دوسری حدیث ترمذی و ابن ماجہ میں ہے جو کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کرے اسے اسی کے مثل ثواب ملے گا۔

مسئلہ نمبر ۲..... تعزیت کا وقت موت سے تین دن تک ہے اس کے بعد مکروہ ہے کہ غم تازہ ہو گا مگر جب تعزیت کرنے والا یا جس کی تعزیت کی جائے وہاں موجود نہ ہو یا موجود ہے مگر اسے علم نہیں تو بعد میں حرج نہیں۔ (جوہرہ و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳..... دفن سے پیشتر بھی تعزیت جائز ہے مگر افضل یہ ہے کہ دفن کے بعد ہو یہ اس وقت ہے کہ اولیائے میت جزع و فزع نہ کرتے ہوں ورنہ ان کی تسلی کے لئے دفن سے پیشتر ہی کرے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۴..... مستحب یہ ہے کہ میت کے تمام اقارب کو تعزیت کرے چھوٹے بڑے مرد عورت کو اس کے محارم ہی تعزیت کریں۔ تعزیت میں یہ کہے اللہ ﷻ میت کی مغفرت فرمائے اور اس کو اپنی رحمت میں ڈھانکے اور تم کو صبر روزی کرے اور اس مصیبت پر ثواب عطا فرمائے اور نبی ﷺ نے ان لفظوں سے تعزیت فرمائی لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَاَعْطٰی وَ کُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی خدا ہی کا ہے جو اس نے لیا اور دیا اور اس کے نزدیک ہر چیز ایک میعادِ مقرر کے ساتھ ہے (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵..... مصیبت پر صبر کرنے والے دو ثواب ملتے ہیں ایک مصیبت کا دوسرا صبر کا اور جزع و فزع کرنے والے دونوں جاتے رہتے ہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶.....میت کے اعزہ کا گھر میں بیٹھنا کہ لوگ ان کی تعزیت کو آئیں اس میں حرج نہیں اور مکان کے دروازے پر یا شارع عام پر بچھونے بچھا کر بیٹھنا ناری بات ہے۔ (عالمگیری وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۷.....میت کے پڑوسی یا دور کے رشتہ دار گر میت کے گھر والوں کیلئے اس دن اور رات کیلئے کھانا لائیں تو بہتر ہے اور انہیں اصرار کر کے کھلائیں (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸.....میت کے گھر والے تیجہ وغیرہ کے دن دعوت کریں تو ناجائز و بدعت قبیحہ ہے کہ دعوت تو خوشی کے وقت مشروع ہے نہ کہ غم کے وقت اور اگر فقرا کو کھلائیں تو بہتر ہے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ نمبر ۹.....جن لوگوں سے قرآن مجید یا کلمہ طیبہ پڑھوایا ان کے لئے بھی کھانا تیار کرنا جائز ہے۔ (درمختار) یعنی جبکہ فقیر ایسا ہو یا معروف ہو یا وہ اتفاقاً ہوں۔

مسئلہ نمبر ۱۰.....تیجے وغیرہ کا کھانا کثر میت کے ترکہ سے کیا جاتا ہے اس میں یہ لحاظ ضروری ہے کہ ورثہ میں کوئی نابالغ نہ ہو ورنہ سخت حرام ہے۔ یونہی اگر بعض وارث موجود نہ ہوں جب بھی ناجائز ہے جبکہ غیر موجودین سے اجازت لی ہو اور سب بالغ ہوں اور سب کی اجازت سے ہو یا کچھ بالغ یا غیر موجود ہوں مگر بالغ موجود نے اپنے حصے سے کرنے تو حرج نہیں۔ (غایہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۱۱.....تعزیت کے لئے اکثر عورتیں رشتہ دار جمع ہوتے ہیں اور رونی پیٹنی تو وہ کرتی ہیں انہیں کھانا نہ دیا جائے کہ کام مدد دینا ہے۔ (کشف الغطا)

مسئلہ نمبر ۱۲.....میت کے گھر والوں کو جو کھانا بھیجا جاتا ہے یہ کھانا صرف گھر والے کھائیں اور انہیں کے لائق بھیجا جائے زیادہ نہیں۔ اوروں کو وہ کھانا منع ہے (کشف الغطا) اور صرف پہلے دن کھانا بھیجنا سنت ہے اس کے بعد مکروہ۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳.....قبرستان میں تعزیت کرنا بدعت ہے (درمختار)

اور دفن کے بعد میت کے مکان پر آنا اور تعزیت کرنا کہ اپنے اپنے گھر جایا کرتا تھا تو حرج نہیں اور اس کی رسم کرنا نہ چاہئے اور میت کے مکان پر تعزیت کے لئے لوگوں کا مجمع کرنا دفن کے پہلے یا بعد اسی وقت ہو یا کسی اور وقت خلاف اولیٰ ہے اور کریں تو گناہ بھی نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۴.....جو ایک بار تعزیت کر آیا اور اسے دوبارہ تعزیت کے لئے بلانا مکروہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵.....سوگ کے لئے سیاہ کپڑے پہننا مکروہ کہا جائز ہے (عالمگیری) یونہی سیاہ پٹے لگانا کہ اس میں خضاب کی مشابہت بھی ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۶.....میت کے گھر والوں کو تین دن تک اس لئے بیٹھنا کہ لوگ آئیں اور تعزیت کر جائیں جائز ہے مگر ترک بہتر اور یہ اس وقت ہے کہ فروش اور دکر آرائش نہ کرنا ہو ورنہ ناجائز۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷.....نوحہ یعنی میت کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کر کے آواز سے رونا جس کو بین کہتے ہیں بالاجماع حرام ہے یونہی واویلا وامصیبتا کہہ کے چلانا۔ (جوہرہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۸.....گریبان پھاڑنا، منہ نوچنا، بال کھولنا، سر پر خاک ڈالنا، سینہ کوٹنا، ران پر ہاتھ مارنا یہ سب جاہلیت کے کام ہیں اور حرام۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹.....تین دن سے زیادہ سوگ جائز نہیں مگر عورت شوہر کے مرنے پر چار مہینے دس دن سوگ کرے (حدیث)

مسئلہ نمبر ۲۰.....آواز سے رونا منع ہے اور آواز بلند نہ ہو تو اس کی ممانعت نہیں بلکہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی

وفات پر پکارا (چیخ) اس مقام پر بعض احادیث جو نوحہ وغیرہ کے بارے میں وارد ہیں ذکر کی جاتی ہیں کہ مسلمان جو رد کھیں اور اپنے یہاں کی عورتوں کو نہ کریں کہ یہ عادت ہندوستان کی، کثیر عورتوں میں ہندوؤں کی تقلید میں پائی جاتی ہے۔

حدیث ۱..... بخاری و مسلم رحمہما اللہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی ہے حضور ﷺ فرماتے ہیں جو منہ پر طمانچہ مارے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کا پکارے (نوحہ کرے) وہ ہم سے نہیں۔

حدیث ۲..... شیخین میں ہے ابوبردہ رضی اللہ عنہ سے مروی واللفظ لمسلم فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جو سر منڈائے[1] اور نوحہ کرے اور کپڑے پھاڑے میں اس سے بری ہوں۔

حدیث ۳..... صحیح مسلم شریف میں ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ امت میں چار کام جاہلیت کے ہیں لوگ نہیں نہ چھوڑیں گے (1) حسب پر فخر کرنا (2) اور نسب میں طعن کرنا (3) اور ستاروں سے مینہ چاہنا (فلاں نچھتر کے سبب پانی برسے گا) (3) اور نوحہ کرنا اور فرمایا نوحہ کرنے والی نے اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کی تو قیامت کے دن اس طرح کھڑی کی جائے گی اس پر ایک کرتا قطران کا ہوگا اور ایک خارشت کا۔

حدیث ۴..... شیخین میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم کے سبب اللہ ﷻ عذاب نہیں فرماتا اور زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ولیکن اس کے سبب عذاب یا رحم فرماتا ہے اور مُردوں کے رونے کی وجہ سے میت پر عذاب ہوتا ہے یعنی جبکہ اس نے وصیت کی ہو یا وہاں رونے کا رواج ہو اور منع نہ کیا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم یا مراد ہے کہ ان کے رونے سے اس کو تکلیف ہوتی ہے کہ دوسری حدیث میں آیا اے اللہ ﷻ کے بندو اپنے مردے کو تکلیف نہ دو جب تم رونے تھتے ہو وہ بھی روتا ہے۔

حدیث ۵..... بخاری و مسلم رحمہما اللہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس پر نوحہ کیا گیا قیامت کے دن اس نوحہ کے سبب اس پر عذاب ہوگا یعنی انہیں صورتوں میں۔

حدیث ۶..... صحیح مسلم میں ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا میں نے کہا مسافرت اور پردیس میں انتقال ہوا ان پر اس طرح روؤں گی جس کا چرچا ہو۔ میں نے رونے کا تہیہ کیا تھا اور ایک عورت بھی اس ارادہ سے آئی کہ میرے مدد کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس عورت سے فرمایا جس گھر سے اللہ ﷻ نے شیطان کو دو مرتبہ نکالا تو اس میں شیطان کو داخل کرنا چاہتی ہے۔ فرماتی ہیں میں رونے سے باز آئی اور نہیں روئی۔

حدیث ۷..... ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مر جاتا ہے اور رونے والا اس کی خوبیاں بیان کر کے روتا ہے۔ اللہ ﷻ اس میت پر دو فرشتے مقرر فرماتا ہے جو اسے کوسنے ہیں اور کہتے ہیں کیا تو ایسا تھا۔

حدیث ۸..... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتا ہے اللہ ﷻ فرماتا ہے اے ابن آدم اگر تو اول صدمہ کے وقت صبر کرے اور ثواب کا طالب ہو تو تیرے لئے جنت کے سوا کسی ثواب پر میں راضی نہیں۔

حدیث ۹..... احمد و بیہقی رحمہما اللہ امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے راوی کہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ جس مسلمان مرد یا عورت پر کوئی مصیبت پہنچی اسے یاد کر کے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ (پ ۲ البقرۃ ۱۵۶) کہا اگرچہ مصیبت کا زمانہ دراز ہو گیا ہو تو اللہ ﷻ اس پر نیا ثواب عطا فرماتا ہے اور ویسا ہی ثواب دیتا ہے جیسا اس دن کی مصیبت پہنچی تھی۔

---

[1] یعنی کسی کے گھر نے پر یہ ہندو کھر اکرتے ہیں۔ ۱۲ منہ

شہید کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (پ۲ البقرۃ ۱۵۴)

جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں (ترجمہ کنزالایمان)۔ اور فرماتا ہے

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ ○ فَرِحِیْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَیَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ○ یَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ (پ۴ اٰل عمرٰن ۱۶۹تا۱۷۱)

جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ خیال نہ کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں شاد ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا اور خوشیاں مناتے ہیں اپنے پچھلوں کی جو ابھی ان سے نہ ملے کہ ان پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ کچھ غم خوشیاں مناتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل کی اور یہ کہ اللہ ضائع نہیں کرتا اجر مسلمانوں کا (ترجمہ کنزالایمان)

احادیث میں ان کے فضائل بکثرت وارد ہیں۔ شہادت صرف اسی کا نام نہیں کہ جہاد میں قتل کیا جائے بلکہ ایک حدیث میں فرمایا گیا اس کے سوا سات شہادتیں اور ہیں۔ (1) جو طاعون سے مرا شہید ہے (2) جو ڈوب کر مرا شہید ہے (3) ذات الجنب میں مرا شہید ہے۔ (4) جو پیٹ کی بیماری میں مرا شہید ہے (5) جو جل کر مرا شہید ہے (6) جس کے اوپر دیوار وغیرہ گر پڑے اور مر جائے شہید ہے۔ (7) عورت کو بچہ پیدا ہونے کا درد ہے[1] پس میں مر جائے شہید۔ اس حدیث کو امام مالک و ابوداؤد و نسائی و حاکم رحمہم اللہ نے جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون سے بھاگنے والا اس کے مثل ہے جو جہاد سے بھاگا اور جو صبر کرے۔ اس کے لئے شہید کا اجر ہے احمد و نسائی و حاکم رحمہم اللہ عمر بن عاص رضی اللہ عنہ سے راوی کو فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو طاعون میں مرے ان کے بارے میں اللہ عزوجل کے دربار میں مقدمہ پیش ہوگا شہداء نہیں گے یہ تمہارے بھائی ہیں یہ ویسے ہی قتل کئے گئے جیسے تم اور پچھتوں پر وفات پانے والے کہیں گے یہ تمہارے بھائی ہیں۔ پیاسے پچھتوں پر مرے جیسے تم۔ اللہ عزوجل فرمائے گا ان کے زخم دیکھو۔ اگر ان کے زخم مقتولین کے مشابہ ہوں تو یہ انہیں میں ہیں اور انہیں کے ساتھ ہیں۔ دیکھیں گے تو ان کے زخم شہداء کے زخم سے مشابہ ہوں گے شہداء میں شامل کر دیئے جائیں گے۔ ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے کہ ارشاد فرمایا مسافر کی موت شہادت ہے سوا ان کے سوا اور بہت صورتیں ہیں جن میں شہادت کا ثواب ملتا ہے امام بدالدین عینی وغیرہ نے ان کو ذکر کیا ہے بعض یہ ہیں۔ (9) سل کی بیماری میں مرا (10) سواری سے گر کر یا مرا (11) بخار سے مرا (12) مال یا (13) جان یا (14) اہل یا کسی (15) حق کے بچانے میں قتل کیا گیا (16) بخشل میں مرا۔ بشرطیکہ پاک دامن ہو اور چھپایا ہو (17) کسی درندہ نے پھاڑ کھایا۔ (18) ہاتھ نظام قید یا یا (19) ہار اور مر گیا (20) کسی موذی جانور کے کاٹنے سے مرا (21) علم کی طلب میں مرا (22) مؤذن کو ثواب کے لئے، اذان کہتا ہو (23) تاجر راست گو جسے سفر اور کے سفر میں لکھی اور تے آئی (24) جو اپنے بال بچوں کے لئے سعی کرے ان میں مرا تاکہ سوال نہ کریں حلال کھائے (25) جو ہر روز پچیس بار یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِیْ فِی الْمَوْتِ وَ

---

[1] اس سے مراد حمل ساقط کرانا ہے یا دونوں قول ہیں اور یہ تینوں کو شامل ہو سکتا ہے بقیہ اس کے فضل سے امید ہے کہ دونوں کو شہادت کا اجر عطا فرمائے۔ طحطاوی علی مراقی الفلاح۔

[2] حدیث کے الفاظ یہ ہیں والمرأۃ تموت بجمع لھی شھادۃ جمع کے معنی ہیں کہ کسی چیز سے مرے خواہ اس میں اکٹھی ہو جیسے درد زہ ہوئی اس میں حاملہ ہو یا نفاست ہو دونوں داخل ہیں۔ ۱۲ منہ

فَبَعْدَ بَعْدَ الْعُوْذ جو چاشت کی نماز پڑھے اور ہر مہینے میں تین روزے رکھے اور جمعہ کو سفر و حضر میں کبھی ترک نہ کرے (26) انبیاء سے وقت سنت پر عمل کرنے والا اس کے لئے سو شہید کا ثواب ہے۔ جو مریض لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھے بارہ مرتبہ اور اسی مرض میں مر جائے اور بچا ہوا تو اس کی مغفرت ہو جائے گی (27) کفار سے مقابلہ کے لئے سرحد پر گھوڑا باندھنے والا (28) جو ہر رات میں سورۂ یٰس شریف پڑھے (29) جو با طہارت سویا اور مر گیا (30) جو بیٹی کے پاس سوار ہو کر روزہ رکھے (31) جو بچے دل سے یہ سوال کرے کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں (32) جو جمعہ کے دن مرے (33) جو جمع کو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ تین بار پڑھ کر سورۂ حشر کی پچھلی تین آیتیں پڑھ لے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرمائے گا کہ اس کے لئے شام تک استغفار کریں اور اگر اس دن مرا تو شہید مرے اور جو شام کو کہے صبح تک کے لئے یہی بات ہے۔

مسائل فقہیہ اصطلاح فقہ میں شہید اس مسلمان عاقل بالغ طاہر کو کہتے ہیں جو بظلم کسی آلۂ جارحہ سے قتل کیا گیا اور نفس قتل سے مال نہ واجب ہوا ہو اور دنیا سے نفع نہ اٹھایا ہو۔ شہید کا حکم یہ ہے کہ غسل نہ دیا جائے ویسے ہی خون سمیت دفن کر دیا جائے تو جہاں یہ حکم پایا جائے فقہاء شہید کہیں گے ورنہ نہیں مگر شہید فقہی نہ ہونے سے یہ لازم نہیں کہ شہید کا ثواب بھی نہ ملے صرف اس کا مطلب، نتائج کا غسل دیا جانا ہے بس۔

مسئلہ نمبر ۱.....بالغ اور مجنون کو غسل دیا جائے اگر چہ وہ کسی طرح قتل کئے گئے جب اور حیض و نفاس والی عورت خواہ بھی حیض و نفاس میں ہو بایں حکم ہوگیا مگر ابھی غسل نہ کیا تو ان سب کو غسل دیا جائے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲.....حیض شروع ہوئے ابھی پورے تین دن نہ ہوئے تھے کہ قتل کی گئی تو اسے غسل نہ دیں گے کہ ابھی یہ نہیں کہہ سکتے کہ حائضہ ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳.....جب بھائیوں معلوم ہوگا کہ قتل سے پہلے اس نے خود بیان کیا ہو یا اس کی عورت نے بتایا۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۴.....آلۂ جارحہ وہ جس سے قتل کرنے سے قاتل پر قصاص واجب ہوتا ہے یعنی جو عمداً کیا جائے جیسے تلوار بندوق کو بھی آلۂ جارحہ کہیں گے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵.....جب نفس قتل سے قاتل پر قصاص واجب نہ ہو بلکہ مال واجب ہو تو غسل دیا جائے گا مثلاً باپ کسی سے مارا قتل خطا کہ نشانہ پر مارا باپ سمجھا کہ کسی آدمی کو نشانہ لگا کر مر گیا یا کوئی شخص نقلی تلوار لئے سو گیا اور سوتے میں کسی آدمی پر وہ تلوار گر پڑی اور مر گیا یا کسی شریر کی گاؤں میں یا ان کے قریب مقتول پڑا ملا اور اس کا قاتل معلوم نہیں ان سب صورتوں میں غسل دیں گے اور اگر مقتول شہر وغیرہ میں ملا اور معلوم ہے کہ چوروں نے قتل کیا ہے خواہ سلے سے قتل کیا گیا ہو یا کسی چیز سے تو غسل نہ دیا جائے گا اگر چہ یہ معلوم نہیں کہ کس چور نے قتل کیا۔ یونہی اگر ڈاکوؤں نے قتل کیا تو غسل نہ دیں گے یونہی اگر ڈاکوؤں نے قتل کیا تو غسل نہ دیں گے ہتھیار سے قتل کیا ہو یا کسی اور چیز سے۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶.....اگر نفس قتل سے مال واجب نہ ہو بلکہ وجوب مال کسی امر خارج سے ہے مثلاً قاتل وہ ہے جو باپ کے مارنے سے مارا گیا یا کسی ایسے کو مارا کہ اس کا وارث بنتا ہے مثلاً اپنی عورت کو مار ڈالا اور عورت کا وارث بنتا ہے جو اپنے ہی شوہر سے ہے تو قصاص کا مالک یہی ہوا مگر چونکہ اس کا باپ قاتل ہے۔ قصاص ساقط ہو گیا تو ان صورتوں میں غسل نہ دیا جائے۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۷.....اگر قتل بطور ظلم نہ کیا ہو بلکہ قصاص یا حد یا تعزیر میں کیا گیا یا رند نے مارا تو غسل دیں گے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸.....کوئی شخص قاتل ہوا مگر اس کے بعد دنیا سے منتفع ہوا مثلاً کھایا یا سویا یا علاج کیا اگر چہ یہ چیزیں بہت قلیل ہوں یا خیمہ میں غیر الجنی وہیں رہنی جہاں زخمی ہوا یا نماز کا ایک وقت پورا ہوش میں گزرا ہو ظہر کی نماز ادا کرنے پر قادر ہوا یا وہاں سے اٹھ کر دوسری جگہ چلا یا لوگوں سے معرکہ سے اٹھا کر دوسری جگہ لے گئے خواہ زندہ پہنچا ہو یا راستہ ہی میں انتقال ہوا یا کسی دنیوی بات کی وصیت کی یا بیع کی یا کچھ خریدا یا بہت سی باتیں

کیں تو ان سب صورتوں میں غسل دیں گے بشرطیکہ یہ امور جہاد ختم ہونے کے بعد واقع ہوئے اور اگر انتہائے جنگ میں ہوں تو یہ چیزیں مانع شہادت نہیں یعنی غسل ہوں اور وصیت اگر آخرت کے متعلق ہو یا دو ایک بات بولا اگر چہ لڑائی کے بعد تو شہید ہے غسل ہوں گے اور اگر لڑائی میں نہیں قتل کیا گیا بلکہ نکلا تو ان چیزوں میں سے اگر کوئی پائی گئی غسل دیں گے ورنہ نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹..... جس کو حربی یا باغی یا ڈاکو نے کسی آلہ سے قتل کیا یا ان کے جانوروں نے اسے کچل دیا اگر چہ خود بھی ان کے جانور پر سوار تھا یا کھینچے لئے جاتا تھا یا ان جانور نے اپنے پاؤں اس پر مارے یا دانت سے کاٹا اس کی سواری کو ان لوگوں نے پکڑ کر یا اس سے گر کر مر گیا یا انہوں نے اس پر آگ پھینکی یا ان کے پیاں سے ہوا آگ اڑائی یا انہوں نے کسی کھڑکی میں آگ لگا دی جس کا ایک کنارہ ادھر تھا اور ان صورتوں میں جل کر مر گیا یا معرکہ میں مرا ہوا ملا اور اس پر زخم کا نشان ہے مثلاً آنکھ کان سے خون نکلا ہے یا حلق سے صاف خون نکلا یا ان لوگوں نے شہر پناہ سے اسے پھینک دیا یا اس کے اوپر دیوار ڈھا دی یا پانی میں ڈبو دیا یا پانی بند تھا انہوں نے کھول کر ادھر بہا دیا کہ ڈوب گیا یا گھوڑ دوڑ میں گر کر مر گیا یا ان لوگوں نے جس طرح بھی مسلمان کو قتل کریں یا قتل کے سبب بنیں وہ شہید ہے۔ (عالمگیری، ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۰..... معرکہ میں مردہ ملا اور اس پر قتل کا کوئی نشان نہیں یا اس کی ناک یا پاخانہ پیشاب کے مقام سے خون نکلا ہے یا حلق سے بستہ خون نکلا یا دشمن کے خوف سے مر گیا تو غسل دیا جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... اپنی جان یا مال یا کسی کے بچانے میں لڑا اور مارا گیا وہ شہید ہے لوہے یا پتھر یا لکڑی کسی چیز سے قتل کیا گیا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲..... دو کشتیوں میں مسلمان تھے دشمن نے ایک کشتی پر آگ پھینکی یا لوگ جل گئے وہ آگ بڑھ کر دوسری کشتی میں لگی یہ بھی جل گئے تو اس دوسری کشتی والے بھی شہید ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳..... مشرک کا گھوڑا چھوٹ کا بھاگا اور اس پر کوئی سوار نہیں اس نے کسی مسلمان کو کچل دیا یا مسلمان نے کافر پر تیر چلایا وہ مسلمان کو لگا یا کافر کے گھوڑے سے مسلمان کا گھوڑا بھڑکا اس نے مسلمان سوار کو گرا دیا یا معاذ اللہ مسلمانوں نے فراری اور کافروں نے ان کو آگ یا حریق کی طرف منہزماً کیا یا مسلمانوں نے اپنے گروہ کو کمر و بچانے تھے بھڑاس پر چلے اور مر گئے ان سب صورتوں میں غسل دیا جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴..... لڑائی میں کسی مسلمان کا گھوڑا بھڑکا کافروں کا جھنڈ دیکھ کر یہ گھوڑا بھی کافروں نے اسے نہیں بھڑکایا اور اس نے سوار کو گرا دیا وہ مر گیا یا کافر قلعہ بند ہوئے اور مسلمان شہر پناہ پر چڑھے اس پر سے پھسل کر کوئی گرا اور مر گیا یا معاذ اللہ مسلمانوں کو شکست ہوئی اور ایک مسلمان کی سواری نے دوسرے مسلمان کو کچل دیا یا شوہ و مسلمان اس پر سوار ہو یا اگ پکڑ کے لئے جاتا یا پیچھے باندھا ہو یا دشمن پر حملہ کیا یا وہ گھوڑے سے گر کر مر گیا ان سب صورتوں میں غسل دیا جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵..... دونوں فریق آمنے سامنے ہوئے مگر لڑائی کی نوبت نہیں آئی اور ایک شخص مردہ ملا تو جب تک یہ نہ معلوم ہوا کہ آلہ جارحہ سے ناحق قتل کیا گیا غسل دیا جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶..... شہید کے بدن پر جو چیزیں اجسام کفن نہ ہوں اتار لی جائیں مثلاً پوستین زرہ خود ہتھیار فروٹی کا کپڑا اور اگر کفن مسنون میں کچھ کمی پڑے تو اضافہ کیا جائے اور پاجامہ نہ اتارا جائے اور اگر کمی ہے مگر پورا کرنے کو کچھ نہیں تو پوستین اور روئی کا کپڑا نہ اتاریں۔ شہید کے سب کپڑے اتار کر نئے کپڑے دینا مکروہ ہے۔ (عالمگیری، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۱۷..... جیسے اور مردوں کو خوشبو لگاتے ہیں شہید کو بھی لگائیں شہید کا خون نہ دھویا جائے خون سمیت دفن کریں اور اگر کپڑے میں نجاست لگی ہو تو دھو ڈالیں۔ (عالمگیری وغیرہ) شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ (جامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۱۸..... دشمن پر وار کیا مگر اب اس پر نہ پڑی بلکہ اس پر پڑی اور مر گیا تو عند اللہ شہید ہے مگر غسل دیں اور نماز پڑھیں۔ (جوہرہ)

کعبہ معظمہ میں نماز پڑھنے کا بیان

صحیح مسلم و بخاری میں ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور اسامہ بن زید و عثمان بن طلحہ و بلال بن رباح رضی اللہ عنہم کعبہ معظمہ میں داخل ہوئے اور دروازہ بند کر لیا گیا کچھ دیر تک وہاں ٹھہرے جب باہر تشریف لائے میں نے بلال ﷺ سے پوچھا حضور ﷺ نے کیا کیا کہا ایک ستون بائیں طرف کیا اور دو ستون دہنی طرف اور تین پیچھے پھر نماز پڑھی اور اس زمانہ میں بیت اللہ شریف کے چھ ستون تھے۔

مسئلہ نمبر ۱..... کعبہ معظمہ کے اندر ہر نماز جائز ہے فرض ہو یا نفل تنہا پڑھے یا جماعت اگرچہ امام کا رخ اور طرف ہو اور مقتدی کا اور طرف مگر جبکہ مقتدی کی پشت امام کے سامنے ہو تو مقتدی کی نماز نہ ہوئی۔ اور اگر مقتدی کا منہ امام کے منہ کے سامنے ہو تو ہو جائے گی مگر کوئی چیز اگر درمیان میں حائل نہ ہو تو مکروہ ہے اور اگر مقتدی کا منہ امام کی کروٹ کی طرف ہو تو بلا کراہت جائز۔ (جوہرہ نیرہ و نظام و غیرہا)

مسئلہ نمبر ۲..... کعبہ معظمہ کی چھت پر نماز پڑھی جب بھی یہی صورتیں ہیں تھوڑی کی چھت پر نماز پڑھنا بھی مکروہ ہے۔ (غنیہ و بہار)

مسئلہ نمبر ۳..... مسجد الحرام میں کعبہ معظمہ کے گرد جماعت کی اور مقتدی کعبہ معظمہ کے چاروں طرف ہوں جب بھی جائز ہے اگرچہ مقتدی بہ نسبت امام کے کعبہ سے قریب تر ہوں بشرطیکہ یہ مقتدی جو بہ نسبت امام کے قریب تر ہے اور جدھر ہو جس طرف امام ہو بلکہ دوسری طرف ہو اور یا اگر اسی طرف ہے جس طرف امام ہے اور بہ نسبت امام کے قریب تر ہے تو اس کی نماز نہ ہوئی۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۴..... امام کعبہ کے اندر ہے اور مقتدی باہر تو اقتدا صحیح ہے خواہ امام تنہا اندر ہو یا اس کے ساتھ بعض مقتدی بھی ہوں مگر دروازہ کھلا ہونا چاہئے کہ امام کے رکوع و جود کا حال معلوم ہوتا رہے اور اگر دروازہ بند ہے مگر امام کی آواز آتی ہے جب بھی حرج نہیں مگر ایسی صورت میں امام تنہا اندر ہو کر امامت کرے کہ امام تنہا اندر ہی ہو گا اور یہ مکروہ ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵..... امام باہر ہو اور مقتدی اندر جب بھی اقتدا صحیح ہے بشرطیکہ مقتدی کی پشت امام کے خلاف جہت نہ ہو۔ (ردالمحتار)

قُلْتُهٗ هٰذَا الْجُزْءَ بِحَمْدِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلَهُ الْحَمْدُ اَوَّلًا وَّ بَاطِنًا وَّ ظَاهِرًا وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ اُرْسِلَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَبِنَّهٖ وَ حِزْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ اَنَا الْفَقِيْرُ اِلَى الْغَنِيِّ اَبُو الْفَلَاحِ اَمجد علی الاعظمی غفر اللہ لہ ولوالدیہ امین

تصدیق جلیل و تقریظ بے مثیل امام اہل سنت، ماموریں و ملت محی الشریعہ والسنہ قامع البدعۃ مجدد المائۃ الحاضرہ وصاحب الحجۃ القاہرہ سیدی وسندی نوری وبرکتی وحنفی اعلی حضرت مولانا مولوی حاجی قاری مفتی احمد رضا خان صاحب قادری برکاتی نفع اللہ السلام والمسلمین باسرارہ القدسیہ وصلاتہ المعیدیہ والنور یہ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰى وَ سَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى لَا سِيَّمَا عَلَى النَّابِعِ الْمُصْطَفٰى وَ مُقَفِّيْهِ فِي الْمَشَارِعِ اَوْلَى الصِّدْقِ وَ الصَّفَا

فقیر نظر و قبول اقدیر نے یہ مبارک رسالہ بہار شریعت حصہ چہارم تصنیف لطیف، اتی فی الشدی المجد والیاہ والطبع السلیم والفکر القویم بالفضل والعلی مولانا، بالحق مولوی تعیم محمد امجد قادری برکاتی اعظمی بالمذہب والمشرب السنی وزقہ اللہ تعالی فی الدارین الحسنی مطالعہ کیا الحمد للہ مسائل صحیح، رطب مختصر پر مشتمل پایا آج کل ایسی کتاب کی ضرورت تھی کہ عوام بھائی سلیس اردو میں صحیح مسئلہ پائیں اور گمراہی و غلط کے مضبوط مع زیروں کی طرف آنکھ نہ اٹھائیں۔ مولی جل جلالہ مصنف کی عمر و عمل و فیض میں برکت دے اور یہ باب میں اس کتاب کے اور خلص کافی و متافی و روحانی وصافی تالیف کرنے کی توفیق بخشے اور انہیں اہل سنت میں شائع و معمول و موردِ نوالِ آخرت میں نافع و مقبول فرمائے آمین۔

وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ اَبِنَّهٖ وَ حِزْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ اٰمِيْن ذی الحجۃ الحرام سنۃ ۱۳۳۷ ھجریۃ علی ما صاحبہا و اٰلہ الکرام افضل الصلوۃ و التحیۃ اٰمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

زکوٰۃ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (پ۱ بقرہ ۳)

اور (متقی وہ ہیں کہ) ہم نے جو انہیں دیا ہے، اس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

اور فرماتا ہے۔ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا (پ۱۱ توبہ ۱۰۳)

ان کے مالوں میں سے صدقہ لو اس کی وجہ سے انہیں پاک اور ستھرا بنا دو۔

اور فرماتا ہے۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ (پ۱۸ المؤمنون ۴) اور خاص پاتے وہ ہیں جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔

اور فرماتا ہے۔ وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ (پ۲۲ سبا ۳۹)

اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ۝

(پ۳ البقرہ ۲۶۱ تا ۲۶۳)

جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، ان کی کہاوت اس دانہ کی ہے جس سے سات بالیں نکلیں۔ ہر بال میں سو دانے اور اللہ جسے چاہتا ہے زیادہ دیتا ہے اور اللہ وسعت والا بڑا علم والا ہے۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتے، پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتاتے، نہ ایذا دیتے ہیں۔ ان کے لئے ان کا ثواب ان کے رب کے حضور ہے اور نہ ان پر کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اچھی بات اور مغفرت اس صدقہ سے بہتر ہے جس کے بعد ایذا ہو اور اللہ بے پروا علم والا ہے۔

اور فرماتا ہے۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ (پ۴ آل عمران ۹۲)

ہرگز نیکی حاصل نہ کرو گے جب تک اس میں سے خرچ کرو جسے محبوب رکھتے ہو اور جو کچھ خرچ کرو گے، اللہ سے چھپا نہ ہے

اور فرماتا ہے۔

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي

الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝

(پ۲ البقرہ ۱۷۷)

نیکی اس کام میں نہیں کہ مشرق و مغرب کی طرف منہ کرو۔ نیکی تو اس کی ہے جو اللہ اور پچھلے دن اور ملائکہ و کتاب و انبیاء پر ایمان لایا اور مال کو اس کی محبت پر رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سائلین کو اور گردن چھڑانے میں دیا اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی اور نیک وہ لوگ ہیں کہ جب کوئی معاہدہ کریں تو اپنے عہد کو پورا کریں اور تکلیف و مصیبت اور لڑائی کے وقت صبر کرنے والے وہ لوگ سچے ہیں اور وہی لوگ متقی ہیں۔ اور فرمایا ہے۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

(پ۴ اٰل عمرٰن ۱۸۰)

جو لوگ بخل کرتے ہیں اس کے ساتھ جو اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا، وہ یہ گمان نہ کریں کہ یہ ان کیلئے بہتر ہے بلکہ یہ ان کیلئے برا ہے۔ اس بخل کا قیامت کے دن ان کے گلے میں طوق ڈالا جائے گا جس کے ساتھ بخل کیا۔

اور فرمایا ہے

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ ۙ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ

(پ۱۰ التوبہ ۳۴۔۳۵)

جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔ جس دن آتش جہنم میں دوہا جائے گا اور ان سے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پشتیں داغی جائیں گی (اور ان سے کہا جائے گا) یہ وہ ہے جو تم نے اپنے نفس کیلئے جمع کیا تھا تو اب چکھو، جو جمع کرتے تھے۔ زکوٰۃ کے بیان میں بکثرت آیات و احادیث ہیں جن سے اس کا اہتمام بالشان ہونا ظاہر ہے۔ احادیث اس کے بیان میں بہت ہیں بعض ان میں سے یہ ہیں۔

حدیث ۱.....۲.....صحیح بخاری شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس کو اللہ مال دے اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ مال گنجے سانپ کی صورت میں کر دیا جائے گا جس کے سر پر دو چتیاں ہوں گی، وہ سانپ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا، پھر اس کی باچھیں پکڑے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ اسی کے مثل ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۳.....امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یوں ہے، جس مال کی زکوٰۃ نہیں دی گئی، قیامت کے دن وہ گنجا سانپ[1] ہوگا۔ مالک کو دوڑائے گا۔ وہ بھاگے گا۔ یہاں تک کہ اپنی انگلیاں اس کے منہ میں ڈالے گا۔[2]

حدیث ۴.....۵.....صحیح مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو شخص سونے چاندی

۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوئی دو سرے دو سرے پر نہ دکھایا جائے گا۔ کوئی اژدہی دوسری اژدہی کو نگل کر کہے گا قسم اللہ کی تو نے مجھ کو نگلا ہے اگر دیا جائے کہ وہ لوگوں کے دونوں جبڑوں کے بیچ میں تیسرا دو پہاڑ ہوں گے۔ (روح المعانی، التوبۃ تحت الآیۃ)

۲۔ سانپ جب بہادری کا سانپ ہے تو اس کے سر پر بال نکلتے ہیں اور جب بزدلی کا سانپ ہوتا ہے تو گنجا ہوتا ہے۔ یہ بھی ہیں گنجے سانپ کے کرتب کیا ہوگا۔ ۱۲ منہ

۳۔ یہ حدیث طویل ہے مختصر بیان کی گئی ۱۲ منہ

کہا مالک ہو اور اس کا حق ادا نہ کرے تو جب قیامت کا دن ہوگا، اس کیلئے آگ کے پتر بنائے جائیں گے اور ان پر جہنم کی آگ گرم کائی جائے گی اور ان سے اس کی کروٹ اور پیشانی اور پیٹھ داغی جائے گی۔ جب ٹھنڈے ہونے پر آئیں گے، پھر ویسے ہی کر دیئے جائیں گے۔ یہ معاملہ اس دن کا ہے جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے۔ اب وہ اپنی راہ دیکھے گا خواہ جنت کی طرف جائے یا جہنم کی طرف اور اونٹ کے بارے میں فرمایا جو اس کا حق ادا نہیں کرتا، قیامت کے دن ہموار میدان میں بٹا دیا جائے گا اور وہ اونٹ سب کے سب نہایت فربہ ہو کر آئیں گے، پاؤں سے اس کو روندیں گے اور منہ سے کاٹیں گے۔ جب ان کی پچھلی جماعت گزر جائے گی، پہلی لوٹ آئے گی اور گائے اور بکریوں کے بارے میں فرمایا کہ اس شخص کو ہموار میدان میں بٹائیں گے اور وہ سب کی سب آئیں گی۔ ان میں مڑے ہوئے سینگ کی کوئی ہوگی نہ بے سینگ کی۔ نہ ٹوٹے سینگ کی اور سینگوں سے ماریں گی اور کھروں سے روندیں گی اور اسی کے مثل گھنگین میں اونٹ اور گائے اور بکریوں کی زکوٰۃ نہ دینے میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی۔

حدیث ۶ ..... صحیح بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے، اس وقت اعراب میں کچھ لوگ کافر ہو گئے (کہ زکوٰۃ کی فرضیت سے انکار کر بیٹھے) صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان پر جہاد کا حکم دیا۔ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کہا ان سے آپ کیونکر قتال کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ مجھے حکم ہے کہ لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ لا الٰہ الا اللہ کہیں اور جس نے لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا اس نے اپنی جان اور مال بچا لیا مگر حق اسلام میں اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے یعنی لوگ تو لا الٰہ الا اللہ کہنے والے ہیں، ان پر کیسے جہاد کیا جائے گا؟ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ خدا کی قسم! میں اس سے جہاد کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے (کہ فرض مانے اور زکوٰۃ کی فرضیت سے انکار کرے) زکوٰۃ حق المال ہے۔ خدا کی قسم بکری کا بچہ جو رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر کیا کرتے تھے، اگر مجھے دینے سے انکار کریں گے تو ان سے جہاد کروں گا۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ واللہ میں نے دیکھا کہ اللہ عزوجل نے صدیق کا سینہ کھول دیا ہے، اس وقت میں نے بھی پہچان لیا کہ وہی حق ہے۔

حدیث ۷ ..... ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جب یہ آیت کریمہ وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ (پ۱۰ الجزء ۲۴) نازل ہوئی تو مسلمانوں پر شاق ہوئی۔ (سمجھے کہ جائداد سامان بیچ کر اخراجِ بیت المال کرنا ہوگا) فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کہا میں تم سے مصیبت دور کروں گا۔ حاضر خدمت اقدس ہوئے، عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! یہ آیت حضور رضی اللہ عنہ کے اصحاب پر گراں معلوم ہوئی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ اس لئے فرض کی کہ تمہارے باقی مال کو پاک کر دے اور وراثت اس لئے فرض کئے کہ تمہارے بعد والوں کے لئے ہو۔ (یعنی ملتا مال بیچ کر اخراجِ بیت المال زکوٰۃ سے کہ مال کی طہارت و تعدی بکذا زکوٰۃ کس چیز پر واجب ہوتی اور صراحۃً کہہ دینا جائداد ہوتی بکذا بیچ کر اخراجِ بیت المال زکوٰۃ دے) اس پر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی۔

حدیث ۸ ..... بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تاریخ میں اور امام شافعی و بزار و بیہقی رضی اللہ تعالیٰ عنہم امیر المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں زکوٰۃ کو کسی مال میں نہ ملائی جو اسے ہلاک کر دے گی۔ بعض اخبار سے اس حدیث کے یہ معنی بیان کئے کہ زکوٰۃ واجب ہوئی اور ادا نہ کی اور اپنے مال میں ملا لی، یہ ملانا تو یہ حرام اس مال کو ہلاک کر دے گا اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ مال دار شخص زکوٰۃ لینے والے زکوٰۃ اس کے مال کو ہلاک کر دے گا کہ زکوٰۃ تو فقیروں کے لئے ہے اور دونوں معنی صحیح ہیں۔

۱؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کا کوئی انکار کرے تو اسلام کے لئے کافی نہیں جب تک تمام ضروریات دین کا اقرار نہ کرے اور امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا بحث کرنا اس وجہ سے تھا کہ ان کے علم میں یہ جزئیات نہ تھی کہ وہ فرضیت کے منکر ہیں۔ یہ خیال تھا کہ زکوٰۃ دینے والے ہیں، اس کی وجہ سے کفر نہ ہوگا کافر تو وہ ہے کہ کفر کے خلاف جہاد تم کیا جائے مگر جب معلوم ہو گیا فرماتے ہیں میں نے پہچان لیا کہ یہی حق ہے یہ ہو صدیق نے سمجھا اور کیا ۱۲ منہ۔

حدیث ۹..... طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اوسط میں بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جو قوم زکوٰۃ نہ دے گی، اللہ عزوجل اسے قحط میں مبتلا فرمائے گا۔

حدیث ۱۰..... طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اوسط میں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں۔ خشکی و تری میں جو مال تلف ہوتا ہے وہ زکوٰۃ نہ دینے سے تلف ہوتا ہے۔

حدیث ۱۱..... صحیحین میں احنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی، سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ان کے سرپر شان پر جہنم کا گرم پتھر رکھیں گے کہ سینہ تو ڑ کر شانہ سے نکل جائے گا اور شانہ کی ہڈی پر رکھیں گے کہ ہڈیاں توڑتا سینہ سے نکلے گا اور صحیح مسلم شریف میں یہ بھی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ پیٹھ کو توڑ کر کوٹھ سے نکلے گا اور مَدی توڑ کر پہنچائی ہے۔

حدیث ۱۲..... طبرانی رحمۃ اللہ علیہ امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے راوی کہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ فخر۔ ہرگز بھوکے نہ رہنے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے مگر مالداروں کے ہاتھوں۔ سن لو ایسے تو نگروں سے اللہ عزوجل سخت حساب لے گا اور انہیں دردناک عذاب دے گا۔

حدیث ۱۳..... نیز طبرانی رحمۃ اللہ علیہ انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ قیامت کے دن تونگروں کیلئے محتاجوں کے ہاتھوں سے خرابی ہے۔ محتاج عرض کریں گے ہمارے حقوق جو تو نے ان پر فرض کئے تھے، انہوں نے تجھ کو نہ دیئے۔ اللہ عزوجل فرمائے گا۔ مجھے تم سے اپنی عزت و جلال کی قسم میں تمہیں اپنا قرب عطا کروں گا اور انہیں دور رکھوں گا۔

حدیث ۱۴..... ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم اپنی صحیح میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں، دوزخ میں سب سے پہلے تین شخص جائیں گے۔ ان میں ایک وہ تونگر ہے کہ اپنے مال میں اللہ عزوجل کا حق ادا نہیں کرتا۔

حدیث ۱۵..... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ مسند میں ثمامہ بن حزم رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں، اللہ عزوجل نے اسلام میں چار چیزیں فرض کی ہیں جو ان میں سے تین ادا کرے وہ اسے کچھ کام نہ دیں گی جب تک پوری چاروں نہ بجالائے۔ نماز، زکوٰۃ، روزہ، رمضان، حج بیت اللہ

حدیث ۱۶..... طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کبیر میں بسند صحیح راوی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہمیں حکم دیا گیا کہ نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور جو زکوٰۃ نہ دے، اس کی نماز قبول نہیں۔

حدیث ۱۷..... صحیحین و مسند احمد و سنن ترمذی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں "صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور بندہ کسی کا قصور معاف کرتے تو اللہ عزوجل اس کی عزت بڑھائے گا اور جو اللہ عزوجل کیلئے تواضع کرے، اللہ عزوجل سے بلند فرمائے گا۔

حدیث ۱۸..... بخاری و مسلم و مالک نبی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے جو شخص اللہ عزوجل کی راہ میں جوڑا خرچ کرے، وہ جنت کے سب دروازوں سے بلایا جائے گا۔ اور جنت کے کئی دروازے ہیں جو نمازی ہے دروازۂ نماز سے بلایا جائے گا جو اہل جہاد سے ہے دروازۂ جہاد سے بلایا جائے گا۔ جو اہل صدقہ سے ہے، دروازۂ صدقہ سے بلایا جائے گا۔ جو روزہ دار ہے، باب الریان سے بلایا جائے گا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، اس کی تو کچھ ضرورت نہیں کہ ہر دروازے سے بلایا جائے۔ (یعنی مقصود دخول جنت ہے وہ ایک دروازے سے حاصل ہے) تو کوئی ایسا ہے جو سب دروازوں سے بلایا جائے گا۔ فرمایا، ہاں اور میں امید کرتا ہوں کہ تم ان میں سے ہو۔

حدیث ۱۹..... بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و حاکم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جو شخص کھجور برابر حلال کمائی سے صدقہ کرے اور اللہ عزوجل نہیں قبول فرماتا مگر حلال کو تو اسے اللہ عزوجل دست راست سے قبول فرماتا ہے۔ پھر اسے اس کے مالک کے لئے پرورش کرتا ہے۔ جیسے تم میں کوئی اپنے بچھیرے کی تربیت کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ صدقہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔

حدیث ۲۰.....۲۱.....نسائی وابن ماجہ رحمہما اللہ اپنی سنن میں اور ابن خزیمہ وابن حبان رحمہما اللہ اپنی صحیح میں اور حاکم نے بافادہ صحیح ابوہریرہ وابوسعید رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اس کو تین بار فرمایا۔ پھر سر جھکایا تو ہم سب نے سر جھکائے اور رونے لگے، یہ نہیں معلوم کہ کس چیز پر قسم کھائی۔ پھر حضور ﷺ نے سر مبارک اٹھایا اور چہرۂ اقدس میں خوشی نمایاں تھی تو ہمیں یہ بات سرخ ونٹوں سے زیادہ پیاری تھی اور فرمایا جو بندہ پانچوں نمازیں پڑھتا ہے اور رمضان کا روزہ رکھتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور سات کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ سلامتی کے ساتھ داخل ہو۔

حدیث ۲۲.....امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے بہ روایت ثمامۃ انس بن مالک ؓ سے روایت کی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں اپنے مال کی زکوٰۃ نکال کر وہ پاک کرنے والی ہے۔ تجھے پاک کر دے گی اور رشتہ داروں سے سلوک کر اور مسکین اور پڑوسی اور سائل کا حق پہچان۔

حدیث ۲۳.....طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اوسط وکبیر میں ابوالدرداء ؓ سے روایت کی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو میرے لئے چھ چیزوں کی ضمانت کرے، میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ میں نے عرض کی وہ کیا ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ فرمایا (1) نماز (2) زکوٰۃ (3) امانت (4) شرم گاہ (5) شکم (6) زبان۔

حدیث ۲۴.....بزار رحمۃ اللہ علیہ نے بطریق ؓ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو۔

حدیث ۲۵.....طبرانی کبیر میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی حضور ﷺ نے فرمایا۔ جو اللہ ﷻ ورسول ﷺ پر ایمان لاتا ہے، وہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے اور جو اللہ ورسول پر ایمان لاتا ہے وہ حق بولے یا سکوت کرے یعنی بری بات زبان سے نہ نکالے اور جو اللہ ﷻ ورسول ﷺ پر ایمان لاتا ہے، وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔

حدیث ۲۶.....ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مرسلاً اور طبرانی ودیلمی رحمہما اللہ نے ایک جماعت صحابہ کرام ؓ سے روایت کی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ دے کر اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کرلو اور اپنے بیماروں کا علاج صدقہ سے کرو اور بلا نازل ہونے پر دعا وتضرع سے استغاثہ کرو۔

حدیث ۲۷.....ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح اور طبرانی رحمۃ اللہ علیہ اوسط اور حاکم رحمۃ اللہ علیہ مستدرک میں جابر ؓ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں، جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی، بے شک اللہ ﷻ نے اس سے شر دور فرمایا۔

مسائل فقہیہ:

زکوٰۃ شریعت میں اللہ ﷻ کیلئے مال کے ایک حصہ کا بتوشرع مقرر کیا ہے، مسلمان فقیر کو مالک کر دینا ہے اور وہ فقیر نہ ہاشمی ہو نہ ہاشمی کا آزاد کردہ غلام اور دیا ہوا نفع اس سے بالکل جدا کر لے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱.....زکوٰۃ فرض ہے، اس کا منکر کافر اور نہ دینے والا فاسق اور قتل کا مستحق اور ادا میں تاخیر کرنے والا گنہگار ومردود الشہادۃ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲.....مباح کر دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوئی۔ مثلاً فقیر کو بنیت زکوٰۃ کھانا کھلا دیا۔ زکوٰۃ ادا نہ ہوئی کہ مالک کر دینا نہیں پایا گیا۔ ہاں اگر کھانا دے دیا کہ پکا ہے کھا لے جائے تو ادا ہو گئی۔ یونہی بنیت زکوٰۃ فقیر کو کپڑا دے دیا یا پہنا دیا ادا ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳.....فقیر کو بنیت زکوٰۃ مکان میں رہنے کو دیا زکوٰۃ ادا نہ ہوئی کہ مال کا کوئی حصہ اسے نہ دیا بلکہ منفعت کا مالک کیا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴..... مالک کرنے میں یہ بھی ضروری ہے کہ ایسے کو دے جو قبضہ کرنا جانتا ہو۔ یعنی ایسا نہ ہو کہ پھینک دے یا دھوکا کھائے ورنہ ادا نہ ہوئی مثلاً نابالغ چھوٹے بچہ یا پاگل کو دیا اور اگر بچہ کو اتنی عقل نہ ہو تو اس کی طرف سے اس کا باپ جو فقیر ہو یا وصی یا جس کی نگرانی میں ہے قبضہ کریں۔ (درمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵..... زکوٰۃ واجب ہونے کیلئے چند شرطیں ہیں۔ (۱) مسلمان ہونا۔ کافر پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ یعنی اگر کافر مسلمان ہوا تو اسے یہ حکم نہیں دیا جائے گا کہ زمانۂ کفر کی زکوٰۃ ادا کرے۔ (عامہ کتب) معاذ اللہ کوئی مرتد ہو گیا تو زمانۂ اسلام میں جو زکوٰۃ نہیں دی تھی، ساقط ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶..... کافر دارالحرب میں مسلمان ہوا اور وہیں چند برس تک اقامت کی، پھر دارالاسلام میں آیا۔ اگر اس کو معلوم تھا کہ مال دار مسلمان پر زکوٰۃ واجب ہے تو اس زمانہ کی زکوٰۃ واجب ہے ورنہ نہیں اور دارالاسلام میں مسلمان ہوا اور چند سال کی زکوٰۃ نہیں دی تو ان کی زکوٰۃ واجب ہے اگرچہ کہتا ہے کہ مجھے فرضیت زکوٰۃ کا علم نہیں کہ دارالاسلام میں جہل عذر نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

(۲) بلوغ۔

(۳) عقل، نابالغ پر زکوٰۃ واجب نہیں اور جنون اگر پورے سال کو محیط ہے تو زکوٰۃ واجب نہیں اور اگر سال کے اول و آخر میں افاقہ رہتا ہے اگرچہ باقی زمانہ جنون میں گزرتا ہے تو واجب ہے اور جنون اگر اصلی ہو یعنی اگر جنون ہی کی حالت میں بلوغ ہوا تو اس کا سال ہوش آنے سے شروع ہوگا۔ یونہی اگر عارضی ہے مگر پورے سال کو محیط یا اتنا ہو گا کہ اس وقت سے سال کی ابتدا ہوگی۔ (جوہرہ عالمگیری وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷..... ہوش پر زکوٰۃ واجب نہیں جب کہ اسی حالت میں پورا سال گزرے اور اگر کبھی کبھی اسے افاقہ بھی ہوتا رہتا ہے واجب ہے۔ جس پر غشی طاری ہوئی، اس پر زکوٰۃ واجب ہے اگرچہ غشی کامل سال بھر تک ہو۔ (عالمگیری وردالمحتار)

(۴) آزاد ہونا۔ غلام پر زکوٰۃ واجب نہیں اگرچہ ماذون ہو۔ یعنی اس کے مالک نے تجارت کی اجازت دی ہو۔ (یا مکاتب یا ام ولد یا مستسعیٰ (یعنی غلام جس کو ایک شریک نے آزاد کر دیا اور پر کچھ مال واجب ہے اس جبہ سے باقی شریکوں کے حصے کا کرے یہ کہہ کر تم نے کام کرنے کا حکم دیا گیا) (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۸..... ماذون غلام نے جو کچھ کمایا، اس کی زکوٰۃ اس پر ہے نہ اس کے مالک پر۔ ہاں جب مالک کو دے دیا تو اب ان برسوں کی بھی زکوٰۃ مالک دائر ہے جب کہ ماذون دین میں مستغرق نہ ہو۔ ورنہ اس کی کمائی پر مطلقاً زکوٰۃ واجب نہیں۔ نہ مالک کے قبضہ کرنے سے پہلے نہ بعد (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹..... مکاتب نے جو کچھ کمایا، اس کی زکوٰۃ واجب نہیں۔ نہ اس پر نہ اس کے مالک پر۔ جب مالک کو دے دے اور سال گزر جائے، اب بشرائط نذکورہ مالک پر واجب ہوئی اور گذشتہ برسوں کی واجب نہیں۔ (درمختار)

(۵) مال بقدر نصاب اس کی ملک میں ہونا۔ اگر نصاب سے کم ہی تو زکوٰۃ واجب نہ ہوئی (تنویر، عالمگیری)

(۶) پورے طور پر اس کا مالک ہو یعنی اس پر قابض بھی ہو۔

مسئلہ نمبر ۱۰..... جو مال گم پایا دریا میں گرا پایا کسی نے غصب کر لیا اور اس کے پاس غصب کے گواہ ہیں یا جنگل میں دفن کر دیا تھا اور یہ یاد رہا کہ کہاں دفن کیا تھا یا امانت کے پاس امانت رکھی تھی اور یہ یاد رہا کہ وہ کون ہے یا مدیون نے دین سے انکار کر دیا اور اس کے پاس گواہ نہیں، پھر یہ سوال مل گئے تو جب تک نہ ملے تھے، اس زمانے کی زکوٰۃ واجب نہیں۔ (درمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... دین ایسے پر ہے جو اس کا اقرار کرتا ہے مگر ادا نہیں دیتا ہے یا دار ہے یا قاضی کے یہاں اس کے مفلس ہونے کا حکم ہو چکا ہے یا وہ منکر ہے مگر اس کے پاس گواہ موجود ہیں تو جب مال ملے گا، سابقہ سالہائے گزشتہ کی بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ (تنویر)

مسئلہ نمبر ۱۲..... چرائی کا جانور اگر کسی نے غصب کیا، اگر چرواہا قرار کرتا ہو تو جتنے کے بعد بھی اس زمانہ کی زکوٰۃ واجب نہیں۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۱۳..... غصب کئے ہوئے کی زکوٰۃ غاصب پر واجب نہیں کہ یہ اس کا مال ہی نہیں بلکہ غاصب پر یہ واجب ہے کہ جس کا مال ہے، اسے واپس کردے اور اگر غاصب نے اس مال کو اپنے مال میں خلط کر دیا کہ تمیز ناممکن ہو اور اس کا بقدر نصاب ہے تو مجموعہ پر زکوٰۃ واجب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴..... ایک نے دوسرے کے مثلاً ہزار روپے غصب کر لئے، پھر وہی روپے اس سے کسی اور نے غصب کر کے خرچ کر ڈالے اور ان دونوں غاصبوں کے پاس ہزار ہزار روپے اپنی ملک کے ہیں تو غاصب اول پر زکوٰۃ واجب ہے، دوسرے پر نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵..... شے مرہون کی زکوٰۃ نہ مرتہن پر ہے نہ راہن پر۔ مرتہن تو مالک ہی نہیں اور راہن کی ملک تام نہیں کہ اس کے قبضہ میں نہیں اور بعد رہن چھڑانے کے بھی ان برسوں کی زکوٰۃ واجب نہیں۔ (درمختار و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۶..... جو مال تجارت کسی طریقہ اور سال بھر تک اس پر قبضہ نہ کیا تو قبضہ نہ کرنے تک مشتری پر زکوٰۃ واجب نہیں اور قبضہ کے بعد اس سال کی بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ (درمختار و درمختار)

(7) نصاب کا دین سے فارغ ہونا۔

مسئلہ نمبر ۱۷..... نصاب کا مالک ہے مگر اس پر دین ہے کہ ادا کرنے کے بعد نصاب نہیں رہتا تو زکوٰۃ واجب نہیں۔ خواہ وہ دین بندہ کا ہو جیسے قرض، نذر، ثمن کسی چیز کا یا ان باللہ یا للہ کا دین ہو جیسے زکوٰۃ یا نذر وغیرہ مثلاً کوئی شخص صرف ایک نصاب کا مالک ہے اور وہ سال گزر گئے کہ زکوٰۃ نہیں دی تو صرف پہلے سال کی زکوٰۃ واجب ہے دوسرے سال کی نہیں کہ پہلے سال کی زکوٰۃ اس پر دین ہے اس کے ٹالنے کے بعد نصاب باقی نہیں رہتا لہٰذا دوسرے سال کی زکوٰۃ واجب نہیں۔ یونہی اگر تین سال گزر گئے مگر تیسرے میں ایک دن باقی تھا کہ پانچ درہم اور حاصل ہوئے جب بھی پہلے سال کی زکوٰۃ واجب ہے کہ دوسرے اور تیسرے سال میں زکوٰۃ ٹالنے کے بعد نصاب باقی نہیں۔ ہاں جس دن کہ وہ پانچ درہم حاصل ہوئے، اس دن سے ایک سال تک اگر نصاب باقی رہے تو اب اس سال کے پورے ہونے پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ یونہی اگر نصاب کا مالک تھا اور سال تمام پر زکوٰۃ ادا بھی کر دیا پھر سارے سال کو ہلاک کر دیا پھر اور مال حاصل کیا کہ یہ بقدر نصاب ہے مگر سال اول کی زکوٰۃ جو اس کے ذمہ دین ہے اس میں سے ٹالنے تو نصاب باقی نہیں رہتا تو اس نئے سال کی زکوٰۃ واجب نہیں۔ اور اگر اس پہلے مال کو اس نے قصداً ہلاک نہ کیا بلکہ بلا قصد ہلاک ہو گیا تو اس کی زکوٰۃ جاتی رہی۔ لہٰذا اس کی زکوٰۃ دین نہیں تو اس صورت میں اس نئے سال کی زکوٰۃ واجب ہے۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۸..... اگر خود مدیون نہیں مگر مدیون کا کفیل ہے اور کفالت کے روپے ٹالنے کے بعد نصاب باقی نہیں رہتا، زکوٰۃ واجب نہیں۔ مثلاً زید کے پاس ہزار روپے ہیں اور عمرو نے کسی سے ہزار قرض لئے اور زید نے اس کی کفالت کی تو زید پر اس صورت میں زکوٰۃ واجب نہیں کہ زید کے پاس اگرچہ روپے ہیں مگر عمرو کے قرض میں مستغرق ہیں۔ لہٰذا زکوٰۃ واجب نہیں اور اگر عمرو کی دس شخصوں نے کفالت کی اور سب کے پاس ہزار ہزار روپے ہیں، جب کے قرض میں مستغرق ہیں کہ قرض خود کو اختیار ہے زید سے مطالبہ کرے اور روپے نہ دیتے پر یہ اختیار ہے کہ زید کو قید کرا دے تو یہ روپے دین میں مستغرق ہیں۔ لہٰذا زکوٰۃ واجب نہیں اور اگر عمرو کی دس شخصوں نے کفالت کی اور سب کے پاس ہزار ہزار روپے ہیں، جب بھی ان میں کسی پر زکوٰۃ واجب نہیں اور کر قرض خواہ ہر ایک سے مطالبہ کر سکتا ہے۔ اور بصورت نہ دینے کے جس کو چاہے قید کرا دے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۹..... جو دین معیاری ہو، وہ مذہب صحیح میں وجوب زکوٰۃ کا مانع نہیں۔ (درمختار) چنانچہ عادۃً دین مہر کا مطالبہ نہیں ہوتا لہٰذا اگر چہ شوہر کے ذمہ کتنا ہی دین مہر ہو، جب وہ مالک نصاب ہے، زکوٰۃ واجب ہے۔ (عالمگیری) خصوصاً مہر مؤخر جو عام طور پر یہاں رائج ہے جس کی ادائیگی کی میعاد نہیں معین ہوتی۔ اس کے مطالبہ کا تو عورت کو اختیار ہی نہیں، جب تک موت یا طلاق واقع نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۲۰.....عورت کا نفقہ شوہر پر دین نہیں قرار دیا جائے گا جب تک قاضی نے حکم نہ دیا ہو یا دونوں نے باہم کسی مقدار پر تصفیہ نہ کر لیا اور اگر یہ دونوں نہ ہوں تو ساقط ہو جائے گا۔ شوہر پاس کا دیا ہوا جب ہو گا لہٰذا مانع زکوٰۃ نہیں۔ عورت کے علاوہ کسی رشتہ دار کا نفقہ اس وقت دین ہے جب ایک مہینہ سے کم زمانہ گزرا ہو یا اس رشتہ دار نے قاضی کے حکم سے قرض لیا ہو اور اگر یہ دونوں باتیں نہیں تو ساقط ہے اور مانع زکوٰۃ نہیں۔ (عالمگیری و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۱.....دین تو اس وقت مانع زکوٰۃ ہے جب زکوٰۃ واجب ہونے سے پہلے کا ہو اور اگر نصاب پر سال گزرنے کے بعد ہوا تو زکوٰۃ چڑھے دین کا کچھ اثر نہیں۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۲.....جس دین کا مطالبہ بندوں کی طرف سے نہ ہو اس کا اس جگہ اعتبار نہیں یعنی وہ مانع زکوٰۃ نہیں مثلاً نذر و کفارہ و صدقۂ فطر و حج و قربانی کہ اگر ان کے مصارف نصاب سے نکالیں تو اگرچہ نصاب باقی نہ رہتے زکوٰۃ واجب ہے۔ عشر و خراج واجب ہونے کیلئے دین مانع نہیں۔ یعنی اگرچہ مدیون ہو یہ چیزیں اس پر واجب ہو جائیں گی۔ (درمختار، ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۳.....جو دین اثنائے سال میں عارض ہوا یعنی شروع سال میں مدیون نہ تھا پھر مدیون ہو گیا۔ پھر سال تمام پر علاوہ دین کے نصاب کا مالک ہو گیا تو زکوٰۃ واجب ہو گئی۔ اس کی صورت یہ ہے کہ قرض کرو، قرض خواہ نے قرض معاف کر دیا تو اب چونکہ اس کے ذمہ دین نہ رہا اور سال بھی پورا ہو چکا ہے۔ لہٰذا واجب ہے کہ ابھی زکوٰۃ دے۔ یہ نہیں کہ اب سے ایک سال گزرنے پر زکوٰۃ واجب ہوگی، اگر شروع سال مدیون تھا اور سال تمام معاف کیا تو ابھی زکوٰۃ واجب نہ ہوئی بلکہ اب سے سال گزرنے پر۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۴.....ایک شخص مدیون ہے اور چند نصاب کا مالک ہے کہ ہر ایک سے دین زیادہ جاتا ہے مثلاً اس کے پاس روپے، اشرفیاں بھی ہیں۔ تجارت کے اسباب بھی، چرائی کے جانور بھی تو روپے، اشرفیاں دین کے مقابل کیجئے اور چیزوں کی زکوٰۃ دے اور اگر روپے، اشرفیاں نہ ہوں اور چرائی کے جانوروں کی چند نصابیں ہوں مثلاً پانچ سو بکریاں ہیں اور تین گائیں اور پانچ اونٹ تو جس کی زکوٰۃ میں، اسے آسانی ہو اس کی زکوٰۃ دے اور دوسرے کو دین میں سمجھے۔ اس صورت مذکورہ میں اگر بکریوں یا دونوں کی زکوٰۃ دے گا تو ایک بکری دینی ہوگی اور گائے کی زکوٰۃ میں سال بھر کا بچھڑا، اور ظاہر ہے کہ ایک بکری دینا بچھڑا دینے سے آسان ہے۔ لہٰذا بکری دے سکتا ہے اور اگر دونوں برابر ہوں تو اسے اختیار ہے۔ مثلاً پانچ اونٹ ہیں اور چالیس بکریاں ہیں۔ دونوں کی زکوٰۃ ایک بکری ہے۔ اسے اختیار ہے جسے چاہے دین کے لئے سمجھے اور جس کی چاہے زکوٰۃ دے اور یہ سب تفصیل اس وقت ہے کہ بادشاہ کی طرف سے کوئی زکوٰۃ وصول کرنے والا نہ آئے ہو، اگر آئے ہو تو اسے اختیار ہے جو چیز دینا چاہتا ہے بہر صورت میں اختیار ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۵.....اس پر ہزار روپے قرض ہیں اور اس کے پاس ہزار روپے ہیں اور ایک مکان اور رند مت کیلئے ایک غلام تو زکوٰۃ واجب نہیں۔ اگرچہ مکان و غلام دس ہزار روپے کی قیمت کے ہوں کہ یہ چیزیں حاجت اصلیہ سے ہیں اور جب روپے موجود ہوں تو قرض کے لئے روپے قرار دیئے جائیں گے نہ کہ مکان و غلام۔ (عالمگیری)

(8) نصاب حاجت اصلیہ سے فارغ ہو۔

مسئلہ نمبر ۲۶.....حاجت اصلیہ یعنی جس کی طرف زندگی بسر کرنے میں آدمی کو فوراً حاجت ہے اس میں زکوٰۃ واجب نہیں جیسے رہنے کا مکان، جاڑے گرمیوں میں پہننے کے کپڑے، خانہ داری کے سامان، سواری کے جانور، خدمت کے لئے لونڈی و غلام، آلات حرب، پیشہ وروں کے اوزار، اہل علم کیلئے حاجت کی کتابیں، کھانے کیلئے غلہ۔ (ذخیرہ عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۷.....ایسی چیز خریدی جس سے کوئی کام کرے گا اور کام میں اس کا اثر باقی رہے گا جیسے چوپائے کیلئے مال اور تیل وغیرہ اگر اس پر سال گزر گیا تو زکوٰۃ واجب ہے۔ یونہی اگر تجارت پر کپڑا رنگنے کے لئے کسم خریدا تو اگر بقدر نصاب ہے اور سال گزر گیا تو

زکوٰۃ واجب ہے۔ پڑیا وغیرہ رنگ کا بھی یہی حکم ہے اور اگر وہ ایسی چیز ہے جس کا اثر باقی نہیں رہے گا جیسے صابن تو اگر چہ بقدر نصاب ہو اور سال گزر جائے تو زکوٰۃ واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۸..... عطر فروش نے عطر بیچنے کیلئے شیشیاں خریدیں، ان پر زکوٰۃ واجب ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۹..... خرچ کے لئے روپیہ کے پیسے لیے تو یہی حاجت اصلیہ میں ہیں۔ حاجت اصلیہ میں خرچ کرنے کے روپیہ رکھے ہیں تو سال میں جو کچھ خرچ کیا گیا اور جو باقی رہے، اگر بقدر نصاب ہیں تو ان کی زکوٰۃ واجب ہے اگر چہ اسی نیت سے رکھے ہیں کہ آئندہ حاجت اصلیہ ہی میں صرف ہوں گے اور اگر سال تمام کے وقت حاجت اصلیہ میں خرچ کرنے کی ضرورت پیش نہ آئی تو زکوٰۃ واجب ہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۰..... اہل علم کے لئے کتابیں حاجت اصلیہ سے ہیں اور غیر اہل کے پاس ہوں جب بھی کتابوں کی زکوٰۃ واجب نہیں جب کہ تجارت کے لئے نہ ہوں۔ فرق اتنا ہے کہ اہل علم کے پاس ان کتابوں کے علاوہ اگر مال بقدر نصاب نہ ہو تو زکوٰۃ دینا جائز ہے اور غیر اہل کے لئے ناجائز جب کہ دو سو درہم قیمت کی ہوں۔ اہل وہ ہے جسے پڑھنے پڑھانے صحیح کے لئے ان کتابوں کی ضرورت ہو۔ کتاب سے مراد خواہ یہی کتاب فقہ وتفسیر وحدیث ہے۔ اگر ایک کتاب کے چند حصے ہوں تو ایک سے زائد بیچنے حصے ہوں اگر دو سو درہم کی قیمت کے ہوں تو اس اہل کو بھی زکوٰۃ دینا ناجائز ہے۔ خواہ ایک ہی کتاب کے زائد حصے اس قیمت کے ہوں یا متعدد کتابوں کے زائد حصے مل کر اس قیمت کے ہوں۔ (درمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۱..... حافظ کے لئے قرآن مجید حاجت اصلیہ سے نہیں اور غیر حافظ کے لئے ایک سے زیادہ حاجت اصلیہ کے علاوہ ہیں۔ یعنی اگر مصحف شریف دو سو درہم قیمت کا ہو تو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ (جوہرہ ودرمختار)

مسئلہ نمبر ۳۲..... طبیب کے لئے طب کی کتابیں حاجت اصلیہ میں ہیں جب کہ مطالعہ میں رکھتا ہو اسے دیکھنے کی ضرورت پڑے۔ نحو وصرف ونجوم اور دیوان اور قصے کہانی کی کتابیں حاجت اصلیہ میں نہیں۔ اصول فقہ وعلم کلام واخلاق کی کتابیں جیسا حیاء العلوم وکیمیائے سعادت وغیرہا حاجت اصلیہ سے ہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۳..... کفار اور بد مذہبوں کے رد اور اہل سنت کی تائید میں جو کتابیں ہیں وہ حاجت اصلیہ سے ہیں۔ یونہی عالم اگر بد مذہب وغیرہ کی کتابیں اس لئے رکھے کہ ان کا رد کرے گا تو یہ بھی حاجت اصلیہ میں ہیں اور غیر عالم کو ان کا دیکھنا بھی جائز نہیں۔

(۹) مال تجارت ہونا یعنی بیچنے والا خود خریدتے وقت بیچنے کا ارادہ کرے یا بیچنے کا ارادہ نہ تھا مگر بیچنے کے لئے خریدا یعنی اس کے پاس کسی اور سبب سے آیا تھا مگر اب اس کے قبضہ میں ہے۔ ہر ایک کی دو صورتیں ہیں۔ وہ اسی لئے پیدا کیا گیا ہو اسے خلقی کہتے ہیں جیسے سونا، چاندی کہ یہ اس لئے پیدا ہوئے ہیں کہ ان سے چیزیں خریدی جائیں یا اس لئے تخلق تو نہیں مگر اس سے یہ بھی حاصل ہوتا ہے اسے فعلی کہتے ہیں، سونے چاندی کے علاوہ سب چیزیں فعلی ہیں کہ تجارت میں سب میں نہ ہوگا۔ سونے چاندی میں مطلقاً زکوٰۃ واجب ہے جب کہ بقدر نصاب ہوں۔ اگر چہ دفن کر کے رکھے ہوں۔ تجارت کرے یا نہ کرے اور ان کے علاوہ باقی چیزوں پر زکوٰۃ اس وقت واجب ہے کہ تجارت کی نیت ہو یا چرائی پر چھوڑے جانور ہوں۔ خلاصہ یہ کہ زکوٰۃ تین قسم کے مال پر ہے۔ (1) ثمن یعنی سونا چاندی (2) مال تجارت (3) سائمہ یعنی چرائی پر چھوڑے جانور۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۳۴..... نیت تجارت کبھی صراحۃً ہوتی ہے کبھی دلالۃً۔ صراحۃً یہ کہ وقت سودا ہی نیت تجارت کرلی۔ خواہ وہ وقت خریداری ہو یا اجارہ۔ ثمن روپیہ اشرفی ہو یا اسباب میں سے کوئی شے دلالۃً کی صورت یہ ہے کہ مال تجارت کے بدلے کچھ خریدی یا۔ کان جو تجارت کے لئے ہے۔ اس کو کسی اسباب کے بدلے کرایہ پر دیا تو یہ اسباب اور وہ چیز خریدی ہوئی چیز تجارت کے لئے ہے اگر چہ صراحۃً تجارت کی نیت نہ کی۔ یونہی اگر کسی سے کوئی چیز تجارت کے لئے قرض لی تو یہ بھی تجارت کیلئے ہے مثلاً دو سو درہم کا مالک ہے اور من بھر گیہوں قرض لئے تو اگر تجارت کے لئے نہیں لئے تو زکوٰۃ واجب نہیں کہ گیہوں کے دام نہیں دو سو درہم سے بھرا کے جائیں گے تو نصاب سے باقی نہ رہا اور اگر تجارت کے لئے لیے تو زکوٰۃ واجب ہوگئی

کہ ان گیہوں کی قیمت دو سو پر اضافہ کریں اور محمود سے قرض نہ لیں تو دو سو سالم رہے لہٰذا زکوٰۃ واجب ہوئی۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۵..... جس مقدمہ میں تجارت ہو یعنی جیسے ہبہ، وصیت، صدقہ یا تجارت ہو مگر مال سے تجارت نہ ہو جیسے مہر، بدل خلع، بدل حق۔ ان دونوں قسم کے مقدمہ کے ذریعے سے اگر کسی چیز کا مالک ہوا تو اس میں نیت تجارت صحیح نہیں یعنی اگر یہ تجارت کی نیت کرے زکوٰۃ واجب نہیں ہوئی اگر ایسی چیز میراث میں ملی تو اس میں بھی نیت تجارت صحیح نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۶..... مورث کے پاس تجارت کا مال تھا۔ اس کے مرنے کے بعد وارثوں نے تجارت کی نیت کی تو زکوٰۃ واجب ہے۔ یونہی چرائی کے جانور وراثت میں ملے تو زکوٰۃ واجب ہوئی چرائی پر رکھنا چاہتے ہوں یا نہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۷..... نیت تجارت کے لئے یہ شرط ہے کہ وقت عقد نیت ہو اگر چہ دلالۃً تو اگر عقد کے بعد نیت کی زکوٰۃ واجب نہ ہوئی۔ یونہی اگر رکھنے کے لئے کوئی چیز لی اور یہ نیت کی کہ نفع ملے گا تو بیچ ڈالوں گا، زکوٰۃ واجب نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۸..... تجارت کیلئے غلام خریدا تھا، پھر خدمت لینے کی نیت کر لی۔ پھر تجارت کی نیت کی تو تجارت کا نہ ہوگا۔ جب تک ایسی چیز کے بدلے نہ بیچے جس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۹..... موتی اور جواہر پر زکوٰۃ واجب نہیں اگر چہ ہزاروں کے ہوں۔ ہاں اگر تجارت کی نیت سے لئے تو واجب ہوگئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۰..... زمین میں پیداوار ہوئی اس میں نیت تجارت سے زکوٰۃ واجب نہیں۔ زمین عشری ہو یا خراجی اس کی ملک ہو یا عاریۃً کرایہ پر لی ہو۔ ہاں اگر زمین خراجی ہو اور عاریت یا کرایہ پر لی اور بیچ دوبالا لے جو تجارت کے لئے تھا تو پیداوار میں تجارت کی نیت صحیح ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۱..... مضارب مال مضاربت سے جو کچھ خریدے، اگر چہ تجارت کی نیت نہ ہو، اگر چہ اپنے خرچ کرنے کیلئے خریدے۔ اس پر زکوٰۃ واجب ہے یہاں تک کہ اگر مال مضاربت سے غلام خریدے، پھر ان کے پہننے کو کپڑا اور کھانے کیلئے غلہ وغیرہ خریدا تو یہ سب کچھ تجارت ہی کیلئے ہیں اور سب کی زکوٰۃ واجب۔ (درمختار، ردالمحتار)

(10) سال گزرنا۔ سال سے مراد قمری سال ہے یعنی چاند کے مہینوں سے بارہ مہینے۔ شروع سال اور آخر سال میں نصاب کامل ہے مگر درمیان میں نصاب کی کمی ہو گئی تو یہ کمی کچھ اثر نہیں رکھتی، یعنی زکوٰۃ واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۲..... مال تجارت یا سونے چاندی کو درمیان سال میں اپنی جنس یا غیر جنس سے بدل لیا تو اس کی وجہ سے سال گزرنے میں نقصان نہ آیا اور اگر چرائی کے جانور بدل لئے تو سال کٹ گیا یعنی اب سال اس دن سے شمار کریں گے جس دن بدلا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۳..... جو شخص مالک نصاب ہے، اگر درمیان سال میں اس نے کچھ اور مال اسی جنس کا حاصل کیا تو اس نئے مال کا بھی سال نہیں بلکہ پہلے مال کا ختم سال اس کیلئے بھی سال تمام ہے۔ اگر چہ سال تمام سے ایک ہی منٹ پہلے حاصل کیا ہو۔ خواہ وہ مال اس کے پہلے مال سے حاصل ہوا ہو یا میراث و ہبہ یا اور کسی جائز ذریعے سے ملا ہو۔ اور اگر دوسری جنس کا ہے مثلاً پہلے اس کے پاس اونٹ تھے اور اب بکریاں ملیں تو اس کے لئے جدید سال شمار ہوگا۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۴۴..... مالک نصاب کو درمیان سال میں کچھ مال حاصل ہوا اور اس کے پاس دونصاب ہیں اور دونوں کا بعد ابتدا سال ہے تو جو مال درمیان سال میں حاصل ہوا اسے اس کے ساتھ ملا دے جس کی زکوٰۃ پہلے واجب ہو، مثلاً اس کے پاس ایک ہزار روپے ہیں اور یہ سائمہ کی قیمت جس کی زکوٰۃ دو بچا تا کہ دونوں ملا دیئے نہیں جائیں گے اب درمیان سال میں ایک ہزار روپے اور حاصل کئے تو اس کا سال تمام اس وقت ہے جب ان دونوں میں پہلے کا ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۵..... اس کے پاس چرائی کے جانور تھے اور سال تمام پر ان کی زکوٰۃ دی، پھر انہیں روپوں سے بیچ ڈالا اور اس کے پاس

پہلے سے بھی بقدرِ نصاب روپے ہیں جن پر نصف سال گزرا ہے تو یہ روپے ان روپوں کے ساتھ نہیں ملائے جائیں گے بلکہ ان کیلئے اس وقت سے نیا سال شروع ہوگا یا اس وقت سے کہ یہ تین کے روپے بقدرِ نصاب ہوں ورنہ بالاجماع نہیں کے ساتھ ملائیں یعنی ان کی زکوٰۃ نہیں روپوں کے ساتھ دی جائے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۴۶.....سالِ تمام سے بیشتر اگر سائمہ کو روپے کے بدلے بیچا تو اب ان روپوں کو ان روپوں کے ساتھ ملائیں گے جو بیشتر سے اس کے پاس بقدرِ نصاب موجود ہیں یعنی ان کے ساتھ تمام پر ان کی بھی زکوٰۃ دی جائے، ان کے لئے نیا سال شروع نہ ہوگا۔ یونہی اگر جانور کے بدلے بیچا تو اس جانور کو اس جانور کے ساتھ ملائے جو بیشتر سے اس کے پاس ہے۔ اگر سائمہ کی زکوٰۃ دے دی، پھر اسے سائمہ نہ رکھا پھر بیچ ڈالا تو ثمن کو نئے مال کے ساتھ ملا دیں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۷.....اونٹ، گائے، بکری میں ایک کو دوسرے کے بدلے سالِ تمام سے پہلے بیچا تو اب سے ان کیلئے نیا سال شروع ہوگا۔ یونہی اگر اور بیچ کے بدلے یا نیت تجارت بیچا تو اب سے ایک سال گزرنے پر زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر اپنی جنس کے بدلے بیچا یعنی اونٹ اونٹ اور گائے گائے کے بدلے جب بھی یہی حکم ہے اور اگر بعد سالِ تمام بیچا تو زکوٰۃ واجب ہو چکی ہو یا اس کے ذمہ ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۴۸.....درمیانِ سال میں سائمہ کو بیچا تھا اور سالِ تمام سے پہلے عیب کی وجہ سے خریدار نے واپس کر دیا تو اگر قاضی کے حکم سے واپسی ہوئی تو نیا سال شروع نہ ہوگا اور نصاب سے نیا سال شروع کیا جائے گا اور اگر بہ کر دیا تھا، پھر سالِ تمام سے پہلے واپس کر لیا تو نیا سال لیا جائے گا۔ قاضی کے فیصلہ سے واپسی ہو یا بطور خود۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۴۹.....اس کے پاس خراجی زمین تھی۔ خراج ادا کرنے کے بعد بیچ ڈالی تو ثمن کو اصل نصاب کے ساتھ ملا دیں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۰.....اس کے پاس روپے ہیں جن کی زکوٰۃ دے چکا ہے۔ پھر ان سے چرائی کے جانور خریدے اور اس کے یہاں اس جنس کے جانور پہلے سے موجود ہیں تو ان کو ان کے ساتھ نہ ملائیں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۱.....کسی نے اسے ہزار روپے بطور ہبہ دیئے اور سال پورا ہونے سے پہلے ہزار روپے اور حاصل کئے، پھر ہبہ کرنے والے نے اپنے دیئے ہوئے روپے بحکم قاضی واپس لے لیے تو ان جدید روپوں کی بھی اس پر زکوٰۃ واجب نہیں جب تک ان پر سال نہ گزر لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۲.....کسی کے پاس تجارت کی بکریاں ہیں جن کی قیمت دو سو درہم ہے اور سالِ تمام سے پہلے ایک بکری مر گئی۔ سال پورا ہونے سے پہلے اس نے اس کی کمال نسل کر پائی تو زکوٰۃ واجب ہے۔ (عالمگیری) یعنی جب کہ وہ کمال نصاب کو پورا کرے۔

مسئلہ نمبر ۵۳.....زکوٰۃ دیتے وقت یا زکوٰۃ کیلئے مال علیحدہ کرتے وقت نیت زکوٰۃ شرط ہے نیت کے یہ معنی ہیں کہ اگر پوچھا جائے تو بلا تامل بتا سکے کہ زکوٰۃ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۴.....سال بھر تک خیرات کرتا رہا، اب نیت کی کہ جو کچھ دیا، زکوٰۃ ہے تو ادا نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۵.....ایک شخص کو وکیل بنایا، اسے دیتے وقت تو نیت زکوٰۃ نہ کی مگر جب وکیل نے فقیر کو دیا، اس وقت موکل نے نیت کر لی، ادا ہوگئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۶.....دیتے وقت نیت نہیں کی تھی بعد کو کی تو اگر وہ مال فقیر کے پاس موجود ہے یعنی اس کی ملک میں ہے تو یہ نیت کافی ہے ورنہ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۷.....زکوٰۃ دینے کیلئے وکیل بنایا اور وکیل کو یہ نیت زکوٰۃ مال دیا مگر وکیل نے فقیر کو دیتے وقت نیت نہیں کی ادا ہو گئی۔ یونہی زکوٰۃ کا مال ذمی کو دیا کہ وہ فقیر کو دے دے اور ذمی کو دیتے وقت نیت کر لی تھی تو نیت کافی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۸.....وکیل کو دیتے وقت بالفعل صدقہ یا فکارہ ہے مگر قبل اس کے کہ وکیل فقیر کو دے، اس نے زکوٰۃ کی نیت کر لی تو زکوٰۃ ہی ہے، اگرچہ وکیل نے فعلاً یا فکارہ کی نیت سے فقیر کو دیا ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۹.....ایک شخص چند زکوٰۃ دینے والوں کا وکیل ہے اور سب کی زکوٰۃ ملا دی تو اسے تاوان دینا پڑے گا اور جو کچھ فقیروں کو دے چکا ہے، وہ تبرع ہے یعنی نہ مالکوں سے اس کا معاوضہ پا سکے گا نہ فقیروں سے۔ البتہ اگر فقیروں کو دینے سے پہلے مالکوں نے ملانے کی اجازت دے دی تو تاوان اس کے ذمے نہیں۔ یونہی اگر فقیروں نے بھی اسے زکوٰۃ لینے کا وکیل کیا اور اس نے ملا دیا تو تاوان اس پر نہیں مگر اس وقت یہ ضروری ہے کہ اگر ایک فقیر کا وکیل ہے اور چند جگہ سے اسے اتنی زکوٰۃ ملی کہ مجموعہ بقدر نصاب ہے تو اب جو جان کر زکوٰۃ دے، اس کی زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ یا چند فقیروں کا وکیل ہے اور زکوٰۃ اتنی ملی کہ ہر ایک کا حصہ نصاب کی قدر ہے تو اب اس وکیل کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ مثلاً تین فقیروں کا وکیل ہے اور چھ سو درہم ملے کہ ہر ایک کا حصہ دو سو درہم ہو جو نصاب ہے اور چھ سو سے کم ملا تو کسی کو نصاب کی قدر نہ ملا اور اگر ہر فقیر نے اسے علیحدہ علیحدہ وکیل بنایا تو مجموعہ نہیں دیکھا جائے گا بلکہ ہر ایک کو جو ملا، وہ دیکھا جائے گا اور اس صورت میں بغیر فقیروں کی اجازت کے ملانا جائز نہیں اور ملا دے گا، جب بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور فقیروں کو تاوان دے گا اور اگر فقیروں کا وکیل نہ ہو تو اسے دے سکتے ہیں اگرچہ کمی نصابیں اس کے پاس جمع ہو گئیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۰.....چند واقف کے مستحق کو ایک کی آمدنی دوسری میں ملانا جائز نہیں یونہی دلال کو زخمِ پیچ کا غلط کہنا جائز نہیں۔ یونہی اگر چند فقیروں کے لئے سوال کیا تو جو ملا ہے ان کی اجازت کے غلط کہنا جائز نہیں۔ یونہی آٹا پیسنے والے کو یہ جائز نہیں کہ لوگوں کے گیہوں ملا دے مگر جہاں ملا دینے پر عرف جاری ہو تو ملا دینا جائز ہے اور ان سب صورتوں میں تاوان دے گا۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۶۱.....اگر مؤکلوں نے نہ ملانے کی اجازت نہ دی مگر عرف ایسا جاری ہو گیا کہ وکیل ملا دیا کرتے ہیں تو یہ بھی اجازت سمجھی جائے گی جب کہ موکل اس عرف سے واقف ہو مگر دلال کو غلط کی اجازت نہیں کہ اس میں عرف نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۲.....وکیل کو اختیار ہے کہ مال زکوٰۃ اپنے لڑکے یا بیوی کو دے دے جب کہ یہ فقیر ہوں اور لڑکا بالغ ہے تو اسے دینے کیلئے خود اس وکیل کا فقیر ہونا بھی ضروری ہے مگر اپنی دادا یا بیوی کو اس وقت دے سکتا ہے جب موکل نے ان کے سوا کسی خاص شخص کو دینے کیلئے نہ کہہ دیا ہو ورنہ انہیں نہیں دے سکتا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۳.....وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ خود لے لے۔ ہاں اگر زکوٰۃ دینے والے نے یہ کہہ دیا ہو کہ جس جگہ چاہو صرف کر دو تو لے سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۴.....اگر زکوٰۃ دینے والے نے اسے حکم نہیں دیا، خود ہی اس کی طرف سے زکوٰۃ دے دی تو نہ ہوئی اگرچہ اس نے جائز کر دیا ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۵.....زکوٰۃ دینے والے نے وکیل کو زکوٰۃ کا کارہ پیسہ دیا، وکیل نے اسے رکھ لیا اور اپنا کارہ پیسہ زکوٰۃ میں دیا یا تو جائز ہے۔ اگر یہ نیت ہو کہ اس کے عوض موکل کا کارہ پیسہ لے لوں گا اور اگر وکیل نے پہلے اس روپیہ کو خرچ کر ڈالا، بعد کو اپنا روپیہ زکوٰۃ میں دیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوئی بلکہ تبرع ہے اور موکل کو تاوان دے گا۔ (درمختار و درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۶.....زکوٰۃ کے وکیل کو یہ اختیار ہے کہ بغیر اجازت مالک دوسرے کو وکیل بنا دے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۷..... کسی نے یہ کہا کہ اگر میں اس گھر میں جاؤں تو مجھ پر اللہ کیلئے اس سورہ پاں کا خیرات کردینا ہے۔ پھر گیا اور جاتے وقت یہ نیت کی کہ زکوٰۃ میں دے دوں گا تو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔

مسئلہ نمبر ۶۸..... زکوٰۃ کا مال ہاتھ پر رکھا تھا جنتر، الوہو گئی اور اگر ہاتھ سے گر گیا اور فقیر نے اٹھالیا اگر یہ پہنچانا ہے اور راضی ہو گیا اور مال ضائع نہیں ہوا تو ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۹..... امین کے پاس امانت ضائع ہو گئی اس نے مالک کو دفع خصومت کے لئے کچھ روپے دے دیئے اور دیتے وقت زکوٰۃ کی نیت کرلی اور مالک فقیر بھی ہے زکوٰۃ ادا نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۰..... مال کو یہ نیت زکوٰۃ حلیلہ کر دینے سے بری الذمہ نہ ہوگا جب تک فقیروں کو نہ دے دے یہاں تک کہ اگر وہ ہلاک ہو جائے تو زکوٰۃ ساقط نہ ہوئی اور اگر مر گیا تو اس میں وراثت جاری ہوئی (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷۱..... سال پورا ہونے پر کل نصاب خیرات کر دیا، اگر چہ زکوٰۃ کی نیت نہ کی بلکہ نفل کی نیت کی یا کچھ نیت نہ کی، زکوٰۃ ادا ہو گئی اور اگر کل فقیر کو دے دیا اور سنت یا کسی اور واجب کی نیت کی تو دینا صحیح ہے مگر زکوٰۃ اس کے ذمہ سے ساقط نہ ہوئی اور اگر مال تجارت کا کوئی حصہ خیرات کیا تو اس حصے کی بھی زکوٰۃ ساقط نہ ہوئی بلکہ اس کے ذمہ ہے اور اگر کل مال ہلاک ہو گیا تو کل کی زکوٰۃ ساقط ہو گئی اور کچھ ہلاک ہوا تو جتنا ہلاک ہوا، اس کی ساقط اور جو باقی ہے اس کی واجب۔ اگر چہ وہ بقدر نصاب نہ ہو۔ ہلاک کے یہ معنی ہیں کہ بغیر اس کے فعل کے ضائع ہو گیا مثلاً چوری ہو گئی یا کسی کو قرض دینا یا امانت دی۔ اس نے انکار کر دیا اور گواہ نہیں یا وہ مر گیا اور کچھ ترکہ میں نہ چھوڑا اور اگر اپنے فعل سے ہلاک کیا مثلاً صرف کر ڈالا یا پھینک دیا یا کھا گیا تو زکوٰۃ تو بہ ستور واجب الادا ہے۔ ایک پیسہ بھی ساقط نہ ہوگا اگر چہ بالکل نادار ہو۔ (عالمگیری و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷۲..... فقیر پر اس کا قرض تھا اور کل معاف کر دیا تو زکوٰۃ ساقط ہو گئی اور جز معاف کیا تو اس جز کی ساقط ہو گئی اور اگر اس صورت میں یہ نیت کی کہ پورا زکوٰۃ میں ہو جائے تو نہ ہوئی اور اگر مال دار پر قرض تھا اور کل معاف کر دیا تو زکوٰۃ ساقط نہ ہوئی بلکہ اس کے ذمہ ہے۔ فقیر پر قرض تھا اور معاف کر دیا اور یہ نیت کی کہ فلاں پر جو دین ہے یا اس کی زکوٰۃ ہے ادا ہو گئی۔ (عالمگیری و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷۳..... کسی پر اس کے روپے آتے ہیں فقیر سے کہہ دیا۔ اس سے وصول کر لے اور نیت زکوٰۃ کی کی ہند قبضہ ادا ہو گئی۔ فقیر پر قرض ہے۔ اس قرض کو اپنے مال کی زکوٰۃ میں دینا چاہتا ہے یعنی یہ چاہتا ہے کہ معاف کر دے اور وہ میرے مال کی زکوٰۃ ہو جائے، یہ نہیں ہو سکتا البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اسے زکوٰۃ کا مال دے اور اپنے آتے ہوئے میں لے لے۔ اگر وہ دینے سے انکار کرے تو ہاتھ پکڑ کر چھین سکتا ہے اور یوں بھی نہ ملے تو قاضی کے پاس مقدمہ پیش کرے کہ اس کے پاس ہے اور میرا نہیں دیتا۔ (درمختار و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۷۴..... زکوٰۃ کا روپیہ مردہ کی تجہیز و تکفین یا مسجد کی تعمیر میں نہیں صرف کر سکتے کہ تملیک فقیر نہیں پائی گئی اور ان امور میں صرف کرنا چاہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ فقیر کو مالک کر دیں اور وہ صرف کرے اور ثواب دونوں کو ہوگا بلکہ حدیث میں آیا اگر سو ہاتھوں میں صدقہ گزرا تو سب کو وہی ثواب ملے گا جو دینے والے کے لئے اور اس کے اجر میں کچھ کمی نہ ہوئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷۵..... زکوٰۃ چھپا کر دینا ظاہر طور پر دینا افضل ہے اور نفل صدقہ چھپا کر دینا افضل ہے۔ (عالمگیری)

زکوٰۃ میں اعلان اس وجہ سے ہے کہ چھپا کر دینے میں لوگوں کو تہمت اور بدگمانی کا موقع ملے گا نیز اعلان اوروں کے لئے باعث ترغیب ہے کہ اس کو دیکھ کر اور لوگ بھی دیں گے مگر یہ ضروری ہے کہ ریا نہ ہو ورنہ ثواب جاتا رہے گا بلکہ گناہ کا احتمال عذاب ہے۔

مسئلہ نمبر ۷۶..... زکوٰۃ دینے میں اس کی ضرورت نہیں کہ فقیر کو زکوٰۃ کہہ کر دے بلکہ صرف نیت زکوٰۃ کافی ہے یہاں تک کہ اگر یہ یا قرض کہہ کر دے اور نیت زکوٰۃ کی ہو ادا ہو گئی۔ (عالمگیری) یونہی مذریا یہ یا پان کھانے والے بچوں کی مٹھائی کھانے والے عیدی کے نام سے دی، ادا ہو گئی

بعض محتاج مثلاً عورت مندز کوٰۃ کا کارو پیہ نہیں لینا چاہتے، انہیں زکوٰۃ کا کہہ کر دیا جائے گا تو نہیں لیں گے۔ لہٰذا زکوٰۃ کا لفظ نہ کہے۔

مسئلہ نمبر ۷۷..... زکوٰۃ ادا نہیں کی تھی، اب بیمار ہے تو وارثوں سے چھپا کر دے اور اگر نہ دی تھی اور اب دینا چاہتا ہے مگر مال نہیں جس سے ادا کرے اور یہ چاہتا ہے کہ قرض لے کر ادا کرے۔ تو اگر غالب گمان قرض ادا ہو جانے کا ہے تو بہتر یہ ہے کہ قرض لے کر ادا کرے ورنہ نہیں کہ حق العبد حق اللہ سے سخت تر ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷۸..... مالک نصاب سال تمام سے پیشتر بھی ادا کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ سال تمام پر بھی اس نصاب کا مالک رہے اور اگر ختم سال پر مالک نصاب نہ پایا، مثلاً سال میں دو مال نصاب بالکل ہلاک ہو گیا تو جو کچھ دیا، فضل ہے اور جو شخص نصاب کا مالک نہ ہو، وہ زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔ یعنی آئندہ اگر نصاب کا مالک ہو گیا تو جو کچھ پہلے دیا ہے، وہ اس کی زکوٰۃ میں محسوب نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۹..... مالک نصاب اگر پیشتر سے چند نصابوں کی زکوٰۃ دینا چاہے دے سکتا ہے۔ یعنی شروع سال میں ایک نصاب کا مالک ہے اور دو یا تین نصابوں کی زکوٰۃ دے دی اور ختم سال پر جتنی نصابوں کی زکوٰۃ دی، اتنی نصابوں کا مالک ہو گیا تو سب کی ادا ہو گئی اور سال تمام تک ایک ہی نصاب کا مالک رہا، سال کے بعد اور حاصل کیا تو وہ زکوٰۃ میں محسوب نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸۰..... مالک نصاب پیشتر سے چند سال کی بھی زکوٰۃ دے سکتا ہے۔ (عالمگیری) لہٰذا مناسب ہے کہ تھوڑا تھوڑا زکوٰۃ میں دیتا رہے، ختم سال پر حساب کرے۔ اگر زکوٰۃ پوری ہو گئی فبہا اور کچھ کمی ہو تو اب فوراً دے دے۔ تاخیر جائز نہیں۔ نہ اس کی اجازت کہ اب تھوڑا تھوڑا کر کے ادا کرے۔ بلکہ جو کچھ باقی ہے، کل فوراً ادا کر دے اور زیادہ دے دیا ہے تو سال آئندہ میں بچرا کر دے۔

مسئلہ نمبر ۸۱..... ایک ہزار کا مالک ہے اور دو ہزار کی زکوٰۃ دی اور نیت یہ ہے کہ سال تمام تک اگر ایک ہزار اور ہو گئے تو یہ اس کی ہے۔ ورنہ سال آئندہ میں محسوب ہوگی، یہ جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸۲..... یہ گمان کر کے کہ پانچ سو روپے ہیں، پانچ سو کی زکوٰۃ دی پھر معلوم ہوا کہ چار ہی سو تھے تو جو زیادہ دیا ہے، سال آئندہ میں محسوب کر سکتا ہے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ نمبر ۸۳..... کسی کے پاس سونا چاندی دونوں ہیں اور سال تمام سے پہلے ایک کی زکوٰۃ دی تو وہ دونوں کی زکوٰۃ ہے۔ یعنی درمیان سال میں ان میں سے ایک ہلاک ہو گیا، اگر چہ وہی جس کی نیت سے زکوٰۃ دی ہے تو جو رہ گیا ہے اس کی زکوٰۃ ہو گئی اور اگر ایک پاس گائے، بکری یا دونوں سب بقدر نصاب ہیں اور بیشتر سے ان میں ایک کی زکوٰۃ دی تو جس کی زکوٰۃ دی، اسی کی ہے دوسرے کی نہیں یعنی جس کی زکوٰۃ دی ہے، اگر اثنائے سال میں اس کی نصاب جاتی رہی تو وہ جانور اس کی زکوٰۃ نہیں قرار دی جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸۴..... اثنائے سال میں جس نقد کو زکوٰۃ دی تھی، ختم سال پر وہ مال دار ہو گیا یا مر گیا یا معاذ اللہ مرتد ہو گیا تو زکوٰۃ پر اس کا کچھ مؤثر نہیں، وہ ادا ہو گئی۔ جس شخص پر زکوٰۃ واجب ہے اگر وہ مر گیا تو ساقط ہو گئی یعنی اس کے مال سے زکوٰۃ لینا ضروری نہیں۔ ہاں اگر وصیت کر گیا تو تہائی مال تک وصیت نافذ ہے اور اگر عاقل و بالغ وارث اجازت دے دیں تو کل مال سے زکوٰۃ ادا کی جائے۔ (عالمگیری و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸۵..... اگر شک ہے کہ زکوٰۃ دی یا نہیں تو اب دے۔

سائمہ کی زکوٰۃ کا بیان

سائمہ وہ جانور ہے جو سال کا کثر حصہ میں چر کر گزر کرتا ہو اور اس سے مقصود صرف دودھ اور بچے لینا یا فربہ کرنا ہو۔ (تنویر)

اگر گھر میں گھاس ڈال کر کھلاتے ہوں یا مقصود بوجھ لادنا یا ہل وغیرہ کسی کام میں لانا یا سواری لینا ہے تو اگر چہ چر کر گزر کرتا ہو، وہ سائمہ

نہیں اور اس کی زکوٰۃ واجب نہیں۔ یونہی اگر گوشت کھانے کیلئے ہے تو سائنہ نہیں اگر جنگل میں چرتا ہو اور اگر تجارت کا جانور چرائی پر ہے تو یہ بھی سائنہ نہیں بلکہ اس کی زکوٰۃ قیمت لگا کر ادا کی جائے گی۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱..... چھ مہینے چرائی پر رہتا ہے اور چھ مہینے چارہ پاتا ہے تو سائنہ نہیں اور اگر یہ ارادہ تھا کہ سے چار دیں گے یا اس سے کام لیں گے مگر کیا نہیں، یہاں تک کہ سال ختم ہو گیا تو زکوٰۃ واجب ہے اور اگر تجارت کیلئے تھا اور چھ مہینے یا زیادہ تک چرائی پر رکھا تو جب تک یہ نیت نہ کرے کہ یہ سائنہ ہے مفت چرانے سے سائنہ نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲..... تجارت کیلئے خریدا تھا، پھر سائنہ کر دیا تو زکوٰۃ کیلئے ابتدائے سال اس وقت سے ہے خریدنے کے وقت سے نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳..... سال تمام سے پہلے سائنہ کو کسی چیز کے بدلے بیچ ڈالا۔ اگر یہ چیز اس قسم کی ہے جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور پہلے سے اس کی نصاب اس کے پاس موجود نہیں تو اب اس کے لیے اس وقت سے سال شمار کیا جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴..... وقف کے جانور اور جہاد کے گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں۔ یونہی اندھیا یا ہاتھ پاؤں کٹے جانور کی زکوٰۃ نہیں البتہ اندھا اگر چرائی پر رہتا ہے تو واجب ہے یونہی اگر نصاب میں کمی ہے اور اس کے پاس اندھا جانور ہے کہ اس کے ملانے سے نصاب پوری ہو جاتی ہے تو زکوٰۃ واجب ہے۔ (عالمگیری) تین قسم کے جانوروں کی زکوٰۃ واجب ہے جب کہ سائنہ ہوں (1) اونٹ (2) گائے اور (3) بکری۔ لہٰذا ان کی نصاب کی تفصیل بیان کرنے کے بعد احکام بیان کیے جائیں گے۔

اونٹ کی زکوٰۃ کا بیان

صحیحین میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور اس کی زکوٰۃ میں تفصیل صحیح بخاری شریف کی اس حدیث میں ہے جو انس رضی اللہ عنہ سے مروی۔

مسئلہ نمبر ۱..... پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں اور جب پانچ یا پانچ سے زیادہ ہوں مگر پچیس سے کم ہوں تو ہر پانچ میں ایک بکری واجب ہے۔ یعنی پانچ ہوں تو ایک بکری، دس ہوں تو دو۔ علیٰ ہذا القیاس (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۲..... زکوٰۃ میں جو بکری دی جائے، وہ سال بھر سے کم کی نہ ہو۔ بکری دیں یا بکرا، اس کا اختیار ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳..... دو نصابوں کے درمیان میں جو ہوں وہ معفو ہیں یعنی ان کی کچھ زکوٰۃ نہیں۔ مثلاً سات آٹھ ہوں جب بھی وہی ایک بکری ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴..... پچیس اونٹ ہیں تو ایک بنت مخاض یعنی اونٹ کا بچہ یا وہ جو ایک سال کا ہو چکا، دوسرے برس میں ہو۔ پینتیس تک یہی حکم ہے یعنی وہی بنت مخاض دیں گے چھتیس سے پینتالیس تک میں ایک بنت لبون اونٹ کا بچہ یا وہ جو دو سال کا ہو چکا اور تیسرے برس میں ہے۔ چھیالیس سے ساٹھ تک میں حقہ یعنی اپنی جوتھی برس کی ہو چکی ہو، چوتھے میں ہو۔ اکسٹھ سے پچھتر تک میں جذعہ یعنی چار سال کی اونٹنی جو پانچویں میں ہو۔ چھہتر سے نوے تک میں دو بنت لبون۔ اکانوے سے ایک سو بیس تک میں دو حقہ۔ اس کے بعد ایک سو بیس تک دو حقہ اور ہر پانچ میں ایک بکری۔ مثلاً ایک سو پچیس میں دو حقہ، ایک بکری اور ایک سو تیس میں دو حقہ دو بکریاں وعلیٰ ہذا القیاس۔ پھر ایک سو پچاس میں تین حقہ۔

اگر اس سے زیادہ ہوں تو اس میں وہی باری کریں جیسا شروع میں کیا تھا یعنی ہر پانچ میں ایک بکری اور پچیس میں بنت مخاض۔ چھتیس میں بنت لبون یا ایک سو چھیاسی بلکہ ایک سو پچانوے تک کا حکم ہو گیا یعنی اتنے میں تین حقہ اور ایک بنت لبون، پھر ایک سو چھیانوے سے دو سو تک چار

حقہ اور یہ بھی اختیار ہے کہ پانچ بنت لبون دے دیں پھر دو سو کے بعد وہی طریقہ برتیں جو ایک سو پچاس کے بعد ہے یعنی ہر پانچ میں ایک بکری بکچیں میں بنت لبون۔ پھر دو سو چھیالیس سے دو سو پچاس تک پانچ حقہ فی بدالتفاوت (کتب عامہ)

مسئلہ نمبر ۵.....وقت کی زکوٰۃ میں جس موقع پر ایک یا دو یا تین یا چار سال کا اونٹ کا بچہ دیا جاتا ہے تو ضروری ہے کہ وہ مادہ ہو نر دیں تو وہ کی قیمت کا ہو ورنہ نہیں لیا جائے گا۔ (درمختار)

گائے کی زکوٰۃ کا بیان

ابوداؤد و ترمذی و نسائی و دارمی رحمہم اللہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے راوی کہ جب حضور اقدس ﷺ نے ان کو یمن کا حکم بنا کر بھیجا تو فرمایا کہ ہر تیس گائے سے ایک تبیع یا تبیعہ لیں اور ہر چالیس میں ایک مسن یا مسنہ اور اسی کے مثل ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری روایت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ کام کرنے والے جانور کی زکوٰۃ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱.....تیس سے کم گائیں ہوں تو زکوٰۃ واجب نہیں اور جب تیس پوری ہوں تو ان کی زکوٰۃ ایک تبیع یعنی سال بھر کا بچھڑا یا بچھیا تبیعہ یعنی سال بھر کی بچھیا ہے اور چالیس ہوں تو ایک مسن یعنی دو سال کا بچھڑا یا مسنہ یعنی دو سال کی بچھیا فوراً نسوئہ تک یہی حکم ہے پھر ساٹھ میں دو تبیع یا تبیعہ، پھر ہر تیس میں ایک تبیع یا تبیعہ اور ہر چالیس میں ایک مسن یا مسنہ مثلاً ستر میں ایک تبیع یا تبیعہ اور ایک مسن اور اسی میں دو مسن بدالتفاوت اور جس جگہ تیس اور چالیس دونوں ہو سکتے ہیں وہاں اختیار ہے کہ تبیع زکوٰۃ میں دیں یا مسن۔ مثلاً ایک سو بیس میں اختیار ہے کہ چار تبیع دیں یا تین مسن (کتب عامہ)

مسئلہ نمبر ۲.....بھینس گائے کے حکم میں ہے اور اگر گائے بھینس دونوں ہوں تو زکوٰۃ میں ملا دی جائیں گی۔ مثلاً بیس گائے ہیں اور دس بھینسیں تو زکوٰۃ واجب ہوگئی اور زکوٰۃ میں اس کا بچہ لیا جائے جو زیادہ ہو یعنی گائیں زیادہ ہوں تو گائے کا بچہ اور بھینسیں زیادہ ہوں تو بھینس کا بچہ اور کوئی زیادہ نہ ہو تو زکوٰۃ میں وہ لیں جو اعلیٰ سے کم اور ادنیٰ سے اچھا (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳.....گائے بھینس کی زکوٰۃ میں اختیار ہے کہ نر دیا جائے یا مادہ مگر افضل یہ ہے کہ گائیں زیادہ ہوں تو بچھیا اور نر زیادہ ہوں تو بچھڑا۔ (عالمگیری)

بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان

صحیح بخاری شریف میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جب انہیں بحرین بھیجا تو فرائض صدقہ جو رسول اللہ ﷺ مقرر فرمائے تھے لکھ کر دیئے۔ ان میں بکری کے نصاب کا بھی بیان ہے اور یہ کہ زکوٰۃ میں نہ بوڑھی بکری دی جائے نہ عیب والی نہ بکرا۔ ہاں صدقہ (صدقہ وصول کرنے والا) چاہے تو لے سکتا ہے اور زکوٰۃ کے خوف سے متفرق کو جمع کریں نہ مجتمع کو متفرق کریں۔

مسئلہ نمبر ۱.....پانچ سے کم بکریاں ہوں تو زکوٰۃ واجب نہیں اور پانچ ہوں تو ایک بکری اور یہی حکم ایک سو بیس تک ہے یعنی ان میں بھی وہی ایک بکری ہے اور ایک سو اکیس میں دو اور دو سو ایک میں تین اور چار سو میں چار پھر ہر سو پر ایک اور جو دو نصابوں کے درمیان ہے، معاف ہے۔ (کتب عامہ)

مسئلہ نمبر ۲.....زکوٰۃ میں اختیار ہے کہ بکری دے یا بکرا۔ جو کچھ ہو یہ ضروری ہے کہ سال بھر سے کم کا نہ ہو اگر کم کا ہو تو قیمت کے حساب سے دیا جا سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳.....بھیڑ، دنبہ، بکری میں داخل ہیں کہ ایک سے نصاب پورا نہ ہوتا ہو تو دوسری کو ملا کر پوری کریں اور زکوٰۃ میں بھی ان کو دے سکتے ہیں مگر سال سے کم کے نہ ہوں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴..... جانوروں میں نسب مال سے ہوتا ہے بچہ اگر ہرن اور بکری سے پیدا ہوا تو بکریوں میں شمار ہوگا اور نصاب میں اگر ایک کی کمی بچے تو اسے ملا کر پوری کریں گے۔ بکرے اور ہرنی سے بچہ نہیں۔ یونہی نیل گائے اور بیل سے بچہ گائے نہیں اور نیل گائے زراعت سے بچہ گائے ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵..... جن جانوروں کی زکوٰۃ واجب ہے وہ کم سے کم سال بھر کے ہوں۔ اگر سب ایک سال سے کم کے بچے ہوں تو زکوٰۃ واجب نہیں اور اگر ایک بھی ان میں سال بھر کا ہو تو سب اسی کے تابع ہیں۔ زکوٰۃ واجب ہو جائیگی۔ یعنی مثلاً بکری کے چالیس بچے۔ سال سال بھر سے کم کے ہیں تو وقت بڑھ داری سے ایک سال پر زکوٰۃ واجب نہیں کہ اس وقت کامل نصاب نہ تھے بلکہ اس وقت سے سال پایا جائے گا کہ ان میں کوئی سال بھر کا ہو گیا۔ یونہی اگر اس کے پاس بقدر نصاب بکریاں تھیں اور چھ مہینے گزرنے کے بعد ان کے چالیس بچے ہوئے پھر بکریاں جاتی رہیں۔ بچے باقی رہ گئے تو اب سال تمام پر یہ بچے کامل نصاب نہیں۔ لہٰذا زکوٰۃ واجب نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۶..... اگر اس کے پاس اونٹ، گائیں، بکریاں سب ہیں مگر نصاب کم سے کم ہیں یا بعض تو نصاب پوری کرنے کیلئے خلطہ نہ کریں گے اور زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۷..... زکوٰۃ میں متوسط درجہ کا جانور لیا جائے گا، نہ عمدہ نہ کس۔ ہاں اس کے پاس سب اچھے ہی ہوں تو وہی لیں اور گابھن اور دودھ جانور نہ لیں جسے کھانے کے لئے فربہ کیا ہو۔ نہ عمدہ نہ کس جو اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے نہ بکرا لیا جائے گا۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۸..... جس عمر کا جانور دینا واجب آیا، وہ اس کے پاس نہیں اور اس سے بڑھ کر موجود ہے تو وہ دینے سے اور جو لیا جاتا ہے، واپس لے کر صدقہ بصول کرنے والے پر لے لیا واجب نہیں اگرچہ لے لیا اور اس جانور کو ضائع کر دے جو واجب آیا تھا اس کی قیمت، تو اسے اس کا اختیار ہے جس عمر کا جانور واجب ہوا، وہ نہیں ہے اور اس سے کم عمر کا ہے تو وہی دینا ہے اور جو کمی پڑے، اس کی قیمت دینا واجب کی قیمت دینے سے۔ دونوں طرح کر سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹..... گھوڑے، گدھے، خچر اگرچہ تجارتی ہوں، ان کی زکوٰۃ نہیں۔ ہاں اگر تجارت کیلئے ہوں تو ان کی قیمت لگا کر اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... دو نصابوں کے درمیان جو عفو ہے اس کی زکوٰۃ نہیں ہوتی۔ یعنی بعد سال تمام اگر وہ عفو ہلاک ہو جائے تو زکوٰۃ میں کوئی کمی نہ ہوگی اور جب واجب ہونے کے بعد نصاب ہلاک ہو گیا تو اس کی زکوٰۃ بھی ساقط ہوگئی اور ہلاک پہلے عفو کی طرف پھیریں گے اس سے پہلے تو اس کے متصل جو نصاب ہے، اس کی طرف۔ پھر بھی بچے تو اس کے بعد والی مذاقیں۔ مثلاً ۸۰ بکریاں تھیں، چالیس مر گئیں تو اب بھی ایک بکری واجب رہی کہ چالیس کے بعد دوسرا عفو ہے اور چالیس اونٹ میں سے چند مر گئے تو بہت تفاوت واجب ہے کہ چالیس میں چار عفو ہیں، وہ نکالے۔ اس کے بعد چھتیس کی نصاب ہے وہ بھی نہیں۔ لہٰذا گیارہ واپس نکالے۔ بکچیس رہے، ان میں بہت تفاوت کا حکم ہے۔ بس یہی دیں گے۔ (درمختار، ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۱..... دو بکریاں زکوٰۃ میں واجب ہوئیں اور فربہ ایک بکری دی جو قیمت میں دو کے برابر ہے زکوٰۃ ادا ہو گئی (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۲..... سال تمام کے بعد مالک نصاب نے نصاب خود ہلاک کر دیا تو زکوٰۃ ساقط ہو گئی مثلاً جانور کو چارہ پانی نہ دیا یہاں تک کہ مر گیا۔ زکوٰۃ ادا ہو گئی یونہی اگر اس کا کسی پر قرض تھا اور وہ مفلس مالدار ہے۔ سال تمام کے بعد اس نے معاف کر دیا تو یہ ہلاک کرنا ہے لہٰذا زکوٰۃ دے اور اگر وہ نادار تھا اور اس نے معاف کر دیا تو۔ ساقط ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳..... مالک نصاب نے سال تمام کے بعد قرض دے دیا یا مارید دی یا مال تجارت کو مال تجارت کے بدلے بیچا اور جس کو دیا تھا، اس نے انکار کر دیا اور اس کے پاس ثبوت نہیں۔ یا وہ مر گیا اور زکوٰۃ نہ چھوڑا تو یہ ہلاک کرنا نہیں۔ لہٰذا زکوٰۃ ساقط ہو گئی اور سال تمام کے بعد مال

تجارت کو غیر مالِ تجارت کے عوض بیچ ڈالا یعنی اس کے بدلے میں جو بیچ دی، اس سے تجارت مقصود نہیں۔ مثلاً خدمت کے لئے غلام یا پہننے کے لئے کپڑے ثمریہ سے یا سائمہ کو سائمہ کے بدلے بیچا اور جس کے ہاتھ بیچا، اس نے انکار کر دیا اور اس کے پاس گواہ نہیں۔ یا وہ مر گیا اور ترکہ نہ چھوڑا تو یہ بیاک نہیں بلکہ بیاک کرنا ہے۔ قیمتِ زکوٰۃ واجب ہے۔ سالِ تمام کے بعد مالِ تجارت کو عورت کے مہر میں دیا یا عورت نے اپنے نصاب کے بدلے شوہر سے خلع لیا تو زکوٰۃ دینی ہوگی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۴.....اس کے پاس روپے، اشرفیاں تھیں جن پر سال گزرا مگر ابھی زکوٰۃ نہیں دی۔ ان کے بدلے تجارت کیلئے کوئی چیز خریدی اور یہ چیز بیاک ہو گئی تو زکوٰۃ ساقط ہو گئی مگر جب کہ اتنی گراں خریدی کہ اتنے نقصان کے ساتھ لوگ نہ خریدتے ہوں تو اس کی اصلی قیمت پر جو کچھ زیادہ دیا ہے اس کی زکوٰۃ ساقط نہ ہوئی کہ وہ بیاک کرنا ہے اور اگر تجارت کیلئے نہ ہو۔ مثلاً خدمت کیلئے غلام خریدا اور وہ مر گیا تو اس روپے کی زکوٰۃ ساقط ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵.....بادشاہِ اسلام نے اگرچہ غالم یا مٹی ہو، سائمہ کی زکوٰۃ لے لی یا عشر وصول کر لیا اور انہیں محل پر صرف کیا تو اعادہ کی حاجت نہیں اور محل پر صرف نہ کیا تو اعادہ کیا جائے اور خراج لے لیا تو مطلقاً اعادہ کی حاجت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶.....مصدق (زکوٰۃ وصول کرنے والے) کے سامنے سائمہ بیچ ڈالا تو مصدق کو اختیار ہے۔ چاہے بقدر زکوٰۃ اس میں سے قیمت لے لے اور اس صورت میں بیع تمام ہو گئی اور چاہے جو جانور واجب ہوا وہ لے لے اور اس وقت جو لیا اس کے حق میں بیع باطل ہو گئی اور اگر مصدق وہاں موجود نہ تھا، بلکہ اس وقت آیا کہ مجلس عقد سے دونوں جدا ہو گئے تو اب جانور نہیں لے سکتا۔ جو جانور واجب ہوا، اس کی قیمت لے لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷.....جس غلہ پر عشر واجب ہوا، اسے بیچ ڈالا تو مصدق کو اختیار ہے، چاہے بائع سے اس کی قیمت لے لیا مشتری سے اتنا غلہ واپس لے لے۔ بیع اس کے سامنے ہوئی ہو یا دونوں کے جدا ہونے کے بعد مصدق آیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸.....۸۰ بکریاں ہیں تو ایک بکری کی زکوٰۃ ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ چالیس چالیس کے دو گروہ کر کے دو زکوٰۃ میں لیں۔ اور اگر دو شخصوں کی چالیس چالیس بکریاں ہیں تو نہیں کر سکتے کہ نہیں جمع کر کے ایک گروہ کر دیں کہ ایک ہی بکری زکوٰۃ میں دینی پڑے بلکہ ہر ایک سے ایک ایک لی جائے گی۔ یونہی اگر ایک کی اکتالیس ہیں اور ایک کی چالیس تو اکتالیس والے سے کچھ نہیں لیں گے۔ غرض یہ جمع کو متفرق کر سکتے ہیں نہ متفرق کو مجتمع۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۹.....مویشی میں شرکت سے زکوٰۃ پر کچھ اثر نہیں پڑتا، خواہ وہ کسی قسم کی ہو۔ اگر ہر ایک کا حصہ بقدرِ نصاب ہے تو دونوں پر پوری پوری زکوٰۃ واجب اور ایک کا حصہ بقدرِ نصاب ہے دوسرے کا نہیں تو اس پر واجب ہے، اس پر نہیں۔ مثلاً ایک کی چالیس بکریاں ہیں، دوسرے کی تیس تو چالیس والے پر ایک بکری، تیس والے پر کچھ نہیں اور اگر کسی کی بقدرِ نصاب نہ ہوں مگر مجموعہ بقدرِ نصاب ہے تو کسی پر کچھ نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۰.....۸۰ بکریوں میں اکاسی شریک ہیں یوں کہ ایک شخص پر بکری میں نصف کا مالک ہے اور ہر بکری کے دوسرے نصف کا ان میں سے ایک ایک شخص مالک ہے تو اس کے سب حصوں کا مجموعہ چالیس کے برابر ہوا اور یہ سب صرف آدھی آدھی بکری کے حصہ دار ہوئے مگر زکوٰۃ کسی پر نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱.....شرکت کے مویشی میں زکوٰۃ دی گئی تو ہر ایک پر اس کے حصہ کی قدر ہے جو کچھ حصہ سے زائد گیا۔ وہ شریک سے واپس لے مثلاً ایک کی اکتالیس بکریاں ہیں، دوسرے کی بیاسی کل ایک سو تیس ہوئیں اور دو زکوٰۃ میں دی گئیں یعنی ہر ایک سے ایک مگر چونکہ ایک تہائی کا شریک ہے اور دوسرا دو کا لہٰذا ہر بکری میں دو تہائی والے کی دو تہائیاں گئیں جن کا مجموعہ ایک تہائی اور ایک بکری ہے اور ایک تہائی والے کی ہر بکری میں

ایک تہائی گئی کہ مجموعہ دو تہائیاں ہوا اور اس پر واجب ایک بکری ہے۔ لہٰذا دو تہائیوں والا ایک تہائی والے سے تہائی لینے کا مستحق ہے اور اگر کل ۸۰ بکریاں ہیں، ایک دو تہائی کا شریک ہے دوسرا ایک تہائی کا۔ زکوٰۃ میں ایک بکری دی گئی تو تہائی کا حصہ دار اپنے شریک سے تہائی بکری کی قیمت لے کہ اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ (درمختار)

سونے چاندی و مال تجارت کی زکوٰۃ کا بیان

حدیث ۱ ..... سنن ابی داؤد و جامع ترمذی میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ گھوڑے اور لونڈی، غلام کی زکوٰۃ میں نے معاف فرمائی تو اب چاندی کی زکوٰۃ ہر چالیس درہم سے ایک درہم اور کر و مگر ایک سو نے میں کچھ نہیں۔ جب دو سو درہم ہوں تو پانچ درہم ہوں۔ ابو داؤد و رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری روایت انہیں سے یوں ہے کہ چالیس درہم سے ایک درہم مگر جب تک دو سو درہم پورے نہ ہوں، کچھ نہیں۔ جب دو سو پورے ہوں تو پانچ درہم اور اس سے زیادہ ہوں تو اسی حساب سے دیں۔

حدیث ۲ ..... ترمذی شریف میں بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مروی کہ دو عورتیں حاضر خدمت اقدس ہوئیں۔ ان کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے۔ ارشاد فرمایا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا کیا تم سے پسند کرتی ہو کہ اللہ ﷻ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے۔ عرض کی نہیں۔ فرمایا تو اس کی زکوٰۃ ادا کرو۔

حدیث ۳ ..... امام مالک و ابو داؤد و ربیبہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ میں سونے کے زیور پہنا کرتی تھی۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیا یہ کنز ہے۔ (جس کے بارے میں قرآن مجید میں وعید آئی) ارشاد فرمایا جو اس حد کو پہنچے کہ اس کی زکوٰۃ ادا کی جائے اور ادا کر دی گئی تو کنز نہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ باسناد حسن اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے مروی کہتی ہیں میں اور میری خالہ حاضر خدمت اقدس ہوئیں اور ہم سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے۔ ارشاد فرمایا اس کی زکوٰۃ دیتی ہو۔ عرض کی نہیں۔ فرمایا کیا ڈرتی نہیں ہو کہ اللہ ﷻ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے۔ اس کی زکوٰۃ ادا کرو۔

حدیث ۵ ..... ابو داؤد سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ حکم دیا کرتے کہ جس کو ہم بیچ (تجارت) کیلئے مہیا کریں، اس کی زکوٰۃ نکالیں۔

مسئلہ نمبر ۱ ..... سونے کی نصاب میں بیس مثقال ہے۔ یعنی ساڑھے سات تولے اور چاندی کی دو سو درہم یعنی ساڑھے باون تولے۔ یعنی وہ تولہ جس سے یہ رائج روپیہ سوا گیا رماشے ہے۔ سونے چاندی کی زکوٰۃ میں وزن کا اعتبار ہے، قیمت کا نہیں۔ مثلاً ساڑھے سات تولے سونے یا کم کا زیور یا برتن بنا ہو کہ اس کی کاریگری کی وجہ سے دو سو درہم سے زائد قیمت ہو جائے یا سوا گراں ہو کر ساڑھے سات تولے سے کم کی قیمت دو سو درہم سے بڑھ جائے، جیسے آج کل کہ ساڑھے سات تولے سونے کی قیمت چاندی کی کئی نصابیں ہوں گی۔ غرض یہ کہ وزن میں بقدر نصاب نہ ہو تو زکوٰۃ واجب نہیں۔ قیمت جو کچھ بھی ہو، یونہی سونے کی زکوٰۃ میں سونے اور چاندی کی زکوٰۃ میں چاندی کی کوئی چیز دی تو اس کی قیمت کا اعتبار نہ ہوگا بلکہ وزن کا اگر چہ اس میں صنعت بہت کچھ ہو، جس کی وجہ سے قیمت بڑھ گئی بلکہ فرض کرو کہ دس آنے بھری چاندی بک رہی تھی اور زکوٰۃ میں ایک روپیہ دیا جو سولہ آنے کا قرار دیا جاتا ہے تو زکوٰۃ ادا کرنے میں وہ یہی سمجھا جائے گا کہ سوا گیا رماشے چاندی دی۔ یہ چھ آنے بلکہ کچھ اوپر جو اس کی قیمت میں زائد ہیں، لغو ہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲ ..... یہ چیز کہا گیا کہ ادائے زکوٰۃ میں قیمت کا اعتبار نہیں۔ یہ اسی صورت میں ہے کہ اس جنس کی زکوٰۃ اسی جنس سے ادا کی جائے اور اگر سونے کی زکوٰۃ چاندی سے یا چاندی کی سونے سے ادا کی تو قیمت کا اعتبار ہوگا۔ مثلاً سونے کی زکوٰۃ میں چاندی کی کوئی چیز دی جس کی

قیمت ایک اشرفی ہے تو ایک اشرفی دینا قرار پائے گا اگرچہ وزن میں اس کی چاندی پندرہ روپے بھر بھی نہ ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۳.....سونا چاندی جب کہ بقدر نصاب ہوں تو ان کی زکوٰۃ پانچسواں حصہ ہے۔ خواہ وہ روپے ہی ہوں ان کے سکے جیسے روپے، اشرفیاں یا ان کی چیز خواہ اس کا استعمال جائز ہو جیسے عورت کے لئے زیور مرد کیلئے چاندی کی ایک جنگ کی ایک انگوٹھی ساڑھے چار ماشے سے کم کی یا سونے چاندی کے بلا زنجیر کے بٹن یا استعمال ناجائز ہو جیسے چاندی سونے کے برتن، گھنگرو، سرمہ دانی، سلائی کہ ان کا استعمال مرد وعورت سب کیلئے حرام جیسے مرد کیلئے سونے چاندی کا چھلا یا زیور یا سونے کی انگوٹھی یا ساڑھے چار ماشے سے زیادہ چاندی کی انگوٹھی یا انگوٹھیاں یا کئی جنگ کی ایک انگوٹھی غرض جو کچھ ہو زکوٰۃ سب کی واجب ہے۔ مثلاً (ساڑھے سات) تولہ سونا جسکا سوا دو ماشہ زکوٰۃ واجب جیسا 52 تولے 6 ماشے چاندی ہو تو ایک تولہ 3 ماشے 6 رتی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر۴.....سونے چاندی کے علاوہ تجارت کی کوئی چیز ہو جس کی قیمت سونے چاندی کے نصاب کو پہنچے تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے یعنی قیمت کا پانچسواں حصہ اور اگر اسباب کی قیمت تو نصاب کو نہیں پہنچتی مگر اس کے پاس ان کے علاوہ سونا چاندی بھی ہے تو ان کی قیمت سونے چاندی کے ساتھ ملا کر مجموعہ کریں۔ اگر مجموعہ نصاب کو پہنچا زکوٰۃ واجب ہے اور اسباب تجارت کی قیمت اس سے لگائیں جس کا رواج وہاں زیادہ ہو جیسے ہندوستان میں روپیہ کا زیادہ چلن ہے۔ اسی سے قیمت لگائی جائے اور اگر کہیں سونے چاندی دونوں کے سکوں کا یکساں چلن ہو تو اختیار ہے جس سے چاہیں قیمت لگائیں مگر جب کہ روپے سے قیمت لگائیں تو نصاب نہیں ہوتا اور اشرفی سے ہو جاتا ہے بایں طور کہ اسی سے قیمت لگائی جائے جس سے نصاب پورا ہو اور اگر دونوں سے نصاب پورا ہوتا ہے مگر ایک سے نصاب کے علاوہ نصاب کا پانچواں حصہ زیادہ ہوتا ہے دوسرے سے نہیں تو اسی سے قیمت لگائیں جس سے ایک نصاب اور نصاب کا پانچواں حصہ ہو۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر۵.....نصاب سے زیادہ مال ہے تو یہ اگر زیادتی نصاب کا پانچواں حصہ ہے تو اس کی زکوٰۃ واجب ہے مثلاً دو سو پالیس درہم یعنی 63 تولہ چاندی ہو تو زکوٰۃ میں 6 درہم واجب یعنی ایک تولہ 6 ماشہ ($\frac{5}{52}$ یعنی) یعنی 52 تولہ 6 ماشہ کے بعد ہر دس تولہ 6 ماشہ پر 3 ماشہ (355) بڑھائیں اور سوا 9 تولہ ہو تو 2 ماشہ (1/51) رتی یعنی 7 رتی یعنی 7 تولہ 6 ماشے کے بعد ہر ایک تولہ 6 ماشے پر ($\frac{3}{5/2}$ رتی) بڑھائیں اور پانچواں حصہ نہ ہو تو معاف۔ مثلاً 9 تولہ ہو تو 2 ماشہ (1/51) رتی یعنی 7 رتی یعنی 7 تولہ 6 ماشہ کی واجب ہے یعنی سوا دو ماشہ یونہی چاندی اگر 63 تولہ سے ایک رتی بھی کم ہے تو زکوٰۃ 52 تولہ 6 ماشہ کی ایک تولہ 13 ماشے 4 رتی واجب ہے۔ یونہی پانچویں حصے کے بعد جو زیادتی ہے اگر وہ بھی پانچواں حصہ ہے تو اس کا پانچسواں حصہ واجب ورنہ معاف۔ وعلی ہذا القیاس۔ مال تجارت کا بھی یہی حکم ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۶.....اگر سونے چاندی میں کچھ کھوٹ ہو اور غالب سونا چاندی ہے تو سونا چاندی قرار دیں اور کل پر زکوٰۃ واجب ہے یونہی اگر کھوٹ سونے چاندی کے برابر ہو تو زکوٰۃ واجب اور اگر کھوٹ غالب ہو تو سونا چاندی نہیں۔ پھر اس کی چند صورتیں ہیں۔ اگر اس میں سونا چاندی اتنی مقدار میں ہو کہ جدا کریں تو نصاب کو پہنچ جائے یا وہ نصاب کو نہیں پہنچتا مگر اس کے پاس اور مال ہے کہ اس سے مل کر نصاب ہو جائے گا یا خالص میں چلتا ہے اور اس کی قیمت نصاب کو پہنچتی ہے تو ان سب صورتوں میں زکوٰۃ واجب ہے اور اگر ان صورتوں میں کوئی نہ ہو تو اس میں اگر تجارت کی نیت ہو تو بشرائط تجارت سے مال تجارت قرار دیں اور اس کی قیمت نصاب کی قدر ہو۔ خود یا اوروں کے ساتھ مل کر تو زکوٰۃ واجب ہے ورنہ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۷.....سونے چاندی کو باہم ملا کر دیا اگر سونا غالب ہو، سونا سمجھا جائے اور دونوں برابر ہوں اور سونا بقدر نصاب ہے تنہا یا چاندی کے ساتھ مل کر جب بھی سونا ہی سمجھا جائے گا اور چاندی غالب ہو تو چاندی ہے۔ نصاب کو تو چاندی کی زکوٰۃ دی جائے مگر جب کہ اس میں جتنا سونا ہے وہ چاندی کی قیمت سے زیادہ ہے تو اب بھی کل سونا ہی قرار دیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر۸.....کسی کے پاس سونا بھی ہے اور چاندی بھی اور دونوں کے نصاب کامل ہیں تو یہ ضروری نہیں کہ سونے کی چاندی کو سونا قرار دے کر زکوٰۃ ادا کرے بلکہ ہر ایک کی زکوٰۃ علیحدہ علیحدہ واجب ہے۔ ہاں زکوٰۃ دینے والا اگر صرف ایک چیز سے دونوں نصابوں کی زکوٰۃ ادا

کرے تو اسے اختیار ہے مگر اس صورت میں یہ واجب ہوگا کہ قیمت دونوں کے زیادہ جس میں فقیروں کا زیادہ نفع ہے۔ مثلاً ہندوستان میں روپے کا چلن بہ نسبت اشرفیوں کے زیادہ ہے تو سونے کی قیمت چاندی سے لگا کر چاندی میں زکوٰۃ دے اور دونوں میں سے کوئی بقدر نصاب نہیں تو سونے کی قیمت کی چاندی یا چاندی کی قیمت کا سونا فرض کر کے ملائیں پھر اگر ملانے پر بھی نصاب نہیں ہوا تو کچھ نہیں اور اگر سونے کی قیمت کی چاندی میں ملائیں تو نصاب ہو جاتا ہے اور چاندی کی قیمت کا سونا سونے میں ملائیں تو نہیں ہوتا یا اس کا عکس تو واجب ہے کہ جس میں نصاب پورا ہو، وہ کریں اور اگر دونوں صورتوں میں نصاب ہو جاتا ہے تو اختیار ہے جو چاہیں کریں مگر جب کہ ایک صورت میں نصاب پر پانچواں حصہ بڑھ جاتا ہے تو جس میں پانچواں حصہ بڑھ جائے تو وہی کرنا واجب ہے۔ مثلاً سوا تیہیں تولے چاندی ہے اور پونے چار تولے سونا اگر پونے چار تولے سونے کی چاندی سوا تیہیں تولے آتی ہے اور سوا تیہیں تولے کا پونے چار تولے سونا آتا ہے تو سونے کو چاندی یا چاندی کو سونا جو چاہیں تصور کریں اور اگر پونے چار تولے سونے کے بدلے 37 تولے چاندی آتی ہے اور سوا تیہیں تولے چاندی کا پونے چار تولے سونا نہیں ملتا تو واجب ہے کہ سونے کو چاندی قرار دیں کہ اس صورت میں نصاب ہو جاتا ہے۔ بلکہ پانچواں حصہ زیادہ ہوتا ہے اور اس صورت میں نصاب بھی پورا نہیں ہوتا۔ یونہی اگر ہر ایک نصاب سے کچھ زیادہ ہے تو اگر زیادتی نصاب کا پانچواں حصہ ہے تو اس کی بھی زکوٰۃ دیں اور اگر ہر ایک میں زیادتی پانچواں حصہ نصاب سے کم ہے تو دونوں کو ملائیں۔ اگر مل کر بھی کسی کا نصاب کا پانچواں حصہ نہیں ہوتا تو اس زیادتی پر کچھ نہیں اور اگر دونوں میں نصاب یا نصاب کا پانچواں حصہ ہوتا اختیار ہے مگر جب کہ ایک میں نصاب ہو اور دوسرے میں پانچواں حصہ تو وہ کریں جس میں نصاب ہو اور اگر ایک میں نصاب یا پانچواں حصہ ہوتا ہے اور دوسرے میں نہیں تو وہی کرنا واجب ہے جس سے نصاب ہو یا نصاب کا پانچواں حصہ۔ (عالمگیری وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۹..... پیسے جب رائج ہوں اور دو سو درہم چاندی یا بیس مثقال سونے کی قیمت کے ہوں تو ان کی زکوٰۃ واجب ہے۔ اگرچہ تجارت کیلئے نہ ہوں اور اگر چلن اٹھ گیا ہو تو جب تک تجارت کے لئے نہ ہوں، زکوٰۃ واجب نہیں۔ (قانون گاری الجدایہ) نوٹ کی زکوٰۃ بھی واجب ہے جب تک ان کا رواج اور چلن ہو کہ یہ بھی ثمن اصطلاحی ہیں اور پیسوں کے حکم میں ہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۰..... جو مال کسی پر دین ہو، اس کی زکوٰۃ کب واجب ہوتی ہے اور واجب ہو تو کب۔ اس کی تین صورتیں ہیں۔

اگر دین قوی ہو جیسے قرض جسے مرد عورت کہتے ہیں اور مال تجارت کا ثمن مثلاً کوئی مال اس نے بہ نیت تجارت خریدا۔ اسے کسی کے ہاتھ اوھار پر بیچ ڈالا یا مال تجارت کا کرایہ مثلاً کوئی۔ مکان یا زمین بہ نیت تجارت خریدی۔ اسے کسی کو مکونت یا زراعت کیلئے کرایہ پر دیدیا۔ یہ کرایہ اگر اس پر دین ہے تو دین قوی ہوگا اور دین قوی کی زکوٰۃ تمام تر دین ہی سال بہ سال واجب ہوتی رہیگی مگر جب ادا کیا اس وقت سے جب پانچواں حصہ نصاب کا وصول ہو جائے گا مگر جتنا وصول ہوا، اتنے ہی کی واجب ادا دیں۔ یعنی چالیس درہم وصول ہونے سے ایک درہم کا دینا واجب ہوگا اور اسی وصول ہونے تو دو ملے بذا القیاس۔

دوسرے دین متوسط کہ کسی مال غیر تجارتی کا بدل ہو مثلاً گھر کا اثاثہ یا سواری کا گھوڑا یا خدمت کا غلام یا اور کوئی شے حاجت اصلیہ کی بیچ ڈالی اور دام خریدار پر باقی ہیں۔ اس صورت میں زکوٰۃ دینا اس وقت لازم آئے گا کہ دو سو درہم پر قبضہ ہو جائے۔ یونہی اگر مورث کا دین اسے ترکہ میں ملا اگرچہ مال تجارت کا عوض ہو مگر وارث کو دو سو درہم وصول ہوئے اور مورث کی موت کو سال گزرنے پر زکوٰۃ دینا لازم آئے گا۔

تیسرے دین ضعیف جو غیر مال کا بدل ہو، جیسے مہر، بدل خلع، دیت، بدل کتابت یا۔ مکان یا دکان کہ بہ نیت تجارت خریدی تھی۔ اس کا کرایہ کرائے دار پر چڑھا۔ اس میں زکوٰۃ دینا اس وقت واجب ہے کہ نصاب پر قبضہ کرنے کے بعد سال گزر جائے یا اس کے پاس کوئی نصاب اس جنس کی ہے اور اس کا سال تمام ہو جائے تو زکوٰۃ واجب ہے۔

پھر اگر دین قوی یا متوسط کئی سال کے بعد وصول ہوا تو پچھلے سال کی زکوٰۃ جو اس کے ذمہ ہوتی رہی۔ وہ پچھلے سال کے حساب میں اسی رقم

پڑھائی جائیگی۔ مثلاً ہر زید کے تین سو درہم دین قوی تھے پانچ برس بعد چالیس درہم سے کم وصول ہوئے تو کچھ نہیں اور چالیس وصول ہوئے تو ایک درہم دینا واجب ہوا۔ اب اکتالیس باقی رہے کہ نصاب کے پانچویں حصہ سے کم ہے لہٰذا باقی برسوں کی ابھی واجب نہیں اور اگر تین سو درہم دین متوسط تھے تو جب تک دو سو درہم وصول نہ ہوں، کچھ نہیں اور پانچ برس بعد دو سو وصول ہوئے تو ایک واجب ہوں گے۔ سال اول کے پانچ اب سال دوم میں ایک سو پچانوے رہے ہیں۔ ان میں سے پینتیس کو خمس سے کم ہیں، معاف ہو گئے۔ ایک سو سات خود رہے، اس کے چار درہم واجب۔ لہٰذا سال سوم میں ایک سو اکانوے رہے ہیں ان میں بھی چار درہم واجب۔ چہارم میں ایک سو ستاسی رہے۔ پنجم میں ایک سو تراسی رہے، ان میں بھی چار چار درہم واجب۔ لہٰذا کل اکیس درہم واجب الادا ہوئے۔ (عالمگیر وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۱۱..... اگر دین سے پہلے سال نصاب رواں تھا تو جو دین اٹھائے سال میں کسی پر لازم آیا، سکا سال بھی وہی قرار دیا جائے گا، جو پہلے سے چل رہا ہے وقت دین نہیں اور اگر دین سے پہلے اس جنس کی نصاب کا سال رواں نہ ہو تو وقت دین سے شمار ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲..... کسی پر دین قوی متوسط ہے اور قرض خواہ کا انتقال ہو گیا تو مرتے وقت اس دین کی زکوٰۃ کی وصیت ضروری نہیں کہ اس کی زکوٰۃ واجب الادا ہی نہیں اور وارث پر زکوٰۃ اس وقت ہوگی جب مورث کی سمت کو ایک سال گزر جائے اور چالیس درہم دین قوی میں اور دو سو درہم دین متوسط میں وصول ہو جائیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳..... سال تمام کے بعد دائن نے دین معاف کر دیا یا سال تمام سے پہلے مال مدیون کو ہبہ کر دیا تو زکوٰۃ ساقط ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴..... عورت نے مہر کا روپیہ وصول کر لیا۔ سال گزرنے کے بعد شوہر نے قبل دخول طلاق دے دی تو نصف مہر واپس کرنا ہوگا اور زکوٰۃ اسی کے ذمہ واجب ہے اور شوہر پر واپسی کے بعد سے سال اعتبار ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۵..... ایک شخص نے یہ اقرار کیا کہ مجھ پر فلاں کا دین ہے اور اسے دے بھی دیا۔ پھر سال بھر بعد دونوں نے کہا دین نہ تھا تو کسی پر زکوٰۃ واجب نہ ہوئی۔ (عالمگیری) مگر ظاہر یہ ہے کہ یہ اس صورت میں ہے جب کہ اس کے خیال میں دین ہو ورنہ اگر محض زکوٰۃ ساقط کرنے کیلئے یہ حیلہ کیا تو عنداللہ مواخذہ کا مستحق ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۶..... مال تجارت میں سال گزرنے پر جو قیمت ہوگی، اس کا اعتبار ہے مگر شرط یہ ہے کہ شروع سال میں اس کی قیمت دو سو درہم سے کم نہ ہو اور اگر مختلف قسم کے اسباب ہوں تو سب کی قیمتوں کا مجموعہ سازھے باون تولے چاندی یا ساز ھے سات تولے سونے کی قدر ہو۔ یعنی جب کہ اس کے پاس بیع مال ہو اور اگر اس کے پاس سونا چاندی اس کے علاوہ ہو تو اسے ملائیں گے۔

مسئلہ نمبر ۱۷..... نقد یا کوئی مال تجارت سال تمام پر دو سو درہم کا ہے۔ پھر زید بیمار ہو گیا تو اگر اسی میں سے زکوٰۃ دینا چاہیں تو بقدر اس دن قیمت اس کا چالیسواں حصہ دے دیں اور اگر اس قیمت کی کوئی اور چیز دینا چاہیں تو وہ قیمت لی جائے جو سال تمام کے دن تھی اور اگر وہ چیز سال تمام کے دن نہ تھی، اب ٹھہری ہو تو جس دن تھی اور اگر اس روز ٹھہری تھی، اب بھیج گئی تو آج کی قیمت لگائیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸..... قیمت اس جگہ کی ہونی چاہئے جہاں مال ہے اور اگر مال جنگل میں ہو تو اس کے قریب جو آبادی ہے، وہاں جو قیمت ہو، اس کا اعتبار ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹..... ظاہر یہ ہے کہ یہ اس مال میں ہے اور اگر مال میں ہے جس کی جنگل میں تجارت ہوتی ہو اور اگر جنگل میں تجارت جاتا ہو جیسے لکڑی اور وہ چیزیں جو وہاں پیدا ہوتی ہیں تو جب تک مال وہاں پڑا ہے، وہیں کی قیمت لگائی جائے۔

مسئلہ نمبر ۲۰..... کرایہ پر اٹھانے کیلئے دکانیں ہوں، ان کی زکوٰۃ نہیں۔ یونہی کرایہ کے مکان کی (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱..... گھوڑے کی تجارت کرتا ہے جھول و لگام اور رسیاں وغیرہ اس لئے تجارت ہیں کہ گھوڑوں کی حفاظت میں کام آئیں گی

توان کی زکوٰۃ نہیں اور اگر اس لئے خریدیں کہ گھوڑے ان کے سمیت بیچے جائیں گے تو ان کی بھی زکوٰۃ ہے۔ سان بانی نے روئی پکانے کیلئے لکڑیاں خریدیں یا روئی میں ڈالنے کو نمک خریدا تو ان کی زکوٰۃ نہیں اور روئی پر چھڑکنے کو تل خریدے تو تلوں کی زکوٰۃ واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲..... ایک شخص نے ایک مکان تین سال کیلئے تیس سو درہم سال کے کرایہ پر دیا اور اس کے پاس کچھ نہیں ہے اور جو کرائے میں آتا ہے سب کھا جاتا رہتا ہے تو آٹھ مہینے گزرنے پر نصاب کا مالک ہو گیا کہ آٹھ ماہ میں دو سو درہم کرایہ کے ہوئے۔ لہٰذا آج سے سال زکوٰۃ شروع ہوگا اور سال پورا ہونے پر پانچ سو درہم کی زکوٰۃ دے کہ یہی ماہ کا کرایہ پانچ سو ہوا۔ اب اس کے بعد ایک سال اور گزرا تو آٹھ سو کی زکوٰۃ دے مگر سال اول کی زکوٰۃ ساز ھے بارہ درہم کم کے جائیں۔

یعنی آٹھ سو میں چالیس کم کی زکوٰۃ واجب ہوئی کہ چالیس سے کم کی زکوٰۃ نہیں بلکہ عفو ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۳..... ایک شخص کے پاس صرف ایک ہزار درہم ہیں اور کچھ مال نہیں۔ اس نے سو درہم سالانہ کرائے پر دس سال کیلئے مکان لیا اور وہ کل روپے پیشگی مالک مکان کو دے دیئے تو پہلے سال میں دو سو کی زکوٰۃ دے کے کو سو کرایہ میں گئے۔ دوسرے سال آٹھ سو کی بلکہ پہلے سال کی زکوٰۃ کے ساز ھے بیالیس درہم آٹھ سو میں سے کم کر کے باقی کی زکوٰۃ دے۔ اسی طرح ہر سال میں سو روپے اور سال گذشتہ کی زکوٰۃ کم کر کے باقی کی زکوٰۃ پاس کے دسہ سے اور مالک مکان کے پاس بھی اگر اس کرایہ کے ہزار کے سوا کچھ نہ ہو تو دو سال تک کچھ نہیں۔ دو سال گزرنے پر اب دو سو کا مالک ہوا۔ تین برس پر تین سو کی زکوٰۃ دے یونہی ہر سال سو درہم کی زکوٰۃ بڑھتی جائے گی مگر اتنے برسوں کی مقدار زکوٰۃ کم کرنے کے بعد باقی کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ صورت مذکورہ میں اگر اس قیمت کی کنیز کرایہ میں دی تو کرایہ دار پر کچھ واجب نہیں اور مالک۔ مکان پر اسی طرح وجوب ہے جو درہم کی صورت میں ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴..... تجارت کے لئے غلام تجتی دو سو درہم کا دو سو میں خریدا اور ثمن بائع کو دے دیا مگر غلام پر قبضہ نہ کیا۔ یہاں تک کہ ایک سال گزر گیا۔ اب وہ بائع کے یہاں مر گیا تو بائع دو مشتری دونوں پر دو دو سو کی زکوٰۃ واجب ہے اور اگر غلام دو سو درہم سے کم قیمت کا تھا اور مشتری نے دو سو پر لیا تو بائع دو سو کی زکوٰۃ دے اور مشتری پر کچھ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵..... خدمت کا غلام ہزار روپے میں بیچا اور ثمن پر قبضہ کر لیا۔ سال بھر بعد وہ غلام عیب دار نکلا۔ اس بنا پر واپس ہوا۔ قاضی نے واپسی کا حکم دیا ہو یا اس نے خود اپنی خوشی سے واپس لے لیا ہو تو ہزار کی زکوٰۃ دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶..... روپے کے عوض کھانا، غلہ، کپڑا وغیرہ بانٹنے کو دے کر مالک کر دیا تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی مگر اس چیز کی قیمت جو بازار بھاؤ سے ہوگی، وہ زکوٰۃ میں بھی جائے گی۔ یا لانی مصارف مثلاً بازار سے لانے میں جو مزدور کو دیا جیسا گاؤں سے منگوایا تو کرایہ اور چونگی وضع نہ کریں گے یا بیچ کر دیا تو بکھاوٹی یا کنیزوں کی قیمت مجرا نہ کریں بلکہ اس پکی ہوئی چیز کی جو قیمت بازار میں ہو اس کا اعتبار ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

عاشر کا بیان

عاشر اس کو کہتے ہیں جسے بادشاہ اسلام نے راستہ پر مقرر کر دیا ہو کہ تجار جو مال لے کر گزریں ان سے صدقات وصول کرے۔ عاشر کیلئے شرط یہ ہے کہ مسلمان حر غیر باغی ہو۔ چور اور ڈاکوؤں سے مال کی حفاظت پر قادر ہو۔ (در)

مسئلہ نمبر ۱..... جو راہ گیر یہ کہے کہ میرے اس مال پر نہ گزرا ہے جو موجود ہے، کسی پر سال نہیں گزرا یا کہتا ہے کہ میں نے اس میں تجارت کی نیت نہیں کی یا کہے یہ میرا مال نہیں بلکہ میرے پاس بطور امانت یا بطور مضاربت ہے بشرطیکہ اس میں تاخیر نہ ہو کی اس کا حصہ نصاب کو پہنچ جائے یا اپنے کو مزدور یا مکاتب یا ماذون بتائے یا اتنا ہی کہے کہ اس مال پر زکوٰۃ نہیں۔ اگر چہ یہ نہ بتائے یا کہے مجھ پر دین ہے جو مال کے برابر ہے یا

اتنا ہے کہ اسے نصاب باقی نہ رہے یا کسی دوسرے عاشر کو دے دیا ہے اور جس کو دیا تھا وہ عاشر ہے اور واقع میں وہ عاشر ہے اور اس عاشر کو بھی اس کا عاشر ہونا معلوم ہو یا کسی کے شہر میں فقیر وں کو زکوٰۃ دے دی اور اپنے بیان پر حلف کرے تو اس کا قول مان لیا جائے۔ اس کی کچھ ضمانت نہیں کہ اس سے رسید طلب کریں کہ رسید بھی جعلی ہوتی ہے اور کبھی غلطی سے رسید نہیں لی جاتی اور کبھی گم ہو جاتی ہے اور اگر رسید پیش کی اور اس میں اس عاشر کا نام نہیں جسے اس نے دیا تھا جب بھی حلف لے کر اس کا قول مان لیں گے اور اگر چند سال گزرنے پر معلوم ہوا کہ اس نے جھوٹ کہا تھا تو اب اس سے زکوٰۃ لی جائے گی۔ (عالمگیری و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲..... اگر اس مال پر سال نہیں گزرا مگر اس کے مکان پر جو مال ہے اس پر سال گزر گیا ہے اور اس مال کو اس مال کے ساتھ ملا سکتے ہوں تو اس کا قول نہیں مانا جائے گا یونہی اگر ایسے عاشر کو دیا تھا جو اسے معلوم نہیں یا کسی کو کسی مذہب کو زکوٰۃ دے دی یا کسی شہر میں فقیر کو نہیں دی بلکہ شہر سے باہر جا کر دی تو ان سب صورتوں میں اس کا قول نہ مانا جائے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳..... عاشر اور سوال یا نفہ میں اس کا قول نہیں مانا جائے گا اور جن امور میں مسلمان کا قول مانا جاتا ہے ذمی کافر کا بھی مان لیا جائے گا مگر اس صورت میں کہ شہر میں فقیر کو دیتا تھا تو اس کا قول معتبر نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴..... حربی کافر کا قول بالکل معتبر نہیں اگرچہ یہ کہتا ہے اس پر گواہ پیش کرے اور اگر کنیز کو ام ولد تاتا رکیا غلام کو اپنا مکاتب کہے اور اس کی تصدیق کامل ہو کہ یہ اس کا مکاتب ہو سکتا ہے جیسا کہ ہے میں نے دوسرے کو دے دیا ہے اور جسے تاتا ہے وہ وہاں موجود ہے تو ان امور میں حربی کافر کا بھی قول مان لیا جائے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵..... جو شخص دو سو درہم سے کم کا مال لے کر گزر رہا تو عاشر اس سے کچھ نہ لے گا۔ خواہ وہ مسلمان ہو یا ذمی یا حربی۔ خواہ اس کے گھر میں اور مال ہونا معلوم ہو یا نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶..... مسلمان سے چالیسواں حصہ لیا جائے گا اور ذمی سے بیسواں اور حربی سے دسواں حصہ۔

حربی سے دسواں حصہ لینا اس وقت ہے جب معلوم نہ ہو کہ حربیوں نے مسلمانوں سے کتنا لیا تھا اور اگر معلوم ہو تو جتنا انہوں نے لیا، مسلمان بھی حربیوں سے اتنا ہی لیں مگر حربیوں نے اگر مسلمانوں کا کل مال لے لیا ہو تو مسلمان کل نہ لیں بلکہ اتنا چھوڑ دے کہ اپنے ٹھکانے پہنچ جائے اور اگر حربیوں نے مسلمانوں سے کچھ نہ لیا ہو تو مسلمان بھی کچھ نہ لیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷..... حربی بچے اور کاتب سے کچھ نہ لیں گے مگر جب مسلمانوں کے بچوں اور کاتب سے حربیوں نے لیا ہو تو مسلمان بھی ان سے لیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸..... ایک بار جب حربی سے لے لیا تو دوبارہ اس سال میں نہ لیں مگر جب لینے کے بعد دارالحرب کو واپس گیا اور اب پھر دارالحرب سے آیا تو دوبارہ لیں گے۔ (تنویر و صدر)

مسئلہ نمبر ۹..... حربی دارالاسلام میں آیا اور واپس گیا مگر عاشر کو خبر نہ ہوئی تو پھر دوبارہ دارالحرب سے آیا تو پہلی مرتبہ کا نہ لیں اور اگر مسلمان یا ذمی کے آنے جانے کی خبر ہوئی اور اب دوبارہ آیا تو پہلی بار کا لیں لے گے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... سامان کے ساتھ اگر اس کا مالک بھی ہے اور اس پر تاوان نہیں جو وہ مال کو مستغرق ہو تو عاشر اس سے لے گا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... عاشر کے پاس ایسی چیز لے کر گزرا جو جلد خراب ہونے والی ہے جیسے میوہ جات کاری ترپوز وغیرہ تو فوراً بیچ ڈالے اگرچہ ان کی قیمت کے نصاب کی قدر نہ ہو مگر عشر نہ لیا جائے۔ ہاں اگر وہاں ٹھہرا ہو جو دنوں تو لے گا مگر فقیروں کی طرح نہ دے۔ (عالمگیری و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲..... عاشر نے مال زیادہ خیال کر کے زکوٰۃ لی۔ پھر معلوم ہوا کہ اتنے کا مال نہ تھا تو جتنا زیادہ لیا ہے سال آئندہ میں محسب

ہوگا اور اگر تصدّاً نہ دیا تو نہ کوئی میں محسوب ہوگا نہ نظم ہے۔ (غنیہ)

کان اور دفینہ کا بیان

صحیح بخاری صحیح مسلم میں ابوہریرہ ؓ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں۔ رکاز (کان) میں خمس ہے۔

مسئلہ نمبر ۱..... کان سے لوہا، سیسہ، تانبا، پیتل، سونا، چاندی نکلے۔ اس میں خمس (پانچویں حصہ) لیا جائے گا اور باقی پانے والے کا ہے خواہ پانے والا آزاد ہو یا غلام، مسلمان ہو یا ذمی، مرد ہو یا عورت، بالغ ہو یا نابالغ، وہ زمین جس سے یہ چیزیں نکلیں عشری ہو یا خراجی۔ (عالمگیری) یہ اس صورت میں ہے کہ زمین کسی شخص کی مملوک نہ ہو۔ مثلاً جنگل ہو یا پہاڑ اور اگر مملوک ہے تو کل مالک زمین کو دیا جائے۔ خمس بھی نہ لیا جائے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲..... فیروزہ یا قوت زمرد و گہر جواہر اور سرمہ پتھر کوئلہ، چونا، موتی میں اور نمک وغیرہ پینے والی چیزوں میں خمس نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳..... کان یا کان میں کان نکلی تو خمس نہ لیا جائے بلکہ کل مالک کو دیا جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴..... فیروزہ یا قوت، زمرد وغیرہ جواہر سلطنت اسلام سے پیشتر کے دفن شدہ اور اب نکلے تو خمس لیا جائے گا کہ یہ مال غنیمت ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵..... موتی اور اس کے علاوہ جو کچھ دریا سے نکلے اگرچہ سمندر کا کہ پانی کی تہ میں تمام پانے والے کا ہے بشرطیکہ اس میں کوئی اسلامی نشانی نہ ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶..... جس دفینہ میں اسلامی نشانی پائی جائے خواہ وہ نقد ہو یا ہتھیار یا ظروف وغیرہ وہ پرانے سال کے حکم میں ہے یعنی مسجدوں، بازاروں میں اس کا اعلان اتنے دنوں تک کرے کہ گمان غالب ہو جائے۔ اب اس کا تلاش کرنے والا نہ ملے گا پھر مساکین کو دے دے اور خود فقیر ہو تو اپنے صرف میں لائے اور اگر اس میں کفر کی علامت ہو مثلاً بت کی تصویر ہو یا کافر بادشاہ کا نام اس پر لکھا ہے تو اس میں سے خمس لیا جائے، باقی پانے والے کو دیا جائے۔ خواہ اپنی زمین میں پایا کسی دوسرے کی زمین میں یا مباح زمین میں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷..... حربی کافر نے دفینہ نکالا تو اسے کچھ نہ دیا جائے اور جو اس نے لیا ہے، واپس لیا جائے۔ ہاں اگر بادشاہ اسلام کے حکم سے کھود کر نکالا تو جو ٹھہرایا ہے اسے دیدیں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸..... دو شخصوں نے دفینہ نکالنے میں کام کیا تو خمس کے بعد باقی اسے دیں گے جس نے پایا۔ اگرچہ دونوں نے شرکت کے ساتھ کام کیا ہے کہ شرکت فاسدہ ہے اور اگر شرکت کی صورت میں دونوں نے پایا اور یہ نہیں معلوم کہ کتنا کس نے پایا تو نصف نصف کے شریک ہیں اور اس صورت میں اگر ایک نے پایا اور دوسرے نے مدد کی تو پانے والے کا ہے تہ دیگر کو کام کی مزدوری دی جائے گی اور اگر دفینہ پر مزدور رکھا تو جو برآمد ہوگا مزدور کو ملے گا۔ مستاجر کو کچھ نہیں کہ یہ بارِ عقد فاسد ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹..... دفینہ میں اسلامی علامت ہے نہ کفر کی تو زمانہ کفر کا سمجھا جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰..... صحرائے دارالحرب میں سے جو کچھ نکالا، معدنی ہو یا دفینہ۔ اس میں خمس نہیں بلکہ کل پانے والے کو ملے گا اور اگر بہت سے لوگ بطور تغلب کے نکال لائے تو اس میں خمس لیا جائے گا کہ یہ غنیمت ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... مسلمان دارالحرب میں امن لے کر گیا اور وہاں کسی کی مملوک زمین سے گنج نہاں یا کان نکالی تو مالک زمین کو واپس دے

اور اگر واپس نہ کیا بلکہ دارالاسلام میں لے آیا تو یہی مالک ہے مگر ملکِ خبیث ہے۔ لہٰذا تصدق کرے اور بیچ ڈالا تو بیع صحیح ہے مگر خریدار کیلئے بھی خبیث ہے اور اگر مالک نے کر نہیں لیا تو یہ مال اس کے لئے حلال ہے نہ وہ پس کرے نہ اس میں ٹُس لیا جائے۔ (عالمگیری وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲..... خُمس مساکین کا حق ہے کہ بادشاہِ اسلام ان پر صرف کرے اور اگر اس نے بطورِ خود مساکین کو دیدیا جب بھی جائز ہے۔ بادشاہِ اسلام کو خُمس پہنچنے تو اسے برقرار رکھے اور اس کے تصرف کو نافذ کرے اور اگر یہ خود مسکین ہے تو بقدرِ حاجت اپنے صرف میں لاسکتا ہے اور اگر خُمس نکالنے کے بعد باقی دوسو درہم کی قدر رہے تو خُمس اپنے صرف میں نہیں لاسکتا کہ اب یہ فقیر نہیں۔ ہاں اگر مدیون ہو کہ دین نکالنے کے بعد دوسو درہم کی قدر باقی نہیں رہتا تو خُمس اپنے صرف میں لاسکتا ہے اور ماں باپ یا اولاد جو مساکین ہیں، ان کو خُمس دیدینا یہ بھی جائز ہے۔ (ردالمحتار)

زراعت اور پھلوں کی زکوٰۃ

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ (پ۸ الانعام ۱۴۱) یعنی کٹنے کے دن اس کا حق ادا کرو۔

حدیث ۱..... صحیح بخاری شریف میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس زمین کو آسمان یا چشموں نے سیراب کیا یا عشری ہو یعنی نہر کے پانی سے اسے سیراب کرتے ہوں اس میں عشر ہے اور جس زمین کے سیراب کرنے کیلئے جانور پر پانی لاد کر لاتے ہوں، اس میں نصف عشر یعنی بیسواں حصہ۔

حدیث ۲..... ابن بخار رحمۃ اللہ علیہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ براس مَنّ میں جسے زمین نے نکالا عشر یا نصف عشر ہے۔

مسائل فقہیہ:۔

زمین تین قسم کی ہے۔ (1) عشری (2) خراجی (3) یہ عشری یہ خراجی۔ اول و سوم دونوں کا حکم ایک ہے یعنی عشر دینا۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی جتنی خراجی نہ کہی جائیں گی۔ جب تک کسی خاص زمین کی نسبت خراجی ہونا دلیل شرعی سے ثابت نہ ہو لے۔ عشری ہونے کی بہت سی صورتیں ہیں مثلاً مسلمانوں نے فتح کیا اور زمین مجاہدین پر تقسیم ہوگئی یا وہاں کے لوگ خود بخود مسلمان ہوگئے، جنگ کی نوبت نہ آئی یا عشری زمین کے قریب پرانی (غیر موحدہ زمین) تھی، اسے کاشت میں لایا یا اس پرانی کو کھیت بنایا جو عشری و خراجی دونوں سے قرب و بعد کی یکساں نسبت رکھتی ہے یا اس کھیت کو عشری پانی سے سیراب کیا یا خراجی و عشری دونوں سے یا مسلمان نے اپنے مکان کو باغ یا کھیت بنایا یا اور اسے عشری پانی سے سیراب کرتا ہے یا عشری و خراجی دونوں سے یا عشری زمین کافر ذمی نے خریدی، مسلمان نے شفعہ میں لے لیا یا فتح فاسد ہوگئی یا خیار شرط یا خیار رویت کی وجہ سے واپس ہوئی یا خیار عیب کی وجہ سے قاضی کے حکم سے واپس ہوئی۔

اور بہت سی صورتوں میں خراجی ہے۔ مثلاً فتح کر کے وہیں والوں کو احسان کے طور پر واپس دی یا دوسرے کافروں کو دے دی یا وہ ملک صلح کے طور پر فتح کیا یا ذمی نے مسلمان سے عشری زمین خریدی یا خراجی زمین مسلمانوں نے خریدی یا ذمی نے یا بادشاہِ اسلام کے حکم سے بنجر کو آباد کیا یا بنجر زمین ذمی کو دیدی گئی یا اسے مسلمان نے آباد کیا اور وہ خراجی زمین کے پاس تھی یا اسے خراجی پانی سے سیراب کیا۔ خراجی زمین اگر چہ عشری پانی سے سیراب کی جائے خراجی ہی رہے گی اور خراجی و عشری دونوں نہ ہوں۔ مثلاً مسلمانوں نے فتح کر کے اپنے لئے قیامت تک کیلئے باقی رکھی یا اس زمین کے مالک مرگئے اور زمین بیت المال کی ملک ہوگئی۔

مسئلہ نمبر ۱..... خراج دو قسم ہے خراجِ مقاسمہ کہ پیداوار کا کوئی حصہ آدھا یا تہائی یا چوتھائی وغیرہ مقرر ہو جیسے حضور اقدس ﷺ نے یہود خیبر پر مقرر فرمایا تھا اور خراجِ موظف کہ ایک مقدار لازم کر دی جائے خواہ وہ پیداوار ہو یا نہ ہو روپیہ یا گیہوں یا کچھ اور جیسے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مقرر

فرمایا تھا۔

مسئلہ نمبر۲..... اگر معلوم ہو کہ سلطنتِ اسلامیہ میں خراج مقرر تھا تو وہی دیں بشرطیکہ خراج موظف میں جہاں جہاں فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ سے مقدار منقول ہے، اس پر زیادت نہ ہو اور جہاں منقول نہیں، اس میں نصف پیداوار سے زیادہ نہ ہو یونہی خراجِ مقاسمہ میں نصف سے زیادت نہ ہو اور یہ بھی شرط ہے کہ زمین اتنا دینے کی طاقت بھی رکھتی ہو۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۳..... اگر معلوم نہ ہو کہ سلطنتِ اسلام میں کیا مقرر تھا، تو جہاں جہاں فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے مقرر فرما دیا ہے، وہ دیں اور جہاں مقرر نہ فرمایا ہو نصف دیں۔ (تنویر و شرح)

مسئلہ نمبر۴..... فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ مقرر فرمایا تھا کہ ہر قسم کے نظے میں فی جریب ایک درہم اور اس نظے کا ایک صاع اور ترپوزے تربوز کی پالیز اور ککڑی، پیٹھا و غیرہ جڑ کاریوں میں فی جریب پانچ درہم، انگور و خرما کے گنجے باغوں میں جن کے اندر زراعت نہ ہو سکے، دس درہم۔ پھر زمین کی حیثیت اور اس شخص کی قدرت کا اعتبار ہے، اس کا اعتبار نہیں کہ اس نے کیا بویا۔ یعنی جو زمین جس چیز کے بونے کے لائق ہے اور یہ شخص اس کے بونے پر قادر ہے اس کے اعتبار سے خراج ادا کرے۔ مثلاً انگور ہو سکتا ہے تو انگور کا خراج دے۔ اگر گیہوں کے قابل ہے تو اس کا خراج ادا کرے۔ اگرچہ جو بوئے۔ جریب کی مقدار انگریزی گز سے 35 گز طول 35 گز عرض ہے اور صاع دو صاعِ اطامی روپے بھر اور دس درہم کے دو روپے پارہ آنے 3/5/9 پائی پانچ درہم ایک روپیہ چھ آنے 4/5/4 ایک درہم چار آنے 9/25/5 پائی۔

مسئلہ نمبر۵..... جہاں اسلامی سلطنت نہ ہو، وہاں کے لوگ بطور خود فقراء وغیرہ جو مصارفِ خراج ہیں، ان پر صرف کریں۔ عشری زمین سے ایسی چیز پیدا ہوئی جس کی زراعت سے مقصود زمین سے منافع حاصل کرنا ہے تو اس پیداوار کی زکوٰۃ فرض ہے اور اس زکوٰۃ کا کام عشر ہے یعنی دسواں حصہ، اکثر صورتوں میں دسواں حصہ فرض ہے۔ اگرچہ بعض صورتوں میں نصف عشر یعنی بیسواں حصہ لیا جائے گا۔ (عالمگیری و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۶..... عشر واجب ہونے کے لئے عاقل بالغ ہونا شرط نہیں۔ مجنون اور نابالغ کی زمین پر جو کچھ پیدا ہوا، اس میں بھی عشر واجب ہے۔ (عالمگیری و غیرہ)

مسئلہ نمبر۷..... خوشی سے عشر نہ دے تو باوشاہِ اسلام جبراً لے سکتا ہے اور اس صورت میں بھی عشر ادا ہو جائے گا مگر ثواب کا مستحق نہیں اور خوشی سے ادا کرے تو ثواب کا مستحق ہے۔ (عالمگیری و غیرہ)

مسئلہ نمبر۸..... جس پر عشر واجب ہوا اس کا انتقال ہو گیا اور پیداوار موجود ہے تو اس میں سے عشر لیا جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۹..... عشر میں سال گزرنا بھی شرط نہیں بلکہ سال میں چند بار ایک ایک کھیت میں زراعت ہوتی تو ہر بار عشر ادا واجب ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۱۰..... اس میں نصاب بھی شرط نہیں۔ ایک صاع بھی پیداوار ہو تو عشر واجب ہے اور یہ شرط بھی نہیں کہ وہ چیز باقی رہنے والی ہو اور یہ شرط بھی نہیں کہ کاشتکار زمین کا مالک ہو۔ یہاں تک کہ کاتب و مامون نے کاشت کی تو اس پیداوار پر بھی عشر واجب ہے بلکہ وقفی زمین میں زراعت ہوئی تو اس پر بھی عشر واجب ہے۔ خواہ زراعت کرنے والے اہلِ وقف ہوں یا اجرت پر کاشت کی۔

مسئلہ نمبر۱۱..... جو چیزیں ایسی ہوں کہ ان کی پیداوار سے زمین کا منافع حاصل کرنا مقصود نہ ہو، ان میں عشر نہیں جیسا بیدِ سن، کھاس نکل بیٹھا، جھاؤں کھجور کے پتے، چھلی، کپاس، نیلگوں کا درخت، تربوز و خربوز، کھیرا، ککڑی کے بیج۔ یونہی ہر قسم کی ترکاریوں کے بیج کی کھیتی سے ترکاریاں مقصود ہوتی ہیں، بیج نہیں ہوتے۔ یونہی جو بیج وہ ہیں مثلاً کدو، بھنگی کلونجی اور اگر زکل، گھاس بید، جھاؤ وغیرہ سے زمین کے منافع حاصل کرنا مقصود ہو اور زمین ان کے لئے خالی چھوڑ دی تو ان میں بھی عشر واجب ہے۔ (درمختار و ردالمحتار و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۲..... جو کھیت بارش یا نہر یا نالے کے پانی سے سیراب کیا جائے، اس میں عشر یعنی دسواں حصہ واجب ہے اور جس کی آبپاشی چرسے یا ڈول سے ہو، اس میں نصف عشر یعنی بیسواں حصہ واجب اور پانی فریدکر آبپاشی ہو یعنی وہ پانی کسی کی ملک ہے، اس سے فریدکر آبپاشی کی۔ جب بھی نصف عشر واجب ہے اور اگر وہ کھیت کچھ دنوں مینہ کے پانی سے سیراب کیا جاتا ہے اور کچھ ڈول چرسے سے تو اگر اکثر مینہ کے پانی سے کام لیا جاتا ہے اور کبھی کبھی ڈول چرسے سے تو عشر واجب ہے اور نہ نصف عشر۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳..... عشری زمین یا پیدا وار جنگل میں شہد ہو تو اس پر عشر واجب ہے یونہی پیداوار جنگل کے پھلوں میں بھی عشر واجب ہے۔ بشرطیکہ بادشاہ اسلام نے چراہیوں اور لڑکوں اور راہگیروں سے ان کی حفاظت کی ہو ورنہ کچھ نہیں۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۴..... گیہوں، جو، جوار، باجرہ، دھان اور ہر قسم کے نخود اور السی، کسم، خربوزہ، بادام اور ہر قسم کے میوے، روئی، پھول، کنا فر، پوزہ، تیزبک، لکڑی، بانس اور ہر قسم کی ترکاری سب میں عشر واجب ہے۔ تھوڑا پیدا ہو یا زیادہ۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵..... جس چیز میں عشر یا نصف عشر واجب ہو، اس میں کل پیداوار کا عشر یا نصف عشر لیا جائے گا یہ نہیں ہو سکتا کہ مصارف زراعت مثل بیل، حفاظت کرنے والے اور کام کرنے والوں کی اجرت وغیرہ وغیرہ نکال کر باقی کا عشر یا نصف عشر دیا جائے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۶..... عشر صرف مسلمانوں سے لیا جائے گا یہاں تک کہ عشری زمین مسلمان سے ذمی نے خریدی اور قبضہ بھی کر لیا تو اب ذمی سے عشر نہ لیا جائے گا بلکہ خراج لیا جائے گا اور مسلمان نے ذمی سے خراجی زمین خریدی تو یہ خراجی ہی رہی گئی۔ اس پر مسلمان سے اس زمین کا عشر نہ لیں بلکہ خراج لیا جائے گا۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۷..... ذمی نے مسلمان سے عشری زمین خریدی، پھر کسی مسلمان نے شفعہ میں وہ زمین لے لی یا کسی وجہ سے بیع فاسد ہو گئی تھی اور بائع کے پاس واپس ہوئی یا بائع کو خیار شرط تھا یا کسی کو خیار رویت تھا۔ اس وجہ سے واپس ہوئی یا مشتری کو خیار عیب تھا اور حکم قاضی سے واپس ہوئی۔ ان سب صورتوں میں وہ پھر عشری ہی ہے اور اگر خیار عیب میں بغیر حکم قاضی واپس ہوئی تو اب خراجی ہی رہے گی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸..... مسلمانوں نے اپنے لئے کنواں بنا لیا۔ اگر اس میں عشری پانی دیتا ہے تو عشری ہے اور خراجی پانی دیتا ہے تو خراجی اور دونوں قسم کا پانی دیتا ہے، جب بھی عشری اور ذمی نے اپنے لئے کنواں بنا لیا تو مطلقاً خراج نہیں لے گے۔ آسمان اور کنوئیں اور چشمہ اور دریا کا پانی عشری ہے اور جو نہر تمہیوں نے کھودی، اس کا پانی خراجی ہے۔ کافروں نے کنواں کھودا تھا اور اب مسلمانوں کے قبضہ میں آ گیا یا خراجی زمین میں کھودا گیا، وہ بھی خراجی ہے۔ (عالمگیری و درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۹..... کان یا معدن میں جو پیدا وار ہو، اس میں نہ عشر ہے نہ خراج۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۰..... زفت اور نفط کے چشمے عشری زمین میں ہوں یا خراجی میں، ان میں کچھ نہیں لیا جائے گا۔ البتہ اگر خراجی زمین میں ہوں اور آس پاس کی زمین قابل زراعت ہو تو اس زمین کا خراج لیا جائے گا، چشمہ کا نہیں اور عشری زمین میں ہوں تو جب تک آس پاس کی زمین میں زراعت نہ ہو، کچھ نہیں لیا جائے گا۔ بلکہ قابل زراعت ہونا کافی نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱..... جو چیز زمین کی تابع ہو جیسے درخت اور جو چیز درخت سے نکلے جیسے گوند اس میں عشر نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲..... عشر اس وقت لیا جائے جب پھل نکل آئیں اور کام کے قابل ہو جائیں اور فساد کا اندیشہ جاتا رہے۔ اگرچہ ابھی توڑنے کے لائق نہ ہوئے ہوں۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۳..... خراج ادا کرنے سے پیشتر اس کی آمدنی کھانا حلال نہیں۔ یونہی عشر ادا کرنے سے پیشتر مالک کو کھانا حلال نہیں، کھائے تو ضمان دے گا۔ یونہی اگر دوسرے کو کھلایا تو اسے عشر کا ضمان دے اور اگر یا رادہ ہے کہ کل کا عشر ادا کر دے گا تو کھانا حلال ہے۔

(عالمگیری و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۴..... بادشاہِ اسلام کو اختیار ہے کہ خراج لینے کے لیے غلہ کو روک لے۔ مالک کو تصرف نہ کرنے دے اور اس نے کئی سال کا خراج نہ دیا ہو اور عاجز ہو تو ساقط ہے برسوں کا معاف ہے۔ عاجز نہ ہو تو نہ لیں گے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۵..... زراعت پر قادر ہے اور بویا نہیں تو خراج واجب ہے اور عشر جب تک کاشت نہ کرے اور بیوا عاجز ہو واجب ہے (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۶..... کھیت پیاسا مگر پیداوار ساری گئی۔ مثلاً کھیتی ڈوب گئی یا جل گئی یا نیز حی کھا گئی یا لے اڑلو سے جاتی رہی، تو عشر و خراج دونوں ساقط ہیں۔ جب کوئی جاتی رہی اور اگر کچھ باقی ہے تو عشر لیں گے اور اگر چوپائے کھا گئے تو ساقط نہیں اور ساقط ہونے کیلئے یہ بھی شرط ہے کہ اس کے بعد اس سال کے اندر میں دوسری زراعت نہ بو سکے اور یہ بھی شرط ہے کہ تو نے چوپائے کاٹنے سے پہلے ہلاک ہو ورنہ ساقط نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۷..... خراجی زمین کسی نے غصب کی اور غصب سے انکار کرتا ہے اور مالک کے پاس گواہ بھی نہیں تو اگر کاشت کرے خراج غاصب پر ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸..... بیع وفا یعنی جس بیع میں یہ شرط ہو کہ بائع جب ثمن مشتری کو واپس دے گا تو مشتری بیع پھیر دے گا تو جب خراجی زمین اس طور پر کسی کے ہاتھ بیچے اور بائع کے قبضہ میں زمین ہے تو خراج بائع پر اور مشتری کے قبضہ میں ہو اور مشتری نے بویا بھی تو خراج مشتری پر۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۹..... تیار ہونے سے پیشتر زراعت بیچ ڈالی تو عشر مشتری پر ہے اگر چہ مشتری نے شرط لگائی کہ پکنے تک زراعت کاٹنی نہ جائے بلکہ کھیت میں رہے اور بیچتے کے وقت زراعت تیار تھی تو عشر بائع پر ہے اور اگر زمین و زراعت دونوں یا صرف زمین بیچی اور اس صورت میں سال پورا ہونے میں اتنا زمانہ باقی ہے کہ زراعت ہو سکے تو خراج مشتری پر ہے ورنہ بائع پر۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۰..... عشری زمین مارپا دی تو عشر کا شتکار پر ہے مالک پر نہیں اور کاشتکار کو مار بیت دی تو مالک پر عشر ہے۔ (عالمگیری و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۱..... عشری زمین بٹائی پر دی تو عشر دونوں پر ہے اور خراجی زمین بٹائی پر دی تو خراج مالک پر ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۲..... زمین جو زراعت کیلئے وقف پر دیجاتی ہے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نزدیک اس کا عشر زمیندار پر ہے اور صاحبین کے نزدیک کاشتکار پر اور علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ تحقیق فرمائی کہ حالت زمانہ کے اعتبار سے اب قول صاحبین پر عمل ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۳..... گورنمنٹ کو جو مال گزاری دی جاتی ہے، اس سے خراج شرعی نہیں ادا ہوتا بلکہ وہ مالک کے ذمہ ہے، اس کا ادا کرنا ضروری ہے اور خراج کا مصرف صرف لشکر اسلام نہیں بلکہ تمام مصالح عامہ مسلمین ہیں۔ جن میں تعمیر مسجد و خرچ مسجد و وظیفہ امام و مؤذن و نگہبان و مدرسین علم دین و فقیر گیری طلبا علم دین و خدمت علمائے اہل سنت حامیان دین جو وعظ کہتے ہیں اور علم دین کی تعلیم کرتے اور فتوے کے کام میں مشغول رہتے ہوں اور پل اور سرائے بنانے میں بھی صرف کیا جا سکتا ہے۔ (تنویر الابصار)

مسئلہ نمبر ۳۴..... عشر لینے سے پہلے غلہ بیچ ڈالا تو صدق کو اختیار ہے کہ عشر مشتری سے لے لیا بائع سے اور اگر جتنی قیمت ہونی چاہیے، اس سے زیادہ پر بیچا تو صدق کو اختیار ہے کہ غلہ کا عشر لے لیا ثمن کا عشر اور اگر کم قیمت پر بیچا اور اتنی کمی کی ہے کہ لوگوں سے نقصان پر نہیں بیچتے تو غلہ کی کا عشر لے گا ورنہ غلہ نہ بچا تو اس کا عشر قرار دے کر بائع سے لیں یا اس کی واجبی قیمت۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۵..... انگور بیچ ڈالے تو ثمن کا عشر لے اور شیرہ کر کے بیچا تو اس کی قیمت کا عشر لے۔ (عالمگیری)

مال زکوٰۃ کن لوگوں پر صرف کیا جائے

اللہ ﷻ فرماتا ہے اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (پ۱۰ التوبہ ۶۰)

زکوٰۃ تو انہیں لوگوں کے لیے ہے جو محتاج اور نادار ہوں اور جو اسے تحصیل کر کے لائیں اور جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے اور گردنیں چھڑانے میں اور قرضداروں کو اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو یہ ٹھہرایا ہوا ہے اللہ کا اور اللہ علم و حکمت والا ہے (ترجمہ کنز الایمان)

حدیث ۱..... مسلم ابوداؤد میں زیاد بن حارث صدائی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ ﷻ نے صدقات کو نبی یا کسی اور کے حکم پر نہیں رکھا بلکہ اس نے خود اس کا حکم بیان فرمایا اور اس کے آٹھ حصے کیے۔

حدیث ۲..... امام احمد ابوداؤد حاکم رحمہم اللہ ابوسعید ؓ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غنی کے لئے صدقہ حلال نہیں مگر پانچ شخص کیلئے (1) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔ (2) صدقہ پر عامل۔ (3) تاوان کیلئے۔ (4) جس نے اپنے مال سے خرید لیا ہو۔ (5) مسکین کو صدقہ دیا گیا اور اس مسکین نے اپنے پڑوسی مالدار کو ہدیہ کیا اور احمد بیہقی رحمہما اللہ کی دوسری روایت میں مسافر کیلئے بھی جواز آیا ہے۔

حدیث ۳..... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت موسیٰ علی ؓ سے روایت کی کہ فرمایا صدقہ مفروضہ میں والد اور والدہ کا حق نہیں۔

حدیث ۴..... طبرانی کبیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے بنی ہاشم تم اپنے نفس پر صبر کرو کہ صدقات آدمیوں کے دھوون ہیں۔

حدیث ۵..... تا..... ۷..... امام احمد مسلم رحمہما اللہ مطلب بن ربیعہ ؓ سے مروی کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ آل محمد ﷺ کے لئے صدقہ جائز نہیں کہ یہ آدمیوں کے میل ہیں اور ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت امام حسن مجتبیٰ ؓ سے ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ ﷻ نے مجھ پر اور میری اہل بیت پر صدقہ حرام فرمایا ابوداؤد اور ترمذی و نسائی حاکم رحمہم اللہ کی روایت ابورافع ؓ سے روایت ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا تمہارے لئے صدقہ حلال نہیں اور جس قوم کا آزاد کردہ غلام ہو وہ انہیں میں سے ہے۔

حدیث ۸..... مجمعین میں ابوہریرہ ؓ سے مروی کہ امام حسن ؓ نے صدقہ کا ثمرہ لے کر منہ میں رکھ لیا۔ اس پر حضور اقدس ﷺ نے فرمایا بھی بھی کہ اسے پھینک دیں۔ پھر فرمایا تمہیں نہیں معلوم کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔ طبرانی و بیہقی بسند حسن حکم و ابراہیم بن ارقم و ثمر و بن خارجہ و سلمان و عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ و میمون و کیسان و ہرمز و نافع و انس وغیرہم ؓ سے بھی روایتیں ہیں کہ حضور ﷺ کی اہل بیت کیلئے صدقات ناجائز ہیں۔

مسائل فقہیہ:۔

زکوٰۃ کے مصارف سات ہیں۔ (1) فقیر۔ (2) مسکین (3) عامل (4) رقاب (5) غارم (6) فی سبیل اللہ (7) ابن السبیل۔

مسئلہ نمبر ۱..... فقیر وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ ہو مگر نہ اتنا کہ نصاب کو پہنچ جائے یا نصاب کی قدر ہو تو اس کی حاجات اصلیہ میں مستغرق ہو مثلاً رہنے کا مکان، پہننے کے کپڑے، خدمت لینے لونڈی، غلام، علمی مشغل رکھنے والے کو دینی کتابیں جو اس کی ضرورت سے زیادہ نہ ہوں جس کا بیان گزرا یونہی گرمدین ہے اور دین ثابت کے بعد نصاب باقی نہ رہے تو فقیر ہے۔ اگرچہ اس کے پاس ایک تو کیا کئی ہوں۔ (درمختار و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۲..... فقیر اگر چہ عالم ہو تو اسے دینا جاہل کو دینے سے افضل ہے۔ (عالمگیری)

مگر عالم کو دے تو اس کا ٹالنا کر کے کہ اس کا احترام مقصود ہو۔ ادب کے ساتھ دے جیسے چھوٹے بڑوں کو دیتے ہیں اور معاذ اللہ عالم دین کی حقارت اگر قلب میں آئی تو یہ ہلاکت اور بہت سخت ہلاکت ہے۔

مسئلہ نمبر ۳..... مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو۔ یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کیلئے اس کا محتاج ہے کہ لوگوں سے سوال کرے

اور اسے سوال حلال ہے۔ فقیر کو سوال جائز ہے جبکہ جس کے پاس کھانے اور بدن چھپانے کو ہو اسے بغیر ضرورت و مجبوری سوال حرام ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴..... سال وہ ہے جسے بادشاہ نے زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے مقرر کیا، اسے کام کے لحاظ سے اتنا دیا جائے کہ اس کو اور اس کے مددگاروں کو متوسط طور پر کافی ہو مگر اتنا نہ دیا جائے کہ جو وصول کرلایا ہے، اس کے نصف سے زیادہ ہو جائے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵..... سال اگرچہ فنی ہو، اپنے کام کی اجرت لے سکتا ہے اور باقی ہو تو اس کو مال زکوٰۃ میں سے دینا بھی جائز اور اسے لینا بھی جائز۔ ہاں اگر کسی اور مد سے دیں تو لینے میں بھی حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶..... زکوٰۃ کا کمال عامل کی پاس سے جانا رہا تو اب اسے کچھ نہ لے سکا مگر دینے والوں کی زکوٰتیں ادا ہو گئیں۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷..... مسئلہ۔ کوئی شخص اپنے مال کی زکوٰۃ خود نکر کر بیت المال میں دے آیا تو اس کا معاوضہ عامل نہیں پائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸..... وقت سے پہلے معاوضہ لے لیا تو عامل نے زر دیا۔ یہ جائز ہے مگر بہتر یہ ہے کہ پہلے نہ دیں اور اگر پہلے لے لیا اور وصول کیا ہوا مال ہلاک ہو گیا تو ظاہر یہ کہ واپس نہ لیں گے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹..... رقاب سے مراد مکاتب غلام کو دینا کہ اس مال زکوٰۃ سے بدل کتابت ادا کرے اور غلامی سے اپنی گردن رہا کرے۔ (کنز، عالم)

مسئلہ نمبر ۱۰..... غنی کے مکاتب کو بھی مال زکوٰۃ دے سکتے ہیں اگرچہ معلوم ہے کہ غنی کا مکاتب ہے۔ مکاتب پورا بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز ہو گیا اور پھر جو ستور غلام ہو گیا تو جو کچھ اس نے مال زکوٰۃ پایا ہے اس کا سونی تصرف نہ لا سکتا ہے۔ اگر چہ فنی ہو۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۱..... مکاتب کو جو زکوٰۃ دی گئی، وہ غلامی سے رہائی کیلئے ہے مگر اب اسے اختیار ہے وہ کہ مصارف میں بھی خرچ کر سکتا ہے اگر مکاتب کے پاس بقدر نصاب مال ہے اور بدل کتابت سے بھی زیادہ ہے جب بھی زکوٰۃ دے سکتے ہیں مگر باقی کے مکاتب کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲..... غارم سے مراد مدیون ہے یعنی اس پر اتنا دین ہو کہ اسے نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے۔ اگرچہ اس کا اوروں پر باقی ہو مگر لینے پر قادر نہ ہو مگر شرط یہ ہے کہ مدیون باقی نہ ہو۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۳..... فی سبیل اللہ یعنی راہ خدا میں خرچ کرنا۔ اس کی چند صورتیں ہیں مثلاً کوئی شخص محتاج ہے کہ جہاد میں جانا چاہتا ہے۔ سواری اور زاد راہ اس کے پاس نہیں تو اسے مال زکوٰۃ دے سکتے ہیں کہ یہ راہ خدا میں دیتا ہے۔ اگر چہ وطن نے پر قادر ہو یا کوئی حج کو جانا چاہتا ہے اور اس کے پاس مال نہیں، اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں مگر اسے حج کیلئے سوال کرنا جائز نہیں۔ یا طالب علم کو طلب دین پڑھتا یا پڑھا سکتا ہے، اسے دے سکتے ہیں کہ یہ بھی راہ خدا میں دینا ہے بلکہ طالب علم سوال کر کے بھی مال زکوٰۃ لے سکتا ہے جب کہ اس نے اپنے آپ کو اسی کام کیلئے فارغ کر رکھا ہو۔ اگرچہ کسب پر قادر ہو یونہی ہر نیک بات میں زکوٰۃ کا صرف کرنا فی سبیل اللہ ہے جب کہ بطور تملیک ہو کہ بغیر تملیک زکوٰۃ ادا نہیں ہو سکتی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۴..... بہت سے لوگ مال زکوٰۃ اسلامی مدارس میں بھیجتے اور دیتے ہیں ان کو چاہئے کہ متولی مدرسہ کو اطلاع دیں کہ یہ مال زکوٰۃ ہے تا کہ متولی اس مال کو جدا رکھے اور دوسرے سال میں نہ لائے اور غریب طلبہ پر صرف کرے کسی کام کی اجرت میں نہ دے ورنہ زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

مسئلہ نمبر ۱۵..... ابن السبیل یعنی مسافر جس کے پاس مال نہ ہو زکوٰۃ لے سکتا ہے۔ اگرچہ اس کے گھر مال موجود ہو مگر اسی قدر لے جس سے حاجت پوری ہو جائے، زیادہ کی اجازت نہیں یونہی اگر مالک نصاب کا مال کسی معیاد تک کیلئے دوسرے پر دین ہے اور ہنوز معیاد پوری نہ ہوئی اور اب اسے ضرورت ہے تو جس پر اس کا آنا ہے وہ یہاں موجود نہیں یا موجود ہے مگر منکر ہے یا دین سے منکر ہے۔ اگرچہ یہ ثبوت رکھتا ہے تو ان سب صورتوں میں بقدر ضرورت زکوٰۃ لے سکتا ہے مگر بہتر یہ ہے کہ قرض لے کر کام چلائے۔ (عالمگیری، درمختار) اور اگر دین مثل ہے

یا معیاد پوری ہوگئی اور مدیون غنی حاضر ہے اور اقرار بھی کرتا ہے تو زکوٰۃ نہیں لے سکتا۔ کہ اس سے لے کر اپنی ضرورت میں صرف کر سکتا ہے لہٰذا حاجت مند نہ ہو اور یاد رکھنا چاہئے کہ قرض جسے عرف میں لوگ دست گردان کہتے ہیں شرعاً ہمیشہ مؤجل ہوتا ہے کہ جب چاہے اس کا مطالبہ کر سکتا ہے اگرچہ ہزار عہد و پیمان و ثیقہ و تمسک کے ذریعے سے اس میں معیاد مقرر کی گئی مدت کے بعد دیا جائے گا۔ اگرچہ یہ لکھ دیا ہو کہ اس معیاد سے پہلے مطالبہ کا اختیار نہ ہوگا مگر مطالبہ کرے تو بلا عُلر وامتناع ہوگا کہ یہ سب شرطیں باطل ہیں اور قرض دینے والے کو ہر وقت مطالبہ کا اختیار ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۶..... مسافر یا اس کا مالک نصاب نے جس کا پہلا سال دوسرے پر دین ہے ہر وقت ضرورت سال زکوٰۃ بقدر ضرورت لیا پھر اپنا مال مل گیا مثلاً مسافر فقیر تھا یا مالک نصاب کا دین وصول ہو گیا تو جو کچھ دین ہے ہر وقت ضرورت سال زکوٰۃ بقدر ضرورت لیا پھر اپنا مال مل گیا مثلاً مسافر فقیر تھا یا مالک نصاب کا دین وصول ہو گیا تو جو کچھ زکوٰۃ میں باقی ہے اب بھی اپنے صرف میں لا سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷..... زکوٰۃ دینے والے کو اختیار ہے کہ ان ساتوں قسموں کو دے یا ان میں کسی ایک کو دے دے۔ خواہ ایک قسم کے چند اشخاص کو یا ایک کو اور سال زکوٰۃ بقدر نصاب نہ ہو تو ایک کو دینا افضل ہے اور ایک شخص کو بقدر نصاب دے دیا مکروہ ہوگا دے دیا تو ادا ہو گئی۔ ایک شخص کو بقدر نصاب دینا مکروہ اس وقت ہے کہ وہ فقیر مدیون نہ ہو اور مدیون ہو تو اتنا دے دینا کہ دین نکال کر کچھ نہ بچے یا نصاب سے کم بچے مکروہ نہیں۔ یونہی اگر وہ فقیر عیال والا ہے۔ کہ اگرچہ نصاب یا زیادہ ہے مگر اہل و عیال پر تقسیم کریں تو سب کو نصاب سے کم ملتا ہے تو اس صورت میں بھی حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸..... زکوٰۃ ادا کرنے میں یہ ضروری ہے کہ جسے دیں، مالک بنا دیں۔ لہٰذا حبسِ کافی نہیں۔ لہٰذا مال زکوٰۃ مسجد میں صرف کرنا یا اس سے میت کا کفن دینا یا میت کا دین ادا کرنا یا غلام کو آزاد کرنا، پل، سڑک، سقایہ، مدرسہ، شفاخانہ بنوا دینا یہ یا کنواں کھدوا دینا ان اعمال میں خرچ کرنا یا کتاب وغیرہ کوئی چیز خرید کر وقف کرنا کافی نہیں ہے۔ (جوہرہ نیرہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹..... فقیر پر دین ہے۔ اس کے کہنے سے مال زکوٰۃ سے وہ دین ادا کیا گیا زکوٰۃ ادا ہو گئی اور اگر اس کے حکم سے نہ ہوتو زکوٰۃ ادا نہ ہوئی اور اگر فقیر نے جازت دی مگر ادا سے پہلے مر گیا تو یہ دین اگر مال زکوٰۃ سے ادا کریں تو زکوٰۃ ادا نہ ہوئی۔ (درمختار) ان چیزوں میں مالِ زکوٰۃ صرف کرنے کا حیلہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ اگر حیلہ کرنا چاہیں، کر سکتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۰..... اپنی اصل یعنی ماں باپ، دادا، دادی، نانا، نانی وغیرہم جن کی اولاد میں یہ ہے اور اپنی اولاد یعنی بیٹی، پوتی، نواسا، نواسی وغیرہم کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔ یونہی صدقۂ نظر و نذر و کفارہ بھی انہیں نہیں دے سکتا۔ رہا صدقۂ نفل وہ دے سکتا ہے بلکہ بہتر ہے۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۲۱..... نابالغ بچہ جو اس کے نطفہ سے ہو یا وہ بچہ کہ اس کی منکوحہ سے زنا نکاح میں پیدا ہوا مگر یہ کہہ چکا ہے کہ میرا نہیں، انہیں نہیں دے سکتا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۲..... بہو اور داماد اور سوتیلی ماں یا سوتیلے باپ یا زوجہ کی اولاد یا شوہر کی اولاد یا شوہر کی اولاد کو دے سکتا ہے اور رشتہ داروں میں جس کا نفقہ اس کے ذمہ واجب ہے اسے زکوٰۃ دے سکتا ہے۔ جب کہ نفقہ میں محسوب نہ کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۳..... ماں باپ محتاج ہوں اور حیلہ کر کے زکوٰۃ دینا چاہتا ہو کہ یہ فقیر کو دے دے پھر فقیر انہیں دے یہ مکروہ ہے۔ (درمختار) یونہی حیلہ کر کے اپنی اولاد کو دینا بھی مکروہ ہے۔ اپنے یا اپنی اصل یا اپنی فرع یا اپنے زوج یا اپنی زوجہ کے غلام یا مکاتب یا مدبر یا ام ولد یا اس غلام کو جس کی کسی جز کا یہ مالک ہو، اگرچہ بعض حصہ آزاد ہو چکا ہو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴..... عورت شوہر کو اور شوہر عورت کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا اگرچہ طلاق بائن تین طلاقیں دے چکا ہو۔ جب تک عدت میں

ہے اور بعد پوری ہوگئی تو اب دے سکتا ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۵..... جو شخص مالکِ نصاب ہو (جب کہ وہ چیز حاجتِ اصلیہ سے فارغ اور یعنی مکان، سامانِ خانہ داری، پہننے کے کپڑے، سواری کا جانور، جتھیار وغیرہ کہ کفایتِ عام میں ہوں کہ بعد حاجتِ اصلیہ سے ہیں، اور وہ چیز ان کے علاوہ ہو اگرچہ اس پر سال نہ گزرا ہو اگرچہ وہ مال تجارت کی نہ ہو) جیسے کہ زکوٰۃ دینا جائز ہے اور نصاب سے مراد یہاں یہ ہے کہ اس کی قیمت دو سو درہم ہو۔ اگرچہ وہ خود نامی نہ ہو کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہو۔ مثلاً چھ تولے سونا جب دو سو درہم قیمت کا ہو تو جس کے پاس ہے اگرچہ اس پر زکوٰۃ واجب نہیں کہ سونے کی زکوٰۃ (نصاب ساڑھے سات) تولے ہے مگر اس شخص کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے جس کے پاس تیس بکریاں یا تیس گائیں ہوں جن کی قیمت دو سو درہم ہے، اس کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا اگرچہ اس پر زکوٰۃ واجب نہیں یا اس کے پاس ضرورت کے سوا اسباب ہیں جو تجارت کیلئے بھی نہیں اور وہ دو سو درہم کے ہیں تو اسے زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۶..... صحیح تندرست کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں اگرچہ کمانے پر قدرت رکھتا ہو مگر اسے سوال کرنا جائز نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۷..... جو شخص مالکِ نصاب ہے اس کے غلام کو بھی زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ اگرچہ غلام اپاہج ہو اور اس کا مولیٰ کمانے کو بھی نہیں دیتا، اس کا مالک نائب ہو مگر مالکِ نصاب کے مکاتب کو اور اس ماذون کو دے سکتے ہیں جو خود ہو اور اس کا مال دین میں مستغرق نہ ہو۔ یونہی فقیر مرد کے نابالغ بچے کو بھی نہیں دے سکتے اور فقیر کی بالغ اولاد کو دے سکتے ہیں جب کہ فقیر ہوں۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸..... فقیر کی بیوی کو دے سکتے ہیں جبکہ مالکِ نصاب نہ ہو۔ یونہی فقیر کے باپ کو دے سکتے ہیں جبکہ فقیر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۹..... جس عورت کا دین مہر اسکے شوہر پر باقی ہے اگرچہ وہ بقدرِ نصاب ہو اگر چہ شوہر مالدار ہو، بلکہ اگر نے پر قادر ہو اسے زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۰..... جس بچے کی ماں مالکِ نصاب ہے اگر چہ اس کا باپ زندہ ہو اسے زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۱..... جس کے پاس مکان یا دکان ہے جسے کرایہ پر اٹھاتا ہے اور اس کی قیمت مثلاً تین ہزار ہو مگر کرایہ اتنا نہیں جو اس کی اور عیال بچوں کی پرورش کو کافی ہو سکے تو اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔ یونہی اس کی ملک میں کھیت ہیں جن کی کاشت کرتا ہے مگر پیداوار اتنی نہیں جو سال بھر کی خورش کے لئے کافی ہو۔ اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں اگر چہ کھیت کی قیمت دو سو درہم یا زائد ہو۔ (عالمگیری و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۲..... جس کے پاس کھانے کو نہ ہو، جس کی قیمت دو سو درہم ہو اور وہ غلہ سال بھر کو کافی ہے جب بھی اس کو زکوٰۃ دینا حلال ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۳..... جاڑے کے کپڑے جن کی گرمیوں میں حاجت نہیں پڑتی، حاجتِ اصلیہ میں ہیں۔ وہ کپڑے اگرچہ بیش قیمت ہوں، زکوٰۃ لے سکتا ہے جس کے پاس رہنے کا مکان حاجت سے زیادہ یعنی پورے مکان میں اس کی مکنونہ نہیں۔ یہ شخص زکوٰۃ لے سکتا ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۴..... عورت کو ماں باپ کے یہاں سے جو جہیز ملا ہے، اس کی مالک عورت ہی ہے۔ اس میں دو طرح کی چیزیں ہوتی ہیں۔ ایک حاجت کی جیسے خانہ داری کے سامان، پہننے کے کپڑے، استعمال کے برتن، اس قسم کی چیزیں کتنی ہی قیمت کی ہوں، ان کی وجہ سے عورت غنی نہیں۔ دوسری وہ چیزیں جو حاجتِ اصلیہ سے زائد ہیں۔ زینت کیلئے دی جاتی ہیں جیسے زیور اور حاجت کے علاوہ اسباب اور برتن اور آنے جانے کے بیش قیمت جوڑے۔ ان چیزوں کی قیمت اگر بقدرِ نصاب ہے تو عورت غنی ہے، زکوٰۃ نہیں لے سکتی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۵..... موتی وغیرہ جواہر جس کے پاس ہوں اور تجارت کیلئے نہ ہوں تو زکوٰۃ واجب نہیں مگر جب نصاب کی قیمت کے ہوں تو زکوٰۃ نہیں لے سکتا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۶..... جس کے مکان میں نصاب کی قیمت کا باغ ہو اور باغ کے اندر شربیات، مکان، باورچی خانہ، غسل خانہ وغیرہ نہیں

تو اسے زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۷..... بنی ہاشم کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے نہ غیر انہیں دے سکتے، نہ ایک ہاشمی دوسرے ہاشمی کو۔ بنی ہاشم سے مراد حضرت علی و جعفر و عقیل اور حضرت عباس و حارث رضی اللہ عنہم بن عبدالمطلب کی اولادیں ہیں۔ ان کے علاوہ جنہوں نے نبی کریم ﷺ کی اعانت نہ کی، مثلاً ابولہب کہ اگرچہ یہ کافر بھی حضرت عبدالمطلب کا بیٹا تھا مگر اس کی اولادیں بنی ہاشم میں شمار نہ ہوں گی۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۸..... بنی ہاشم کے آزاد کئے ہوئے غلاموں کو بھی نہیں دے سکتے تو جو غلام ان کی ملک میں ہیں انہیں دینا بطریق اولیٰ ناجائز۔ (درمختار وغیرہ کتب عام)

مسئلہ نمبر ۳۹..... ماں ہاشمی مگر سیدانی ہو اور باپ ہاشمی نہ ہو تو وہ ہاشمی نہیں کہ شرع نسب باپ سے ہے۔ لہٰذا ایسے شخص کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں، اگر کوئی دوسرا مانع نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۴۰..... صدقۂ نفل اور وقف کی آمدنی بنی ہاشم کو دے سکتے ہیں خواہ وقف کرنے والے نے ان کی تعیین کی ہو یا نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۱..... ذمی کافر کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں نہ کوئی صدقۂ واجبہ جیسے نذر و کفارہ، صدقۂ فطر اور حربی کو کسی قسم کا صدقہ دینا جائز نہیں نہ واجبہ نہ نفل، اگرچہ وہ دارالاسلام میں بادشاہ اسلام سے امان لے کر آیا ہو۔ (درمختار) ہندوستان اگرچہ دارالاسلام ہے مگر یہاں کے کفار ذمی نہیں۔ انہیں صدقات نفل مثلاً ہدیہ غیرہ دینا بھی ناجائز ہے۔

فائدہ جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا ناجائز ہے، انہیں اور بھی کوئی صدقۂ واجبہ نذر و کفارہ و فطرہ دینا جائز نہیں۔ سوا فیۂ اور معدن کے کہ اغنا شخص اپنے والدین و اولاد کو بھی دے سکتا ہے بلکہ بعض صورت میں خود بھی صرف کر سکتا ہے جس کا بیان گزرا۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۴۲..... جن لوگوں کی نسبت بیان کیا گیا کہ انہیں زکوٰۃ دے سکتے ہیں، ان سب کا فقیر ہونا شرط ہے۔ سوا عامل کے کہ اس لیے فقیر ہونا شرط نہیں اور ابن السبیل اگر چہ غنی ہو، اس وقت حکم فقیر میں ہے باقی کسی کو جو فقیر نہ ہو، زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۳..... جو شخص مرض الموت میں ہے اس نے زکوٰۃ اپنے بھائی کو دی اور یہ بھائی اس کا وارث ہے تو زکوٰۃ ادا ہو گئی مگر باقی وارثوں کو اختیار ہے کہ اس سے زکوٰۃ واپس لیں کہ یہ وصیت کے حکم میں ہے اور وارث کے لیے بغیر اجازت دیگر ورثہ وصیت صحیح نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۴..... جو شخص اس کی خدمت کرتا اور اس کے یہاں کے کام کرتا ہے، اسے زکوٰۃ دی یا اس کو دی جس نے خدمتی سمائی یا اسے دی جس نے اس کے پاس یہ بھیجا۔ یہ سب جائز ہے۔ ہاں اگر عوض کہ کر دی تو ادا نہ ہوئی عید، جمعہ میں خدام مرد و عورت کو عیدی کہہ کر دی تو ادا ہو گئی۔ (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۵..... جس نے فقیر کی نسبت سوچا اور دل میں یہ بات جمی کہ اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں اور زکوٰۃ دے دی۔ بعد میں ظاہر ہوا کہ وہ مصرف زکوٰۃ سے باہر کچھ مال نکلا تو ادا ہو گئی اور اگر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ غنی تھا یا اس کے والدین میں کوئی تھا یا اپنی اولاد کبھی یا شوہر تھا یا زوجہ کبھی یا ہاشمی کا غلام تھا یا ذمی تھا، جب بھی ادا ہو گئی اور اگر یہ معلوم ہو کہ اس کا غلام تھا یا حربی تھا تو ادا نہ ہوئی۔ اب پھر دے اور یہ بھی حربی ہی کے حکم میں ہے کہ اس نے سوال کیا، اس نے غنی نہ جان کر دے دیا۔ وقفہ میں کی جماعت میں انہیں کی وضع میں تھا، دے دیا۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۶..... اگر بے سوچے سمجھے دے دی یعنی یہ خیال بھی نہ آیا کہ اسے دے سکتے ہیں یا نہیں اور بعد میں معلوم ہوا کہ اسے نہیں دے سکتے تھے تو ادا نہ ہوئی مر نہ ہو گئی اور اگر دیتے وقت شک تھا اور تحری نہ کی یا کی مگر کسی طرف دل نہ جما یا تحری کی اور غالب گمان یہ ہوا کہ یہ زکوٰۃ کا مصرف نہیں اور دے دیا تو ان سب صورتوں میں ادا نہ ہوئی۔ مگر جب کہ دینے کے بعد یہ ظاہر ہوا کہ واقعی وہ مصرف زکوٰۃ تھا تو ادا ہو گئی۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۷..... زکوٰۃ وغیرہ صدقات میں افضل یہ ہے کہ اولاً اپنے بھائیوں بہنوں کو دے پھر ان کی اولاد کو پھر چچا و پھوپھیوں کو

پھر ان کی اولاد کو پھر ماموں اور خالہ کو پھر ان کی اولاد کو پھر ذوی الارحام یعنی رشتہ والوں کو پھر پڑوسیوں کو پھر اپنے پیشہ والوں کو پھر اپنے شہر یا گاؤں کے رہنے والوں کو۔ (جوہرہ نیرہ عالمگیری) حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اے امتِ محمد! قسم ہے اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا۔ اللہ عزوجل اس شخص کے صدقہ کو قبول نہیں فرماتا جس کے رشتہ دار اس کے سلوک کرنے کے محتاج ہوں اور یہ غیروں کو دے۔ قسم ہے اس کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اللہ عزوجل اس کی طرف قیامت کے دن نظر نہ فرمائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۸..... دوسرے شہر کو زکوٰۃ بھیجنا مکروہ ہے مگر جب کہ وہاں اس کے رشتہ والے ہوں تو ان کیلئے بھیج سکتا ہے یا وہاں کے لوگوں کو زیادہ حاجت ہے یا زیادہ پرہیزگار ہیں یا مسلمانوں کے حق میں وہاں بھیجنا زیادہ نافع ہے یا طالب علم کیلئے بھیجے یا زاہدوں کیلئے یا دارالحرب میں ہے اور زکوٰۃ دارالاسلام میں بھیجا یا سال تمام سے پہلے ہی بھیج دے۔ ان سب صورتوں میں دوسرے شہر میں جہاں مال ہو، وہاں کے فقراء کو زکوٰۃ ادا ہو جائے اور صدقہ فطر میں وہ شہر مراد ہے جہاں خود ہے۔ اگر خود ایک شہر میں ہے اور اس کے چھوٹے بچے اور غلام دوسرے شہر میں تو جہاں خود ہے وہاں کے فقراء پر صدقہ فطر تقسیم کرے۔ (جوہرہ نیرہ عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۹..... بدمذہب کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ (درمختار) جب بدمذہب کا یہ حکم ہے تو وہابی زمانہ کہ توہین خدا و تنقیص سلطان رسالت کرتے ہیں جن کو اکابر علمائے حرمین طیبین نے باتفاق کافر و مرتد فرمایا۔ اگرچہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہیں، انہیں زکوٰۃ دینا سخت حرام ہے اور وہی تو ادا نہ ہوگی۔

مسئلہ نمبر ۵۰..... جس کے پاس آج کے کھانے کو بہتر ہے کہ کما سکتا ہے، اسے کھانے کیلئے سوال حلال نہیں اور بے مانگے کوئی خود دیدے تو لینا جائز اور کھانے کو اس کے پاس ہے مگر کپڑا نہیں تو کپڑے کیلئے سوال کر سکتا ہے۔ یونہی اگر جہاد یا طلب علم دین میں مشغول ہے تو اگرچہ صحیح تندرست، کمانے پر قادر ہو اسے سوال کی اجازت ہے۔ جسے سوال جائز نہیں، اس کے سوال پر دینا بھی ناجائز۔ دینے والا بھی گنہگار ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۱..... مستحب یہ ہے کہ ایک شخص کو اتنا دیں کہ اس دن اسے سوال کی حاجت نہ پڑے اور یہ اس فقیر کی حالت کے اعتبار سے مختلف ہے۔ اس کے کھانے، بال بچوں کی کثرت اور وقار اور امور کا لحاظ کر کے دے۔ (درمختار و ردالمحتار)

صدقہ فطر کا بیان

حدیث ۱..... صحیح بخاری و مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ فطر ایک صاع فرمایا جو غلام و آزاد مرد و عورت چھوٹے اور بڑے مسلمانوں پر مقرر کی اور یہ حکم فرمایا کہ نماز کو جانے سے پیشتر ادا کریں۔

حدیث ۲..... ابوداؤد نسائی رحمہما اللہ کی روایت میں ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے آخر رمضان میں فرمایا۔ اپنے روزے کا صدقہ ادا کرو۔ اس صدقہ کو رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمایا۔ ایک صاع خرما یا جو یا نصف صاع گیہوں۔

حدیث ۳..... ترمذی شریف میں بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ایک شخص کو بھیجا کہ مکہ کے کوچوں میں اعلان کر دے کہ صدقہ فطر واجب ہے۔

حدیث ۴..... ابوداؤد ابن ماجہ و حاکم رحمہم اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ فطر مقرر فرمائی کہ لغو اور بیہودہ کلام سے روزے کی طہارت ہو جائے اور مساکین کی خورش ہو جائے۔

حدیث ۵..... دیلمی و خطیب و ابن عساکر رحمہم اللہ انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا کہ بندہ کا روزہ آسمان و زمین کے

درمیان معلق رہتا ہے جب تک کہ صدقۂ فطر ادا نہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۱.....صدقۂ فطر واجب ہے۔ مگر ابھی اس کا وقت ہے یعنی اگر ادا نہ کیا ہو تو اب ادا کرے۔ ادا نہ کرنے سے ساقط نہ ہوگا۔ نہ اب ادا کرنا قضا ہے بلکہ اب بھی ادا ہی ہے۔ اگرچہ مسنون قبل نمازِ عید ادا کر دیا ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲.....صدقۂ فطر نفس پر واجب ہے، مال پر نہیں۔ لہٰذا مر گیا تو اس کے مال سے ادا نہیں کیا جائے گا۔ ہاں اگر ورثا بطور احسان اپنی طرف سے ادا کریں تو ہو سکتا ہے۔ کچھ ان پر جبر نہیں اور اگر وصیت کر گیا تو تہائی مال سے ضرور ادا کیا جائے گا پڑھوانا ماجازت نہ دیں۔ (جوہرہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳.....عید کے دن صبح صادق طلوع ہوتے ہی صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے۔ لہٰذا جو شخص صبح صادق ہونے سے پہلے مر گیا یا فقیر تھا فقیر ہو گیا یا صبح طلوع ہونے کے بعد کافر مسلمان ہوا یا بچہ پیدا ہوا یا فقیر تھا غنی ہو گیا تو واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴.....صدقۂ فطر ہر مسلمان آزاد، مالک نصاب پر جس کی نصاب حاجت اصلیہ سے فارغ ہو، واجب ہے، اس میں عاقل، بالغ اور مال نامی ہونے کی شرط نہیں۔ (درمختار) **مال نامی** اور **حاجت اصلیہ** کا بیان گزر چکا، اس کی صورتیں وہیں سے معلوم کریں۔

مسئلہ نمبر ۵.....**نابالغ بالغ ہو گیا یا مجنون کا جنون جاتا رہا** تو اب یہ خود ادا کر دیں اور اگر یہ مالک نصاب نہ تھے اور ولی نے ادا نہ کیا تو بالغ ہونے یا ہوش میں آنے پر ان کے ذمہ ادا کرنا نہیں۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶.....صدقۂ فطر ادا کرنے کیلئے مال کا باقی رہنا بھی شرط نہیں۔ مال ہلاک ہونے کے بعد صدقۂ واجب رہے گا، ساقط نہ ہوگا۔ بخلاف زکوٰۃ کہ ہر شرکہ یہ دونوں مال ہلاک ہو جانے سے ساقط ہو جاتے ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷.....ہر دو مالک نصاب پر اپنی طرف سے اپنے چھوٹے بچے کی طرف سے واجب ہے جب کہ بچہ خود مالک نصاب نہ ہو۔ ورنہ مناسب صدقۂ اسی کے مال سے ادا کیا جائے اور مجنون ہو لاوارث اگرچہ بالغ ہو جبکہ غنی نہ ہو تو اس کا صدقۂ اس کے باپ پر واجب ہے اور غنی ہو تو خود اس کے مال سے ادا کیا جائے۔ جنون خواہ اصلی ہو یعنی اسی حالت میں بالغ ہوا یا بعد کو عارض ہوا، دونوں کا ایک حکم ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸.....صدقۂ فطر واجب ہونے کیلئے روزہ رکھنا شرط نہیں۔ اگر کسی عذر، سفر، مرض، بڑھاپے کی وجہ سے یا معاذ اللہ بلا عذر روزہ نہ رکھا، جب بھی واجب ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹.....**نابالغ لونڈی** جو اس قابل ہے کہ شوہر کی خدمت کر سکے، اس کا نکاح کر دیا اور شوہر کے یہاں اسے بھیج بھی دیا کہ کسی پر اس کی طرف سے صدقہ واجب نہیں۔ نہ شوہر پر، نہ باپ پر اور اگر قابل خدمت نہیں یا شوہر کے یہاں اسے بھیجا نہیں تو بہتر باپ پر ہے۔ پھر یہ سب اس وقت ہے کہ لونڈی خود مالک نصاب نہ ہو۔ ورنہ بہرحال اس کا صدقۂ فطر اس کے مال سے ادا کیا جائے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰.....باپ نہ ہو تو دادا باپ کی جگہ ہے۔ یعنی اپنے فقیر و یتیم پوتے، پوتی کی طرف سے اس پر صدقہ دینا واجب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱.....ماں پر اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے صدقہ دینا واجب نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲.....خدمت کے غلام اور مدبر، ام ولد کی طرف سے ان کے مالک پر صدقۂ فطر واجب ہے۔ اگرچہ غلام مدیون ہو، اگرچہ دین میں مستغرق ہو اور اگر غلام گروی ہو اور مالک کے پاس حاجت اصلیہ کے سوا اتنا کہ دین ادا کر دے اور پھر نصاب کا مالک رہے تو مالک پر اس کی طرف سے بھی صدقہ واجب ہے۔ (درمختار، عالمگیری وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۱۳.....تجارت کے غلام کا فطرانہ مالک پر واجب نہیں اگرچہ اس کی قیمت بقدر نصاب نہ ہو۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۴..... غلام مضاربت دے دیا کسی کے پاس اتنا رکھا تو مالک پر نفقہ واجب ہے اور اگر یہ وصیت کر گیا کہ یہ غلام فلاں کا کام کرے اور میرے بعد اس کا مالک فلاں ہے تو نفقہ مالک پر ہے اس پر نہیں جس کے قبضہ میں ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵..... بھاگا ہوا غلام اور جسے تریوں نے قبضہ کر لیا ان کی طرف سے صدقۂ مالک پر نہیں۔ یونہی اگر کسی نے غصب کر لیا اور غاصب انکار کرتا ہے اور اس کے پاس گواہ نہیں تو اس کا نفقہ بھی واجب نہیں مگر جب کہ واپس مل جائیں تو اب ان کی طرف سے سالہا گزشتہ کا نفقہ دے مگر جزئی اگر غلام کے مالک ہو گئے تو واپسی کے بعد بھی اس کا نفقہ نہیں۔ (عالمگیری و درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۶..... کاتب کا نفقہ نہ مکاتب پر ہے نہ اس کے مالک پر یونہی مکاتب اور ماذون کے غلام کا اور مکاتب اگر مال کتابت ادا کرنے سے عاجز آیا تو مالک پر سالہائے گذشتہ کا نفقہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷..... دو یا چند شخصوں میں غلام مشترک ہے تو اس کا نفقہ کسی پر نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸..... غلام نے ڈالا اور بائع یا مشتری یا دونوں نے واپسی کا اختیار رکھا۔ عید الفطر آ گئی اور مدۃ اختیار ختم نہ ہوئی تو اس کا نفقہ موقوف ہے، اگر بیع قائم رہی تو مشتری دے ورنہ بائع۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹..... اگر مشتری نے خیار عیب یا خیار رویت کے سبب واپس کیا تو اگر قبضہ کر لیا تھا تو مشتری پر ہے ورنہ بائع پر۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰..... غلام کو بیچا گھر وہ بیع فاسد ہوئی اور مشتری نے قبضہ کر کے واپس کر دیا یا عید کے بعد قبضہ کر کے آزاد کر دیا تو بائع پر ہے اور اگر عید سے پہلے قبضہ کیا اور بعد عید آزاد کیا تو مشتری پر۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱..... مالک نے غلام سے کہا۔ جب عید کا دن آئے تو آزاد ہے۔ عید کے دن غلام آزاد ہو جائے گا اور مالک پر اس کا نفقہ واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲..... اپنی عورت اور اولاد صغار بالغ کا نفقہ باپ پر واجب ہے اگر چہ باپ اس کے نفقات اس کے ذمہ ہوں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۳..... عورت یا بالغ اولاد کا نفقہ ماں کے بغیر اذن اولاد کر دیا تو ادا ہو گیا بشرطیکہ اولاد اس کے عیال میں ہو یعنی اس کا نفقہ وغیرہ اس کے ذمے ہو ورنہ اولاد کی طرف سے ادا نہ ہوگا اور عورت نے اگر شوہر کا نفقہ بغیر حکم دار کر دیا ادا نہ ہوا۔ (عالمگیری، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۲۴..... ماں باپ، دادا، دادی، نانا بالغ بھائی اور دیگر رشتے داروں کا نفقہ اس کے ذمے نہیں اور بغیر حکم ادا بھی نہیں کر سکتا۔ (عالمگیری، جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲۵..... صدقۂ فطر کی مقدار یہ ہے گیہوں یا اس کا آٹا یا ستو نصف صاع کھجور یا منقی یا جو یا اس کا آٹا یا ستو ایک صاع۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶..... گیہوں، جو کھجوریں، منقی دیئے جائیں تو ان کی قیمت کا اعتبار نہیں۔ مثلاً نصف صاع عمدہ جو جن کی قیمت ایک صاع جو کے برابر ہے یا چار م صاع گھٹیا گیہوں یہ قیمت میں آدھے صاع گیہوں کے برابر ہیں یا نصف صاع کھجوریں دیں جو ایک صاع جو یا نصف صاع گیہوں کی قیمت کی ہوں، یہ سب ناجائز ہے۔ جتنا دیا، اتنا ہی ادا ہوا باقی اس کے ذمہ باقی ہے ادا کرے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۷..... نصف صاع جو اور چار م صاع گیہوں دیئے یا نصف صاع جو اور نصف صاع کھجور تو بھی جائز ہے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۸.....گیہوں اور جو ملے ہوئے ہیں اور گیہوں زیادہ ہیں تو نصف صاع دے ورنہ ایک صاع۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۹.....گیہوں اور جو کے دینے سے ان کا آٹا دینا افضل ہے اور اس سے افضل یہ کہ قیمت دے دے خواہ گیہوں کی قیمت دے یا جَو کی یا کھجور کی مگر آٹے میں خواہ کی قیمت دینے سے افضل ہے اور اگر خراب گیہوں یا جَو کی قیمت دی تو اچھے کی قیمت سے جو کمی پڑے، پوری کرے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۰.....ان چار چیزوں کے علاوہ اگر کسی دوسری چیز سے فطرہ ادا کرنا چاہے۔ مثلاً چاول، جوار، باجرہ اور کوئی غلہ اور کوئی چیز دینا چاہے تو قیمت کا لحاظ کرنا ہوگا یعنی وہ چیز آدھے صاع گیہوں یا ایک صاع جَو کی قیمت کی ہو۔ یہاں تک کہ روٹی دیں تو اس میں بھی قیمت کا لحاظ کیا جائے گا اگرچہ گیہوں یا جَو کی ہو۔ (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۳۱.....اصل وجہ کی تحقیق اور احتیاط یہ ہے کہ صاع کا وزن تین سو اکاون روپے بھر ہے اور نصف صاع ایک سو پچھتر روپے اٹھنی بھر ہوئے۔ (تنویر وشرح)

مسئلہ نمبر ۳۲.....فطرہ کا مقدم کرنا مطلقاً جائز ہے جب کہ وہ شخص موجود ہو جس کی طرف سے ادا کرتا ہو، اگرچہ رمضان سے پیشتر ادا کر دے اور اگر فطرہ ادا کرتے وقت مالک نصاب نہ تھا، پھر ہو گیا تو فطرہ صحیح ہے اور بہتر یہ ہے کہ عید کی صبح صادق ہونے کے بعد اور عید گاہ جانے سے پہلے ادا کر دے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۳.....ایک شخص کا فطرہ ایک مسکین کو دینا بہتر ہے اور چند مساکین کو دے دیا، جب بھی جائز ہے۔ یونہی ایک مسکین کو چند شخصوں کا فطرہ دینا بھی بلا خلاف جائز ہے۔ اگرچہ سب فطرے ملے ہوئے ہوں۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۴.....شوہر نے عورت کو اپنا فطرہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ اس نے شوہر کے فطرہ کے گیہوں اپنے فطرہ کے گیہوں میں ملا کر سب فقیر کو دیئے اور شوہر نے ملانے کا حکم نہ دیا تھا تو عورت کا فطرہ ہو گیا، شوہر کا نہیں مگر جب کہ ملا دینے پر عرف جاری ہو تو شوہر کا بھی ادا ہو جائیگا۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۵.....عورت نے شوہر کو اپنا فطرہ ادا کرنے کا اذن دیا۔ اس نے عورت کے گیہوں میں ملا کر سب کی نیت سے فقیر کو دے دیئے، جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۶.....صدقۂ فطر کے مصارف وہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں۔ یعنی جن کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں، انہیں فطر بھی دے سکتے ہیں اور جنہیں زکوٰۃ نہیں دے سکتے، انہیں فطر بھی نہیں۔ سوائے عامل کے اس کے لئے زکوٰۃ ہے فطر نہیں (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۷.....اپنے غلام کی عورت کو فطرہ دے سکتے ہیں اگر چہ اس کا نفقہ اسی پر ہو۔ (درمختار)

سوال کسے حلال ہے اور کسے نہیں؟

آج کل ایک عام بلا یہ پھیلی ہوئی ہے کہ اچھے خاصے تندرست جوان ہٹے کٹے ہیں تو سہا کر اوروں کو کھلائیں مگر انہوں نے اپنے وجود کو بے کار قرار دے رکھا ہے۔ کون محنت کرے اور مصیبت جھیلے۔ بے مشقت جو مل جائے تو تکلیف کیوں برداشت کرے۔ ناجائز طور پر سوال کرتے اور بھیک مانگ کر پیٹ بھرتے ہیں اور بہتیرے ایسے ہیں کہ مزدوری چھوٹی موٹی تجارت کو ننگ و عار خیال کرتے اور بھیک مانگنا حقیقتاً ایسوں کے لئے بے عزتی و بے غیرتی ہے، مایہ عزت جانتے ہیں اور بہتوں نے تو بھیک مانگنا اپنا پیشہ ہی بنا رکھا ہے۔ گھر میں ہزاروں روپے ہیں۔ سود کا لین دین کرتے، زراعت وغیرہ کرتے ہیں۔ مگر بھیک مانگنا نہیں چھوڑتے۔ ان سے کہا جائے تو جواب دیتے ہیں کہ یہ ہمارا پیشہ ہے، اوہ صاحب واہ کیا ہم اپنا

پیشہ چھوڑ دیں۔ حالانکہ ایسوں کو سوال حرام ہے اور جسے ان کی حالت معلوم ہو اسے جائز نہیں کہ ان کو دے۔

اب چند حدیثیں سنئے۔ دیکھئے کہ آقائے دوعالم ﷺ ایسے سائلوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔

حدیث ۱..... بخاری و مسلم رضی اللہ عنہما عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ آدمی سوال کرتا رہے گا یہاں تک کہ قیامت کے دن اس حال میں آئیگا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ٹکڑا نہ ہوگا۔ یعنی نہایت بے آبرو ہو کر۔

حدیث ۲..... تا.....۴..... ابوداؤد و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن حبان رضی اللہ عنہم حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ سوال ایک قسم کی خراش ہے کہ آدمی سوال کر کے اپنے منہ کو نوچتا ہے۔ جو چاہے اپنے منہ پر اس خراش کو باقی رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔ ہاں اگر آدمی صاحب سلطنت سے اپنا حق مانگے یا ایسے امر میں سوال کرے کہ اس سے چارہ نہ ہو (تو جائز ہے) اور اسی کے مثل امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن عمرو و طبرانی رحمہما اللہ نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۵..... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص لوگوں سے سوال کرے حالانکہ اس کے پاس فاقہ پہنچانے والے بال بچے ہیں جن کی طاقت نہیں رکھتا تو قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے منہ پر گوشت نہ ہوگا اور حضور ﷺ نے فرمایا جس پر فاقہ گزرا اور بال بچے ہیں جن کی طاقت نہیں رکھتا اور سوال کا دروازہ کھولے اللہ ﷻ اس پر فاقہ کا دروازہ کھول دے گا ایسی جگہ سے جس کے خیال میں بھی نہیں۔

حدیث ۶..... ۷..... نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے عایذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ سوال کرنے میں کیا بلا ہے تو کوئی کسی کے پاس سوال کرنے نہ جاتا۔ اسی کے مثل طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۸..... ۹..... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ بسند جید و طبرانی و بزار رحمہما اللہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے راوی کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں نبی کا سوال کرنا قیامت کے دن اس کے چہرے میں عیب ہوگا اور بزار رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ نبی کا سوال آگ ہے۔ اگر تھوڑا دیا گیا تو تھوڑی اور زیادہ تو زیادہ۔ اور اسی کے مثل امام احمد و بزار و طبرانی رحمہم اللہ ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۱۰..... طبرانی کبیر میں اور ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح اور ترمذی و نسائی رحمہما اللہ حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص بغیر حاجت سے سوال کرتا ہے گویا وہ انگارا کھاتا ہے۔

حدیث ۱۱..... مسلم و ابن ماجہ رحمہما اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا، جو مال بڑھانے کیلئے سوال کرتا ہے وہ انگارے کا سوال کرتا ہے تو چاہے زیادہ مانگے یا کم کا سوال کرے۔

حدیث ۱۲..... ابوداؤد و ابن حبان و ابن خزیمہ رحمہم اللہ سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو شخص سوال کرے اور اس کے پاس اتنا ہے جو اسے بے پروا کر دے وہ آگ کی زیادتی چاہتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ وہ کیا مقدار ہے جس کے ہوتے سوال جائز نہیں۔ فرمایا صبح و شام کا کھانا۔

حدیث ۱۳..... ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح میں امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص لوگوں سے سوال کرے اس لئے کہ اپنے مال کو بڑھائے تو وہ جہنم کا گرم پتھر ہے۔ اب اسے اختیار ہے چاہے تھوڑا مانگے یا زیادہ طلب کرے۔

حدیث ۱۴..... ۱۵..... امام احمد ابویعلیٰ و بزار رحمہم اللہ نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ و طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے صغیر میں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا اور حق معاف کرنے سے قیامت کے دن اللہ ﷻ بندے کی عزت بڑھائے گا اور بندہ سوال کا دروازہ کھولے گا اللہ ﷻ اس پر محتاجی کا دروازہ کھولے گا۔

حدیث ۱۶.....مسلم و ابوداؤد و نسائی رحمہم اللہ قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ مجھ پر ایک مرتبہ ادائے لازم آپڑی میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا۔ فرمایا۔ ٹھہرو، ہمارے پاس صدقہ کا مال آئے گا تو تمہارے لیے حکم فرمائیں گے۔ پھر فرمایا۔ قبیصہ! سوال حلال نہیں مگر تین باتوں میں کسی نے خلافت کی ہو (یعنی کوئی قرض کسی طرف سے ذمہ کا ضامن ہوا ہو آپس کی جنگ میں صلح کرائی اور اس پر کسی مال کا ضامن ہوا) تو اسے سوال حلال ہے۔ یہاں تک کہ وہ مقدار پائے جس سے گزر بسر ہو یا کسی نے بہت زیادہ لیا کسی شخص پر آفت آئی کہ جس کے مال کو تباہ کر دیا تو اسے سوال حلال ہے یہاں تک کہ بسر اوقات کے لیے پایا جائے یا کسی کو فاقہ پہنچا اور اس کی قوم کے تین[1] عقلمند شخص گواہی دیں کہ فلاں کو فاقہ پہنچا ہے تو اسے سوال حلال ہے۔ یہاں تک کہ بسر اوقات کے لیے حاصل کر لے اور ان تین باتوں کے سوا اے قبیصہ سوال کرنا حرام ہے کہ سوال کرنے والا حرام کھاتا ہے۔

حدیث ۱۷.....۱۸.....امام بخاری و ابن ماجہ محمد اللہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص رسی لے کر جائے اور اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا لا کر بیچے اور سوال کی ذلت سے اللہ عزوجل اس کے چہرہ کو بچائے یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے کہ لوگ اسے دیں یا نہ دیں۔ اسی کے مثل امام بخاری و مسلم و امام مالک و ترمذی و نسائی رحمہم اللہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۱۹.....امام مالک و بخاری و ابوداؤد و نسائی رحمہم اللہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے۔ صدقہ کا اور سوال سے بچنے کا ذکر فرمایا ہے تھے یہ فرمایا کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا اور نیچے والا مانگنے والا ہے۔

حدیث ۲۰.....امام مالک و بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی رحمہم اللہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی کہ انصار میں کچھ لوگوں نے حضور ﷺ سے سوال کیا۔ حضور ﷺ نے عطا فرمایا۔ پھر مانگا۔ حضور ﷺ نے عطا کیا۔ پھر مانگا۔ حضور ﷺ نے عطا فرمایا یہاں تک کہ وہ مال جو حضور ﷺ کے پاس تھا ختم ہو گیا۔ پھر فرمایا جو کچھ میرے پاس مال ہوگا، اسے میں تم سے اٹھا نہ رکھوں گا اور جو سوال سے بچنا چاہے گا، اللہ عزوجل اسے بچائے گا اور جو غنی بننا چاہے گا، اللہ عزوجل اسے غنی کر دے گا اور جو صبر کرنا چاہے گا، اللہ عزوجل اسے صبر دے گا اور صبر سے بڑھ کر اس سے زیادہ وسیع عطا کسی کو نہ ملی۔

حدیث ۲۱.....حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لالچ محتاجی ہے اور ناامیدی تونگری۔ آدمی جب کسی چیز سے ناامید ہو جاتا ہے تو اس کی پروا نہیں رہتی۔

حدیث ۲۲.....امام بخاری و مسلم محمد اللہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ مجھے عطا فرماتے تو میں عرض کرتا کسی ایسے کو دیجئے جو مجھ سے زیادہ حاجت مند ہو۔ ارشاد فرمایا۔ اسے لو اور اپنا کر لو اور خیرات کر دو۔ جو مال تمہارے پاس بے مانگے اور بے طمع آجائے، اسے لے لو اور جو نہ آئے اس کے پیچھے اپنے نفس کو نہ ڈالو۔

حدیث ۲۳.....ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ ایک انصاری نے حاضر خدمت اقدس ہو کر سوال کیا۔ ارشاد فرمایا کہ تمہارے گھر میں کچھ نہیں ہے۔ عرض کی ایک ٹاٹ ہے جس کا ایک حصہ ہم اوڑھتے ہیں اور ایک حصہ بچھاتے ہیں اور لکڑی کا پیالہ ہے جس میں ہم پانی پیتے ہیں۔ ارشاد فرمایا میرے حضور دونوں چیزوں کو حاضر کرو وہ حاضر کر لائے۔ حضور ﷺ نے اپنے دست مبارک میں لے کر ارشاد فرمایا۔ انہیں کون خریدتا ہے۔ ایک صاحب نے عرض کی ایک درہم کے عوض خریدتا ہوں۔ ارشاد فرمایا۔ ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے؟ دو تین بار فرمایا۔ کسی اور صاحب نے عرض کی میں دو درہم پر لیتا ہوں۔ انہیں یہ دونوں چیزیں دے دیں اور درہم لے لیے اور انصاری کو دونوں درہم دے کر

---

[1] یعنی شخصوں کی گواہی جمہور کے نزدیک اور امام اعظم کے نزدیک دو شخص کافی ہیں۔ یہ حکم اس شخص کے لیے ہے جس کا مالدار ہونا معلوم مشہور نہ ہو غیر کو اس کا قول مسلم نہیں اور جس کا مالدار ہونا معلوم ہو تو خدا اس کا کہہ دینا کافی ہے۔ ۱۲ منہ

ارشاد فرمایا۔ ایک کا ٹلہ شریہ کر مجھ پر ڈال دو۔ ایک کلہاڑی شریہ کر میرے پاس لاؤ وہ حاضر ہوئے۔ حضور ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اس میں بینٹ (دستہ) ڈالا اور فرمایا جاؤ لکڑیاں کاٹو اور بیچو اور پندرہ دن تک تمہیں نہ دیکھوں۔ (یعنی اتنے دنوں تک یہاں حاضر نہ ہونا) وہ گئے۔ لکڑیاں کاٹ کر بیچتے رہے۔ اب حاضر ہوئے تو ان کے پاس دس درہم تھے۔ چند روز ہم کا کپڑا خریدا اور چند کا ٹلہ۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ یہ اس سے بہتر ہے کہ قیامت کے دن سوال تمہارے منہ پر چھالا ہو کر آتا۔ سوال درست نہیں مگر تین لوگوں کیلئے۔ ایسی محتاجی والے کیلئے جو اسے زمین پر لٹا دے یا ڈاون کیلئے جو رسوا کرے یا خون والے (دیت) کیلئے جو اسے تکلیف پہنچائے۔

حدیث ۲۴..... ۲۵..... ابوداؤد و ترمذی و محمد اللہ یا فادہ صحیح و حسین و سلم رحمۃ اللہ علیہ یا فادہ صحیح عبداللہ بن مسعود ﷺ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے فاقہ پہنچا اور اس نے لوگوں کے سامنے بیان کیا تو اس کا فاقہ بند نہ کیا جائے گا اور اگر اس نے اللہ ﷻ سے عرض کی تو اللہ ﷻ اسے جلد بے نیاز کر دے گا۔ خواہ جلد موت دے دے یا جلد مالدار کر دے۔ اور طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ابوہریرہ ﷺ سے ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ جو بھوکا یا محتاج ہوا اور اس نے آدمیوں سے چھپایا اور اللہ ﷻ کے حضور عرض کی تو اللہ ﷻ پر حق ہے کہ ایک سال کی حلال روزی اس پر کشادہ فرمائے۔

بعض سائل کہہ دیا کرتے ہیں کہ اللہ ﷻ کیلئے دو خدا کے واسطے دو۔ حالانکہ اس کی بہت سخت ممانعت ہے ایک حدیث میں اسے ملعون فرمایا گیا ہے اور ایک حدیث میں بدترین خلائق اور اگر کسی نے اس طرح سوال کیا تو جب تک بری بات کا سوال نہ ہو یا خود سوال برا نہ ہو (جیسے مالدار یا ایسے شخص کا جبکہ مانگنا قوی حجت کا نہ ہو) اور سوال کو بادقت پورا کر سکتا ہے تو پورا کرنا ہی واجب ہے کہ کہیں برے وقت ظاہر حدیث یہ بھی اسی وعید کا مستحق نہ ہو۔ ہاں اگر سائل معتاد نہ ہو تو دے دینا بھی خلاف ورع ہے کہ مسجد میں سوال نہ کرے۔ خصوصاً جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر کہ یہ حرام ہے بلکہ بعض علماء فرماتے ہیں کہ مسجد کے سائل کو اگر ایک پیسہ دیا تو ستر پیسے ہونے سے بات کرے کہ اس کا ایک پیسہ کا کفارہ ہو۔ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ایک شخص کو مسجد کے دن عرفات میں سوال کرتے ہوئے دیکھا۔ اسے درے لگائے اور فرمایا کہ اس دن میں اور ایسی جگہ غیر خدا سے سوال کرتا ہے۔

ان چند احادیث کے دیکھنے سے معلوم ہوا ہوگا کہ بھیک مانگنا بہت ذلت کی بات ہے بغیر ضرورت سوال نہ کرے اور حالت ضرورت میں بھی ان امور کا خیال رکھے جن سے ممانعت وارد ہے اور سوال کی عادت ہی پڑ جائے تو مبالغہ ہرگز نہ کرے کہ بے لئے پیچھا چھوڑے گا اس کی بھی ممانعت آئی ہے۔

صدقات نفل کا بیان

اللہ ﷻ کی راہ میں دینا نہایت اچھا کام ہے۔ مال سے تم کو فائدہ نہ پہنچا تو تمہارے کیا کام آیا اور اپنے کام کا وہی ہے جو کھا لیا یا پہن لیا آخرت کیلئے طرح کیا وہ کو جمع کیا اور دوسروں کیلئے چھوڑ گئے۔

اس کے فضائل میں چند حدیثیں سنئے اور ان پر عمل کیجئے۔ اللہ ﷻ توفیق دینے والا ہے۔

حدیث ۱..... صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ ﷺ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں۔ بندہ کہتا ہے۔ میرا مال ہے میرا مال ہے

۱۔ طبرانی معجم کبیر میں ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ ملعون من سال بوجہ اللہ وملعون من سئل بوجہ اللہ ثم سمع سائلہ عالم بسال هجر ۹ دجیس لاصری پھر ناچار نکلے پھر نہ دیں۔ بے لذا قال السائل بحق اللہ تعالیٰ اور بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان تعطینی کذا لا یجب علیہ فی الحکم ولا حسن فی المروۃ ان یجیبنی وعن المبارک قال یعطیہ لذا سال بوجہ اللہ تعالیٰ ان لا یعطی ۱۲ منہ

اور اسے تو اس کے مال سے تین ہی قسم کا فائدہ ہے۔ جو کھا کر فنا کر دیا۔ پہن کر پرانا کر دیا۔ صدقہ کر کے آخرت کیلئے جمع کیا اور اس کی سوا جانے والا ہے کہ اوروں کیلئے چھوڑ جائے گا۔

حدیث ۲..... بخاری و نسائی رحمہما اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں تم میں کون ہے کہ اسے اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہے۔ صحابہ نے عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں کوئی ایسا نہیں جسے اپنا مال زیادہ محبوب نہ ہو۔ فرمایا۔ اپنا مال تو وہ ہے جو آگے بھیج کر چکا اور جو پیچھے چھوڑ گیا وہ وارث کا مال ہے۔

حدیث ۳..... امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ اگر میرے پاس احد پہاڑ سونا ہو تو مجھے یہی پسند آتا کہ تین راتیں نہ گزرنے پائیں اور اس کا میرے پاس کچھ رہ جائے۔ ہاں اگر مجھ پر دین ہو تو اس کیلئے کچھ رکھوں گا۔

حدیث ۴..... ۵..... صحیح مسلم میں انہیں سے مروی کہ حضور ﷺ نے فرمایا کوئی دن ایسا نہیں کہ صبح ہوتی ہے مگر دو فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان میں ایک کہتا ہے اے اللہ ﷻ! خرچ کرنے والے کو بدلہ دے اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ ﷻ! روکنے والے کے مال کو تلف کر اور اسی کے حق میں امام احمد و ابن حبان و حاکم رحمہم اللہ نے ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۶..... صحیحین میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے اسماء رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔ خرچ کر اور شمار نہ کر کہ اللہ ﷻ شمار کر کے دے گا اور بند نہ کر کہ اللہ ﷻ بھی تجھ پر بند کر دے گا۔ کچھ دے جو تجھ سے استطاعت ہو۔

حدیث ۷..... نیز صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ ﷻ نے فرمایا اے ابن آدم! خرچ کر۔ میں تجھ پر خرچ کروں گا۔

حدیث ۸..... صحیح مسلم و سنن ترمذی رحمہما اللہ میں ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے ابن آدم! بچے ہوئے کا خرچ کرنا تیرے لئے بہتر ہے اور اس کا روکنا تیرے لئے برا ہے اور بقدر ضرورت روکنے پر ملامت نہیں اور ان سے شروع کر جو تیری پرورش میں ہیں۔

حدیث ۹..... صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ان دو شخصوں کی ہے جو لوہے کی زرہ پہنے ہوئے ہیں جن کے ہاتھ سینے اور گلے سے جکڑے ہوئے ہیں تو صدقہ دینے والے نے جب صدقہ دیا۔ وہ زرہ کشادہ ہو گئی اور بخیل جب صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے ہر کڑی اپنی جگہ کو پکڑ لیتی ہے وہ کشادہ بھی کرنا چاہتا ہے وہ کشادہ نہیں ہوتی۔

حدیث ۱۰..... صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ ظلم سے بچو کہ ظلم قیامت کے دن تاریکیاں ہے اور بخل سے بچو کہ بخل نے اگلوں کو ہلاک کیا، اسی بخل نے انہیں خون بہانے اور حرام کو حلال کرنے پر آمادہ کیا۔

حدیث ۱۱..... نیز اسی میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ ایک شخص نے عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس صدقہ کا زیادہ ثواب ہے فرمایا۔ اس کا کہ صحت کی حالت میں اور اپنے بخیل ہونے کی ڈر ہو اور تونگری کی آرزو نہ کیں کہ چھوڑے جا رہے ہیں اور جب جان گلے کو آ جائے تو کہے۔ اتنا فلاں کو اور اتنا فلاں کو دے دو اور یہ فلاں کا ہو چکا یعنی وراثت کا۔

حدیث ۱۲..... صحیحین میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضور ﷺ کعبہ معظمہ کے سایہ میں تشریف فرما تھے۔ مجھے دیکھ کر فرمایا۔ قسم ہے رب کعبہ کی، وہ نقصان میں ہیں۔ میں نے عرض کی۔ میرے ماں باپ حضور ﷺ پر قربان، وہ کون لوگ ہیں۔ فرمایا زیادہ مال والے مگر جو اس طرح اور اس طرح اور اس طرح کرے آگے پیچھے، داہنے بائیں یعنی ہر موقع پر خرچ کرے اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔

حدیث ۱۳.....سنن ترمذی میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سخی قریب ہے اللہ ﷻ سے قریب ہے جنت سے، قریب ہے آدمیوں سے، دور ہے جہنم سے اور بخیل دور ہے اللہ ﷻ سے دور ہے جنت سے، دور ہے آدمیوں سے قریب ہے جہنم سے اور جاہل سخی اللہ ﷻ کے نزدیک زیادہ پیارا ہے بخیل عابد سے۔

حدیث ۱۴.....سنن ابوداؤد میں ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ آدمی کا اپنی زندگی (تندرستی) میں ایک درہم صدقہ کرنا مرتے وقت کے سو درہم صدقہ کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

حدیث ۱۵.....امام احمد و نسائی و بخاری فی ادب المفرد و ابن ماجہ و ابن حبان رضی اللہ عنہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص مرتے وقت صدقہ دیتا ہے یا آزاد کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی ہے کہ جب آسودہ ہوا تو ہدیہ کرتا ہے۔

حدیث ۱۶.....صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ ایک شخص جنگل میں تھا۔ اس نے ابر میں ایک آواز سنی کہ فلاں کے باغ کو سیراب کر، وہ ابر ایک کنارہ کو ہو گیا اور اس نے پانی سنگستان میں گرایا، ایک نالی نے وہ سارا پانی پی لیا، وہ شخص پانی کے پیچھے ہو لیا۔ ایک شخص کو دیکھا کہ اپنے باغ میں کھڑا ہوا کدال سے پانی پھیر رہا ہے۔ اس نے کہا اے اللہ ﷻ کے بندے! تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا فلاں نام، وہی نام جو اس نے ابر میں سے سنا۔ اس نے کہا اے اللہ ﷻ کے بندے! تو میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟ اس نے کہا میں نے اس ابر میں سے جس کا یہ پانی ہے، ایک آواز سنی کہ وہ تیرا نام لے کر کہتا ہے کہ فلاں کے باغ کو سیراب کر۔ تو کیا کرتا ہے؟ (کہ تجھ کو نام لے کر پانی بھجوایا ہے) جواب دیا کہ جو کچھ پیدا ہوتا ہے۔ اس میں سے ایک تہائی خیرات کرتا ہوں اور ایک تہائی میں اور میرے بچے کھاتے ہیں اور ایک تہائی بونے کیلئے رکھتا ہوں۔

حدیث ۱۷.....صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں، بنی اسرائیل میں تین شخص تھے۔ ایک برص والا دوسرا گنجا، تیسرا اندھا، اللہ ﷻ نے ان کا امتحان لینا چاہا۔ ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا۔ وہ فرشتہ برص والے کے پاس آیا۔ اس سے پوچھا تجھے کیا چیز زیادہ محبوب ہے۔ اس نے کہا کہ اچھا رنگ اور اچھا چمڑا اور یہ بات جاتی رہے جس سے لوگ گھن کرتے ہیں۔ فرشتہ نے اس پر ہاتھ پھیرا، وہ گھن کی چیز جاتی رہی اور اچھا رنگ اور اچھی کھال اسے دی گئی۔ فرشتے نے کہا تجھے کون سا مال زیادہ محبوب ہے۔ اس نے اونٹ کہا یا گائے (راوی کا شک ہے مگر برص والے اور گنجے میں سے ایک نے کہا اونٹ، دوسرے نے کہا گائے) سے دس مہینے کی حاملہ اونٹنی دی اور کہا کہ اللہ ﷻ تیرے لئے اس میں برکت دے۔ پھر گنجے کے پاس آیا۔ اس نے کہا تجھے کیا شے زیادہ محبوب ہے۔ اس نے کہا خوبصورت بال۔ اور یہ بات ہے جس سے لوگ مجھ سے گھن کرتے ہیں۔ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا۔ وہ بات جاتی رہی اور خوب صورت بال اسے دیئے گئے۔ اس نے کہا تجھے کون سا مال محبوب ہے؟ اس نے گائے بتائی۔ ایک گابھن گائے اسے دی گئی اور کہا اللہ ﷻ تیرے لئے اس میں برکت دے۔ پھر اندھے کے پاس آیا اور کہا تجھے کیا چیز محبوب زیادہ ہے؟ اس نے کہا یہ اللہ ﷻ میری نگاہ واپس دے کہ میں لوگوں کو دیکھوں۔ فرشتہ نے ہاتھ پھیرا۔ اللہ ﷻ نے اس کی نگاہ واپس دے دی فرشتہ نے پوچھا تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا بکری۔ اسے ایک گابھن بکری دی۔

اب اونٹنی اور گائے اور بکری سب کے بچے ہوئے ایک ایک سے اونٹوں سے جنگل بھر گیا، دوسرے ایک گائے تیسرے ایک بکری سے۔ پھر وہ فرشتہ برص والے کے پاس اس کی صورت اور ہیئت میں ہو کر آیا (مجھ پر مسکین ہوا ہوں کر) اور کہا میں مرد مسکین ہوں۔ میرے سفر میں وسائل منقطع ہو گئے۔ پہنچنے کی صورت میرے لئے آج نظر نہیں آتی مگر اللہ ﷻ کی مدد سے پھر تیری مدد سے میں اس کے واسطے سے جس نے تجھے خوب صورت رنگ اور اچھا چمڑا اور مال دیا ہے، ایک اونٹ کا سوال کرتا ہوں جس سے میں سفر میں مقصد تک پہنچ جاؤں۔ اس نے جواب دیا۔ حقوق بہت ہیں۔ فرشتے نے کہا گویا میں تجھے پہچانتا ہوں کیا تو کوڑھی نہ تھا کہ لوگ تجھ سے گھن کرتے تھے۔ فقیر تھا پھر اللہ ﷻ نے تجھے مال دیا۔ اس نے کہا

میں تو اس مال کا نسلاً وارث کیا گیا ہوں۔ فرشتہ نے کہا۔ اگر تو سچا ہے تو ویسا کر دے جیسا تو تھا۔

پھر گنجے کے پاس اس کی صورت بن کے آیا۔ اس سے بھی ویسا کہا۔ اس نے بھی ویسا جواب دیا تو فرشتے نے کہا۔ اگر تو سچا ہے اللہ ﷻ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا تو تھا۔ پھر اندھے کے پاس اس کی صورت و ہیئت بن کر آیا اور کہا میں مسکین شخص اور مسافر ہوں میرے سفر میں وسائل منقطع ہو گئے۔ آج پہنچنے کی صورت نہیں مگر اللہ ﷻ کی مدد سے، پھر تیری مدد سے۔ میں اسکے وسیلہ سے جس نے تجھے نگاہ واپس دی ایک بکری کا سوال کرتا ہوں۔ جس کی وجہ سے میں اپنے سفر میں مقصد تک پہنچ جاؤں۔

اس نے کہا میں نہ صاحا تھا اللہ ﷻ نے مجھ آنکھیں دیں تو جو چاہے لے لے اور جتنا چاہے چھوڑ دے۔ خدا کی قسم اللہ ﷻ کیلئے تو جو کچھ لے گا میں تجھ پر مشقت بڑا نہ گا۔ فرشتے نے کہا تو اپنا مال اپنے قبضہ میں رکھ۔ بات یہ ہے کہ تینوں شخصوں کا امتحان تھا تیرے لئے اللہ ﷻ کی رضا ہے اور ان دونوں پر ناراضی۔

حدیث ۱۸..... امام احمد و ابوداؤد و ترمذی رحمہم اللہ بسند جید سے راوی کہتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مسکین دروازہ پر کھڑا ہوتا ہے اور مجھے شرم آتی ہے کہ گھر میں کچھ نہیں ہوتا کہ اسے دوں، ارشاد فرمایا، اسے کچھ دے اگرچہ کھر جلا ہوا۔

حدیث ۱۹..... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے دوائل ابو ہ میں روایت کی کہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گوشت کا ٹکڑا ہدیہ میں آیا اور حضور اقدس ﷺ کو گوشت پسند تھا، انہوں نے خادمہ سے کہا۔ اے گھر میں رکھ دے، سایہ حضور ﷺ تناول فرمائیں۔ اس نے طاق میں رکھ دیا۔ ایک سائل دروازے پر آ کر کھڑا ہوا اور کہا، صدقہ کرو۔ اللہ ﷻ تم میں برکت دے۔ لوگوں نے کہا، اللہ تجھ میں برکت دے[1]۔ سائل چلا گیا۔ حضور ﷺ تشریف لائے اور فرمایا تمہارے یہاں کچھ کھانے کی چیز ہے؟ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے عرض کی ہاں اور خادمہ سے فرمایا جاؤ وہ گوشت لے آ۔ وہ گئی تو طاق میں پتھر کا ایک ٹکڑا پایا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا چونکہ تم نے سائل کو نہ دیا، لہٰذا وہ گوشت پتھر ہو گیا۔

حدیث ۲۰..... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ شعب الایمان میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ سکاوت جنت میں ایک درخت ہے جو جنتی ہے اس نے اس کی ٹہنی پکڑ لی ہے وہ ٹہنی اس کو نہ چھوڑے گی، جب تک جنت میں داخل نہ کر لے اور بخل جہنم میں ایک درخت ہے جو ثقیل ہے اس نے اس کی ایک ٹہنی پکڑ لی ہے وہ ٹہنی اسے جہنم میں داخل کئے بغیر نہ چھوڑے گی۔

حدیث ۲۱..... رزین رحمۃ اللہ علیہ نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ صدقے میں جلدی کرو کہ بلا صدقہ کو نہیں پھلانگتی۔

حدیث ۲۲..... صحیحین میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہر مسلمان پر صدقہ ہے۔ لوگوں نے عرض کی اگر نہ پائے۔ فرمایا اپنے ہاتھ سے کام کرے، اپنے کو نفع پہنچائے اور صدقہ بھی دے۔ عرض کیا۔ اگر یہ بھی نہ کرے۔ فرمایا شر سے باز رہے کہ یہی اس کیلئے صدقہ ہے۔

حدیث ۲۳..... صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں۔ دو شخصوں میں عدل کرنا صدقہ ہے۔ کسی کو جانور پر سوار ہونے میں مدد دینا یا اس کا اسباب اٹھا دینا صدقہ ہے اور اچھی بات صدقہ ہے اور جو قدم نماز کی طرف چلے گا، صدقہ ہے۔ راستے میں اذیت کی چیز دور کرنا صدقہ ہے۔

حدیث ۲۴..... صحیح بخاری و مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان پیڑ لگائے یا کھیت بوئے اس میں سے کسی آدمی یا پرند یا چوپائے نے کھایا، وہ سب اس کیلئے صدقہ ہے۔

---

[1] سائل کو واپس کرنا بعض روایتوں میں منقول ہے۔

حدیث ۲۵.....۲۶.....مسلم ترمذی میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں، اپنے بھائی کے سامنے مسکرانا بھی صدقہ ہے۔ راستہ سے پتھر، کانٹا ہڈی دور کرنا صدقہ ہے۔ اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا صدقہ ہے۔ اسی کے مثل امام احمد و ترمذی رحمہما اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۲۷.....صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں۔ ایک درخت کی شاخ بیچ راستہ پر تھی ایک شخص گیا اور کہا، میں اس کو مسلمانوں کے راستے سے دور کردوں گا کہ ان کو ایذا نہ دے وہ جنت میں داخل کر دیا گیا۔

حدیث ۲۸.....ابوداؤد ترمذی رحمہما اللہ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان کسی ننگے کو کپڑا پہنا دے۔ اللہ ﷻ اسے جنت کے سبز کپڑے پہنائے گا اور جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے، اللہ ﷻ اسے جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے، اللہ ﷻ اسے رحیق مختوم (یعنی جنت کی شراب مہر بند) پلائے گا۔

حدیث ۲۹.....امام احمد ترمذی رحمہما اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جو مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا پہنا دے تو جب تک اس کپڑے میں ایک چیتھڑا بھی رہے گا، یا اللہ ﷻ کی حفاظت میں رہے گا۔

حدیث ۳۰.....۳۱.....ترمذی و ابن حبان رحمہما اللہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں صدقہ رب ﷻ کے غضب کو بجھا دیتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔ اس کے مثل ابوبکر صدیق و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی۔

حدیث ۳۲.....ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بافادہ صحیح ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ لوگوں نے ایک بکری ذبح کی تھی، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اس میں کیا باقی رہا؟ عرض کی سوائے شانہ کے کچھ باقی نہیں۔ ارشاد فرمایا شانہ کے سوا سب باقی ہے۔

حدیث ۳۳.....ابوداؤد ترمذی و نسائی و ابن خزیمہ و ابن حبان رحمہم اللہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں، تین شخصوں کو اللہ محبوب رکھتا ہے اور تین شخصوں کو مبغوض۔ جن کو اللہ ﷻ محبوب رکھتا ہے ان میں ایک یہ ہے کہ ایک شخص کسی قوم کے پاس آیا اور ان سے اللہ ﷻ کے نام پر سوال کیا۔ اس قرابت کے واسطے سے سوال نہ کیا جو سائل اور قوم کے درمیان ہے۔ انہوں نے نہ دیا۔ ان میں سے ایک شخص چلا گیا اور سائل کو چھپا کر دیا کہ اس کو اللہ ﷻ محبوب جانتا ہے اور وہ شخص جس کو دیا اور کسی نے نہ چاہا اور ایک قوم رات بھر چلی یہاں تک کہ جب نیند ہر چیز سے زیادہ پیاری ہوگئی، سب نے سر کو رکھ دیئے (یعنی سو گئے) ان میں سے ایک شخص کھڑا ہو کر دعا کرنے لگا اور اللہ ﷻ کی آیتیں پڑھنے لگا اور ایک شخص لشکر میں قافلوں سے مقابلہ ہوا اور ان کو شکست ہوئی۔ اس شخص نے اپنا سینہ آگے کر دیا یہاں تک کہ قتل کیا جائے یا فتح ہو اور وہ تین جنہیں اللہ ﷻ ناپسند فرماتا ہے۔ ایک بوڑھا زانی، دوسرا فقیر متکبر، تیسرا مالدار ظالم۔

حدیث ۳۴.....ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں، جب اللہ ﷻ نے زمین پیدا فرمائی تو اس نے بلنا شروع کیا تو پہاڑ پیدا فرما کر اس پر نصب فرما دیئے۔ اب زمین ٹھہر گئی۔ فرشتوں کو پہاڑ کی سختی دیکھ کر تعجب ہوا۔ عرض کی اے پروردگار! تیری مخلوق میں کوئی ایسی شے ہے جو پہاڑ سے زیادہ سخت ہے؟ فرمایا ہاں لوہا عرض کی اے رب لوہے سے زیادہ سخت کوئی چیز ہے۔ فرمایا۔ ہاں۔ آگ۔ عرض کی۔ آگ سے زیادہ بھی کوئی چیز سخت ہے؟ فرمایا۔ ہاں۔ پانی۔ عرض کی پانی سے بھی زیادہ سخت کچھ ہے؟ فرمایا ہاں ہوا۔ عرض کی، ہوا سے بھی زیادہ سخت کوئی شے ہے؟ فرمایا ہاں ابن آدم کہ داہنے ہاتھ سے صدقہ کرتا ہے اور اسے بائیں ہاتھ سے چھپاتا ہے۔

حدیث ۳۵.....نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان اپنے کل مال سے اللہ ﷻ کی راہ میں جو زر خرچ کرے، جنت کے دربان اس کا استقبال کریں گے۔ ہر ایک اسے اس کی طرف بلائے گا جو اس کے پاس ہے۔ میں نے عرض کی۔ اس کی کیا صورت ہے؟ فرمایا اگر اونٹ اور گائے دے تو دو کائیں۔

حدیث ۳۶.....امام احمد ترمذی وابن ماجہ رحمہم اللہ معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صدقہ خطا کو ایسے دور کرتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے۔

حدیث ۳۷.....امام احمد رحمۃ اللہ علیہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کا سایہ قیامت کے دن اس کا صدقہ ہوگا۔

حدیث ۳۸.....صحیح بخاری میں ابوہریرہ یا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ بہتر صدقہ وہ ہے جو پشت غنا سے ہو یعنی اس کے بعد تو تنگدستی پائی رہے اور ان سے شروع کرو جو تمہاری عیال میں ہیں۔ یعنی پہلے ان کو دو پھر اوروں کو۔

حدیث ۳۹.....ابومسعود رضی اللہ عنہ سے صحیحین میں راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان جو کچھ اپنے اہل پر خرچ کرتا ہے، اگر ثواب کیلئے ہے تو یہ بھی صدقہ ہے۔

حدیث ۴۰.....زینب زوجہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے صحیحین میں مروی، انہوں نے حضور اقدس ﷺ سے دریافت کرایا۔ شوہر اور یتیم بچے جو پرورش میں ہیں، ان کو صدقہ دینا کافی ہو سکتا ہے۔ارشاد فرمایا۔ ان کو دینے میں دو گنا اجر ہے۔ایک اجر قرابت اور ایک اجر صدقہ۔

حدیث ۴۱.....امام احمد وترمذی ونسائی وابن ماجہ ودارمی رحمہم اللہ سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مسکین کو صدقہ دینا صرف صدقہ ہے اور رشتہ والے کو دینا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی۔

حدیث ۴۲.....امام بخاری ومسلم رحمہما اللہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ گھر میں جو کھانے کی چیز ہے۔ اگر عورت اس میں سے کچھ دیدے، مگر ضائع کرنے کے طور پر نہیں تو اسے دینے کا ثواب ملے گا اور شوہر کو کمانے کا ثواب ملے گا اور خازن (خزانچی) کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا۔ ایک کا اجر دوسرے کے اجر کو کم نہ کرے گا یعنی اس صورت میں کہ جہاں ایسی عادت جاری ہو کہ عورتیں دیا کرتی ہوں اور شوہر منع نہ کرتے ہوں اور اسی حد تک عادت کے موافق ہے مثلاً روٹی جو روٹی جیسا ہندوستان میں عموماً رواج ہے اور اگر شوہر نے منع کر دیا ہو یا وہاں کی عادت نہ ہو تو بغیر اجازت عورت کو دینا جائز نہیں۔ ترمذی میں ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا۔ عورت شوہر کے گھر سے بغیر اجازت کچھ خرچ نہ کرے۔ عرض کی گئی کہ کھانا بھی نہیں۔ فرمایا یہ تو بہت اچھا مال ہے۔

حدیث ۴۳.....صحیحین میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا، خازن مسلمان امانت دار کہ جو اسے حکم کیا گیا، پورا پورا دے دیتا ہے، وہ دو صدقہ دینے والوں میں کا ایک ہے۔

حدیث ۴۴.....حاکم اور طبرانی اوسط میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک قطرہ خون اور ایک مکھی فرمایا اور اس کی مثل کوئی چیز جس سے مسکین کو نفع پہنچے، ان کی وجہ سے اللہ عزوجل تین شخصوں کو جنت میں داخل فرماتا ہے۔ایک صاحب خانہ جس نے حکم دیا۔ دوسری زوجہ کہ اسے تیار کرتی ہے۔ تیسرے خادم جو مسکین کو دے آتا ہے۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا۔ حمد ہے اللہ عزوجل کے لئے جس نے ہمارے خادموں کو بھی نہ چھوڑا۔

حدیث ۴۵.....ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے خطبہ میں فرمایا۔ اے لوگو! مرنے سے پہلے اللہ کی طرف رجوع کرو اور مشغولی سے پہلے اعمال صالحہ کی طرف سبقت کرو اور پوشیدہ اعلانیہ صدقہ دے کر اپنے اور اپنے رب کے درمیان کے تعلقات کو بڑھاؤ تو تمہیں روزی دی جائے گی اور تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہاری شکستگی دور کی جائے گی۔

حدیث ۴۶.....صحیحین میں عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں تم میں ہر شخص سے اللہ عزوجل کلام فرمائے گا۔ اس کے اور اللہ عزوجل کے مابین کوئی ترجمان نہ ہوگا۔ وہ اپنی داہنی طرف نظر کرے گا تو جو کچھ پہلے کر چکا ہے، دکھائی دے گا۔ پھر بائیں طرف دیکھے گا

تو وہی دیکھے گا جو پہلے کر چکا ہے۔ پھر اپنے سامنے نظر کرے گا تو منہ کے سامنے آگ دکھائی دے گی تو آگ سے بچو، اگر چہ ٹھرے کا ایک ٹکڑا دے کر اور اسی کے مثل عبداللہ بن مسعود صدیقہ کبریٰ ام المومنین صدیقہ عائشہ وابوہریرہ وابوامامہ وانعمان بن بشیر وغیرہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی۔

حدیث ۴۷..... ابویعلیٰ جابر و ابوترمذی رحمہم اللہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ صدقہ خطا کو ایسے بجھاتا ہے جیسے پانی آگ کو۔

حدیث ۴۸..... امام احمد وابن خزیمہ وابن حبان وحاکم رحمہم اللہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں ہر شخص قیامت کے دن اپنے صدقہ کے سائے میں ہوگا۔ اس وقت تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے اور طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ صدقہ قبر کی حرارت کو دفع کرتا ہے۔

حدیث ۴۹..... طبرانی و بیہقی رحمہما اللہ حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ اللہ ﷻ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! اپنے خزانہ میں سے میرے پاس کچھ جمع کر دے۔ نہ پلے گا نہ ڈوبے گا نہ چوری جائے گا۔ تجھے میں پورا دوں گا اس وقت کہ تو اس کا زیادہ محتاج ہوگا۔

حدیث ۵۰..... ۵۱..... امام احمد و بزار و طبرانی وابن خزیمہ وحاکم و بیہقی رحمہم اللہ بریدہ رضی اللہ عنہ سے اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ آدمی جب کچھ صدقہ نکالتا ہے تو ستر شیطان کے جبڑے چیر کر نکلتا ہے۔

حدیث ۵۲..... طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ مسلمان کا صدقہ عمر میں زیادتی کا سبب ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے اور اللہ ﷻ اس کی وجہ سے تکبر و فخر کو دور فرما دیتا ہے۔

حدیث ۵۳..... طبرانی کبیر میں رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ صدقہ برائی کے ستر دروازوں کو بند کر دیتا ہے۔

حدیث ۵۴..... ترمذی وابن خزیمہ وابن حبان وحاکم رحمہم اللہ حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ ﷻ نے یحییٰ بن زکریا علیہما الصلوٰۃ والسلام کو پانچ باتوں کی وحی بھیجی کہ خود عمل کریں اور بنی اسرائیل کو حکم فرمائیں کہ وہ ان پر عمل کریں۔ ان میں ایک یہ ہے کہ اس نے تمہیں صدقہ کا حکم فرمایا ہے اور اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کو دشمن نے قید کیا اور اس کا ہاتھ گردن سے ملا کر باندھ دیا اور اسے مارنے کے لیے لائے۔ اس وقت تھوڑا بہت جو کچھ قریب ہے کر اپنی جان بچائی۔

حدیث ۵۵..... ابن خزیمہ وابن حبان وحاکم رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے حرام مال جمع کیا پھر اسے صدقہ کیا تو اس میں اس کے لیے کچھ ثواب نہیں بلکہ گناہ ہے۔

حدیث ۵۶..... ابوداؤد وابن خزیمہ وحاکم رحمہم اللہ انس سے مروی ہے کہ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کون سا صدقہ افضل ہے۔ فرمایا تم مالدار شخص بنا کوشش کر کے صدقہ دینا۔

حدیث ۵۷..... نسائی وابن خزیمہ وابن حبان رحمہم اللہ انس سے روایت کی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ایک درہم لاکھ درہم سے بڑھ گیا۔ کسی نے عرض کی یہ کیونکر یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم؟ فرمایا۔ ایک شخص کے پاس مال کثیر ہے۔ اس نے اس میں سے لاکھ درہم لے کر صدقہ کیے اور ایک شخص کے پاس صرف دو ہیں۔ اس نے ان میں سے ایک کو صدقہ دیا۔

روزہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْۤ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۫ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۪ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ

(پ۲ البقرۃ ۱۸۳ تا ۱۸۷)

اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے۔ گنتی کے دن ہیں تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کے لیے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لیے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو۔ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا لوگوں کے لیے ہدایت اور راہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں، اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا اور اس لیے کہ تم گنتی پوری کرو۔ اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کی اور کہیں تم حق گزار ہو اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں۔ دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے تو انہیں چاہیے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں کہ کہیں راہ پائیں۔ روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لیے حلال ہوا وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس، اللہ نے جانا کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا تو اب ان سے صحبت کرو اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے پھر پورا کرو رات آنے تک روزے پورے کرو اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ اللہ یوں ہی بیان کرتا ہے لوگوں سے اپنی آیتیں کہ کہیں انہیں پرہیزگاری ملے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

روزہ بہت عمدہ عبادت ہے۔ اس کی فضیلت میں بہت حدیثیں آئیں۔ ان میں سے بعض ذکر کی جاتی ہیں۔

حدیث ۱.....صحیح بخاری و مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں۔ جب رمضان آتا ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں اور امام احمد بن مندی و ابن ماجہ رحمہم اللہ کی روایت میں ہے۔ جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جن قید کر لئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں تو ان میں سے کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تو ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور منادی پکارتا ہے۔ اے خیر طلب کرنے والے متوجہ ہو اور اے شر چاہنے والے باز رہ اور بہتیرے لوگ جہنم سے آزاد ہوتے ہیں اور یہ ہر رات میں ہوتا ہے۔

امام احمد و نسائی کی روایت انہیں سے ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ رمضان آیا یہ برکت کا مہینہ ہے۔ اللہ ﷻ نے اس کے روزے تم پر فرض کیے۔ اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیطانوں کو طوق ڈال دیئے جاتے ہیں اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو اس کی بھلائی سے محروم رہا وہ بے شک محروم ہے۔

حدیث ۲.....ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ کہتے ہیں کہ رمضان آیا تو حضور ﷺ نے فرمایا یہ مہینہ آیا اس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو اس سے محروم رہا وہ ہر چیز سے محروم رہا اور اس کی خیر سے وہی محروم ہوگا جو پورا محروم ہے۔

حدیث ۳.....بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہے کہتے ہیں جب رمضان کا مہینہ آتا رسول اللہ ﷺ سب قیدیوں کو رہا فرما دیتے اور ہر سائل کو عطا فرماتے۔

حدیث ۴.....بیہقی رحمۃ اللہ علیہ شعب الایمان میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جنت ابتدائے سال سے سال تک رمضان کے لیے آراستہ کی جاتی ہے۔ جب رمضان کا پہلا دن آتا ہے تو جنت کے پتوں سے عرش کے نیچے ایک ہوا حور عین پر چلتی ہے، وہ کہتی ہے اے رب! تو اپنے بندوں سے ہمارے لیے ان کو شوہر بنا، جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہوں۔

حدیث ۵.....امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں رمضان کی آخر شب میں اس امت کی مغفرت ہوتی ہے۔ عرض کی گئی۔ کیا وہ شب قدر ہے فرمایا نہیں۔ کام کرنے والے کو اس وقت مزدوری پوری دی جاتی ہے جب وہ کام پورا کر لے۔

حدیث ۶.....بیہقی رحمۃ اللہ علیہ شعب الایمان میں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شعبان کے آخری دن میں وعظ فرمایا۔ اے لوگو! تمہارے پاس عظمت والا مہینہ آیا۔ وہ مہینہ جس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس کے روزے اللہ ﷻ نے فرض کیے اور اس کی رات میں قیام (تراویح) تطوع (نفلی عبادت) جو اس میں نیکی کا کوئی کام کرے تو ایسا ہے جیسے اور کسی مہینے میں فرض ادا کیا اور اس میں جس نے فرض ادا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دنوں میں ستر فرض ادا کیے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے اور یہ مہینہ مواسات کا ہے اور اس مہینے میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے۔ جو اس میں روزہ دار کو افطار کرائے اس کے گناہوں کے لیے مغفرت ہے اور اس کی گردن آگ سے آزاد کر دی جائے گی اور افطار کرانے والے کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا بغیر اس کے کہ اس کے اجر میں سے کچھ کم ہو۔

ہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ہم میں ہر شخص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ دار کو افطار کرائے۔ فرمایا جس نے روزہ دار کو پھر پیٹ کھانا کھلایا اس کو اللہ ﷻ میرے حوض سے پلائے گا کہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ یہ وہ مہینہ ہے کہ اس کا اول

رحمت ہے اور اس کا وسط مغفرت ہے اور اس کا آخر جہنم سے آزادی ہے۔ جو اپنے غلام پر اس مہینے میں تخفیف کرے یعنی کام میں کمی کرے اللہ ﷻ اسے بخش دے گا اور جہنم سے آزاد فرما دے گا۔

حدیث ۷.....حمیدین و سنن ترمذی و نسائی و صحیح ابن خزیمہ رحمہم اللہ میں سہل بن سعد ؓ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ جنت میں آٹھ دروازے ہیں۔ ان میں ایک دروازہ کا نام ریان ہے۔ اس دروازہ سے وہی جائیں گے جو روزہ رکھتے ہیں۔

حدیث ۸..... بخاری و مسلم میں ابوہریرہ ؓ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو ایمان کی وجہ سے اور ثواب کے لیے رمضان کی راتوں کا قیام کرے گا اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور جو ایمان کی وجہ سے اور ثواب کے لیے شب قدر کا قیام کرے گا اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

حدیث ۹.....امام احمد و حاکم رحمہما اللہ و طبرانی کبیر میں اور ابن ابی الدنیا و بیہقی رحمہما اللہ شعب الایمان میں عبداللہ بن عمرو ؓ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ روزہ و قرآن بندہ کے لیے شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا اے رب میں نے کھانے اور خواہشوں سے دن میں اسے روک دیا۔ میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔ قرآن کہے گا اے رب میں نے اسے رات میں سونے سے باز رکھا۔ میری شفاعت اس کے بارے میں قبول کر۔ دونوں کی شفاعتیں قبول ہوں گی۔

حدیث ۱۰.....حمیدین میں ابوہریرہ ؓ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں آدمی کے ہر نیک کام کا بدلہ دس سے سات سو تک دیا جاتا ہے۔ اللہ ﷻ نے فرمایا مگر روزہ کہ وہ میرے لیے ہے اور اس کی جزا میں دوں گا۔ بندہ اپنی خواہش اور کھانے کو میری وجہ سے ترک کرتا ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں۔ ایک افطار کے وقت اور ایک اپنے رب سے ملنے کے وقت اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ ﷻ کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے اور روزہ دار ہے اور جب کسی کے روزہ کا دن ہو تو بے ہودہ کچھ اور نہ چیخے۔ پھر اگر اس سے کوئی جاہل گفتگو کرے یا لڑنے پر آمادہ ہو تو یہ کہہ دے میں روزہ دار ہوں۔ اسی کے مثل امام مالک و ابوداؤد ترمذی و نسائی اور ابن خزیمہ رحمہم اللہ نے روایت کی۔

حدیث ۱۱.....طبرانی اوسط میں اور بیہقی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ ﷻ کے نزدیک اعمال سات قسم کے ہیں۔ دو عمل واجب کرنے والے اور دو کا بدلہ ان کے برابر ہے اور ایک عمل کا بدلہ دس گنا اور ایک عمل کا معاوضہ سات سو ہے اور ایک وہ عمل ہے جس کا ثواب اللہ ﷻ ہی جانتا ہے۔ وہ دو جو واجب کرنے والے ہیں ان میں سے ایک یہ کہ جو خدا سے اس حال میں ملے کہ خالص اس کی عبادت کرتا تھا۔ کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ کرتا تھا اس کے لیے جنت واجب۔ دوسرا یہ کہ جو خدا سے اس حال میں کہ اس نے شریک کیا جبتا اس کے لیے جہنم واجب اور جس نے برائی کی اس کو اسی قدر سزا دی جائے گی اور جس نے نیکی کا ارادہ کیا مگر عمل نہ کیا تو اس کو ایک نیکی کا بدلہ دیا جائے گا اور جس نے نیکی کی تو اس کا ثواب ملے گا۔ اور جس نے اللہ ﷻ کی راہ میں خرچ کیا اس کو سات سو گنا ثواب ملے گا۔ ایک درہم کا سات سو درہم اور ایک دینار کا ثواب سات سو دینار اور روزہ اللہ ﷻ کے لیے ہے۔ اس کا ثواب اللہ ﷻ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

حدیث ۱۲.....تا ۱۵.....امام احمد رحمۃ اللہ علیہ بإسناد حسن اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ روزہ سپر ہے اور روزہ سے حفاظت کا مضبوط قلعہ ہے۔ اسی کے قریب قریب جابر و عثمان بن ابی العاص و معاذ بن جبل ؓ سے مروی ہے۔

حدیث ۱۶.....۱۷.....ابو یعلیٰ بیہقی سلسلہ بن قیس اور احمد و بزار رحمہم اللہ ابوہریرہ ؓ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے اللہ ﷻ کی رضا کے لیے ایک دن کا روزہ رکھا اللہ ﷻ اس کو جہنم سے اتنا دور کر دے گا جیسے کوا کہ جب بچہ تھا اس وقت سے اڑتا رہا۔ یہاں تک کہ بوڑھا ہو کر مرا۔

حدیث ۱۸.....ابو یعلیٰ طبرانی رحمہما اللہ میں ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اگر کسی نے ایک دن نفل روزہ

رکھا اور زمین بھر سے سما دیا جائے جب بھی اس کا ثواب پورا رہے گا۔ اس کا ثواب قیامت کے دن ہی ملے گا۔

حدیث ۱۹.....ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیمار کے لیے زکوٰۃ ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے اور روزہ نصف صبر ہے۔

حدیث ۲۰.....نسائی و ابن خزیمہ و حاکم رحمہم اللہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! مجھے کسی عمل کا حکم فرمائیے۔ ارشاد فرمایا۔ روزہ کو لازم کرلو کہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں۔ میں نے عرض کی مجھے کسی عمل کا حکم فرمائیے۔ ارشاد فرمایا۔ روزہ کو لازم کرلو۔ اس کے برابر کوئی عمل نہیں۔ انہیں نے پھر وہی عرض کی وہی جواب ارشاد ہوا۔

حدیث ۲۱.....۲۲..... بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی رحمہم اللہ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو بندہ اللہ عزوجل کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے اللہ عزوجل اس کے منہ کو دوزخ سے ستر برس کی راہ دور فرمادے گا اور اسی کے مثل نسائی و ترمذی و ابن ماجہ رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی اور طبرانی اوسط و ترمذی رحمہم اللہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا کہ اس کے اور جہنم کے درمیان اللہ عزوجل اتنی بڑی خندق کھودے گا جتنا آسمان و زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔ اور طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ دوزخ اس سے سو برس کی راہ دور ہوگی اور ابو یعلی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ غیر رمضان میں اللہ عزوجل کی راہ میں روزہ رکھا تو تیز گھوڑے کی رفتار سے سو برس کی مسافت پر جہنم سے دور ہوگا۔

حدیث ۲۷.....بیہقی رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں روزہ دار کی دعا افطار کے وقت رد نہیں کی جاتی۔

حدیث ۲۸.....امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ و ابن خزیمہ ابن حبان رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں تین لوگوں کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ روزہ دار جس وقت افطار کرتا ہے اور بادشاہ عادل اور مظلوم کی دعا۔ اس کو اللہ عزوجل سے اوپر بلند کرتا ہے اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول لیے جاتے ہیں اور رب عزوجل فرماتا ہے مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ تھوڑے زمانہ بعد۔

حدیث ۲۹.....ابن حبان و بیہقی و ابن ماجہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جس نے رمضان کا روزہ رکھا اور اس کی حدود کو بچایا اور جس چیز سے بچنا چاہئے اس سے بچا تو جو پہلے کر چکا ہے اس کا کفارہ ہو گیا۔

حدیث ۳۰.....ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جس نے کہ میں ماہ رمضان پایا اور روزہ رکھا اور رات میں جتنا میسر آیا قیام کیا تو اللہ عزوجل اس کے لیے اور جگہ کے ایک لاکھ رمضان کا ثواب لکھے گا اور ہر دن ایک گردن آزاد کرنے کا ثواب اور ہر رات ایک گردن آزاد کرنے کا ثواب اور ہر روز جہاد میں گھوڑے پر سوار کر دینے کا ثواب اور ہر دن میں حسنہ اور ہر رات میں حسنہ لکھے گا۔

حدیث ۳۱.....بیہقی رحمۃ اللہ علیہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں میری امت کو ماہ رمضان میں پانچ باتیں دی گئیں کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں۔ اول یہ کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے اللہ عزوجل ان کی طرف نظر فرماتا ہے اور جس کی طرف نظر فرمائے گا اسے کبھی عذاب نہ کرے گا۔ دوسری یہ کہ شام کے وقت ان کے منہ کی بو اللہ عزوجل کے نزدیک مشک سے زیادہ اچھی ہے۔ تیسری یہ کہ ہر دن اور رات میں فرشتے ان کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ چوتھی یہ کہ اللہ عزوجل جنت کو حکم فرماتا ہے۔ کہتا ہے مستعد ہو اور میرے بندوں کے لیے مزین ہو جا۔ قریب ہے کہ دنیا کی تعب سے یہاں آکر آرام کریں۔ پانچویں یہ کہ جب آخر رات ہوتی ہے تو ان سب کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ کسی نے عرض کی کیا وہ شب قدر ہے؟ فرمایا۔ نہیں کیا تو نہیں دیکھتا کہ کام کرنے والے کام کرتے ہیں جب کام سے فارغ ہوتے ہیں تو اس وقت

مزدوری پاتے ہیں۔

حدیث ۳۳.....۳۴..... عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ سب لوگ منبر کے پاس حاضر ہوں۔ ہم حاضر ہوئے حضور ﷺ منبر کے پہلے درجہ پر چڑھے کہا آمین۔ دوسرے پر چڑھے کہا آمین۔ تیسرے پر چڑھے کہا آمین۔ جب منبر سے تشریف لائے ہم نے عرض کی آج ہم نے حضور ﷺ سے ایسی بات سنی کہ کبھی نہ سنتے تھے۔ فرمایا، جبرائیل علیہ السلام نے آکر عرض کی۔ وہ شخص دور ہو جس نے رمضان پایا اور اپنی مغفرت نہ کرائی۔ میں نے کہا آمین جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو کہا۔ وہ شخص دور ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔ میں نے کہا آمین جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا۔ کہا وہ شخص دور ہو جس کے ماں باپ دونوں یا ایک کو بڑھاپا آئے اور ان کی خدمت کر کے جنت میں نہ جائے۔ میں نے کہا آمین۔ اسی کے مثل ابوہریرہ و حسن بن مالک بن حویرث رضی اللہ عنہم سے ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی۔

حدیث ۳۵..... اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ ﷻ اپنی مخلوق کی طرف نظر فرماتا ہے اور جب اللہ ﷻ کسی بندہ کی طرف نظر فرمائے تو اسے کبھی عذاب نہ دے گا اور ہر روز دس لاکھ کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے اور جب انتیسویں رات ہوتی ہے تو اتنے آزاد کئے ان کے مجموعہ کے برابر اس ایک رات میں آزاد کرتا ہے۔ پھر جب عید الفطر کی رات آتی ہے فرشتگانِ خوشی کرتے ہیں اور اللہ ﷻ اپنے نور کی خاص تجلی فرماتا ہے۔ فرشتوں سے فرماتا ہے۔ اے گروہ ملائکہ اس مزدور کا کیا بدلہ ہے جس نے کام پورا کر لیا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں اس کو پورا عوض دیا جائے۔ اللہ ﷻ فرماتا ہے میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا۔

حدیث ۳۶..... ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے ابو مسعود غفاری رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث روایت کی۔ اس میں یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا اگر بندوں کو علم ہوتا کہ رمضان کیا چیز ہے تو میری امت تمنا کرتی کہ پورا سال رمضان ہی ہو۔

حدیث ۳۷..... ابن خزیمہ و ابن حبان رحمہما اللہ عمرو بن مرۃ جہنی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم فرمایئے تو اگر میں اس کی گواہی دوں کہ اللہ ﷻ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضور ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور پانچوں نمازیں پڑھوں اور زکوٰۃ ادا کروں اور رمضان کے روزے رکھوں اور اس کی راتوں کو قیام کروں تو میں کن لوگوں میں سے ہوں گا۔ فرمایا صدیقین اور شہداء میں سے۔

مسائل فقہیہ:

روزہ عرفِ شرع میں مسلمان کا بہ نیت عبادت صبح صادق سے غروب آفتاب تک اپنے آپ کو قصداً کھانے پینے جماع سے باز رکھنا۔ عورت کا حیض سے خالی ہونا شرط ہے۔ (کتب عامہ)

مسئلہ نمبر ۱..... روزے کے تین درجے ہیں۔ ایک عام لوگوں کا روزہ کہ پیٹ اور شرم گاہ کو کھانے پینے جماع سے باز رکھنا۔ دوسرا خواص کا روزہ کہ ان کے علاوہ کان آنکھ زبان ہاتھ پاؤں اور تمام اعضاء کو گناہ سے باز رکھنا۔ تیسرا خاص الخاص کا کہ قلب ماسوی اللہ سے اپنے کو بالکلیہ جدا کر کے صرف اسی کی طرف متوجہ رہنا۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ نمبر ۲..... روزہ کی پانچ قسمیں ہیں۔ (1) فرض (2) واجب۔ (3) نفل۔ (4) مکروہ تنزیہی۔ (5) مکروہ تحریمی۔

فرض وواجب کی دو قسمیں ہیں معین و غیر معین فرض۔ معین جیسے ادائے رمضان فرض غیر معین جیسے قضائے رمضان اور روزہ کفارہ واجب معین جیسے نذر معین واجب غیر معین جیسے نذر مطلق۔ نفل دو ہیں نفل مسنون اور نفل مستحب جیسے عاشورہ یعنی دسویں محرم کا روزہ اور اس کے ساتھ نویں کا بھی اور ہر مہینے میں تیرھویں چودھویں پندرھویں اور عرفہ کا روزہ پیر اور جمعرات کا روزہ شش عید کے روزے صوم داؤد علیہ

یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار۔ مکروہ تنزیہی جیسے صرف ہفتہ کے دن روزہ رکھ کر افطار نہ کرے اور دوسرے دن پھر روزہ رکھے۔ یہ سب مکروہ تنزیہی ہیں مکروہ تحریمی جیسے عیدالاضحیٰ اور ایامِ تشریق کے روزے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳..... روزے کے مختلف اسباب ہیں۔ روزہ رمضان کا سبب ماہِ رمضان کا آنا۔ روزہ نذر کا سبب ماننا، روزہ کفارہ کا سبب قسم کا توڑنا یا قتل یا افطار وغیرہ۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴..... ماہِ رمضان کا روزہ فرض جب ہوگا کہ وہ وقت جس میں روزہ کی ابتدا کر سکے یا لے یعنی صبح صادق سے شروع کرنے تک کسی عذر کی وجہ سے اس کے بعد روزہ کی نیت نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا روزہ نہیں ہو سکتا اور رات میں نیت ہو سکتی ہے مگر روزہ کی کل نہیں۔ لہٰذا اگر مجنون کو رمضان کی کسی رات میں ہوش آیا اور صبح جنون کی حالت میں ہوئی یا نشہ کرنے کے بعد کسی دن ہوش آیا تو اس پر رمضان کے روزے کی قضا نہیں۔ جب پورا رمضان اسی جنون میں گزر جائے اور ایک دن بھی ایسا وقت مل گیا جس میں نیت کر سکتا ہے تو سارے رمضان کی قضا لازم ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵..... رات میں روزہ کی نیت اور صبح نشہ کی حالت میں ہوئی اور یہ نشہ کئی دن تک رہی تو صرف پہلے دن کا روزہ ہوا۔ باقی دنوں کی قضا رکھے۔ اگرچہ پورے رمضان بھر نشہ ہی رہی۔ اگر چند وقت کا نشہ نہ تھا۔ (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ نمبر ۶..... ادائے روزہ رمضان اور نذر معین اور نفل کے روزوں کے لیے نیت کا وقت غروبِ آفتاب سے تحوّہ کبریٰ تک ہے۔ اس وقت میں جب نیت کر لے یہ روزے ہو جائیں گے۔ لہٰذا آفتاب ڈوبنے سے پہلے نیت کی کہ کل روزہ رکھوں گا پھر بے ہوش ہو گیا اور تحوّہ کبریٰ کے بعد ہوش آیا تو یہ روزہ نہ ہوا اور آفتاب ڈوبنے کے بعد نیت کی بھی تو ہو گیا۔ (ردالمحتار) تحوّہ کبریٰ نیت کا وقت نہیں بلکہ اس سے بیشتر نیت ہو جانا ضروری ہے اور اگر خاص اس وقت یعنی جس وقت آفتاب خطِ نصف النہار شرعی پر پہنچتا ہے نیت کی تو روزہ نہ ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷..... نیت کے بارے میں مفصل احکام ہے۔ سنت و مستحب و مکروہ سب کو شامل ہے کہ ان سب کے لیے نیت کا وہی وقت ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸..... جس طرح اور جگہ بتایا گیا کہ نیت دل کے ارادہ کا نام ہے۔ زبان سے کہنا شرط نہیں۔ یہاں بھی وہی مراد ہے مگر زبان سے کہنا مستحب ہے۔ اگر رات میں نیت کرتے وقت یوں کہے۔ نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ هٰذَا لِلّٰهِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ هٰذَا یعنی میں نے نیت کی کہ اللہ عزوجل کے لیے اس رمضان کا فرض روزہ کل رکھوں گا، دل میں نیت کرنا یہ ہے کہ یہ کہے نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ هٰذَا الْیَوْمَ لِلّٰهِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ میں نے نیت کی کہ اللہ عزوجل کے لیے آج رمضان کا فرض روزہ رکھوں گا اور اگر صرف طلب توفیق کے لیے نفاقاً میں اتنا، اللہ عزوجل بھی لا یا تو حرج نہیں اور اگر یکبارگی ارادہ نہ ہو تو مذبذب ہو تو نیت ہی کہاں ہوئی۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ نمبر ۹..... دن میں نیت کرے تو ضرور ہے کہ یہ نیت کرے کہ میں صبح صادق سے روزہ دار ہوں اور اگر یہ نیت ہے کہ اب سے روزہ دار ہوں صبح سے نہیں تو روزہ نہ ہوا۔ (جوہرہ، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... اگر چہ ان تین قسم کے روزوں کی نیت دن میں بھی ہو سکتی ہے مگر رات میں نیت کرنا مستحب ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۱..... یوں نیت کی کہ کل نہیں رکھوں گا تو روزہ نہیں اور نہ ہوئی تو روزہ ہے۔ یہ نیت صحیح نہیں۔ پھر حال وہ روزہ دار نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲..... رمضان کے دن میں نذر روزہ کی نیت کی ہے نذر یہ کہ روزہ نہیں۔ اگرچہ معلوم ہے کہ یہ مہینہ رمضان کا ہے تو روزہ نذر ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳..... رات میں نیت کی۔ پھر اس کے بعد رات ہی میں کھایا یا تو نیت جاتی نہ رہی۔ وہ پہلی ہی کافی ہے پھر سے نیت کرنا

نہ رونہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۴.....عورت حیض ونفاس والی تھی۔اس نے رات میں کل روزہ رکھنے کی نیت کی اور صبح صادق سے پہلے حیض ونفاس سے پاک ہوگئی تو روزہ صحیح ہوگیا۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۵.....دن میں وہ نیت کام کی ہے کہ صبح صادق سے نیت کرتے وقت تک روزہ کے خلاف کوئی امر نہ پایا گیا ہو۔لہٰذا اگر صبح صادق کے بعد بھول کر بھی کھا پی لیا ہو یا جماع کر لیا تو اب نیت نہیں ہوسکتی۔(جوہرہ) مگر مسئلہ یہ ہے کہ بھولنے کی حالت میں اب بھی نیت صحیح ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶.....جس طرح نماز میں سلام کی نیت کی مگر بات نہ کی تو نماز فاسد نہ ہوگی۔یونہی روزہ میں توڑنے کی نیت سے روزہ نہیں ٹوٹے گا جب تک توڑنے والی چیز نہ کرے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۷.....اگر رات میں روزہ کی نیت کی۔پھر پکا ارادہ کر لیا کہ نہیں رکھے گا تو وہ نیت جاتی رہی۔اگر نفل نیت نہ کی اور دن بھر بھوکا پیاسا رہا اور جماع سے بچا تو روزہ نہ ہوا۔ (درمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸.....سحری کھانا بھی نیت ہے۔خواہ رمضان کے روزے کے لیے ہو یا کسی اور روزہ کے لیے مگر سحری کھا تے وقت یہ ارادہ ہے کہ صبح کو روزہ نہ ہوگا تو یہ سحری کھانا نیت نہیں۔ (جوہرہ وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۹.....رمضان کے ہر روزہ کے لیے نئی نیت کی ضرورت ہے۔پہلی یا کسی تاریخ میں پورے رمضان کے روزہ کی نیت کر لی تو یہ نیت صرف اسی ایک دن کے حق میں بنیابقی دنوں کے لیے نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲۰.....یہ تینوں یعنی رمضان کی ادا اور نفل ونذر معین مطلقاً روزہ کی نیت سے ہو جاتے ہیں خاص انہی کی نیت ضروری نہیں۔ یونہی نفل کی نیت سے بھی ادا ہو جاتے ہیں بلکہ غیر مریض ومسافر نے رمضان میں کسی اور واجب کی نیت کی جب بھی اسی رمضان کا ہوگا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۱.....مسافر اور مریض اگر رمضان شریف میں نفل یا کسی دوسرے واجب کی نیت کریں تو جس کی نیت کریں گے وہی ہوگا۔رمضان کا نہیں۔(نور الابصار) اور مطلق روزے کی نیت کریں تو رمضان کا ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲.....نذر معین یعنی فلاں دن روزہ رکھوں گا۔اس میں اگر اس دن کسی اور واجب کی نیت سے روزہ رکھا تو جس کی نیت سے روزہ رکھا وہ ادا ہوا۔منت کی قضا دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳.....رمضان کے مہینے میں کوئی اور روزہ رکھا اور اسے یہ معلوم نہ تھا کہ یہ اور رمضان ہے جب بھی رمضان ہی کا روزہ ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۴.....کوئی مسلمان دارالحرب میں قید تھا اور برسال یہ سوچ کر کہ رمضان کا مہینہ آگیا رمضان کے روزے رکھے۔بعد کو معلوم ہوا کہ کسی سال بھی رمضان میں نہ ہوئے بلکہ ہر سال رمضان سے پیشتر ہوئے تو پہلے سال کا تو ہوا ہی نہیں کہ رمضان سے پیشتر رمضان کا روزہ ہو نہیں سکتا اور دوسرے تیسرے سال کی نسبت یہ ہے کہ اگر مطلق رمضان کی نیت کی تھی تو ہر سال کے روزے سال گزشتہ کے روزوں کی قضا ہیں اور اگر اس سال کے رمضان کی نیت سے رکھے تو کسی سال کے نہ ہوئے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۵.....اگر صورت مذکورہ میں تحری کی یعنی سوچا اور دل میں یہ بات جمی کہ یہ رمضان کا مہینہ ہے اور روزہ رکھا مگر واقع میں روزے شوال کے مہینے میں ہوئے تو اگر رات سے نیت کی تو ہو گئے کیونکہ قضا میں قضا کی نیت شرط نہیں بلکہ ادا کی نیت سے بھی قضا ہو جاتی ہے۔پھر اگر رمضان وشوال دونوں تیس تیس دن یا انتیس انتیس دن کے ہیں تو ایک روزہ اور رکھے کہ عید کا روزہ ممنوع ہے اور اگر رمضان تیس کا تھا اور شوال

انتیس کا تو دو اور روزے رکھے اور رمضان انتیس کا تھا اور یہ تیس پورے ہو گئے اور اگر وہ مہینہ ذی الحجہ کا تھا تو اگر دونوں تیس یا انتیس کے ہیں تو چار روزے اور رکھے اور رمضان تیس کا تھا یا انتیس تو پانچ اور بالعکس تو تین رکھے۔ غرض ممنوع روزے ٹال کر وہ تعداد پوری کرنی ہوگی جتنے رمضان کے دن تھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶.....ادائے رمضان اور نذر معین اور نفل کے علاوہ باقی روزے مثلاً قضائے رمضان اور نذر غیر معین اور نفل کی قضا، (یعنی جو روزہ کفارہ توڑنے کی قضا) اور نذر معین کی قضا اور کفارہ کا روزہ اور حرم میں شکار کرنے کی وجہ سے جو روزہ واجب ہو اور حج میں وقت سے پہلے سر منڈانے کا روزہ اور تمتع کا روزہ ان سب میں عین صبح چمکتے وقت یا رات میں نیت کرنا ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ جو روزہ رکھنا ہے خاص اس معین کی نیت کرے اور ان روزوں کی نیت اگر دن میں کی تو نفل ہوئے پھر بھی ان کا پورا کرنا ضرور ہے۔ توڑے گا تو قضا واجب ہوگی۔ اگرچہ یاس کے علم میں ہو کہ جو روزہ رکھنا چاہتا ہے وہ نہیں ہوگا بلکہ نفل ہوگا۔ (درمختار و نہر)

مسئلہ نمبر ۲۷.....یہ گمان کر کے کہ اس کے ذمہ روزے کی قضا ہے روزہ رکھا۔ اب معلوم ہوا کہ گمان غلط تھا تو اگر فوراً توڑ دے تو توڑ سکتا ہے۔ اگر چہ بہتر یہ ہے کہ پورا کر لے۔ اور فوراً نہ توڑا تو اب نہیں توڑ سکتا۔ توڑے گا تو قضا واجب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸.....رات میں قضا روزے کی نیت۔ صبح کو سے نفل کرنا چاہتا ہے تو نہیں کر سکتا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۹.....نماز پڑھنے میں روزے کی نیت کی تو یہ نیت صحیح ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۰.....کئی روزے قضا ہو گئے تو نیت میں یہ ہونا چاہیے کہ اس رمضان کے پہلے روزے کی قضا دوسرے کی قضا اور اگر کچھ اس سال کے قضا ہو گئے، کچھ پچھلے سال کے باقی ہیں تو نیت یہ ہونی چاہیے کہ اس رمضان کی اور اس رمضان کی قضا ماور اگر دن اور سال کو معین نہ کیا، جب بھی ہو جائیں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۱.....رمضان کا روزہ قصداً توڑا تھا تو اس پر اس روزہ کی قضا ہے اور ساٹھ روزے کفارہ کے۔ اب اس نے اکسٹھ روزے رکھ لیے۔ قضا کا دن معین نہ کیا تو ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۲.....یوم الشک یعنی شعبان کی تیسویں تاریخ کو نفل خالص کی نیت سے روزہ رکھ سکتے ہیں اور نفل کے سوا کوئی اور روزہ رکھا تو مکروہ ہے خواہ مطلق روزہ کی نیت ہو یا فرض کی یا کسی واجب کی خواہ نیت معین کی ہو یا نذر دوسرے کے ساتھ۔ یہ سب صورتیں مکروہ ہیں پھر اگر رمضان کی نیت ہے تو کراہت تحریمی ہے اور مقیم کے لیے تنزیہی اور مسافر نے اگر کسی واجب کی نیت کی تو کراہت نہیں پھر اگر اس دن کا رمضان ہونا ثابت ہو جائے تو مقیم کے لیے بہر حال رمضان کا روزہ ہے اور اگر یہ ظاہر ہو کہ وہ شعبان کا دن تھا اور نیت کسی واجب کی تھی تو جس واجب کی نیت تھی وہ ہوا اور اگر کچھ حال نہ کھلا تو واجب کی نیت سے کاٹے گی اور مسافر نے جس کی نیت کی بہر صورت وہی ہوا۔ (درمختار و الجوہرہ)

مسئلہ نمبر ۳۳.....اگر تیسویں تاریخ ایسے دن ہوئی کہ اس دن روزہ رکھنے کا عادی تھا تو اسے روزہ رکھنا افضل ہے مثلاً کوئی شخص ہر پیر یا جمعرات کا روزہ رکھا کرتا ہے اور تیسویں اسی دن پڑی تو رکھنا افضل ہے۔ یونہی اگر چند روز پہلے سے رکھا جاتا تو اب یوم الشک میں کراہت نہیں۔ کراہت اسی صورت میں ہے کہ رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ رکھا جائے۔ یعنی صرف تیس شعبان کو یا انتیس اور تیس کو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۴.....اگر نہ تو اس دن روزہ رکھنے کا عادی تھا نہ کئی روز پہلے سے روزے رکھے تو اب خاص لوگ روزہ رکھیں اور عوام نہ رکھیں بلکہ عوام کے لیے یہ حکم ہے کہ نحوہ کبریٰ تک روزہ کے محل رہیں۔ اگر اس وقت تک چاند کا ثبوت ہو جائے تو رمضان کے روزے کی نیت کر لیں ورنہ کھا پی لیں۔ خواص سے مراد یہاں علما ہی نہیں بلکہ جو شخص یہ جانتا ہو کہ یوم الشک میں اس طرح روزہ رکھا جاتا ہے وہ خواص میں ہے ورنہ عوام میں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۵.....یوم الشک کے روز میں یہ پکا ارادہ کر لے کہ یہ روزہ نفل ہے۔ تو درست ہے۔ یوں نہ ہو کہ اگر رمضان ہے تو یہ روزہ رمضان کا ہے ورنہ نفل کا یا یوں کہ اگر آج رمضان کا دن ہے تو یہ روزہ رمضان کا ہے ورنہ کسی اور واجب کا کہ یہ دونوں صورتیں مکروہ ہیں۔ پھر اگر اس دن کا رمضان ہونا ثابت ہو جائے تو فرض رمضان ادا ہو گا ورنہ دونوں صورتوں میں نفل ہے اور گنہگار رہبر حال ہوا اور یوں بھی نیت نہ کرے کہ یہ دن رمضان کا ہے تو روزہ ہے اور نہ روزہ نہیں کہ اس صورت میں نہ تو نیت ہی ہوئی نہ روزہ ہوا اور اگر نفل کا پورا ارادہ ہے مگر کبھی کبھی دل میں یہ خیال گزر جاتا ہے کہ شاید آج رمضان کا دن ہو تو اس میں حرج نہیں۔ (عالمگیری و غنیۃ و الدر المختار)

مسئلہ نمبر ۳۶.....عوام کو جو یہ حکم دیا گیا کہ تھوڑا بہت انتظار کریں جس نے اس پر عمل کیا مگر بھول کر کھا لیا۔ پھر اس دن کا رمضان ہونا ظاہر ہوا تو روزہ کی نیت کر لے ہو جائے گا۔ انتظار کرنے والے روزہ دار کے حکم میں ہے اور بھول کر کھانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (درمختار)

چاند دیکھنے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ (پ۲ البقرۃ ۱۸۹)

اے محبوب! تم سے نئے چاند کو پوچھتے ہیں تم فرما دو وہ وقت کی علامتیں ہیں لوگوں اور حج کے لیے (ترجمہ کنز الایمان)

حدیث ۱.....صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ روزہ نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور افطار نہ کرو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور اگر ابر ہو تو مقدار پوری کر لو۔

حدیث ۲.....نیز صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں۔ چاند دیکھ کر روزہ رکھنا شروع کرو اور چاند دیکھ کر افطار کرو اور اگر ابر ہو تو شعبان کی گنتی تیس پوری کر لو۔

حدیث ۳.....ابوداؤد، ترمذی، نسائی و ابن ماجہ و دارمی و ہم اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ ایک اعرابی نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے۔ فرمایا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ ﷻ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ عرض کی ہاں۔ فرمایا تو گواہی دیتا ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اس نے کہا ہاں۔ ارشاد فرمایا اے بلال! لوگوں میں اعلان کر دو کہ کل روزہ رکھیں۔

حدیث ۴.....ابوداؤد و دارمی و ہم اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ لوگوں نے باہم چاند دیکھنا شروع کیا۔ میں نے حضور ﷺ کو خبر دی کہ میں نے چاند دیکھا ہے۔ حضور ﷺ نے بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

حدیث ۵.....ابوداؤد امام الموحدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ شعبان کا اس قدر تحفظ کرتے کہ تا کسی اور کا نہ کرتے۔ پھر رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے اور اگر ابر ہوتا تو تیس دن پورے کر کے روزہ رکھتے۔

حدیث ۶.....مسلم میں ابی البختری رحمۃ اللہ علیہ سے راوی کہ کہتے ہیں ہم عمرہ کے لیے گئے۔ جب بطن نخلہ میں پہنچے تو چاند دیکھ کر کسی نے کہا تین رات کا ہے۔ کسی نے کہا دو رات کا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہم ملے اور ان سے واقعہ بیان کیا۔ فرمایا تم نے دیکھا کس رات میں؟ ہم نے کہا فلاں رات میں۔ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی مدت دیکھنے سے مقرر فرمائی۔ لہٰذا اس رات کا قرار دیا جائے گا جس رات کو تم نے دیکھا۔

مسئلہ نمبر ۱.....پانچ مہینوں کا چاند دیکھنا واجب کفایہ ہے۔ شعبان، رمضان، شوال، ذیقعدہ، ذی الحجہ۔ شعبان کا اس لیے کہ اگر رمضان کا چاند دیکھتے وقت ابر یا غبار ہو تو تیس پورے کر کے رمضان شروع کریں اور رمضان کا روزہ رکھنے کے لیے اور شوال کا روزہ ختم کرنے کے لیے اور

ذیقعدہ کا دوانچہ کے لیے اور ذی الحجہ کا تیرعید کے لیے۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ نمبر۲.....شعبان کی انتیس کی شام کو چاند دیکھیں۔ دکھائی دے تو کل روزہ رکھیں ورنہ شعبان کے تیس پورے کر کے رمضان کا مہینہ شروع کریں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۳.....کسی نے رمضان یا عید کا چاند دیکھا مگر اس کی گواہی کسی وجہ شرعی سے رد کر دی گئی۔ مثلاً فاسق ہے یا عید کا چاند اس نے تنہا دیکھا تو اسے حکم ہے کہ روزہ در کھے اگر چہ اپنے آپ عید کا چاند دیکھ لیا ہے اور اس روزہ کو توڑنا جائز نہیں مگر توڑے گا تو کفارہ لازم نہیں اور اس صورت میں اگر رمضان کا چاند تھا اور اس نے اپنے حساب کے تیس روزے پورے کئے مگر عید کے چاند کے وقت پھر ابر یا غبار ہے تو اسے بھی ایک دن اور رکھنے کا حکم ہے۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر۴.....تنہا اس نے چاند دیکھ کر روزہ رکھا۔ پھر روزہ توڑ دیا یا قاضی کے یہاں گواہی بھی دی تھی اور ابھی اس نے اس کی گواہی پر حکم نہیں دیا تھا کہ اس نے روزہ توڑ دیا تو بھی کفارہ لازم نہیں۔ صرف اس روزہ کی قضا ہے اور اگر قاضی نے اس کی گواہی قبول کر لی۔ اس کے بعد اس نے روزہ توڑ دیا تو کفارہ لازم ہے اگر چہ یہ فاسق ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۵.....جو شخص علم ہیئت جانتا ہے اس کا اپنے علم ہیئت کے ذریعہ سے کہہ دینا کہ چاند ہوا نہیں ہوا کوئی چیز نہیں۔ اگر چہ وہ عادل ہو۔ اگر چہ کئی شخص ایسا کہتے ہوں کہ شرع میں چاند دیکھنے کی گواہی سے ثبوت کا اعتبار ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۶.....ہر گواہی میں یہ کہنا ضروری ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ بغیر اس کے شہادت نہیں مگر ابر میں رمضان کے چاند کی گواہی میں اس کہنے کی ضرورت نہیں۔ اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ میں نے اس رمضان کا چاند اپنی آنکھ سے آج یا کل فلاں دن دیکھا ہے یونہی اس کی گواہی میں دعویٰ اور بطلان قضا اور حاکم کا حکم بھی شرط نہیں یہاں تک کہ اگر کسی نے حاکم کے یہاں گواہی دی تو جس نے اس کی گواہی سنی اور اس کو بظاہر معلوم ہو کہ یہ عادل ہے اس پر روزہ رکھنا ضروری ہے۔ اگر چہ حاکم کا حکم اس نے نہ سنا ہو۔ مثلاً حکم دینے سے پہلے چلا گیا۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر۷.....ابر اور غبار میں رمضان کا ثبوت ایک مسلمان عاقل بالغ مستور یا عادل شخص سے ہو جاتا ہے۔ وہ مرد ہو خواہ عورت آزاد ہو یا باندی غلام ہو اس پر تہمت زنا کی حد ماری گئی ہو جب کہ توبہ کر چکا ہے۔ عادل ہونے کے معنی یہ ہیں کہ کم سے کم متقی ہو یعنی کبائر سے بچتا ہو اور صغیرہ پر اصرار نہ کرتا ہو اور ایسا کام نہ کرتا ہو جو مروت کے خلاف ہو مثلاً بازار میں کھانا۔ (درمختار و الدرالمختار)

مسئلہ نمبر۸.....فاسق اگر چہ رمضان کے چاند کی شہادت دے۔ اس کی گواہی قابل قبول نہیں۔ رہا یہ کہ اس کے ذمہ گواہی دینا لازم ہے یا نہیں۔ اگر امید ہے کہ اس کی گواہی قابل قبول کر لے گا تو اسے لازم ہے کہ گواہی دے۔ مستور یعنی جس کا ظاہر حال صلاح شرع ہے مگر باطن کا حال معلوم نہیں اس کی گواہی بھی غیر رمضان قابل قبول نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۹.....جس عادل شخص نے رمضان کا چاند دیکھا اس پر واجب ہے کہ اسی رات میں شہادت ادا کر دے۔ یہاں تک کہ اگر لونڈی یا پردہ نشین عورت نے چاند دیکھا تو اس پر گواہی دینے کے لیے اسی رات میں جانا واجب ہے۔ لونڈی کو اس کی مخدومہ عورت نہیں کہ اپنے آقا سے اجازت لے۔ یونہی آزاد عورت کو گواہی کے لیے جانا واجب اس کے لیے شوہر سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں مگر یہ حکم اس وقت ہے جب کہ اس کی گواہی پر تہمت ہو کہ بے اس کی گواہی کے کام نہ چلے۔ ورنہ کیا ضرورت۔ (درمختار و الدرالمختار)

مسئلہ نمبر۱۰.....جس کے پاس رمضان کے چاند کی شہادت گزری۔ اسے یہ ضرور نہیں کہ گواہ سے یہ دریافت کرے۔ تم نے کہاں سے دیکھا اور وہ کس طرف تھا اور کتنی اونچائی پر تھا وغیرہ وغیرہ۔ (عالمگیری وغیرہ) مگر جب کہ اس کا بیان مشتبہ ہو تو سوال کرے۔ خصوصاً عید میں کہ لوگ خواہ مخواہ اس کا چاند دیکھ لیتے ہیں۔ مسئلہ۔ تنہا امام (یا دشاہ اسلام) یا قاضی نے چاند دیکھا تو اسے اختیار ہے۔ خواہ خود ہی روزہ رکھنے کا حکم دے یا کسی

کو شہادت لینے کے لیے مقرر کرے اور اس کے پاس شہادت دا کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱..... گاؤں میں چاند دیکھا اور وہاں کوئی ایسا نہیں جس کے پاس گواہی دے تو گاؤں والوں کو جمع کر کے شہادت دا کرے اور اگر یہ حال ہے تو لوگوں پر روزہ رکھنا لازم ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲..... کسی نے خود تو چاند نہیں دیکھا مگر دیکھنے والے نے اسے اپنی شہادت کا گواہ بنایا تو اس کی شہادت کا وہی حکم ہے جو چاند دیکھنے والے کی گواہی کا ہے جب کہ شہادت قابل قبول ہونے کے تمام شرائط پائے جائیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۳..... اگر مطلع صاف ہو تو جب تک بہت سے لوگ شہادت نہ دیں، چاند کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔ رہا یہ کہ اس کے لیے کتنے لوگ چاہئیں۔ یہ قاضی کے متعلق ہے۔ جتنے گواہوں سے اسے غالب گمان ہو جائے۔ علم دیہات مگر جب کہ یہ وہاں شہر یا بلند جگہ سے چاند دیکھنا بیان کرتا ہے تو ایک مستور کا قول بھی رمضان کے چاند میں قبول کر لیا جائے گا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۴..... جماعت کثیر کی شرط اس وقت ہے جب روزہ رکھنے یا عید کرنے کے لیے شہادت گزرے اور اگر کسی اور معاملہ کے لیے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں نے شہادت گزری اور قاضی نے شہادت کی بنا پر علم دے دیا تو اب یہ شہادت کافی ہے۔ روزہ رکھنے یا عید کرنے کے لیے بھی ثبوت ہو گیا۔ مثلاً ایک شخص نے دوسرے پر دعویٰ کیا کہ میرا اس کے ذمہ اتنا دین ہے اور اس کی معیاد یہ ظہیریہ تھی کہ جب رمضان آجائے تو دین ادا کرے گا اور رمضان آگیا مگر نہیں دیتا۔ مدعا علیہ نے کہا اس کا دین میرے ذمہ ہے اور معیاد بھی یہی ظہیری تھی مگر ابھی رمضان نہیں آیا۔ اس پر مدعی نے دو گواہ گزارے، جنہوں نے چاند دیکھنے کی شہادت دی۔ قاضی نے حکم دے دیا کہ دین ادا کر۔ تو اگرچہ مطلع صاف تھا اور وہ یہ گواہیاں ہوئیں مگر اب روزہ رکھنے اور عید کرنے کے حق میں بھی یہی دو گواہیاں کافی ہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۵..... یہاں مطلع صاف تھا مگر دوسری جگہ صاف تھا۔ وہاں قاضی کے سامنے شہادت گزری۔ قاضی نے چاند ہونے کا حکم دیا۔ اب دو یا چند آدمیوں نے یہاں آکر جہاں مطلع صاف تھا اس بات کی گواہی دی کہ فلاں قاضی کے یہاں دو شخصوں نے فلاں رات میں چاند دیکھنے کی گواہی دی اور اس قاضی نے ہمارے سامنے حکم دے دیا اور دعویٰ کے شرائط بھی پائے جاتے ہیں تو یہاں کا قاضی بھی ان شہادتوں کی بنا پر حکم دے دے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶..... اگر کچھ لوگ آکر یہ کہیں کہ فلاں جگہ چاند ہوا بلکہ اگر شہادت بھی دیں کہ فلاں فلاں نے دیکھا بلکہ اگر یہ شہادت دیں کہ فلاں جگہ کے قاضی نے روزہ یا افطار کے لیے لوگوں سے کہا۔ یہ سب طرح یکساں ہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۷..... کسی شہر میں چاند ہوا اور وہاں سے متصد دستیں دوسرے شہر میں آئیں اور سب نے اس کی خبر دی کہ وہاں فلاں دن چاند ہوا ہے اور تمام شہر میں یہ بات مشہور ہے اور وہاں کے لوگوں نے روزہ کی بنا پر فلاں دن سے روزے شروع کیے تو یہاں والوں کے لیے بھی ثبوت ہو گیا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۸..... رمضان کی چاند رات کو ابر تھا۔ ایک شخص نے شہادت دی اور اس کی بنا پر روزے کا حکم دے دیا گیا۔ اب عید کا چاند اگر یہ ہر کے نہیں دیکھا گیا تو تیس روزے پورے کر کے عید کر لیں اور اگر مطلع صاف ہے تو عید نہ کریں مگر جب وہ سالوں کی گواہی سے رمضان کا ثبت ہوا ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۹..... مطلع صاف ہے تو عید و رمضان کے شوال وذی الحجہ بلکہ تمام مہینوں کے لیے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہی دیں اور سب عادل ہوں اور آزاد ہوں اور ان میں کسی پر تہمت زنا کی حد قائم کی گئی ہو اگرچہ توبہ کر چکا ہو اور یہ بھی شرط ہے کہ گواہ گواہی دیتے وقت یہ لفظ کہے میں گواہی دیتا ہوں۔ (کتاب عامہ)

مسئلہ نمبر ۲۰..... گاؤں میں دو شخصوں نے عید کا چاند دیکھا اور مطلع صاف ہے اور وہاں کوئی ایسا نہیں جس کے پاس شہادت دیں تو گاؤں والوں سے کہیں اگر یہ عادل ہوں تو عید کریں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱..... تنہا امام یا قاضی نے عید کا چاند دیکھا تو انہیں عید کرنا یا عید کا حکم دینا جائز نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۲..... انتیسویں رمضان کو کچھ لوگوں نے یہ شہادت دی کہ ہم لوگوں نے ایک دن پہلے چاند دیکھا۔ جس کے حساب سے آج تیس ہے تو اگر یہ لوگ یہیں تھے تو اب ان کی گواہی مقبول نہیں کہ وقت پر گواہی کیوں نہ دی اور اگر یہاں نہ تھے اور عادل ہوں تو قبول کر لی جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳..... رمضان کا چاند دکھائی نہ دیا۔ شعبان کے تیس دن پورے کر کے روزے رکھنا شروع کر دیئے۔ اٹھائیس ہی روزے رکھے تھے کہ عید کا چاند ہو گیا تو اگر شعبان کا چاند دیکھ کر تیس دن کا امید قرار دیا تھا تو ایک روز قضا رکھیں اور اگر شعبان کا بھی چاند دکھائی نہ دیا تھا بلکہ رجب کی تیس تاریخیں پوری کر کے شعبان کا مہینہ شروع کیا تو دو روزے قضا کے رکھیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴..... دن میں بلال دکھائی دیا زوال سے پہلے یا بعد بہر حال وہ آئندہ رات کا قرار دیا جائے گا۔ یعنی اب جو رات آئے گی اس سے مہینہ شروع ہوگا۔ اگر تیسویں رمضان کے دن میں دیکھا تو یہ دن رمضان ہی کا ہے شوال کا نہیں اور روزہ واجب اور کرنا فرض ہے اور شعبان کی تیسویں تاریخ کے دن میں دیکھا تو یہ دن شعبان کا ہے رمضان کا نہیں۔ لہٰذا آج کا روزہ فرض نہیں۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۵..... ایک جگہ چاند ہوا تو وہ صرف وہیں کے لیے نہیں بلکہ تمام جہان کے لیے ہے مگر دوسری جگہ کے لیے اس کا حکم اس وقت ہے کہ ان کے نزدیک اس دن تاریخ میں چاند ہونا شرعی ثبوت سے ثابت ہو جائے یعنی دیکھنے کی گواہی یا قاضی کے حکم کی شہادت گزرے یا متعدد جماعتیں وہاں آ کر خبر دیں کہ فلاں جگہ چاند ہوا ہے اور وہاں لوگوں نے روزہ رکھا یا عید کی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶..... ٹیلی فون سے روئیت ہلال ثابت نہیں ہو سکتی۔ نہ اداری خطوط اور تحریریں اور اخبار میں چھپا ہوا کوئی ثبوت ہے۔ آج کل عموماً دیکھا جاتا ہے کہ انتیس رمضان کو بمشکل ایک جگہ سے دوسری جگہ تار آ گیا۔ بس لو عید ہو گئی یہ محض ناجائز و حرام ہے۔ تار کیا چیز ہے۔ اوہ تو یہی معلوم نہیں کہ جس کا نام لکھا ہے وہ واقعی اس کا بھیجا ہوا ہے اور فرض کرو اسی کا ہو تو تمہارے پاس کیا ثبوت۔ اور یہ بھی کسی تو تار میں اکثر غلطیاں ہوتی ہی رہتی ہیں۔ ہاں کانپور نہیں کا ہاں معمولی بات ہے اور ملا کہ بالکل صحیح پہنچا تو یہ محض ایک خبر ہے شہادت نہیں اور وہ بھی رسیوں واسطے سے اگر تار دینے والا انگریزی پڑھا ہوا نہیں تو کسی اور سے لکھوائے گا۔ معلوم نہیں کہ اس نے کیا لکھوایا۔ اس نے کیا لکھا۔ آدمی کو دیا اس نے زبانی دے کے حوالہ کیا۔ اب یہاں کے تار گھر میں پہنچا تو اس نے تقسیم کرنے والے کو دیا۔ اس نے فر فر کسی اور کے حوالے کر دیا تو معلوم نہیں کتنے واسطے ہیں اس کو غلط اور اگر اسی کو دیا جب بھی کتنے واسطے ہیں۔ پھر یہ دیکھئے کہ مسلمان مستور جس کا عادل و فاسق ہونا معلوم نہیں تک کی گواہی معتبر نہیں اور یہاں جن جن ذریعوں سے تار پہنچا ان میں سب کے سب مسلمان ہی ہوں۔ یہ ایک عقلی احتمال ہے جس کا وجود معلوم نہیں ہوتا اور اگر یہ مکتوب الیہ صاحب بھی انگریزی پڑھے نہ ہوں تو کسی سے پڑھوائیں گے۔ اگر کسی کافر نے پڑھا تو کیا اعتبار اور مسلمان نے پڑھا تو کیا اعتماد کہ صحیح پڑھا۔ غرض شمار کیجئے تو بکثرت ایسی وجہیں ہیں جو تار کے اعتبار سے کھوٹی ہیں۔ فقہاء نے تو خط کا اعتبار ہی نہ کیا اگرچہ کاتب کے دستخط اور مہر پہچانا ہو اور اس پر اس کی مہر بھی ہو کہ الخط یشبہ الخط والخاتم یشبہ الخاتم فربما وقع الاشتباہ کے مشابہ ہوتا ہے اور مہر مہر کے تو کجا تاروں تعالیٰ علم۔

مسئلہ نمبر ۲۷..... ہلال دیکھ کر اس کی طرف انگلی سے اشارہ کرنا مکروہ ہے اگرچہ دوسرے کو بتانے کے لیے ہو۔ (درمختار و عالمگیری)

ان چیزوں کا بیان جن سے روزہ نہیں جاتا

حدیث ۱..... صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس روزہ دار نے بھول کر کھایا یا

وہ اپنے روزہ کو پورا کرے کہ اسے اللہ ﷻ نے کھلایا اور پلایا۔

حدیث ۲.....ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ وارمی رضی اللہ عنہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس پر قے نے غلبہ کیا اس پر قضا نہیں اور جس نے قصداً قے کی اس پر روزہ کی قضا ہے۔

حدیث ۳.....ترمذی رحمۃ اللہ علیہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر مرض کی میری آنکھ میں مرض ہے۔ کیا روزے کی حالت میں سرمہ لگاؤں؟ فرمایا ہاں۔

حدیث ۴.....ترمذی رحمۃ اللہ علیہ میں ابوسعید رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین چیزیں روزہ نہیں توڑتیں، پچھنا، قے اور احتلام۔

تنبیہ: اس باب میں ان چیزوں کا بیان ہے جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ رہا یہ امر کہ ان سے روزہ بھی مکروہ ہوتا ہے یا نہیں اس سے بحث کو تعلق نہیں۔ نہ یہ کہ وہ فعل جائز ہے یا ناجائز۔

مسئلہ نمبر ۱.....بھول کر کھایا، پیا یا جماع کیا، روزہ فاسد نہ ہوا۔ خواہ وہ روزہ فرض ہو یا نفل اور روزہ کی نیت سے پہلے یہ چیزیں پائی گئیں یا بعد مگر جب یاد دلانے پر بھی یاد نہ آیا کہ روزہ دار ہے تو اب فاسد ہو جائے گا۔ بشرطیکہ یاد دلانے کے بعد یہ افعال واقع ہوئے ہوں۔ مگر اس صورت میں کفارہ لازم نہیں۔ (درمختار و غنیہ) عمدیہ کہ کسی روزہ دار کو ان افعال میں دیکھے تو یاد دلانا واجب ہے۔ یاد نہ دلایا تو گنہگار ہوا مگر جب کہ روزہ دار بہت کمزور ہو کہ یاد دلانے سے کھانا چھوڑ دے گا اور کمزوری اتنی بڑھ جائے گی کہ روزہ رکھنا دشوار ہوگا اور کھا لے گا تو روزہ بھی اچھی طرح پورا کرے گا اور دیگر عبادتیں بھی خوبی ادا کرے گا تو اس صورت میں یاد نہ دلانا بہتر ہے۔ بعض مشائخ نے جوان کو دیکھے تو یاد دلا دے اور بوڑھے کو دیکھے تو یاد نہ دلائے میں حرج نہیں، مگر یہ حکم اکثر کے لحاظ سے ہے کہ جوان اکثر قوی ہوتے ہیں اور بوڑھے اکثر کمزور اور سہل حکم یہ ہے کہ جوانی اور بڑھاپے کو کوئی بھی دخل نہیں بلکہ قوت و ضعف کا لحاظ ہے لہٰذا اگر جوان اس قدر کمزور ہو تو یاد نہ دلانے میں حرج نہیں اور بوڑھا قوی ہو تو یاد دلانا واجب۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲.....کسی دھواں یا غبار عطر میں جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، خواہ وہ غبار آٹے کا ہو کہ چکی پیسنے یا آٹا چھاننے میں اڑتا ہے یا نلکا کا غبار ہو یا سے خاک اڑی یا چانوروں کے کھر یا اپلے سے غبار اڑ کر حلق میں پہنچا۔ اگر پورا روزہ دار رہا یا وقتاً فوقتاً اور اگر خود قصداً دھواں پہنچایا تو فاسد ہو گیا، جب کہ روزہ دار رہا یاد ہو۔ خواہ وہ کسی چیز کا دھواں ہو اور کسی طرح پہنچا ہو یہاں تک کہ اگر کسی دیگ و خوشبو سلگتی تھی۔ اس نے منہ قریب کر کے دھوئیں کو ناک سے کھینچا روزہ جاتا رہا۔ یونہی حقہ پینے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر روزہ یاد ہو اور حقہ پینے والا اگر پینے کا تو کفارہ بھی لازم آئے گا۔ (درمختار و ردالمحتار و غنیہ)

مسئلہ نمبر ۳.....بھری سلگی لکڑی یا تیل یا سرمہ لگایا تو روزہ نہ گیا، اگرچہ تیل یا سرمہ کا مزہ حلق میں محسوس ہوتا ہو بلکہ تھوک میں سرمہ کا رنگ بھی دکھائی دیتا ہو جب بھی نہیں ٹوٹتا۔ (جوہرہ و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴.....بوسہ لیا مگر انزال نہ ہوا تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ یونہی عورت کی طرف بلکہ اس کی شرم گاہ کی طرف نظر کی، مگر ہاتھ نہ لگایا اور انزال ہو گیا۔ اگرچہ بار بار نظر کر کے فیما بمانے وغیرہ کے خیال کرنے سے انزال ہوا۔ اگرچہ دیر تک خیال جمانے سے ایسا ہوا ان سب صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (جوہرہ و درمختار)

مسئلہ نمبر ۵.....غسل کیا اور پانی کی خنکی اندر محسوس ہوئی یا کلی کی اور پانی بالکل پھینک دیا یا صرف کچھ تری منہ میں پانی رہ گئی تھوک کے ساتھ اسے نگل گیا یا حلق سے کان کھجایا اور اس پر کان کا میل لگ گیا۔ پھر وہی میل لگا ہوا تنکا کان میں ڈالا۔ اگرچہ چند بار کیا ہو یا انت یا منہ میں

خلیف نے بے علم ہی رہ گئی کہ لعاب کے ساتھ خود ہی اتر جائے گی اور وہ اتر گئی یا دانتوں سے خون نکل کر حلق تک پہنچا مگر حلق سے نیچے نہ اترا تو ان سب صورتوں میں روزہ نہ گیا۔ (درمختار، فتح القدیر)

مسئلہ نمبر ۶..... روزہ دار کے پیٹ میں کسی نے غیبۃً جلایا تیل گھوپ دیا اگر چہ اس کا چھالا یا پیکان پیٹ کے اندر رہ گئی یا اس کے پیٹ میں کھلی تک زخم تھا کسی نے لکڑی ماری کہ اندر رہ گئی تو روزہ نہیں ٹوٹا اور اگر خود اس نے یہ سب کیا اور بھالا یا پیکان یا لکڑی اندر رہ گئی تو جاتا رہا۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷..... بات کرنے میں تھوک سے ہونٹ تر ہو گئے اور اسے پی گیا یا منہ سے رال نکلی مگر نہ ٹوٹا نہ تھا کہ اسے چڑھا کر پی گیا یا ناک میں رینٹھ آئی یا کھنکھار کے باہر آئی مگر منقطع نہ ہوئی تھی کہ اسے چڑھا کر نگل گیا یا کھنکھار منہ میں آیا اور کھا گیا اگر چہ کتنا ہی روزہ نہ جائے مگر ان باتوں سے احتیاط چاہیے۔ (عالمگیری، درمختار، درالمختار)

مسئلہ نمبر ۸..... کبھی حلق میں بیلی گئی روزہ نہ گیا۔ قصداً نگلی تو جاتا رہا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹..... بھولے سے جماع کر رہا تھا یاد آتے ہی الگ ہو گیا یا صبح صادق سے کچھ پیشتر جماع میں مشغول تھا صبح ہوتے ہی الگ ہو گیا۔ روزہ نہ گیا۔ اگر چہ دونوں صورتوں میں جدا ہونے کے بعد انزال ہو گیا ہو۔ اگر چہ دونوں صورتوں میں جدا ہونا یاد آنے اور صبح ہونے پر ہو کہ جدا ہونے کی حرکت جماع نہیں اور اگر یاد آنے پر فوراً الگ نہ ہوا اگر چہ صرف ٹھہر گیا اور حرکت نہ کی روزہ جاتا رہا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... بھولے سے کھا رہا تھا یاد آتے ہی فوراً لفظہ پھینک دیا یا صبح صادق سے پہلے کھا رہا تھا اور صبح ہوتے ہی نگل دیا، روزہ نہ گیا اور نگل پایا تو دونوں صورتوں میں جاتا رہا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱..... غیر سبیلین میں جماع کیا تو جب تک انزال نہ ہو روزہ نہ ٹوٹے گا۔ یونہی ہاتھ سے منی نکالنے میں۔ اگر چہ یہ سخت حرام ہے کہ حدیث میں اسے ملعون فرمایا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲..... چوپایے مردہ سے جماع کیا اور انزال نہ ہوا تو روزہ نہ گیا اور انزال ہوا تو جاتا رہا۔ جانور کا برسبیلیا اس کی فرج کو چھوا تو روزہ نہ گیا اگر چہ انزال ہو گیا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳..... دشنام دیا یا غیبت کی تو روزہ نہ گیا۔ اگر چہ غیبت بہت سخت کبیرہ ہے۔ قرآن مجید میں غیبت کرنے کی نسبت فرمایا' جیسا اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا۔ (۲۴۹) اور حدیث میں فرمایا۔ غیبت زنا سے بھی سخت تر ہے اگر چہ غیبت کی وجہ سے روزہ کی نورانیت جاتی رہتی ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۴..... جنابت کی حالت میں صبح کی بلکہ اگر سارے دن شب رہا روزہ نہ گیا مگر اتنی دیر تک قصداً غسل نہ کرنا کہ نماز قضا ہو جائے گناہ اور حرام ہے۔ حدیث میں فرمایا کہ جنابی جس گھر میں ہوتا ہے اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۵..... جن نے بھینی پری سے جماع کیا تو جب تک انزال نہ ہو روزہ نہ ٹوٹے گا۔ (درالمختار) یعنی جب کہ انسانی شکل میں نہ ہو اور انسانی شکل میں ہو تو وہی حکم ہے جو انسان سے جماع کرنے کا ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۶..... تیل یا تیل کے ساتھ کوئی چیز پانی اور تھوک کے ساتھ حلق میں اتر گئی تو روزہ نہ گیا مگر جب کہ اس کا مزہ حلق میں محسوس ہوتا ہو تو روزہ جاتا رہا۔ (فتح القدیر)

روزہ توڑنے والی چیزوں کا بیان

حدیث ۱..... بخاری و احمد و ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ و دارمی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جس نے رمضان

کے ایک دن کا روزہ بغیر رخصت وبغیر مرض افطار کیا تو زمانہ بھر کا روزہ اس کی قضا نہیں ہوسکتا۔ اگر چہ کہ بھی لے یعنی وہ فضیلت جو رمضان میں رکھنے کی تھی، کسی طرح حاصل نہیں کرسکتا تو جب روزہ رکھنے میں پختہ وثید ہے۔ رکھ کر توڑ دینا تو اس سے سخت تر ہے۔

حدیث ۲.....ابن خزیمہ وابن حبان اپنی صحیح میں ابوامامہ باہلی سے مروی ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ میں سو رہا تھا، دو شخص حاضر ہوئے اور میرا بازو پکڑ کر ایک پہاڑ کے پاس لے گئے اور مجھ سے کہا چڑھئے۔ میں نے کہا مجھ میں اس کی طاقت نہیں۔ انہوں نے کہا ہم سہل کردیں گے۔ میں چڑھ گیا۔ جب بیچ پہاڑ پر پہنچا تو سخت آوازیں سنائی دیں۔ میں نے کہا یہ کیسی آوازیں ہیں؟ انہوں نے کہا یہ جہنمیوں کی آوازیں ہیں۔ پھر مجھے آگے لے گئے۔ میں نے ایک قوم کو دیکھا کہ وہ لوگ لٹکائے گئے ہیں اور ان کی باچھیں چیری جارہی ہیں جن سے خون بہتا ہے۔ میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں کہا یہ وہ لوگ ہیں جنکے وقت سے پہلے روزہ افطار کردیتے ہیں۔

حدیث ۳.....ابویعلی باسناد حسن ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ "اسلام کے تین اور دین کے تواعد تین ہیں جن پر اسلام کی بنیاد مضبوط کی گئی۔ جو ان میں سے ایک کو ترک کرے وہ کافر ہے۔ اس کا خون حلال ہے۔ کلمہ توحید کی شہادت اور نماز فرض اور روزہ رمضان اور ایک روایت میں جو ان میں سے ایک کو ترک کرے وہ حالتہ کے ساتھ کفر کرتا ہے اور اس کا فرض وعمل کچھ مقبول نہیں"۔

مسئلہ نمبر ۱.....کھانے چبانے مضاغ کرنے سے روزہ جاتا رہتا ہے جب کہ روزہ دار ہو یاد ہو۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۲.....حقہ، سگریٹ، چھٹہ وغیرہ پینے سے روزہ جاتا رہتا ہے اگر چہ اپنے خیال میں حلق تک دھواں پہنچانا ہو بلکہ پان یا صرف تمباکو کھانے سے بھی روزہ جاتا رہے گا اگر چہ یک تھوک دی ہو کہ اس کے باریک اجزا بدون حلق میں پہنچتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۳.....شکر وغیرہ ایسی چیزیں جو منہ میں رکھنے سے گھل جاتی ہیں منہ میں رکھی اور تھوک نگل گیا۔ روزہ جاتا رہا۔ یونہی دانتوں کے درمیان کوئی چیز پھنسے کے برابر یا زیادہ تھی منہ سے کھا گیا یا کم تھی مگر منہ سے نکال کر پھر کھالی۔ دانتوں سے خون نکل کر حلق سے نیچے اترا اور خون تھوک سے زیادہ یا برابر یا کم تھا مگر اس کا مزہ حلق میں محسوس ہوا تو ان سب صورتوں میں روزہ جاتا رہا۔ اگر کم تھا اور مزہ بھی محسوس نہ ہوا تو نہیں۔

(درمختار)

مسئلہ نمبر ۴.....روزہ میں دانت اکھڑوایا اور خون نکل کر حلق سے نیچے اترا اگر چہ سوتے میں پیا ہو تو اس روزہ کی قضا واجب ہے۔

(درالمختار)

مسئلہ نمبر ۵.....کوئی چیز پاخانہ کے مقام میں تھی اگر اس کا دوسرا سرا باہر رہا تو نہیں ٹوٹا اور نہ جاتا رہا لیکن اگر وہ چیز ہے اور اس کی رطوبت اندر رہنے کی وجہ سے گلتی جاتا رہا۔ یہی حکم شرم گاہ عورت کا ہے۔ شرم گاہ مرد اس باب میں فرج داخل ہے۔ یونہی اگر ڈورے میں بوٹی باندھ کر نگل لی اور ڈوری کا دوسرا سرا باہر رہا اور بلہ نکال لی کہ گلنے نہ پائی تو نہیں گیا اور اگر ڈورے کا دوسرا سرا بھی اندر چلا گیا یا بوٹی کا کچھ حصہ اندر رہ گیا تو روزہ جاتا رہا۔

(درمختار وعالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶.....عورت نے پیشاب کے مقام میں روئی یا کپڑا رکھا اور بالکل باہر نہ رہا روزہ جاتا رہا اور خشک انگلی پاخانہ کے مقام میں رکھی یا عورت نے شرم گاہ میں تو روزہ نہ گیا اور تیل چربی یا اس پر کچھ لگا تھا تو جاتا رہا مگر طبیکہ پاخانہ کے مقام پر اس جگہ رکھی ہو جہاں عمل دیتے وقت حقنہ کا سرا رکھتے ہیں۔

(عالمگیری ودرمختار ودرالمختار)

مسئلہ نمبر ۷.....مبالغہ کے ساتھ استنجا کیا۔ یہاں تک کہ حقنہ رکھنے کی جگہ تک پانی پہنچ گیا۔ روزہ جاتا رہا اور ایسا مبالغہ چاہیے بھی نہیں کہ اس سے تخت بیماری کا اندیشہ ہے۔

(درمختار)

مسئلہ نمبر ۸.....مرد نے پیشاب کے سوراخ میں پانی یا تیل ڈالا تو روزہ نہ گیا اگر چہ مثانہ تک پہنچ گیا ہو اور عورت نے شرم گاہ میں

پگھلایا تو جاتا رہا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹..... دماغ یا حلق کی جھلی تک زخم ہے اس میں دوا ڈالی۔ اگر دماغ یا حلق تک پہنچ گئی روزہ جاتا رہا۔ خواہ وہ دوا تر ہو یا خشک اور اگر معلوم نہ ہو کہ دماغ یا حلق تک پہنچی یا نہیں اور وہ دوا تر تھی جب بھی جاتا رہا اور خشک تھی تو نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰..... حقنہ لیا یا تشنوں سے دوا چڑھائی یا کان میں تیل ڈالا یا تیل چلا گیا' روزہ جاتا رہا اور پانی کان میں چلا گیا یا ڈالا تو نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱..... کلی کر رہا تھا یا بقصد پانی حلق سے اتر گیا یا ناک میں پانی چڑھایا اور دماغ کو چڑھ گیا' روزہ جاتا رہا مگر جب کہ روزہ ہونا بھول گیا ہو تو بنے گا اگر چہ قصداً کیا ہو۔ یونہی کسی نے روزہ دار کی طرف کوئی چیز پھینکی وہ اس کے حلق میں چلی گئی' روزہ جاتا رہا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲..... سوتے میں پانی پی لیا یا کچھ کھا لیا یا منہ کھولا تھا اور پانی کا قطرہ یا دھواں حلق میں بار بار' روزہ جاتا رہا۔ (عالمگیری جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۳..... دوسرے کا تھوک نگل گیا یا بلغم تھوک کر منہ پر لے کر نگل گیا' روزہ جاتا رہا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴..... منہ میں رنگین ڈورا رکھا جس سے تھوک رنگین ہو گیا پھر تھوک نگل گیا' روزہ جاتا رہا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵..... ڈورا نکالنے تر کرنے کے لیے منہ پر گزارا پھر دوبارہ دوسری بار یونہی کیا' روزہ نہ جائے گا مگر جب کہ ڈورے سے کچھ رطوبت جدا ہو کر منہ میں رہی اور تھوک نگل گیا تو روزہ جاتا رہا۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۶..... آنسو منہ میں چلا گیا اور نگل لیا۔ اگر قطرہ دو قطرہ ہے تو روزہ نہ گیا اور زیادہ تھا کہ اس کی نمکینی پورے منہ میں محسوس ہوتی تو جاتا رہا۔ پسینہ کا بھی یہی حکم ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷..... پانی نے کا مقام باہر نکل پڑا تو حکم ہے کپڑے سے خوب پونچھ کر اتنے کو تری بالکل باقی نہ رہے اور اگر کچھ پانی اس پر باقی تھا اور کپڑا ہونٹ پر جما گیا تو روزہ جاتا رہا۔ اسی وجہ سے فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ روزہ دار استنجا کرنے میں سانس نہ لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸..... عورت کا بوسہ لیا یا چھوا یا مباشرت کی یا نگاہ لگائی اور انزال ہو گیا تو روزہ جاتا رہا اور عورت نے مرد کو چھوا اور مرد کو انزال ہو گیا تو روزہ نہ گیا۔ عورت کو کپڑے کے اوپر سے چھوا اور کپڑا ستا ہوا ہے کہ بدن کی گرمی محسوس نہیں ہوتی تو فاسد نہ ہوا اگر چہ انزال ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹..... قصداً منہ بھر قے کی اور روزہ دار یاد ہے تو مطلقاً روزہ جاتا رہا اور اس سے کم کی تو نہیں اور بلا اختیار قے ہو گئی تو منہ بھر منہ ہے یا نہیں اور بہر تقدیر وہ دوا کہ حلق میں چلی گئی یا اس نے خود ڈالی یا لوائی تو اگر بھر منہ نہ ہو تو روزہ نہ گیا مگر چاہ لوٹ گئی یا اس نے خود ڈالی اور بھر منہ ہے یا اس نے لوائی مگر چاہ اس میں سے صرف چنے برابر حلق سے اتری تو روزہ جاتا رہا ورنہ نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۰..... قے کے یا خام اس وقت ہیں کہ قے میں کھانا آ گیا صفرا یا خون اور فقم آیا تو مطلقاً روزہ نہ ٹوٹا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱..... رمضان میں باعذر جیسے نفس، ملائیہ قصداً کھائے تو حکم ہے کہ اسے قتل کیا جائے۔ (ردالمحتار)

ان صورتوں کا بیان جن میں صرف قضا لازم ہے

مسئلہ نمبر ۲۲..... یہ گمان تھا کہ صبح نہیں ہوئی اور کھلا یا پیا یا جماع کیا بعد کو معلوم ہوا کہ صبح ہو چکی تھی یا کھانے پینے پر مجبور کیا گیا یعنی اکراہ شرعی پایا گیا اگر چہ اپنے ہاتھ سے کھایا تو صرف قضا لازم ہے یعنی اس روزہ کے بدلے میں ایک روزہ رکھنا پڑے گا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۳..... بھول کر کھایا پیا یا جماع کیا یا قے عمداً کرنے سے انزال ہوا یا قے یا احتلام ہوا یا قے ہوئی اور ان سب صورتوں میں یہ گمان

کیا کہ روزہ جاتا رہا۔ اب قصداً کھایا تو صرف قضا فرض ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۴..... کان میں تیل ٹپکایا یا پیشاب یا دماغ کی جھلی تک زخم تھا اس میں دوا ڈالی کہ پیشاب یا دماغ تک پہنچ گئی یا حقنہ لیا یا ناک سے دوا چڑھائی یا پتھر، نکسیر سے مٹی روئی، کاغذ، گھاس وغیرہا ایسی چیز کھائی جس سے لوگ تمسخر کرتے ہیں یا رمضان میں بلا نیت روزہ رکھ روزہ کی طرح رہا یا صبح کو نیت نہیں کی تھی دن میں زوال سے پیشتر نیت کی اور بعد نیت کھایا یا روزہ کی نیت تھی مگر روزہ رمضان کی نیت نہ تھی یا اس کے متعلق میں یہ کہ رہا یا ہوا جاتا رہا یا بہت سا پسینہ یا آنسو نکل گیا یا بہت چھینٹا لوگی سے نہاتے گیا جو قابل نہاتے نہ تھی یا مرد یا نورے میں پانی یا پیشاب پہنچ گیا یا بوسہ لیا عورت کے ہونٹ چوسے یا عورت کا پان چبا کر دیا اگر چہ کوئی چیز اسائل ہو مگر پھر بھی پان کی گرمی محسوس ہوتی ہو اور ان سب صورتوں میں زوال بھی ہو گیا یا ہاتھ سے منی نکالی یا مباشرت فاحشہ سے انزال ہو گیا یا اے رمضان کے علاوہ اور کوئی روزہ فاسد کر دیا اگر چہ وہ رمضان ہی کی قضا ہو یا عورت روزہ دار سو رہی تھی سوتے میں اس سے وطی کی گئی یا صبح کو ہوش میں تھی اور روزہ کی نیت کر لی تھی پھر پاگل ہو گئی اور اسی حالت میں اس سے وطی کی گئی یا یہ گمان کر کے کہ رات ہے سحری کھائی یا رات ہونے میں شک تھا اور سحری کھائی حالانکہ صبح ہو چکی تھی یا یہ گمان کر کے کہ آفتاب ڈوب گیا ہے افطار کر لیا حالانکہ ابھا نہ تھا یا دو شخصوں نے شہادت دی کہ آفتاب ڈوب گیا اور دو نے شہادت دی کہ دن ہے اور اس نے افطار کر لیا۔ بعد کو معلوم ہوا کہ غروب نہیں ہوا تھا۔ ان سب صورتوں میں صرف قضا لازم ہے کفارہ نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۵..... مسافر نے اقامت کی، حیض و نفاس والی عورت پاک ہو گئی، مجنون کو ہوش آ گیا، مریض تھا اچھا ہو گیا جس کا روزہ جاتا رہا اگر چہ تیرا کسی نے تیرا یا غلطی سے پانی وغیرہ کوئی چیز حلق میں ڈالی، کافر تھا مسلمان ہو گیا، نابالغ تھا بالغ ہو گیا، رات سمجھ کر سحری کھائی تھی حالانکہ صبح ہو چکی تھی غروب سمجھ کر افطار کر لیا حالانکہ دن باقی تھا تو ان سب صورتوں میں جو کچھ دن باقی تھا اس سے روزے کے مثل گزرا ہوا واجب ہے اور نابالغ جو بالغ ہوا یا کافر تھا مسلمان ہوا ان پر اس دن کی قضا واجب نہیں باقی سب پر قضا واجب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶..... نابالغ دن میں بالغ ہوا یا کافر دن میں مسلمان ہوا اور وہ وقت ایسا تھا کہ روزہ کی نیت ہو سکتی ہے اور نیت کر بھی لی مگر دوپہر ہو تو روزہ تو ہوا اس دن کی قضا واجب نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۷..... بچے کی عمر دس سال کی ہو جائے اور اس میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو اس سے روزہ رکھوایا جائے نذر کے تو مار کر رکھوائیں۔ اگر پوری طاقت دیکھی جائے اور رکھ کر توڑ دیا تو قضا کا حکم نہ دیں گے اور نماز توڑنے پر پڑھوائیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸..... حیض و نفاس والی عورت صبح صادق کے بعد پاک ہو گئی اگر چہ غسل کی بہتی سے پیشتر اور روزہ کی نیت کر لی تو آج کا روزہ نہ ہوا فرض بخار اور مریض یا مسافر نے نیت کی یا مجنون قابو ہوش میں آ کر نیت کی تو ان سب کا روزہ ہو گیا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۹..... صبح سے پہلے یا بھول کر جماع میں مشغول تھا صبح ہوتے ہی یاد آنے پر فوراً جدا ہو گیا تو کچھ نہیں اور اسی حالت میں رہا تو قضا واجب ہے کفارہ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۰..... میت کے روزے قضا ہو گئے تھے تو اس کا ولی اس کی طرف سے فدیہ ادا کرے۔ یعنی جب کہ وصیت کی اور مال چھوڑا ہو اور ولی پر ضروری نہیں کرے تو بہتر ہے۔

ان صورتوں کا بیان جن میں کفارہ بھی لازم ہے

رمضان میں روزہ دار مکلف مقیم نے کہ ادائے روزہ رمضان کی نیت سے روزہ رکھا اور کسی آدمی کے ساتھ جو قابل شہوت ہے اس کے آگے یا پیچھے کے مقام میں جماع کیا منزال ہو یا نہ ہو یا اس روزہ دار کے ساتھ جماع کیا گیا یا کوئی غذا یا دوا کھائی یا پانی یا کوئی چیز لذت کے لیے

کھانی یا پی یا کوئی ایسا فعل کیا جس سے افطار کا گمان نہ ہوتا ہو اور اس نے گمان کر لیا کہ روزہ جاتا رہا۔ پھر قصداً کھا پی لیا مثلاً قصداً بچھا لیا، سرمہ لگا لیا یا جانور سے وطی کی یا عورت کو چھو لیا یا بوسہ لیا یا مباشرت فاحشہ کی گمان سب صورتوں میں منزال نہ ہو لیا یا خانہ کے مقام میں خنگ انگلی رکھی، اب ان افعال کے بعد قصداً کھا لیا تو ان سب صورتوں میں روزہ کی قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں اور اگر ان صورتوں میں کہ افطار کا گمان نہ تھا اور اس نے گمان کر لیا اگر کسی مفتی نے فتویٰ دے دیا تھا کہ روزہ جاتا رہا اور وہ مفتی ایسا ہو کہ اہل شہر کا اس پر اعتماد ہو۔ اس کے فتویٰ دینے پر اس نے قصداً کھا لیا یا اس نے کوئی حدیث سنی تھی جس کے صحیح معنی نہ سمجھے سکا اور اس غلط معنی کے لحاظ سے جان لیا کہ روزہ جاتا رہا اور قصداً کھا لیا تو اب کفارہ لازم نہیں اگرچہ مفتی نے غلط فتویٰ دیا جو حدیث اس نے سنی وہ ثابت نہ ہو۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱..... جس جگہ روزہ توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے اس میں شرط یہ ہے کہ رات ہی سے روزہ رمضان کی نیت کی ہو۔ اگر دن میں نیت کی اور توڑ دیا تو کفارہ لازم نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲..... مسافر بعد صبح کے نحوہ کہ بتی سے پہلے وطن کو آیا اور روزہ کی نیت کر لی پھر توڑ دیا یا بخون اس وقت ہوش میں آیا اور روزہ کی نیت کر کے پھر توڑ دیا تو کفارہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳..... کفارہ لازم ہونے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ روزہ توڑنے کے بعد کوئی ایسا امر نہ واقع ہوا ہو جو روزہ کے منافی ہو یا بغیر اختیار ایسا امر نہ پایا گیا ہو جس کی وجہ سے روزہ افطار کرنے کی رخصت ہوتی مثلاً عورت کو اسی دن میں حیض و نفاس آ گیا یا روزہ توڑنے کے بعد اسی دن میں ایسا بیمار ہو گیا جس میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے تو کفارہ ساقط ہے اور سفر سے ساقط نہ ہوگا۔ کہ یہ اختیاری امر ہے یونہی اگر اپنے کو زخمی کر لیا اور حالت ایسی ہو گئی کہ روزہ نہیں رکھ سکتا کفارہ ساقط نہ ہوگا۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۴..... وہ کام کیا جس سے کفارہ واجب ہوتا ہے پھر بادشاہ نے اسے سفر پر مجبور کیا کفارہ ساقط نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵..... مرد کو مجبور کر کے جماع کر لیا یا عورت کو مرد نے مجبور کیا۔ پھر اٹھائے جماع میں اپنی خوشی سے مشغول رہا یا رہی تو کفارہ لازم نہیں کہ روزہ تو پہلے ہی توڑ چکا ہے۔ (جوہرہ) مجبوری سے مراد وہ کراہ شرعی ہے جس میں قتل یا عضو کاٹے جانے یا سخت شدید کی صحیح دھمکی دی جائے اور روز ہوا رہی سمجھے کہ اگر میں اس کا کہنا نہ مانوں گا تو جو کہتا ہے کر گزرے گا۔

مسئلہ نمبر ۶..... کفارہ واجب ہونے کے لیے یہ بھی ضروری نہیں تھوڑا سا کھانے سے بھی واجب ہو جائے گا۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۷..... تیل لگایا یا غیبت کی پھر یہ گمان کر لیا کہ روزہ جاتا رہا کسی عالم نے بھی روزہ جانے کا فتویٰ دے دیا۔ اس نے کھا پی لیا جب بھی کفارہ لازم ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸..... قے آئی یا بھول کر کھایا یا جماع کیا ان سب صورتوں میں اسے معلوم تھا کہ روزہ نہ گیا پھر اس کے بعد کھایا تو کفارہ لازم نہیں اور اگر اسے معلوم ہوا اور اسے معلوم تھا کہ روزہ نہ گیا پھر کھایا تو کفارہ لازم ہے۔ (درالمختار)

مسئلہ نمبر ۹..... اعجاب تھوک کر چاٹ لیا یا دوسرے کا تھوک نگل لیا تو کفارہ نہیں مگر محبوب کا لعاب یعنی تھوک کے لیے تھوک نگل لیا تو کفارہ لازم ہے۔ (درالمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... جن صورتوں میں روزہ توڑنے پر کفارہ لازم نہیں ان میں شرط ہے کہ ایک ہی بار ایسا ہوا ہو اور معصیت کا قصد نہ کیا ورنہ ان میں کفارہ دینا ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... کچا گوشت کھایا اگرچہ مردار کا ہو تو کفارہ لازم ہے مگر جب کہ سڑا ہوا ہو یا اس میں کیڑے پڑ گئے ہوں تو کفارہ نہیں۔ (درالمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲..... مٹی کھانے سے کفارہ واجب نہیں مگر گل ارمنی یا وہ مٹی جس کے کھانے کی اسے عادت بنے کھائی تو کفارہ واجب ہے اور نمک اگر تھوڑا کھایا تو کفارہ واجب ہے زیادہ کھایا تو نہیں۔ (جوہرہ نیرہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳..... خبیث شوربے میں روٹی جھلک کر کھائی یا کسی کی کوئی چیز غصب کر کے کھائی تو کفارہ واجب ہے اور تھوک میں خون تھا اگر چہ خون غالب ہو نگل لیا یا خون پی لیا تو کفارہ نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۴..... کچی بیری کھائی یا پختہ یا خروٹ مسلم یا بیگن یا بادام مسلم نگل لیا یا چھلکے سمیت انڈہ یا چھلکے کے ساتھ انار کھایا تو کفارہ نہیں اور بیگن پختہ یا بیگن بادام اگر چبا کر کھایا اور اس میں مغز بھی ہو تو کفارہ ہے اور مسلم نگل لیا ہو تو نہیں اگر چہ پھٹا ہوا اور بادام مسلم چکنے میں بھی کفارہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵..... پتے کا ساگ کھایا تو کفارہ واجب۔ یہی حکم درخت کے پتوں کا ہے جب کہ کھائے جاتے ہوں ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۶..... ہریا ہو یا تر یا چھلکا کھایا اگر خشک ہو یا ایسا ہو کہ لوگ اس کے کھانے سے گھن کرتے ہوں تو کفارہ نہیں ورنہ ہے۔ کچے چاول یا جو، مسور، مونگ کھائی تو کفارہ نہیں۔ یہی حکم کچے بھٹا کا ہے اور بھنے ہوئے ہوں تو کفارہ لازم۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷..... مچھلی یا کوئی جانور کی کھانے کی چیز باہر سے منہ میں ڈال کر اندر چبا کے نگل گیا تو روزہ گیا اور کفارہ واجب۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۸..... دوسرے نے نوالہ چبا کر دیا اس نے خود اپنے منہ سے نکال کر کھایا یا اس نے خود اپنے منہ سے نکال کر کھایا تو کفارہ نہیں۔ (عالمگیری) بشرطیکہ اسے کے چبائے ہوئے کو لقمہ ہاتھ پر نہ رکھتا ہو۔

مسئلہ نمبر ۱۹..... ہری کا نوالہ منہ میں تھا کہ صبح طلوع ہو گئی یا بھول کر کھا رہا تھا۔ نوالہ منہ میں تھا کہ یاد آ گیا اور نگل لیا تو دونوں صورتوں میں کفارہ واجب مگر جب منہ سے نکال کر پھر کھایا ہو تو صرف قضا واجب ہوئی کفارہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰..... عورت نے نابالغ یا مجنون سے وطی کرائی یا مرد کو وطی کرنے پر مجبور کیا تو عورت پر کفارہ واجب ہے مرد پر نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۱..... مشک، زعفران، کافور، سرکہ کھایا یا تر یا تر ہوا، گوشت کچھ ابالا کھایا پانی پیا تو کفارہ واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲..... رمضان میں روزہ دار کو کل کے لیے لایا اس نے پانی مانگا۔ کسی نے اسے پانی پلا دیا۔ پھر وہ چھوڑ دیا گیا تو اس پر کفارہ واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳..... بیاری سے بچا آتا تھا اور آج بیماری کا دن تھا اس نے یہ گمان کر کے کہ بچا آئے گا روزہ قصداً توڑ دیا تو اس صورت میں کفارہ ساقط ہے۔ یونہی عورت کو معین تاریخ پر حیض آتا تھا اور آج حیض آنے کا دن تھا اس نے قصداً روزہ توڑ دیا اور حیض نہ آیا تو کفارہ ساقط ہو گیا۔ یونہی اگر یقین تھا کہ دشمن سے آج لڑنا ہے اور روزہ توڑ ڈالا اور لڑائی نہ ہوئی تو کفارہ واجب نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۴..... روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ مکلف ہو تو ایک رقبہ یعنی باندی یا غلام آزاد کرے اور یہ نہ کر سکے مثلاً اس کے پاس نہ لونڈی غلام ہے نہ اتنا مال کہ خرید سے یا مال تو ہے مگر قیمت نہیں جیسے آج کل یہاں ہندوستان میں تو پے در پے ساٹھ روزے رکھے۔ یہ بھی نہ کر سکے تو ساٹھ مساکین کو بھر بھر پیٹ دونوں وقت کھانا کھلائے اور روزے کی صورت میں اگر درمیان میں ایک دن کا بھی چھوٹ گیا تو اب سے ساٹھ روزے رکھے۔ پہلے کے روزے محسوب نہ ہوں گے۔ اگر چہ ڈاکٹر نے روک دیا تھا۔ اگر چہ بیماری وغیرہ کسی عذر کے سبب چھوٹا ہو مگر عورت کو حیض آ جانے تو حیض کی وجہ سے چھٹے ناغے ہوئے یا ناغے شمار نہیں کیے جائیں گے یعنی پہلے کے روزے اور حیض کے بعد والے دونوں مل کر ساٹھ ہو جانے سے کفارہ ادا ہو جائے۔ (کتب کثیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۵.....اگر دو روزے توڑے تو دونوں کے لیے دو کفارے دے اگرچہ پہلے کا ابھی کفارہ ادا نہ کیا ہو۔ (درمختار) یعنی جب کہ دونوں دو رمضان کے ہوں اور اگر دونوں روزے ایک ہی رمضان کے ہوں اور پہلے کا کفارہ ادا نہ کیا ہو تو ایک ہی کفارہ دونوں کے لیے کافی ہے۔ (جوہرہ) کفارہ کے متعلق دیگر جزئیات کتاب الطلاق باب الظہار میں انشاء اللہ عزوجل معلوم ہوں گی۔

مسئلہ نمبر ۲۶.....آزاد غلام مرد و عورت صبا و دیوانہ مختصر سب پر روزہ توڑنے سے کفارہ واجب ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ باندی کو اگر معلوم تھا کہ صبح ہو گئی۔ اس نے اپنے آقا کو خبر دی کہ ابھی صبح نہ ہوئی۔ اس نے اس کے ساتھ جماع کیا تو لونڈی پر کفارہ واجب ہوگا اور اس کے آقا پر صرف قضا ہے کفارہ نہیں۔ (درمختار)

روزہ کے مکروہات کا بیان

حدیث ۱.....۲.....بخاری و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ رضی اللہ عنہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو بری بات کہنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ عزوجل کو اس کی کچھ حاجت نہیں کہ اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے اور ابو اسحٰق طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۳.....۴.....ابن ماجہ و نسائی و ابن خزیمہ و حاکم و بیہقی و دارمی رضی اللہ عنہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ انہیں روزہ سے سوا پیاس کے کچھ حاصل نہیں اور بہت سے رات میں قیام کرنے والے ایسے ہیں کہ انہیں جاگنے کے سوا کچھ حاصل نہیں اور اسی کے مثل طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

حدیث ۵.....۶.....بیہقی "شعب" و طبرانی رضی اللہ عنہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روزہ سپر ہے جب تک اسے پھاڑا نہ ہو۔ عرض کی گئی کس چیز سے پھاڑے گا؟ ارشاد فرمایا جھوٹ یا غیبت سے۔

حدیث ۷.....ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم رضی اللہ عنہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ اس کا نام نہیں کہ کھانے اور پینے سے باز رہنا ہو۔ روزہ تو یہ ہے کہ لغو و بیہودہ باتوں سے بچا جائے۔

حدیث ۸.....ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ دار کو مباشرت کرنے کے بارے میں سوال کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دی مگر ایک صاحب نے حاضر ہو کر یہی سوال کیا تو انہیں منع فرمایا اور جن کو اجازت دی تھی بوڑھے تھے اور جن کو منع فرمایا جوان تھے۔

حدیث ۹.....ابوداؤد و ترمذی رحمہما اللہ عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہتے ہیں میں نے بے شمار بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ میں مسواک کرتے دیکھا۔

مسائل فقہیہ:

جھوٹ، چغلی، غیبت، گالی دینا، بیہودہ بات، کسی کو تکلیف دینا کہ یہ چیزیں ویسے بھی ناجائز و حرام ہیں روزہ میں اور زیادہ حرام اور ان کی وجہ سے روزہ میں کراہت آتی ہے۔

مسئلہ نمبر ۱.....روزہ دار کو بلا عذر کسی چیز کا چکھنا یا چبانا مکروہ ہے۔ چکھنے کے لیے عذر یہ ہے کہ مثلاً عورت کا شوہر یا باندی غلام کا آقا بدمزاج ہے کہ نمک کم و بیش ہوگا تو اس کی ناراضی کا باعث ہوگا تو اس وجہ سے چکھنے میں حرج نہیں۔ چبانے کے لیے عذر یہ ہے کہ اتنا چھوٹا بچہ ہے کہ روٹی نہیں کھا سکتا اور کوئی نرم غذا نہیں جو اسے کھلائی جائے یہ جنس و خاص دائی یا کوئی اور بے روزہ ایسا ہے جو اسے چبا کر دے سوا بچہ کے کھلانے کے

لیے روئی وغیرہ چبانا مکروہ نہیں۔ (درمختار وغیرہ) چکھنے کے وہ معنی نہیں جو آج کل عام سمجھا ہوا ہے یعنی کسی چیز کا مزہ دریافت کرنے کے لیے اس میں سے تھوڑا کھالیا کہ یوں ہو تو کرا ہت کھلی روزہ ہی جاتا رہے گا بلکہ کفارہ کے شرائط پائے جائیں تو کفارہ بھی لازم ہو گا بلکہ چکھنے سے مراد یہ ہے کہ زبان پر رکھ کر مزہ دریافت کرلیں اور اسے تھوک دیں تو اس میں سے حلق میں کچھ نہ جانے پائے۔

مسئلہ نمبر ۲..... کوئی چیز خریدی اور اس کا چکھنا ضروری ہے کہ نہ چکھے گا تو نقصان ہو گا تو چکھنے میں حرج نہیں اور نہ مکروہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳..... باذر چکھنا جو مکروہ بتایا گیا یہ فرض روزہ کا حکم ہے نفل میں کراہت نہیں جبکہ اس کی حاجت ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴..... عورت کا بوسہ لیا اور گلے لگایا اور بدن چھوا مکروہ ہے جب کہ یہ اندیشہ ہو کہ انزال ہو جائے گا یا جماع میں مبتلا ہو گا اور ہونٹ اور زبان چوسنا روزہ میں مطلقاً مکروہ ہے یونہی مباشرت فاحشہ۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵..... گلاب یا مشک وغیرہ سونگھنا، زخمی ہو پچھنا لگانا اور سرمہ لگانا مکروہ نہیں مگر جب کہ زینت کے لیے سرمہ لگایا یا اس لیے تیل لگایا کہ داڑھی بڑھ جائے حالانکہ ایک مشت داڑھی ہے تو یہ دونوں باتیں بغیر روزہ کے بھی مکروہ ہیں اور روزہ میں بدرجہ اولیٰ۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶..... روزہ میں مسواک کرنا مکروہ نہیں بلکہ پہلے اور دنوں میں سنت ہے روزہ میں بھی مسنون ہے۔ مسواک خشک ہو یا تر اگر چہ پانی سے تر کی ہو۔ زوال سے پہلے کرے یا بعد کسی وقت مکروہ نہیں۔ (کتب عامہ)

اکثر لوگوں میں مشہور ہے کہ دوپہر کے بعد روزہ دار کے لیے مسواک کرنا مکروہ ہے غلط ہے مذہب کے خلاف ہے۔

مسئلہ نمبر ۷..... غصہ خطا یا پچھنا لگوانا مکروہ نہیں جب کہ ضعف کا اندیشہ نہ ہو اور اندیشہ ہو تو مکروہ ہے۔ اسے چاہیے کہ غروب تک موخر کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸..... روزہ دار کے لیے کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے۔ کلی میں مبالغہ کرنے کے یہ معنی ہیں کہ بھرمنہ پانی لے اور وضو وغسل کے علاوہ خشک کو پہنچانے کی غرض سے کلی کرایا ناک میں پانی چڑھایا یا خشک کے لیے نہایا بلکہ بدن پر بھیگا کپڑا لپیٹنا مکروہ نہیں۔ ہاں اگر پیشانی خنک کرنے کے لیے بھیگا کپڑا لپیٹا تو مکروہ ہے کہ عبادت میں دل تنگ ہوا اچھی بات نہیں۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۹..... پانی کے اندر ریاح خارج کرنے سے روزہ نہیں جاتا مگر مکروہ ہے اور روزہ دار کو چھینکے میں مبالغہ کرنا بھی مکروہ ہے۔ (عالمگیری) یعنی اور دنوں یہ حکم ہے کہ استنجا کرنے میں نیچے کو زور دیا جائے اور روزہ میں مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۰..... منہ میں تھوک اکٹھا کر کے نگل جانا بغیر روزہ کے بھی ناپسند ہے اور روزہ میں مکروہ۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱..... رمضان کے دنوں میں ایسا کام جائز نہیں جس سے ضعف آجائے کہ روزہ توڑنے کا ظن ہو لہٰذا بانی کو چاہیے کہ دوپہر تک روئی پکائے پھر پانی دن آرام کرے۔ (درمختار) یہی حکم معمار و مزدور اور مشقت کے کام کرنے والوں کا ہے کہ زیادہ ضعف کا اندیشہ ہو تو کام میں کمی کردیں کہ روزے سے ہاتھ نہ دھو بیٹھیں۔

مسئلہ نمبر ۱۲..... اگر روزہ رکھے گا تو کمزور ہو جائے گا۔ کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکے گا تو حکم ہے کہ روزہ رکھے اور بیٹھ کر نماز پڑھے۔ (درمختار) جب کہ کھڑا ہونے سے اتنا ہی عاجز ہو جو باب سلسلۃ البول میں گزرا۔

مسئلہ نمبر ۱۳..... ہری کھانا اور اس میں تاخیر کرنا مستحب ہے مگر اتنی تاخیر مکروہ ہے کہ ضعف ہو جانے کا شک ہو جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴..... افطار میں جلدی کرنا مستحب ہے مگر افطار اس وقت کرے کہ غروب کا غالب گمان ہو۔ جب تک گمان غالب نہ ہو افطار نہ کرے۔ اگر چہ مؤذن نے اذان کہہ دی ہے اور نامہ کے دنوں میں افطار میں جلدی نہ چاہیے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵..... ایک عادل کے قول پر افطار کرسکتا ہے جب کہ اس کی بات سچی مانتا ہو اور اگر اس کی تصدیق نہ کرے تو اس کے قول کی

بنا پر افطار نہ کرے۔ یونہی مستور کے کہنے پر بھی افطار نہ کرے اور آج کل اکثر اسلامی مقامات میں افطار کے وقت توپ چلنے کا رواج ہے اس پر افطار کر سکتا ہے۔ اگر توپ چلانے والے فاسق ہوں جب کہ کسی عالم محقق تقویٰ دان متبحر فی الدین کے حکم پر چلتی ہو۔ آج کل کے عام ملاہی بھی اس فن سے واقف محض ہیں اور جنتریاں کو شائع ہوتی ہیں اکثر غلط ہوتی ہیں۔ ان پر عمل جائز نہیں۔ یونہی سحری کے وقت اکثر جگہ نقارہ بجتا ہے۔ انہیں شرائط کے ساتھ اس کا بھی اعتبار ہے اگر چہ بجانے والے فاسق ہی ہوں۔

مسئلہ نمبر ۱۶..... سحری کے وقت مرغ کی اذان کا اعتبار نہیں کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ صبح سے بہت پہلے اذان شروع کر دیتے ہیں بلکہ جاڑے کے دنوں میں تو بعض مرغ دو بجے سے اذان کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ اس وقت صبح ہونے میں بہت وقت باقی رہتا ہے یونہی پل پل جن کر اور روشنی دیکھ کر بولنے لگتے ہیں۔ (درمختار، بحر، ہندیہ)

مسئلہ نمبر ۱۷..... صبح صادق کی رات کا مفصل بیان پہلا یا ساتواں حصہ میں گزرا یہ ہے کہ صبح کس وقت ہوتی ہے اسے ہم حصہ سوم باب الاوقات میں بیان کر آئے ہیں وہاں سے معلوم کریں۔

سحری و افطار کا بیان

حدیث ۱..... بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ رحمہم اللہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ سحری کھاؤ کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

حدیث ۲..... مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن خزیمہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق سحری کا لقمہ ہے۔

حدیث ۳..... طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے کبیر میں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا تین چیزوں میں برکت ہے۔ جماعت ثریدہ اور سحری میں۔

حدیث ۴..... طبرانی اوسط میں اور ابن حبان صحیح میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ ﷻ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔

حدیث ۵..... ابن ماجہ و ابن خزیمہ و بیہقی رحمہم اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سحری کھانے سے دن کے روزہ پر استعانت کرو اور قیلولہ سے رات کے قیام پر۔

حدیث ۶..... نسائی رحمۃ اللہ علیہ بسناد حسن ایک صحابی سے راوی کہتے ہیں میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضور ﷺ سحری تناول فرما رہے تھے۔ ارشاد فرمایا یہ برکت ہے کہ اللہ ﷻ نے تمہیں دی تو اسے نہ چھوڑنا۔

حدیث ۷..... طبرانی کبیر میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تین شخصوں پر کھانے میں اللہ ﷻ حساب نہیں جب کہ حلال کمایا روزہ دار اور سحری کھانے والا اور سر پر گھوڑا باندھنے والا۔

حدیث ۸..... تا ۱۰..... امام احمد میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ سحری کی کل بھی برکت ہے اسے نہ چھوڑو اگر چہ ایک گھونٹ پانی ہی پی لے کیونکہ سحری کھانے والوں پر اللہ ﷻ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ نیز عبداللہ بن عمرو سائب بن یزید و ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی اسی قسم کی روایتیں آئیں۔

حدیث ۱۱..... بخاری و مسلم و ترمذی و ابن ماجہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ ہمیشہ لوگ خیر کے

ساتھ رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے۔

حدیث ۱۲.....ابن حبان صحیح میں انہیں سے مروی ہے کہ فرمایا میری امت میری سنت پر رہے گی جب تک افطار میں ستاروں کا انتظار نہ کرے۔

حدیث ۱۳.....احمد و ترمذی ابن خزیمہ وابن حبان رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اللہ عزوجل نے فرمایا میرے بندوں میں مجھے زیادہ پیارا وہ ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔

حدیث ۱۴.....طبرانی اوسط میں بلال بن مرد رحمہم اللہ سے راوی کہ فرمایا تین چیزوں کو اللہ عزوجل محبوب رکھتا ہے۔ افطار میں جلدی کرنا اور سحری میں تاخیر اور نماز میں ہاتھ پر ہاتھ رکھنا۔

حدیث ۱۵.....ابوداؤد وابن خزیمہ وابن حبان رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں یہ دین ہمیشہ غالب رہیگا جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے کہ یہود و نصاریٰ تاخیر کرتے رہے۔

حدیث ۱۶.....امام احمد وابوداؤد ترمذی وابن ماجہ و دارمی رحمہم اللہ سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جب تم میں کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور یا چھوہارے سے افطار کرے کہ وہ برکت ہے اور اگر نہ ملے تو پانی سے کہ وہ پاک کرنے والا ہے۔

حدیث ۱۷.....ابوداؤد و ترمذی رحمہما اللہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نماز سے پہلے تر کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے۔ تر کھجوریں نہ ہوتیں تو چند خشک کھجوروں سے اور اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو چند گھونٹ پانی پیتے۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ حضور ﷺ افطار کے وقت یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَ عَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

حدیث ۱۸.....نسائی وابن خزیمہ رحمہم اللہ زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرمایا جو روزہ دار کا روزہ افطار کرائے یا غازی کا سامان کردے تو اسے بھی اتنا ہی ملے گا۔

حدیث ۱۹.....طبرانی کبیر میں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس نے حلال کمائے پانی سے روزہ افطار کرایا۔ فرشتے ماہِ رمضان کے اوقات میں اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور جبریل علیہ السلام شب قدر میں اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور ایک روایت میں ہے جو حلال کمائی سے رمضان میں روزہ افطار کرائے رمضان کی تمام راتوں میں فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور شب قدر میں جبریل علیہ السلام اس سے مصافحہ کرتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جو روزہ دار کو پانی پلائے گا اللہ عزوجل اسے میرے حوض سے پلائے گا کہ جنت میں داخل ہونے تک پیاسا نہ ہوگا۔

بیان ان وجوہ کا جن سے روزہ نذر رکھنے کی اجازت ہے

حدیث ۱.....صحیحین میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہتی ہیں عمر بن مرہ سلمی رضی اللہ عنہ بہت روزے رکھا کرتے تھے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ سفر میں روزہ رکھوں۔ ارشاد فرمایا چاہے رکھو چاہے نہ رکھو۔

حدیث ۲.....صحیح مسلم میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے راوی کہتے ہیں سولہویں رمضان کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم جہاد میں گئے۔ ہم میں بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے نہ رکھا۔ تو نہ روزہ داروں نے غیر روزہ داروں پر عیب لگایا اور نہ انہوں نے ان پر۔

حدیث ۳.....ابوداؤد و ترمذی نسائی وابن ماجہ رحمہم اللہ انس بن مالک کعبی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے مسافر سے آدھی نماز معاف فرمادی۔ (یعنی چار رکعت والی دو پڑھے گا) اور مسافر اور دودھ پلانے والی اور حاملہ سے روزہ معاف فرمایا کہ ان کو اجازت

ہے کہ اس وقت نہ سمجھے بوجھے میں وہ مقدار پوری کرلیں۔

مسائل فقہیہ:

مسئلہ نمبر۱.....سفر، حمل اور بچے کو دودھ پلانا اور مرض اور بڑھاپا اور خوف ہلاک ہونا کہ وہ تھکان عقل اور جہاد یہ سب روزہ نہ رکھنے کے لیے عذر ہیں۔ ان وجوہ سے اگر کوئی روزہ نہ رکھے تو گنہگار نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۲.....سفر سے مراد سفر شرعی ہے یعنی اتنی دور جانے کے ارادہ سے نکلے کہ یہاں سے وہاں تک تین دن کی مسافت ہو اگرچہ وہ سفر کسی ناجائز کام کے لیے ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۳.....دن میں سفر کیا تو اس دن کا روزہ افطار کرنے کے لیے آج کا سفر عذر نہیں البتہ اگر توڑے گا تو کفارہ لازم نہ آئے گا مگر گنہگار ہوگا اور اگر سفر کرنے سے پہلے توڑ دیا پھر سفر کیا تو کفارہ بھی لازم اور اگر دن میں سفر کیا اور کان پر کوئی چیز بھول کر کھا لیا اسے لینے واپس آیا اور کان پر آکر روزہ توڑ ڈالا تو کفارہ واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۴.....مسافر نے قصداً کھانا کھایا یا بیوی سے مباشرت کی اور ابھی کچھ کھایا نہیں تو روزہ کی نیت کرلینا واجب ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر۵.....حمل والی اور دودھ پلانے والی کو اگر اپنی جان یا بچہ کا صحیح اندیشہ ہے تو اجازت ہے کہ اس وقت روزہ نہ رکھے خواہ دودھ پلانے والی بچے کی ماں ہو یا دائی۔ اگر چہ رمضان میں دودھ پلانے کی نوکری کی ہو۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر۶.....مریض کا مرض بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے یا تندرست کو بیمار ہو جانے کا گمان غالب ہو یا خادم و ناظر کہ اس کا عامل برداشت ضعف کا غالب گمان ہو تو ان سب کو اجازت ہے کہ اس دن روزہ نہ رکھیں۔ (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ نمبر۷.....ان صورتوں میں غالب گمان کی قید ہے۔ محض وہم کافی ہے غالب گمان کی تین صورتیں ہیں۔ اس کی ظاہر نشانی پائی جاتی ہے یا اس شخص کا ذاتی تجربہ ہے یا کسی مسلمان صادق طبیب مستور یعنی غیر فاسق نے اس کی ڈر دی ہو اور اگر نہ کوئی علامت ہو نہ تجربہ نہ اس قسم کے طبیب نے ڈرایا بلکہ کسی کافر یا فاسق طبیب کے کہنے سے افطار کر لیا تو کفارہ لازم آئے گا۔ (درمختار)

آج کل کے اکثر اطبا، اگر کافر نہیں تو فاسق ضرور ہیں اور نہ سہی تو صادق طبیب فی زمانہ نایاب ہو رہے ہیں۔ ان لوگوں کا کہنا کچھ قابل اعتبار نہیں ان کے کہنے پر روزہ افطار کیا جائے۔ ان طبیبوں کو دیکھا جاتا ہے کہ ذرا ذرا سی بیماری میں روزہ منع کر دیتے ہیں۔ اتنی بھی تمیز نہیں رکھتے کہ کس مرض میں روزہ مضر ہے کس میں نہیں۔

مسئلہ نمبر۸.....بادی کو اپنے مالک کی اطاعت میں فرائض کا موقع نہ ملے تو کچھ گناہ نہیں۔ فرائض ادا کرے اور اتنی دیر کے لیے اس پر اطاعت نہیں۔ مثلاً فرض نماز کا وقت نکل ہو جائے تو کام چھوڑے اور فرض ادا کرے اور اگر اطاعت کی اور روزہ توڑ دیا تو کفارہ دے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر۹.....عورت کو جب حیض و نفاس آگیا تو روزہ جاتا رہا اور حیض سے پورے دس دن رات میں پاک ہوئی تو بہر حال کل روزہ رکھے اور دن میں پاک ہوئی تو اگر صبح ہونے کو اتنا عرصہ ہے کہ نہا کر خفیف سا وقت بچے گا تو بھی روزہ رکھے اور اگر نہا کر فارغ ہونے کے وقت صبح چکی تو روزہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۰.....حیض و نفاس والی کے لیے اختیار ہے کہ چھپ کر کھائے یا ظاہراً۔ روزہ کی طرح رہنا اس پر ضروری نہیں (جوہرہ) مگر چھپ کر کھانا اولیٰ ہے خصوصاً حیض والی کے لیے۔

مسئلہ نمبر۱۱.....بھوک اور پیاس ایسی ہو کہ ہلاک کا خوف یعنی ہلاکت کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۲.....روزہ توڑنے پر مجبور کیا گیا تو اسے اختیار ہے اور صبر کیا تو اسے اجر ملے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳..... ساہب نے کہا اور جان کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں روزہ توڑ دیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴..... جن لوگوں نے ان عذروں کے سبب روزہ توڑا ان پر فرض ہے کہ ان روزوں کی قضا رکھیں اور ان قضا روزوں میں ترتیب فرض نہیں فدیہ اگر ان روزوں کے پہلے نفل روزے رکھے تو یہ نفلی روزے ہو گئے مگر حکم یہ ہے کہ عذر جانے کے بعد دوسرے رمضان کے آنے سے پہلے قضا رکھ لیں۔ حدیث میں فرمایا جس پر اگلے رمضان کی قضا باقی ہے اور وہ نذر کرے کہ اس کے اس رمضان کے روزے قبول نہ ہوں گے اور اگر روزے نذر کرے اور دوسرا رمضان آ گیا تو اب پہلے اسی رمضان کے روزے رکھ لے قضا نذر کے بلکہ اگر غیر مریض و مسافر نے قضا کی نیت کی جب بھی قضا نہیں بلکہ اسی رمضان کے روزے ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵..... شوہر اس مسافر کو اور اس کے ساتھ والے کو روزہ رکھنے میں ضرر نہ پہنچے تو روزہ رکھنا سفر میں بہتر ہے ورنہ نہ رکھنا بہتر۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶..... اگر یہ لوگ اپنے اسی عذر میں مر گئے اتنا موقع نہ ملا کہ قضا رکھتے تو ان پر یہ واجب نہیں کہ فدیہ کی وصیت کر جائیں۔ پھر بھی وصیت کی تو ثلثِ مال میں جاری ہو گیا اور اگر اتنا موقع ملا کہ قضا روزے رکھ لیتے مگر نہ رکھے تو وصیت کر جانا واجب ہے اور عمداً نذر کے ہوں تو بدرجہا وصیت کرنا واجب ہے اور وصیت نہ کی بلکہ ورثا نے اپنی طرف سے دے دیا تو بھی جائز ہے مگر ورثا پر واجب نہ تھا۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷..... ہر روزہ کا فدیہ بقدر صدقۂ فطر ہے اور ثلثِ مال میں وصیت اس وقت جاری ہوئی جب اس میت کے وارث بھی ہوں۔ اگر وارث نہ ہوں اور سارے مال سے فدیہ ادا ہوتا ہو تو سب فدیہ میں صرف کر دینا لازم ہے۔ یونہی اگر وارث صرف شوہر یا زوجہ ہے تو ثلثِ مال نکالنے کے بعد ان کا حق دیا جائے۔ اس کے بعد جو کچھ بچے اگر فدیہ میں صرف ہو سکتا ہے تو صرف کر دیا جائے گا۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸..... وصیت کرنا صرف اتنے ہی روزوں کے حق میں واجب ہے جن پر قادر ہوا تھا۔ مختلف دنوں قضا ہوئے تھے اور عذر جانے کے بعد پانچ پر قادر ہوا تھا کہ انتقال ہو گیا تو پانچ ہی کی وصیت واجب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۹..... ایک شخص کی طرف سے دوسرا شخص روزہ نہیں رکھ سکتا۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۲۰..... اعتکاف واجب اور صدقۂ فطر کا بھولا اگر ورثہ ادا کر دیں تو جائز ہے اور ان کی مقدار وہی بقدر صدقۂ فطر ہے اور زر دینا چاہیں تو جتنی واجب تھی اسی قدر دلائیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱..... شیخ فانی یعنی وہ بوڑھا جس کی حرارتِ غریزی سرد ہو گئی کہ اب روزہ روزہ ضعیف ہوتا جائے گا جب وہ روزہ رکھنے سے عاجز ہو۔ یعنی بدون اس رکھ سکتا ہے نہ آئندہ اس میں اتنی طاقت آنے کی امید ہے کہ روزہ رکھ سکے گا، اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اور ہر روزہ کے بدلے میں فدیہ یعنی دونوں وقت ایک مسکین کو بھر پیٹ کھانا کھلائے اس پر واجب ہے ہر روزہ کے بدلے میں صدقۂ فطر کی مقدار مسکین کو دے دے۔ (درمختار و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۲..... اگر ایسا بوڑھا گرمیوں میں پوہ پڑی کے روزے نہیں رکھ سکتا مگر جاڑوں میں رکھ سکے گا تو اب افطار کر لے اور ان کے بدلے کے جاڑوں میں رکھنا فرض ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۳..... اگر فدیہ دینے کے بعد اتنی طاقت آ گئی کہ روزہ رکھ سکے تو فدیہ صدقۂ نفل ہو کر رہ گیا۔ ان روزوں کی قضا رکھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴..... یہ اختیار ہے کہ شروعِ رمضان ہی میں پورے رمضان کا ایک دم فدیہ دے دے یا آخر میں دے اور اس میں تملیک شرط نہیں بلکہ اباحت بھی کافی ہے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ جتنے فدیے ہوں اتنے ہی مساکین کو دے بلکہ ایک مسکین کو کئی دن کے فدیے دے سکتے ہیں۔ (درمختار و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۵.....قسم یا قتل کے کفارے کا اس پر روزہ ہے اور بڑھاپے کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا تو اس روزہ کا فدیہ نہیں اور روزہ توڑنے یا کھانا کفارہ اس پر ہے تو اگر روزہ نہ رکھ سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶.....کسی نے ہمیشہ روزہ رکھنے کی منت مانی اور ہر ہر روزے کے تو کوئی کام نہیں کر سکتا جس سے ضرر وتلف ہو تو اسے بقدرِ ضرورت افطار کی اجازت ہے اور ہر روزے کے بدلہ میں فدیہ اور اس کی بھی قوت نہ ہو تو استغفار کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۷.....نفل روزہ قصداً شروع کرنے سے لازم ہو جاتا ہے کہ توڑے گا تو قضا واجب ہوگی اور یہ گمان کرکے اس کے ذمہ کوئی روزہ ہے شروع کیا بعد کو معلوم ہوا کہ نہیں ہے۔ اب اگر فوراً توڑ دیا تو کچھ نہیں اور یہ معلوم کرنے کے بعد نہ توڑا تو اب نہیں توڑ سکتا۔ توڑے گا تو قضا واجب ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸.....نفل روزہ قصداً نہیں توڑا بلکہ بلا اختیار ٹوٹ گیا۔ مثلاً کھانے روزے میں حیض آ گیا' جب بھی قضا واجب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۹.....عیدین یا ایام تشریق میں روزہ نفل رکھا تو اس روزہ کا پورا کرنا واجب نہیں۔ نہ اس کے توڑنے سے قضا واجب بلکہ اس روزہ کا توڑ دینا واجب ہے اور اگر ان دنوں میں روزہ رکھنے کی منت پوری کرنی واجب ہے مگر ان دنوں میں نہیں بلکہ اور دنوں میں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۰.....نفل روزہ بلا عذر توڑ دینا جائز ہے۔ مہمان کے ساتھ اگر میزبان نہ کھائے گا تو اسے ناگوار ہوگا یا مہمان اگر کھانا نہ کھائے تو میزبان کو اذیت ہوگی تو نفل روزہ توڑ دینے کے لیے یہ عذر ہے۔ بشرطیکہ یہ معلوم ہو کہ اس کی قضا رکھ لے گا اور بشرطیکہ کھوہ کبری سے پہلے توڑے بعد کو نہیں۔ زوال کے بعد ماں باپ کی ناراضی کے سبب توڑ سکتا ہے اور اس میں بھی عصر کے قبل تک توڑ سکتا ہے بعد عصر نہیں۔ (عالمگیری وغیرہا مختار زندہ الکبار)

مسئلہ نمبر ۳۱.....کسی نے یہ قسم کھائی کہ اگر تو روزہ نہ توڑے تو میری عورت کو طلاق ہے تو اسے چاہیے کہ اس کی قسم سچی کر دے یعنی روزہ توڑ دے۔ اگرچہ روزہ قضا ہوا اگرچہ بعد زوال ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۲.....اس کی کسی بھائی نے دعوت کی تو خصوصاً کہنے کے قبل روزہ نفل توڑ دینے کی اجازت ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۳.....عورت بغیر شوہر کی اجازت کے نفل اور منت وقسم کے روزے نہ رکھے اور رکھ لیے تو شوہر توڑ سکتا ہے مگر توڑنے سے قضا واجب ہوگی مگر اس کی قضا میں بھی شوہر کی اجازت درکار ہے یا شوہر اور اس کے درمیان جدائی ہو جائے یعنی طلاق بائن دیدے یا مر جائے۔ ہاں اگر روزہ رکھنے میں شوہر کا کچھ حرج نہ ہو۔ مثلاً وہ سفر میں ہے یا بیمار ہے یا احرام میں ہے تو ان حالتوں میں بغیر اجازت کے بھی قضا رکھ سکتی ہے بلکہ اگر وہ منع کرے جب بھی اور ان دنوں میں بھی بغیر اس کی اجازت کے نفل نہیں رکھ سکتی۔ رمضان اور قضائے رمضان کے لیے شوہر کی اجازت کی کچھ ضرورت نہیں بلکہ اس کی ممانعت پر بھی رکھے۔ (درمختار وغیرہ مختار)

مسئلہ نمبر ۳۴.....باندی غلام بھی ملاوہ فرائض کے مالک کی بغیر اجازت نہیں رکھ سکتے۔ ان کا مالک چاہے تو توڑوا سکتا ہے مگر اس کی قضا، مالک کی اجازت پر آزاد ہونے کے بعد رکھیں۔ البتہ غلام نے اگر اپنی عورت سے ظہار کیا تو کفارے کے روزے بغیر آقا کی اجازت کے رکھ سکتا ہے۔ (درمختار وغیرہ مختار)

مسئلہ نمبر ۳۵.....مزدور ہو یا نوکر اگر نفل روزہ رکھے تو کام پورا نہ کر سکے گا تو مستاجر یعنی جس کا نوکر ہے یا جس نے مزدوری پر اسے رکھا ہے اس کی اجازت کی ضرورت ہے اور کام پورا کر سکے تو کچھ ضرورت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۶.....لڑکی کو باپ اور ماں کو بیٹے اور بہن کو بھائی سے اجازت لینے کی کچھ ضرورت نہیں اور ماں باپ اگر بیٹے کو نفل روزہ

سے منع کردیں اس وجہ سے کہ مرض کا اندیشہ جتلائیں باپ کی اطاعت کرے۔ (درمختار)

روزہ نفل کے فضائل

1. عاشورہ یعنی دسویں محرم کا روزہ اور بہتر یہ ہے کہ نویں کو بھی رکھے

حدیث ۱..... صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے عاشورہ کا روزہ خود رکھا اور اس کے رکھنے کا حکم فرمایا۔

حدیث ۲..... مسلم وابوداؤد وترمذی ونسائی وابن ماجہ وطبرانی رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں رمضان کے بعد افضل روزہ محرم کا روزہ ہے اور فرض کے بعد افضل نماز سلوۃ اللیل ہے۔

حدیث ۳..... صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے کہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو کسی دن کے روزہ کو اور دن پر فضیلت دے کر جستجو فرماتے نہ دیکھا مگر یہ عاشورہ کا دن اور یہ رمضان کا مہینہ۔

حدیث ۴..... صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے۔ یہود کو عاشورہ کے دن روزہ دار پایا۔ ارشاد فرمایا۱ یہ یاد ہیں ہے کہ تم روز ہ رکھتے ہو؟ عرض کی یہ عظمت والا دن ہے کہ اس میں موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو اللہ ﷻ نے نجات دی اور فرعون اور اس کی قوم کو ڈبو دیا۔ لہٰذا موسیٰ علیہ السلام نے بطور شکر اس دن کا روزہ رکھا تو ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ ارشاد فرمایا۔ موسیٰ علیہ السلام کی موافقت کرنے میں بہ نسبت تمہارے ہم زیادہ حق دار اور زیادہ قریب ہیں تو حضور ﷺ نے خود بھی روزہ رکھا اور اس کا حکم بھی فرمایا۔

حدیث ۵..... صحیح مسلم میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں مجھے اللہ ﷻ پر گمان ہے کہ عاشورہ کا روزہ ایک سال قبل کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

2. یعنی نویں ذی الحجہ کا روزہ

حدیث ۶ .....تا ۱۰..... صحیح مسلم ہ سنن ابی داؤد وترمذی ونسائی وابن ماجہ وطبرانی رحمہم اللہ میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں مجھے اللہ ﷻ پر گمان ہے کہ عرفہ کا روزہ ایک سال قبل کے گناہ مٹا دیتا ہے اور اسی کے مثل سبل بن سعد وابوسعید خدری وعبداللہ بن عمر وزید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

حدیث ۱۱..... ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یحییٰ بطرانی رحمہما اللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ کے روز کو بیان دن کے برابر بتاتے تھے مگر حج کرنے والے پر جو عرفات میں ہے نہ کہ عرفہ کے دن کا روزہ مکروہ ہے کہ ابوداؤد ونسائی وابن خزیمہ رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے عرفہ میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

3. شوال ۲ میں چھ دن کے روزے جنہیں لوگ شش عید کے روزے کہتے ہیں

حدیث ۱۲..... ۱۳..... مسلم وابوداؤد وترمذی نسائی وابن ماجہ وطبرانی رحمہم اللہ ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے

۱۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس روز اللہ ﷻ کوئی خاص نعمت عطا فرمائے اُس کی یاد کا اہتمام کرنا درست و مستحب ہے کہ وہ نعمت ناصر یاد آئے گی اور اس کا شکر ادا کرنے کا سبب ہوگا۔ خود قرآن عظیم میں ارشاد فرمایا۔ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ خدا کے خاص کے دنوں کو یاد کرو اور ہم مسلمانوں کے لیے ولادت اقدس سید عالم ﷺ سے بہتر کون سا دن ہوگا جس کی یاد کا اہتمام نہ کریں کہ ایام خمسہ عشرہ کی فضیلت مانی گئی ہے بلکہ ان میں عید وبیان عید بھی بہتر کہ ان کے صدقہ میں تو عید ہوئی اسی وجہ سے پیر کے دن روزہ رکھنے کا سبب ارشاد فرمایا کہ فیہ ولدت اس دن میری ولادت ہوئی ۱۲ منہ۔

ہیں جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ دن شوال میں رکھے تو ایسا ہے جیسے دہر کا روزہ رکھا اور اسی کے مثل ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حدیث ۱۴.....۱۵.....نسائی وابن ماجہ وابن خزیمہ وابن حبان رحمہم اللہ ثوبان رضی اللہ عنہ سے اور امام احمد وطبرانی وبزار رحمہم اللہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عیدالفطر کے بعد چھ روزے رکھ لیے تو اس نے پورے سال کا روزہ رکھا کہ جو ایک نیکی لائے گا اسے دس نیکیوں کا ثواب ملے گا تو ماہِ رمضان کا روزہ دس مہینے کے برابر ہے اور ان چھ دنوں کے بدلے میں دو مہینے تو پورے سال کے روزے ہو گئے۔

حدیث ۱۶.....طبرانی اوسط میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد چھ دن شوال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

4. شعبان کا روزہ اور پندرہویں شعبان کے فضائل

حدیث ۱۷.....طبرانی وابن حبان وبیہقی معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں شعبان کی پندرھویں شب میں اللہ عزوجل تمام مخلوق کی طرف تجلی فرماتا ہے اور سب کو بخش دیتا ہے مگر کافر اور عداوت والے کو۔[1]

حدیث ۱۸.....۱۹.....بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا۔ یہ شعبان کی پندرھویں رات ہے۔ اس میں اللہ عزوجل جہنم سے اتنوں کو آزاد فرماتا ہے جتنے بنی کلب[2] کی بکریوں کے بال ہیں، مگر کافر اور عداوت والے اور رشتہ کاٹنے والے اور کپڑا لٹکانے والے اور والدین کی نافرمانی کرنے والے اور شراب کی عادت کرنے والے کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو روایت کی اس میں قاتل کا بھی ذکر ہے۔

حدیث ۲۰.....بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ عزوجل شعبان کی پندرھویں شب میں تجلی فرماتا ہے[3] استغفار کرنے والوں کو بخش دیتا ہے اور طالبِ رحمت پر رحم فرماتا ہے اور عداوت والوں کو جس حال میں ہیں اسی پر چھوڑ دیتا ہے۔

حدیث ۲۱.....ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب شعبان کی پندرھویں رات آجائے تو اس رات کو قیام کرو اور دن میں روزہ رکھو کہ رب تبارک وتعالیٰ غروبِ آفتاب سے آسمانِ دنیا پر خاص تجلی فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ اسے بخش دوں ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ اسے روزی دوں۔ ہے کوئی مبتلا کہ اسے عافیت دوں ہے کوئی ایسا ہے اور یہاں تک فرماتا ہے کہ فجر طلوع ہو جائے۔

حدیث ۲۲.....ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے رکھتے میں نے نہ دیکھا۔

5. ہر مہینے میں تین روزے خصوصاً ایامِ بیض یعنی تیرہ، چودہ، پندرہ

حدیث ۲۳.....۲۴.....بخاری ومسلم ونسائی رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

---

[1] بہتر یہ ہے کہ روزے متفرق رکھے جائیں اور عید کے بعد لگاتار چھ دن میں ایک ساتھ رکھ لیے جائیں اس طرح کل اکیس ۲۱ ہوئے۔

[2] جس شخص میں کوئی دینی عداوت ہو اس کے آگے سے پہلے انہیں چاہیے کہ ہر ایک دوسرے سے مل جائے اور ہر ایک دوسرے سے اپنی خطا معاف کردے تاکہ حضرت الٰہی انہیں بھی اپنی مثال عفو عطا فرمائے اور یہ بڑا ہی نادان ہے جو اپنے بھائی کو اپنی مغفرت سے محروم رکھے۔ ایک حدیث میں ہے کہ شعبان کو دیکھو آنے سے پہلے مسلمان آپس میں ملنے اور عفو وتقصیر کرانے پر ہوجائیں بھی عیاشی کریں تو نہایت مناسب بہتر ہے اھ

[3] حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شعبان کی پندرھویں رات میں اللہ عزوجل آسمانِ دنیا پر تجلی فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ اسے بخش دوں ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ اسے روزی دوں۔ ہے کوئی مبتلا کہ اسے عافیت دوں ہے کوئی ایسا ہے اور یہاں تک فرماتا ہے کہ فجر طلوع ہو جائے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

ﷺ نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی۔ ان میں ایک یہ ہے کہ مہینے میں تین روزے رکھوں۔

حدیث ۲۵.....۲۶.....صحیح بخاری و مسلم عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ہر مہینے میں تین روزے ایسے ہیں جیسے دہر (ہمیشہ) کا روزہ۔ اسی کے مثل قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہ مروی ہے۔

حدیث ۲۷.....۲۸.....امام احمد و ابن حبان و حاکم ابن عباس رضی اللہ عنہما اور بزار رحمۃ اللہ علیہ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں رمضان کے روزے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے سینہ کی خرابی دور کرتے ہیں۔

حدیث ۲۹.....طبرانی رحمۃ اللہ علیہ میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جس سے ہو سکے ہر مہینے میں تین روزے رکھے کہ ہر روزہ دس گناہ مٹاتا ہے اور گناہ سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسا پانی کپڑے کو۔

حدیث ۳۰.....امام احمد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ ہم اللہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مہینے میں تین روزے رکھنے ہوں تو تیرہ چودہ پندرہ کو رکھو۔

حدیث ۳۱.....نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ حضور اقدس ﷺ چار چیزوں کو نہیں چھوڑتے تھے۔ عاشورہ اور عشرۂ ذی الحجہ اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے اور فجر کے پہلے دو رکعتیں۔

حدیث ۳۲.....نسائی رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ ایام بیض میں بغیر روزہ کے نہ ہوتے۔ نہ سفر میں نہ حضر میں۔

6. پیر اور جمعرات کے روزے

حدیث ۳۳.....تا ۳۵.....سنن ترمذی میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں پیر اور جمعرات کو اعمال پیش ہوتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اس وقت پیش ہو کہ میں روزہ دار ہوں۔ اسی کے مثل اسامہ بن زید و جابر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

حدیث ۳۶.....ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ میں انیس سے روایت ہے کہ حضور ﷺ پیر اور جمعرات کو روزے رکھا کرتے تھے۔ اس کے بارے میں عرض کی گئی تو فرمایا۔ ان دونوں دنوں میں اللہ عزوجل ہر مسلمان کی مغفرت فرماتا ہے مگر وہ دو شخص جنہوں نے باہم عداوت کر لی۔ ان کی نسبت ملائکہ سے فرماتا ہے۔ انہیں چھوڑ دو یہاں تک کہ صلح کر لیں۔

حدیث ۳۷.....ترمذی شریف میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پیر اور جمعرات کو خیال کر کے روزہ رکھتے تھے۔

حدیث ۳۸.....صحیح مسلم شریف میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ سے پیر کے دن روزے کا سبب دریافت کیا گیا۔ فرمایا اسی میں میری ولادت ہوئی اور اسی میں مجھ پر وحی نازل ہوئی۔

7. بعض اور دنوں کے روزے

حدیث ۳۹.....ابویعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو چار شنبہ اور پنج شنبہ کو روزہ رکھے اس کے لیے دوزخ سے برأت لکھ دی جائے گی۔

حدیث ۴۰.....۴۱.....طبرانی اوسط میں انس سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے چار شنبہ و پنج شنبہ و جمعہ کو روزے رکھے اللہ عزوجل اس کے لیے جنت میں ایک مکان بنائے گا جس کا باہر کا حصہ اندر سے دکھائی دے گا اور اندر کا باہر سے اور انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں

ہے کہ جنت میں موتی اور یاقوت وزمرد کا محل بنائے گا اور اس کے لیے دوزخ سے برأت لکھ دی جائے گی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ جوان تین دنوں کے روزے رکھے پھر جمعہ کو تھوڑا یا زیادہ تصدق کرے، تو جو گناہ کیا ہے بخش دیا جائے گا اور ایسا ہو جائے گا جیسے اس دن کہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا مگر خصوصیت کے ساتھ جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

حدیث ۴۳..... مسلم و نسائی رحمہما اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا راتوں میں جمعہ کی رات کو قیام کے لیے اور دنوں میں جمعہ کے دن کو روزہ کے لیے خاص نہ کرو۔ ہاں کوئی کسی قسم کا روزہ رکھتا ہے اور جمعہ کا دن روزہ میں واقع ہو گیا تو حرج نہیں۔

حدیث ۴۴..... بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و ابن خزیمہ رحمہم اللہ انہیں سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ جمعہ کے دن کوئی روزہ نذر کے علاوہ اس صورت میں کہ اس کے پہلے یا بعد ایک دن اور روزہ رکھے اور ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے جمعہ کا دن عید ہے۔ لہٰذا عید کے دن کو روزہ کا دن نہ کرو مگر یہ کہ اس کے قبل یا بعد روزہ رکھو۔

حدیث ۴۵..... صحیح بخاری و مسلم میں محمد بن عباد رحمۃ اللہ علیہ سے ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ کعبہ کا طواف کرتے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کیا نبی ﷺ نے جمعہ کے روزہ سے منع فرمایا؟ کہا ہاں! اس گھر کے رب کی قسم۔

منت کے روزہ کا بیان

شرعی منت جس کے ماننے سے شرعاً اس کا پورا کرنا واجب ہوتا ہے اس کے لیے مظلقاً چند شرطیں ہیں۔

(1) مُنّتی چیز کی منت ہو کہ اس کی جنس سے کوئی واجب ہو۔ عیادت مریض اور مسجد میں جانے اور جنازے کے ساتھ جانے کی منت نہیں ہو سکتی۔

(2)۔ وہ عبادت خود بالذات مقصود ہو کسی دوسری عبادت کے لیے وسیلہ نہ ہو۔ لہٰذا وضو غسل و نظر مصحف کی منت صحیح نہیں۔

(3) اس چیز کی منت نہ ہو جو شرع نے خود اس پر واجب کی ہو۔ خواہ فی الحال یا آئندہ مثلاً آج کی ظہر یا کسی فرض نماز کی منت صحیح نہیں کہ یہ چیزیں تو خود ہی واجب ہیں۔

(4)۔ جس چیز کی منت مانی خود خود بذاتہ کوئی گناہ کی بات نہ ہو اور اگر کسی اور وجہ سے گناہ ہو تو منت صحیح ہو جائے گی مثلاً عید کے دن روزہ رکھنا منع ہے۔ اگر اس کی منت مانی تو منت ہو جائے گی۔ اگرچہ حکم یہ ہے کہ اس دن نذر کے بجائے کسی دوسرے دن رکھے کہ یہ ممانعت عارضی ہے یعنی عید کے دن ہونے کی وجہ سے خود روزہ ایک جائز چیز ہے۔

(5) مُنّتی چیز کی منت نہ ہو جس کا ہونا محال ہو مثلاً یہ منت مانی کہ کل گزشتہ میں روزہ رکھوں گا کہ یہ منت صحیح نہیں۔

مسائل مجتبیہ:

مسئلہ نمبر ۱..... منت صحیح ہونے کے لیے کچھ پیشوری نہیں کہ دل میں اس کا ارادہ بھی ہو۔ اگر کہنا کچھ چاہتا تھا زبان سے منت کے الفاظ جاری ہو گئے منت صحیح ہو گئی یا کہنا یہ چاہتا تھا کہ اللہ ﷻ کے لیے مجھ پر ایک دن کا روزہ رکھنا ہے اور زبان سے ایک مہینہ نکلا۔ مہینے بھر کا روزہ واجب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲..... ایام مبیضہ یعنی عید و جمعہ عید اور ذی الحجہ کی گیارہویں بارہویں تیرہویں کے روزے رکھنے کی منت مانی اور انہیں دنوں میں رکھ بھی لیے تو اگر پہنا ہو اعمر منت ادا ہو گئی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳..... اس سال کے روزے کی منت مانی تو ایام مبیضہ چھوڑ کر باقی دنوں میں روزے رکھے اور ان دنوں کے بدلے کسی اور

دنوں میں رکھے اور اگر ایام مبیضہ میں بھی رکھ لیے تو منت پوری ہوگئی مگر گنہگار ہوا۔ یہ حکم اس وقت ہے کہ ایام مبیضہ سے پہلے منت مانی اور اگر ایام مبیضہ گزرنے کے بعد مثلاً ذی الحجہ کی چودھویں شب میں اس سال کے روزے کی منت مانی تو ختم ذی الحجہ روزہ رکھنے سے منت پوری ہوگئی کہ یہ سال ختم ذی الحجہ پر ختم ہو جاتا ہے اور رمضان سے پہلے اس سنہ کے روزے کی منت مانی تھی تو رمضان کے بدلے کے روزے اس کے ذمہ نہیں اور اگر منت میں پے در پے روزہ کی شرط لگائی نیت کی وجب بھی ان دنوں میں روزہ نذر کے مگر بعد میں یہ پے در پے ان دنوں کی قضا رکھے اور اگر ایک دن بھی بے روزہ رہا تو اس دن کے پہلے جتنے روزے رکھے تھے ان سب کا اعادہ کرے اور اگر ایک سال کے روزے کی منت کی تو سال بھر روزہ رکھنے کے بعد بیسویں یا پچیسویں دن کے اور رمضان اور پانچ دن ایام محرمہ کے بدلے کے اگر چہ ان دنوں میں بھی اس نے روزے رکھے ہوں کہ اس صورت میں یہ کافی نہیں البتہ اگر یوں کہا کہ ایک سال کے روزے پے در پے رکھوں گا تو اب ان دنوں کے روزے کی ضرورت نہیں مگر اس صورت میں اگر پے در پے نہ ہوں گے تو سرے سے پھر رکھنے ہوں گے مگر ایام محرمہ میں نذر کے بلکہ سال بھر ہونے پر پانچ دن ملا کر متصل رکھ لے۔ (درمختار و الکفایہ)

مسئلہ نمبر ۴..... منت کے الفاظ میں یعین کا بھی احتمال ہے۔ لہٰذا یہاں چھ صورتیں ہوں گی۔ (1)۔ ان لفظوں سے کچھ نیت نہ کی نہ منت کی نہ یعین کی۔ (2)۔ فقط منت کی نیت کی یعنی یعین ہونے نہ دینے تو کسی کا ارادہ نہ کیا۔ (3) منت کی نیت کی اور یہ کہ یعین نہیں۔ (4)۔ یعین کی نیت کی اور یہ کہ منت نہیں۔ (5)۔ منت اور یعین دونوں کی نیت کی۔ (6)۔ فقط یعین کی نیت کی اور منت ہونے دینا نہ کسی کی نہیں۔ پہلی تین صورتوں میں فقط منت ہے کہ پوری نہ کرے تو قضا و بروج تھی صورت میں یعین ہے کہ اگر پوری نہ کی تو کفارہ دینا ہوگا۔ پانچویں اور چھٹی صورتوں میں منت اور یعین دونوں ہیں پوری نہ کرے تو منت کی قضا ہے اور یعین کا کفارہ۔ (تنویر الابصار)

مسئلہ نمبر ۵..... اس مہینے کے روزے کی منت مانی اور اس میں ایام مبیضہ ہیں تو ان میں روزے نذر کے بلکہ ان کے بدلے کے بعد میں رکھے اور کہہ لیے تو گنہگار ہوا مگر منت پوری ہوگئی اور اس صورت میں پورے ایک مہینے کے روزے واجب نہیں بلکہ منت ماننے کے وقت سے اس مہینے میں جتنے دن باقی ہیں ان دنوں میں روزے واجب ہیں اور اگر وہ مہینہ رمضان کا تھا تو منت ہی نہ ہوئی کہ رمضان کے روزے تو خود ہی فرض ہیں۔ ہاں اگر ماہ رمضان کے روزوں کی منت مانی اور رمضان آنے سے پہلے انتقال ہو گیا تو ایک ماہ تک مسکین کو کھانا کھلانے کی وصیت واجب ہے اور اگر کسی معین مہینے کی منت مانی مثلاً رجب یا شعبان کی تو پورے مہینے کا روزہ ضروری ہے۔ وہ مہینہ انتیس کا ہو تو انتیس روزے اور تیس کا ہو تو تیس کا رکھے نہ کرے۔ پھر اگر کوئی روزہ چھوٹ گیا تو اس کو بعد میں رکھ لے۔ پورے مہینے کے لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ (درمختار و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۶..... ایک مہینے کے روزے کی منت مانی تو پورے تیس دن کے روزے واجب ہیں اگر چہ جس مہینے میں رکھے وہ انتیس ہی کا ہو اور یہ بھی ضروری ہے کہ کوئی روزہ ایام مبیضہ میں نہ ہو کہ اس صورت میں اگر ایام مبیضہ میں روزے رکھے۔ تو گنہگار تو ہوا ہی اور روزے بھی ناکافی ہیں اور پے در پے کی شرط لگائی یا دل میں نیت کی تو یہ ضروری ہے کہ ناغہ نہ ہونے پائے۔ اگر ناغہ ہوا اگر چہ ایام مبیضہ میں تو اب سے ایک مہینے کے متصل روزے رکھے یعنی یہ ضروری ہے کہ ان تیس دنوں میں کوئی دن ایسا نہ ہو جس میں روزے کی ممانعت ہے اور پے در پے کی شرط لگائی نیت میں ہے تو متفرق طور پر تیس روزے رکھ لینے سے بھی منت پوری ہو جائے گی اگر عورت نے ایک ماہ پے در پے روزے رکھنے کی منت مانی تو اگر ایک مہینہ یا نیا وہ طہارت کا زمانہ اسے ملتا ہے تو ضروری ہے کہ ایسے وقت شروع کرے کہ حیض آنے سے پیشتر تیس دن پورے ہو جائیں ورنہ حیض آنے کے بعد اب سے تیس پورے کرنے ہوں گے اور اگر مہینہ پورا ہونے سے پہلے حیض آ جاتا ہے تو حیض سے پہلے جتنے روزے رکھ چکی ہے انہیں حساب کر لے۔ جو باقی رہ گئے ہیں انہیں حیض ختم ہونے کے بعد حسب الاجازت پورا کرے۔ (درمختار و الکفایہ و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۷..... پے در پے روزے کی منت مانی تو ناغہ کرنا جائز نہیں اور متفرق طور پر مثلاً دس روزے کی منت مانی تو لگاتار رکھنا جائز

(ف)
ہے۔

مسئلہ نمبر ۸..... منت دو قسم ہے۔ ایک "معلق" کہ میرا فلاں کام ہو جائے گا فلاں شخص سفر سے آجائے تو مجھ پر اللہ ﷻ کے لیے اتنے روزے یا نماز یا صدقہ وغیرہ ہے دوسری غیر معلق جو کسی چیز کے ہونے نہ ہونے پر موقوف نہیں بلکہ یہ کہ اللہ ﷻ کے لیے میں اپنے اوپر اتنے روزے یا نماز یا صدقہ وغیرہ واجب کرتا ہوں۔ غیر معلق میں اگر چہ وقت یا جگہ وغیرہ معین کرے مگر منت پوری کرنے کے لیے یہ شرط ہوتی نہیں کہ اس سے پیشتر یا اس کے غیر میں نہ ہو سکے بلکہ اگر اس وقت سے پیشتر روزے رکھ لیے یا نماز پڑھ لی وغیرہ وغیرہ تو منت پوری ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹..... اس رجب کے روزے کی منت مانی اور بھادوں، آئندہ میں روزے رکھ لیے اور یہ مہینہ انتیس کا ہوا۔ اگر یہ رجب بھی انتیس کا ہو تو پوری ہو گئی ایک اور کی ضرورت نہیں اور تیس کا ہو تو ایک روزہ اور رکھے۔ (درالمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... اس رجب کے روزے کی منت مانی اور رجب میں بیمار رہا تو دوسرے دنوں میں ان کی قضا رکھے اور قضا میں اختیار ہے کہ لگاتار روزے ہوں یا ناغہ دے کر۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... "معلق" میں شرط پائی جانے سے پہلے منت پوری نہیں کر سکتا۔ اگر پہلے ہی روزے رکھ لیے مجھ میں شرط پائی گئی تو اب پھر رکھنا واجب ہوگا پہلے کے روزے اس کے قائم مقام نہیں ہو سکتے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲..... ایک دن کے روزے کی منت مانی تو اختیار ہے کہ ایام بیض کے سوا جس دن چاہے روزہ رکھ لے۔ یونہی دو دن تین دن میں بھی اختیار ہے۔ البتہ اگر ان میں سے پے در پے کی نیت کی تو پے در پے رکھنا واجب ہوگا ورنہ اختیار ہے کہ ایک ساتھ رکھے یا ناغہ دے کر اور متفرق کی نیت کی اور پے در پے رکھ لیے جب بھی جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳..... ایک ساتھ دس روزوں کی منت مانی اور پندرہ روزے رکھے۔ بیچ میں ایک دن افطار کیا اور یہ نہیں کہ کون سے دن روزہ نہ تھا تو لگاتار پانچ دن اور رکھ لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴..... مریض نے ایک ماہ روزہ رکھنے کی منت مانی اور صحت نہ ہوئی۔ مر گیا تو اس پر کچھ نہیں اور اگر ایک دن کے لیے بھی اچھا ہو گیا تھا اور روزہ نہ رکھا تو پورے مہینے بھر کے فدیہ کی وصیت کر جائے جب ہے اور اس دن روزہ رکھ لیا جب بھی باقی دنوں کے لیے وصیت کرنی چاہیے۔ یونہی اگر تندرست نے منت مانی اور مہینہ پورا ہونے سے پہلے مر گیا تو اس پر بھی وصیت کرنا واجب ہے اور اگر رات میں منت مانی تھی اور رات ہی میں مر گیا جب بھی وصیت کرنی چاہیے۔ (درمختار و درالمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵..... یہ منت مانی کہ جس دن فلاں شخص آئے گا اس دن اللہ کے لیے مجھ پر روزہ رکھنا واجب ہے تو اگر خود یا کوئی سے پیشتر آیا اور اس نے کچھ کھلا پلا نہیں جبکہ روزہ رکھ لے اور اگر رات میں آیا تو کچھ نہیں۔ یونہی اگر زوال کے بعد آیا کھانے کے بعد آیا منت ماننے والی عورت تھی اور اس دن اسے حیض تھا تو ان صورتوں میں بھی کچھ نہیں اور اگر یہ کہا تھا کہ جس دن فلاں آئے گا، اس دن کا اللہ ﷻ کے لیے مجھے ہمیشہ روزہ رکھنا ہے اور کھانا کھانے کے بعد آیا تو اس دن کا روزہ تو نہیں مگر آئندہ ہر ہفتہ میں اس دن کا روزہ اس پر واجب ہو گیا۔ مثلاً پیر کے دن آیا تو ہر پیر کو روزہ رکھے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۶..... یہ منت مانی کہ جس دن فلاں آئے گا اس روز کا روزہ مجھ پر ہمیشہ ہے اور دوسری منت یہ مانی کہ جس دن فلاں کو صحت ہو جائے اس دن کا روزہ مجھ پر ہمیشہ ہے۔ اتفاقاً جس دن وہ آیا اسی دن وہ اچھا بھی ہو گیا تو ہر ہفتہ میں صرف اسی ایک دن کا روزہ رکھنا اس پر ہمیشہ واجب ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷..... آدھے دن کے روزے کی منت مانی تو یہ منت صحیح نہیں۔ (عالمگیری)

اعتکاف کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ (پ۲ البقرہ ۱۸۷)

عورتوں کو ہاتھ مت لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو (ترجمہ کنزالایمان)

حدیث ۱..... صحیحین میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف فرمایا کرتے۔

حدیث ۲..... ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ انیس سے راوی کہتے ہیں کہ معتکف پر سنت (یعنی مسنون سے ثابت) ہے کہ نہ مریض کی عیادت کو جائے نہ بناز ہ میں حاضر ہو، نہ عورت کو ہاتھ لگائے اور نہ اس سے مباشرت کرے اور نہ کسی حاجت کے لیے جائے مگر اس حاجت کے لئے جاسکتا ہے جو ضروری ہے۔ اور اعتکاف بغیر روزہ کے نہیں اور اعتکاف جماعت والی مسجد میں کرے۔

حدیث ۳..... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے معتکف کے بارے میں فرمایا وہ گناہوں سے باز رہتا ہے اور نیکیوں سے اسے اس قدر ثواب ملتا ہے جیسا اس نے تمام نیکیاں کیں۔

حدیث ۴..... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف کرلیا تو ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عمرے کیے۔

مسائل فقہیہ:

مسئلہ نمبر ۱..... مسجد میں اللہ عزوجل کے لیے نیت کے ساتھ ٹھہرنا اعتکاف ہے اور اس کے لیے مسلمان عاقل اور جنابت و حیض و نفاس سے پاک ہونا شرط ہے۔ بلوغ شرط نہیں بلکہ نابالغ تمیز رکھتا ہے اگر یہ نیت اعتکاف مسجد میں ٹھہرے تو یہ اعتکاف صحیح ہے۔ آزاد ہونا بھی شرط نہیں لہٰذا غلام بھی اعتکاف کرسکتا ہے مگر اسے مولیٰ سے اجازت لینی ہوگی اور مولیٰ کو بہر حال منع کرنے کا حق حاصل ہے۔ (عالمگیری و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲..... مسجد میں جامع ہونا اعتکاف کے لیے شرط نہیں بلکہ مسجد جماعت میں بھی ہوسکتا ہے۔ مسجد جماعت وہ ہے جس میں امام و مؤذن مقرر ہوں۔ اگر چہ اس میں پنجگانہ جماعت نہ ہوتی ہو اور آسانی اس میں ہے کہ مطلقاً ہر مسجد میں اعتکاف صحیح ہے۔ اگر چہ وہ مسجد جماعت نہ ہو خصوصاً اس زمانہ میں کہ بہت سی مسجدیں ایسی ہیں کہ جن میں نہ امام ہیں نہ مؤذن۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳..... سب سے افضل مسجد حرم شریف میں اعتکاف ہے پھر مسجد نبوی میں۔ پھر مسجد اقصیٰ میں پھر اس میں جہاں بڑی جماعت ہوتی ہو۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۴..... عورت کو مسجد میں اعتکاف مکروہ ہے بلکہ وہ گھر میں ہی اعتکاف کرے جو اس نے نماز پڑھنے کے لیے مقرر کرلی ہے جسے مسجد بیت کہتے ہیں اور عورت کے لیے یہ مستحب بھی ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے کے لیے کوئی جگہ مقرر کرلے اور چاہیے کہ اس جگہ کو پاک صاف رکھے اور بہتر یہ ہے کہ اس جگہ کو چٹائی وغیرہ کی طرح حائل کرلے بلکہ مرد کو بھی چاہیے کہ نوافل کے لیے گھر میں کوئی جگہ مقرر کرلے کہ نفل نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ (ردالمحتار و الدر)

مسئلہ نمبر ۵..... اگر عورت نے گھر میں نماز کے لیے کوئی جگہ مقرر نہیں کر رکھی ہے تو گھر میں اعتکاف نہیں کرسکتی۔ البتہ اگر اس وقت یعنی جب کہ اعتکاف کا ارادہ کیا کسی جگہ کو نماز کے لیے خاص کرلیا تو اس جگہ اعتکاف کرسکتی ہے۔ (ردالمحتار و الدر)

مسئلہ نمبر ۶..... فتنے کے سبب میں اعتکاف نہیں کرسکتا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷..... اعتکاف تین قسم ہے۔

(1) واجب کو اعتکاف کی منت مانی یعنی زبان سے کہا مگر دل میں ارادہ نہ ہو تو واجب نہ ہوگا۔

(2) سنت موکدہ کو رمضان کے پورے عشرۂ اخیر یعنی آخر کے دس دن میں اعتکاف کیا جائے یعنی بیسویں رمضان کو سورج ڈوبتے وقت بیت اعتکاف مسجد میں ہو اور تیسویں کے غروب کے بعد یا انتیس کو چاند ہونے کے بعد نکلے۔ اگر بیسویں تاریخ کو بعد نماز مغرب نیت اعتکاف کی تو سنت موکدہ ادا ہوئی اور یہ اعتکاف سنت کفایہ ہے کہ اگر سب ترک کریں تو سب سے مطالبہ ہوگا اور شہر میں ایک نے کر لیا تو سب بری الذمہ۔

(3) ان دو کے علاوہ باقی جو اعتکاف کیا جائے۔ وہ مستحب و سنت غیر موکدہ ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸..... اعتکاف مستحب کے لیے نہ روزہ شرط ہے نہ اس کے لیے کوئی خاص وقت مقرر بلکہ جب مسجد میں اعتکاف کی نیت کی جب تک مسجد میں بے مشغلہ ہے جائز ہے اعتکاف ختم ہو گیا۔ (عالمگیری)

بغیر محنت و اب مل رہا ہے کو غنیمت کر لینے سے اعتکاف کا ثواب ملتا ہے۔ اسے تو یہ سمجھنا چاہیے۔ مسجد میں اگر روزہ نہ رہے یہ عبارت لکھ دی کہ "اعتکاف کی نیت کر لو گے اعتکاف کا ثواب پاؤ گے" تو بہتر ہے کہ جو اس سے ناواقف ہیں انہیں معلوم ہو جائے اور جو جانتے ہیں ان کے لیے یاد دہانی ہو۔

مسئلہ نمبر ۹..... اعتکاف سنت یعنی رمضان شریف کی چھبیس دن تاریخوں میں جو کیا جاتا ہے اس میں روزہ شرط ہے۔ لہٰذا اگر کسی مریض یا مسافر نے اعتکاف تو کیا مگر روزہ نہ رکھا تو سنت ادا نہ ہوئی بلکہ نفل ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... سنت کے اعتکاف میں بھی روزہ شرط ہے۔ یہاں تک کہ اگر ایک مہینے کے اعتکاف کی منت مانی اور یہ کیا کہ روزہ نہ رکھے گا۔ جب بھی روزہ رکھنا واجب ہے اور اگر رات کے اعتکاف کی منت مانی تو یہ منت صحیح نہیں کہ رات میں روزہ نہیں ہو سکتا اور اگر یوں کہا کہ ایک دن رات کا مجھ پر اعتکاف ہے تو یہ منت صحیح ہے اور اگر آج کے اعتکاف کی منت مانی اور کھانا کھا لیا ہے تو منت صحیح نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱..... یونہی اگر محو ہ کر لی کے بعد منت مانی اور روزہ نہ تھا تو یہ منت صحیح نہیں کہ اب روزہ کی نیت نہیں کر سکتا بلکہ اگر روزہ کی نیت کر سکتا ہو مثلاً محو ہ کر لی سے قبل جب بھی منت صحیح نہیں کہ یہ روزہ نفل ہوگا اور اس اعتکاف میں روزہ واجب درکار۔

مسئلہ نمبر ۱۲..... یہ ضروری نہیں کہ خاص اعتکاف ہی کے لیے روزہ ہو بلکہ روزہ ہونا ضروری ہے اگر چہ اعتکاف کی نیت سے نہ ہو مثلاً اس رمضان کے اعتکاف کی منت مانی تو وہی رمضان کے روزے اس اعتکاف کے لیے کافی ہیں اور اگر رمضان کے روزے تو رکھے مگر اعتکاف نہ کیا تو اب ایک ماہ کے روزے رکھے اور اس کے ساتھ اعتکاف کرے اور اگر یوں نہ کیا یعنی روزے رکھے کہ اعتکاف نہ کیا اور دوسرا رمضان آ گیا تو اس رمضان کے روزے اس اعتکاف کے لیے کافی نہیں۔ یونہی اگر کسی اور واجب کے روزے رکھے تو یا اعتکاف ان روزوں کے ساتھ بھی ادا نہیں ہو سکتا بلکہ اب اس کے لیے خاص اعتکاف کی نیت سے روزے رکھنا ضروری ہیں اور اگر اس صورت میں رمضان کے اعتکاف کی منت مانی تھی "نہ روزے رکھے نہ اعتکاف کیا۔ اب ان روزوں کی قضا رکھ رہا ہے تو ان قضا روزوں کے ساتھ وہ اعتکاف کی منت بھی پوری کر سکتا ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳..... نفلی روزہ رکھا تھا اور اس دن کے اعتکاف کی منت مانی تو یہ منت صحیح نہیں کہ اعتکاف واجب کرنے کے لیے نفلی روزہ کافی نہیں اور یہ روزہ واجب ہو نہیں سکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴..... ایک مہینے کے اعتکاف کی منت مانی تو یہ منت رمضان میں پوری نہیں کر سکتا بلکہ خاص اس اعتکاف کے لیے روزے رکھنے ہوں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵..... عورت نے اعتکاف کی منت مانی تو شوہر منت پوری کرنے سے روک سکتا ہے اور اب باندی ہونے یا موت شوہر کے بعد منت پوری کرے۔ یونہی لونڈی غلام کو ان کا مالک منع کر سکتا ہے۔ یا آزاد ہونے کے بعد پوری کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶.....شوہر نے عورت کو اعتکاف کی اجازت دے دی اب روکنا چاہے تو نہیں روک سکتا اور مولیٰ نے باندی غلام کو اجازت دے دی جب بھی روک سکتا ہے۔ اگر چہ اب روکے گا تو گنہگار ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷.....شوہر نے ایک مہینے کے اعتکاف کی اجازت دی اور عورت نکالا رہے پورے مہینے کا اعتکاف کرنا چاہتی ہے تو شوہر کو اختیار ہے کہ یہ حکم دے کو تھوڑے تھوڑے کر کے ایک مہینہ پورا کرے اور اگر کسی خاص مہینے کی اجازت دی ہے تو اب اختیار نہ رہا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸.....اعتکاف واجب میں معتکف کو مسجد سے بغیر عذر نکلنا حرام ہے۔ اگر نکلا تو اعتکاف جاتا رہا۔ اگر چہ بھول کر نکلا ہو۔ یونہی یا اعتکاف سنت بھی بغیر عذر نکلنے سے جاتا رہتا ہے۔ یونہی عورت نے مسجد بیت میں اعتکاف کیا۔ واجب یا مسنون تو بغیر عذر وہاں سے نکل نہیں سکتی اگر وہاں سے نکلی اگر چہ گھر ہی میں رہی اعتکاف جاتا رہا۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۹.....معتکف کو مسجد سے نکلنے کے دو عذر ہیں۔ ایک حاجت طبعی کہ مسجد میں پوری نہ ہو سکے جیسے پاخانہ پیشاب استنجا وضو اور غسل کی ضرورت ہو مگر غسل و وضو میں یہ شرط ہے کہ مسجد میں نہ ہو سکیں یعنی کوئی ایسی چیز نہ ہو جس میں وضو غسل کا پانی لے سکے۔ اس طرح کہ مسجد میں پانی کی کوئی بوند نہ گرے کہ وضو غسل کا پانی مسجد میں گرانا ناجائز ہے اور لگن وغیرہ موجود ہو کہ اس میں وضو اس طرح کر سکتا ہے کہ کوئی چھینٹ مسجد میں نہ گرے تو وضو کے لیے مسجد سے نکلنا جائز نہیں۔ نکلے گا تو اعتکاف جاتا رہے گا۔ یونہی اگر مسجد میں وضو غسل کے لیے جگہ نہ ہو یا حوض ہو تو باہر جانے کی اب اجازت نہیں۔ دوم حاجت شرعی مثلاً جمعہ کے لیے جانا یا اذان کہنے کے لیے مینار پر جانا جب کہ مینار پر جانے کے لیے باہر ہی سے راستہ ہو اگر مینار کا راستہ اندر سے ہو غیر مؤذن بھی مینار پر جا سکتا ہے مؤذن کی تخصیص نہیں۔ (درمختار و الکتاب)

قضائے حاجت کو گیا تو طہارت کر کے فوراً چلا آئے ٹھہرنے کی اجازت نہیں اور اگر معتکف کا مکان مسجد سے دور ہے اور اس کے دوست کا مکان قریب تو یہ ضروری نہیں کہ دوست کے یہاں قضائے حاجت کو جائے بلکہ اپنے مکان پر بھی جا سکتا ہے اور اگر اس کے خود دو مکان ہیں۔ ایک نزدیک دوسرا دور تو نزدیک والے مکان میں جائے۔ بعض مشائخ فرماتے ہیں۔ دور والے میں جائے گا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰.....جمعہ اگر قریب کی مسجد میں ہوتا ہے تو آفتاب ڈھلنے کے بعد اس وقت جائے کہ اذان ثانی سے چھ سنتیں پڑھ لے اور اگر دور ہو تو آفتاب ڈھلنے سے پہلے بھی جا سکتا ہے مگر اس انداز سے جائے کہ اذان ثانی سے پہلے سنتیں پڑھ سکے زیادہ پہلے نہ جائے اور یہ بات اس کی رائے پر ہے۔ جب اس کی سمجھ میں آ جائے کہ پہنچنے کے بعد صرف سنتوں کا وقت رہے گا چلا جائے اور فرض جمعہ کے بعد یا چار رکعتیں سنتوں کی پڑھ کر چلا آئے اور مکبر اقامت علی پڑھتی ہے تو اعتکاف والی مسجد میں آ کر پڑھے اور اگر پہلی سنتوں کے بعد واپس آیا وہیں جامع مسجد میں ٹھہرا رہا اگر چہ ایک دن رات تک وہیں رہ لیا یا اپنا اعتکاف وہیں پورا کیا تو بھی وہ اعتکاف فاسد ہوا اگر یہ عذر ہے اور یہ سب اس صورت میں ہے کہ مسجد میں اعتکاف کیا وہاں جمعہ نہ ہوتا ہو۔ (درمختار و الکتاب)

مسئلہ نمبر ۲۱.....اگر ایسی مسجد میں اعتکاف کیا جہاں جماعت نہیں ہوتی تو جماعت کے لیے نکلنے کی اجازت ہے۔ (درالکتاب)

مسئلہ نمبر ۲۲.....اعتکاف کے زمانہ میں حج یا عمرہ کا احرام باندھا تو اعتکاف پورا کر کے جائے اور اگر وقت کم ہے کہ اعتکاف پورا کرے گا تو حج جاتا رہے گا تو حج کو چلا جائے پھر سرے سے اعتکاف کرے۔ (درالکتاب)

مسئلہ نمبر ۲۳..... اگر وہ مسجد گر گئی کسی نے مجبور کر کے وہاں سے نکال دیا اور فوراً دوسری مسجد میں چلا گیا تو اعتکاف فاسد نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴..... اگر ڈوبنے یا جلنے والے کے بچانے کے لیے مسجد سے باہر گیا یا گواہی دینے کے لیے گیا یا جہاد میں سب لوگوں کا بلایا ہوا اور یہ بھی نکلا یا مریض کی عیادت یا نماز جنازہ کے لیے گیا اگر کوئی دوسرا پڑھنے والا نہ ہو تو ان سب صورتوں میں اعتکاف فاسد ہو گیا۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۵..... عورت مسجد میں معتکف تھی اسے طلاق دی گئی تو گھر چلی جائے اور اسی جگہ اعتکاف کو پورا کرلے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶..... اگر منت ماننے والے نے یہ شرط کر لی کہ مریض کی عیادت اور نماز جنازہ اور کلمہ علم میں ماشر ہو گا تو یہ شرط جائز ہے۔ اب اگر ان باتوں کے لیے جائے تو اعتکاف فاسد نہ ہو گا مگر خالی دل میں نیت کر لینا کافی نہیں بلکہ زبان سے کہنا ضروری ہے۔ (عالمگیری زاہدی وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۷..... پانا نہ پیشاب کے لیے گیا تھا قرض خواہ نے روک لیا اعتکاف فاسد ہو گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۸..... معتکف کو بھی کرنا اور عورت کا بوسہ لینا یا چھونا یا گلے لگانا حرام ہے۔ جماع سے بہر حال اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ انزال ہو یا نہ ہو قصداً ہو یا بھولے سے مسجد میں ہو یا بیرات میں ہو یا دن میں۔ جماع کے علاوہ باروں میں اگر انزال ہو تو فاسد ہے ورنہ نہیں۔ احتلام ہو گیا یا خیال بنا نے فکر کرنے سے انزال ہو تو اعتکاف فاسد نہ ہوا۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۹..... معتکف نے دن میں بھول کر کھا لیا تو اعتکاف فاسد نہ ہوا۔ کلی کرتے یا غرغرا کرنے سے اعتکاف فاسد نہیں ہوتا مگر بغیر وضو بے برکت ہوتا ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۰..... معتکف ناح کر سکتا ہے اور عورت کو رجعی طلاق دی ہے تو رجعت بھی کر سکتا ہے مگر ان امور کے لیے اگر مسجد سے باہر ہو گا تو اعتکاف باطل رہے گا۔ (عالمگیری وغیرہ) مگر نکاح اور بوسہ وغیرہ سے اس کو رجعت حرام ہے اگر چہ رجعت ہو جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۳۱..... معتکف نے حرام مال یا نشہ کی چیز رات میں کھائی تو اعتکاف فاسد نہ ہوا۔ (عالمگیری) مگر اس حرام کا کھانا واجب ہے توبہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۳۲..... بے ہوشی اور جنون اگر طویل ہوں کہ روزہ نہ ہو سکے تو اعتکاف باطل رہا اور قضا واجب ہے اگر کئی سال کے بعد صحت ہوا اور اگر معتوہ یعنی پورا ہو گیا جب بھی جتنے ہونے کے بعد قضا واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۳..... معتکف مسجد ہی میں کھائے پیئے اور سوئے۔ ان امور کے لیے مسجد سے باہر ہو گا تو اعتکاف باطل رہے گا۔ (درمختار وغیرہ) مگر کھانے پینے میں یہ احتیاط لازم ہے کہ مسجد آلودہ نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۳۴..... معتکف کے سوا اور کسی کو مسجد میں کھانے پینے یا سونے کی اجازت نہیں اور اگر یہ کام کرنا چاہے تو اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں جائے اور نماز پڑھیا ذکر الٰہی کرے پھر یہ کام کر سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۵..... معتکف کو اپنی یا بال بچوں کی ضرورت سے مسجد میں سے کوئی چیز خریدنا یا بیچنا جائز ہے بشرطیکہ وہ چیز مسجد میں نہ ہو یا ہو تو تھوڑی ہو کہ جگہ نہ گھیرے اور اگر خرید و فروخت قصد تجارت ہو تو ناجائز ہے اگر چہ وہ چیز مسجد میں نہ ہو۔ (درمختار و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۶..... معتکف اگر بہ نیت عبادت سکوت کرے یعنی چپ رہنے کو ثواب کی بات سمجھے تو یہ مکروہ تحریمی ہے اور اگر چپ رہنا

ثواب سمجھ کر نہ ہو تو حرج نہیں اور بری بات سے چپ رہا تو یہ مرد نہیں بلکہ یہ تو اعلیٰ درجہ کی چیز ہے کیونکہ بری بات زبان سے نہ نکالنا واجب ہے اور جس بات میں ثواب ہو نہ گناہ یعنی مباح بات بھی معتکف کو مکروہ ہے مگر بوقت ضرورت اور بضرورت مسجد میں مباح کلام نیکوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۷..... معتکف نہ چپ رہنے کا کلام کرے تو کیا کرے یہ کرے کہ قرآن مجید کی تلاوت حدیث شریف کی قرأت اور درود شریف کی کثرت علم دین کا درس و تدریس نبی ﷺ و دیگر انبیاء علیہم السلام کے سیر و اخبار اور اولیاء و صالحین کی حکایت اور مواعظ کی تلاوت۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۸..... ایک دن کے اعتکاف کی منت مانی تو اس میں رات داخل نہیں۔ طلوع فجر سے پیشتر مسجد میں چلا جائے اور غروب کے بعد چلا آئے اور اگر دو دن یا تین دن یا زیادہ دنوں کی منت مانی یا دو یا تین یا زیادہ راتوں کے اعتکاف کی منت مانی تو ان دونوں صورتوں میں اگر صرف دن یا صرف راتیں مراد نہیں تو نیت صحیح ہے۔ لہٰذا پہلی صورت میں منت صحیح ہے اور صرف دنوں میں اعتکاف واجب ہوا اور اس صورت میں اختیار ہے کہ اتنے دنوں لگاتار اعتکاف کرے یا متفرق طور پر اور دوسری صورت میں منت صحیح نہیں کہ اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے اور رات میں روزہ نہیں ہو سکتا اور اگر دونوں صورتوں میں دن اور رات مراد ہیں یا کچھ نیت نہ کی تو دونوں صورتوں میں دن اور رات دونوں کا اعتکاف واجب ہے۔ اور بلا انقطاع اتنے دنوں کا اعتکاف ضروری ہے تفریق نہیں کر سکتا۔ اس صورت میں یہ بھی ضروری ہے کہ دن سے پہلے جو رات ہے اس میں اعتکاف ہو۔ لہٰذا غروب آفتاب سے پہلے جائے اعتکاف میں چلا جائے اور جس دن پورا ہو غروب آفتاب کے بعد نکل آئے اور اگر دن کی منت مانی اور کہا یہ ہے کہ میں نے دن کہا اگر رات مراد لی تو یہ نیت صحیح نہیں اور رات کا اعتکاف واجب ہے۔ (جوہرۂ نیرہ، عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۹..... عید کے دن کے اعتکاف کی منت مانی تو کسی اور دن میں جس دن روزہ رکھنا جائز ہے اس کی قضا کرے اور اگر یہ نہیں کی تھی تو کفارہ دے اور عید ہی کے دن کر لیا تو منت پوری ہو گئی مگر گنہگار ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۰..... کسی دن یا کسی مہینے کے اعتکاف کی منت مانی تو اس سے پیشتر بھی اس منت کو پورا کر سکتا ہے یعنی جبکہ معتکف نہ ہو اور مسجد جو مسجد شریف میں اعتکاف کرنے کی منت مانی تو دوسری مسجد میں بھی کر سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۱..... ماہ گذشتہ کے اعتکاف کی منت مانی تو صحیح نہیں۔ منت مان کر معاذ اللہ مرتد ہو گیا تو منت ساقط ہو گئی پھر مسلمان ہوا تو اس کی قضا واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۲..... ایک مہینے کے اعتکاف کی منت مانی پھر مر گیا تو ہر روزہ کے بدلے بقدر صدقۂ فطر کے مسکین کو دیا جائے یعنی جب کہ وصیت کی ہو اور اس پر واجب ہے کہ وصیت کر جائے اور وصیت نہ کی مگر وارثوں نے اپنی طرف سے فدیہ دے دیا جب بھی جائز ہے۔ مریض نے منت مانی اور مر گیا تو اگر ایک دن کو بھی اچھا ہو گیا تو ہر روزہ کے بدلے صدقۂ فطر کا قدر دیا جائے اور ایک دن کو بھی اچھا نہ ہوا تو کچھ واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۳..... ایک مہینے کے اعتکاف کی منت مانی تو یہ بات اس کے اختیار میں ہے کہ جس مہینے کا چاہے اعتکاف کرے مگر یہ کہ لگاتار اعتکاف میں بیٹھنا واجب ہے اور اگر یہ کہے کہ میری مراد ایک مہینے کے صرف دن تھے راتیں نہیں تو یہ قول نہیں مانا جائے گا۔ دن اور رات دونوں کا اعتکاف واجب ہے اور تیس دن کہا تھا جب بھی یہی حکم ہے۔ ہاں اگر منت مانتے وقت یہ کہا تھا کہ ایک مہینے کے دنوں کا اعتکاف ہے راتوں کا نہیں تو صرف دنوں کا اعتکاف واجب ہوا اور اب یہ بھی اختیار ہے کہ متفرق طور پر تیس دن کا اعتکاف کر لے اور اگر یہ کہا تھا کہ ایک مہینے کی راتوں کا

اعتکاف ہے دنوں کا نہیں تو کچھ نہیں۔ (جوہرہ ونظام)

مسئلہ نمبر ۴۴..... اعتکاف نفل اگر چھوڑ دے تو اس کی قضا نہیں کہ وہیں تک ختم ہو گیا اور اعتکاف مسنون کہ رمضان کی اکیسویں تاریخوں کیلئے بیٹھا تھا اگر توڑا تو جس دن توڑا تھا اس ایک دن کی قضا کرے پورے دس دنوں کی قضا واجب نہیں اور منت کا اعتکاف تو اگر توڑا تو اگر کسی معین مہینے کی منت تھی تو باقی دنوں کی قضا کرے ورنہ اگر علی الاتصال واجب ہوا تھا تو سرے سے اعتکاف کرے اور علی الاتصال واجب نہ تھا تو باقی کا اعتکاف کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۵..... اعتکاف کی قضا بحرف قصداً توڑنے سے نہیں بلکہ اگر عذر کی وجہ سے چھوڑ دیا مثلاً بیمار ہو گیا یا اختیار چھوٹ مثلاً عورت کو حیض یا نفاس آ گیا یا جنون و بے ہوشی طویل طاری ہوئی ان میں بھی قضا واجب ہے اور ان میں اگر بعض فوت ہو تو کل کی قضا کی حاجت نہیں بلکہ بعض کی قضا کرے اور کل فوت ہو تو کل کی قضا ہے اور منت میں علی الاتصال واجب ہوا تھا تو علی الاتصال کل کی قضا ہے۔ (درمختار)

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى آلَائِهٖ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى اَفْضَلِ اَنْبِيَائِهٖ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ
وَاَوْلِيَائِهٖ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

حج کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ فِیْہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰھِیْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا ؕ وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ (پ۴، اٰل عمرٰن ۹۶،۹۷)

بیشک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان کا راہنما اس میں کھلی نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ جس میں آئے امن میں ہو اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

اور فرمایا ہے۔ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ لِلّٰہِ (پ۲، البقرۃ ۱۹۶) اور حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو۔ (ترجمہ کنزالایمان)

حدیث ۱..... صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا اے لوگو تم پر حج فرض کیا گیا ہے لہٰذا حج کرو ایک شخص نے عرض کی کیا ہر سال یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ حضور ﷺ نے سکوت فرمایا انہیں نے تین بار یہی کہا اور ارشاد فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر واجب ہو جاتا اور تم نہ ہو سکتا۔ پھر فرمایا جب میں کسی بات کو بیان نہ کروں تم مجھ سے سوال نہ کرو، تجھ سے پہلے لوگ کثرت سوال اور پھر انبیاء کی مخالفت سے ہلاک ہوئے۔ لہٰذا جب میں کسی بات کا تم کو حکم دوں تو جہاں تک ہو سکے اسے کرو اور جب میں کسی بات سے منع کروں تو اسے چھوڑ دو۔

حدیث ۲..... صحیحین میں انہیں سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ سے عرض کی گئی کون سا عمل افضل ہے فرمایا اللہ عزوجل اور رسول پر ایمان۔ عرض کی گئی پھر کیا؟ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد۔ عرض کی گئی پھر کیا؟ فرمایا حج مبرور۔

حدیث ۳..... بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ رحمہم اللہ انہیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ جس نے حج کیا اور رفث (فحش کلام) نہ کیا اور فسق نہ کیا تو گناہوں سے پاک ہو کر ایسا لوٹا جیسا اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

حدیث ۴..... بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ رحمہم اللہ انہیں سے راوی کہ عمرہ سے عمرہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہے جو درمیان میں ہوئے اور حج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔

حدیث ۵..... مسلم و ابن خزیمہ رحمہما اللہ و غیرہ عامر بن عاص رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں حج ان گناہوں کو دفع کر دیتا ہے جو شخص ہوتے ہیں۔

حدیث ۶..... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حج کمزوروں کے لئے جہاد ہے۔ اور ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! عورتوں پر جہاد ہے فرمایا ہاں ان کے لئے وہ جہاد ہے جس میں لڑائی نہیں، حج اور عمرہ صحیحین میں انہیں سے راوی کہ فرمایا تمہارا جہاد حج ہے۔

حدیث ۸..... ترمذی و ابن خزیمہ و ابن حبان رحمہم اللہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں حج و عمرہ پے در پے کرتے رہو کہ یہ دونوں گناہوں کو ایسے دور کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہے اور چاندی اور سونے کے میل کو دور کرتی ہے اور حج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔

حدیث ۹..... بخاری و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ رضی اللہ عنہم ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا رمضان میں عمرہ میرے ساتھ حج کے برابر ہے۔

حدیث ۱۰..... بزار رحمۃ اللہ علیہ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا حاجی اپنے گھر والوں میں سے چار سو کی شفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسا اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

حدیث ۱۱..... ۱۲..... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ میں نے ابوالقاسم ﷺ کو فرماتے سنا جو فریضہ کعبہ کے قصد سے آیا اور احرام پر سوار ہوا تو اونٹ جو قدم اٹھاتا اور رکھتا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے لئے نیکی لکھتا ہے اور درجہ بلند فرماتا ہے۔ یہاں تک کہ جب کعبہ معظمہ کے پاس پہنچا اور طواف کیا اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی پھر سر منڈایا [۱۱۱۱] کنکر سے گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسے اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ اور اسی کے مثل عبداللہ بن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حدیث ۱۳..... ابن خزیمہ و حاکم و ابن ماجہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو حج سے پیدل حج کو جائے یہاں تک کہ واپس آئے اس کے لئے ہر قدم پر سات سو نیکیاں حرم شریف کی نیکیوں کے مثل لکھی جائیں گی۔ کہا گیا حرم کی نیکیوں کی کیا مقدار ہے؟ فرمایا ہر نیکی لاکھ نیکی ہے اس حساب سے ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں ہوئیں۔ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم (پ۱ البقرہ ۲۶۱)

حدیث ۱۴..... ۱۲..... بزار رحمۃ اللہ علیہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا حج کرنے والے اللہ کے وفد ہیں اللہ ﷻ نے انہیں بلایا حاضر ہوئے انہوں نے اللہ سے سوال کیا اس نے انہیں دیا اسی کے مثل ابن عمر و ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

حدیث ۱۷..... طبرانی رحیم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا حاجی کی مغفرت ہو جاتی ہے اور حاجی جس کے لئے استغفار کرے اس کے لئے بھی۔

حدیث ۱۸..... طبرانی رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں حج فرض جلد ادا کرو کہ کیا معلوم کیا پیش آئے اور ابوداؤد و بزار رحمہما اللہ کی روایت میں یوں ہے جس کا حج فرض ہو جائے اور وہ حج کرنا چاہے تو جلدی کرے۔

حدیث ۱۹..... طبرانی رحمۃ اللہ علیہ اوسط میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ ﷻ! جب تیرے بندے تیرے گھر کی زیارت کو آئیں تو کیا عطا فرمائے گا۔ فرمایا ہر زائر کا میں پرحق ہے جس کی زیارت کو جائے ان کا مجھ پر یہ حق ہے کہ دنیا میں انہیں خائف نہ رکھوں گا اور جب مجھ سے ملیں گے تو ان کی مغفرت فرماؤں گا۔

حدیث ۲۰..... طبرانی کبیر میں اور بزار رحمۃ اللہ علیہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہ کعبے میں مسجد منیٰ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا ایک انصاری اور ایک ثقفی نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا پھر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ہم کچھ پوچھنے کے لئے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تم چاہو تو میں بتادوں کہ کیا پوچھنے حاضر ہوئے ہو اور اگر تم چاہو تو میں کچھ نہ کہوں تمہیں سوال کرو۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہمیں بتا دیجئے۔ ارشاد فرمایا تو اس لئے حاضر ہوا ہے کہ گھر سے نکل کر بیت الحرام کے قصد سے جائے کوریافت کرے اور یہ کہ اس میں تیرے لئے کیا ثواب ہے؟ اور طواف کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کو اور یہ کہ اس میں تیرے لئے کیا ثواب ہے؟ اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کو اور یہ کہ اس میں تیرے لئے کیا ثواب ہے؟ اور عرفہ کی شام کے وقوف کو اور تیرے لئے اس میں کیا ثواب ہے؟ اور جمار کی رمی کو اور اس میں تیرے لئے کیا ثواب ہے؟ اور قربانی کرنے کو اور اس میں تیرے لئے کیا ثواب ہے؟ اور اس کے ساتھ طواف افاضہ کو۔

اس شخص نے عرض کی قسم ہے اس ذات کی جس نے حضور ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا اسی لئے حاضر ہوا تھا کہ ان باتوں کو حضور ﷺ سے دریافت کروں اور ارشاد فرمایا جب تو بیت الحرام کے قصد سے گھر سے نکلے گا اونٹ کو ہر قدم رکھنے اور ہر قدم اٹھانے پر تیرے لئے حسنہ لکھا جائے گا اور تیری خطا

منائی جائے گی اور طواف کے بعد کی دو رکعتیں ایسی ہیں جیسے والا واسماعیل علیہما السلام میں کوئی غلام ہو اس کے آزاد کرنے کا ثواب اور صفا و مروہ کے درمیان سعی ستر غلام آزاد کرنے کی مثل ہے اور عرفہ کے دن وقوف کرنے کا حال یہ ہے کہ اللہ عزوجل آسمان دنیا کی طرف خاص تجلی فرماتا ہے اور تمہارے ساتھ ملائکہ پر مباہات فرماتا ہے میرے بندے دور دور سے پراگندہ سر میری رحمت کے امید وار ہو کر حاضر ہوئے اگر تمہارے گناہ ریت کے ذروں کی گنتی اور بارش کے قطروں اور سمندر کے جھاگ برابر ہوں تو میں سب کو بخش دوں گا پس اے بندو واپس جاؤ تمہاری مغفرت ہو گئی اور اس کی جس کی تم شفاعت کرو اور حجروں پوری کرنے میں ہر کنکری پر ایک ایسا گیہوں بنا دیا جائے گا جو ہلاک کرنے والا ہے اور قربانی کرنا تیرے رب کے حضور تیرے لئے ذخیرہ ہے اور سر منڈانے میں ہر بال کے بدلے میں حسنہ لکھا جائے گا اور ایک گناہ مٹا دیا جائے گا اس کے بعد خانہ کعبہ کے طواف کا یہ حال ہے کہ تو طواف کرتا ہے اور تیرے لئے کچھ گناہ نہیں ایک فرشتہ آئے گا اور تیرے شانوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر کہے گا کہ زمانۂ گذشتہ میں عمل کر اور زمانۂ گذشتہ میں جو کچھ تھا معاف کر دیا گیا۔

حدیث ۲۱.....ابو یعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو حج کیلئے نکلا اور مر گیا۔ قیامت تک اس کے لئے حج کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو عمرہ کے لئے نکلا اور مر گیا اس کے لئے قیامت تک عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو جہاد میں گیا اور مر گیا اس کے لئے قیامت تک غازی کا ثواب لکھا جائے گا۔

حدیث ۲۲.....طبرانی و ابو یعلیٰ و بزار قطنی و بیہقی و حکیم ترمذی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو اس راہ میں حج یا عمرہ کے لئے نکلا اور مر گیا اس کی پیشی نہیں ہوگی نہ حساب ہوگا اور اس سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جا۔

حدیث ۲۳.....طبرانی جابر رضی اللہ عنہ سے راوی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کے ستونوں میں سے ایک ستون ہے پھر جس نے حج کیا یا عمرہ و اللہ عزوجل کے مہمان میں ہے اگر مر جائے گا تو اللہ عزوجل اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور گھر کو واپس کرے گا تو اجر و غنیمت کے ساتھ واپس کرے گا۔

حدیث ۲۴.....۲۵.....دارمی رحمۃ اللہ علیہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے حج کرنے سے نہ حاجت ظاہر مانع ہوئی نہ ایسا ظالم بادشاہ حائل ہوا کہ کوئی ایسا مرض جو روک دے پھر بغیر حج کے مر گیا تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر اسی کی مثل ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۲۶.....ترمذی و ابن ماجہ جہم رضی اللہ عنہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ ایک شخص نے عرض کیا کیا چیز حج کو واجب کرتی ہے؟ فرمایا توشہ اور سواری۔

حدیث ۲۷.....شرح سنہ میں انس سے مروی ہے کہ کسی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجی کو کیا ملنا چاہئے؟ فرمایا پراگندہ سر میلا کچیلا۔ دوسرے نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کا کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا بلند آواز سے ایک کہنا اور قربانی کرنا۔ کسی اور نے عرض کی عمل کیا ہے؟ فرمایا توشہ اور سواری۔

حدیث ۲۸.....ابو داؤد و ابن ماجہ ام المومنین سلمہ رضی اللہ عنہا سے راوی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جو مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام بیت حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر آیا اس کے اگلے اور پچھلے گناہ سب بخش دیئے جائیں گے یا اس کے لئے جنت واجب ہوئی۔

مسائل فقہیہ

حج تام ہے احرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو عرفات میں ٹھہرنے اور کعبہ معظمہ کے طواف کا اور اس کیلئے ایک خاص وقت مقرر ہے کہ اس میں یہ افعال کئے جائیں ترجمہ ہے

سنہ ۹ ہجری میں حج فرض ہوا اس کی فرضیت قطعی ہے جو اس کی فرضیت کا انکار کرے کافر ہے عمر بھر میں صرف ایک بار فرض ہے۔

(عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱..... دکھاوے کے لئے حج کیا اور مال حرام سے حج کو جانا حرام ہے۔ حج کو جانے کے لئے جس سے اجازت لینا واجب ہے بغیر اس کی اجازت کے جانا مکروہ ہے۔ مثلاً ماں باپ اگر اس کی خدمت کے محتاج ہوں اور ماں باپ نہ ہوں تو دادا دادی کا بھی یہی حکم ہے یہ حج فرض کا حکم ہے اور نفل ہو تو مطلقاً والدین کی اطاعت کرے۔ (درمختار، درمختار)

مسئلہ نمبر ۲..... لڑکا خوبصورت مرد ہو تو جب تک وہ ڈھی نہ نکلے باپ اسے جانے سے منع کر سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳..... جب حج کے لئے جانے پر تیار ہو حج فوراً فرض ہو گیا یعنی اسی سال میں اور اب تاخیر کرنا ہے اور چند سال تک نہ کیا تو فاسق ہے اور اس کی گواہی مردود ہے گا اور ادا ہی سے ساقط نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴..... مال و جو رفتا اور حج نہ کیا پھر وہ مال تلف ہو گیا تو فرض لے کر جائے اگر چہ جانتا ہو کہ یہ فرض ادا نہ ہو گا مگر نیت یہ ہو کہ اللہ عزوجل قدرت دے گا تو ادا کروں گا پھر اگر ادا نہ ہو سکا اور نیت ادا کی تھی تو امید ہے کہ مولا عزوجل اس پر مواخذہ نہ فرمائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵..... حج کا وقت شوال سے دسویں ذی الحجہ تک ہے کہ اس سے پیشتر حج کے افعال نہیں ہو سکتے سوا احرام کے کہ احرام اس سے پہلے بھی ہو سکتا ہے مگر مکروہ ہے۔ (درمختار، درمختار)

حج واجب ہونے کی شرائط

مسئلہ نمبر ۱..... حج واجب ہونے کی آٹھ شرطیں ہیں جب تک وہ سب نہ پائی جائیں حج فرض نہیں۔

(1) اسلام لہٰذا اگر مسلمان ہونے سے پیشتر استطاعت تھی پھر فقیر ہو گیا اور اسلام لایا تو زمانہ کفر کی استطاعت کی بنا پر اسلام لانے کے بعد حج فرض نہ ہو گا کہ جب استطاعت تھی اس کا اہل نہ تھا اور اب کہ اہل ہوا استطاعت نہیں اور مسلمان کو اگر استطاعت تھی اور حج نہ کیا تھا اب فقیر ہو گیا تو اب بھی فرض ہے۔ (درمختار، درمختار)

مسئلہ نمبر ۲..... حج کرنے کے بعد معاذ اللہ مرتد ہو گیا پھر اسلام لایا تو اگر استطاعت ہو تو پھر حج کرنا فرض ہے کہ مرتد ہونے سے حج وغیرہ سب اعمال باطل ہو گئے۔ (عالمگیری) یونہی اگر احرام کے بعد مرتد ہو گیا تو احرام باطل ہو گیا اور اگر کافر نے احرام باندھا تھا تو پھر اسلام لایا تو اگر پھر سے احرام باندھا صاحبِ حج کیا تو ہو گا ورنہ نہیں۔

(2) اور بلوغ میں ہو تو یہ بھی ضروری ہے کہ جانتا ہو کہ اسلام کے فرائض میں حج ہے۔ لہٰذا جس وقت استطاعت تھی یہ علم نہ تھا اور جب یہ علم ہوا اس وقت استطاعت نہ رہی تو فرض نہ ہوا اور جانے کا ذریعہ یہ ہے کہ دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں نے دین کا فاسق ہونا ظاہر نہ ہوا ثقہ دیں اور ایک عادل نے خبر دی جب بھی واجب ہو گیا اور دارالاسلام میں رہتے اگر چہ حج فرض ہونا علم نہ ہو فرض ہو جائے گا کہ دارالاسلام میں فرائض کا علم نہ ہونا عذر نہیں۔ (عالمگیری)

(3) بلوغ۔ نابالغ نے حج کیا یعنی اپنے آپ جبکہ سمجھ والا ہو یا اس کے ولی نے اس کی طرف سے احرام باندھا ہو تب بھی بہر حال وہ حج نفل ہوا جبکہ اسلام یعنی حج فرض کے قائم مقام نہیں ہو سکتا۔

مسئلہ نمبر ۳..... نابالغ اور موقوف عرفہ سے پیشتر بالغ ہو گیا تو اگر اسی پہلے احرام میں رہ گیا حرام میں نہ ہوا اور اگر سرے سے احرام باندھ کر موقوف عرف کیا تو جبہ الاسلام ہوا۔ (عالمگیری)

(4) عاقل ہونا مجنون پر فرض نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴..... مجنون تھا اور وقوف عرفہ سے پہلے جنون جاتا رہا اور یہ احرام باندھ کر حج کیا تو یہ حج تبۃ الاسلام ہو گیا اور نہیں پورا ابھی مجنون کے حکم میں ہے۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۵..... حج کرنے کے بعد مجنون ہوا پھر اچھا ہوا تو اس جنون کا حج پر کوئی اثر نہیں یعنی اب اسے دوبارہ حج کرنے کی ضرورت نہیں اگر احرام کے وقت اچھا تھا پھر مجنون ہو گیا اور اسی حالت میں افعال وا کے بجز رمی کے بعد ہوش میں آیا تو حج فرض ادا ہو گیا۔ (شک)

(5) آزاد ہونا پابندی غلام پر حج فرض نہیں اگر چہ مدبر یا مکاتب یا ام ولد ہوں اگر چہ ان کے مالک نے حج کرنے کی اجازت دے دی ہو اگر چہ وہ مکہ ہی میں ہوں۔

مسئلہ نمبر ۶..... غلام نے اپنی مولیٰ کے ساتھ حج کیا تو یہ حج نفل ہوا تبۃ الاسلام نہ ہوا۔ آزاد ہونے کے بعد اگر شرائط پائے جائیں تو پھر کرنا ہوگا اور اگر مولیٰ کے ساتھ حج کو جانا قصداً ترک کر دیا تو اگر احرام سے پہلے آزاد ہوا تو اب احرام باندھ کر حج کیا تبۃ الاسلام ادا ہو گیا اور احرام باندھنے کے بعد آزاد ہوا تبۃ الاسلام نہ ہوگا اگر چہ یہ احرام باندھ کر حج کیا ہو (عالمگیری)

(6) تندرست ہو کہ حج کو جا سکے اعضا سلامت ہوں۔ اندھا، اپاہج اور ہاتھ پاؤں کٹے ہوں اور جس کے پاؤں کٹے ہوں اور بوڑھے پر کہ سواری پر خود نہ بیٹھ سکتا ہو، حج فرض نہیں۔ یونہی اندھے پر بھی واجب نہیں اگر چہ ہاتھ پکڑ کر لے چلنے والا اسے ملے۔ ان سب پر یہ بھی واجب نہیں کہ کسی کو نائب کر اپنی طرف سے حج کرا دیں یا وصیت کر جائیں اور اگر تکلیف اٹھا کر حج کر لیا تو صحیح ہو گیا اور تبۃ الاسلام ادا ہوا یعنی اس کے بعد اگر اعضا درست ہو گئے تو اب دوبارہ حج فرض نہ ہوگا یہی پہلا حج کافی ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۷..... اگر پہلے تندرست تھا اور دیگر شرائط بھی پائے جاتے تھے اور حج نہ کیا پھر اپاہج وغیرہ ہو گیا کہ حج نہیں کر سکتا تو اس پر وہ حج فرض باقی ہے خود نہ کر سکے تو حج بدل کرائے۔ (عالمگیری وغیرہ)

(7) سفر حج کا مالک ہو اور سواری پر قادر ہو خواہ سواری اس کی ملک ہو یا اس کے پاس استعمال ہو کرایہ پر لے سکے۔

مسئلہ نمبر ۸..... کسی نے حج کے لئے اس کو استعمال مباح کر دیا کہ حج کر لے تو حج فرض نہ ہوا کہ باحت سے ملک نہیں ہوتی اور فرض ہونے کے لئے ملک درکار ہے خواہ مباح کرنے والے کا اس پر احسان ہو جیسے غیر لوگ یا یہ ہو جیسے ماں باپ اولاد وغیرہ کو اگر عاریۃ سواری مل جائے تو بھی حج فرض نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۹..... کسی نے حج کے لئے مال ہبہ کیا تو قبول کرنا اس پر واجب نہیں دینے والا اجنبی ہو یا ماں باپ اولاد وغیرہ جو کچھ قبول کر لے تو حج واجب ہو جائے گا (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۰..... سفر حج اور سواری پر قادر ہونے کے یہ معنی ہیں کہ یہ چیزیں اس کی حاجت سے فاضل ہوں یعنی مکان و اثاث و غلام اور سواری کا جانور اور پیشہ کے اوزار اور خانہ داری کے سامان اور دین سے اتنا زائد ہو کہ سواری پر مکہ معظمہ جائے اور وہاں سے سواری پر واپس آ جائے اور جانے سے واپسی تک عیال کا نفقہ اور مکان کی مرمت کے لئے کافی چھوڑ جائے اور جانے آنے میں اپنے نفقہ اور گھر والوں کے نفقہ میں قدر متوسط کا اعتبار ہے بڑی ہونا اسراف۔ عیال سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا نفقہ اس پر واجب ہے یہ ضروری نہیں کہ آنے کے بعد وہاں اور یہاں کے خرچ کے بعد کچھ باقی رہے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱..... سواری سے مراد اس قسم کی سواری ہے جو عرفاً اور عادۃً اس شخص کے حال کے مواقف ہو مثلاً اگر محمل آرام پسند ہو تو اس کے لئے محفہ درکار ہوگا۔ یونہی توشہ میں اس کے لیے مناسب غذائیں چاہئے معمولی کھانا میسر آنا فرض ہونے کے لئے کافی نہیں جبکہ وہاں بھی غذا کا عادی ہے (شک)

مسئلہ نمبر ۱۲..... جو لوگ حج کو جاتے ہیں وہ دوست احباب کے لئے تحفہ لایا کرتے ہیں یہ ضروریات میں نہیں یعنی اگر کسی کے پاس اتنا مال ہے کہ جو ضروریات بتائے گئے ان کے لئے اور آنے جانے کے اخراجات کے لئے کافی ہے مگر کچھ بچے گا نہیں کہ احباب وغیرہ کے لئے تحفہ لائے جب بھی حج فرض ہے، اس کی وجہ سے حج نہ کرنا حرام ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳..... جس کی بسر اوقات تجارت پر ہے اور اتنی حیثیت ہو گئی کہ اس میں سے اپنے جانے آنے کا خرچ اور واپسی تک اہل بچوں کی خوراک نکال لے تو اتنا باقی رہے گا جس سے اپنی تجارت بقدر اپنی گزر کے کر سکے تو حج فرض ہے، نہیں اور اگر وہ کاشتکار ہے تو ان سب اخراجات کے بعد اتنا بچے کہ بیجنے کے، سامان بیل بیل وغیرہ کے لیے کافی ہو تو حج فرض ہے اور پیشہ والوں کیلئے ان کے پیشہ کے سامان کے لائق پہنچا ضروری ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴..... سواری میں یہ بھی شرط ہے کہ خاص اس کے لئے ہو اگر وہ شخصوں میں مشترک ہے کہ باری باری دونوں تھوڑی تھوڑی دور سوار ہوتے ہیں تو یہ سواری پر قدرت نہیں اور حج فرض نہیں۔ یونہی اگر اتنی قدرت ہے کہ ایک منزل کے لئے مثلاً کرایہ پر جانور لے اور ایک منزل پیدل چلے تو اس قدر پر بھی سواری پر قدرت نہیں۔ (عالمگیری) آج کل جو مشترک اور شرکی کا رواج ہے کہ ایک شخص ایک طرف سوار ہوتا ہے اور دوسرا دوسری طرف اگر یہ دونوں میں مشترک ہو تو حج فرض ہوگا کہ سواری پر قدرت پائی گئی اور پیدل چلنا نہ پڑا۔ (شک)

مسئلہ نمبر ۱۵..... مکہ معظمہ سے تین دن سے کم کی راہ والوں کے لئے سواری شرط نہیں اگر پیدل چل سکتے ہوں تو ان پر حج فرض ہے اگرچہ سواری پر قادر ہوں اور اگر پیدل نہ چل سکیں تو ان کے لئے بھی سواری پر قدرت شرط ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶..... میقات سے باہر کا رہنے والا جب میقات تک پہنچ جائے اور پیدل چل سکتا ہو تو سواری اس کے لئے شرط نہیں فقیر اگر فقیر ہو جب بھی اسے حج فرض کی نیت کرنی چاہیے نفل کی نیت کرے گا تو اس پر دوبارہ حج کرنا فرض ہوگا اور متعلق حج کی نیت کی یعنی فرض یا نفل کچھ معین نہ کیا تو فرض ادا ہو گیا۔ (شک، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷..... اس کی ضرورت نہیں کہ محمل وغیرہ آرام کی سواریوں کا کرایہ اس کے پاس ہو بلکہ اگر کجاوے پر بیٹھنے کا کرایہ پاس ہے تو حج فرض ہے ہاں اگر کجاوے پر بیٹھ نہ سکتا ہو تو محمل وغیرہ کے کرایہ سے قدرت ثابت ہوگی۔ (درمختار، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۸..... مکہ اور مکہ کے قریب والوں کو سواری کی ضرورت ہوتو خچر یا گدھے کے کرایہ پر قادر ہونے سے بھی سواری پر قدرت ہو جائے گی اگرچہ اس پر سوار ہو نہیں سکتے۔ مکہ کے اطراف دور والوں کے کہ ان کے لئے اونٹ کا کرایہ ضروری ہے کہ دور والوں کے لئے خچر وغیرہ سواری ہونے اور سامان لادنے کے لئے کافی نہیں اور پیدل چلنے پر طاقت رکھتا ہو چاہئے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۹..... پیدل کی طاقت ہو تو پیدل حج کرنا افضل ہے۔ حدیث میں ہے جو پیدل حج کرے اس کے لئے ہر قدم پر سات سو نیکیاں ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۰..... فقیر نے پیدل حج کیا پھر مالدار ہوا تو اس پر دوسرا حج فرض نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱..... عیال ہے کہ اس سے حج کر سکتا ہے مگر اس مال سے نکاح کرنا چاہتا ہے نکاح نہ کرے بلکہ حج کرے کہ حج فرض ہے یعنی جبکہ حج کا زمانہ آگیا ہو اور اگر پہلے نکاح میں مشغول کرلے اور مجرد رہنے میں خوف معصیت تھا تو حرج نہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۲..... رہنے کا مکان اور خدمت کا غلام اور پہننے کے کپڑے اور رہنے کے اسباب میں تو حج فرض نہیں یعنی لازم نہیں کہ انہیں بیچ کر حج کرے اور اگر مکان ہے مگر اس میں رہتا نہیں غلام ہے مگر اس سے خدمت نہیں لیتا تو بیچ کر حج کرے اور اگر اس کے پاس نہ مکان ہے نہ غلام وغیرہ اور روپیہ ہے جس سے حج کر سکتا ہے مگر مکان وغیرہ بڑھنے کا ارادہ ہے اور بڑھنے کے بعد حج کے لائق نہ بچے گا تو فرض ہے کہ حج کرے اور

باتوں میں اٹھانا گناہ ہے یعنی اس وقت کہ اس شرط والے حج کو جا رہے ہوں اور اگر پہلے مکان وغیرہ بڑھنے میں اٹھایا تو حرج نہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۳..... کپڑے جنہیں استعمال میں نہیں لاتا انہیں بیچ ڈالے تو حج کر سکتا ہے تو بیچ اور حج کرے اور اگر مکان بڑا ہے جس کے ایک حصہ میں رہتا ہے باقی فاضل پڑا ہے تو بیچنا ضروری نہیں کہ فاضل کو بیچ کر حج کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴..... جس مکان میں رہتا ہے گرا دے بیچ کر اس سے کم حیثیت کا خرید لے تو اتنا روپیہ بچے گا کہ حج کر لے تو بیچنا ضروری نہیں مگر ایسا کرے تو افضل ہے بلند مکان بیچ کر حج کرنا اور کرایہ کے مکان میں گزر کرنا قوی دلیل نہ ہوں۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۵..... جس کے پاس سال بھر کے خرچ کا کامل ہو تو یہ لازم نہیں کہ بیچ کر حج کو جائے اور اس سے زائد ہے تو اگر زائد کے بیچنے میں حج کا سامان ہو سکتا ہے تو فرض ہے ورنہ نہیں۔ (شک)

مسئلہ نمبر ۲۶..... دینی کتابیں اگر اہل علم کے پاس ہیں جو اس کے کام میں رہتی ہیں تو انہیں بیچ کر حج کرنا ضروری نہیں اور بے علم کے پاس ہوں اور اتنی ہوں کہ بیچے گا تو حج کر سکے گا تو اس پر حج فرض ہے۔ یونہی طب اور ریاضی وغیرہ کی کتابیں اگر چہ کام میں رہتی ہوں اگر اتنی ہوں کہ بیچ کر حج کر سکتا ہے تو حج فرض ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

(8) حالت یعنی حج کے مہینوں میں تمام شرائط پائے جائیں اور اگر دور کا رہنے والا ہو تو جس وقت وہاں کے لوگ جاتے ہیں اس وقت شرائط پائے جائیں اور اگر شرائط ایسے وقت پائے گئے کہ اب نہیں پہنچے گا تو فرض نہ ہوا۔ یونہی اگر عادت کے موافق سفر کرے تو نہیں پہنچے گا اور تیز ی اور روزہ ری کر کے جائے تو پہنچ جائے گا جب بھی فرض نہیں اور یہی ضروری ہے کہ نمازیں پڑھ سکے اگر اتنا وقت ہے کہ نمازیں وقت میں پڑھے گا تو نہ پہنچے گا اور نہ پڑھتے پہنچ جائے تو فرض نہیں۔ (درمختار)

وجوب ادا کے شرائط: یہاں تک وجوب کے شرائط کا بیان ہوا اور شرائط ادا کو دیا جائیں تو خود جانا ضروری ہے اور سب دیا جائے تو خود جانا ضروری نہیں بلکہ دوسرے سے حج کرا سکتا ہے یہ وسعت کہ جائے مگر اس میں یہ بھی ضروری ہے کہ حج کرانے کے بعد آخر عمر تک خود حاجز نہ ہو ورنہ خود بھی کرنا ضروری ہو گا وہ شرائط یہ ہیں۔

(1) راستہ میں امن ہونا یعنی اگر غالب گمان سلامتی ہو تو جانا واجب اور غالب گمان یہ ہو کہ ڈاکے وغیرہ سے جان ضائع ہو جائے گی تو جانا ضروری نہیں جانے کے زمانے میں امن ہونا شرط ہے پہلے کی بے امنی قابل لحاظ نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷..... اگر جاتے کے زمانے میں احتمال ہو گیا اور وجوب کی شرطیں پائی جاتی تھیں تو حج بدل کی وصیت ضروری ہے اور امن قائم ہونے کے بعد احتمال ہوا تو بطریق اولیٰ وصیت واجب ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۸..... اگر امن کیلئے کچھ رشوت دینا پڑے جب بھی جانا واجب ہے اور یہ اپنے فرائض ادا کرنے کے لئے مجبور ہے لہٰذا اس دینے والے پر مواخذہ نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۹..... راستہ میں چوکی وغیرہ لیتے ہوں تو یہ امن کے منافی نہیں اور نہ جانے کے لئے عذر نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۰..... یونہی بلکہ کو آج کل جہاز کو لگائے جاتے ہیں یہ بھی عذر نہیں

(2) محرم کو تب تک جانے میں تین دن یا زیادہ کا راستہ ہو اس کے ہمراہ شوہر یا محرم ہونا شرط ہے خواہ وہ بوڑھا ہو جوان ہو یا بڑھیا اور تین دن سے کم کی راہ ہو تو بغیر محرم اور شوہر کے بھی جا سکتی ہے۔ محرم سے مراد وہ مرد ہے جس سے ہمیشہ کے لئے اس عورت کا نکاح حرام ہے۔ خواہ نسبت کی وجہ سے نکاح حرام ہو، جیسے باپ بیٹا، بھائی وغیرہ یا دودھ کے رشتہ سے نکاح کی حرمت ہو، جیسے رضاعی بھائی باپ بیٹا وغیرہ یا سسرالی رشتہ سے حرمت آتی ہے جیسے خسر شوہر کا بیٹا وغیرہ۔ شوہر یا محرم جس کے ساتھ سفر کر سکتی ہے اس کا عاقل بالغ غیر فاسق ہونا شرط ہے۔ مجنون یا نابالغ یا فاسق کیساتھ نہیں جا سکتی آزاد یا

مسلمان ہونا شرط نہیں البتہ مجوسی جس کے معتقد ہیں محارم سے نکاح جائز ہے اس کے ہمراہ سفر نہیں کر سکتی مراہق ہو بلوغ کے قریب ہو نابالغ کے حکم میں یعنی مراہق کے ساتھ جا سکتی ہے اور مراہقہ کو بھی بغیر محرم یا شوہر کے سفر کی ممانعت ہے۔ (جوہرۂ نیرہ، عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۱..... عورت کا غلام اس کا محرم نہیں کہ اس کے ساتھ حرمت نکاح ہمیشہ کے لئے نہیں کہ اگر آزاد کر دے اس سے نکاح کر سکتی ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۳۲..... باندیوں کو بغیر محرم کے سفر جائز ہے (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۳۳..... اگر چہ زنا سے بھی حرمت نکاح ثابت ہوتی ہے مثلاً جس عورت سے معاذ اللہ زنا کیا اس کی لڑکی سے نکاح نہیں کر سکتا، مگر اس لڑکی کو اس کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۴..... عورت بغیر محرم یا شوہر کے حج کو گئی تو گنہگار ہوئی مگر حج ادا ہو گیا یعنی فرض ادا ہو جائے گا (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۳۵..... عورت کے شوہر ہے نہ محرم تو اس پر واجب نہیں کہ حج کے جانے کیلئے نکاح کرلے اور جب محرم ہے تو حج فرض کے لئے محرم کے ساتھ جائے اگر چہ شوہر اجازت نہ دیتا ہو بخلاف اور سنت کا حج ہو تو شوہر کو منع کرنے کا اختیار ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۳۶..... محرم کے ساتھ جائے تو اس کا نفقہ عورت کے ذمہ ہے لہٰذا اب یہ شرط ہے کہ اپنے اور اس کے دونوں کے نفقہ پر قادر ہو (درمختار، ردالمحتار)

(3) بہانے کے زمانے میں عورت عدت میں نہ ہو۔ وہ عدت وفات کی ہو یا طلاق کی بائن کی ہو یا رجعی کی

(4) عقیدہ میں نہ ہو مگر جب کسی حق کی وجہ سے قید میں ہو اور اس کے ادا کرنے پر قادر ہو تو یہ عذر نہیں اور بادشاہ اگر حج کے جانے سے روکتا ہو تو یہ عذر ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

صحت ادا کے لئے نو شرطیں ہیں کہ وہ نہ پائی جائیں تو حج صحیح نہیں۔

(1) اسلام۔ کافر نے حج کیا تو نہ ہوا۔ (2) احرام۔ بغیر احرام حج نہیں ہو سکتا۔ (3) زمان۔ یعنی حج کے لئے جو زمانہ مقرر ہے اس سے قبل افعال حج نہیں ہو سکتے مثلاً طواف قدوم وغیرہ کوئی حج کے مہینوں سے قبل نہیں ہو سکتے اور وقوف عرفہ نویں کے زوال سے قبل یا دسویں کی صبح ہونے کے بعد نہیں ہو سکتا اور طواف زیارت دسویں سے قبل نہیں ہو سکتا۔ (4) مکان۔ طواف کی جگہ مسجد الحرام شریف ہے اور وقوف کے لئے عرفات مزدلفہ۔ کنکری مارنے کے لئے منیٰ۔ قربانی کے لئے حرم یعنی جس محل کے لئے جو جگہ مقرر ہے وہ وہیں ہوگا۔ (5) تمیز (6) عقل۔ جس میں تمیز نہ ہو جیسا کچھ بچہ یا جس میں عقل نہ ہو جیسے مجنون یہ خود وہ افعال نہیں کر سکتے جن میں نیت کی ضرورت ہے مثلاً احرام یا طواف بلکہ ان کی طرف سے کوئی اور کرے اور جس فعل میں نیت شرط نہیں جیسے وقوف عرفہ وہ یہ خود کر سکتے ہیں۔ (7) فرائض حج کو بجالانا اگر چہ عذر ہو۔ (8) احرام کے بعد اور وقوف سے پہلے جماع نہ ہوا اگر ہو گا تو حج باطل ہو جائے گا۔ (9) جس سال احرام باندھا اسی سال حج کرنا لہٰذا اگر اس سال حج فوت ہو گیا تو عمرہ کر کے احرام کھول دے اور سال آئندہ جدید احرام سے حج کرے اور اگر احرام بھولا بلکہ اسی احرام سے حج کیا تو حج نہ ہوا۔

حج فرض ادا ہونے کے لئے نو شرطیں ہیں۔ (1) اسلام۔ (2) مرتے وقت تک اسلام پر ہی رہنا۔ (3) عاقل (4) بالغ ہونا۔ (5) آزاد ہونا۔ (6) اگر قادر ہو تو خود ادا کرنا۔ (7) فعل کی نیت نہ ہونا۔ (8) دوسرے کی طرف سے حج کرنے کی نیت نہ ہونا۔ (9) فاسد نہ کرنا۔ ان میں بہت باتوں کی تفصیل مذکور ہو چکی ہے۔ بعض کی آئندہ آئے گی۔

حج کے فرائض:

مسئلہ نمبر ۳۷..... حج میں پانچ چیزیں فرض ہیں۔ (1) احرام۔ کہ یہ شرط ہے (2) وقوف عرفہ۔ یعنی نویں ذی الحجہ کے آفتاب ڈھلنے سے

دسویں کی صبح صادق سے پیشتر تک کسی وقت عرفات میں ٹھہرا۔ (3) طوافِ زیارت کا اکثر حصہ یعنی چار پھیرے پہلی دونوں چیزیں یعنی وقوف وطواف رکن ہیں۔ (4) نیت۔ (5) ترتیب یعنی پہلے احرام باندھنا پھر وقوف پھر طواف۔ (6) ہر فرض کا اپنے وقت پر ہونا یعنی وقوف اس وقت ہونا جو ذکر ہوا اس کے بعد طواف اس کا وقت وقوف کے بعد سے آخر عمر تک ہے۔ مکان یعنی وقوف زمین عرفات میں ہونا سوا بطنِ عرنہ کے اور طواف کا مکان مسجد الحرام شریف ہے۔ (درمختار وغیرہ)

حج کے واجبات: حج کے واجبات یہ ہیں۔ (1) میقات سے احرام باندھنا یعنی میقات سے بغیر احرام نہ گزرنا اور اگر میقات سے پہلے ہی احرام باندھ لیا تو جائز ہے۔ (2) مزدلفہ وہ کے درمیان دونوں دن کو بھی کہتے ہیں۔ (3) سعی کو صفا سے شروع کرنا اور اگر مروہ سے شروع کی تو پہلا پھیرا شمار نہ کیا جائے اس کا اعادہ کرے۔ (4) اگر عذر نہ ہو تو پیدل سعی کرنا۔ سعی کا طواف معتد بہ کے بعد یعنی کم سے کم چار پھیروں کے بعد ہونا (5) ان میں وقوف کیا تو اتنی دیر تک وقوف کرے کہ آفتاب ڈوب جائے۔ خواہ آفتاب ڈھلتے ہی شروع کیا ہو یا بعد میں فرض غروب تک وقوف میں مشغول رہا ہو اور اگر رات میں وقوف کیا تو اس میں کسی خاص حد تک وقوف کرنا واجب نہیں مگر وہ اس واجب کا تارک ہوا کہ دن میں غروب تک وقوف کرتا۔ (6) وقوف میں رات کا کچھ حصہ آجانا۔ (7) عرفات سے واپسی میں امام کی مسابقت کرنا یعنی جب تک امام وہاں سے نہ نکلے یہ بھی نہ چلے ہاں اگر امام نے وقت سے تاخیر کی تو اسے امام کے پہلے چلا جائز ہے اور اگر بھیڑ وغیرہ کسی ضرورت سے امام کے چلے جانے کے بعد ٹھہرا یا ساتھ نہ گیا جب بھی جائز ہے۔ (8) مزدلفہ میں ٹھہرنا (9) مغرب وعشا کی نماز کا وقت عشا میں مزدلفہ میں آکر پڑھنا۔ (10) تینوں جمروں پر دسویں گیارہویں بارہویں تینوں دن کنکریاں مارنا یعنی دسویں کو صرف جمرۂ عقبہ پر اور گیارہویں بارہویں کو تینوں پر رمی کرنا۔ (11) جمرۂ عقبہ کی رمی پہلے دن حلق سے پہلے ہونا (12) بارہ روز کی رمی کا اسی دن ہونا۔ (13) سر منڈانا یا بال کتروانا اور اس کا ایام (14) اخیر اور (15) حرم شریف میں ہونا اگر بہ مٹی میں نہ ہو (16) قرآن مجید والے کو قربانی کرنا (17) اور اس قربانی کا حرم اور ایامِ نحر میں ہونا (18) طوافِ افاضہ یعنی اکثر حصہ یا ایامِ نحر میں ہونا عرفات سے واپسی کے بعد ہو طواف کیا جانا۔ اس کا نام طوافِ افاضہ ہے اور اسے طوافِ زیارت بھی کہتے ہیں۔ طوافِ زیارت کے اکثر حصہ سے جتنا زائد ہے یعنی تین پھیرے یا ایامِ نحر کے غیر میں بھی ہو سکتا ہے (19) طوافِ حطیم کے باہر سے ہونا۔ (20) داہنی طرف سے طواف کرنا یعنی کعبہ معظمہ طواف کرنے والے کی بائیں جانب ہو۔ (21) اندر نہ ہو تو پاؤں سے چل کر طواف کرنا یہاں تک کہ اگر جھینپتے ہوئے طواف کرنے کی منت مانی جب بھی طواف میں پاؤں سے چلنا لازم ہے اور طوافِ نفل اگر جھینپتے ہوئے شروع کیا تو ہو جائے گا مگر افضل یہ ہے کہ چل کر کرے۔ (22) طواف کرنے میں نجاستِ حکمیہ سے پاک ہونا یعنی جب وضو نہ ہو اگر بے وضو ہونا جنابت میں طواف کیا تو اعادہ کرے۔ (23) طواف کرتے وقت ستر چھپا ہونا یعنی اگر ایک عضو کی چوتھائی یا اس سے زیادہ حصہ کھلا رہا تو دم واجب ہو گا اور جتنا جگہ سے کھلا رہا اتنا جمع کریں گے عرض نماز میں ستر کھلنے سے جہاں نماز فاسد ہوتی ہے۔ یہاں دم واجب ہوگا۔ (24) طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا نہ پڑھی تو دم واجب نہیں۔ (25) کنکریاں پھینکنے اور ذبح اور سر منڈانے اور طواف میں ترتیب یعنی پہلے کنکریاں پھینکے پھر نحر یعنی قربانی کرے پھر سر منڈائے پھر طواف کرے۔ (26) طواف صدر یعنی میقات سے باہر کے رہنے والوں کے لئے رخصت کا طواف کرنا۔ اگر حج کرنے والی حیض یا نفاس سے ہے اور طہارت سے پہلے قافلہ روانہ ہو جائے گا تو اس پر طواف رخصت نہیں۔ (27) وقوفِ مزدلفہ کے بعد سر منڈانے تک تمام نہ ہونا۔ (28) حرام کے ممنوعات مثلاً سلا کپڑا پہننا اور منہ یا سر چھپانے سے بچنا۔

مسئلہ نمبر ۳۸..... واجب کہتے کسے ہیں لازم آتا ہے تو وہ قصداً ترک کیا ہو یا سہواً خطا کے طور پر ہو یا نسیان کے وہ شخص اس کا واجب ہونا جانتا ہو یا نہیں ہاں اگر قصداً ترک ہوا اور جانتا بھی ہے تو گنہگار بھی ہے مگر وہ واجب کہ ترک سے حج باطل نہ ہو گا بلکہ ناقص ہو جائے گا اس حکم سے استثناء ہے یہ ترک پر دم لازم نہیں مثلاً طواف کے بعد کی دونوں رکعتیں یا کسی عذر کی وجہ سے سر منڈانا یا مغرب کی نماز کا عشا تک مؤخر کرنا یہ بھی واجب ہے ترک کیلئے عذر ہے جو شرع نے معتبر رکھا ہو یعنی وہاں اجازت دی ہو اور کفارہ ساقط کر دیا ہو۔

حج کی سنتیں: (1) طوافِ قدوم یعنی میقات کے باہر سے آنے والے کا معظمہ میں حاضر ہو کر سب سے پہلا جو طواف کرے اسے طوافِ قدوم کہتے ہیں طوافِ قدوم مفرد اور قارن کے لئے سنت ہے متمتع کے لئے نہیں۔ (2) طواف کا حجرِ اسود سے شروع کرنا۔ (3) طوافِ قدوم یا طوافِ فرض میں رمل کرنا۔ (4) صفا و مروہ کے درمیان جو دو میل مشتمر ہیں ان کے درمیان دوڑنا۔ (5) امام کا مکہ میں ساتویں کو خود اور (6) عرفات میں نویں کو اور (7) منیٰ میں گیارہویں کو خطبہ پڑھنا۔ (8) آٹھویں کی فجر کے بعد مکہ سے روانہ ہونا کہ منیٰ میں پانچ نمازیں پڑھی جائیں۔ (9) نویں رات منیٰ میں گزارنا۔ (10) آفتاب نکلنے کے بعد منیٰ سے عرفات کو روانہ ہونا۔ (11) وقوفِ عرفہ کیلئے غسل کرنا (12) عرفات سے واپسی میں مزدلفہ میں رات کو رہنا (13) اور آفتاب نکلنے سے پہلے یہاں سے منیٰ کو چلا جانا۔ (14) بیسویں اور گیارہ کے بعد جو دونوں راتیں ہیں ان کو منیٰ میں گزارنا اور اگر تیرہویں کو بھی منیٰ میں رہا تو تیرہویں کے بعد کی رات کو بھی منیٰ میں رہے (15) بطنِ محسر یعنی وادیِ محسب میں اترنا اگرچہ تھوڑی دیر کے لئے ہو اور ان کے علاوہ اور بھی سنتیں ہیں جن کا ذکر اپنے بیان میں آئے گا۔ حج کے مستحبات و مکروہات کا بیان بھی موقع موقع سے آئے گا اب حرمین شریفین کی روانگی کا قصد کرو اور آدابِ سفر و مقدماتِ حج جو لکھے جاتے ہیں ان پر عمل کرو۔

آدابِ سفر و مقدماتِ حج کا بیان

(1) جس کا قرض آتا ہو یا امانت پاس ہو ادا کر دے جس کے مال ناحق لئے ہوں واپس دے یا معاف کرالے جانے والے فقیروں کو دے دے۔ (2) نماز و روزہ وغیرہ جو عبادتیں ذمہ پر ہوں ادا کرے یا توبہ کر لے اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا پکا ارادہ کرے (3) جس کی بے اجازت سفر مکروہ ہے جیسے ماں باپ شوہر اسے رضامند کرے جس کا اس پر قرض آتا ہے اس وقت نہ دے سکے تو اس سے بھی اجازت لے لے پر حج فرض کسی کی اجازت نہ دینے سے روک نہیں سکتا۔ اجازت میں کوشش کرے نہ ملے جب بھی چلا جائے۔ (4) اس سفر سے مقصود صرف اللہ ﷻ اور رسول اللہ ﷺ ہوں یا وجاہت فخر سے جدا رہے (5) عورت کے ساتھ جب تک شوہر یا محرم بالغ قابلِ اطمینان نہ ہو جس سے نکاح ہمیشہ کو حرام ہے سفرِ حرام ہے اگرچہ کر لی حج ہو جائے گا مگر جرمانہ دم پر دینا پڑے گا۔ (6) توشہ حلال ہو اسے اور نہ قبولِ حج کی امید نہیں اگرچہ قرض اتر جائے گا مگر بچنے مال میں کچھ شبہہ ہو تو قرض لے کر حج کو جائے اور وہ قرض اپنے مال سے ادا کر دے (7) حاجت سے زیادہ توشہ لے کر فقیروں کی مدد اور فقیہ پر تصدق کرتا چلے یہ حج مبرور کی نشانی ہے (8) عالم کتب فقہ بقدرِ کفایت کے ساتھ لے اور بے علم کسی عالم کے ساتھ جائے یہ بھی نہ ملے تو کم از کم پیر سالہ مرد ہو (9) آئینہ، سرمہ، کنگھا، مسواک ساتھ رکھنے کو سنت ہے (10) اکیلا سفر نہ کرے کہ منع ہے۔ رفیقِ دیندار صالح ہو کہ جو دین کی امر اہی سے اکیلا بہتر رفیق، جتنی کثرت ہو اتنے بہتر ہے۔ (11) حدیث میں ہے جب تین آدمی سفر کو جائیں اپنے میں ایک کو سردار بنائیں اس میں کاموں کا انتظام رہتا ہے۔ سردار اسے بنائیں جو خوش خلق عاقل دیندار ہو۔ سردار کو چاہئے کہ رفیقوں کے آرام کو اپنی آسائش پر مقدم رکھے۔ (12) چلتے وقت سب عزیزوں دوستوں سے ملے اور اپنے قصور معاف کرائے اور اب ان پر لازم ہے کہ دل سے معاف کر دیں۔ حدیث میں ہے جس کے پاس کسی مسلمان بھائی کی مظلمت ہو اسے واجب ہے کہ قبول کرے اور نہ جوشِ کفر پر آنا پڑے گا۔ (13) وقتِ رخصت سب سے دعا کرائے کہ برکت پائے کہ برکت دوسروں کی دعا کے قبول ہونے کی زیادہ امید ہے اور یہ بھی معلوم ہو کہ کس کی دعا مقبول ہو فقط سب سے دعا کرائے اور وہ لوگ جانے یا کسی کو رخصت کریں تو وقتِ رخصت یہ دعا پڑھیں اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ (ترجمہ) اللہ کے سپرد کرتا ہوں تیرے دین اور تیری امانت کو اور تیرے عمل کے خاتمہ کو۔ حضور اقدس ﷺ جب کسی کو رخصت فرماتے تو یہ دعا پڑھتے اور اگر چاہے اس پر اتنا اضافہ کرے۔ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَغَفَرَ ذَنْبَكَ الدُّنْيَا (ترجمہ) اور تیرے گناہ بخش دے اور تیرے لئے خیر میسر کرے تو جہاں ہو اور تقویٰ کو تیرا توشہ کرے اور تجھے بلا کثرت سے بچائے۔ (14) ان سب کے دین جان مال اولاد تندرستی عافیت خدا کو سونپے (15) لباس سفر پہن کر گھر میں چار رکعت نفل الحمد والی

سے پڑھ کر باہر نکلے اور کہتیں واپس آنے تک اس کے مال و مال کی نگہبانی کریں تو نماز کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ بِکَ انْتَشَرْتُ وَاِلَیْکَ تَوَجَّھْتُ وَبِکَ اعْتَصَمْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ ثِقَتِیْ وَاَنْتَ رَجَائِیْ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ مَا اَھَمَّنِیْ وَمَالَا اَھْتَمُّ بِہٖ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ عَزَّ جَارُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ اَللّٰھُمَّ زَوِّدْنِی التَّقْوٰی وَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَوَجِّھْنِیْ اِلَی الْخَیْرِ اَیْنَمَا تَوَجَّھْتُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وُعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمَنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ

ترجمہ: اے اللہ تیری مدد سے میں چلا اور تیری طرف متوجہ ہوا اور تیرے ساتھ میں نے اعتصام کیا اور تجھی پر توکل کیا اے اللہ تو میرا اعتماد اور تو میری امید ہے اللہ تو میری کفایت کر اس چیز سے جو مجھے فکر میں ڈالے اور اس سے جس کی میں اہمیت نہ کروں اور اس سے جس کی تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تیری پناہ لیتا ہوں تیرا پڑوسی معزز ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں اللہ تو میرا توشہ تقویٰ عطا فرما اور میرے گناہ بخش دے اور مجھے خیر کی طرف متوجہ کر جدھر میں توجہ کروں اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی تکلیف اور واپسی کی برائی سے اور آمام کے بعد تکلیف دہ حال اور مال اور اولاد میں برے حال سے دیکھنے سے۔ ۱۲ منہ

(16) گھر سے نکلنے سے پہلے اور بعد کچھ صدقہ کرے (17) جدھر سفر کو جائے جمعرات یا ہفتہ یا پیر کا دن ہو اور صبح کا وقت مبارک ہے اور اہل جمعہ کو روز جمعہ قبل جمعہ سفر اچھا نہیں۔ (18) دروازہ سے باہر نکلتے ہی یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَتَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ نَّزِلَّ اَوْنُزَلَّ اَوْنَضِلَّ اَوْنُضَلَّ اَوْنَظْلِمَ اَوْنُظْلَمَ اَوْنَجْھَلَ اَوْیُجْھَلَ عَلَیْنَا اَحَدٌ

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کی مدد سے اور اللہ پر توکل کیا میں نے اور گناہ سے پھرنا اور نکلی کی قوت نہیں مگر اللہ سے اے اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ لغزش کریں یہ کوئی لغزش دے یا گمراہ ہوں یا گمراہ کئے جائیں یا ظلم کریں یا ہم پر ظلم کیا جائے یا جہالت کریں یا ہم پر کوئی جہالت کرے۔ ۱۲ منہ

اور درود شریف کی کثرت کرے (19) سب سے رخصت کے بعد اپنی مسجد سے رخصت ہو وقت کہ رابت نہ ہو تو اس میں دو رکعت نفل پڑھے۔ (20) ضروریات سفر اپنے ساتھ لے اور سمجھ دار اور واقف کار سے مشورہ بھی لے پہنچے کے کپڑے دو ہوں اور ستر حال شخص کو چاہیے کہ موٹے اور مضبوط کپڑے لے اور بہتر یہ کہ ان کو رنگ لے اور اگر خیال ہو کہ جاڑوں کا زمانہ آجائے گا تو کچھ گرم کپڑے بھی ساتھ رکھے اور جاڑوں کا موسم ہو اور خیال ہو کہ ہوا بھی تک گرمی آجائے گی تو کچھ گرمیوں کے کپڑے بھی لے لے بچھانے کے واسطے اگر چھوٹا سا روئی کا گدا بھی ہو تو بہت اچھا ہے کہ جہاز میں بلکہ اوطاق پر بچھانے کے لئے بہت آرام دیتا ہے بلکہ وہاں بھی بچھتی کرسی اس کی حاجت پڑتی ہے کیونکہ بہت مستانی آدمی عموماً پائیں پر سونے کے عادی ہوتے ہیں جہاں کی اور غیر پر سونے میں تکلیف ہوتی ہے اور گدے کی وجہ سے کچھ تکلیف نہ ہوگی اور رضائی بھی ساتھ لے جائے کہ اکثر اپنے ہاتھ سے کپڑے دھونے پڑتے ہیں کہ وہاں دھوبی میسر نہیں آتے اور ایک دیسی کمبل بھی ہونا چاہئے کہ یہ اوڑھنے کے سفر میں بہت کام دیتا ہے جہاں چاہو بچھا لو بلکہ بعض مرتبہ جہاز میں بھی کام دیتا ہے اور مشقت پڑنے کے لئے بوری کا ٹاٹ لے لیا جائے چاقو اور سلی اور سوا ہونا بھی ضروری ہے اور کچھ تھوڑی سی دوائیں بھی رکھ لے کہ اکثر طبیعت کو ضرورت پڑتی ہے مثلاً کھانسی، بخار، زکام، چھینک بدہضمی کہ ان سے کم لوگ بچتے ہیں گل بنفشہ، خطمی گاؤزبان، بلیلہ کہ یہ بخار، زکام، کھانسی میں کام دیں گے۔ چھینک کے لئے چار تخم یا کم از کم اسپغول ہو اور بدہضمی کے لئے آملہ بخارا، نمک سلیمانی ہو اور کوئی چورن بھی ساتھ ہو کہ اکثر اس کی ضرورت پڑتی ہے مثلاً ہاضمہ، پودینہ خشک، ہلیلہ سیاہ، نمک سیاہ کہ انہیں چورن بنا لے کھانی ہوگا اور عرق کاسنی رکھنا مفید ہے تو یہ بہت امراض میں کام دیتے ہیں اور دوائیں ضرور ہوں کہ ان کی اکثر ضرورت پڑتی ہے اور میسر نہیں آتیں اگر تم کو ضرورت نہ ہوئی اور جس کو ضرورت پڑی اور تم نے دیدی وہ اس کمیابی کی حالت میں تمہارے لئے کتنی دعائیں دے گا۔

اور برتنوں کی قسم سے اپنی حیثیت کے موافق ساتھ رکھے ایک دیگچی ایسی جس میں کم از کم دو آدمیوں کا کھانا پک جائے یہ تو ضروری ہے کہ کیوں کہ اگر تنہا بھی ہو تو کھانا دینا ہوگا، اور اگر چند قسم کے کھانے کھانا چاہتا ہو تو اسی اندازہ سے پکانے کے برتن ساتھ ہوں اور پیالے رکابیاں بھی اسی اندازہ سے ہوں اور ہر شخص کو ایک مشکیزہ بھی ساتھ رکھنا ضروری ہے اور تو جہاز پر بھی پانی لینے میں آسانی ہوگی دوم اونٹ پر بغیر اس کے کام نہیں چل سکتا کیونکہ پانی صرف منزل پر ملتا ہے بیچ درمیان میں ملتا دشوار ہے بلکہ نہیں ملتا۔ اگر مشکیزہ ساتھ ہوا تو اس میں پانی لے کر اونٹ پر رکھ لو کہ پینے کے بھی کام آئے گا اور وضو وطہارت کے لئے بھی اگر تمہارے پاس ٹونٹی ہو تو کسی سے مانگو گے اور شاید ہی کوئی دے۔ "الا ماشاء اللہ" گو روڑول رسی بھی ساتھ ہو کیونکہ بعض منزلوں پر بعض وقت کنواں بھرا پڑا ہے اور آکر پانی پیتے ہوا لے جاتے ہیں اور جہاز کا نل بعض مرتبہ بند ہو جاتا ہے اس وقت اگر بغیر پانی حاجت سے زیادہ ہو تو وضو وغیرہ وہ گیہوں وغیرہ دریا میں سمندر سے پانی نکال کر کام چلا سکتے ہو کچھ تھوڑے سے پھٹے پرانے کپڑے بھی ساتھ رکھو کہ جہاز پر استنجا کرنے میں کام دیں گے۔ لوہے کا چولھا بھی ساتھ رکھو کہ جہاز پر اس کی سخت ضرورت پڑتی ہے اگر کوئلے والا چولھا ہو تو بہتر ہے مگر ضرورت کو کوئلے بھی فراہم کر لو اور لکڑی والا چولھا بھی ساتھ ہو تو لکڑی لے جانے کی حاجت نہیں اس لئے کہ لکڑی جہاز والے کی طرف سے ضرورت کے لائق ملا کرتی ہے مگر اس صورت میں کھانے کی حاجت پڑے گی کیونکہ جہاز پر موٹی موٹی لکڑیاں ملتی ہیں انہیں چیرنے کی ضرورت پڑتی اور بہتیرے کچھ لیموں ضرور لے لو کہ جہاز پر اکثر متلی آتی ہے اس وقت اس سے بہت تسکین ہوتی ہے اگر جہاز پر سوار ہونے سے پہلے معمولی تکلیف لے لی جائے تو پھر کم آئے گا اور کئی پتھر کی کوئی چیز بھی ہو کہ تم کسی پر بیٹھ سکو یا سونے کے لئے بچھا سکو۔ جہاز میں کسی چیز پر تیمم کرو گے اور کچھ نہ ہو تو مٹی کا کوئی برتن ہی ہو جس پر روغن نہ کیا ہو کہ وہ بھی کام میں آئے گا اور اس پر تیمم بھی ہو سکے گا بعض تاجر کپڑے پر جس پر غبار کا کام نہیں ہوتا تیمم کر لیا کرتے ہیں نہ یہ تیمم ہوا نہ اس تیمم سے نماز جائز۔ ایک انگلدان ہونا چاہئے کہ جہاز میں اگر تے کی ضرورت محسوس ہو تو کام دے اور بکھیرا تے کریں گے اور اسکے علاوہ تھوکنے کے لئے بھی کام دے گا۔

اس کے لئے بھیگی میں خاص اسی مطلب کے انگلدان نما کے ملتے ہیں وہاں سے خرید لو اور ایک چوتھائی کا برتن بھی ہو اس کی ضرورت بعض مرتبہ جہاز پر بھی پڑتی ہے مثلاً چکر آتا ہے، پاخانہ تک جانا دشوار ہے یہ ہوگا تو جہاں ہے وہیں پر وہ کر کے فراغت کر سکے گا اور اونٹ پر شب میں بعض مرتبہ اترنے میں خطرہ ہوتا ہے تو یہ ہوگا اس کام کے لئے اترنے کی حاجت نہ ہوگی۔ اس کے لئے بھیگی میں لٹن کا برتن جو خاص اسی کام کے لئے ہوتا ہے خرید لے۔ چائے بھی تھوڑی ساتھ ہو تو آرام دے گی کہ جہاز پر اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ سمندر کی مرطوبہ ہوا کے مزاج کو نفع کرتی ہے نیز بہت شوق سے پیتے ہیں۔ اگر تم نہیں جانے پاؤ گے تو تم سے بہت خوش رہیں گے اور آرام پہنچائیں گے۔ اسی کی پیالیاں نام چینی کی زیادہ مناسب ہیں کہ ٹوٹنے کا اندیشہ انہیں بلکہ کھانے چینے کے برتن بھی اسی کے ہوں تو بہتر ہے۔ تھوڑی موم بتیاں بھی ہوں کہ جہاز پر رات میں پاخانہ جانے کو بتی میں آرام دیں گی۔ پانی رکھنے کے لئے ٹین کے پیپے ہونے چاہئیں کہ جہاز پر کام دیں گے اور منزل پر بھی۔ اچار چٹنی اگر ساتھ ہوں تو نہایت بہتر کہ ان کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ اسباب رکھنے کے لئے ایک چیڑ کا بڑا صندوق ہونا چاہئے اور اس میں ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ بعض مرتبہ جہاز میں مسافروں کی کثرت ہوتی ہے اور جگہ نہیں ملتی اگر یہ ہو گا تو تیسرے درجے کے مسافر کو بیٹھنے بلکہ تھوڑی تکلیف کے ساتھ اس پر لیٹ رہنے کی جگہ مل جائے گی۔ اپنے صندوق اور بوری اور دو بڑے اسباب پر تالا لگا لو کہ اگر دوسرے سامان میں مل جائیں تو تلاش کرنے میں آسانی ہوگی۔

احرام کے کپڑے یعنی تہبند اور چادر سیئے ہوئے لے لو کیونکہ احرام جہاز ہی پر باندھنا ہوگا اور بہتر یہ کہ دو جوڑے ہوں کہ اگر میلا ہوا تو بدل سکیں گے۔ مستورات ساتھ ہوں تو ان کے احرام کی حالت میں منہ چھپانے کو کھجور کے پنکھے جو خاص اسی کام کے لئے بنتے ہیں بھیگی سے خرید لے کہ احرام میں عورتوں کو کسی ایسی چیز سے منہ چھپانا جو چہرہ سے چپکی ہو حرام ہے۔ کفن بھی ساتھ ہو کہ موت کا وقت معلوم نہیں یا اتفاقاً نہ ہو گا تو کپڑا اس زمین پاک پر بچھ جائے گا اور اسے زمزم میں غوطہ دے لو گے اور گرمی کا موسم ہو تو پنکھا بھی ساتھ ہو اس کا بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ کھانے کے لئے کیا لے جائے کیونکہ اس میں ہر شخص کی مختلف حالت ہے اور لوگوں کو معلوم ہے کہ ہمیں کن چیزوں کی ضرورت ہوگی۔ اور ہم کسی طرح صبر کر سکتے ہیں پھر بھی اس

کے متعلق بعض خاص باتیں عرض کررہا ہوں زیادہ آنا نہ لے کیونکہ سمندر کی ہوا سے بہت جلد خراب ہوجاتا ہے اور اس میں سوئیاں پڑ جاتی ہیں۔ صرف اتنا لے کہ جہاز پر کام دے سکے یا کچھ زائد بلکہ گیہوں لے لے کہ اس کو بعد جانا مکہ معظمہ یا مدینہ طیبہ میں جہاں پسوا سکتا ہے اور پسوا نہ سکے تو اور ساتھ لے لے کہ اکثر گھن کی پانی پڑتی ہے اور آٹا بھی ہوں کہ متواتر دال وقت سے کھائی جاتی ہے اور استطاعت ہو تو کمرے مرغیاں، انڈے ساتھ رکھ لے۔ جہاز پر بعض مرتبہ گوشت مل جاتا ہے مگر اس میں خیال کرلے کہ کسی کافر یا مرتد کا ذبح کیا ہوا تو نہیں۔ مسالحے پسے ہوئے ہوں اور پیاز لہسن بھی ہوں تو بہتر ہے۔ مدینہ طیبہ کے راستہ میں کئی منزلیں ایسی آتی ہیں جہاں دال نہیں گئی ہے کے متعلق بھی کچھ انتظام کرلے۔ نیز مدینہ طیبہ جانے کے لئے کہ معظمہ سے سمجھے ہوئے چنے لے لیا جائے کہ بعض مرتبہ اتنا موقع نہیں ملتا کہ دوسرے وقت کے لئے کھانا پکایا جائے۔ ایسے وقت کام دیں گے۔ گھی حسب حیثیت زیادہ لے کہ بدوؤں کو زیادہ گھی دینا پڑتا ہے اور زیادہ گھی سے وہ خوش بھی ہوتے ہیں۔ مسور کی دال نہ بھرلے کہ جلد گلتی ہے اور بعض دفعہ ایسا ہی موقع ہوتا ہے کہ جلد کھانا تیار ہوجائے۔ (21) خوشی خوشی گھر سے جائے اور ذکر الٰہی بکثرت کرے اور ہر وقت خوف خدا دل میں رکھے۔ غضب سے بچے۔ لوگوں کی بات برداشت کرے۔ اطمینان و وقار کو ہاتھ سے نہ جانے دے۔ بیکار باتوں میں نہ پڑے۔ (22) گھر سے نکلے تو یہ خیال کرے جیسے دنیا سے جارہا ہے۔ چلتے وقت یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ

واپسی تک مال، دل، وعیال کو نظر میں رکھے گا۔ (23) اسی وقت یہ آیۃ الکرسی اور قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ قُلْ اَعُوْذُبِرَبِّ النَّاسِ تک سورۂ لہب کے ساتھ پانچ سورتیں سب مع بسم اللہ شریف پڑھے پھر آخر میں ایک بار بسم اللہ شریف پڑھ لے۔ راستہ بھر آرام سے رہے گا۔ (24) اسی وقت اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ (پ۲۰ القصص ۸۵) (ترجمہ) بے شک جس نے تجھ پر قرآن فرض کیا تجھے واپسی کی طرف واپس کرنے والا ہے۔ ۱۲ منہ۔ ایک بار پڑھ لے پانچ بار واپس آئے گا۔ (25) اریل وغیرہ جس سواری پر سوار ہو "بسم اللہ" تین بار کہے پھر "اللہ اکبر" اور "الحمد للہ" اور "سبحان اللہ" ایک تین تین بار "لا الٰہ الا اللہ" ایک بار کہے۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ (پ۲۵ الزخرف ۱۳ و ۱۴)

(ترجمہ) پاک ہے وہ جس نے ہمارے لئے اسے مسخر کیا اور ہم اس کو طاقت پر نہیں پا سکتے تھے اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ ۱۲ منہ

اس کے شروع میں یہ (26) جب دریا میں سوار ہو یہ کہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (پ۱۲ ھود ۴۱)

وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِہٖ ؕ سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ (پ۲۴ الزمر ۶۷)

(ترجمہ) اللہ کے نام کی مدد سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے بے شک میرا رب بخشنے والا رحم کرنے والا ہے اور انہوں نے اللہ کی قدر جیسی چاہئے تھی نہ کی اور تمام زمین پوری قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہے اور آسمان اس کے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہیں پاک اور برتر ہے اس سے جسے اس کا شریک بناتے ہیں۔ ۱۲ منہ

ڈوبنے سے محفوظ رہے گا۔ (27) جہاز پر سوار ہونے میں کوشش کرے کہ پہلے سوار ہوجائے کیونکہ جو پہلے پہنچتا ہے اچھی اور کشادہ جگہ لے سکتا ہے اور جو جگہ لے لے پھر اس کو کوئی ہٹا نہ سکے گا اور اترنے میں جلدی نہ کرے کہ اس میں بعض مرتبہ کوئی سامان رہ جاتا ہے۔ (28) تیسری وجہ میں سفر کرنے والا جہاز پر بچانے کو چٹائی ضرور لے لے ورنہ سخت اکثر خراب ہوجاتا ہے چند مرا ہی ہوں تو بعض نیچے کے کمرہ میں جگہ لیں اور بعض اوپر کے کہ

اگر کرسی معلوم ہوئی تو نیچے والے اوپر کے درجہ میں آ کر بیٹھ سکیں گے اور سردی معلوم ہوئی تو یہاں کے پاس چلے جائیں گے۔ (29) جب بھیڑ سے روانہ ہوں گے قبلہ کی سمت بولتے رہیں گے، اس کے لئے ایک نقشہ دیا جاتا ہے اس سے سمت قبلہ معلوم کر سکو گے مقناطیس نما پاس رکھا جائے جدھر وہ مقناطیس بتائے اسی طرف اس دائرہ کا خط شمال کو کر دیا جائے پھر جس سمت کو قبلہ لکھا ہے اس طرح منہ کر کے نماز پڑھیں۔

(30) جدہ میں جہاز کنارہ نہیں کھڑا ہوتا جیسے بمبئی میں گودی بنی ہے وہاں نہیں ہے بلکہ وہاں کشتیوں پر سوار ہو کر کنارے پہنچتے ہیں یہ بات ضرور خیال میں رکھے کہ جس کشتی میں اپنا سامان ہوا ہی میں خود بھی بیٹھے اگر ایسا نہ کیا بلکہ سامان کسی میں اتارا اور آپ دوسری پر بیٹھا تو سامان ضائع ہو جانے کا خوف ہے بلکہ کم از کم تلاش کرنے میں دقت آئے گی۔ کشتی والے بطور انعام کچھ مانگتے ہیں انہیں دے دیا جائے۔ (31) آپ یہاں سے سامان کی حفاظت میں پوری کوشش کرے یہ کام میں نہایت چستی و ہوشیاری رکھے کشتی سے اترنے کے بعد چونگی خانہ میں جسے جمرک کہتے ہیں سامان کی تفتیش ہوتی ہے، اس میں مفتش یہ دیکھتے ہیں کہ کوئی چیز تجارت کی غرض سے تو نہیں لایا ہے اگر تجارتی سامان پائیں گے اس کی چونگی لیں گے اور تجارتی سامان نہ ہو تو جو چاہے کتنی ہی کھانے پینے اور دیگر ضروریات کی چیزیں ہوں ان سے کچھ تعرض[1] نہ کریں گے۔ (32) مکہ معظمہ میں جتنے معلم ہیں ان سب کے جدہ میں وکیل رہتے ہیں، جب تم کشتی سے اترو گے پھاٹک پر حکومت کا آدمی ہوگا کشتی کا کرایہ جو مقرر ہے وصول کر لے گا اور وہ تم سے پوچھے گا کہ معلم کون ہے، جس معلم کا نام دے گا اس کا وکیل تمہیں اپنے سامان کے ساتھ لے گا اور تمہارے سامان کو اٹھوا کر اپنے یہاں یا کسی کرایہ کے مکان میں لے جائے گا۔ اس وقت تمہیں چاہئے کہ اپنے سامان کے ساتھ خود جاؤ، اس لئے کہ بعض مرتبہ سامان گاڑی سے گر جاتا ہے اور گاڑی والے خیال بھی نہیں کرتے۔ اس میں ان کا کیا نقصان ہے کبھی ضرورت کی چیز گر گئی تو تمہیں ہی تکلیف ہوگی۔ (33) جدہ میں پانی کڑوا، چھارا نہیں ملتا، کچھ تکلیف گھاری ہوتا ہے۔ پانی خریدو تو پکا لیا کرو۔ (34) مکہ معظمہ کے لئے اونٹ کا کرایہ کیا اسی وکیل کا کام ہے اور اس زمانہ میں حکومت کی طرف سے کرایہ مقرر ہو جاتا ہے جس سے کمی بیشی نہیں ہوتی۔ بعض قافلے شریر ہوتے ہیں جس کی تمہیں خواہش ہو اس کے موافق وکیل اونٹ کا کرایہ کروے جدہ اور کرایہ پیشگی ادا کرنا ہوگا۔ اور

۱۔ یہاں زمانہ میں خراب اس زمانہ حکومت غیر یہ میں ہیں انہیں۔

۲۔ ہودج یا ہودہ جو اونٹ کے دونوں طرف لٹکائے جاتے ہیں ہر ایک میں ایک آدمی بیٹھتا ہے۔

۳۔ ایک چارپائی جو اونٹ پر رکھی جاتی ہے اس کو شری کہتے ہیں۔

اسی طرح کے کرایہ میں دریا کے کنارے سے مکان تک اسباب لانے کی مزدوری اور مکان کا کرایہ اور وکیل کا محنتانہ سب کچھ جوڑ لیا جاتا ہے۔ تمہیں کسی چیز کے دینے کی ضرورت نہیں، ہاں اگر تم پہلے لے لینا چاہو تو یہ تمام مصارف تم سے وکیل وصول کرے گا۔ (35) شبری کی پوری قیمت لے لی جاتی ہے جب وہ تمہاری ہوگئی۔ کہ مظفر بیچ کر جو چاہو کرو اگر وہ مضبوط ہے تو مدینہ طیبہ کے سفر میں بھی کام دے گی۔ شقدف کا کرایہ لیا جاتا ہے کہ مظفر بیچ کر اب تمہیں اس سے سروکار نہیں۔ ہاں اگر تم چاہو تو جدہ میں شقدف خرید بھی سکتے ہو جو پورے سفر میں تمہیں کام دے گا۔ پھر جدہ بیچ کر تھوڑے دموں پر فروخت بھی ہو سکتا ہے۔ شقدف میں زیادہ آرام ہے کہ آدمی سو بھی سکتا ہے اور شبری میں بیٹھا رہنا پڑتا ہے مگر اس میں سامان زیادہ رکھا جا سکتا ہے اور شقدف میں بہت کم۔

(36) اگر اسباب زیادہ ہوں تو کہ منظر تک اس کے لئے الگ اونٹ کرایہ پر لو اور جو چیزیں ضرورت سے زیادہ ہوں چاہو تو انہیں جدہ میں وکیل کے سپرد کر دو جب تم آؤ گے وکیل وہ چیزیں تمہارے حوالہ کر دے گا اور اس کا کرایہ مثلاً بوری بلی صندوق آنولہ نیلم وپیش کے حساب سے لے لے گا اگرچہ تمہاری واپسی چار مہینے کے بعد ہو (37) اگر جہاز کا ٹکٹ واپسی کا بھی لے لو تو بہتر ہے باقی رکھو اور اس کا نمبر بھی لکھ لو کہ شاید ٹکٹ ضائع ہو جائے تو نمبر سے کام چل جائے گا اگر پوچھ ہوگی اور تم کو اطمینان ہو تو ٹکٹ وکیل کے پاس رکھ سکتے ہو۔ (38) کرایہ کے اونٹ وغیرہ پر جو کچھ بار کرو اس کے مالک کو دکھا لو اور اس سے زیادہ اطمینان کی اجازت کے کچھ نہ کہو۔ (39) جانور کے ساتھ نرمی کرو طاقت سے زیادہ کام نہ لو۔ بے سبب نہ مارو نہ کبھی منہ پر مارو حتی الوسع اس پر نہ سوار ہو سوائے کوسنے کا بوجھ زیادہ نہ ہے۔ کسی سے بات وغیرہ کرنے کو کچھ دیر ٹھہرا ہو تو اتر آؤ اگر ممکن ہو (40) صبح وشام اتر کر کچھ دور پیادہ چل لینے میں دینی ودنیوی بہت فائدے ہیں۔ (41) بوڑھوں اور سب عزیزوں سے بہت نرمی کے ساتھ پیش آئے، اگر وہ بیچنے کریں تو اب سے حمل کرے، اس پر شفاعت نصیب ہونے کا صاف اشارہ فرمایا ہے خصوصاً اہل حرمین خصوصاً اہل مدینہ طیبہ اہل عرب کے ساتھ اس عنوان پر کرے۔ دل میں کدورت لائے، اس میں دونوں جہاں کی سعادت ہے۔

اے کہ حمال عیب خویشتنید
طعنہ بر عیب دیگراں مکنید

(42) جو عربی نہیں جانتا اسے بعض تند خو حمال وغیرہ کی باتیں مخلصانہ تک دیتی ہیں، ایسا اتفاق ہو تو شنیدہ کو نہ شنیدہ کر دیا جائے اور قلب پر بھی میل نہ لایا جائے۔ یونہی عوام اہل مکہ کہ سخت خو تند مزاج ہیں ان کی سختی پر نرمی لازم ہے۔ (43) بعض اجنبی اونٹ والوں کو یہاں کے کرایہ والے نہ سمجھے بگڑنا تند دم جانے دو اور کھانے پینے میں ان سے بخل نہ کرے کہ وہ ایسوں ہی سے راضی ہوتے ہیں اور تھوڑی بات میں بہت خوش ہو جاتے ہیں۔ اور امید سے زیادہ کام آتے ہیں۔ (44) قبول حج کے لئے تین شرطیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ (پ۲ البقرہ ۱۹۷) حج میں بدکرداری کے سامنے صحبت کا مذکور ہو یا کوئی گناہ کسی سے جھگڑا (ترجمہ کنز الایمان)۔ ان باتوں سے نہایت ہی دور رہنا چاہئے جب فصلہ آ کے لئے جھگڑا ہو یا کسی معصیت کا خیال ہو تو راسہ جھکا کر قلب کی طرف متوجہ ہو کر اس آیت کی تلاوت کرے اور وہ یکبارگی لاحول شریف پڑھے یہ بات جاتی رہے گی۔ یہی نہیں کہ اسی کی طرف سے بہتر ہو یا اس کے رفقا ہی کے ساتھ بدا حال بلکہ بعض اوقات احتیاط، پیشوں کو پیش کر دیا جاتا ہے کہ بے سبب بگڑنے بگڑ سب وشتم وطعن کو تیار ہوتے ہیں اس سے ہر وقت ہوشیار رہنا چاہئے مبادا ایک دو تکلے میں ساری محنت اور روپیہ برباد ہو جائے۔ (45) کمزور اور عورتوں کو اونٹ پر چڑھنے کے لئے ایک سیڑھی جدہ میں لے لی جائے تو چڑھنے اترنے میں آسانی ہوئی جدہ سے مکہ معظمہ دو دن کا راستہ ہے ہر طرف ایک منزل راستہ میں پڑتی ہے جس کو کرہ کہتے ہیں اب جب یہاں سے روانہ ہو تو ان تمام باتوں پر لحاظ رکھو جو لکھی جا چکیں اور جو آئندہ بیان ہوں گی۔ (46) اونٹ پر عموماً دو شخص سوار ہوتے ہیں۔ شقدف اور شبری میں دونوں طرف بوجھ برابر رہنا ضروری ہے اگر ایک جانب کا آدمی بیٹھا ہو تو ادھر اسباب رکھ کر وزن برابر کر لیں یوں بھی وزن برابر نہ ہو تو بیٹھا آدمی اپنے شقدف یا شبری میں کنارہ پر ہو تو بلا آدمی سے قریب ہو جائے اور بھاری آدمی

اونٹ کی پیٹھ سے زمین تک ہو جائے۔ (47) بعض مرتبہ کسی جانب کا پلہ جھک جاتا ہے اس کا خیال رکھو جب ایسا ہو تو فوراً اس طرح پیٹھ جاؤ کہ درست ہو جائے کیونکہ اس کی پیٹھ سے اونٹ کو بھی تکلیف ہوتی ہے اور بوجھ گرنے کا قوی اندیشہ ہے اس کے درست کرنے کو اونٹ والا میزان میزان کہہ کر تمہیں متنبہ کرے گا۔ تمہیں چاہئے کہ فوراً درست کر لو ورنہ اونٹ والا ناراض ہوگا۔ (48) راہ میں کہیں چڑھائی آتی ہے کہیں اتار جب چڑھائی ہو خوب آگے اونٹ کی گردن کے قریب دونوں آدمی ہو جائیں اور اتار ہو خوب پیچھے دم کے نزدیک ہو جائیں جب راہ سموار آئے پھر بیچ میں ہو جائیں یہ منتخب و فرزانہ سمجھی آدمی کے ہوتے ہیں آتے ہیں پاس سے اس طرف الفات نہیں ہوتا اس وقت بحال ہوتا اور متنبہ کرتا ہے یا دل دل یا آدم آدم کہتے آگے کو سرک کر بیٹھ جاؤ اور اگر وہ راہ، کہتے پیچھے ہٹ جاؤ بعض بعض جگہ ایک آدھ قطار ہندی دیکھے ہوئے بیٹھ بیٹھ کہتے ہیں یعنی پیچھے پیچھے اور کبھی غلطی سے آگے کہا ہوتا ہے اور بیٹھ کہتے ہیں دیکھ کر صحیح بات پر فوراً عمل کیا جائے اور جگانے پر ناراض نہ ہونا چاہئے کہ ایسا نہ ہو تو معاذ اللہ گر جانے کا احتمال ہے۔ (49) جب منزل پر پہنچو تو اترنے میں تاخیر مت کرو کوچ کرنے میں اونٹ والے ناراض ہوتے اور پریشان کرتے ہیں اور روانگی کے وقت بالکل تیار ہو تمام ضروریات سے پہلے ہی فارغ ہو لو۔ (50) اترنے اور چڑھنے کے وقت خصوصیت کے ساتھ بہت ہوشیاری اور دیکھ بھال کی ضرورت ہے کہ ان دو وقتوں میں سامان کے ضائع ہونے اور چھوٹ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے اور اس وقت بعض دفعہ چور بھی آ جاتے ہیں جن کو وہاں کی زبان میں حرامی کہتے ہیں۔ (51) منزلوں پر سوداگر بیچنے والے اپنی اپنی دکانیں بکثرت بڑھا لیتے ہیں ان سے بھی احتیاط رکھو کبھی ان میں موقع پر کوئی چیز اٹھا لے جاتے ہیں۔ (52) جس منزل پر اترے وہاں یہ دعا پڑھ لے۔

اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامّٰتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنَا خَيْرَ هٰذَا النُّزُلِ وَخَيْرَ مَا فِيْهِ اَللّٰهُمَّ نُزُلًا مُّبَارَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ النّٰزِلِيْنَ

(ترجمہ) اللہ کے کلمات تامہ کی پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا الٰہی تو ہم کو اس منزل کی خیر عطا کر اور اس کی خیر جو کھا اس میں ہے اور اس کے شر سے جو کھا اس میں ہے اس کے شر سے ہمیں بچا الٰہی تو ہم کو برکت والی منزل میں اتار اور تو بہتر اتارنے والا ہے ۱۲ منہ

ہر نقصان سے بچے گا اور بہتر یہ ہے کہ وہاں دو رکعت نماز پڑھے۔ (53) منزل میں راستہ سے بچ کر اترے، کہ وہاں سانپ وغیرہ جہر موذیوں کا گزر رہتا ہے۔ (54) جب منزل سے کوچ کرے دو رکعت نماز پڑھ کر روانہ ہو۔ حدیث میں ہے روز قیامت دو منزل اس کے حق میں اس مرکی گواہی دے گی نیز انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب کسی منزل میں اترتے دو رکعت نماز پڑھ کر وہاں سے رخصت ہوتے۔ (55) راستہ میں پیشاب وغیرہ باعث لعنت ہے۔ (56) منزل میں متفرق ہو کر نہ اتریں بلکہ ایک جگہ ہیں۔ (57) کثرت سے کافلہ چھانٹا رہتا ہے اس حالت میں اگر سو تو نا نکل ہو سو بلکہ بہتر یہ ہے کہ دو دو آدمیوں میں جو ایک اونٹ پر سوار ہے ہماری باری سے ایک سوئے ایک جاگتا رہے کہ ایسے وقت کہ دو دوں نا نکل ہو جائیں بعض مرتبہ چوری ہو جاتی ہے پیشہ کے نیچے سے رسی کاٹ لے جاتے ہیں اور متفرق میں بھی بغل کی جانب سے چاک کر کے مال نکال لے جاتے ہیں خلاصہ یہ کہ ہر موقع پر ہر منزل پر ہوشیاری، کھلو واللہ یحفظ باللہ العزیز الجلیل نہایت امن وامان کے ساتھ ہو گے۔ (58) راستہ میں قضائے حاجت کے لئے دور نہ جاؤ کہ خطرہ سے خالی نہیں اور ایک چھتری اپنے ساتھ ضرور رکھو اگرچہ سردی کا موسم ہو کہ قضائے حاجت کے وقت اس سے فی الجملہ پردہ ہو جائے گا۔ اور بہتر یہ کہ تین چار لکڑیاں جن کے نیچے لوہا لگا ہو اور ایک موٹی بڑی چادر ساتھ رکھو کہ منزل پر لکڑیاں گاڑ کر چادر سے گھیر دو کہ نہایت پردہ کے ساتھ رفع ضرورت کر سکو گے اور عورتیں ساتھ ہوں تو ایسا انتظام ضروری ہے کیونکہ وہ خوف کی وجہ سے دور نہ جائیں گی اور نزدیک میں سخت بے پردگی ہوگی۔ (59) مکہ معظمہ سے جب مدینہ طیبہ کے لئے اونٹ کرایہ کریں تو ایک معلم کے جتنے حاج ہوں وہ سب متفق ہو کر پیشگی کریں کہ نماز کے وقات میں کافلہ ٹھہرا ہو گا اس صورت میں نماز جماعت کے ساتھ با آسانی ادا کر سکیں گے کہ جب یہ شرط ہوگی تو اونٹ والوں کو وقت نماز میں کافلہ

رہ سکتا پڑے گا۔ اور اگر کسی وجہ سے نہ رک سکیں گے تو چند جوانوں کی حفاظت کریں گے کہ یہ باطمینان نماز ادا کرلیں پھر وہ اونٹ تک پہنچا دیں گے اور اگر شرط نہ کی تو صرف مغرب کے لئے قافلہ رکے گا باقی نمازوں کے لئے نہیں اور اس صورت میں یہ کرے کہ نماز پڑھنے کے وقت اونٹ سے کچھ آگے نکل جائے اور نماز ادا کرے پھر شامل ہو جائے اور قافلہ سے دور نہ ہو کہ اکثر خطرہ رہتا ہے اور بعض مرتبہ ایسا بھی کرنا پڑتا ہے کہ سنت یا فرض پڑھنے تک قافلہ سب آگے نکل گیا تو باقی کسی لے کر آگے بڑھ جائے اور نہ قافلہ سے زیادہ فاصلہ ہو جائے گا اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ فرض وتر اور صبح کی سنت سواری پر جائز نہیں ان کو اتر کر پڑھے باقی سنتیں یا نفل اونٹ ہی کی پیٹھ پر بھی پڑھ سکتے ہیں۔

تنبیہ: خبردار نماز پر گز نذ کرنا کہ یہ بہت بڑا گناہ ہے اور اس حالت میں اور سخت تر کہ جس کے دربار میں جاتے ہو راستہ میں نہیں کی نافرمانی کرتے چلو تو بتاؤ کہ تم ان کو راضی کیا یا ناراض؟ میں نے خود بہت سے تاجر کو دیکھا ہے کہ نماز کی طرف بالکل التفات نہیں کرتے تھوڑی تکلیف پر نماز جمع کر دیتے ہیں حالانکہ شرع مطہر نے جب تک آدمی ہوش میں ہے نماز ساقط نہیں کی۔ (60) سفر مدینہ طیبہ میں بعض مرتبہ قافلہ نہ ٹھہرنے کے باعث مجبوری میں ظہر و عصر ملا کر پڑھنی ہوتی ہے اس کے لئے لازم ہے کہ ظہر کے فرضوں سے فارغ ہونے سے پہلے ارادہ کرلے کہ اسی وقت عصر پڑھوں گا اور فرض ظہر کے بعد فوراً عصر کی نماز پڑھے یہاں تک کہ بیچ میں ظہر کی سنتیں بھی نہ ہوں اسی طرح مغرب کے بعد عشا بھی نہیں شرطوں سے جائز ہے اور اگر ایسا معلوم ہو کہ عصر کے وقت ظہر یا عشاء کے وقت مغرب پڑھی ہو تو صرف اتنی شرط ہے کہ ظہر و مغرب کے وقت میں تھنے سے پہلے ارادہ کرلے کہ ان کو عصر و عشاء کے ساتھ پڑھوں گا۔ (61) جب وہ بستی نظر پڑے جس میں ٹھہرنا چاہتا ہے یہ کہے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيٰطِيْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ اَهْلِهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَشَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا یا صرف پچھلی دعا پڑھ لے تو بھی کفایت ہے۔

(ترجمہ) اے اللہ ساتوں آسمانوں کے رب اور ان کے جن کو آسمانوں نے سایہ کیا اور ساتوں زمینوں کے رب اور ان کے جن کو زمینوں نے اٹھایا اور شیطانوں کے رب اور ان کے جن کو انہوں نے گمراہ کیا اور ہواؤں کے رب اور ان کے جن کو ہواؤں نے اڑایا۔ اے اللہ ہم تجھ سے اس بستی والوں کی اور جو کچھ اس میں ہے ان کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں اور اس بستی کے اور بستی والوں کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ ۱۲ منہ

(62) جس شہر میں جائے وہاں کے سنی عالموں اور باشرع متقیوں کے پاس ادب سے حاضر ہو۔ مزارات کی زیارت کرے فضول سیر و تماشے میں وقت نہ کھوئے۔ (63) جس عالم کی خدمت میں جائے وہ مکان میں ہو تو آواز دے باہر آنے کا انتظار کرے۔ اس کے حضور بے ضرورت کلام نہ کرے بے اجازت نہ لے۔

مسئلہ ضمیر ا..... یہ پوچھے اس کی کوئی بات اپنی فکر میں خلاف شرع معلوم ہو تو اعتراض نہ کرے اور دل میں نیک گمان رکھے مگر یہ سنی عالم کے لئے ہے جو مذہب کے سمجھنے والے ہیں۔ (64) اگر خدا سے دل ہرا لے گا کہ فرشتہ ساتھ رہے گا یہ کہ شعور نہ ہو گا کہ شیطان ساتھ ہو گا۔ (65) رات کو نہ چلے کہ خطرہ ملے ہوتا ہے۔ (66) ہر سفر خصوصاً سفر حج میں اپنے اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کے لئے دعا سے غافل نہ ہے کہ مسافر کی دعا قبول ہوتی ہے۔ (67) جب کسی مشکل میں مدد کی ضرورت ہو تو تین بار کہے ..... یَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ ..... اے اللہ کے نیک بندو میری مدد کرو غیب سے مدد ہوگی۔ یہ حکم حدیث میں ہے۔ (68) جب سواری کا جانور بھاگ جائے اور پکڑ نہ سکیں پڑھو کھڑا ہو جائے گا۔ (69) جب جانور شوخی کرے یہ دعا پڑھے۔

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ (پ۳ آل عمران ۸۳)

(ترجمہ) کیا اللہ کے دین کے سوا کچھ اور تلاش کرتے ہیں اور اسی کے فرمانبردار ہیں خوشی اور ناخوشی سے وہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور اسی کی طرف تم کو لوٹنا ہے۔

(70) یَاصَمَدُ ۳۴ بار روز پڑھے بھوک پیاس سے بچے گا۔ (71) گُرگ و شمن یا درندہ کا ڈر رہو۔ "لاالف" پڑھے ہر بلا سے امان رہے۔

(72) جب راستہ کی تاریکی پر یشان کرنے والی آئے یہ دعا پڑھے۔

بِالْاَرْضِ رَبِّیْ وَرَبُّکِ اللّٰہُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّکِ مَا فِیْکِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِیْکِ وَشَرِّ مَا دَبَّ عَلَیْکِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَیَّۃِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاکِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ

(ترجمہ) اے زمین میرا اور تیرا پروردگار اللہ ہے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں تیرے شر سے اور اس کے شر سے جو تجھ میں ہے اور اس کے شر سے جو تجھ میں پیدا کی اور جو تجھ پر چلی اور اللہ کی پناہ شیر اور کالے سانپ اور بچھو اور اس شہر کے بسنے والے سے اور شیطان اور اس کی اولاد سے۔ ۱۲ منہ

(73) جب کسی دشمن سے خوف ہو یہ پڑھ لے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

(ترجمہ) اے اللہ میں تجھ کو ان کے سینوں کے مقابل کرتا ہوں اور ان کی برائیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ۱۲ منہ

(74) جب قحط و یرانی کا خوف ہو یہ دعا پڑھے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ۔

(ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظمت والا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑے عرش کا مالک ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے اور بزرگ عرش کا مالک ہے۔ ۱۲ منہ

اور ایسے وقت لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اور حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ کی کثرت کرے۔

(75) اگر کوئی چیز گم ہو جائے تو یہ کہے:۔

یَا جَامِعَ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ ط اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ط اِجْمَعْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ ضَالَّتِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی مل جائے گی۔

(ترجمہ) اے لوگوں کو اس دن جمع کرنے والے جس میں شک نہیں بے شک اللہ وعدہ کا خلاف نہیں کرتا میرے اور میری گمی چیز کے درمیان جمع کر دے۔

(76) ہر بلندی پر چڑھتے اللہ اکبر کہے اور ڈھال میں اترتے سبحان اللہ۔

(77) سوتے وقت ایک بار آیۃ الکرسی ہمیشہ پڑھے کہ چور و شیطان سے امان ہے۔

(78) نمازیں دونوں سرکاروں میں وقت شروع ہوتے ہی ہوتی ہے محاشروں وقت پر فوراً اذان اور تھوڑی دیر بعد تکبیر و جماعت ہو جاتی ہے جو شخص کچھ فاصلہ پر ظہر ادا ہوتی سمجھا تو نہیں پاتا کہ اذان سن کر وضو کرے پھر حاضر ہو کر جماعت یا پہلی رکعت مل سکے اور وہاں کی بڑی برکت یعنی طواف و زیارت اور نمازوں کی تکبیر اول ہے قبلہ والوں کو اوقات پہچان رکھیں اذان سے پہلے وضو تیار رہے۔ اذان ہوتے ہی فوراً چل دیں تو تکبیر اول ملے گی اور اگر صف اول چاہیں جس کا ثواب بے نہایت ہے جب تو اذان سے پہلے حاضر ہو جانا لازم ہے۔

(79) واپسی میں بھی وہی طریقہ اختیار کرے جو یہاں تک بیان ہوئے۔ (80) مکان پر آنے کی تاریخ ووقت سے پیشتر اطلاع دے دے بے اطلاع ہرگز نہ جائے خصوصاً رات میں۔ (81) لوگوں کو چاہئے کہ حاجی کا استقبال کریں اور اس کے گھر پہنچنے سے قبل دعا کرائیں کہ حاجی جب تک اپنے گھر میں قدم نہیں رکھتا اس کی دعا قبول ہے۔ (82) سب سے پہلے اپنی مسجد میں آکر دو رکعت نفل پڑھے۔ (83) دو رکعت گھر میں آکر پڑھے پھر سب سے بغلگیر و مصافحہ ملے۔ (84) عزیزوں دوستوں کے لئے کچھ نہ کچھ تحفہ لائے اور حاجی کا تحفہ تو حرمین شریفین سے زیادہ کیا ہے اور دوسرا تحفہ دعا کا کہ مکان میں پہنچنے سے پہلے استقبال کرنے والوں اور سب مسلمانوں کے لئے کرے۔

میقات کا بیان

میقات اس جگہ کو کہتے ہیں کہ مکہ معظمہ کے جانے والے کو بغیر احرام وہاں جانا جائز نہیں اگرچہ تجارت وغیرہ کسی اور غرض سے جاتا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱..... میقات پانچ ہیں۔

(1) ذوالحلیفہ۔ یہ مدینہ طیبہ کی میقات ہے اس زمانہ میں اس جگہ کا نام ابیارِ علی ہے ہندوستانی یا ملک والے حج سے پہلے اگر مدینہ طیبہ کو جائیں اور وہاں سے پھر مکہ معظمہ کو تو وہ بھی ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں

(2) ذات عرق۔ یہ عراق والوں کی میقات ہے۔

(3) جحفہ۔ یہ شامیوں کی میقات ہے مگر جحفہ اب بالکل معدوم سا ہو گیا ہے وہاں آبادی نہ ہی صرف بعض بعض نشان پائے جاتے ہیں اس کے جانے والے اب کم ہوں گے جحفہ اہل شام رابغ سے احرام باندھتے ہیں کہ جحفہ رابغ کے قریب ہے۔

(4) قرن۔ یہ نجد والوں کی میقات ہے یہ چکی طائف کے قریب ہے۔

(5) یلملم۔ یمن کے لئے۔

مسئلہ نمبر ۲..... یہ میقاتیں ان کے لئے بھی ہیں جن کا ذکر ہوا اور ان کے علاوہ جو شخص جس میقات سے گزرے اس کے لئے وہی میقات ہے اور اگر میقات سے نہ گزرا تو جب میقات کے محاذی آئے اس وقت احرام باندھ لے مثلاً ہندیوں کی میقات کوہ یلملم کی محاذات ہے اور محاذات میں آنا سے خود معلوم نہ ہو کسی جاننے والے سے پوچھ کر معلوم کرے اور اگر کوئی ایسا نہ ملے جس سے دریافت کرے تو تحری کرے اگر کسی طرح محاذات کا علم نہ ہو تو مکہ معظمہ جب دو منزل باقی رہے احرام باندھ لے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳..... جو شخص دو میقاتوں سے گزرا مثلاً شامی کہ مدینہ منورہ کی راہ سے ذوالحلیفہ یا اور وہاں سے جحفہ کو تو افضل یہ ہے کہ پہلی میقات پر احرام باندھے اور دوسری پر باندھنا جائز بھی ہے۔ یعنی اگر میقات سے نہ گزرا اور محاذات میں دو میقاتیں پڑتی ہیں تو جس میقات کی محاذات پہلے ہو وہاں احرام باندھنا افضل ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴..... کہ معظمہ جانے کا ارادہ ہو بلکہ میقات کے اندر کسی اور جگہ مثلاً جدہ جانا چاہتا ہے تو اسے احرام کی ضرورت نہیں پھر وہاں سے اگر مکہ معظمہ جانا چاہے تو بغیر احرام جا سکتا ہے تو جو شخص حرم میں بغیر احرام جانا چاہتا ہو وہ یہ حیلہ کر سکتا ہے بشرطیکہ واقعی اس کا ارادہ پہلے مثلاً جدہ جانے کا ہو نہ کہ معظمہ حج و عمرہ کے ارادہ سے نہ جانا ہو مثلاً تجارت پہلے جدہ جاتا ہے۔ اور وہاں سے فارغ ہو کر مکہ معظمہ جانے کا ارادہ ہے اور اگر پہلے ہی سے مکہ معظمہ کا ارادہ ہے تو بغیر احرام نہیں جا سکتا جو شخص دوسرے کی طرف سے حج بدل کو جاتا ہو اسے یہ حیلہ جائز نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵..... میقات سے پیشتر احرام باندھ لینے میں حرج نہیں بلکہ بہتر ہے بشرطیکہ حج کے مہینوں میں اور شوال سے پہلے ہو تو منع ہے۔

(درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶..... جو لوگ میقات کے اندر کے رہنے والے ہیں مگر حرم سے باہر ہیں ان کے احرام کی جگہ حل یعنی وہ دن حرم سے باہر جہاں چاہیں احرام باندھیں اور بہتر یہ کہ گھر سے احرام باندھیں اور پیدل گرنج یا صرف بکارادہ نہ کہتے ہوں تو بغیر احرام مکہ معظمہ جا سکتے ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷..... حرم کے رہنے والے حج کا احرام حرم سے باندھیں اور بہتر یہ ہے کہ مسجد الحرام شریف میں احرام باندھیں اور عمرہ کا حرم سے اور بہتر یہ کہ حِل سے ہو۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۸..... کوئی لے اگر کسی کام سے حرم جائیں تو انہیں واپسی کے لئے احرام کی حاجت نہیں اور میقات سے باہر جائیں تو اب بغیر احرام واپس آ سکتے ہیں جائز ہیں۔ (عالمگیری و ردالمحتار)

احرام کا بیان

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ (پ۲، البقرہ۱۹۷)

حج کے چند مہینے ہیں جانے ہوئے تو جو ان میں حج کی نیت کرے تو عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو نہ کوئی گناہ نہ کسی سے جھگڑا حج کے وقت تک اور تم جو بھلائی کرو اللہ اسے جانتا ہے اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے مجھ سے ڈرتے رہو اے عقل والو۔ (ترجمہ کنزالایمان)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۭ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَاۗىِٕرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَاۗىِٕدَ وَلَآ اٰۗمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۭ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا (پ۶، المائدہ۱)

اے ایمان والو اپنے قول پورے کرو تمہارے لیے حلال ہوئے بے زبان مویشی مگر وہ جو آگے بتایا جائے گا تو کوئی لیکن شکار حلال نہ سمجھو جب تم احرام میں ہو بیشک اللہ حکم فرماتا ہے جو چاہے اے ایمان والو حلال نہ ٹھہراؤ اللہ کے نشان اور ادب والے مہینے اور حرم کو بھیجی جانے والے قربانیاں اور نہ جن کے گلے میں علامتیں آویزاں اور نہ ان کا مال آبرو جو عزت والے گھر کا قصد کریں انہیں اپنے رب کا فضل اور خوشی چاہتے اور جب احرام سے نکلو شکار کر سکتے ہو (ترجمہ کنزالایمان)

حدیث ۱..... صحیحین میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو احرام کے لئے احرام سے پہلے اور احرام کھولنے کے لئے طواف سے پہلے خوشبو لگائی، جس میں مشک تھی اور اس کی چمک حضور ﷺ کی مانگ میں احرام کی حالت میں گویا میں اب دیکھ رہی ہوں۔

حدیث ۲..... ابوداؤد رضی اللہ عنہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے احرام باندھنے کے لئے غسل فرمایا۔

حدیث ۳..... صحیح مسلم شریف میں ابوسعید رضی اللہ عنہ سے راوی کہتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ حج کو نکلے اپنی آواز حج کے ساتھ خوب بلند کرتے۔

حدیث ۴..... ترمذی و ابن ماجہ و دارمی و ہیثمی رضی اللہ عنہم سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان لبیک کہتا ہے تو دہنے بائیں جو پتھر یا درخت یا ڈھیلا تم زمین تک ہے لبیک کہتا ہے۔

حدیث ۵.....۶.....ابن ماجہ وابن خزیمہ وابن حبان وحاکم رحمہم اللہ زید بن خالد جہنی ؓ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبریل ؑ نے آ کر مجھ سے کہا کہ اپنے اصحاب کو حکم فرما دیجئے کہ لبیک میں اپنی آوازیں بلند کریں کہ یہ حج کا شعار ہے جیسا کہ سائب ؓ سے مروی ہے۔

حدیث ۷.....طبرانی اوسط میں ابوہریرہ ؓ سے راوی کہ لبیک کہنے والا جب لبیک کہتا ہے تو اسے بشارت دی جاتی ہے۔ عرض کی گئی جنت کی بشارت دی جاتی ہے فرمایا ہاں

حدیث ۸.....امام احمد وابن ماجہ جابر بن عبداللہ اور طبرانی دمشقی رحمہم اللہ عامر بن ربیعہ ؓ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: محرم جب آفتاب ڈوبنے تک لبیک کہتا ہے تو آفتاب ڈوبنے کے ساتھ اس کے گناہ غائب ہو جاتے ہیں اور ایسا ہو جاتا ہے جیسا اس دن کہ پیدا ہوا۔

حدیث ۹.....ترمذی وابن ماجہ وابن خزیمہ رحمہم اللہ امیر المومنین صدیق اکبر ؓ سے راوی کہ کسی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ حج کے افضل اعمال کیا ہیں فرمایا بلند آواز سے لبیک کہنا اور قربانی کرنا۔

حدیث ۱۰.....امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ خزیمہ بن ثابت ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب لبیک سے فارغ ہوتے تو اللہ ﷻ سے اس کی رضا اور جنت کا سوال کرتے اور دوزخ سے پناہ مانگتے۔

حدیث ۱۱.....ابوداؤد وابن ماجہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو مسجد اقصیٰ سے مسجد الحرام تک حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر آیا اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

احرام کے احکام: (1) یہ تو پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ ہندیوں کیلئے میقات (جہاں سے احرام باندھنے کا حکم ہے) کونسا مقام ہے یہ جگہ بحرِ ہند سے خشکی میں آتی ہے جب جدہ دو منزل رہ جاتا ہے جہاز والے اطلاع دے دیتے ہیں پہلے سے احرام کا سامان تیار کریں۔ (2) جب وہ جگہ قریب آئے مسواک کریں اور وضو کریں اور ٹوپ مل کر نہائیں نہ نہا سکیں تو صرف وضو کریں یہاں تک کہ حیض ونفاس والی اور بچے بھی نہائیں اور باطہارت احرام باندھیں یہاں تک کہ اگر غسل کیا پھر بے وضو ہو گیا اور احرام باندھ کر وضو کیا تو فضیلت کا ثواب نہیں اور پانی نہ ملے یا بیمار کرے تو سکی جگہ تیمم نہیں ہاں اگر نماز احرام کے لئے تیمم کر سکتا ہے۔ (3) مرد چاہیں تو سر منڈا لیں کہ احرام میں بالوں کی حفاظت سے نجات ملتی اور نہ کتھا کر کے خوشبودار تیل ڈالیں۔ (4) غسل سے پہلے ناخن کتریں، مونچھیں بنوائیں، بغل وزیر ناف دور کریں بلکہ پیچھے کے بھی کہ ڈھیلا لیٹنے وقت بالوں کو نوچنے اکھڑنے کا خطرہ نہ رہے۔ (5) بدن اور کپڑوں پر خوشبو لگائیں کہ سنت ہے اگر خوشبو دیر تک رہے گی اس کا حرام باقی رہے گا جیسے مشک وغیرہ تو کپڑوں میں نہ لگائیں (6) مرد سلے کپڑے اور موزے اتار دیں ایک چادر نئی دھلی ہوئی تہبند اور ایسا ہی ایک تہبند باندھیں یہ کپڑے سفید اور نئے بہتر ہیں اور اگر ایک ہی کپڑا پہنا جس سے سارا ستر چھپ گیا جب بھی جائز ہے بعض عوام یہ کرتے ہیں کہ اسی وقت سے چادر بغل کے نیچے کر کے دونوں پلو بائیں مونڈھے پر ڈال دیتے ہیں یہ خلاف سنت ہے بلکہ سنت یہ ہے کہ اس طرح چادر اوڑھنا طواف کے علاوہ باقی وقتوں میں عادت کے موافق چادر اوڑھی جائے یعنی دونوں مونڈھے اور پیٹھ اور سینہ چھپا رہے۔ (7) جب وہ جگہ آئے اور وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت یہ نیت احرام پڑھیں۔ پہلی میں فاتحہ کے بعد قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھے۔ (8) حج تین طرح کا ہوتا ہے ایک یہ کہ ذکر حج کرے سارے افراد کہتے ہیں اور طائی کو مفرد اس میں بعد سلام یوں کہے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ نَوَیْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِهٖ خَالِصًا لِّلّٰهِ تَعَالٰی

اے اللہ میں حج کا ارادہ کرتا ہوں اے تو میرے لیے میسر کر دے مجھ سے قبول کر میں نے حج کی نیت کی اور خاص اللہ کے لیے میں نے اس کا احرام باندھا

دوسرا یہ کہ یہاں سے نہ عمرے کی نیت کرے نہ مکہ معظمہ میں حج کا احرام باندھے تمتع کہتے ہیں اور عمرہ کو تمتع اس میں یہاں احد سلام یوں کہے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْ لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَاَحْرَمْتُ بِھَا مُخْلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی

اے اللہ میں عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں اے تو میرے لیے میسر کر اور اسے مجھ سے قبول کر میں نے عمرہ کی نیت کی اور خالص اللہ کے لیے میں نے اس کا احرام باندھا

تیسرا یہ کہ حج عمرہ دونوں کی یکساں نیت کرے اور یہ سب سے افضل ہے اسے قران کہتے ہیں اور سائی کو قارن اس میں بعد سلام یوں کہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ فَیَسِّرْ ھُمَالِیْ وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِھِمَا مُخْلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی

اے اللہ میں عمرہ اور حج کا ارادہ کرتا ہوں اے تو میرے لیے میسر کر اور اسے مجھ سے قبول کر میں نے عمرہ اور حج کی نیت کی اور خالص اللہ کے لیے میں نے اس کا احرام باندھا

اور تینوں صورتوں میں اس نیت کے بعد لبیک یا آواز بلند کہے لبیک یہ ہے:۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ ط لَا شَرِیْکَ لَکَ ط

میں تیرے پاس حاضر ہوا اے اللہ میں تیرے حضور حاضر ہوا تیرے حضور ہوا تیرا کوئی شریک نہیں میں تیرے حضور حاضر ہوا بے شک تعریف اور نعمت اور ملک تیرے ہی لئے ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔

جہاں جہاں وقت کی ملاتیں بنی ہیں وہاں وقت کرے لبیک تین بار کہے اور وہ پڑھے پڑھ کر دعا مانگے ایک دعا یہاں یہ منقول ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَالنَّارِ اور یہ دعا بھی بزرگوں سے منقول ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ لَکَ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَعَظْمِیْ وَدَمِیْ مِنَ النِّسَاءِ وَالطِّیْبِ وَکُلِّ شَیْئٍ حَرَّمَہٗ عَلَی الْمُحْرِمِ اَبْتَغِیْ بِذٰلِکَ وَجْھَکَ الْکَرِیْمَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ بِیَدَیْکَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْکَ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ لَبَّیْکَ دَاعِیَ الْفِدَاءِ وَالْفَضْلِ الْحَسَنِ لَبَّیْکَ مَرْغُوْبًا وَمَرْھُوْبًا اِلَیْکَ لَبَّیْکَ اِلٰہَ الْخَلْقِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ حَقًّا حَقًّا تَعَبُّدًا وَرِقًّا لَبَّیْکَ عَدَدَ التُّرَابِ وَالْحَصٰی لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ ذَالْمَعَارِجِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ مَرْبُوْبًا اِلَیْکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ فَرَّاجَ الْکُرُوْبِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ اِنَّ عَبْدَکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ غَفَّارَ الذُّنُوْبِ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ اَھْلَ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ اَھْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ اَھْلَ التَّسْبِیْحِ وَالْمَحَامِدِ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ اَھْلَ التَّھْلِیْلِ وَالتَّکْبِیْرِ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ اَھْلَ الْعَفْوِ وَالْمَغْفِرَۃِ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ اَھْلَ الْجُوْدِ وَالْجَزَاءِ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ اَھْلَ الْحَمْدِ وَالنَّعْمَاءِ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ اَھْلَ الْعِزِّ وَالْبَقَاءِ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ اَھْلَ الْعَفْوِ وَالرَّجَاءِ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ اَھْلَ الْبَدْءِ وَالْمَعَادِ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ اَھْلَ الرَّأْفَۃِ وَالرَّحْمَۃ

حاضری ہے بھاگے ہوئے غلام کی تیرے حضور ایک ایک اے نیکیوں کے دور کرنے والے ایک ایک میں تیرا بندہ ہوں ایک ایک اے گناہوں کے بخشنے والے ایک ایک اے اللہ حج فرض کے ادا کرنے پر میری مدد کر اور اس کو میری طرف سے قبول کر اور مجھ کو ان لوگوں میں کر جنہوں نے تیری بات قبول کی اور تیرے وعدے پر ایمان لائے اور تیرے امر کا اتباع کیا اور مجھ کو اپنے اس وفد میں کر دے جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو نے راضی کیا اور جن کو تو نے مقبول بنایا۔

اور ایک کی کثرت کریں جب شروع کریں تمام کریں۔

مسائل متفرقہ:

مسئلہ نمبر ۱..... ایک کے الفاظ جو مذکور ہوئے ان میں کمی بیشی جائز زیادہ کر سکتے ہیں بلکہ بہتر ہے مگر زیادتی آخر میں ہو درمیان میں نہ ہو۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲..... جو شخص بلند آواز سے ایک کہہ رہا ہے تو اس کو اس حالت میں سلام نہ کیا جائے کہ مکروہ ہے اور اگر کر لیا تو ختم کر کے وہ جواب دے ہاں اگر جانتا ہو کہ ختم کرنے کے بعد جواب کا موقع نہ ملے گا اس وقت جواب دے سکتا ہے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۳..... احرام کے لئے ایک مرتبہ زبان سے ایک کہنا ضروری ہے اور اگر اس کی جگہ سُبْحَانَ اللّٰہ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ..... یا کوئی اور ذکر الٰہی کیا اور احرام کی نیت کی تو احرام ہو گیا مگر سنت ایک کہنا ہے۔ (عالمگیری، جوہرہ) گونگا ہو تو اسے چاہئے کہ ہونٹ کو جنبش دے۔

مسئلہ نمبر ۴..... احرام کے لئے نیت شرط ہے اگر نہ نیت لبیک کیا احرام نہ ہوا۔ یونہی تلبیت بھی کافی نہیں جب تک لبیک یا اس کے قائم مقام کوئی اور چیز نہ ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵..... احرام کے وقت ایک کے تو اس کے ساتھ نیت بھی ہو یا یہ معلوم ہو چکا ہے کہ نیت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں دل میں ارادہ ہو تو احرام ہی ہو گیا اور بہتر یہ کہ زبان سے بھی کہے قران میں لَبَّیْکَ بِالْعُمْرَۃِ وَالْحَجِّ اور تمتع میں لَبَّیْکَ بِالْعُمْرَۃِ اور افراد میں لَبَّیْکَ بِالْحَجِّ کہے۔ (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ نمبر ۶..... دوسرے کی طرف سے حج کو گویا تو اس کی طرف سے حج کرنے کی نیت کرے اور بہتر یہ ہے کہ لَبَّیْکَ میں یوں کہے لَبَّیْکَ عَنْ فُلَانٍ" یعنی فلاں کی جگہ اس کا نام لے اور اگر نام نہ لیا مگر دل میں ارادہ ہے جب بھی حرج نہیں۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۷..... سونے والے یا مریض یا بے ہوش کی طرف سے کسی اور نے احرام باندھا تو وہ احرام ہو گیا جس کی طرف سے احرام باندھا گیا محرم کے احکام اس پر جاری ہوں گے۔ کسی ممنوع کا ارتکاب کیا تو کفارہ وغیرہ واجب ہے لازم آئے گا اس پر نہیں جس نے اس کی طرف سے احرام باندھا ہے اور احرام باندھنے والا تو بھی محرم ہے اور جرم کیا تو ایک ہی جزا واجب ہوئی دو نہیں کہ اس کا ایک ہی احرام ہے۔ مریض اور سونے والے کی طرف سے احرام باندھنے میں یہ ضرور ہے کہ احرام باندھنے کا انہیں نے حکم دیا ہو اور بے ہوش میں اس کی ضرورت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸..... تمام اعمال حج ادا کرنے تک بے ہوش، بالغ اور احرام کے وقت ہوش میں تھا اور اپنے آپ احرام باندھا تھا تو اس کے ساتھ والے تمام مقامات میں کیا جائیں اور اگر احرام کے وقت بھی بے ہوش تھا نہیں تو کوں نے احرام باندھا تھا لے جانا بہتر ہے ضروری نہیں۔ (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ نمبر ۹..... احرام کے بعد مجنون ہوا تو حج صحیح ہے اور جرم کرے گا تو جزا لازم۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... نابالغ بچے نے خود احرام باندھا یا اعمال حج ادا کئے تو حج نہ ہوا بلکہ اس کا ولی اس کی طرف سے بجالائے مگر طواف کے بعد کی یہ رکعتیں کہ بچے کی طرف سے ولی نہ پڑھے گا۔ اس کے ساتھ باپ اور بھائی دونوں ہوں تو باپ ارکان ادا کرے۔ سمجھ والا بچہ خود اعمال حج ادا کرے۔ رمی وغیرہ بعض باتیں چھوڑ دیں تو ان پر کفارہ وغیرہ لازم نہیں۔ یونہی ناسمجھ بچے کی طرف سے اس کے ولی نے احرام باندھا اور بچے نے کوئی ممنوع کام کیا تو باپ پر بھی

کچھ لازم نہیں۔ (عالمگیری و عالمگیری سنگ)

مسئلہ نمبر ۱۱..... پچ کی طرف سے احرام باندھنے والوں کے سلے ہوئے کپڑے اتار لینے چاہئیں چادر اور تہبند پہنائیں اور ان تمام باتوں سے بچائیں جو محرم کے لئے ناجائز ہیں اور حج کو فاسد کر دیا تو قضا واجب نہیں اگرچہ وہ پچھلا حج ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲..... لبیک کہتے وقت نیت قران کی ہے تو قران ہے اور اگر ہو کی ہے تو افراد ہو اگرچہ زبان سے یہ کہا ہو۔ حج کے ارادہ سے لبیک اور احرام کے وقت نیت حاضر نہ رہی تو حج ہے اور اگر نیت کچھ بھی نہ تھی تو جب تک طواف نہ کیا ہو اسے اختیار ہے کہ حج کا احرام قرار دے یا عمرہ کا اور طواف کا ایک پھیرا بھی کر چکا تو یا احرام عمرہ کا ہو گیا۔ یونہی طواف سے پہلے جماع یا اس کا روک دیا گیا (حصر) ہو صدر کہتے ہیں) تو عمرہ قرار دیا جائے یعنی قضا میں عمرہ کرنا کافی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳..... جس نے تبع کا اسلام نیت کیا ہو اور حج کا احرام باندھا حاضر و فعل کی نیت نہ کی تو تبع کا اسلام ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴..... دو حج کا احرام باندھا تو دو حج واجب ہو گئے اور دو عمرے کا تو دو عمرے۔ احرام باندھا حج اور عمرہ کسی خاص کو معین نہ کیا پھر حج کا احرام باندھا تو پہلا عمرہ ہے اور دوسرے عمرہ کا باندھا حج اور اگر دوسرے احرام میں بھی کچھ نیت نہ کی تو قران ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵..... لبیک میں حج کہا اور نیت عمرہ کی یا عمرہ کہا اور نیت حج کی یا نیت جو نیت ہے وہ بالقطع کا اعتبار نہیں اور لبیک میں حج کہا اور نیت دونوں کی ہے تو قران ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶..... احرام باندھا حاضر یا نہیں کہ کس کا باندھا تھا تو دونوں واجب ہیں یعنی قران کے اعمال بجالائے کہ پہلے عمرہ کرے پھر حج مگر قران کی قربانی اس کے ذمہ نہیں اگر دو حجوں کا احرام باندھا حاضر یا نہیں کہ دونوں حج میں یا ایک حج میں تو قران ہے اور قربانی واجب حج کا احرام باندھا اور نیت نہیں کہ کس سال کرے گا تو اس سال کا مراد لیا جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷..... سنت و نفل یا فرض و نفل کا احرام باندھا حاضر نفل ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸..... اگر نیت کی کہ فلاں نے جس کا احرام باندھا ہے اس چیز کا میرا احرام ہے اور بعد میں معلوم ہو گیا کہ اس نے کس چیز کا احرام باندھا ہے تو اس کا بھی وہی ہے جو معلوم ہوا تو طواف کے پہلے پھیرے سے جو شمار ہو جائے معین کر لے اور طواف کا ایک پھیرا کر لیا تو عمرہ کا ہو گیا۔ یونہی طواف سے پہلے جماع یا روک دیا گیا یا وقوف عرفہ کا وقت نہ ملا تو عمرہ کا ہے۔ (شامی)

مسئلہ نمبر ۱۹..... حج اور سنت یا نفل کی نیت کی تو حج کی وہی ہے اگر چہ اس نے خواب تک حج فرض نہ کیا ہو اور اگر ایک ہی حج میں فرض و نفل دونوں کی نیت کی تو فرض ادا ہو گیا اور اگر یہ گمان کر کے احرام باندھا حاضر کہ یہ حج مجھ پر لازم ہے یعنی فرض ہے یا سنت بعد کو ظاہر ہوا کہ لازم نہ تھا تو اس حج کو پورا کرنا ضروری ہو گیا فاسد کرے گا تو فصا لازم ہوگی بخلاف نماز کہ فرض سمجھ کر شروع کی پھر بعد کو معلوم ہوا کہ فرض پڑھ چکا ہے تو پوری کرنا ضروری نہیں فاسد کرے گا تو قضا نہیں۔ (شامی)

مسئلہ نمبر ۲۰..... لبیک کہنے کے علاوہ ایک دوسری صورت بھی احرام کی ہے اگر چہ لبیک نہ کہا ہو اسے کہ ترک سنت ہے وہ یہ کہ بندہ (یعنی لڑکا یا لڑکی) کے گلے میں ہار ڈال کر حج یا عمرہ یا دونوں یا دونوں میں ایک غیر معین کے ارادہ سے باندھا ہو اسے چلا تو محرم ہو گیا اگر چہ لبیک نہ کہے خواہ بعد نفل کا ہو یا نذر کا یا شکار کا بدلہ یا کچھ اور اگر دوسرے کے ہاتھ بعد نہ بھیجا پھر خود گیا تو جب تک راستہ میں ہے یا نہ۔ محرم رہے گا لیکن اگر میقات نہ باندھا تو لبیک کے ساتھ احرام باندھنا ضروری ہے ہاں اگر تمتع یا قران کا جانور ہے تو یا نہ باندھنا ضرر نہیں۔ مگر اس میں یہ ضروری ہے کہ حج کے مہینوں میں تمتع یا قران کا بدلہ نہ بھیجا ہو اور انہیں مہینوں میں خود بھی چلا ہو شہر سے بھیجنا کام نہ دے گا اور اگر بکری کا ہار پہنا کر بھیجا لے چلا یا اونٹ گائے کا ہار نہ پہنایا بلکہ نشانی کے لئے کوہان چیر دیا یا جھول زخما دیا تو محرم نہ ہوا۔ (عالمگیری و شامی)

مسئلہ نمبر ۲۱..... چند شخص مل کر میں شریک ہیں اسے لے جاتے ہیں سب کے حکم سے ایک نے اسے بار پر ملا سب محرم ہو گئے اور بغیر ان کے حکم کے اس نے پر ملا تو محرم ہوا وہ نہیں ہوئے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲..... بار پر ملانے کے یہ معنی ہیں کہ ان پیالوں کی ہی میں کوئی چیز باندھ کر اس کے گلے میں لٹکا دیں کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ حرم شریف میں قربانی کے لئے بھیجا گیا اس سے کوئی تعرض نہ کرے اور راستے میں تھک کر یا اور کسی وجہ سے وہ جانور مال واروں کو واپس کر دیا تو اسے مال والوں کو واپس کر دینا لازم ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۳..... اس صورت میں بھی سنت یہی کہ یہ نکو بار پر ملانے سے بہتر طریقہ ہے۔ (شک)

وہ باتیں جو احرام میں حرام ہیں۔ (9) یہ احرام قضا اس کے ہوتے ہی یہ کام حرام ہو گئے (1) عورت سے صحبت، (2) بوس (3) مساس (4) گلے لگانا، (5) اس کے اندام نہانی پر نگاہ جبکہ یہ چاروں باتیں شہوت سے ہوں، (6) عورتوں کے سامنے اس کا نام لینا۔ (7) فحش، (8) گناہ ہمیشہ حرام تھے اب اور سخت حرام ہو گئے۔ (9) کسی سے دنیوی لڑائی جھگڑا، (10) جنگل کا شکار، (11) اس کی طرف شکار کرنے کو اشارہ کرنا یا (12) کسی طرح بتانا، (13) بندوق یا پستول سے اس کے ذبح کرنے کو چھری دینا، (14) اس کے انڈے توڑنا، (15) پر اکھیڑنا یا (16) پاؤں یا بازو توڑنا، (17) اس کا دودھ دوہنا، (18) اس کا گوشت یا (19) انڈے پکانا، بھوننا، (20) چننا، (21) خریدنا، (22) کھانا اور، (23) پکا ہوا دوسرے کھانا خواہ کسی طرح یا دوسرے سے اپنا کرنا، (24) سر سے یا بغل تک کہیں سے کوئی بال کسی طرح جدا کرنا، (25) منڈنا، (26) یا سر کسی کپڑے وغیرہ سے چھپانا، (27) بہت یا کپڑے سے بھی یا چھتری سر پر رکھنا، (28) عمامہ باندھنا، (29) ٹوپی پہننا، (30) بنیان پہننا یا (31) موزے یا جرابیں وغیرہ جو ٹخنہ سمیت قدم کو چھپائے (جہاں عربی جوتے کا تسمہ ہوتا ہے) پہننا، اگر جوتیاں نہ ہوں تو موزے کاٹ کر پہنیں کہ وہ تسمہ کی جگہ نہ چھپے۔ (32) سلا کپڑا پہننا خوشبو (33) بالوں یا (34) بدن یا (35) کپڑوں میں لگانا، (36) لاگر یا کسم یا کسم غرض کسی خوشبو کے رنگے کپڑے پہننا جبکہ ابھی خوشبو سے بسے ہوں۔ (37) خالص خوشبو، مشک، عنبر، زعفران، جاوتری، ہوتگ، الائچی، دار چینی، زنجبیل وغیرہ کھانا، (38) کسی خوشبو کا تیل میں باندھنا جس سے تیل خالص مہک ہو جیسے مشک، عنبر، زعفران، (39) سرپا وارنی کو خطمی یا کسی خوشبو یا ایسی چیز سے دھونا جس سے جوئیں مر جائیں۔ (40) سر یا مہندی کا خضاب لگانا، (41) گوند وغیرہ سے بال جمانا، (42) زیتون یا (43) تل کا تیل اگرچہ بے خوشبو ہو بالوں یا بدن میں لگانا، (44) کسی کا سر مونڈنا اگرچہ جوں کا احرام نہ ہو، (45) جوں مارنا، (46) کھجانا، (47) کسی کو اس کے مارنے کا اشارہ کرنا، (48) کپڑے میں کھٹمل یا جوں کو دھونا یا (49) وہ چھپ میں ڈالنا، (50) بالوں میں یا رومال وغیرہ اس کے مارنے کو لگانا غرض جوں کے بلا کسی طرح چھاڑ ہتا۔

احرام کے مکروہات: (10) احرام میں یہ باتیں مکروہ ہیں۔ (1) بدن کا تیل چھڑانا۔ (2) بال یا بدن کھجانا یا صابن وغیرہ بے خوشبو کی چیز سے دھونا۔ (3) سنگھی کرنا۔ (4) اس طرح کھجانا کہ بال ٹوٹنے یا جوں کے گرنے کا اندیشہ ہو۔ (5) انگڑکھا کرنا، چند پہنے کی طرح کپڑوں پر ڈالنا۔ (6) خوشبو کی دھونی دیا ہوا کپڑا اس بھی خوشبو دے رہا ہو پہننا اوڑھنا۔ (7) قصداً خوشبو سونگھنا اگرچہ خوشبودار پھل یا پتہ ہو جیسے لیموں، نارنگی، پودینہ، عطر بانہ، (8) عطر فروش کی دکان پر اس غرض سے بیٹھنا کہ خوشبو سے دماغ معطر ہو گا۔ (9) سرمہ (10) منہ پر پٹی باندھنا، نقاب کہہ کے اندر اس طرح داخل ہونا (11) کہ خلاف شرع سر یا منہ سے لگے، (12) ناک وغیرہ چہرہ کا کوئی حصہ کپڑے سے چھپانا، (13) کوئی ایسی چیز کھانا پینا جس میں خوشبو پڑی ہو اور نہ دیکھا گیا ہو کہ بو زائل ہو گئی ہے۔ (14) بے سلا کپڑا اوڑھ لیا یا بدن لگا ہوا پہننا، (15) کلیہ پر مزہ رکھ کر اوڑھ لینا، (16) مہکتی خوشبو ہاتھ سے چھونا جبکہ ہاتھ میں لگ نہ جائے ورنہ حرام ہے۔ (17) بالوں یا ڈاڑھی لگے پر تعویذ باندھنا اگرچہ بے سلے کپڑے میں لپیٹ کر، (18) بالوں یا ڈاڑھی پر پٹی باندھنا، (19) سنگار کرنا، (20) چادر اوڑھ کر اس کے آنچلوں میں گرہ دے لینا جیسے گانٹھ باندھتے ہیں اس طرح پر کسی اور طرح پر جبکہ سر کھلا ہو ورنہ حرام ہے۔ (21) نیفی تہبند کے دونوں کناروں میں گرہ دینا، (22) تہبند باندھ کر کمر و ضیاری سے کسنا۔

یہ باتیں احرام میں جائز ہیں: (1) نہ کھرکنا، کرنا، چند لیٹ کر اوپر سے اس طرح ڈال لینا کہ سر اور منہ نہ چھپے ان (2) چیزوں یا پاجامہ کا تہبند باندھ

لینا، (3) پاؤں کے آنچلوں کو تہبند میں کمر پر لینا، (4) ہمیانی یا (5) پٹی یا (6) ہتھیار باندھنا، (7) بے سلی چادر سے احرام کرنا، (8) پانی میں غوطہ لگانا، (9) کپڑے دھونا جبکہ جوں مارنے کی غرض سے نہ ہو، (10) مسواک کرنا، (11) کسی چیز کے سایہ میں بیٹھنا، (12) چھتری لگانا، (13) گوشی پہننا، (14) بے خوشبو کا سر منڈانا، (15) ناخن کھانا، (16) ناخنے ہوئے ہاتھ کو چھوا کر توڑنا، (17) بغل یا بخنسی توڑنا، (18) ختنہ کرنا، (19) فصد، (20) ضرر بال مونڈھے پچھنے کرانا، (21) آنکھ میں جو بال نکلے اسے چھوا کر نکالنا، (22) سر یا بدن اس طرح آہستہ کھجانا کہ بال نہ ٹوٹے۔ (23) حرم سے پہلے جو خوشبو لگائی اس کا لگا رہنا، (24) پالتو جانور دوہنا، بچانا، بکری وغیرہ ذبح کرنا، (25) پکانا (26) کھانا، (27) اس کا دودھ دوہنا۔ اس کے انڈے تلنا، (28) بھننا کھانا، (29) جس جانور کو غیر محرم نے شکار کیا اور کسی محرم نے اس کے شکار یا ذبح میں کسی طرح کی مدد نہ دی اس کا کھانا بشرطیکہ وہ جانور نہ حرم کا ہو نہ حرم میں ذبح کیا گیا ہو، (30) کھانے کے لئے مچھلی کا شکار کرنا، (31) ہوا کے لئے کسی دریائی جانور کا مارنا، (32) ہیا یا انڈہ کے لئے نہ جوئی تفریح کے لئے ہو جس طرح لوگوں میں رائج ہے تو شکار دریا کا ہو یا جنگل کا خود بھی حرام ہے اور احرام میں سخت تر حرام۔ (33) بدن حرم کی گھاس اکھاڑنا یا درخت کاٹنا، (34) ہنیل، کوا، (35)، چوہا (36) گرگٹ (37)، چھپکلی (38)، سانپ (39)، بچھو (40)، عقرب (41)، مچھر (42)، پسو (43)، مکھی (44) وغیرہ وحشیت وموذی جانوروں کا مارنا (45)، اگر یہ حرم میں ہوں منہ اور سر کے سوا کسی اور جگہ جسم پر پانی یا بدن (46) سر یا کامل (47) کے نیچے تکیہ رکھنا (48) سر یا ناک (49) پر اپنا یا دوسرے کا ہاتھ رکھنا، کان (50) کپڑے سے چھپانا (51) ٹھوڑی سے نیچے داڑھی پر کپڑا آنا (52) سر پر مٹی یا بوری لٹھا (53) جس کھانے کے پکنے میں مشک وغیرہ پڑے ہوں، اگر یہ خوشبو پک جائے (54) جس میں کوئی خوشبو ڈالی اور وہ پختہ ہو گئی اس کا کھانا یا (55) گھی یا تیل یا بادام کروندہ کا تیل کہ بلا ناغہ ہو یا بدن میں لگانا، (56) خوشبو کے رنگے کپڑے پہننا جبکہ ان کی خوشبو جاتی رہی ہو مگر کسر کا رنگ مرد کو ویسے ہی حرام ہے (57) دین کے لئے جھگڑنا بلکہ حسب حاجت فرض و واجب ہے جدال (58) پہننا جو پاؤں کے اس جوڑ کو نہ چھپائے، (59) بے سلے کپڑے میں لپیٹ کر تعویذ گلے میں ڈالنا (60)، آئینہ دیکھنا (61)، بدبو دار خوشبو (62) کا چھونا جس میں فی الحال مہک نہیں جیسے گرقی، لبان، صندل (63) لباس کا آنچل میں باندھنا، (64) نکاح کرنا۔

احرام میں مرد و عورت کا فرق: (12) ان مسائل مذکورہ میں مرد و عورت کو چند باتیں جائز ہیں۔ (1) سر چھپانا بلکہ محرم کے سامنے اور نماز میں فرض ہے تو سر پر بستر (2) یا تکیہ اٹھانا جو ہودج (3) یا نیچی گنبد وغیرہ سے بال بچانا، (4) ستر وغیرہ پر پٹی خواہ لنگی پر تعویذ باندھنا، اگر چوری کر (5) خلاف کھیہ کے کانوں میں داخل ہونا کہ سر پر رہے مگر نہ پر نہ آئے، (6) پستانے، (7) موزے، (8) سلے کپڑے پہننا، (9) عورت اتنی آواز سے لبیک نہ کہے کہ محرم سنے ہاں اتنی آواز سے پڑھ کر اپنے کان تک آواز آئے۔

تنبیہ: احرام میں منہ چھپانا عورت کو بھی حرام ہے نامحرم کے آگے کوئی گھنگھٹ وغیرہ منہ سے چپکا ہوا نہ رہے۔ (13) جو باتیں احرام میں جائز ہیں وہ اگر کسی نظر سے یا تحمل کر ہوں تو گناہ نہیں نگران پر جو قدرت رکھے ہر طرح روکے آئے گا اگر چہ بے قصد ہوں یا سوتا جیتا سوتے میں (14) خلاف قدم کے سوا وقت احرام سے رمی جمرہ تک جس کا ذکر آئے گا کثرت اوقات لبیک کی بے شمار کثرت رکھے۔ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے دضو یا بوضو یا بہر حال میں خصوصاً حیض یا جنابت سے پاک ہونے کے بعد، صبح وشام، پچھلی رات پانچوں نمازوں کے بعد، غرض یہ کہ ہر حالت کے بدلنے پر مرد پر واجب ہے عورت نہ اتنی بلند کرے اپنے آپ یا دوسرے کو تکلیف ہو اور عورتیں پست آواز سے مگر اتنی پست کہ خود بھی سنیں۔

داخلی حرم محترم و مکہ مکرمہ و مسجد الحرام

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ

كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (پ۱ البقرہ ۱۲۶ تا ۱۲۸)

اور جب عرض کی ابراہیم نے کہ اے میرے رب اس شہر کو امان والا کردے اور اس کے رہنے والوں کو طرح طرح کے پھلوں سے روزی دے جو ان میں سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائیں فرمایا وہ جو کافر ہوا تھوڑا برتنے کو اسے بھی دوں گا پھر اسے عذاب دوزخ کی طرف مجبور کردوں گا اور بری جگہ ہے پلٹنے کی اور جب اٹھاتا تھا ابراہیم اس گھر کی نیویں اور اسمٰعیل یہ کہتے ہوئے اے رب ہمارے سے قبول فرما بیشک تو ہی ہے سنتا جانتا۔ اور اے رب ہمارے کر ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرمانبردار ہے اور ہمیں ہماری عبادت کے طریقے بتا اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما بیشک تو ہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا

اور فرماتا ہے۔

اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰۤى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ (پ۲۰ القصص ۵۷)

کیا ہم نے انہیں جگہ نہ دی امان والی حرم میں جس کی طرف ہر چیز کے پھل لائے جاتے ہیں۔ ہمارے پاس کی روزی لیکن ان میں کثر کو علم نہیں (ترجمہ کنز الایمان)

اور فرماتا ہے۔

اِنَّمَاۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (پ۲۰ النمل ۹۱)

مجھے تو یہی حکم ہوا کہ پوجوں اس شہر کے رب کو جس نے اسے حرمت والا کیا اور سب کچھ اسی کا ہے اور مجھے حکم ہوا کہ فرمانبردار ہوں میں (ترجمہ کنز الایمان)

حدیث ۱.....۲.....صحیح بخاری مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن یہ ارشاد فرمایا اس شہر کو اللہ ﷻ نے حرم (بزرگ) کردیا ہے جس دن آسمان وزمین کو پیدا کیا تو وہ روز قیامت تک کے لئے اللہ ﷻ کے حرم ہے مجھ سے پہلے کسی کے لئے اس میں قتال حلال نہ ہوا اور میرے لئے صرف تھوڑے سے وقت میں حلال ہوا اب پھر وہ قیامت تک کے لئے حرام ہے نہ یہاں کا کانٹا توڑا جائے نہ اس کا شکار بھگایا جائے اور نہ یہاں کا پڑا ہوا مال کوئی اٹھائے مگر جو اعلان کرنا چاہتا ہو اسے اٹھانا جائز ہے اور نہ یہاں کی تر گھاس کاٹی جائے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اکثر (ایک قسم کی گھاس ہے) اس کے کاٹنے کی اجازت دیجئے کہ یہ لوہاروں اور گھر کے بنانے میں کام آتی ہے۔ حضور ﷺ نے اس کی اجازت دے دی۔ اسی کی مثل یہ شرح عمدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حدیث ۳.....ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ عباس بن ابی ربیعہ مخزومی رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ امت ہمیشہ خیر کے ساتھ رہے گی، جب تک اس حرمت کی پوری تعظیم کرتی رہے گی اور جب لوگ اسے ضائع کردیں گے ہلاک ہو جائیں گے۔

حدیث ۴.....طبرانی اوسط میں جابر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کعبہ کے لئے زبان اور ہونٹ ہیں۔ اس نے شکایت کی کہ اے رب میرے پاس آنے والے اور میری زیارت کرنے والے کم ہیں۔ اللہ ﷻ نے وحی کی میں خشوع کرنے والے سجدہ کرنے والے زمینوں کو پیدا کروں گا جو تیری طرف ایسے مائل ہوں گے جیسے کبوتری اپنے انڈے کی طرف مائل ہوتی ہے۔

حدیث ۵.....صحیح بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں تشریف لاتے تو ذی طوی میں رات گزارتے جب صبح

ہوتی غسل کرتے اور نماز پڑھتے اور دن میں داخلِ مکہ ہوتے اور جب مکہ سے تشریف لے جاتے تو صبح تک ذی طویٰ میں قیام فرماتے۔

داخلِ حرم کے احکام: (1) جب حرم مکہ کے متصل پہنچے سر جھکائے، آنکھیں شرم گناہ سے نیچی کئے خشوع و خضوع سے داخل ہو اور ہو سکے تو پیادہ ننگے پاؤں اور ایک ودنا کی کثرت سے اور بہتر یہ کہ دن میں نہا کر داخل ہو حیض و نفاس والی عورت کو بھی نہانا مستحب ہے۔ (2) مکہ معظمہ کے گرد اگرد کوں تک حرم کو جنگل ہے ہر طرف اس کی حدیں بنی ہوئی ہیں ان حدوں کے اندر درختوں کا کاٹنا، خودرو پودے کا نکالنا، وہاں کے وحشی جانوروں کو تکلیف دینا حرام ہے۔ یہاں تک کہ اگر سخت مجبور ہو اور ایک ہی پیڑ ہے اس کے سایہ میں ہر ن بیٹھا ہے تو جائز نہیں کہ اپنے بیٹھنے کے لئے اسے اٹھائے اور اگر وحشی جانور بیرونِ حرم کا اس کے ہاتھ میں قصاص کو لئے ہوئے حرم میں داخل ہوا اب وہ جانور حرم کا ہو گیا فرض ہے کہ فوراً فوراً چھوڑ دے۔ مکہ معظمہ میں جنگلی کبوتر[1] بکثرت ہیں ہر مکان میں رہتے ہیں، ہاں ہر گز ہرگز نہ ستانا، نہ کوئی لیے، نہ پنجرے میں بعض ادھر ادھر کے لوگ جو مکہ میں بسنے کبوتروں کا ادب نہیں کرتے ان کی ریس نہ کرے مگر یہ فضل بھی نہ کہے کہ جب وہاں کے جانور کا ادب ہے تو مسلمان انسان کا کیا کہنا یہ باتیں جو حرم کے متعلق بیان کی گئیں احرام کے ساتھ خاص نہیں احرام ہو یا نہ ہو ہر حال میں یہ باتیں حرام ہیں۔ (3) جب مکہ معظمہ پر نظر پڑے ظہور کہ یہ معظمہ میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ بِهَا قَرَارًا وَّارْزُقْنِيْ فِيْهَا رِزْقًا حَلَالًا.

اے اللہ تو مجھے اس میں برقرار رکھ اور مجھے اس میں حلال روزی دے۔

اور درود شریف کی کثرت کرے اور افضل یہ ہے کہ دنبالہ کر داخل ہو اور مدخلین جنۃ المعلی کے لئے فاتحہ پڑھے اور مکہ معظمہ میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَالْبَلَدُ بَلَدُكَ جِئْتُكَ هٰذَا مِنْكَ اِلَيْكَ لِاُؤَدِّيَ فَرَائِضَكَ وَاَطْلُبَ رَحْمَتَكَ وَاَلْتَمِسَ رِضْوَانَكَ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمُضْطَرِّيْنَ اِلَيْكَ وَالْخَائِفِيْنَ عُقُوْبَتَكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُقْلِبَنِيَ الْيَوْمَ بِطَلِبَتِيْ وَتُدْخِلَنِيْ فِيْ رَحْمَتِكَ وَتَجَاوَزَ عَنِّيْ بِمَغْفِرَتِكَ وَتُعِيْنَنِيْ عَلٰى اَدَاءِ فَرَائِضِكَ اَللّٰهُمَّ نَجِّنِيْ مِنْ عَذَابِكَ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاَدْخِلْنِيْ فِيْهَا وَاَعِذْنِيْ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط

اے اللہ تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور یہ شہر تیرا شہر ہے میں تیرے پاس تیرے عذاب سے بھاگ کر حاضر ہوا کہ تیرے فرائض کو پورا کروں اور تیری رحمت کو طلب کروں اور تیری رضا کو تلاش کروں میں تجھ سے اس طرح سوال کرتا ہوں جیسے مضطر اور تیرے عذاب سے ڈرنے والے سوال کرتے ہیں میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ آج تو اپنے حکم کے ساتھ مجھ کو قبول کر اور اپنی رحمت میں مجھے داخل کر اور اپنی مغفرت کے ساتھ مجھ سے درگزر فرما اور فرائض کی ادا پر میری اعانت کر اے اللہ مجھ کو اپنے عذاب سے نجات دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور اس میں مجھے داخل کر اور شیطان مردود سے مجھے پناہ میں رکھ۔

(4) جب مدینہ میں پہنچے یہ وہ جگہ ہے جہاں سے گنبد معظمہ نظر آتا ہے جبکہ درمیان میں عمارتیں حائل نہ تھیں۔ یہ مقام اجابت دعا کا ہے یہاں ٹھہرے اور صدق دل سے اپنے تمام مرنے والوں دوستوں مسلمانوں کے لئے مغفرت و عافیت مانگے اور جب باحساب کی دعا کرے اور درود شریف کی کثرت اس موقع پر نہایت اہم ہے۔ اس مقام پر تین بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور تین مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اور یہ پڑھے

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ مِنْهُ

---

[1] کہا جاتا ہے کہ یہ کبوتر اس مبارک جوڑے کی نسل سے ہیں جس نے حضور سید عالم ﷺ کی ہجرت کے وقت غار ثور میں انڈے دیے تھے اللہ تعالیٰ نے اس عنایت کے صلہ میں ان کو اپنے حرم پاک میں بخشی۔ ۱۲ منہ

نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا اسْتَعَاذَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

اے رب تو دنیا میں ہمیں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور جہنم کے عذاب سے ہمیں بچالے اللہ ﷻ میں اس شے میں سے سوال کرتا ہوں جس کا تیرے نبی محمد ﷺ نے تجھ سے سوال کیا اور تیری پناہ مانگتا ہوں ان چیزوں کے شر سے جن سے تیرے نبی محمد ﷺ نے پناہ مانگی۔

اور یہ بھی پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَتَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَوَفَاءً بِعَھْدِکَ وَ اِتِّبَاعًا لِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَکَ ھٰذَا تَعْظِیْمًا وَّتَشْرِیْفًا وَّ مَھَابَۃً وَّزِدْ مَنْ تَعَظَّمَہٗ وَتَشَرَّفَہٗ مِنْ حَجَّۃٍ وَّاعْتَمَرَ تَعْظِیْمًا وَّتَشْرِیْفًا وَّ مَھَابَۃً۔

اے اللہ تجھ پر ایمان لایا اور تیری کتاب کی تصدیق کی اور تیرے عہد کو پورا کیا اور تیرے نبی محمد ﷺ کا اتباع کیا اے اللہ تو اپنے اس گھر کی تعظیم و شرافت و ہیبت زیادہ کر اور اس کی تعظیم و شرافت و ہیبت زیادہ کر جس نے اس کا حج یا عمرہ کیا۔

اور یہ دعا ئے جامع کم از کم تین بار اس جگہ پڑھیں

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا بَیْتُکَ وَاَنَا عَبْدُکَ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِعَبِیْدِکَ اَجْمَعِیْنَ اَللّٰھُمَّ انْصُرْہُ نَصْرًا عَزِیْزًا۔ اٰمِیْن

اے اللہ یہ تیرا گھر ہے اور میں تیرا بندہ ہوں عفو و عافیت کا سوال تجھ سے کرتا ہوں دین و دنیا و آخرت میں میرے لیے اور میرے والدین اور تمام مومنین و مومنات کے لیے اور تیرے حقیر بندہ مجھ عمل کے لیے باقی تو اس کو قوی مدد کر۔ آمین

مسئلہ نمبر ۱..... جب مکہ معظمہ میں پہنچ جائے تو سب سے پہلے مسجد الحرام میں جائے کھانے پینے کپڑے بدلنے، کان کرایہ لینے وغیرہ دوسرے کاموں میں مشغول نہ ہو اگر رہنے والا مسلمان کو چھوڑنا ہے تو ضائع ہونے کا اندیشہ ہے تو محفوظ جگہ رکھوانے یا کسی ضروری کام میں مشغول ہونے سے حرج نہیں اور اگر چند شخص ہوں تو بعض اسباب رکھ جانے میں مشغول ہوں اور بعض مسجد الحرام شریف چلے جائیں۔ (منک)

(5) کہ رکنِ یمانی ﷺ اور رسول ﷺ اور اپنے تمام مسلمانوں کے لئے دعائے فلاح دارین کرنا ہو اور لبیک کہتا ہوا باب السلام تک پہنچے اور اس آستانہ کو بوسہ دے کر پہلے داہنا پاؤں رکھ کر داخل ہو اور یہ کہے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ بِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَ سُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فُتُوْحِکَ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ۔

میں شیطان مردود سے اللہ کے نام کی مدد سے جو بڑا عظیم ہے اس کی پناہ مانگتا ہوں اور اس کے وجہ کریم کی اور قدیم سلطنت کی مدد سے سب خوبیاں اللہ کے لیے اور رسول اللہ ﷺ پر سلام ہے اللہ درود بھیجے ہمارے آقا محمد اور ان کی آل اور بیبیوں پر الٰہی میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

یہ دعا خوب یاد کر لے جب کبھی مسجد الحرام شریف یا اور کسی مسجد میں داخل ہو اسی طرح داخل ہو اور یہ دعا پڑھ لیا کرے اور اس وقت

خصوصیت کے ساتھ اس دعا کے ساتھ اس دعا کے ساتھ التجا کرے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْکَ السَّلَامُ وَ اِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَ اَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا حَرَمُکَ وَ مَوْضِعُ نُسُکِکَ فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَ بَشَرِیْ وَ دَمِیْ وَ مُخِّیْ وَ عِظَامِیْ عَلَی النَّارِ۔

اے اللہ تو سلام ہے اور تجھی سے سلامتی ہے اور تیری ہی طرف سلامتی لوٹتی ہے اے ہمارے رب ہم کو سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ اور دارالسلام (جنت) میں داخل کرا اے ہمارے رب تو برکت والا اور بلند ہے اے بڑی بزرگی والے یہ تیرا حرم ہے اور تیری امن کی جگہ ہے میرے گوشت اور پوست اور خون اور مغز اور ہڈیوں کو جہنم پر حرام کردے۔

اور جب کسی مسجد سے باہر آئے تو پہلے بایاں قدم باہر رکھے اور وہی دعا پڑھے مگر اس میں وَخَیْرَ مَسْئُوْلٍ کی جگہ فَضْلَکَ کہے اور اتنا اور بڑھائے۔ وَسَھِّلْ لِیْ اَبْوَابَ رِزْقِکَ (تجر) اور میرے لئے اپنے رزق کے دروازے آسان کردے۔ ۱۲ منہ۔ اس کی برکات دین و دنیا میں بے شمار ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

(2) جب کعبہ معظمہ پر نظر پڑے تین بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور درود شریف اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَکَ ھٰذَا تَعْظِیْمًا وَّ تَشْرِیْفًا وَّ تَکْرِیْمًا وَّ بِرًّا وَّ مَھَابَۃً اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ بِلَا حِسَابٍ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ اَنْتَ غَفَّارٌ لِّیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِاَھْلِیْ وَ لِقَبِیْلِیْ عَشِیْرَتِیْ وَ نَصِّ وَزْرِیْ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَ زَائِرُکَ وَ عَلٰی کُلِّ مَزُوْرٍ حَقٌّ وَّ اَنْتَ خَیْرُ مَزُوْرٍ فَاَسْئَلُکَ تَرْحَمُنِیْ وَ بِکَ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ

اے اللہ تو اپنے اس گھر کی عظمت و شرافت و بزرگی و محبوبیت زیادہ کر اے اللہ ہم کو جنت میں بلا حساب داخل کر الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت کردے اور مجھ پر رحم کر اور میری افتراش دور کر اور اپنی رحمت سے میرے گناہ دفع کر اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان الٰہی میں تیرا بندہ اور تیرا زائر ہوں اور جس کی زیارت کی جائے اس پر حق ہوتا ہے اور تو سب سے بہتر زیارت کیا ہوا ہے میں یہ سوال کرتا ہوں کہ مجھ پر رحم کر اور میری گردن جہنم سے آزاد کر۔

طواف و سعی صفا و مروہ و عمرہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا ؕ وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھٖمَ مُصَلًّی ؕ وَ عَھِدْنَاۤ اِلٰۤی اِبْرٰھٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَھِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَ الْعٰکِفِیْنَ وَ الرُّکَّعِ السُّجُوْدِ (پ۱ البقرہ ۱۲۵)

اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لیے مرجع اور امان بنایا اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو اپنا نماز کا مقام بنانا اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم و اسمٰعیل کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اعتکاف والوں اور کرخ جھکنے والوں کے لیے

(ترجمہ کنزالایمان)

وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّ عَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ O لِّیَشْھَدُوْا مَنَافِعَ لَھُمْ وَ یَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ فِیْۤ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰی مَا رَزَقَھُمْ مِّنْۢ بَھِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ ۚ فَکُلُوْا مِنْھَا وَ اَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِیْرَ O ثُمَّ لْیَقْضُوْا تَفَثَھُمْ وَ لْیُوْفُوْا نُذُوْرَھُمْ وَ لْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ O ذٰلِکَ ۬ؕ وَ مَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰہِ فَھُوَ

خَيْرًا لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ (پ۱۷ الحج ۳۰)

لوگوں میں حج کی عام دھوم کردے وہ تیرے پاس حاضر ہوں پیادہ اور ہر دبلی اونٹنی پر کہ ہر دور کی راہ سے آتی ہیں تاکہ وہ اپنا فائدہ پائیں اور اللہ کا نام لیں جانے ہوئے دنوں میں اس پر کہ انہیں روزی دی بے زبان چوپائے۔ تو ان میں سے خود کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو کھلاؤ پھر اپنا میل کچیل اتاریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور اس آزاد گھر کا طواف کریں بات یہ ہے اور جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے وہ اس کے لیے اس کے رب کے یہاں بھلا ہے (ترجمہ کنزالایمان)

اور فرمایا ہے

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ (پ۲ البقرہ ۱۵۸)

تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے تو جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے اللہ نیکی کا صلہ دینے والا خبردار ہے (ترجمہ کنزالایمان)

حدیث ۱..... صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ حج کرکے مکہ میں تشریف لائے، سب کاموں سے پہلے وضو کرکے بیت اللہ کا طواف کیا۔

حدیث ۲..... صحیح مسلم شریف میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین پھیروں میں رمل کیا اور چار پھیرے چل کر کئے اور ایک روایت میں ہے پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی فرمائی۔

حدیث ۳..... صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ تشریف لائے تو حجر اسود کے پاس آکر اسے بوسہ دیا پھر داہنے ہاتھ کو چلے اور تین پھیروں میں رمل کیا۔

حدیث ۴..... صحیح مسلم میں ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیت اللہ کا طواف کرتے دیکھا اور حضور ﷺ کے دست مبارک میں چھڑی تھی اس چھڑی کو حجر اسود سے لگا کر بوسہ دیتے۔

حدیث ۵..... ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو حجر اسود کی طرف متوجہ ہوئے اسے بوسہ دیا پھر طواف کیا پھر صفا کے پاس آئے اور اس پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ نظر آنے لگا پھر ہاتھ اٹھا کر دعا میں مشغول رہے جب تک خدا نے چاہا اور دعا کی۔

حدیث ۶..... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے عبید بن عمیر سے روایت کی کہتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا وجہ ہے کہ آپ حجر اسود و رکن یمانی کو بوسہ دیتے ہیں؟ جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ان کو بوسہ دینا خطاؤں کو گرا دیتا ہے اور میں نے حضور ﷺ کو فرماتے سنا جس نے سات پھیرے طواف کیے اس طرح کہ اس کے آداب کو نگاہ رکھا اور دو رکعت نماز پڑھی تو یہ گردن آزاد کرنے کی مثل ہے اور میں نے حضور ﷺ کو فرماتے سنا کہ طواف میں ہر قدم جو کہ اٹھاتا اور رکھتا ہے اس پر دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس گناہ مٹائے جاتے ہیں اور دس درجہ بلند کئے جاتے ہیں۔ اسی کے قریب قریب ترمذی و عاصم ابن بہزیر و جہم اللہ وغیرہم نے بھی روایت کیا۔

حدیث ۷..... طبرانی کبیر میں محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بیت اللہ کا سات پھیرے طواف کرے اور اس میں کوئی لغویات نہ کرے تو ایسا ہے جیسے گردن آزاد کی۔

حدیث ۸..... طبرانی رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں جس نے کامل وضو کیا پھر حجر اسود کے پاس بوسہ

دینے کو کہا اور رحمت میں داخل ہوا پھر جب پورا کر لیا اور یہ پڑھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اے رحمت نے فوراً حاملہ کیا پھر جب بیت اللہ کا طواف کیا تو ہر قدم کے بدلے ستر ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور ستر ہزار گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور ستر ہزار جو بندے کے جائیں گے اور اپنے گھر والوں میں ستر کی شفاعت کرے گا پھر جب مقام ابراہیم پر آیا اور وہاں دو رکعت نماز ادا کی تو ہر طلب ثواب کے لئے پر بھی قیاس کرے اور دو رکعت میں سے چار غلام آزاد کر نیکا ثواب لکھا جائے گا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسا آج ہی ماں سے پیدا ہوا۔

حدیث ۹.....بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں بیت الحرام کے حج کرنے والوں پر ہر روز اللہ ﷻ ایک سو بیس رحمتیں نازل فرماتا ہے ساٹھ طواف کرنے والوں کے لئے اور پالیس نماز پڑھنے والوں کے لئے اور بیس نظر کرنے والوں کے لئے۔

حدیث ۱۰.....ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی ﷺ نے فرمایا رکن یمانی پر ستر فرشتے موکل ہیں جو یہ دعا پڑھتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

وہ فرشتے آمین کہتے ہیں اور جو سات پھیرے طواف کرے اور یہ دعا پڑھتا رہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اس کے دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس درجے بلند کئے جائیں گے اور جس نے طواف میں یہی کلام پڑھا جو رحمت میں اپنے پاؤں سے چل رہا ہے جیسے کوئی پانی میں پاؤں سے چلتا ہے۔

حدیث ۱۱.....ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے پچاس مرتبہ طواف کیا گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسے آج ہی ماں سے پیدا ہوا۔

حدیث ۱۲.....ترمذی و نسائی و ابن خزیمہ رحمہم اللہ انیس سے مروی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیت اللہ کے گرد طواف نماز کی مثل ہے فرق یہ ہے کہ تم اس میں کلام کرتے ہو تو جو کلام کرے خیر کے سوا ہرگز کوئی بات نہ کہے۔

حدیث ۱۳.....امام احمد ترمذی رحمہم اللہ انیس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں حجر اسود جب جنت سے نازل ہوا دودھ سے زیادہ سفید تھا بنی آدم کی خطاؤں نے اسے سیاہ کر دیا۔

حدیث ۱۴.....ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے راوی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ حجر اسود مقام ابراہیم جنت کے یاقوت ہیں۔ اللہ نے ان کے نور کو مٹا دیا اور اگر نہ مٹاتا جو کچھ مشرق و مغرب کے درمیان ہے سب کو روشن کر دیتے۔

حدیث ۱۵.....ترمذی ابن ابی شیبہ و ابن خزیمہ رحمہم اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حجر اسود کو قیامت کے دن اللہ ﷻ اس طرح اٹھائے گا کہ اس کی آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے کلام کرے گا۔ جس نے حق کے ساتھ اسے بوسہ دیا اس کے لئے شہادت دے گا۔

بیان احکام: مسجد الحرام شریف میں داخل ہونے تک کہ مقام مطہم پر پہنچا ہے مسجد الحرام شریف میں داخل ہوا اگر جماعت قائم ہو یا نماز فرض یا وتر یا نماز جنازہ یا سنت مؤکدہ کے فوت کا خوف ہو تو پہلے ان کو ادا کرے ورنہ سب کاموں سے پہلے طواف میں مشغول ہو کعبہ شمع ہے اور تو پروانہ دیکھتا نہیں۔ کہ پروانہ شمع کے گرد کس طرح قربان ہوتا ہے تو بھی اس شمع پر قربان ہونے کے لئے مستعد ہو جا۔ پہلے اس مقام کریم کا نقشہ دیکھ کہ جو بات کہی جائے اچھی طرح ذہن میں آ جائے۔

مسجد الحرام: ایک گول وسیع احاطہ ہے جس کے کنارے کنارے کثرت دکان اور آنے جانے کے دروازے ہیں اور بیچ میں مطاف (طواف کرنے کی جگہ)

مطاف: ایک گول دائرہ ہے جس میں سنگ مرمر بچھا ہے اس کے بیچ میں کعبہ معظمہ ہے۔ حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کے زمانہ میں مسجد الحرام اسی قدر تھی اسی کی حد پر باب السلام شرقی قدیم دروازہ واقع ہے۔ رکن یمانی کا گوشہ جہاں اس کی دو دیواریں ملتی ہیں۔ جسے زاویہ کہتے ہیں اسٹرحاب ج۔ اج ج ب دونوں دیواریں مقام حجر پائی ہیں یہ کل وزاویہ ہے کعبہ معظمہ کے چار رکن ہے۔

رکن اسود: جنوب و شرق کے گوشہ میں اسی میں زمین سے اونچا سنگ اسود شریف نصب ہے۔

رکن عراقی: شرق و شمال کے گوشہ میں۔ دروازہ کعبہ۔ جس دو رکنوں کے بیچ کے شرقی دیوار میں زمین سے بہت بلند ہے۔ ملتزم۔ اسی شرقی دیوار کا وہ ٹکڑا جو رکن اسود سے دروازہ کعبہ تک ہے۔ رکن شامی از اور مغرب کے گوشہ میں میزاب رحمت۔ سونے کا پرنالہ کہ رکن عراقی وشامی کی بیچ کی پتلی دیوار پر چھت میں نصب ہے۔

حطیم: بھی اسی پتلی دیوار کی طرف ہے یہ زمین کعبہ معظمہ (۳۰) ہی کی تھی زمانہ جاہلیت میں جب قریش نے کعبہ از سر نو تعمیر کیا کی خرچ کے باعث اتنی زمین کعبہ معظمہ کے پاس چھوڑ دی اس کے گرد ایک قوسی انداز کی چھوٹی سی دیوار کھینچ دی اور دونوں طرف آمد و رفت کا دروازہ ہے۔ اور یہ مسلمانوں کی خوش نصیبی ہے اس میں داخل ہونا کعبہ معظمہ ہی میں داخل ہونا ہے جو بحمد اللہ تعالیٰ بے تکلف نصیب ہوتا ہے۔

رکن یمانی: چھم اور رکن کے گوشہ میں۔ مستجار۔ رکن یمانی وشامی کے بیچ کے غربی دیوار کا وہ ٹکڑا جو ملتزم کے مقابل ہے۔

مستجاب: رکن یمانی و رکن اسود کے بیچ میں جو دیوار جنوبی ہے یہاں ستر ہزار فرشتے دعا پر آمین کہنے کے لئے مقرر ہیں اس لئے اس کا نام مستجاب رکھا گیا ہے۔

مقام ابراہیم: دروازہ کعبہ کے سامنے ایک قبہ میں وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے کعبہ بنایا تھا ان کے قدم پاک کا عکس پتھر پر نشان (۲۶) ہو گیا جو اب تک موجود ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ..... فیہ آیات ..... (۳:۹۷) الخ کی کھلی نشانیاں فرمایا۔

زمزم شریف: کا قبہ مقام ابراہیم سے جنوبی کو مسجد شریف ہی میں واقع ہے اور اس قبہ کے اندر زمزم کا کنواں ہے۔

باب الصفا: مسجد شریف کے جنوبی دروازوں میں ایک دروازہ ہے جس سے نکل کر سامنے کو صفا ہے۔ صفا کعبہ معظمہ سے جنوب کو ہے یہاں

زمانہ قدیم میں ایک پہاڑی تھی کہ زمین میں چھپ گئی۔ اب وہاں قبلہ رخ ایک دالان سا ہے اور چڑھنے کی سیڑھیوں مروہ دوسری پہاڑی صفا سے پورب کو تھی یہاں بھی اب قبلہ رخ دالان سا ہے اور سیڑھیاں صفا سے مروہ تک جو فاصلہ اب یہاں پایا ہے صفا سے چلتے ہوئے داہنے بائیں ہاتھ کو دکانیں اور بائیں ہاتھ کو احاطہ مسجد الحرام ہے۔

میلین اخضرین: اس فاصلہ کے وسط میں جو صفا سے مروہ تک ہے دیوار حرم شریف میں دو سبز میل نصب ہیں جیسے میل کے شروع میں پتھر لگا ہوتا ہے۔ معنی وہ فاصلہ کہ ان دونوں میلوں کے بیچ میں ہے یہ سب صورتیں دسار میں بارہا دیکھ کر خوب ذہن نشین کر لیجئے کہ وہاں پہنچ کر پوچھنے کی حاجت نہ ہو۔ اور وقت آدمی آمد بھیڑ کم کرتا ہے اور جو تجربہ یا ہوا بتایا۔ اب اپنے رب عزوجل کا نام پاک لے کر طواف کیجئے۔

طواف کا طریقہ اور دعائیں: (1) جب حجر اسود کے قریب پہنچے تو یہ پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

(2) شروع طواف سے پہلے مرد اضطباع کرے یعنی چادر کو بیچ بغل کے نیچے سے نکالے کہ داہنا مونڈھا کھلا رہے اور دونوں کنارے بائیں مونڈھے پر ڈال دے۔

(3) اب کعبہ کی طرف منہ کر کے حجر اسود کی داہنی طرف رکن یمانی کی جانب سمت اسود کے قریب کھڑا ہو کہ تمام پتھر اپنے داہنے ہاتھ کو رہے پھر طواف کی نیت کرے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِيْدُ طَوَافَ بَيْتِكَ الْمُعَرَّمِ فَيَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ

اے اللہ میں تیرے عزت والے گھر کا طواف کرنا چاہتا ہوں اس کو میرے لئے آسان کر اور اس کو مجھ سے قبول کر۔ ۱۲

اس نیت کے بعد کعبہ کو منہ کئے اپنی داہنی جانب پلو جب تک اسود کے مقابل ہو۔ (خصوصیات اولیٰ حرکت میں حاصل ہو جائے گی) کانوں تک ہاتھ اس طرح اٹھاؤ کہ ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف رہیں اور کہو بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اور نیت کے وقت ہاتھ اٹھانا ویسے بعض مطوف کرتے ہیں کہ یہ بدعت ہے

(5) میسر ہو سکے تو حجر اسود پر دونوں ہتھیلیاں اور ان کے بیچ میں منہ رکھ کر یوں بوسہ دو کہ آواز نہ پیدا ہو، تین بار ایسے ہی کرو، یہ نصیب ہو تو کمال سعادت ہے یقیناً تمہارے محبوب و مولیٰ محمد رسول اللہ ﷺ نے اسے بوسہ دیا اور وہ تمہارے قدس پر گھار ہے، خوش نصیبی کو تمہارا منہ وہاں تک پہنچے اور ہجوم کے سبب نہ ہو سکے تو نہ اوروں کو ایذا دو نہ آپ دیوانہ بنو بلکہ اس کے محاذ ہاتھ سے چھو کر اسے چوم لو اور ہاتھ نہ پہنچے تو لکڑی سے اسے چھو کر چوم لو اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ہاتھوں سے اس کی طرف اشارہ کر کے نہیں بوسہ دے لو۔ محمد رسول اللہ ﷺ کے منہ رکھنے کی جگہ پر نشانیں پڑ رہی ہیں یہی کیا کم ہے اور حجر اسود کو بوسہ دینے یا ہاتھ یا لکڑی سے چھو کر چوم لینے یا اشارہ کر کے ہاتھوں کو بوسہ دینے کو استلام کہتے ہیں۔ استلام کے وقت یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَطَهِّرْ لِیْ قَلْبِیْ وَاشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَيَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَعَافِنِیْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ

الٰہی تو میرے گناہ بخش دے اور میرے دل کو پاک کر اور میرے سینہ کو کھول دے اور میرے کام کو آسان کر اور مجھے عافیت دے ان لوگوں میں جن کو تو نے عافیت دی۔ ۱۲

حدیث میں ہے روز قیامت یہ پتھر اٹھایا جائے گا اس کی آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھے گا زبان ہوگی جس سے کلام کرے گا جس نے حق کے ساتھ اس کا بوسہ دیا اور استلام کیا اس کے لئے گواہی دے گا۔

اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ

اے اللہ تجھ پر ایمان لاتے ہوئے اور تیری کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے اور تیرے عہد کو پورا کرتے ہوئے اور تیرے نبی محمد ﷺ کا اتباع کرتے ہوئے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندہ اور رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اللہ پر میں ایمان لایا اور بت اور شیطان سے میں نے انکار کیا۔

کہتے ہوئے روزہ کعبہ کی طرف بڑھو جب حجرِ مبارک کے سامنے سے گزرو بائیں سیدھے ہو لو۔ خانہ کعبہ کو اپنے بائیں ہاتھ پر لے کر یوں چلو کہ کسی کو ایذا نہ ہو۔

(6) پہلے تین پھیروں میں مردوں کو رمل کرنا چاہئے (یعنی جلد جلد قدم بھڑکاتا ہوا چلے جیسے قوی پہلوان لوگ چلتے ہیں نہ کہ ناز سے) جہاں زیادہ ہجوم ہو جائے اور رمل میں اپنی یا دوسرے کی ایذا ہو تو اتنی دیر رمل ترک کر دے مگر رمل کی خاطر دھکے نہیں بلکہ طواف میں مشغول رہے پھر جب موقع مل جائے تو جتنی دیر تک کے لئے رمل کے ساتھ طواف کرے۔

(7) طواف میں حتی الامکان خانہ کعبہ سے نزدیک ہونا بہتر ہے مگر ننانوے کا پیٹہ دیوار پر جسم گھسیا کر اور زور دے کر میں کثرتِ ہجوم کے سبب رمل نہ ہو سکے تو دوری بہتر ہے۔

(8) جب رکنِ یمانی کے سامنے آئے یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ هٰذَا الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ وَالْاَمْنُ اَمْنُكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَاَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ فَنَجِّنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ مِّنْ بَعْدِيْ بِخَيْرٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اے اللہ یہ گھر تیرا گھر ہے اور حرم تیرا حرم ہے اور امن تیری ہی امن ہے اور جہنم سے تیری ہی پناہ چاہنے والا یہ بندہ ہے تو مجھ کو جہنم سے پناہ دے اور اللہ جو رزق تو مجھ کو دیا مجھے اس پر قانع کر دے اور میرے لئے اس میں برکت دے اور ہر غائب پر خیر کے ساتھ تو خلیفہ ہو جا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

اور جب رکنِ عراقی کے سامنے آئے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں شک اور شرک اور اختلاف و نفاق سے اور بد اخلاقی اور مال و اہل و اولاد میں واپس ہو کر بری بات دیکھنے سے۔[1]

اور جب میزاب رحمت کے سامنے آئے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ وَلَا بَاقِيَ اِلَّا وَجْهُكَ وَاسْقِنِيْ مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً هَنِيْئَةً لَّا اَظْمَاُ بَعْدَهَا اَبَدًا ط

الٰہی تو مجھ کو اپنے عرش کے سایہ میں رکھ جس دن تیرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں اور تیری ذات کے سوا کوئی باقی نہیں اور اپنے نبی ﷺ کے

---

[1] نوٹ: یہاں سے ہمارے اور دیگر اداروں کے نمبروں میں ایک نمبر کا فرق شروع ہو گیا کیونکہ دیگر اداروں نے نمبر 7 تو لکھا ہے مگر نمبر 6 کچھ نہیں لکھا اس سے ہم نے ترتیب درست کر دی ہے۔ (ادارہ)

حوض سے مجھے خوش گوار پانی پلا کہ اس کے بعد کبھی پیاس نہ لگے۔

اور جب رکن شامی کے سامنے آئے یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ یَا عَالِمَ مَا فِی الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِیْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ

اے اللہ تو اس حج کو مبرور اور سعی مشکور کر اور گناہ کو بخش دے اور اس کو وہ تجارت کر دے جو ہلاک نہ ہو اے سینوں کی باتیں جاننے والے مجھ کو تاریکیوں سے نور کی طرف نکال۔ ۱۲

(9) جب رکن یمانی کے پاس آئے تو اسے دونوں ہاتھ یا داہنے ہاتھ سے تھکا چومے بہ صرف یا ئیں سے اور یہ بھی نہ ہو سکے تو یہاں لکڑی سے چھوا یا اشارہ کر کے ہاتھ چومنا نہیں اور یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ط اور رکن شامی یا عراقی کو چھوا یا بوسہ دینا کچھ نہیں۔

(10) جب اس سے بڑھو یہ مستجاب ہے جہاں میسر ہو ازدحام نہ ہو تو ایسے کھڑے ہو کر دعا جامع پڑھو: رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (پ۲ البقرہ ۲۰۱)

یا اپنے اور سب احباب و مسلمین اور اس تقریب داخل کی نیت سے صرف درود شریف پڑھے کہ یہ کافی و وافی ہے۔ دعائیں یاد نہ ہوں تو وہ اختیار کرے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بچے بعد سے تمام دعاؤں سے بہتر و افضل ہے۔ یعنی یہاں اور تمام مواقع میں اپنے لئے دعا کرے تو پہلے حضور اقدس ﷺ پر درود بھیجے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسا کرے گا تو اللہ ﷻ تیرے سب کام بنا دے گا اور تیرے گناہ معاف فرما دے گا۔

(11) طواف میں دعا یا درود شریف پڑھنے کے لئے رکنیں بلکہ چلتے میں پڑھو۔

(12) رمل اور دوڑنا چلا کر یا جو پیسے صوفی پڑھا کرتے ہیں بلکہ ہنسہ پڑھوا س قدر کہ اپنے کان تک آواز آئے۔

(13) اب جو چاروں طرف کھوم کر حجر اسود کے پاس پہنچا یا ایک پھیرا ہوا اور اس وقت بھی حجر اسود کو بوسہ یا وہی طریقہ جو۔ تے بلکہ ہر پھیرے کے ختم پر یہ کرے۔ یونہی سات پھیرے کرے مگر باقی پھیروں میں نیت کرنا نہیں کہ نیت تو شروع میں ہو چکی اور رمل صرف انگے تین پھیروں میں ہے باقی چار میں آہستہ بغیر شانہ ہلائے معمولی چال چلے۔

(14) جب ساتوں پھیرے پورے ہو جائیں تو آخر میں پھر حجر اسود کو بوسہ یا وہی طریقہ ہاتھ یا لکڑی کو ہو۔ تے۔ اس طواف کو طواف قدم کہتے ہیں یعنی حاضری دربار کا حجر۔ یہ باہر والوں کے لئے مسنون ہے۔ یعنی ان کے لئے جو میقات کے باہر سے آئے ہیں مکہ والوں میں یا میقات کے اندر کے رہنے والوں کے لئے یہ طواف نہیں ہاں اگر مکہ والا میقات سے باہر گیا تو اسے بھی طواف قدم مسنون ہے۔

طواف کے مسائل:

مسئلہ نمبر ۱..... طواف میں نیت فرض ہے بغیر نیت طواف نہیں ہوتا پر شرط نہیں کسی معین طواف کی نیت کرے بلکہ ہر طواف سے ادا ہو جاتا ہے بلکہ جس طواف کو کسی وقت میں معین کر دیا گیا ہے اگر اس وقت کسی دوسرے طواف کی نیت سے کیا تو یہ دوسرا نہ ہوگا بلکہ وہ جو معین ہے مثلاً عمرہ کا احرام باندھ کر باہر سے آیا اور طواف کیا تو یہ عمرہ کا طواف ہے اگر یہ نیت میں نہ ہو۔ یونہی حج کا احرام باندھ کر باہر والا آیا اور طواف کیا تو طواف قدم ہے یا قرآن کا احرام باندھ کر آیا اور یہ طواف کے تو پہلا عمرہ کا ہے دوسرا طواف قدم یا دوسرا طواف زیارت ہے اگر یہ نیت نہ کی تھی طواف کیا تو طواف زیارت ہے اگر یہ نیت کسی اور کی ہو۔ (شامی)

مسئلہ نمبر ۲..... پندرہ طواف کا جو مکروہ ہوا گر کسی نے اس کے خلاف طواف کیا مثلاً بائیں طرف سے شروع کیا کہ کعبہ معظمہ طواف کرنے

میں سیدھے ہاتھ کو رکھا پھر مقتدی کو منہ پیچھے کر کے آزاد آزاد طواف کیا پھر اسود سے شروع نہ کیا تو جب تک کہ مقتدی میں ہے اس طواف کا اعادہ کرے اور اگر اعادہ نہ کیا اور وہاں سے چلا آیا تو دم واجب ہے یونہی حطیم کے اندر سے طواف کرنا جائز ہے لہٰذا اس کا بھی اعادہ کر لے چاہے تو یہ کرے کہ پورے ہی طواف کا اعادہ کرے۔ اور اگر صرف حطیم کا سات بار طواف کر لیا کہ رکن شامی تک حطیم کے باہر گیا اور واپس آیا یونہی سات بار کیا تو بھی کافی ہے۔ اور اس صورت میں فضل یہ ہے کہ حطیم کے باہر باہر واپس آئے اور اندر سے واپس ہوا جب بھی جائز ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳..... طواف سات پھیروں پر ختم ہوتا ہے اب اگر آٹھویں پھیر ا جان بوجھ کر قصداً شروع کر دیا تو یہ ایک جدید طواف شروع ہوا اسے بھی اب ساتھ پھیرے کر کے ختم کرے۔ یونہی اگر نفس وہم وسوسہ کی بنا پر آٹھویں پھیرا شروع کیا کہ شاید ابھی چوتھی ہوئے ہیں جب بھی اسے ساتھ پھیرے کر کے ختم کرے۔ ہاں اگر اس آٹھویں کو ساتواں گمان کیا بعد میں معلوم ہوا کہ سات ہو چکے ہیں تو اسی پر ختم کر دے سات پورے کرنے کی ضرورت نہیں۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴..... طواف کے پھیروں میں شک واقع ہوا کہ کتنے ہوئے تو اگر طواف فرض یا واجب ہے تو اب سے ساتھ پھیرے کرے اور اگر کسی ایک عادل شخص نے بتایا کہ اتنے پھیرے ہوئے تو اس کے قول پر عمل کرنا بہتر ہے اور وہ عادل نے بتایا تو ان کے کہنے پر عمل کرے اور اگر طواف فرض یا واجب نہیں ہے تو گمان غالب پر عمل کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵..... طواف کعبہ معظمہ مسجد الحرام شریف کے اندر ہوگا اگر مسجد کے باہر سے طواف کیا نہ ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶..... جو ایسا بیمار ہے کہ خود طواف نہیں کر سکتا اور سوار بھی اس کے ہمراہیوں نے طواف کرایا اگر سونے سے پہلے حکم دیا تھا تو صحیح ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷..... مریض نے اپنے ساتھیوں سے کہا مزدور لا کر مجھے طواف کرا دو پھر سو گیا اگر فوراً مزدور لا کر طواف کرا دیا تو ہو گیا اور اگر دوسرے کام میں لگ گئے دیر میں مزدور لائے اور سوتے میں طواف کرایا تو نہ ہوا مگر مزدوری بہر حال لازم ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸..... مریض کو طواف کرایا اور اپنے طواف کی بھی نیت تھی تو دونوں کے طواف ہو گئے۔ اگر چہ دونوں کے دو قسم کے طواف ہوں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹..... طواف کرتے کرتے نماز جنازہ یا فرض یا وضو کرنے کے لئے چلا گیا تو واپس آ کر اسی پہلے طواف پر بنا کرے یعنی جتنے پھیرے رہ گئے ہوں انہیں کرے۔ طواف پورا ہو جائے گا۔ سرے سے شروع کرنے کی ضرورت نہیں اور سرے سے کیا جب بھی حرج نہیں اور اس صورت میں اس پہلے کو پورا کرنا ضروری نہیں اور بنا کی صورت میں جہاں سے چھوڑا تھا وہیں سے شروع کرے حجر اسود سے شروع کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ سب اس وقت ہے جبکہ پہلے چار پھیرے سے کم کئے تھے اور اگر چار پھیرے یا زیادہ کئے تھے تو بنا نہ کرے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... طواف کر رہا تھا کہ جماعت قائم ہوئی اور جانتا ہے کہ پھیرا پورا کرے گا تو رکعت جاتی رہے گی یا جنازہ آ گیا ہے انتظار نہ ہوگا تو وہیں سے چھوڑ کر نماز میں شریک ہو جائے اور بنا نہ ضرورت چلا جانا مکروہ ہے پھر طواف باطل نہ ہوگا یعنی آ کر پورا کر لے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... معذور طواف کر رہا ہے چار پھیروں کے بعد وقت نماز جاتا رہا تو اب اسے حکم ہے کہ وضو کر کے طواف کرے کیونکہ وقت نماز خارج ہونے سے معذور کا وضو جاتا رہتا ہے اور بغیر وضو طواف حرام ہے وضو کرنے کے بعد باقی پورا کرے اور چار پھیروں سے پہلے وقت ختم ہو گیا جب بھی وضو کر کے باقی کو پورا کرے اور اس صورت میں فضل یہ ہے کہ سرے سے کرے۔ (شک)

مسئلہ نمبر ۱۲..... رمل صرف پہلے تین پھیروں میں سنت ہے ساتویں میں کرنا مکروہ ہے لہٰذا اگر پہلے میں نہ کیا تو صرف دوسرے اور تیسرے میں کرے اور پہلے تین میں نہ کیا تو باقی چار میں نہ کرے۔ اگر بھیڑ کی وجہ سے رمل کا موقع نہ ملے تو رمل کی خاطر نہ رکے بلا رمل طواف کر لے اور جہاں

جہاں موقع پاتا ہے اتنی دور مل کر لے اور اگر ابھی شروع نہ کیا ہے اور جانتا ہے کہ بھیڑ کی وجہ سے مل نہ کر سکے گا اور یہ بھی معلوم ہے کہ ظہر نے سے موقع مل جائے گا تو انتظار کرے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳..... مل اس طواف میں سنت ہے جس کے بعد سعی ہو لہٰذا اگر طوافِ قدوم کے بعد کی، سعی طوافِ زیارت تک مؤخر کرے تو طوافِ قدوم میں مل نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴..... طواف کے ساتوں پھیروں میں اضطباع سنت ہے اور طواف کے بعد اضطباع نہ کرے یہاں تک کہ طواف کے بعد کی نماز میں اگر اضطباع کیا تو مکروہ ہے اور اضطباع صرف اسی طواف میں ہے جس کے بعد سعی ہو اور اگر طواف کے بعد سعی نہ ہو تو اضطباع بھی نہیں۔ (منحہ) میں نے بعض مطوف کو دیکھا کہ تمام کو وقتِ احرام سے ہدایت کرتے ہیں کہ اضطباع کئے رہیں۔ یہاں تک کہ نمازِ احرام میں اضطباع کئے ہوئے تھے حالانکہ نماز میں موٹھ حالانکہ رہنا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۵..... طواف کی حالت میں خصوصیت کے ساتھ ایسی باتوں سے پرہیز کرے۔ جنہیں شرع مطہر ناپسند نہیں کرتی مرد اور عورتوں کی طرف بری نگاہ نہ کرے کسی میں اگر کچھ عیب ہو یا وہ مرتکب حالت میں ہو تو نظرِ حقارت سے اسے نہ دیکھے بلکہ اسے بھی نظرِ حقارت سے نہ دیکھے جو اپنی نادانی کے سبب ارکان ٹھیک ادا نہیں کرتا بلکہ ایسے کو نہایت نرمی کے ساتھ سمجھا دے۔

نمازِ طواف۔ (15) طواف کے بعد مقامِ ابراہیم میں آکر یہ پڑھے وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ط (پ۱، البقرہ۱۲۵) (ترجمہ اور مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ۔ ۱۲ منہ) پڑھ کر دو رکعت طواف پڑھے اور یہ نماز واجب ہے پہلی میں قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھے بشرطیکہ وقت کراہت مثلاً طلوع صبح سے بندیٔ آفتاب تک یا دوپہر یا نمازِ عصر کے بعد غروب تک نہ ہو ورنہ کراہت ٹل جانے پر پڑھے حدیث میں ہے جو مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھے اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور قیامت کے دن امن والوں میں محشور ہوگا یہ رکعتیں پڑھ کر دعا مانگے یہاں حدیث میں ایک دعا مذکور ہوئی جس کے فائدوں کی عظمت اس کا تقاضا ہی چاہتی ہے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ مَافِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرِضًى مِّنَ الْمَعِيْشَةِ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ يَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اے اللہ تو میرے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے تو میری معذرت کو قبول کر اور تو میری حاجت کو جانتا ہے میرا سوال مجھ کو عطا کر اور جو کچھ میرے نفس میں ہے تو اسے جانتا ہے تو میرے گناہوں کو بخش دے اے اللہ میں تجھ سے اس ایمان کا سوال کرتا ہوں جو میرے قلب میں سرایت کر جائے اور یقین صادق مانگتا ہوں تاکہ میں جان لوں کہ مجھے وہی پہنچے گا جو تو نے میرے لئے لکھا اور جو کچھ تو نے میری قسمت میں کیا ہے اس پر راضی رہوں اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔ ۱۲ منہ

حدیث میں ہے جو شخص یہ دعا پڑھتا ہے۔ جو یہ دعا کرے گا میں اس کی خطا بخش دوں گا غم دور کروں گا جتنی اس سے آئل لوں گا بہتر ا تجھ سے بڑھ کر اس کی تجارت کو دنیا یا چارہ بھیجوا اس کے پاس آئے گی اگرچہ وہ بڑے نہ چاہے اس مقام پر بعض اور دعائیں مذکور ہیں۔ مثلاً:۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا بَلَدُكَ الْحَرَامُ وَمَسْجِدُكَ الْحَرَامُ وَبَيْتُكَ الْحَرَامُ وَاَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ اَتَيْتُكَ بِذُنُوْبٍ كَثِيْرَةٍ وَّ خَطَايَا جَمَّةٍ وَّاَعْمَالٍ سَيِّئَةٍ وَّهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ ط اَللّٰهُمَّ عَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

اے اللہ یہ تیرا عزت والا شہر ہے اور تیری عزت والی مسجد ہے اور تیرا عزت والا گھر ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندہ

اور تیری باندی کا بیٹا ہوں بہت سے گناہوں اور بڑی خطاؤں اور برے اعمال کے ساتھ تیرے حضور حاضر ہوا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ مانگنے والے کی یہ جگہ ہے اے اللہ تو ہمیں عافیت دے اور ہم کو معاف کر دے اور ہم کو بخش دے بے شک تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے ۱۲ منہ

مسئلہ نمبر ۱۶.....اگر بھیڑ کی وجہ سے مقامِ ابراہیم علیہ السلام میں نماز نہ پڑھ سکے تو مسجد شریف میں کسی اور جگہ پڑھ لے اور مسجد الحرام کے علاوہ کہیں اور پڑھی جب بھی ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷.....مقامِ ابراہیم کے بعد اس نماز کیلئے سب سے افضل کعبہ معظمہ کے اندر پڑھنا ہے پھر حطیم میں میزاب رحمت کے نیچے اس کے بعد حطیم میں کسی اور جگہ کعبہ معظمہ سے قریب تر جگہ میں پھر مسجد الحرام میں کسی جگہ پھر حرم مکہ کے اندر جہاں بھی ہو۔ (لباب)

مسئلہ نمبر ۱۸.....سنت یہ ہے کہ وقت کراہت نہ ہو تو طواف کے بعد فوراً نماز پڑھے بیچ میں فاصلہ نہ ہو اور اگر نہ پڑھی تو عمر بھر میں جب پڑھے گا وہی ہے قضا نہیں عمر بھر کیا کہ سنت فوت ہوئی (شک)

مسئلہ نمبر ۱۹.....فرش نمازیوں کے قائم مقام نہیں ہو سکتی۔ (عالمگیری)

ملتزم سے لپٹنا: (16) نماز و دعا سے فارغ ہو کر ملتزم کے پاس جائے اور قریب تر اس سے لپٹے اور اپنا سینہ اور پیٹ اور کبھی داہنا رخسار اور کبھی بایاں رخسار اس پر رکھے اور دونوں ہاتھ سر سے اونچے کر کے دیوار پر پھیلا دے یا بایاں ہاتھ دروازہ کعبہ اور بایاں حجر اسود کی طرف پھیلائے یہاں کی دعا یہ ہے۔

یَا وَاجِدُ یَا مَاجِدُ لَا تَسْلُبْ عَبْدَکَ نِعْمَةَ اَنْعَمْتَهَا عَلَیَّ (حجر) ۔۔۔قدرت ہے۔۔۔اے بزرگ تو نے مجھے جو نعمت دی اس کو مجھ سے زائل نہ کر۔

حدیث میں آیا ہے جب میں چاہتا ہوں جبرائیل علیہ السلام کو دیکھتا ہوں کہ ملتزم سے لپٹے ہوئے یہ دعا کر رہے ہیں۔ نہایت خشوع و خشوع و عاجزی و انکساری کے ساتھ دعا کرے اور درود شریف بھی پڑھے اور اس مقام کی ایک دعا یہ بھی ہے:۔

اَلٰهِیْ وَقَفْتُ بِبَابِکَ وَاَلْزَمْتُ بِاَعْتَابِکَ اَرْجُوْرَحْمَتَکَ وَاَخْشٰی عِقَابَکَ اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ شَعْرِیْ وَجِلْدِیْ عَلَی النَّارِ اَللّٰهُمَّ کَمَا صُنْتَ وَجْهِیْ عَنِ السُّجُوْدِ لِغَیْرِکَ فَصُنْ وَجْهِیْ عَنْ مَسْئَلَةِ غَیْرِکَ اَللّٰهُمَّ بَارِبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا مِنَ النَّارِ یَا کَرِیْمُ یَا غَفَّارُ یَا عَزِیْزُ یَا جَبَّارُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا مِنَ النَّارِ وَاَعِذْنَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَاکْفِنَا کُلَّ سُوْءٍ وَقِنَّا بِمَا رَزَقْتَنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْمَا اَعْطَیْتَنَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ اَکْرَمِ وَفْدِکَ عَلَیْکَ اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰی نِعَمِکَ وَاَفْضَلُ صَلَاتِکَ عَلٰی سَیِّدِ اَنْبِیَائِکَ وَجَمِیْعِ رُسُلِکَ وَاَصْفِیَائِکَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَوْلِیَائِکَ

الٰہی میں تیرے دروازہ پر کھڑا ہوں اور تیرے آستانہ سے چپٹا ہوں تیری رحمت کا امیدوار اور تیرے عذاب سے ڈرنے والا اے اللہ میرے بال اور چمڑے کو جہنم پر حرام کر دے اے اللہ جس طرح تو نے میرے چہرہ کو اپنے غیر کے لئے سجدہ کرنے سے محفوظ رکھا اسی طرح اس سے محفوظ رکھ کہ تیرے غیر سے سوال کروں اے اللہ اے اس آزاد کرنے والے تو ہماری گردنوں کو اور ہمارے باپ دادا ہماری ماؤں کی گردنوں کو جہنم سے آزاد کر دے۔ اے کریم اے بخشنے والے اے جبار اے عذاب والے اے رحیم ہم سے قبول کر بے شک تو سننے والا جاننے والا ہے اور ہماری توبہ قبول کر بے شک تو قبول کرنے والا مہربان ہے اے اللہ اس آزاد کرنے والے گھر کے مالک ہماری گردنوں کو جہنم سے آزاد کر اور شیطان مردود سے ہم کو پناہ دے اور ہر بلا سے ہماری حفاظت کر اور جو کچھ تو نے ہمیں عطا فرمایا اس پر قانع کر اور جو دیا اس میں برکت دے اور اپنے عزت والے وفد میں ہم کو کر دے الٰہی تیرے لئے تمام تیری نعمتوں پر اور افضل درود انبیاء کے سردار پر اور تیرے تمام رسولوں پر اور برگزیدہ بندوں پر اور ان کی آل و اصحاب اور تیرے اولیاء پر ۱۲

مسئلہ نمبر ۲۰.....ملتزم کے پاس نماز طواف کے بعد آئے اس طواف میں ہے جس کے بعد سعی ہے اور جس کے بعد سعی نہ ہو اس میں نماز سے پہلے ملتزم سے لپٹے پھر مقام ابراہیم علیہ السلام کے پاس جا کر دو رکعت نماز پڑھے۔ (غنیہ)

زمزم کی حاضری: (7) پھر زمزم پر آؤ ہو سکے تو خود ایک ڈول کھینچو ورنہ بھرنے والوں سے لے لو اور کعبہ کو منہ کر کے تین سانسوں میں پیٹ بھر کر جتنا پیا جائے کھڑے ہو کر پیو، ہر بار بسم اللہ سے شروع کرو اور الحمد للہ پر ختم اور ہر بار کعبہ معظمہ کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھو اور باقی بدن پر ڈال لو منہ اور سر اور بدن میں اس سے مسح کرو اور پیتے وقت دعا کرو کہ قبول ہو۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں زمزم جس مراد سے پیا جائے اسی کے لئے ہے۔ اس وقت کی دعا یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّشِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ (ترجمہ) اے اللہ میں تجھ سے علم نافع اور کشادہ رزق اور عمل مقبول اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔ ۱۲ منہ۔ یا وسعی دعا جامع پڑھو، اور حاضری کہ معظمہ تک قیام رہا نصیب ہوگا، کبھی قیامت کی پیاس سے نہ بچنے کو پیو، کبھی عذاب قبر سے محفوظی کو، کبھی محبت رسول اللہ ﷺ پر مرنے کو، کبھی وسعت رزق کبھی شفائے امراض، کبھی حصول علم وغیرہا مناسب مناسب مرادوں کے لئے پیو۔

(18) جہاں جب پیو پیٹ بھر کر پیو۔ حدیث میں ہے ہم میں اور منافقوں میں یہ فرق ہے کہ وہ زمزم کو کبھی پیٹ بھر کر نہیں پیتے۔

(19) جہاں زمزم کے کنوئیں پر نظر بھی کرو کہ مسلم حدیث میں نافع نفاق ہے۔

صفا و مروہ کی سعی: (20) اب اگر کوئی عذر نہ ہو تو ابھی ورنہ آرام لے کر صفا و مروہ میں سعی کے لئے پھر حجر اسود کے پاس آؤ اور اسی طرح تکبیر وغیرہ کہہ کر چومو اور ہو سکے تو اس کی طرف منہ کر کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اور درود پڑھتے ہوئے باب الصفا کے جانب صفا باہر ہو دروازہ مسجد سے بایاں پاؤں پہلے نکالو اور دایاں پہلے جوتے میں ڈالو اور یہ باب ہر مسجد سے آتے ہوئے ہمیشہ ملحوظ رکھو اور وہی پڑھو جو مسجد سے نکلتے وقت پڑھنے کے لئے مذکور ہو چکی ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۱.....بغیر مذر اس وقت سعی نہ کرنا مکروہ ہے بخلاف سنت ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۲.....جب طواف کے بعد سعی کرنی ہو تو واپس آ کر حجر اسود کا استلام کر کے سعی کو جائے اور سعی نہ کرنی ہو تو استلام کی ضرورت نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳.....سعی کے لئے باب صفا سے جانا مستحب ہے اور یہی آسان بھی ہے اور اگر کسی دوسرے دروازہ سے جائے گا جب بھی سعی ادا ہو جائے گی۔

(21) ذکر و درود میں مشغول صفا کی سیڑھیوں پر اتنا چڑھو کہ کعبہ معظمہ نظر آئے اور یہ بات یہاں پہلی ہی سیڑھی پر چڑھنے سے حاصل ہے یعنی اگر مکان اور دیواریں درمیان میں نہ ہوتیں تو کعبہ معظمہ یہاں سے نظر آتا اس سے اوپر چڑھنے کی حاجت نہیں بلکہ مذہب اہل سنت و جماعت کے خلاف و مردہ مذہبوں اور جاہلوں کا فعل ہے کہ بالکل اوپر کی سیڑھی تک چڑھ جاتے ہیں اور سیڑھی پر چلنے سے پہلے یہ پڑھو۔

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ (پ۲ البقرہ ۱۵۸)

میں اس سے شروع کرتا ہوں جس کو اللہ نے پہلے ذکر کیا۔ بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں جس نے حج یا عمرہ کیا اس پر ان کے طواف میں گناہ نہیں اور جو شخص نیک کام کرتے۔ بے شک اللہ جلد دینے والا جاننے والا ہے۔ ۱۲

پھر کعبہ معظمہ کی طرف منہ کر کے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک دعا کی طرح پھیلے ہوئے اٹھاؤ اور باقی دیر تک ظہر و جمعہ میں منفصل کی کوئی سورت یا سورہ جو دل کی پسند آئیں کی تلاوت کی جائے اور تسبیح تکبیر و درود پڑھو اور اپنے لئے اور اپنے دوستوں اور دینی مسلمانوں کے لئے دعا کرو یہاں دعا مقبول

ہوتی ہے اور یہاں بھی دعائے جامع پڑھو اور یہ پڑھو

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا هَدَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَوْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَلْهَمَنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْ لَآ اَنْ هَدَانَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَهٗ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِیَّاهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ فَسُبْحٰنَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ ط یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَیُحْیِی الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ اَللّٰهُمَّ كَمَا هَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ نَسْاَلُكَ اَنْ لَّا تَنْزِعَهٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَوَفَّانِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ عَلٰی سُنَّةِ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِهٖ وَاَعِذْنِیْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ ط اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ یُّحِبُّكَ وَیُحِبُّ رَسُوْلَكَ وَاَنْبِیَآئَكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَعِبَادَكَ الصّٰلِحِیْنَ اَللّٰهُمَّ یَسِّرْلِیَ الْیُسْرٰی وَجَنِّبْنِیَ الْعُسْرٰی اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ عَلٰی سُنَّةِ رَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ وَاغْفِرْلِیْ خَطِیْٓئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ اِیْمَانًا كَامِلًا وَّقَلْبًا خَاشِعًا وَّنَسْاَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّیَقِیْنًا صَادِقًا وَّرَبًّا قَیِّمًا وَّنَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ مِنْ كُلِّ بَلِیَّةٍ وَّنَسْاَلُكَ تَمَامَ الْعَافِیَةِ وَنَسْاَلُكَ دَوَامَ الْعَافِیَةِ وَنَسْاَلُكَ الشُّكْرَ عَلَی الْعَافِیَةِ وَنَسْاَلُكَ الْغِنٰی عَنِ النَّاسِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَا نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ

حمد ہے اللہ کے لئے کہ ہم اس نے ہم کو ہدایت کی حمد ہے اللہ کے لئے کہ اس نے ہم کو دیا۔ حمد ہے اللہ کے لئے کہ اس نے ہم کو الہام کیا حمد ہے اللہ کے لئے جس نے ہم کو اس کی ہدایت کی اور اگر اللہ ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ خود زندہ ہے مر تا نہیں اس کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ سچا کیا اپنے بندوں کی مدد کی اور اپنے لشکر کو غالب کیا اور کافروں کی جماعتوں کو تنہا اس نے شکست دی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے اگر چہ کافر ناخوش ہوں اللہ کی پاکی ہے شام و صبح اور اسی کے لئے حمد ہے آسمانوں اور زمین میں اور تیسرے پہر کو اور ظہر کے وقت وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم نکالے جاؤ گے الٰہی تو نے جس طرح مجھے اسلام کی طرف ہدایت کی تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اسے مجھ سے جدا نہ کرنا یہاں تک کہ مجھے اسلام پر موت دے اللہ کے لئے پاکی ہے اور اللہ کے لئے حمد ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اور گناہ سے پھرنا اور نیکی کی طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے جو بڑا زبردست ہے الٰہی تو مجھ کو اپنے محمد ﷺ کی سنت پر زندہ رکھ اور ان کی ملت پر وفات دے اور فتنہ کی گمراہیوں سے بچا۔ الٰہی تو مجھ کو ان لوگوں میں کر جو تجھ سے محبت رکھتے ہیں اور تیرے رسول و نبیا و ملائکہ اور نیک بندوں سے محبت رکھتے ہیں الٰہی میرے لئے آسانی میسر کر اور مجھے سختی سے بچا الٰہی اپنے رسول محمد ﷺ کی سنت پر مجھ کو زندہ رکھ اور مسلمان مار اور نیکوں کے ساتھ ملا اور جنت النعیم کا وارث کر اور قیامت کے دن میری خطا بخش دے الٰہی تجھ سے

ایمان کامل اور قلب خاشع کا ہم سوال کرتے ہیں اور تجھ سے علم نافع اور یقین صادق اور دین مستقیم کا سوال کرتے ہیں اور ہر بلا سے عافیت کا سوال کرتے ہیں اور پوری عافیت اور دائمی عافیت اور عافیت پر شکر کا سوال کرتے ہیں اور آسانیوں سے بے نیازی کا سوال کرتے ہیں، الٰہی تو درود سلام و برکت نازل کر ہمارے سردار محمد ﷺ اور ان کی آل واصحاب پر بقدر شمار تیری مخلوق اور تیری رضا اور ہموزن تیرے عرش کے بقدر روشنائی تیرے کلمات کے جب تک ذکر کرنے والے تیرا ذکر کرتے رہیں اور جب تک غافل تیرے ذکر سے غافل رہیں۔

دعا میں ہتھیلیاں آسمان کی طرف ہوں نہ اس طرح جیسا بعض جاہل ہتھیلیاں کعبہ معظمہ کی طرف کرتے ہیں، اکثر مسلوف ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہیں پھر چھوڑ دیتے ہیں۔ یونہی تین بار کرتے ہیں یہ بھی غلط طریقہ ہے بلکہ ایک بار دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور جب تک دعا مانگتا اٹھائے رہے جب تھم جائے ہاتھ چھوڑ دے پھر سعی کی نیت کرے اس کی یوں ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَۃِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَ تَقَبَّلْہُ مِنِّیْ

(22) پھر صفا سے اتر کر مروہ کو چلے ذکر و درود جاری رکھے جب نشانِ سبز میل آئے۔ (موجودہ زمانے میں سبز میل کا پتہ نہیں چلتا کیونکہ سبز بلب کا سیل میٹریٹ کی دیوار سے متصل (پ) یہاں سے دوڑنا شروع کریں (مگر مرد سے ذکر کی آواز نہ نکلے اور عورت) یہاں تک کہ دوسرے میل سے نکل جائیں۔ یہاں یہ دعا ہے۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَ تَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ ط وَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ ط اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ ط اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ط رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے پروردگار بخش اور رحم کر اور درگزر کر اس سے جسے تو جانتا ہے اور تو اسے جانتا ہے جسے ہم نہیں جانتے بے شک تو عزت و کرم والا ہے اللہ تو اسے حج مبرور کر اور سعی مشکور کر اور گناہ بخش اے اللہ مجھ کو اور میرے والدین اور جمیع مومنین و مومنات کو بخش دے اے دعاؤں کو قبول کرنے والے اے رب ہم سے تو قبول کر بے شک تو سننے والا جاننے والا ہے اور ہماری توبہ قبول کر بے شک تو توبہ کرنے والا مہربان ہے اے رب تو ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو عذاب جہنم سے بچا۔ امین

(23) دوسرے میل سے نکل کر آہستہ ہو اور یہ دعا بار بار پڑھتے ہوئے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مروہ تک پہنچو یہاں سیڑھی پر چڑھنے بلکہ زمین کے قریب زمین پر کھڑے ہونے سے مروہ پر چڑھنا گویا بالکل دیوار سے متصل نہ ہو جائے کہ یہ جاہلوں کا طریقہ ہے۔ یہاں بھی اگر پڑھا تمیں بن جانے سے کعبہ نظر نہیں آتا مگر کعبہ کی طرف منہ کر کے جیسا صفا پر کیا خوب تسبیح بجگہ بجگہ نکالی ہوئی دعائیں بھی کرو یا ایک بھیجو ہوا۔

(24) پھر یہاں سے صفا کو ذکر و درود اور دعائیں پڑھتے ہوئے چلو جب سبز میل کے پاس پہنچو اس طرح دوڑو اور دونوں میلوں سے گزر کر آہستہ ہو لو پھر آؤ پھر چلو یہاں تک کہ سات پھیرے مروہ پر ختم ہوں اور ہر پھیرے میں اسی طرح کرو۔ اس کا نام سعی ہے دونوں میلوں کے درمیان اگر دوڑ کر نہ چلا یا صفا سے مروہ تک دوڑ کر گیا تو یہ دیکھا کہ سنت ترک ہوئی مگر دم یا صدقہ واجب نہیں اور سعی میں طہارت نہیں اگر جنبی یا بے وضو سے میلین کے درمیان دوڑنے سے حاجز ہو تو کچھ حرج نہیں ٹھہر جائے کہ بھیڑ کم ہو جائے اور دوڑنے کا موقع مل جائے اور اگر کچھ ٹھہرنے سے جم کم نہ ہو تا تو دوڑنے والوں کی طرح چلے اور اگر کسی عذر کی وجہ سے جانور پر سوار ہو کر سعی کرتا ہے تو اس درمیان میں جانور کو تیز چلانے کا حکم دیں نہ کسی کا خیال رہے کہ کسی کو ایذا نہ ہو کہ یہ حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۴..... اگر مروہ سے سعی شروع کی تو پہلا پھیرا کہ مروہ سے صفا کو ہوا شمار نہ کیا جائے گا اب کہ صفا سے مروہ کو جائے گا یہ پہلا

پھیرا ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵.....جو شخص احرام سے پہلے بے ہوش ہو گیا ہے اور اس کے ساتھیوں نے اس کی طرف سے احرام باندھا ہے تو اس کی طرف سے اس کے ساتھ یہ بھی سعی کر سکتے ہیں۔ (شک)

مسئلہ نمبر ۲۶.....سعی کے لئے شرط یہ ہے کہ پورے طواف یا طواف کے اکثر حصہ کے بعد ہو لہٰذا اگر طواف سے پہلے یا طواف کے تین پھیرے کے بعد سعی کی تو نہ ہوئی اور سعی کے قبل احرام ہونا بھی شرط ہے خواہ حج کا احرام ہو یا عمرہ کا۔ احرام سے قبل سعی نہیں ہو سکتی اور حج کی سعی اگر وقوف عرفہ سے قبل کرے تو وقت سعی میں بھی احرام ہونا شرط ہے اور وقوف عرفہ کے بعد ہو تو سنت یہ ہے کہ احرام کھول چکا ہو اور عمرہ کی سعی میں احرام واجب ہے یعنی اگر طواف کے بعد سر منڈایا پھر سعی کی تو سعی ہو گئی مگر یہ تارک واجب ہو لہٰذا دم واجب ہے۔ (لباب)

مسئلہ نمبر ۲۷.....سعی کے لئے طہارت شرط نہیں حیض والی عورت اور جنب بھی سعی کر سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۸.....سعی میں پیدل چلنا واجب ہے جبکہ عذر نہ ہو لہٰذا اگر سواری یا ڈولی وغیرہ پر سعی کی یا پاؤں سے نہ چلا بلکہ گھسٹتا ہوا گیا تو حالت عذر میں معاف ہے اور بغیر عذر ایسا کیا تو دم واجب ہے۔ (لباب)

مسئلہ نمبر ۲۹.....سعی میں ستر عورت سنت ہے یعنی اگر چہ ستر کا چھپانا فرض ہے مگر اس حالت میں فرض کے علاوہ سنت بھی ہے کہ اگر ستر کھلا رہا تو اس کی وجہ سے کفارہ واجب نہیں مگر ایک گنا فرض کے ترک کا اور دوسرا ترک سنت کا (شک) بعض عورتوں کو میں نے خود دیکھا ہے کہ نہایت بے باکی سے سعی کرتی ہیں کرتن کی کلائیاں اور گلا کھلا رہتا ہے اور یہ خیال نہیں کرتیں کہ مظنہ میں معصیت کرنا نہایت سخت بات ہے کہ یہاں جس طرح ایک نیکی کا کئی گنا ثواب ہے یونہی ایک گناہ کا کئی گنا گناہ ہے بر بنا بلکہ یہاں تو کعبہ معظمہ کے سامنے بھی وہ اسی حالت سے رہتی ہیں بلکہ اسی حالت میں طواف کرتے دیکھا حالانکہ طواف میں ستر کا چھپانا علاوہ اس فرض ہونے کے واجب بھی ہے تو ایک فرض دوسرے واجب کے ترک سے دو گنا گناہ کے وہ بھی کہاں بیت اللہ کے سامنے اور خاص طواف کی حالت میں بلکہ بعض عورتیں طواف کرنے میں خصوصاً حجر اسود کو بوسہ دینے میں مردوں میں گھس جاتی ہیں اور ان کا بدن مردوں کے بدن سے مس ہوتا رہتا ہے مگر ان کو اس کی کچھ پروا نہیں حالانکہ طواف یا بوسہ حجر اسود وغیرہ ثواب کے لئے کیا جاتا ہے مگر عورتیں ثواب کے بدلے گناہ مول لیتی ہیں۔ لہٰذا ان امور کی طرف حجاج کو خصوصیت کے ساتھ توجہ کرنی چاہئے اور ان کے ساتھ جو عورتیں ہوں انہیں تاکید ایسی حرکات سے منع کرنا چاہئے۔

مسئلہ نمبر ۳۰.....مستحب یہ ہے کہ باوضو سعی کرے اور کپڑے بھی پاک ہو اور بدن بھی ہر قسم کی نجاست سے پاک ہو اور سعی شروع کرتے وقت نیت کر لے۔

مسئلہ نمبر ۳۱.....مکروہ وقت نہ ہو تو سعی کے بعد دو رکعت نماز مسجد شریف میں جا کر پڑھنا بہتر ہے۔ (عالمگیری)

امام احمد و ابن ماجہ و ابن حبان و محمد الطلب بن وداعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب سعی سے فارغ ہوئے تو حجر اسود کے سامنے تکبیر فاتحہ الاحرام کہی حاشیہ طحطاوی میں دو رکعت نماز پڑھی۔

مسئلہ نمبر ۳۲.....سعی کے ساتھ پھیرے پے در پے کرے اگر متفرق طور پر کئے تو اعادہ کرے اور اب سے سات پھیرے کرے کہ پے در پے ہونے سے سنت ترک ہوئی، ہاں اگر سعی کرتے میں نماز قائم ہوئی یا جنازہ آیا تو سعی چھوڑ کر نماز میں مشغول ہو، بعد نماز جہاں سے چھوڑی تھی وہیں سے پوری کر لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۳.....سعی کی حالت میں فضول و بیکار باتیں سخت نازیبا ہیں کہ یہ تو ویسے بھی نہ چاہئے کہ اس وقت کو عبادت میں مشغول ہے واضح ہو کہ عمرہ صرف نہیں اعمال طواف و سعی کا نام ہے بقران و تمتع والے کے لئے یہی عمرہ ہو گیا اور افراد والے کے لئے یہ طواف "طواف قدوم" یعنی ساتھی

دربارہ کا حجرا۔

مسئلہ نمبر ۳۴..... حج کرنے والا مکہ میں جانے سے پہلے عرفات میں پہنچا تو طوافِ قدوم ساقط ہو گیا مگر برا کیا کہ سنت فوت ہوئی اور دم وغیرہ واجب نہیں۔ (بحر، درمختار)

(25) **قارن**۔ یعنی جس نے قِران کیا ہے اس کے بعد طوافِ قدوم کی نیت سے ایک طواف و سعی اور بھالائے۔

(26) **قارن اور متمتع یعنی جس نے صرف حج کا احرام باندھا تھا** ایک کہتے ہوئے کہ میں تمہیں ان کی ایک دسویں تاریخ یعنی حرہ کے وقت ختم ہوئی اور اسی وقت احرام سے نکلیں گے جس کا ذکر انشاء اللہ آتا ہے جو۔ **متمتع** یعنی جس نے تمتع کیا ہے اور **مفرد** یعنی جس نے احرام کر نے والا شروع طواف کعبہ معظمہ سے سنگ اسود شروع طواف کا پہلا بوسہ لیتے ہیں ایک چھوڑ دیں اور طواف و سعی مذکور کے بعد سر منڈا یا **یا** بال کترا ئے یا حلق کریں یعنی سارا سر منڈا دیں **یا** تقصیر یعنی بال کترا ئیں اور احرام سے باہر آ ئیں۔ عورتوں کو بال منڈانا حرام ہے اور صرف ایک پورے برابر بال کترنا ہے اور مردوں کو اختیار ہے کہ حلق کریں یا تقصیر اور بہتر حلق ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے تین بار رحمت طلب فرمائی اور سر منڈانے والوں کے لئے دعائے رحمت تین بار فرمائی اور کترانے والوں کے لئے ایک بار اور **متمتع** اگر منیٰ قربانی کے لئے جانور ساتھ لایا ہے تو عمرہ کے بعد احرام کھولنا اسے جائز نہیں بلکہ قارن کی طرح حرام میں رہے اور ایک کہا کرے یہاں تک کہ دسویں کی رمی کے ساتھ ایک چھوڑے پھر قربانی کے بعد حلق یا تقصیر کر کے احرام سے باہر ہو، **متمتع** چاہے آٹھویں ذی الحجہ کے احرام سے پھر افضل یہ ہے کہ حج کا احرام باندھے۔ اگر یہ خیال نہ ہو کہ دن زیادہ ہیں احرام کی قید نہیں گئی۔

تنبیہ۔ (27) طوافِ قدوم میں اضطباع و رمل اور اس کے بعد صفا و مروہ میں سعی ضروری نہیں مگر اب ذکر کے ساتھ طوافِ زیارت میں حج کا طوافِ فرض ہے جس کا ذکر انشاء اللہ آتا ہے یہ سب کام کرنے ہوں گے اور اس وقت ہجوم بہت ہوتا ہے عجب نہیں کہ طواف میں رمل اور مستی میں دوڑنا ہو سکے اور اس وقت ہو چکا تو اس طواف میں ان چیزوں کی حاجت نہ ہوئی لہٰذا ہم نے ان کو ملتزم کیف میں داخل کر دیا۔

ایام اقامت کے اعمال: (28) مفرد و قارن تو حج کے رمل و سعی سے طوافِ قدوم میں فارغ ہو گئے مگر متمتع نے جو طواف و سعی کئے وہ عمرہ کے تھے حج کے رمل و سعی اس سے ادا نہ ہوئے اور اس پر طوافِ قدوم ہے نہیں کہ قارن کی طرح اس میں یہ امور کرکے فراغت پائے لہٰذا گروہی پہلے سے فارغ ہو لیا چاہئے تو جب حج کا احرام باندھا اس کے بعد ایک نفل طواف میں رمل و سعی کر لے جب اسے بھی طوافِ زیارت میں ان امور کی حاجت نہ ہوئی

(29) **ب** یہ سب تاجائے (کان متمتع مفرد کوئی ہو) منیٰ کے جانے کے لئے مکہ معظمہ میں آٹھویں تاریخ کا انتظار کر رہے ہیں ایام اقامت میں جس قدر ہو سکے نوافل بغیر اضطباع و رمل و سعی کرتے رہیں کہ باہر والوں کے لئے یہ سب سے بہتر عبادت ہے اور ہر سات پھیروں پر مقام ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں دو رکعت نماز پڑھیں

(30) **نیا** دو احتیاط یہ ہے کہ عورتوں کو طواف کے لئے شب کے دس گیارہ بجے جب ہجوم کم ہو لے جائیں۔ یونہی صفا و مروہ کے درمیان سعی کے لئے بھی۔

(31) **عورتیں** نماز فرض و گانہ کی میں پڑھیں نمازوں کے لئے جو دنوں مسجد کریم میں حاضر ہوتی ہیں جہالت ہے کہ مقصود ثواب ہے اور خود حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ عورت کو میری مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ ثواب گھر میں پڑھنا ہے، ہاں عورتیں کہ مکہ معظمہ میں روزانہ ایک بار رات میں طواف کر لیا کریں اور مدینہ طیبہ میں صبح و شام سلام کے لئے حاضر ہوتی رہیں

(32) **ب** یا منیٰ سے واپسی کے بعد جب کبھی رات دن میں جتنی بار مکہ معظمہ پر نظر پڑے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تین بار کہیں اور نبی ﷺ پر درود بھیجیں اور دعا کریں کہ وقت قبول ہے۔

طواف میں یہ باتیں حرام ہیں: (33) طواف اگرچہ نفل ہو اس میں یہ باتیں حرام ہیں۔ (1) بے وضو طواف کرنا کوئی عضو (2) جو ستر میں داخل ہے کھلا ہوا مثلاً ران یا آزاد عورت کا کان یا کلائی (3) بے مجبوری سواری پر یا کسی کی گود میں یا کسی طرح پر طواف کرنا (4) بلا عذر ریختہ کر سر کا یا گھٹنوں چلنا (5) کعبہ کو اپنے ہاتھ پر لے کر لٹکتا طواف میں حطیم کے اندر ہو کر گزرنا۔ (6) سات پھیروں سے کم کرنا۔

مکروہاتِ طواف۔ (34) (1) فضول بات کرنا، (2) ہنسنا، (3) شعر پڑھنا، (4) سوا دعوت و منقبت کے سوا کوئی شعر پڑھنا، (5) ذکر یا دعا یا تلاوت یا کوئی کلام بلند آواز سے کرنا، (6) پاک کپڑے میں طواف کرنا، (7) بول یا انضباطِ پورہ سنگ اسود جہاں ان کا حکم ہے شک کرنا، (8) طواف کے پھیروں میں زیادہ فصل دینا یعنی کچھ پھیرے کر لئے پھر دیر تک ٹھہر گئے یا اور کسی کام میں لگ گئے باقی پھیرے بعد کو کئے مگر وضو جاتا رہے تو کر آئے یا جماعت قائم ہوئی اور اس نے ابھی نماز نہ پڑھی تو شریک ہو جائے بلکہ جنازہ کی نماز میں بھی طواف چھوڑ کر مل سکتا ہے باقی جہاں سے چھوڑا تھا آ کر پورا کر لے۔ (9) یونہی پیشاب یا پاخانہ کی ضرورت ہو تو چلا جائے وضو کر کے باقی پورا کرے (10) ایک طواف کے بعد جب تک اس کی رکعتیں نہ پڑھ لے دوسرا طواف شروع کر دینا مگر جب کہ کراہت نماز کا وقت ہو جیسے صبح صادق سے بلندیٔ آفتاب تک یا نماز عصر پڑھنے کے بعد سے غروب آفتاب تک کہ اس میں متعدد طواف بے فصل نماز جائز ہیں (11) وقت کراہت نکل جائے تو ہر طواف کے لئے دو رکعت ادا کرے (12) اور اگر بھول کر ایک طواف کے بعد بغیر نماز پڑھے دوسرا طواف شروع کر دیا تو اگر ابھی ایک پھیرا پورا نہ کیا ہو تو چھوڑ کر نماز پڑھ لے اور پھر اسے پھیر کر لیا تو اس طواف کو پورا کر کے نماز پڑھے۔ (13) خطبہ امام کے وقت طواف کرنا (14) جماعت فرض کے وقت کہاں اگر خود اکیلی جماعت میں پڑھ چکا ہے تو باقی جماعتوں کے وقت طواف کرنے میں حرج نہیں اور نمازیوں کے سامنے سے گزر بھی سکتا ہے گزرنے کو طواف بھی نماز ہی کی مثل ہے (15) طواف میں کچھ کھانا پینا یا پانی یا سیراب کرنے کا تھالے میں طواف کرنا۔

یہ باتیں طواف و سعی دونوں میں مباح ہیں: (1) سلام کرنا، (2) جواب دینا، (3) حاجت کے لئے کلام کرنا، (4) فتویٰ پوچھنا، (5) فتویٰ دینا، (6) پانی پینا، (7) سوا دعوت و منقبت کے شعار ہنسنا پڑھنا اور سعی میں کھانا بھی کھا سکتا ہے۔

سعی میں یہ باتیں مکروہ ہیں: (36) بے حاجت اس کے پھیروں میں نیا وہ فاصلہ دینا مگر جماعت قائم ہو تو چلا جائے یونہی شرکت بجنازہ یا قضائے حاجت یا تجدید وضو کر آنا اگرچہ سعی میں وضو ضرور نہیں۔ غرضیکہ ضروریات فضول کلام حتیٰ یا مرد و زن کا حاضر و ناظر کا سعی میں یا اضطرار دوڑنا طواف کے بعد بہت تاخیر کر کے سعی کرنا۔ ستر عورت نہ ہونا۔ پر یشان نظری یعنی ادھر ادھر فضول دیکھتا سعی میں بھی مکروہ ہے اور طواف میں اور زیادہ مکروہ ہے۔

طواف و سعی کے مسائل میں مرد و عورت کے فرق: (37) طواف و سعی کے مسائل میں عورتیں بھی شریک ہیں مگر انضباطِ رمل سعی میں دوڑنا یہ تینوں باتیں عورتوں کے لئے نہیں مزاحمت کے ساتھ بوسہ سنگ اسود یا رکن یمان کو چومنا یا کعبہ سے قریب ہونا یا زمزم کے اندر نظر کرنا یا خود پانی بھرنے کی کوشش کرنا یہ باتیں اگر یوں ہو سکیں کہ محرم نہ جمع ہو تو خیر ورنہ ناگہ تہلکہ ریزگان کے لئے سب سے بہتر ہے۔

منیٰ کی روانگی اور عرفہ کا وقوف

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (پ۲ البقرہ ۱۹۹)

پھر بات یہ ہے کہ اے قریشیو تم بھی وہاں سے پلٹو جہاں سے لوگ پلٹتے ہیں (یعنی عرفات) اور اللہ سے مغفرت مانگو بے شک اللہ بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔ (ترجمہ کنز الایمان)

حدیث ۱..... صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ قریش اور جو لوگ ان کے طریقہ پر تھے مزدلفہ میں وقوف کرتے اور تمام عرب عرفات میں وقوف کرتے جب اسلام آیا اللہ عزوجل نے نبی ﷺ کو حکم فرمایا کہ عرفات میں جا کر وقوف کریں پھر وہاں سے واپس ہوں۔

حدیث ۲.....صحیح مسلم شریف میں جابر بن عبداللہ ؓ سے حجۃ الوداع شریف کی حدیث مروی اسی میں ہے کہ یوم الترویہ آٹھویں ذی الحجہ کو لوگ منیٰ کو روانہ ہوئے اور حضور اقدس ﷺ نے منیٰ میں ظہر و عصر و مغرب و عشاء و فجر کی نمازیں پڑھیں پھر تھوڑا توقف کیا یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہوا اور حکم فرمایا کہ خرما میں ایک قبہ نصب کیا جائے، اس کے بعد حضور ﷺ یہاں سے روانہ ہوئے اور قریش کا یہ گمان تھا کہ مزدلفہ میں توقف فرمائیں گے جیسا کہ جاہلیت میں قریش کیا کرتے تھے مگر رسول اللہ ﷺ مزدلفہ سے آگے چلے گئے یہاں تک کہ عرفہ میں پہنچے یہاں خرما میں قبہ نصب ہو چکا تھا اس میں تشریف فرما ہوئے یہاں تک کہ جب آفتاب ڈھل گیا سواری تیار کی گئی پھر بطن وادی میں تشریف لائے اور خطبہ پڑھا پھر بلال ؓ نے اذان و اقامت کہی پھر حضور ﷺ نے نماز ظہر پڑھی پھر اقامت ہوئی اور عصر کی نماز پڑھی اور دونوں نمازوں کے درمیان کچھ نہ پڑھا پھر موقف میں تشریف لائے اور وقوف کیا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔

حدیث ۳.....صحیح مسلم میں جابر ؓ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے یہاں وقوف کیا اور پورا عرفات جائے وقوف ہے اور میں نے اس جگہ وقوف کیا اور پورا مزدلفہ وقوف کی جگہ ہے۔

حدیث ۴.....مسلم و نسائی و ابن ماجہ و زین محمد اللہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عرفہ سے زیادہ کسی دن میں اللہ ﷻ اپنے بندوں کو جہنم سے آزاد نہیں کرتا بیشک وہ اس کے ساتھ ملائکہ پر مباہات فرماتا ہے۔

حدیث ۵.....ترمذی رحمۃ اللہ علیہ میں بروایت عمرو بن شعیب مرسلاً یعنی بے واسطہ صحابی مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عرفہ کی سب سے بہتر دعا وہ جو میں نے اور مجھ سے قبل نبیوں علیہم السلام نے کی، یہ ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر

حدیث ۶.....امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مرسلاً عبید اللہ بن عبید اللہ ؓ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عرفہ سے زیادہ کسی دن میں شیطان کو نہ ذلیل و حقیر و خوار و غیظ میں بھرا ہوا نہیں دیکھا گیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس دن رحمت کا نزول اور اللہ ﷻ کا بندوں کے بڑے بڑے گناہ معاف فرمانا شیطان دیکھتا ہے۔

حدیث ۷.....ابن ماجہ و بیہقی و محمد اللہ عباس بن مرداس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفہ کی شام کو اپنی امت کے لئے مغفرت کی دعا مانگی اور وہ دعا مقبول ہوئی فرمایا میں نے انہیں بخش دیا سوا حقوق العباد کے کہ مظلوم کے لئے ظالم سے مواخذہ کروں گا حضور ﷺ نے عرض کی اے رب! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت عطا کر دے اور ظالم کی مغفرت فرما دے۔ اس دن میں یہ دعا مقبول نہ ہوئی پھر مزدلفہ میں صبح کے وقت حضور ﷺ نے اسی دعا کا اعادہ کیا اس وقت یہ دعا مقبول ہوئی اس پر رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا۔ صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما نے عرض کی ہمارے ماں باپ حضور ﷺ پر قربان اس وقت تبسم فرمانے کا کیا سبب ہے؟ ارشاد فرمایا کہ دشمن خدا ابلیس کو جب یہ علوم ہوا کہ اللہ ﷻ نے میری دعا قبول کی اور میری امت کی بخشش فرمائی تو اپنے سر پر خاک اڑانے لگا اور واویلا کرنے لگا اس کی یہ گھبراہٹ دیکھ کر مجھے ہنسی آئی۔

حدیث ۸.....بزار و ابن خزیمہ و ابن حبان محمد اللہ جابر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ذی الحجہ کے دس دنوں سے کوئی دن اللہ ﷻ کے نزدیک افضل نہیں۔ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! یا افضل ہیں یا اتنے دنوں میں اللہ ﷻ کی راہ میں جہاد کرنا۔ ارشاد فرمایا اللہ ﷻ کی راہ میں اس قدر میں جہاد کرنے سے بھی یا افضل ہیں اور اللہ ﷻ کے نزدیک عرفہ سے زیادہ کوئی دن افضل نہیں۔ عرفہ کے دن اللہ تبارک و تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف خاص تجلی فرماتا ہے اور زمین والوں کے ساتھ آسمان والوں پر مباہات کرتا ہے جہاں سے فرماتا ہے میرے بندوں کو دیکھو کہ پراگندہ سر گرد آلودہ جھپ کھاتے ہوئے دور دور سے میری رحمت کے امیدوار حاضر ہوئے تو عرفہ سے زیادہ جہنم سے آزادی و نجات کسی دن میں دیکھے نہ گئے اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ عزوجل ملائکہ سے فرماتا ہے میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا فرشتے کہتے ہیں ان میں فلاں فلاں حرام کام کرنے والے ہیں اللہ ﷻ فرماتا ہے میں نے سب کو بخش دیا۔

حدیث ۹.....امام احمد طبرانی رحمہما اللہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ ایک شخص نے عرفہ کے دن عورتوں کی طرف نظر کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج وہ دن ہے کہ جو شخص کان اور آنکھ اور زبان کو قابو میں رکھے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

حدیث ۱۰ ..... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ چابر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان عرفہ کے دن پچھلے پہر کو موقف میں وقوف کرے پھر سوار ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کہے اور سوار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے اور پھر سوار پیدل رہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَعُدْنَا مَعَهُمْ

اللہ ﷻ فرماتا ہے اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کو کیا ثواب دیا جائے جس نے میری تسبیح وتہلیل کی اور تکبیر وتعظیم کی مجھے پہچانا اور میری ثنا کی اور میرے نبی پر درود بھیجا اے میرے فرشتو! گواہ ہو کہ میں نے اسے بخش دیا اور اس کی شفاعت خود اس کے حق میں قبول کی اور اگر یہ بندہ مجھ سے سوال کرے تو اس کی شفاعت جو یہاں ہیں سب کے حق میں قبول کروں۔

حدیث ۱۱.....بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ابوسلیمان دارانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین مولیٰ کریم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے وقوف کے بارے میں سوال ہوا کہ اس پہاڑ میں کیوں مقرر ہوا حرم میں کیوں نہ ہوا؟ فرمایا کعبہ بیت اللہ ہے اور حرم اس کا دروازہ تو جب لوگ اس کی زیارت کے قصد سے آئے دروازے پر کھڑے کئے گئے کہ تضرع کریں۔ عرض کی یا امیر المومنین پھر وقوف مزدلفہ کا کیا سبب ہے؟ فرمایا کہ جب انہیں آنے کی اجازت مل تو اب اس دہری ذلت میں پڑے رہنے کے کیا معنی جب تضرع زیادہ ہوا تو حکم ہوا کہ منیٰ میں قربانی کریں پھر جب اپنے میل کچیل اتار چکے اور قربانیاں کر چکے اور گناہوں سے پاک ہو چکے تو اب اطہارِ زیارت کی انہیں اجازت ملی عرض کی گئی یا امیر المومنین ایام تشریق میں روزے کیوں حرام ہیں؟ فرمایا کہ وہ لوگ اللہ کے زوار و مہمان ہیں اور مہمان کو بغیر اجازت میزبان روزہ رکھنا جائز نہیں۔ عرض کی گئی یا امیر المومنین اطواف کعبہ سے لپٹنا کس لئے ہے؟ فرمایا اس کی مثال یہ ہے کہ کسی نے دوسرے کا گناہ کیا ہو اس کے کپڑوں سے لپٹتا اور عاجزی کرتا ہے کہ یا بخش دے۔ جب وقوف کے ثواب سے آگاہ ہوئے تو اب گناہوں سے پاک وصاف ہوتے تاوقتیکہ قریب آیا اس کے لئے تیار ہو جاؤ اور بدایات پر عمل کرو۔

(1) ساتویں تاریخ: مسجد حرام میں بعد ظہر امام خطبہ پڑھے گا سنو اس خطبہ میں منیٰ جانے اور عرفات میں نماز اور وقوف اور وہاں سے واپس ہونے کے مسائل بیان کئے جائیں گے۔

(2) یہم الترویہ میں آٹھویں تاریخ: کمام ہے جس نے احرام نہ باندھا حلاندہ۔ لہٰذا ایک نفل طواف میں رمل وسعی کرے جیسا کہ پہلے گزرا اور احرام کے متعلق جو آداب وچیزیں کہے گئے مثلاً غسل کرنا، خوشبو لگانا وہ یہاں بھی ملحوظ رکھے اور نہا دھو کر مسجد الحرام شریف میں آئے اور طواف کرے اس کے بعد طواف کی نماز مستحب ادا کرے پھر دو رکعت سنت احرام کی نیت سے پڑھے اس کے بعد حج کی نیت کرے اور لبیک کہے۔

(3) جب آفتاب نکل آئے منیٰ کو چلا اگر آفتاب نکلنے سے پہلے چلا گیا جب بھی جائز ہے مگر بعد میں بہتر ہے اور زوال کے بعد بھی جا سکتا ہے مگر ظہر کی نماز منیٰ میں پڑھ لے اور ہو سکے تو چلا جاؤ کہ جب تک مکہ معظمہ پلٹ کر آؤ گے ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں لکھی جائیں گی یہ نیکیاں قیمتاً مہر کعبہ چالیس برس آتی ہیں اور اللہ ﷻ کا فضل ہی نبی کے صدقہ میں اس امت پر بے شمار صلی اللہ علیہ وسلم والحمد للہ رب العلمین

(4) راستے بھر لبیک ودعا اور رونا کی کثرت کرو۔

(5) جب منیٰ نظر آئے یہ دعا پڑھو اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ مِنًى فَامْنُنْ عَلَيَّ بِمَا مَنَنْتَ بِهٖ عَلٰى اَوْلِيَآئِكَ

(ترجمہ) الٰہی یہ منیٰ ہے مجھ پر تو وہ احسان کر جو اپنے اولیاء پر تو نے کیا۔ ۱۲ منہ

(6) یہاں رات کو ظہر و عاج ظہر سے نویں کی صبح تک پانچ نمازیں یعنی مسجد خیف میں پڑھو آج کل بعضوں مطلبوں نے یہ نکالی ہے کہ آٹھویں کو منیٰ میں نہیں ظہر تک سیدھے عرفات پہنچتے ہیں ان کی بنا نے اور اس سنت مظہرہ کو ہرگز نہ چھوڑے قافلہ کے سردار سان کو بھی مجبور ہونا پڑے گا۔

(7) شب عرفہ یعنی میں ذکر و عبادت سے جاگ کر صبح کرو۔ سونے کے بہت دن پڑے ہیں اور نہ ہو تو کم از کم مشاء صبح جماعت اولیٰ سے پڑھو کہ شب بیداری کا ثواب ملے گا اور بافصوصہ کروح حوش تک بلند ہوتی۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بسند صحیح طبرانی و بیہقی بطریق ابو وائل و غیرہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص عرفہ کی رات میں یہ کلمات ہزار مرتبہ پڑھتا ہو گا اللہ تعالیٰ جو کچھ اس سے مانگے گا بتہ گا بتہ گا بتہ کرم کا سوال نہ کرے۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ عَرْشُهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْاَرْضِ مَوْطِئُهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّةِ رَحْمَتُهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْقَبْرِ قَضَاؤُهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْهَوَاءِ رُوْحُهٗ سُبْحَانَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَاءَ سُبْحَانَ الَّذِیْ وَضَعَ الْاَرْضَ فَلَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَاءَ مِنْهُ اِلَّا اِلَیْهِ

(ترجمہ۔ پاک ہے وہ جس کا عرش بلندی میں ہے، پاک ہے وہ جس کی حکومت زمین میں ہے، پاک ہے وہ جو دریا میں اس کا راستہ ہے، پاک ہے وہ کہ آگ میں اسی کی سلطنت ہے، پاک ہے وہ کہ جنت میں اس کی رحمت ہے، پاک ہے وہ کہ قبر میں اس کا حکم ہے، پاک ہے وہ کہ ہوا میں جو روح ہیں اسی کی ملک میں ہیں، پاک ہے وہ جس نے آسمان بلند کیا، پاک ہے وہ جس نے زمین کو پست کیا پاک ہے وہ کہ اس کے عذاب سے پناہ و نجات کی کوئی جگہ نہیں مگر اسی کی طرف۔ ۱۲ منہ

(8) صبح: مستحب وقت نماز پڑھ کر ایک وذکر و درود و شریف میں مشغول رہو یہاں تک کہ آفتاب کوہ ثبیر پر کہ مسجد خیف شریف کے سامنے پہلے اب عرفات کے پہاڑوں کو خیال نہ سے پاک کرنے کی کوشش کرو کہ آج وہ دن ہے کہ کچھ کا کچھ قبول کریں گے اور کہہ کو ان کے صدقہ میں بخشش دیں گے۔ محرم و حاج محرم، باہر سے آئیں تو ان سے لڑائی نہ باندھو کہ یوں بھی بخشن کا مطلب حاصل ہے وہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم اور خیال میں لگ جاؤ لڑائی باندھی جب بھی تو اور خیال میں پڑے بلکہ وسوسوں کی طرف دھیان ہی نہ کرو یہ جو لوگ کوئی اور وجوہ سے جوئے خیالات لا رہا ہے سمجھے اپنے رب سے کام ہے یوں ان شاء اللہ تعالیٰ وہ مراد پانا کام پا جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۱..... اگر عرفہ کی رات کہ میں گزاری اور نویں کو ثبیر پر نہ پہنچا تو کچھ حرج نہیں ہوتا ہوا عرفات میں پہنچا تو پہنچ جائے گا مگر یہ کیا کہ سنت کو ترک کیا۔ یونہی اگر رات کو منیٰ میں رہا مگر صبح صادق ہونے سے پہلے نماز فجر سے پہلے یا آفتاب نکلنے سے پہلے عرفات کو چلا گیا تو یہ کیا اور اگر آٹھویں کو جمعہ کا دن ہے جب بھی زوال سے پہلے منیٰ کو جا سکتا ہے جبکہ امیر کہ وہاں ہو یا اس کے حکم سے قائم کیا جائے۔

(9) راستے بھر میں ذکر و درود میں بسر کرو بے ضرورت کچھ بات نہ کرو ایک کی بے شمار بار تکرار کرتے چلو اور منیٰ سے نکل کر یہ پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ اِلَیْكَ تَوَجَّهْتُ وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَ بِوَجْهِكَ الْكَرِیْمِ اَرَدْتُ فَاجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْیِیْ مَبْرُوْرًا وَّارْحَمْنِیْ وَلَا تُخَیِّبْنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ سَفَرِیْ وَاقْضِ بِعَرَفَاتٍ حَاجَتِیْ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا اَقْرَبَ غَدْوَةٍ غَدَوْتُهَا مِنْ رَّضْوَانِكَ وَبُعْدًا مِنْ سَخَطِكَ ط اَللّٰهُمَّ اِلَیْكَ غَدَوْتُ وَ عَلَیْكَ اعْتَمَدْتُ وَوَجْهَكَ اَرَدْتُ فَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ تُبَاهِیْ بِهِ الْیَوْمَ مَنْ هُوَ خَیْرٌ مِنِّیْ وَ اَفْضَلُ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ ط

(ترجمہ) اے اللہ میں تیری طرف متوجہ ہوا اور تجھ پر میں نے توکل کیا اور تیرے چہرہ کریم کا ارادہ کیا میرے گناہ بخش اور میرے حج کو مبرور کر اور مجھ پر رحم کر اور مجھے نہ نے میں نہ ڈال اور میرے لئے میرے سفر میں برکت دے اور عرفات میں

میری حاجت پوری کر بے شک تو ہر شے پر قادر ہے اے اللہ میرا چلہ اپنی خوشنودی سے قریب کر اور اپنی ناخوشی سے دور کر الٰہی میں تیری طرف چلا اور تجھی پر اعتماد کیا اور تیری ذات کا ارادہ کیا تو مجھ کو ان میں سے کر جن کے ساتھ قیامت کے دن تو مباہات کرے گا جو مجھ سے بہتر و افضل ہیں الٰہی میں تجھ سے عفو و عافیت کا سوال کرتا ہوں اور اس عافیت کا جو دنیا و آخرت میں ہمیشہ رہنے والی ہے اور اللہ درود و سلام بہترین خلق محمد ﷺ اور ان کی آل و اصحاب سب پر۔ ۱۲

(10) جب نگاہ جمل رحمت پر پڑے سان سمور اور زیادہ کوشش کرو کہ انشاء اللہ قبول ہے۔

(11) عرفات میں اس پہاڑ کے پاس یا جہاں جگہ ملے نار عام سے بچ کر رہنا۔

(12) آج کے ہجوم میں لاکھوں آدمی ہزاروں ڈیرے خیمے ہوتے ہیں اپنے ڈیرے سے جا کر واپسی میں ملانا دشوار ہوتا ہے اس لئے پہچان کا نشان اس پر قائم کر دو کہ دور سے نظر آئے۔

(13) مستورات ساتھ ہوں تو ان کے برقعہ پر کوئی کپڑا خاص علامت چمکتے رنگ کا لگا دو کہ دور سے دیکھ کر تمیز کر سکو اور دل مشوش نہ رہے۔

(14) دوپہر تک زیادہ وقت اللہ ﷻ کے حضور زاری اور خالص نیت سے حسب طاقت صدقہ و خیرات و ذکر و نیک و بہار و دعا مستغرق کل توجہ میں مشغول رہے۔ حدیث میں ہے نبی ﷺ فرماتے ہیں سب سے بہتر وہ حج جو آج کے دن میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء نے کیا یہ ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ اور چاہے تو اس کے ساتھ یہ بھی کہے

لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ وَلَا نَعْرِفُ رَبًّا سِوَاهُ ؕ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا ؕ اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَسْوَاسِ الصَّدْرِ وَتَشْتِيْتِ الْاَمْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي الَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيْحُ وَشَرِّ بَوَائِقِ الدَّهْرِ اَللّٰهُمَّ هٰذَا مَقَامُ الْمُسْتَجِيْرِ الْعَائِذِ بِكَ النَّارَ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ بِعَفْوِكَ وَاَدْخِلْنِيْ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ ادْخِلْ عَلَيَّ الْاِسْلَامَ فَلَا تَنْزِعْهُ عَنِّيْ حَتّٰى تَقْبِضَنِيْ وَاَنَا عَلَيْهِ

(ترجمہ) اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے اور اس کے سوا کسی کو رب نہیں جانتے اے اللہ تو میرے دل میں نور کر دے میرے کان اور آنکھ میں نور کر اے اللہ میرے سینے کو کھول دے اور میرے امر کو آسان کر اور تیری پناہ مانگتا ہوں سینہ کے وسوسوں اور کام کی پراگندگی اور عذاب قبر سے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جو رات میں داخل ہوتی ہے اور دن میں داخل ہوتی ہے اور اس کے شر سے جس کے ساتھ ہوا چلتی ہے اور اس شر سے آفات زمانہ کے اے اللہ پناہ مانگنے والے کے طالب اور جہنم سے پناہ مانگنے والے کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے اپنے حکم کے ساتھ مجھ کو جہنم سے بچا اور اپنی رحمت سے جنت میں داخل کر اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان اے اللہ جو تو نے اسلام کی طرف مجھے ہدایت کی تو اس کو مجھ سے جدا نہ کرنا یہاں تک کہ مجھے اسی اسلام پر وفات دینا۔ ۱۲ منہ

(15) دوپہر سے پہلے کھانے پینے وغیرہ ضروریات سے فارغ ہو لے کہ دل کسی طرف لگا نہ رہے آج کے دن جیسے حاجی کو روزہ مناسب نہیں کہ دعا میں ضعف ہوگا یونہی پیٹ بھر کر کھانا سخت زہر اور غفلت و کسل کا باعث ہے تین روٹی کی بھوک والا آدمی ایک ہی کھائے۔ نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ یہی حکم دیا ہے اور خود دنیا سے تشریف لے گئے اور جو کی روٹی کبھی پیٹ بھر نہ کھائی حالانکہ اللہ ﷻ کے حکم سے تمام جہاں اختیار میں تھا اور بے نورہ برکات لینا چاہو تو ہرگز آج بلکہ حرمین شریفین میں جب تک حاضر رہو تبھی پیٹ سے زیادہ ہرگز نہ کھاؤ مانو گے تو اس کا فائدہ اور نہ مانو گے تو اس کا

نقصان آنکھوں سے دیکھ لو گے ہفتہ بھر اس پر عمل کر دیکھو گی حالت سے فرق نہ پاؤ تو مجھی کہنا۔ بچے تو کھانے پینے کے بہت سے دن ہیں یہاں تو نورہ دوق کے لئے جگہ خالی رکھو۔

اندروں از طعام خالی دار تا در و نور معرفت بینی

ع۔ پھر اپنا من دوبارہ کیا بھرے گا۔ (16) جب وہ پیر قریب آئے تباؤ کہ سنت ہو گا کہ وہ سیدھا اور نیچا ہو سکے تو صرف وضو۔

عرفات میں ظہر و عصر کی نماز۔ (17) وہ پیر ڈھلتے ہی بلکہ اس سے پہلے کہ امام کے قریب جگہ ملے مسجد نمرہ جاؤ سنتیں پڑھ کر خطبہ سن کر امام کے ساتھ ظہر پڑھو اس کے بعد بے توقف عصر کی تکبیر ہو گی معاً جماعت سے عصر پڑھو جمع میں سلام و کلام تو کیا معنی سنتیں بھی نہ پڑھو اور بعد ظہر بھی نفل نہیں یہ ظہر و عصر ملا کر پڑھنا بھی جائز ہے کہ نماز یا تو سلطان پڑھائے یا وہ جو حج میں اس کا نائب ہوتا ہے جس نے ظہر اکیلے یا اپنی خاص جماعت سے پڑھی اسے وقت سے پہلے عصر پڑھنا جائز نہیں اور جس سخت کے لئے شروع نے یہاں ظہر کے ساتھ عصر ملانے کا حکم فرمایا ہے یعنی غروب آفتاب تک دعا کے لئے وقت خالی ملتا وہ پاتا رہے گی۔

مسئلہ نمبر ۱..... ملا کر دونوں نمازیں جو یہاں ایک وقت میں پڑھنے کا حکم ہے اس میں پوری جماعت ملنا شرط نہیں بلکہ مشائ ظہر کے آخر میں شریک ہوا اور سلام کے بعد جب اپنی پوری کرنے کو کھڑا ہے امام عصر کی نماز ختم کرنے کے لئے قریب ہوا یہ سلام کے بعد عصر کی جماعت میں شامل ہوا جب بھی ہو گئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲..... ملا کر پڑھنے میں یہ بھی شرط ہے کہ دونوں نمازوں میں بلا احرام ہو اگر ظہر پڑھنے کے بعد احرام باندھا تو عصر ملا کر نہیں پڑھ سکتا نیز یہ شرط ہے کہ وہ احرام حج کا ہو اگر نکسر میں نمرہ کا قیام عصر میں حج کا ہو تو جب بھی نہیں ملا سکتا۔ (درمختار، عالمگیری)

عرفہ کا وقوف: (18) خیال کرو جب شرع کو یہ وقت دعا کے لئے فارغ کرنے کا اس قدر اہتمام ہے کہ عصر ظہر کے ساتھ ملا کر پڑھنے کا حکم دیا تو اس وقت اور کام میں مشغول اس قدر بے ہودہ ہے بعض آنکھوں کو دیکھا ہے کہ امام تو نماز میں ہی نماز پڑھ کر موقف کو گیا اور وہ کھانے، پینے حتے، چائے نماز نے میں ہیں، ڈولا بیسا نہ کر امام کے ساتھ نماز پڑھنا تو درکنار موقف (یعنی وہ جگہ کہ نماز کے بعد سے غروب آفتاب تک وہاں کھڑے ہونے کا حکم ہے) اس جگہ کو روانہ ہو جانا کو نگن ہوتا ہے اونٹ پر کو سنت بھی ہے اور جہیم میں دبنے کچلنے سے محافظت بھی

(19) بعض مطوف اس مجمع میں جانے سے منع کرتے اور طرح طرح ڈراتے ہیں ان کی نہ سنو کہ وہ خاص نزول رحمت عام کی جگہ ہے یہاں عورتیں اور کمزور مرد یکسوئی سے کھڑے ہوئے دعا میں شامل ہوں۔ کوئلن عرفہ کے سوا یہ سارا میدان موقف ہے اور یہ لوگ بھی یہی تصور کریں کہ ہم اس مجمع میں حاضر ہیں اپنی ڈیڑھ اینٹ الگ نہ سمجھیں اس مجمع میں یقیناً بکثرت ملائکہ بلکہ الیاس، خضر علیہم السلام بھی موجود ہیں یہ تصور کریں کہ انوار و برکات میں جو اس مجمع میں ان پر اتر رہے ہیں ان کا صدقہ ہم بیکساروں کو بھی پہنچتا ہے۔ یوں لگ ہو کر بھی شامل رہیں گے اور جس سے ہو سکے وہ وہاں کی حاضری چھوڑنے کی نہیں۔

(20) افضل یہ ہے کہ امام سے نزدیک جبل رحمت کے قریب جہاں سیاہ پتھر کا فرش ہے وہ قبلہ امام کے پیچھے کھڑا ہو جبکہ ان فضائل کے حصول میں دقت یا کسی کو اذیت نہ ہو، نہ جہاں اور جس طرح ہو سکے وقوف کرے امام کی بائیں جانب اور بائیں رہ رو سے افضل ہے یہ وقوف حج کی جان اور اس کا ہزار رکن ہے وقوف کے لئے کھڑا رہنا افضل ہے بیٹھا رہا جب بھی وقوف ہو گیا وقوف میں نیت اور وہ قبلہ ہونا افضل ہے۔

وقوف کی سنتیں۔ وقوف میں یہ امور سنت ہیں۔ (1) غسل دونوں (2) خطبوں کی حاضری (3) دونوں نمازیں ملا کر پڑھنا (4) بے روزہ رہنا

۱؎ اہل عرفہ عرفات میں لازم کہ اطراف میں سے ایک طرف رہے مسجد نمرہ کو جسم کی طرف یعنی قبلہ سمجھ کر اس طرف رہیں تو قوف جائز ہے۔

(5) باوضو ہونا نمازوں کے بعد فوراً (6) وقوف کرنا۔

(21) بعض جاہل یہ کرتے ہیں کہ پیارے چڑھ جاتے اور وہاں کھڑے ہو کر رو مال ہلاتے رہتے ہیں اس سے بچیں اور ان کی طرف بھی بدخیال نہ کریں بدحت اوروں کے عیب دیکھنے کا نہیں اپنے عیبوں پر شرمساری اور گریہ وزاری کا ہے۔

وقوف کے آداب: اب وہ کہ یہاں ہیں اور وہ کہ دیاریں میں ہیں سب ہمہ تن صدق دل سے اپنے کریم مہربان رب ﷻ کی طرف متوجہ ہو جائیں میدان قیامت میں حساب اعمال کے لئے اس کے حضور حاضری کا تصور کریں نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ لرزتے کانپتے ڈرتے امید کرتے آنکھیں بند کئے گردن جھکائے دست دعا آسمان کی طرف سر سے اونچا پھیلائے بغیر چسپیل وتسبیح وایسے کلمہ وذکر ودعا تو یا استغفار میں ڈوب جائے کوشش کرے کہ ایک قطرہ آنسوؤں کا ٹپکے کہ وسیلہ اجابت وسعادت ہے رونے کا سامنہ بنائے کہ آنکھوں کی صورت بھی اچھی اٹھائے دعا وذکر میں ایک کی بار بار تکرار کرے آج کے دن دعائیں بہت قبول ہیں اور دعائے جامع کہ دو پڑھنی کافی ہے چند بار ہے کہ بڑا اور سب سے بہتر یہ کہ سارا وقت درود وذکر وتلاوت قرآن میں گزاروں کو بعد وصد ہا دعاؤں سے زیادہ پاؤ گے نبی ﷺ کا دامن پکڑو۔ خوف اعظم ہو۔ سے توسل کرو اپنے گناہ اور اس کی تباہی یاد کر کے بید کی طرح لرزہ اور یقین جانو کہ اس کی مار سے اسی کے پاس پناہ ہے اس سے بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتے اس کے در کے سوا کہیں ٹھکانہ نہیں فنا فشیوں کا یہ دامن پکڑے اس کے مذاب سے اسی کی پناہ مانگو اور اسی حالت میں رہو کہ کبھی اس کے غضب کی یاد سے جی کانپا جاتا ہے اور کبھی اس کی رحمت عام کی امید سے سر جھایا دل نہال ہو جاتا ہے۔ یونہی تضرع وزاری میں رہو یہاں تک کہ آفتاب ڈوب جائے اور رات کا ایک لطیف جز آجائے اس سے پہلے کوچ منع ہے بعض جلد باز دن ہی سے چل دیتے ہیں ان کا ساتھ نہ دو غروب تک ٹھہرنے کی ضرورت نہ ہوتی تو حسر کو ٹھہرے ملا کر کیوں پڑھنے کا حکم ہوتا اور یہ علوم کہ رحمت الٰہی کس وقت توجہ فرماتے اگر تمہارے چل دینے کے بعد اتری معاذ اللہ کیا خسارہ ہے اور اگر غروب سے پہلے عرفات سے نکل گئے جب تو پورا جرم ہے بعض مطوف یہاں یوں ڈراتے ہیں کہ رات میں خطرہ ہے۔ یہ وہابیہ کے لئے ٹھیک ہے اور جب سارا قافلہ ٹھہرے گا تو انشاء اللہ کچھ اندیشہ نہیں۔ اس مقام پر پڑھنے کے لئے بعض دعائیں لکھی جاتی ہیں اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ تین بار کہہ کر تو حید اس کے بعد

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ بِالْهُدٰی وَنَقِّنِیْ وَاعْصِمْنِیْ بِالتُّقٰوی وَاغْفِرْلِیْ فِی الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی

(ترجمہ) اے اللہ مجھ کو ہدایت کے ساتھ رہنمائی کر اور پاک کر اور پرہیزگاری کے ساتھ گناہ سے محفوظ اور دنیا وآخرت میں میری مغفرت فرما۔ ۱۲ منہ تین بار

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَغْفُوْرًا اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِیْ نَقُوْلُ وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ وَاِلَيْكَ مَاٰبِیْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَجِیْءُ بِهِ الرِّيْحُ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِیْءُ بِهِ الرِّيْحُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا بِالْهُدٰی وَزَيِّنَّا بِالتُّقٰی وَاغْفِرْلَنَا فِی الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا اَللّٰهُمَّ لَكَ اَمَرْتَ بِالدُّعَاءِ وَقَضَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ بِالْاِجَابَةِ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ وَلَا تَنْكُثُ عَهْدَكَ اَللّٰهُمَّ مَا اَحْسَنْتَ مِنْ خَبَرٍ فَصَدِّقْهُ اِلَيْنَا وَيَسِّرْهُ لَنَا وَمَا كَرِهْتَ مِنْ شَرٍّ فَكَرِّهْهُ اِلَيْنَا وَجَنِّبْنَاهُ وَلَا تَنْزِعْ مِنَّا الْاِسْلَامَ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَرٰی مَكَانِیْ وَتَسْمَعُ كَلَامِیْ وَتَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِيَتِیْ وَلَا يَخْفٰی عَلَيْكَ شَیْءٌ مِّنْ اَمْرِیْ اَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيْرُ الْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِهٖ اَسْاَلُكَ مَسْاَلَةَ الْمِسْكِيْنِ وَاَبْتَهِلُ اِلَيْكَ اِبْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ وَاَدْعُوْكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِيْرِ دُعَاءَ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ وَفَاضَتْ لَكَ عَبْرَاتُهٗ وَذَلَّ لَكَ جَسَدُهٗ وَرَغِمَ اَنْفُهٗ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ بِدُعَائِكَ رَبِّیْ شَقِيًّا

وَكُنْ بِيْ رَؤُفًا رَحِيْمًا يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ وَخَيْرَ الْمُعْطِيْنَ

(ترجمہ) اے اللہ اس کو تجھ پر درود کر اور گناہ بخش دے الٰہی تیرے لئے حمد ہے جیسی ہم کہتے ہیں اور اس سے بہتر جس کو ہم کہیں اے اللہ میری نماز وعبادت اور میرا جینا اور مرنا تیرے ہی لئے ہے اور تیری ہی طرف میری واپسی ہے اور اے پروردگار تو ہی میرا وارث ہے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر اور سینہ کے وسوسہ اور کام کی پراگندگی سے الٰہی میں سوال کرتا ہوں اس چیز کی خیر کا جس کو ہوا لاتی ہے اور اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جسے ہوا لاتی ہے۔ الٰہی ہدایت کی طرف ہم کو رہنمائی کر اور تقویٰ سے ہم کو مزین کر اور آخرت و دنیا میں ہم کو بخش دے الٰہی میں رزق پاکیزہ مبارک کا تجھ سے سوال کرتا ہوں الٰہی تو نے دعا کرنے کا حکم دیا اور قبول کرنے کا وعدہ تو نے خود دیا۔ اور بے شک تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا اور اپنے عہد کو نہیں توڑتا الٰہی جو اچھی باتیں تجھے محبوب ہیں انہیں ہماری محبوب کر دے اور ہمارے لئے میسر کر اور جو بری باتیں تجھے ناپسند ہیں انہیں ہماری ناپسند کر اور ہم کو امن سے بچا اور اسلام کی طرف تو نے ہم کو ہدایت فرمائی تو اس کو ہم سے جدا نہ کر الٰہی تو میرے۔ کان کو دیکھتا ہے اور میرا کلام سنتا ہے اور میرے پوشیدہ و ظاہر کو جانتا ہے میرے کام میں سے کوئی شے تجھ پر مخفی نہیں میں امر اور التجا کرنے والا پناہ چاہنے والا خوفناک ڈرنے والا اپنے گناہ کا معترف ہوں مسکین کی طرح تجھ سے سوال کرتا ہوں اور گناہ گار ذلیل کی طرح تجھ سے عاجزی کرتا ہوں اور ڈرنے والے حقیر کی طرح تجھ سے دعا کرتا ہوں اس کی مثل دعا جس کی گردن تیرے لئے جھک گئی اور آنکھیں جاری اور بدن لاغر اور ناک خاک میں ملی ہے اے پروردگار تو اپنی دعا سے مجھے بے بہرہ نہ کر اور مجھ پر بہت مہربان ہو جائے اے بہتر سوال کئے گئے اور اے بہتر دینے والے ۱۲ منہ

اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت جابر رضی اللہ عنہ سے ہے اوپر مذکور ہو چکی اس میں جو دعائیں ہیں انہیں بھی پڑھیں۔ یعنی

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَ عَلَيْنَا مَعَهُمْ ؕ اٰمِيْن۔

ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ و غیرہ امیر المومنین مولیٰ کریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری دعا عرفہ کے دن یہ ہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا ؕ اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّسْوَاسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيْحُ وَشَرِّ بَوَائِقِ الدَّهْرِ ؕ (ترجمہ) اے اللہ میرا سینہ کھول دے اور میرا کام آسان کر اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں سینہ کے وسوسوں اور کام کی پراگندگی اور عذاب قبر سے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے جو رات میں داخل ہوتی ہے اور اس کی برائی سے جو دن میں داخل ہوتی ہے اور اس کی برائی سے جسے ہوا لاتی ہے اور آفات دہر کی برائی سے ۱۲ منہ

اس مقام پر پڑھنے کی بہت دعائیں آتا ہیں میں مذکور ہیں مگر اتنی ہی میں کفایت ہے اور درود شریف وظائف اور قرآن مجید سب دعاؤں سے زیادہ مفید

(23) یک ادب واجب الحفظ اس روز کا یہ ہے کہ اللہ عزوجل کے چھ حرفوں پر بھروسا کر کے یقین کرے کہ آج میں نے جو کچھ کہا ہوں سے اپنا پاک ہو گیا

جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا اقتاب کو شش کروں کہ آج گناہ نہ ہوں جو مولیٰ عزوجل نے محض اپنی رحمت سے میری پیشانی سے لکھ دیا ہے بچ کر رہنے لگے۔

وقوف کے مکروہات۔ (24) یہاں یہ باتیں مکروہ ہیں۔(1) غروب آفتاب سے پہلے وقوف چھوڑ کر روشنی جبکہ غروب تک حدود عرفات سے باہر نہ ہو جائے جو ترام ہے۔(2) نماز عصر ظہر ملانے کے بعد موقف کو جانے میں دیر (3) اس وقت سے غروب تک کھانے پینے یا (4) تلبیہ چھوڑ کے سوا کسی کام میں مشغول ہونا (5) کوئی دنیوی بات کرنا (6) غروب پر یقین ہو جانے کے بعد روانگی میں دیر کرنا (7) مغرب یا عشاء عرفات میں پڑھنا۔ تنبیہ۔ موقف میں تھوڑی دیر کے لئے کسی طرح سایہ پانے سے حتی المقدور بچنا ہاں جو مجبور ہے معذور ہے۔

ضروری نصیحت۔ تنبیہ ضروری، ضروری اشد ضروری۔ ہوشیار ہمیشہ حرام ہے کہ احرام میں نہ کرے موقف یا مسجد الحرام میں نہ کعبہ معظمہ کے سامنے نہ کوٹھا طواف بیت الحرام میں یہ تمہارے بہت امتحان کا موقع ہے جو تمہیں کو حکم دیا گیا ہے کہ یہاں منہ نہ چھپاؤ تمہیں حکم دیا گیا ہے کہ ان کی طرف نگاہ نہ کرو یقین جانو کہ یہ بڑے غیرت والے پاک و بے گناہ کی باندیاں ہیں اور اس وقت تم اور وہ خاص دربار میں حاضر ہیں بلا تنبیہ شیر کا بچہ اس کی بغل میں ہو اس وقت کون اس کی طرف نگاہ اٹھا سکتا ہے تنہا واحد قہار کی کنیزیں کہ اس کے خاص دربار میں حاضر ہیں ان پر بدنگاہی کس قدر سخت ہوگی۔ وَلِلّٰہِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی (پ۱۴ النحل ۶۰) کہاں ہاں ہوشیار ایمان بچائے ہوئے قلب و نگاہ سنبھالے ہوئے حرم و حرم ہے جہاں گناہ کے ارادہ پر پکڑا جانا اور ایک گناہ لاکھ گناہ کے برابر ٹھہرتا ہے۔ الٰہی خیر کی توفیق دے۔ آمین۔

وقوف کے مسائل:

مسئلہ نمبر ۱.....وقوف کا وقت نویں ذی الحجہ کو آفتاب ڈھلنے سے دسویں کی طلوع فجر تک ہے اس وقت کے علاوہ کسی اور وقت وقوف کیا تو حج نہ ہوا مگر ایک صورت میں وہ یہ کہ ذی الحجہ کا ہلال دکھائی نہ دیا مطلقہ کے تیس دن پورے کر کے ذی الحجہ کا مہینہ شروع کیا اور اس حساب سے آج نویں ہے بعد کو بات ہوا کہ نہیں کا چاند ہوا تو اس حساب سے دسویں ہوئی اور وقوف دسویں تاریخ کو ہوا مگر فرض ورنہ یہ جائز مانا جائے گا اور اگر جھوٹا ہوا کہ آج نویں کا نویں سمجھ کر وقوف کیا بعد معلوم ہوا تو یہ وقوف صحیح نہ ہوا۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲.....اگر گواہوں نے رات کے وقت گواہی دی کہ نویں تاریخ آج تھی اور یہ دسویں رات ہے تو اگر اس رات میں سب لوگوں یا اکثر کے ساتھ امام وقوف کر سکتا ہے تو وقوف لازم ہے وقوف نہ کریں تو حج فوت ہو جائے گا اور اگر اتنا وقت باقی نہ ہو کہ اکثر لوگوں کے ساتھ امام وقوف کرے اگرچہ خود امام اور چند خواص لوگ جلدی کر کے جا ئیں تو صحیح ہے بیشتر وہاں پہنچ جائیں گے مگر جو لوگ پیدل ہیں اور جن کے ساتھ بال بچے ہیں اور جن کے پاس اسباب زیادہ ہے ان کو وقوف نہ ملے گا تو اس شہادت کے سوا واقف عمل نہ کرے بلکہ دوسرے دن بعد زوال تمام حجاج کے ساتھ وقوف کریں (شک)

مسئلہ نمبر ۳.....جن لوگوں نے ذی الحجہ کے چاند کی گواہی دی اور ان کی گواہی قبول نہ ہوئی وہ لوگ اگر امام کے ایک دن پہلے وقوف کریں گے تو ان کا حج نہ ہوگا بلکہ ان پر بھی ضروری ہے کہ اسی دن وقوف کریں جس دن امام وقوف کرے اگرچہ ان کے حساب سے اب دسویں تاریخ ہے۔ (شک)

مسئلہ نمبر ۴.....تھوڑی دیر ظہر نے سے بھی وقوف ہو جاتا ہے خواہ اسے معلوم ہو کہ یہ رات ہے یا معلوم ہو یا وہ مغمیٰ علیہ ہو یا وہ نفاس والی عورت سنتا ہو یا بیدار ہو خواہ مجنون ہو بے ہوشی میں یہاں تک کہ عرفات سے ہو کر جو گزر گیا اسے حج مل گیا یعنی اب حج اس کا فاسد نہ ہوگا جبکہ یہ سب احرام سے ہوں۔ بے ہوشی میں احرام کی صورت یہ ہے کہ پہلے ہوش میں قضا اور اسی وقت احرام باندھ لیا تھا اور اگر احرام باندھنے سے پہلے بے ہوش ہو گیا اور اس کے ساتھیوں میں سے کسی نے نیابتاً کسی اور نے اس کی طرف سے احرام باندھ لیا تھا اور اگر احرام باندھنے والے نے خود اپنی طرف سے بھی احرام باندھا ہو کہ اس کا احرام اس کے احرام کے منافی نہیں تو اس صورت میں بھی وہ بحرم ہو گیا دوسرے کے احرام باندھنے کا یہ طلب نہیں کہ اس کے کپڑے اتار کر تہبند باندھ دے بلکہ یہ کہ اس کی طرف سے نیت کرے اور لبیک کہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر۵.....جس کا حج فوت ہوگیا یعنی اُسے وقوف نہ ملا تو اب حج کے باقی اعمال ساقط ہو گئے اور اس کا احرام عمرہ کی طرف منتقل ہوگیا لہٰذا عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے اور آئندہ سال قضا کرے۔ (عالمگیری وغیرہا)

مسئلہ نمبر۶.....آفتاب ڈوبنے سے پہلے ڈوبنے کے خوف سے عرفات سے باہر ہوگیا اس پر دم واجب ہے پھر اگر آفتاب ڈوبنے سے پہلے واپس آیا اور ظہر اور یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوگیا اور اگر ڈوبنے کے بعد واپس آیا تو ساقط نہ ہوا اور اگر سواری پر قادر جانور اسے لے کر بھاگ گیا جب بھی دم واجب ہے یونہی اگر اس کا اونٹ بھاگ گیا یا اس کے پیچھے چل دیا۔ (منحہ)

مسئلہ نمبر۷.....محرم نے نماز عشا نہیں پڑھی ہے اور وقت صرف اتنا باقی ہے کہ چار رکعت پڑھ کر پڑھتا ہے تو وقوف عرفہ جاتا رہے گا تو نماز چھوڑ دے اور عرفات کو جائے۔ (جوہرہ و بحر) یہ کہ طلوع میں پڑھ لے بعد کو قضا کرے۔ (منحہ)

مزدلفہ کی روانگی اور اس کا وقوف

اللہ عزوجل فرماتا ہے فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ (پ۲ البقرہ ۱۹۸)

اور جب عرفات سے پھرو اللہ کی یاد کرو مشعر حرام کے پاس اور اس کا ذکر کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی بیشک اس سے پہلے تم بہکے ہوئے تھے (ترجمہ کنزالایمان)

صحیح مسلم شریف میں جابر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ جب لوگ نبی ﷺ عرفات سے مزدلفہ میں تشریف لائے یہاں مغرب وعشا کی نماز پڑھی پھر لیٹے یہاں تک کہ فجر طلوع ہوئی جب صبح ہوگئی اس وقت اذان و اقامت کے ساتھ نماز فجر پڑھی پھر قصواء پر سوار ہو کر مشعر حرام میں آئے اور قبلہ کی جانب متوجہ کر کے دعا و تکبیر و تہلیل و توحید میں مشغول رہے اور وقوف کیا یہاں تک کہ خوب اجالا ہوگیا اور طلوع آفتاب سے قبل یہاں سے روانہ ہوئے۔ نبیتی رحمۃ للعلمین محمد بن قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اہل جاہلیت عرفات سے اس وقت روانہ ہوتے تھے جب آفتاب سر کے سامنے ہوتا غروب سے پہلے اور مزدلفہ سے بعد طلوع آفتاب روانہ ہوتے جب آفتاب پہاڑ کے سامنے ہوتا اور ہم عرفات سے نہ جائیں گے جب تک آفتاب ڈوب نہ جائے اور مزدلفہ سے طلوع آفتاب سے قبل روانہ ہوں گے تمہارا طریقہ بت پرستوں اور مشرکوں کے طریقہ کے خلاف ہے۔ (1) جب غروب آفتاب کا یقین ہو جائے نور اللہ کو پالو اور امام کے ساتھ جاؤ افضل ہے مگر وہیں کرے تو اس کا انتظار نہ کرو۔ (2) راستے بھر ذکر و درود و دعا و لبیک و تلاوت میں مصروف رہو اس وقت کی بعض دعائیں یہ ہیں۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ اَفَضْتُ وَفِيْ رَحْمَتِكَ رَغِبْتُ وَمِنْ سَخَطِكَ رَهِبْتُ وَمِنْ عَذَابِكَ اَشْفَقْتُ فَاقْبَلْ نُسُكِيْ وَاَعْظِمْ اَجْرِيْ وَتَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَارْحَمْ تَضَرُّعِيْ وَاسْتَجِبْ دُعَائِيْ وَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ هٰذَا اٰخِرَ عَهْدِنَا مِنْ هٰذَا الْمَوْقِفِ الشَّرِيْفِ الْعَظِيْمِ وَارْزُقْنِي الْعَوْدَ اِلَيْهِ مَرَّاتٍ كَثِيْرَةً بِلُطْفِكَ الْعَمِيْمِ ط

(ترجمہ) اے اللہ میں تیری طرف واپس ہوا اور تیری رحمت میں رغبت کی اور تیری ناخوشی سے ڈرا اور تیرے عذاب سے خوف کیا تو میری عبادت قبول اور میرا اجر عظیم کر اور میری توبہ قبول کر اور میری حاجتیں پوری کر اور میری دعا قبول کر اور مجھے میرا سوال عطا کر اے اللہ اس شریف بزرگ جگہ میں میری یہ حاضری آخری حاضری نہ کر اور تو اپنی مہربانی سے یہاں بہت مرتبہ آنا نصیب کر۔ ۱۲ منہ

(3) راستہ میں جہاں کھجائیں یا اذیت اپنی یا دوسرے کی ہو اس کا احتمال نہ ہو اتنی دور تیز چلو پیدل ہو خواہ سوار (4) جب مزدلفہ نظر آئے بشرطیکہ رات

چلا لیا ہو لیا بہتر ہے اور بہا کر داخل ہوا افضل مزدلفہ میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا جَمْعٌ اَسْاَلُکَ اَنْ تُرْزُقَنِیْ جَوَامِعَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَ رَبَّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ وَ رَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَسْاَلُکَ بِنُوْرِ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ اَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ وَ تَرْحَمَنِیْ وَتَجْمَعَ عَلَی الْھُدٰی اَمْرِیْ وَ تَجْعَلَ التَّقْوٰی زَادِیْ وَغْفِرْنِیْ وَالْاٰخِرَۃَ مَاْبِیْ وَھَبْ لِیْ رِضَاکَ عَنِّیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَامَنْ بِیَدِہِ الْخَیْرُ کُلُّہٗ اَعْطِنِی الْخَیْرَ کُلَّہٗ وَاصْرِفْ عَنِّیْ الشَّرَّ کُلَّہٗ اَللّٰھُمَّ حَرِّمْ لَحْمِیْ وَعَظْمِیْ وَشَعْرِیْ وَ جِلْدِیْ وَسَائِرَ جَوَارِحِیْ عَلَی النَّارِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

(ترجمہ) اے اللہ یہ جمع (مزدلفہ) ہے یہاں تجھ سے تمام کے مجموعہ کا سوال کرتا ہوں اے اللہ مشعر حرام کے رب اور رکن و مقام کے رب اور عزت والے شہر اور عزت والی مسجد کے رب میں تجھ سے بوسیلہ تیرے وجہ کریم کے نور کے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور ہدایت پر میرے کام کو جمع کر دے اور تقویٰ کو میرا توشہ اور ذخیرہ کر اور آخرت میرا مرجع کر اور دنیا اور آخرت میں تو مجھ سے راضی رہے اے وہ ذات جس کے ہاتھ میں تمام بھلائی ہے مجھ کو ہر قسم کی خیر عطا کر اور ہر قسم کی برائی سے بچا اے اللہ میرے گوشت اور ہڈی اور چربی اور بال اور تمام اعضا کو جہنم پر حرام کر دے اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔ ۱۲ منہ

مزدلفہ میں نماز مغرب وعشاء: (5) وہاں پہنچ کر تین۔ ۱۔ کہ ان جبل قزح کے پاس راستہ سے بچ کر اترتے ہوئے جہاں چکے لے

(6) نماز وہاں پہنچتے پہنچتے شفق ڈوب جائے گی مغرب کا وقت نکل جائے گا اونٹ کھول لینے اسباب اتارنے سے پہلے امام کے ساتھ مغرب و عشاء پڑھو اور اگر وقت مغرب کا باقی بھی رہے جب بھی ابھی مغرب ہرگز نہ پڑھو عرفات میں پڑھو نہ راہ میں کہ اس دن یہاں نماز مغرب وقت میں پڑھنا گناہ ہے اور اگر پڑھا تو عشاء کے وقت پھر پڑھنی ہوگی غرض یہاں پہنچ کر مغرب وقت عشاء میں بنیت ادا بہ نیت قضا تین ۱۔ کہ امام کے ساتھ پڑھو مغرب کا سلام پھیرتے ہی معاً عشاء کی جماعت ہوگی عشاء کے فرض پڑھ لو اس کے بعد مغرب وعشاء کی سنتیں اور وتر پڑھو اگر امام کے ساتھ جماعت بدل سکے تو الگ جماعت کر لو ورنہ ہو سکے تو تنہا پڑھو۔

مسئلہ نمبر ۱..... یہ مغرب وقت عشاء میں پڑھنی اسی کے لئے خاص ہے جو مزدلفہ کو آئے اور اگر عرفات ہی میں رات کو رہ گیا یا مزدلفہ کے سوا دوسرے راستے سے واپس ہوا تو اسے مغرب کی نماز اپنے وقت میں پڑھنی ضروری ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲..... اگر مزدلفہ کو آنے والے نے مغرب کی نماز راستہ میں پڑھی یا مزدلفہ پہنچ کر عشاء کا وقت آنے سے پہلے پڑھ لی تو اسے حکم یہ ہے کہ اعادہ کرے مگر یہ اور فجر طلوع ہو گئی تو وہ نماز اب صحیح ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳..... اگر مزدلفہ میں مغرب سے پہلے عشاء پڑھی تو مغرب پڑھ کر عشاء کا اعادہ کرے اور اگر طلوع فجر تک اعادہ نہ کیا تو اب صحیح ہو گئی خواہ وہ شخص معاذور ہو یا نہ ہو (درمختار، طحطاوی)

مسئلہ نمبر ۴..... اگر راستہ میں اتنی دیر ہو گئی کہ طلوع فجر کا اندیشہ ہے تو اب راستہ ہی میں دونوں نمازیں پڑھ لے مزدلفہ پہنچنے کا انتظار نہ کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵..... عرفات میں ظہر و عصر کے لئے ایک اذان اور دو اقامتیں ہیں اور مزدلفہ میں مغرب وعشاء کے لئے ایک اذان اور ایک اقامت۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶ ..... دونوں نمازوں کے درمیان سنت و نوافل نہ پڑھے مغرب کی سنتیں بھی بعد عشاء پڑھے اگر درمیان میں سنتیں پڑھیں یا کوئی اور کام کیا تو ایک اقامت اور کہی جائے یعنی عشاء کے لئے (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷ ..... طلوعِ فجر کے بعد مزدلفہ میں آیا تو ترکِ سنت ہوئی مگر دم وغیرہ اس پر واجب نہیں۔ (عالمگیری)

(7) نمازوں کے بعد باقی رات کو ایک دو رکعت نماز میں گزارو کہ یہ بہت افضل تجلّی اور بہت افضل رات ہے۔ بعض علماء نے اس رات کو شبِ قدر سے بھی افضل کہا زندگی بھر سوتے ہو اور بہت راتیں ایسی گئی اور یہاں یہ رات نہ جانے دوبارہ کسے ملے اور نہ ہو سکے تو بالطبع سو رہو کہ فضول باتوں سے سوا بہتر ہوا تنے پہلے خود بیٹھو کہ صبح چمکنے سے پہلے دو بات بطبارت سے فارغ ہو لو تو صبح بہت اندھیرے سے پڑھی جائے گی کوشش کرو کہ جماعت امام بلکہ پہلی تکبیر فوت نہ ہو کہ مشاہدہ صبح جماعت سے پڑھنے والا بھی پوری شب بیداری کا ثواب پاتا ہے۔ (8) اب دیارِ اعظم کی دوسری حاضری کا وقت آیا یہاں ان کرم کے دولہے کو لے گئے ہیں کل عرفات میں مخلوقِ الٰہ معاف ہوئے تھے یہاں خلوقِ الٰہی معاف فرمائے گئے ہو۔

مشعر الحرام میں یعنی خاص پہاڑی پر اور نہ ملے تو اس کے دامن میں اور یہ بھی نہ ہو سکے تو وادیِ محسر[1] کے سوا جہاں گنجائش پاؤ وقوف کرو اور تمام باتیں کہ وقوفِ عرفات میں مذکور ہوئیں ملحوظ رکھو یعنی ایک کی کثرت کرو اور ذکر کرو روزہ رکھو سب مشغول ہو یہاں کے لئے بعض دعائیں یہ ہیں۔ مزدلفہ کا وقوف اور دعائیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَ اِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ جِدِّیْ وَهَزْلِیْ وَ خَطَائِیْ وَ عَمْدِیْ وَ كُلَّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ وَالْعُجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَ غَلَبَةِ الرِّجَالِ وَاَسْاَلُكَ اَنْ تَقْضِیَ عَنِّیَ الْمَغْرَمَ وَاَنْ تَعْفُوَ عَنِّیْ عَلٰی مَظَالِمِ الْعِبَادِ وَاَنْ تُرْضِیَ عَنِّیَ الْخُصُوْمَ وَالْغُرَمَاءَ وَاَصْحَابَ الْحُقُوْقِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ نَفْسِیْ نَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِیُّهَا وَمَوْلَاهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَمِنْ غَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَمِنْ بَوَارِ الْاَیِّمِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا وَ اِذَا اَسَاءُوْا اسْتَغْفَرُوْا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِیْنَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ الْوَفْدِ الْمُتَقَبَّلِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ فِیْ هٰذَا الْجَمْعِ اَنْ تَجْمَعَ لِیْ جَوَامِعَ الْخَیْرِ كُلِّهٖ وَاَنْ تَصْلَحَ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ وَاَنْ تَصْرِفَ عَنِّیَ السُّوْءَ كُلَّهٗ فَاِنَّهٗ لَا یَفْعَلُ ذٰلِكَ غَیْرُكَ وَلَا یَجُوْدُ بِهٖ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی بَطْنِهٖ وَمِنْ شَرِّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی رِجْلَیْنِ وَمِنْ شَرِّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی اَرْبَعٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ اَخْشٰكَ كَاَنِّیْ اَرَاكَ اَبَدًا حَتّٰی اَلْقٰكَ وَاَسْعِدْنِیْ بِتَقْوَاكَ وَلَا تَشْقِنِیْ بِمَعْصِیَتِكَ وَحَرِّلْنِیْ مِنْ قَضَائِكَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ قَدَرِكَ حَتّٰی لَا اُحِبَّ تَعْجِیْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِیْرَ مَا عَجَّلْتَ وَاجْعَلْ غِنَایَ فِیْ نَفْسِیْ وَبَیْنَ بَیْنَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ وَاَرِنِیْ فِیْهِ ثَاْرِیْ وَاَقِرَّ بِذٰلِكَ عَیْنِیْ

(ترجمہ) اے اللہ میری خطا اور جہل اور زیادتی اور جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے سب کو بخش دے اللہ میرے تمام گناہ معاف کر دے کوشش سے جس کو میں نے کیا یا بے کوشش اور خطا سے کیا یا قصد سے اور یہ سب میں نے کئے اللہ تیری پناہ مانگتا ہوں محتاجی اور کفر اور عاجزی اور سستی سے اور تیری پناہ غم و حزن سے اور تیری پناہ بزدلی اور بخل اور دین کی گرانی اور مردوں

---

[1] کہ اس میں وقوف بہار نہیں ۱۲ منہ

کے غلبہ سے اور سوال کرتا ہوں کہ مجھ سے تاوان ادا کرادے اور حقوق العباد مجھ سے معاف کرا اور خصوم وغرما اور حقداروں کو راضی کردے اے اللہ میرے نفس کو تقویٰ دے اور اس کو پاک کر تو بہتر پاک کرنے والا ہے تو اس کا ولی و مولیٰ ہے اے اللہ تیری پناہ غلبۂ دین اور غلبۂ دشمن سے اور اس بات کے جو ملامت میں ڈالنے والی ہے اور مسیح دجال کے فتنہ سے اے اللہ مجھے ان لوگوں میں کر جو تنگی کر کے خوش ہو جاتے ہیں اور برائی کر کے استغفار کرتے ہیں اے اللہ ہم کو اپنے نیک بندوں میں کر جن کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہیں جو مقبول وفد ہیں اے اللہ اس مزدلفہ میں میرے لئے ہر خیر کو جمع کردے اور میری ہر سوال کو درست کردے اور ہر برائی کو مجھ سے پھیر دے کہ تیرے سوا کوئی نہیں کر سکتا اور تیرے سوا کوئی نہیں دے سکتا اے اللہ تیری پناہ اس کے شر سے جو پیٹ پر چلتا ہے اور دو پاؤں پر چلنے والے کے شر سے اللہ تو مجھ کو ایسا کردے کہ مجھ کو اپنے سے ڈرانے والا بنادے اور مجھ کو ایسا کردے کہ تجھ سے ڈرتا رہوں گویا تجھ کو دیکھتا ہوں یہاں تک کہ تجھ سے ملوں اور تقویٰ کے ساتھ مجھ کو سیر و مند کر اور گناہ کر کے بہ بخشنہ بنوں اور اپنی قضا میرے لئے بہتر کر اور جو تو نے مقدر کیا اور اس میں برکت دے یہاں تک کہ جو تو نے مؤخر کیا ہے اس کی جلدی کو پسند نہ کر اور جو تو نے جلد کر دیا اس کی تاخیر کو درست نہ رکھوں اور میری توجہ میرے نفس میں کر اور کان آنکھ سے مجھ کو متمتع کر اور ان کو میرا وارث کر اور جو مجھ پر ظلم کرے ان پر مجھے فتح مند کر اور اس میں میرا بدلہ دکھا دے اور اس سے میری آنکھ ٹھنڈی کر۔ ۱۲ منہ

مسئلہ نمبر ۸..... وقوف مزدلفہ کا وقت طلوع فجر سے اجالا ہونے تک ہے اس درمیان میں وقوف نہ کیا تو فوت ہو گیا اور اگر اس وقت میں یہاں سے ہو کر گزرا تو وقوف ہو گیا اور وقوف مرتفات میں جو اب نہیں وہ یہاں بھی ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹..... طلوع فجر سے پہلے جو یہاں سے چلا گیا اس پر دم واجب ہے مگر جب بیمار ہو یا عورت ہو کمزور کی وغلام میں نہ رکا نہ بیٹھ سکا اس وجہ سے پہلے چلا گیا تو اس پر کچھ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰..... نماز سے قبل مگر طلوع فجر کے بعد یہاں سے چلا گیا طلوع آفتاب کے بعد گیا تو کیا اس پر دم وغیرہ واجب نہیں۔ (عالمگیری)

منیٰ کے اعمال اور حج کے بقیہ افعال

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ (پ۲ بقرہ ۲۰۰ تا ۲۰۳)

(ترجمہ) پھر جب اپنے حج کے کام پورے کر چکو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے بلکہ اس سے زیادہ کوئی آدمی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں دے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں اور کوئی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا ایسے لوگوں کی کمائی سے

بھاگی (خوش خبری) ہے اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے اور اللہ کی یاد کرو گنتی کے دنوں میں تو جو جلدی کر کے دو دن میں چلا جائے اس پر کچھ گناہ نہیں اور جو رہ جائے تو اس پر کچھ گناہ نہیں پرہیزگار کے لئے اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ تمہیں کو اسی کی طرف اٹھنا ہے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

حدیث ۱..... صحیح مسلم شریف میں جابر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ مزدلفہ سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ بطن محسر میں پہنچے اور یہاں جانور کو تیز کر دیا پھر وہاں سے بیچ والے راستہ سے چلے جو جمرہ کبریٰ کو جاتا ہے جب اس جمرہ کے پاس پہنچے تو اس پر سات کنکریاں ماریں ہر کنکری پر تکبیر کہتے اور یہ بطن وادی سے رمی کی پھر منحر میں آ کر تریسٹھ اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر فرمائے پھر علی رضی اللہ عنہ کو دے دیا جو کہ انہوں نے نحر کیا اور حضور ﷺ نے اپنی قربانی میں انہیں شریک کر لیا پھر حکم فرمایا کہ ہر اونٹ میں سے ایک ایک ٹکڑا ہانڈی میں ڈال کر پکایا جائے دونوں صاحبوں نے اس گوشت میں سے کھایا اور شوربا پیا پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر بیت اللہ کی طرف روانہ ہوئے اور ظہر کی نماز مکہ میں پڑھی۔

حدیث ۲..... ترمذی شریف میں انہیں سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ مزدلفہ سے سکون کے ساتھ روانہ ہوئے اور لوگوں کو حکم فرمایا کہ اطمینان کے ساتھ چلیں اور وادیٔ محسر میں سواری کو تیز کر دیا اور لوگوں سے فرمایا کہ چھوٹی چھوٹی کنکریوں سے رمی کریں اور فرمایا کہ شاید اس سال کے بعد اب میں تمہیں نہ دیکھوں گا۔

حدیث ۳..... صحیحین میں انہیں سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم النحر (دسویں ذی الحج) میں چاشت کے وقت رمی کی اور اس کے بعد دنوں میں آفتاب ڈھلنے کے بعد

حدیث ۴..... صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمرہ کبریٰ کے پاس پہنچے تو کعبہ معظمہ کو بائیں جانب کیا اور منیٰ کو داہنی طرف اور سات کنکریاں ماریں ہر کنکری پر تکبیر کہی پھر فرمایا کہ اسی طرح انہوں نے رمی کی جن پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی

حدیث ۵..... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ دونوں پہلے جمروں کے پاس دیر تک ٹھہرے تکبیر و تسبیح و حمد و دعا کرتے اور جمرہ عقبہ کے پاس نہ ٹھہرتے۔

حدیث ۶..... طبرانی رحمۃ اللہ علیہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ رمی جمار میں کیا ثواب ہے؟ ارشاد فرمایا تو اپنے رب کے نزدیک اس کا ثواب اس وقت پائے گا کہ تجھے اس کی زیادہ حاجت ہوگی۔

حدیث ۷..... ابن خزیمہ و حاکم و ابن ماجہ رضی اللہ عنہم ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام مناسک میں آئے جمرہ عقبہ کے پاس شیطان سامنے آیا سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا پھر جمرہ وسطیٰ کے پاس آیا پھر اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا پھر تیسرے جمرہ کے پاس آیا تو اسے سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم شیطان کو رجم کرتے اور ملت ابراہیم علیہ السلام کا اتباع کرتے ہو۔

حدیث ۸..... بزار رحمۃ اللہ علیہ انہیں سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمروں کی رمی کرنا تیرے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔

حدیث ۹..... طبرانی و حاکم و ضیاء ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے راوی کہتے ہیں ہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! یہ جمروں پر جو کنکریاں ہر سال ماری جاتی ہیں ہمارا گمان ہے کہ کم ہو جاتی ہیں فرمایا کہ جو قبول ہوتی ہیں اٹھائی جاتی ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو پہاڑوں کی مثل تم دیکھتے۔

حدیث ۱۰..... تا ۱۲..... صحیح مسلم میں ام الفضل رضی اللہ عنہا سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں سرمنڈانے والوں کے لئے تین بار دعا کی اور کترنے والوں کے لئے ایک بار دعا کی مثل ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حدیث ۱۳..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بال منڈوانے میں ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے اور ایک گناہ مٹایا جاتا ہے

حدیث ۱۴..... مجاہد بن سماعت رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سر منڈوانے میں جو بال زمین پر گرے گا وہ تیرے لئے

قیامت کے دن نور ہوگا۔(1) جب طلوعِ آفتاب میں دو رکعت پڑھنے کا وقت باقی رہ جائے امام کے ساتھ سنّی کو پہلو اور یہاں سے سات چھوٹی چھوٹی کنکریاں کھجور کی گٹھلی برابر کی پاک جگہ سے اٹھا کر تین بار رمی کو سنّی پھر کوئی ذکر کنکریاں نہ بنائے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تینوں دن تینوں پر مارنے کے لئے بیس سے کنکریاں لے لو یا سب کسی اور جگہ سے لو مگر نجس جگہ کی ہوں نہ مسجد کی نہ حرم کے پاس کی۔(2) راستہ میں پھر یہ ستور ذکر کرو دعا اور درود اور کثرت لبیک میں مشغول رہو اور یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ اَفَضْتُ وَ مِنْ عَذَابِکَ اَشْفَقْتُ وَاِلَیْکَ رَجَعْتُ وَمِنْکَ رَھِبْتُ فَاقْبَلْ نُسُکِیْ وَ عَظِّمْ اَجْرِیْ وَارْحَمْ تَضَرُّعِیْ وَاقْبَلْ تَوْبَتِیْ وَاسْتَجِبْ دُعَائِیْ

(ترجمہ) یا اللہ میں تیری طرف واپس ہوا اور تیرے عذاب سے ڈرا اور تیری طرف رجوع کیا اور تجھ سے خوف کیا تو میری عبادت قبول کر اور میرا اجر زیادہ کر اور میری عاجزی پر رحم فرما اور میری توبہ قبول کر اور میری دعا مستجاب کر۔۱۲ منہ

(3) جب وادیِ محسر[1] پہنچے پانچ سو پینتالیس ہاتھ بہت جلدی تیزی کے ساتھ چل کر نکل جاؤ مگر نہ وہ تیزی جس سے کسی کو ایذا ہو اور اس عرصہ میں یہ دعا پڑھو جو کہ سے آتے سنّی کو دیکھ پڑھی تھی۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَ عَافِنَا قَبْلَ ذَالِکَ

(ترجمہ) یا اللہ اپنے غضب سے ہمیں قتل نہ کر اور اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ کر اور اس سے پہلے ہم کو عافیت دے۔۱۲ منہ

(4) جب سنّی نظر آئے وہی دعا پڑھو جو کہ سے آتے سنّی کو دیکھ پڑھی تھی۔

جمرۃ العقبہ کی رمی: (5) جب سنّی پہنچے سب لوگوں سے پہلے جمرۃ العقبہ[2] کو جاؤ اور ادھر سے پھیلا جمرہ ہے اور کہ معظمہ سے پہلا نالے کے وسط میں سوا ری پر جمرہ سے کم از کم پانچ ہاتھ ہٹے ہو ئے یوں کھڑے ہو کہ سنّی دہنے ہاتھ پر اور کعبہ بائیں ہاتھ کو اور جمرہ کی طرف منہ ہو سات کنکریاں جدا جدا چنگی میں لے کر سیہ حبا ہاتھ خوب اٹھا کر بغل کی رنگت ظاہر ہو ہر ایک پر۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ رَغْمًا لِلشَّیْطٰنِ رِضًا لِلرَّحْمٰنِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَّ سَعْیًا مَشْکُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَغْفُوْرًا

(ترجمہ) اللہ کے نام سے اللہ بہت بڑا ہے شیطان کے ذلیل کرنے کے لئے اللہ کی رضا کے لئے اے اللہ اس حج کو حج مبرور کر اور سعی مشکور کر اور گناہ بخش دے۔

[2] کہہ کر مارو بہتر یہ ہے کہ کنکریاں جمرہ تک پہنچیں ورنہ تین ہاتھ کے فاصلہ تک گریں اس سے زیادہ فاصلہ پر گری تو وہ کنکری شمار میں نہ آئے گی۔ پہلی کنکری سے لبیک موقوف کر دو اللہ اکبر کہہ کر پہلے سُبْحَانَ اللّٰہِ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا جب بھی ترک نہیں۔(6) سات پوری ہو جائیں وہاں بخیر ٹھہرا نہ کرو جا کرتے چلے آؤ۔

رمی کے مسائل:

مسئلہ نمبر ۱.....سات سے کم جائز نہیں اگر صرف تین ماریں یا بالکل نہیں تو دم لازم ہوگا اور اگر چار ماریں تو باقی ہر کنکری کے بدلے صدقہ

---

[1] یہ سنّی وادی محسر کے حج میں ایک نالہ ہے دونوں کی حدود سے خارج محسر سے گزرا جاتا ہے نہ کہ یہاں ٹھہرا جائے اور اس کی پہچان یہ ہے کہ وہاں پر ایک بڑا سا کھمبا ہے اور اس کے پاس ایک بڑا سا گڑھا ہے اس کی پہچان سے شروع ہو کر ۵۲۵ ہاتھ تک ہے یہاں اصحاب فیل پر عذاب الٰہی نازل ہوا تھا اس لئے جلد گزر جانا اور عذاب الٰہی سے پناہ مانگنا چاہئے۔۱۲ منہ

[2] سنّی العقبہ کے حج میں تین جگہ ستون بنے ہیں ان کو جمرہ کہتے ہیں پہلا جو سنّی سے قریب ہے جمرہ اولیٰ کہلاتا ہے اور حج کا جمرہ وسطیٰ اور آخر جمرہ کہ کہ معظمہ سے قریب ہے جمرہ عقبہ۔۱۲ منہ

[3] صرف بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر کنکر مارو۔۱۲ منہ

دے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲.....کنکری مارنے میں پے در پے ہونا شرط نہیں مگر وقفہ خلافِ سنت ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳.....سب کنکریاں ایک ساتھ پھینکیں تو سب سات ایک کے قائم مقام ہوئیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴.....کنکریاں زمین کی جنس سے ہوں اور ایسی چیز کی جس سے تیمم جائز ہے۔ کنکر پتھر مٹی یہاں تک کہ اُڑتی خاک پھینکی جب بھی رمی ہوگئی مگر ایک کنکری پھینکنے کے قائم مقام ہوئی۔ موتی، جواہر، مشک وغیرہ سے رمی جائز نہیں۔ جواہر اور سونے چاندی سے بھی رمی نہیں ہوسکتی کہ یہ قیمتی اور ہوتی سامان ہے، پھینکنے سے بھی رمی جائز نہیں۔ (ردالمحتار و فتاوٰی قاضی خان)

مسئلہ نمبر ۵.....جمرہ کے پاس سے کنکریاں اٹھانا مکروہ ہے کہ وہاں وہی کنکریاں رہتی ہیں جو مقبول نہیں ہوتیں اور مردود ہو جاتی ہیں اور جو مقبول ہو جاتی ہیں اٹھالی جاتی ہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶.....اگر معلوم ہو کہ کنکریاں نجس ہیں تو ان سے رمی کرنا مکروہ ہے اور معلوم نہ ہو تو نہیں مگر دھولینا مستحب ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷.....اس رمی کا وقت آج کی فجر سے گیارہویں کی فجر تک مسنون یہ ہے کہ طلوعِ آفتاب سے زوال تک ہو اور زوال سے غروب تک مباح اور غروب سے فجر تک مکروہ ہے۔ یونہی دسویں کی فجر سے طلوعِ آفتاب تک مکروہ اور اگر کسی عذر کے سبب ہو مثلاً حاجیوں نے رات میں رمی کی تو کراہت نہیں۔ (فتاوٰی قاضی خان و ردالمحتار)

حج کی قربانی: (7) ب رمی سے فارغ ہو کر قربانی میں مشغول ہو یہ قربانی وہ نہیں جو تیسرے عید میں ہوا کرتی ہے کہ وہ تو مسافر پر اصلاً نہیں اور مقیم پر واجب اگر حج میں ہو بلکہ یہ حج کا شکرانہ ہے قارن اور متمتع پر واجب اگر چہ فقیر ہو اور مفرد کے لئے مستحب اگر چہ غنی ہو جانور کی قسم وہ اعضا میں وہی شرطیں ہیں جو عید کی قربانی میں۔

مسئلہ نمبر ۸.....حج شخص جس کی ملک میں یہ قربانی کے لائق کوئی جانور ہو یا اس کے پاس نقد اسباب کہ اسے بیچ کر لے سکے وہ اگر قران یا تمتع کی نیت کر لے گا تو اس پر قربانی کے بدلے دس روزے واجب ہوں گے تین تو حج کے دنوں میں یعنی یکم شوال سے نویں ذی الحجہ تک احرام باندھنے کے بعد جب چاہے رکھ لے ایک ساتھ خواہ جدا جدا اور بہتر یہ ہے کہ سات آٹھ کر کے اور باقی سات تیرھویں ذوالحجہ کے بعد جب چاہے رکھ لے اور بہتر یہ ہے کہ گھر پہنچ کر ہوں

(8) ح کرتا ہوا شوہر کے ساتھ ہو روزے کے وقت حاضر رہے۔

(9) روبقبلہ جانور کو لٹا کر اور خود بھی قبلہ کو منہ کر کے یہ پڑھے۔

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (پ ۷ انعام ۷۹)

میں نے اپنی ذات کو اس کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ میں باطل سے حق کی طرف مائل ہوں اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ ۱۲ منہ

اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ (پ ۸ انعام ۱۶۲،۱۶۳)

بیشک میری نماز، قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لئے ہے جو تمام جہان کا رب ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم ہوا اور میں مسلمانوں میں ہوں۔ ۱۲ منہ

اس کے بعد "بسم اللہ اللہ اکبر" کہتے ہوئے نہایت تیز چھری سے بہت جلد ذبح کر دو کہ چاروں رگیں کٹ جائیں زیادہ ہاتھ نہ جماؤ کہ بے

سب کی تکلیف ہے۔

(10) بہتر یہ ہے کہ ذبح کے وقت جانور کے دونوں ہاتھ ایک پاؤں باندھ کر ذبح کرکے کھول دو۔

(11) اونٹ ہو تو اسے کھڑا کرکے سینہ میں گلے کی اچھا پھیر کر نحر کرو۔ ہمارہ کا سنت یونہی ہے اسے نحر کہتے ہیں اور اس کا ذبح کرنا مکروہ مگر حلال ذبح سے بھی ہو جائے گا اگر ذبح کرنے کا تو گلے پر ایک ہی جگہ اسے بھی ذبح کرے جاہلوں میں جو مشہور ہے کہ اونٹ تین جگہ ذبح ہوتا ہے غلط و خلاف سنت ہے اور رفت کی اذیت و مکروہ ہے۔

(12) جانور جو ذبح کیا جائے جب تک سرد نہ ہو لے اس کی کھال نہ کھینچو نہ اعضا کاٹو کہ ایذا ہے۔

(13) قربانی کرکے اپنے اور تمام مسلمانوں کے حج قربانی قبول ہونے کی دعا مانگو۔

حلق و تقصیر: (14) قربانی کے بعد قبلہ منہ بیٹھ کر سر منڈ جلق کریں یعنی تمام سر منڈوائیں کی افضل ہے یا بال کتروائیں کہ رخصت ہے۔ عورتوں کو بال مونڈنا حرام ہے ایک پورا بال کتروا دیں۔ مقرر اگر قربانی کرے تو اس کے لئے مستحب یہ ہے کہ قربانی کے بعد حلق کرے اور اگر حلق کے بعد قربانی کی جب بھی حرج نہیں اور تمتع اور قران والے پر قربانی کے بعد حلق کرنا واجب ہے یعنی اگر قربانی سے پہلے سر منڈوائے گا تو دم واجب ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۹..... بال کتروائیں تو سر میں جتنے بال ہیں ان میں چوتھائی بالوں میں سے کترنا ضروری ہے لہٰذا ایک پورے سے زیادہ کتروائیں کہ بال چھوٹے بڑے ہوتے ہیں ممکن ہے چہارم بالوں میں سب ایک ایک پور سے زائد نکلیں۔

مسئلہ نمبر ۱۰..... سر منڈوانے یا بال کتروانے کا وقت یوم نحر ہے۔ یعنی ۱۰ ۱۲ اور افضل پہلا دن یعنی دسویں ذی الحجہ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱..... جب احرام سے باہر ہونے کا وقت آگیا تو اب محرم بالغ دوسرے کا سر مونڈ سکتا ہے جبکہ یہ دوسرا بھی محرم ہو۔ (شک)

مسئلہ نمبر ۱۲..... جس کے سر پر بال نہ ہوں اسے استرا پھروانا واجب ہے اور اگر بال ہیں مگر سر میں پگڑیاں ہیں جن کی وجہ سے مونڈا نہیں سکتا اور بال اتنے بڑے بھی نہیں کتروائے تو اس عذر کے سبب اس سے مونڈنا اور کتروانا ساقط ہو گیا اسے بھی مونڈنے والوں کو کتروانے والوں کی طرح سب چیزیں حلال ہو گئیں مگر بہتر یہ ہے کہ یوم نحر کے ختم ہونے تک یہ مستور رہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳..... اگر وہاں سے کسی گاؤں وغیرہ میں ایسی جگہ چلا گیا کہ نہ حجام ملتا ہے نہ استرا یا قینچی پاس ہے کہ مونڈا لے یا کتروا لے تو یہ کوئی عذر نہیں مونڈانا یا کتروانا ضروری ہے۔ (عالمگیری) اور یہ بھی ضروری ہے کہ حرم سے باہر مونڈانا یا کتروانا ہو نہ یہ کہ حرم کے اندر ہو کہ اس کے لئے یہ جگہ مخصوص ہے کہ حرم سے باہر کرے گا تو دم لازم آئے گا۔ (شک)

مسئلہ نمبر ۱۴..... اس موقع پر سر مونڈانے کے بعد موچھیں نہ ترشوائے زیر ناف دور کرنا مستحب ہے اور داڑھی کے بال نہ لے اور لے تو دم وغیرہ واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵..... اگر سر مونڈانے یا کتروانے تو کوئی چیز جو احرام میں حرام تھی حلال نہ ہوئی اگرچہ طواف بھی کر چکا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶..... اگر بارہویں تک حلق و تقصیر نہ کیا تو دم لازم آئے گا کہ اس کے لئے یہ وقت مقرر ہے۔ (درمختار)

(15) حلق ہو یا تقصیر جس طرف سے شروع کرو داہنی طرف سے شروع کرو اور اس وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ کہتے جاؤ اور فارغ ہونے کے بعد بھی کہو اور حلق یا تقصیر کے وقت یہ دعا پڑھو۔

ا۔ یعنی مونڈا نہ ہو لیکی اتنی جائے جسے کہا جائے کہ سب سر مونڈا ہوا اگر کسی جگہ کا چند بال کسی میں جو اپنی کی اتنی جائے سے شروع کرے تو کہا جائے گا کہ سب نے مونڈا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا ھَدٰنَا وَ اَنْعَمَ عَلَیْنَا وَ قَضٰی عَنَّا نُسُکَنَا اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ فَاجْعَلْ لِّیْ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ نُوْرًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَضَعْ عَنِّیْ بِھَا سَیِّئَۃً وَّ ارْفَعْ لِیْ بِھَا دَرَجَۃً فِی الْجَنَّۃِ الْعَالِیَۃِ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْ نَفْسِیْ وَ قُلْ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَ لِلْمُحَلِّقِیْنَ وَ الْمُقَصِّرِیْنَ بِاَوْسَعِ الْمَغْفِرَۃِ اٰمین

(تر جمہ) حمد ہے اللہ کے لئے اس پر کہ اس نے ہمیں ہدایت کی اور انعام کیا اور ہماری عبادت پوری کرادی اے اللہ میری چوٹی تیرے ہاتھ میں میرے لئے ہر بال کے بدلے میں قیامت کے دن نور کر اور اس کی وجہ سے میرا گناہ مٹادے اور جنت میں درجہ بلند کرا اپنی میرے لئے ہر بال کے بدلے میں قیامت کے دن نور کر اور اس کی وجہ سے میرا گناہ مٹادے اور جنت میں درجہ بلند کرا اپنی میرے لئے میرے نفس میں برکت اور مجھ سے قبول کر اے اللہ مجھ کو اور سر منڈانے والوں اور بالوں کترانے والوں کو بخش دے اے بڑی مغفرت والے آمین ۱۲ منہ

اور سب مسلمانوں کی بخشش کی دعا کرو۔

مسئلہ نمبر ۱۷..... اگر موئے زیر بغل کترانے کے سوا کسی اور طرح سے بال دور کریں مثلاً چونا یا بال وغیرہ سے جب بھی جائز ہے۔ (درمختار)

(16 بال دفن کردیں اور ہمیشہ بدن سے جو چیز بال یا ناخن کمال نہ ہو دفن کردیا کریں۔

(17 یہاں حلق یا تقصیر سے پہلے ناخن نہ کترائے ورنہ دَم لازم آئے گا۔

(18 بے ضرورت سے حجامت کرانا مکروہ ہے ہاتھ لگانے نہ بوسہ لینے شرمگاہ دیکھنے کے سوا جو کچھ احرام نے حرام کیا تھا سب حلال ہوگیا۔

طواف فرض: (19) فضل یہ ہے کہ آٹھ دسویں ذی الحج کو طواف فرض طواف کے لئے جسے طواف زیارت وطواف افاضہ کہتے ہیں مکہ معظمہ میں جائے مستورہ کو پہنچ کر باوضو ستر عورت طواف کرے مگر اس طواف میں رمل نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۸..... یہ طواف حج کا دوسرا رکن ہے اس کے سات پھیرے کئے جائیں گے جن میں چار پھیرے فرض ہیں کہ بغیر ان کے طواف ہوگا ہی نہیں اور نہ حج ہوگا اور پورے سات کرلے تو اگر چار پھیروں کے بعد تمام کیا تو حج ہوگیا مگر دم واجب ہوگا کہ ابھی تک ہوا۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۹..... اس کے طواف کے صحیح ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ پیشتر احرام باندھا ہو اور وقوف کر چکا ہو اور خود کرے اور اگر کسی اور نے اسے کندھے پر اٹھا کر طواف کیا تو اس کا طواف نہ ہوا مگر جبکہ یہ مجبور ہو خود نہ کرسکتا ہو مثلاً بے ہوش ہے۔ (جوہرہ نیرہ و درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۰..... بے ہوش کو پیٹھ پر لاد کر یا کسی اور چیز پر اٹھا کر طواف کرایا اور اس میں اپنے طواف کی بھی نیت کرلی تو دونوں کے طواف ہوگئے اگرچہ دونوں کے دو قسم کے طواف ہوں۔

مسئلہ نمبر ۲۱..... اس طواف کا وقت رسویں کی طلوع فجر سے ہے اس سے قبل نہیں ہوسکتا۔

مسئلہ نمبر ۲۲..... اس میں بلکہ مطلق ہر طواف میں نیت شرط ہے اگر نیت نہ ہو طواف نہ ہوا مثلاً دشمن یا درندے سے بھاگ کر پھیرے کئے طواف نہ ہوا بخلاف وقوف عرفہ کہ وہ بغیر نیت بھی ہو جاتا ہے مگر یہ نیت شرط نہیں کہ یہ طواف زیارت ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲۳..... عیدالاضحیٰ کی نماز وہاں نہیں پڑھی جائے گی۔ (درمختار)

(20) قارن و مفرد و طواف قدوم میں اور متمتع بعد احرام حج کسی طواف نفل میں حج کے رمل و سعی دونوں یا صرف سعی کر چکے ہوں تو اس طواف میں رمل و سعی کچھ نہ کریں ورنہ اگر اس میں رمل و سعی کچھ نہ کیا ہو یا صرف رمل کیا ہو یا جس طواف میں کئے تھے مفرد کا تھا پھر قارن و متمتع کا پہلا طواف یا وہ

طواف بے طہارت کیا تو لاچار شوال سے پیشتر کے طواف میں کئے ہوئے تو ان پانچوں صورتوں میں دل و جی دونوں اس طواف فرض میں کریں۔

(21) کنور اور عورتیں اگر بھیڑ کے سبب دسویں کو نہ جا سکیں تو اس کے بعد گیارہویں کو افضل ہے اور اس دن پہنچنا نفع ہے کہ مطاف خالی ملتا ہے لیکن تیسرے دن تک ہو سکتے ہیں عورتوں کو بھی باطمینان تمام ہر پھیرے میں سنگ اسود کا بوسہ ملتا ہے۔

(22) جو گیارہویں کو نہ جا سکیں یا بارہویں کو لے کر اس کے بعد بلا عذر تاخیر کرنا مکروہ ہے جرمانہ میں ایک قربانی کرنی ہوگی ہاں مثلاً عورت کو حیض یا نفاس آ گیا تو اس کے ختم کے بعد طواف کرے مگر حیض یا نفاس سے اگر ایسے وقت پاک ہوئی کہ نہا دھو کر بارھویں تاریخ میں آفتاب ڈوبنے کے پہلے چار پھیرے کر سکتی ہے تو کرنا واجب ہے نہ کرے گی گنہگار ہوگی۔ یونہی اگر اتنا وقت اسے ملا تھا کہ طواف کر لیتی اور نہ کیا اب حیض یا نفاس آ گیا تو گنہگار ہوئی۔ (درمختار)

(23) بہر حال بعد طواف دو رکعت بدستور پڑھیں اس طواف کے بعد عورتیں حلال ہو جائیں گی اور حج پورا ہو گیا کہ اس کا دوسرا رکن یہ طواف تھا۔

مسئلہ نمبر ۲۴..... اگر یہ طواف نہ کیا تو عورتیں حلال نہ ہوں گی اگرچہ برسوں گزر جائیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵..... یہ دسویں جنابت میں طواف کیا تو احرام سے باہر ہو گیا یہاں تک کہ اس کے بعد جماع کرنے سے حج فاسد نہ ہوگا اور اگر ابتدا طواف کیا یعنی کعبہ کی بائیں جانب سے تو عورتیں حلال ہو گئیں مگر جب تک کہ میں ہے اس طواف کا اعادہ کرے اور اگر نجس کپڑا پہن کر طواف کیا تو مکروہ ہوا اور بقدر رابع نماز ستر کھلا رہا تو ہو جائے گا مگر دم لازم ہے۔ (عالمگیری جوہرہ)

(24) دسویں گیارہویں بارہویں کی راتیں منیٰ میں بسر کرنا سنت ہے نہ مزدلفہ میں نہ کہ میں نہ راہ میں لہٰذا جو بعض دس گیارہ کو طواف کے لئے گیا واپس آ کر رات منیٰ میں گزارے۔

مسئلہ نمبر ۲۶..... اگر اپنے آپ منیٰ میں رہا اور اسباب وغیرہ مکہ کو بھیج دیا مکہ ہی میں چھوڑ کر مرحلات کو گیا تو اگر ضائع ہونے کا اندیشہ نہیں ہے تو کراہت ہے ورنہ نہیں۔ (درمختار)

باقی دنوں کی رمی

(25) گیارھویں تاریخ بعد نماز ظہر امام کا خطبہ سن کر بھری کو پلوان یا ام میں رمی جمرہ اولیٰ سے شروع کرو جو مسجد خیف سے قریب ہے اس کی رمی کو راہ مکہ کی طرف سے آ کر چڑھائی پر چڑھو کہ یہ چوتھا حصہ ہے جمرۃ العقبہ کے بلند ہے یہاں رہ قبلہ سات کنکریاں بطور مذکور مار کر جمرہ سے کچھ آگے بڑھ جاؤ اور قبلہ رو ہو کر یوں ہاتھ اٹھاؤ کہ ہتھیلیاں قبلہ کو رہیں۔ حضور قلب سے حمد و درود و دعا و استغفار میں کم سے کم اتنی پڑھنے کی قدر مشغول رہو ورنہ پون پارہ یا سورۂ توبہ کی مقدار تک۔

(26) پھر جمرہ وسطیٰ پر جا کر ایسا ہی کرو۔

(27) پھر جمرۃ العقبہ پر مگر یہاں رمی کر کے بیٹھ رہو طاقت آ ہر پلٹنے میں دعا کرو۔

(28) بعینہٖ اسی طرح بارھویں تاریخ بعد زوال تینوں جمرے کی رمی کرو بعض لوگ دوپہر سے پہلے آج رمی کر کے مکہ معظمہ کو چل دیتے ہیں، یہ تمہارے اصل مذہب کے خلاف اور ایک ضعیف روایت ہے تم اس پر عمل نہ کرو۔

(29) بارھویں کی رمی کر کے غروب آفتاب سے پہلے پہلے اختیار ہے کہ مکہ معظمہ کو روانہ ہو جاؤ مگر بعد غروب چلا جانا معیوب اب ایک دن اور ٹھہرو اور تیرھویں کو بدستور دوپہر ڈھلے رمی کر کے مکہ جانا ہو گا اور یہی افضل ہے مگر عام لوگ بارھویں کو چلے جاتے ہیں تو ایک رات دن یہاں اور قیام

میں قلیل جماعت کو وقت ہے اور اگر تیرھویں کی صبح ہوگئی تو اب ظہر ہی کے جانا جائز نہیں۔ جائے گا تو دم واجب ہوگا دسویں کی رمی کا وقت اور مذکور ہوا گیارہویں بارہویں کا وقت آفتاب ڈھلے سے صبح تک ہے مگر رات میں یعنی آفتاب ڈوبنے کے بعد مکروہ ہے اور تیرھویں کی رمی کا وقت صبح سے آفتاب ڈوبنے تک ہے مگر صبح سے آفتاب ڈھلنے تک مکروہ وقت ہے اس کے بعد غروب آفتاب تک مسنون فدیہ اگر پہلی تین تاریخوں ۱۰، ۱۱، ۱۲ کی رمی دن میں نہ کی ہو تو رات میں کرے لیکن اگر عذر ہے تو کراہت ہے ورنہ کچھ نہیں اور اگر رات میں بھی نہ کی تو قضا ہوگئی اب دوسرے دن اس کی قضا دے اور اس کے ذمہ کفارہ واجب اور اس قضا کا بھی وقت تیرھویں کے آفتاب ڈوبنے تک ہے اگر تیرھویں کو آفتاب ڈوب گیا اور رمی نہ کی تو اب رمی نہیں ہوسکتی اور دم واجب۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۷..... اگر بالکل رمی نہ کی جب بھی ایک ہی دم واجب ہوگا۔ (شک)

مسئلہ نمبر ۲۸..... کنکریاں چاروں دن کے واسطے لی تھیں یعنی ستر اور بارھویں کی رمی کر کے کہ جانا چاہتا ہے تو اگر اور کوئی ضرورت ہو تو اسے دے دے اور نہ کسی پاک جگہ ڈال دے جہاں پر پہلی ہوئی کنکریاں پھینکا مکروہ ہے اور دفن کرنے کی بھی حاجت نہیں۔ (شک)

مسئلہ نمبر ۲۹..... رمی پیدل بھی جائز ہے اور سوار ہو کر بھی مگر افضل یہ ہے کہ پہلے اور دوسرے حروں پر پیدل رمی کرے اور تیسرے کی سواری پر۔ (درمختار و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۰..... اگر کنکری کسی شخص کی پیٹھ یا کسی اور جگہ پر پڑی اور گر پڑی تو اس کے بدلے کی دوسری مارے اور اگر گر پڑی وہاں گری جہاں اس کی جگہ ہے یعنی حرے سے تین ہاتھ کے فاصلے کے اندر تو جائز ہوگئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۱..... اگر کنکری کسی شخص پر پڑی اور اس پر سے حرے کو گئی تو اگر معلوم ہو کہ اس کے دفع کرنے سے حرے پر پہنچتی تو اس کے بدلے کی دوسری کنکری مارے اور معلوم نہ ہو جب بھی احتیاط یہی ہے کہ دوسری مارے۔ یونہی اگر شک ہو کہ کنکری اپنی جگہ پر پہنچی یا نہیں تو اعادہ کرلے۔ (شک)

مسئلہ نمبر ۳۲..... ترتیب کے خلاف رمی کی تو بہتر یہ ہے کہ اعادہ کرلے اور اگر پہلے حرہ کی رمی نہ کی اور دوسرے تیسرے کی کی تو پہلے پر مار کر پھر دوسرے اور تیسرے پر مار لینا بہتر ہے اور اگر تین تین کنکریاں ماری ہیں تو پہلے پر چار اور مارے اور دوسرے تیسرے پر سات سات اور اگر چار چار ماری ہر ایک پر تین تین اور مارے اور بہتر یہ ہے کہ سر سے رمی کرے اور اگر یوں کیا کہ ایک ایک کنکری تینوں پر مار آیا پھر ایک ایک یونہی سات بار میں سات سات کنکریاں پوری کیں تو پہلے حرہ کی رمی ہوگئی اور دوسرے پر تین اور مارے اور تیسرے پر چھ تو رمی پوری ہوگئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۳..... جو شخص مریض ہو کہ حرہ تک سواری پر بھی نہ جا سکتا ہو وہ دوسرے کو حکم دے کہ اس کی طرف سے رمی کرے اور اس کو چاہیے کہ پہلے اپنی طرف سے سات کنکریاں مارنے کے بعد مریض کی طرف سے یونہی سات بار یا تو مکروہ ہے اور مریض کے بغیر حکم رمی کر دی تو جائز نہیں ہوئی اور اگر مریض میں اتنی طاقت نہیں کہ رمی کرے تو بہتر یہ ہے کہ اس کا ساتھی اس کے ہاتھ میں کنکری رکھ کر رمی کرائے۔ یونہی بے ہوش یا مجنون یا بچہ کی طرف سے اس کے ساتھ والے رمی کریں اور بہتر یہ کہ ان کے ہاتھ پر کنکری رکھ کر رمی کرائیں۔ (شک)

مسئلہ نمبر ۳۴..... گن کر اکیس کنکریاں لے گیا اور رمی کرنے کے بعد دیکھتا ہے کہ چار باقی ہیں اور یہ یاد نہیں کہ کون سے حرہ پر کمی تو پہلے پر یہ چار کنکریاں مارے اور دونوں پچھلوں پر ساتھ ساتھ اور اگر تین باقی ہیں تو ہر ایک پر ایک ایک اور اگر ایک یا دونوں جب بھی ہر حرہ پر ایک ایک (فتح القدیر)

(30) رمی سے پہلے حلق جائز نہیں۔

(31) گیارہویں یا بارہویں کی رمی دوپہر سے پہلے صحیح نہیں۔

رمی میں بارہ چیزیں مکروہ ہیں (32) رمی میں یہ چیزیں مکروہ ہیں۔ (i) دسویں کی رمی غروبِ آفتاب کے بعد کرنا۔ (ii) تیسویں کی رمی دوپہر سے پہلے کرنا۔ (iii) رمی میں بڑا پتھر مارنا۔ (iv) بڑے پتھر کو توڑ کر کنکریاں مارنا۔ (v) مسجد کی کنکریاں مارنا۔ (vi) حرم کے نیچے جو کنکریاں پڑی ہیں اٹھا کر مارنا کہ یہ مردود کنکریاں ہیں جو قبول ہوتی ہیں وہ اٹھائی جاتی ہیں۔ کہ قیامت کے دن نیکیوں کے پلے میں رکھی جائیں گی اور حرم میں گرد پیدا کرنے کو کنکریاں مارنا۔ (vii) ناپاک کنکریاں مارنا۔ (viii) سات سے زیادہ مارنا۔ (ix) رمی کے لئے جو جگہ نذر کر ہوئی اس کے خلاف کرنا۔ (x) حرم سے پانچ ہاتھ سے کم فاصلہ پر کنکر ہونا زیادہ کا مضائقہ نہیں۔ (xi) حرموں میں خلافِ ترتیب کرنا۔ (xii) مارنے کے بعد کنکری حرم کے پاس ڈال دینا۔

مکہ معظمہ کی روانگی (33) نفر ثانی یعنی بارہویں خواہ تیرھویں کو جب منیٰ سے رخصت ہو کر مکہ معظمہ چلو اوی محصب [1] میں کہ جنۃ المعلیٰ کے قریب ہے سواری سے اتر کر ذرا پیدل چلے بہتر ہے پھر ظہر کر وہاں افضل یہ ہے کہ عشا تک نمازیں یہیں پڑھو ایک نیند لے کر مکہ معظمہ میں داخل ہو

(34) ب تیرھویں کے بعد جب تک مکہ میں ٹھہرو اپنے اور اپنے پیر، استاد، ماں، باپ، خصوصاً حضور پر نور سید عالم ﷺ اور ان کے اصحاب و اہل بیت و حضور غوث اعظم کی طرف سے جتنے ہو سکیں عمرے کرتے رہو۔ مفہم کو کہ مکہ معظمہ سے میل یعنی مدینہ طیبہ کی طرف تین میل فاصلہ پر جاؤ وہاں سے عمرہ کا احرام جس طرح اوپر بیان ہوا باندھ کر آؤ اور طواف و سعی حسب دستور کر کے حلق یا تقصیر کرا کر احرام ہو گیا۔ جو حلق کرے گا اور شاید ہی دوسرا احرام والا وہ سر پر استرا پھروا لے کافی ہے۔ یونہی وہ جس کے سر پر قدرتی بال نہ ہوں

(35) مکہ معظمہ میں کم سے کم ایک ختم قرآن مجید سے محروم نہ رہے۔

مقاماتِ متبرکہ کی زیارت (36) جنۃ المعلیٰ حاضر ہو کر امہات المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا و دیگر خواتین کی زیارت کرے۔

(37) مکان ولادت قدس حضور انور ﷺ و مکان حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا۔ مکان ولادت حضرت علی ﷺ و جبل ثور و غار حرا و مسجد الجن و مسجد جبل ابی قبیس وغیرہ مکانات متبرکہ کی بھی زیارت سے مشرف ہو۔

(38) حضرت عبد المطلب کی زیارت کریں اور ابو طالب کی قبر پر نہ جائیں۔ یونہی جدہ میں جو لوگوں نے حضرت اماں حوا رضی اللہ عنہا کا مزار کئی ہاتھ کا بنا رکھا ہے وہاں بھی نہ جائیں کہ بے اصل ہے۔

(39) ملا کی خدمت سے برکت حاصل کرو۔

کعبہ معظمہ کی داخلی (40) کعبہ معظمہ کی داخلی کمال سعادت ہے اگر جائز طور پر نصیب ہو حرم میں عام داخل ہوتی ہے مگر نہایت تکلیف رہتی ہے کمزور مرد کا تو کام ہی نہیں نہ عورتوں کو اس ہجوم میں ہرگز دست مزدوری کرا کر آپ پیدا سے بچ بھی گیا تو اوروں کو دھکے دے کر ایذا دے گا اور یہ جائز نہیں نہ اس طرح حاضری میں کچھ ذوق ملے اور ناس داخل بے یقین دین معتبر نہیں اور اس پر یہ اور بھی حرام اور دینا بھی حرام۔ حرام کے ذریعے ایک مستحب ملا بھی تو وہ بھی حرام ہو گیا۔ ان مفاسد سے نجات نہ ملے تو عظیم کی حاضری نعمت جانے اور پُر ذرا کہ وہ بھی کعبہ ہی کی زمین ہے اور اگر سایہ بن پڑے یوں کہ خدام کعبہ سے صاف ٹھہر جائے کہ داخلی کے لوگوں کچھ نہ دیں گے۔ اس کے بعد یا فضل چاہے ہزاروں روپے دے تو کمال ادب خاطر داخلی کی رعایت سے آنکھیں نیچے کئے گردن جھکائے ٹکٹکی باندھے پر شرماتے جلال رب العزت سے لرزتے کانپتے بسم اللہ کہہ کر پہلے سیدھا پاؤں بڑھا کر داخل ہو اور

---

[1] جنۃ المعلیٰ کو کہ مقبرہ کا تبرستان ہے اس کے پاس ایک ایک پہاڑ ہے اور دوسرا اس پہاڑ کے سامنے کو کوہ جاتے ہوئے داہنے ہاتھ پر الگ کے پہاڑ ہے جدا ہیں دونوں پہاڑوں کے بیچ کشادہ وادی محصب ہے جنۃ المعلیٰ میں داخل نہیں ہے از فقیر حضرت قدس سرہ

سامنے کی دیوار تک تین ہاتھ کا فاصلہ رہے اور وہاں دو رکعت نماز نفل غیر وقت مکروہ میں پڑھے کہ نبی ﷺ نے اس جگہ نماز پڑھی ہے پھر دیوار پر رخسار اور منہ رکھ کر خوب درود و دعا میں کوشش کرے۔ یونہی ناف نیچے کے پیادوں کو شوں پر جائے اور دعا کرے اور ستونوں سے چمٹے اور پھر اس دولت کے ملنے اور حج و زیارت کے قبول کی دعا کرے اور یونہی آنکھیں نیچے کئے واپس آئے اوپر یا ادھر ادھر ہرگز نہ دیکھے اور یہ سے فضل کی امید کرو کہ وہ فرماتا ہے۔ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا (پ۴ آل عمران ۹۷) جو اس گھر میں داخل ہوا وہ امان میں ہے۔ والحمد للہ

حرمین شریفین کے تبرکات (41) بچی ہوئی حق وغیرہ جو یہاں یا مدینہ طیبہ میں خدام دیتے ہیں ہرگز نہ لے بلکہ اپنے پاس سے حق وہاں روشن کر کے باقی اٹھا لے۔

مسئلہ نمبر ۳۵..... کعبہ معظمہ جو سال بعد بدلا جاتا ہے اور اترا کپڑا، پرتقسیم کر دیا جاتا ہے۔ اس کو ان فقرا سے خرید سکتے ہیں اور جو غلاف چڑھا ہوا ہے اس میں سے لینا جائز نہیں۔ بلکہ اگر کوئی ٹکڑا بعد اتر کر پڑے تو اسے بھی نہ لے اور لے تو کسی فقیر کو دے دے۔

مسئلہ نمبر ۳۶..... کعبہ معظمہ میں خوشبو گی ہوا سے بھی لینا جائز نہیں اور لی تو واپس کر دے اور خواہش ہو تو اپنے پاس سے خوشبو لے جا کر مس کرا لائے۔

طوافِ رخصت: (42) جب ارادہ رخصت کا ہو طوافِ وداع بدل دسمی واضطباع بجالائے کہ باہر والوں پر واجب ہے ہاں وقت رخصت عورت حیض یا نفاس میں ہو تو اس پر نہیں جس نے صرف عمرہ کیا ہے اس پر یہ طواف واجب نہیں پھر بعد طواف بہ ستون رو رکعت مقام ابراہیم میں پڑھے۔

مسئلہ نمبر ۳۷..... سنکارا دہ تھا طوافِ رخصت کرایا مگر کسی وجہ سے ٹھہر گیا اگر اقامت کی نیت نہ کی تو وہی طواف کافی ہے مگر مستحب یہ ہے کہ پھر طواف کرے۔ کہ پچھلا کام طواف رہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۸..... مکہ والے اور میقات کے اندر رہنے والے پر طوافِ رخصت واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۹..... باہر والے نے مکہ میں یا مکہ کے آس پاس میقات کے اندر کسی جگہ رہنے کا ارادہ کیا یعنی یہ کہ اب یہیں رہے گا تو اگر بارہویں تاریخ تک یہ نیت کر لی تو اس پر یہ طواف واجب نہیں اور اس کے بعد نیت کی تو واجب ہو گیا اور پہلی صورت میں اگر اپنے ارادہ کو توڑ دیا اور وہاں سے رخصت ہوا تو اس وقت بھی واجب نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۰..... طوافِ رخصت میں نفسِ طواف کی نیت ضروری ہے واجب اور رخصت نیت ہونے کی حاجت نہیں یہاں تک کہ اگر یہ نیت نفل کیا واجب ہو گیا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۱..... حیض والی مکہ معظمہ سے جانے کے قبل پاک ہو گئی تو اس پر یہ طواف واجب ہے اور اگر جانے کے بعد پاک ہوئی تو اسے یہ ضروری نہیں کہ واپس آئے اور واپس آئی تو طواف واجب ہو گیا جبکہ میقات سے باہر نہ ہوئی تھی اور اگر جانے سے پہلے حیض ختم ہو گیا مگر نہ غسل کیا تھا نہ نماز کا ایک وقت گزرا تھا تو اس پر بھی واپس آنا واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۲..... جو غیر طوافِ رخصت کے چلا گیا تو جب تک میقات سے باہر نہ ہوا واپس آئے اور میقات سے باہر ہونے کے بعد یاد آیا تو واپس ہونا ضروری نہیں بلکہ دم دے دے اور اگر واپس ہو تو عمرہ کا احرام باندھ کر واپس ہو اور عمرہ سے فارغ ہو کر طوافِ رخصت بجالائے اور اس صورت میں دم واجب نہ ہوگا۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۳..... طوافِ رخصت کے تین پھیرے چھوڑ دیا تو ہر پھیرے کے بدلے صدقہ دے۔ (عالمگیری)

(43) طوافِ رخصت کے بعد زمزم پر آ کر کسی طرح پانی پیٹ بھر پی لے۔

(44) پھر دروازہ کعبہ کے سامنے کھڑا ہو کر آستانہ پاک کو بوسہ دے اور قبول حج و زیارت اور بار بار حاضری کی دعا مانگے اور وہی دعائے جامع پڑھے یا یہ پڑھے۔

اَلسَّائِلُ بِبَابِكَ يَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَ مَعْرُوْفِكَ وَ يَرْجُوْ رَحْمَتَكَ

تیرے دروازہ پر سائل تیرے فضل و احسان کا سوال کرتا ہے اور تیری رحمت کا امیدوار ہے ۱۲ منہ

(45) احرام پر آکر طواف کعبہ تمام کر اسی طرح چوتھا، ذکر کر درود و دعا کی کثرت کرے اس وقت یہ دعا پڑھو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِىَ لَوْلَآ اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ اَللّٰهُمَّ كَمَا هَدَيْتَنَا لِهٰذَا فَتَقَبَّلْهُ مِنَّا وَلَا تَجْعَلْ هٰذَا آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَارْزُقْنِى الْعَوْدَ اِلَيْهِ حَتّٰى تَرْضٰى عَنِّىْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

(ترجمہ) حمد ہے اللہ کے لئے جس نے ہمیں ہدایت کی اللہ ہم کو ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے الٰہی جس طرح ہمیں تو نے اس کی ہدایت کی ہے تو قبول فرما اور بیت الحرام میں یہ ہماری آخری حاضری نہ کرا اور اس کی طرف پھر لوٹنا ہمیں نصیب کرنا کہ تو اپنی رحمت کے سبب راضی ہو جائے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان اور حمد اللہ کے لئے جو رب ہے تمام جہان کا اور اللہ درود بھیجے ہمارے سردار محمد ﷺ اور ان کی آل و اصحاب سب پر ۱۲ منہ

پھر حجرِ پاک کو بوسہ دو اور جو آسان سمجھے ہو کر اور یہ پڑھو

يَمِيْنُ اللّٰهِ فِىْ اَرْضِهٖ اَنِّىْ اُشْهِدُكَ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا اَنِّىْ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَا اُوْدِعُكَ هٰذِهِ النَّفَاقَةَ لِتَشْهَدَ لِىْ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِىْ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ يَوْمَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُشْهِدُكَ عَلٰى ذٰلِكَ وَاُشْهِدُ مَلٰئِكَتَكَ الْكِرَامَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

(ترجمہ) زمین میں اللہ کے یمین میں تجھے گواہ کرتا ہوں اور اللہ کی گواہی کو میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور میں تیرے پاس اس شہادت کو امانت رکھتا ہوں کہ اللہ کے نزدیک قیامت کے دن جس دن بڑی گھبراہٹ ہوگی تو میرے لئے اس کی شہادت دے اے اللہ میں تجھ کو اور تیرے ملائکہ کو اس پر گواہ کرتا ہوں۔ اللہ درود بھیجے ہمارے سردار محمد ﷺ اور ان کی آل و اصحاب سب پر ۱۲ منہ

(46) پھر الٹے پاؤں کعبہ کی طرف منہ کر کے سیدھے چلتے میں پھر پھر کر کعبہ کو حسرت سے دیکھتے اس کی جدائی پر روتے یا رونے کا منہ بنائے مسجد کریم کے دروازہ سے باہایاں پاؤں پہلے باہر جا کر نکلو اور دعائے مذکور پڑھو اور اس کے لئے بہتر باب الحزورہ ہے۔ (47) حیض و نفاس والی عورت دروازہ مسجد میں کھڑی ہو کر یہ تکا حسرت دیکھے اور دعا کرتی چلے۔ (48) پھر بقدر قدرت فقرا کے کھانے پر تصدق کرے کہ متعلقہ پر تصدق کرنے کے متوجہ پر کہا گیا عظیم مدینہ طیبہ ہو باللہ التوفیق۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

قران کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ (پ۲ البقرہ ۱۹۶) اور حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو (ترجمہ کنزالایمان)۔

ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ و امام مالک بن معدان تنعمی سے روایت ہے کہ کہتے ہیں میں نے حج و عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو نے اپنے نبی محمد ﷺ کی پیروی کی۔ صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو حج و عمرہ دونوں کو ایک میں ذکر فرماتے ہیں

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے حج و عمرہ دونوں کو ایک میں ذکر فرماتے ہیں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے حج و عمرہ کو جمع فرمایا۔

مسئلہ نمبر ۱..... قران کے یہ معنی ہیں کہ حج و عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھے یا پہلے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور ابھی طواف کے چار پھیرے نہ کئے تھے کہ حج کو شامل کرلیا یا پہلے حج کا احرام باندھا تھا اس کے ساتھ عمرہ بھی شامل کرلیا خواہ طواف قدوم سے پہلے عمرہ شامل کیا یا بعد میں طواف قدوم سے پہلے اسلئے ہے کہ خلاف سنت ہے مگر دم واجب نہیں اور طواف قدوم کے بعد شامل کیا تو واجب ہے کہ عمرہ جو فوت ہوا اس کے دم دے اور عمرہ کی قضا کرے اور عمرہ وقتہ ذا جب بھی دم دینا واجب ہے۔ (درمختار و غنیہ)

مسئلہ نمبر ۲..... قران کے لئے شرط یہ ہے کہ عمرہ کے طواف کا اکثر حصہ وقوف عرفہ سے پہلے ہو لہٰذا جس نے طواف کے چار پھیروں سے پہلے وقوف کیا اس کا قران باطل ہوگیا۔ (فتح القدیر)

مسئلہ نمبر ۳..... سب سے افضل قران ہے پھر تمتع پھر افراد (درمختار وغیرہ) قران کے احرام کا طریقہ احرام کے بیان میں مذکور ہوا۔

مسئلہ نمبر ۴..... قران کا احرام میقات سے پہلے بھی ہوسکتا ہے اور شوال سے پہلے بھی مگر اس کے افعال حج کے مہینوں میں کئے جائیں۔ شوال سے پہلے افعال نہیں کرسکتے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵..... قران میں واجب ہے کہ پہلے ساتھ پھیرے طواف کرے اور ان میں پہلے تین پھیروں میں رمل سنت ہے پھر سعی کرے اب قران کا ایک جزو یعنی عمرہ ہوگیا مگر ابھی حلق نہیں کرسکتا اور کیا بھی تو احرام سے باہر نہ ہوگا اور اس کے ذمہ نہ میں دو دم لازم ہیں۔ عمرہ پورا کرنے کے بعد طواف قدوم کرے اور چاہے تو ابھی سعی کرلے ورنہ طواف افاضہ کے بعد سعی کرے اگر ابھی سعی کرے تو طواف قدوم کے تین پہلے پھیروں میں بھی رمل کرے اور دونوں طوافوں میں اضطباع بھی کرے۔

مسئلہ نمبر ۶..... ایک ساتھ دو طواف کئے پھر دو سعی واجب بھی جائز ہے مگر خلاف سنت ہے اور دم لازم نہیں خواہ پہلا طواف عمرہ کی نیت سے اور دوسرا قدوم کی نیت سے ہو یا دونوں میں سے کسی میں تعیین نہ کی اس کے سوا کسی اور طرح کی نیت کی بہر حال پہلا عمرہ ہوگا اور دوسرا طواف قدوم۔ (درمختار و منحہ)

مسئلہ نمبر ۷..... پہلے طواف میں اگر طواف کی نیت کی جب بھی عمرہ ہی کا طواف ہے (بحر و غیرہ) عمرہ سے فارغ ہو کر بہ ستور محرم رہے اور تمام اعمال بجالائے دسویں کو حلق کے بعد پھر طواف افاضہ کے بعد پھر سعی کرے فوت ہونے کے لئے تین حالتیں ہوتی ہیں اس کے لئے بھی حالتیں ہوں گی۔

مسئلہ نمبر ۸..... قارن پر دسویں کی رمی کے بعد قربانی واجب ہے قربانی کسی حرم میں نہیں بلکہ اس کا شکر یہ ہے کہ اللہ ﷻ نے اسے دو عبادتوں کی توفیق بخشی۔ قارن کے لئے افضل یہ ہے کہ اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے جائے۔ (عالمگیری و منحہ و درمختار وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۹..... اس قربانی کے لئے یہ ضروری ہے کہ حرم میں ہو یہ بعینہ حرم نہیں ہوسکتی اور سنت یہ کہ منیٰ میں ہو اور اس کا وقت دسویں ذی الحجہ کی فجر طلوع ہونے سے بارہویں کے غروب آفتاب تک ہے مگر یہ ضروری ہے کہ رمی کے بعد ہو رمی سے پہلے کرے گا تو دم لازم آئے گا اور اگر بارہویں تک نہ کی تو ساقط نہ ہوگی بلکہ جب تک زندہ ہے قربانی اس کے ذمہ ہے۔ (منحہ)

مسئلہ نمبر ۱۰..... اگر قربانی پر قادر تھا اور ابھی قربانی نہ کی تھی کہ انتقال ہوگیا تو اس کی وصیت کر جانا واجب ہے ہاں اگر وصیت نہ کی تو ورثہ پر کچھ لازم نہیں نفلی حج بھی ہے۔ (منحہ)

مسئلہ نمبر ۱۱..... قارن کو اگر قربانی میسر نہ آئے کہ اس کے پاس ضرورت سے زیادہ اسباب نہیں نہ اتنا اسباب کہ اسے بیچ کر جانور خریدے تو دس روز سے کے پاس سے پہلے اور بہتر یہ ہے کہ نویں سے پہلے ختم کردے اور یہ بھی اختیار ہے کہ متفرق طور پر رکھے تینوں کا پے در پے رکھنا ضروری نہیں

اور سات روزے حج کا زمانہ گزرنے کے بعد یعنی تیرھویں کے بعد رکھے تیرھویں کو یا اس کے پہلے نہیں ہو سکتے ان سات روزوں میں یہ اختیار ہے کہ وہیں رکھے یا مکان واپس آ کر اور بہتر مکان پر واپس ہو کر رکھنا ہے اور ان دس روزوں میں رات سے نیت ضروری ہے۔ (عالمگیری، فتح القدیر، غنیہ)

مسئلہ نمبر ۱۲..... اگر پہلے کے تین روزے نویں تک نہیں رکھے تو اب روزے کافی نہیں بلکہ دم واجب ہوگا دم دے کر احرام سے باہر ہو جائے اور اگر دم دینے پر قادر نہیں تو سر منڈا کر یا بال کتر وا کر احرام سے جدا ہو جائے اور روزہ واجب ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳..... بیمار نہ ہونے کی وجہ سے روزے رکھ لئے پھر حلق سے پہلے وہیں کو جانور مل گیا تو اب روزے کافی نہیں لہٰذا قربانی کرے اور حلق کے بعد جانور پر قدرت ہوئی تو دو روزے کافی ہیں ٹھہرا قربانی کے دنوں میں قدرت پائی گئی یا بعد میں یونہی اگر قربانی کے دنوں میں سر منڈایا تو اگرچہ حلق سے پہلے جانور پر بیمار ہونے سے روزے کافی ہیں۔ (درمختار، غنیہ)

مسئلہ نمبر ۱۴..... بیمار نے طوافِ عمرہ کے تین پھیرے کرنے کے بعد وقوفِ عرفہ کیا تو وہ طواف بانا رہا اور چار پھیرے کے بعد وقوف کیا تو باطل نہ ہوا اگرچہ طوافِ قدوم یا نفل کی نیت سے کئے لہٰذا یوم النحر میں طوافِ زیارت سے پہلے اس کی تکمیل کرے اور پہلی صورت میں چونکہ اس نے عمرہ توڑ ڈالا لہٰذا ایک دم واجب ہوا اور قربانی کہ شکر کے لئے واجب تھی ساقط ہوگئی اور اب کارن مدہ اور یوم النحر تک کے بعد اس عمرہ کی قضا دے۔ (درمختار)

تمتع کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَ سَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (پ۲، البقرۃ، ۱۹۶)

(ترجمہ) جس نے عمرہ سے حج کی طرف تمتع کیا اس پر قربانی ہے جیسی میسر آئے پھر جسے قربانی کی قدرت نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات واپسی کے بعد یہ دس پورے ہیں یہ اس کے لئے ہے جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔

تمتع اسے کہتے ہیں کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرے پھر اسی سال حج کا احرام باندھے یا پورا عمرہ کیا صرف چار پھیرے کئے پھر حج کا احرام باندھا۔

مسئلہ نمبر ۱..... تمتع کے لئے یہ شرائط ہیں کہ میقات سے احرام باندھا اس سے پہلے بھی ہو سکتا ہے بلکہ اگر میقات کے بعد احرام باندھا جب بھی تمتع ہے اگر چہ بلا احرام میقات سے گزرا ہاں اور دم لازم یا پھر میقات کو واپس جائے۔ یونہی تمتع کے لئے یہ شرائط ہیں کہ عمرہ کا احرام حج کے مہینے میں باندھا جائے بلکہ شوال سے پیشتر بھی احرام باندھ سکتے ہیں بشرطیکہ عمرہ کے تمام افعال اکثر طوافِ حج کے مہینے میں ہو مثلاً تین پھیرے طواف کے رمضان میں کئے پھر شوال میں باقی چار پھیرے کرنے لئے پھر اسی سال حج کر لیا تو یہ بھی تمتع ہے اور اگر رمضان میں چار پھیرے کر لیے تھے اور شوال میں تین باقی تو تمتع نہیں اور یہ بھی شرط نہیں کہ جس سال احرام باندھا حاجی سال تمتع کر لے مثلاً اس رمضان میں احرام باندھا اور احرام پر قائم رہا اور دوسرے سال عمرہ کیا پھر حج کیا تو تمتع ہو گیا۔ (عالمگیری، درمختار)

تمتع کے شرائط: تمتع کی دس شرطیں ہیں (1) حج کے مہینے میں پورا طواف کیا یا اکثر حصہ یعنی چار پھیرے (2) عمرہ کا احرام حج کے احرام سے مقدم ہوا (3) حج کے احرام سے پہلے عمرہ کا پورا طواف کیا یا اکثر حصہ کر لیا ہو۔ (4) عمرہ فاسد نہ کیا ہو (5) حج فاسد نہ کیا ہو (6) احرام صحیح نہ کیا

ہو الہام صحیح کے یہ معنی ہیں کہ عمرہ کے بعد احرام کھول کر اپنے وطن کو واپس جائے اور وطن سے مراد وہ جگہ ہے جہاں وہ رہتا ہے پیدائش کا مقام اگرچہ دوسری جگہ ہو جیسا اگر عمرہ کرنے کے بعد وطن گیا پھر واپس آ کر حج کیا تمتع کیا تو نہ ہوا اور اگر عمرہ کرنے سے فوشتر گیا یا عمرہ کرنے سے پیشتر ملک گئے یعنی احرام ہی میں وطن گیا پھر واپس آ کر اسی سال حج کیا تو تمتع ہے۔ یونہی اگر عمرہ کر کے احرام کھول دیا پھر حج کا احرام باندھ کر وطن گیا تو یہ بھی الہام صحیح نہیں لہٰذا اگر واپس آ کر حج کرے گا تو تمتع ہوگا۔ (7) حج و عمرہ دونوں ایک ہی سال میں ہوں۔ (8) مکہ معظمہ میں ہمیشہ ظہر نے کا ارادہ نہ ہو لہٰذا اگر عمرہ کے بعد پکا ارادہ کر لیا کہ یہیں رہے گا تو تمتع نہیں اور دو ایک مہینے کا ہو تو ہے (9) مکہ معظمہ میں حج کا مہینہ آجائے تو یہ احرام کے مہینہ کا ایسا ہو کہ احرام سے پھر چار پھیرے طواف کے اس مہینے سے پہلے کر چکا ہے ہاں اگر میقات سے باہر واپس جائے پھر عمرہ کا احرام باندھ کر آئے تو تمتع ہو سکتا ہے۔ (10) میقات سے باہر کا رہنے والا ہو مکہ کا رہنے والا ہو تو تمتع نہیں کر سکتا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲..... تمتع کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ اپنے ساتھ قربانی کا جانور لایا دوسری یہ کہ نہ لائے جو جانور نہ لایا وہ میقات سے عمرہ کا احرام باندھے مکہ معظمہ میں آ کر طواف کرے اور سر منڈائے اب عمرہ سے فارغ ہو گیا اور طواف شروع کرتے ہی یعنی حجرِ اسود کو بوسہ دیتے وقت لبیک ختم کر دے اب مکہ میں بغیر احرام رہے۔ آٹھویں ذی الحجہ کو مسجد الحرام شریف سے حج کا احرام باندھے اور حج کے تمام افعال بجالائے عمرہ اس کے لئے طوافِ قدوم نہیں اور طوافِ زیارت میں یا حج کا احرام باندھنے کے بعد کسی طوافِ نفل میں رمل کرے اور اس کے بعد سعی کرے اور اگر حج کا احرام باندھنے کے بعد طوافِ قدوم کر لیا ہے (مگر پہاس کے لئے یہ طواف مسنون نہ تھا) اور اس کے بعد سعی کر لی ہے تو اب طوافِ زیارت میں رمل نہیں خواہ طوافِ قدوم میں رمل کیا ہو یا نہیں اور طوافِ زیارت کے بعد اب سعی بھی نہیں عمرہ سے فارغ ہو کر حلق بھی ضروری نہیں اسے یہ بھی اختیار ہے کہ سر نہ منڈائے جو ستور خرم رہے۔ یونہی مکہ معظمہ ہی میں رہنا اسے ضروری نہیں چاہے وہاں رہے یا وطن کے سوا کہیں اور مگر جہاں رہے وہاں والے جہاں سے احرام باندھتے ہیں یہ بھی وہیں سے احرام باندھے مگر مکہ مکرمہ میں ہے تو یہاں والوں کی طرح احرام باندھے اور اگر حرم سے باہر اور میقات کے اندر ہے تو حل میں احرام باندھے اور میقات سے بھی باہر ہو گیا تو میقات سے باندھے یا اس صورت میں ہے کہ جب کسی اور غرض سے حرم یا میقات سے باہر جانا ہوا اور اگر احرام باندھنے کے لئے حرم سے باہر گیا تو اس پر دم واجب ہے مگر جبکہ وقوف سے پہلے مکہ میں آ گیا تو ساقط ہو گیا اور مکہ معظمہ میں رہا تو حرم میں احرام باندھے اور بہتر یہ ہے کہ مکہ معظمہ میں ہو اور اس سے بہتر یہ ہے کہ مسجد حرم میں ہو اور سب سے بہتر یہ ہے کہ حطیم شریف میں ہو۔ یونہی آٹھویں کو احرام باندھنا ضروری نہیں۔ نویں کو بھی ہو سکتا ہے اور آٹھویں سے پہلے بھی بلکہ یہ افضل ہے جج کرنے والے پر واجب ہے کہ دسویں تاریخ کو شعائر میں قربانی کرے اس کے بعد سر منڈائے اگر قربانی کی استطاعت نہ ہو تو اسی طرح روزے رکھے جو قران والے کے لئے ہیں۔ (جوہرہ نیرہ، عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۳..... اگر اپنے ساتھ جانور لے جائے تو احرام باندھ کر لے چلے اور کھینچ کر لے جانے سے بانکنا افضل ہے ہاں اگر پیچھے سے بانکنے سے نہیں چلتا تو آگے سے کھینچے اور اس کے گلے میں ہار ڈال دے کہ لوگ سمجھیں یہ حرم میں قربانی کو جاتا ہے اور ہار ڈالنا جھول ڈالنے سے بہتر ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس جانور کے کوہان میں دائیں جانب خنجر سے شگاف کر دے کہ گوشت تک نہ پہنچے اب مکہ معظمہ میں پہنچ کر عمرہ کرے اور عمرہ سے فارغ ہو کر بھی محرم رہے جب تک قربانی نہ کرے اسے سر منڈانا جائز نہیں جب تک قربانی نہ کر لے اور نادم نہ ہو آئے گا پھر وہ تمام افعال کرے جو اس کے لئے بتائے گئے کہ جانور لایا تھا اور دسویں تاریخ کو ذبح کر کے سر منڈائے اب دونوں احرام سے ایک ساتھ فارغ ہو گیا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴..... جو جانور لایا اور جو نہ لایا دونوں میں فرق یہ ہے کہ اگر جانور نہ لایا اور عمرہ کے بعد احرام کھول ڈالا اب حج کا احرام باندھا اور کوئی جنایت واقع ہوئی تو حج مانعہ مثل مطرد کے ہے اور وہ احرام باقی تھا تو حج مانعہ تمام کی مثل ہے اور جانور لایا ہے تو میر سال تمام کی مثل ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵..... میقات کے اندر والوں کے لئے قران و تمتع نہیں اگر کریں تو دم دیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶..... جو جانور لایا ہے اسے روزہ رکھنا کافی نہ ہوگا اگر چاہا ذبح کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷..... جانور نہیں لے گیا اور عمرہ کر کے گھر چلا آیا تو یہ الم تمتع ہے اس کا تمتع جاتا رہا اب حج کرے گا تو مفرد ہے اور جانور لے گیا ہے اور عمرہ کر کے گھر واپس آیا پھر محرم رہا اور حج کو گیا تو یہ الم تمتع نہیں قبلہ اس کا تمتع باقی ہے۔ یونہی اگر گھر نہ آیا عمرہ کر کے کہیں اور چلا گیا تو تمتع نہ گیا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۸..... تمتع کرنے والے نے حج یا عمرہ فاسد کر دیا تو اس کی قضا دے اور جو مانع میں دم اور تمتع کی قربانی اس کے ذمہ نہیں کہ تمتع رہا ہی نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹..... تمتع کے لئے یہ ضروری نہیں کہ حج و عمرہ دونوں ایک ہی کی طرف سے ہوں بلکہ یہ ہو سکتا ہے کہ ایک اپنی طرف سے ہو اور دوسرا کسی اور کی جانب سے یا ایک شخص نے اسے حج کا حکم دیا اور دوسرے نے عمرہ کا اور دونوں نے تمتع کی اجازت دے دی تو کر سکتا ہے مگر قربانی خود اس کے ذمہ ہے اور اگر نادار ہے تو روزے رکھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰..... حج کے صیغے میں عمرہ کیا مگر اسے فاسد کر دیا پھر گھر واپس گیا پھر آ کر عمرہ کی قضا کی اور اسی سال حج کیا تو تمتع ہو گیا اور اگر مکہ میں رہ گیا یا مکے سے چلا گیا مگر میقات کے اندر یا میقات سے باہر ہو گیا مگر گھر نہ گیا اور آ کر عمرہ کی قضا کی اور اسی سال حج کیا تو ان سب صورتوں میں تمتع نہ ہوا۔ (جوہرہ)

جرم اور ان کے کفارے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ (پ ۷ المائدہ ۹۵ و ۹۶)

اے ایمان والو شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو تم میں سے جو اسے قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی سے دے تم میں دو شخص آدمی حکم کریں یہ قربانی ہو کعبہ کو پہنچتی یا کفارہ دے چند مسکینوں کا یا اس کے برابر روزے کہ اپنے کام کا وبال چکھے اللہ نے معاف کیا جو ہو گزرا اور جو اب کرے گا تو اس سے بدلہ لے گا اور اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا حلال ہے تمہارے لیے دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے لیے اور مسافروں کے فائدہ کو اور تم پر حرام ہے خشکی کا شکار جب تک تم احرام میں ہو اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں اٹھنا ہے (ترجمہ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے۔

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ (پ ۲ البقرہ ۱۹۶)

پھر جو تم میں سے بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے کہ بال دے روزے یا خیرات قربانی (ترجمہ کنزالایمان)

جو تم میں سے بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو (اور سر منڈا لے) تو فدیہ دے روزے یا صدقہ یا قربانی۔ مسکین وغیرہ تاامیں کعب بن

عجز وبے سے راوی کو نبی ﷺ کے پاس تشریف لائے اور یہ جرم تھے اور بالوں کے نیچے آگ جل رہی تھی ان کے چہرہ پر گر رہی تھیں ارشاد فرمایا کہ یہ کیڑے تمہیں تکلیف دے رہے ہیں عرض کی ہاں فرمایا سر منڈا ڈالو اور تین صاع کھانا چھ مسکینوں کو دے دو یا تین روزے رکھو یا قربانی کرو۔

تنبیہ: محرم اگر بالقصد بلا عذر جرم کرے تو کفارہ بھی واجب ہے اور گنہگار بھی ہوا فدیہ اس صورت میں تو یہ واجب کہ محض کفارہ سے پاک نہ ہوگا جب تک توبہ نہ کرے اور اگر نادانستہ یا عذر سے ہے تو کفارہ کافی ہے۔ جرم میں کفارہ بہر حال لازم ہے یاد سے ہو یا بھول چوک سے۔ اس کا جرم ہونا جاننا ہو یا علم نہ ہو خوشی سے ہو یا مجبور سوتے میں ہو یا بیداری میں نشہ میں ہو یا بے ہوشی میں ہو یا ہوش میں اس نے اپنے آپ کیا ہو یا دوسرے نے اس کے حکم سے کیا۔

تنبیہ: اس بیان میں جہاں دم کہیں گے اس سے مراد ایک بکری یا بھیڑ ہوگی اور بدنہ اونٹ یا گائے یہ سب جانور انہیں شرائط کے ہوں جو قربانی میں ہیں اور صدقہ سے مراد گیہوں کی روپے سے ایک سو پچھتر روپے آٹھ آنہ بھر گیہوں کی سو روپے کے حساب سے پونے دو سیر یعنی بھرا ہوا ہو یا اس کے دوگنے جو یا کھجور یا ان کی قیمت۔

مسائل فقہیہ:

مسئلہ نمبر ۱..... جہاں دم کا حکم ہے وہ جرم اگر بیماری یا سخت گرمی یا شدید سردی یا زخم یا پھوڑے یا جوؤں کی سخت ایذا کے باعث ہوگا تو اسے جرم غیر اختیاری کہتے ہیں اس میں اختیار ہوگا کہ دم کے بدلے چھ مسکینوں کو ایک ایک صدقہ دے دے یا دونوں وقت پیٹ بھر کھلا دے یا تین روزے رکھ لے اگر چھ صدقے ایک مسکین کو دے دیئے یا تین یا سات مساکین پر تقسیم کر دیئے تو کفارہ ادا نہ ہوگا بلکہ شرط یہ ہے کہ چھ مسکینوں کو دے اور افضل یہ ہے کہ جرم کے مساکین ہوں اور اگر اس میں صدقہ کا حکم ہے اور یہ مجبوری کیا تو اختیار ہوگا کہ صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھ لے کفارہ اس لئے ہے کہ بھول چوک سے یا سوتے میں یا مجبوری سے جرم ہوں تو کفارہ سے پاک ہو جائیں نہ اس لئے کہ جان بوجھ کر یا عذر جرم کرو اور کہو کہ کفارہ دے دیں گے دیا تو جب بھی آئے گا مگر قصداً حکم الٰہی کی مخالفت سخت تر ہے۔

مسئلہ نمبر ۲..... جہاں ایک دم یا صدقہ ہے وہ کفارہ پر دو ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳..... کفارہ کی قربانی کفارہ و متمتع کے شکار کی غیر حرم میں نہیں ہو سکتی غیر حرم میں کی تو ادا نہ ہوئی ہاں جرم غیر اختیاری میں اگر اس کا گوشت چھ مسکینوں پر تصدق کیا اور ہر مسکین کو ایک صدقہ کی قیمت کا پہنچا تو ادا ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴..... شکار کی قربانی سے آپ کھائے غنی کو کھلائے اور مساکین کو دے اور کفارہ صرف حاجتوں کا حق ہے۔

مسئلہ نمبر ۵..... اگر کفارہ کے روزے رکھے تو اس میں شرط یہ ہے کہ رات سے یعنی صبح صادق سے پہلے نیت کرے اور یہ بھی نیت کرے کہ کفارہ کا روزہ ہے مطلق روزہ کی نیت یا نفل یا کوئی اور نیت کی تو کفارہ ادا نہ ہوا اور پے در پے ہوں یا جرم میں یا احرام میں رکھنا ضروری نہیں (شک)

اب احکام سنئے۔

(1) خوشبو اور تیل لگانا:

مسئلہ نمبر ۶..... خوشبو اگر بہت سی لگائی جسے دیکھ کر لوگ بہت بتائیں اگر چہ عضو کے تھوڑے حصہ پر یا کسی بڑے عضو جیسے سر، ران، پنڈلی، کو پورا سان دیا اگر چہ خوشبو تھوڑی ہے تو ان دونوں صورتوں میں دم ہے اور اگر تھوڑی سی خوشبو عضو کے تھوڑے سے حصہ میں لگائی تو صدقہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷..... کپڑے یا بچھونے پر خوشبو لی تو خود خوشبو کی مقدار دیکھی جائے گی زیادہ ہے تو دم اور کم ہے تو صدقہ۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸..... خوشبو سونگھی پھل ہو یا پھول جیسے لحوما رگی، گلاب، بیلہ، جوہی وغیرہ کے پھول تو کچھ کفارہ نہیں اگر چہ محرم کو خوشبو سونگھنا مکروہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹..... احرام سے پہلے بدن پر خوشبو لگائی تھی احرام کے بعد پسینہ آکر اعضا کو لگ گئی تو کفارہ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... محرم نے دوسرے کے بدن پر خوشبو لگائی مگر اس طرح کہ اس کے ہاتھ وغیرہ کسی عضو میں خوشبو نہ لگی یا اس کو سلا ہوا کپڑا پہنایا تو کچھ کفارہ نہیں مگر جبکہ محرم کو خوشبو لگائی یا سلا ہوا کپڑا پہنایا تو کفارہ ہوا اور جس کو لگائی یا پہنائی اس پر کفارہ واجب۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... تھوڑی سی خوشبو بدن کے متفرق حصوں میں لگائی مگر جمع کرنے سے پورے بڑے عضو کی مقدار کو پہنچ جائے تو دم ہے ورنہ صدقہ اور زیادہ خوشبو متفرق جگہ لگائی تو بہر حال دم ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲..... ایک جلسہ میں کتنے ہی عضا پر خوشبو لگائے بلکہ سارے بدن پر بھی لگائے تو ایک ہی دم ہے اور ایک کفارہ واجب اور کئی جلسوں میں لگائی تو ہر بار کے لئے الگ الگ کفارہ ہے۔ خواہ پہلی بار کا کفارہ دے کر دوسری بار لگائی یا ابھی کسی کا کفارہ نہ دیا ہو۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳..... کسی شے میں خوشبو لگی تھی اسے چھوا اگر اس سے خوشبو چھوٹ کر بدن کے عضو کامل کی قدر بدن کو لگی تو دم ہے اور کم ہو تو صدقہ اور کچھ نہیں تو کچھ نہیں مثلاً ہاتھ سوہ شریف پر خوشبو ملی ہے اور اگر بحالت احرام بوسہ لیتے میں بہت سی لگی تو دم دے اور تھوڑی سی لگی تو صدقہ۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴..... خوشبو اور سر پر ایک یا دو بار لگایا تو صدقہ دے اس سے زیادہ میں دم اور جس سر میہ میں خوشبو ہو اس کے استعمال میں حرج نہیں جبکہ ضرورت ہو اور بلا ضرورت مکروہ۔ (شرنبلالی عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵..... اگر خالص خوشبو جیسے مشک، زعفران، عنبر، الائچی، دار چینی، اتنی کھائی کہ مذکر کے کثر حصہ میں لگ گئی تو دم ہے ورنہ صدقہ۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶..... کھانے میں پکتے وقت خوشبو پڑی یا ڈالی گئی تو کچھ نہیں مگر خوشبو کے اجزا زیادہ ہوں تو وہ خالص خوشبو کے حکم میں ہے اور کھانا زیادہ ہو تو کفارہ کچھ نہیں مگر خوشبو آتی ہو تو مکروہ ہے۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷..... پتے کی چیز میں خوشبو غالب ہے یا تین یا اس سے زیادہ پیالہ تو دم ہے ورنہ صدقہ۔ (درمختار و شرنبلالی)

مسئلہ نمبر ۱۸..... تمباکو کھانے والے اس کا خیال رکھیں کہ احرام میں خوشبودار تمباکو نہ کھائیں کہ پتوں میں تو ویسے ہی کچھ خوشبو ملائی جاتی ہے اور قوام میں بھی اکثر پکانے کے بعد مشک وغیرہ ملاتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۹..... ہینہ جتنا کونپلیا بہتر ہے کہ اس میں خوشبو ہوتی ہے مگر یا تو کفارہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۰..... اگر بدبودار چیز کو ایسا دھویا جس سے خوشبو مگ رہی ہے اور اس کے کپڑے میں بھی بس گئے تو کچھ نہیں اور لگا کر اس نے خود بنائے تو قلیل میں صدقہ اور کثیر میں دم ورنہ لیتے تو کچھ نہیں اور اگر احرام سے پہلے بنایا تھا اور احرام میں پہنا تو مکروہ ہے مگر کفارہ نہیں۔ (عالمگیری و شرنبلالی)

مسئلہ نمبر ۲۱..... سر پر مہندی کا پتا خضاب کیا کہ بال نہ چھپتا ایک دم اور گاڑھی تھوپی کہ بال چھپ گئے اور چار پہر گزرے تو مرد پر دو دم اور چار پہر سے کم میں ایک دم اور ایک صدقہ اور عورت پر بہر حال ایک دم چوتھائی سر چھپنا بھی یہی حکم ہے اور چوتھائی سے کم میں صدقہ ہے اور سر پر حبہ بندھا نکلا تو کچھ نہیں اور گاڑھا ہو تو مرد کو کفارہ دینا ہوگا۔ (جوہرہ عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲..... داڑھی میں مہندی لگانی جب بھی مستحب ہے پوری ہتھیلی یا ٹخنے میں لگانی تو دم دے مرد ہو یا عورت اور ہاتھوں پاؤں میں ایک ہی جلسہ میں لگائی جب بھی ایک ہی دم ہے ورنہ ہر جلسہ پر ایک دم اور ہاتھ پاؤں کے کسی حصہ میں لگائی تو صدقہ (بہار شریعت و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳..... مہندی سے سر یا داڑھی رنگنی تو دم ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴..... عطر فروش کی دکان پر خوشبو سونگھنے کے لئے بیٹھنا تو گناہ ہے اور جرمانہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵..... پاؤں یا تہبند کے کنارہ میں مثلاً ہزار زعفران ملا ہوا گر زیادہ ہے اور چار پہر گزرے تو دم ہے اور کم ہے تو صدقہ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶..... خوشبو استعمال کرنے میں قصد یا بلا قصد ہونا یا بھولے سے ہونا مجبوراً یا خوشی سے ہونا مرد عورت دونوں کے لئے سب کا یکساں حکم ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷..... خوشبو لگا ہوا جب جرم مقرر ہوا تو بدن یا کپڑے سے دور کرنا واجب ہے اور کفارہ دینے کے بعد زائل نہ کیا تو پھر دم وغیرہ واجب ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۸..... خوشبو لگانے سے بہر حال کفارہ واجب ہے اگر چہ فوراً زائل کر دی ہو اور اگر کوئی غیر محرم سے ملے تو اس سے دھلوائے اور اگر مرد پانی بہانے سے دہل جائے تو یونہی کرے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۲۹..... روغن چنبیلی وغیرہ خوشبودار تیل لگانے کا وہی حکم ہے جو خوشبو استعمال کرنے میں تھا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰..... تل اور زیتون کا تیل خوشبو کے حکم میں ہے اگر چہ ان میں خوشبو نہ ہو البتہ ان کے کھانے اور ناک میں چڑھانے اور رگوں پر لگانے اور کان میں ٹپکانے سے صدقہ واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۱..... مثلاً ہزار زعفران وغیرہ جو خوردنی خوشبوئیں ان کے استعمال سے مطلقاً کفارہ لازم ہے اگر چہ دوا کے لئے استعمال کیا ہو یا اس صورت میں ہے جبکہ ان کو خالص استعمال کریں اور اگر دوسری چیز جو خوشبودار نہ ہو اس کے ساتھ ملا کر استعمال کیا تو غالب کا اعتبار ہے اور دوسری چیز میں ملا کر پکایا ہو تو کچھ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۲..... زخم کا علاج سرکہ سے کیا جس میں خوشبو ہے پھر دوسرا زخم ہوا اس کا علاج پہلے کے ساتھ کیا تو جب تک پہلا اچھا نہ ہو اس دوسرے کی وجہ سے کفارہ نہیں اور پہلے کے بیٹھنے ہونے کے بعد بھی دوسرے میں وہ خوشبو اڑا دی تو دو کفارے واجب ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۳..... کسم یا زعفران کا رنگا ہوا کپڑا چار پہر پہنا تو دم دے یا اس سے کم تو صدقہ اگر چہ تھوڑی دیر پہنا اور رنگا کر کئی دن تک پہنے رہا جب بھی ایک ہی دم واجب ہے جبکہ یہ رنگا کپڑا پہننا ایک طرح کا ہو یعنی مذہب سے یا بلا مذہب اور اگر مختلف ایک دن یا بلا مذہب تھا اور دوسرے دن مذہب یا اس کے عکس تو دو کفارے واجب ہوں گے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۵..... اگر دن میں پہننا رات میں گرمی کے سبب اتار ڈالا یا رات میں سردی کی وجہ سے پہنا دن میں اتار ڈالا باز آنے کی نیت سے نہ اتارا تو ایک کفارہ ہے اور توبہ کی نیت سے اتارا تو بہر حال میں نیا کفارہ واجب ہوگا۔ اور بیوی کسی ایک دن کرتہ پہنا تھا اور اتار ڈالا پھر پاجامہ پہنا اسے بھی اتار کر ٹوپی پہنی تو یہ سب ایک ہی پہننا ہے اور اگر ایک دن ایک پہنا دوسرے دن دوسرا تو دو کفارے واجب ہیں۔ (عالمگیری و درمختار)

(2) سلے کپڑے پہننا۔

مسئلہ نمبر ۳۴..... محرم نے سلا کپڑا چار پہر کامل پہنا تو دم واجب ہے اور اس سے کم تو صدقہ اگر چہ تھوڑی دیر پہنا اور رنگا کر کئی دن تک پہنے رہا جب بھی ایک ہی دم واجب ہے جبکہ یہ رنگا کپڑا پہننا ایک طرح کا ہو یعنی مذہب سے یا بلا مذہب اور اگر مختلف ایک دن یا بلا مذہب تھا اور دوسرے دن مذہب یا اس کے عکس تو دو کفارے واجب ہوں گے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۵..... اگر دن میں پہننا رات میں گرمی کے سبب اتار ڈالا یا رات میں سردی کی وجہ سے پہنا دن میں اتار ڈالا باز آنے کی نیت سے نہ اتارا تو ایک کفارہ ہے اور توبہ کی نیت سے اتارا تو بہر حال میں نیا کفارہ واجب ہوگا۔ اور بیوی کسی ایک دن کرتہ پہنا تھا اور اتار ڈالا پھر پاجامہ پہنا اسے بھی اتار کر ٹوپی پہنی تو یہ سب ایک ہی پہننا ہے اور اگر ایک دن ایک پہنا دوسرے دن دوسرا تو دو کفارے واجب ہیں۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۶..... بیاری کے سبب پہنا تو جب تک وہ بیاری رہے گی ایک ہی جرم ہے اور بیاری یقیناً جاتی رہی اور نہ اتارا تو دوسرا جرم اختیاری ہے اور اگر وہ بیاری یقیناً جاتی رہی مگر دوسری بیاری معاً شروع ہوگئی اور اس میں بھی پہننے کی ضرورت ہے جب بھی یہ دوسرا جرم غیر اختیاری ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۷..... بیاری کے ساتھ بخار آتا ہے اور جس دن بخار آیا کپڑے پہن لے دوسرے دن اتار ڈالے تیسرے دن پھر پہنے تو جب تک یہ بخار آتے ایک ہی جرم ہے۔ (شک)

مسئلہ نمبر ۳۸..... اگر سلا کپڑا اپنے اوپر اس کا غلاف بنا کر دیا مگر اتارا نہیں دوسرے دن بھی پہنے ہی رہا تو اب دوسرا غلاف بنا جب سے یہ تیسرا اگر احرام باندھتے وقت سلا ہوا کپڑا اتارا تو یہ جرم ہے۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۹..... بیاری وغیرہ کے سبب اگر سر سے پاؤں تک سب کپڑے پہننے کی ضرورت ہوئی تو ایک ہی جرم غیر اختیاری ہے اور بلا عذر سب کپڑے پہننے تو ایک جرم اختیاری ہے۔ یعنی چار پہر پہنے تو دونوں صورتوں میں دم ہے اور اس سے کم میں صدقہ اور اگر ضرورت ایک کپڑے کی تھی اس نے دو پہنے تو اگر اسی موضع ضرورت پر دوسرا بھی پہنا تو ایک کفارہ ہے اور گنا بگڑا ہوا۔ مثلاً ایک کرتے کی ضرورت تھی دو پہن لیے یا تو لنگی کی ضرورت تھی عمامہ بھی باندھ لیا اور اگر دوسرا کپڑا اس جگہ کے سوا دوسری جگہ پہنا مثلاً ضرورت صرف عمامہ کی ہے اس نے کرتا بھی پہن لیا تو دو جرم ہیں۔ حلہ کا غیر اختیاری اور کرتے کا اختیاری خلاصہ یہ ہے کہ موضع ضرورت میں نیا دینی کی تو ایک جرم ہے اور موضع ضرورت کے سوا دوسرا جگہ بھی پہنا تو دو۔ (عالمگیری و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۰..... بغیر ضرورت سب کپڑے ایک ساتھ پہن لئے تو ایک جرم ہے دو جرم اس وقت ہیں کہ ایک بضرورت ہو دوسرا بے ضرورت۔ (شک)

مسئلہ نمبر ۴۱..... دشمن کی وجہ کپڑے پہنے، ہتھیار باندھے، دوا لگائی اس نے نا ڈالا۔ لے کر آگیا اس نے پھر پہنے تو ایک جرم ہے یونہی دن میں دشمن اڑا پڑا ہے یہ دن میں ہتھیار باندھ لیتا ہے رات میں نا ڈالتا ہفتہ بھر یونہی رہا تو ہفتہ بھر باندھنا ایک ہی جرم ہے جب تک عذر باقی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۲..... محرم نے دوسرے محرم کو سلا ہوا خوشبودار کپڑا پہنایا تو اس پہنانے والے پر کچھ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۳..... مرد یا عورت نے مردہ کی نکلی ساری یا چادر چھپائی یا مرد نے پرانا چادر سر چھپایا تو چار پہر یا زیادہ کا تار چھپانے میں دم ہے اور کم میں صدقہ اور چادر سے کم کو چار پہر تک چھپایا تو صدقہ ہے اور چار پہر سے کم میں کفارہ نہیں مگر گناہ ہے۔ (عالمگیری و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۴..... محرم نے سر پر کپڑے کی ٹھوکری رکھی تو کفارہ ہے اور رسی کی ٹھوکری یا ٹوکرا یا لنگی وغیرہ کوئی برتن رکھا یا تو نہیں اور اگر سر پر مٹی تھوپ لی تو کفارہ ہے۔ (عالمگیری و شک)

مسئلہ نمبر ۴۵..... سلا ہوا کپڑا پہننے میں پیشہ والیں کو تصداً پہنے بلکہ بھول کر ہو یا نادانی میں بہر حال وہی حکم ہے۔ یونہی سر اور منہ چھپانے میں یہاں تک کہ محرم نے سوتے میں سر منہ چھپایا تو کفارہ واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۶..... بخار اور گرمی کے چھپانے میں حرج نہیں یونہی ناک پر خارش ہاتھ رکھنے میں اور اگر ہاتھ میں کپڑا ہے اور کپڑے سمیت ناک پر ہاتھ رکھا تو کفارہ نہیں مگر مکروہ ہوتا ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۷..... پہننے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کپڑا اس طرح پہنے جیسے عادۃً پہنا جاتا ہے ورنہ اگر کرتے کا تہبند باندھ لیا یا جامہ کو تہبند کی طرح لپیٹا یا اس پائچے میں نہ ڈالے تو کچھ نہیں یونہی اگر کھلا چھپا کر دونوں شانوں پر رکھا یا آستینوں میں ہاتھ نہ ڈالے تو کفارہ نہیں مگر مکروہ ہے اور موزوں پر سلے کپڑے نہ ڈالے تو کچھ نہیں۔ (درمختار و ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۸..... جوتے نہ ہوں تو موزے کو وہاں سے کاٹ کر پہنے جہاں عربی جوتے کا تسمہ ہوتا ہے اور بغیر کاٹے ہوئے پہن لیا تو

پورے چار ہر پہننے میں دم ہے اور اس سے کم میں صدقہ اور جوتے موجود ہوں تو موزے کاٹ کر پہننا جائز نہیں کہ مال کو ضائع کرنا ہے پھر بھی اگر ایسا کیا تو کفارہ نہیں۔ (شک) یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ احرام میں انگریزی جوتے پہننا جائز نہیں کہ وہ اس جوڑ کو چھپاتے ہیں پہنے گا تو کفارہ لازم آئے گا۔

(3) بال دور کرنا:

مسئلہ نمبر ۴۹..... ریا داڑھی کے چار بال یا زیادہ کسی طور پر دور کئے تو دم ہے اور کم میں صدقہ اور اگر چند (کچھ) ہے یا داڑھی میں کم بال ہیں تو اگر چوتھائی کی مقدار ہیں تو کل میں دم ورنہ صدقہ۔ چند جگہ سے تھوڑے تھوڑے بال لئے تو سب کا مجموعہ اگر چہارم کو پہنچتا ہے تو دم ہے ورنہ صدقہ۔ (عالمگیری و بحر)

مسئلہ نمبر ۵۰..... پوری گردن یا پوری ایک بغل میں دم ہے اور کم میں صدقہ اگر چہ نصف یا زیادہ ہو یہی حکم زیر ناف کا ہے۔ دونوں بغلیں پوری مونڈے جب بھی ایک ہی دم ہے۔ (بدائع و بحر)

مسئلہ نمبر ۵۱..... پورا سر چند جلسوں میں مونڈا یا تو ایک ہی دم واجب ہے مگر جب کچھ حصہ مونڈ کر اس کا کفارہ ادا کر دیا پھر دوسرے جلسہ میں مونڈا یا تو اب نیا کفارہ دینا ہوگا۔ یونہی دونوں بغلیں دو جلسوں میں منڈائیں تو ایک ہی کفارہ ہے۔ (بدائع و بحر)

مسئلہ نمبر ۵۲..... سر مونڈا یا اور دم دے دیا پھر اسی جلسہ میں داڑھی مونڈائی تو اب دوسرا دم دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۳..... سر اور داڑھی اور بغلیں اور سارے بدن کے بال ایک ہی جلسہ میں مونڈے تو ایک ہی کفارہ ہے اور اگر ایک ایک عضو کے ایک ایک جلسہ میں تو اتنے ہی کفارے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۴..... سر اور داڑھی اور گردن اور بغل اور زیر ناف کے سوا باقی اعضا کے مونڈنے میں صرف صدقہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۵..... ہونٹ اگر چہ پوری مونڈا یا کترا دے صدقہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۶..... روئی پکانے میں کچھ بال جل گئے تو صدقہ ہے۔ وضو کرنے یا کنگھا کرنے میں بال ٹوٹے اس پر بھی پورا صدقہ ہے اور بعض نے کہا دو تین بال تک ہر بال کے لئے ایک مٹھی اناج یا ایک نکار روٹی یا ایک چھوہارا۔ (عالمگیری و بحر)

مسئلہ نمبر ۵۷..... اپنے آپ بے ہاتھ لگائے بال گر جائے یا بیماری سے تمام بال گر پڑیں تو کچھ نہیں۔ (شک)

مسئلہ نمبر ۵۸..... محرم نے دوسرے محرم کا سر مونڈا اس پر بھی صدقہ ہے خواہ اس نے اسے حکم دیا ہو یا نہیں خوشی سے مونڈا یا مجبور ہو کر اور غیر محرم کا مونڈا تو کچھ نہیں اس نے کفارات کردے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۹..... غیر محرم نے محرم کا سر مونڈا اس کے حکم سے یا بلا حکم تو محرم پر کفارہ ہے اور مونڈنے والے پر صدقہ اور وہ محرم اس مونڈنے والے سے اپنے کفارے کا اوان نہیں لے سکتا اور اگر محرم نے غیر محرم کی مونچھیں بنا اس کی اجازت سے تو سات کو کچھ صدقہ دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۰..... مونڈا یا کترا یا جلنے سے یا بلا کسی چیز سے بال زائل ہونے کا ایک حکم ہے۔ (درمختار و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۶۱..... عورت پورے چوتھائی سر کے بال ایک پورے بار کترے تو دم دے اور کم میں صدقہ۔ (شک)

مسئلہ نمبر ۶۲..... بال منڈا کر پھینک دئے تو دم ہے ورنہ صدقہ۔ (بدائع)

مسئلہ نمبر ۶۳..... آنکھ میں بال نکل آئے تو ان کے نکالنے میں صدقہ نہیں۔ (شک)

(4) ناخن کترنا:

مسئلہ نمبر ۶۴ ..... ایک ہاتھ ایک پاؤں کے پانچوں ناخن کترے یا تینوں ایک ساتھ تو ایک دم ہے اور اگر کسی ہاتھ یا پاؤں کے پورے پانچ نہ کترے تو ہر ناخن پر ایک صدقہ یہاں تک کہ اگر چاروں ہاتھ پاؤں کے چار چار کترے تو سو صدقے دے مگر یہ کہ صدقوں کی قیمت ایک دم کے برابر ہو جائے تو کچھ کم کرے لیکن دم دے اور اگر ایک ہاتھ پاؤں کے پانچوں ایک جلسہ میں اور دوسرے کے پانچوں دوسرے جلسہ میں کترے تو دو دم لازم ہیں اور چار ہاتھ پاؤں کے چار جلسوں میں تو چار دم۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۵ ..... کوئی ناخن ٹوٹ گیا کہ بڑھنے کے قابل نہ رہا اس نے نکال لیا تو کچھ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۶ ..... ایک ہی جلسہ میں ایک ہاتھ کے پانچوں ناخن تراشے اور چار دم سر مونڈا اور کسی عضو پر خوشبو لگائی تو ہر ایک پر ایک ایک دم یعنی تین دم واجب ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۷ ..... محرم نے دوسرے کے ناخن تراشے تو وہی حکم ہے جو دوسرے کے بال مونڈنے کا ہے۔ (شک)

مسئلہ نمبر ۶۸ ..... چاقو سے ناخن گیرے تراشنا اور دانت سے کترنا سب کا ایک حکم ہے۔

(5) بوس و کنار وغیرہ:

مسئلہ نمبر ۶۹ ..... مباشرت فاحشہ اور شہوت کے ساتھ بوس و کنار اور جان مس کرنے میں دم ہے اگر چہ انزال نہ ہو اور بلا شہوت میں کچھ نہیں یا فعال عورت کے ساتھ ہوں یا مرد کے ساتھ دونوں کا ایک حکم ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷۰ ..... مرد کے ساتھ فعال سے عورت کو لذت آئے تو وہی دم دے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۷۱ ..... بلا دم تہبانی پر نگاہ کرنے سے کچھ نہیں مگر چہ منزل ہو جائے اگر چہ بار بار نگاہ کی ہو۔ یونہی خیال جمانے سے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷۲ ..... بغل سے منزل ہو جائے تو دم ہے ورنہ مکروہ اور احتلام سے کچھ نہیں۔ (عالمگیری)

(6) جماع:

مسئلہ نمبر ۷۳ ..... وقوف عرفہ سے پہلے جماع کیا تو حج فاسد ہو گیا اسے حج کی طرح چل کر کے دم دے اور سال آئندہ وہی حج اس کی قضا کرے۔ عورت بھی احرام حج میں تھی تو اس پر بھی یہی لازم ہے اور اگر اس بات میں پھر پڑ جانے کا خوف ہو تو مناسب ہے کہ قضا کے احرام سے ختم تک دونوں ایسے جدا رہیں کہ ایک دوسرے کو نہ دیکھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۴ ..... وقوف کے بعد جماع سے حج نہ جائے گا مگر حلق و طواف سے پہلے کیا تو نہ ہوئے اور حلق کے بعد تو دم اور بہتر اب بھی ہوئے ہے اور دونوں کے بعد کیا تو کچھ نہیں طواف سے مراد اکثر ہے یعنی چار پھیرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۵ ..... قصداً جماع ہو یا بھولے سے یا سوتے میں یا کراہ کے ساتھ سب کا ایک حکم ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۶ ..... وقوف سے پہلے عورت سے ایسے بچے نے فعل جماع کیا جو مجنون تھا تو حج فاسد ہو جائے گا۔ یونہی مرد نے صبیہ نابالغہ یا مجنونہ سے فعل کی حج فاسد ہو گیا مگر بچے اور مجنون پر نہ دم واجب ہے نہ قضا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷۷ ..... وقوف عرفہ سے پہلے چند بار جماع کیا اگر ایک ہی مجلس میں ہے تو ایک دم واجب ہے اور وہ مختلف جلسوں میں تو دو دم اور اگر دوسری بار احرام توڑنے کے قصد سے جماع کیا تو بہر حال ایک ہی دم واجب ہے چاہے ایک ہی مجلس میں ہو یا متعدد میں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۸..... وقوف عرفہ کے بعد سر مونڈانے سے پہلے چند بار جماع کیا اگر ایک مجلس میں ہے تو ایک بدنہ اور متعدد مجلسوں میں ہے تو ایک بدنہ اور ایک دم اور اگر دوسری بار احرام توڑنے کے ارادہ سے جماع کیا تو اس بار کچھ نہیں۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۹..... جانور یا مرد یا بہت چھوٹی لڑکی سے جماع کیا تو حج فاسد نہ ہوگا، انزال ہو یا نہیں مگر منزال ہو تو دم لازم۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸۰..... عورت نے جانور سے وطی کرائی یا کسی آدمی یا جانور کا کٹا ہوا آلہ اندر رکھا یا حج فاسد ہو گیا۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸۱..... عمرہ میں چار پھیرے سے قبل جماع کیا عمرہ جاتا رہا دم دے اور عمرہ کی قضا اور چار پھیروں کے بعد کیا تو دم دے عمرہ صحیح ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸۲..... عمرہ کرنے والے نے چند بار متعدد مجالس میں جماع کیا تو ہر بار دم واجب اور طواف وسعی کے بعد حلق سے پہلے کیا جب بھی دم واجب ہے اور حلق کے بعد تو کچھ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸۳..... قران والے نے عمرہ کے طواف سے پہلے جماع کیا تو حج وعمرہ دونوں فاسد مگر دونوں کے تمام اعمال بجالائے اور دو دم دے اور سال آئندہ حج وغیرہ کرے اور اگر عمرہ کا طواف کر چکا ہے اور وقوف عرفہ سے پہلے جماع کیا تو عمرہ فاسد نہ ہو حج فاسد ہو گیا دو دم دے اور سال آئندہ حج کی قضا دے اور اگر وقوف کے بعد کیا تو نہ حج فاسد ہوا نہ عمرہ ایک بدنہ اور ایک دم دے اور ان کے علاوہ قران کی قربانی۔ (منحہ)

مسئلہ نمبر ۸۴..... جماع سے احرام نہیں جاتا وہ بدستور محرم ہے اور جو چیزیں محرم کے لئے ناجائز ہیں وہ اب بھی ناجائز ہیں اور وہی سب احکام ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸۵..... حج فاسد ہونے کے بعد دوسرے حج کا احرام اسی سال باندھا تو دوسرا نہیں ہے بلکہ وہی ہے جسے اس نے فاسد کر دیا اس ترکیب سے سال آئندہ کی قضا نہیں ہو سکتی۔ (درمختار)

(7) طواف میں غلطیاں:

مسئلہ نمبر ۸۶..... طواف فرض کل یا اکثر یعنی چار پھیرے بجنابت یا حیض ونفاس میں کیا تو جبر نہ ہے اور بے وضو کیا تو دم اور پہلی صورت میں طہارت کے ساتھ اعادہ واجب اگر مکہ سے چلا گیا ہو تو وہیں آ کر اعادہ کرے اگرچہ میقات سے بھی آگے بڑھ گیا ہو مگر بارہویں تاریخ تک اگر کامل طور پر اعادہ کر لیا تو جرمانہ ساقط اور بارہویں کے بعد کیا تو دم لازم جبر نہ ساقط فبہا اگر طواف فرض بارہویں کے بعد کیا ہے تو جبر نہ ساقط نہ ہوگا کہ بارہویں تو گزر ہی گیا اور اگر طواف فرض بے وضو کیا تھا تو اعادہ مستحب پھر اعادہ سے دم ساقط ہو گیا اگرچہ بارہویں کے بعد کیا ہو۔ (جوہرہ عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸۷..... چار پھیرے سے کم بے طہارت کیا تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ اور بجنابت میں کیا تو دم پھر اگر بارہویں تک اعادہ کر لیا تو دم ساقط اور بارہویں کے بعد اعادہ کیا تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸۸..... طواف فرض کل یا اکثر یا اندر چل کر نہ کیا بلکہ سواری پر یا گود میں یا گھسٹ کر یا بے ستر کیا مثلاً عورت کی چادر یا چادر سر کے بال کھلے تھے یا الٹا طواف کیا یا ختیم کے اندر سے طواف میں گزر لیا بارہویں کے بعد کیا تو ان سب صورتوں میں دم دے اور صحیح طور پر اعادہ کر لیا تو دم ساقط اور بغیر اعادہ کے چلا آیا تو بکری یا اس کی قیمت بھیج دے کہ حرم میں ذبح کر دی جائے واپس آنے کی ضرورت نہیں۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۸۹..... بجنابت میں طواف کر کے گھر چلا گیا تو پھر سے نیا احرام باندھ کر واپس آئے اور واپس آنے میں نیا طواف بدنہ بھیج دیا تو بھی کافی ہے مگر افضل واپس آنا ہے اور بے وضو کیا تو واپس آنا بھی جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ وہیں سے بکری کی قیمت بھیج دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹۰.....طوافِ فرض چار پھیرے کر کے چلا گیا یعنی تین پورا دیا ایک پھیرا باقی ہے تو دم واجب اگر خود نہ آیا کہلا بھیج دیا تو کافی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹۱.....فرض کے سوا کوئی اور طواف کل یا اکثر جنابت میں کیا تو دم دے اور بے وضو کیا تو صدقہ اور تین پھیرے یا اس سے کم جنابت میں کئے تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ پھر اگر کہ معظمہ میں ہے تو سب صورتوں میں اعادہ کرنے کا رہا ساقط ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹۲.....طوافِ رخصت کل یا اکثر ترک کیا تو دم لازم اور چار پھیروں سے کم چھوڑا تو ہر پھیرے کے بدلے میں ایک صدقہ اور طوافِ قدوم ترک کیا تو کفارہ نہیں مگر یہ کیا اور طوافِ عمرہ کا ایک پھیرا بھی ترک کرے گا تو دم لازم ہوگا اور بالکل نہ کیا یا اکثر ترک کیا تو کفارہ نہیں اس کا اعادہ کرنا لازم ہے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۹۳.....کارن نے طوافِ قدوم و طوافِ عمرہ دونوں بے وضو کئے تو دسویں سے پہلے طوافِ عمرہ کا اعادہ کرے اور اگر اعادہ نہ کیا یہاں تک کہ دسویں تاریخ کی فجر طلوع ہو گئی تو دم واجب اور طوافِ فرض میں دل وسعتی کرے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۹۴.....جس کپڑوں میں طوافِ مکروہ ہے کفارہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹۵.....طوافِ فرض جنابت میں کیا تھا یاد ہوں تک اس کا اعادہ بھی نہ کیا اب تیرہویں کو طوافِ رخصت یا طہارت کیا تو یہ طوافِ رخصت طوافِ فرض کے قائم مقام ہو جائے گا اور طوافِ رخصت کے چھوڑنے اور طوافِ فرض میں دیر کرنے کی وجہ سے اس پر دو دم لازم اور اگر طوافِ رخصت کیا ہے تو یہ طوافِ فرض کے قائم مقام ہو گا اور چونکہ رخصت نہ کیا لہٰذا ایک دم لازم اور اگر طوافِ رخصت دوبارہ کر لیا تو یہ دم بھی ساقط ہو گیا اور اگر طوافِ فرض بے وضو کیا تھا اور یہ بے وضو کیا تو ایک دم اور اگر طوافِ فرض بے وضو کیا تھا اور طوافِ رخصت جنابت میں تو دو دم۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹۶.....طوافِ فرض کے تین پھیرے کئے اور طوافِ رخصت پورا کیا تو اس کے چار پھیرے اس میں محسوب ہو جائیں گے اور دو دم لازم ایک طوافِ فرض میں دیر کرنے اور دوسرا طوافِ رخصت کے چار پھیرے چھوڑنے کا اور اگر ہر ایک کے تین تین پھیرے کئے تو کل فرض میں شمار ہوں گے اور دو دم واجب۔ (عالمگیری)

اس مسئلہ میں فروغ کثیر ہے میں نے طوافِ قدوم ذکر نہ کئے۔

(8) سعی میں غلطیاں:

مسئلہ نمبر ۹۷.....سعی کے چار پھیرے سے زیادہ یا اعادہ بغیر چھوڑے یا سواری پر کئے تو دم دے اور حج ہو گیا اور چار سے کم میں ہر پھیرے کے بدلے صدقہ اور اعادہ کر لیا تو دم و صدقہ ساقط اور نذر کے سبب ایسا ہوا تو معاف ہے یہی ہر واجب کا حکم ہے کہ نذر صحیح سے ترک کر سکتا ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۹۸.....طواف سے پہلے سعی کی اور اعادہ نہ کیا تو دم دے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹۹.....جنابت میں یا بے وضو طواف کر کے سعی کی تو سعی کے اعادہ کی حاجت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰۰.....سعی میں احرام یا زمانہ حج شرط نہیں۔ نہ ہی ہو تو جب چاہے کر لے ادا ہو جائے گی۔ (جوہرہ)

(9) وقوف عرفہ میں غلطی:

مسئلہ نمبر ۱۰۱.....جو شخص غروبِ آفتاب سے پہلے عرفات سے چلا گیا دم دے پھر اگر غروب سے پہلے واپس آیا تو ساقط ہو گیا اور غروب کے

بعد واپس ہوا تو نہیں اور عرفات سے چلا آنا خواہ بااختیار ہو یا بااختیار مشغول ہونے پر سوار تھا وہ سے لے بھاگا دونوں صورتوں میں دم ہے۔ (عالمگیری، جوہرہ)

(10) وقوف مزدلفہ میں غلطی:

مسئلہ نمبر ۱۰۲..... دسویں کی صبح کو مزدلفہ میں بالفعل وقوف نہ کیا تو دم دے، ہاں کمزور یا عورت خوف ازدحام وقوف ترک کرے تو حرج نہیں۔ (جوہرہ)

(11) رمی کی غلطیاں:

مسئلہ نمبر ۱۰۳..... کسی دن بھی رمی نہیں کی یا ایک دن کی بالکل یا اکثر ترک کر دی مثلاً دسویں کو تین کنکریاں تک ماریں یا گیارہویں وغیرہ کو دس کنکریاں تک یا کسی دن کی بالکل یا اکثر رمی دوسرے دن کی تو ان سب صورتوں میں دم ہے اور اگر کسی دن کی نصف سے کم چھوڑی مثلاً دسویں کو چار کنکریاں ماریں، تین چھوڑ دیں اور دونوں کی گیارہ ماریں دس چھوڑ دیں یا دوسرے دن کو ہر کنکری پر ایک صدقہ دے اور اگر صدقوں کی قیمت دم کے برابر ہو جائے تو کچھ کم کر دے۔ (عالمگیری، درمختار و الدرالمختار)

(12) قربانی اور حلق میں غلطی:

حرم میں حلق نہ کیا اور حرم سے باہر کیا یا رمی کے بعد کیا یا رمی سے پہلے کیا یا قارن و متمتع نے قربانی سے پہلے کیا یا ان دونوں نے رمی سے پہلے قربانی کی تو ان سب صورتوں میں دم ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۰۴..... سر کا حلق بھی حرم میں ہی ہونا ضروری ہے اس کا حلق بھی حرم سے باہر ہوا تو دم، حرم کی حد میں وقت کی شرط نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰۵..... حج کرنے والے نے بارہویں کے بعد حرم سے باہر سر منڈایا تو دو دم ہیں ایک حرم سے باہر حلق کرنے کا دوسرا بارہویں کے بعد ہونے کا۔

(13) شکار کرنا:

مسئلہ نمبر ۱۰۶..... خشکی کا وحشی جانور شکار کیا یا اس کی طرف شکار کرنے کو اشارہ کیا اور کسی طرح بتایا یہ سب کام حرام ہیں اور سب میں کفارہ واجب اگرچہ اس کے کھانے میں مضطر ہو یعنی بھوک سے مرا جاتا ہو اور کفارہ اس کی قیمت ہے یعنی وہ عادل وہاں کے حسابوں جو قیمت بتا دیں وہ دینی ہوئی اور اگر وہاں اس کی کوئی قیمت نہ ہو تو وہاں سے قریب جگہ میں جو قیمت ہو وہ ہے اور اگر ایک عادل نے بتایا جب بھی کافی ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۰۷..... پانی کے جانور کو شکار کرنا جائز ہے پانی کے جانور سے مراد وہ جانور ہے جو پانی میں پیدا ہوا ہو اگرچہ خشکی میں بھی کبھی کبھی رہتا ہو اور خشکی کا جانور وہ ہے جس کی پیدائش خشکی کی ہو اگرچہ پانی میں رہتا ہو۔ (شلبی)

مسئلہ نمبر ۱۰۸..... شکار کی قیمت میں اختیار ہے کہ اس کی بھیڑ بکری وغیرہ خرید کر ذبح کر دے اور گوشت کو تقسیم کر دے یا اس کا نقد خرید کر مساکین پر تصدق کر دے یا اتنا گیہوں کہ ہر مسکین کو صدقۂ فطر کی قدر پہنچے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس قیمت کے نقد جتنے صدقۂ ہو سکتے ہوں ہر صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھے اور اگر ذبح کر دے جو پورا صدقہ نہیں تو اختیار ہے وہ کسی مسکین کو دے دے یا اس کے عوض ایک روزہ رکھے اور اور اگر پوری قیمت ایک صدقہ کے لائق بھی نہیں تو بھی اختیار ہے۔ کہ اتنے کا نقد خرید کر ایک مسکین کو دے دے یا اس کے بدلے ایک روزہ رکھے۔

(درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۱۰۹..... کفارہ کا جانور حرم کے باہر ذبح کیا تو کفارہ ادا نہ ہوا اور اگر اس میں سے خود بھی کھایا تو اتنے کا تاوان دے اور اگر اس

کفارہ کے گوشت کو ایک مسکین پر تصدق کیا جب بھی جائز ہے۔ یونہی ران کی قیمت بھی ایک مسکین کو دے سکتا ہے اور اگر جانور کو ہلاک کیا اور اس کا گوشت ہر مسکین کو ایک ایک صدقہ کی قیمت کا دیا اور وہ سب گوشت اتنی قیمت کا ہے جتنی قیمت کا نلڑ قربان کیا جاتا تو ادا ہو گیا۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱۰..... کفارہ کا جانور چوری ہو گیا یا زندہ جانور ہی تصدق کر دیا تو کافی ہے اور اگر ذبح کر دیا اور گوشت چوری ہو گیا تو ادا ہو گیا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱۱..... قیمت کا نلڑ تصدق کرنے کی صورت میں ہر مسکین کو صدقۂ فطر کی مقدار دینا ضروری ہے کم و بیش دے گا تو ادا نہ ہو گا کم دیا تو کل نفل صدقہ ہے اور زیادہ دیا تو ایک صدقہ سے جتنا زیادہ دیا نفل ہے یہ اس صورت میں ہے کہ ایک ہی دن میں دیا ہو اور اگر کئی دن میں دیا اور ہر روز پاصدقہ تو یوں ایک مسکین کو کئی صدقہ دے سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہر مسکین کو ایک ایک صدقہ کی قیمت دے دے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱۲..... مجرم نے جنگل کے جانور کو ذبح کیا تو حلال نہ ہوا بلکہ مردار ہے تو ذبح کرنے کے بعد اسے کھا بھی لیا تو اگر کفارہ دینے کے بعد کھایا تو اب پھر کھانے کا کفارہ دے اور اگر نہیں دیا تو ایک ہی کفارہ کافی ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۱۳..... جتنی قیمت اس شکار کی تجویز ہوئی اس کا جانور ذبح کر دیا اور قیمت میں سے بچا رہا تو یہ کا نلڑ یہ کر تصدق کر دیا ہر صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھے یا کچھ روزے رکھے کچھ صدقہ دے سب جائز ہے۔ یونہی اگر وہ قیمت وہ جانوروں کے ذبح کرنے کے لائق ہے تو چاہے وہ جانور ذبح کر دیا ایک ذبح کرے اور ایک کے بدلے کچھ صدقہ دے یا روزے رکھے ہر طرح اختیار ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱۴..... حرام والے نے حرم کا جانور شکار کیا تو اس کا بھی یہی حکم ہے حرم کی وجہ سے دوہرا کفارہ واجب نہ ہو گا اور اگر بغیر احرام کے حرم میں شکار کیا تو اس کا بھی وہی کفارہ ہے جو حرم کے لئے ہے مگر اس میں روزہ کافی نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱۵..... جنگل کے جانور سے مراد وہ ہے جو جنگل میں پیدا ہوتا ہے اگرچہ پانی میں رہتا ہو، لہٰذا مرغابی اور وحشی بلا کے شکار کرنے کا بھی یہی حکم ہے اور پانی کا جانور وہ ہے جس کی پیدائش پانی میں ہوتی ہے اگرچہ کبھی کبھی جنگل میں رہتا ہو، لہٰذا مرغابی جو پالے جاتے ہیں، بطخیں، بکری، گرد جنگل میں رہنے کے سبب انسان سے وحشت کریں تو وحشی نہیں اور وحشی جانور کسی نے پال لیا تو اب بھی جنگلی ہی کا جانور شمار کیا جائے گا، اگر یا تو بہت شکار کیا تو اس کا بھی وہی حکم ہے۔ جنگل کا جانور اگر کسی کی ملک میں ہو جائے مثلاً پکڑا ہوا پکڑنے والے سے مول لیا تو اس کا شکار کیا تو اس کا بھی وہی حکم ہے۔ (عالمگیری، جوہرہ، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱۶..... حرام اور حلال جانور دونوں کے شکار کا ایک حکم ہے مگر حرام جانور کے قتل کرنے میں کفارہ ایک بکری سے زیادہ نہیں اگرچہ اس جانور کی قیمت ایک بکری سے بہت زائد کی ہو۔ مثلاً ہاتھی کو قتل کیا تو صرف ایک بکری کفارہ میں واجب ہے۔ (درمختار، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱۷..... شکار کیا ہوا جانور قتل کیا تو کفارہ میں وہی قیمت واجب ہے جو بیچنے کی ہے۔ البتہ اگر وہ کسی کی ملک ہے تو کفارہ کے علاوہ اس کے مالک کو کمائے ہوئے کی قیمت دے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱۸..... کفارہ لازم آنے کے لئے قصداً قتل کرنا شرط نہیں بھول چوک سے قتل ہوا جب بھی کفارہ ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۱۹..... جانور کو زخمی کر دیا مگر مرا نہیں یا اس کے بال یا پر نوچے یا کوئی عضو کاٹ ڈالا تو اس کی وجہ سے جو کچھ اس جانور میں کمی ہوئی وہ کفارہ ہے اور اگر زخم کی وجہ سے مر گیا تو پوری قیمت واجب۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲۰..... زخم کھا کر بھاگ گیا اور معلوم ہے کہ مر گیا یا معلوم نہیں کہ مر گیا یا زندہ ہے تو قیمت واجب ہے اور اگر معلوم ہے کہ مر گیا

عمراس زخم کے سبب سے نہیں بلکہ کسی اور سبب سے تو زخم کی جزا دے اور بالکل اچھا ہوگیا جب بھی کفارہ ساقط نہ ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲۱..... جانور کو ذبح کیا یا تیر سے قتل کر ڈالا تو زخم قتل دونوں کا کفارہ دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲۲..... جانور جال میں پھنسا ہوا تھا کسی درندہ نے اسے پکڑا تھا اس نے چھڑانا چاہا تو اگر مر بھی جائے جب بھی کچھ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲۳..... پرندے کے پر نوچ ڈالے کہ اڑ نہ سکے یا چوپایہ کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے کہ بھاگ نہ سکے تو پورے جانور کی قیمت واجب ہے اور اگر تو یا بھاگ اس کی قیمت دے مگر جبکہ گدھا ہو تو کچھ نہیں اگر چہ اس کا چھوٹا بچہ ہو جیسے شتر مرغ کا انڈا کہ لوگ بے پر نوچ کر بطور نمائش رکھتے ہیں اگر چہ گدھ ہو۔ انڈا توڑا اس میں سے بچہ مرا ہوا نکلا تو بچہ کی قیمت دے اور زندہ نکلا تو اگر دودھ دیتا ہو تو دودھ کی اور بال کترے تو بالوں کی قیمت دے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲۴..... پرندے کے پر نوچ ڈالے یا چوپایہ کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے پھر کفارہ دینے سے پہلے اسے قتل کر ڈالا تو ایک ہی کفارہ ہے اور کفارہ ادا کرنے کے بعد قتل کیا تو وہ کفارہ ایک زخم وغیرہ کا اور دوسرا قتل کا اور اگر زخمی کیا تو پھر وہ جانور زخم کے سبب مر گیا تو ایک ہی کفارہ ہے خواہ مرنے سے پہلے دیا ہو یا بعد۔ (شرح عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲۵..... جنگل کے جانور کا انڈا بھونا یا ابلا ہوا بعد ہے کہ کفارہ ادا کر دیا تو اب اس کا کھانا حرام نہیں اور بیچنا بھی جائز مگر مکروہ ہے اور جانور کا کفارہ دیا اور کھایا تو پھر کفارہ دے اور دوسرے محرم نے کھایا تو اس پر کچھ نہیں اگر چہ کھانا حرام تھا کہ وہ مرا ہوا ہے۔ (جوہرہ ودرمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲۶..... جنگل کے جانور کا انڈا ملا ہوا یا مرغی کے نیچے رکھا یا اگر گندہ ہو گیا تو اس کی قیمت دے اور اس سے بچہ نکلا اور بڑا ہو کر اڑ گیا تو کچھ نہیں اور اگر انڈے سے بچہ جانور کا نکلا یا انڈا گندہ ہو گیا تو کفارہ واجب۔ (شرح)

مسئلہ نمبر ۱۲۷..... ہرنی کا بچہ اس کے پیٹ میں بچہ تھا وہ مرا ہوا اگر تو اس بچہ کی قیمت کا کفارہ دے اور ہرنی بعد کو مر گئی تو اس کی قیمت بھی اور ہمیری تو اس کی بھی یہ جتنا نقصان آیا وہ کفارہ میں دے اور اگر بچہ نہیں گرا اور ہرنی مر گئی تو سالمہ حمل میں جو اس کی قیمت تھی وہ دے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۲۸..... کوا، چیل، بھیڑیا، بچھو، سانپ، چوہا، گھونس، چھوہر، مکھی، مچھر، پسو، کھٹمل، کیڑا، چیونٹا کاٹنے والی چیونٹی، بھی، چھپکلی، ہر وہ تمام حشرات الارض، بچو، اومنری، گیدڑ، بھیڑیا، جو درندے ایسے ہوں جن کی عادت کثیر ایذا رسانی کی ہوتی ہے جیسے شیر، چیتا، تیندوا، ان سب کو مارنے میں کچھ نہیں۔ یونہی پاگل کتے تمام جانوروں کے قتل میں کچھ نہیں۔ (عالمگیری، درمختار، درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۲۹..... ہرن اور بکری سے جو بچہ پیدا ہوا اس کے قتل میں کچھ نہیں، ہرنی اور بکرے سے بھی کفارہ واجب ہے۔ (درمختار، درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۳۰..... غیر محرم نے شکار کیا تو محرم اسے کھا سکتا ہے اگر چہ اس نے خود اس کے لئے کیا ہو جبکہ اس محرم نے نہ اسے بتایا نہ حکم کیا نہ کسی طرح اس کام میں اعانت کی ہو اور یہ شرط بھی ہے کہ حرم سے باہر اسے ذبح کیا ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳۱..... بتانے یا اشارہ کرنے والے پر کفارہ اس وقت لازم ہے کہ جسے بتایا وہ اس کی بات جھوٹی نہ جانے اور بے اس کے بتائے وہ جانا بھی نہ ہو اس کے بتانے پر تو اس نے شکار بھی ڈالا ہو اور وہ جانور وہاں سے بھاگ نہ جیا اور یہ بتانے والا جانور کے مارے جانے تک احرام میں ہو اگر ان پانچوں شرطوں میں ایک نہ پائی جائے تو کفارہ نہیں، رہا گناہ وہ بہر حال ہے۔ (درمختار، جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۳۲.....ایک محرم نے کسی کو شکار کا پتا دیا مگر اس نے اسے سچا جانا بلکہ سمجھا پھر دوسرے نے خبر دی اب اس نے جستجو کی اور جانور کو مارا تو دونوں بتانے والوں پر کفارہ ہے اور اگر پہلے کو جھوٹا سمجھا تو صرف دوسرے پر ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳۳.....محرم نے شکار کا حکم دیا تو کفارہ بہر حال لازم اگرچہ جانور خود مارنے والے کے حلم میں ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳۴.....ایک محرم نے دوسرے محرم کو شکار کرنے کا حکم دیا اور دوسرے نے خود نہ کیا بلکہ اس نے تیسرے محرم کو حکم دیا اب تیسرے نے شکار کیا تو پہلے پر کفارہ نہیں اور دوسرے اور تیسرے پر لازم اور اگر پہلے نے دوسرے سے کہا کہ فلاں کو شکار کا حکم دے اور اس نے حکم دیا تو تینوں پر جزا مانند لازم۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۱۳۵.....غیر محرم نے محرم کو شکار بتایا یا حکم کیا تو گنہگار ہوا توبہ کرے اس غیر محرم پر کفارہ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳۶.....محرم نے جسے بتایا وہ محرم ہو یا نہ ہو بہر حال بتانے والے پر کفارہ لازم۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳۷.....کئی شخصوں نے مل کر شکار کیا تو سب پر پورا پورا کفارہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳۸.....بڑی بھی مکھی کا جانور ہے اسے مارنے پر کفارہ دے اور ایک مچھر کافی ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۳۹.....محرم نے جنگل کا جانور خریدا یا بیچا تو بیع باطل ہے بہر طالع و مشتری دونوں محرم ہیں اور جانور ہلاک ہوا تو دونوں پر کفارہ ہے۔ یہ حکم اس وقت ہے کہ احرام کی حالت میں پکڑا اور احرام ہی میں بیچا اور اگر پکڑنے کے وقت محرم نہ تھا اور بیچنے کے وقت ہے تو بیع فاسد ہے اور اگر پکڑنے کے وقت محرم تھا اور بیچنے کے وقت نہیں تو بیع جائز۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۴۰.....غیر محرم کے ہاتھ جنگل کا جانور بیچا اور مشتری نے بھی قبضہ نہ کیا تھا کہ دونوں میں سے ایک نے احرام باندھا یا تو اب وہ بیع باطل ہو گئی۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۴۱.....احرام باندھا اور اس کے ہاتھ میں جنگل کا جانور ہے تو حکم ہے کہ چھوڑ دے اور نہ چھوڑا یہاں تک کہ مر گیا تو ضمان دے مگر چھوڑنے سے اس کی ملک سے نہیں نکلتا جبکہ احرام سے پہلے پکڑا تھا اور یہ بھی شرط ہے کہ یہ دن حرم پکڑا ہوا نہ تھا اگر اسے کسی نے پکڑ لیا تو اس سے لے سکتا ہے جبکہ احرام سے نکل چکا ہو اور اگر کسی اور نے اس کے ہاتھ سے چھڑا دیا تو بیع ان دے اور اگر جانور اس کے گھر ہے تو کچھ مضائقہ نہیں یا اس سی بے مگر پنجرے میں ہے تو جب تک حرم سے باہر ہے چھوڑنا ضروری نہیں فدیہ اگر مر گیا تو کفارہ لازم نہیں۔ (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴۲.....محرم نے جانور پکڑا تو اس کی ملک نہ ہوا حکم ہے کہ چھوڑ دے اگر پنجرے میں ہو یا گھر پر ہو اور اسے کوئی پکڑ لے تو احرام کے بعد اس سے نہیں لے سکتا اور اگر کسی دوسرے نے چھوڑ دیا تو اس سے تاوان نہیں لے سکتا اور دوسرے محرم نے مارڈالا تو دونوں پر کفارہ ہے مگر پکڑنے والے نے جو کفارہ دیا ہے مارنے والے سے وصول کر سکتا ہے۔ (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴۳.....محرم نے جنگل کا جانور پکڑا تو اس پر لازم ہے کہ جنگل میں یا ایسی جگہ چھوڑے جہاں وہ پناہ لے سکے کاشمر میں لا کر چھوڑا جہاں اسے پکڑنے کا اندیشہ ہے تو ضامن ہوگا۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۱۴۴.....کسی نے ایسی جگہ شکار دیکھا کہ مارنے کے لئے تیر کمان، بلیل بندوق وغیرہ کی ضرورت ہے اور محرم نے پیتیں دیں اسے دیں تو اس پر پورا کفارہ لازم اور شکار ذبح کیا ہے اس کے کہ اس ذبح کرنے کی چیز نہیں محرم نے چھری دی تو کفارہ ہے اور اگر اس کے پاس ذبح کرنے کی چیز ہے اور محرم نے چھری دی تو کفارہ نہیں مگر کراہت ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴۵..... محرم نے جانور پر اپنا تسلط باز سکھلایا ہو چھوڑ دیا اس نے شکار کو مار ڈالا تو کفارہ واجب اور اگر احرام کی وجہ سے قبل حکم شرع کے لئے باز چھوڑ دیا اور اس نے جانور کو مار ڈالا یا سکھانے کے لئے جال پھیلایا اس میں جانور پھنس کر مر گیا تو کچھ نہیں کہ مر کر مردار ان صورتوں میں کفارہ نہیں۔ (عالمگیری)

(14) حرم کے جانور کو ایذا دینا:

مسئلہ نمبر ۱۴۶..... حرم کے جانور کو شکار کرلانے کے کسی طرح ایذا دینا سب کو حرام ہے محرم اور غیر محرم دونوں اس حکم میں یکساں ہیں۔ غیر محرم نے حرم کے غزال کا بچا ذبح کیا تو اس کی قیمت واجب ہے اور اس قیمت کے بدلے روزے نہیں کہ رکھ سکتا اور محرم ہے تو تو روزے بھی رکھ سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴۷..... محرم نے اگر حرم کا جانور مارا تو ایک ہی کفارہ واجب ہوگا دو نہیں اور اگر وہ جانور کسی کا مملوک تھا تو مالک کو اس کی قیمت بھی دے پھر اگر سکھلایا ہو یا شکاری تھا تو مالک کو وہ قیمت دے جو سکھنے ہونے کی ہے اور کفارہ میں بے سکھائے ہوئے کی قیمت۔ (شامی)

مسئلہ نمبر ۱۴۸..... جو حرم میں داخل ہوا اور اس کے پاس کوئی وحشی جانور ہو اگر چہ پنجرے میں تو حکم ہے کہ اسے چھوڑ دے پھر اگر وہ شکاری جانور باز، شکرا، بہری وغیرہ ہے اور اس نے اس حکم شرع کی تعمیل کے لئے اسے چھوڑ دیا اس نے شکار کیا تو اس کے ذمہ تاوان نہیں اور شکار پر چھوڑا تو تاوان ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۴۹..... ایک شخص دوسرے کا وحشی جانور غصب کر کے حرم میں لایا تو واجب ہے کہ چھوڑ دے اور مالک کو قیمت دے اور نہ چھوڑا بلکہ مالک کو پاس دیا تو تاوان دے۔ غصب کے بعد احرام باندھا جب بھی یہی حکم ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۵۰..... دو غیر محرم نے حرم کے جانور کو ایک ضرب سے مار ڈالا تو دونوں آدمی قیمت دیں۔ یونہی اگر بہت سے لوگوں نے مارا تو سب پر وہ قیمت تقسیم ہو جائے گی اور اگر ان میں کوئی محرم بھی ہے تو علاوہ بالا کے جزا پوری قیمت میں کفارہ بھی دے اور ایک نے پہلے ضرب لگائی پھر دوسرے نے تو ہر ایک کی ضرب سے اس کی قیمت میں جو کمی ہوئی وہ دوسرے پر جزائی قیمت دونوں پر تقسیم ہو جائے گی۔ اس قیمت کا نصف نصف دونوں دیں۔ (عالمگیری، شامی)

مسئلہ نمبر ۱۵۱..... ایک نے حرم کا جانور پکڑا دوسرے نے مار ڈالا تو دونوں پوری پوری قیمت دیں اور پکڑنے والے کو اختیار ہے کہ دوسرے سے تاوان وصول کر لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵۲..... چند شخص محرم مکہ کے کسی مکان میں ظہر سے اس مکان میں کبوتر رہتے تھے سب نے ایک سے کہا دروازہ بند کر دے اور اس نے دروازہ بند کر دیا اور سب منی کو چلے گئے واپس آئے تو کبوتر یاں سے مرے ہوئے ملے تو سب پر پورا کفارہ دیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵۳..... جانور کا کچھ حصہ حرم میں ہو اور کچھ باہر تو اگر کھڑا ہوا اور اس کے سب پاؤں حرم میں ہوں یا ایک بھی پاؤں ہو تو وہ حرم کا جانور ہے اس کا مارنا حرام ہے اگر چہ سر حرم سے باہر ہے اور اگر صرف سر حرم میں ہے اور پاؤں سب کے باہر تو قتل پر جزا لازم نہیں اور اگر لیٹا سویا ہے اور کوئی حصہ بھی حرم میں ہے تو اسے مارنا حرام۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵۴..... جانور حرم سے باہر تھا اس نے تیر چھوڑا وہ جانور بھاگا اور تیر اسی وقت لگا کہ حرم میں پہنچ گیا تھا تو جزا لازم اور اگر تیر لگنے کے بعد بھاگ کر حرم میں گیا اور وہیں مر گیا تو نہیں مگر اس کا کھانا حلال نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵۵..... جانور حرم میں نہیں مگر یہ شکار کرنے والا حرم میں ہے اور حرم ہی سے تیر چھوڑا تو جزا لازم ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۵۶..... جانور اور شکاری دونوں حرم سے باہر ہیں مگر تیر حرم سے ہوتا ہوا گزرا تو اس میں بھی بعض علماء نے جزا واجب کرتے ہیں۔ درمختار میں یہی لکھا ہے مگر بحرالرائق وغیرہ میں تصریح ہے کہ اس میں تاوان نہیں۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کلام علماء سے یہی ثابت۔ کتا یا باز وغیرہ چھوڑا اور حرم سے ہوتا ہوا گزرا اس کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۵۷..... جانور حرم سے باہر تھا اس پر کتا چھوڑا اور کتے نے حرم میں جا کر پکڑا تو اس پر تاوان نہیں مگر شکار نہ کھایا جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵۸..... گھوڑے وغیرہ کسی جانور پر سوار تھا یا کتا لیا کھینچتے لے جا رہا تھا اس کے ہاتھ پاؤں سے کوئی جانور دب کر مر گیا یا اس نے کسی جانور کو دانت سے کاٹا مر گیا تو تاوان دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵۹..... بھیڑیے پر کتا چھوڑا اس نے جا کر شکار پکڑا یا بھیڑیا پکڑنے کے لئے جال لگایا اور اس میں شکار پھنس گیا تو دونوں صورتوں میں تاوان کچھ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶۰..... جانور کو بھگایا وہ کنوئیں میں گر پڑا یا پھسل کر گرا اور مر گیا یا کسی چیز کی ٹھوکر لگی وہ مر گیا تو تاوان دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶۱..... حرم کا جانور پکڑ لایا اور اسے یہ دونوں حرم چھوڑ دیا اب کسی نے مار ڈالا تو پکڑنے والے پر کفارہ لازم ہے اور اگر کسی نے بھی مارا تو جب تک اس کے ہاتھ حرم کی زمین میں بقیۂ جان معلوم نہ ہو کفارہ سے بری نہ ہوگا۔ (شک)

مسئلہ نمبر ۱۶۲..... جانور حرم سے باہر تھا اس کا بہت پیچھا پے حرم کے اندر غیر حرم نے اس جانور کو مارا تو اس کا کفارہ نہیں مگر پے بھوکے سے مر جائے تو پے کا کفارہ دینا ہوگا۔ (شک)

مسئلہ نمبر ۱۶۳..... ہرنی کو حرم سے نکالا وہ بچے جنی پھر وہ مر گئی اور بچے بھی تو سب کا تاوان دے اور اگر تاوان دینے کے بعد جنی تو بچوں کا تاوان لازم نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶۴..... پرند درخت پر بیٹھا ہوا ہے اور وہ درخت تاوان حرم سے باہر ہے مگر جس شاخ پر بیٹھا ہے وہ حرم میں ہے تو اسے مارنا حرام ہے۔ (درمختار وغیرہ)

(15) حرم کے پیڑ وغیرہ کا ٹنا:

مسئلہ نمبر ۱۶۵..... حرم کے درخت چار قسم کے ہیں۔ (1) کسی نے اسے پیدا کیا ہے اور وہ بویا ہوا درخت ہے جسے لوگ بویا کرتے ہیں (2) بویا ہے مگر اس قسم کا نہیں جسے لوگ بویا کرتے ہیں (3) کسی نے اسے پیدا نہیں مگر اس قسم کے ہے جسے لوگ بویا کرتے ہیں۔ (4) بویا نہیں اس قسم سے ہے جسے لوگ بویا کرتے ہیں۔ پہلی تین قسموں کے کاٹنے وغیرہ میں کچھ نہیں یعنی اس پر جرمانہ نہیں رہا یہ کہ وہ اگر کسی کی ملک ہے تو مالک تاوان لے گا۔ چوتھی قسم میں جرمانہ پیارے کا اور کسی کی ملک ہے تو مالک تاوان بھی لے گا اور جرمانہ بھی اسی وقت ہے کہ تر ہو اور توڑا یا کٹا ہوا ہو، خشک ہو تو جرمانہ یہ ہے کہ اس کی قیمت کا اندازہ کر کے مساکین پر تصدق کرے، ہر مسکین کو ایک صدقۂ فطر اور اگر قیمت کا اندازہ پورے صدقۂ فطر سے کم ہے تو ایک ہی مسکین کو دے اور اس کے لئے حرم کے مساکین ہونا ضروری نہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قیمت ہی تصدق کر دے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس قیمت کا جانور خرید کر حرم میں ذبح کر دے۔ روزہ رکھنا کافی نہیں۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۶۶..... درخت کھڑا ہو اس کی قیمت بھی دے دی جب بھی اس سے کسی قسم کا نفع لینا جائز نہیں اور اگر بیچ ڈالا تو بیع ہو جائے

کی گھاس کی قیمت تصدق کردے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶۷..... جو درخت سوکھ گیا اسے کھا سکتا ہے اور اس سے نفع بھی اٹھا سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۶۸..... درخت کٹوا دیا تو ان میں بھی اوکر دیا پھر اسے وہیں لگا دیا اور وہ جم گیا پھر اس کو کٹوا دیا تو اب ناوان نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶۹..... درخت کے پتے توڑے اگر اس سے درخت کو نقصان نہ پہنچا تو کچھ نہیں۔ یونہی جو درخت چلتا ہے اسے بھی کاٹنے میں ناوان نہیں جبکہ مالک سے اجازت لے لی ہو یا اسے قیمت دے دے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷۰..... چند شخصوں نے مل کر درخت کاٹا تو ایک ہی ناوان ہے جو سب پر تقسیم ہو جائے گا خواہ سب محرم ہوں یا غیر محرم یا بعض محرم بعض غیر محرم۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷۱..... جرم کے بیٹے یا کسی درخت کی مسواک بنانا جائز نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷۲..... جس درخت کی جڑ حرم سے باہر ہے اور شاخیں حرم میں وہ حرم کا درخت نہیں اور اگر تنے کا بعض حصہ حرم میں ہے اور بعض باہر تو وہ حرم کا ہے۔ (درمختار و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۷۳..... اپنے یا جانور کے چلنے میں یا خیمہ نصب کرنے میں کچھ درخت جاتے رہے تو کچھ نہیں۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۷۴..... ضرورت کی وجہ سے فوتی اس پر ہے کہ وہاں کی گھاس سے جانوروں کو چرانا جائز ہے باقی کا ٹنا کھانا اس کا وہی حکم ہے جو درخت کا ہے یعنی جڑ اور سوکھی گھاس کے کاٹنے سے ہر طرح انتفاع جائز مطلقاً کے توڑنے کھانے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ (درمختار و ردالمحتار)

(16) جوں مارنا:

مسئلہ نمبر ۱۷۵..... اپنی جوں اپنے بدن یا کپڑوں میں مار دی یا پھینک دی تو ایک میں روٹی کا ٹکڑا دو یا تین ہوں تو ایک مٹھی اناج اور اس سے زیادہ میں صدقہ۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷۶..... جوئیں مرے ڈھیر یا کپڑا دھویا دھوپ میں ڈالا جب بھی یہی کفارے ہیں جو مارنے میں تھے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷۷..... دوسرے نے اس کے کہنے یا اشارے کرنے سے اس کی جوں ماری جب بھی اس پر کفارہ ہے اگرچہ دوسرا حرام میں نہ ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷۸..... زمین وغیرہ پر گری ہوئی جوں یا دوسرے کے بدن یا کپڑوں کی مارنے میں اس پر کچھ نہیں اگرچہ وہ دوسرا بھی احرام میں ہو۔ (ظہیریہ)

مسئلہ نمبر ۱۷۹..... کپڑا بھیگ گیا تھا تو سکھانے کے لیے دھوپ میں رکھا اس سے جوئیں مر گئیں مگر یہ مقصود نہ تھا تو کچھ حرج نہیں۔ (شرح منیہ ملتقط)

مسئلہ نمبر ۱۸۰..... حرم کی ناک یا لکڑی لانے میں حرج نہیں۔ (عالمگیری)

(17) بغیر احرام میقات سے گزرنا:

مسئلہ نمبر ۱۸۱..... میقات کے باہر سے جو شخص آیا اور بغیر احرام کے مکہ معظمہ کو گیا تو اگر چہ حج کا ارادہ ہو نہ عمرہ کا مگر حج یا عمرہ واجب ہو گیا پھر اگر میقات سے واپس نہ گیا یہیں احرام باندھ لیا تو دم واجب ہے اور میقات کو واپس جا کر احرام باندھ کر آیا تو دم ساقط اور مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے جو حج یا عمرہ واجب ہوا تھا اس کا احرام باندھا ہوا دا کیا تو بری الذمہ ہو گیا۔ یونہی اگر جنت السلام یا تنعیم یا منت کا عمرہ یا حج جو اس پر

تھا اس کا احرام باندھا اور اسی سال ادا کیا جب بھی بری الذمہ ہوگیا اور اگر اس سال ادا نہ کیا تو اس سے بری الذمہ نہ ہوا جو کہ میں جانے سے واجب ہوا تھا۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸۲..... چند بار بغیر احرام کے میقات کو پار کر گیا۔ پھر یا میقات کو واپس آ کر حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر ادا کیا تو صرف اس بار جو حج یا عمرہ واجب ہوا تھا اس سے بری الذمہ ہوا پہلوں سے نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸۳..... حج یا عمرہ کا ارادہ ہے اور بغیر احرام میقات سے آگے بڑھا گیا اور یہ اندیشہ ہے کہ میقات کو واپس جائے گا تو حج فوت ہو جائے گا تو واپس نہ ہو وہیں سے احرام باندھ لے اور دم دے اور اگر یہ اندیشہ نہ ہو تو واپس آئے پھر اگر میقات کو بغیر احرام آیا تو دم ساقط۔ یونہی اگر احرام باندھ کر آیا اور لبیک کہہ چکا ہے تو دم ساقط اور نہیں کیا تو نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸۴..... میقات سے بغیر احرام گیا پھر عمرہ کا احرام باندھا اور عمرہ کو فاسد کر دیا پھر میقات سے احرام باندھ کر عمرہ کی قضا کی تو میقات سے بلا احرام گزرنے کا دم ساقط ہو گیا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸۵..... متمتع نے حرم کے باہر سے حج کا احرام باندھا ہے حکم ہے کہ جب تک وقوف عرفہ نہ کیا اور حج فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو حرم کو واپس نہ آئے اگر واپس آیا تو دم واجب ہے اور اگر واپس ہوا اور لبیک کہہ چکا ہے تو دم ساقط ہے نہیں تو نہیں اور باہر جا کر احرام نہیں باندھا تھا اور واپس آیا اور یہاں سے احرام باندھا تو کچھ نہیں کہ میں جس نے اقامت کرلی ہے اس کا بھی یہی حکم ہے اور اگر مکہ والا کسی کام سے آفاق گیا تھا اور وہیں سے حج کا احرام باندھ کر وقوف کر لیا تو کچھ نہیں اور اگر عمرہ کا احرام حرم میں باندھا تو لازم آیا۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸۶..... بالغ بغیر احرام میقات سے گزرا پھر بالغ ہو گیا اور وہیں سے احرام باندھ لیا تو دم لازم نہیں اور غلام اگر بغیر احرام گزرا پھر اس کے آقا نے احرام کی اجازت دے دی اور اس نے احرام باندھ لیا تو دم لازم ہے جب آزاد ہوا ادا کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸۷..... میقات سے بغیر احرام گزرا پھر عمرہ کا احرام باندھا اس کے بعد حج یا قران کیا تو دم لازم ہے اور اگر پہلے حج کا باندھا پھر حرم میں عمرہ کا تو دو دم۔ (عالمگیری)

(18) احرام ہوتے ہوئے دوسرا احرام باندھنا:

مسئلہ نمبر ۱۸۸..... جو شخص میقات کے اندر رہتا ہے اس نے حج کے مہینوں میں عمرہ کے طواف کا ایک پھیرا بھی کر لیا اس کے بعد حج کا احرام باندھا تو اسے توڑنے اور دم واجب ہے اس سال عمرہ کرے اگلے سال آئندہ حج اور اگر عمرہ تو نہ کرسکا حج کیا تو عمرہ ساقط ہو گیا اور دم دے اور دونوں کر لے تو ہو گئے مگر گنہگار ہوا اور دم واجب ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸۹..... حج کا احرام باندھا عرفہ کے دن یا رات میں دوسرے حج کا احرام باندھا تو اسے توڑنے اور دم دینے اور حج دھرانے پر واجب اور اگر دسویں کو دوسرے حج کا احرام باندھا اور حلق کر چکا ہے تو بہ ستور احرام میں ہے اور دوسرے کو سال آئندہ پر کرے اور دم واجب نہیں اور حلق نہیں کیا تو دم واجب۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۹۰..... عمرہ کے تمام اعمال کر چکا تھا صرف حلق باقی تھا کہ دوسرے عمرہ کا احرام باندھ لیا تو دم واجب ہے اور گنہگار ہوا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۹۱..... باہر کے رہنے والے نے پہلے حج کا احرام باندھا اور طواف قدوم سے پیشتر عمرہ کا احرام باندھ لیا تو قارن ہو گیا مگر اساءت ہوئی اور شکرانہ کی قربانی کرے اور عمرہ کے لیے کثرِ طواف یعنی چار پھیرے سے پہلے وقوف کر لیا تو عمرہ حاصل ہو گیا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۹۲..... طوافِ قدوم کا ایک پھیرا بھی کرلیا تو عمرہ کا احرام باندھنا جائز نہیں پھر بھی اگر باندھ لیا تو بہتر یہ ہے کہ عمرہ توڑ دے اور قضا کرے اور دم دے اور اگر نہیں توڑا اور دونوں کرلئے تو دم دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹۳..... جو میں اور تیرہویں تک حج کرنے والے کو عمرہ کا احرام باندھنا ممنوع ہے اگر باندھا تو توڑ دے اور اس کی قضا کرے اور دم دے اور کرلیا تو ہو گیا مگر دم واجب ہے۔ (درمختار)

محصر کا بیان

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى یَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ ؕ (پ۲، البقرہ ۱۹۶)

پھر اگر تم روکے جاؤ تو قربانی بھیجو جو میسر آئے اور اپنے سر نہ منڈاؤ جب تک قربانی اپنے ٹھکانے پہنچ جائے (ترجمہ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِیْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨ الْعَاكِفُ فِیْهِ وَالْبَادِ ؕ وَمَنْ یُّرِدْ فِیْهِ بِاِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ (پ۱۷، الحج ۲۵)

بے شک وہ جنہوں نے کفر کیا اور روکتے ہیں اللہ کی راہ سے اور اس ادب والی مسجد سے جس کو ہم نے سب لوگوں کے لئے مقرر کیا اس میں ایک سا حق ہے وہاں کے رہنے والے اور پردیسی اور جو اس میں زیادتی کا ناحق ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

صحیح بخاری شریف میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پہلے غار قریش کو پہنچ جانے سے مانع ہوئے نبی ﷺ نے قربانیاں کیں اور سر منڈایا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی فرمایا۔ نیز بخاری میں مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ سے پہلے قربانی کی اور صحابہ کو بھی اس کا حکم فرمایا۔ ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ و دارمی رحمہم اللہ تعالیٰ بن حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی ہڈی ٹوٹ جائے یا لنگڑا ہو جائے تو احرام کھول سکتا ہے اور سال آئندہ اس حج کرے اور ابوداؤد و ترمذی نے عکرمہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں بیمار ہو جائے۔

مسئلہ نمبر ۱..... جس نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا اگر کسی وجہ سے پورا نہ کرسکا، یعنی محصر دو کہتے ہیں جن وجوہ سے حج عمرہ نہ کرسکے وہ یہ ہیں۔ (1) دشمن، (2) مرض، (3) عرض کہ سفر کرنے اور سوار ہونے میں اس کے زیادہ ہونے کا گمان غالب ہے۔ (4) ہاتھ پاؤں ٹوٹ جانا، (5) فقہ، (6) عورت کے محرم یا شوہر جس کے ساتھ جارہی تھی اس کا انتقال ہو جانا۔ (7) عدت، (8) مصارف یا سواری کا نہ ملنا کہ ہو جانا (9) شوہر حج نفل میں عورت کو اور مولیٰ لونڈی غلام کو منع کردے۔

مسئلہ نمبر ۲..... مصارف چوری ہو گئے یا سواری کا جانور مرگیا کہ نہ ملا یا اگر بیدل نہیں چل سکتا تو محصر ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳..... صورت مذکورہ میں فی الحال تو بیدل چل سکتا ہے مگر آئندہ عاجز ہو جائے گا ہے احرام کھول دینا جائز ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴..... عورت کا شوہر یا محرم مر گیا اور وہاں سے مکہ معظمہ مسافت سفر یعنی تین دن کی راہ سے کم ہے تو محصر نہیں اور تین دن یا زیادہ کی راہ ہے تو اگر وہاں ٹھہر نے کی جگہ ہے تو محصر ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۵..... عورت نے بغیر شوہر یا محرم کے احرام باندھا حاتو وہ بھی محصر ہے کہ اسے بغیر ان کے سفر حرام ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶..... عورت نے حج نفل کا احرام بغیر اجازت شوہر باندھا حاتو شوہر منع کرسکتا ہے لہٰذا اگر منع کردیتے تو محصر ہے اگر چہ اس کے

ساتھ محرم بھی ہو اور حج فرض کو منع نہیں کر سکتا۔ البتہ اگر وقت سے بہت پہلے احرام باندھا تو شوہر کھلوا سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷..... مولیٰ نے غلام کو اجازت دے دی پھر بھی منع کرنے کا اختیار ہے اگرچہ بغیر ضرورت منع کرنا مکروہ ہے اور لڑکی کو مولیٰ نے اجازت دے دی تو اس کے شوہر کو روکنے کا حق حاصل نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸..... عورت نے احرام باندھا حج کے بعد شوہر نے طلاق دے دی تو مضرہ ہے اگرچہ محرم بھی ہمراہ موجود ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹..... بھر کو یہ اجازت ہے کہ حرم کو قربانی بھیج دے، جب قربانی ہو جائے تب اس کا احرام کھل جائے گا بقیمت بھیج دے کہ وہاں جانور خرید کر ذبح کر دیا جائے بغیر اس کے احرام نہیں کھل سکتا جب تک کہ منظور پہنچ کر طواف و سعی بجا نہ لائے اور روزہ رکھنے یا صدقہ دینے سے کام نہ چلے گا اگرچہ قربانی کی استطاعت نہ ہو احرام باندھتے وقت اگر شرط لگائی ہے کہ کسی جگہ سے وہاں تک پہنچ سکوں تو احرام کھول دوں گا جب بھی یہی حکم ہے اس شرط کا کچھ اثر نہیں۔ (عالمگیری وغیرہا و درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... یہ ضروری امر ہے کہ جس کے ہاتھ قربانی بھیجی اس سے خبر لے کہ فلاں دن فلاں وقت قربانی ذبح ہو اور وہ وقت گزرنے کے بعد احرام سے باہر ہو گا پھر اگر اسی وقت قربانی ہونی بوظہر واقع ہوا اس سے پیشتر ظہا ہوا اور اگر بعد میں ہونی اور اسے بعد علوم ہوا تو ذبح سے پہلے چونکہ احرام سے باہر ہوا لہٰذا دم دے بھر کو احرام سے باہر آنے کیلئے علق شرط نہیں مگر بہتر ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۱..... بھر اگر مفرد ہو یعنی صرف حج یا عمرہ کا احرام باندھا ہے تو ایک قربانی بھیجے اور وہ بھیجنی تو پہلی ہی کے ذبح سے احرام کھل گیا اور قارن ہو تو وہ بھیجے ایک سے کام نہ چلے گا۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۲..... اس قربانی کے لئے حرم شرط ہے یوم النحر حرم نہیں ہو سکتی۔ دسویں آیا رہویں بارہویں تاریخوں کی شرط نہیں پہلے اور بعد کو بھی ہو سکتی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳..... قارن نے اپنے خیال سے دو قربانیوں کے دام بھیجے اور وہاں ان داموں کی ایک بھیڑ اور ذبح کر دی تو یہ کافی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴..... قارن نے دو قربانیاں بھیجیں اور یہ معین نہ کیا کہ حج کی ہے اور یہ عمرہ کی تو بھی کچھ مضائقہ نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ معین کر دے کہ یہ حج کی ہے اور یہ عمرہ کی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵..... قارن نے عمرہ کا طواف کیا اور وقوف عرفہ سے پیشتر بھر ہوا تو ایک قربانی بھیجے اور حج کے بعد ایک حج اور ایک عمرہ کرے دوسرا عمرہ اس پر نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶..... اگر احرام میں حج یا عمرہ کسی کی نیت نہیں تھی تو ایک جانور بھیجنا کافی ہے اور ایک عمرہ کرنا ہو گا اور اگر نیت تھی مگر یہ یاد نہیں ہے کہ کاہے کی نیت تھی تو ایک جانور بھیج دے اور ایک حج اور ایک عمرہ کرے اور اگر دو حج کا احرام باندھا دو دم دے کر احرام کھولے اور دو عمرے کا احرام باندھا اور ادا کرنے کے لئے مکہ معظمہ جا سکتا تو ایک دم دے اور چلا گیا تو دو دم دے اور اس کو دو عمرے کرنے ہوں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷..... عورت نے حج نفل کا احرام باندھا تھا اگر شوہر کی اجازت سے پیشتر احرام کھلوا دیا تو اس کا احرام کھلنے کے لئے قربانی کا ذبح ہو جانا ضروری نہیں بلکہ برا ایک ایسا کام جو احرام میں منع تھا اس کے کرنے سے احرام سے باہر ہو گئی مگر اس پر بھی قربانی دینا اس کی قیمت بھیجنا ضروری ہے اور اگر حج کا احرام تھا تو ایک حج اور ایک عمرہ قضا کرنا ہو گا اور اگر شوہر عمرہ کے پہر جانے سے بھر ہونی یا حج فرض کا احرام تھا اور بغیر محرم جا رہی تھی شوہر نے منع کر دیا تو اس میں بغیر قربانی ذبح ہوئے احرام سے باہر نہیں ہو سکتی۔ (شامی)

مسئلہ نمبر ۱۸..... بھر نے قربانی نہیں بھیجی ویسے ہی ساتھ کو چلا آیا اور احرام باندھے ہوئے رہا تو بھی جائز ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۹..... وہ مانع جس کی وجہ سے رکا ہوا تھا جاتا رہا اور وقت اتنا ہے کہ حج اور قربانی دونوں پالے گا تو جا فرض ہے اب اگر حج کیا اور حج پالیا فبہا اور عمرہ کر کے احرام سے باہر ہو جائے اور قربانی کا جانور جو بھیجا تھا مل لیا جو چاہے کرے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۰..... مانع جاتا رہا اور اسی سال حج کیا تو قضا کی نیت نہ کرے اور اب سفر دیر میں بھی واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱..... وقوفِ عرفہ کے بعد احصار نہیں ہو سکتا اور اگر کہ ہی میں ہے مگر طواف اور وقوفِ عرفہ دونوں پر قادر نہ ہو تو محصر ہے اور دونوں میں سے ایک پر قادر ہے تو نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۲..... محصر قربانی بھیج کر جب احرام سے باہر ہو گیا اب اس کی قضا کرنا چاہتا ہے تو اگر صرف حج کا احرام تھا تو ایک حج اور ایک عمرہ کرے اور قران تھا تو ایک حج اور عمرہ سے اور یہ اختیار ہے کہ قضا میں قران کرے پھر ایک عمرہ جا ہے تنعیم سے لے یا اگر احرام عمرہ کا تھا تو صرف ایک عمرہ کرنا ہوگا۔ (عالمگیری وغیرہ)

حج فوت ہونے کا بیان

ابوداؤد ترمذی نسائی وابن ماجہ وطبرانی رحمہم اللہ عبدالرحمن بن یعمر دیلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ حج عرفہ ہے جس نے مزدلفہ کی رات میں طلوع فجر سے قبل وقوفِ عرفہ پالیا اس نے حج پالیا اور قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عمرو ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا وقوفِ عرفہ رات تک میں فوت ہو گیا اس کا حج فوت ہو گیا تو اب اسے چاہئے کہ عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے اور سال آئندہ حج کرے۔

مسئلہ نمبر ۱..... جس کا حج فوت ہو گیا یعنی وقوفِ عرفہ نہ ملا تو طواف وسعی کر کے سر منڈا کر یا بال کتروا کر احرام سے باہر ہو جائے اور سال آئندہ حج کرے اس پر دم واجب نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲..... قارن کا حج فوت ہو گیا تو عمرہ کے لئے سعی وطواف کرے پھر ایک اور طواف وسعی کر کے حلق کرے اور دم قران جاتا رہا اور پچھلا طواف جسے کر کے احرام سے باہر ہوگا اسے شروع کرتے ہی ایک موقوف کر دے اور سال آئندہ حج کی قضا کرے عمرہ کی قضا نہیں کیونکہ عمرہ کر چکا۔ (شک، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳..... تمتع والا قربانی کا جانور لایا تھا اور تمتع باطل ہو گیا تو جانور کو جو چاہے کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴..... عمرہ فوت نہیں ہو سکتا کہ اس کا وقت معین ہے اور جس کا حج فوت ہو گیا اس پر طواف صدر نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵..... جس کا حج فوت ہوا اس نے طواف وسعی کر کے احرام کھولا اور اسی احرام سے سال آئندہ حج کیا تو یہ حج صحیح نہ ہوا۔ (شک)

حج بدل کا بیان

حدیث ۱..... دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنے والدین کی طرف سے حج کرے یا ان کی طرف سے ادا کرے روز قیامت ابرار کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

حدیث ۲..... نیز جابر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے تو ان کا حج پورا کر دیا جائے گا اور اس کے لئے دس حج کا ثواب ہے۔

حدیث ۳..... نیز زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی اپنے والدین کی طرف سے حج کرے گا تو مقبول ہوگا اور

ان کی روحیں خوش ہوں گی اور یہ اللہ عزوجل کے نزدیک نیکیاں لکھا جائے گا۔

حدیث۴:.....ابو حفص کبیر رضی اللہ عنہ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ہم اپنے مردوں کی طرف سے صدقہ کرتے اور ان کی طرف سے حج کرتے اور ان کے لئے دعا کرتے ہیں آیا یہ ان کو پہنچتا ہے فرمایا ہاں۔ بے شک ان کو پہنچتا ہے اور بے شک وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جیسے تمہارے پاس طبق میں کوئی چیز ہدیہ کی جائے تو تم خوش ہوتے ہو۔

حدیث۵:.....صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ پر حج فرض ہے اور وہ بہت بوڑھے ہیں کہ سواری پر بیٹھ نہیں سکتے کیا میں ان کی طرف سے حج کروں فرمایا ہاں۔

حدیث۶:.....ابو داؤد ترمذی نسائی رضی اللہ عنہم ابن زرین عقیلی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ بہت بوڑھے ہیں حج اور نہیں کر سکتے اور سواری پر بھی نہیں بیٹھ سکتے فرمایا اپنے باپ کی طرف سے حج اور عمرہ کرو۔

مسئلہ نمبر۱:.....عبادت تین قسم کی ہے (1) بدنی (2) مالی (3) مرکب۔ عبادت بدنی میں نیابت نہیں ہو سکتی یعنی ایک کی طرف سے دوسرا ادا نہیں کر سکتا۔ جیسے نماز روزہ۔ مالی میں نیابت ہر حال جاری ہو سکتی ہے۔ جیسے زکوٰۃ صدقہ۔ مرکب میں عاجز ہو تو دوسرا اس کی طرف سے کر سکتا ہے ورنہ نہیں۔ جیسے حج، رہا ثواب پہنچانا کو جو کچھ عبادت کی اس کا ثواب اوروں کو پہنچے اس میں کسی عبادت کی تخصیص نہیں ہر عبادت کا ثواب دوسرے کو پہنچا سکتا ہے۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، صدقہ، حج، تلاوتِ قرآن، ذکر، زیارت، قبر، فرض، نفل سب کا ثواب زندہ یا مردہ کو پہنچا سکتا ہے اور یہ سمجھنا چاہئے کہ فرض کا ثواب پہنچایا تو اپنے پاس سے کچھ نہ گیا صرف ثواب پہنچانے سے اپنے پاس سے کچھ نہ گیا لہٰذا فرض کا ثواب پہنچانے سے پھر وہ فرض عود نہ کرے گا کہ یہ تو ادا کر چکا اس کے ذمہ سے ساقط ہو چکا اور ثواب کس شے کا پہنچاتا ہے۔ (ردالمحتار، عالمگیری)

اس سے نجدی ملعون ہوگیا کہ فاتحہ مروجہ جائز ہے کہ وہ ایصالِ ثواب ہے اور ایصالِ ثواب جائز بلکہ سودِ ایصالِ ثواب کسی معاوضہ پر ایصالِ ثواب کسی شخص کا ثواب پہنچانے پر کچھ لینا حرام ہے۔ بعض لوگ کچھ لے کر قرآن کا ثواب پہنچاتے ہیں یا جائز ہے کہ پہلے جو پڑھ چکا ہے اس کا معاوضہ لیا تو یہ بیع ہوئی اور یہ بیع فاسد ہونے کی وجہ سے باطل و حرام اور اگر اب جو پڑھے گا اس کا ثواب پہنچائے گا تو یہ اجارہ ہوا اور اجارہ طاعت پر صحیح نہیں چیزوں کے بیان آئے گا۔ (ردالمحتار)

حج بدل کے شرائط

مسئلہ نمبر۱:.....حج بدل کے لئے چند شرطیں ہیں (1) جو حج بدل کرانا ہو اس پر حج فرض ہو یعنی اگر فرض نہ تھا اور حج بدل کرایا تو حج فرض ادا نہ ہوا نفلہ اگر بعد میں حج اس پر فرض ہوا تو یہ حج اسکے لئے کافی نہ ہوگا بلکہ اگر عاجز ہو تو پھر حج کرائے اور قادر ہو تو خود کرے۔ (2) جس کی طرف سے حج کیا جائے وہ عاجز ہو یعنی وہ خود حج نہ کر سکتا ہو اگر اس کا مکمل ہو کر خود کر سکتا ہے تو اس کی طرف سے نہیں ہو سکتا اگر چہ بعد میں عاجز ہو گیا لہٰذا اس وقت اگر عاجز نہ تھا پھر عاجز ہو گیا تو اب وہ دوبارہ حج کرائے۔ (3) وقت حج سے موت تک مذکور رہا باقی رہے اگر درمیان میں اس کا مکمل ہو گیا کہ خود حج کرے تو پہلے جو حج کیا جا چکا ہے وہ کافی ہے ہاں اگر وہ کوئی میت مذکر تھا جس کے جانے کی امید ہی نہ تھی اور اتفاقاً جانا پڑا تو وہ بدلا حج جو اس کی طرف سے کیا گیا کافی ہے۔ مثلاً وہ اچھا ہے اور حج کرانے کے بعد اچھا ہو گیا تو اب دوبارہ حج کرانے کی ضرورت نہ رہی۔ (4) جس کی طرف سے حج کیا جائے اس نے حکم دیا ہو بغیر اس کے حکم کے حج نہیں ہو سکتا ہاں وارث نے ضرورت کی طرف سے کیا تو اس میں حکم کی ضرورت نہیں۔ (5) مصارف اس کے مال سے ہوں جس کی طرف سے حج کیا جائے فقیر اگر اسی سفر سے یا اپنا مال صرف کر کے حج بدل نہ ہوا یعنی جبکہ تھوڑا سا کیا ہو اور اگر کل یا اکثر اپنا مال صرف کیا اور جو کچھ اس نے دیا ہے اتنا ہے کہ حج اس میں سے وصول کر لینے کا ہو گیا اور اگر اتنا نہیں کہ جو کچھ اپنا خرچ کیا ہے وصول کر لے تو اگر زیادہ حصہ اس کا ہے جس نے حکم دیا ہے تو ہو گیا ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲..... اپنا اور اس کا مال ایک میں ملا دیا اور جتنا اس نے دیا تھا اتنا یا اس میں سے زیادہ حصہ کا برابر خرچ کیا تو حج بدل ہو گیا اور اس ملانے کی وجہ سے اس پر تاوان لازم نہ آئے گا بلکہ اپنے ساتھیوں کے مال کے ساتھ بھی ملا سکتا ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۳..... وصیت کی تھی کہ میرے مال سے حج کرا دیا جائے اور وارث نے اپنے مال سے تبرعاً کرایا تو حج بدل نہ ہوا اور اگر اپنے مال سے حج کرایا اور یہ جوش ہو گا تو کمی میں سے لے لے گا تو ہو گیا اور لینے کا ارادہ نہ ہو تو نہیں اور اجنبی نے حج بدل اپنے مال سے کرایا تو نہ ہوا اگرچہ واپس لینے کا ارادہ نہ کرے اگرچہ وصی کو حج بدل کرنے کے لئے کہہ گیا ہو اور اگر یوں وصیت کی کہ میری طرف سے حج بدل کرا دیا جائے اور یہ نہ کہا کہ میرے مال سے اور وارث نے اپنے مال سے حج کرا دیا اگر چہ لینے کا ارادہ بھی نہ ہو گیا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴..... میت کی طرف سے حج کرنے کے لئے مال دیا اور وہ کافی تھا مگر اس نے اپنا مال بھی شریک کیا ہوا وصول کر لے اور اگر ناکافی تھا مگر اکثر میت کے مال سے صرف ہوا تو میت کی طرف سے ہو گیا ورنہ نہیں (عالمگیری)(6) جس کو حکم دیا وصی کرے دوسرے سے اس نے حج کرایا تو نہ ہوا۔

مسئلہ نمبر ۵..... میت نے وصیت کی تھی کہ میری طرف سے فلاں شخص حج کرے اور وہ مر گیا یا اس نے انکار کر دیا اب دوسرے سے حج کرایا گیا تو جائز ہے۔ (درمختار)(7) سواری پر حج کو جائے پیدل حج کیا تو نہ ہوا لہٰذا سواری میں جو کچھ صرف ہوا وہ پاپیادہ کا بھاڑ، اگر خرچ میں کمی پائی تو پیدل بھی ہو جائے گا سواری سے مراد یہ ہے کہ اکثر راستہ سواری پر قطع کیا ہو (8) اس کے وطن سے حج کو جائے (9) میقات سے حج کا احرام باندھا اگر اس نے اس کا حکم کیا ہو (10) اس کی نیت سے حج کرے اور افضل یہ ہے کہ زبان سے لبیک عن فلاں کہے۔ لہٰذا اگر اس کا نام بھول گیا ہے تو یہ نیت کر لے کہ جس نے مجھے بھیجا ہے اس کی طرف سے کہتا ہوں۔ اور ان کے علاوہ اور بھی شرائط ہیں جو ضمناً کہہ دیں گے یہ شرطیں جو مذکور ہوئیں حج فرض میں ہیں حج نفل ہو تو ان میں سے کوئی شرط نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶..... احرام باندھتے وقت یہ نیت بھی کہ اس کی طرف سے حج کرتا ہوں۔ تو جب تک حج کے افعال شروع نہ کئے اختیار ہے کہ نیت کر لے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷..... جس کو بھیجا اس سے یوں نہ کہے کہ میں نے تجھے اپنی طرف سے حج کرنے کے لئے نائب بنایا و کر رکھا کہ عبادت پر اجارہ کیسا بلکہ یوں کہے کہ میں نے اپنی طرف سے تجھے حج کے لئے حکم دیا اور اگر اجارہ کا لفظ کہا جب بھی حج ہو جائے مگر اجرت کچھ نہ ملے گی صرف مصارف ملیں گے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸..... حج بدل کی سب شرطیں جب پائی جائیں تو جس کی طرف سے کیا گیا اس کا فرض ادا ہوا اور یہ حج کرنے والا بھی ثواب پائے گا مگر اس حج سے اس کا حجۃ الاسلام ادا نہ ہو گا۔ (بحر، درمختار)

مسئلہ نمبر ۹..... بہتر یہ ہے کہ حج بدل کے لئے ایسا شخص بھیجا جائے جو خود حجۃ الاسلام (حج فرض) ادا کر چکا ہو اور اگر پیسے کو بھیجا جس نے خود نہیں کیا ہے جب بھی حج بدل ہو جائے گا۔ (عالمگیری) اور اگر خود اس پر حج فرض ہو اور ادا نہ کیا ہو تو اسے بھیجنا مکروہ تحریمی ہے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۱۰..... افضل یہ ہے کہ ایسے شخص کو بھیجیں جو حج کے طریقے اور اس کے افعال سے آگاہ ہو اور بہتر یہ ہے کہ آزاد مرد ہو اور اگر آزاد عورت یا غلام یا نابالغ یا مراہق یعنی قریب البلوغ بچے سے حج کرایا جب بھی ادا ہو جائے گا۔ (بحر وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۱..... مجنون یا کافر (عالمگیری) یا فاسق وغیرہ کو بھیجا تو ادا نہ ہوا کہ یہ اس کے اہل ہی نہیں۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۱۲..... دو شخصوں نے ایک ہی حج بدل کے لئے بھیجا اس نے ایک حج میں دونوں کی طرف سے لبیک کہا تو دونوں میں کسی کی طرف سے نہ ہوا بلکہ اس حج کرنے والے کا ہو اور دونوں کو تاوان دے اور اب اگر چاہے کہ دونوں میں سے ایک کے لئے کر دے تو یہ بھی نہیں کر سکتا اور

اگر ایک کی طرف سے لبیک کہا مگر یہ معین نہ کیا کہ کس کی طرف سے تو اگر یوں مبہم کہا جب بھی کسی کا نہ ہوا اور اگر بعد میں یعنی افعال حج ادا کرنے سے پہلے معین کر دیا تو جس کے لئے کیا اس کا ہو گیا اور اور اگر احرام باندھتے وقت کچھ نہ کہا کہ کس کی طرف سے ہے نہ معین نہ مبہم، جب بھی یہی دونوں صورتیں ہیں (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳..... ماں باپ دونوں کی طرف سے حج کیا تو اسے اختیار ہے کہ اس حج کو باپ کے لئے کر دے یا ماں کے لئے اور اس حج کا فرض ادا ہو گا یعنی جبکہ ان دونوں نے اسے حکم نہ کیا اور اگر حج کا حکم دیا ہو تو اس میں بھی وہی احکام ہیں جو امرِ مذکور ہوئے اور اگر بغیر کہے آپ دو شخصوں کی طرف سے حج نفل کا احرام باندھا تو اختیار ہے جس کے لئے چاہے کر دے مگر اس سے اس کا فرض ادا نہ ہو گا جبکہ وہ بھی ہے۔ یونہی ثواب پہنچانے کا بھی اختیار ہے بلکہ ثواب تو دونوں کو پہنچا سکتا ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴..... حج فرض ہونے کے بعد مُحصَر ہو گیا تو اسکی طرف سے حج بدل کرایا جا سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵..... صرف حج یا صرف عمرہ کو کہا تھا اس نے دونوں کا احرام باندھا تو دونوں اسی کی طرف سے کئے یا ایک اس کی طرف سے دوسرا اپنی یا کسی اور کی طرف سے بہر حال اس کا حج ادا نہ ہوا نہ ادا دیا آئے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶..... حج کے لئے کہا تھا اس نے عمرہ کا احرام باندھا جبکہ مکہ معظمہ سے حج کا جب بھی اس کی مخالفت ہوئی قضا ادا نہ دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷..... حج کے لئے کہا تھا اس نے حج کرنے کے بعد عمرہ کیا یا عمرہ کے لئے کہا تھا اس نے عمرہ کر کے حج کیا تو اس میں مخالفت نہ ہوئی اس کا حج ادا عمرہ ادا ہو گیا، عمرہ اپنے حج یا عمرہ کے لئے جو حج کیا خواہ اس کے ذمہ ہے بھیجنے والے پر نہیں اور اگر اتنا کیا یعنی جو اس نے کہا اسے بعد میں کیا تو مخالفت ہو گئی اس کا حج یا عمرہ ادا نہ ہوا ادا نہ دے (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۸..... ایک شخص نے اس سے حج کو کہا دوسرے نے عمرہ کو مگر ان دونوں نے جمع کرنے کا حکم نہ دیا تھا، اس نے دونوں کو جمع کر دیا تو دونوں کا مال واپس دے اور اگر یہ کہہ دیا تھا کہ جمع کر لینا تو جائز ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹..... افضل یہ ہے کہ جسے حج بدل کے لئے بھیجا جائے وہ حج کر کے واپس آئے اور جانے آنے کے مصارف بھیجنے والے پر ہیں اور اگر وہیں رہ گیا جب بھی جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰..... حج کے بعد قافلہ کے انتظار میں جتنے دن ٹھہرا پڑے ان دنوں کے مصارف بھیجنے والے کے ذمہ ہیں اور اس سے زائد ٹھہرا تو خود اس کے ذمہ مگر جب وہاں سے چلا تو واپسی کے مصارف بھیجنے والے پر ہیں اور اگر مکہ معظمہ یا اکثر رہنے کا ارادہ کر لیا تو اب واپسی کے اخراجات بھی بھیجنے والے پر نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱..... جس کو بھیجا وہ اپنے کسی کام میں مشغول ہو گیا اور حج فوت ہو گیا تو ان لازم ہے پھر اگر سال آئندہ اس نے اپنے مال سے حج کر لیا تو کافی ہو گیا اور اگر وقوفِ عرفہ سے پہلے جماع کیا جب بھی یہی حکم ہے اور اسے اپنے مال سے سال آئندہ حج مکرر کرنا ہو گا اور اگر وقوف کے بعد جماع کیا تو حج ہو گیا اور اس پر اپنے مال سے دم دینا لازم ہے اور اگر غیر اختیاری آفت میں مبتلا ہو گیا تو جو کچھ پہلے خرچ ہو چکا ہے اس کا ادا نہیں مگر واپسی میں اب اپنے مال خرچ کرے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲..... نزدیک راستہ چھوڑ کر دور کی راہ سے گیا کوئی حرج نہیں زیادہ ہوا اگر اس راہ سے جانی جایا کرتے ہیں تو اس کو اختیار ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳..... مرض یا دشمن کی وجہ سے حج نہ کر سکا یا اور کسی طرح حج مُحصر ہوا تو اس کی وجہ سے جو دم لازم آیا وہ اس کے ذمہ ہے جس کی طرف سے گیا اور باقی ہر قسم کے دم اس کے ذمہ ہیں مثلاً سلا ہوا کپڑا پہنا خوشبو لگائی یا بغیر احرام میقات سے آگے بڑھا شکار کیا یا بیچنے والے کی اجازت سے قران جمع کیا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۴..... جس پر حج فرض ہو یا قضا یا منت کا حج اس کے ذمہ ہو اور موت کا وقت قریب آ گیا تو واجب ہے کہ وصیت کر جائے۔ (شامی)

مسئلہ نمبر ۲۵..... جس پر حج فرض ہے اور نہ ادا کیا نہ وصیت کی تو بالاجماع گنہگار ہے اگر وارث اس کی طرف سے حج بدل کرانا چاہے تو کرا سکتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ ادا ہو جائے اور اگر وصیت کر گیا تو تہائی مال سے کرایا جائے اگرچہ اس نے وصیت میں تہائی کی قید نہ لگائی مثلاً یہ کہہ مرا کہ میری طرف سے حج بدل کرایا جائے (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۶..... تہائی مال کی مقدار اتنی ہے کہ وطن سے حج کے مصارف کے لئے کافی ہے تو وطن ہی سے آدمی بھیجا جائے اور نہیں جہاں میقات ہے بھی اس تہائی سے بھیجا جا سکے۔ یونہی اگر وصیت میں کوئی رقم معین کر دی تو اس رقم میں اگر وہاں سے بھیجا جا سکتا ہے تو بھیجا جائے ورنہ جہاں سے ہو سکے اور اگر وہ تہائی یا وہ رقم معین یہ بھی میقات کہیں سے بھی کافی نہیں تو وصیت باطل (عالمگیری وشامی وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۲۷..... کوئی شخص حج کو چلا اور راستہ میں یا مکہ معظمہ میں وقوف عرفہ سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا تو اگر اسی سال حج فرض ہوا تھا تو وصیت واجب نہیں اگر وقوف کے بعد انتقال ہوا تو حج ہو گیا پھر اگر خوف فرض باقی ہے اور وصیت کر گیا کہ اس کا حج کرا دیا جائے تو اس کی طرف سے بدنہ کی قربانی کر دی جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸..... راستہ میں انتقال ہوا اور حج بدل کی وصیت کر گیا تو اگر کوئی رقم یا جگہ معین کر دی ہے تو اس کے کہنے کے موافق کیا جائے اگر چہ اس کے مال کی تہائی اتنی نہیں کہ اس کے وطن سے بھیجا جا سکتا ہو اور اس نے غیر وطن سے بھیجنے کی وصیت کی ہو اور قدر تہائی کہ اس میں وطن سے نہیں جایا جا سکتا تو گنہگار ہوا اور معین نہ کی تو وطن سے بھیجا جائے۔ (ہندیہ وشامی وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۲۹..... یہی نے یعنی جس کو بھیجا گیا کہ تیسری طرف سے حج کر دے یا غیر جگہ سے بھیجا اور تہائی اتنی تھی کہ وطن سے بھیجا جا سکتا ہے تو یہ حج میت کی طرف سے نہ ہوا بلکہ یہی کی طرف سے ہوا لہٰذا میت کی طرف سے یہ شخص دوبارہ اپنے مال سے حج کرائے مگر جبکہ وہ جگہ جہاں سے بھیجا ہے وطن سے قریب ہو کہ وہاں جا کر رات کاٹنے سے پہلے واپس آ سکتا ہو تو ہو جائے گا۔ (عالمگیری وشامی وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۳۰..... مال اس قابل نہیں کہ وطن سے بھیجا جائے تو جہاں سے ہو سکے بھیجیں پھر اگر حج کے بعد کچھ بچ رہا جس سے معلوم ہوا کہ اور ادھر سے بھیجا جا سکتا تھا تو یہی پر اس کا تاوان ہے لہٰذا دوبارہ حج بدل وہاں سے کرائے جہاں سے ہو سکتا تھا مگر جبکہ بہت تھوڑی مقدار باقی مثلاً توشہ وغیرہ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۱..... اگر اس کے لئے وطن نہ ہو تو جہاں انتقال ہوا وہاں سے حج کو بھیجا جائے اور اگر متعدد وطن ہوں تو ان میں جو جگہ کہ مکہ معظمہ سے زیادہ قریب ہو وہاں سے (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۲..... اگر یہ کہہ گیا کہ تہائی مال سے ایک حج کرا دیا جائے تو ایک حج کرا دیں اور چند حج کی وصیت کی اور ایک سے زیادہ نہیں ہو سکتا تو ایک حج کرا دیں اس کے بعد جو بچے وارث لے لیں اور اگر یہ وصیت کی کہ میرے مال کی تہائی سے حج کرایا جائے یا کئی حج کرائے جائیں اور کئی ہو سکتے

ہیں تو چھ سے ہو سکتے ہیں کرائے جائیں۔ اب اگر کچھ رہا جس سے وطن سے نہیں بھیجا جا سکتا تو جہاں سے ہو سکے اور کئی حج کی صورت میں اختیار ہے کہ سب ایک ہی سال میں ہوں یا کئی سال میں اور بہتر اول ہے۔ یونہی اگر یوں وصیت کی کہ میرے مال کی تہائی سے ہر سال ایک حج کرایا جائے تو اس میں بھی اختیار ہے کہ سب ایک ساتھ ہوں یا ہر سال ایک اور اگر یوں کہا کہ میرے سال میں ہزاروں روپے سے حج کرایا جائے تو اس میں جتنے حج ہو سکیں کرا دیئے جائیں۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۳..... اگر وہی سے یہ کہا کہ کسی کو مال دے کر میری طرف سے حج کرا دو یا تو وہی خود اس کی طرف سے حج بدل نہیں کر سکتا اور اگر یہ کہا کہ میری طرف حج بدل کرا دیا جائے تو وہی خود بھی کر سکتا ہے اور اگر وہی وارث بھی ہے یا وہی نے وارث کو مال دے دیا کہ وہ وارث حج بدل کرے تو اب باقی ورثا اگر بالغ ہوں اور ان کی اجازت سے ہو تو ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۴..... حج کی وصیت کی تھی، اس کے انتقال کے بعد حج کے مصارف نکالنے کے بعد ورثہ نے مال تقسیم کر لیا پھر وہ مال بوجہ کے لئے نکالا تھا ضائع ہو گیا تو اب جو باقی ہے اس کی تہائی سے حج کا خرچ نکالیں پھر اگر بچ جائے تو جتنے کی تہائی سے وصی بنایا القیا اس یہاں تک کہ مال ختم ہو جائے اور وہ مال وصی کے پاس سے ضائع ہوا یا اس کے پاس سے جس کو حج کے لئے بھیجنا چاہتے ہیں دونوں کا ایک حکم ہے۔ (منحہ)

مسئلہ نمبر ۳۵..... جسے حج کرنے کو بھیجا وقوف عرفہ سے پیشتر اس کا انتقال ہو گیا مال چوری ہو گیا پھر جو مال باقی رہا گیا اس کی تہائی سے دوبارہ وطن سے حج کرنے کے لئے کسی کو بھیجا جائے اور اگر جاتے میں وطن سے نہیں بھیجا جا سکتا تو جہاں سے ہو سکے اور اگر دوسرا شخص بھی مر گیا یا پھر مال چوری ہو گیا تو اب جو کچھ مال ہے اس کی تہائی سے بھیجا جائے اور یہ کیے بعد دیگرے یونہی کرتے رہیں یہاں تک کہ مال کی تہائی اس قابل نہ رہے کہ اس سے حج ہو سکے تو وصیت باطل ہو گئی اور وقوف عرفہ کے بعد مرا تو وصیت پوری ہو گئی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۶..... جسے بھیجا تھا وہ وقوف کر کے بغیر طواف کے واپس آیا تو میت کا حج ہو گیا مگر اسے عورت کے پاس جانا حلال نہیں اسے حکم ہے کہ اپنے خرچ سے واپس جائے اور جو اعمال باقی ہیں ادا کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۷..... وصی نے کسی کو اس مال حج بدل کے لئے مقرر کیا اور خرچ بھی دے دیا مگر وہ اس سال نہ گیا سال آئندہ جا کر ادا کیا تو ادا ہو گیا۔ اس پر تاوان نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۸..... جسے بھیجا وہ مکہ معظمہ میں جا کر بیمار ہو گیا اور سارا مال خرچ ہو گیا تو وصی کے ذمہ واپسی کے لئے خرچ بھیجنا لازم نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۹..... جسے حج کے لئے مقرر کیا وہ بیمار ہو گیا تو اسے یہ اختیار نہیں کہ دوسرے کو بھیج دے ہاں اگر بھیجنے والے نے اجازت دے دی ہو تو دوسرے کو بھیج سکتا ہے بلکہ اب بھیجنا واجب ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۰..... اگر اس سے یہ کہا کہ اتنا خرچ ختم ہو جائے تو فرض لے لینا اور اس کا ادا کرنا میرے ذمہ ہے تو جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۱..... احرام کے بعد راستہ میں مال چوری ہو گیا اس نے اپنے پاس سے خرچ کر کے حج کیا اور واپس آیا تو بغیر حکم قاضی کسی سے لے کر دوسرا نہیں کر سکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۲..... یہ وصیت کی کہ فلاں شخص میری طرف سے حج کرے اور وہ شخص مر گیا تو کسی اور کو بھیج دیں مگر جبکہ حصر کر دیا ہو کہ وہی کرے دوسرا نہیں تو مجبوری ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۳..... ایک شخص نے اپنی طرف سے حج بدل کے لئے خرچ دے کر بھیجا اس کے بعد اس کا انتقال ہو گیا اور حج کی وصیت نہ کی تو وارث اس شخص سے مال واپس لے سکتے ہیں اگرچہ احرام باندھ چکا ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۴..... مصارف حج سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کی ضرورت پڑتی ہے۔ مثلاً کھانا پانی راستہ میں پہننے کے کپڑے، احرام کے کپڑے، سواری کا کرایہ، مکان کا کرایہ، مشکیزہ، کھانے پینے کے برتن، جلانے اور سر میں ڈالنے کا تیل، کپڑے دھونے کا صابن، پہرا دینے والے کی اجارت، نجاست کی توئی، غرض جن چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے ان کے اخراجات متوسط کہ نہ فضول خرچی ہو نہ بہت کمی اور اس کو اختیار نہیں کہ اس مال سے خود بات کرے یا کھانا خیرات کر دے یا کھا۔ تو وقت دوسروں کو بھی کھلائے یہاں تک کہ بھیجنے والے نے جو امور کی اجازت دے دی تو کر سکتا۔ (الباب)

مسئلہ نمبر ۴۵..... جس کو بھیجا ہے اگر وہ اپنا کام اپنے آپ کیا کرتا تھا اور اب خادم سے کام لیا تو اس کا خرچ خود اس کے ذمہ ہے اور اگر خود نہیں کرتا تو بھیجنے والے کے ذمہ۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۶..... حج سے واپسی کے بعد جو کچھ بچا واپس کر دے اسے رکھ لینا جائز نہیں اگرچہ وہ بہت ہی تھوڑی سی چیز ہو یہاں تک کہ توشہ میں سے جو کچھ بچا اور کپڑے اور جن فرش تمام سامان واپس کر دے بلکہ اگر شرط کر لی ہو کہ جو بچے گا واپس نہ کروں گا جب بھی کہ یہ شرط باطل ہے مگر دو صورتوں میں اول یہ کہ بھیجنے والا اسے وکیل کر دے کہ جو بچے اسے اپنے کو دے کر دینا اور قبضہ کر لینا دوم یہ کہ اگر قریب مرگ ہو تو اسے وصیت کر دے کہ جو بچے اس کی میں نے تجھے وصیت کی اور اگر یوں وصیت کی کہ وہی سے کہہ دیا کہ جو بچے وہ اس کے لئے ہے جو بھیجا جا چکا تو جسے چاہے دے سکتا ہے یہ وصیت باطل ہے ورثہ کا حق ہو جائے گا اور واپس کرانا پڑے گا۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۷..... یہ وصیت کی کہ ایک ہزار فقراء کو دیا جائے اور ایک ہزار مسکینوں کو اور ایک ہزار سے حج کرایا جائے اور حج کی تہائی کل دو ہزار ہے تو دو ہزار میں برابر برابر کے تین حصے کئے جائیں ایک حصہ تو اسے دیں جس کے لئے کیا اور حج دو مسکین کے دو حصے ملا کر جتنے سے حج ہو سکے حج کرایا اور جو بچے مسکینوں کو دیا جائے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۸..... زکوٰۃ و حج اور کسی کو دینے کی وصیت کی تو تہائی کے تین حصے کریں اور زکوٰۃ و حج میں جسے اس نے پہلے کہا اس سے پہلے کریں اس سے جو بچے دوسرے میں صرف کریں فرض اور سنت کی وصیت کی تو فرض مقدم ہے واجب نفل اور نذر میں نذر مقدم ہے۔ اور سب فرض یا نفل یا واجب ہیں تو مقدم وہ ہے جسے اس نے پہلے کہا۔

ہدی کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ (پ۱۷ ع۱۲ تا ۱۳)

جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے تمہارے لئے چوپایوں میں فائدے ہیں ایک مقرر میعاد تک پھر ان کا پہنچنا ہے اس آزاد گھر تک اور ہر امت کے لئے ہم نے ایک قربانی مقرر کی کہ اللہ کا نام لیں اس روپے ہوئے بے زبان چوپایوں پر۔ (ترجمہ کنزالایمان)

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۚ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۚ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ۚ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ (پ۱۷ ع۳۶، ۳۷)

اور قربانی کے ذبیل وار اونٹ گائے ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانیوں سے کئے تمہارے لئے ان میں بھلائی ہے تو ان پر اللہ کا نام لو ایک پاؤں باندھے تین پاؤں سے کھڑے پھر جب ان کی کروٹیں گر جائیں تو ان میں سے خود کھاؤ اور صبر سے بیٹھنے والے اور بھیک مانگنے والے کو کھلاؤ ہم نے یونہی ان کو تمہارے بس میں کر دیا کہ تم احسان مانو تو اللہ کو ہرگز ان کے گوشت پہنچتے ہیں نہ ان کے خون ہاں تمہاری پرہیزگاری اس تک باریاب ہوتی ہے۔ یونہی ان کو تمہارے قابو میں کر دیا کہ تم اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت فرمائی اور خوش خبری پہنچا دو نیکی کرنے والوں کو۔ (ترجمہ کنزالایمان)

حدیث ۱..... صحیحین میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہتی ہیں میں نے نبی ﷺ کی قربانیوں کے بال اپنے ہاتھ سے بٹائے پھر حضور ﷺ نے ان کے گلوں میں ڈالے اور ان کے کوہان چیرے اور حرم کو روانہ کیں۔

حدیث ۲..... صحیح مسلم شریف میں جابر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے دسویں ذی الحجہ کو عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے ایک گائے ذبح فرمائی اور دوسری روایت میں ہے کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی طرف سے گائے ذبح کی۔

حدیث ۳..... صحیح مسلم شریف میں جابر رضی اللہ عنہ سے راوی کہتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب تو مجبور ہو جائے تو ہدی پر معروف کے ساتھ سوار ہو، جب تک دوسری سواری نہ ملے۔

حدیث ۴..... صحیح مسلم میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے سات اونٹ ایک شخص کے ساتھ حرم کو بھیجے، انہیں نحر ہونے کی جگہ میں سے اگر کوئی تھک جائے تو کیا کروں فرمایا اسے نحر کر دینا اور خون سے ان کے پاؤں رنگ دینا اور پہلو پر اس کا چھاپا لگا دینا اور اس میں سے تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی نہ کھائے۔

حدیث ۵..... صحیحین میں علی رضی اللہ عنہ سے راوی کہتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنی قربانی کے جانور پر مامور فرمایا اور مجھے حکم فرمایا کہ گوشت اور کھالیں اور جھول تصدق کروں اور قصاب کو اس میں سے کچھ نہ دوں۔ فرمایا کہ ہم اسے اپنے پاس سے دیں گے۔

حدیث ۶..... ابوداؤد و ترمذی رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ سے راوی کہ پانچ اونٹ حضور ﷺ کی خدمت میں قربانی کے لئے پیش کئے گئے وہ سب حضور ﷺ سے قریب ہونے لگے کہ کس سے شروع فرمائیں (مطلب یہ ایک کی یہ خواہش تھی کہ پہلے مجھے ذبح فرمائیں فرمایا اٹھ کے پہلے پایہ میں ذبح فرمائیں) جب جب ان کی کروٹیں زمین سے لگ گئیں تو فرمایا جو چاہے نحر کر لے۔

مسئلہ نمبر ۱..... ہدی اس جانور کو کہتے ہیں جو قربانی کے لئے حرم کو لے جایا جائے یہ تین قسم کے جانور ہیں بکری اس میں بھیڑ اور دنبہ بھی داخل ہے گائے بھینس بھی اس میں شمار ہے اونٹ ہدی کا ادنیٰ درجہ بکری ہے تو اگر کسی نے حرم کو قربانی بھیجنے کی منت مانی اور معین نہ کی تو بکری کافی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲..... قربانی کی نیت سے بھیجا لے گیا جب تو ظاہر ہے کہ قربانی ہے اور اگر ہدیہ کے لفظ سے بازدال کر بانٹا جب بھی ہدی ہے اگرچہ نیت نہ ہو اس لئے کہ اس طرح قربانی ہی کو لے جاتے ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳..... قربانی کے جانور میں جو شرطیں ہیں وہی ہدی کے جانور میں بھی ہیں۔ مثلاً اونٹ پانچ سال کا، گائے دو سال کی، بکری ایک سال کی، بھیڑ دنبہ چھ مہینے کا اگر سال بھر پالی کی مثل ہو تو ہو سکتا ہے اور اونٹ گائے میں یہاں بھی سات آدمی کی شرکت ہو سکتی ہے۔ (درمختار و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۴..... اونٹ گائے کے گلے میں بازدال دینا مسنون ہے اور بکری کے گلے میں بازدالنا سنت نہیں مگر صرف شعار، یعنی تمتع و قران اور نفل اور منت کی قربانی میں سنت ہے۔ احصار اور جرمانہ کے دم میں نہ ڈالیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵..... ہدی اگر قران یا تمتع کا ہو تو اس سے کچھ کھا لینا بہتر ہے۔ یونہی اگر نفل ہو اور حرم کو پہنچ گیا ہو اگر حرم کو نہ پہنچا تو خود نہیں کھا

سکتا فقرا کا حق ہے اور ان تین کے علاوہ نہیں کھا سکتا اور جسے ثواب کھا سکتا ہے مالداروں کو بھی کھلا سکتا ہے نہیں تو نہیں اور جس کو کھا نہیں سکتا اس کی کھال وغیرہ سے بھی نفع نہیں لے سکتا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶..... جمعۂ قران کی قربانی دسویں سے پہلے نہیں ہو سکتی اور دسویں کے بعد کی تو ہو جائے گی مگر لازم ہے کہ تاخیر جائز نہیں اور ان کے علاوہ کے لئے کوئی دن متعین نہیں اور بہتر دسویں ہے۔ حرم میں ہونا سب میں ضروری ہے منیٰ کی خصوصیت نہیں بال دسویں کو ہونا تو منیٰ میں ہونا سنت ہے اور دسویں کے بعد مکہ میں سنت کے بدلہ کا حرم میں ذبح ہونا شرط نہیں جبکہ سنت میں حرم کی شرط بلکہ کافی (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷..... ہدی کا گوشت حرم کے مساکین کو دینا بہتر ہے یہاں کی تعمیل اور معمول کو خیرات کر دیں اور قصاب کو اس کے گوشت میں سے کچھ نہ دیں ہاں اگر اسے بطور تصدق دیں تو حرج نہیں۔ (درمختار و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۸..... ہدی کے جانور پر یا ضرورت سوار نہیں ہو سکتا نہ اس پر سامان لاد سکتا ہے اگرچہ فعل ہو اور ضرورت کے وقت سوار ہو یا سامان لادے اور اس کی وجہ سے اس میں کچھ نقصان آیا تو اتنا محتاجوں پر تصدق کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹..... اگر دودھ والا جانور ہے تو دودھ نہ دوہے اور تھن پر ٹھنڈا پانی چھڑک دیا کرے کہ دودھ موقوف ہو جائے اور اگر ذبح میں تعجیل ہو اور نہ دوہنے سے ضرر ہوگا تو دوہ کر دودھ ضائع کر دے اور اگر دودھ نکالا یا فنی کو دے دیا ضائع کر دیا تو اتنا ہی دودھ یا اس کی قیمت مساکین پر تصدق کرے۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... اگر دودھ پیتے بچے کو تصدق کر دے یا اسے بھی اس کے ساتھ ذبح کر دے اور اگر بچہ کو کچ ڈالا یا ہلاک کر دیا تو قیمت کو تصدق کرے اور اس قیمت سے قربانی کا جانور خرید لیا تو بہتر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱..... غلطی سے اس نے دوسرے کے جانور کو ذبح کر دیا اور دوسرے نے اس کے جانور کو دونوں کی قربانیاں ہو گئیں۔ (شک)

مسئلہ نمبر ۱۲..... اگر حرم کو جانور لے جا رہا تھا راستہ میں مرنے لگا تو اسے وہیں ذبح کر ڈالے اور خون سے اس کا ہار رنگ دے اور کوہان پر چھاپا لگا دے تاکہ اور لوگ نہ کھائیں فقرا ہی کھائیں پھر اگر وہ فعل تھا تو اس کے بدلے کا دوسرا جانور لے جانا واجب ہے اور اگر اس میں کوئی ایسا عیب آ گیا کہ قربانی کے قابل نہ رہا تو اسے جو چاہے کرے اور اس کے بدلے دوسرا لے جائے جبکہ وہ واجب ہو۔ (درمختار و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۳..... جانور حرم کو پہنچ گیا وہاں مرنے لگا تو اسے ذبح کر کے مساکین پر تصدق کرے اور خود نہ کھائے اگرچہ فعل ہو اور اگر اس میں تھوڑا سا نقصان پیدا ہوا ہے کہ ابھی قربانی کے قابل ہے تو قربانی کرے اور خود بھی کھا سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴..... جانور چوری ہو گیا اس کے بدلے کا دوسرا خریدا اور اسے بازار میں لے چلا پھر وہ مل گیا تو بہتر یہ ہے کہ دونوں کی قربانی کرے اور اگر پہلے کی قربانی کی اور دوسرے کو کچ ڈالا تو یہ بھی ہو سکتا ہے اور اگر پہلے کو ذبح کیا اور پہلے کو کچ ڈالا تو اگر وہ اس کی قیمت میں برابر تھا یا زیادہ تو کافی ہے اور کم ہے تو جتنی کمی ہوئی صدقہ کر دے۔ (عالمگیری)

حج کی منت کا بیان

حج کی منت مانی تو حج کرنا واجب ہو گیا کفارہ دینے سے بری الذمہ نہ ہوگا ہاں یوں کہا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے مجھ پر حج ہے یا کسی کام کے ہونے

پر حج کو شروع کیا اور وہ ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسائل فقہیہ:

مسئلہ نمبر ۱..... احرام باندھنے یا کعبہ معظمہ یا مکہ مکرمہ جانے کی منت مانی تو حج یا عمرہ اس پر واجب ہے اور ایک کو معین کر لیا اس کے ذمہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲..... پیدل حج کرنے کی منت مانی تو واجب ہے کہ گھر سے طوافِ فرض تک پیدل ہی رہے اور پورا سفر یا اکثر سواری پر کیا تو دم دے اور اکثر پیدل رہا اور کچھ سواری پر تو اسی حساب سے بکری کی قیمت کا چھٹا حصہ اس کے مقابل آئے خیرات کرے۔ پیدل عمرہ کی منت مانی تو سر منڈانے تک پیدل رہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳..... ایک سال میں جتنے حج کی منت مانی سب واجب ہو گئے (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴..... لونڈی غلام محرم کو لڑیا جائز ہے اور مشتری کو اختیار ہے کہ احرام تڑوا دے اگرچہ انہوں نے اپنے پہلے مولیٰ کی اجازت سے احرام باندھے ہوں اور احرام توڑنے کے لئے فقط یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ احرام توڑ دیا بلکہ کوئی ایسا کام کرنا ضروری ہے جو احرام میں منع تھا مثلاً بال یا ناخن تراشوانا خوشبو لگانا، اس کی ضرورت نہیں کہ حج کے افعال بجالا کر احرام توڑے اور قربانی بھیجنا بھی ضروری نہیں مگر آزادی کے عہدۂ قربانی اور حج واجب ہے اگر حج کا احرام تھا اور عمرہ اگر عمرہ کا احرام تھا۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵..... افضل یہ ہے کہ اس بڑی ہوئی لونڈی کا احرام حج کے علاوہ کسی چیز سے کھلوا دے اور حج سے بھی احرام کھل جائے گا مگر جب کرائے یہ علوم نہ ہو کہ احرام سے ہے اور حج کرایا تو حج فاسد ہو جائے گا۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶..... اگر مولیٰ نے احرام کھلوا دیا پھر اس نے باندھا پھر کھلوا دیا اگر چند بار اسی طرح ہوا پھر اس سال احرام باندھ کر حج کرایا تو کافی ہو گیا اور اگر سال آئندہ میں حج کیا تو ہر بار احرام کھولنے کا ایک عمرہ کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷..... احرام کی حالت میں نکاح ہو سکتا ہے۔ کسی احرام والی عورت سے نکاح کیا تو اگر فضل کا احرام ہے کھلوا سکتا ہے اور فرض کا جبکہ وہ صورتیں ہیں اگر عورت کا محرم ساتھ میں ہے تو نہیں کھلوا سکتا اور محرم ساتھ میں نہ ہو تو فرض کا احرام بھی کھلوا سکتا ہے اور اگر اس پر نہ رہا "علوم نہ ہوا اور جماع کرایا تو حج فاسد ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸..... مسافر خانہ بنانا حج نفل سے افضل ہے اور حج نفل صدقہ سے افضل یعنی جبکہ اس کی زیادہ حاجت نہ ہو ورنہ حاجت کے وقت صدقہ حج سے افضل ہے علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے نہایہ سے حکایت اس میں بیان نقل فرمائی کہ ایک صاحب ہزار اشرفیاں لے کر حج کو جا رہے تھے ایک سیدانی تشریف لائیں اور اپنی ضرورت ظاہر فرمائی۔ انہوں نے سب اشرفیاں نذر کر دیں اور واپس آئے۔ جب وہاں کے لوگ حج سے واپس ہوئے تو ہر حاجی ان سے کہنے لگے، اللہ تمہارا حج قبول فرمائے، انہیں تعجب ہوا کہ کیا معاملہ ہے میں تو حج کو گیا نہیں یہ لوگ ایسا کیوں کہتے ہیں۔ خواب میں زیارت حضور اقدس ﷺ سے مشرف ہوئے، ارشاد فرمایا کیا تجھے لوگوں کی بات سے تعجب ہوا؟ عرض کی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم، ارشاد فرمایا کہ تو نے جو میری اہل بیت کی خدمت کی اس کے عوض اللہ ﷻ نے تیری صورت کا ایک فرشتہ پیدا فرمایا جس نے تیری طرف سے حج کیا اور قیامت تک حج کرتا رہے گا۔

مسئلہ نمبر ۹..... حج تمام گناہوں کا کفارہ ہے یعنی فرائض کی تاخیر کا جو گناہ اس کے ذمہ ہے وہ انشاء اللہ ﷻ معاف ہو جائے گا واپس آ کر ادا کرنے میں پھر بھی کوتاہی کرے گا تو پھر نیا گناہ ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... وقوف عرفہ جمعہ کے دن ہو تو اس میں بہت ثواب ہے کہ یہ وہ عیدوں کا اجتماع ہے اور اسی کو لوگ حج اکبر کہتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا زِیَارَۃَ حَرَمِکَ وَ حَرَمِ حَبِیْبِکَ بِجَاھِہٖ عِنْدَکَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ وَ حِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

فضائل مدینہ طیبہ

حدیث ۱.....صحیح مسلم و ترمذی میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کی تکلیف و شدت پر میری امت میں سے جو کوئی صبر کرے قیامت کے دن میں اس کا شفیع ہوں گا۔

حدیث ۲.....۳.....صحیح مسلم میں سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ لوگوں کے لئے بہتر ہے اگر جانتے۔ مدینہ کو جو شخص بطور اعراض چھوڑے گا اللہ عزوجل اس کے بدلے میں ایسے لائے گا جو اس سے بہتر ہوگا اور مدینہ کی تکلیف و شدت پر جو ہمت قدم رہے گا روز قیامت میں اس کا شفیع یا شہید ہوں گا اور ایک روایت میں ہے جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ عزوجل اسے آگ میں اس طرح پگھلائے گا جیسے سیسہ یا اس طرح پھیر نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ اسی کی مثل بروایت طبرانی نحوہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۴.....صحیحین میں سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ یمن فتح ہوگا اس وقت کچھ لوگ روڑتے ہوئے آئیں گے اور اپنے کنبہ والوں اور فرمانبرداروں کو لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہے اگر جانتے اور عراق فتح ہوگا کچھ لوگ جلدی کر کے آئیں گے اور اپنے کنبہ والوں اور فرمانبرداروں کو لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہے اگر جانتے۔

حدیث ۵.....طبرانی کہتے میں ابو سعید ساعدی رضی اللہ عنہ سے راوی کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بقیع رضی اللہ عنہ کی قبر پر حاضر تھے ان کے کفن کے لئے ایک کملی تھی جب لوگ اسے کھینچ کر ان کا منہ چھپاتے تو قدم کھل جاتے اور قدم پر ڈالتے تو چہرہ کھل جاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کملی سے منہ چھپاؤ اور پاؤں پر گھاس ڈال دو، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سرقدس خطیبا صحابہ کو روتا پایا ارشاد فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ سرسبز ملک کی طرف چلے جائیں گے وہاں کھانا اور لباس اور سواری نہیں ملے گی، پھر وہاں سے اپنے کنبہ والوں کو لے جائیں گے کہ ہمارے پاس چلے آؤ یہ کہ تم تجارت کی تنگی زمین میں پڑے ہو حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہے اگر جانتے۔

حدیث ۶.....تا ۸.....ترمذی و ابن ماجہ و ابن حبان و بیہقی و ہیثم طبرانی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے ہو سکے کہ مدینہ میں مرے تو مدینہ ہی میں مرے کہ جو شخص مدینہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت فرماؤں گا اور اسی کی مثل صحیحہ اور سعید اسلمیہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

مدینہ طیبہ کے برکات:

حدیث ۹.....صحیح مسلم وغیرہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی جب شروع شروع پھل دیکھتے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر لاتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے لے کر یہ کہتے الٰہی تو ہمارے لئے ہماری کھجوروں میں برکت دے اور ہمارے لئے مدینہ میں برکت کر اور ہمارے صاع و مد میں برکت کر یا اللہ عزوجل! بے شک ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور بے شک میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں۔ انہوں نے مکہ کے لئے تجھ سے دعا کی اور میں مدینہ کے لئے تجھ سے دعا کرتا ہوں۔ اسی کے مثل جس کی دعا مکہ کے لئے انہوں نے کی اور اتنی ہی اور (مختلف مدینہ کی کھجور کے چند دانے) پھر جو چھوٹا بچہ سامنے ہوتا اسے بلا کر وہ کھجور عطا فرما دیتے۔

حدیث ۱۰.....تا ۱۳.....صحیح مسلم میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل تو مدینہ کو ہمارا محبوب بنا دے جیسے ہم کو مکہ محبوب ہے بلکہ اس سے زیادہ اور اس کی آب و ہوا کو ہمارے لئے درست فرما دے اور اس کے صاع و مد میں برکت عطا

فرمایا اور یہاں کے بخار کو مخفہ کر کے جحفہ میں بھیج دے۔ (یہ وہ اس وقت کی تھی جب ہجرت کر کے مدینہ میں آکر بیمار ہوئے اور یہاں کی آب وہوا ناموافق ہوئی کہ بیشتر یہاں والے بیمار ہوئے) یہ مضمون کہ حضور ﷺ نے مدینہ طیبہ کے واسطے دعا کی کہ مکہ سے وہ چند یہاں بھیج دیں۔ موطی مالک و ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اہل مدینہ کے ساتھ برائی کرنے کے نتائج:

حدیث ۱۴..... صحیح بخاری و مسلم میں سعد رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ فریب کرے گا ایسا گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے۔

حدیث ۱۵..... ابن حبان اپنی صحیح میں جابر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اہل مدینہ کو ڈرائے گا اور اللہ عزوجل اسے خوف میں ڈالے گا۔

حدیث ۱۶..... ۱۷..... طبرانی و حاکم و ضیاء بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اہل مدینہ پر ظلم کرے اور انہیں ڈرائے تو اسے خوف میں مبتلا کر اور اس پر اللہ عزوجل اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت اور اس کا فریضہ قبول کیا جائے نہ نفل۔ اسی کی مثل نسائی و طبرانی و احمد نے سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۱۸..... طبرانی کبیر میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اہل مدینہ کو ڈرائے گا اللہ تعالیٰ اسے ڈرائے گا اور اس پر اللہ عزوجل اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت اور اس کا فریضہ قبول کیا جائے نہ نفل۔

حدیث ۱۹..... صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے ایک ایسی بستی کی طرف ہجرت کا حکم ہوا جو تمام بستیوں کو کھا جائے گی۔ (سب پر غالب آئے گی) لوگ اسے یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے لوگوں کو اس طرح پاک و صاف کرے گی جیسے بھٹی لوہے کی میل کو۔

حدیث ۲۰..... صحیحین میں انس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مدینہ کے راستوں پر فرشتے (پہرہ دیتے ہیں) اس میں نہ دجال آئے نہ طاعون۔

حدیث ۲۱..... صحیحین میں انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ کے سوا کوئی ایسا شہر نہیں کہ وہاں دجال نہ آئے۔ مدینہ کا کوئی راستہ ایسا نہیں جس پر ملائکہ پہرا نہ دیتے ہوں۔ دجال (قریب مدینہ) شور زمین میں آ کر ٹھہرے گا، اس وقت مدینہ میں تین زلزلے ہوں گے جن سے ہر کافر و منافق یہاں سے نکل کر دجال کے پاس چلا جائے گا۔

حاضری سرکارِ اعظم مدینہ طیبہ حضور حبیب اکرم ﷺ

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا

(پ۵، النساء ۶۴)

۱۔ ہجرت سے بیشتر لوگ یثرب کہتے تھے مگر اس سے پکارا جانا نہیں کہ صدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے بعض شارحین نے اضافہ میں مدینہ طیبہ کہنا شروع کیا کرتے ہیں لیکن اس سے حرم و زہد و ریزہ شہر کو یہ نام دینا اس لفظ کی حکمت پر نہیں نہ کیا حضور نے رکھا ہے بلکہ صحیح مسلم شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام طیبہ رکھا ہے۔ منہ غفرلہ۔

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تمہارے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور خدا سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو خدا کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں (ترجمہ کنزالایمان)

حدیث ۱..... دارقطنی و بیہقی بسند صحیح عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو میری قبر کی زیارت کرے اس کے لئے میری شفاعت واجب۔

حدیث ۲..... طبرانی کبیر میں انہیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو میری زیارت کو آئے سوائے میری زیارت کے اور کسی حاجت کے لئے نہ آیا تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کا شفیع بنوں۔

حدیث ۳..... دارقطنی طبرانی بسند صحیح انہیں سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو ایسا ہے جیسے میری حیات میں زیارت سے شرف ہوا۔

حدیث ۴..... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے مناسک میں بسند صحیح ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی تو گویا اس نے میری زندگی میں زیارت کی اور جو حرمین میں مرے گا قیامت کے دن امن والوں میں سے اٹھے گا۔

حدیث ۵..... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ بسند صحیح ابن عمر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے فرماتے سنا جو شخص میری زیارت کرے قیامت کے دن اس کا شفیع شہید ہوں گا اور جو حرمین میں مرے گا اللہ عزوجل سے قیامت کے دن امن والوں میں سے اٹھائے گا۔

حدیث ۶..... ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ کامل میں انہیں سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر جفا کی (1) زیارت قدس قریب ہے جب بہت لوگ دوست بن کر طرح طرح ڈراتے ہیں، راہ میں خطرہ ہے ہاں بیماری ہے یہ ہو ہے، زادِ راہ کمی کی نہ سہی اور ہر گز خرچی کا توشہ لے کر نہ چلو۔ جان ایک دن ضرور جانی ہے اس کی راہ میں جائے اور ثواب یہ ہے کہ جان کا دشمن تمام لشکر ہے اپنے سایہ میں بآرام لے جاتے ہیں کیل کا کانٹا نہیں ہوتا۔

ہم کو تو اپنے سایہ میں آرام ہی سے لائے
صدقے بہانے والوں کو یہ رہ وڈر کی ہے

والحمدللہ (2) حاضری میں خالص زیارت قدس کی نیت کرو یہاں تک کہ امام ابن الہمام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس بار مسجد شریف کی نیت بھی شریک نہ کرے۔ (3) حج اگر فرض ہے تو حج کر کے مدینہ طیبہ حاضر ہوں اگر مدینہ طیبہ راستہ میں ہو تو بغیر زیارت حج کو جانا سخت محرومی و شامت قسمتی ہے اور اس حاضری کو قبول حج و سعادت دینی و دنیوی کے لئے ذریعہ و وسیلہ قرار دے اور حج نفل ہو تو اختیار ہے مگر پہلے حج سے پاک صاف ہو کر محبوب کے دربار میں حاضر ہو یا سرکار میں پہلے حاضری دے کر حج کی مقبولیت و فوزانیت کے لئے وسیلہ کرے غرض پہلے جو اختیار کرے اسے اختیار ہے مگر نیت خیر درکار ہے۔ کہ انما الاعمال بالنیات ولکل امرئ ما نوی اعمال کا مدار نیت پر ہے اور ہر ایک کے لئے وہ ہے جو اس نے نیت کی (4) راستے بھر درود و کثرت شریف میں مذہب جاؤ اور جس قدر مدینہ طیبہ قریب آتا جائے شوق و ذوق زیادہ ہوتا جائے۔ (5) جب حرم مدینہ آئے بہتر یہ ہے کہ پیادہ ہو تو روتے سر جھکائے آنکھیں نیچے کئے درود شریف کی اور کثرت کرو اور ہو سکے تو ننگے پاؤں چلو بلکہ:

جائے سرست اینکہ تو پائی نہی — پائے نہ بینی کہ کجا می نہی
حرم کی زمین اور قدم رکھ کے چلنا — ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

جب قبا نور پر نگاہ پڑے درود و سلام کی خوب کثرت کرو۔

(6) جب شہر اقدس تک پہنچے جلال و جمال محبوب ﷺ کے تصور میں غرق ہو جاؤ اور دروازہ شہر میں داخل ہوتے وقت پہلے دہنا قدم رکھو اور یہ

پڑھو۔

بِسْمِ اللّٰہِ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاَرْزُقْنِیْ مِنْ زِیَارَۃِ رَسُوْلِکَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقْتَ اَوْلِیَآئَکَ وَاَھْلَ طَاعَتِکَ وَاَنْقِذْنِیْ مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ یَا خَیْرَ مَسْئُوْلٍ

اللہ کے نام سے میں شروع کرتا ہوں جو اللہ نے چاہا طاقت نہیں مگر اللہ سے اے رب سچائی کے ساتھ مجھ کو داخل کر اور سچائی کے ساتھ باہر لے جا اچھی تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے اور اپنے رسول ﷺ کی زیارت سے مجھے وہ نصیب کر جو اپنے اولیا اور فرمانبردار بندوں کے لئے تو نے نصیب کیا اور مجھے جہنم سے نجات دے اور مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اے بہتر سوال کئے گئے۔ ۱۲ منہ

(7) حاضریِ مسجد سے پہلے تمام ضروریات سے جن کا لگاؤ دل پھنسے کا باعث ہو نہایت جلد فارغ ہو ان کے سوا کسی بیکار بات میں مشغول نہ ہو معاً وضو مسواک کرو اور غسل بہتر، صفیہ پاکیزہ کپڑے پہنو اور نئے بہتر، سر سبز اور خوشبودار ہو تو کیا کہنا اور مثلِ افضل (8) اب نورِ آستانۂ اقدس کی طرف نہایت خشوع و خضوع سے متوجہ ہو۔ رہا جانا تو راہ میں تکیہ نہ لگاؤ اور دل کو ہر وقت نہ لاؤ اور اپنی سمت دلی سے رسول اللہ ﷺ کی طرف التجا کرو۔ (9) جب درِ مسجد پر حاضر ہو سلام عرض کر کے تصور انور وہیبت سرکار ﷺ سے حاضر کی اجازت چاہتے ہوئے بسم اللہ کہہ کر سیدھا پاؤں پہلے رکھ کر ہر حرکت ادب سے کرتا داخل ہو۔ (10) اس وقت جو ادب و تعظیم فرض ہے ہر مسلمان کا دل جانتا ہے آنکھ، کان، زبان، ہاتھ، پاؤں، دل سب خیالِ غیر سے پاک کر کہ یہ مسجد اقدس کے نقش و نگار نہ دیکھو۔ (11) اگر کوئی ایسا سامنے جس سے سلام کلام ہو اور ہو تو جہاں تک بنے کترا جاؤ اور نہ ہو تو بہتر ہے زیادہ دیر تک دل سرکار ہی کی طرف ہو (12) ہرگز ہرگز مسجد اقدس میں کوئی طرف پیٹھ کر نہ نکلے۔ (13) یقین جانو کہ حضور اقدس ﷺ حیِ حقیقی دنیاوی جسمانی حیات سے ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وفات شریف سے پہلے تھے ان کی اور تمام انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی موت صرف جسد و جان کا تصدیق کو ایک آن کے لئے تھی ان کا انتقال صرف نظرِ عوام سے چھپ جانا ہے۔ امام محمد ابن حاج مکی رحمۃ اللہ علیہ نقل اور امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ میں اتنہ دین فرماتے ہیں۔

لَافَرْقَ بَیْنَ مَوْتِہٖ وَحَیَاتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مُشَاھَدَتِہٖ لِاُمَّتِہٖ وَمَعْرِفَتِہٖ بِاَحْوَالِھِمْ وَنِیَّاتِھِمْ وَخَوَاطِرِھِمْ وَذَالِکَ عِنْدَہٗ جَلِیٌّ لَا خَفَآءَ بِہٖ

(ترجمہ) حضور اقدس ﷺ کی حیات و وفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ وہ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں اور ان کی حالتوں، ان کی نیتوں، ان کے کاروبار، ان کے دلوں کے خیالوں کو پہچانتے ہیں اور یہ سب حضور پر ایسا روشن ہے جس میں اصلاً پوشیدگی نہیں۔ امام رحمۃ اللہ علیہ تکمیل المحفل ابن البرہام سمنک متوسط اور علامہ قاری کی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح مسلک متقسط میں فرماتے ہیں

وَاللّٰہُ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَالِمٌ بِخُطُوْرِکَ قِیَامِکَ وَسَلَامِکَ اِیَّیْ بَلْ بِجَمِیْعِ اَحْوَالِکَ وَاَحْوَالِکَ وَمَقَامِکَ

(ترجمہ) بے شک رسول اللہ تیری حاضری اور تیرے کھڑے ہونے اور تیرے سلام بلکہ تیرے تمام افعال و احوال کو بھی و مقام سے آگاہ ہیں (14) اب اگر جماعت قائم ہو شریک ہو جاؤ کہ اس میں تحیۃ المسجد بھی ادا ہو جائے گی ورنہ اگر نفلِ وقتی مہلت دے اور وقت کراہت نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد و شکرانۂ حاضری دیارِ اقدس صرف سورہ کافرون اور قل ھو اللہ احد سے بہتر بلکہ اگر نمازِ سنت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ جہاں اب وسطِ مسجد کریم میں محراب بنی ہے اور وہاں نہ جگہ ملے تو جہاں تک ہو سکے اس کے نزدیک ادا کرو پھر سجدۂ شکر میں گرو اور دعا کرو کہ الٰہی اپنے حبیب ﷺ کا ادب اور ان کا اور اپنا قبول

نصیب کرے آمین۔

(15) پھر کمال ادب میں ڈوبے ہوئے گردن جھکائے آنکھیں نیچی کئے لرزتے کانپتے گناہوں کی ندامت سے پسینہ پسینہ ہوتے حضور پرنور ﷺ کے عفو وکرم کی امید رکھتے، حضور والا کی بائیں یعنی مشرق کی طرف سے مواجہہ عالیہ میں حاضر ہو کہ حضور اقدس ﷺ مزار انور میں رونق افروز جلوہ فرما ہیں اس سمت سے حاضر ہو گے تو حضور ﷺ کی نگاہ کرم پناہ تمہاری طرف ہوگی اور یہ بات تمہارے لئے دونوں جہاں میں کافی ہے الحمدللہ (16) اب کمال ادب وہیبت وخوف وامید کے ساتھ زیر قندیل اور اس چاندی کی گیل کے سامنے جو چہرۂ انور کی خوبی دیدار میں چراغ انور کے مقابل لگی ہے کم از کم چار ہاتھ کے فاصلہ سے قبلہ کو پیٹھ اور مزار انور کو سمت کر کے نماز کی طرح ہاتھ باندھے کھڑے ہو۔ اباب وشرح اباب، اختیار شرح مختار وفتاوی عالمگیری وغیرہا متعدد کتابوں میں اس ادب کی تصریح فرمائی کہ یقف کما یقف فی الصلوۃ حضور کے سامنے ایسا کھڑا ہو جیسا نماز میں کھڑا ہوتا ہے یہ عبارت عالمگیری کو اختیار کی ہے اور اباب میں فرمایا وضعا یمینہ علی شمالہ دست بستہ رہنا ہاتھ بائیں پر رکھ کر کھڑا ہو (17) اخبار اجابی شریف کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچو کہ خلاف ادب ہے بلکہ چار ہاتھ فاصلہ سے زیادہ قریب نہ جاؤ۔ یہاں کی رحمت کیا کم ہے کہ تم کو اپنے حضور بلایا اپنے مواجہہ اقدس میں جگہ بخشی ان کی نگاہ کرم کو چہرہ پر جگہ تمہاری طرف تھی اب خصوصیت اور اس درجہ قرب کے ساتھ ہے وللہ الحمد (18) الحمدللہ اب دل کی طرح تمہارا منہ بھی اس پاک جالی کی طرف ہو گیا جو اللہ ﷻ کے محبوب عظیم الشان ﷺ کی آرام گاہ ہے نہایت ادب وقار کے ساتھ آواز نہ اس وضع سے درد انگیز دل فگار ہاک جگر چاک متقبل آواز سے نہ بلند وسخت کہ ان کے حضور آواز بلند کرنے سے عمل اکارت ہو جاتے ہیں، نہایت نرم وپست کہ سخت کے خلاف ہے اگر چہ وہ تمہارے دلوں کے خطروں تک سے آگاہ ہیں جیسا کہ ابھی تمہیں معلوم ہوا گزارا، مجرا وتسلیم بجالا، اور عرض کرو۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَاُمَّتِکَ اَجْمَعِیْنَ ط

(ترجمہ) اے نبی آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں اے اللہ کے رسول آپ پر سلام اے اللہ کی تمام مخلوق سے بہتر آپ پر سلام اے گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے آپ ﷺ پر سلام آپ ﷺ پر آپ ﷺ کی آل واصحاب پر اور آپ کی تمام امت پر سلام۔

(19) جہاں تک ممکن ہو اور زبان یاری دے وہ رسالہ کمل نہ وہ صلوۃ وسلام کی کثرت ہو حضور ﷺ سے اپنے اور اپنے ماں باپ، پیر، استاد، اولاد، عزیزوں، دوستوں اور سب مسلمانوں کے لئے شفاعت مانگو بار عرض کرو

لَسْئَلُکَ الشَّفَاعَةَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ.

(ترجمہ) یا رسول اللہ ﷺ میں حضور کی شفاعت مانگتا ہوں۔ کا منہ

(20) پھر اگر کسی عرض سلام کی وصیت کی ہو ادا کرو شریف کا حکم ہے اور یہ فقیر ذلیل ان مسلمانوں کو جو اس رسالہ کو دیکھیں وصیت کرتا ہے کہ جب انہیں حاضر دربار گاہ نصیب ہو فقیر کی زندگی میں یا بعد گم نام تم ہار حوالہ جہاں میں نذر دو رہی یا لفاظ عرض کر دیں کہ بالائی خاک خلائق پر احسان فرمائیں الشان کو دونوں جہاں میں جزائے خیر بخشے آمین۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ فِیْ کُلِّ لَمْحَةٍ عَدَدَ کُلِّ ذَرَّةٍ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّةٍ مِنْ عَبْدِکَ اَسْعَدَ عَلِیْ یَسْئَلُکَ الشَّفَاعَةَ فَاشْفَعْ لَهٗ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ

(ترجمہ) یا رسول اللہ ﷺ حضور اور حضور کی آل اور سب علاقہ والوں پر ہر آن اور ہر لحظہ میں ہر ہر ذرہ کی گنتی پر دس دس لاکھ درود وسلام حضور کے حقیر غلام اسعد علی کی طرف سے وہ حضور سے شفاعت مانگتا ہے۔ حضور اس کی اور تمام مسلمانوں کی

شفاعت فرمائیں۔

(21) پھر اپنے دہنے ہاتھ یعنی مشرق کی طرف ہاتھ بھر ہٹ کر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے چہرۂ انور کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کرو

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَزِیْرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فِی الْغَارِ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

(ترجمہ) اے خلیفہ رسول اللہ آپ پر سلام، اے رسول اللہ کے وزیر آپ پر سلام، اے غار ثور میں رسول اللہ کے رفیق آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں۔ ۱۲

(22) پھر اتنا ہی اور ہٹ کر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے روبرو کھڑے ہو کر عرض کرو

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُصْلِحَ الْاَرْبَعِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

(ترجمہ) اے امیر المومنین آپ پر سلام، اے چالیس کا معاملہ پورا کرنے والے آپ پر سلام، اے سلام و مسلمین کی عزت آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں۔ ۱۲

(23) پھر بالشت بھر مغرب کی طرف ہٹو اور صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما کے درمیان کھڑے ہو کر عرض کرو

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا خَلِیْفَتَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا وَزِیْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا صَاحِبَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَسْاَلُکُمَا الشَّفَاعَۃَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلَیْکُمَا وَبَارَکَ وَسَلَّمَ

(ترجمہ) اے رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں آرام کرنے والے آپ دونوں پر سلام اور اللہ عزوجل کی رحمت اور برکتیں آپ دونوں حضرات سے سوال کرتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کے حضور ہماری سفارش کیجئے اللہ عزوجل ان پر اور آپ دونوں پر درود و برکت و سلام نازل فرمائے۔ ۱۲

(24) یہ سب حاضری اہل محل نہایت ہیں دعا میں کوشش کرو۔ دعائے جامع کرو اور درود پر قناعت بہتر اور چاہو تو یہ عبارت ہو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَشْھَدُکَ وَاُشْھِدُ رَسُوْلَکَ وَاَبَابَکْرٍ وَّعُمَرَ وَاُشْھِدُ الْمَلٰئِکَۃَ الْمُقِیْمِیْنَ عَلٰی ھٰذِہِ الرَّوْضَۃِ الْکَرِیْمَۃِ الْعَاکِفِیْنَ عَلَیْھَا اَنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ مُقِرٌّ بِجِنَایَتِیْ وَمَعْصِیَتِیْ فَاغْفِرْلِیْ وَاَمُنُّ عَلَیَّ بِالَّذِیْ مَنَنْتَ عَلٰی اَوْلِیَآئِکَ فَاِنَّکَ الْمَنَّانُ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

(ترجمہ) اے اللہ میں تجھ کو اور تیرے رسول ﷺ اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو اور تیرے فرشتوں کو جو اس روضہ پر حاضر و متعکف ہیں ان سب کو گواہ کرتا ہوں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تنہا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ تیرے بندہ اور رسول ہیں اے اللہ میں اپنے گناہ و معصیت کا اقرار کرتا ہوں تو میری مغفرت فرما اور مجھ پر وہ احسان کر جو تو نے اپنے اولیاء پر کیا ہے تو بڑا احسان کرنے والا بخشنے والا ہے۔

(25) پھر منبر کے قریب دعا مانگو (26) پھر جنت کی کیاری میں یعنی جو جگہ منبر و حجرہ منور کے درمیان ہے حدیث میں جنت کی کیاری فرمایا۔ آ کر دو رکعت نفل غیر وقت مکروہ میں پڑھا کرو۔ (27) یونہی مسجد شریف کے ہر ستون کے پاس نماز پڑھو اور ہر مکان کو محل برکات ہیں خصوصاً بعض میں خاص خصوصیت (28) جب تک مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو ایک سانس بیکار نہ جانے دو۔ ضروریات کے سوا اکثر وقت مسجد شریف میں باطہارت

حاضر رہو۔ نماز، تلاوت اور درود میں وقت گزارو۔ دنیا کی بات کسی مسجد میں نہ چاہئے نہ کرے یہاں (29) ہمیشہ ہر مسجد میں جاتے وقت اعتکاف[1] کی نیت کرلو یہاں تمہاری دعا قبول کی جاتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ جو مسجد میں روزہ خیب ہو خصوصاً مکہ میں تو گویا کہا اس پر حد ہو گئی۔ (31) یہاں ہر رنگ کی پچاس ہزار لکھی جاتی ہے لہٰذا عبادت میں زیادہ کوشش کرو۔ کھانے پینے کی مشہور اور جہاں تک ہو سکے تصدق کرو خصوصاً یہاں والوں پر خصوصاً اس زمانہ میں کہ بہت ہی محتاج اور ضرورتمند ہیں۔ (32) قرآن مجید کا کم سے کم ایک ختم یہاں اور تعظیم کعبہ معظمہ میں کرلو (33) وضو اور پنجوقتہ نماز بھی عبادت ہے جیسے کعبہ معظمہ قرآن مجید کا دیکھنا تو ادب کے ساتھ اس کی کثرت کرو اور درود و سلام عرض کرو۔ (34) بیچ کا نیا کم از کم صبح شام وا جب شریف میں عرض سلام کے لئے حاضر ہو (35) شہر میں خواہ شہر سے باہر جہاں کہیں گنبد مبارک پر نظر پڑے فوراً دست بستہ ادب سے کھڑے ہو کر سلام عرض کرو۔ یہاں سے ہرگز ہرگز رو کر خلاف ادب ہے۔ (36) ترک جماعت یا اندر ہی اندر جلکنا وہ ہے اور کئی بار ہو تو سخت حرام ورنہ کبھی کبھار دے دے تو کچھ حرج نہیں سخت حرام ہے اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ صحیح حدیث میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس کی ہمسائی مسجد میں چالیس نمازیں فوت نہ ہوں اس کے لئے دوزخ سے آزادیاں لکھی جائیں۔ (37) حتی الوسع کوشش کرو کہ مسجد اول یعنی حضور اقدس ﷺ کے زمانہ میں جتنی تھی اس میں نماز پڑھو اور اس کی مقدار سو ہاتھ طول اور سو ہاتھ عرض ہے اگرچہ اس کے بعد کچھ اضافہ ہوا ہے اس میں نماز پڑھنا بھی مسجد نبوی ہی میں پڑھنا ہے۔ (38) قبر کریم کو ہرگز پیٹھ نہ کرو اور حتی الامکان نماز میں بھی ایسی جگہ نہ کھڑے ہو کہ پیٹھ کرنی پڑے (39) روضہ انور کا یہ طواف کرو کہ بہت نہ اتنا جھکنا کہ رکوع کے برابر ہو۔ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم ان کی اطاعت میں ہے۔

اہل بقیع کی زیارت (40)

بقیع کی زیارت سنت ہے۔ روضہ اقدس کی زیارت کر کے وہاں جائے خصوصاً جمعہ کے دن اس قبرستان میں قریب دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دفن ہیں اور تابعین و تبع تابعین و اولیاء و علماء و صلحاء و غیرہم کی کثیر تعداد یہیں ہے۔ یہاں جب حاضر ہو پہلے تمام مؤمنین مسلمین کی زیارت کا قصد کرے اور یہ پڑھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ الْبَقِيْعِ الْغَرْقَدِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُمْ

(ترجمہ) تم پر سلام اے قوم مؤمنین کے گھر والو تم ہمارے پیشرو اور ہم انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں قبیع والوں کی مغفرت فرما اے اللہ ہم کو اور انہیں بخش دے ۱۲ اور اگر کچھ اور پڑھنا چاہے تو یہ پڑھے

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدَيْنَا وَ لِاَسْلَافِنَا وَ لِاَخَوَاتِنَا وَلِاَخَوَاتِنَا وَلِاَوْلَادِنَا وَلِاَحْفَادِنَا وَلِاَصْحَابِنَا وَلِاَحْبَابِنَا وَلِمَنْ لَّهٗ حَقٌّ عَلَيْنَا وَلِمَنْ تَوَصَّانَا وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

(ترجمہ) اے اللہ ہم کو ہمارے والدین کو اور اساتذوں اور بھائیوں اور بہنوں اور ہماری اولاد اور پوتوں اور ساتھیوں اور دوستوں کو اور اس کو جس کا ہم پر حق ہے اور جس نے ہمیں وصیت کی اور تمام مؤمنین و مؤمنات مسلمین و مسلمات کو بخش دے ۱۲

اور دعا شریف جو حدیث قدسی میں آئی وہ بھی پڑھ لے جو کہ سو مرتبہ کرنے کا ثواب اس کے بعد بقیع شریف میں جو زیارت جمعرات کو مشہد ہیں ان کی زیارت کرے تمام اہل بقیع میں افضل امیر المؤمنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ہیں ان کے مزار پر حاضر ہو کر سلام کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَالِثَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْهِجْرَتَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُجَهِّزَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ بِالنَّقْدِ وَالْعَيْنِ جَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ رَّسُوْلِهٖ وَ عَنْ سَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ وَ عَنِ الصَّحَابَةِ اَجْمَعِيْنَ

---

[1] اعتکاف کے معنی ہیں مسجد میں یا خصوصیت کے ساتھ فلاں مسجد میں اس لیے کہ ذکر الٰہی کروں گا ۱۲ منہ

[2] منہ نے نوافل اعتکاف کی نیت کی ۱۲ منہ

(ترجمہ) اے امیر المومنین آپ پر سلام اور خلفائے راشدین میں تیسرے خلیفہ آپ پر سلام اے وہ ہجرت کرنے والے آپ پر سلام اے غزوہ تبوک کی فقہ و تنگی سے تیاری کرنے والے آپ پر سلام اللہ آپ کو اپنے رسول اور تمام مسلمانوں کی طرف سے بدلہ دے آپ سے اور تمام صحابہ سے اللہ راضی ہو۔

قبہ حضرت سیدنا ابراہیم ابن سرور دو عالم رسول اللہ ﷺ اور اسی قبہ شریف میں ان حضرات کرام کے بھی مزارات طیبہ ہیں حضرت رقیہ (حضور اکرم ﷺ کی صاحبزادی) حضرت عثمان بن مظعون ؓ یہ حضور اقدس ﷺ کے رضاعی بھائی ہیں عبدالرحمن بن عوف سعد بن ابی وقاص (یہ دونوں حضرات عشرہ مبشرہ سے ہیں) عبداللہ بن مسعود (جلیل القدر فقہائے صحابہ کے بعد سب سے فقیہ) خنیس بن حذافہ سہمی داماد عمر فاروق ؓ ان حضرات کی خدمت میں سلام عرض کرے۔ **قبہ حضرت سیدنا عباس** ؓ اس قبہ میں حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ اور مبارک سیدنا امام حسین و امام زین العابدین و امام محمد باقر و امام جعفر صادق ؓ کے مزارات طیبات ہیں۔ ان پر سلام عرض کرے قبر از واج مطہرات حضرت امام المومنین رضی اللہ عنہا کا مزار مکہ معظمہ میں اور میمونہ رضی اللہ عنہا کا سرف میں ہے۔ ان تمام از واج مطہرات ہی قبہ میں ہیں۔ **قبہ حضرت عقیل بن ابی طالب** اس میں ابوسفیان بن حارث بن عبداللہ المطلب و عبداللہ بن جعفر طیار ؓ بھی ہیں اور اس کے قریب ایک قبہ ہے جس میں حضور اقدس ﷺ کی تین لاڈلیاں ہیں قبہ صفیہ رضی اللہ عنہا حضور انور ﷺ کی پھوپھی قبہ امام مالک ؒ قبہ قاضی موسیٰ بن عمر رضی اللہ عنہم ان حضرات کی زیارت سے فارغ ہو کر امام مالک بن سنان و ابوسعید خدری ؓ اسماعیل بن جعفر صادق و محمد بن عبداللہ بن حسن بن علی ؓ وسیدالشہداء امیر حمزہ ؓ کی زیارت سے مشرف ہو۔ صبح کی زیارت کس سے شروع ہو اس میں اختلاف ہے بعض علماء فرماتے ہیں کہ میر المومنین عثمان غنی ؓ سے ابتدا کرے کہ یہ سب میں افضل ہیں اور بعض فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ ﷺ سے شروع کرے اور بعض فرماتے ہیں کہ قبہ سیدنا عباس سے ابتدا ہو اور قبہ صفیہ پر ختم کہ سب سے پہلے وہی ملتا ہے تصغیر سلام عرض کے وہاں سے آگے نہ جھکا ہو یہ آسان بھی ہے۔

قبا شریف کی زیارت (41) قبا شریف کی زیارت کرے اور مسجد شریف میں دو رکعت نماز پڑھے۔ ترمذی میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسجد قبا میں نماز عمرہ کی مانند ہے اور احادیث صحیح سے ثابت کہ نبی ﷺ ہر ہفتہ کو قبا تشریف لے جاتے کبھی سوار کبھی پیدل اس مقام کی بزرگی میں اور بھی احادیث ہیں۔

احد و شہداء کے احد کی زیارت۔ (42) شہداء احد شریف کی زیارت کرے حدیث میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ ہر سال کے شروع میں قبور شہداء احد پر آتے اور فرماتے **اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ** (پ۱۳ الرعد ۲۴) اور کوہ احد کی بھی زیارت کرے کہ صحیح حدیث میں فرمایا کہ کوہ احد ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اسے محبوب رکھتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جب تم حاضر ہو تو اس کے درخت سے کچھ کھاؤ اگر پھل نہ ہوں بہتر یہ ہے کہ رجح شنبہ کے دن صبح کے وقت جائے اور سب سے پہلے حضرت سیدالشہداء حمزہ ؓ کے مزار پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے اور عبداللہ بن جحش بن عمیر ؓ پر سلام عرض کرے۔ کوئی ایک روایت میں یہ دونوں حضرات یہیں مدفون ہیں سیدالشہداء کی بائیں جانب اور کچھ مسجد میں جو قبر ہے یہ دونوں شہداء احد میں نہیں ہیں (43) مدینہ طیبہ کے وہ کنویں جو حضور ﷺ کی طرف منسوب ہیں یعنی کسی سے فضیلت مانی اور کسی کا پانی پیا اور کسی میں اعاب دہن ڈالا۔ اگر کوئی جانے تو نہ جانے والے تو ان کی بھی زیارت کرے اور ان سے وضو کرے اور پانی پیئے۔ (44) اگر چاہو تو مسجد نبوی میں حاضر رہو۔ سیدی ابن ابی جمرہ قدس سرہ جب حاضر حضور ہوتے تو آٹھوں پہر برابر حضوری میں کھڑے رہتے ایک دن قبیح وغیرہ کی زیارت کا خیال آیا پھر فرمایا یہ ہے کہ اللہ کا دروازہ چھوڑ کر مانگنے والوں کے لئے کھلا ہوا ہے چھوڑ کر کہاں جاؤں۔ ؎ سوائے جا تجھ پہ میں جاؤں دین جا قرار دیں جا

(45) بوقت رخصت مواجہ انور میں حاضر ہو اور حضور ﷺ سے بار بار اس نعمت کی عطا کا سوال کرو اور تمام آداب کو کعبہ معظمہ سے رخصت میں گزرے مدنظر رکھو اور بچے دل سے دعا کرو کہ الٰہی ایمان وسنت پر مدینہ طیبہ میں مرنا اور بقیع پاک میں دفن ہونا نصیب کر۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ اَتْبَاعِهٖ وَ حِزْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ اٰمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

نکاح کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے

فَانْکِحُوْا مَاطَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَ ثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَۃً (پ۴، النسآء)

☆تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو دو اور تین تین اور چار چار پھر اگر ڈرو دو بیبیوں کو برابر نہ رکھ سکو گے۔

(ترجمہ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے۔

وَ اَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ وَ الصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَ اِمَآئِکُمْ ؕ اِنْ یَّکُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ وَلْیَسْتَعْفِفِ الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ نِکَاحًا حَتّٰی یُغْنِیَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ (پ۱۸، النور)

نکاح کر دو انہیں میں جو بے نکاح ہوں اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ انہیں غنی کر دے گا اپنے فضل کے سبب اور اللہ وسعت والا علم والا ہے اور چاہیے کہ بچا کریں وہ نکاح کا مقدور نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ مقدور والا کر دے اپنے فضل سے

(ترجمہ کنزالایمان)

حدیث ۱..... بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی رضی اللہ عنہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے جوانو تم میں جو کوئی نکاح کی استطاعت رکھتا ہے وہ نکاح کرے کہ یہ اجنبی عورت کی طرف نظر کرنے سے نیچا کر دینے والا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا ہے اور جس میں نکاح کی استطاعت نہیں وہ روزے رکھے کہ روزہ نکاح شہوت ہے۔

حدیث ۲..... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جو خدا سے پاک و صاف ہو کر ملنا چاہے وہ آزاد عورتوں سے نکاح کرے۔

حدیث ۳..... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو میرے طریقہ کو محبوب رکھے وہ میری سنت پر چلے اور میری سنت سے نکاح ہے۔

حدیث ۴..... مسلم و نسائی رضی اللہ عنہم عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا دنیا متاع ہے اور دنیا کی بہتر متاع عورت ہے۔

حدیث ۵..... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے۔ تقویٰ کے بعد مومن کے لئے نیک بیوی سے بہتر کوئی چیز نہیں، اگر اسے حکم کرتا تو وہ اطاعت کرتی اور یہ دیکھے تو خوش کر دے اور اس پر قسم کھائے تو قسم پوری کر دے اور کہیں کو چلا جائے تو اپنے نفس اور شوہر کے مال میں بھلائی کرے (فیاضت ضائع نہ کرے)۔

حدیث ۶..... طبرانی کبیر و اوسط میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے چار چیزیں ملیں اسے دنیا و آخرت کی بھلائی ملی۔ (1) دل شکر گزار (2) زبان یاد خدا کرنے والی اور (3) بدن بلا پر صابر ہو اور (4) نیک بیوی کہ اپنے نفس اور مال شوہر میں خیانت کی جو یاں نہ ہو۔

حدیث ۷..... امام احمد و بزار و حاکم میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین چیزیں آدمی کی نیک بختی سے

ہیں اور تین چیزیں بدبختی سے۔ نیک بختی کی چیزوں میں سے نیک عورت اور اچھا مکان (جس کے پڑوسی اچھے ہوں) اور اچھی سواری۔ اور بدبختی کی چیزیں بدعورت، بدمکان، بدی سواری۔

حدیث ۸..... طبرانی و حاکم میں انس ؓ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جسے اللہ ﷻ نے نیک بیوی نصیب کی اس کے نصف دین پر اعانت فرمائی تو نصف باقی میں اللہ ﷻ سے ڈرے۔ (تفوّی یعنی پرہیزگاری کرے)

حدیث ۹..... بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ بحوالہ ابوہریرہ ؓ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت سے نکاح چار باتوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔ (نکاح میں ان کا لحاظ ہوتا ہے X (1) مال (2) حسب (3) جمال (4) دین اور تو دین والی کو ترجیح دے۔

حدیث ۱۰..... ترمذی و ابن حبان و حاکم بسند صحیح ابوہریرہ ؓ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین شخصوں کی اللہ ﷻ مدد فرمائے گا۔ اللہ ﷻ کی راہ میں جہاد کرنے والا اور مکاتب کہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور پارسائی کے ارادے سے نکاح کرنے والا۔

حدیث ۱۱..... ابوداؤد و نسائی و حاکم میں مغقل بن یسار ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں نے عزت و منصب و مال والی ایک عورت پائی مگر اس کے بچہ نہیں ہوتا کیا میں اس سے نکاح کرلوں؟ حضور ﷺ نے منع فرمایا پھر دوبارہ و سہ بار حاضر ہو کر عرض کی حضور ﷺ نے منع فرمایا۔ تیسری مرتبہ حاضر ہو کر پھر عرض کی ارشاد فرمایا ایسی عورت سے نکاح کرو جو محبت کرنے والی اور بچے جننے والی ہو کہ میں تمہارے ساتھ اوروں پر تکثیر ظاہر کرنے والا ہوں۔

حدیث ۱۲..... ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ ابوبکر صدیق ؓ سے راوی ہیں، انہوں نے فرمایا کہ اللہ ﷻ نے جو تمہیں نکاح کا حکم فرمایا تم اس کی اطاعت کرو اس نے جو فکر کرنے کا وعدہ کیا ہے پورا فرمائے گا اللہ ﷻ نے فرمایا اگر وہ مالدار نہیں گھبرائے اللہ ﷻ تمہیں اپنے فضل سے غنی کردے۔

حدیث ۱۳..... ابوعلی رحمۃ اللہ علیہ جابر ؓ سے راوی ہیں کہ فرماتے ہیں جب تم میں کوئی نکاح کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے ہائے افسوس ابن آدم نے مجھ سے اپنا دو تہائی دین بچالیا۔

حدیث ۱۴..... ایک روایت میں ہے کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ جو استطاعت رکھتا ہے کہ نکاح کرے پھر نکاح نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

مسائلِ فقہیہ: نکاح اس رتبہ کو کہتے ہیں جو اس لئے مقرر کیا گیا کہ مرد کو عورت سے اور عورت کو مرد سے انتفاع غیر حرام حلال ہو جائے۔

مسئلہ نمبر ۱..... خنثیٰ مشکل یعنی جس میں مرد و عورت دونوں کی علامتیں پائی جائیں اور یہ ثابت نہ ہو کہ مرد ہے یا عورت اس سے نہ مرد کا نکاح ہو سکتا ہے نہ عورت کا اگر کیا تو باطل ہے۔ ہاں بعد نکاح اگر اس کا عورت ہونا متعین ہو جائے اور نکاح مرد سے ہوا ہے تو صحیح ہے۔ یعنی اگر عورت سے نکاح ہو اور اس کا مرد ہونا قرار پا گیا۔ خنثیٰ مشکل کا نکاح خنثیٰ سے بھی نہیں ہو سکتا مگر اس صورت میں کہ ایک کا مرد ہونا دوسرے کا عورت ہونا متحقق ہو جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲..... مرد کا بیٹا، پوتا یا عورت کا جن سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳..... یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ جن انسانی شکل کا ایک جانور ہوتا ہے اور واقعی ہے تو اس سے بھی نکاح نہیں ہو سکتا کہ وہ انسان نہیں جیسے پانی کا انسان کہ دیکھنے سے بالکل انسان معلوم ہوتا ہے اور حقیقۃً وہ انسان نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴..... اعتدال کی حالت میں یعنی نہ شہوت کا بہت زیادہ غلبہ ہو نہ ضعیف (مرد) ہو اور مہر و نفقہ پر قدرت بھی ہو تو نکاح سنت مؤکدہ ہے کہ نکاح نہ کرنے پر انسان گناہ گار ہوتا ہے اور اگر حرام سے بچنا یا نکاح سنت و فضیل علم یا اولاد حاصل ہونا مقصود ہے تو ثواب بھی پائے گا اور اگر محض لذتِ جماع مقصود ہو تو ثواب نہیں۔

مسئلہ نمبر ۵..... شہوت کا غلبہ ہے کہ نکاح نہ کرے تو معاذ اللہ زنا میں پڑنے کا اندیشہ ہے اور مہر و نفقہ کی قدرت رکھتا ہو تو نکاح واجب۔ یعنی جبکہ اجنبی عورت کی طرف نگاہ غلط سے روک نہیں سکتا معاذ اللہ ہاتھ سے کام لینا پڑے گا تو نکاح واجب ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶..... یہ یقین ہو کہ نکاح نہ کرنے میں زنا واقع ہو جائے گا تو فرض ہے کہ نکاح کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷..... اگر یہ اندیشہ ہے کہ نکاح کرے گا تو ان نفقہ نہ دے سکے گا یا جو حوریں باتیں ان کو پورا نہ کر سکے گا تو مکروہ ہے اور ان باتوں کا یقین ہو تو نکاح کرنا حرام مگر نکاح بہر حال ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۸..... نکاح اور اس کے حقوق ادا کرنے میں اور اولاد کی تربیت میں مشغول رہنا نوافل میں مشغول رہنے سے بہتر ہے (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹..... نکاح میں یہ امور مستحب ہیں۔ (1) علانیہ ہونا (2) نکاح سے پہلے خطبہ پڑھنا کوئی سا خطبہ ہو اور بہتر وہ ہے جو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہوا (3) مسجد میں ہونا (4) جمعہ کے دن (5) گواہان عادل کے سامنے (6) عورت عمر حسب حال عزت میں مرد سے کم ہو اور چال چلن اور اخلاق و تمول (7) اعمال میں بیش ہو (درمختار) محمد بن بشر سے ہے جو کسی عورت سے بیاہ اس کی عزت کے نکاح کرے اللہ تعالیٰ اس کی ذلت میں زیادتی کرے گا۔ اور جو کسی عورت سے اس کے مال کے سبب نکاح کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی محتاجی ہی بڑھائے گا اور جو اس کے حسب کے سبب نکاح کرے گا تو اس کے کمینہ پن میں زیادتی فرمائے گا اور جو اس لئے نکاح کرے کہ ادھر ادھر نگاہ نہ اٹھے اور پاک دامنی حاصل ہو یا صلہ رحم کرے تو اللہ تعالیٰ اس مرد کے لئے اس عورت میں برکت دے گا اور عورت کے لئے مرد میں۔ (ردالمحتار علی اشرفیہ کراچی)

مسئلہ نمبر ۱۰..... جس سے نکاح کرنا ہو اسے کسی معتبر عورت کو بھیج کر دکھوا لے اور نہایت وہ اور سلیقہ وغیرہ کی خوب جانچ کر لے کہ آئندہ خرابیاں نہ پڑیں۔ کنواری عورت سے اور جس سے اولاد زیادہ ہونے کی امید ہو نکاح کرنا بہتر ہے۔ حسن، رسید و خوبی خلق اور زیادہ سے نکاح کرنا بہتر (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... عورت کو چاہیے کہ مرد دیندار خوش خلق، خاندانی سے نکاح کرے۔ فاسق و بدکار نہ ہو۔ یہ بھی نہ چاہئے کہ کوئی اپنی جوان لڑکی کا بوڑھے سے نکاح کر دے (درمختار) یہ تصریحات نکاح بیان ہوئے اگر اس کے خلاف نکاح ہوا جب بھی ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۱۲..... جواب و قبول یعنی مثلاً ایک کہے میں نے اپنے کو تیری زوجیت میں دیا دوسرا کہے میں نے قبول کیا یہ نکاح کے رکن ہیں پہلے جو کہے وہ ایجاب ہے اور اس کے جواب میں دوسرے کے الفاظ کو قبول کہتے ہیں۔ یہ کچھ ضروری نہیں کہ عورت کی طرف سے ایجاب ہو اور مرد کی طرف سے قبول بلکہ اس کا الٹ بھی ہو سکتا ہے (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳..... ایجاب و قبول میں ماضی کا لفظ ہونا ضروری ہے مثلاً یوں کہے کہ میں نے تجھ سے اپنی لڑکی یا اپنی لڑکی کا تجھ سے نکاح کیا یا ان کو تیرے نکاح میں دیا۔ وہ کہے میں نے اپنے لئے تیرا پنے بیٹے کے لئے قبول کیا یا ایک طرف سے امر کا صیغہ ہو دوسری طرف سے ماضی کا۔ مثلاً یوں کہے تجھ سے اپنا نکاح کر دے یا تو میری عورت ہو یا اس نے قبول کیا یا زوجیت میں دیا ہو جائے گا یا ایک طرف سے حال کا صیغہ ہو دوسری طرف سے ماضی کا مثلاً کہے تجھ سے اپنا نکاح کرتی ہوں۔ تو کہا کیا تو ہو گیا یوں کہ میں تجھ سے نکاح کرتا ہوں اس نے کہا میں نے قبول کیا تو ہو جائے گا۔ ان دونوں صورتوں میں پہلے شخص کو اس کی ضرورت نہیں کہ کہے میں نے قبول کیا اور اگر کہا تو نے اپنی لڑکی کا مجھ سے نکاح کر دیا اس نے کہا کر دیا کہا ہاں تو جب تک یہ نہ کہے کہ میں نے قبول کیا نکاح نہ ہوا کہ ان لفظوں سے نکاح کروں گا قبول کروں گا نکاح نہیں ہو سکتا (ردالمحتار، عالمگیریہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۱۴..... بعض ایسی صورتیں بھی ہیں جن میں ایک لفظ سے نکاح ہو جائے گا۔ مثلاً چچا کی یا دادا کی لڑکی سے نکاح کرنا چاہتا ہے اور

لہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِیْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَیْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ۝ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا (۳۳:۷۰، ۷۱)

WWW.NAFSEISLAM.COM

ولی یعنی بھتیجہ دو گواہوں کے سامنے اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ میں نے اس سے اپنا نکاح کیا۔ یا لڑکا لڑکی دونوں بالغ ہیں اور ایک ہی شخص دونوں کا ولی ہے یا مرد و عورت دونوں نے ایک شخص کو وکیل کیا اس ولی یا وکیل نے یہ کہا کہ میں نے فلاں کا فلاں کے ساتھ نکاح کر دیا ہو گیا۔ ان سب صورتوں میں قبول کی کچھ حاجت نہیں (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۵..... دونوں موجود ہیں ایک نے ایک پرچہ پر لکھا۔ میں نے تجھ سے نکاح کیا دوسرے نے بھی لکھ کر دیا زبان سے کہا۔ میں نے قبول کیا نکاح ہو گیا اور اگر ایک موجود ہے دوسرا غائب اس غائب نے لکھ بھیجا۔ اس موجود نے گواہوں کے سامنے پڑھا یا فلاں نے یہ لکھا میں نے اپنا نکاح اس سے کیا۔ تو ہو گیا اور اگر اس کا لکھا ہوا نہ سنایا نہ بتایا فقط اتنا کہہ دیا کہ میں نے اس سے اپنا نکاح کر دیا تو نہ ہوا ہاں اگر اس میں مرکا لفظ تھا مثلاً تو مجھ سے نکاح کر تو گواہوں کو خود سنانے یا مضمون بتانے کی حاجت نہیں اور اگر موجود نے اس کے جواب میں زبان سے کچھ نہ کہا بلکہ وہ الفاظ لکھ دیئے جب بھی نہ ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶..... عورت نے مرد سے ایجاب کے الفاظ کہے مرد نے اس کے جواب میں قبول کے لفظ نہ کہے اور بہر کے روپے دیئے تو نکاح نہ ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷..... یا قرار کر لیا میری عورت ہے نکاح نہیں۔ یعنی اگر پیشتر سے نکاح نہ ہوا تھا تو فقط یہ اقرار نکاح قرار نہ پائے گا بلکہ قاضی کے سامنے دونوں ایسا اقرار کریں تو وہ حکم دے دے گا کہ یہ میاں بیوی ہیں اور اگر گواہوں کے سامنے اقرار کیا گواہوں نے کہا تم دونوں نے نکاح کیا کہا ہاں تو ہو گیا۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸..... نکاح کی اضافت کل کی طرف ہو یا ایسے عضو کی طرف جسے بول کر کل مراد لیتے ہیں۔ مثلاً سر و گردن تو اگر یہ کہا کہ نصف سے نکاح کیا نہ ہوا۔ (درمختار و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۹..... الفاظ نکاح دو قسم کے ہیں ایک صریح یہ صرف دو لفظ ہیں۔ نکاح و تزویج بقائی کنایہ ہیں۔ الفاظ کنایہ میں ان لفظوں سے نکاح ہو سکتا ہے جن سے خود شے ملک میں آ جاتی ہے۔ مثلاً ہبہ۔ تملیک۔ صدقہ۔ عطیہ۔ بیع۔ شراء مگر ان میں قرینہ کی ضرورت ہے کہ گواہوں سے نکاح سمجھیں۔ (درمختار عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰..... ایک نے دوسرے سے کہا میں نے اپنی بیٹھ کی تجھے ہبہ کی تو اگر یہ پتا ہے کہ نکاح ہے مثلاً گواہوں کو یا کران کے سامنے کہا اور ہبہ کا ذکر وغیرہ نہ تو نکاح ہو گیا اور اگر قرینہ نہ ہو مگر وہ جانتا ہے میں نے نکاح مراد دیا تھا اور جسے ہبہ کی وہ اس کی تصدیق کرتا ہے جب بھی نکاح ہے اور اگر وہ تصدیق نہ کرتے تو ہبہ قرار دیا جائے گا اور آزاد عورت کی نسبت یا لفظ کہنے تو نکاح ہی ہے قرینہ کی حاجت نہیں مگر جب ایسا قرینہ پایا جائے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح نہیں تو نہیں مثلاً معاذ اللہ کسی عورت سے زنا کی درخواست کی۔ اس نے کہا میں نے اپنے کو تجھے ہبہ کر دیا اس نے کہا قبول کیا تو نکاح نہ ہوا۔ یا لڑکی کے باپ نے کہا بیٹی کی خدمت کیلئے میں نے تجھے ہبہ کر دی۔ اس نے قبول کیا تو یہ نکاح نہیں مگر جب کہ اس لفظ سے نکاح مراد لیا تو ہو جائے گا۔ (عالمگیری درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱..... عورت سے کہا تو میری ہو گئی اس نے کہا ہاں میں تیری ہو گئی یا عورت سے کہا خوش رہنے کو تو میری ہو جا اس نے قبول کیا یا عورت سے کہا کہ میں نے تجھ سے اپنی شادی کی مرد نے قبول کیا یا مرد نے عورت سے کہا تو اپنے کو میری عورت کہا اس نے کہا کیا تو ان سب صورتوں میں نکاح ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲..... جس عورت کو بائن طلاق دی ہے اس نے گواہوں کے سامنے کہا میں نے اپنے کو تیری طرف واپس کیا مرد نے قبول کیا نکاح ہو گیا۔ (عالمگیری) یعنی عورت یہ لفظ کہے تو ہو گا۔

مسئلہ نمبر ۲۳..... کسی نے دوسرے سے کہا اپنی لڑکی کا مجھ سے نکاح کر دے۔ اس نے کہا اسے اٹھا لے جا یا تو جہاں چاہے لے جا تو نکاح

نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴..... ایک شخص نے منگنی کا پیغام کسی کے پاس بھیجا۔ ان پیغام لے جانے والوں نے وہاں جا کر کہا تو نے اپنی لڑکی ہمیں دی اس نے کہا دی نکاح نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵..... لڑکے کے باپ نے گواہوں سے کہا میں نے اپنے لڑکے کا نکاح فلاں لڑکی کے ساتھ اتنے مہر پر کر دیا تم گواہ ہو جاؤ پھر لڑکی کے باپ سے کہا گیا۔ ایسا نہیں ہے۔ اس نے کہا ایسا ہی ہے اور اس کے سوا کچھ نہ کہا تو بہتر یہ ہے کہ نکاح کی تجدید کی جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶..... لڑکے کے باپ نے لڑکی کے باپ کے پاس پیغام دیا اس نے کہا میں نے تو اس کا نکاح فلاں سے کر دیا ہے اس نے کہا نہیں تو اس نے کہا میں نے اس سے نکاح نہ کیا اور تو تیرے بیٹے سے کر دیا اس نے کہا میں نے قبول کیا۔ بعد کو معلوم ہوا کہ اس لڑکی کا نکاح کسی سے نہیں ہوا تھا تو یہ نکاح صحیح ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷..... عورت نے مرد سے کہا میں نے تجھ سے اپنا نکاح کیا اس شرط پر کہ مجھے اختیار ہے جب چاہوں اپنے کو طلاق دے لوں مرد نے قبول کیا تو نکاح ہو گیا اور عورت کو اختیار ہے جب چاہے کو طلاق دے لے (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۸..... نکاح میں خیار رویت خیار عیب خیار شرط مطلقاً نہیں خواہ مرد کو خیار ہو یا عورت کے لئے یا دونوں کے لئے۔ تین دن کا خیار ہو یا کم یا زائد کا مثلاً آٹھ دس پانچ ہونے کی شرط لگائی یا یہ شرط کی کہ شوہر صورت ہو اور اس کے خلاف نکلا یا مرد نے شرط لگائی کہ کنواری ہو اور ہے اس کے خلاف تو نکاح ہو جائے گا اور شرط باطل۔ یعنی عورت نے شرط لگائی کہ مرد شریف ہو نکلا دیندار تو اگر کفو ہے تو نکاح ہو جائے گا اور عورت کو کچھ اختیار نہیں یا اس شرط پر نکاح ہوا کہ باپ کو اختیار ہے تو نکاح ہو گیا اور اسے اختیار نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۹..... نکاح میں مہر کا ذکر ہو تو ایجاب پورا جب ہوگا کہ مہر کا ذکر بھی کر لے۔ مثلاً یہ کہتا تھا کہ فلاں عورت تیرے نکاح میں دی بوضع ہزار روپے کے مہر پر کے ذکر سے پیشتر اس نے کہا میں نے قبول کی نکاح ہوا کی بھی ایجاب پورا ہوا تھا اور مہر کا ذکر نہ ہوتا تو ہو جاتا (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۰..... کسی نے لڑکی کے باپ سے کہا کہ میں تیرے پاس اس لئے آیا کہ تو اپنی لڑکی کا نکاح مجھ سے کر دے۔ اس نے کہا میں نے اس کو تیرے نکاح میں دیا نکاح ہو گیا۔ قبول کی بھی حاجت نہیں بکر اب یا اختیار نہیں کہ قبول نہ کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۱..... کسی نے کہا تو نے لڑکی مجھے دی اس نے کہا دی۔ اگر نکاح کی مجلس ہے تو نکاح ہے ورنہ منگنی کی ہے تو منگنی (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۲..... عورت کو اپنی بہن یا بیوی کہہ کر پکارا اس نے جواب دیا تو اس سے نکاح نہیں ہوتا (درمختار)

نکاح کے لئے چند شرطیں ہیں (1) عاقل ہونا مجنون یا ایسا چھوٹا بچہ نے نکاح کیا تو منعقد ہی نہ ہوا (2) بالغ اگر سمجھ والا ہے تو منعقد ہو جائے گا مگر ولی کی اجازت پر موقوف رہے گا (3) گواہ ہونا یعنی ایجاب و قبول دو مرد یا ایک مرد دو عورتوں کے سامنے ہو۔ گونگا نہ اور قاتل بالغ ہوں اور سب نے ایک ساتھ نکاح کے الفاظ سنے ہوں اور بالغوں کی گواہی سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ غلام کی گواہی سے اگرچہ مدبر یا مکاتب ہو۔ مسلمان مرد کا نکاح مسلمان عورت کے ساتھ ہے تو گواہوں کا مسلمان ہونا بھی شرط ہے بلکہ مسلمان مرد و عورت کا نکاح کافر کی شہادت سے نہیں ہو سکتا اور اگر کتابی ہے مسلمان مرد کا نکاح ہو تو اس نکاح کے گواہ ذمی بھی ہو سکتے ہیں۔ اگرچہ عورت کے مذہب کے خلاف گواہوں کا مذہب ہو مثلاً عورت نصرانیہ ہے اور گواہ یہودی یا المکس۔ یعنی اگر کافر و کافر کا نکاح ہو تو اس نکاح کے گواہ کافر بھی ہو سکتے ہیں اگرچہ دوسرے مذہب کے ہوں۔

مسئلہ نمبر ۳۳..... سمجھ والے بچے یا غلام کے سامنے نکاح ہو اور مجلس نکاح میں وہ لوگ بھی تھے جو نکاح کے گواہ ہو سکتے ہیں یا کافر وہ بچے بالغ ہو کر یا غلام آزاد ہونے کے بعد اس نکاح کی گواہی دیں کہ ہمارے سامنے نکاح ہوا اور اس وقت ہمارے سوا نکاح میں اور لوگ بھی موجود تھے جن کی گواہی سے نکاح ہوا تو ان کی گواہی مان لی جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۴..... مسلمان کا نکاح ذمیہ سے ہوا اور گواہ ذمی تھے اب اگر مسلمان نے نکاح سے انکار کر دیا تو ان کی گواہی سے نکاح ثابت نہ

ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۵..... صرف عورتوں یا خنثی کی گواہی سے نکاح نہیں ہوسکتا جب تک ان میں کے دو کے ساتھ ایک مرد نہ ہو (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۶..... سوتے ہوؤں کے سامنے جواب وقبول ہوا تو نکاح نہ ہوا۔ یونہی اگر دونوں گواہ بہرے ہوں کہ نہیں نے الفاظ نکاح نہ سنے تو نکاح نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۷..... ایک گواہ گونگا ہوا اور ایک بہرا مہرے نے نہیں سنا اور اس سننے والے کسی اور نے چلا کر اس کے کان میں کہا نکاح نہ ہوا جب تک دونوں گواہ ایک ساتھ عاقدین سے نہ سنیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۸..... ایک گواہ نے سنا دوسرے نے نہیں پھر الفاظ یکساں ادا کیا اب دوسرے نے سنا پہلے نے نہیں تو نکاح نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۹..... گونگے گواہ نہیں ہوسکتے کہ جو گونگا ہوتا ہے بہرا بھی ہوتا ہے۔ ہاں اگر گونگا ہو اور بہرا نہ ہو تو ہوسکتا ہے (ہندیہ)

مسئلہ نمبر ۴۰..... عاقدین گونگے ہوں تو نکاح اشارے سے ہوگا لہٰذا اس نکاح کا گواہ گونگا ہوسکتا ہے اور بہرا بھی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۱..... گواہ دوسرے ملک کے ہیں کہ یہاں کی زبان نہیں سمجھتے تو اگر یہ سمجھ رہے ہیں کہ نکاح ہورہا ہے اور الفاظ بھی سنے اور سمجھے یعنی وہ الفاظ زبان سے ادا کرسکتے ہیں اگر چہ ان کے معنی نہیں سمجھتے نکاح ہوگیا۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۲..... نکاح کے گواہ فاسق ہوں یا اندھے یا ان پر تہمت کی حد لگائی گئی ہو ان کی گواہی سے نکاح منعقد ہوجائے گا مگر عاقدین میں سے اگر کوئی انکار کر بیٹھے تو ان کی شہادت سے نکاح ثابت نہ ہوگا (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۳..... عورت یا مرد یا دونوں کے بیٹے گواہ ہوئے نکاح ہوجائے گا مگر میاں بیوی میں سے اگر کسی نے نکاح سے انکار کردیا تو ان لڑکوں کی گواہی اپنے باپ یا ماں کے حق میں مقبول نہیں۔ مثلاً مرد کے بیٹے گواہ تھے اور عورت نکاح سے انکار کرتی ہے۔ اب شوہر نے اپنے بیٹوں کو گواہی کے لئے پیش کیا تو ان کی گواہی اپنے باپ کے لئے نہیں مانی جائے گی اور اگر وہ دونوں گواہ دونوں کے بیٹے ہوں یا ایک ایک کا دوسرے سے کا تو ان کی گواہی کسی کے لئے نہیں مانی جائے گی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۴..... کسی نے اپنی بالغ لڑکی کا نکاح اس کی اجازت سے کردیا اور اپنے بیٹوں کو گواہ بنایا اب لڑکی کہتی ہے کہ میں نے اذن نہیں دیا اور اس کا باپ کہتا ہے دیا تو لڑکوں کی گواہی کا ان دیا قطعاً مقبول نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۵..... ایک شخص نے کسی سے کہا کہ میری بالغ لڑکی کا نکاح فلاں سے کردے اس نے ایک گواہ کے سامنے کردیا تو اگر لڑکی کا باپ وقت نکاح موجود تھا نکاح ہوگیا کہ وہ دونوں گواہ ہو جائیں گے اور باپ عاقد اور موجود نہ تھا تو نہ ہوا۔ یونہی اگر بالغہ کا نکاح اس کی اجازت سے باپ نے ایک شخص کے سامنے پڑھا یا تو اگر لڑکی وقت عقد موجود تھی تو ہوگیا ورنہ نہیں۔ یونہی اگر عورت نے کسی کو اپنے نکاح کا وکیل کیا اس نے ایک شخص کے سامنے پڑھا یا تو اگر موکلہ موجود ہے تو ہوگیا ورنہ نہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ موکل اگر وقت عقد موجود ہے تو اگر چہ وکیل عقد کررہا ہے مگر موکل عاقد قرار پائے گا اور وکیل کو جگہ یہ نور ہے کہ کوئی دیکھے وقت اگر وکیل نے نہ پڑھا ہے تو شہادت نامقبول ہے کہ یہ ٹوٹا ہے فعل کی شہادت ہوئی۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۶..... مولیٰ نے اپنی باندی لونڈی کا ایک شخص کے سامنے نکاح کیا تو اگر چہ وہ موجود نہ تھا اور اگر اسے نکاح کی اجازت دے دی پھر اس کی موجودگی میں ایک شخص کے سامنے نکاح کیا تو ہو جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۷..... گواہوں کا ایجاب وقبول کے وقت ہونا شرط ہے لہٰذا اگر نکاح اجازت پر موقوف ہے اور ایجاب وقبول گواہوں کے سامنے ہوئے اور اجازت کے وقت نہ تھے نہ ہوگیا اور اس کا عکس ہو تو نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۸..... گواہی ہی کو نہیں کہتے جو وہ شخص مجلس عقد میں مقرر کرلئے جاتے ہیں بلکہ وہ تمام حاضرین گواہ ہیں جنہوں نے ایجاب و قبول سنا اگر کامل شہادت ہوں۔

مسئلہ نمبر ۴۹.....ایک گھر میں نکاح ہوا اور یہاں گواہ نہیں دوسرے مکان میں کچھ لوگ ہیں جن کو انہوں نے گواہ نہیں بنایا مگر وہ یہاں سے سن رہے ہیں اگر وہ لوگ نہیں دیکھ بھی رہے ہوں تو ان کی گواہی مقبول ہے اور نہیں (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۰.....عورت سے اذن لیتے وقت گواہوں کی ضرورت نہیں۔ یعنی اس وقت اگر گواہ یہ بھی ہوں اور نکاح پڑھاتے وقت ہوں تو نکاح ہو گیا البتہ اذن کے لئے گواہوں کی یوں حاجت ہے کہ اگر اس نے انکار کر دیا اور یہ کہا کہ میں نے اذن نہیں دیا تھا تو اب گواہوں سے اس کا اذن دینا ثابت کیا جائے گا۔ (عالمگیری درالمختار وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۵۱.....یہ جو تمام ہندوستان میں عام طور پر رواج ہو گیا ہے کہ عورت سے ایک شخص اذن لے کر آتا ہے جسے وکیل کہتے ہیں وہ نکاح پڑھانے والے سے کہہ دیتا ہے کہ میں فلاں کا وکیل ہوں آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ نکاح پڑھا دیجئے۔ یہ طریقہ محض غلط ہے۔ وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ اس کام کے لئے دوسرے کو وکیل بنا دے اگر ایسا کیا تو نکاح فضولی ہوا۔ اجازت پر موقوف ہے۔ اجازت سے پہلے مرد و عورت ہر ایک کو توڑ دینے کا اختیار حاصل ہے بلکہ یوں چاہئے کہ جو پڑھائے وہ عورت یا اس کے ولی کا وکیل بنے خواہ یہ خود اس کے پاس جا کر وکالت حاصل کرے یا دوسرا اس کی وکالت کے لئے اذن لائے کہ فلاں بن فلاں کو تو نے وکیل کیا کہ وہ تیرا نکاح فلاں بن فلاں سے کر دے عورت کہے ہاں۔

مسئلہ نمبر ۵۲.....یہ امر بھی ضروری ہے کہ منکوحہ گواہوں کو معلوم ہو جائے یعنی کہ فلاں عورت سے نکاح ہوتا ہے اس کے دو طریقے ہیں ایک یہ کہ اگر وہ مجلس عقد میں موجود ہے تو اس کی طرف نکاح پڑھانے والا اشارہ کر کے کہے کہ میں نے اس کو تیرے نکاح میں دیا اگر پردہ عورت کے منہ پر نقاب پڑا ہو بس اشارہ کافی ہے اور اس صورت میں اگر اس کے ولی کے باپ دادا کے نام میں غلطی بھی ہو جائے تو کچھ حرج نہیں کہ اشارہ کے بعد اب کسی نام وغیرہ کی ضرورت نہیں اور اشارہ کی تعیین کے مقابل کوئی تعیین نہیں۔

دوسری صورت ملحوظ کرنے کی یہ ہے کہ عورت اور اس کے باپ دادا کے نام لے تا کہ گواہ بہ نسبت فلاں بن فلاں اور اگر صرف اسی کے نام لینے سے گواہوں کو معلوم ہو جائے کہ فلانی عورت سے نکاح ہوا تو باپ دادا کے نام لینے کی ضرورت نہیں۔ پھر بھی احتیاط اس میں ہے کہ ان کے نام بھی لئے جائیں اور اس کی اصلاً ضرورت نہیں کہ اسے پہچانتے ہوں بلکہ یہ جاننا کافی ہے کہ فلانی اور فلاں کی بیٹی اور فلاں کی پوتی ہے اور اس صورت میں اگر اس کے باپ دادا کے نام میں غلطی ہونی تو نکاح نہ ہوا۔ اور ساری غرض نام لینے سے یہ نہیں کہ وہ اس کا نام ہی لیا جائے بلکہ مقصود یہ ہے کہ تعیین ہو جائے خواہ نام کے ذریعہ سے یا یوں کہ فلاں بن فلاں کی لڑکی اور اگر اس کی چند لڑکیاں ہوں تو بڑی یا منجھلی یا چھوٹی غرض معین ہو جانا ضروری ہے اور چونکہ ہندوستان میں عورتوں کا نام مجمع میں ذکر کرنا معیوب ہے۔ لہٰذا یہی پسندیدہ طریقہ یہاں کے حال کے مناسب ہے (درالمختار وغیرہ)

تنبیہ: بعض نکاح خواں کو دیکھا گیا ہے کہ رواج کی وجہ سے نام نہیں لیتے اور نام لینے کو ضروری بھی نہیں سمجھتے۔ فقط اور بہا کے کان میں چپکے سے لڑکی کا نام ذکر کر دیتے ہیں۔ پھر ان لفظوں سے ایجاب کرتے ہیں کہ فلاں کی لڑکی جس کا نام تجھے معلوم ہے میں نے اپنی موکلہ سے تیرے نکاح میں دی۔ اس صورت میں اگر اس کی اور لڑکیاں بھی ہیں تو گواہوں کے سامنے تعیین نہ ہوئی یہاں تک کہ اگر یوں کہا کہ میں نے اپنی موکلہ تیرے نکاح میں دی جس عورت نے اپنا اختیار تجھے دے دیا ہے تیرے نکاح میں دیا تو تو نے اس پر ہے کہ نکاح نہ ہوا۔

مسئلہ نمبر ۵۳.....ایک شخص کی دو لڑکیاں ہیں اور نکاح پڑھانے والے نے کہا کہ فلاں کی لڑکی تیرے نکاح میں دی تو ان میں اگر ایک کا نکاح ہو چکا ہے تو گویا وہ جواباً ہے ہی مراد ہے (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۴.....وکیل نے موکلہ کے باپ کے نام میں غلطی کی اور موکلہ کی طرف اشارہ بھی نہ ہوتا نکاح نہیں ہوا۔ یونہی اگر لڑکی کے نام میں غلطی کرے جب بھی نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۵.....کسی کی دو لڑکیاں ہیں۔ بڑی کا نکاح کرنا چاہتا ہے اور نام لے دیا چھوٹی کا تو چھوٹی کا نکاح ہوا اور اگر کہہ دیا لڑکی مس کلثوم یہ ہے اور نام لیا چھوٹی کا تو کسی کا نہیں ہوا۔ (درالمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵۶.....لڑکی کے باپ نے لڑکے کے باپ سے صرف اتنے لفظ کہے کہ میں نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا۔ لڑکے کے باپ نے کہا۔ میں نے قبول کیا یا یہ نکاح لڑکے کے باپ سے ہوا اگر چہ بیشتر سے شوہر کے کی نسبت وغیرہ ہو چکی ہو اور یوں کہا میں نے اپنی لڑکی کا نکاح تیرے لڑکے سے کیا اس نے کہا میں نے قبول کیا تو اب لڑکے سے ہوا۔ اگر چہ اس نے یہ نہ کہا تھا کہ میں نے اپنے لڑکے کے لئے قبول کی ہو اگر پہلی صورت میں یہ کہتا کہ میں نے اپنے لڑکے کے لئے قبول کی تو لڑکے ہی کا ہوتا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۷.....لڑکے کے باپ نے کہا تو اپنی لڑکی کا نکاح میرے لڑکے سے کر دے۔ اس نے کہا میں نے تیرے نکاح میں دی اس نے کہا میں نے قبول کی تو اسی کا نکاح ہوا۔ اس کے لڑکے کا نہ ہوا اور ایسا بھی ہو سکتا کہ باپ طلاق دے کر لڑکے سے نکاح کر دے۔ کہ وہ تو ہمیشہ کے لئے لڑکے پر حرام ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۸.....عورت سے اجازت لی تو اس میں بھی زوج اور اس کے باپ دادا کا نام ذکر کر دیں کہ جہالت باقی نہ رہے۔

مسئلہ نمبر ۵۹.....عورت نے اذان دیا اگر اس کو دیکھ رہا ہے اور پہچانتا ہے تو اس کے اذان کا کوئی اعتبار نہیں۔ یونہی اگر مکان کے اندر سے آواز آئی اور اس گھر میں وہ تنہا بستا بھی ثابت ہے تو بھی اعتبار نہیں اور اگر تنہا نہیں اور اذان دینے کی آواز آئی تو اگر بعد میں عورت نے کہا کہ میں نے اذان نہیں دیا تھا تو یہ گواہی نہیں دے سکتا کہ اسی نے اذان دیا تھا مگر وہ قاضی اگر اس نے اذان دے دیا تھا جب تو پوری طرح سے نکاح ہو گیا اور یہ نکاح فضولی ہو گا کہ اس کی اجازت پر موقوف رہے گا (درمختار وغیرہ) سنا گیا ہے کہ بعض لڑکیاں اذان دیتے وقت کچھ نہیں بجتیں دوسری عورتیں ہوں کر دیا کرتی ہیں۔ یہ نہیں چاہئے

(4) ایجاب وقبول میں دونوں کا ایک مجلس میں ہونا تو اگر دونوں ایک مجلس میں موجود تھے ایک نے ایجاب کیا دوسرا قبول سے پہلے اٹھ کھڑا ہوا یا کوئی ایسا کام شروع کر دیا جس سے مجلس بدل جاتی ہے تو ایجاب باطل ہو گیا اب قبول کرنا بے کار ہے پھر سے ہونا چاہیے (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۰.....مرد نے کہا میں نے فلانی سے نکاح کیا وہ وہاں موجود تھی اس نے سنا پھر کہا میں نے قبول کیا عورت نے کہا میں نے اپنے کو فلاں کی زوجیت میں دیا اور وہ نائب تھا جب اس نے کہا میں نے قبول کیا تو دونوں صورتوں میں نکاح نہ ہوا اگر چہ ان گواہوں کے سامنے ایجاب ہوا نہیں کے سامنے قبول بھی ہوا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۱.....اگر ایجاب کے الفاظ خط میں لکھ کر بھیجے اور جس مجلس میں خط اس کے پاس پہنچا اس میں قبول نہ کیا بلکہ دوسری مجلس میں گواہوں کو بلا کر قبول کیا تو ہو جائے گا جبکہ وہ شرطیں پائی جائیں جو اوپر مذکور ہوئیں۔ جس کے ہاتھ خط بھیجا مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غیر آزاد بالغ ہو یا بالغ نسا بالغ ہو یا فاسق۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۲.....کسی کی معرفت ایجاب کے الفاظ کہلا کر بھیجے۔ اس پیام پہنچانے والے نے جس مجلس میں پیام پہنچایا اس میں قبول نہ کیا پھر دوسری مجلس میں قاصد نے تنہا سنا یا اب قبول کیا تو نکاح نہ ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۳..... چلتے ہوئے جانور پر سوار جا رہے تھے اور ایجاب وقبول ہوا نکاح نہ ہوا۔ کشتی پر جا رہے تھے اور اس حالت میں ہوا تو ہو گیا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶۵.....ایجاب کے بعد فوراً قبول کرنا شرط نہیں جبکہ مجلس نہ بدلی ہو۔ لہٰذا اگر نکاح پڑھانے والے نے ایجاب کے الفاظ کہے اور دولہا نے سکوت کیا پھر کسی کے کہنے پر قبول کیا تو ہو گیا (درمختار وغیرہ)

(5) قبول ایجاب کا خلاف نہ ہو مثلاً اس نے کہا ہزار روپے پر تیرے نکاح میں دی اس نے کہا نکاح تو قبول کیا اور مہر قبول نہیں کیا تو نکاح نہ ہوا اور اگر نکاح قبول کیا اور مہر کی نسبت کچھ نہ کہا تو ہزار پر نکاح ہو گیا۔ (عالمگیری درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۶.....اگر کہا ہزار پر تیرے نکاح میں دی اس نے کہا دو ہزار پر میں نے قبول کیا مرد نے عورت سے کہا۔ ہزار روپے پر میں

نے تھے سے نکاح کیا عورت نے کہا پانچ مہر پر میں نے قبول کیا تو نکاح ہو گیا مگر پہلی صورت میں اگر عورت نے بھی اسی مجلس میں دو ہزار قبول کئے تو مہر دو ہزار ورنہ ایک ہزار اور دوسری صورت میں مطلقاً پانچ سو روپے ہے اور عورت نے ہزار کو کہا مرد نے پانسو پر قبول کیا تو ظاہر یہ ہے کہ نہیں ہوا اس لئے کہ ایجاب کے خلاف ہے۔ (عالمگیری وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۷ ..... غلام نے بغیر اجازت مولیٰ اپنا نکاح کسی عورت سے کیا اور مہر خود اپنے کو کیا اس کے مولیٰ نے نکاح تو جائز کیا مگر غلام کے مہر میں ہونے کی اجازت نہ دی تو نکاح ہو گیا اور مہر کی نسبت یہ حکم ہے کہ مہر مثل و قیمت غلام دونوں میں جو کم ہے وہ مہر ہے۔ غلام بیچ کر مہر ادا کیا جائے (عالمگیری)

(6) لڑکی بالغہ ہے تو اس کا راضی ہونا شرط ہے۔ ولی کو یا عقیار نہیں کہ بغیر اس کی رضا کے نکاح کر دے (7) کسی زبان آکمہ کی طرف نسبت نہ کی ہو کہ کسی شرط یا علم پر معلق کیا ہو۔ مثلاً میں نے تجھ سے آکمہ روز میں نکاح کیا یا میں نے نکاح کیا اگر زید آئے ان صورتوں میں نکاح نہ ہوا۔

مسئلہ نمبر ۶۸ ..... جبکہ صریح الفاظ نکاح میں استعمال کئے جائیں تو ناقدین اور گواہوں کان کے معنی جاننا شرط نہیں (عالمگیری)

(8) نکاح کی اضافت کل کی طرف ہو یا ان اعضا کی طرف جن کو بول کر کل مراد لیتے ہیں تو اگر یہ کہا کہ فلاں کے ہاتھ یا پاؤں یا نصف سے نکاح کیا صحیح نہ ہوا۔ (عالمگیری)

محرمات کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّ مَقْتًا ؕ وَ سَآءَ سَبِيْلًا ۝ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَ بَنٰتُكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ وَ عَمّٰتُكُمْ وَ خٰلٰتُكُمْ وَ بَنٰتُ الْاَخِ وَ بَنٰتُ الْاُخْتِ وَ اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْۤ اَرْضَعْنَكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَ اُمَّهٰتُ نِسَآىِٕكُمْ وَ رَبَآىِٕبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآىِٕكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۫ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۪ وَ حَلَآىِٕلُ اَبْنَآىِٕكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَ اَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَّ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَ اُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ (پ۴، النسآء ۲۲ تا ۲۴)

اور اپنے باپ دادا کی منکوحہ سے نکاح نہ کرو مگر جو ہو گزرا وہ بیشک یہ بے حیائی اور غضب کا کام ہے اور بہت بری راہ۔ تم پر حرام ہیں تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور دودھ کی بہنیں اور تمہاری عورتوں کی مائیں اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں ان بیبیوں سے جن سے تم صحبت کر چکے ہو اور پھر اگر تم نے ان سے صحبت نہ کی ہو تو ان کی بیٹیوں میں حرج نہیں اور تمہارے صلبی کی بیبیاں اور دو بہنیں اکٹھا کرنا مگر جو گزر چکا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور حرام ہیں شوہر والی عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں آجائیں۔ یہ اللہ کا فرمایا ہوا ہے تم پر اور ان کے سوا جو ہیں وہ تم پر حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو قید لاتے اور نہ پانی گرائے

(ترجمہ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے۔

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَ لَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَ لَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَ لَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓىِٕكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَ اللّٰهُ يَدْعُوْۤا اِلَى الْجَنَّةِ وَ الْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَ يُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ (پ۲، البقرۃ ۲۲۱)

شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں بیشک مسلمان لونڈی مشرکہ سے اچھی ہے اگرچہ وہ تمہیں نہیں بھاتی ہو اور مشرکوں کے نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لائیں اور بیشک مسلمان غلام مشرک سے اچھا ہے اگرچہ وہ تمہیں نہ بھاتا ہو وہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اپنے حکم سے اور اپنی آیتیں لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں (ترجمہ کنزالایمان)

حدیث ۱.....صحیح بخاری و مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت اور اس کی پھوپھی کو جمع نہ کیا جائے اور نہ عورت اور اس کی خالہ کو۔

حدیث ۲.....ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ کی روایت انہیں سے ہے کہ حضور ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ پھوپھی کے نکاح میں ہوتے اس کی بھتیجی سے نکاح کیا جائے یا بھتیجی کے ہوتے اس کی پھوپھی سے یا خالہ کے ہوتے اس کی بھانجی سے یا بھانجی کے ہوتے اس کی خالہ سے۔

حدیث ۳.....امام بخاری نا شیدنی رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورتیں ولادت (نسب) سے حرام ہیں وہ رضاعت سے حرام ہیں۔

حدیث ۴.....صحیح مسلم میں مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بیشک اللہ ﷻ نے رضاعت سے انہیں حرام کر دیا۔ جنہیں نسب سے حرام فرمایا۔

مسائل فقہیہ: محرمات وہ عورتیں ہیں جن سے نکاح حرام ہے اور حرام ہونے کے چند سبب ہیں۔ لہٰذا اس بیان کو تین قسم پر منقسم کیا جاتا ہے۔

قسم اول: نسب۔ اس قسم میں سات عورتیں ہیں۔ (1) ماں (2) بیٹی (3) بہن (4) پھوپھی (5) خالہ (6) بھتیجی (7) بھانجی۔

مسئلہ نمبر ۱.....دادی نانی پردادی پرنانی اگرچہ کتنی ہی اوپر کی ہوں سب حرام ہیں اور یہ سب ماں میں داخل ہیں کہ یا باپ یا ماں یا دادا دادی یا نانا نانی کی مائیں ہیں کہ ماں سے ہر دادا و عورت ہے جس کی اولاد میں یہ ہے بلا واسطہ یا بواسطہ۔

مسئلہ نمبر ۲.....بیٹی سے وہ عورتیں مراد ہیں جو اس کی اولاد ہیں۔ لہٰذا پوتی پر پوتی نواسی پرنواسی اگرچہ درمیان میں کتنی ہی پشتوں کا فاصلہ ہو سب حرام ہیں۔

مسئلہ نمبر ۳.....بہن خواہ حقیقی ہو یعنی ایک ماں باپ سے یا سوتیلی کہ باپ دونوں کا ایک ہے اور مائیں دو یا ماں ایک ہے اور باپ دو سب حرام ہیں۔

مسئلہ نمبر ۴.....باپ ماں، دادا دادی نانا نانی وغیرہم اصول کی پھوپھیاں یا خالائیں اپنی پھوپھی اور خالہ کے حکم میں ہیں خواہ یہ حقیقی ہوں یا سوتیلی۔ یونہی حقیقی یا علاتی پھوپھی کی پھوپھی یا حقیقی یا اخیافی خالہ کی خالہ۔

مسئلہ نمبر ۵.....بھتیجی بھانجی سے بھائی بہن کی اولادیں مراد ہیں۔ ان کی پوتیاں نواسیاں بھی اسی میں شمار ہیں۔

مسئلہ نمبر ۶.....نواسے یعنی پوتی بہن بھتیجی بھانجی بھی محرمات میں ہیں۔

مسئلہ نمبر ۷.....جس عورت سے اس کے شوہر نے لعان کیا اگرچہ اس کی لڑکی اپنی ماں کی طرف منسوب ہوتی مگر پھر بھی اس شخص پر وہ لڑکی حرام ہے۔ (درمختار)

قسم دوم: مصاہرت۔ زوجہ موطوءہ کی لڑکیاں مزنیہ کی ماں دادیاں نانیاں باپ دادا وغیرہما اصول کی بیبیاں بیٹے پوتے وغیرہما فروع کی بیبیاں۔

مسئلہ نمبر ۸.....جس عورت سے نکاح کیا اور رخصتی نہ کی تھی کہ جدائی ہو گئی اس کی لڑکی اس پر حرام نہیں تاوقتیکہ اس صورت میں ہے کہ وہ

عورت معتبر ہوا اس لڑکی کا اس کی پرورش میں ہونا ضروری نہیں اور خلوت صحیحہ بھی بیوی ہی کے حکم میں ہے یعنی اگر خلوت صحیحہ عورت کے ساتھ ہوئی اس کی لڑکی حرام ہوگئی اگرچہ بیٹی نہ کی ہو (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹..... نکاح فاسد سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی جب تک بیٹی نہ ہو لہٰذا اگر کسی عورت سے نکاح فاسد کیا تو عورت کی ماں اس پر حرام نہیں اور جب بیٹی ہوئی تو حرمت ثابت ہوگئی کہ بیٹی سے مطلقاً حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔ خواہ بیٹی حلال ہو یا شبہہ والا ہو۔ مثلاً نکاح فاسد سے تہائی ہوئی کنیز سے یا کنیز مشترکہ کیا، مکاتبہ یا جس عورت سے خیار بلوغ یا مجوسیہ باندی یا اپنی زوجہ سے جنس و نفاس میں یا احرام و روزہ میں غرض کسی طور پر بیٹی ہو حرمت مصاہرت ثابت ہوگئی لہٰذا جس عورت سے زنا کیا اس کی ماں اور لڑکیاں اس پر حرام ہیں۔ یونہی وہ عورت زانی یا اس شخص کے باپ دادا اور بیٹوں پر حرام ہو جاتی ہے۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... حرمت مصاہرت جس طرح بیٹی سے ہوتی ہے یونہی شہوت چھونے اور بوسہ لینے اور فرج داخل کی طرف نظر کرنے اور گلے لگانے اور دانت سے کاٹنے اور مباشرت یہاں تک کہ سر پر جو بال ہوں انہیں چھونے سے بھی حرمت ہو جاتی ہے۔ اگرچہ کوئی کپڑا بھی حائل ہو مگر جب انتشار و کپڑا حائل ہو کر گرمی محسوس نہ ہو۔ یونہی بوسہ لینے میں بھی اگر باریک نقاب حائل ہو تو حرمت ثابت ہو جائے گی خواہ یہ باتیں جائز طور پر ہوں مثلاً منکوحہ یا کنیز سے یا ناجائز طور پر جو بال سر سے لٹک رہے ہوں انہیں شہوت چھوا تو حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوئی (عالمگیری و درمختار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۱۱..... فرج داخل کی طرف نظر کرنے کی صورت میں اگر شیشہ درمیان میں ہو یا عورت پانی میں تھی اس کی نظر وہاں تک پہنچی جب بھی حرمت ثابت ہوگئی البتہ آئینہ یا پانی میں عکس دکھائی دیا تو حرمت مصاہرت ثابت نہیں (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲..... چھونے اور نظر کے وقت شہوت نہ تھی بعد کو پیدا ہوئی یعنی جب ہاتھ نکالا اس وقت نہ تھی جدا کرنے کے بعد ہوئی تو اس سے حرمت نہیں ثابت ہوتی۔ اس مقام پر شہوت کے معنی یہ ہیں کہ اس کی وجہ سے انتشار آلہ ہو جائے اور اگر پہلے سے انتشار موجود تھا تو اب زیادہ ہو جائے۔ یہ جوان کے لئے ہے۔ بوڑھے مرد اور بوڑھی عورت کے لئے شہوت کی حد یہ ہے کہ دل میں حرکت پیدا ہو اور پہلے سے ہو تو زیادہ ہو جائے۔ محض میلان نفس کا نام شہوت نہیں (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳..... نظر اور چھونے میں حرمت جب ثابت ہوگئی زائل نہ ہو اور نزال ہو گیا تو حرمت مصاہرت نہ ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴..... عورت نے شہوت کے ساتھ مرد کو چھوا یا بوسہ لیا یا اس کے آلے کی طرف نظر کی تو اس سے بھی حرمت ثابت ہوگئی۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵..... حرمت مصاہرت کے لئے شرط یہ ہے کہ عورت معتبا ہو یعنی نو برس سے کم عمر کی نہ ہو نیز یہ کہ زندہ ہو تو اگر نو برس سے کم عمر کی لڑکی یا مرد عورت کو شہوت چھوا یا بوسہ لیا تو حرمت ثابت نہ ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶..... عورت سے جماع کیا مگر دخول نہ ہوا تو حرمت ثابت نہ ہوئی۔ ہاں اگر اس کو حمل رہ جائے تو حرمت مصاہرت ہو گئی (عالمگیری)۔ بوڑھا عورت کے ساتھ یا نجال واقع ہوئے یا اس نے کہتے تو حرمت مصاہرت ہوگئی۔ اس کی لڑکی اس شخص پر حرام ہوگئی نہ وہ اس کے باپ دادا پر۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷..... بیٹی سے مصاہرت میں یہ شرط ہے آگے کے مقام میں ہو اگر پیچھے میں ہوئی مصاہرت نہ ہوئی (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۸..... غلام سے مصاہرت نہیں ثابت ہوتی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۹..... مراہق (یعنی جو لڑکا کہ بحد بلوغ نہ ہو مگر اس کے ہم عمر بالغ ہو گئے ہوں اس کی حد بارہ برس کی عمر ہے۔ ف) اگر بیٹی یا شہوت کے ساتھ چھوا یا بوسہ لیا تو مصاہرت ہوگئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۰..... یا نجال قصداً ہوں یا بھول کر یا غلطی سے یا مجبور ہو مال مصاہرت ثابت ہو جائے گی مثلاً اندھیری رات میں مرد نے

اپنی عورت کو جماع کے لئے اٹھانا چاہا غلطی سے شہوت کے ساتھ معاً بوسہ لڑکی پر یا ہاتھ پڑ گیا اس کی ماں ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی۔ یونہی اگر عورت نے شوہر کو اٹھانا چاہا اور شہوت کے ساتھ اٹھانے کے پہلے جو مراتِ قبلہ ہمیشہ کو اپنے اس شوہر پر حرام ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱..... مدہ کا بوسہ لیا تو مطلقاً حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی اگرچہ یہ کہتا ہو کہ شہوت سے نہ تھا۔ یونہی اگر احتلاماً آلہ قطعاً مطلقاً کسی جگہ کا بوسہ لیا حرمت ہو جائے گی اور اگر احتلاماً زبان یا رخسار یا ٹھوڑی یا پیشانی یا منہ کے علاوہ کسی اور جگہ کا بوسہ لیا اور کہتا ہے کہ شہوت سے نہ تھا تو اس کا قول مان لیا جائے گا۔ یونہی احتلام کی حالت میں گلے لگانا بھی حرمت ثابت کرتا ہے اگرچہ شہوت کا انکار کرے (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۲..... چٹکی لینے یا دانت کاٹنے کا بھی یہی حکم ہے کہ شہوت سے ہوں تو حرمت ثابت ہو جائے گی۔ عورت کی شرمگاہ کو چھوایا پستان کو اور کہتا ہے کہ شہوت نہ تھی تو اس کا قول معتبر نہیں (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۳..... نظر سے حرمت ثابت ہونے کے لئے نظر کرنے والے میں شہوت پائی جانا ضروری ہے اور بوسہ لینے، گلے لگانے چھونے وغیرہ میں ان دونوں میں سے ایک کو شہوت ہو جانا کافی ہے اگرچہ دوسرے کو نہ ہو (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴..... مجنون اور نشہ والے سے یا خیال ہوئے یا ان کے ساتھ کئے گئے جب بھی وہی حکم ہے کہ جب وہ شرطیں پائی جائیں تو حرمت ہو جائے گی (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۵..... کسی سے پوچھا گیا تو نے اپنی ساس کے ساتھ کیا کیا، اس نے کہا جماع کیا۔ حرمت مصاہرت ثابت ہو گئی اب اگر کہے میں نے جھوٹ کہا تھا نہیں ملایا جائے گا بلکہ اگر مذاق میں کہا یا ہو جب بھی یہی حکم ہے (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ نمبر ۲۶..... حرمت مصاہرت مثلاً شہوت سے بوسہ لینا یا چھو لینا یا نظر کرنے کا اقرار کیا تو حرمت ثابت ہو گئی اور اگر یہ کہے کہ اس عورت کے ساتھ نکاح سے پہلے اس کی ماں سے جماع کیا تھا جب بھی یہی حکم ہے مگر عورت کا مہر اس سے ساقط نہ ہو گا ہو تو جب۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۷..... کسی نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کے لڑکے نے عورت کی لڑکی سے یا جو دوسرے شوہر سے ہے تو حرج نہیں۔ یونہی اگر لڑکے نے عورت کی ماں سے نکاح کیا جب بھی یہی حکم ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۸..... عورت نے دعویٰ کیا کہ مرد نے اس کے اصول یا فروع کو شہوت سے چھوا یا بوسہ لیا کوئی اور بات کی ہے جس سے حرمت ثابت ہوتی ہے اور مرد نے انکار کیا تو قول مرد کا لیا جائے گا۔ یعنی جب کہ عورت گواہ نہ پیش کر سکے (درمختار)

قسم سوم: جمع بین المحارم:

مسئلہ نمبر ۲۹..... وہ دو عورتیں کہ ان میں جس ایک کو مرد فرض کریں دوسری اس کے لئے حرام ہو (مثلاً دو بھتیجیاں کہ ایک کو مرد فرض کرو تو حلال ہیں کہ بھتیجی کا بھتیجی کو بھی کو مرد فرض کر کے بھتیجی کا بھتیجی کو بھی بھتیجی کو مرد فرض کر کے بھتیجی کا بھتیجی کو بھی بھتیجی کا بھتیجی کو بھی بھتیجی کا بھتیجی کو بھی

کی سوتیلی ماں ہوئی اور عورت کہہ کر فرض کریں تو لڑکی سے کوئی رشتہ پیدا نہ ہوگا۔ یونہی عورت اور اس کی بہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۲..... باندی سے وطی کی پھر اس کی بہن سے نکاح کیا تو یہ نکاح صحیح ہوگیا مگر اب دونوں میں سے کسی سے وطی نہیں کرسکتا۔ جب تک ایک کو اپنے اوپر کسی ذریعہ سے حرام نہ کرلے مثلاً منکوحہ کو طلاق دے دی یا وطی کرالے اور دونوں صورتوں میں عدت گزر رہا ہے یا باندی فروخت ڈالے یا آزاد کردے خواہ پوری بیچی یا آزاد کی اس کا کوئی حصہ نصف وغیرہ اس کو ہبہ کردے اور قبضہ بھی دلا دے یا۔ مکاتبہ کردے یا اس کا کسی سے نکاح صحیح کردے اور اگر نکاح فاسد کردیا تو اس کی بہن یعنی منکوحہ سے وطی نہیں ہوسکتی مگر جبکہ نکاح فاسد میں اس کے شوہر نے وطی بھی کرلی تو پہلے اب اس کی عدت ہوئی لہٰذا مالک کے لئے حرام ہوگئی اور منکوحہ سے وطی جائز ہوگئی اور بیچنے وغیرہ کی صورت میں اگر وہ پھر اس کی ملک میں واپس آئی مثلاً نکاح فسخ ہوگئی یا اس نے پھر خرید لی تو اب پھر یہ ستور دونوں سے وطی حرام ہوجائے گی جب تک پھر سبب حرمت نہ پایا جائے۔ باندی کے احرام و روزہ و حیض و نفاس و بیمار ہونے سے منکوحہ حلال نہ ہوئی اور اگر باندی سے وطی نہ کی ہو تو اس منکوحہ سے مثلاً وطی جائز ہے (درمختار و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۳..... مقدمات وطی مثلاً شہوت کے ساتھ بوسہ لیا یا چھوا یا اس باندی نے اپنے مولیٰ کو شہوت کے ساتھ چھوا یا بوسہ لیا تو یہ بھی وطی کے حکم میں ہیں کہ ان افعال کے بعد اگر اس کی بہن سے نکاح کیا تو کسی سے نکاح جائز نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۴..... ایسی دو عورتیں جن کو جمع کرنا حرام ہے اگر دونوں سے ایک وقت عقد نکاح کیا تو کسی سے نکاح نہ ہوا۔ فرض ہے کہ دونوں کو فوراً جدا کردے اور دخول نہ ہوا تو مہر بھی واجب نہ ہوا اور دخول ہوا تو مہر مثل اور بندھے ہوئے مہر میں جو کم ہو وہ دیا جائے اگر دونوں کے ساتھ دخول کیا تو دونوں کو دیا جائے اور اگر ایک کے ساتھ کیا تو ایک کو۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۵..... اگر دونوں سے دو عقد کے ساتھ نکاح کیا تو پہلی کا نکاح ہوا اور دوسری کا نکاح باطل۔ لہٰذا پہلی سے وطی جائز ہے مگر جب کہ دوسری سے وطی کرلی تو اب جب تک اس کی عدت نہ گزر جائے پہلی سے وطی حرام ہے۔ پھر اس صورت میں اگر یہ یاد نہ ہو کہ پہلے کس سے ہوا تو شوہر پر فرض ہے کہ دونوں کو جدا کردے اور اگر وہ خود جدا نہ کرے تو قاضی پر فرض ہے کہ تفریق کردے اور یہ تفریق طلاق شمار کی جائے گی پھر اگر دخول سے پیشتر تفریق ہوئی تو نصف مہر میں دونوں برابر ہانٹ لیں۔ اگر دونوں کا برابر مقرر ہو اور اگر دونوں کے مہر برابر نہ ہوں اور معلوم ہے کہ فلانی کا اتنا تھا اور فلانی کا اتنا تو ہر ایک کو اس کے مہر کی چوتھائی ملے گی اور اگر یہ معلوم نہ ہو کہ ایک کا اتنا مگر یہ معلوم نہیں کہ کس کا اتنا۔ یا اور کسی کا اتنا تو جو کم ہے اس کے نصف میں دونوں برابر تقسیم کرلیں اور اگر مہر مقرر نہ ہوا تھا تو ایک عقد[1] کا جب ہوگا جس میں دونوں ہانٹ لیں اور اگر دخول کے بعد تفریق ہوئی تو ہر ایک کو اس کا پورا مہر واجب ہوگا یونہی اگر ایک سے دخول ہوا تو اس کا پورا مہر واجب ہوگا اور دوسری کو چوتھائی۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۶..... ایسی دو عورتوں سے ایک عقد کے ساتھ نکاح کیا تھا۔ پھر دخول سے قبل تفریق ہوگئی۔ اب اگر ان میں سے ایک کے ساتھ نکاح کرنا چاہے تو کرسکتا ہے اور دخول کے بعد تفریق ہوئی تو جب تک عدت نہ گزر جائے نکاح نہیں کرسکتا اور اگر ایک کی عدت پوری ہوچکی دوسری کی نہیں تو دوسری سے کرسکتا ہے اور پہلی سے نہیں کرسکتا۔ جب تک دوسری کی عدت نہ گزار لے اور اگر ایک سے دخول کیا ہے تو اس سے نکاح کرسکتا ہے اور دوسری سے نکاح نہیں کرسکتا جب تک مدخولہ کی عدت نہ گزر جائے اور اس کی عدت گزرنے کے بعد جس ایک سے چاہے نکاح کرلے (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۷..... ایسی دو عورتوں نے کسی شخص سے ایک ساتھ کہا کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا اس نے ایک کا نکاح قبول کیا تو اس کا نکاح ہوگیا اور اگر مرد نے ایسی دو عورتوں سے کہا کہ میں نے تم دونوں سے نکاح کیا اور ایک نے قبول کیا اور دوسری نے انکار کیا تو جس نے قبول کیا اس کا نکاح بھی نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۸..... ایسی دو عورتوں سے نکاح کیا اور ان میں سے ایک عدت میں تھی جو نادانی سے اس کا نکاح صحیح ہوگیا اور اگر وہ اسی کی

---

[1] عقد کے مقتضیٰ کے بیان میں آئے گی۔

عدت میں تھی تو دوسری سے بھی صحیح نہ ہوا (عالمگیری)

قسم چہارم: حرمت بالملک:

مسئلہ نمبر ۳۹.....عورت اپنے غلام سے نکاح نہیں کرسکتی۔ خواہ وہ تہائی کی ملک میں ہو یا کوئی اور بھی اس میں شریک ہو۔ (عالمگیری وبحار)

مسئلہ نمبر ۴۰.....مولیٰ اپنی باندی سے نکاح نہیں کرسکتا اگرچہ وہ ام ولد ہو یا مکاتبہ یا مدبرہ ہو یا اس میں کوئی دوسرا بھی شریک ہو مگر بنظر احتیاط متاخرین نے باندی سے نکاح کرنا مستحسن بتایا ہے (عالمگیری) مگر یہ نکاح صرف برہ بنائے احتیاط ہے کہ اگر واقع میں سیّد نہیں جب بھی جماع جائز ہے بقیہ ثمرات سے نکاح میں نکاح پر مترتب نہیں ہیں مہر واجب ہوگا نہ طلاق ہوسکتی نہ ظہار احکام نکاح جاری ہوں گے۔

مسئلہ نمبر ۴۱.....ایک شریک دوسرے کی اجازت میں سے ایک دوسرے کا یا اس کے کسی حصّہ کا مالک ہوگیا تو نکاح باطل ہوجائے گا (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۲.....مأذون یا مدبر یا مکاتب نے اپنی زوجہ کو خریدا تو نکاح فاسد نہ ہوا۔ یونہی اگر کسی نے اپنی زوجہ کو خریدا اور بیع میں اختیار رکھا گیا اگر پاسکا تو پاس کردے گا تو نکاح فاسد نہ ہوگا۔ یونہی جس غلام کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا ہو اگر اپنی مکتوبہ کو خریدے تو نکاح فاسد نہ ہوا۔

(عالمگیری وبحار)

مسئلہ نمبر ۴۳.....کاتب یا مأذون کی کنیز سے مولیٰ نکاح بھی نہیں کرسکتا (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۴.....مکاتب نے اپنی مکاتبہ سے نکاح کیا پھر آزاد ہوگیا تو وہ نکاح اب بھی صحیح نہ ہوا ہاں اگر اب جدید نکاح کرے تو کرسکتا ہے (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۵.....غلام نے اپنے مولیٰ کی لڑکی سے اس کی اجازت سے نکاح کیا تو نکاح صحیح ہوگیا مگر مولیٰ کے مرنے سے یہ نکاح جاتا رہے گا اور اگر مکاتب نے مولیٰ کی لڑکی سے نکاح کیا تھا تو مولیٰ کے مرنے سے فاسد نہ ہوگا مگر بدل کتابت ادا کردے گا تو نکاح حرقرار دے گا اور اگر ادا نہ کرسکا اور پھر غلام ہوگیا تو اب نکاح فاسد ہوگیا۔ (عالمگیری)

قسم پنجم: حرمت بالشرک:

مسئلہ نمبر ۴۶.....مسلمان کا نکاح مجوسیہ، بت پرست، آفتاب پرست، ستارہ پرست عورت سے نہیں ہوسکتا خواہ یہ عورتیں حرہ ہوں یا باندیاں۔ غرض کتابیہ کے سوا کسی کافر عورت سے نکاح نہیں ہوسکتا (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۷.....مرتدہ عورت کا نکاح کسی سے نہیں ہوسکتا اگر چہ مرد عورت دونوں ایک ہی مذہب کے ہوں (خانیہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۴۸.....یہود و نصاریٰ سے مسلمان کا نکاح ہوسکتا ہے مگر چاہئے نہیں کہ اس میں بہت سے مفاسد کا دروازہ کھلتا ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) مگر یہ جواز اسی وقت تک ہے جبکہ اپنے ہی مذہب یہودیت یا نصرانیت پر ہوں اور اگر صرف نام کی یہودی نصرانی ہوں اور حقیقتاً نیچری اور دہریہ مذہب رکھتی ہوں جیسے آج کل کے عموماً انصاری کا کوئی مذہب ہی نہیں تو ان سے نکاح نہیں ہوسکتا یہاں کا ذبیحہ جائز بلکہ ان کے یہاں تو ذبیحہ ہوتا بھی نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴۹.....کتابیہ سے نکاح کیا تو اسے گرجا جانے اور گھر میں شراب بنانے سے روک سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۰.....کتابیہ سے دارالحرب میں نکاح کرکے دارالاسلام میں لایا تو نکاح باقی رہے گا اور خود بچا آیا اسے وہیں چھوڑ دیا تو نکاح ٹوٹ گیا (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۱.....مسلمان نے کتابیہ سے نکاح کیا تھا پھر وہ مجوسیہ ہوگئی تو نکاح فسخ ہوگیا اور مرد پر حرام ہوگئی اور اگر یہودیہ تھی اب نصرانیہ ہوگئی یا نصرانیہ تھی یہودیہ ہوگئی تو نکاح باطل نہ ہوا (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۲.....کتابی مرد کا نکاح مرتدہ کے سوا ہر کافرہ سے ہوسکتا ہے اور اولاد کتابی کے حکم میں ہے۔ مسلمان و کتابیہ سے اولاد ہوئی تو اولاد مسلمان کہلائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۳.....مرد و عورت کافر تھے دونوں مسلمان ہوئے تو وہی نکاح سابق باقی ہے۔ جدید نکاح کی حاجت نہیں اور اگر صرف مرد مسلمان ہوا تو عورت پر اسلام پیش کریں اگر مسلمان ہوگئی فبہا ورنہ تفریق کردیں۔ یونہی اگر عورت پہلے مسلمان ہوئی تو مرد پر اسلام پیش کریں اگر تین حیض آنے سے پہلے مسلمان ہوگیا تو نکاح باقی ہے ورنہ بعد کو جس سے چاہے نکاح کرلے کوئی اسے منع نہیں کرسکتا۔

مسئلہ نمبر ۵۴.....مسلمان عورت کا نکاح مسلمان مرد کے سوا کسی مذہب والے سے نہیں ہوسکتا اور مسلمان کے نکاح میں کتابیہ ہے اس کے بعد مسلمان عورت سے نکاح کیا یا مسلمان عورت نکاح میں تھی اس کے ہوتے ہوئے کتابیہ سے نکاح صحیح ہے۔ (عالمگیری)

قسم ششم: جرمِ نکاح میں ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کرنا:

مسئلہ نمبر ۵۵.....آزاد عورت نکاح میں ہے اور باندی سے نکاح کیا صحیح نہ ہوا۔ یونہی ایک عقد میں دونوں سے نکاح کیا حرہ کا صحیح ہوا باندی سے نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۶.....ایک عقد میں آزاد عورت اور باندی سے نکاح کیا اور کسی وجہ سے آزاد عورت کا نکاح صحیح نہ ہوا تو باندی سے نکاح ہوجائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۷.....پہلے باندی سے نکاح کیا پھر آزاد سے تو دونوں نکاح ہوگئے اور اگر باندی سے بلا اجازت مالک نے نکاح کیا اور دخول نہ کیا تھا پھر آزاد عورت سے نکاح کیا اب اس کے مالک نے اجازت دی تو نکاح صحیح نہ ہوا۔ یونہی اگر غلام نے غیر اجازت مولیٰ حرہ سے نکاح کیا اور دخول کیا پھر باندی سے نکاح کیا اب مولیٰ نے دونوں نکاح کی اجازت دی تو باندی سے نکاح نہ ہوا (عالمگیر و درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۸.....آزاد عورت کو طلاق دے دی تو جب تک وہ عدت میں ہے باندی سے نکاح نہیں کرسکتا اگر چہ تین طلاقیں دے دی ہوں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۹.....اگر حرہ نکاح میں نہ ہو تو باندی سے نکاح جائز ہے اگر چہ اسے طاقت ہے کہ آزاد عورت سے نکاح کرلے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶۰.....باندی نکاح میں تھی اسے طلاق رجعی دے کر آزاد سے نکاح کیا پھر رجعت کرلی تو وہ باندی پھر مستورۃ ہوگئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۱.....اگر چار باندیوں اور پانچ آزاد عورتوں سے ایک عقد میں نکاح کیا تو باندیوں کا ہوگیا اور آزاد عورتوں کا نہ ہوا اور دونوں چار چار تھیں تو آزاد عورتوں کا ہوا۔ باندیوں کا نہ ہوا۔ (درمختار)

قسم ہفتم: حرمت بوجہ تعلق حق غیر:

مسئلہ نمبر ۶۲.....دوسرے کی منکوحہ سے نکاح نہیں ہوسکتا بلکہ اگر دوسرے کی عدت میں ہو جب بھی نہیں ہوسکتا عدت طلاق کی ہو یا موت کی یا فسخ نکاح فاسد میں دخول کی وجہ سے۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۶۳.....دوسرے کی منکوحہ سے نکاح کیا اور یہ علوم نہ تھا کہ منکوحہ ہے تو عدت ہے جب ہے اور علوم تھا تو عدت ہے جب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۴.....جس عورت کو نا کامل ہے اس سے نکاح ہوسکتا ہے۔ پھر اگر اسی کا وہ حمل ہے تو وطی بھی کرسکتا ہے اور اگر دوسرے کا ہے تو

جب تک بچہ نہ پیدا ہو۔ یونہی جائز نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۵.....جس عورت کا اصل ثابت النسب ہے اس سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۶.....کسی نے زنا میں حاملہ کا نکاح دوسرے سے کر دیا تو صحیح نہ ہوا اور حمل نہ تھا تو صحیح ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۷.....جس باندی سے مولیٰ کرتا تھا اس کا نکاح کسی سے کر دیا نکاح ہو گیا مگر مالک پر مستبرء ہے جب بے یعنی جب اس کا نکاح کیا چاہے تو مولیٰ چھوڑ دے یہاں تک کہ اسے ایک حیض آ جائے بعد حیض نکاح کرے اور شوہر کے ذمہ مستبرء نہیں۔ لہٰذا اگر مستبرء سے پہلے شوہر نے وطی کر لی تو جائز ہے مگر یہ چاہیے اور اگر مالک چنتا پلتا ہے تو استبرء مستحب ہے جب نہیں۔ زانیہ سے نکاح کیا تو استبرء کی حاجت نہیں (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۸.....باپ اپنے بیٹے کی نیز شریف سے نکاح کر سکتا ہے (عالمگیری)

قسم ہشتم: متعلق بعدد

مسئلہ نمبر ۶۹.....آزاد شخص کو ایک وقت میں چار عورتوں اور غلام کو دو سے زیادہ نکاح کرنے کی اجازت نہیں اور آزاد مرد کو نیز کا اختیار ہے اس کے لئے کوئی حد نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۰.....غلام کو نیز رکھنے کی اجازت نہیں اگر چہ اس کے مولیٰ نے اجازت دے دی ہو (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۱.....پانچ عورتوں سے ایک عقد کے ساتھ نکاح کیا کسی سے نکاح نہ ہوا اور اگر ہر ایک سے علیحدہ علیحدہ عقد کیا تو پانچوں کا نکاح باطل ہے بشرطیکہ سب کا علم ہو۔ یونہی غلام نے تین عورتوں سے نکاح کیا تو اس میں بھی وہی دو صورتیں ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۲.....کافر حربی نے پانچ عورتوں سے نکاح کیا پھر سب مسلمان ہوئے اگر آگے پیچھے نکاح ہوا تو چار پہلی باقی رکھی جائیں اور پانچویں کو جدا کر دے اور ایک عقد تھا سب کو علیحدہ کر دے (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۳.....دو عورتوں سے ایک عقد میں نکاح کیا اور ان میں ایک ایسی ہے جس سے نکاح نہیں ہو سکتا تو دوسری کا ہونا یا جو ہر نہ کرنا ہو وہ سب ہی کو ملے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۴.....متعہ حرام ہے۔ یونہی اگر کسی خاص وقت تک کے لئے نکاح کیا تو یہ نکاح بھی نہ ہوا اگر چہ دو برس کے لئے کرے۔

مسئلہ نمبر ۷۵.....کسی عورت سے نکاح کیا کہ اتنے دنوں کے بعد طلاق دے دے گا تو یہ نکاح صحیح ہے ہاں اپنے ذہن میں کوئی مدت ٹھہرائی ہو کہ اتنے دنوں کے لئے نکاح کرتا ہوں مگر زبان سے کچھ نہ کہا تو یہ نکاح بھی ہو گیا (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۶.....حالت احرام میں نکاح کر سکتا ہے مگر نہ چاہئے۔ یونہی محرم اس لڑکی کا بھی نکاح کر سکتا ہے جو اس کی ولایت میں ہے (عالمگیری)

قسم نہم، خاتمہ۔ اس کا بیان مفصل آئے گا۔

دودھ کے رشتہ کا بیان

مسئلہ نمبر ۱.....بچہ کو دو برس تک دودھ پلایا جائے اس سے زیادہ کی اجازت نہیں دودھ پینے والا لڑکا ہو یا لڑکی اور یہ تحدید عوام میں مشہور ہے کہ لڑکی کو دو برس تک اور لڑکے کو ڈھائی برس تک پلا سکتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں یہ حکم دودھ پلانے کا ہے اور نکاح حرام ہونے کے لئے ڈھائی برس کا زمانہ ہے۔ یعنی دو برس کے بعد اگر چہ دودھ پلانا حرام ہے مگر ڈھائی برس کے اندر اگر دودھ پلا دے تو حرمت نکاح ثابت ہو جائے گی اور اس کے بعد اگر پلایا تو حرمت نکاح نہیں اگر چہ پلانا جائز نہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

مسئلہ نمبر ۲..... مدت پوری ہونے کے بعد بطور علاج بھی دودھ پیلایا یا مباح نہیں (مختار)

مسئلہ نمبر ۲..... رضاع (یعنی دودھ پلانے) عورت کا دودھ پینے سے ثابت ہوتا ہے کہ مرد یا جانور کا دودھ پینے سے ثابت نہیں اور دودھ پینے سے مراد وہی معروف طریقہ ہے مگر اگر حلق یا ناک میں ٹپکایا گیا جب بھی یہی حکم ہے اور تھوڑا پلایا زیادہ بہر حال حرمت ثابت ہوئی جبکہ اندر پہنچ جانا معلوم ہو اور اگر بھاپتی منہ میں پی مگر یہ معلوم نہیں کہ دودھ پیا تو حرمت ثابت نہیں (جدید جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۳..... عورت کا دودھ اگر حقنہ سے اندر پہنچایا گیا یا کان میں ٹپکایا گیا یا پیشاب کے مقام سے پہنچایا گیا یا زخم میں زخم تھا اس میں ڈالا تو اندر پہنچ گیا تو ان صورتوں میں رضاع ثابت نہیں (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۴..... کنواری یا بیوہ کا دودھ یا بلکہ مرد و عورت کا دودھ یا جب بھی رضاعت ثابت ہے (مختار) مگر نوبرس سے چھوٹی لڑکی کا دودھ یا تو رضاعت نہیں (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۵..... عورت نے بچے کے منہ میں چھاتی دی اور یہ بات لوگوں کو معلوم ہے مگر اب کہتی ہے کہ اس وقت میرے دودھ نہ تھا اور کسی اور ذریعہ سے بھی معلوم نہیں ہو سکتا کہ دودھ تھا یا نہیں تو اس کا کہا نہ مان لیا جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶..... بچہ کو دودھ پیا چھوڑ دیا گیا ہے مگر اس کو کسی عورت نے دودھ پلایا اگر ڈھائی برس کے اندر پیتا رضاعت ثابت ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷..... عورت کو طلاق دے دی اس نے اپنے بچہ کو دو برس کے بعد تک دودھ پلایا تو دو برس کے بعد کی اجرت کا مطالبہ نہیں کر سکتی یعنی مُر کے کا باپ اجرت دینے پر مجبور نہیں کیا جائے گا دو برس تک کی اجرت اس سے تجویز کی جا سکتی ہے (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸..... دو برس کے اندر بچہ کا باپ اس کی ماں کو دودھ چھڑانے پر مجبور نہیں کر سکتا اور اس کے بعد کر سکتا ہے (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹..... عورتوں کو چاہئے کہ یاد فرمت ہر بچہ کو دودھ نہ پلوایا کریں اور پلائیں تو خود بھی یاد رکھیں اور لوگوں سے یہ بات کہہ بھی دیں عورت کو اختیار ہے شوہر کسی بچہ کو دودھ پلانا مکروہ ہے البتہ اگر اس کے ہلاک ہونے کا اندیشہ ہے تو کراہت نہیں (درمختار) مگر معیار کے اندر رضاعت ہر صورت ثابت ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۰..... بچہ نے جس عورت کا دودھ پیا وہ اس بچہ کی ماں ہو جائے گی اور اس کا شوہر (جس کا یہ دودھ ہے) بچہ کی والد ہے بچہ بھائی جس سے عورت کو دودھ (۱) اس دودھ پلانے والے بچہ کا باپ ہو جائے گا اور اس عورت کی تمام اولادیں اس کے بھائی بہن خواہ اسی شوہر سے ہوں یا دوسرے شوہر سے اس کے دودھ پینے سے پہلی ہیں یا بعد کی یا ساتھ کی اور عورت کے بھائی ماموں اس کی بہن خالہ یونہی اس شوہر کی اولادیں اس کے بھائی بہن اور اس کے بھائی اس کے چچا اور اس کی بیٹیاں اس کی پھوپھیاں خواہ شوہر کی یہ اولادیں اسی عورت سے ہوں یا دوسری سے۔ یونہی ہر ایک کے باپ ماں اس کے دادا دادی وغیرہا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱..... مرد نے عورت سے جماع کیا اور اس سے اولاد نہیں ہوئی مگر دودھ اتر آیا تو جو بچہ یہ دودھ پئے گا عورت اس کی ماں ہو جائے گی۔ مگر شوہر اس کا باپ نہیں۔ لہٰذا شوہر کی اولاد جو دوسری بیوی سے ہے اس سے اس کا نکاح ہو سکتا ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۲..... پہلے شوہر سے عورت کی اولاد ہوئی اور دودھ بھی جو تھا کہ دوسرے سے نکاح ہوا اور کسی بچہ نے دودھ پیا تو پہلا شوہر اس کا باپ ہو گا۔ دوسرا نہیں اور جب دوسرے شوہر سے اولاد ہو گئی تو اب پہلے شوہر کا دودھ نہیں بلکہ دوسرے کا ہے اور جب تک دوسرے سے اولاد نہ ہوئی اگرچہ حمل ہو پہلے ہی شوہر کا دودھ ہے دوسرے کا نہیں (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۳..... مولی نے نیتر سے وطی کی اور لونڈی پیدا ہوئی تو جو بچہ اس نیتر کا دودھ پئے گا یہ اس کی ماں ہوئی اور مولی اس کا باپ۔ (مختار)

مسئلہ نمبر ۱۴..... جو نسب میں حرام ہے رضاعت میں بھی حرام مگر بھائی یا بہن کی ماں کہ یہ نسب میں حرام ہے کہ اس کی ماں ہوئی یا باپ کی موطوءہ اور دونوں حرام اور رضاع میں حرمت کی کوئی وجہ نہیں لہٰذا حرام نہیں اور اس کی تین صورتیں ہیں رضاعی بھائی کی رضاعی ماں یا رضاعی بھائی کی حقیقی ماں یا حقیقی بھائی کی رضاعی ماں۔ یونہی بیٹے یا بیٹی کی بہن یا دادی کی نسب میں پہلی صورت میں بیٹی ہوئی یا پوتہ اور دوسری صورت میں ماں ہوئی یا باپ کی موطوءہ۔ یونہی بھتیجا پھوپھی کی ماں یا ماموں یا خالہ کی ماں کے نسب میں دادی نانی ہوئی اور رضاع میں حرام نہیں اور ان میں بھی وہی تین صورتیں ہیں۔

(عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۵..... حقیقی بھائی کی رضاعی بہن یا رضاعی بھائی کی حقیقی بہن یا رضاعی بھائی کی رضاعی بہن سے نکاح جائز ہے اور بھائی کی بہن سے نسب میں بھی ایک صورت جواز کی ہے۔ یعنی سوتیلے بھائی کی بہن جو دوسرے باپ سے ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶..... ایک عورت کا دو بچوں نے دودھ پیا اور ان میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہے تو یہ بھائی بہن ہیں اور نکاح حرام اگرچہ دونوں نے ایک وقت میں نہ پیا بلکہ دونوں میں برسوں کا فاصلہ ہو اگر چہ ایک کے وقت میں ایک شوہر کا دودھ تھا اور دوسرے کے وقت میں دوسرے کا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷..... دودھ پینے والی لڑکی کا نکاح پالنے والے کے بیٹوں پوتوں سے نہیں ہو سکتا کہ یہ ان کی بہن یا پھوپھی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۸..... جس عورت سے زنا کیا اور بچہ پیدا ہوا اس عورت کا دودھ جس لڑکی نے پیا وہ زانی پر حرام ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۹..... پانی یا دوا میں عورت کا دودھ ملا کر پیا تو اگر دودھ غالب ہے یا برابر تو رضاعت ہے مغلوب ہے تو نہیں۔ یونہی اگر بکری وغیرہ کسی جانور کے دودھ میں ملا کر دیا تو اگر یہ دودھ غالب ہے تو رضاعت نہیں ورنہ ہے اور دو عورتوں کا دودھ ملا کر پیا تو جس کا زیادہ ہے اس سے رضاعت ثابت ہے اور دونوں برابر ہوں تو دونوں سے اور ایک روایت یہ ہے کہ بہر حال دونوں سے رضاعت ثابت ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲۰..... کھانے میں عورت کا دودھ ملا کر دیا اگر وہ پتلی چیز پینے کے قابل ہے اور دودھ غالب یا برابر ہے تو رضاع ثابت ہوتا ہے نہیں اور اگر پتلی چیز نہیں ہے تو رضاع ثابت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱..... دودھ کا شیرہ یا کھویا کر کے کھلایا تو رضاع نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۲..... خنثیٰ مشکل کو دودھ آتا ہے اس نے بچے کو پلایا تو اگر اس کا عورت ہونا معلوم ہوا تو رضاع ہے اور مرد ہونا معلوم ہوا تو نہیں اور کچھ معلوم نہ ہوا تو اگر عورتیں کہیں اس کا دودھ مثل عورت کے دودھ کے ہوتا ہے رضاع ہے ورنہ نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲۳..... کسی کی دو عورتیں ہیں۔ بڑی نے چھوٹی کو جو شیر خوار ہے دودھ پلا دیا تو دونوں اس پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئیں۔ بشرطیکہ بڑی کے ساتھ وطی کر چکا ہو اور وطی نہ کی ہو تو دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ بڑی کو طلاق دے دی ہے اور طلاق کے بعد اس نے دودھ پلایا تو بڑی ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی اور چھوٹی بہ دستور نکاح میں ہے۔ دوم یہ کہ طلاق نہیں دی ہے اور دودھ پلا دیا۔ تو دونوں کا نکاح فسخ ہو گیا مگر چھوٹی سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے اور بڑی سے وطی کی ہو تو پھر صبر پائے نہ کی اور وطی نہ کی ہو تو کچھ نہ ملے گا مگر جب دودھ پلانے پر مجبور کی گئی۔ یا سوتی تھی سوتے میں چھوٹی نے دودھ پی لیا یا مجنونہ کی حالت جنون میں دودھ پلا دیا اس کا دودھ کسی اور نے چھوٹی کے حلق میں ٹپکا دیا تو ان صورتوں میں نصف مہر بڑی بھی پائے گی اور چھوٹی کو نصف مہر ملے گا پھر اگر بڑی نے نکاح فسخ کر لینے کے بعد دودھ سے پلایا تو شوہر یہ نصف مہر کہ چھوٹی کو دے گا بڑی سے وصول کر سکتا ہے۔ یونہی اس سے وصول کر سکتا ہے جس نے چھوٹی کے حلق میں دودھ ٹپکا دیا یعنی اس سے تو چھوٹی اور بڑی دونوں کا نصف نصف مہر وصول کر سکتا ہے۔ جب کہ اس کا مقصد نکاح فاسد کر دینا ہو اور اگر نکاح فاسد کرنا مقصود نہ ہو تو کسی صورت میں کمی نہیں لے سکتا اور اگر یہ خیال کر کے دودھ پلایا ہے کہ بھوکی ہے ہلاک ہو جائے گی تو اس صورت میں بھی رجوع نہیں عورت کہتی ہے کہ فاسد کرنے کے ارادہ سے نہیں پلایا تھا تو حلف کے ساتھ اس کا قول مان لیا جائے گا۔

(جوہرہ وغیرہ و درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۴..... بڑی نے چھوٹی کو بھوکی جان کر دودھ پلا دیا بعد کو معلوم ہوا کہ بھوکی نہ تھی تو یہ کہا جائے گا کہ فاسد کرنے کے ارادہ سے

پلایا۔ (بہیقی)

مسئلہ نمبر ۲۵.....رضاعت کے ثبوت کے لئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں عادل گواہ ہوں اگرچہ وہ عورت خود دودھ پلانے والی ہو فقط عورتوں کی شہادت سے ثبوت نہ ہوگا مگر بہتر یہ ہے کہ عورتوں کے کہنے سے بھی جدائی کر لے (بہیقی)

مسئلہ نمبر ۲۶.....رضاعت کے ثبوت کے لئے عورت کے دعویٰ کرنے کی کچھ ضرورت نہیں مگر تفریق قاضی کے حکم سے ہوئی یا متارکہ سے۔ مدخولہ میں کہنے کی ضرورت ہے مثلاً یہ کہ کہے کہ میں نے تجھے جدا کیا یا چھوڑا اور غیر مدخولہ میں محض اس سے علیحدہ ہو جانا کافی ہے (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۷.....کسی عورت سے نکاح کیا اور ایک عورت نے آ کر کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اگر شوہر یا دونوں اس کے کہنے کو سچ سمجھتے ہوں تو نکاح فاسد ہے اور ولی نہ کی ہو تو مہر کچھ نہیں ہوا اگر دونوں اس کی بات جھوٹی سمجھتے ہوں تو بہتر جدائی ہے اگر وہ عورت عاقلہ ہے پھر اگر ولی نہ ہونی ہو تو مرد کو نصف مہر دے اور عورت کو افضل یہ ہے کہ نہ لے اور ولی ہونی ہو تو افضل یہ ہے کہ پورا مہر دے اور ان نکتہ بھی اور عورت کو افضل یہ ہے کہ مہر مثل اور مہر مقرر شدہ میں جو کم ہے وہ لے اور اگر عورت کو جدا نہ کرے جب بھی حرمت ثبت ہوگی اگر غیر عادل یا دو عورتوں یا ایک مرد یا ایک عورت نے شہادت دی تو اس میں بھی یہی صورتیں ہیں اور اگر زوجہ نے اس کی تصدیق کی اور شوہر نے نکذیب تو نکاح فاسد نہیں مگر زوجہ پر شوہر سے حلف لے سکتے ہیں اگر قسم کھانے سے انکار کرے تو تفریق کر دی جائے (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۸.....عورت کے پاس دو عادل نے شہادت دی اور شوہر منکر ہے مگر قاضی کے پاس شہادت نہیں گزری پھر یہ گواہ مر گئے یا غائب ہو گئے تو عورت کو اس کے پاس رہنا جائز نہیں (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۹.....صرف دو عورتوں نے قاضی کے پاس رضاعت کی شہادت دی اور قاضی نے تفریق کا حکم دے دیا تو یہ حکم نافذ نہ ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۰.....کسی عورت کی نسبت کہا کہ یہ میری دودھ شریک بہن ہے پھر اس قرار سے پھر گیا تو اس کا کہنا مان لیا جائے اور اگر قرار کے ساتھ یہ بھی کہا کہ یہ بات ٹھیک ہے سچی ہے صحیح ہے۔ حق وہی ہے جو میں نے کہہ دیا تو اب قرار سے پھر نہیں سکتا اور اگر اس عورت سے نکاح کر چکا تھا اب اس قسم کا اقرار کرنا سے جدائی کر دی جائے اور اگر عورت قرار کر کے پھر گئی تو اگرچہ اقرار پر اصرار کیا اور بات رہی ہو تو اس کا قول بھی مان لیا جائے۔ دونوں قرار کر کے پھر گئے جب بھی یہی حکم ہیں (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۱.....مرد نے اپنی عورت کی چھاتی چوسی تو نکاح میں کوئی نقصان نہ آیا اگرچہ دودھ منہ میں آ گیا بلکہ حلق سے اتر گیا۔ (درمختار)

ولی کا بیان

امام احمد و مسلم و محمد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ غریب ولی سے زیادہ اپنے نفس کی حق دار ہے اور بکر (کنواری) سے اجازت لی جائے اور چپ رہنا بھی اس کا اذن ہے۔ ابوداؤد و نسائی نے ابن عباس سے راوی ہیں کہ ایک جوان لڑکی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ اس کے باپ نے نکاح کر دیا اور وہ اس نکاح کو ناپسند کرتی ہے حضور ﷺ نے اسے اختیار دیا یعنی چاہے تو اس نکاح کو جائز کر دے چاہے رد کر دے۔

مسائل فقہیہ: ولی وہ ہے جس کا قول دوسرے پر نافذ ہو دوسرا چاہے یا نہ چاہے۔ ولی کا عاقل بالغ ہونا شرط ہے۔ بچے اور مجنون ولی نہیں ہو سکتا مسلمان کے ولی کا مسلمان ہونا بھی شرط ہے کہ کافر کو مسلمان پر کوئی اختیار نہیں۔ متقی ہونا شرط نہیں فاسق بھی ولی ہو سکتا ہے۔ ولایت کے اسباب چار ہیں (1) قرابت (2) ملک (3) ولاء (4) امامت۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱.....قرابت کی وجہ سے ولایت عصبہ نفسہ کے لئے ہے۔ یعنی وہ مرد جس کو اس سے قرابت کسی عورت کی وساطت سے نہ ہو یا یوں سمجھو کہ وہ وارث کی ذوی الفروض کے بعد جو کچھ بچے سب لے لے اور اگر ذوی الفروض نہ ہوں تو سارا مال یہی لے لیکن قرابت والا ولی ہے اور یہاں بھی وہی ترتیب ٹوٹ جو وراثت میں معتبر ہے یعنی سب میں مقدم بیٹا۔ پھر پوتا پھر پر پوتا اگر چہ کئی پشت کا فاصلہ ہو یہ نہ ہوں تو باپ پھر دادا پھر پر دادا

وغیرہم اصول اگر چچا کی پشت اوپر کا ہو پھر حقیقی بھائی پھر سوتیلا بھائی پھر حقیقی بھائی کا بیٹا پھر سوتیلے بھائی کا بیٹا پھر حقیقی چچا پھر سوتیلا چچا پھر حقیقی چچا کا بیٹا پھر سوتیلے چچا کا بیٹا پھر باپ کا حقیقی چچا پھر سوتیلا چچا پھر باپ کے حقیقی چچا کا بیٹا پھر سوتیلے چچا کا بیٹا پھر دادا کا حقیقی چچا پھر سوتیلا چچا پھر وہ کے حقیقی چچا کا بیٹا پھر سوتیلے چچا کا بیٹا خلاصہ یہ کہ اس خاندان میں سب سے زیادہ قریب کا رشتہ والا جو عاقل بالغ ہو وہ ولی ہے۔ اگر بیٹا نہ ہو تو جو حکم بیٹے کا ہے وہی پوتے کا ہے وہ نہ ہو تو پڑپوتے کا اور عصبہ کے ولی ہونے میں اس کا آزاد ہونا شرط ہے اگر غلام ہے تو اس کو ولایت نہیں بلکہ اس صورت میں وہ ولی ہو گا جو اس کے بعد ولی ہو سکتا ہے

(عالمگیری، ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۲..... کسی پاگل عورت کے باپ اور بیٹا زندہ اور رہتا ہیں تو بیٹا ولی ہے باپ اور دادا نہیں مگر اس عورت کا نکاح کرنا چاہیں تو بہتر یہ ہے کہ باپ اس کے بیٹے (یعنی اپنے نواسے) کو نکاح کر دینے کا حکم کر دے۔

(عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳..... عصبہ نہ ہوں تو ماں ولی ہے پھر دادی پھر نانی پھر پڑپوتی پھر پوتی پھر نواسی پھر پڑنواسی کی یہی ترتیب ہے پھر باپ حقیقی بہن پھر سوتیلی بہن پھر اخیافی بہن بھائی یہ دونوں ایک درجے کے ہیں۔ ان کے بعد بہن وغیرہ کی اولاد اسی ترتیب سے پھر چچا پھر چچا کی اولاد پھر نانا پھر پڑنانا پھر چچا زاد بہن پھر اسی ترتیب سے ان کی اولاد۔

(غنیہ، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴..... جب رشتہ دار موجود نہ ہوں تو ولی مولیٰ المولاۃ ہے یعنی وہ جس کے ہاتھ پر اس کا باپ مشرف بہ اسلام ہوا اور یہ عہد کیا کہ اس کے بعد یہ اس کا وارث ہو گا دونوں نے ایک دوسرے کا وارث ہونا ظہر اً یا باطناً

(غنیہ، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵..... ان سب کے بعد بادشاہ اسلام ولی ہے پھر قاضی جبکہ سلطان کی طرف سے اسے بالغوں کے نکاح کا اختیار دیا گیا ہو اگر اس کے متعلق یہ کام نہ ہو اور نکاح کر دیا پھر سلطان کی طرف سے بھی مت بھی اسے پسند ہوئی اور قاضی نے اس نکاح کو جائز کر دیا تو جائز ہو گا

(غنیہ)

مسئلہ نمبر ۶..... قاضی نے اگر کسی نابالغہ لڑکی سے اپنا نکاح کر دیا تو یہ نکاح بغیر ولی کے ہوا یعنی اس صورت میں قاضی ولی نہیں۔ یونہی بادشاہ نے اگر ایسا کیا تو بھی۔ یونہی کے نکاح ہو اور اگر قاضی نے نابالغہ لڑکی کا نکاح اپنے باپ لڑکے سے کر دیا تو یہ بھی جائز نہیں

(عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷..... قاضی کے بعد قاضی کا نائب ہے جبکہ بادشاہ اسلام نے قاضی کو یہ اختیار دیا ہو اور قاضی نے اس نائب کو اجازت دی ہو یا تمام امور میں اس کا نائب کیا ہو

(ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸..... جسے کو یہ اختیار نہیں کہ یتیم کا نکاح کر دے اگر چچا اس یتیم کے باپ وغیرہ نے یہ وصیت بھی کی ہو کہ میرے بعد تم اس کا نکاح کر دینا بلکہ اگر وہ قریب کا رشتہ دار یا حاکم بھی نہ کر سکتا ہے کہ اب وہ ولی بھی ہے۔

(ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹..... نابالغ بچے کی کسی نے پرورش کی مثلاً اسے حقنی کیا یا اور طرح پہنچیں پہنچائیں اس نے اس کا نکاح کر دیا تو یہ شخص اس کے نکاح کا ولی نہیں

(عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰..... لونڈی غلام کے نکاح کا ولی ان کا مولیٰ ہے اس کے سوا کسی کو ولایت نہیں اگر کسی اور نے یا اس نے خود نکاح کر لیا تو وہ نکاح مولیٰ کی اجازت پر موقوف رہے گا۔ جائز کر دے گا جائز ہو جائے گا رد کر دے گا باطل ہو جائے گا اور اگر غلام یا لونڈی مر گئی اور یہ شخص مشتبہ ہے تو ایک شخص تنہا اس کا نکاح نہیں کر سکتا۔

(غنیہ)

مسئلہ نمبر ۱۱..... مسلمان شخص کافرہ کے نکاح کا ولی نہیں مگر کافر جاندی کا ولی اس کا مولیٰ ہے۔ یونہی بادشاہ اسلام اور قاضی بھی کافرہ کے ولی ہیں کوئی کوئی اس کا نکاح کرنے کی اجازت ہے۔

(ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲..... لونڈی غلام ولی نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ۔ کاتب اپنے بچے کا ولی نہیں

(عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳..... کافر اصلی کافر اصلی کا ولی ہے اور مرتد کسی کا بھی ولی نہیں نہ مسلم کا نہ کافر کا یہاں تک کہ مرتد مرتد کا ولی بھی نہیں

(عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴..... ولی اگر پاگل ہو گیا تو اس کی ولایت جاتی رہی اور اگر اس قسم کا پاگل ہے کہ کبھی پاگل رہتا ہے اور کبھی ہوش میں تو ولایت

باقی ہے افاقہ کی حالت میں جو کچھ تصرفات کرے گا نافذ ہوں گے (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵.....لڑکا معتوہ یا مجنون ہے اور اسی حالت میں بالغ ہوا تو باپ کی ولایت اب بھی بدستور باقی ہے اور اگر بلوغ کے وقت عاقل تھا پھر مجنون یا معتوہ ہو گیا تو باپ کی ولایت پھر عود کر آئے گی اور کسی کلاپ مجنون ہو گیا تو اس کا بیٹا ولی ہے اپنے باپ کا نکاح کر سکتا ہے (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶.....اپنے بالغ لڑکے کا نکاح کر دیا اور ابھی جو رخصتی کے جائز نہ کیا تھا کہ پاگل ہو گیا اب اس کے باپ نے نکاح جائز کر دیا تو جائز ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷.....اگر بالغ نے اپنا نکاح خود کیا اور ابھی اس کا ولی ہے نہ وہاں حاکم تو یہ نکاح موقوف ہے بالغ ہو کر اگر جائز کر دے گا ہو جائے گا اور اگر بالغ نے بالغ عورت سے نکاح کیا پھر نائب ہو گیا پھر عورت نے دوسرا نکاح کیا اور بالغ نے بلوغ کے وقت نکاح جائز کر دیا تھا اگر دوسرا نکاح اجازت سے پہلے کیا تو دوسرا ہو گیا اور بعد میں تو نہیں اور اب پہلا ہو گیا۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸.....دو برادر کے ولی نے نکاح کر دیا مثلاً اس کے دو چچازاد بھائی ہیں دونوں نے نکاح کر دیا تو جس نے پہلے کیا وہ صحیح ہے اور اگر دونوں نے ایک ساتھ کیا ہو یا "علم نہ ہو کہ کون پیچھے ہے لیکن پہلے تو دونوں باطل۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۹.....ولی اقرب غائب ہے اس وقت دور والے ولی نے نکاح کر دیا تو صحیح ہے اور اگر اس کی موجودگی میں نکاح کیا تو اس کی اجازت پر موقوف ہے محض اس کا سکوت کافی نہیں بلکہ صراحۃً یا دلالۃً اجازت کی ضرورت ہے یہاں تک کہ اگر ولی اقرب مجلس میں موجود تو یہ بھی اجازت نہیں اور اگر اس ولی اقرب نے نہ اجازت دی نہ رد کی اور مر گیا یا غائب ہو گیا کہ اب ولایت اسی دور والے ولی کو پہنچی تو وہ قبل اس کے نکاح کر دینا اجازت نہیں بلکہ اب اس کی جدید اجازت درکار ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۰.....ولی کے غائب ہونے سے مراد یہ ہے کہ اگر اس کا انتظار کیا جائے تو وہ جس نے پیام دیا ہے اور کفو بھی ہے ہاتھ سے جاتا رہے گا اگر ولی قریب مقام پر ہے مگر اس کو خبر نہیں کہیں دور گیا ہوا ہے کہ اس کا پتہ "علم نہ ہو یا وہ ولی اسی شہر میں چھپا ہوا ہے مگر لوگوں کو اس کا حال "علم نہیں اور ولی ابعد نے نکاح کر دیا اور وہ اب ظاہر ہوا تو نکاح صحیح ہو گیا۔ (غایہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۱.....ولی اقرب صالح ولایت نہیں مثلاً بچہ ہے یا مجنون تو ابعد ہی نکاح کر سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲.....مولیٰ اگر غائب بھی ہو جائے اور اس کا پتہ بھی نہ چلے جب بھی لونڈی غلام کے نکاح کی ولایت اسی کو ہے اس کے رشتہ دار ولی نہیں (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳.....لونڈی آزاد ہو گئی ہو اس کا عصبہ کوئی نہ ہو تو وہ عصبہ ہے جس نے اسے آزاد کیا اور اسی کی اجازت سے نکاح ہو گا ورنہ ہو یا عورت اور ذوی الارحام آزاد کنندہ مقدم ہے۔ (جوہرہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۴.....کفو نے پیام دیا اور وہیں مثل بھی دینے کے لئے تیار ہے مگر ولی اقرب لڑکی کا نکاح اس سے نہیں کرتا بلکہ ابعد کو بتا کر کہتا ہے تو ابعد نکاح کر سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۵.....بالغ اور مجنون اور لونڈی غلام کے نکاح کے لئے ولی شرط ہے بغیر ولی ان کا نکاح نہیں ہو سکتا اور حرہ بالغہ عاقلہ نے بغیر ولی کفو سے نکاح کیا تو نکاح صحیح ہو گیا اور غیر کفو سے نکاح کیا تو نہ ہوا اگر پہ نکاح کے بعد راضی ہو گیا البتہ اگر ولی نے سکوت کیا اور کچھ جواب نہ دیا اور عورت کے بچہ بھی پیدا ہو گیا تب نکاح صحیح مانا جائے گا (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۶.....جس عورت کا کوئی عصبہ نہ ہو وہ اگر اپنا نکاح جہاں چاہے جو کر غیر کفو سے کر لے تو نکاح ہو جائے گا (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۷.....جس عورت کو اس کے شوہر نے تین طلاقیں دے دیں بعد عدت اس نے جہاں چاہے جو کر غیر کفو سے نکاح کر لیا اور ولی راضی نہیں یا ولی کو اس کا غیر کفو ہونا "علم نہیں تو یہ عورت شوہر اول کے لئے حلال نہ ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸.....ایک درجہ کے چند ولی ہوں۔ بعض کا راضی ہو جانا کافی ہے اور اگر مختلف درجے کے ہوں تو اقرب کا راضی ہونا ضروری ہے کہ حقیقتاً یہی ولی ہے اور جس ولی کی رضا سے نکاح ہوا جب اسے کہا گیا تو یہ کہتا ہے کہ یہ شخص کفو ہے تو اب کی رضا بیکار ہے اس کی رضا سے بتہ نہ شائع ساقط نہ ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۹.....راضی ہونا دو طرح ہے ایک یہ کہ صراحۃً کہہ دے کہ میں راضی ہوں دوسرا یہ کہ کوئی ایسا فعل پایا جائے جس سے راضی ہونا سمجھا جاتا ہو مثلاً مہر پر قبضہ کرنا یا مہر کا مطالبہ یا دعویٰ کر دینا یا عورت کو رخصت کر دینا کہ یہ سب افعال راضی ہونے کی دلیل ہیں اس کو دلالۃً رضا کہتے ہیں اور ولی کا حکومت رضا نہیں (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۰.....نابالغہ عورت بالغ کنواری نے متفق سے نکاح کیا اور اس کا باپ راضی نہیں تو نکاح صحیح ہو گیا یونہی اس کا عکس۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۱.....عورت بالغہ عاقلہ کا نکاح بغیر اس کی اجازت کے کوئی نہیں کر سکتا یہاں تک کہ باپ دادا بادشاہ۔ کنواری ہو یا ثیب۔ یونہی مرد بالغ آزاد اور مکاتب ہو کہ بے اجازت مولیٰ کے اس کا عقد نکاح یا ان کی مرضی کے کوئی نہیں کر سکتا۔ (عالمگیری درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۲.....کنواری عورت سے اس کے ولی کے وکیل یا قاصد نے اذن مانگا ولی نے بلا اجازت لئے نکاح کر دیا اب اس کے قاصد نے یا کسی فضولی عادل نے خبر دی اور عورت نے سکوت کیا یا ہنسی یا مسکرائی یا بغیر آواز کے روئی تو ان سب صورتوں میں اذن سمجھا جائے گا کہ پہلی صورت میں نکاح کر دینے کی اجازت ہے دوسری میں نکاح ہوا منظور ہے اور اگر اذن طلب کرتے وقت یا جس وقت نکاح ہو جانے کی خبر دی گئی اس نے یہ کچھ کر کچھ جواب نہ دیا بلکہ کسی اور سے کلام کرنا شروع کیا تو نکاح کو رد نہ کیا تو یہ بھی اذن ہے اور اگر چپ رہنا اس وجہ سے ہوا کہ اسے کھانسی یا چھینک آ گئی تو یہ رضا نہیں اس کے بعد رد کر سکتی ہے یونہی اگر کسی نے اس کا منہ بند کر دیا کہ بول نہ سکتی تو رضا نہیں اور ہنسنا اگر بلند آواز سے ہو تو اذن نہیں۔ (درمختار عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۳.....ایک درجہ کے دو ولی نے بیک وقت دو شخصوں سے نکاح کر دیا اور دونوں کی خبر ایک ساتھ پہنچی عورت نے سکوت کیا تو دونوں موقوف ہیں اپنے قول پر عمل کرے جس ایک کو جائز کرے جائز ہے اور دوسرا باطل اور دونوں کو جائز کیا تو دونوں باطل اور دونوں نے اذن مانگا اور عورت نے سکوت کیا تو جو پہلے نکاح کر دے وہ ہوگا (درمختار درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۴.....ولی نے نکاح کر دیا عورت کو خبر پہنچی اس نے سکوت کیا مگر اس وقت شوہر مر چکا تھا تو یہ اذن نہیں اور اگر شوہر کے مر جانے کے بعد کہتی ہے کہ میرے اذن سے میرے باپ نے اس سے نکاح کیا اور شوہر کے ورثا انکار کریں تو عورت کا قول لیا جائے گا لہٰذا وارث ہوگی اور عدت واجب ہوا اگر عورت نے یہ بیان کیا کہ میرے اذن کے بغیر نکاح ہوا مگر جب نکاح کی خبر پہنچی میں نے نکاح کو جائز کیا تو اب وہ نا قول معتبر ہے اب میرے پائے گئی میراث رہا یہ کہ عدت گزار لے گی یا نہیں اگر واقع میں بچی ہے تو عدت گزارے ورنہ نہیں مگر نکاح کرنا چاہے تو عدت تک روکی جائے گی کہ جب اس نے اپنا نکاح ہونا بیان کیا تو اب بغیر عدت کیونکر نکاح کر سکتی (عالمگیری درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۵.....عورت سے اذن لینے گئے اس نے کہا کسی اور سے ہونا تو بہتر تھا تو یہ انکار ہے اور نکاح کے بعد خبر دی گئی اور عورت نے وہی لفظ کہے تو قبول سمجھا جائے گا (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۶.....ولی اس عورت سے شوہر کا نکاح کر چکا ہے اور اجازت لینے آیا اس نے سکوت کیا تو یہ رضا ہے اور اگر نکاح اپنے سے کر لیا اب خبر دی اور سکوت کیا تو یہ رد ہے رضا نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۷.....کسی خاص کی نسبت عورت سے اذن مانگا اس نے انکار کر دیا مگر ولی نے اسی سے نکاح کر دیا اب خبر پہنچی اور ساکت رہی تو یہ اذن ہو گیا اور اگر کہا کہ میں تو پہلے ہی سے اس سے نکاح نہیں چاہتی ہوں تو رد ہے اور اگر جس وقت خبر پہنچی انکار کیا پھر بعد کو رضا ظاہر کی تو یہ نکاح جائز نہ ہوا۔ (درمختار درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۸.....اذن لینے میں یہ بھی ضروری ہے کہ جس سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو اس کا نام اس طرح لیا جائے جس کو وہ بخوبی جان سکے اگر یوں کہا کہ ایک مرد سے تیرا نکاح کروں یا یوں کہ فلاں قوم کے ایک شخص سے نکاح کروں تو یوں اذن نہیں ہو سکتا اور اگر یوں کہا کہ فلاں یا فلاں سے تیرا نکاح کروں اور عورت نے سکوت کیا تو اذن ہو گیا ان دونوں میں جس ایک سے یا چاہے کر دے یا یوں کہا کہ پڑوس والوں میں سے کسی سے نکاح کروں یا یوں کہا کہ چچا زاد بھائیوں میں سے کسی سے نکاح کروں اور سکوت کیا اور ان دونوں صورتوں میں ان سب کو جانتی بھی ہو تو اذن ہو گیا ان میں جس ایک سے کر دے گا ہو جائے گا اور سب کو جانتی نہ ہو تو اذن نہیں (درمختار و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۹.....عورت نے اذن عام دے دیا مثلاً ولی نے کہا کہ بہت سے لوگوں نے پیغام بھیجا ہے عورت نے کہا جو تو کرے مجھے منظور ہے یا جس سے تو چاہے نکاح کر دے تو یہ اذن عام ہے جس سے چاہے نکاح کر دے مگر اس صورت میں بھی اگر کسی خاص شخص کی نسبت عورت دشمنی انکار کر چکی ہے تو اس کے بارے میں اذن نہ سمجھا جائے گا۔ (درمختار و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۰.....اذن لینے میں مہر کا ذکر شرط نہیں اور بعض مشائخ نے یہ شرط بتلایا لہٰذا ذکر ہو جانا چاہئے کہ اختلاف سے بچتا ہے اور اگر ذکر نہ کیا تو ضرور ہے کہ جو مہر باندھا جائے وہ مہر مثل سے کم نہ ہو اور کم ہو تو تفہیم عورت کے راضی ہونے معتبر صحیح نہ ہو گا اور اگر زیادہ کی ہو تو اگر چہ عورت راضی ہو اولیا کا اعتراض کا حق حاصل ہے یعنی جب کہ کسی غیر ولی نے نکاح کیا ہو اور ولی نے خود ایسا کیا تو اب کون اعتراض کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۱.....ولی نے عورت بالغہ کا نکاح اس کے سامنے کر دیا اور اسے اس کا علم بھی ہوا اور سکوت کیا تو یہ رضا ہے (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۲.....یہ احکام جو مذکور ہوئے ولی اقرب کے ہیں اگر ولی بعید یا جنبی نے نکاح کا اذن طلب کیا تو سکوت سے اذن نہیں بلکہ اگر عورت کنواری ہے تو صراحۃً اذن کے الفاظ کہے یا کوئی ایسا فعل کرے جو قول کے حکم میں ہو مثلاً مہر یا نفقہ طلب کرنا خوشی سے ہنسنا سکوت پر راضی ہونا۔ مہر یا نفقہ قبول کرنا۔

مسئلہ نمبر ۴۳.....ولی نے عورت سے کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ فلاں سے تیرا نکاح کر دوں اس نے کہا ٹھیک ہے جب چلا گیا تو کہنے لگی میں راضی نہیں اور ولی کو اس کا علم ہے اور نکاح کر دیا تو صحیح ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۴.....بکر (کنواری) کو عورت ہے جس سے نکاح کے ساتھ ولی نے کہا تھا کہ تو لڑکی ہے تیرا نکاح کروں گا اور اس نے کہا کہ میں راضی ہوں اور ولی کو اس کا علم ہے اور نکاح کر دیا تو صحیح ہو گیا۔

بالغ نکاح عمر زیادہ ہو جانے یا نہ کی وجہ سے بیکار ہو گئی جب بھی وہ کنواری ہی کہلائے گی۔ یونہی اگر اس کا نکاح ہوا مگر شوہر نامرد ہے یا اس کا عضو تناسل مقطوع ہے اس وجہ سے تفریق ہو گئی پھر اگر شوہر نے ولی سے پہلے طلاق دے دی یا مر گیا اگر چہ ان سب صورتوں میں خلوت ہو چکی ہو جب بھی بکر ہے مگر جب چند بار اس نے زنا کیا کہ لوگوں کو اس کا حال معلوم ہو گیا یا اس پر حد زنا قائم کی گئی اگر چہ ایک ہی بار واقع ہوا ہو تو اب وہ عورت بکر نہیں قرار دی جائے گی اور جو عورت کنواری نہ ہو اس کو ثیب کہتے ہیں

مسئلہ نمبر ۴۵.....لڑکی کا نکاح نابالغہ سمجھ کر اس کے باپ نے کر دیا وہ کہتی ہے میں بالغہ ہوں میرا نکاح صحیح نہ ہوا اور اس کا باپ یا شوہر کہتا ہے بالغہ ہے ہوا اور نکاح صحیح ہے تو اگر اس کی عمر نو برس کی ہو اور مراہقہ ہو تو لڑکی کا قول مانا جائے گا اور اگر دونوں نے اپنے اپنے دعوے پر گواہ پیش کئے تو بلوغ کے گواہوں کو ترجیح ہے۔ یونہی اگر لڑکے کے مراہق ہونے نے اپنے بلوغ کا جو قول کیا تو اسی کا قول معتبر ہے مثلاً اس کے باپ نے اس کی کوئی چیز بیچ دی اور کہتا ہے میں بالغ ہوں اور بیع صحیح ہے تو یہ اس کا باپ یا خریدار کہتا ہے بالغ بیع فاسد قرار پائے گا جب اس کی عمر اس کا قابل ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۶.....نابالغ لڑکا اور لڑکی اگر چہ عاقل ہوں اور مجنون و معتوہ کے نکاح پر ولی کو ولایت اجبار حاصل ہے یعنی اگر چہ یہ لوگ نہ چاہیں ولی نے جب نکاح کر دیا ہو گیا پھر اگر باپ دادا بیٹے نے نکاح کر دیا ہے اگر چہ مہر مثل سے بہت کم یا نابیہ پر نکاح کیا یا غیر کفو سے کیا جب بھی ہو جائے گا بلکہ لازم ہو جائے گا کہ ان کو بالغ ہونے کے بعد یا مجنون کو ہوش آنے کے بعد اس نکاح کے توڑنے کا اختیار نہیں۔ یونہی مولیٰ کا نکاح کیا ہوا بھی فسخ نہیں ہو سکتا ہاں اگر باپ دادا یا وصی کے کار ساز اختیار علم ہو چکا ہو مثلاً اس سے پیشتر اس نابالغ لڑکی کا نکاح کسی غیر کفو فاسق وغیرہ سے کر دے اور باپ یہ

دوسرا نکاح غیر کفو سے کرے گا تو صحیح نہ ہوگا۔ یونہی اگر نشہ کی حالت میں غیر کفو سے یا مہر مثل میں زیادہ کمی کے ساتھ نکاح کیا تو صحیح نہ ہوا اور اگر باپ دادا نے کے سوا کسی اور نے کیا ہے اور غیر کفو یا مہر مثل میں زیادہ کمی بیشی کے ساتھ ہوا تو ملتفت صحیح نہیں اور اگر کفو سے مہر مثل کے ساتھ کیا ہے تو صحیح ہے مگر بالغ ہونے کے بعد اور مجنون کو افاقہ کے بعد اور معتوہ کو عاقل ہونے کے بعد فسخ کا اختیار ہوگا مگر یہ خلوت بلکہ وطی ہو چکی ہو یعنی اگر نکاح ہوا پہلے سے علوم ہے تو بکمال ہوش تھی فوراً اور اگر "علوم نہ تھا تو جس وقت علوم ہوا اسی وقت فوراً فسخ کر سکتی ہے اگر کچھ بھی دقت ہوا تو اختیار فسخ جاتا رہا یہ ہوگا کہ آخر مجلس تک اختیار باقی رہے مگر نکاح اس وقت فسخ ہوگا جب قاضی فسخ کا حکم بھی دے دے لہٰذا اسی مکان میں قبل حکم قاضی اگر ایک کا انتقال ہو گیا تو دوسرا وارث ہوگا اور پورا مہر لازم ہوگا۔ (درمختار، بحر، ھندیہ)

مسئلہ نمبر ۴۷..... عورت کو خیار بلوغ حاصل تھا جس وقت بالغ ہوئی اسی وقت سے پیچھے بھی ٹلی کہ فلاں جا نہ اور فوت ہوئی جس کا شفعہ یہ کر سکتی ہے ایسی حالت میں اگر شفعہ کرنا ظاہر کرتی ہے تو خیار بلوغ ٹوٹا ہے اور اپنے نفس کو اختیار کرتی ہے تو شفعہ جاتا ہے اور چاہتی یہ ہے کہ دونوں حاصل ہوں لہٰذا اس کا طریقہ یہ ہے کہ کہے میں دونوں حق طلب کرتی ہوں پھر تفصیل میں پہلے خیار بلوغ کو ذکر کرے اور یہ کہے کہ یوں معاملہ پیش آئے تو شفعہ کو مقدم کرے اور اس کی وجہ سے خیار بلوغ باطل نہ ہوگا (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۸..... عورت جس وقت بالغ ہوئی اسی وقت کسی کو گواہ نہ کیا کہ میں بھی بالغ ہوئی اور اپنے نفس کو اختیار کرتی ہوں اور رات میں اگر اسے حیض آیا تو اسی وقت اپنے نفس کو اختیار کرے اور صبح کو گواہوں کے سامنے بتلا دے کہ میں رات بالغ ہوئی اور اختیار کیا بیان کرے مگر یہ نہ کہے کہ رات میں بالغ ہوئی بلکہ یہ کہے میں اس وقت بالغ ہوئی اور اپنے نفس کو اختیار کیا اور اس لفظ سے میرا وہ کہنا جس وقت بالغ ہوں تا کہ جھوٹ نہ ہو۔ (بحر وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۹..... عورت کو یہ علوم نہ تھا کہ اسے خیار بلوغ حاصل ہے اس بنا پر اس نے اس پر عمل درآمد بھی نہ کیا اب اسے یہ مسئلہ علوم ہوا تو اب کچھ نہیں کر سکتی کہ اس کے لئے جہل مذر نہیں اور لونڈی کسی کے نکاح میں ہے اب آزاد ہوئی تو اسے خیار عتق حاصل ہے کہ بعد آزادی یا اس نکاح پر باقی رہے یا فسخ کر دے اس کے لئے جہل مذر ہے کہ باندیں کو مسائل سیکھنے کا موقع نہیں ملتا اور حر کو ہر وقت حاصل ہے اور نہ سیکھنا خود ہی کا قصور ہے لہٰذا قابل معذوری نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۰..... لڑکا بالغ ہوا ہے تو حکومت سے خیار بلوغ باطل نہ ہوگا جب تک صاف طور پر اپنی رضا یا کوئی ایسا فعل جو رضا پر دلالت کرے (مثلاً بوسہ لینا، چھونا، ہم بستر ہونا، بوسہ لینا، وطی کرنا وغیرہا) نہ پایا جائے مجلس سے اٹھ جانا بھی خیار کو باطل نہیں کرتا کہ اس کا وقت محدود نہیں مگر مجلس کا وقت جیسا (غایہ) بایں کہ فسخ نکاح سے مہر لازم آنے لگا نہیں اگر اس سے وطی نہ ہوئی تو مہر بھی نہیں مگر پرفرقت جانب زوج سے ہو اور وطی ہو چکی ہے تو مہر لازم ہوگا مگر پرفرقت جانب زوجہ۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۵۱..... اگر وطی ہو چکی ہے تو فسخ کے بعد عورت کے لئے عدت بھی ہے ہو نہ نہیں ہو رہا عدت میں اگر شوہر نے طلاق دے تو واقع ہوئی اور یہ فسخ طلاق نہیں لہٰذا اگر پھر انہیں دونوں کا باہم نکاح ہو تو شوہر نہیں طلاق کما مالک ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۲..... مہر کا نکاح ہوا اس کے بعد شوہر کے یہاں سے کچھ تحفہ آیا اس نے لے لیا رضا نابت نہ ہوئی۔ یونہی اگر اس کے یہاں کھانا کھلایا اس کی خدمت کی اور پہلے بھی خدمت کرتی تھی تو رضا نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۳..... نابالغ غلام کا نکاح بالغ لونڈی سے ہوا کہ لونڈی نے کر دیا پھر ان کو آزاد کر دیا اب بالغ ہوا ہے تو ان کو خیار بلوغ حاصل نہیں ہوا اگر لونڈی کو آزاد کرنے کے بعد نکاح کیا تھا جدا ہونے کے بعد اسے خیار حاصل ہے۔ (عالمگیری)

نفو کا بیان

ترمذی و حاکم و ابن ماجہ رضی اللہ عنہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب ایسا شخص پیام بھیجے جس کے خلق و دین کو پسند کرتے ہو تو نکاح کر دو۔ اگر نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ و فساد عظیم ہوگا۔

ترمذی شریف میں مولیٰ علی ﷺ سے راوی کہ نبی ﷺ نے فرمایا اے علی تین چیزوں میں تاخیر نہ کرو (1) نماز کا جب وقت آجائے (2) جنازہ جب موجود ہو (3) بے شوہر والی کا جب (4) کفو ملے۔

کفو کے یہ معنی ہیں کہ مرد عورت سے نسب وغیرہ میں تمام کم نہ ہو کہ اس سے نتائج عورت کے اولیاء کے لئے باعث ننگ و عار ہو کفاءت صرف مرد کی جانب سے معتبر ہے عورت اگر چہ کم درجہ کی ہو اس کا اعتبار نہیں (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱..... باپ دادا کے سوا کسی اور ولی نے نابالغ لڑکے کا نکاح غیر کفو سے کر دیا تو نکاح صحیح نہیں اور بالغ اپنا خود نکاح کرنا چاہے تو غیر کفو عورت سے کر سکتا ہے کہ عورت کی جانب سے اس صورت میں کفاءت معتبر نہیں اور نابالغ میں دونوں طرف سے کفاءت کا اعتبار ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲..... کفاءت میں چھ چیزوں کا اعتبار ہے (1) نسب (2) اسلام (3) حرفہ (4) حریت (5) دیانت (6) مال۔ قریش میں جتنے خاندان ہیں وہ سب باہم کفو ہیں یہاں تک کہ قریشی غیر ہاشمی ہاشمی کا کفو ہے اور کوئی غیر قریشی قریش کا کفو نہیں۔ قریش کے علاوہ عرب کی تمام قومیں ایک دوسرے کی کفو ہیں انصار و مہاجرین سب اس میں برابر ہیں۔ نجمی فصیل عربی کا کفو نہیں مگر سائمہ دین کہ اس کی شرافت نسب کی شرافت پر فوقیت رکھتی ہے۔ (نہایہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳..... جو خود مسلمان ہوا یعنی اس کے باپ دادا مسلمان نہ تھے وہ اس کا کفو نہیں جس کا باپ مسلمان ہو اور جس کا صرف باپ مسلمان ہوا اس کا کفو نہیں جس کا دادا بھی مسلمان ہو اور باپ دادا دو پشت سے مسلمان ہو تو اب دوسری طرف اگر چہ زیادہ پشتوں سے مسلمان ہو کفو ہیں مگر باپ دادا کے اسلام کا اعتبار غیر عرب میں ہے عرب کے لئے خود مسلمان ہونا یا باپ دادا سے اسلام پایا آنا ہوسب برابر ہیں۔ (نہایہ، درمختار)

مسئلہ نمبر ۴..... مرتد اگر اسلام لایا تو وہ اس مسلمان کا کفو ہے جو مرتد نہ ہوا تھا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵..... غلام حرہ کا کفو نہیں نہ وہ جو آزاد کیا گیا حر اصلیہ کا کفو ہے اور جس کا باپ آزاد کیا گیا وہ اس کا کفو نہیں جس کا دادا آزاد کیا گیا اور جس کا دادا آزاد کیا گیا وہ اس کا کفو ہے جس کی آزادی کئی پشت سے ہے۔ (نہایہ)

مسئلہ نمبر ۶..... جس لونڈی کے آزاد کرنے والے اشراف ہوں اس کا کفو وہ نہیں جس کے آزاد کرنے والے غیر اشراف ہوں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷..... فاسق شخص متقی کی لڑکی کا کفو نہیں اگر چہ وہ لڑکی خود متقیہ نہ ہو۔ (درمختار وغیرہ) اور ظاہر ہے کہ فسق اعتقادی فسق عملی سے بدرجہا قبیح تر فاسق عورت کا کفو وہ مرد نہیں ہو سکتا جس کی یہ مذہبی حد کفر کو پہنچتی ہو اور جو یہ مذہب ایسے ہیں کہ ان کی یہ مذہبی کفر کو پہنچتی ہو ان سے تو نکاح ہی نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ مسلمان ہی نہیں کفو ہونا تو بڑی بات ہے جیسے روافض وہابیہ نماز یہ کہ ان کے عقائد و اقوال کا بیان حصہ اول میں ہو چکا ہے۔

مسئلہ نمبر ۸..... مال میں کفاءت کے یہ معنی ہیں کہ مرد کے پاس اتنا مال ہو کہ مہر معجل اور نفقہ دینے پر قادر ہو اگر پیشہ کرتا ہو تو ایک ماہ کا نفقہ دینے پر قادر ہو اور نہ ہو تو مزدوری اتنی ہو کہ عورت کے روز مرہ کے ضروری مصارف روزانہ سے نکلے اس کی ضرورت نہیں کہ مال میں یا اس کے پاس کے ہو۔ (نہایہ، درمختار)

مسئلہ نمبر ۹..... مرد کے پاس مال ہے مگر جتنا مہر اتنا ہی اس پر قرض بھی ہے یعنی مال اتنا ہے کہ قرض ادا کر دے تو یہ دین مہر تو کفو ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... عورت تاجر ہے اور اس کے باپ دادا بھی ایسے ہی ہیں تو اس کا کفو بھی بحیثیت مال وہی ہوگا کہ مہر معجل اور نفقہ دینے پر قادر ہو۔ (نہایہ)

مسئلہ نمبر ۱۱..... بالغ رشید کا نابالغ لڑکا اگر چہ وہ خود مال کا مالک نہیں مگر بالغ قرار دیا جائے گا کہ چھوٹے بچے باپ دادا کے تحول سے فنی کہلاتے ہیں۔ (نہایہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۲..... جس نے نکاح کیا اور عورت نے مہر معاف کر دیا تو وہ کفو نہیں ہو جائے گا کہ کفاءت بقاء وقت مقتضیہ ہے اور عقد کے وقت وہ کفو تھا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳..... نفقہ پر قدرت کفو ہونے میں اس وقت ضروری ہے کہ عورت قابل جماع ہو ورنہ جب تک اس کا قابل نہ ہو شوہر پر اس کا

فقط ہے جب کہیں قبضہ اس پر قدرت بھی ضروری نہیں صرف ہر مثلی پر قدرت کافی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴..... جن لوگوں کے پیشے ذلیل سمجھے جاتے ہوں وہ جو پیشے والوں کے کفو نہیں مثلاً جولاہا، نانبائی، حجام، دھوبی، چمڑا بیچنے والے، عطر فروشی کرتے تجارت کرتے ہیں اور اگر خود جولاہا نہ ہو بلکہ کارخانہ دار ہے کہ اس کے یہاں لوگ نوکر ہیں یہ کام کرتے ہیں یا ذخیرہ دار ہے کہ بیچتا ہے جولاہوں کو اور بیچتا ہے تاجر وغیرہ کو کفو ہے یونہی دھوبیوں کے کاموں میں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵..... ناجائز کھیلوں کی نوکری کرنے والے یا وہ نوکریاں جن میں حالموں کا اتباع کرنا ہوتا ہے اگرچہ یہ سب پیشوں سے رذیل پیشہ ہے اور علمائے متقدمین نے اس پر وہ میں یہ فتویٰ دیا تھا کہ اگرچہ یہ کتنے ہی مالدار ہوں تاجر وغیرہ کے کفو نہیں مگر چونکہ عائت کا مدار عرف زمانہ پر ہے اور اس زمانہ میں تفویض دیانت پر عزت کا مدار نہیں بلکہ اب تو دنیوی وجاہت دیکھی جاتی ہے اور یہ لوگ چونکہ عرف میں وجاہت والے کہے جاتے ہیں لہٰذا علمائے متاخرین نے ان کے کفو ہونے کا فتویٰ دیا جیسا ان کی نوکریاں عرف میں ذلیل نہ ہوں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶..... دوکاف کی نوکری بھی جملہ پیشہ کے ہے اگر ذلیل بھی پر نہ ہو تو تاجر وغیرہ کا کفو ہو سکتا ہے۔ یونہی علم دین پڑھانے والے تاجر وغیرہ کے کفو ہیں بلکہ علمی فضیلت تو تمام فضیلتوں پر غالب ہے کہ تاجر وغیرہ عالم کے کفو نہیں۔ (درمختار، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷..... نکاح کے وقت کفو تھا بعد میں عائت جاتی رہی تو نکاح فسخ نہیں کیا جائے گا اور اگر پہلے کسی کا پیشہ کم درجہ کا تھا جس کی وجہ سے کفو نہ تھا اور اس نے اس کام کو چھوڑ دیا اگر عار باقی ہے تو اب بھی کفو نہیں ورنہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۸..... عائت میں شرط بقاء ہونا معتبر نہیں جبکہ شرائط نہ کہہ جائیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۹..... حسن و جمال کا اعتبار نہیں مگر ہونا چاہئے کہ اس کا بھی خیال کر لیں کہ بعد میں کوئی خرابی نہ واقع ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰..... مرض و عیوب مثلاً جذام، برص، کنہ، پیچش وغیرہا کا اعتبار نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱..... کسی نے اپنا نسب چھپایا اور دوسرا نسب بتایا بعد کو معلوم ہوا تو اگر اتنا کم درجہ ہے کہ کفو نہیں تو عورت اور اس کے اولیا کو حق فسخ حاصل ہے اور اگر اتنا کم نہیں کہ کفو نہ ہو تو اولیا کو حق نہیں ہے عورت کو ہے اور اگر اس کا نسب اس سے بڑھ کر ہے جو بتلایا تو کسی کو حق نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲..... عورت نے شوہر کو دھوکا دیا اور اپنا نسب دوسرا بتایا تو شوہر کو حق فسخ ہے چاہے کہے یا طلاق دے دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳..... اگر غیر کفو سے عورت نے خود اپنا اس کے ولی نے نکاح کر دیا مگر اس کا غیر کفو ہونا معلوم نہ تھا اور کفو ہونا اس نے ظاہر بھی نہ کیا تھا تو فسخ کا اختیار نہیں۔ بہ پہلی صورت میں عورت کو نہیں دوسری میں کسی کو نہیں۔ (خانیہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴..... عورت بجواز اعلیٰ سے کسی غیر شریف نے نکاح کیا بعد میں کسی قریش نے دعویٰ کیا کہ یہ میری لڑکی ہے اور قاضی نے اس کی پیش ہونے کا حکم دے دیا تو اس شخص کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہے۔ (عالمگیری)

نکاح کی وکالت کا بیان

مسئلہ نمبر ۱..... نکاح کی وکالت میں گواہ شرط نہیں (عالمگیری) بغیر گواہوں کے وکیل کیا اور اس نے نکاح پڑھا یا ہوتا گواہ کی یوں ضرورت ہے کہ اگر انکار کر دیا کہ میں نے تجھ کو وکیل نہیں بنایا تھا تو اب وکالت ثابت کرنے کے لئے گواہوں کی حاجت ہے۔

مسئلہ نمبر ۲..... عورت نے کسی کو وکیل بنایا کہ تو جس سے چاہے میرا نکاح کر دے تو وکیل خود اپنے نکاح میں نہیں لا سکتا۔ یونہی مرد نے عورت کو وکیل بنایا تو وہ عورت اپنا نکاح اس سے نہیں کر سکتی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳..... مرد نے عورت کو وکیل کیا کہ تو اپنے ساتھ میرا نکاح کر دے یا عورت نے مرد کو وکیل کیا کہ میرا نکاح اپنے ساتھ کر لے اس نے کہا میں نے فلاں مرد (عاقل بالغ) کو یا فلانی عورت (عاقلہ بالغہ) سے (کر) یا نکاح کیا ہو یا قبول کی بھی حاجت نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴..... کسی کو وکیل کیا کہ فلانی عورت سے اتنے مہر پر میرا نکاح کر دے وکیل نے اس مہر پر اپنا نکاح اس عورت سے کر لیا تو اسی

وکیل کا نکاح ہوا پھر وکیل نے اسے مہینے بھر رکھ کر دخول کے بعد اسے طلاق دے دی اور عدت گزارنے پر موکل سے نکاح کر دیا تو موکل کا نکاح جائز ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵.....وکیل سے کہا کسی عورت سے میرا نکاح کر دے اس نے نابالغ سے کیا صحیح نہ ہوا۔ یونہی اپنی یا بالغ یا نابالغ لڑکی یا نابالغہ بہن یا بھتیجی سے کر دیا جس کا یہ ولی ہے تو نکاح صحیح نہ ہوا اور اگر بالغہ بہن یا بھتیجی سے کیا تو صحیح ہے۔ یونہی عورت کے وکیل نے اس کا نکاح اپنے یا اپنے بیٹے سے کر دیا تو صحیح نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶.....عورت نے اپنے کاموں میں تصرفات کا کسی کو وکیل کیا اس نے اس وکالت کی بنا پر اپنا نکاح اس سے کر لیا عورت کہتی ہے میں نے تو خریدوفروخت کے لئے وکیل بنایا تھا نکاح کا وکیل نہیں کیا تھا تو یہ نکاح صحیح نہ ہوا کہ اگر نکاح کا وکیل ہونا بھی تو اسے کب اختیار تھا کہ اپنے ساتھ نکاح کر لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷.....وکیل سے کہا میں فلاں عورت سے میرا نکاح کر دے اس نے دوسرے سے کر دیا یا خود ہی کر لیا تھا یا باندی سے کیا یا باندی سے کرنے کو کہا تھا آزاد عورت سے کیا یا جتنا مہر بتایا تھا اس سے زیادہ یا نہ حلیا عورت سے نکاح کا وکیل کر دیا تھا اس نے غیر کفو سے نکاح کر دیا ان سب صورتوں میں نکاح صحیح نہ ہوا۔ (درمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸.....عورت کے وکیل نے اس کا نکاح کفو سے کیا مگر وہ نہ حلیا بانجھ یا بچہ یا معتوہ ہوتا ہو گیا۔ یونہی مرد کے وکیل نے اندھی یا لنجی یا مجنونہ یا بالغہ سے نکاح کر دیا صحیح ہو گیا اور اگر خود بصورت عورت سے نکاح کرنے کو کہا تھا اس نے کانی عنین سے کر دیا یا اس کا علم تو نہ ہوا مگر اندھی سے نکاح کرنے کے لئے کہا تھا وکیل نے تو کھوٹی سے کر دیا تو صحیح ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹.....وکیل سے کہا کسی عورت سے میرا نکاح کر دے اس نے اس عورت سے کیا جس کی نسبت موکل کہہ چکا تھا کہ اس سے نکاح کروں تو اسے طلاق بتہ نکاح ہو گیا اور طلاق پڑ گئی (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰..... وکیل سے کہا کسی عورت سے نکاح کر دے وکیل نے اس عورت سے کیا جس کو موکل تو وکیل سے پہلے چھوڑ چکا ہے اگر موکل نے اس کی بدخلقی وغیرہ کی شکایت وکیل سے نہ کی ہو تو نکاح ہو جائے گا ورنہ جس سے نکاح کیا اسے وکیل بنانے کے بعد چھوڑ بیٹھا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱.....وکیل سے کہا فلانی یا فلانی سے کر دینا جس ایک سے کرے گا ہو جائے گا اور اگر دونوں سے ایک عقد میں کیا تو کسی سے نہ ہوا۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۱۲.....وکیل سے کہا ایک عورت سے نکاح کر دے اس نے دو سے ایک عقد میں کیا تو کسی سے نافذ نہ ہوا پھر اگر موکل ان میں سے ایک کو جائز کر دے تو جائز ہو جائے گا اور دونوں کو تو دونوں اور اگر دو عقد میں دونوں سے نکاح کیا تو پہلا لازم ہو جائے گا اور دوسرا موکل کی اجازت پر موقوف رہے گا اور اگر دو عورتوں سے ایک عقد کے ساتھ نکاح کرنے کو کہا تھا اس نے ایک سے یا ایک دو سے دو عقدوں میں کیا تو جائز ہو گیا اور اگر کہا تھا فلانی سے کر دے وکیل نے اس کے ساتھ ایک عورت ملا کر دونوں سے ایک عقد میں کیا تو جس کو بتا دیا تھا اس کا ہو گیا۔ (درمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳.....وکیل سے کہا اس سے میرا نکاح کر دے بعد کو معلوم ہوا کہ وہ شوہر والی ہے پھر اس عورت کا شوہر مر گیا یا اس نے طلاق دے دی اور عدت بھی گزر گئی اب وکیل نے اس سے نکاح کر دیا تو ہو گیا (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۱۴.....وکیل سے کہا میری قوم کی عورت سے نکاح کر دے اس نے دوسری قوم سے کیا جائز نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵.....وکیل سے کہا اسے مہر پر نکاح کر دے اور اس میں تکاسل ہو وکیل نے مہر تو دی رکھا مگر تبل کی مقدار برابر حادی تو نکاح شوہر کی اجازت پر موقوف رہا اور اگر شوہر کو علم ہو گیا اور عورت سے وطی کی تو اجازت ہو گئی اور لاعلمی میں کی تو نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶.....کسی کو بھیجا کہ فلانی سے میری منگنی کر آ۔ وکیل نے جا کر اس سے نکاح کر دیا ہو گیا اور اگر وکیل سے کہا فلاں کی لڑکی سے

میری منکوحہ کردے اس نے لڑکی کے باپ سے کہا اپنی لڑکی مجھ دے اس نے کہا ہی اب وکیل کہتا ہے میں نے اس لفظ سے اپنے کو وکیل کا نکاح مرد بنایا تھا تو اگر وکیل کا لفظ منکوحہ کے طور پر تھا اور لڑکی کے باپ کا جواب بھی عقد کے طور پر نہ تھا تو نکاح نہ ہوا اور اگر جواب عقد کے طور پر تھا تو نکاح ہو گیا مگر وکیل سے ہوا موکل سے نہ ہوا اور اگر وکیل اور لڑکی کے باپ میں موکل سے نکاح کے متعلق بات چیت ہو چکنے کے بعد لڑکی کے باپ نے کہا میں نے اپنی لڑکی کا نکاح اسے مہر پر کر دیا یہ نہ کہا کہ کس سے وکیل سے یا موکل سے۔ وکیل نے کہا میں نے قبول کی تو لڑکی کا نکاح اس وکیل سے ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷..... یہ بات تو پہلے بتا دی گئی ہے کہ نکاح کے وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ دوسرے سے نکاح پڑھوا دے ہاں اگر عورت نے وکیل سے کہہ دیا کہ تو جو کچھ کرے مختار ہے تو اب وکیل دوسرے کو وکیل کر سکتا ہے یعنی دوسرے سے پڑھوا سکتا ہے اور اگر یہ شخصوں کو مرد یا عورت نے وکیل بنایا ان میں ایک نے نکاح کر دیا جائز نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸..... عورت نے نکاح کا کسی کو وکیل بنایا پھر اس نے بطور خود نکاح کر دیا تو وکیل کی وکالت جاتی رہی وکیل کو اس کا علم ہوا یا نہ ہوا اور اگر اس نے وکالت سے معزول کیا تو جب تک وکیل کو اس کا علم نہ ہو معزول نہ ہو گا یہاں تک کہ معزول کرنے کے بعد وکیل کو علم نہ ہوا تھا اس نے نکاح کر دیا ہو گیا اور اگر مرد نے کسی خاص عورت سے نکاح کا وکیل کیا تھا پھر موکل نے اس عورت کی ماں یا بیٹی سے نکاح کر لیا تو وکالت ختم ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹..... جس کے نکاح میں چار عورتیں موجود ہیں اس نے نکاح کیا کا وکیل تو یہ وکالت معطل رہے گی۔ جب ان میں سے کوئی بائن ہو جائے اس وقت وکیل اپنی وکالت سے کام لے سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰..... کسی کی زبان بند ہو گئی اس نے کسی نے پوچھا تیری لڑکی کے نکاح کا وکیل ہو جاؤں اس نے کہا ہاں ہاں۔ اس کے سوا کچھ نہ کہا اور وکیل نے نکاح کر دیا صحیح ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱..... جس مجلس میں ایجاب ہوا اگر اسی میں قبول نہ ہوا تو وہ ایجاب باطل ہو گیا بعد مجلس قبول کرنا بیکار ہے اور یہ حکم نکاح کے ساتھ خاص نہیں بلکہ بیع وغیرہ تمام عقود کا یہی حکم ہے مثلاً مرد نے لوگوں سے کہا گواہ ہو جاؤ میں نے فلانی عورت سے نکاح کیا اور عورت کو خبر پہنچی اس نے جائز کر دیا تو نکاح نہ ہوا پھر عورت نے کہا گواہ ہو جاؤ کہ میں نے فلاں شخص سے جو ہو نہیں ہے نکاح کیا اور اسے جب خبر پہنچی تو جائز کر دیا نکاح نہ ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۲..... پانچ صورتوں میں ایک شخص کا ایجاب قائم مقام قبول کے بھی ہوگا دونوں کا ہونا ضرور نہیں ہے مثلاً یہ کہ میں نے اپنے بیٹے کا نکاح اپنی بھتیجی سے کر دیا یا پوتے کا نکاح اپنی سے کر دیا دونوں کا وکیل ہو مثلاً میں نے اپنے موکل کا نکاح اپنی سے کر دیا اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ جو یہ گواہ مرد کے وکیل کرنے کے ہوں وہی عورت کے وکیل بنانے کے ہوں اور وہی نکاح کے بھی گواہ ہوں ایک طرف سے اصیل دوسری طرف سے وکیل مثلاً عورت نے مرد سے وکیل بنایا کہ میرا نکاح تو اپنے ساتھ کر لے اس نے کہا میں نے اپنی موکلہ کا نکاح اپنے ساتھ کیا ایک طرف سے اصیل ہو دوسری طرف سے ولی مثلاً چچا زاد بہن کا بالغہ سے اپنا نکاح کرے اور اس لڑکی کا یہی ولی اقرب بھی ہے اور اگر بالغہ ہو اور بغیر اجازت اس سے نکاح کیا خواہ اگر چہ جائز کر دے نکاح باطل ہے ایک طرف سے ولی ہو دوسری طرف سے وکیل مثلاً اپنی لڑکی کا نکاح اپنے موکل سے کرے اور ایک شخص دونوں طرف سے فضولی ہو یا ایک طرف سے فضولی ہو دوسری طرف سے وکیل مثلاً اپنی لڑکی کا نکاح اپنے موکل سے کرے اور اگر ایک شخص دونوں طرف سے فضولی ہو یا ایک طرف سے فضولی ہو دوسری طرف سے وکیل یا ایک طرف سے فضولی ہو دوسری طرف سے ولی یا ایک طرف سے فضولی ہو اور دوسری طرف سے اصیل تو ان چاروں صورتوں میں ایجاب وقبول دونوں نہیں کر سکتا۔ اگر کیا تو نکاح نہ ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۳..... فضولی نے ایجاب کیا اور قبول کرنے والا کوئی دوسرا ہے جس نے قبول کیا خواہ وہ اصیل ہو یا وکیل یا ولی یا فضولی تو یہ عقد اجازت پر موقوف ہے اس کی طرف سے فضولی نے ایجاب یا قبول کیا اس نے جائز کر دیا ہو گیا اور رد کر دیا تو باطل ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴..... فضولی نے جو نکاح کیا اس کی اجازت قولی وفعلی دونوں سے ہو سکتی ہے۔ مثلاً کہا تم نے اچھا کیا یا اللہ تعالیٰ ہمارے لئے مبارک کرے یا تو نے ٹھیک کیا اور اگر اس کے کلام سے عادت ہوتا ہے کہ اجازت کے الفاظ استہزاء کے طور پر کہتے اجازت نہیں۔ اجازت فعلی مثلاً مہر بھیج

دیوانے کے ساتھ خلوت کرنا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵..... فضولی نے نکاح کیا اور مرگیا اس کے مرنے کے بعد جس کی اجازت پر موقوف تھا تو اس نے اجازت دی صحیح ہوگیا اگرچہ دونوں طرف سے دو فضولیوں نے ایجاب قبول کیا ہو اور فضولی نے بیع کی ہو تو اس کے مرنے کے بعد جائز نہیں کرسکتا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶..... فضولی اپنے کئے ہوئے نکاح کو فسخ کرنا چاہے تو نہیں کرسکتا بوکل سے فسخ کرسکتا ہے مثلاً کہے میں نے فسخ کردیا یا جعل سے مثلاً اسی شخص کا نکاح اس عورت کی بہن سے کردیا تو پہلا فسخ نہ ہوگا اور اگر فضولی نے مرد کی بغیر اجازت نکاح کردیا اس کے بعد اسی شخص نے اس فضولی کو وکیل کیا کہ میرا کسی عورت سے نکاح کردے اس نے اسی پہلی عورت کی بہن سے نکاح کیا تو پہلا فسخ ہوگیا اور کہنا کہ میں نے فسخ کیا تو فسخ نہ ہوگا۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۲۷..... فضولی نے چار عورتوں سے ایک عقد میں کسی کا نکاح کردیا اس نے ان میں سے ایک کو طلاق دے دی تو اس کے نکاح کی اجازت ہوگئی اور پانچ عورتوں سے متفرق عقد کے ساتھ نکاح کیا تو شوہر کو اختیار ہے کہ ان میں سے چار کو اختیار کرلے اور ایک کو چھوڑ دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۸..... غلام اور باندی کا نکاح مولیٰ کی اجازت پر موقوف رہتا ہے وہ جائز کردے تو جائز، رد کردے تو باطل خواہ مدبر ہوں یا مکاتب یا ام ولد یا وہ غلام جس میں کچھ حصہ آزاد ہو چکا اور باندی کو جو مہر ملے گا اس کا مالک مولیٰ ہے مگر مکاتب اور جس باندی کا بعض آزاد ہوا۔ ان کا جو مہر ملے گا انہیں کا ہوگا۔ (غنیہ)

مہر کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِیْضَةً ؕ وَ لَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْمَا تَرٰضَیْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِیْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا (پ۵، النسآء ۲۴)

جن عورتوں کو نکاح میں لانا چاہو ان کے بندھے ہوئے مہر انہیں دو اور قرارداد کے بعد اگر تمہارے آپس میں کچھ رضامندی ہو جائے تو اس میں گناہ نہیں بیشک اللہ علم و حکمت والا ہے (ترجمہ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے۔

وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓـًٔا مَّرِیْٓـًٔا (پ۴، النسآء ۴)

عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو، اگر وہ دل کی خوشی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دیں تو اس سے کھاؤ چٹا (ترجمہ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے۔

لَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِیْضَةً ۖۗ وَّ مَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ ۚ وَ عَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًۢا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِیْنَ ۝ وَ اِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَ قَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِیْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّاۤ اَنْ یَّعْفُوْنَ اَوْ یَعْفُوَا الَّذِیْ بِیَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَ اَنْ تَعْفُوْۤا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَ لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَیْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ (پ۲، البقرۃ ۲۳۶، ۲۳۷)

ترجمہ: کچھ مضائقہ نہیں اگر تم عورتوں کو طلاق دو جب تک تم نے ان کو ہاتھ نہ لگایا ہو یا کوئی مہر مقرر کرلیا ہو اور ان کو کچھ دینا تو کوڈہ مقدور والے پر اس کے لائق اور تنگ دست پر اس کے لائق حسب دستور کچھ دینا حق ہے نیکی والوں پر اور اگر تم نے عورتوں کو بے چھوئے طلاق دے دی اور ان کے لئے کچھ مہر مقرر کرچکے تھے تو جتنا ٹھہرا کر دیا اس کا آدھا واجب ہے مگر یہ عورتیں کچھ چھوڑ دیں یا وہ دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے اور اے مرد تمہارا دینا وہ پرہیزگاری سے نزدیک تر ہے

اور آپس میں ایک دوسرے پر احسان کو نہ بھلا دو بیشک اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

حدیث ۱..... صحیح مسلم شریف میں ہے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ نبی ﷺ کا مہر کتنا تھا۔ فرمایا حضور ﷺ کی ازواج مطہرات کے لئے ساڑھے بارہ اوقیہ یعنی پانچ سو درہم۔

حدیث ۲..... ابوداؤد و نسائی ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ نجاشی نے ان کا نکاح نبی ﷺ کے ساتھ کیا اور چار ہزار مہر کے حضور ﷺ کی طرف سے خود وہ کے اور شرجیل بن حسنہ ﷺ کے ہمراہ انہیں حضور ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا۔

حدیث ۳..... ابوداؤد و ترمذی و نسائی و دارمی رحمہم اللہ سے راوی کہ عبداللہ بن مسعود ﷺ سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے نکاح کیا اور مہر کچھ نہیں باندھا اور دخول سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا، ابن مسعود ﷺ نے فرمایا عورت کو مہر مثل ملے گا نہ کم نہ زیادہ اس پر عدت ہے ہمارے میراث ملنی معقل بن سنان اشجعی ﷺ نے کہا کہ بروع بنت واشق کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے یہی حکم فرمایا تھا۔ یہ سن کر ابن مسعود ﷺ خوش ہوئے۔

حدیث ۴..... حاکم و بیہقی رحمہما اللہ عتبہ بن عامر ﷺ سے مروی کہ حضور ﷺ نے فرمایا بہتر وہ ہے جو آسان ہو۔

حدیث ۵..... ابویعلی طبرانی رحمہما اللہ صہیب ﷺ سے مروی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص نکاح کرے اور نیت یہ ہو کہ عورت کو مہر میں سے کچھ نہ دے گا تو جس روز مرے گا زانی مرے گا اور جو کسی سے کوئی شے خریدے اور نیت یہ ہو کہ قیمت میں سے اسے کچھ نہ دے گا تو جس دن مرے گا خائن مرے گا اور خائن نار میں ہے۔

مسائل فقہیہ: مہر کم از کم دس درہم ہے اس سے کم نہیں ہو سکتا جس کی مقدار آج کل کے حساب سے ۳ روپیہ پارہ آنہ ہوئی ہے خواہ سکہ ہو یا ویسی ہی چاندی یا اس قیمت کا کوئی سامان اگر درہم کے سوا کوئی اور چیز مہر ٹھہری تو اس کی قیمت عقد کے وقت دس درہم سے کم نہ ہو (لہٰذا جو کپڑا آج کل کے دو پٹھے بالکل جاڑی کے ہوں جس کی قیمت کا ظن غالب دس درہم ہے جس کو کان بھی ایک قطعہ جاڑی کا خالص سلسب سات آٹھ شرعی ہاتھ جاڑی کی قیمت سے مقرر ہوگا) اور اگر اس وقت تو اسی کی قیمت تھی مگر بعد میں قیمت کم ہو گئی تو عورت وہی پائے گی جو پہنے نے کا۔ اسے حق نہیں اور اگر اس وقت دس درہم سے کم قیمت کی تھی اور جس دن قبضہ کیا قیمت بڑھ گئی تو عقد کے دن جو کی تھی وہ لے۔ لیکن مثلاً اس روز اس کی قیمت آٹھ دس درہم تھی اور آج دس درہم ہے تو عورت دو تہائی لے گی اور دو درہم اور اگر اس تہائی میں کوئی نقصان آ گیا تو عورت کو اختیار ہے کہ دس درہم لے لیا دو تہائی۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۲..... نکاح میں دس درہم یا اس سے کم مہر باندھا گیا تو دس درہم واجب اور زیادہ باندھا تو جو مقرر ہوا واجب۔ (متون)

مسئلہ ۳..... بلی یا خلوت صحیحہ یا دونوں میں سے کسی کی موت ہو ان سب سے مہر مؤکد ہو جاتا ہے کہ جو مہر اب اس میں کمی نہیں ہو سکتی۔ یونہی اگر عورت کو طلاق بائن دی تھی اور عدت سے کہا اگر اس سے پھر نکاح کر لیا تو پھر بغیر دخول وغیرہ کے مؤکد ہو جائے گا یا اس صاحب حق نے کل یا جز معاف کر دیا تو معاف ہو جائے گا اور اگر مہر مؤکد نہ ہوا تھا اور شوہر نے طلاق دے دی تو نصف واجب ہوگا اور اگر طلاق سے پہلے پھر ادا کر چکا تھا تو نصف تو عورت کا ہو اسی اور نصف شوہر کو واپس لے گا مگر اس کی واپسی میں شرط یہ ہے کہ یا عورت اپنی خوشی سے پھیر دے یا قاضی سے واپس کا حکم دے دیا ہو اور یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو شوہر کا کوئی تصرف اس میں ماننے نہ ہوگا مثلاً اس کو بیچا ہے تو بیع کا تصدق کر سکتا ہے یا اگر ہبہ کیا ہے تو واپس نہیں کر سکتا اور اگر واپس کر سکتا اور قاضی کے حکم سے یا خود عورت اس میں ہر قسم کا تصرف کر سکتی ہے مگر بعد حکم قاضی اس کی آدھی قیمت دینی ہوئی اور اگر مہر میں زیادتی ہو مثلاً گائے بھینس وغیرہ کوئی جانور مہر میں قاضی کے پہنچ ہو یا درخت قاضی میں پھل آئے یا کپڑا تیار کیا یا، لیکن قاضی میں کچھ نہ تغیر ہوئی یا غلام قاضی نے کچھ کمایا تو اگر زوجہ کے قبضہ سے پیشتر اس پر میں زیادتی متولد[1] ہے اس کے نصف کی عورت مالک ہے اور نصف کا شوہر ورنہ یکساں

---

[1] زیادت دو قسم ہے متولدہ و غیر متولدہ اور ہر ایک کی دو قسم متصلہ منفصلہ متولدہ متصلہ مثلاً درخت کے پھل بکری دودھ میں مگر یوں متولدہ منفصلہ مثلاً انڈا نوکا بچہ یا انڈے سے نکل غیر متولدہ متصلہ جیسے کپڑے کا رنگانا یا مکان میں تعمیر غیر متولدہ منفصلہ جیسے غلام نے کچھ کمایا اور ہر ایک عورت کے قبضہ سے پیشتر ہوا ہو تو یہ سب آٹھ قسمیں ہوئیں اور سب میں صرف زیادہ متولدہ متصل قبض سے پہلے ہوئی کی بھی (ردالمحتار) ۱۲ منہ

زیادتی کی بھی عورت ہی مالک ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر۳..... جو چیز مال متقوم نہیں وہ مہر نہیں ہو سکتی اور مہر مثل واجب ہوگا مثلاً مہر یہ ٹھہرا کہ آزاد شوہر عورت کی سال بھر تک خدمت کرے گا یا یہ کہ اسے قرآن مجید یا علم دین پڑھادے گا یا خمر یا خنزیر یا مُردار یا لہو یا غیر مذبوحہ یا بکری مسلمان عورت سے ہو اور مہر میں خون یا شراب یا خنزیر کا دُور کرنا یا یہ کہ شوہر اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے دے تو ان سب صورتوں میں مہر مثل واجب ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۴..... اگر شوہر غلام ہے اور ایک مدت معینہ تک عورت کی خدمت کرنا مہر ٹھہرا اور مالک نے اس کی اجازت بھی دے دی ہو تو صحیح ہے ورنہ صحیح نہیں۔ آزاد شخص عورت کے سوا دوسرا کی خدمت کرے یا شوہر یا غلام یا اس کی باندی عورت کی خدمت کرے تو یہ صحیح ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۵..... اگر مہر میں کسی دوسرے آزاد شخص کا خدمت کرنا ٹھہرا تو اگر اس کی اجازت سے ایسا ہوا اس نے جائز رکھا تو اس خدمت کی قیمت مہر ہے اور اگر اس کے حکم سے ہوا اور خدمت وہ ہے جس میں عورت کے پاس رہنا نہ ہوتا ہے تو واجب ہے کہ خدمت نہ لے بلکہ اس کی قیمت لے اور اگر وہ خدمت ایسی نہیں تو خدمت لے سکتی ہے اور اگر خدمت کی نوعیت معین نہیں تو اگر اس قسم کی لے لی تو وہ حکم ہے اور اس قسم کی تو یہ۔ (فتح القدیر)

مسئلہ نمبر۶..... شغار یعنی ایک شخص نے اپنی لڑکی یا بہن کا نکاح دوسرے سے کر دیا اور دوسرے نے اپنی لڑکی یا بہن کا نکاح اس سے کر دیا اور ہر ایک کا مہر دوسرا نکاح ہے تو ایسا کرنا منع ہے اور مہر مثل واجب ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۷..... کسی شخص کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ میں نے نکاح کیا جو شخص اس غلام کے مالا لگ وہ آزاد تھا یا مکے کی طرف اشارہ کر کے کہا جو شخص اس سرکہ کے اور وہ شراب ہے تو مہر مثل واجب ہے۔ یونہی اگر کپڑے یا جانور یا مکان کے عوض کہا اور جنس نہیں بیان کی یعنی نہیں کہ فلاں قسم کا کپڑا فلاں جانور تو مہر مثل واجب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۸..... نکاح میں مہر کا ذکر نہ ہوا یا مہر کی نفی کر دی کہ یا مہر نکاح کیا تو نکاح ہو جائے گا اور اگر خلوت صحیحہ ہو گئی یا دونوں میں سے کوئی مرگیا تو مہر واجب ہے بشرطیکہ بعد میں کوئی مہر طے ہو چکا تو وہی طے شدہ ہے۔ یونہی اگر قاضی نے مقرر کر دیا وہ ہے اور ان دونوں صورتوں میں مہر جس چیز سے منعکد ہوتا ہے موکد ہو جائے گا اور موکد نہ ہوا بلکہ خلوت صحیحہ سے پہلے طلاق ہو گئی تو ان دونوں صورتوں میں بھی ایک جوڑا کپڑا واجب ہے یعنی کرتا پاجامہ دوپٹا جس کی قیمت نصف مہر مثل سے زیادہ نہ ہو اور زیادہ ہو تو مہر مثل کا نصف دیا جائے گا اگر شوہر مالدار ہو اور یہ جوڑا بھی نہ ہو جو پانچ درہم سے کم قیمت کا ہو۔ اگر شوہر حاجتمند ہو اگر مرد عورت دونوں مالدار ہوں تو جوڑا علی درجہ کا ہو اور دونوں حاجتمند ہوں تو معمولی اور ایک مالدار ہو ایک حاجتمند تو درمیانی۔ (جوہرہ نیرہ و درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر۹..... جوڑا دینا اس وقت واجب ہے جب فرقت زوج کی جانب سے ہو مثلاً طلاق دیا یا کہا ”نامرد ہوا“ شوہر کا مرتد ہوا عورت کی ماں یا لڑکی کا شہوت کے ساتھ بوسہ لیا اور اگر فرقت جانب زوجہ ہو تو واجب نہیں مثلاً عورت کا مرتد ہو جانا یا شوہر کے گھر کے کو شہوت سے بوسہ دینا۔ سوت کو دودھ پلا دینا۔ بلوغ یا آزادی کے بعد اپنے نفس کو اختیار کرنا۔ یونہی اگر زوجہ کنیز تھی شوہر نے اپنا اس کے وکیل نے سودا کرنے والے نے تو اب وہ جوڑا ساقط ہو گیا اور اگر مولیٰ نے کسی اور کے ہاتھ بیچا یا اس سے خریدی تو واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۰..... جوڑے کی بجائے اگر قیمت دے دینا چاہے تو یہ بھی ہو سکتا ہے اور عورت قبول کرنے پر مجبور کی جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۱..... جس عورت کا مہر معین ہے اور خلوت سے پہلے اسے طلاق دے دی گئی ہے جوڑا دینا مستحب ہے نہیں اور دخول کے بعد طلاق ہوئی تو مہر معین ہو یا نہ ہو جوڑا دینا مستحب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۱۲..... مہر مقرر ہو چکا تھا بعد میں شوہر یا اس کے ولی نے کچھ مقدار زیادہ دی تو یہ مقدار بھی شوہر پر واجب ہو گئی بشرطیکہ اسی مجلس میں عورت نے یا بعد ہو تو اس کے ولی نے قبول کر لی اور زیادتی کی مقدار معلوم ہو اور اگر زیادتی کی مقدار معین نہ کی ہو تو کچھ نہیں مثلاً کہا میں نے تیرے

مہر کی زیادتی کردی اور یہ نہ بتایا کہ کتنی اس کے صحیح ہونے کے لئے گواہوں کی بھی حاجت نہیں۔ ہاں اگر شوہر انکار کردے تو ثبوت کے لئے گواہ درکار ہوں گے اگر عورت نے مہر معاف کردیا ہے جب بھی زیادتی ہوسکتی ہے۔ (درمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳..... پہلے خفیہ نکاح ہوا اور ایک ہزار کا مہر باندھا پھر اعلانیہ ایک ہزار پر نکاح ہوا تو دو ہزار واجب ہو گئے اور اگر محض احتیاط تجدید نکاح کی تو وہی ایک ہزار کا مہر واجب رہے گا اور اگر پہلا نکاح ظاہر ہوا کہ پہلا مہر عورت نے مہر کردیا پھر اس کے بعد شوہر نے اقرار کیا کہ اس کا بھی پرانا ہے تو یہ مقدار لازم ہوگئی خواہ یہ اقرار قصداً زیادتی ہو یا نہیں۔ (درمختار وغنیہ)

مسئلہ نمبر ۱۴..... مہر مقرر شدہ پر شوہر نے اضافہ کیا مگر خلوت صحیحہ سے پہلے طلاق دی تو کل مہر کا نصف عورت پائے گی اس اضافہ کا بھی نصف لینا چاہئے نہیں ملے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵..... عورت کل مہر یا جز معاف کرے تو معاف ہوجائے گا بشرطیکہ شوہر نے انکار نہ کردیا ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶..... اور اگر وہ عورت بالغہ ہے اور اس کا باپ معاف کرنا چاہتا ہے تو نہیں کرسکتا اور بالغہ ہے تو اس کی اجازت پر معافی موقوف ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷..... خلوت صحیحہ یہ ہے کہ زوجین اور زوجہا ایک مکان میں جمع ہوں اور کوئی چیز مانع نہ ہو یہ خلوت تمام ہی کے حکم میں ہے اور موانع تین ہیں۔ (1) حسی (2) شرعی اور (3) طبعی مانع حسی جیسے مرض کہ شوہر بیمار ہے تو مطلقاً خلوت صحیحہ نہ ہوئی اور زوجہ بیمار ہو تو اس صدق بیمار ہو کہ وطی سے ضرر کا اندیشہ ہو اور ایسی بیماری نہ ہو تو خلوت صحیحہ ہو جائے گی۔ مانع طبعی جیسے وہاں کسی تیسرے کا ہونا اگرچہ وہ سوتا ہو یا بیہوشی یا اس کی دوسری پی ہو دونوں میں کسی کی بیماری ہو یہاں اگر اتنا چھوٹا بچہ ہو کہ کسی کے سامنے بیان نہ کرسکے تو اس کا ہونا مانع نہیں لہٰذا خلوت صحیحہ ہو جائے گی۔ مجنون و معتوہ بچہ کے حکم میں ہے اگر عقل سمجھ رکھتے ہیں تو خلوت نہ ہوگی ورنہ ہو جائے گی اور اگر وہ شخص بے ہوشی میں ہے تو خلوت ہو جائے گی اگر وہاں عورت کا آنا ہے تو خلوت صحیحہ نہ ہوئی اور اگر مرگیا ہے اور سکتا ہے جب بھی نہ ہوئی ورنہ ہو جائے گی۔ مانع شرعی مثلاً عورت حیض یا نفاس میں ہے یا دونوں میں کوئی محرم یا احرام فرض کا ہے یا فعل کا مانع جیسا روزہ فرض میں کسی کا رمضان کا روزہ دار ہونا یا نماز فرض میں ہونا سب صورتوں میں خلوت صحیح نہ ہوئی اور اگر فعل یا مندوبہ یا کفارہ کا روزہ ہو یا نفلی نماز ہو تو یہ چیزیں خلوت صحیحہ سے مانع نہیں اور اگر دونوں ایک جگہ تنہائی میں جمع ہوئے مگر کوئی مانع شرعی یا طبعی یا حسی پایا جاتا ہے تو خلوت صحیحہ نہ ہوئی۔ (عالمگیری وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸..... عورت مرد کے پاس تنہائی میں گئی مرد نے اسے نہ چھوا تھوڑی دیر ٹھہر کر چلی آئی مرد عورت کے پاس گیا اور اسے نہیں چھوا پتا چلا آیا تو خلوت صحیحہ نہ ہوئی فہذا اگر عورت خلوت صحیحہ کا دعویٰ کرے اور مرد یہ نہ رہیش کرے تو مان لیا جائے گا اور اگر مرد نے پہچان لیا اور عورت نے نہ پہچانا تو خلوت صحیحہ ہوگئی۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۹..... مرد کا جو اس قابل نہیں کہ صحبت کرسکے مگر اپنی عورت کے ساتھ تنہائی میں رہا زوجہا اتنی چھوٹی لڑکی ہے کہ اس قابل نہیں اس کے ساتھ اس کا شوہر رہا دونوں صورتوں میں خلوت صحیحہ نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰..... عورت کے انہضام تنہائی میں کوئی ایسی چیز پیدا ہوگئی جس کی وجہ سے وطی نہیں ہوسکتی مثلاً یہاں گوشت آگیا یا مقام حمل پیدا ہوگئی یا مذہ ہوگیا تو ان صورتوں میں خلوت صحیحہ نہیں ہوسکتی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱..... جس جگہ اجتماع ہو وہ جگہ اس قابل نہیں کہ وہاں وطی کی جائے تو خلوت صحیحہ نہ ہوئی مثلاً مسجد اگر چہ اندر سے بند ہو اور راستہ اور میدان اور حمام میں جبکہ اس میں کوئی ہو یا اس کا اندازہ نکلا ہو اگر بند ہوتا ہو جائے گی اور جس چھت پر پردہ کی دیوار نہ ہو یا بانس وغیرہ ہوتی چیز کا پردہ نہ ہو یا ہے مگر اتنا نیچا ہے کہ اگر کوئی باہر کھڑا ہو تو ان دونوں کو دیکھ لے تو اس پر بھی خلوت نہ ہوئی ورنہ ہو جائے گی اور اگر مکان ایسا ہے جس کا راز نکلا ہوا ہے کہ اگر کوئی باہر کھڑا ہو تو ان دونوں کو دیکھ سکے یا یہ اندیشہ ہے کہ کوئی آجائے تو خلوت صحیحہ نہ ہوئی (جوہرہ درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۲..... خیر میں ہو جائے گی۔ یونہی باغ میں گر دروازہ ہے اور وہ بند ہے تو ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ اور محمل میں اگر اس کا محل ہے کہ اس میں صحبت ہو سکے تو ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ (جوہرہ نیرہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳..... شوہر کا عضو قاصل کٹا ہوا ہے یا انتیبیں نکال لئے گئے ہیں یا عنین ہے یا خنثی ہے اور اس کا مرد ہونا ظاہر ہو چکا تو ان سب میں خلوت صحیحہ ہو چکی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۴..... خلوت صحیحہ کے بعد عورت کو طلاق دی تو مہر پورا واجب ہوگا جبکہ نکاح بھی صحیح ہو اور اگر نکاح فاسد ہے یعنی نکاح کی کوئی شرط مفقود ہے مثلاً بغیر گواہوں کے نکاح ہوا یا دو بہنوں سے ایک ساتھ نکاح کیا یا عورت کی عدت میں اس کی بہن سے نکاح کیا یا جو عورت کسی کی عدت میں ہے اس سے نکاح کیا یا پچھی کی عدت میں پانچویں سے نکاح کیا یا حرہ نکاح میں ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کیا تو ان سب صورتوں میں فقط خلوت سے واجب نہیں بلکہ اگر وطی ہوئی تو مہر مثل واجب ہوگا اور مہر مقرر نہ تھا تو خلوت صحیحہ سے نکاح صحیح میں مہر مثل مؤکد ہو جائے گا۔

خلوت صحیحہ کے یہ احکام بھی ہیں طلاق دی تو عورت پر عدت واجب ہے بلکہ عدت میں مان وخفقہ اور رہنے کو مکان دینا بھی واجب ہے بلکہ نکاح صحیح میں عدت تو مطلقاً خلوت سے واجب ہوتی ہے۔ صحیح ہو یا فاسد بالبتہ نکاح فاسد ہو تو بغیر وطی کے عدت واجب نہیں خلوت کا یہ حکم بھی ہے کہ جب تک عدت میں ہے اس کی بہن سے نکاح نہیں کر سکتا اور اس کے علاوہ چار عورتیں نکاح میں نہیں ہو سکتیں اگر وہ آزاد ہے تو اس کی عدت میں باندی سے نکاح نہیں کر سکتا اس عورت کو جس سے خلوت صحیحہ ہوئی اسی زمانہ میں طلاق دے جو خلوۃ کے طلاق کا زمانہ ہے اور عدت میں اسے طلاق بائن دے سکتا ہے مگر اس سے رجعت نہیں کر سکتا۔ طلاق رجعی دینے کے بعد خلوت صحیحہ سے رجعت ہو سکتی ہے اور اس کی عدت کے زمانہ میں شوہر مر گیا تو وارث نہ ہوئی خلوت سے جب مہر مؤکد ہو چکا تو اب ساقط نہ ہوگا اگرچہ جدائی عورت کی جانب سے ہو۔ (جوہرہ، عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۵..... اگر میاں بیوی میں تفریق ہوئی مرد کہتا ہے خلوت صحیحہ نہ ہوئی عورت کہتی ہے ہوئی تو عورت کا قول معتبر ہے اور اگر خلوت ہوئی مگر عورت مرد کے کاہو میں نہ آئی اگر کنواری ہے پھر پورا واجب ہو جائے گا اور ثیب ہے تو مہر مؤکد نہ ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶..... جو رقم مہر کی مقرر ہوئی وہ شوہر نے عورت کو دے دی عورت نے قبضہ کرنے کے بعد شوہر کو ہبہ کر دی اور قبل وطی کے طلاق ہوئی تو شوہر نصف اس رقم کا عورت سے اور وصول کرے گا اور اگر بغیر قبضہ کئے کل کو ہبہ کر دیا یا صرف نصف پر قبضہ کیا اور کل کو ہبہ کر دیا یا نصف باقی کو تو اب کچھ نہیں لے سکتا۔ یونہی اگر مہر اسباب قرار پایا تھا قبضہ کرنے کے بعد بغیر قبضہ ہبہ کر دے تو ہبہ صورت کچھ نہیں لے سکتا ہاں اگر قبضہ کرنے کے بعد اسے عیب دار کر دیا اور عیب بھی بہت ہے اس کے بعد ہبہ کیا تو جس دن قبضہ کیا اس دن اس چیز کی جو قیمت تھی اس کا نصف شوہر وصول کرے گا اور اگر عورت نے شوہر کے ہاتھ وہ چیز بیچ ڈالی جب بھی نصف قیمت لے لیگا۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷..... خلوت سے پہلے بیوی وشوہر میں ایک نے دوسرے کو یا کسی دوسرے نے ان میں سے کسی کو مار ڈالا یا شوہر نے خود کشی کر لی یا زوجہ نے خود کشی کر لی تو مہر پورا واجب ہوگا اور اگر زوجہ باندی تھی اس نے خود کشی کر لی تو نہیں۔ یونہی اگر اس کے مولیٰ نے جو اس کا قتل بالغ ہے اس کنیز کو مار ڈالا تو مہر ساقط ہو جائے گا اور اگر نابالغ یا مجنون تھا تو ساقط نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۸..... عورت کے خاندان کی اسی جیسی عورت کا مہر ہوتا ہے اس کے لئے مہر مثل ہے مثلاً اس کی بہن پھوپھی چچا کی بیٹی وغیرہا کا مہر۔ اس کی ماں کا مہر اس کے لئے مہر مثل نہیں جب کہ وہ دوسرے گھرانے کی ہو اور اگر اس کی ماں اسی خاندان کی ہو مثلاً اس کے باپ کی چچازاد بہن ہے تو اس کا مہر اس کے لئے مہر مثل ہے اور وہ عورت جس کا مہر اس کے لئے مہر مثل ہے وہ کن امور میں اس جیسی ہوان کی تفصیل یہ ہے۔ عمر، مال، حال میں مشابہ ہو دونوں ایک شہر میں ہوں ایک زمانہ ہو۔ عقل و تمیز، دیانت و پارسائی، علم و ادب میں یکساں ہو۔ دونوں کنواری ہوں یا دونوں ثیب اور ایسا ہونے میں ایک سی ہوں کہ ان چیزوں کے اختلاف سے مہر میں اختلاف ہوتا ہے۔ شوہر کا حال بھی ملحوظ ہوتا ہے مثلاً جوان اور بوڑھے کے مہر میں اختلاف ہوتا ہے عقد کے وقت ان امور میں یکساں ہونے کا اعتبار ہے بعد میں کسی بات کی کمی بیشی ہوئی تو اس کا اعتبار نہیں مثلاً ایک کا جب نکاح ہوا تھا

اس وقت جس حیثیت کی تھی دوسری بھی اپنے نکاح کے وقت اسی حیثیت کی ہے مگر پہلی میں بعد کوئی ہوگئی اور دوسری میں زیادتی یا برعکس ہوا تو اس کا اعتبار نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۹.....اگر اس کے خاندان میں کوئی ایسی عورت نہ ہو جس کا مہر اس کے لئے مہرِ مثل ہو سکے تو کوئی دوسرا خاندان جو اس کے خاندان کے مثل ہے اس میں کوئی عورت اس جیسی ہو اس کا مہر اس کے لئے مہرِ مثل ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰.....مہرِ مثل کے ثبوت کے لئے دو مرد یا ایک مرد دو عورتیں گواہان عادل ہونا چاہئے جو بلفظ شہادت بیان کریں اور گواہ وہ ہوں تو زوج کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۱.....ہزار روپے کا مہر باندھا گیا اس شرط پر کہ اس شہر سے عورت کو نہیں لے جائے گا۔ اس کے ہوتے ہوئے دوسرا نکاح نہ کرے گا تو اگر مثلِ ہاری کی تو دو ہزار مہر کے ہیں اور اگر پوری نیل کی بلکہ اسے یہاں سے لے جایا اس کے ہوتے ہوئے دوسرا نکاح کر لیا تو مہرِ مثل ہے اور اگر یہ شرط ہے کہ یہاں رکھے تو ایک ہزار مہر اور باہر لے جائے تو دو ہزار اور یہیں رکھا تو وہی ایک ہزار ہیں اور باہر لے گیا تو مہرِ مثل واجب مگر مہرِ مثل اگر دو ہزار سے زیادہ ہے تو دو ہی ہزار پائے گی زیادہ نہیں اور اگر مہرِ مثل ایک ہزار سے کم ہے تو پورا ایک ہزار ہی لے گی کم نہیں اور اگر دخول سے پہلے طلاق ہوئی تو مہر صورت جو مقرر ہوا اس کا نصف لے گی یعنی یہاں رکھا تو پانچ سو باہر لے گیا تو ایک ہزار۔ یونہی اگر کنواری ہو عیب میں دو ہزار اور ایک ہزار کی تفریق متعہ کی تو عیب میں ایک ہزار مہر رہے گا اور کنواری کا بابت ہوئی تو مہرِ مثل۔ یہ شرط ہے کہ اگر خلوت صورت ہے تو دو ہزار لے گی اور جو صورت ہے تو ایک ہزار اس صورت میں مہرِ مثل نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۲.....نکاح فاسد میں جب تک بلی نہ ہو مہر لازم نہیں یعنی خلوت صحیحہ کافی نہیں اور بلی ہوگئی تو مہرِ مثل واجب ہے جو مہر مقرر سے زائد نہ ہو اور اگر اس سے زیادہ ہے تو جو مقرر ہوا وہی دیں گے اور نکاح فاسد کا حکم یہ ہے کہ ان میں ہر ایک پر فسخ کر دینا واجب ہے اس کی بھی ضرورت نہیں کہ دوسرے کے سامنے فسخ کرے اور اگر فسخ نہ کریں تو قاضی پر واجب ہے کہ تفریق کر دے اور تفریق ہوگئی یا شوہر مر گیا تو عورت پر عدت واجب ہے جبکہ بلی ہو چکی ہو مگر موت میں بھی عدت وہی تین حیض ہے چار مہینے دس دن نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۳.....نکاح فاسد میں تفریق یا متارکہ کے وقت سے عدت ہے اگرچہ عورت کو اس کی خبر نہ ہو۔ متارکہ یہ ہے کہ اسے چھوڑ دے مثلاً یہ کہے میں نے تجھے چھوڑا یا چلی جا نکاح کر لیا کوئی اور لفظ اسی کے مثل کہے مثلاً آپ چھوڑ نے سے متارکہ نہ ہوگا جب تک زبان سے نہ کہے اور بقصدِ طلاق سے بھی متارکہ ہو جائے گا مگر اس طلاق سے یہ نہ ہوگا کہ اگر پھر اس سے نکاح صحیح کرے تو تین طلاق کا مالک نہ رہے بلکہ نکاح صحیح کرنے کے بعد تین طلاق کا اختیار رہے گا۔ نکاح سے انکار کرنا متارکہ نہیں اور اگر چہ تفریق وغیرہ میں اس کا وہاں ہونا ضروری نہیں مگر کسی کا بھانا ضروری ہے اگر کسی نے نہ بلایا تو عدت پوری نہ ہوگی۔ (عالمگیری وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۴.....نکاح فاسد میں خلوت اس وقت واجب نہیں اگر خلوت پر مصالحت ہوئی جب بھی نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۵.....آزاد ہونے تک نکاح کر کے پھر اپنی عورت کو خرید لیا تو نکاح فاسد ہو گیا اور غلام یا جن نے اپنی زوجہ کو خرید لیا تو نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۶.....مہر کی تین قسم ہے اول مجہول الجنس والوصف مثلاً کپڑا یا جانور دیا۔ یہ باندی کے پیٹ میں جو بچہ ہے یا بکری کے پیٹ میں جو بچہ ہے اس سال یا اس میں جتنے بچے آئیں گے ان سب میں مہرِ مثل واجب ہے۔ دوم معلوم الجنس مجہول الوصف مثلاً غلام یا گھوڑا گائے یا بکری ان سب میں متوسط درجہ کا لازم ہے یہ اس کی قیمت۔ سوم جنس وصف دونوں معلوم ہوں تو جو کہا وہی واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۷.....عورت کا ولی اس کے مہر کا ضامن ہو سکتا ہے بالفاظ ہوا گر چہ خود ولی نے نکاح پڑھوایا ہو مگر شرط یہ ہے کہ وہ ولی مرض الموت میں مبتلا نہ ہو اگر مرض الموت میں ہے تو وہ صورتیں ہیں وہ عورت اس کی وارث ہے تو کفالت صحیح نہیں اور وارث نہ ہو تو اپنے تہائی مال میں کفالت

کرسکتا ہے۔ یونہی شوہر کا ولی بھی مہر کا ضامن ہوسکتا ہے اور اس میں بھی وہی شرط ہے اور وہی صورتیں ہیں اور یہ بھی شرط ہے کہ عورت یا اس کا ولی یا فضولی اسی مجلس میں قبول بھی کرلے اور نہ کفالت صحیح نہ ہوئی اور عورت بالغہ ہو جس سے چاہے مطالبہ کرے شوہر سے یا ضامن سے اور ضامن سے مطالبہ کیا اور اس نے دے دیا تو ضامن شوہر سے وصول کرے اگر اس کے حکم سے ضمانت کی ہو اور اگر بطور خود ضامن ہو گیا تو نہیں کرسکتا اور اگر شوہر بالغ ہے تو جب تک بالغ نہ ہو اس سے مطالبہ نہیں کرسکتی اور اگر شوہر بالغ کے باپ نے کفالت کی اور مہر دے دیا تو بیٹے سے نہیں وصول کرسکتا ہاں اگر ضامن ہونے کے وقت یہ شرط لگادی تھی کہ وصول کرلے تو اب لے سکتا ہے۔ (عالمگیری وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۸..... زید نے اپنی لڑکی کا نکاح عمرو سے دو ہزار مہر پر کیا یعنی کہ ہزار میں دوں گا اور ہزار عمرو پر اور عمرو نے قبول بھی کرلیا تو دونوں ہزار عمرو پر ہیں اور زید ہزار کا ضامن قرار دیا جائے گا اگر عورت نے اپنے باپ زید سے لے لئے تو زید عمرو سے وصول کرلے اور اگر عورت نے زید کے مرنے کے بعد اس کے ترکہ میں سے ہزار لے لئے تو زید کے ورثہ عمرو سے وصول کریں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۹..... شوہر کے باپ کے کہنے سے کسی اجنبی نے ضمانت کرلی پھر ادا کرنے سے پہلے باپ مرگیا تو عورت کو اختیار ہے شوہر سے لے یا اس کے باپ کے ترکہ سے اگر ترکہ سے لیا تو باقی ورثہ شوہر سے وصول کریں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۰..... تاج کو کیل نے مہر کی ضمانت کرلی اگر شوہر کے حکم سے ہے تو واپس لے سکتا ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۱..... شوہر بالغ مجنون ہے تو اس کے باپ سے مہر کا مطالبہ نہیں ہوسکتا اور اگر مالدار ہے تو پہلے مطالبہ ہوسکتا ہے کہ لڑکے کے مال سے مہر ادا کردے نہیں کہ اپنے مال سے ادا کرے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۲..... باپ نے بیٹے کا مہر ادا کردیا اور ضامن نہ تھا تو اگر دیتے وقت گواہ بنالئے کہ واپس لے لیا تو لے سکتا ہے ورنہ نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۳..... مہر تین قسم کا ہے۔ معجل کہ خلوت سے پہلے مہر ادا قرار پایا ہے اور موصل جس کے لئے کوئی میعاد مقرر ہوا اور مطلق جس میں نہ یہ ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کچھ حصہ معجل ہو کچھ موصل کچھ مطلق یا کچھ معجل اور کچھ موصل اور کچھ مطلق۔ مہر معجل وصول کرنے کے لئے عورت اپنے شوہر سے اپنا نفس روک سکتی ہے یعنی یہ اختیار ہے کہ وطی و مقدمات وطی سے باز رکھے خواہ کل معجل ہو یا بعض اور شوہر کو مثال نہیں کہ عورت کو مجبور کرے اگر چہ اس کے دشمن عورت کی رضامندی سے وطی اور خلوت ہو چکی ہو یعنی یہ حق عورت کو ہمیشہ حاصل ہے جب تک وصول نہ کرلے یونہی اگر شوہر سفر میں لے جانا چاہتا ہے تو مہر معجل وصول کرنے کے لئے جانے سے انکار کرسکتی ہے۔ یونہی اگر مہر مطلق ہو اور وہاں کا عرف ہے کہ ایسے مہر میں کچھ قبل خلوت ادا کیا جاتا ہے تو اس کے خاندان میں جتنا بیشتر ادا کرنے کا رواج ہے اس کا حکم مہر معجل کا ہے یعنی اس کے وصول کرنے کے لئے وطی و سفر سے منع کرسکتی ہے اور اگر مہر موصل یعنی میعادی ہے اور میعاد مجہول ہے جب بھی فوراً دینا واجب ہے ہاں اگر موصل ہے اور میعاد بظاہر کہ موت یا طلاق پر وصول کرنے کا حق ہے تب تک جب تک طلاق یا موت واقع نہ ہو وصول نہیں کرسکتی جیسے عموماً ہندوستان میں یہی رواج ہے کہ مہر موصل سے یہی سمجھتے ہیں۔ (عالمگیری وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۴..... نابالغہ بالغ ہے تو اس کے باپ یا دادا کو اختیار ہے کہ مہر معجل لینے کے لئے رخصت نہ کریں اور زبردستی کو اپنے شوہر کے قبضہ میں نہیں دے سکتے اور بالغہ بھی مہر معجل لینے سے پہلے صرف باپ یا دادا رخصت کرسکتے ہیں ان کے سوا کسی ولی کو اختیار نہیں کہ رخصت کردے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۵..... عورت نے جب مہر معجل پالیا تو اب شوہر اسے پردیس کو بھی لے جاسکتا ہے عورت کو اب انکار کا حق نہیں۔ اور اگر مہر معجل میں ایک روپیہ بھی باقی ہے تو بھی وطی و سفر سے باز رکھ سکتی ہے۔ یونہی اگر عورت کا باپ صحیح العقل پردیس کو جانا چاہتا ہے اور اپنے ساتھ اپنی جوان لڑکی کو لے جانا چاہتا ہے جس کی شادی ہو چکی ہے اور شوہر نے مہر معجل ادا نہیں کیا ہے تو لے جاسکتا ہے اور مہر وصول ہو چکا ہے تو بغیر اجازت شوہر نہیں لے جاسکتا اگر مہر معجل کا ادا ہو چکا ہے صرف ایک درہم باقی ہے تو لے جاسکتا ہے اور شوہر یہ چاہے کہ جدا یہاں پس کر لے تو یہ پس نہیں لے سکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۶..... بالغ لڑکی رخصتی ہو چکی مگر مہر مثل وصول نہیں ہوا ہے تو اس کا ولی روک سکتا ہے اور شوہر کچھ نہیں کر سکتا جب تک مہر مثل ادا نہ کر لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۷..... باپ اگر لڑکی کا مہر شوہر سے وصول کرنا چاہے تو اس کی ضرورت نہیں کہ لڑکی بھی وہاں حاضر ہو پھر اگر شوہر لڑکی کے باپ سے رخصتی کرنے کے لئے کہے اور لڑکی اپنے باپ کے گھر موجود ہو تو رخصت کر دے اور اگر وہاں نہ ہو اور بھیجنے پر بھی قدرت نہ ہو تو مہر پر قبضہ کرنے کا بھی اسے حق نہیں، اگر شوہر مہر دینے پر تیار ہے مگر یہ کہتا ہے کہ لڑکی کا باپ لڑکی کو نہیں دے تا خود لے لیگا تو حاکم حکم دے گا کہ لڑکی کا باپ ضامن دے کہ مہر لڑکی کے پاس پہنچ جائے گا اور شوہر کو حکم دے کہ مہر ادا کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۸..... مہر موجل یعنی میعادی تھا اور میعاد پوری ہوئی تو عورت اپنے کو روک سکتی ہے یا بعض مثجل تھا بعض میعادی اور میعاد پوری ہو گئی تو عورت اپنے کو روک سکتی ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴۹..... اگر مہر موجل (مہر کی میعاد موت یا طلاق تھی) یا معلق تھا اور طلاق یا موت واقع ہوئی تو اب یہ بھی مثجل ہو جائے گا۔ یعنی فی الحال مطالبہ کر سکتی ہے اگر چہ طلاق رجعی ہو مگر رجعی میں رجوع کے بعد موجل ہو گیا اور اگر مہر منجم ہے یعنی قسط قسط وصول کرے گی اور طلاق ہوئی تو اب بھی قسط ہی کے ساتھ لے گی۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵۰..... مہر مثجل لینے کے لئے عورت اگر ولی سے انکار کرے تو اس کی وجہ سے نفقہ ساقط نہ ہوگا اور اس صورت میں بلا اجازت شوہر کے گھر سے باہر بلکہ سفر میں بھی جا سکتی ہے جبکہ ضرورت سے ہو اور اپنے جیکے والوں سے ملنے کے لئے بھی بلا اجازت جا سکتی ہے اور جب مہر وصول کر لیا تو اب بلا اجازت نہیں جا سکتی مگر صرف ماں باپ کی ملاقات کو ہر ہفتہ میں ایک بار دن بھر کے لئے جا سکتی ہے اور محارم کے یہاں سال بھر میں ایک بار اور محارم کے سوا اور رشتہ داروں یا غیروں کے یہاں نہ یا شادی کی کسی تقریب میں نہیں جا سکتی یہ شوہر ان موقعوں پر جانے کی اجازت دے یا نہ اجازت دے تو دونوں گنہگار ہوں گے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۱..... مہر میں اختلاف ہو تو اس کی چند صورتیں ہیں ایک یہ کہ مقدار مہر میں اختلاف ہوا یک کہتا ہے مہر پانچ سو ہے اور دوسرا کہتا ہے نکاح کے وقت مہر کا ذکر ہی نہ آیا تو جو کہتا ہے بندھا تھا گواہ پیش کرے پیش کر سکے تو انکار کرنے والے کو حلف دیا جائے اگر حلف اٹھانے سے انکار کرے تو مدعی کا دعویٰ ثابت اور حلف اٹھانے تو مہر مثل واجب ہوگا یعنی جبکہ نکاح باقی ہو یا خلوت کے بعد طلاق ہوئی ہو اور اگر خلوت سے پہلے طلاق ہوئی تو کپڑے کا جوڑا اور واجب ہوگا اس کا حکم دشتر بیان ہو چکا۔ دوسری صورت یہ کہ مقدار میں اختلاف ہو تو اگر مہر مثل اتنا ہے جتنا عورت بتاتی ہے یا زائد تو عورت کی بات قسم کے ساتھ مانی جائے اور اگر مہر مثل شوہر کے کہنے کے مطابق ہے یا کم تو قسم کے ساتھ شوہر کی بات مانی جائے اور اگر کسی نے گواہ پیش کئے تو اس کا قول مانا جائے۔ مہر مثل کچھ بھی ہو اگر دونوں گواہ نے پیش کئے تو جس کا قول مہر مثل کے خلاف ہے اس کے گواہ مقبول ہیں اور اگر مہر مثل دونوں دعووں کے درمیان ہے مثلاً زوج کا دعویٰ ایک ہزار کا ہے اور عورت کا دعویٰ دو ہزار کا اور مہر مثل ڈیڑھ ہزار ہے تو دونوں کو قسم دیں گے جو قسم کھا جائے اس کا قول معتبر ہے یا جو گواہ پیش کرے اس کا قول مانا جائے اور اگر دونوں قسم کھا گئیں یا دونوں گواہ پیش کریں تو مہر مثل پر فیصلہ ہوگا یہ تفصیل اس وقت ہے کہ نکاح باقی ہو دخول ہوا یا نہیں یا دونوں میں ایک مر چکا ہو۔ یونہی اس صورت میں کہ دخول کے بعد طلاق دے دی ہو اور اگر قبل دخول طلاق دی تو متعہ مثل (یعنی ہودہ) جس کے قول کے موافق ہو قسم کے ساتھ اس کا قول معتبر ہے اور اگر متعہ مثل دونوں کے درمیان ہو تو دونوں پر حلف کھلی ہو حلف اٹھا لے اس کی بات معتبر ہے اور دونوں اٹھا لیں تو متعہ مثل دیں گے اور اگر کوئی گواہ پیش کرے تو اس کا قول معتبر ہے اور دونوں نے پیش کئے تو جس کا قول متعہ مثل کے خلاف ہے وہ معتبر ہے اور اگر یوں کہا کہ نکاح ہو چکا اور دونوں کے وہ نہ ہوا تو مقدار میں زوج کے دعوے کا قول مانا جائے گا اور نفس مہر میں اختلاف ہوا کہ مہر مقرر ہوا تھا یا نہیں تو مہر مثل پر فیصلہ کریں گے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۲..... شوہر اگر کابین نامہ لکھنے سے انکار کرے تو مجبور نہ کیا جائے اور اگر مہر روپے کا باندھا گیا اور کابین نامہ میں اشرفیاں لکھی

گئیں تو شوہر پر روپے واجب ہیں مگر تاکتی شرفیاں دلوائے گا۔ جبکہ اسے علم نہ ہو کہ روپیہ کا مہر بندھا تھا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۳..... شوہر نے کوئی چیز عورت کے یہاں بھیجی مگر یہ کہدیا کہ یہ ہدیہ ہے تو اب نہیں کہہ سکتا کہ وہ مہر میں بھی اور اگر کچھ نہ کہا تھا اور اب کہتا ہے کہ مہر میں بھیجی اور عورت کہتی ہے کہ ہدیہ ہے اور وہ چیز کھانے کی قسم سے ہے مثلاً روٹی، گوشت، حلوا، صابنی وغیرہ تو عورت سے قسم لے کر اس کا قول مانا جائے گا اور اگر کھانے کی قسم سے نہیں یعنی باقی رہنے والی چیز ہو مثلاً کپڑے، بکری، بھی مشبہ وغیرہ تو شوہر کو حلف دیا جائے قسم کھالے تو اس کی بات مانیں اور عورت کو اختیار ہوگا کہ اگر وہ چیز (قسم نہیں) اور باقی ہے تو واپس دے اور اپنا مہر وصول کرے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۴..... شوہر نے عورت کے یہاں کوئی چیز بھیجی اور عورت کے باپ نے شوہر کے یہاں کچھ بھیجا شوہر کہتا ہے وہ چیز میں نے مہر میں بھیجی تھی، قسم کے ساتھ اس کا قول مان لیا جائے گا اور عورت کو اختیار ہوگا کہ وہ شے واپس کر دے اور عورت کے باپ نے جو بھیجا تھا اگر وہ شے ہلاک ہوگئی تو کچھ واپس نہیں لے سکتا اور موجود ہے تو واپس لے سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۵..... جس لڑکی سے منگنی ہوئی اس کے پاس لڑکے کے یہاں سے شکر اور میوے وغیرہ آئے پھر کسی وجہ سے نکاح نہ ہوا تو اگر وہ چیزیں تقسیم ہوگئیں اور بھیجنے والے نے تقسیم کی اجازت بھی دے دی تھی تو واپس نہیں لے سکتا اور نہ واپس لے سکتا ہے۔ (عالمگیری)

تقسیم کی اجازت صراحۃً ہو یا عرفاً مثلاً ہندوستان میں اس موقع پر ایسی چیزیں اسی لئے بھیجتے ہیں کہ لڑکی والا اپنے کنبہ اور رشتے داروں میں بانٹے گا یہ چیزیں اس لئے نہیں ہوتیں کہ رکھ لے بلکہ خود کھائے گا۔

مسئلہ نمبر ۵۶..... شوہر نے عورت کے یہاں عیدی بھیجی پھر کہتا ہے کہ وہ روپیہ مہر میں بھیجے تھا اس کا قول نہیں مانا جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۷..... عورت مرگئی شوہر نے کہا کہ بکری وغیرہ کوئی جانور بھیجا تھا نذر کر کے تیجہ میں کھلایا جائے اور اس کی قیمت نہیں بتاتی تھی تو نہیں لے سکتا اور قیمت بتادی تھی تو لے سکتا ہے اور اگر اختلاف ہو وہ کہتا ہے کہ بتادی تھی اور لڑکی والا کہتا ہے کہ نہیں بتائی تھی تو اگر لڑکی والا قسم کھالے تو اس کی بات مان لی جاوے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۸..... کوئی عورت عدت میں تھی اسے فرخندہ بنیاد پاس امید پر کہ بعد عدت اس سے نکاح کرے گا اگر نکاح ہوگیا تو جو کچھ خرچ کیا ہے واپس نہیں لے سکتا اور عورت نے نکاح سے انکار کر دیا تو جو اسباب تملیک دیا ہے واپس لے سکتا ہے۔ اور جو اسباب اجازت دیا ہے مثلاً اس کے یہاں کھانا کھاتا رہی تو یہ بھی واپس نہیں لے سکتا۔ (منحہ)

مسئلہ نمبر ۵۹..... لڑکی کو جو کچھ جہیز میں دیا ہے وہ واپس نہیں لے سکتا اور نہ کوئی اختیار نہیں جبکہ مرض الموت میں نہ دیا ہو۔ یونہی جو کچھ سامان بالغ لڑکی کے لئے خریدا اگر چہ ابھی نہ دیا ہو مرض الموت میں دیا اس کی مالک بھی تنہا لڑکی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۰..... لڑکی والوں نے نکاح یا رخصت کے وقت شوہر سے کچھ لیا ہو یعنی نظیر لئے نکاح یا رخصت سے انکار کرتے ہوں اور شوہر خود کہ نکاح یا رخصت کر دیں تو شوہر اس چیز کو واپس لے سکتا ہے اور نہ ہی تو اس کی قیمت لے سکتا ہے کہ یہ رشوت ہے۔ (کذا فی الوجیز) رخصت کے وقت جو کپڑے بھیجے اگر بطور تملیک ہیں جیسے ہندوستان میں معمول ہے کہ ڈال بری میں جوڑے بھیجے جاتے ہیں اور عرف یہی ہے کہ لڑکی کو مالک کر دیتے ہیں تو انہیں واپس نہیں لے سکتا اور تملیک نہ ہو تو لے سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۱..... لڑکی کو جہیز دیا پھر یہ کہتا ہے کہ میں نے بطور عاریت دیا ہے اور لڑکی والوں کے مرنے کے بعد شوہر کہتا ہے کہ بطور تملیک دیا ہے تو اگر وہ چیز ایسی ہے کہ عموماً لوگ سے جہیز میں دیا کرتے ہیں تو لڑکی والوں کے شوہر کا قول مانا جائے اور اگر عموماً یہ بات نہ ہو بلکہ عاریت و تملیک دونوں طرح دی جاتی ہو تو اس کے باپ ہی کا قول معتبر ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۲..... جس صورت میں لڑکی کا قول معتبر ہے اگر اس کے باپ نے کہا پیش کے جو اس مر کی شہادت دیتے ہیں کہ دیتے وقت اس نے کہدیا تھا کہ عاریت ہے تو گواہان لئے جائیں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۳..... بالغہ لڑکی کا نکاح کردیا اور جہیز کے اسباب بھی معین کردیے مگر ابھی دیے نہیں اور رخصتی ہوگئی پھر دوسرے سے نکاح ہوا تو لڑکی اس جہیز کا باپ سے مطالبہ نہیں کرسکتی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۴..... لڑکی نے ماں باپ کے مال اور اپنی دستکاری سے کوئی چیز جہیز کے لئے تیار کی اور اس کی ماں مرگئی باپ نے وہ چیز جہیز میں دے دی تو اس کے بھائیوں کو یہ چیز نہیں پہنچتا کہ اس چیز میں ماں کی طرف سے میراث کا دعویٰ کریں۔ یونہی اس کا باپ جو کپڑے اوڑھا بچھا اس میں سے یہ اپنے جہیز کے لئے بنا کر رکھتی رہی اور بہت کچھ جمع کرلیا اور باپ مرگیا تو یہ اسباب سب لڑکی کا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۵..... ماں نے چند کے لئے اس کے باپ کے مال سے جہیز تیار کیا اس کا کچھ اسباب جہیز میں دیا اور اسے علم ہوا اور خاموش رہا اور لڑکی رخصت کردی گئی تو اب باپ اس جہیز کو لڑکی سے واپس نہیں لے سکتا (محیط و بحر)

مسئلہ نمبر ۶۶..... جس گھر میں بیوی شوہر رہتے ہیں اس میں کچھ اسباب ہیں جس کا ہر ایک مدعی ہے تو اگر وہ ایسی شے ہے جو عورتیں برتتی ہیں مثلاً دوپٹہ، سنگاردان، خاص عورتوں کے پہننے کے کپڑے تو انہیں چیز عورت کو دی جائے گی ہاں اور شوہر یہ حلف دے کہ یہ چیز اس کی ہے تو اسے دے دیں گے اور اگر وہ ایسی مردوں کے برتنے کی ہے مثلاً ٹوپی، عمامہ، انگرکھا اور ہتھیار وغیرہ یہ چیزیں مرد کو دیں گے مگر جب عورت گواہ دے اور اپنی ملک ثابت کرتے اسے دیں گے اور اگر دونوں کے کام کی چیز ہو مثلاً بچھونا تو یہ بھی مردی کو دیں گے مگر جب عورت گواہ پیش کرے تو اسے دیں اور اگر ان دونوں میں ایک کا استعمال ہو چکا ہے اس کے ورثہ اور اس میں اختلاف ہو اب بھی وہی تفصیل ہے مگر جو چیز دونوں کے برتنے کی ہو وہ اسے دیں جو زندہ ہے اور ورثہ کو نہیں اور اگر بکان میں مال تجارت ہے اور مشہور ہے کہ وہ شخص اس چیز کی تجارت کرتا تھا تو مرد کو دیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۷..... جو چیز مسلمان کے نکاح میں مہر ہو سکتی ہے وہ کافر کے نکاح میں بھی ہو سکتی ہے اور جو مسلمان کے نکاح میں مہر نہیں ہو سکتی۔ کافر کے نکاح میں بھی نہیں ہو سکتی سوائے شراب وخنزیر کہ یہ کافر کے حق میں ہو سکتے ہیں مسلمان کے نہیں۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۶۸..... کافر کا نکاح بغیر مہر کے ہوا یعنی مہر کا ذکر نہ آیا کہ باہمی مہر نہیں دیا جائے گا مہر مثل کافر کا مہر یا مہر حلال ہے اور یہ ان کے مذہب میں جائز بھی ہو یعنی ان صورتوں میں ان کے یہاں مہر مثل کا حکم دیا جاتا ہو تو ان صورتوں میں عورت کو مہر نہ ملے گا اگرچہ وہ ملی ہو گئی ہو یا قتل وملی طلاق ہوگئی ہو یا شوہر مرگیا ہو اگرچہ وہ دونوں اب مسلمان ہو گئے یا مسلمان کے پاس اس کا مقدمہ پیش کیا ہو ہاں باقی احکام نکاح ثابت ہوں گے مثلاً وجوب نفقہ وقوع طلاق عدت نسب ظہار ایلاء وغیرہ وغیرہ۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۹..... بالغ نے بغیر اجازت ولی نکاح کیا اور ولی بھی کرتی پھر ولی نے رد کردیا تو مہر لازم نہیں۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۷۰..... بالغہ کے باپ کو حق ہے کہ اپنی لڑکی کا مہر مثل شوہر سے طلب کرے اور اگر لڑکی کامل دماغ ہے تو شوہر رخصت کرا سکتا ہے اور اس کے کسی کی تخصیص نہیں اور اگر اس کامل نہیں اگرچہ بالغہ ہو تو رخصت پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ (درمختار و بحر مختار)

لونڈی غلام کے نکاح کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (پ۵، النساء، ۲۵)

اور تم میں بے مقدوری کے باعث جن کے نکاح میں آزاد مومن عورتیں ایمان والیاں نہ ہوں تو ان سے نکاح کرے جو تمہارے ہاتھ کی ملک ہیں۔ ایمان والی کنیزیں اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے۔ تم میں ایک دوسرے سے ہے تو ان سے نکاح کرو ان کے مالکوں کی اجازت اور حسب دستور ان کے مہر انہیں دو (ترجمہ کنزالایمان)

امام احمد وابوداؤد وترمذی وحاکم رحمہم اللہ جابر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو غلام بغیر مولیٰ کی اجازت کے نکاح کرے وہ زانی ہے ابوداؤد ابن عمر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب غلام نے بغیر اجازت مولیٰ کے نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے۔ امام شافعی وبیہقی رحمہما اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے راوی انہوں نے فرمایا غلام دو عورتوں سے نکاح کرسکتا ہے زیادہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱..... لونڈی وغلام نے اگر خود نکاح کرلیا یا ان کا نکاح کسی اور نے کردیا تو یہ نکاح مولیٰ کی اجازت پر موقوف ہے جائز کردے گا نافذ ہو جائے گا رد کردے گا باطل ہو جائے گا پھر اگر وہ بھی ہو چکی اور مولیٰ نے رد کردیا ہو جب تک آزاد نہ ہو لونڈی اپنا مہر طلب نہیں کرسکتی نہ غلام سے مطالبہ ہوسکتا ہے اور اگر وطی نہ ہوئی جب تو مہر ہو ہی نہ ہوا۔ (درمختار وردالمحتار)

یہاں مولیٰ سے مراد وہ ہے جسے اس کے نکاح کی ولایت حاصل ہو مثلاً مالک یا بالغ ہو تو اس کا باپ یا دادا یا قاضی یا وصی اور لونڈی غلام سے مراد عام ہیں مدبر۔ مکاتب ماذون ام ولد یا وہ جس کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا سب کو شامل ہے۔

مسئلہ نمبر ۲..... مکاتب اپنی لونڈی کا نکاح اپنے اذن سے کرسکتا ہے اور چاہا اپنے غلام کا نہیں کرسکتا اور ماذون غلام لونڈی کا بھی نہیں کرسکتا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳..... مولیٰ کی اجازت سے غلام نے نکاح کیا تو مہر فی الحال خود غلام پر ہے جب تک مولیٰ نہ لیں اور مر گیا تو مہر فی الحال دونوں ماذون اور غلام خالص مہر وفی الحال بیچ ڈالا جائے گا اور مدبر مکاتب نہ بیچے جائیں بلکہ انہیں حکم دیا جائے کہ کما کر ادا کرتے رہیں۔ مکاتب اگر عدل کتابت سے عاجز ہو تو اب مکاتب نہ رہے گا اور مہر فی الحال دیا جائے گا اور غلام کی بیع اس کا مولیٰ کرے اگر وہ انکار کرے تو اس کے سامنے قاضی بیع کردے گا اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جن داموں کو فروخت ہو رہا ہے مولیٰ اپنے پاس سے دے دے اور فروخت نہ ہونے دے۔ (درمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴..... مہر میں فروخت ہوا مگر وہ دام ادا نے مہر کیلئے کافی نہ ہوں تو اب دوبارہ فروخت نہ کیا جائے بلکہ جتنے مہر بعد آزادی طلب کرسکتی ہے اور اگر خود ہی عورت کے ہاتھ بیچا گیا تو جتنے مہر سے اتنا تو ہو گیا اور نفقہ میں بیچا گیا اور ان داموں سے نفقہ ادا نہ ہوا تو باقی بعد حق لے سکتی ہے اور بیچ کے بعد بچہ اور نفقہ واجب ہو تو دوبارہ بیچ ہو اس میں بھی اگر کچھ باقی رہا تو بعد آزادی۔ یونہی ہر بچہ یہ نفقہ میں بیچ ہو سکتی ہے اور جتنے میں نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵..... کسی نے اپنے غلام کا نکاح اپنی لونڈی سے کردیا تو صحیح یہ ہے کہ مہر واجب ہی نہ ہوا یعنی جب کنیز ماذون مدیرہ نہ ہو ورنہ مہر میں بیچا جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶..... غلام کا نکاح اس کے مولیٰ نے کردیا پھر فروخت کر ڈالا تو مہر غلام کی گردن سے وابستہ ہے یعنی عورت جب چاہے اسے فروخت کرکے مہر وصول کرے اور عورت کو یہ بھی اختیار ہے کہ پہلی بیع فسخ کرادے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷..... مولیٰ کو اپنے غلام اور لونڈی پر جبری ولایت ہے یعنی جس سے چاہے نکاح کردے ان کو منع کا کوئی حق نہیں مگر مکاتب و مکاتبہ کا نکاح بغیر اجازت نہیں کرسکتا اگر چہ بالغ ہوں کردے گا تو ان کی اجازت پر موقوف۔ رہے گا اور اگر بالغ۔ مکاتب و مکاتبہ نے عدل کتابت ادا کردیا اور آزاد ہو گئے تو اب مولیٰ کی اجازت پر موقوف ہے جتنے اور کوئی عصبہ نہ ہو کہ یہ بھی بالغہ اجازت کے اہل نہیں اور اگر عدل کتابت ادا کرنے سے عاجز ہوئے تو۔ مکاتب غلام کا نکاح اجازت مولیٰ پر موقوف ہے اور۔ مکاتبہ کا باطل۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸..... غلام نے بغیر اذن مولیٰ نکاح کیا اب مولیٰ سے اجازت مانگی اس نے کہا طلاق رجعی دے دے تو اجازت ہو گئی اور پہلا نکاح صحیح ہو گیا اور کہا طلاق دے دے یا اجازت نہیں بلکہ پہلا نکاح رد ہو گیا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹..... مولیٰ سے نکاح کی اجازت لی اور نکاح فاسد کیا تو اجازت ختم ہو گئی یعنی پھر نکاح صحیح کرنا چاہے تو دوبارہ اجازت لینا ہوگی اور نکاح فاسد میں وطی کرلی ہے تو مہر غلام پر واجب یعنی غلام مہر میں بیچا جاسکتا ہے اور اگر اجازت دینے میں مولیٰ نے نکاح صحیح کی نیت کی تھی تو

اس کی نیت کا اظہار ہوگا اور نکاح فاسد کی اجازت دی تو یہی نکاح صحیح کی بھی اجازت ہے بخلاف وکیل کر اس نے اگر پہلی صورت میں نکاح فاسد کر دیا تو ابھی وکالت ختم نہ ہوئی دوبارہ صحیح نکاح کر سکتا ہے اور اگر اسے نکاح فاسدہ کا وکیل بنایا ہے تو نکاح صحیح کا وکیل نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... غلام کو نکاح کی اجازت دی تھی اس نے ایک عقد میں دو عورتوں سے نکاح کیا تو کسی کا نہ ہوا یہاں اگر اجازت ایسے لفظوں سے دی جن سے تعمیم بھی کی جاتی ہے تو ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۱۱..... کسی نے اپنی لڑکی کا نکاح اپنے مکاتب سے کر دیا پھر مر گیا تو نکاح فاسد نہ ہوگا یہاں اگر مکاتب بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز آیا تو اب فاسد ہو جائے گا کہ لڑکی اس کی مالکہ ہوگئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲..... مکاتب یا مکاتبہ نے نکاح کیا اور مولیٰ مر گیا تو وارث کی اجازت سے صحیح ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳..... لونڈی کا نکاح ہوا تو جو کچھ مہر ہے وہ کل کا کل واجب ہوا یا دخول سے مہر واجب ہوا یا خلوت سے مثلاً نکاح فاسد کیا اس میں نفس نکاح سے مہر واجب نہیں ہوتا مگر مکاتب یا جس کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا ہے کہ ان کا مہر انہیں ملے گا مولیٰ کو نہیں غیر کا نکاح کر دیا تھا پھر آزاد کر دی اب اس کے شوہر نے مہر میں کچھ اضافہ کیا تو یہ بھی مولیٰ ہی کو ملے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴..... بغیر اجازت مولیٰ نکاح کیا اور اجازت سے پہلے طلاق دے دی تو اگر چہ یہ طلاق نہیں مگر اب مولیٰ کی اجازت سے بھی جائز نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵..... کتابت نے بغیر اذن نکاح کیا تھا اور مولیٰ نے اسے بیچ ڈالا اور وہ ہو چکی ہے تو مشتری کی اجازت سے صحیح ہو جائے گا ورنہیں اور اگر مشتری یہ شخص ہو کہ اس کتابت سے وطی اس کے لئے حلال نہ ہوتا اگر چہ وطی نہ ہوئی ہو اجازت دے سکتا ہے۔ یونہی غلام نے بغیر اذن نکاح کیا تھا مولیٰ نے اسے بیچ ڈالا اور مشتری نے جائز کر دیا یا مولیٰ مر گیا اور وارث نے جائز کر دیا ہو گیا اور آزاد کر دیا تو خود صحیح ہو گیا اجازت کی حاجت ہی نہ رہی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶..... لونڈی نے بغیر اجازت نکاح کیا تھا اور مولیٰ نے اجازت دے دی تو مہر مولیٰ کو ملے گا اگر چہ اجازت کے بعد آزاد کر دیا ہو اگر چہ آزادی کے بعد صحبت ہوئی ہو اور اگر مولیٰ نے اجازت سے پہلے آزاد کر دیا اور وہ بالغہ ہے تو نکاح جائز ہو گیا پھر اگر آزادی سے پہلے وطی ہو چکی ہے تو مہر مولیٰ کو ملے گا ورنہ لونڈی کو اور اگر بالغہ ہے تو آزادی کے بعد بھی اجازت مولیٰ پر موقوف ہے جبکہ کوئی اور عصبہ نہ ہو ورنہ اس کی اجازت پر۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷..... بغیر گواہوں کے نکاح ہوا اور مولیٰ نے گواہوں کے سامنے جائز کیا تو نکاح صحیح نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸..... باپ یا وصی نے نابالغ کی کتابت کا نکاح اس کے غلام سے کیا تو صحیح نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹..... لونڈی نے بغیر اجازت مولیٰ نکاح کیا اس کے بعد مولیٰ نے وطی کی یا شہوت سے بوسہ لیا تو نکاح صحیح ہو گیا اور مولیٰ کو نکاح کا علم ہونا نہ ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰..... کتابت فریدی اور قبضہ سے پہلے اس کا نکاح کر دیا تو اگر بیع تمام ہو گئی نکاح ہو گیا اور بیع صحیح ہو گئی تو نکاح بھی باطل۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱..... باپ کی کتابت کا بیٹے نے نکاح کر دیا پھر باپ مر گیا تو اب یہ نکاح بیٹے کی اجازت پر موقوف ہے رد کر دے گا تو رد ہو جائے گا اور اگر بیٹے نے باپ کے مرنے کے بعد اپنا نکاح اس کی کتابت سے کیا تو صحیح نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲..... کاتب نے اپنی زوجہ کو طریقہ تو نکاح فاسد نہ ہوا اور اگر طلاق بائن دے دی پھر نکاح کرنا چاہے تو بغیر اجازت نہیں کر سکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳..... لونڈی کا نکاح کر دیا تو مولیٰ پر یہ واجب نہیں کہ اسے شوہر کے حوالے کر دے اور خدمت نہ لے اور (اس کو جو یہ کہتے ہیں کہاں اگر شوہر کے پاس آتی جاتی ہے اور مولیٰ کی خدمت بھی کرتی ہے تو یوں کر سکتی ہے اور شوہر کو موقع ملے تو وطی کر سکتا ہے اور اگر شوہر نے مہر ادا کر دیا ہے تو مولیٰ پر پوری ہے کہ اتنا کہہ دے اگر تجھے موقع ملے تو وطی کر سکتا ہے اور اگر عقد میں جو یہ کی شرط تھی جب بھی مولیٰ پر واجب نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۴..... اگر کنیز کو اس کے شوہر کے حوالے کر دیا جب بھی مولیٰ کو اختیار ہے جب چاہے اس سے خدمت لے اور زمانہ تجویہ میں نفقہ اور رہنے کو مکان شوہر کے ذمہ ہے اور اگر مولیٰ واپس لے تو مولیٰ پر ہے شوہر سے ساقط ہو گیا اور اگر خود کسی وقت اپنے آقا کا کام کر جاتی ہے مولیٰ نے حکم نہیں دیا ہے تو نفقہ وغیرہ شوہر ہی پر ہے۔ یونہی اگر مولیٰ دن میں کام لیتا ہے مگر رات کو شوہر کے مکان پر بھیج دیتا ہے جب بھی نفقہ شوہر پر ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۵..... زمانہ تجویہ میں طلاق بائن دی تو نفقہ وغیرہ شوہر کے ذمہ ہے اور واپس لینے کے بعد دی تو مولیٰ پر۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶..... جس کنیز کا نکاح کر دیا اسے سفر میں لے جانا چاہتا ہے مطلقاً اسے اختیار ہے اگرچہ شوہر منع کرے بلکہ اگر شوہر نے پورا مہر دے دیا ہو۔ (درمختار والکتاب)

مسئلہ نمبر ۲۷..... جس کنیز سے وطی کرنا ہے اب اس کا نکاح کرنا چاہتا ہے تو استبرا واجب ہے اگر نکاح کر دیا اور چھ مہینے سے کم میں بچہ پیدا ہوا تو بچہ مولیٰ کا قرار دیا جائے گا یعنی جبکہ وہ کنیز ام ولد ہو اور مولیٰ نے انکار نہ کیا ہو اور ام ولد نہ ہو تو وہ بچہ مولیٰ کا اس وقت ہے جب اس نے دعویٰ کیا ہو اور اگر قاضی میں نکاح کیا تو ہر صورت نکاح فاسد ہے شوہر نے وطی کی ہے تو مہر واجب ہے ورنہ نہیں اور دانستہ نکاح کر دیا تو نکاح ہو جائے گا۔ (درمختار والکتاب)

مسئلہ نمبر ۲۸..... کنیز کا نکاح کر دیا تو اس سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ آزاد نہیں مگر جب کہ نکاح میں آزادی کی شرط لگا دی ہو تو اس نکاح سے جتنی اولادیں پیدا ہوئیں آزاد ہیں اور اگر طلاق دے کر پھر نکاح کیا تو اس نکاح ثانی کی اولاد آزاد نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۹..... کنیز کا نکاح کر دیا اور وطی سے پہلے مولیٰ نے اس کو مار ڈالا اگرچہ قتل خطا واقع ہوا تو مہر ساقط ہو گیا جب کہ وہ مولیٰ عاقل بالغ ہو اور اگر لونڈی نے خود کشی کی یا مرتد ہو کر قتل کی یا اس نے اپنے شوہر کے بیٹے کا شہوت بوسہ لیا یا شوہر کی وطی کے بعد مولیٰ نے قتل کیا تو ان صورتوں میں مہر ساقط نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۰..... وطی کرنے میں اگر منزل باہر کرنا چاہتا ہے تو اس میں اجازت کی ضرورت ہے اگر عورت حرہ یا مکاتبہ ہے تو شوہر اس کی اجازت سے اور کنیز بالغہ ہے تو مولیٰ کی اجازت سے اور اپنی کنیز سے وطی کو تو اصلاً اجازت کی حاجت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۱..... کنیز جو کسی کے نکاح میں ہے اگر چہ اس کا شوہر آزاد ہو جب وہ آزاد ہوئی تو اسے اختیار ہے چاہے اپنے نفس کو اختیار کرے تو نکاح فسخ ہو جائے گا اور وطی نہ ہوئی ہو تو مہر بھی نہیں اور چاہے شوہر کو اختیار کرے تو نکاح برقرار ہے مگر وہ بالغہ ہے تو وقت بلوغ اسے یہ اختیار ہوگا کہ اپنے نفس کو اختیار کرے یا شوہر کو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۲..... خیار عتق سے نکاح فسخ ہونا حکم قاضی پر موقوف نہیں اور اگر آزادی کی خبر سن کر ساکت رہی تو خیار باطل نہ ہوگا جب تک کوئی فعل ایسا نہ پایا جائے جس سے نکاح کا اختیار کرنا سمجھا جائے اور مجلس سے اٹھ کر نہ گئی ہو تب اختیار نہ رہا اور اگر اب کہتی ہے کہ مجھے یہ مسئلہ معلوم نہ تھا کہ آزادی کے بعد اختیار ملتا ہے تو اس کا یہ جہل عذر قرار دیا جائے گا لہٰذا مسئلہ معلوم ہونے کے بعد اپنے نفس کو اختیار کیا نکاح فسخ ہو گیا اور یہ اختیار صرف باندی کے لئے ہے غلام کو نہیں اور خیار بلوغ یعنی نابالغ کا نکاح گراں کے باپ دادا کے سوا اپنے اور وطی نے کیا ہو تو وقت بلوغ اسے فسخ نکاح کا اختیار ملتا ہے مگر خیار بلوغ سے نکاح فسخ ہونا حکم قاضی پر موقوف ہے اور بالغ ہوتے وقت اگر سکوت کیا تو خیار باطل ہو گیا جبکہ نکاح

کالعدم ہو اور یا آخر مجلس تک نہیں رہتا بلکہ فوراً فسخ کر دے تو فسخ ہوگا اور نہیں اور اس میں جہل عذر نہیں اور خیار بلوغ عورت و مرد دونوں کے لئے حاصل ہے۔ (غنیہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۳..... نابالغ کنیز کی خوشی سے ہوا تب بھی خیارِ عتق اسے حاصل ہے اور اگر بغیر اجازت مولیٰ نابالغ کیا تھا اور مولیٰ نے اجازت دی نہ رد کیا اور آزاد کر دیا تو نکاح صحیح ہو گیا اور خیارِ عتق نہیں ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۴..... بچے کی کنیز سے نکاح کیا اور اس سے اولاد ہوئی تو یہ اولاد اپنے بھائی کی طرف سے آزاد ہے مگر وہ کنیز ام ولد نہ ہوئی۔ یونہی اگر باپ کی کنیز سے نکاح کیا تو اولاد باپ کی طرف سے آزاد ہوئی اور کنیز ام ولد نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۵..... بچے کی باندی سے وطی کی اور اولاد نہ ہوئی تو عقر واجب ہے اور وطی حرام ہے اور عقر یہ ہے کہ صرف باعتبار حال جو اس کی مثل کا مہر ہونا چاہئے وہ دینا ہوگا اور اولاد ہوئی اور باپ نے اس کا دعویٰ بھی کیا اور وہ باپ حر مسلم عاقل ہو تو نسب ثابت ہو جائے گا بشرطیکہ وقت وطی سے وقت دعویٰ تک لڑکا اس کنیز کا مالک رہے اور کنیز باپ کی ام ولد ہو جائے گی اور اولاد آزاد اور باپ کنیز کی قیمت لڑکے کو دے عقر اور اولاد کی قیمت نہیں اور اگر اس درمیان میں لڑکے نے اس کنیز کو اپنے بھائی کے ساتھ بیچ ڈالا جب بھی نسب ثابت ہوگا اور یہی احکام ہوں گے لڑکے نے اپنی ام ولد کی اولاد کی نفی کر دی بھی یہ کہ یہ میری نہیں اور باپ نے دعویٰ کیا کہ یہ میری اولاد ہے یا لڑکے کی مدبرہ یا مکاتبہ کی اولاد یا لڑکا باپ نے دعویٰ کیا تو ان سب صورتوں میں محض باپ کے دعویٰ کرنے سے نسب ثابت نہ ہوگا جب تک لڑکا باپ کی تصدیق نہ کرے۔ (درمختار و الکتاب)

مسئلہ نمبر ۳۶..... دادا باپ کے حکم میں ہے جبکہ باپ مر چکا ہو یا کافر یا مجنون یا غلام ہو بشرطیکہ وقت طلاق سے وقت دعویٰ تک دادا کو ولایت حاصل ہو۔ (درمختار)

نکاح کافر کا بیان

زہری رحمۃ اللہ علیہ نے مرسلاً روایت کی کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں کچھ عورتیں اسلام لائیں اور ان کے شوہر کافر تھے پھر جب شوہر بھی مسلمان ہو گئے تو اسی پہلے نکاح کے ساتھ یہ عورتیں ان کو واپس کی گئیں یعنی جدید نکاح نہ کیا گیا۔

مسائل فقہیہ:

مسئلہ نمبر ۱..... جس قسم کا نکاح مسلمانوں میں جائز ہے اگر اس طرح کافر نکاح کریں تو ان کا نکاح بھی صحیح ہے مگر بعض اس قسم کے نکاح ہیں جو مسلمان کے لئے ناجائز اور کافر کر لے تو ہو جائے جس کی صورت یہ ہے کہ نکاح کی کوئی شرط مفقود ہو مثلاً بغیر گواہ کے نکاح ہو یا عورت کافر کی عدت میں تھی اس سے نکاح کیا مگر شرط یہ ہے کہ کفار ایسے نکاح کے جائز ہونے کے معتقد ہوں پھر ایسے نکاح کے بعد اگر دونوں مسلمان ہو گئے تو اسی نکاح سابق پر باقی رکھے جائیں جدید نکاح کی حاجت نہیں۔ یونہی اگر قاضی کے پاس مقدمہ دائر کیا تو قاضی تفریق نہ کرے گا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲..... کافر نے محارم سے نکاح کیا اگر ایسا نکاح ان لوگوں میں جائز ہو تو نکاح کے لوازمہ نفقہ وغیرہ ثابت ہو جائیں گے مگر ایک دوسرے کا وارث نہ ہوگا اور اگر دونوں اسلام لائے یا ایک تو تفریق کر دی جائے گی۔ یونہی اگر قاضی یا کسی مسلمان کے پاس دونوں نے اس کا مقدمہ پیش کیا تو تفریق کر دے گا اور ایک نے کیا تو نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳..... دو بہنوں کے ساتھ ایک عقد میں نکاح کیا پھر ایک کو جدا کر دیا پھر مسلمان ہوا تو جو باقی ہے اس کا نکاح صحیح ہے اسی نکاح پر برقرار رکھے جائیں اور جدا نہ کیا ہو تو دونوں باطل اور اگر دو عقد کے ساتھ نکاح ہوا تو پہلی کا صحیح ہے دوسری کا باطل۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴..... کافر نے عورت کو تین طلاقیں دیں پھر اس کے ساتھ بدستور رہتا رہا اس سے دوسرے نے نکاح کیا اس نے دوبارہ نکاح کیا یا عورت نے خلع کر لیا اور بعد خلع بغیر تجدید نکاح بدستور رہا کیا تو ان دونوں صورتوں میں قاضی تفریق کر دے گا اگرچہ نہ مسلمان ہوا

نہ قاضی کے پاس مقدمہ آیا اور اگر تین طلاقیں دینے کے بعد عورت کا دوسرے سے نکاح نہ ہوا اگر اس شوہر نے نتیجہ نکاح کی تو تفریق نہ کی جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵..... کتابیہ سے مسلمان نے نکاح کیا اور طلاق دے دی ہنوز عدت ختم نہ ہوئی تھی کہ اس سے کسی کافر نے نکاح کیا تو تفریق کر دی جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶..... زوج و زوجہ دونوں کافر غیر کتابی تھے ان میں سے ایک مسلمان ہوا تو قاضی دوسرے پر اسلام پیش کرے اگر مسلمان ہو گیا فبہا اور انکار یا سکوت کیا تو تفریق کر دے۔ سکوت کی صورت میں احتیاط یہ ہے کہ تین بار پیش کرے۔ یونہی اگر کتابی کی عورت مسلمان ہو گئی تو مرد پر اسلام پیش کیا جائے اسلام قبول نہ کیا تو تفریق کر دی جائے اور اگر دونوں کتابی ہیں اور مرد مسلمان ہوا تو عورت بدستور اس کی زوجہ ہے۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۷..... نابالغ لڑکا یا لڑکی سمجھ والے ہوں تو ان کا بھی وہی حکم ہے جو ناسمجھ ہوں تو انتظار کیا جائے جب تمیز آ جائے تو اسلام پیش کیا جائے اور اگر شوہر مجنون ہے تو اس کا انتظار نہ کیا جائے کہ ہوش میں آئے تو اس پر اسلام پیش کریں بلکہ اس کے باپ ماں پر اسلام پیش کریں ان میں جو کوئی مسلمان ہو جائے وہ مجنون اس کا تابع ہے اور مسلمان قرار دیا جائے گا اور اگر کوئی مسلمان نہ ہوا تو تفریق کر دیں اور اگر اس کے والدین نہ ہوں تو قاضی کسی کو اس کے باپ کا وصی قرار دے کر تفریق کرے۔ یہ سب تفصیل جنون اصلی میں ہے اور اگر وہ پہلے مسلمان تھا تو وہ مسلمان ہی ہے اگرچہ اس کے ماں باپ کافر ہوں۔ (درمختار و الکتاب)

مسئلہ نمبر ۸..... شوہر مسلمان ہوا اور عورت مجوسیہ تھی اور یہود یا نصرانیہ ہو گئی تو تفریق نہیں۔ یونہی اگر یہود تھی اب نصرانیہ ہو گئی یا بالعکس تو بدستور زوجہ ہے یونہی اگر مسلمان کی عورت نصرانیہ تھی یہود یہ ہو گئی یا یہود یہ تھی نصرانیہ ہو گئی تو یہ بدستور اس کی عورت ہے یونہی اگر نصرانی کی عورت مجوسیہ ہو گئی تو وہ اس کی عورت ہے (درمختار و الکتاب)

مسئلہ نمبر ۹..... یہ تمام صورتیں اس وقت ہیں کہ دارالاسلام میں اسلام قبول کیا ہو اور اگر دارالحرب میں مسلمان ہوا تو عورت تین حیض گزرنے پر نکاح سے خارج ہو گئی اور حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے گزرنے پر۔ کم عمر ہونے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو یا زیادہ عمر ہو گئی کہ حیض بند ہو گیا اور حاملہ ہو تو وضع حمل سے نکاح جاتا رہا اور یہ تین حیض یا تین مہینے عدت کے نہیں۔ (درمختار و الکتاب)

مسئلہ نمبر ۱۰..... جو جگہ ایسی ہو کہ نہ دارالاسلام ہو نہ دارالحرب وہ دارالحرب کے حکم میں ہے۔ (درمختار) اور اگر وہ جگہ دارالاسلام ہو مگر کافر کا تسلط ہو جیسے آج کل ہندوستان تو اس معاملہ میں یہ بھی دارالحرب کے حکم میں ہے یعنی تین حیض یا تین مہینے گزرنے پر نکاح سے باہر ہو گئی۔

مسئلہ نمبر ۱۱..... ایک دارالاسلام میں آ کر رہنے لگا دوسرا دارالحرب میں رہا جب بھی عورت نکاح سے باہر ہو جائے گی مثلاً مسلمان ہو کر یا ذمی بن کر دارالاسلام میں آیا یا آ کر مسلمان یا ذمی ہوا یا قید کر کے دارالحرب سے دارالاسلام میں لایا گیا تو نکاح سے باہر ہو گئی اور اگر دونوں ایک ساتھ قید کر کے لائے گئے یا دونوں ایک ساتھ مسلمان یا ذمی بن کر وہاں سے آئے یا یہاں آ کر مسلمان ہوئے یا ذمہ قبول کیا تو نکاح سے باہر نہ ہوئی یا حربی اس نے کر دارالاسلام میں آیا یا مسلمان یا ذمی دارالحرب کو امان لے کر گیا تو عورت نکاح سے باہر نہ ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲..... باغی کی حکومت سے نکل کر امام برحق کی حکومت میں آیا یا بالعکس تو نکاح پر کوئی اثر نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳..... مسلمان یا ذمی نے دارالحرب میں حربیہ کتابیہ سے نکاح کیا تھا وہ وہاں سے قید کر کے لائی گئی تو نکاح سے خارج نہ ہوئی۔ یونہی اگر وہ شوہر سے پہلے خود آئی جب بھی نکاح جاتا رہا اور شوہر پہلے آیا اور عورت بعد میں تو نکاح جاتا رہا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴..... ہجرت کر کے دارالاسلام میں آئی مسلمان ہو کر یا ذمیہ بن کر یا یہاں آ کر مسلمان یا ذمیہ ہوئی تو اگر حاملہ نہ ہو تو فوراً نکاح کر سکتی ہے اور حاملہ ہو تو بعد وضع حمل اگرچہ وضع حمل اس کے لئے عدت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵.....کافر نے عورت اور اس کی لڑکی دونوں سے نکاح کیا اب مسلمان ہوا اگر ایک عقد میں نکاح ہوا تو دونوں کا باطل اور علیحدہ علیحدہ نکاح کیا اور دخول کسی سے نہ ہوا تو پہلا نکاح صحیح ہے دوسرا باطل اور دونوں سے وطی کر لی ہے تو دونوں باطل اور اگر پہلے ایک سے نکاح ہوا اور دخول بھی ہو گیا اس کے بعد دوسرے سے نکاح کیا تو پہلا جائز دوسرا باطل اور اگر پہلی سے صحبت نہ کی مگر دوسری سے کی تو دونوں باطل مگر جبکہ پہلی عورت ماں ہو اور دوسری اس کی بیٹی اور نقطہ اس دوسری سے وطی کی تو اس لڑکی سے پھر نکاح کر سکتا ہے اور اس کی ماں سے نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶.....عورت مسلمان ہوئی اور شوہر پر اسلام پیش کیا گیا اس نے اسلام لانے سے انکار یا سکوت کیا تو تفریق کی جائے گی۔ اور یہ تفریق طلاق قرار دی جائے یعنی اگر بعد میں مسلمان ہوا اور اسی عورت سے نکاح کیا تو اب وہ تین طلاق کا مالک رہے گا کہ تملہ تین طلاقوں کے ایک پہلے ہو چکی ہے اور یہ طلاق بائن ہے اگر چہ دخول ہو چکا ہو یعنی اگر مسلمان ہو کر رجعت کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا بلکہ جدید نکاح کرنا ہوگا اور دخول ہو چکا ہو تو عورت پر عدت واجب ہے اور عدت کا نفقہ شوہر سے لے گی اور پھر اسی شوہر سے لے سکتی ہے اور قبل دخول ہو تو نصف مہر واجب ہوا اور عدت نہیں اور اگر شوہر مسلمان ہوا اور عورت نے انکار کیا تو تفریق فسخ نکاح ہے کہ عورت کی جانب سے طلاق نہیں ہو سکتی پھر اگر بی بی ہو چکی ہے تو پھر اسے لے سکتی ہے ورنہ کچھ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷.....بیوی شوہر میں سے کوئی معاذ اللہ مرتد ہو گیا تو نکاح فوراً ٹوٹ گیا اور یہ فسخ ہے طلاق نہیں۔ عورت موطوءہ ہے تو مہر بہر حال پورا لے سکتی ہے اور غیر موطوءہ ہے تو اگر عورت مرتد ہوئی کچھ نہ پائے گی اور شوہر مرتد ہوا تو نصف مہر لے سکتی ہے اور عورت مرتد ہوئی اور زمانہ عدت میں مر گئی اور شوہر مسلمان ہے تو ترکہ پائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۸.....دونوں ایک ساتھ مرتد ہو گئے پھر مسلمان ہوئے تو پہلا نکاح باقی رہا اور اگر دونوں میں ایک پہلے مسلمان ہوا پھر دوسرا تو نکاح جاتا رہا اور اگر یہ علم نہ ہو کہ پہلے کون مرتد ہوا تو دونوں کا مرتد ہونا ایک ساتھ قرار دیا جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹.....عورت مرتد ہو گئی تو اسلام لانے پر مجبور کی جائے یعنی اسے قید میں رکھیں یہاں تک کہ مر جائے یا اسلام لائے اور جدید نکاح ہو تو مہر بہت تھوڑا رکھا جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۰.....عورت نے زبان سے کلمہ کفر جاری کیا تا کہ شوہر سے پیچھا چھوٹے یا اس لئے کہ دوسرا نکاح ہو گا تو اس کا مہر بھی وصول کرے گی تو ہر قاضی کو اختیار ہے کہ کم سے کم مہر پر اسی شوہر کے ساتھ نکاح کر دے عورت راضی ہو یا ناراض اور عورت کو یہ اختیار نہ ہو گا کہ دوسرے سے نکاح کر لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱.....مسلمان کے نکاح میں کتابیہ عورت تھی اور مرتد ہو گیا یا عورت بھی اس کے نکاح سے باہر ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲.....بچہ اپنے باپ ماں میں اس کا تابع ہو گیا جس کا دین بہتر ہو گا مثلاً اگر کوئی مسلمان ہوا تو اولاد مسلمان ہے ہاں اگر بچہ دار الحرب میں ہے اور اس کا باپ دار الاسلام میں مسلمان ہوا تو اس صورت میں اس کا تابع نہ ہو گا اور اگر ایک کتابی ہے دوسری مجوسی یا بت پرست تو بچہ کتابی قرار پائے گا۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۲۳.....مسلمان کا کسی لڑکی سے نکاح ہوا اور اس لڑکی کے والدین مسلمان تھے پھر مرتد ہو گئے۔ یہ لڑکی نکاح سے باہر نہ ہوئی اور اگر لڑکی کے والدین مرتد ہو کر لڑکی کو لے کر دار الحرب کو چلے گئے تو اب باہر ہو گئی اور اگر اس کے والدین میں سے کوئی حالت اسلام میں مر گیا ہے یا مرتد ہونے کی حالت میں مرا پھر دوسرا مرتد ہو کر لڑکی کو دار الحرب میں لے گیا تو باہر نہ ہوئی خلاصہ یہ کہ والدین کے مرتد ہونے سے چھوٹے بچے مرتد نہ ہوں گے جب تک دونوں مرتد ہو کر اسے دار الحرب کو نہ لے جائیں۔ نیز یہ کہ ایک مر گیا تو دوسرے کے تابع نہ ہوں گے اگر چہ یہ مرتد ہو کر دار الحرب کو لے جائے اور تابع ہونے میں یہ شرط ہے کہ خود وہ بچہ اس قابل نہ ہو کہ اسلام و کفر میں تمیز کر سکے اور سمجھ والا ہے تو اسلام و کفر میں کسی کا تابع نہیں۔ مجنون بھی بچہ ہی کے حکم میں ہے کہ وہ تابع قرار دیا جائے گا جبکہ جنون اصلی ہو اور بلوغ سے پہلے یا بعد بلوغ مسلمان قابل مجنون ہو گیا

تو کسی کا ناخ نہیں بلکہ یہ مسلمان ہے۔ یوہرے کا بھی یہی حکم ہے کہ اصلی ہے تو ناخ اور خارشی ہے تو نہیں۔ (عالمگیری و ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۴..... بالغ ہو اور سمجھ بھی رکھتا ہو مگر اسلام سے واقف نہیں تو مسلمان نہیں یعنی جب کہ ایمان اجمالی بھی نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۲۵..... مرتد عورت کا ناخ کسی سے نہیں ہو سکتا نہ مسلمان سے نہ کافر سے نہ مرتد و مرتد سے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۶..... زبان سے کلمہ کفر نکالا اس نے تجدید اسلام و تجدید ناخ کی اگر معاذ اللہ کی باریونی ہو اب بھی اسے علاوہ کی حاجت نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷..... نشہ والے جس کی عقل جاتی رہی اور زبان سے کلمہ کفر نکلا تو عورت ناخ سے باہر نہ ہوئی مگر تجدید ناخ کیا جائے۔ (عالمگیری)

باری مقرر کرنے کے بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَلَّا تَعُوْلُوْا (پ۴، النساء۳)

پھر اگر ڈرو کہ دو بیبیوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو یا کنیزیں جن کے تم مالک ہو یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو۔ (ترجمہ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے۔

لَنْ تَسْتَطِیْعُوْۤا اَنْ تَعْدِلُوْا بَیْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِیْلُوْا كُلَّ الْمَیْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا (پ۵، النساء۱۲۹)

تم سے ہرگز نہ ہو سکے گا کہ عورتوں کو برابر رکھو چاہے کتنی ہی حرص کرو تو یہ نہ ہو کہ ایک طرف پورا جھک جاؤ اور دوسری کو ادھ میں لٹکتی چھوڑ دو اور اگر نیکی اور پرہیزگاری کرو تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

حدیث ۱..... امام احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ و ہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی دو عورتیں ہوں ان میں ایک کی طرف مائل ہو تو قیامت کے دن اس طرح حاضر ہوگا کہ اس کا آدھا دھڑ مائل ہوگا۔ ترمذی اور حاکم رحمہما اللہ کی روایت ہے کہ اگر دونوں میں عدل نہ کرے گا تو قیامت کے دن حاضر ہوگا اس طرح پر کہ آدھا دھڑ ساقط (بیکار) ہوگا۔

حدیث ۲..... ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و ابن حبان و ہم اللہ نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ باری میں عدل فرماتے اور کہتے الٰہی میں جس کا مالک ہوں اس میں میں نے تقسیم کر دی اور جس کا مالک تو ہے میں مالک نہیں۔ (یعنی محبت قلب) اس میں ملامت نہ فرما۔

حدیث ۳..... صحیح مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک عدل کرنے والے اللہ ﷻ کے نزدیک رحمٰن کی دائیں طرف نور کے منبر پر ہوں گے اور اس کے دونوں ہاتھ دہنے ہیں۔ وہ لوگ جو حکم کرتے اور اپنے گھر والوں میں عدل کرتے ہیں۔

حدیث ۴..... صحیحین میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو ازواج مطہرات میں قرعہ ڈالتے جس کا قرعہ نکلتا اسے اپنے ساتھ لے جاتے۔

مسائل فقہیہ: جس کی دو یا تین یا چار عورتیں ہوں اس پر عدل فرض ہے یعنی جو چیزیں اختیاری ہوں ان میں سب عورتوں کا یکساں لحاظ کرے یعنی ہر ایک کو اس کا پورا حق ادا کرے پوشاک و مکان نفقہ اور رہنے سہنے میں سب کے حقوق پورے ادا کرے اور جو امور اس کے اختیار میں نہیں اس میں مجبور معذور ہے مثلاً ایک کی زیادہ محبت ہے دوسری کی کم۔ یونہی جماع سب کے ساتھ برابر ہونا بھی ضروری نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱.....ایک مرتبہ جماع قضا واجب ہے اور دیانۃً یہ حکم ہے کہ گاہے گاہے کرتا رہے اور اس کے لئے کوئی حد مقرر نہیں مگر اتنا تو ہو کہ عورت کی نظر اوروں کی طرف نہ اٹھے اور اتنی کثرت بھی جائز نہیں کہ عورت کو ضرر پہنچے اور یہ اس کے رتبہ اور قوت کے اعتبار سے مختلف ہو۔

(درمختار و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۲.....ایک ہی بیوی ہے مگر مرد اس کے پاس نہیں رہتا بلکہ نماز روزہ میں مشغول رہتا ہے تو عورت شوہر سے مطالبہ کر سکتی ہے اور اسے حکم دیا جائے گا کہ عورت کے پاس بھی رہا کرے حدیث میں فرمایا۔ وَانَّ لِزَوْجِکَ عَلَیْکَ حَقًّا۔ تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے۔ روزمرہ شب بیداری اور روزہ رکھنے میں اس کا حق تلف ہوتا ہے۔ رہا یہ کہ اس کے پاس رہنے کی کیا میعاد ہے اس کے متعلق ایک روایت یہ ہے کہ چار دنوں میں ایک دن اس کے لئے اور تین دن عبادت کے لئے اور صحیح یہ ہے کہ اسے حکم دیا جائے کہ عورت کا بھی کچھ حق ادا کرے اس کے لئے بھی کچھ وقت دے اور اس کی مقدار شوہر سے متعلق ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ نمبر ۳.....نئی اور پرانی کنواری اور ثیب تندرست اور بیمار حاملہ اور غیر حاملہ اور وہ مملوکہ جو قابل وطی ہو حیض و نفاس والی اور جس سے ایلاء کا اظہار کیا ہو اور جس کو طلاق رجعی دی اور رجعت کا ارادہ ہو اور احرام والی اور وہ مجنونہ جس سے اپنے کا خوف نہ ہو مسلمہ اور کتابیہ دونوں برابر ہیں سب کی باریاں برابر ہوں گی۔ یونہی مرد خصی ہو یا تندرست نابالغ ہو یا بالغ قابل وطی ان سب کا ایک حکم ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴..... ایک زوجہ کنیز ہے دوسری حرہ تو آزاد کے لئے دو دن اور دو راتیں اور کنیز کے لئے ایک دن اور ایک رات اور اگر اس عورت کے پاس جو کنیز ہے ایک دن رات رہ چکا تھا کہ آزاد ہو گئی تو حرہ کے پاس چلا جائے۔ یونہی حرہ کے پاس ایک دن رات رہ چکا تھا کہ کنیز آزاد ہو گئی تو کنیز کے پاس چلا جائے کہ اب اس کے یہاں دو دن رہنے کی کوئی وجہ نہیں۔ جو کنیز اس کی ملک میں ہے اس کے لئے باری نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵.....باری میں رات کا اعتبار ہے لہٰذا ایک کی رات میں دوسری کے یہاں بلا ضرورت نہیں جا سکتا دن میں کسی حاجت کے لئے جا سکتا ہے اور دوسری بیمار ہے تو اس کے پوچھنے کو رات میں بھی جا سکتا ہے اور مرض شدید ہے تو اس کے یہاں رہ بھی سکتا ہے یعنی جب اس کے یہاں کوئی ایسا نہ ہو جس سے اس کا جی بہلے اور تیمارداری کرے۔ ایک کی باری میں دوسری سے دن میں بھی بتمام نہیں کر سکتا۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ نمبر ۶.....رات میں کام کرتا ہے مثلاً پیرہ دینے پر نوکر ہے تو باریاں دن کی مقرر کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷.....ایک عورت کے یہاں آفتاب کے غروب کے بعد آیا دوسری کے یہاں بعد عشا تو باری کے خلاف ہوا یعنی رات کا حصہ دونوں کے پاس برابر صرف کرنا چاہیے، ہاں دن میں برابری ضروری نہیں ایک کے پاس دن کا زیادہ حصہ گزارا دوسری کے پاس کم تو اس میں حرج نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸.....شوہر بیمار ہوا اور عورتوں کے مکانات سکونت کے علاوہ بھی اس کا کوئی مکان ہے اور اسی شہر میں ہے تو ایک کو اس کی باری پر اس مکان میں لائے اور اگر ان میں سے کسی کے مکان میں ہے تو دوسری کی باری میں اس کے مکان پر چلا جائے اور اگر اتنی طاقت نہیں کہ دوسری کے یہاں جائے تو صحت کے بعد دوسری کے یہاں اتنے ہی دن ٹھہرے جتنے دن باری میں اس کے یہاں تھا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹..... یہ اختیار شوہر کو ہے کہ ایک ایک دن کی باری مقرر کرے یا تین تین دن کی بلکہ ایک ایک ہفتہ کی بھی مقرر کر سکتا ہے اور یہ بھی شوہر کو اختیار ہے کہ شروع مہینہ کس کے پاس سے کرے ایک ہفتہ سے زیادہ نہ رہے اور اگر ایک کے پاس جو مقرر کیا ہے اس سے زیادہ رہا تو دوسری کے پاس بھی اتنے ہی دن رہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰.....جب سب عورتوں کی باریاں پوری ہو گئیں تو پھر ان میں سے کسی کے پاس نہ رہے بلکہ کسی کنیز کے پاس رہے یا تہا رہنے کا شوہر کو اختیار ہے۔ یعنی یہ ضروری نہیں کہ ہمیشہ کسی نہ کسی کے یہاں رہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱.....ایک عورت کے پاس مہینے بھر رہا دوسری کے پاس نہ رہا اس نے دعویٰ کیا تو آئندہ کے لئے قاضی حکم دے گا کہ

دونوں کے پاس رہا ہے اور پہلے جو ایک معینہ رہ چکا ہے اس کا معاوضہ نہیں اگر چہ عدل نہ کرنے سے گنہگار ہوا اور قاضی کے منع کرنے پر بھی نہ مانے تو سزا کا مستحق ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲..... سفر کو جانے میں باری نہیں بلکہ شوہر کو اختیار ہے جسے چاہے اپنے ساتھ لے جائے اور بہتر یہ کہ قرعہ ڈالے جس کے نام قرعہ نکلے لے جائے اور سفر سے واپسی کے بعد اور عورتوں کو یہ حق نہیں کہ اس کا مطالبہ کریں کہ جتنے دن سفر میں رہا تھا اتنے دن ان باقیوں کے پاس رہے بلکہ اب سے باری شمار ہوگی (جوہرہ)

سفر سے مراد شرعی سفر ہے جس کا بیان نماز میں گزرا۔ عرف میں پردیس میں رہنے کو بھی سفر کہتے ہیں یہ مراد نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۳..... عورت کو اختیار ہے کہ اپنی باری سوت کو ہبہ کردے اور ہبہ کرنے کے بعد واپس لینا چاہے تو واپس لے سکتی ہے (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۱۴..... دو عورتوں سے نکاح کیا اس شرط پر کہ ایک کے یہاں زیادہ رہے گا یا عورت نے کچھ مال دیا یا مہر میں سے کچھ کم کر دیا کہ اس کے پاس زیادہ رہے یا شوہر نے ایک کو مال دیا کہ وہ اپنی باری سوت کو دیدے یا ایک عورت نے دوسری کو مال دیا کہ یہ اپنی باری اسے دیدے یہ سب صورتیں باطل ہیں اور جو مال دیا ہے واپس ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵..... ولی و وہ سرپرست جو ہر قسم کے منع سب عورتوں کے ساتھ یکساں کرنا مستحب ہے واجب نہیں۔ (فتح القدیر)

مسئلہ نمبر ۱۶..... ایک مکان میں دو یا چند عورتوں کو کھانا نہ کرے اور اگر عورتیں ایک مکان میں رہنے پر خود راضی ہوں تو رہ سکتی ہیں مگر ایک کے سامنے دوسری سے ولی نہ کرے اگر ایسے موقع پر عورت نے انکار کر دیا تو نافرمان نہیں قرار دی جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷..... عورت کو بتاہت و حیض و نفاس کے بعد نہانے پر مجبور کر سکتا ہے مگر عورت کہتا ہے تو نہیں۔ خوشبو استعمال کرنے اور موٹے زیر لباف صاف کرنے پر بھی مجبور کر سکتا ہے اور جس چیز کی بو سے نفرت ہے مثلاً کچا لہسن، کچی پیاز، حقہ وغیرہ کھانے، حقہ پینے کو منع کر سکتا ہے بلکہ ہر اس چیز سے جس سے شوہر منع کرے عورت کو اس کا ماننا واجب۔ (عالمگیری و الکتاب)

مسئلہ نمبر ۱۸..... شوہر بناؤ سنگار کو کہتا ہے یہ نہیں کرتی یا وہ اپنے پاس رکھتا ہے اور یہ نہیں آتی اس صورت میں شوہر کو مارنے کا بھی حق ہے اور نماز نہیں پڑھتی تو طلاق دینی جائز ہے اگر چہ مہر ادا کرنے پر قادر نہ ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹..... عورت کو مسئلہ پوچھنے کی ضرورت ہوتو اگر شوہر عالم ہو تو اس سے پوچھ لے اور عالم نہیں تو اس سے کہے وہ پوچھ آئے اور ان صورتوں میں اسے خود عالم کے یہاں جانے کی اجازت نہیں اور یہ صورتیں نہ ہوں تو جا سکتی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰..... عورت کا باپ اپاہج ہو اور اس کا کوئی نگراں نہیں تو عورت اس کی خدمت کے لئے جا سکتی ہے اگر چہ شوہر منع کرتا ہو۔ (عالمگیری)

حقوق الزوجین

آج کل عام شکایت ہے کہ بیوی شوہر میں یا اکثر شوہر مرد کو عورت کی شکایت ہے تو عورت کو مرد کی۔ ہر ایک دوسرے کے لئے بلائے جان ہے اور جب اتفاق نہ ہو تو زندگی تلخ اور نتائج نہایت خراب۔ آپس کی نااتفاقی علاوہ دنیا کی خرابی کے دین بھی برباد کرنے والی ہوتی ہے اور اس نااتفاقی کا ثمرہ انہیں تک محدود نہیں رہتا بلکہ اولاد پر بھی اثر پڑتا ہے۔ اولاد کے دل میں نہ باپ کا ادب رہتا ہے نہ ماں کی عزت بھی نااتفاقی کا بڑا سبب یہ ہے کہ طرفین ہر ایک دوسرے کے حقوق کا لحاظ نہیں رکھتے اور باہم رواداری سے کام نہیں لیتے مرد چاہتا ہے کہ عورت کو باندی سے بدتر کر کے رکھے اور عورت چاہتی ہے کہ مرد میرا غلام رہے جو میں چاہوں وہ ہو چاہے کچھ ہو جائے مگر بات میں فرق نہ آئے جب ایسے خیالات فاسدہ طرفین

میں پیدا ہوں گے تو کیونکر نجھ سکتی ہے۔ دن رات کی لڑائی اور ہر ایک کے اخلاق و عادات میں برائی اور گھر کی بربادی اسی کا نتیجہ ہے قرآن مجید میں جس طرح یہ حکم آیا کہ اَلرِّجَالُ قَوَّمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ (پ۵ ۴ ۱۳۴) جس سے مردوں کی برائی ظاہر ہوتی ہے اسی طرح یہ بھی فرمایا کہ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (پ۴ ۴ ۱۹) جس کا صاف یہ مطلب ہے کہ عورتوں کے ساتھ اچھی معاشرت کرو۔ اس موقع پر ہم بعض حدیثیں ذکر کریں جن سے ہر ایک کے حقوق کی معرفت حاصل ہو مگر مرد کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اس کے ذمہ عورت کے کیا حقوق ہیں انہیں ادا کرے اور عورت شوہر کے حقوق دیکھے اور پورے کرے یہ نہ ہو کہ ہر ایک اپنے حقوق کا مطالبہ کرے اور دوسرے کے حقوق سے سروکار نہ رکھے اور یہی فساد کی جڑ ہے اور یہ بہت ضروری ہے کہ ہر ایک دوسرے کی باتوں کا قدر کرے اور اگر کسی موقع پر دوسری طرف سے زیادتی ہو تو آمادۂ فساد نہ ہو کہ ایسی جگہ فتنہ پیدا ہو جاتی ہے اور سلجھی ہوئی بات الجھ جاتی ہے۔

حدیث ۱.....حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت پر سب آدمیوں سے زیادہ حق اس کے شوہر کا ہے اور مرد پر اس کی ماں کا۔

حدیث ۲.....تا ۵.....نسائی رحمۃ اللہ علیہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ معاذ رضی اللہ عنہ سے حاکم رحمۃ اللہ علیہ یہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی شخص کو کسی مخلوق کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے اسی کے مثل ابوداؤد اور حاکم رحمہما اللہ کی روایت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے ہے اس میں سجدہ کی وجہ بھی بیان فرمائی کہ اللہ ﷻ نے مردوں کا حق عورتوں کے ذمہ کر دیا ہے۔

حدیث ۶.....امام احمد و ابن ماجہ و ابن حبان رحمہم اللہ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ غیر خدا کے لئے سجدہ کرے تو حکم دیتا کہ عورت اپنے شوہر کو سجدہ کرے قسم ہے اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں (محمد ﷺ) کی جان ہے عورت اپنے پروردگار کا حق ادا نہ کرے گی جب تک شوہر کے کل حق ادا نہ کرے۔

حدیث ۷.....امام احمد رحمۃ اللہ علیہ انس رضی اللہ عنہ سے راوی فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ اگر آدمی کے لئے سجدہ کسی روا ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ اس کے ذمہ بہت بڑا حق ہے قسم ہے اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر قدم سے سر تک شوہر کے تمام جسم میں زخم ہوں جن سے پیپ اور بیچ بہ رہا ہو پھر عورت اسے چاٹے تو حق شوہر ادا نہ کیا۔

حدیث ۸.....شیخین میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں شوہر نے عورت کو بلایا اس نے انکار کر دیا اور غصہ میں اس نے رات گزاری تو صبح تک اس عورت پر فرشتے لعنت بھیجتے رہتے ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ جب تک شوہر اس سے راضی نہ ہو اللہ ﷻ اس سے ناراض رہتا ہے۔

حدیث ۹.....امام احمد ترمذی و ابن ماجہ رحمہم اللہ معاذ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جب عورت اپنے شوہر کو دنیا میں ایذا دیتی ہے تو حور عین کہتی ہے خدا تجھے قتل کرے اسے ایذا نہ دے یہ تیرے پاس مہمان ہے عنقریب تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آئے گا۔

حدیث ۱۰.....طبرانی رحمۃ اللہ علیہ معاذ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت ایمان کا مزہ نہ پائے گی جب تک حق شوہر ادا نہ کرے۔

حدیث ۱۱.....طبرانی رحمۃ اللہ علیہ محمد بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے راوی کہ فرمایا جو عورت خدا کی اطاعت کرے اور شوہر کا حق ادا کرے اور اسے نیک کام کی یاد دلائے اور اپنی عصمت اور اس کے مال میں خیانت نہ کرے تو اس کے اور شہیدوں کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا پھر اس کا شوہر یا ایمان نیک تو جنت میں وہ اس کی بیوی ہے اور نہ شہدا میں سے کوئی اس کا شوہر ہوگا۔

حدیث ۱۲..... ابو داؤد طیالسی و ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اپنے نفس کو اس سے روکے اور سوا فرض کے کسی دن بغیر اس کی اجازت کے روزہ نہ رکھے اگر ایسا کیا یعنی بغیر اجازت روزہ رکھ لیا تو گنہگار ہوئی اور روزوں اجازت اس کا کوئی عمل مقبول نہیں اگر عورت نے کر لیا تو شوہر کو ثواب ہے اور عورت پر گناہ اور بغیر اجازت اس کے گھر سے نہ جائے اگر ایسا کیا تو جب تک توبہ نہ کرے اللہ ﷻ اور فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں عرض کی گئی اگرچہ شوہر ظالم ہو فرمایا اگرچہ ظالم ہو۔

حدیث ۱۳..... طبرانی رحمۃ اللہ علیہ تمیم داری رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت پر شوہر کا حق یہ ہے کہ اس کے بچھونے کو نہ چھوڑے اور اس کی قسم کو بچا کرے اور اس کی اجازت کے بغیر باہر نہ جائے اور ایسے شخص کو مکان میں آنے نہ دے جس کا آنا شوہر کو پسند نہ ہو۔

حدیث ۱۴..... ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرمایا اے عورتو فقط اس کے ذرہ بھر شوہر کی رضامندی کی تلاش میں رہو اس لئے کہ عورت کو اگر معلوم ہوتا کہ شوہر کا کیا حق ہے تو جب تک اس کے پاس کھانا حاضر رہتا یہ کھڑی رہتی۔

حدیث ۱۵..... ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ میں انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اور اپنی عفت کی حفاظت کرے اور شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔

حدیث ۱۶..... ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت اس حال میں مری کہ شوہر راضی تھا وہ جنت میں داخل ہوگی۔

حدیث ۱۷..... بیہقی "شعب الایمان" میں جابر رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی اور ان کی کوئی نیکی بلند نہیں ہوتی بھاگا ہوا غلام جب تک اپنے آقا کے پاس لوٹ نہ آئے اور اپنے کو ان کے قابو میں نہ دیدے اور وہ عورت جس کا شوہر اس پر ناراض ہو اور نشہ والا جب تک ہوش میں نہ آئے۔

یہ چند حدیثیں حقوق شوہر کی ذکر کی گئیں۔ عورتوں پر لازم ہے کہ حقوق شوہر کا تحفظ کریں اور شوہر کو ناراض کر کے اللہ ﷻ کی ناراضگی کا وبال اپنے سر نہ لیں کہ اس میں دنیا و آخرت دونوں کی بربادی ہے نہ دنیا میں چین نہ آخرت میں راحت۔ اب بعض وہ احادیث ذکر کی جاتی ہیں کہ مردوں کو عورتوں کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہیے مردوں پر ضروری ہے کہ ان کا لحاظ کریں اور ان ارشادات عالیہ کی پابندی کریں۔

حدیث ۱۸..... بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتوں کے بارے میں بھلائی کرنے کی میں وصیت فرماتا ہوں تم میری اس وصیت کو قبول کرو وہ پسلی سے پیدا کی گئیں اور پسلیوں میں سب سے زیادہ ٹیڑھی اوپر والی ہے اگر تو اسے سیدھا کرنے چلے تو توڑ دے گا اور اگر ایسی ہی چھوڑ دے تو ٹیڑھی ہی باقی رہے گی اور مسلم شریف کی دوسری روایت میں ہے کہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی وہ تیرے لئے کبھی سیدھی نہیں ہو سکتی اگر تو اسے برتنا چاہے تو اسی حالت میں برت سکتا ہے اور سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑ دے گا اور توڑنا طلاق ہے۔

حدیث ۱۹..... صحیح مسلم میں انہیں سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان مرد عورت مومنہ کو مبغوض نہ رکھے اگر اس کی ایک عادت بری معلوم ہوتی ہے دوسری پسند ہوگی یعنی تمام عادتیں خراب نہیں ہوں گی جب کوئی اچھی بری ہر قسم کی باتیں ہوں گی تو مرد کو یہ چاہیے کہ خراب ہی عادت کو دیکھتا رہے بلکہ بری عادت سے چشم پوشی کرے اور اچھی عادت کی طرف نظر کرے۔

حدیث ۲۰..... حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جو عورتوں سے اچھی طرح پیش آئیں۔

حدیث ۲۱..... شیخین میں عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص اپنی عورت کو نہ مارے جیسے غلام کو مارتا ہے پھر دوسرے وقت اس سے مجامعت کرے گا دوسری روایت میں ہے عورت کو غلام کی طرح مارنے کا قصد کرتا ہے (یعنی بیباکانہ کرے) کہ شاید

دوسرے وقت اسے اپنا ہم خواب کرے یعنی زوجیت کے تعلقات اس قسم کے ہیں کہ ہر ایک کو دوسرے کی حاجت اور باہم ایسے مراسم کہ ان کو چھوڑنا دشوار، قبل ازاں جو ان باتوں کا خیال کرے گا مار نے کا ہرگز قصد نہ کرے گا۔

شادی کی رسوم

شادیوں میں طرح طرح کی رسمیں ہوتی جاتی ہیں۔ ہر ملک میں نئی رسوم ہر قوم و خاندان کے رواج اور طریقے جدا گانہ جو رسمیں ہمارے ملک میں جاری ہیں ان میں بعض کا ذکر کیا جاتا ہے۔ رسوم کی بنا عرف پر ہے یہ کوئی نہیں سمجھتا کہ شرعاً واجب یا مستحب ہیں قبل از جب تک کسی رسم کی ممانعت شریعت سے ثابت نہ ہو اس وقت تک اسے حرام و ناجائز نہیں کہہ سکتے سمجھنے کا ان کر ممنوع قرار دینا زیادتی ہے مگر یہ ضرور ہے کہ رسوم کی پابندی اسی حد تک کر سکتا ہے کہ کسی فعل حرام میں مبتلا نہ ہو بعض لوگ اس قدر پابندی کرتے ہیں کہ ناجائز فعل کرنا پڑے تو پڑے مگر رسم کا چھوڑنا گوارا نہیں مثلاً لڑکی جوان ہے اور رسوم ادا کرنے کو روپیہ نہیں تو یہ نہ ہوگا کہ رسوم چھوڑ دیں اور نکاح کر دیں کہ بکھیڑوں سے چھٹکارا و دروازہ بند ہو۔ اب رسوم کے پورا کرنے کو بھیک مانگنے طرح طرح کی فکریں کرتے اس خیال میں کہ کہیں سے مل جائے تو شادی کریں برسوں گزار دیتے ہیں اور بہت سی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں بعض لوگ قرض لے کر رسوم کو انجام دیتے ہیں یہ ظاہر کہ مفلس کو قرض دے کون پھر جب یوں قرض نہ ملا تو ہیلوں کے پاس گئے اور سودی قرض کی نوبت آئی سود لینا جس طرح حرام ہے اسی طرح دینا بھی حرام۔ حدیث میں دونوں پر لعنت آئی اللہ و رسول ﷺ کی لعنت کے مستحق ہوتے اور شریعت کی مخالفت کرتے ہیں مگر رسم چھوڑنا گوارا نہیں کرتے پھر اگر باپ دادا کی کمائی ہوئی کچھ جائیداد ہے تو اسے سودی قرض میں مکلول کیا اور نہ رہنے کا ٹھونپہ، ہی گروی رکھا تھوڑے دنوں میں سود کا سیلاب سب کو بہا لے گیا جائیداد نیلام ہو گئی۔ مکان بیٹے کے قبضے میں گیا در بدر مارے مارے پھرتے ہیں نہ کمانے کا ٹھکانہ نہ رہنے کی جگہ۔ اس طرح کی مثالیں ہر جگہ کثرت سے ملیں گی ایسے ہی غیر ضروری مصارف کی وجہ سے مسلمانوں کی بڑی جائیدادیں سودی نذر ہو گئیں۔ پھر قرض خواہ کے تقاضے اور اس کے تشدد آمیز لہجے سے رہی سہی عزت پر بھی پانی پڑ جاتا ہے یہ ساری تباہی و بربادی آنکھوں دیکھ رہے ہیں مگر اب بھی عبرت نہیں ہوتی اور مسلمان اپنی فضول خرچیوں سے باز نہیں آتے یہی نہیں کہ اسی پر بس ہوا اس کی خرابیاں اسی زندگی دنیا ہی تک محدود ہوں بلکہ آخرت کا وبال تک ہے۔ ہو سو جب حدیث صحیح لعنت کا استحقاق والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اکثر جلسوں میں رواج ہے کہ طوائف یا رنڈیوں کی عورتیں جمع ہوتی ہیں اور گانا بجاتی ہیں یہ حرام ہے کہ وہ فضول بیہودہ ہی حرام پھر عورتوں کا گانا مزید برآں عورت کی آواز نامحرموں کو پہنچانا اور وہ بھی گانے کی اور وہ بھی عشق و ہجر و وصال کے اشعار یا کیا ہے۔ جو عورتیں اپنے گھروں میں چلا کر بات کرنا پسند نہیں کرتیں گھر سے باہر آواز جائے کو معیوب جانتی ہیں ایسے موقعوں پر وہی شریک ہو جاتی ہیں گویا ان کے نزدیک گانا کوئی عیب ہی نہیں کتنی ہی دور تک آواز جائے کوئی حرج نہیں نیز ایسے گانے میں جوان جوان کنواری لڑکیاں بھی ہوتی ہیں ان کے ایسے اشعار پڑھنا سننا کس حد تک ان کے دبے ہوئے جوش کو ابھارے گا اور کیسے کیسے ولولے پیدا کرے گا اور اخلاق و عادات پر اس کا کہاں تک اثر پڑے گا یا تیں ایسی نہیں جن کے سمجھانے کی ضرورت ہو یا ثبوت پیش کرنے کی حاجت ہو خود ہی ہر شخص میں سمجھ بھی ہے کہ رات بھر گاتی ہیں اور تھکے پکتے ہیں صبح کو مسجد میں حاتی بھرنے جاتی ہیں۔

یہ بہت سی خرافات پر مشتمل ہے نیاز نامہ میں بھی ہو سکتی ہے اور اگر مسجد ہی میں ہو تو مرد بھی جا سکتے ہیں عورتوں کی کیا ضرورت پھر اگر اس رسم کی

ادا کے لئے عورت ہی ہونا ضروری ہو تو اس جنگھے کی کیا حاجت پھر جوانوں اور کنواریوں کی اس میں شرکت اور نامحرم کے سامنے جانے کی جرأت کس قدر جرأت ہے پھر بعض جگہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اس رسم کے ادا کرنے کے لئے پلنگ میں تو دی گاجا بجا ساتھ ہوتا ہے اسی شان سے مسجد تک پہنچتی ہیں ہاتھ میں ایک چھلنا ہوتا ہے یہ سب ناجائز جب مسجد ہو گئی تو چراغ کی کیا ضرورت اور اگر چراغ کی حاجت ہے تو مٹی کا کافی ہے آگے کا چراغ بنانا اور تیل کی جگہ گھی جلانا فضول خرچی ہے۔ دولہا دلہن کو نہلانا، مائیں بٹھانا جائز ہے۔ ان میں کوئی حرج نہیں دولہا کو مہندی لگانا جائز ہے۔ یونہی کنگنا باندھنا، ڈال ہری کی رسم کہ کپڑے پر پھیر دیتے جاتے ہیں جائز۔ دولہا کو روشنی کپڑے اوپر تانا حرام۔ یونہی مشرق جو تے بھی ناجائز اور خالص پھولوں کا سہرا جائز یا واجب ممنوع نہیں کہا جا سکتا۔ ناچ گانا بے آمیزش حرام ہیں کون ان کی حرمت سے واقف نہیں مگر بعض لوگ ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ یہ ہوں تو گویا شادی ہی نہ ہوئی بلکہ بعض تو اتنے بے باک ہوتے ہیں کہ اگر شادی میں پیر مانے نہ ہوں تو اسے سنی اور بتا زہ سے تعبیر کرتے ہیں یہ خیال نہیں کرتے کہ ایک تو گانا اور شریعت کی مخالفت ہے دوسرے مال ضائع کرنا ہے تیسرے سامانِ تماشائیں کے گناہ کا بھی سبب ہے اور سب کے مجموعہ کے وبال اس پر گناہ کا بوجھ۔ آتش بازی میں کبھی کپڑے جلتے۔ کبھی کسی کے مکان یا چھپر میں آگ لگ جاتی۔ بکثرت جل جانا ہے۔ ناچ میں نسوانی وضع کی کاریوں و تخریب اخلاق باتوں کا اجتماع۔ بیان کے بیان کی حاجت نہیں ایسی ہی مجلسوں سے اکثر نوجوان آوارہ ہو جاتے ہیں۔ دشمن دولت برباد کر بیٹھتے ہیں بازاریوں سے تعلق اور گھر والی سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے کیسے برے برے سامان تیار ہوتے ہیں اور اگر ان بے ہودہ کاریوں سے کوئی محفوظ رہا تو اتنا تو ضرور ہوتا ہے کہ دیانت اٹھا کر طاق پر رکھ دی جاتی ہے۔ بعضوں کو یہاں تک سنا گیا ہے کہ خود بھی دیکھتے ہیں اور ساتھ اپنی جوان بیٹیوں کو دکھاتے ہیں ایسی بے تہذیبی کے مجمع میں باپ بیٹے کا ساتھ ہونا کہاں تک حیا و غیرت کا پتہ دیتا ہے۔ شادی میں ناچ گانا جب کہ ایسا ہونا بعض کے نزدیک ناضروری امر ہے کہ نسبت کے وقت طے کر لیتے ہیں کہ ناچ گانا ہوگا اور ہم شادی نہ کریں گے لڑکی والا یہ نہیں خیال کرتا کہ یہ امر صرف نہ ہونا اسی کی اولاد کے کام آئے گا ایک وقتی خوشی میں یہ سب کچھ کر لیا مگر یہ نہ سمجھا کہ لڑکی جہاں بیاہ کر گئی وہاں تو اب اس کے بیٹھنے کا بھی ٹھکانا نہ رہا بایں۔ مکان تباہ و بھی سود میں گیا اب تنگیٔ ہوئی تو میاں بیوی میں لڑائی ٹھنی اور اس کا سلسلہ دراز ہوا تو اچھی خاصی جنگ قائم ہو گئی یہ شادی ہوئی یا اعلان جنگ۔ ہم نے مانا کہ یہ خوشی کا موقع ہے اور مدت کی آرزو کے بعد یہ دن دیکھنا نصیب ہوئے بے شک خوشی کرو مگر حد سے گزرنا اور حد و شرع سے باہر ہو جانا کسی عاقل کا کام نہیں۔ ولیمہ سنت ہے بہ نیت اتباع رسول اللہ ﷺ ولیمہ کرو خوشی و ثواب اور دوسرے مسلمانوں کو کھانا کھلانا جملہ مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے ہر کام کو شریعت کے موافق کرے اللہ ﷻ و رسول ﷺ کی مخالفت سے بچے اسی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔

وَهُوَ حَسْبِیْ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْهِ التُّكْلَانُ

WWW.NAFSEISLAM.COM

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

طلاق کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ (پ۲ البقرہ۲۲۹)
طلاق (جس کے بعد رجعت ہو سکے) دو بار تک ہے۔ پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نیکی کے ساتھ چھوڑ دینا (ترجمہ کنزالایمان)
اور فرماتا ہے۔
فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَاۤ اَنْ یَّتَرَاجَعَاۤ اِنْ ظَنَّاۤ اَنْ یُّقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ یُبَیِّنُهَا لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ (پ۲ البقرہ۲۳۰)
پھر اگر تیسری طلاق دے دی تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے پھر وہ دوسرا اگر اسے طلاق دے دے تو ان دونوں پر گناہ نہیں کہ پھر آپس میں مل جائیں اگر سمجھتے ہوں کہ اللہ کی حدیں نبھا ئیں گے اور یہ اللہ کی حدیں ہیں جنہیں بیان کرتا ہے دانش مندوں کے لیے (ترجمہ کنزالایمان)
اور فرماتا ہے۔
وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَّلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْۤا اٰیٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۟ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَمَاۤ اَنْزَلَ عَلَیْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ یَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ (پ۲ البقرہ۲۳۱)
اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد آ لگے تو اس وقت تک یا بھلائی کے ساتھ روک لو یا کھلی (واضح سلوک) کے ساتھ چھوڑ دو اور انہیں ضرر دینے کے لیے روکنا نہ ہو کہ حد سے بڑھو اور جو ایسا کرے وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھا نہ بناؤ اور یاد کرو اللہ کا احسان جو تم پر ہے اور وہ جو تم پر نازل کتاب اور حکمت اتاری نہیں نصیحت دینے کو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے (ترجمہ کنزالایمان)
اور فرماتا ہے۔
وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ یَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَیْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ یُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ
(پ۲ البقرہ۲۳۲)
اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد پوری ہو جائے تو اے عورتوں کے ولیو انہیں نہ روکو اس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کر لیں جب کہ آپس میں موافق شرع رضامند ہو جائیں یہ نصیحت اسے دی جاتی ہے جو تم میں سے اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ یہ تمہارے لئے زیادہ ستھرا اور پاکیزہ ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے (ترجمہ کنزالایمان)
حدیث ۱..... دار قطنی میں معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ! کوئی چیز اللہ عزوجل نے غلام آزاد کرنے سے

زیادہ پسندیدہ ہو روئے زمین پر پیدا نہیں کی اور کوئی شے روئے زمین پر طلاق سے زیادہ ناپسندیدہ پیدا نہ کی۔

حدیث ۲.....ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمام حلال چیزوں میں خدا کے نزدیک زیادہ ناپسندیدہ طلاق ہے۔

حدیث ۳.....امام احمد رحمۃ اللہ علیہ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ابلیس اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے اور اپنے لشکر کو بھیجتا ہے اور سب سے زیادہ مرتبہ اس کے نزدیک وہ ہے جس کا فتنہ بڑا ہوتا ہے۔ ان میں ایک آ کر کہتا ہے میں نے یہ کیا یہ کیا۔ ابلیس کہتا ہے کہ تو نے کچھ نہیں کیا۔ دوسرا آتا ہے اور کہتا ہے میں نے مرد اور عورت میں جدائی ڈال دی۔ اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے ہاں تو ہے۔

حدیث ۴.....ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ طلاق واقع ہے مگر مغتوہ (یعنی پاگل) کی اور اس کی جس کی عقل جاتی رہی یعنی مجنون کی۔

حدیث ۵.....امام احمد و ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ و دارمی رحمہم اللہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورت بغیر کسی حرج کے شوہر سے طلاق کا سوال کرے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

حدیث ۶.....بخاری و مسلم رحمہما اللہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی زوجہ کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ حضور ﷺ نے اس پر غضب فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ

اس سے رجعت کر لے اور رو کے رکھے یہاں تک کہ پاک ہو جائے۔ پھر حیض آئے اور پاک ہو جائے۔ اس کے بعد اگر طلاق دینا چاہے طہارت کی حالت میں جماع سے پہلے طلاق دے۔

حدیث ۷.....نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر پہنچی کہ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین طلاقیں ایک ساتھ دے دیں اس کو سن کر غصہ میں کھڑے ہو گئے اور یہ فرمایا کہ کتاب اللہ سے کھیل کرتا ہے حالانکہ میں تمہارے اندر ابھی موجود ہوں۔

حدیث ۸.....امام مالک رحمۃ اللہ علیہ "موطا" میں روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے اپنی عورت کو سو طلاقیں دے دیں آپ کیا حکم دیتے ہیں فرمایا کہ تیری عورت تین طلاقوں سے بائن ہو گئی اور ستانوے طلاق کے ساتھ تو نے اللہ عزوجل کی آیتوں سے ٹھٹھا کیا۔

احکام متعلقہ:

نکاح سے عورت شوہر کی پابند ہو جاتی ہے اس پابندی کے اٹھا دینے کو طلاق کہتے ہیں اور اس کے لئے کچھ الفاظ مقرر ہیں جن کا بیان آگے آئے گا۔ اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ اسی وقت نکاح سے باہر ہو جائے اسے بائن کہتے ہیں۔ دوم یہ کہ عدت گزرنے پر باہر ہو گئی اسے رجعی کہتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۱.....طلاق دینا جائز ہے مگر بے وجہ شرعی ممنوع ہے اور وجہ شرعی ہو تو مباح بلکہ بعض صورتوں میں مستحب مثلاً عورت اس کو یا اوروں کو اپنے اوپر دین بنھانے پر حتی نہیں پر اتی ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے نمازی عورت کو طلاق دے دوں اور اس کا مہر میرے ذمہ باقی ہو اس حالت کے ساتھ دریا بند امیں میری پیٹی ہو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اس کے ساتھ زندگی بسر کروں اور بعض صورتوں میں طلاق دینا واجب ہے مثلاً شوہر نامرد یا خصی ہے جیسا اس پر کسی نے جادو یا عمل کر دیا ہے کہ جماع کرنے پر قادر نہیں اور اس کے ازالہ کی بھی کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ ان صورتوں میں طلاق نہ دینا سخت تکلیف پہنچانا ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲.....طلاق کی تین قسمیں ہیں (1) حسن (2) احسن (3) بدعی۔ جس طہر میں وطی نہ کی ہو اس میں ایک طلاق رجعی دے اور چھوڑ دے یہاں تک کہ عدت گزر جائے یہ "احسن" ہے اور غیر موطوءہ کو طلاق دی اگرچہ حیض کے دنوں میں دی ہو یا موطوءہ کو تین طہر میں تین طلاقیں دیں بشرطیکہ ان طہروں میں وطی کی ہو نہ حیض میں یا تین مہینے میں تین طلاقیں اس عورت کو دیں جسے حیض نہیں آتا مثلاً بالغہ یا حمل والی ہے یا اس کی عمر کو پہنچی گئی تو یہ سب صورتیں طلاق "احسن" کی ہیں۔ حمل والی یا سن یاس والی کو وطی کے بعد طلاق دینے میں کراہت نہیں یونہی اگر اس کی عمر نو سال سے کم کی ہو تو کراہت نہیں اور نو برس یا زیادہ کی عمر ہے مگر ابھی حیض نہیں آیا ہے تو افضل یہ ہے کہ وطی و طلاق میں ایک مہینے کا فاصلہ ہو۔ وطی یہ کہ ایک طہر میں دو یا تین طلاقیں دے دے تین وفد میں یا دو وفد یا ایک ہی دفعہ میں خواہ تین بار لفظ کہہ دیا ہو کہ تجھے تین طلاقیں یا ایک ہی طلاق دی مگر اس طہر میں وطی کر چکا ہے یا موطوءہ کو حیض میں طلاق دی یا طہر ہی میں طلاق دی مگر اس سے پہلے جو حیض آیا تھا اس میں وطی کی تھی یا اس حیض میں طلاق دی تھی یا یہ سب باتیں نہیں مگر طہر میں طلاق بائن دی۔ (ردالمحتار و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۳.....حیض میں طلاق دی تو رجعت واجب ہے کہ اس حال میں طلاق دینا گناہ تھا اگر طلاق دینا ہی چاہتا اس حیض کے بعد طہر گزر جائے پھر حیض آ کر پاک ہو لے تب دے سکتا ہے۔ یہ اس وقت ہے کہ جماع سے رجعت کی ہو اور اگر قول یا بوسہ لینے یا چھونے سے رجعت کی ہو تو اس حیض کے بعد جو طہر ہے اس میں بھی طلاق دے سکتا ہے۔ اس کے بعد دوسرے طہر کے انتظار کی حاجت نہیں (جوہرہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴.....موطوءہ سے کہا تجھے مت کے کو واقع دو یا تین طلاقیں۔ اگر اسے حیض آتا ہے تو ہر طہر میں ایک واقع ہوگی۔ پہلی اس طہر میں پڑے گی جس میں وطی نہ کی ہو اور اگر یہ کلام اس وقت کہا کہ پاک تھی اور اس طہر میں وطی بھی نہیں کی ہے تو ایک فوراً واقع ہوگی اور اگر اس وقت اسے حیض ہے یا پاک ہے مگر اس میں وطی کر چکا ہے تب حیض کے بعد پاک ہونے پر پہلی طلاق واقع ہوگی اور غیر موطوءہ ہے یا اسے حیض نہیں آتا تو ایک فوراً واقع ہوگی اگرچہ غیر موطوءہ کو اس وقت حیض ہو پھر اگر غیر موطوءہ ہے تو باقی اس وقت واقع ہوگی کہ اس سے ثلاث کرے کیونکہ پہلی ہی طلاق سے بائن ہوگئی اور ثلاث سے نکل گئی دوسری کے لئے محل نہ رہی اور اگر موطوءہ ہے مگر حیض نہیں آتا تو دوسرے مہینے میں دوسری اور تیسرے مہینے میں تیسری واقع ہوگی اور اگر اس کلام سے یہ نیت کی کہ تین ابھی پڑ جائیں یا ہر مہینے کے شروع میں ایک واقع ہو تو یہ نیت بھی صحیح ہے۔ (درمختار) مگر غیر موطوءہ میں یہ نیت کہ ہر ماہ کے شروع میں ایک واقع ہو بیکار ہے کہ وہ پہلی ہی سے بائن ہو جائے گی اور محل نہ رہیگی۔

مسئلہ نمبر ۵.....طلاق کے لئے شرط یہ ہے کہ شوہر عاقل و بالغ ہو۔ بالغ یا مجنون نہ خود طلاق دے سکتا ہے نہ اس کی طرف سے اس کا ولی مگر نشہ والے نے طلاق دی تو واقع ہو جائے گی کہ یہ عاقل کے حکم میں ہے خواہ نشہ خواہ شراب پینے سے ہو یا بھنگ وغیرہ کسی اور چیز سے ہو یا دوا کی پینگ میں طلاق دے دی جب بھی واقع ہو جائے گی۔ طلاق میں عورت کی جانب سے کوئی شرط نہیں بالغہ ہو یا مجنونہ ہر حال طلاق واقع ہوگی۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶.....کسی نے مجبور کر کے اسے نشہ پلا دیا حالت اضطرار میں مثلاً پیاس سے مر رہا تھا اور پانی نہ تھا اور نشہ میں طلاق دے دی تو صحیح یہ ہے کہ واقع نہ ہوگی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷.....یہ شرط نہیں کہ مرد آزاد ہو یا غلام بھی اپنی زوجہ کو طلاق دے سکتا ہے اور مولیٰ اس کی زوجہ کو طلاق نہیں دے سکتا۔ اور یہ بھی شرط نہیں کہ خوشی سے طلاق دی جائے اگر اکراہ شرعی کی صورت میں بھی طلاق واقع ہو جائے گی۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ نمبر ۷.....لفظ طلاق بطور ہزل کہے یعنی ان سے دوسرے معنی کا ارادہ کیا جو نہیں بن سکتے جب بھی طلاق ہو گئی۔ یونہی خفیف العقل کی طلاق بھی واقع ہے اور بوجہ اجنون کے حکم میں ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸.....گونگے نے اشارے سے طلاق دی ہو گئی جبکہ لکھنا نہ جانتا ہو اور لکھنا جانتا ہو تو اشارے سے نہ ہوگی بلکہ لکھنے سے ہو

گئی۔ (فتح القدیر)

مسئلہ نمبر ۹.....کوئی اور لفظ کہنا چاہتا ہے زبان سے لفظ طلاق نکل گیا یا لفظ طلاق بولا مگر اس کے معنی نہیں جانتا سہواً یا غلطی میں کہا ان سب صورتوں میں طلاق واقع ہوگئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰.....مریض جس کا مرض اس حد کو نہ پہنچا ہو کہ عقل جاتی رہے اس کی طلاق واقع ہے کافر کی طلاق واقع ہے یعنی جبکہ مسلمان کے پاس مقدمہ پیش ہو تو طلاق کا حکم دے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱.....مجنون نے ہوش کے زمانہ میں کسی شرط پر طلاق معلق کی تھی اور وہ شرط زمانۂ جنون میں پائی گئی تو طلاق ہوگئی مثلاً یہ کہا تھا کہ اگر میں اس گھر میں جاؤں تو تجھے طلاق ہے اور اب جنون کی حالت میں اس گھر گیا تو طلاق ہوگئی ہاں اگر ہوش کے زمانے میں یہ کہا تھا کہ میں مجنون ہو جاؤں تو تجھے طلاق ہے تو مجنون ہونے سے طلاق نہ ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲.....مجنون مرد ہے یا اس کا عضو تناسل کٹا ہوا ہے یا عورت مسلمان ہوگئی ہے اور مجنون کے والدین اسلام سے منکر ہیں تو ان صورتوں میں قاضی تفریق کردے گا اور یہ تفریق طلاق ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳.....مرسام اور سام یا کسی اور بیماری میں جس میں عقل جاتی رہتی یا غشی کی حالت میں یا سوتے میں طلاق دے دی تو واقع نہ ہوگی۔ یونہی اگر غصہ اس حد کا ہو کہ عقل جاتی رہے تو واقع نہ ہوگی۔ (درمختار و ردالمحتار) آج کل اکثر لوگ طلاق دے بیٹھتے ہیں بعد کو افسوس کرتے ہیں اور طرح طرح کے حیلے سے یہ چاہتے ہیں کہ طلاق واقع نہ ہو۔ ایک عذر اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ غصہ میں طلاق دی تھی۔ مفتی کو چاہئے یا ہر مرتبہ کہ مطلقاً غصہ کا اعتبار نہیں۔ معمولی غصے میں طلاق ہو جاتی ہے۔ وہ صورت کہ عقل غصہ سے جاتی رہے بہت نادر ہے لہٰذا جب تک اس کا ثبوت نہ ہو محض سائل کے کہہ دینے پر اعتماد نہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۱۴.....عدد طلاق میں عورت کا لحاظ کیا جائے گا یعنی عورت آزاد ہو تو تین طلاقیں ہو سکتی ہیں اگرچہ اس کا شوہر غلام ہو اور باندی ہو تو اسے دو ہی طلاقیں دی جا سکتی ہیں اگرچہ شوہر آزاد ہو۔ (کتب عامہ)

مسئلہ نمبر ۱۵.....نابالغ کی عورت مسلمان ہوگئی اور شوہر پر قاضی نے اسلام پیش کیا۔ اگر وہ سمجھ دار ہے اور اسلام سے انکار کرے تو طلاق ہوگئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۶.....زبان سے الفاظ نہ کہے مگر کسی ایسی چیز پر لکھے کہ حروف ممتاز ہو جاتے ہوں مثلاً پانی یا ہوا پر تو طلاق نہ ہوگی اور اگر کسی چیز پر لکھے کہ حروف ممتاز ہو جاتے ہوں مثلاً کاغذ یا تختی وغیرہ پر اور طلاق کی نیت سے لکھے تو ہو جائے گی اور اگر لکھ کر بھیجا یعنی اس طرح لکھا جس طرح خطوط لکھے جاتے ہیں کہ معمولی القاب و آداب کے بعد اپنا مطلب لکھتے ہیں جب بھی ہوگئی بلکہ اگر نہ بھیجے جب بھی اس صورت میں ہو جائے گی اور یہ طلاق لکھتے وقت پڑے گی اور اسی وقت سے عدت شمار ہوگی اور اگر یوں لکھا کہ میرا یہ خط تجھے پہنچے تجھے طلاق ہے تو عورت کو جب تحریر پہنچے گی اس وقت طلاق ہوگی عورت چاہے پڑھے یا نہ پڑھے اور فرض کیجئے کہ عورت کو آخر تحریر بھیجی ہی نہیں مثلاً اس نے یہ بھیجی یا راستہ میں گم ہوگئی تو طلاق نہ ہوئی اور اگر تحریر عورت کے باپ کو بھیجی اس نے چاک کر دی لڑکی کو نہ دی تو اگر لڑکی کے تمام کاموں میں یہ تصرف کرتا ہے اور وہ تحریر اس کے شوہر میں ملی جہاں لڑکی رہتی ہے تو طلاق ہوگئی ورنہ نہیں مگر جب کہ تحریر آنے کی لڑکی کو خبر دی اور وہ بھیجی ہوئی تحریر بھی اسے دی اور وہ پڑھنے میں آ گئی ہے تو واقع ہو جائے گی۔ (درمختار، عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۷.....کسی پرچہ پر طلاق لکھی اور کہتا ہے کہ میں نے مشق کے طور پر لکھی ہے تو قضاءً اس کا قول معتبر نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸.....دو پرچوں پر لکھا کہ جب میری تحریر تجھے پہنچے تجھے طلاق ہے اور عورت کو دونوں پرچے پہنچے تو قاضی دو طلاقوں کا

حکم دے گا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۹.....دوسرے سے طلاق لکھوا کر بھیجی تو طلاق ہو جائے گی لکھنے والے سے کہا میری عورت کو طلاق لکھ دے تو یہ اقرار طلاق ہے۔ یعنی طلاق ہو جائے گی اگرچہ وہ نہ لکھے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۰.....عورت کو بذریعہ تحریر طلاق سنت دینا چاہتا ہے تو اگر ایک طلاق دینی ہے۔ یوں لکھے کہ جب میری یہ تحریر تجھے پہنچے اس کے بعد حیض سے پاک ہونے پر تجھے طلاق ہے اور تین دینی ہوں تو یوں لکھے میری تحریر پہنچنے کے بعد جب تو حیض سے پاک ہو تجھے سنت کے موافق تین طلاقیں تو یہ بھی اسی ترتیب سے واقع ہوں گی یعنی ہر حیض سے پاک ہونے پر ایک ایک طلاق پڑے گی اور اگر عورت کو حیض نہ آتا ہو تو لکھ دے جب چاند ہو جائے تجھے طلاق پھر دوسرے مہینے میں طلاق پھر تیسرے مہینے میں طلاق یا یوں لفظ لکھ دے کہ سنت کے موافق تین طلاقیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱.....شوہر نے عورت کو خط لکھا۔ اس میں ضرورت کی جو باتیں لکھنی تھیں آخر میں یہ لکھ دیا کہ جب میرا یہ خط تجھے پہنچے تو تجھے طلاق پھر یہ طلاق کا جملہ مٹا کر خط بھیجا تو عورت کو خط پہنچتے ہی طلاق ہو گئی اور اگر خط کا تمام مضمون مٹا دیا اور طلاق کا جملہ باقی رکھا اور بھیج دیا تو طلاق نہ ہوئی اور پہلے یہ لکھا کہ جب میرا یہ خط پہنچے تجھے طلاق اور اس کے بعد اور مطلب کی باتیں لکھیں تو حکم بالعکس ہے یعنی الفاظ مٹا دیئے تو طلاق نہ ہوئی اور باقی رکھے ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲.....خط میں طلاق لکھی اور اس کے بعد حسبما اشتہا ، اللہ تعالیٰ لکھا تو طلاق نہ ہوئی۔ اور اگر فصل کے ساتھ لکھا تو طلاق ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳.....تحریر سے طلاق کے ثبوت میں یہ ضروری ہے کہ شوہر اقرار کرے کہ میں نے لکھی یا لکھوائی یا عورت اس پر گواہ پیش کرے۔ محض اس کے خط سے مشابہ ہونا یا اس کے دستخط ہونا یا اس کی مہر ہونا کافی نہیں۔ ہاں اگر عورت کو اطمینان اور غالب گمان ہے کہ تحریر اسی کی ہے تو اس پر عمل کرنے کی عورت کو اجازت ہے مگر جب شوہر انکار کرے تو بغیر شہادت چارہ نہیں۔ (غنیہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۴.....کسی نے شوہر کو طلاق لکھنے پر مجبور کیا، اس نے لکھ دیا مگر دل میں ارادہ ہے نہ زبان سے طلاق کا لفظ کہا تو طلاق نہ ہوئی۔ مجبوری سے مراد شرعی مجبوری ہے جس کسی کے اصرار کرنے پر لکھ دیا یا پڑھ دیا اس کی بات کیسے مانی جائے یہ مجبوری نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۵.....طلاق دو قسم ہے صریح و کنایہ صریح وہ ہے جس سے مراد طلاق ہونا ظاہر ہو اکثر طلاق میں اس کا استعمال ہوا اگرچہ وہ کسی زبان کا لفظ ہو۔ (جوہرہ وغیرہ)

صریح کا بیان

مسئلہ نمبر ۱.....لفظ صریح مثلاً (1) میں نے تجھے طلاق دی (2) تجھے طلاق ہے (3) تو مطلقہ ہے (4) تو طالق ہے۔ (5) میں تجھے طلاق دیتا ہوں (6) ہے۔ مطلقہ ان سب الفاظ کا حکم یہ ہے کہ ایک طلاق رجعی واقع ہوئی اگرچہ کچھ نیت نہ کی ہو یا اس کی نیت کی ایک سے زیادہ نیت ہو یا کچھ میں نہیں جانتا تھا کہ طلاق دیتا ہے مگر اس صورت میں کہ وہ طلاق کو نہ جانتا تھا یا خطا واقع نہ ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲.....(7) طلاغ (8) تلاغ (9) طلاک (10) تلاک (11) تلاکہ (12) تلاکہ (13) تلاخ (14) تلاغ (15) تلاق (16) طلاق بلکہ تو کے کی زبان سے (17) تلاتہ یہ سب صریح کے الفاظ ہیں۔ اب سب سے ایک طلاق رجعی ہوا گر چہ نیت نہ ہو یا نیت کچھ اور ہو۔ (18) طالق (19) طالم الف۔ قاف کہا اور نیت طلاق ہو تو ایک رجعی ہوئی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳.....اردو میں یہ لفظ کہ میں نے تجھے (26) چھوڑا صریح ہے اس سے رجعی ہوئی کچھ نیت ہو یا نہ ہو یونہی یہ لفظ کہ میں

نے (21) فارغ خطی یا (22) فارغ خطی (۲۳) فارغ عقلی وی مسترخ ہے۔

مسئلہ نمبر ۴..... لفظ طلاق لفظ طور پر ادا کرنے میں عالم و جاہل برابر ہیں بہر حال طلاق ہو جائے گی اگر چہ وہ کہے کہ میں نے دھمکانے کے لئے لفظ طور پر ادا کیا طلاق مقصود نہ تھی وہ یہ صحیح طور پر بولتا۔ ہاں اگر لوگوں سے پہلے کہہ دیا تھا کہ میں دھمکانے کے لئے لفظ طلاق بولوں گا طلاق مقصود نہ ہوگی تو اب اس کا کہا مان لیا جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵..... کسی نے پوچھا تو نے اپنی عورت کو طلاق دے دی اس نے کہا ہاں یا کیوں نہیں تو طلاق ہو گئی اگر چہ طلاق دینے کی نیت سے نہ کہا ہو۔ (درمختار) مگر جب کہ ایسی سخت آواز اور ایسے لہجے سے کہا جس سے انکار سمجھا جاتا ہو تو نہیں (غنیہ) کسی نے کہا تیری عورت پر طلاق نہیں کہا کیوں نہیں یا کہا کیوں تو طلاق ہو گئی اور اگر کہا نہیں یا ہاں تو نہیں۔ (فتاویٰ بوصوبر)

مسئلہ نمبر ۶..... عورت کو طلاق نہیں دی ہے مگر لوگوں سے کہتا ہے کہ میں طلاق دے آیا تو قضاً ہو جائے گی اور دیانۃً نہیں اور اگر ایک طلاق دی ہے اور لوگوں سے کہتا ہے کہ تین دی ہیں تو دیانۃً ایک ہوگی قضاً تین اگر چہ کہے کہ میں نے جھوٹ کہا تھا۔ (فتاویٰ خیریہ)

مسئلہ نمبر ۷..... عورت سے کہا (24) سے مطلقہ (25) سے طلاق دی گئی (26) سے طلاق تین (27) سے طلاق شدہ ہے (28) طلاق یافتہ ہے (29) طلاق کردہ طلاق ہو گئی۔ اگر چہ کہے کہ میرا مقصود گالی دینا تھا طلاق دینا نہ تھا۔ اور اگر یہ کہے کہ میرا مقصود تھا کہ وہ پہلے شوہر کی مطلقہ ہے اور حقیقت میں وہ ایسی ہی ہے یعنی شوہر اول کی مطلقہ ہے تو دیانۃً اس کا قول مان لیا جائے گا اور اگر وہ عورت پہلے کسی کی منکوحہ بھی نہیں یا تھی مگر اس نے طلاق نہ دی تھی بلکہ مر گیا ہو تو یہ دیانۃً نہیں مانی جائے گی۔ یونہی اگر کہا تیرے شوہر نے تجھے (30) طلاق دی تو بھی وہی حکم ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸..... (31) عورت سے کہا تجھے طلاق دیتا ہوں یا کہا کہ تو مطلقہ ہو جا تو طلاق ہو گئی۔ (درمختار)

مگر یہ لفظ کہ طلاق دیتا ہوں یا چھوڑتا ہوں اس کے یہ معنی لئے کہ طلاق دینا چاہتا ہوں یا چھوڑنا چاہتا ہوں تو دیانۃً نہ ہوگی۔ قضاً ہو جائے گی اور اگر یہ لفظ کہا کہ چھوڑے دیتا ہوں تو طلاق نہ ہوگی کہ یہ لفظ قصد و ارادہ کے لئے ہے۔

مسئلہ نمبر ۹..... (32) تجھ پر طلاق (33) تجھے طلاق (34) تو طلاق ہے (35) تو طلاق ہو گئی (36) طلاق ہو جا (37) طلاق لے (38) جا بیاہ جا تجھی کہا طلاق لے جا (39) اپنی طلاق اور طلاق دے رہا ہوں (40) میں نے تیری طلاق تیرے آنچل میں باندھ دی (41) جا تجھ پر طلاق، (42) ان سب میں ایک طلاق رجعی ہوگی اور اگر لفظ "بائنہ" نیت طلاق کہتا تو بائن ہوتی۔ (غنیہ، عالمگیری و غیرہا)

مسئلہ نمبر ۱۰..... (43) تجھے مسلمانوں کے چاروں مذہب یا (44) مسلمانوں کے تمام مذہب پر طلاق (45) یا تجھے یہود و نصاریٰ کے مذہب پر طلاق اس سے ایک طلاق رجعی ہو گئی۔ (45) یونہی اگر کہا جائے تجھے طلاق ہے۔ سوئروں اور یہودیوں کو حلال اور مجھ پر حرام ہو تو رجعی ہوگی۔ یعنی جبکہ اس لفظ سے (کہ مجھ پر حرام ہو) طلاق کی نیت نہ کی ہو ورنہ بائن واقع ہوں گی۔ (خیریہ و درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... (46) تو مطلقہ وہابائنہ (47) یا مطلقہ بحرباً نہ ہے اس سے ایک رجعی ہوگی اور اگر لفظ بائنہ کے بعد طلاق کی نیت کی تو بائن اور تین کی تو تین۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲..... عورت کے بچے کو دیکھ کر کہا (48) سے مطلقہ کے بچے (49) سے مطلقہ کے جنے تو طلاق رجعی ہوئی (عالمگیری) ہاں اگر یہ نیت ہو کہ وہ پہلے شوہر کی مطلقہ ہے تو دیانۃً مان لیا جائے گا جبکہ پہلے شوہر نے طلاق دی ہو۔

مسئلہ نمبر ۱۳..... عورت کی نسبت کہا (50) سے اس کی طلاق کی خبر دی یا (51) یا طلاق کی خوشخبری سنا دے یا (52) اس کی طلاق کی خبر اس کے پاس لے جایا (53) سے لکھ بھیجا یا (54) اس سے کہہ کر وہ مطلقہ ہے یا (55) اس کے لئے اس کی طلاق کی سند یا یادداشت لکھ

دے تو طلاق بھی پڑ گئی۔ اگر چہ اس نے اس سے کہا: لکھا اور اگر یوں کہا کہ اس سے کہہ (56) تو معلقہ ہے یا (57) اسے طلاق دے آ تو جب جا کر کہے گا طلاق ہو گئی ورنہ نہیں۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۱۴..... (58) تو فلانی سے نباہ وہ معلقہ ہے طلاق پڑ گئی اگر چہ فلانی معلقہ نہ بھی ہو۔ (خانیہ و فتاویٰ صوفیہ)

مسئلہ نمبر ۱۵..... (59) اے معلقہ (بسکون طا) (60) میں نے تیری طلاق چھوڑ دی (61) میں نے تیری طلاق رہا کر دی (62) میں نے تیری طلاق کا رستہ چھوڑ دیا (63) میں نے تیری طلاق تجھے ہبہ کر دی (64) ترش دی (65) تیرے پاس گر دی (66) امانت رکھی (67) میں نے تیری طلاق پائی (68) تیرے لئے طلاق ہے (69) اللہ نے تیری طلاق پائی (70) اللہ نے تیری طلاق مقدر کر دی۔ ان سب الفاظ سے اگر نیت طلاق ہو رجعی واقع ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶..... (71) میں نے تیری طلاق تیرے ہاتھ بیچی عورت نے کہا میں نے خرید ی اور کسی مال کے بدلے میں ہو نا مذکور نہ ہوا تو رجعی ہو گی اور مال کے بدلے میں ہونا مذکور ہو تو بائن اور اگر یوں کہا (72) میں نے اس بوش پر طلاق دی کو تو اپنا مطالبہ اتنے دنوں کے لئے نہ دے جب بھی رجعی ہو گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷..... (73) عورت کو کہا میں نے تجھے چھوڑا۔ اور کہتا ہے میرا مقصود یہ تھا کہ بندش سے چھوڑا تو قول ان لیا جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۸..... (74) اپنی عورت سے کہا تو مجھ پر حرام ہے تو ایک بائن طلاق ہو گی اگر چہ نیت نہ کی ہو اور اگر وہ اس کی عورت نہ ہو تو یمین ہے حانث ہونے پر کفارہ واجب۔ یعنی اگر یہ کہا (75) میں تجھ پر حرام ہو اور طلاق کی نیت کی تو واقع ہو گئی اور اگر صرف یہ کہا کہ میں حرام ہوں تو واقع نہ ہو گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۹..... عورت سے کہا تیری طلاق مجھ پر واجب ہے تو بعض کے نزدیک طلاق ہو جائے گی اور اسی پر فتویٰ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۰..... اگر کہا تجھے ضد اطلاق دے تو واقع نہ ہو گی اور یوں کہا کہ تجھے خدا نے طلاق دی تو ہو گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱..... اگر کہا تجھے حاق تو واقع ہو گی اگر چہ طلاق کی نیت نہ ہو۔ (درمختار)

اضافت کا بیان

مسئلہ نمبر ۱..... طلاق میں اضافت ضرور ہونی چاہئے بغیر اضافت طلاق واقع نہ ہو گی خواہ حاضر کے صیغہ سے بیان کرے مثلاً تجھے طلاق ہے یا اشارے کے ساتھ مثلاً یہ یا نام لے کر کہے کہ فلانی کو طلاق ہے یا اس کے جسم و جزء یا روح کی طرف نسبت کرے یا اس کے کسی ایسے عضو کی طرف نسبت کرے جو کل کے قائم مقام تصور کیا جاتا ہو مثلاً گردن یا سر یا شر۔ گا یا جزو شائع کی طرف نسبت کرے مثلاً نصف تہائی چوتھائی وغیرہ یہاں تک کہ اگر کہا تیرے ہزار حصوں میں سے ایک حصہ کو طلاق ہے تو طلاق ہو جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲..... اگر سر یا گردن پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ تیرے سر یا اس گردن کو طلاق تو واقع نہ ہو گی اور اگر ہاتھ نہ رکھا اور یوں کہا کہ اس سر کو طلاق اور عورت کے سر کی طرف اشارہ کیا تو واقع ہو جائے گی۔ (درمختار و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۳..... ہاتھ یا انگلی یا ناخن یا پاؤں یا بال یا ناک یا چندی یا ران یا پنڈلی یا پیٹ یا زبان یا کان یا منہ یا ٹھوڑی یا دانت یا سینہ یا پستان کو کہا کہ اسے طلاق تو واقع نہ ہو گی۔ (جوہرہ و درمختار)

مسئلہ نمبر ۴..... ج طلاق بھی پوری طلاق ہے اگر چہ ایک طلاق کا ہزارواں حصہ ہو مثلاً کہا تجھے آدھی یا چوتھائی طلاق ہے تو پوری ایک

طلاق پڑے گی کہ طلاق کے حصے نہیں ہو سکتے اگر چند اجزا ذکر کیے جن کا مجموعہ ایک سے زیادہ ہو تو ایک ہوگی اور ایک سے زیادہ ہو تو دوسری بھی پڑ جائے گی مثلاً کہا ایک طلاق کا نصف اور ایک تہائی اور چوتھائی کا نصف اور تہائی اور چوتھائی کا مجموعہ ایک سے زیادہ ہے لہٰذا دو واقع ہوئیں اور اگر اجزاء کا مجموعہ دو سے زیادہ ہے تو تین ہوں گی۔ یونہی ڈیڑھ میں دو اور ڑھائی میں تین اور اگر دو طلاق کے تین نصف کہے تو تین ہوں گی اور ایک طلاق کے تین نصف میں دو اور اگر کہا ایک سے دو تک تو ایک اور ایک سے تین تک تو دو۔

مسئلہ نمبر ۵..... اگر کہا تجھے (76) طلاق ہے یہاں سے ملک شام تک تو ایک رجعی ہوگی۔ ہاں اگر یوں کہا (77) کہ اتنی بڑی یا اتنی لمبی کہ یہاں سے ملک شام تک تو بائن ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶..... اگر کہا (78) تجھے مکہ میں طلاق ہے یا (79) گھر میں یا (80) سائے میں یا (81) جو جب میں تو فوراً پڑ جائے گی یہ نہیں کہ مکہ میں جائے جب پڑے ہاں اگر یہ کہے میرا مطلب یہ تھا کہ جب مکہ کو جائے طلاق ہے تو دیانۃً یہ قول معتبر ہے قضاءً نہیں اور اگر یہ کہا کہ تجھے (81) قیامت کے دن طلاق ہے تو کچھ نہیں بلکہ یہ کلام لغو ہے اور اگر کہا (82) قیامت سے پہلے تو ابھی پڑ جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷..... اگر کہا تجھے (83) کامل طلاق ہے تو دوسرے دن صبح چمکتے ہی طلاق ہو جائے گی۔ یونہی اگر کہا (84) شعبان میں طلاق ہے تو جس دن رجب کا مہینہ ختم ہوگا اس دن آفتاب ڈوبتے ہی طلاق ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸..... کہا کہ تجھے میری پیدائش سے یا تیری پیدائش سے پہلے طلاق یا کہا میں نے اپنے بچپن میں یا جب سوتا تھا یا جب مجنون تھا تجھے طلاق دے دی تھی اور اس کا مجنون ہونا معلوم ہو تو طلاق نہ ہوگی بلکہ یہ کلام لغو ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹..... کہا کہ (85) تجھے میرے مرنے سے دو مہینے پہلے طلاق ہے اور دو مہینے گزرنے نہ پائے کہ مر گیا تو طلاق واقع نہ ہوئی اور اس کے بعد مرا تو ہوگئی اور اسی وقت سے عدت قرار پائے گی جب اس نے کہا تھا۔ (تنویر و بحر)

مسئلہ نمبر ۱۰..... (86) اگر کہا میرے نکاح سے پہلے تجھے طلاق یا کہا کل گزشتہ میں حالانکہ اس سے نکاح آج کیا ہے تو دونوں صورتوں میں کلام لغو ہے اور اگر دوسری صورت میں کل یا کل سے پہلے نکاح کر چکا ہے تو اس وقت طلاق ہوگئی (فتح وغیرہ) یونہی اگر کہا تجھے دو مہینے سے طلاق ہے اور واقع نہیں دی تھی تو اس وقت پڑے گی بشرطیکہ نکاح کو دو مہینے سے کم نہ ہوئے ہوں ورنہ کچھ نہیں اور اگر جھوٹی ڈگری نیت سے کہا تو عند اللہ نہ ہوگی مگر قضاءً ہوگی۔

مسئلہ نمبر ۱۱..... اگر کہا (87) زید کے آنے سے ایک ماہ پہلے تجھے طلاق ہے اور زید ایک مہینے کے بعد آیا تو اس وقت طلاق ہوگی۔ اس سے پہلے نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲..... یہ کہا کہ (88) جب کبھی تجھے طلاق نہ دوں تو طلاق ہے یا (89) جب تجھے طلاق نہ دوں تو طلاق ہے۔ (90) تو چپ ہوتے ہی طلاق پڑ جائے گی۔ اور یہ کہا کہ اگر تجھے (91) طلاق نہ دوں تو تجھے طلاق ہے۔ تو مرنے سے کچھ پہلے طلاق ہوگئی (کتاب مما)

مسئلہ نمبر ۱۳..... یہ کہا کہ اگر آج تجھے تین طلاقیں نہ دوں تو تجھے تین طلاقیں تو دے گا جب بھی ہوں گی اور نہ دے گا جب بھی اور بچنے کی یہ صورت ہے کہ عورت کو بڑا روپیہ دے کر بدلے میں طلاق دے دے اور عورت کو چاہیے کہ قبول نہ کرے اب اگر دن گزر گیا تو طلاق واقع نہ ہوئی۔ (نتائج)

مسئلہ نمبر ۱۴..... کسی (92) عورت سے کہا تجھے طلاق ہے جس دن تجھ سے نکاح کروں اور رات میں نکاح کیا تو طلاق ہوگئی۔ (تنویر)

مسئلہ نمبر ۱۵..... کسی عورت (93) سے کہا اگر تجھ سے نکاح کروں یا جب (94) یا جس وقت تجھ سے نکاح کروں تو تجھے طلاق ہے۔ تو نکاح ہوتے طلاق ہو جائے گی۔ یونہی اگر خاص عورت کو معین نہ کیا بلکہ کہا اگر یا جب یا جس وقت میں نکاح کروں تو اسے طلاق ہے۔ تو

نکاح کرتے ہی طلاق ہو جائے گی مگر اس کے بعد دوسری عورت سے نکاح کرے گا تو اسے طلاق نہ ہوگی ہاں اگر کہا (95) جب کبھی بھی کسی عورت سے نکاح کروں اسے طلاق ہے تو جب کبھی نکاح کرے گا طلاق ہو جائے گی۔ ان صورتوں میں اگر چاہے کہ نکاح ہو جائے اور طلاق نہ پڑے تو اس کی صورت یہ ہے کہ فضولی (یعنی جسے اس نے نکاح کا وکیل نہ کیا ہو بلکہ بغیر اس کے حکم کے اس عورت یا کسی عورت سے نکاح کردے اور جب اسے خبر پہنچے تو زبان سے نکاح کا اُنفاذ نہ کرے بلکہ کوئی ایسا فعل کرے جس سے اجازت ہو جائے مثلاً مہر کا کچھ حصہ یا کل اس کے پاس بھیج دے یا اس کے ساتھ جماع کرے یا شہوت کے ساتھ ہاتھ لگائے یا بوسہ لے یا لوگ مبارکباد دیں تو خاموش رہے انکار نہ کرے تو اس صورت میں نکاح ہو جائے گا اور طلاق نہ پڑے گی اور اگر کوئی خبر نہیں کرتا ہے کہنے کی ضرورت پڑے تو کسی کو حکم نہ دے بلکہ خود کرے کہ کاش کوئی میرا نکاح کردے یا کاش تو میرا نکاح کردے یا کیا اچھا ہوتا کہ میرا نکاح ہو جاتا اور اب اگر کوئی میرا نکاح کردے گا نکاح فضولی ہوگا اور اس کے بعد وہی طریقہ برتے جو اوپر مذکور ہوا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۶..... اس کی عورت کسی کی باندی ہے اس نے اس سے کہا (96) کل کا دن آئے تو تجھ کو وطلاق نہیں اور سوتی نے کہا کل کا دن آئے تو تو آزاد ہے تو وطلاقیں ہو جائیں گی اور شوہر رجعت نہیں کرسکتا مگر اس کی عدت تین حیض ہے اور شوہر مریض قماتو یہ وارث نہ ہوگی۔ (کبیری)

مسئلہ نمبر ۱۷..... انگلیوں سے اشارہ کرکے کہا تجھے اتنی طلاقیں تو ایک دو تین جتنی انگلیوں سے اشارہ کیا اتنی طلاقیں ہوئیں۔ یعنی جتنی انگلیاں اشارے کے وقت کھلی ہوں ان کا اعتبار ہے بند کا اعتبار نہیں اور صفت وہ کہتا ہے کہ میری مراد بند انگلیاں یا شمیلی تھی تو یہ قول دیانتاً معتبر ہوگا قضاءً معتبر نہیں اور اگر تین (97) انگلیوں سے اشارہ کرکے کہا تجھے اس کی مثل طلاق تو نیت تین کی ہو تو تین ورنہ ایک بائن اور اگر اشارہ کرکے کہا تجھے اتنی اور نیت طلاق سے اور لفظ طلاق نہ بولا جب بھی طلاق ہو جائے گی۔ (درمختار و الکفایہ)

مسئلہ نمبر ۱۸..... طلاق کے ساتھ کوئی صفت ذکر کی جس سے شدت سمجھی جائے تو (98) بائن ہوگی مثلاً (99) بائن یا (100) بدتر (101) فحش طلاق (102) طلاق شیطان (103) طلاق بدعت (104) بدتر طلاق (105) پہاڑ برابر (106) ہزار کی مثل (یعنی کہ (107) گھر بھر جائے (108) سخت (109) لمبی، چوڑی (110) گھر کھری (111) سب سے بری (112) سب سے کڑی (113) سب سے گندی (114) سب سے ناپاک (115) سب سے کڑوی (116) سب سے بڑی (117) سب سے چوڑی (118) سب سے لمبی (119) سب سے موٹی مگر اگر تین کی نیت کی تو تین ہوں گی ورنہ ایک اور اگر عورت باندی ہے تو دو کی نیت صحیح ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱..... (120) اگر کہا تجھے ایسی طلاق جس سے تو اپنے نفس کی مالک ہو جائے گی یا کہا تجھے ایسی طلاق جس میں میرے لئے رجعت نہیں تو بائن ہوگی اور اگر کہا (121) تجھے طلاق ہے اور میرے لئے رجعت نہیں تو رجعی ہوگی۔ (123) یونہی اگر کہا تجھے طلاق ہے کوئی قاضی یا کوئی حاکم یا عالم تجھے واپس نہ کرے جب بھی رجعی ہوگی۔ (درمختار و الکفایہ)

مسئلہ نمبر ۲۲..... اور اگر کہا (124) تجھے طلاق ہے اس شرط پر کہ اس کے بعد رجعت نہیں یا یوں کہا تجھ پر وہ (125) طلاق ہے جس کے بعد رجعت نہیں یا کہا (126) تجھ پر وہ طلاق ہے جس کے بعد رجعت نہ ہوگی۔ تو ان سب صورتوں میں رجعی ہو جانا چاہئے (تنویر و غیرہ) اور اگر کہا (127) تجھ پر وہ طلاق ہے جس کے بعد رجعت نہیں ہوتی تو بائن ہونا چاہئے۔

مسئلہ نمبر ۲۳..... (128) عورت سے کہا اگر میں تجھے ایک طلاق دوں تو وہ بائن ہوگی یا کہا وہ تین ہوگی پھر اسے طلاق دی تو نہ بائن ہوگی نہ تین بلکہ ایک رجعی ہوگی یا کہا تھا کہ اگر (129) تو گھر میں جائے گی تو تجھے طلاق ہے پھر مکان میں جانے سے پہلے کہا کہ میں نے بائن یا تین کردیا جب بھی ایک رجعی ہوگی اور یہ کہنا بیکار ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۴..... کہا تجھے (130) ہزاروں طلاق یا چند بار (131) طلاق تو تین واقع ہوں گی اور اگر کہا تجھے طلاق (132) یہ کم

نہ زیادہ تو ظاہر الروایہ میں تین ہوں گی اور امام ابو جعفر ہندوانی و امام قاضی خاں رحمہما اللہ اس کو ترجیح دیتے ہیں کہ (133) دو واقع ہوں اور اگر کہا کہ تین طلاق تو ایک رجعی ہوگی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۵.....اگر کہا تجھے (134) طلاق ہے پوری طلاق تو ایک ہوگی اور کہا کل (135) طلاقیں تو تین۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۶.....اگر طلاق کے عدد میں دو جگہ ذکر کی جس میں (136) لفظ واو جیسے کہا بعدد ہ و خاک (137) یا معلوم نہ ہو کہ اس میں تعداد ہے تو اس کی تعداد کے موافق ہوگی مگر تعداد تین سے زیادہ ہو تو تین ہی ہوں گی باقی لغو مثلاً کہا اتنی جتنے میری پنڈلی یا کلائی میں بال ہیں یا اتنی جتنی اس تالاب میں مچھلیاں ہیں اور اگر تالاب میں کوئی مچھلی نہ ہو جب بھی ایک واقع ہوگی اور پنڈلی یا کلائی کے بال نہ دیئے ہوں اس وقت کوئی بال نہ ہو تو طلاق نہ ہوگی اور یہ کہا جتنے میری ہتھیلی میں بال ہیں اور بال نہ ہو تو ایک ہوگی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۷.....اس میں شک ہے کہ طلاق دی ہے یا نہیں تو کچھ نہیں اور اگر اس میں شک ہے کہ ایک دی ہے یا زیادہ تو قضاً ایک بے دیانتاً زیادہ۔ اور اگر کسی طرف غالب گمان ہے تو اسی کا اعتبار ہے اور اگر اس کے خیال میں زیادہ ہے مگر اس کی کل میں بولو گے تھے وہ کہتے ہیں کہ ایک دی تھی اگر یہ لوگ عادل ہوں اور اس بات میں انہیں سچا جانتا ہو تو اعتبار کرلے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸.....جس عورت سے نکاح فاسد کیا پھر اس کو تین طلاقیں دیں تو بغیر حلالہ نکاح کرسکتا ہے کہ یہ حقیقتاً طلاق نہیں بلکہ متارکہ ہے۔ (ردالمحتار)

غیر مدخولہ کی طلاق کا بیان

مسئلہ نمبر ۱.....غیر مدخولہ کو کہا تجھے تین طلاقیں تو تین ہوں گی اور اگر کہا تجھے طلاق، تجھے طلاق، تجھے طلاق یا کہا تجھے طلاق طلاق طلاق یا کہا تجھے طلاق ہے ایک اور ایک اور ایک تو ان صورتوں میں ایک بائن واقع ہوگی باقی لغو و بیکار ہیں۔ یعنی چند لفظوں سے واقع کرنے میں صرف پہلے لفظ سے واقع ہوگی اور باقی کے لئے محل نہ رہے گی اور مدخولہ میں بہر حال تین واقع ہوں گی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲.....کہا تجھے تین طلاقیں، الگ الگ تو ایک ہوگی یونہی اگر کہا تجھے دو طلاقیں، اس طلاق کے ساتھ جو میں تجھے دوں پھر ایک طلاق دی تو ایک ہی ہوگی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳.....اگر کہا ڈیڑھ طلاق تو دو ہوں گی اور اگر کہا آدھی اور ایک تو ایک۔ یونہی اگر صافی کہا تو تین اور دو اور آدھی کہا تو دو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴.....جب طلاق کے ساتھ کوئی عدد یا وصف مذکور ہو تو اس عدد یا وصف کے ذکر کرنے کے بعد واقع ہوگی صرف طلاق سے واقع نہ ہوگی مثلاً لفظ طلاق کہا اور عدد یا وصف کے بولنے سے پہلے عورت مر گئی تو طلاق نہ ہوئی اور اگر عدد یا وصف بولنے سے پہلے شوہر مر گیا یا کسی نے اس کا منہ بند کر دیا تو ایک واقع ہوگی کہ جب شوہر مر گیا تو ذکر نہ پایا گیا صرف ارادہ پایا گیا اور صرف ارادہ کافی ہے اور منہ بند کر دینے کی صورت میں اگر ہاتھ ہٹاتے ہی اس نے خود ہی عدد یا وصف کو ذکر کر دیا تو اس کے موافق ہوگی ورنہ وہی ایک۔ (کتاب مما)

مسئلہ نمبر ۵.....غیر مدخولہ سے کہا تجھے ایک طلاق ہے ایک کے بعد یا اس کے پہلے ایک یا اس کے ساتھ ایک تو دو ہوں گی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶.....تجھے ایک طلاق ہے اور ایک اگر گھر میں گئی تو گھر جانے پر دو ہوں گی اور اگر یوں کہا کہ اگر تو گھر میں گئی تو تجھے ایک

طلاق ہے اور ایک تو ایک ہوگی اور موطوء میں بہر حال دو ہوں گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷..... کسی کی دو یا تین عورتیں ہیں۔ اس نے کہا میری عورت کو طلاق تو ان میں سے ایک پر پڑے گی اور یہ اسے اختیار ہے کہ ان میں سے جسے چاہے طلاق کے لئے معین کر لے اور ایک کو مخاطب کر کے کہا تجھ کو طلاق ہے یا تو مجھ پر حرام ہے تو صرف اسی کو ہوگی جس سے کہا۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸..... چار عورتیں ہیں اور یہ کہا کہ تم سب کے درمیان ایک طلاق تو چاروں پر ایک ایک ہوگی۔ یونہی دو یا تین یا چار طلاقیں کہیں جب بھی ایک ایک ہوگی ان صورتوں میں اگر یہ نیت ہے کہ ہر ایک طلاق چاروں پر تقسیم ہو تو وہ میں ہر ایک پر دو ہوں گی اور تین یا چار میں ہر ایک پر تین اور پانچ چھ سات آٹھ میں ہر ایک پر دو اور تقسیم کی نیت ہے تو ہر ایک پر تین۔ نو دس وغیرہ میں بہر حال ہر ایک پر تین واقع ہوں گی۔ یونہی اگر کہا میں نے نیت میں سب کو ایک طلاق میں شریک کر دیا تو ہر ایک پر ایک وہی حذ القفا ہے۔ (غنیہ، فتح، بحر وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۹..... دو عورتیں ہیں اور دونوں غیر موطوءہ اس نے کہا میری عورت کو طلاق میری عورت کو طلاق تو دونوں معلقہ ہو گئیں اگرچہ وہ کہے کہ ایک ہی عورت کو میں نے دو دفعوں یا رکہا تھا اور دونوں مدخولہ ہوں اور کہتا ہے کہ دونوں بار ایک ہی کو نسبت کہا تھا تو اس کا قول مان لیا جائے گا۔ یونہی اگر ایک مدخولہ ہو دوسری غیر مدخولہ اور مدخولہ کی نسبت دونوں مرتبہ کہا تو اس کو دو طلاقیں ہوں گی اور غیر مدخولہ کی نسبت بیان کرے تو ہر ایک کو ایک ایک۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... کہا میری عورت کو طلاق ہے اور اس کا نام نہ لیا اور اس کی ایک ہی عورت ہے جس کو لوگ جانتے ہیں تو اسی پر طلاق پڑے گی اگرچہ کہتا ہو کہ میری ایک عورت دوسری بھی ہے میں نے اسے مراد لیا ہے ہاں اگر گواہوں سے دوسری عورت ہونا ثابت کر دے تو اس کا قول مان لیں گے اور دو عورتیں ہیں اور دونوں کو لوگ جانتے ہوں تو اسے اختیار ہے کہ جسے چاہے مراد لے یا معین کرے۔ یونہی اگر دونوں غیر معروف ہوں تو اختیار ہے۔ (غنیہ و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... مدخولہ کو کہا تجھے طلاق ہے تجھے طلاق ہے یا میں نے تجھے طلاق دی میں نے تجھے طلاق دی تو دو طلاقوں کا حکم دیا جائے گا اگرچہ کہتا ہو کہ دوسرے لفظ سے تاکید کی نیت تھی طلاق دینا مقصود نہ تھا یہاں دیانتاً اس کا قول مان لیا جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲..... اپنی عورت کو کہا اس کنیا کو طلاق یا بھیاری ہے اس کو کہا اس اندھی کو طلاق تو طلاق واقع ہو جائے گی اور اگر کسی عورت کو دیکھا اور سمجھا کہ میری عورت ہے اور اپنی عورت کا نام لے کر کہا اے فلانی تجھے طلاق ہے بعد کو معلوم ہوا کہ یہ اس کی عورت نہیں تو طلاق ہو گئی مگر جبکہ اس کی طرف اشارہ کر کے کہا تو نہ ہوئی۔ (غنیہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۱۳..... اگر کہا دنیا کی تمام عورتوں کو طلاق تو اس کی عورت کو طلاق نہ ہوئی اور اگر کہا کہ اس محلہ یا اس شہر کی عورتوں کو تو ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴..... عورت نے خاوند سے کہا مجھے تین طلاقیں دے دے اس نے کہا دیں تو تین واقع ہوئیں اور اگر جواب میں کہا تجھے طلاق ہے تو ایک واقع ہو گئی اگرچہ تین کی نیت کرے۔ (غنیہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۱۵..... عورت نے کہا مجھے طلاق دے دے مجھے طلاق دے دے مجھے طلاق دے دے اس نے کہا دے دی تو ایک ہوئی اور تین کی نیت کی تو تین۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶..... عورت نے کہا کہ میں نے اپنے کو طلاق دے دی شوہر نے اجازت کر دی تو ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷..... کسی نے کہا تو اپنی عورت کو طلاق دے دے۔ اس نے کہا ہاں ہاں۔ طلاق واقع نہ ہوئی اگرچہ یہ نیت طلاق کہا کہ یہ

ایک وعدہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ نمبر ۱۸..... کسی نے کہا جس کی عورت اس پر حرام ہے وہ یہ کام کرے ان میں سے ایک نے وہ کام کیا تو عورت حرام ہونے کا اقرار ہے یونہی اگر کہا جس کی عورت مطلقہ ہو وہ ثانی بجائے اور سب نے بجائی تو سب کی عورتیں مطلقہ ہو جائیں گی۔ کسی نے کہا اب جو بات کرے اس کی عورت کو طلاق ہے پھر خود ہی نے کوئی بات کہی تو اس کی عورت کو طلاق ہو گئی اور اوروں نے بات کی تو کچھ نہیں۔ یونہی اگر آپس میں ایک دوسرے کو چپت مارنا تھا اور کسی نے کہا جو اب چپت مارے اس کی عورت کو طلاق ہے اور شوہر کی نے چپت ماری تو اس کی عورت کو طلاق ہو گئی۔

(درمختار و ردالمحتار)

کنایہ کا بیان

کنایہ طلاق وہ الفاظ ہیں جس سے طلاق مراد ہونا ظاہر نہ ہو طلاق کے علاوہ اور معنوں میں بھی ان کا استعمال ہوتا ہو۔

مسئلہ نمبر ۱..... کنایہ سے طلاق واقع ہونے میں یہ شرط ہے کہ نیت طلاق ہو یا حالت بتاتی ہو کہ طلاق مراد ہے یعنی جو شخص طلاق کا ذکر تھا یا غصہ میں کہا کنایہ کے الفاظ تین طرح کے ہیں بعض میں سوال و ذکر طلاق کا احتمال ہے بعض میں لگائی کا احتمال ہے اور بعض میں نہ یہ ہے نہ وہ ہے بلکہ جواب کے لئے متعین ہیں اگر رد کا احتمال ہے تو مطلقاً بغیر حال میں نیت کی حاجت ہے بغیر نیت طلاق نہیں اور جس میں لگائی کا احتمال ہے ان سے طلاق ہونا خوشی اور غضب میں نیت پر موقوف ہے اور طلاق کا ذکر تھا تو نیت کی ضرورت نہیں اور تیسری صورت یعنی جو فقط جواب ہو تو خوشی میں نیت ضروری ہے اور غضب و مذاکرہ کے وقت بغیر نیت بھی طلاق واقع ہے۔ (درمختار وغیرہ)

کنایہ کے بعض الفاظ یہ ہیں

(۱) ہبا (۲) نکل (۳) چل (۴) روانہ ہو (۵) ٹھہ (۶) کھڑی ہو (۷) پردہ کر (۸) دوپٹا اوڑھ (۹) نقاب ڈال (۱۰) ہٹ سرک (۱۱) جگہ چھوڑ (۱۲) کمر خالی کر (۱۳) دور ہو (۱۴) چل دور (۱۵) سے خالی (۱۶) اے بری (۱۷) اے جدا (۱۸) تو جدا ہے (۱۹) تو مجھ سے جدا ہے (۲۰) میں نے تجھے بے قید کیا (۲۱) میں نے تجھ سے مفارقت کی (۲۲) رستہ ناپ (۲۳) پنی راہ لے (۲۴) کالا منہ کر (۲۵) پال دکھا (۲۶) چلتی بن (۲۷) چلتی نظر آ (۲۸) رفع ہو (۲۹) دال نے بین ہو (۳۰) نوچکر ہو (۳۱) دفع کر خالی کر (۳۲) ہٹ کے مر (۳۳) اپنی صورت گم (۳۴) اپنا سوجھتا دیکھ (۳۵) اپنا سوجھتا دیکھ (۳۶) اپنی گھر کی راہ لے (۳۷) اپنی نجاست، لگ چھٹ (۳۸) تشریف لے جائیے (۳۹) تشریف کا ٹوکرا لے جائیے (۴۰) جہاں سینگ سمائے جا (۴۱) پانا منگ کھا (۴۲) بہت ہو چکی اب مہربانی فرمائیے (۴۳) سے بے علاقہ (۴۴) منہ چھپا (۴۵) جہنم میں جا (۴۶) چولہے میں جا (۴۷) بھاڑ میں پڑ (۴۸) میرے پاس سے چل (۴۹) پنی مراد پر شخ مندہو (۵۰) میں نے تجھ کو فسخ کیا (۵۱) تو مجھ پر حرام مردار (۵۲) یا سؤر (۵۳) یا شراب کے ہے (نہ حلال نہ حلال یا فلاں یا مال خدا یا ذبیحہ خدا ں کی) (۵۴) تو مجھ پر حرام میری ماں یا بہن یا بیٹی کے ہے (اور یوں کہا کہ تو ماں بہن بیٹی ہے تو گناہ کے سوا کچھ نہیں) (۵۵) تو خلاص ہے (۵۶) تیری مجھ سے خلاصی ہوئی (۵۷) تو خالص ہوئی (۵۸) حلال خدا (۵۹) یا حلال مسلماں (۶۰) یا بر حلال مجھ پر حرام (۶۱) تو میرے ساتھ حرام میں ہے (۶۲) میں نے تجھے تیرے ہاتھ بیچا گر چہ کسی عوض کا ذکر نہ آئے اگر چہ عورت نے یہ کہا کہ میں نے خریدا (۶۳) میں تجھ سے باز آیا (۶۴) میں تجھ سے درگزر ا (۶۵) تو میرے کام کی نہیں (۶۶) میرے مطلب کی نہیں (۶۷) میرے مصرف کی نہیں (۶۸) مجھے تجھ پر کوئی راہ نہیں (۶۹) کچھ تا ہو نہیں (۷۰) ملک نہیں (۷۱) میں نے تیری راہ خالی کر دی (۷۲) تو میری ملک سے نکل گئی (۷۳) میں نے تجھ سے خلع کیا (۷۴) اپنے میکے بیٹھ (۷۵) تیری باگ ڈھیلی کی (۷۶) تیری رسی چھوڑ دی (۷۷) تیری لگام تارک (۷۸) پنے رفقوں سے جا مل (۷۹) مجھے تجھ پر کچھ

اختیار نہیں (80) میں تجھ سے لاتعلق ہوتا ہوں (81) میرا تجھ پر کچھ دعویٰ نہیں (82) نامعلوم تلاش کر (83) میں تجھ سے جدا ہوں یا ہو (مختار میں ہوا دل یا معاملہ کا ہوں، اگر چہ نیت طلاق کی ہو) (84) میں نے تجھے جدا کر دیا (85) میں نے تجھ سے جدائی کی (86) تو خود اختیار ہے (87) تو آزاد ہے (88) مجھ تجھ میں نکاح نہیں (89) مجھ میں تجھ میں نکاح باقی نہ رہا (90) میں نے تجھے تیرے گھر والوں (91) باپ (92) ماں (93) یا خاوندوں کو دیا (94) یا خود تجھ کو دیا اور تیرے بھائی یا ماموں یا چچا یا کسی اجنبی کو دینا کہا تو کچھ نہیں (95) مجھ میں تجھ میں کچھ معاملہ نہ رہا یا نہیں (96) میں تیرے نکاح سے بیزار ہوں (97) بری ہوں (98) مجھ سے دور ہو (99) مجھے صورت نہ دکھا (100) کنارے ہو (101) تو نے مجھ سے نجات پائی (102) الگ ہو (103) میں نے تیرا پاؤں کھول دیا (104) میں نے تجھے آزاد کیا (105) آزاد ہو جا (106) تیری بند کھل گئی (107) تو بے قید ہے (108) میں تجھ سے بری ہوں (109) نکاح کر (110) جس سے چاہے نکاح کر لے (111) میں تجھ سے بیزار ہوں (112) میرے لئے تجھ پر نکاح نہیں (113) میں نے تیرا نکاح فسخ کیا (114) چاروں راہیں تجھ پر کھول دیں (اور اگر یوں کہا کہ چاروں راہیں تجھ پر کھل گئیں ہیں) جب تک یہ نہ کہے کہ (115) جو راستہ چاہے اختیار کر (116) میں تجھ سے دستبردار ہوں (117) میں نے تجھے تیرے گھر والوں یا باپ یا ماں کو واپس کر دیا (118) تو میری حصمت سے نکل گئی (119) میں نے تیری ملک سے شرعی طور پر اپنا نام ہٹا دیا (120) تو قیامت تک یا عمر بھر میرے لائق نہیں (121) تو مجھ سے ایسی دور ہے جیسے کہ مشرق مدینہ طیبہ یا وطنی لفظ ہے۔ (تنویر و شامی)

مسئلہ نمبر ۱..... ان الفاظ سے طلاق نہ ہوئی اگر چہ نیت کرے مجھے تیری حاجت نہیں۔ مجھے تجھ سے سروکار نہیں۔ تجھ سے مجھے کام نہیں، غرض نہیں۔ مطلب نہیں۔ تو مجھے درکار نہیں۔ تجھ سے مجھے رغبت نہیں۔ میں تجھے نہیں چاہتا۔ (تنویر و شامی)

مسئلہ نمبر ۲..... کنایہ کے الفاظ سے ایک بائن طلاق ہو گئی اگر چہ نیت طلاق بولے گئے اگر چہ بائن کی نیت ہو اور نہ ہو کی نیت کی جب بھی وہی ایک واقع ہوئی مگر جب کہ زوجہ باندی ہو تو دو کی نیت صحیح ہے اور تین کی نیت کی تو تین واقع ہوں گی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳..... مدخولہ کو ایک طلاق دی تھی پھر عدت میں کہا کہ میں نے تجھ سے بائن کر دیا تین تو بائن یا تین واقع ہو جائیں گی اور اگر عدت کے بعد رجعت کے بعد ایسا کہا تو کچھ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴..... صریح صریح کو لاحق ہوتی ہے یعنی پہلے صریح الفاظ سے طلاق دی پھر عدت کے اندر دوسری مرتبہ طلاق کے صریح لفظ کہے تو اس سے دوسری واقع ہوئی یا یونہی بائن کے بعد بھی صریح لفظ سے واقع کر سکتا ہے جب کہ عورت عدت میں ہو اور صریح سے مراد یہاں وہ ہے جس میں نیت کی ضرورت نہ ہو اگر چہ اس سے طلاق بائن پڑے اور عدت میں صریح کے بعد بائن طلاق دے سکتا ہے اور بائن بائن کو لاحق نہیں ہوتی جبکہ یہ نہ کہے کہ دوسری کو پہلی کی ذیل دینا کہہ سکیں مثلاً پہلے کہا تھا کہ تو بائن ہے اس کے بعد پھر یہی لفظ کہا تو اس سے دوسری واقع نہ ہوئی کہ یہ طلاق کی ذیل ہے اور دہرایا ہے میں نے تجھے بائن کر دیا اور اگر دوسری کو پہلی سے ذیل نہ کہہ سکیں مثلاً پہلے طلاق بائن دی پھر کہا میں نے دوسری بائن دی تو اب دوسری پڑے گی۔ یونہی پہلی صورت میں بھی دو واقع ہوں گی جبکہ دوسری سے دوسری طلاق کی نیت ہو۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵..... بائن کو کسی شرط پر معلق کیا پھر کسی وقت کی طرف مضاف کیا اور اس شرط وقت کے پائے جانے سے پہلے طلاق بائن دے دی مثلاً اگر تو آج گھر میں گئی تو بائن ہے یا کل تجھے طلاق بائن ہے پھر گھر میں جانے اور کل آنے سے پہلے ہی طلاق بائن دے دی تو طلاق ہو گئی پھر عدت کے اندر شرط پائی جانے اور کل آنے سے ایک طلاق اور پڑے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶..... اگر عورت کو طلاق بائن دی یا اس سے خلع کیا اس کے بعد کہا تو گھر میں گئی تو بائن ہے تو اب طلاق واقع نہ ہوئی اور اگر دو شرطوں پر طلاق بائن معلق کی مثلاً کہا کہ اگر تو گھر میں جائے تو بائن ہے اور اگر میں فلاں سے کلام کروں تو تو بائن ہے۔ ان دونوں باتوں کے کہنے کے بعد اب وہ گھر میں گئی تو ایک طلاق پڑی پھر اگر اسی شخص سے عدت میں شوہر نے کلام کیا تو دوسری پڑی۔ یونہی اگر پہلے کلام کیا پھر گھر میں گئی

جب بھی وہ واقع ہوں گی اور اگر پہلے ایک شرط پر معلق کی پھر اس کے پائے جانے کے بعد دوسری شرط پر معلق کی دوسری کے پائے جانے پر طلاق نہ ہوگی۔ (درمختار و ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷..... جسم کہانی کی عورت کے پاس نہ جائے گا پھر چار مہینے گزرنے سے پہلے بنیت طلاق اسے بائن کہا یا اس سے خلع کیا تو طلاق واقع ہوگئی پھر قسم کھانے سے چار مہینے تک اس کے پاس نہ گیا تو یہ دوسری طلاق ہوئی اور اگر پہلے خلع کیا پھر تو بائن ہے تو واقع نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸..... یہ کہا کہ میری ہر عورت کو طلاق ہے یا کام کروں تو میری عورت کو طلاق ہے تو جس عورت سے خلع کیا ہے یا جو طلاق بائن کی عدت میں ہے ان تینوں سے اسے طلاق نہ ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹..... جو فرقت ہمیشہ کے لئے ہو یعنی جس کی وجہ سے اس سے کبھی نکاح نہ ہو سکتا ہو جیسے حرمت مصاہرت، حرمت رضاعت تو اس عورت پر عدت میں بھی طلاق نہیں ہو سکتی۔ یعنی اگر اس کی عورت کنیز تھی اس کو خرید لیا تو اب اسے طلاق نہیں دے سکتا کہ وہ نکاح سے بالکل نکل گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰..... زن و شوہر میں سے کوئی معاذ اللہ مرتد ہوا مگر دارالاسلام میں رہا تو طلاق ہو سکتی ہے اور اگر دارالحرب کو چلا گیا پھر مسلمان ہو کر واپس آیا اور عورت ابھی عدت میں ہے تو طلاق دے سکتا ہے اور عورت اگر پھر واپس آجائے تو طلاق نہیں ہو سکتی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... خیار بلوغ یعنی بالغ ہوتے ہی نکاح سے ناراضی ظاہر کی اور خیار حق کہ آزاد ہو کر تفریق چاہی ان دونوں کے بعد طلاق نہیں ہو سکتی۔ (درمختار)

طلاق سپرد کرنے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا

(پ ۲۲ الاحزاب ۲۸، ۲۹)

اے نبی کہ غیب کی خبر بتانے والے (نبی) اپنی بیبیوں سے فرما دو تم کو اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں اور اگر تم اللہ اور رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بیشک اللہ نے تم میں نیکی والیوں کے لئے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے (ترجمہ کنزالایمان)

صحیح مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا اے عائشہ میں تجھ پر ایک بات پیش کرتا ہوں اس میں جلدی نہ کرنا جب تک اپنے والدین سے مشورہ نہ کر لینا (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ والدین بوقت کے لئے مشورہ نہ دیں گے) ام المومنین نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا بات ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت کی۔ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مجھے والدین سے مشورہ کی کیا حاجت ہے بلکہ میں اللہ عزوجل اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آخرت کے گھر کو اختیار کرتی ہوں اور میں یہ چاہتی ہوں کہ ازواج مطہرات میں سے کسی کو میرے جواب کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ دیں۔ ارشاد فرمایا مجھ سے یہ پوچھنی کی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیا جواب دیا ہے میں اسے خبر دوں گا۔ اللہ عزوجل نے مجھے مشقت میں ڈالنے والا اور مشقت میں پڑنے والا بنا کر نہیں بھیجا ہے۔ اس نے مجھے معلم اور آسانی کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔

صحیح بخاری شریف میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ہمیں اختیار دیا۔ ہم نے اللہ و رسول ﷺ کو اختیار کیا اور اس کو کچھ (یعنی طلاق) نہیں شمار کیا۔ اسی میں ہے مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے کچھ پرواہ نہیں کہ اس کو ایک دفعہ اختیار دوں یا سو دفعہ جبکہ وہ مجھے اختیار کرے۔ یعنی اس صورت میں طلاق نہیں ہوتی۔

احکام فقہیہ:

مسئلہ نمبر ۱.....عورت سے کہا جتنے اختیار ہے یا تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے اور اس سے مقصود طلاق کا اختیار دینا ہے تو عورت اس مجلس میں اپنے کو طلاق دے سکتی ہے اگر چہ وہ مجلس کتنی ہی طویل ہو اور مجلس بدلنے کے بعد کچھ نہیں کر سکتی اور اگر عورت وہاں موجود نہ تھی یا موجود تھی مگر سنا نہیں اور اسے اختیار نہیں ملنے دیا جس مجلس میں اسے اس کا علم ہوا اس کا اختیار ہے۔ ہاں اگر شوہر نے کوئی وقت مقرر کر دیا تھا مثلاً آج سے اختیار ہے اور وقت گزرنے کے بعد اسے علم ہوا تو اب کچھ نہیں کر سکتی اور اگر ان نہ سنے سے شوہر نے طلاق کی نیت ہی نہ کی تو کچھ نہیں کہ یہ کنایہ میں اور کنایہ میں بے نیت طلاق نہیں۔ ہاں اگر غضب کی حالت میں کہا اس وقت طلاق کی بات نیت تھی تو اب نیت نہیں دیکھی جائے گی اور اگر عورت نے ابھی کچھ نہ کہا تھا کہ شوہر نے اپنے کلام کو واپس لیا تو مجلس کے اندر واپس نہ ہوگا یعنی بعد واپسی شوہر بھی عورت اپنے کو طلاق دے سکتی ہے اور شوہر اسے منع بھی نہیں کر سکتا اور اگر شوہر نے یہ کہا کہ تو اپنے کو طلاق دے دے یا تجھے اپنی طلاق کا اختیار ہے۔ جب بھی یہی سب احکام ہیں مگر اس صورت میں عورت نے طلاق دے دی تو رجعی پڑے گی۔ ہاں اس صورت میں عورت نے تین طلاقیں دیں اور مرد نے تین کی نیت بھی کر لی ہو تو تین ہوں گی۔ اور مرد کہتا ہے میں نے ایک کی نیت کی تھی تو ایک بھی واقع نہ ہوئی اور اگر شوہر نے تین کی نیت کی یا کہا کہ تو اپنے کو تین طلاقیں دے لے۔ اور عورت نے ایک دی تو ایک پڑے گی۔ اور اگر کہا تو اگر چاہے تو اپنے کو طلاق دے عورت نے تین دیں تو دونوں صورتوں میں کچھ نہیں مگر پہلی صورت میں اگر عورت نے تین ہاں سے اپنے کو طلاق دی۔ ایک اور ایک اور ایک تو تین پڑیں گی۔ (جوہرہ نیرہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲.....ان الفاظ مذکورہ کے ساتھ یہ بھی کہا کہ جب تو چاہے یا جس وقت چاہے تو اب مجلس بدلنے سے اختیار باطل نہ ہوگا اور شوہر کو کلام واپس لینے کا اب بھی اختیار نہ ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳.....اگر عورت سے کہا تو اپنی سوت کو طلاق دے دے یا کسی اور شخص سے کہا کہ تو میری عورت کو طلاق دے دے تو مجلس کے ساتھ مقید نہیں بعد مجلس بھی طلاق ہو سکتی ہے اور اس میں رجوع کر سکتا ہے کہ یہ وکیل ہے اور موکل کو اختیار ہے کہ وکیل کو معزول کر دے مگر جبکہ مشیت پر معلق کر دیا یعنی کہہ دیا کہ اگر چاہے تو طلاق دے دے تو اب تو وکیل نہیں بلکہ تملیک ہے۔ لہٰذا مجلس کے ساتھ خاص ہے اور رجوع نہ کر سکے گا اور اگر عورت سے کہا تو اپنے کو اور اپنی سوت کو طلاق دے دے تو خود اس کے حق میں تملیک ہے اور سوت کے حق میں توکیل اور ہر ایک کا حکم وہ ہے جو اوپر مذکور ہوا یعنی اپنے کو بعد مجلس نہیں دی سکتی اور سوت کو دے سکتی ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ نمبر ۴.....تملیک و توکیل میں چند باتوں کا فرق ہے۔ تملیک میں رجوع نہیں کر سکتا معزول نہیں کر سکتا۔ بعد تملیک کے شوہر مجنون ہو جائے تو باطل نہ ہوئی۔ جس کو مالک بنایا اس کا واقع ہونا ضروری نہیں اور مجلس کے ساتھ مقید ہے اور توکیل میں ان سب کا عکس ہے۔ اگر بالکل نہ سمجھ بچے سے کہا تو میری عورت کو اگر چاہے طلاق دے دے اور وہ بول سکتا ہے اس نے طلاق دے دی واقع ہوگئی۔ یونہی اگر مجنون کو مالک کر دیا اور اس نے دے دی تو ہو گئی اور وکیل بنایا تو نہیں۔ اور مالک کرنے کی صورت میں اگر اچھا تھا اس کے بعد مجنون ہو گیا تو واقع ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵.....جتنی تھی کھڑی ہو گئی یا ایک کام کر رہی تھی اسے چھوڑ کر دوسرا کام کرنے لگی مثلاً کھانا نکالنا یا سونگھنا یا نسل کرنے لگی یا مہندی لگانے لگی یا کسی سے خریدو فروخت کی بات کی یا کھڑی تھی جانور پر سوار ہو گئی یا سوار تھی اتر گئی یا ایک سواری سے اتر کر دوسری پر سوار ہو گئی یا سوار تھی مگر جانور کھڑا تھا چلنے لگا تو ان سب صورتوں میں مجلس بدل گئی اور اب طلاق کا اختیار نہ رہا اور اگر کھڑی تھی بیٹھ گئی یا کھڑی تھی اور کان میں ٹہلنے

گئی یا بیٹھی ہوئی تھی تکیہ لگا لیا یا تکیہ لگائے ہوئے تھی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی یا اپنے باپ وغیرہ کسی کو مشورہ کے لئے بلا یا یا کوا ہوں کو بلانے لگی کہ ان کے سامنے طلاق دے بشرطیکہ وہاں کوئی ایسا نہیں جو بلا دے یا سواری پر جا رہی تھی اسے روک دیا یا پانی پیا کھانا وہاں موجود تھا کچھ تھوڑا سا کھا لیا۔ ان سب صورتوں میں مجلس نہیں بدلی۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۶..... کشتی کھڑے کے حکم میں ہے کہ کشتی کے چلنے سے مجلس نہ بدلے گی۔ اور جانور پر سوار ہے اور جانور چل رہا ہے تو مجلس بدل رہی ہے۔ ہاں اگر شوہر کے سکوت کرتے ہی فوراً ہی قدم میں جواب دیا تو طلاق ہو گئی اور اگر محمل میں دونوں سوار ہیں جیسے کوئی کھینچے لئے جاتا ہے تو مجلس نہیں بدلی کہ یہ کشتی کے حکم میں ہے۔ (درمختار) گاڑی یا لکی کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ نمبر ۷..... بیٹھی ہوئی تھی لیٹ گئی اگر تکیہ وغیرہ لگا کر اس طرح لیٹی جیسے سونے کے لئے لیٹتے ہیں تو اختیار جاتا رہا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸..... دوزانو بیٹھی تھی یا چار زانو بیٹھ گئی یا کھل گیا یا بیٹھی سوئی تو مجلس نہیں بدلی۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۹..... شوہر نے اسے مجبور کر کے کھڑا کیا یا جماع کیا تو اختیار نہ رہا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... شوہر کے اختیار دینے کے بعد عورت نے نماز شروع کر دی اختیار جاتا رہا نماز فرض ہو یا واجب یا نفل اور اگر عورت نماز پڑھ رہی تھی اسی حالت میں اختیار دیا۔ تو اگر وہ نماز فرض یا واجب یا سنت مؤکدہ ہے تو پوری کر کے جواب دے اختیار باطل نہ ہوگا۔ اگر نماز نفل ہے تو دو رکعت پڑھ کر جواب دے اور اگر تیسری رکعت کے لئے کھڑی ہوئی تو اختیار جاتا رہا اگر چہ سلام نہ پھیرا ہو اور اگر سبحان اللہ کہا یا تھوڑا سا قرآن پڑھا تو باطل نہ ہوا اور زیادہ پڑھا تو باطل ہو گیا (جوہرہ) اور اگر عورت نے جواب میں کہا تو اپنی زبان سے کیوں طلاق نہیں دیتا تو اس کہنے سے اختیار باطل نہیں ہوگا۔ اور اگر یہ کہا اگر تو مجھے طلاق دیتا ہے تو تامجھے دے دے اختیار باطل ہو گیا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... اگر ایک وقت اس کی اور شفعہ کی خبر پہنچی اور عورت دونوں کو اختیار کرنا چاہتی ہے تو یہ کہنا چاہئے کہ میں نے دونوں کو اختیار کیا اور جس ایک کو اختیار کرے گی دوسرا جاتا رہے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲..... مرد نے عورت سے کہا تو اپنے نفس کو اختیار کر عورت نے کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا اگر میں ہوں تو ایک طلاق بائن ہوگی اور تین کی نیت صحیح نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳..... تفویض طلاق میں یہ ضروری ہے کہ بیوی شوہر میں سے ایک کے کلام میں لفظ نفس یا طلاق کا ذکر ہو۔ اگر شوہر نے کہا تجھے اختیار ہے عورت نے کہا میں نے اختیار کیا طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر جواب میں کہا کہ میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا یا شوہر نے کہا تو اپنے نفس کو اختیار کر۔ عورت نے کہا میں نے اختیار کیا یا کہا میں نے کیا۔ تو اگر نیت طلاق کی تھی تو ہو گئی اور یہ بھی ضروری ہے کہ لفظ نفس کو حصولاً ذکر کرے اور اگر اس لفظ کو کچھ دیر بعد کہا اور مجلس بدلی نہ ہو تو مستعمل ہی کے حکم میں ہے یعنی طلاق واقع ہو گئی اور مجلس بدلنے کے بعد کہا تو بیکار ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴..... شوہر نے دو بار کہا، اختیار کر، اختیار کر کہا اپنی ماں کو اختیار کر تو اب لفظ نفس ذکر کرنے کی حاجت نہیں یہاں کے قائم مقام ہو گیا۔ یعنی عورت کا کہنا کہ میں نے اپنے ماں باپ یا اہل یا زوج کو اختیار کیا لفظ نفس کے قائم مقام ہو گیا۔ اور اگر عورت نے کہا میں نے اپنی قوم یا کنبہ والوں یا رشتہ داروں کو اختیار کیا تو یہ اس کے قائم مقام نہیں۔ اور اگر عورت کے ماں باپ نہ ہوں تو یہ کہنا بھی کہ میں نے اپنے بھائی کو اختیار کیا کافی ہے۔ اور ماں باپ نہ ہونے کی صورت میں اس نے ماں باپ کو اختیار کیا جب بھی طلاق ہو جائے گی۔ عورت سے کہا تین کو اختیار کر۔ عورت نے کہا میں نے اختیار کیا تو تین طلاقیں پڑ گئیں۔ (درمختار، عالمگیر وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۱۵..... عورت نے جواب میں کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا نہیں بلکہ اپنے شوہر کو تو واقع ہو جائے گی اور یوں کہا میں نے اپنے شوہر کو اختیار کیا نہیں بلکہ اپنے نفس کو تو واقع نہ ہوگی اور اگر کہا میں نے اپنے نفس یا شوہر کو اختیار کیا تو واقع نہ ہوگی اور اگر کہا اپنے نفس اور

شوہر کو تو واقع ہوئی۔ اور اگر کہا شوہر اور نفس کو تو نہیں۔ (فتح القدیر)

مسئلہ نمبر ۱۶..... مرد نے عورت کو اختیار دیا تھا عورت نے ابھی جواب نہ دیا تھا کہ شوہر نے کہا اگر تو اپنے کو اختیار کرلے تو ایک ہزار روپے گا۔ عورت نے اپنے کو اختیار کیا تو نہ طلاق ہوئی نہ مال دینا واجب آیا۔ (فتح القدیر)

مسئلہ نمبر ۱۷..... شوہر نے اختیار دیا۔ عورت نے جواب میں کہا میں نے اپنے کو بائن کیا یا حرام کر دیا طلاق دی تو جواب ہو گیا اور ایک بائن طلاق پڑ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸..... شوہر نے تین بار کہا تجھے اپنے نفس کا اختیار ہے۔ عورت نے کہا میں نے اختیار کیا یا کہا پہلے کو اختیار کیا یا کہا پہلے یا پچھلے کو ایک کو بہر حال تین طلاقیں واقع ہوں گی اور اگر اس کے جواب میں کہا کہ میں نے اپنے نفس کو طلاق دی یا میں نے اپنے نفس کو ایک طلاق کے ساتھ اختیار کیا یا میں نے پہلی طلاق اختیار کی تو ایک بائن واقع ہوئی۔ (نہر الفائق)

مسئلہ نمبر ۱۹..... شوہر نے تین مرتبہ کہا مگر عورت نے پہلی ہی بار کے جواب میں کہہ دیا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا تو جدا ہونے والے الفاظ باطل ہو گئے۔ یونہی اگر عورت نے کہا میں نے ایک کو باطل کر دیا تو سب باطل ہو گئے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰..... شوہر نے کہا تجھے اپنے نفس کا اختیار ہے کہ طلاق دے دے عورت نے طلاق دی تو بائن واقع ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱..... عورت سے کہا تین طلاقوں میں سے جو تو چاہے تجھے اختیار ہے تو ایک یا دو کا اختیار ہے تین کا نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲..... عورت کو اختیار دیا اس نے جواب میں کہا میں تجھ کو نہیں اختیار کرتی یا تجھے نہیں چاہتی یا مجھے تیری حاجت نہیں تو یہ سب کچھ نہیں اور اگر کہا میں نے یہ اختیار کیا کہ تیری عورت نہ ہوں تو بائن ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳..... کسی سے کہا تو میری عورت کو اختیار دے دے تو جب تک یہ شخص اسے اختیار نہ دے گا عورت کو اختیار حاصل نہیں اور اگر اس شخص سے کہا تو عورت کو اختیار کی ڈے دے تو عورت کو اختیار حاصل ہو گیا اگر چہ ڈے نہ کرے (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۴..... کہا تجھے اس سال یا اس مہینے یا آج دن میں اختیار ہے تو جب تک وقت باقی ہے اختیار ہے اگر چہ مجلس بدل گئی ہو اور ایک دن کہا تو جب تیں گھنٹے اور ایک ماہ کہا تو تیس دن تک اختیار ہے اور چاند جس وقت دکھائی دیا اس وقت ایک مہینے کا اختیار دیا تو تیس دن ضروری نہیں بلکہ دوسرے ہلال تک ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۵..... نکاح سے پیشتر تفویض طلاق کی مثلاً عورت سے کہا اگر میں دوسری عورت سے نکاح کروں تو تجھے اپنے نفس کو طلاق دینے کا اختیار ہے تو یہ تفویض نہ ہوئی کہ اضافت ملک کی طرف نہیں۔ یونہی اگر ایجاب وقبول میں شرط کی اور ایجاب شوہر کی طرف سے ہو مثلاً کہا میں تجھے اس شرط پر نکاح میں لایا۔ عورت نے کہا میں نے قبول کیا جب بھی تفویض نہ ہوئی اور اگر متعہ میں شرط کی اور ایجاب عورت یا اس کے وکیل نے کیا مثلاً میں نے اپنے نفس کو اپنی فلاں مدت کو اس شرط پر تیرے نکاح میں دیا۔ مرد نے کہا میں نے اس شرط پر قبول کیا تو تفویض طلاق ہو گئی۔ شرط پائی جائے گی جس مجلس میں علم ہوا اپنے کو طلاق دینے کا اختیار ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶..... مرد نے عورت سے کہا تیرا امر تیرے ہاتھ میں ہے۔ تو اس میں بھی وہی شرائط واحکام ہیں جو اختیار کے ہیں کہ نیت طلاق سے کہا ہو اور نفس کا ذکر ہو اور جس مجلس میں کہا یا جس مجلس میں علم ہوا اسی میں عورت نے طلاق دی ہو تو واقع ہو جائے گی اور شوہر رجوع نہیں کر سکتا۔ صرف ایک بات میں فرق ہے وہاں تین کی نیت صحیح نہیں اور اس میں اگر تین طلاق کی نیت کی تو تین واقع ہوں گی اگر چہ عورت نے اپنے کو ایک طلاق دی یا کہا میں نے اپنے نفس کو قبول کیا یا اپنے امر کو اختیار کیا یا تجھ پر حرام ہے یا مجھ سے جدا ہے یا میں تجھ سے جدا ہوں یا مجھے طلاق ہے اور اگر مرد نے دو کی نیت کی یا ایک کی نیت میں کوئی عدد نہ ہو تو ایک ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۷..... زوجہا بالغہ ہے۔ اس سے یہ کہا کہ تیرا امر تیرے ہاتھ ہے۔ اس نے اپنے کو طلاق دے دی ہوگئی اور اگر عورت کے باپ سے کہا کہ اس کا امر تیرے ہاتھ ہے۔ اس نے کہا میں نے قبول کیا یا کوئی اور لفظ طلاق کا کہا طلاق ہوگئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸..... عورت کے لئے یہ لفظ کہا مگر اس کا علم نہ ہوا اور طلاق دے دی واقع نہ ہوئی۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۲۹..... شوہر نے کہا تیرا امر تیرے ہاتھ ہے۔ اس کے جواب میں عورت نے کہا میرا امر میرے ساتھ ہے تو یہ جواب نہ ہوا یعنی طلاق نہ ہوئی بلکہ جواب ہونا چاہئے جس کی نسبت عورت کی طرف ہو اگر زوج کرتا تو طلاق ہوتی۔ (درمختار) مثلاً کہے میں نے اپنے نفس کو حرام کیا یا بائن کیا طلاق دی وغیرہ۔ یونہی اگر جواب میں کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا یا کہا قبول کیا یا عورت کے باپ نے قبول کیا جب بھی طلاق ہوگئی۔ یونہی اگر جواب میں کہا تو مجھ پر حرام ہے میں تجھ پر حرام ہوئی یا تو مجھ سے جدا ہے جدا ہوں۔ یا کہا میں حرام ہوں یا میں جدا ہوں تو ان سب صورتوں میں طلاق ہے اور اگر کہا تو حرام ہے اور یہ نہ کہا کہ مجھ پر یا تو جدا ہے اور یہ نہ کہا کہ مجھ سے تو باطل ہے۔ طلاق نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰..... اس کے جواب میں اگر چہ رجعی کا لفظ ہو طلاق بائن پڑے گی۔ ہاں اگر شوہر نے کہا تیرا امر تیرے ہاتھ ہے طلاق دینے میں تو رجعی ہوگئی شوہر نے کہا کہ تین طلاق کا امر تیرے ہاتھ ہے اور عورت نے ایک دی دو ہی تو رجعی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۱..... کہا تیرا امر تیری ہتھیلی میں ہے یا دہنے ہاتھ یا بائیں ہاتھ میں تیرا امر تیرے ہاتھ کو پھر ذکر دیا یا تیرے منہ میں ہے یا زبان میں جب بھی وہی حکم ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۲..... اگر ان الفاظ کو نیت طلاق نہ کیا تو کچھ نہیں مگر حالت غضب یا مذاکرہ طلاق میں کہا تو نیت نہیں دیکھی جائے گی بلکہ حکم طلاق دے دیں گے اور اگر مرد کو حالت غضب یا مذاکرہ طلاق سے انکار ہے تو عورت سے گواہ لئے جائیں گواہ پیش نہ کر سکے تو قسم لے کر شوہر کا قول مانا جائے اور نیت طلاق پر اگر عورت گواہ پیش کرے تو مقبول نہیں۔ ہاں اگر مرد نے نیت کا اقرار کیا ہو اور اقرار کے گواہ عورت پیش کرے تو مقبول ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۳..... شوہر نے کہا تیرا امر تیرے ہاتھ میں ہے آج اور پرسوں تو دونوں راتیں درمیان کی داخل نہیں اور یہ دو تفویضیں جدا جدا ہیں لہٰذا اگر آج رد کر دیا تو پرسوں عورت کو اختیار رہے گا اور رات میں طلاق دے گئی تو واقع نہ ہوئی اور ایک دن میں ایک ہی بار طلاق دے سکتی ہے اور اگر کہا آج اور کل تو رات داخل ہے اور آج رد کر دے گئی تو کل کے لئے بھی اختیار نہ رہا کہ یہ ایک تفویض ہے۔ اور اگر یوں کہا آج تیرا امر تیرے ہاتھ ہے آج اور کل تیرا امر تیرے ہاتھ ہے۔ تو رات داخل نہیں اور جدا جدا دو تفویض ہیں اور اگر کہا تیرا امر تیرے ہاتھ ہے آج اور کل پرسوں۔ تو ایک تفویض ہے اور راتیں داخل ہیں اور جہاں دو تفویضیں ہیں اور اگر آج اس نے طلاق دی پھر کل آنے سے پہلے اس سے رجوع کر لیا تو کل پھر اسے طلاق دینے کا اختیار حاصل ہے۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۴..... عورت نے یہ دعویٰ کیا کہ شوہر نے میرا امر میرے ہاتھ میں دیا تو دعویٰ نہ سنا جائے گا کہ بیکار ہے۔ ہاں اگر عورت نے اس امر کے سبب اپنے کو طلاق دی پھر طلاق ہونے اور مہر لینے کے لئے دعویٰ کیا تو اب سنا جائیگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۵..... آخر یہ کہا تیرا امر تیرے ہاتھ ہے جس دن فلاں آئے۔ تو صرف دن کے لئے ہے۔ اگر رات میں آیا تو طلاق نہیں دے سکتی اور اگر دن میں آیا مگر عورت کو اس کے آنے کا علم نہ ہوا یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا تو اب اختیار نہ رہا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۶..... اگر کوئی وقت معین نہ کیا تو مجلس بدلنے سے اختیار جاتا رہے گا۔ جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور اگر وقت معین کر دیا ہو مثلاً آج یا کل یا اس مہینے یا اس سال میں تو پورے وقت میں اختیار حاصل ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۷.....کاتب سے کہا تو لکھ دے۔ اگر میں اپنی عورت کی بغیر مباشرت کے سفر کو جاؤں تو وہ جب چاہے اپنے کو طلاق دے لے۔ عورت نے کہا میں ایک طلاق نہیں چاہتی تین طلاقیں لکھو مگر شوہر نے انکار کر دیا اور لکھنے کی نوبت نہ آئی تو عورت کو ایک طلاق کا اختیار حاصل رہا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۸.....اجنبی شخص نے کہا کہ میری عورت کا امر تیرے ہاتھ میں ہے تو اس کو طلاق دینے کا اختیار حاصل ہے اور وہی احکام ہیں جو خود عورت کے ہاتھ میں اختیار دینے کے ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۹.....دو شخصوں کے ہاتھ میں دیا تو تنہا ایک کچھ نہیں کر سکتا اور اگر کہا میرے ہاتھ میں ہے اور تیرے اور مخاطب نے طلاق دیدی تو جب تک شوہر اس طلاق کو جائز نہ کر دے گانہ ہوگی اور اگر کہا اللہ تعالیٰ ہاتھ میں ہے اور تیرے ہاتھ میں ہے اور مخاطب نے طلاق دیدی تو ہوگئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۰.....عورت کے اولیاء نے طلاق لینی چاہی۔ شوہر عورت کے باپ سے یہ کہہ کر چلا گیا کہ تم جو چاہو کرو اور والد زوجہ نے طلاق دیدی تو شوہر نے تفویض کے ارادہ سے نہ کہا ہو تو طلاق نہ ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۱.....عورت سے کہا اگر تیرے ہوتے ساتھ نکاح کروں تو اس کا امر تیرے ہاتھ میں پھر کسی فضولی نے اس کا نکاح کر دیا اور اس نے کوئی کام ایسا کیا جس سے وہ نکاح جائز ہوگیا مثلاً امر بھیجنے دیا یا جی کی یا زبان سے کہہ کر جائز نہ کیا تو پہلی عورت کو اختیار نہیں کہ اسے طلاق دیدے اور اگر اسکے وکیل نے نکاح کر دیا یا فضولی کے نکاح کو زبان سے جائز کیا یا کہا تھا کہ میرے نکاح میں اگر کوئی عورت آئے تو ایسا ہے تو ان سب صورتوں میں عورت کو اختیار ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۲.....اپنی دو عورتوں سے کہا کہ تمہارا امر تمہارے ہاتھ میں ہے تو اگر دونوں اپنے کو طلاق دیں تو ہوگئی ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۳.....اپنی عورت سے کہا تمہارا امر تمہارے ہاتھ ہے یا تو میری جس عورت کو چاہے طلاق دیدے تو وہ خود اپنے کو طلاق نہیں دے سکتی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۴.....فضولی نے کسی عورت سے کہا تیرا امر تیرے ہاتھ ہے۔ عورت نے کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور یہ شوہر کو پہنچی۔ اس نے جائز کر دیا طلاق واقع ہوئی مگر جس مجلس میں عورت کو اجازت شوہر کا علم ہوا اسے اختیار حاصل ہوگیا یعنی اب چاہے تو طلاق دے سکتی ہے۔ یونہی اگر عورت نے خود ہی کہا میں نے اپنا امر اپنے ہاتھ کیا پھر کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور شوہر نے جائز کر دیا تو طلاق نہ ہوئی مگر اختیار حاصل ہوگیا اور اگر عورت نے یہ کہا کہ میں نے اپنا امر اپنے ہاتھ میں کیا اور اپنے کو میں نے طلاق دی۔ شوہر نے جائز کر دیا تو ایک طلاق رجعی ہوگئی اور عورت کو اختیار بھی حاصل ہوگیا یعنی اب اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کرے تو دوسری بائن واقع ہوگئی۔ عورت نے کہا میں نے اپنے کو بائن کر دیا شوہر نے جائز کیا اور شوہر کی نیت طلاق کی ہے تو بائن ہوگئی اور عورت نے طلاق دینا کہا تو اجازت شوہر کے وقت اگر شوہر کی نیت بھی ہو طلاق ہو جائے گی اور تین کی نیت صحیح نہیں اور عورت نے کہا میں نے اپنے کو تجھ پر حرام کر دیا شوہر نے جائز کر دیا طلاق ہوگئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۵.....شوہر سے کسی نے کہا فلاں شخص نے تیری عورت کو طلاق دیدی اس نے جواب میں کہا اچھا کیا۔ تو طلاق ہوگئی اور اگر کہا برا کیا تو طلاق نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۶.....اپنی عورت سے کہا جب تک تو میرے نکاح میں ہے اگر میں کسی عورت سے نکاح کروں تو اس کا امر تیرے ہاتھ میں ہے۔ پھر اس عورت سے خلع کیا یا طلاق بائن یا تین طلاقیں دیں۔ اب دوسری عورت سے نکاح کیا تو پہلی عورت کو کچھ اختیار نہیں اور اگر یہ کہا تھا کہ کسی عورت سے نکاح کروں تو اس کا امر تیرے ہاتھ ہے۔ تو خلع وغیرہ کے بعد بھی اس کو اختیار ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۷..... عورت سے کہا تو اپنے کو طلاق دیدے اور نیت کچھ نہ ہوئی ایک یا دو کی نیت ہوئی اور عورت آزاد ہو تو عورت کے طلاق دینے سے ایک رجعی واقع ہوگئی اور تین کی نیت ہو تو تین پڑ گئیں۔ اور عورت باندی ہو تو دو کی نیت بھی صحیح ہے۔ اور اگر عورت نے جواب میں کہا کہ میں نے اپنے کو بائن کیا یا جدا کیا یا میں حرام ہوں یا بری ہوں جب بھی ایک رجعی واقع ہوگئی۔ اور کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا تو کچھ نہیں اگرچہ شوہر نے جائز کر دیا ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۸..... کسی اور سے کہا تو میری عورت کو رجعی طلاق دے دے۔ اس نے بائن دی۔ جب بھی رجعی ہوگئی اور اگر وکیل نے طلاق کا لفظ نہ کہا بلکہ میں نے اسے بائن کر دیا یا جدا کر دیا تو کچھ نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۹..... عورت سے کہا اگر تو چاہے تو اپنے کو دس طلاقیں دیں۔ عورت نے تین دیں یا کہا اگر چاہے تو ایک طلاق دے۔ عورت نے آدھی دی تو دونوں صورتوں میں ایک بھی واقع نہیں۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۵۰..... شوہر نے کہا تو اپنے کو رجعی طلاق دے۔ عورت نے بائن دی یا شوہر نے کہا بائن طلاق دے عورت نے رجعی دی تو جو شوہر نے کہا وہ واقع ہوگئی۔ عورت نے جیسی دی وہ نہیں اور اگر شوہر نے اس کے ساتھ یہ بھی کہا تھا کہ تو اگر چاہے اور عورت نے اس کے حکم کے خلاف بائن یا رجعی دی تو کچھ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۱..... کسی کی دو عورتیں ہیں اور دونوں مدخولہ ہیں۔ اس نے دونوں کو مخاطب کر کے کہا تم دونوں اپنے کو میری خود کو اور دوسری کو تین طلاقیں دو۔ ہر ایک نے اپنے کو اور سوت کو آگے پیچھے تین طلاقیں دیں تو پہلی ہی کے طلاق دینے سے دونوں مطلقہ ہوگئیں اور اگر پہلے سوت کو طلاق دی پھر اپنے کو سوت کو پڑ گئی اسے نہیں کہ اختیار ساقط ہو چکا۔ لہٰذا دوسری نے اگر اسے طلاق دی تو یہ بھی مطلقہ ہو جائے گی اور نہیں اور اگر شوہر نے اس طرح اختیار دینے کے بعد منع کر دیا کہ طلاق نہ دو تو جب تک مجلس باقی ہے ہر ایک اپنے کو طلاق دے سکتی ہے سوت کو نہیں۔ کہ دوسری کے حق میں وکیل ہے اور منع کر دینے سے وکالت باطل ہوگئی اور اگر اس نقطہ کے ساتھ یہ بھی کہا تھا کہ اگر تم چاہو تو نقطہ ایک طلاق دینے سے طلاق نہ ہوگی جب تک دونوں اسی مجلس میں اپنے کو اور دوسری کو طلاق نہ دیں طلاق نہ ہوگی اور مجلس کے بعد کچھ نہیں ہو سکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۲..... کسی سے کہا اگر تو چاہے عورت کو طلاق دے دے۔ اس نے کہا میں نے چاہا تو طلاق نہ ہوئی اور اگر کہا اس کو طلاق ہے اگر تو چاہے۔ اس نے کہا میں نے چاہا تو ہوگئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۳..... عورت سے کہا اگر تو چاہے تو اپنے آپ کو تین طلاقیں دے دے۔ عورت نے جواب میں کہا میں نے چاہا کہ اپنے کو طلاق دیدوں۔ تو کچھ نہیں۔ اگر کہا، تو چاہے تو اپنے کو تین طلاقیں دیدے۔ عورت نے کہا مجھے طلاق ہے تو طلاق نہ ہوئی جب تک یہ نہ کہے مجھے تین طلاقیں ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۴..... عورت سے کہا اپنے کو تو طلاق دے دے جیسے تو چاہے عورت کو اختیار ہے بائن دے یا رجعی ایک دے یا دو یا تین مگر مجلس بدلنے کے بعد اختیار نہ رہے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۵..... اگر کہا تو چاہے تو اپنے آپ کو طلاق دے دے اور چاہے تو میری فلاں بیوی کو دے دے تو پہلے اپنے کو طلاق دے یا اس کو دونوں مطلقہ ہو جائیں گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۶..... عورت سے کہا تو جب چاہے اپنے کو ایک طلاق بائن دے دے پھر کہا تو جب چاہے اپنے کو وہ طلاق جس میں رجعت کا مالک رہوں۔ عورت نے کچھ دنوں بعد اپنے کو طلاق دی تو رجعی ہوگئی اور شوہر کے پچھلے کلام کا جواب سمجھا جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۷..... عورت سے کہا تجھ کو طلاق ہے اگر تو ناراض ہو کر سے یا ہنسکر سے یا خواہش کر سے یا محبوب رکھے۔ جواب میں کہا میں

نے چاہا ارادہ کیا ہو گئی۔ یعنی اگر کہا تجھے سوا تع آئے جواب میں کہا میں نے چاہا ہوئی اور جواب میں کہا میں نے تجھ کو رکھا تو نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۸..... عورت سے کہا اگر تو چاہے تو تجھ کو طلاق ہے۔ جواب میں کہا ہاں یا میں نے قبول کیا یا میں راضی ہوئی۔ واقع نہ ہوئی۔ اور اگر کہا تو اگر قبول کرے تو تجھ کو طلاق ہے۔ جواب میں کہا میں نے چاہی تو ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۹..... عورت سے کہا تجھ کو طلاق ہے اگر تو چاہے۔ جواب میں کہا۔ میں نے چاہا اگر تو چاہے۔ مرد نے بہ نیت طلاق کہا میں نے چاہا تو واقع ہو گئی۔ اور اگر مرد نے آثر میں کہا۔ میں نے تیری طلاق چاہی تو ہو گئی چنانچہ نیت بھی ہو۔ (بدایہ) اگر عورت نے جواب میں کہا میں نے چاہا اگر فلاں بات ہوئی ہو۔ کسی ایسی چیز کے لئے جو ہو چکی ہو یا اس وقت موجود ہو مثلاً اگر فلاں شخص آیا ہو یا میرا باپ مر گیا میں ہو اور واقع میں وہ آ چکا ہے یا وہ مر گیا میں ہے طلاق واقع ہو گئی اور اگر وہ ایسی چیز ہے جو اب تک نہ ہوئی اگر چہ اس کا ہونا یقینی ہو مثلاً کہا میں نے چاہا اگر رات آئے یا اس کا ہونا متحمل ہو مثلاً اگر میرا باپ چاہے تو طلاق نہ ہوئی اگر چہ اس کے باپ نے کہہ دیا کہ میں نے چاہا۔ (عالمگیری وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۰..... عورت سے کہا تجھ کو ایک طلاق ہے اگر تو چاہے تجھ کو دو طلاقیں ہیں اگر تو چاہے۔ جواب میں کہا میں نے ایک چاہی میں نے دو چاہیں اگر دونوں جملے متصل ہوں تو تین طلاقیں ہو گئیں۔ یعنی اگر کہا تجھ کو طلاق ہے اگر تو چاہے دو۔ اس نے جواب میں کہا میں نے چاہی تو تین طلاقیں ہو گئیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۱..... شوہر نے کہا اگر تو چاہے اور نہ چاہے تو تجھ کو طلاق ہے اگر تو چاہے اور نہ چاہے تو طلاق نہیں ہو سکتی چاہے یا نہ چاہے واگر کہا تجھ کو طلاق ہے اگر تو چاہے اور نہ چاہے تو ہمیشہ مالِ طلاق ہے۔ چاہے یا نہ چاہے۔ اگر عورت سے کہا تو طلاق کو محبوب رکھتی ہے تجھ کو طلاق اور اگر تو اس کو ناخوش رکھتی ہے تجھ کو طلاق۔ اگر عورت کہے میں محبوب رکھتی ہوں یا برا جانتی ہوں تو طلاق ہو جائے گی۔ اور اگر کچھ نہ کہے یا کہے میں نہ محبوب رکھتی ہوں نہ برا جانتی ہوں تو نہ ہوئی۔ (درمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۲..... اپنی دو عورتوں سے کہا تم دونوں میں سے جسے طلاق کی زیادہ خواہش ہے اس کو طلاق۔ دونوں نے اپنی خواہش دوسری سے زیادہ بتائی۔ اگر شوہر دونوں کی تصدیق کرے تو دونوں مطلقہ ہو گئیں ورنہ کوئی نہیں۔ (درمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۳..... عورت سے کہا اگر تو مجھ سے محبت یا عداوت رکھتی ہے تجھ پر طلاق۔ عورت نے اسی مجلس میں محبت یا عداوت ظاہر کی۔ طلاق ہو گئی اگر چہ اس کے دل میں جو کچھ ہے اس کے خلاف ظاہر کیا ہو اور اگر شوہر نے کہا تو دل سے مجھ سے محبت رکھتی ہے تجھ پر طلاق۔ عورت نے جواب میں کہا میں تجھے محبوب رکھتی ہوں۔ طلاق ہو جائے گی اگر چہ جھوٹی ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۴..... عورت سے کہا تجھ پر ایک طلاق اور اگر تجھے نا گوار ہو تو دو۔ عورت نے نا گواری ظاہر کی تو تین طلاقیں ہو گئیں اور چپ رہی تو ایک۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۵..... تجھ کو طلاق ہے جب تو چاہے یا جس وقت چاہے یا جس زمانہ میں چاہے عورت نے رد کر دیا یعنی کہا میں نہیں چاہتی تو رد نہ ہوا بلکہ آخر عمر جس وقت چاہے طلاق دے سکتی ہے مگر ایک ہی دے سکتی ہے زیادہ نہیں اور اگر یہ کہا کہ جب کبھی تو چاہے تو تین طلاقیں بھی دے سکتی ہے مگر دو ایک ساتھ یا تینوں ایک ساتھ نہیں دے سکتی بلکہ متفرق طور پر اگر چہ ایک ہی مجلس میں تین بار میں تین طلاقیں دیں اور اس لفظ میں اگر دو یا تین اکٹھی دیں تو ایک بھی نہ ہوئی اور اگر عورت نے متفرق طور پر اپنے کو تین طلاقیں دے کر دوسرے سے نکاح کیا، اسکے بعد شوہر اول سے نکاح کیا تو اب عورت کو طلاق دینے کا اختیار نہ رہا اور اگر شوہر دو طلاق دے دی یا ایک یا دو دے کر بعد عدت دوسرے سے نکاح کیا پھر شوہر اول کے نکاح میں آئی تو اب پھر اسے تین طلاقیں متفرق طور پر دینے کا اختیار ہے۔ (درمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۶..... تو طالق ہے جس جگہ چاہے۔ تو اسی مجلس تک اختیار ہے بعد مجلس چاہا کرے کچھ نہیں ہو سکتا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۷.....اگر کہا جتنی تو چاہے یا جس قدر یا جو تو چاہے تو عورت کو اختیار ہے اس مجلس میں چاہے جتنی طلاقیں چاہے دے اگر چہ شوہر کی کچھ نیت ہو اور بعد میں کچھ اختیار نہیں۔ اور اگر کہا تین میں سے جو چاہے یا جس قدر یا جتنی تو ایک اور دو کا اختیار ہے تین کا نہیں اور ان صورتوں میں تین یا دو طلاقیں دیں بحالت حیض میں طلاق دینا بدعت نہیں۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۸.....شوہر نے کسی شخص سے کہا میں نے تجھے اپنے تمام کاموں میں وکیل بنایا وکیل نے اس عورت کو طلاق دیدی۔ واقع نہ ہوئی اور اگر کہا تمام امور میں وکیل کیا جن میں وکیل بنانا جائز ہے تو تمام باتوں میں وکیل بن گیا (خانیہ) یعنی اس عورت کو طلاق بھی دے سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۶۹.....ایک طلاق دینے کے لئے وکیل کیا۔ وکیل نے دو دے دیں تو واقع نہ ہوئیں اور بائن کے لئے وکیل کیا وکیل نے رجعی دی تو بائن ہوئی اور رجعی کے لئے وکیل سے کہا۔ اس نے بائن دی تو رجعی ہوئی اور اگر ایسے کو وکیل کیا جو نائب ہے اور اسے ابھی تک وکالت کی خبر نہیں اور موکل کی عورت کو طلاق دے دی تو واقع نہ ہوئی کہ ابھی تک وکیل ہی نہیں۔ اور اگر کسی سے کہا میں تجھے اپنی عورت کو طلاق دینے سے منع نہیں کرتا تو اس کے کہنے سے وکیل نہ ہو یا اس کے سامنے اس کی عورت کو کسی نے طلاق دی اور اس نے اسے طلاق دینے سے منع نہ کیا جب بھی وہ وکیل نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۰.....طلاق دینے کے لئے وکیل کیا اور وکیل نے طلاق دینے سے پہلے خود موکل نے عورت کو طلاق بائن یا رجعی دے دی۔ تو جب تک عورت عدت میں ہے وکیل طلاق دے سکتا ہے اور اگر وکیل نے طلاق نہیں دی اور موکل نے خود طلاق دے کر عدت کے اندر اس عورت سے نکاح کر لیا تو وکیل اب بھی طلاق دے سکتا ہے اور عدت گذرنے کے بعد اگر نکاح کیا تو نہیں۔ اور اگر میاں بیوی میں کوئی معاذ اللہ مرتد ہو گیا جب بھی عدت کے اندر وکیل طلاق دے سکتا ہے۔ ہاں اگر مرتد ہو کر دارالحرب چلا گیا اور قاضی نے حکم بھی دے دیا تو اب وکالت باطل ہو گئی۔ یونہی اگر وکیل معاذ اللہ مرتد ہو جائے تو وکالت باطل نہ ہوگی ہاں اگر دارالحرب کو چلا گیا اور قاضی نے حکم بھی دے دیا تو باطل۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۷۱.....طلاق کے وکیل کو یہ اختیار حاصل نہیں کہ دوسرے کو وکیل بنا دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۲..... کسی کو وکیل بنایا اور وکیل منکور نہ کیا تو وکیل نہ ہوا اور اگر چپ رہا پھر طلاق دینی ہو گئی کہنے والے بچے اور غلام کو بھی وکیل بنایا جا سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۳.....وکیل سے کہا تو میری عورت کو کل طلاق دینا اس نے آج ہی کہہ دیا کہ کل تجھ پر طلاق ہے تو واقع نہ ہوئی یونہی اگر وکیل سے کہا طلاق دے دے اس نے طلاق کو کسی شرط پر معلق کیا مثلاً کہا اگر تو گھر جائے تو تجھ پر طلاق ہے اور عورت گھر میں گئی طلاق نہ ہوئی۔ یونہی وکیل سے تین طلاق کے لئے کہا وکیل نے ہزار طلاقیں دے دیں یا آدمی کے لئے کہا وکیل نے ایک طلاق دے دی تو واقع نہ ہوئی۔ (درمختار)

تعلیق کا بیان

تعلیق کے معنی ہیں کسی چیز کا ہونا دوسری چیز کے ہونے پر موقوف کیا جائے یہ دوسری چیز جس پر پہلی موقوف ہے اس کو شرط کہتے ہیں۔ تعلیق صحیح ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ شرط بالفعل معدوم ہو مگر عادۃً ہو سکتی ہے۔ لہٰذا اگر شرط معدوم نہ ہو مثلاً یہ کہے کہ اگر آسمان تمہارے اوپر ہو تو تجھ کو طلاق ہے یہ تعلیق نہیں بلکہ فوراً طلاق واقع ہو جائے گی اور اگر شرط عادتاً محال ہو مثلاً یہ کہا اگر سوئی کے کان میں اونٹ چلا جائے تو تجھ کو طلاق ہے۔ یہ کلام لغو ہے اس سے کچھ نہ ہوگا اور یہ بھی شرط ہے کہ شرط متصلاً پائی جائے اور یہ کہ سزا دینا مقصود نہ ہو مثلاً عورت نے شوہر کو کہہ کہا۔ شوہر نے کہا اگر میں کہہ دوں کہ تجھ پر طلاق ہے تو طلاق ہو گئی اگر چہ کہے نہ ہو کہ ایسے کلام سے تعلیق مقصود نہیں ہوتی بلکہ عورت کو ایذا دینا اور یہ بھی ضرور ی

ہے کہ وہ فعل ذکر کیا جائے جسے شرط ٹھہرایا۔ لہٰذا اگر یوں کہا تجھے طلاق ہے اگر اس کے بعد کچھ نہ کہا تو یہ کلام لغو ہے طلاق نہ واقع ہوئی نہ ہوگی۔ تعلیق کے لئے یہ شرط ہے کہ عورت تعلیق کے وقت اس کے نکاح میں ہو مثلاً اپنی منکوحہ سے یا جو عورت اسکی عدت میں ہے کہا اگر فلاں کام کرے یا فلاں کے گھر جائے تو تجھ پر طلاق ہے یا نکاح کی طرف اضافت ہو مثلاً اگر میں کسی عورت سے نکاح کروں تو اس پر طلاق ہے یا اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو تجھ پر طلاق ہے یا جس عورت سے نکاح کروں اسے طلاق ہے اور کسی اجنبیہ سے کہا اگر تو فلاں کے گھر گئی تو تجھ پر طلاق پھر اس سے نکاح کیا اور وہ عورت اس کے ہاں گئی تو طلاق نہ ہوئی۔ یا کہا جو عورت میرے ساتھ سوئے اسے طلاق ہے۔ پھر نکاح کیا اور ساتھ سوئی طلاق نہ ہوئی۔ یونہی اگر طالقین سے کہا اگر تم سے نکاح کروں گا تو اسے طلاق پھر طالقین نے اس کے بے کہے نکاح کر دیا تو طلاق واقع نہ ہوگی۔ یونہی اگر طلاق ثبوت ملک یا زوال ملک کے مقارن ہو تو کلام لغو ہے طلاق نہ ہوگی۔ مثلاً تجھ پر طلاق ہے تیرے نکاح کے ساتھ یا تیری پیدائش کے ساتھ۔

(درمختار و ردالمحتار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۱..... طلاق کسی شرط پر معلق کی تھی اور شرط پائی جانے سے پہلے تین طلاقیں دے دیں تو تعلیق باطل ہوگئی یعنی وہ عورت پھر اس کے نکاح میں آئے تو اب شرط پائی جائے تو طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر تعلیق کے بعد تین سے کم طلاقیں دیں تو تعلیق باطل نہ ہوئی یعنی وہ عورت پھر اس کے نکاح میں آئے اور اب شرط پائی جائے تو جتنی طلاقیں معلق کی تھیں سب واقع ہو جائیں گی۔ یا اس صورت میں ہے کہ دوسرے شوہر کے بعد اس کے نکاح میں آئی اور اگر وہ ایک طلاق دیدی پھر بغیر دوسرے نکاح کے خود نکاح کر لیا تو اب تین میں جو باقی ہے واقع ہوگی اگرچہ بائن طلاق دی ہو یا رجعی کی عدت ختم ہوگئی کہ بعد عدت رجعی میں بھی عورت نکاح سے نکل جاتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ملک نکاح جانے سے تعلیق باطل نہیں ہوتی۔

(درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲..... شوہر مرتد ہو کر دارالحرب کو چلا گیا تو تعلیق باطل ہوگئی یعنی اب اگر مسلمان ہو اور اس عورت سے نکاح کیا پھر شرط پائی گئی تو طلاق واقع نہ ہوگی۔

(درمختار)

مسئلہ نمبر ۳..... شرط کا ٹل جانا رہا تعلیق باطل ہوگئی مثلاً کہا کہ اگر فلاں سے بات کرے تو تجھ پر طلاق۔ اب وہ شخص مر گیا تو تعلیق باطل ہوگئی لہٰذا اگر کسی ولی کی کرامت سے بی گیا اب کلام کیا تو طلاق واقع نہ ہوگی۔ یا کہا اگر تو اس گھر میں گئی تو تجھ پر طلاق اور وہ مکان منہدم ہو کر کھیت یا بیابان بن گیا تعلیق جاتی رہی اگر پھر دوبارہ اس جگہ مکان بن گیا ہو۔

(درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴..... یہ کہا کہ اگر تو اس گھاس میں پانی پئے تو تجھ پر طلاق ہے اور گھاس میں اس وقت پانی نہ تھا تو تعلیق باطل ہے اور اگر پانی اس وقت موجود تھا پھر گرا دیا تو تعلیق صحیح ہے۔

مسئلہ نمبر ۵..... اگر عورت کنیز ہے اس سے کہا کہ اگر تو اس کے گھر گئی تو تجھ پر تین طلاقیں۔ پھر اسکے مالک نے اسے آزاد کر دیا۔ اب گھر میں گئی تو دو طلاقیں پڑیں اور شوہر کو رجعت کا حق حاصل ہے کہ بوقت تعلیق تین طلاق کی اس میں صلاحیت تھی لہٰذا وہی کی تعلیق ہوئی اور اب کہ آزاد ہوگئی تین کی صلاحیت اس میں ہے مگر اس تعلیق کے سبب دو ہی واقع ہوں گی کہ ایک طلاق کا اختیار شوہر کو اب جدید حاصل ہوا۔

(درمختار)

مسئلہ نمبر ۶..... حروف شرط اردو زبان میں یہ ہیں۔ اگر، جب، جس وقت، جونہی، جتنی دفعہ، جب کبھی، ہر بار۔

مسئلہ نمبر ۷..... ایک مرتبہ شرط پائی جانے سے تعلیق ختم ہو جاتی ہے یعنی دوبارہ شرط پائی جانے سے طلاق نہ ہوگی۔ مثلاً فلاں کے گھر میں گئی یا تو نے فلاں سے بات کی تو تجھ کو طلاق ہے۔ عورت اس کے گھر میں گئی تو طلاق ہوگئی دوبارہ پھر گئی تو اب طلاق واقع نہ ہوگی کہ اب تعلیق کا حکم باقی نہیں مگر جب کبھی یا جب یا ہر بار کے لفظ سے تعلیق کی ہے تو ایک دو بار پر تعلیق ختم نہ ہوگی بلکہ تین بار میں تین طلاقیں واقع ہوں گی کہ یہ کلمات کا ترجمہ ہے اور یہ لفظ عموماً انہی الفاظ کے واسطے آتا ہے مثلاً عورت سے کہا کہ جب کبھی تو فلاں کے گھر جائے یا فلاں سے بات کرے تو تجھ کو طلاق ہے۔ تو

اگر اس کے گھر نہیں بار گئی تو تین طلاقیں ہو گئیں اب تعلیق کا حکم ختم ہو گیا یعنی وہ اگر عورت بعد طلاقِ پھر اس کے نکاح میں آئی اب پھر اس کے گھر گئی تو طلاق واقع نہ ہوگی۔ ہاں اگر یوں کہا ہے کہ جب کبھی بھی اس سے نکاح کروں تو اسے طلاق ہے تو تین پر بس نہیں بلکہ سو بار بھی نکاح کرے تو ہر بار طلاق واقع ہو گئی (کتب عامہ) یونہی اگر یہ کہا کہ جس جس شخص سے تو کلام کرے تجھ کو طلاق ہے یا ہر اس عورت سے کہ میں نکاح کروں اسے طلاق ہے یا جس جس وقت تو یہ کام کرے تجھ پر طلاق ہے کہ یہ الفاظ بھی عموم کے وسیع ہیں۔ لہٰذا ایک بار میں تعلیق ختم نہ ہوگی۔

مسئلہ نمبر ۸..... عورت سے کہا جب کبھی میں تجھے طلاق دے دوں تو تجھے طلاق ہے اور عورت کو ایک طلاق دی تو وہ واقع ہوئیں ایک طلاق تو اب خود اس نے دی اور ایک اس تعلیق کے سبب اور اگر یوں کہا کہ جب کبھی تجھے طلاق ہو تو تجھ کو طلاق ہے اور ایک طلاق دی تو تین ہوئیں ایک تو خود اس نے دی اور ایک تعلیق کے سبب اور دوسری طلاق واقع ہونے سے پہلے طلاق ہو گئی یا لہٰذا ایک اور پڑ گئی یہ لفظ عام کے لئے ہے مگر بہر صورت تین سے متجاوز نہیں ہو سکتی (درمختار) شرط پائی جانے سے تعلیق ختم ہو جاتی ہے اگرچہ شرط اس وقت پائی گئی کہ عورت نکاح سے نکل گئی ہو البتہ اگر عورت نکاح میں واقع نہ ہوئی تو طلاق واقع نہ ہوگی۔ مثلاً عورت سے کہا کہ تو فلاں کے گھر جائے تو تجھے طلاق ہے۔ اس کے بعد عورت کو طلاق دیدی اور عدت گذر گئی اب عورت اس کے گھر گئی پھر شوہر نے اس سے نکاح کر لیا اب پھر گئی تو طلاق واقع نہ ہوئی کہ تعلیق ختم ہو چکی ہے لہٰذا اگر کسی نے یہ کہا کہ اگر فلاں کے گھر جائے تو تجھ پر تین طلاقیں اور چاہتا ہو کہ اس کے گھر آمد و رفت شروع ہو جائے تو اس کا حیلہ یہ ہے کہ عورت کو ایک طلاق دے دے تو پھر عدت کے بعد عورت اس کے گھر جائے پھر نکاح کر لے۔ اب جایا آیا کرے۔ طلاق واقع نہ ہوئی مگر عموم کے الفاظ استعمال کئے ہوں تو یہ حیلہ کام نہیں دے گا۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹..... یہ کہا کہ ہر اس عورت سے کہ میں نکاح کروں اسے طلاق ہے تو جتنی عورتوں سے نکاح کرے گا تو سب کو طلاق ہو جائے گی اور اگر ایک ہی عورت سے دوبارہ نکاح کیا تو صرف پہلی بار طلاق پڑے گی دوبارہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰..... یہ کہا کہ جب کبھی میں فلاں کے گھر جاؤں تو میری عورت کو طلاق ہے اور اس شخص کی چار عورتیں ہیں اور چار مرتبہ اس کی گھر گیا تو ہر بار میں ایک کو طلاق واقع ہوئی۔ لہٰذا اگر عورت کو معین نہ کیا ہو تو اب اختیار ہے کہ چاہے تو سب طلاقیں ایک ہی کر دے یا ایک ایک پر اور اگر دو شخصوں سے یہ کہا جب کبھی میں تم دونوں کے یہاں کھانا کھاؤں تو میری عورت کو طلاق ہے۔ اور ایک دن ایک کے یہاں کھانا کھایا دوسرے دن دوسرے کے یہاں تو عورت کو تین پڑ گئیں یعنی بقیہ تین لقمے زیادہ کھایا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱..... یہ کہا کہ جب بھی کوئی اچھا کلام سنے تاؤں تو تجھ پر طلاق ہے اس کے بعد کہا سُبْحَانَ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ تو ایک طلاق واقع ہوئی اور بغیر واؤ کے اور ..... سُبْحَانَ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہا تو تین۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲..... یہ کہا جب کبھی اس مکان میں جاؤں اور فلاں سے کلام کروں تو میری عورت کو طلاق ہے اس کے بعد کئی مرتبہ اس کے گھر گیا مگر اس سے کلام نہ کیا تو عورت کو طلاق نہ ہوئی اور اگر جاتا گیا بار ہا اور کلام ایک بار تو ایک طلاق ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳..... شوہر نے دروازے کی کنڈی بجائی کہ کھول دیا جائے اور کھولا نہ گیا۔ اس نے کہا اگر رات میں تو دروازہ نہ کھولے تجھ کو طلاق ہے اور گھر میں کوئی تھا نہیں کہ دروازہ کھولتا۔ یونہی رات گذر گئی تو طلاق نہ ہوئی۔ یونہی اگر جیب میں روپیہ تھا مگر خالی نہیں اس پر کہا اگر وہ روپیہ کو تو نے میری جیب سے لیا ہے اور ایسا نہ کرے تو تجھ کو طلاق ہے پھر دیکھا تو روپیہ جیب ہی میں تھا تو طلاق واقع نہ ہوئی۔ (غنیہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۴..... عورت کو حیض ہے اور کہا تو حائض ہو تو تجھ کو طلاق یا عورت بیمار ہے اور کہا اگر تو بیمار ہو تو تجھ کو طلاق ہے۔ تو اس سے وہ حیض یا مرض مراد ہے کہ زمانۂ تکلمہ میں ہو اور اگر اس موجودگی نیت تو صحیح ہے اور کہا کل اگر تو حائض ہو تو تجھ کو طلاق ہے اور اسے علم ہے کہ حیض سے ہے اس تو یہی حیض مراد ہے لہٰذا اگر صبح پھٹتے وقت حیض رہا تو طلاق ہو گئی جبکہ اس وقت تین دن پورے یا اس سے زائد ہوں اور اگر اسے حیض کا علم

نہیں تو بہ یہ حیض مراد ہوگا۔ لہٰذا طلاق نہ ہوگی اور اگر کھڑے ہونے جیسے سوار ہونے، مکان پر رہنے کی تعلیق کی اور کہتے وقت وجامعت ہو جو تھی تو اس کہنے کے کچھ بعد تک اگر عورت اسی حالت میں رہی تو طلاق ہوگئی اور مکان سے نکلنے یا مکان سے نکلنے کی تو آکہہ دیا یا اور کلام مراد ہے اور مارنے اور کھانے سے مراد وہ ہے جو اب کہنے کے بعد ہوگا۔ اور روزہ رکھنے پر معلق کیا اور تھوڑی دیر بھی روزہ کی نیت سے رہی تو طلاق ہوگئی اور اگر یہ کہا کہ ایک دن اگر تو روزہ رکھے تو اس وقت طلاق ہوگئی کہ اس دن کا آفتاب ڈوب جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵..... یہ کہا کہ اگر تجھے حیض آئے تو تجھے طلاق ہے۔ تو عورت کو خون آتے ہی طلاق کا حکم نہ دیں گے جب تک تین رات تک مستمر نہ ہو۔ اور جب یہ مدت پوری ہوگئی تو اسی وقت سے طلاق کا حکم دیں گے جب سے خون دیکھا ہے اور یہ طلاق پوری ہوئی کہ حیض میں واقع ہوئی اور یہ کہا کہ اگر تجھے پورا حیض آئے یا آدھا یا تہائی یا چوتھائی تو ان سب صورتوں میں حیض ختم ہونے پر طلاق ہوگئی۔ پھر اگر دس دن پر حیض ختم ہو تو ختم ہوتے ہی اور کم میں منقطع ہو تو نہانے یا نماز کا وقت گذر جانے پر ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶..... حیض اور احتلام وغیرہ جن چیزوں عورت کے کہنے پر مان لی جائیں گی مگر دوسرے پر اس کا کچھ اثر نہیں مثلاً عورت سے کہا کہ اگر تجھے حیض آئے تو تجھ کو اور فلانی کو طلاق ہے اور عورت نے اپنا حائض ہونا بتایا تو خود اس کو طلاق ہوگئی دوسری کو نہیں ہاں اگر شوہر نے اس کے کہنے کی تصدیق کی یا اس کا حائض ہونا یقین کے ساتھ معلوم ہوا تو دوسری کو بھی طلاق ہوگئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷..... کسی کی دو عورتیں ہیں۔ دونوں سے کہا جب تم دونوں کو حیض آئے تو دونوں کو طلاق ہے۔ دونوں نے کہا ہمیں حیض آیا اور شوہر نے دونوں کی تصدیق کی تو دونوں مطلقہ ہوگئیں اور دونوں کی تکذیب کی تو کسی کو نہیں اور ایک کی تصدیق کی اور ایک کی تکذیب تو جس کی تصدیق کی اسے طلاق ہوئی اور جس کی تکذیب کی اس کو نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸..... یہ کہا کہ تو لڑکا جنے تو ایک طلاق اور لڑکی جنے تو دو اور لڑکا لڑکی دونوں پیدا ہوئے تو جو پہلے پیدا ہوا اسی کے سبب طلاق واقع ہوگئی مؤخر معلوم نہ ہو کہ پہلے کیا پیدا ہوا تو قاضی ایک طلاق کا حکم دے گا اور احتیاط یہ ہے کہ شوہر دو طلاقیں سمجھے اور عدت بھی دوسرے بچے کے پیدا ہونے سے پوری ہوگئی۔ لہٰذا اب رجعت بھی نہیں کر سکتا اور دونوں ایک ساتھ پیدا ہوئے تو تین طلاقیں ہوئیں اور عدت حیض سے پوری کرے اور منشی پیدا ہوا تو ایک بھی واقع نہ مانی جائے گی اور دوسری کا حکم اس وقت تک موقوف رہے گا جب اس کا حال نہ کھلے اور اگر ایک لڑکا اور دو لڑکیاں ہوئیں تو قاضی دو کا حکم دے گا اور احتیاط یہ ہے کہ تین سمجھے اور اگر دو لڑکے اور ایک لڑکی ہوئی تو قاضی ایک کا حکم دے گا اور احتیاط تین سمجھے۔ (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۹..... یہ کہا کہ جو کچھ تیرے شکم میں ہے اگر لڑکا ہے تو تجھ کو ایک طلاق اور لڑکی ہے تو دو اور لڑکا لڑکی دونوں پیدا ہوئے تو کچھ نہیں یونہی اگر کہا کہ بوری میں جو کچھ ہے اگر گیہوں ہے تو تجھے طلاق یا آٹا ہے تجھے طلاق اور بوری میں گیہوں اور آٹا دونوں ہیں تو کچھ نہیں اور یوں کہا کہ اگر تیرے پیٹ میں لڑکا ہے تو ایک طلاق اور لڑکی تو دو اور دونوں ہوئے تو تین طلاقیں ہوئیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۰..... عورت سے کہا کہ اگر تیرے پہلے پیدا ہوا تو تجھ کو طلاق۔ اب اگر عورت کہتی ہے کہ میرے پہلے پیدا ہوا اور شوہر تکذیب کرتا ہے اور حمل ظاہر بقاشوہر نے حمل کا اقرار کیا تھا تو صرف جننے کی شہادت پر طلاق کا حکم دیں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱..... یہ کہا کہ اگر تو بچہ جنے تو طلاق ہے اور مردہ بچہ پیدا ہوا تو طلاق ہوگئی اور کیا پیٹ بتا اور بعض اعضا بن چکے تھے تو طلاق ہوگئی ورنہ نہیں۔ (جوہرہ غیرہا)

مسئلہ نمبر ۲۲..... عورت سے کہا کہ اگر تو بچہ جنے تو تجھ کو طلاق۔ پھر کہا اگر تو لڑکا جنے تو دو طلاقیں اور لڑکا ہوا تو تین طلاقیں واقع ہوگئیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۳..... اور اگر یوں کہا کہ تو اگر بچہ جنے تو تجھ کو دو طلاقیں پھر کہا وہ بچہ تیرے حکم میں ہے لڑکا ہو تو تجھ کو طلاق اور لڑکا ہو تو ایک ہی طلاق ہوگی اور بچہ پیدا ہوتے ہی عدت بھی گذر جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴..... حمل پر طلاق معلق کی ہو تو مستحب یہ ہے کہ دستور یعنی حیض کے بعد طہر کرے کہ شاید حمل ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵..... اگر دو شرطوں پر طلاق معلق کی مثلاً جب زید آئے اور جب عمرو آئے یا جب زید و عمرو آئیں تو تجھ کو طلاق ہے۔ تو طلاق اس وقت واقع ہوگی کہ پہلی شرط اسکی ملک میں پائی جائے اگرچہ پہلی اس وقت پائی گئی کہ عورت ملک میں نہ تھی مثلاً اسے طلاق دی اور عدت گذر چکی تھی اب زید آیا پھر اس سے نکاح کیا اب عمرو آیا تو طلاق واقع ہوگئی اور دوسری شرط ملک میں نہ ہو تو پہلی اگرچہ ملک میں پائی گئی تو طلاق واقع نہ ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶..... ولی پر تین طلاقیں معلق کی تھیں تو مشتہ داخل ہونے سے طلاق ہو جائے گی اور وہ جب ہے کو فوراً بھیجا ہو جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۷..... اپنی عورت سے کہا جب تک تو میرے نکاح میں ہے اگر میں کسی عورت سے نکاح کروں تو اسے طلاق پھر عورت کو طلاق بائن دی اور عدت کے اندر دوسری عورت سے نکاح کیا تو طلاق نہ ہوئی اور جس کی عدت میں تھی تو ہوگئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸..... کسی کی تین عورتیں ہیں ایک سے کہا اگر میں تجھے طلاق دوں تو ان دونوں کو بھی طلاق ہے پھر دوسری اور تیسری سے بھی یونہی کہا پھر پہلی کو ایک طلاق دی تو ان دونوں کو بھی ایک ایک ہوئی اور اگر دوسری کو ایک طلاق دی تو پہلی کو ایک ہوئی اور دوسری و تیسری پر دو وہ اور اگر تیسری عورت کو ایک طلاق دی تو اس پر تین ہوئیں اور دوسری پر دو اور پہلی پر ایک۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۹..... یہ کہا کہ اگر اس شب تو میرے پاس نہ آئی تو تجھے طلاق ہے۔ عورت دروازے تک آئی اور اندر نہ گئی طلاق ہوگئی اور اگر اندر گئی مگر شوہر سو رہا تھا تو نہ ہوئی۔ اور باس آنے میں یہ شرط ہے کہ اتنی قریب آجائے کہ شوہر ہاتھ بڑھائے تو عورت تک پہنچ جائے مرد نے عورت کو بلایا اس نے انکار کیا۔ اس پر کہا اگر تو نہ آئی تو تجھے طلاق۔ پھر شوہر خود بڑھ کر لے آیا طلاق نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰..... کوئی شخص۔ مکان میں ہے لوگ اسے نکلنے نہیں دیتے۔ اس نے کہا میں اگر یہاں سوؤں تو میری عورت کو طلاق ہے اس کا مقصد خاص وہ جگہ ہے جہاں بیٹھا یا کھڑا ہے پھر اسی۔ مکان میں سویا تھا اس جگہ سے ہٹ کر تو قضاءً طلاق ہو جائے گی دیانتاً نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۱..... عورت سے کہا کہ تو اگر اپنے بھائی سے میری شکایت کرے گئی تو تجھ کو طلاق ہے۔ اس کا بھائی آیا عورت نے کسی بچے سے مخاطب کر کے کہا میرے شوہر نے ویسا کیا ویسا کیا۔ اور اس کا بھائی سب سن رہا۔ طلاق نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۲..... آپس میں جھگڑ رہے تھے مرد نے کہا اگر تو چپ نہ رہے گئی تو تجھ کو طلاق ہے عورت نے کہا نہیں چپ رہوں گی۔ اس کے بعد خاموش ہو گئی تو طلاق نہ ہوئی۔ یونہی اگر کہا تو چیخے گئی تو تجھے طلاق ہے عورت نے کہا چیخوں گی مگر پھر چپ ہو گئی۔ طلاق نہ ہوئی۔ یونہی اگر کہا کہ فلاں کام کرے گئی تو ایسا ہے۔ عورت نے کہا میں اس کام کو نہ کروں گی یا کہا جب تو منع کرتا ہے تو اس کام کو نہ کروں گی۔ طلاق نہ ہوئی کہ اتنی بات مستثنیٰ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۳..... عورت نے فاقہ کشی کی شکایت کی۔ شوہر نے کہا اگر میرے گھر تو بھوکی رہے گئی تو تجھے طلاق ہے۔ تو علاوہ روزے کے بھوکی رہنے پر طلاق ہوگئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۴..... اگر تو فلاں کے گھر جائے تو تجھ پر طلاق ہے اور وہ شخص مر گیا اور مکان نہ کہا میں چھوڑ اب وہاں جانے سے طلاق نہ ہوئی۔ یونہی اگر کہا اب یا کسی اور وجہ سے اس کی ملک میں۔ مکان نہ رہا جب بھی طلاق نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۵..... عورت سے کہا اگر تو بغیر میری اجازت کے گھر سے نکلی تو تجھ پر طلاق پھر سائل نے دروازہ چھو سوال کیا۔ شوہر نے عورت سے کہا اسے روئی کا گالا دے آ۔ اگر سائل دروازہ سے اتنے فاصلے پر ہے کہ بغیر باہر نکلنے سے طلاق نہ ہوگی۔ اور اگر بغیر باہر نکلے دے سکتی تھی تو طلاق ہوگئی اور اگر جس وقت شوہر نے عورت کو بھیجا تھا اس وقت سائل دروازے سے قریب تھا اور جب عورت وہاں لے کر پہنچی تو ہٹ گیا تھا کہ عورت کو نکل کر دینا پڑا۔ جب بھی طلاق ہوگئی اور اگر عربی میں اجازت دی اور عورت عربی نہ جانتی ہو تو اجازت نہ ہوئی۔ لہٰذا اگر نکلے کی طلاق ہو جائے گی۔ یوں ہی سوتی تھی یا موجود نہ تھی یا اس نے سنا نہیں تو یہ اجازت کافی ہے یہاں تک کہ شوہر نے اگر لوگوں کے سامنے کہا کہ میں نے اسے نکلنے کی اجازت دی گھر یہ کہا اس سے کہہ دیا پھر پہنچا وہ اور لوگوں نے بطور شہادت عورت سے جا کر کہا کہ اس نے اجازت دے دی۔ اور ان کے کہنے سے عورت نکل طلاق ہوگئی۔ اگر عورت نے سمجھ جانے کی اجازت مانگی شوہر نے اجازت دی مگر عورت اس وقت نہ سمجھی کسی اور وقت سمجھی تو طلاق ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۶..... اس بچے کو اگر گھر سے باہر نکلنے دیا تو تجھ کو طلاق ہے۔ عورت ناخل ہوگئی یا نماز پڑھنے لگی اور بچہ نکل بھاگا تو طلاق نہ ہوئی۔ اگر تو اس گھر کے دروازے سے نکلی تو تجھ کو طلاق۔ عورت چھت پر سے پڑوس کے مکان میں گئی۔ طلاق نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۷..... تجھ پر طلاق ہے یا میں مرد نہیں تو طلاق ہوگئی اور اگر کہا تجھ پر طلاق ہے یا میں مرد ہوں تو نہ ہوئی۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۳۸..... اپنی عورت سے کہا اگر تو میری عورت ہے تجھے تین طلاقیں اور اس کے متصل ہی اگر ایک طلاق بائن دے دی تو یہی ایک پڑے گی ورنہ تین۔ (خانیہ)

استثناء کا بیان

استثنا کے لئے شرط یہ ہے کہ کلام کے ساتھ متصل ہو یعنی بلا وجہ بہ سکوت کیا ہو نہ کوئی بے کار بات درمیان میں کہی ہو اور یہ بھی شرط ہے کہ اتنی آواز سے کہے اگر شور وغیرہ کوئی مانع نہ ہو تو خود سن سکے۔ بہرے کا استثنا صحیح ہے۔

مسئلہ نمبر ۱..... عورت نے طلاق کے الفاظ سنے مگر استثنا نہ سنا تو جس طرح ممکن ہو شوہر سے علیحدہ ہو جائے اسے بتا نہ کرنے دے۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۲..... سانس یا ہچکی یا کھانسی یا ڈکار یا جمائی یا نیان کی گرانی کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ کسی نے اس کا منہ بند کر دیا ہو اگر وقفہ ہوا تو، اتصال کے منافی نہیں۔ یونہی اگر درمیان میں کوئی مفید بات کہی تو، اتصال کے منافی نہیں مثلاً تاکید کی نیت سے لفظ طلاق دوبارہ کہہ کر استثنا کا لفظ ہوا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳..... درمیان میں کوئی غیر مفید بات کہی پھر استثنا کیا تو صحیح نہیں مثلاً تجھ کو طلاق رجعی ہے ان شاء اللہ تو طلاق ہوگئی اور کہا تجھ کو طلاق بائن ہے ان شاء اللہ تو واقع نہ ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴..... لفظ انشاء اللہ اگرچہ بظاہر شرط معلوم ہوتا ہے مگر اس کا شمار استثناء میں ہے مگر انہیں چیزوں میں جن کو وجود بولنے پر موقوف ہے مثلاً طلاق وحلف وغیرہا اور جن چیزوں کو لفظ سے خصوصیت نہیں وہاں استثنا کے معنی نہیں مثلاً یہ کہا اَنْتُوْبُ اِنْ اَصُوْمَ غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تعالٰی کہ یہاں نہ استثنا ہے نہ نیت روزہ چہ اس کا اثر بلکہ یہ لفظ ایسے مقام پر بہ کثرت طلب توفیق کے لئے ہوتا ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵..... عورت سے کہا تجھ کو طلاق ہے ان شاء اللہ تعالیٰ طلاق واقع ہوگئی اگر پڑھا ان شاء اللہ کہنے سے پہلے مر گئی اور اگر شوہر اتنا لفظ کہہ کر کہ تجھ کو طلاق ہے مر گیا ان شاء اللہ کہنے کی نوبت نہ آئی مگر اس کا ارادہ اس کے کہنے کا بھی تھا طلاق ہوگئی۔ رہا یہ کہ یہ کیونکر معلوم ہو کہ اس کا ارادہ

ایسا تھا؟ یہ یوں معلوم ہوا کہ پہلے سے اس نے کہہ دیا تھا کہ میں اپنی عورت کو طلاق دے کر استثنا کروں گا۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶.....استثنا میں پیشِ طائفیں کہ یا تصد زبان سے نکل گیا جب بھی طلاق واقع نہ ہوئی بلکہ اگر اس کے معنی بھی نہ جانتا ہو جب بھی واقع نہ ہوئی اور یہ بھی شرط نہیں کہ لفظ طلاق و استثنا دونوں بولے بلکہ اگر زبان سے طلاق کا لفظ کہا اور فوراً لفظ انشاءاللہ لکھ دیا یا طلاق لکھی اور زبان سے انشاءاللہ کہہ دیا جب بھی طلاق واقع نہ ہوئی یا دونوں کو لکھا جب لفظ استثنا کو مٹا دیا طلاق واقع نہ ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷.....دو شخصوں نے شہادت دی کہ تو نے انشاءاللہ کہا تھا مگر اس پر دلیل نہ دی تو اگر اس وقت غصہ زیادہ تھا اور لڑائی بھگڑے کی وجہ سے یہ احتمال ہے کہ یہ مشغول یاد نہ ہوگا تو ان کی بات پر عمل کر سکتا ہے ایسا ہی مشغول جسے کسی کے بھول جانا ان کا قول نہ مانے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸.....تجھ کو طلاق ہے مگر یہ کہ خدا چاہے یا اگر خدا نہ چاہے یا جو اللہ چاہے یا جب خدا چاہے۔ یا جو خدا چاہے یا جب تک خدا نہ چاہے یا اللہ کی مشیت یا ارادہ یا رضا کے ساتھ یا اللہ کی مشیت یا ارادہ یا اس کی رضا یا حکم یا اذن یا امر میں طلاق واقع نہ ہوئی اور اگر یوں کہا کہ اللہ کے امر یا حکم یا اذن یا علم یا قضا یا قدرت سے یا اللہ کے علم میں یا اس کی مشیت یا ارادہ یا حکم وغیرہا کے سبب تو ہو جائے گی۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۹.....ایسے کی مشیت پر طلاق "معلق" کی جس کی مشیت کا حال معلوم نہ ہو سکے یا اس کے لئے مشیت ہی نہ ہو تو طلاق نہ ہوئی۔ جیسے جن، ملائکہ اور دیوار اور گدھا وغیرہ۔ یونہی اگر کہا کہ اگر خدا چاہے[1] اور فلاں تو طلاق نہ ہوگی۔ اگر چہ فلاں کا چاہنا معلوم ہو۔ یونہی اگر کسی سے کہا کہ تو میری عورت کو طلاق دے دے اگر اللہ چاہے اور تو چاہے اور تو اور اس نے طلاق دے دی تو طلاق واقع نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰.....عورت سے کہا تجھ کو طلاق ہے اگر اللہ میری مدد کرے یا اللہ کی مدد سے اور نیت استثنا کی ہے تو دیانۃً طلاق نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱.....تجھ کو طلاق ہے اگر فلاں چاہے یا ارادہ کرے یا پسند کرے یا خوش کرے یا چاہے مناسب جانے تو یہ تملیک ہے لہٰذا جس مجلس میں اس شخص کو علم ہوا اگر اس نے طلاق چاہی تو ہوئی ورنہ نہیں یعنی اپنی زبان سے اگر طلاق چاہنا ظاہر کیا ہوگئی اگر چہ دل میں نہ چاہتا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲.....تجھ کو طلاق اگر تیرا مہر نہ ہوتا یا تیری شرافت نہ ہوتی یا تیرا باپ نہ ہوتا یا تیرا حسن و جمال نہ ہوتا یا اگر میں تجھ سے محبت نہ کرتا ہوتا۔ ان سب صورتوں میں طلاق نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳.....اگر انشاءاللہ کو مقدم کیا یعنی یوں کہا کہ ان شاءاللہ تجھ کو طلاق ہے جب بھی طلاق نہ ہوئی اور اگر یوں کہا کہ تجھ کو طلاق ہے انشاءاللہ، اللہ گرتو گھر میں گئی۔ تو یہ کہنا میں جانے سے طلاق نہ ہوئی اور اگر انشاءاللہ دو جملے کے درمیان میں ہو مثلاً تجھ کو طلاق ہے انشاءاللہ، اللہ تجھ کو طلاق ہے۔ تو استثنا پہلے کی طرف رجوع کرے گا بلہٰذا دوسرے سے طلاق ہو جائے گی۔ یونہی اگر کہا تجھ کو تین طلاقیں ہیں۔ ان شاءاللہ تجھ پر طلاق ہے تو ایک واقع ہوئی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۴.....اگر کہا تجھ پر ایک طلاق ہے اگر خدا چاہے اور تجھ پر دو طلاقیں اگر خدا نہ چاہے تو ایک بھی واقع نہ ہوئی اور اگر کہا تجھ پر آج ایک طلاق ہے اگر خدا چاہے اور اگر خدا نہ چاہے تو دو ہے اور آج کا دن گزر گیا اور عورت کو طلاق ہوئی تو دو واقع ہوئیں اور اگر اس دن ایک طلاق دے دی تو یہی ایک واقع ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵.....اگر تین طلاقیں دے کر ان میں سے ایک یا دو کا استثنا کرے تو یہ استثنا صحیح ہے یعنی استثنا کے بعد جو باقی ہے واقع ہوئی مثلاً کہا تجھ کو تین طلاقیں ہیں۔ مگر ایک تو دو ہوئیں یا اور اگر کہا مگر دو تو ایک ہوئی اور کل کا استثنا صحیح نہیں خواہ اسی لفظ سے ہو مثلاً تجھ پر تین طلاقیں

---

[1] اس طرح کہا جائے کہ مشیت خدا کے ساتھ بندے کی مشیت کو جمع کیا۔ ۱۲ منہ

مگر تین یا ایسے لفظ سے جو جنس کے معنی کل کے مساوی ہوں مثلاً کہا تجھ پر تین طلاقیں ہیں مگر ایک اور ایک اور ایک یا مگر دو اور ایک تو ان صورتوں میں تینوں واقع ہوں گی یا اس کی کئی عورتیں ہیں سب کو خطاب کر کے کہا تم سب کو طلاق ہے مگر فلانی اور فلانی اور فلانی نام لے کر سب کا استثنا کر دیا تو سب مطلقہ ہو جائیں گی اور اگر با اعتبار معنی کے و لفظ مساوی نہ ہو اگر چہ اس خاص صورت میں مساوی ہو تو استثنا صحیح ہے۔ مثلاً کہا میری ہر عورت پر طلاق مگر فلانی اور فلانی پر تو طلاق نہ ہوگی اگر چہ اس کی یہی دو ہی عورتیں ہوں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۶..... تجھ کو طلاق ہے تجھ کو طلاق ہے تجھ کو طلاق ہے مگر ایک بار کہا کہ تجھ کو طلاق ہے ایک اور ایک اور ایک مگر ایک تو ان دونوں صورتوں میں تین پڑیں گی کہ ہر ایک مستقل کلام ہے اور ہر ایک سے استثنا کا تعلق ہو سکتا ہے اور استثنا چونکہ ہر ایک کا مساوی ہے لہٰذا صحیح نہیں۔ (نہر)

مسئلہ نمبر ۱۷..... اگر تین سے زیادہ طلاق دے کر ان میں سے کم کو استثنا کیا تو صحیح ہے اور استثنا کے بعد جو باقی ہے واقع ہوگی مثلاً کہا تجھ پر دس طلاقیں ہیں مگر تو ایک ایک ہوگی اور آٹھ کا استثنا کیا تو دو ہوں گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۸..... استثنا اگر اصل پر زیادہ ہو تو باطل ہے۔ مثلاً کہا تجھ پر تین طلاقیں مگر چار یا پانچ تو تین واقع ہوں گی۔ یونہی جز و طلاق کا استثنا بھی باطل ہے مثلاً کہا تجھ پر تین طلاقیں مگر نصف تو تین واقع ہوں گی اور تین میں سے ڈیڑھ کا استثنا کیا تو دو واقع ہوں گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹..... اگر کہا تجھ کو طلاق ہے مگر ایک تو دو واقع ہوں گے کہ ایک سے ایک کا استثنا۔ تو ہو نہیں سکتا لہٰذا طلاق سے تین طلاقیں مراد ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۰..... چند استثنا جمع کئے تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ ان کے درمیان اور کا لفظ ہے تو ہر ایک اسی اول کلام سے استثنا ہے مثلاً تجھ پر دس طلاقیں ہیں مگر پانچ اور مگر تین اور مگر ایک تو ایک ہوگی اور اگر درمیان اور کا لفظ نہیں تو ہر ایک اپنے ماقبل سے استثنا ہے مثلاً تجھ پر دس طلاقیں مگر دو اور تجھ مگر سات تو دو ہوں گی۔ (درمختار)

طلاق مریض کا بیان

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی کہ فرمایا اگر مریض طلاق دے تو عورت جب تک عدت میں ہے شوہر اس کا وارث نہیں۔ فتح القدیر وغیرہ میں ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی زوجہ کو مرض میں طلاق بائن دی اور عدت میں ان کی وفات ہوگئی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی زوجہ کو میراث دلوائی اور یہ واقعہ مجمع صحابہ کرام کے سامنے ہوا اور کسی نے انکار نہ کیا۔ لہٰذا اس پر اجماع ہو گیا۔

مسائل فقہیہ:

مسئلہ نمبر ۱..... مریض سے مراد وہ شخص ہے جس کی نسبت غالب گمان ہو کہ اس مرض سے ہلاک ہو جائے گا اگرچہ مرض نے اسے اتنا فاتر کر دیا کہ گھر سے باہر کام کے لئے نہیں جا سکتا مثلاً نماز کے لئے مسجد کو نہیں جا سکتا ہو یا اپنی دکان تک نہ جا سکتا ہو اور یا کثیر کے لحاظ سے ہے ورنہ اصل حکم یہ ہے کہ اس مرض میں غالب گمان موت کا ہو اگر چہ ابتدا جب کہ شدت نہ ہوئی ہو باہر جا سکتا ہو مثلاً ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ میں بعض لوگ گھر سے باہر کے بھی کام کر لیتے ہیں مگر ایسے امراض میں غالب گمان ہلاکت ہے۔ یونہی یہاں مریض کے لئے صاحب فراش ہونا بھی ضروری نہیں اور امراض مزمنہ مثلاً سل فالج اگر روز بروز زیادتی پر ہوں تو یہ بھی مرض الموت ہیں اور اگر ایک حالت پر قائم ہو گئے اور پرانے ہو گئے یعنی ایک کا زمانہ گزر گیا تو اب اس شخص کے تصرفات تندرست کی مثل نافذ ہوں گے۔ (درمختار و الخانیہ)

مسئلہ نمبر ۲..... مریض نے عورت کو طلاق دی تو اسے فارہا الطلاق کہتے ہیں۔ کہ وہ زوجہ کو تو کہ سے محروم کرنا چاہتا ہے اور اس کے

احکام آگے آتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۳.....جو شخص لڑائی میں دشمن سے لڑ رہا ہو وہ بھی مریض کے حکم میں ہے اگرچہ مریض نہیں کہ غالب خوف ہلاکت ہے۔ یونہی جو شخص قصاص میں قتل کے لئے یا پھانسی دینے کے لئے یا سنگسار کرنے کے لئے لایا گیا ہو یا شیر وغیرہ کسی درندے نے اسے پھاڑا یا کشتی میں سوار ہے اور کشتی موج کے طلاطم میں پڑ گئی یا کشتی ٹوٹ گئی اور یہ اس تختہ پر بیٹھا ہوا ہے جو اب بہا جا رہا ہے تو یہ سب مریض کے حکم میں ہیں جبکہ اسی سبب سے مر بھی جائیں اور اگر وہ سبب جاتا رہا پھر کسی اور وجہ سے مر گئے تو مریض نہیں اور اگر شیر کے منہ سے چھوٹ گیا مگر زخم ایسا کاری لگا کہ غالب گمان یہی ہے کہ اس سے مر جائے گا تو اب بھی مریض ہے۔ (فتح القدیر وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴.....مریض نے تبرع کیا مثلاً اپنی جائیداد وقف کر دی یا کسی اجنبی کو ہبہ کر دیا یا کسی عورت کے مہر مثل سے زیادہ پر نکاح کیا تو صرف ثلثِ مال میں اس کا تصرف نافذ ہوگا کہ یہ حالِ وصیت کے حکم میں ہیں۔

مسئلہ نمبر ۵.....عورت کو طلاق رجعی دی اور عدت کے اندر مر گیا تو مطلقاً عورت وارث ہے بصحت میں طلاق دی ہو یا مرض میں عورت کی رضامندی سے دی ہو یا بغیر رضا۔ یونہی اگر عورت کتابیہ تھی یا باندی اور طلاق رجعی کی عدت میں مسلمان ہو گئی یا آزاد کر دی گئی اور شوہر مر گیا تو مطلقاً وارث ہے اگر چہ شوہر کو اس کے مسلمان یا آزاد ہو جانے کی خبر نہ ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶.....اگر مرضِ الموت میں عورت کو بائن طلاق دی یک دی ہو یا زیادہ اور اسی مرض میں عدت کے اندر مر گیا خواہ اس مرض سے مر یا اسی اور سبب سے مثلاً قتل کر ڈالا گیا تو عورت وارث ہے جبکہ باختیار خود ہو اور عورت کے بغیر رضامندی کے طلاق دی ہو بشرطیکہ بقدرِ طلاقِ عورت وارث ہونے کی صلاحیت بھی رکھتی ہو اگر چہ شوہر کو اس کا علم نہ ہو مثلاً عورت کتابیہ تھی یا کنیز اور اس وقت مسلمان یا آزاد ہو چکی تھی۔ اور عدت گزرنے کے بعد مر یا اسی مرض سے اچھا ہو گیا پھر مر گیا اور اسی مرض میں پھر مبتلا ہو کر مر یا کسی اور سبب سے طلاق دینے پر مجبور کیا گیا یعنی مار ڈالنے یا عضو کاٹنے کی سچ مچ دھمکی دی گئی ہو یا عورت کی رضا سے طلاق دی تو وارث نہ ہوگی اور اگر قید کی دھمکی دی گئی اور طلاق دے دی تو عورت وارث ہے اور اگر عورت طلاق پر راضی نہ تھی مگر مجبور کی گئی کہ طلاق طلب کرے اور عورت کی طلب پر طلاق دی تو وارث ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷.....یہ حکم کہ مرضِ الموت میں عورت بائن کی گئی اور شوہر عدت کے اندر مر جائے تو بشرائط سابقہ عورت وارث ہوگی طلاق کے ساتھ خاص نہیں بلکہ جو فرقت جانب زوج سے ہو سب کا یہی حکم ہے مثلاً شوہر نے خیار بلوغ عورت کو بائن کیا یا عورت کی ماں یا لڑکی کا شیوت سے بوسہ لیا یا معاذ اللہ مرتد ہو گیا اور جو فرقت جانب زوجہ سے ہو اس میں وارث نہ ہوگی مثلاً عورت نے شوہر کے لڑکے کا شہوت کے ساتھ بوسہ لیا مرتد ہوگئی۔ یا خلع کر لیا یا جو فرقت جانب غیر سے ہو مثلاً شوہر کے لڑکے نے عورت کا بوسہ لیا اگرچہ عورت کو مجبور کیا گیا ہو ہاں اگر اس کے باپ نے حکم دیا ہو تو وارث ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸.....مریض نے عورت کو تین طلاقیں دی تھیں اس کے بعد عورت مرتد ہو گئی پھر مسلمان ہوئی اب شوہر مرا تو وارث نہ ہوگی اگرچہ ابھی عدت پوری نہ ہوئی ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹.....عورت نے طلاق رجعی یا طلاق کا سوال کیا تھا۔ مرد مریض نے طلاق بائن یا تین طلاقیں دے دیں اور عدت میں مر گیا تو عورت وارث ہے۔ یونہی عورت نے بطورِ خود اپنے کو تین طلاقیں دے لی تھیں اور شوہر مریض نے جائز کر دیں تو وارث ہوگی۔ اور اگر شوہر نے عورت کو اختیار دیا تھا عورت نے اپنے نفس کو اختیار کیا۔ یا شوہر نے کہا تھا تو اپنے کو تین طلاقیں دے دے۔ عورت نے دے دیں تو وارث نہ ہوئی۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰.....مریض نے عورت کو طلاق بائن دی تھی اور عورت ہی انقضائے عدت میں مر گئی تو یہ شوہر اس کا وارث نہ ہوگا اور اگر

رجعی طلاق تھی تو وارث ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱.....قتل کے لئے لایا گیا تھا مگر پھر قید خانے کو واپس کر دیا گیا۔ یا دشمن سے میدان جنگ میں لڑ رہا تھا پھر صف میں واپس گیا تو یہ اس مریض کے حکم میں ہے کہ اچھا ہو گیا۔ لہٰذا اس حالت میں طلاق دی تھی اور عدت کے اندر مارا گیا تو عورت وارث نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲.....مریض نے طلاق دی تھی اور خود اور سے عدت کے اندر قتل کر ڈالا تو وارث نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳.....عورت مریضہ تھی اور اس نے کوئی ایسا کام کیا جس کی وجہ سے شوہر سے فرقت ہو گئی مثلاً خیار بلوغ و حسن یا شوہر کے لڑکے کا بوسہ لینا وغیرہ پھر مر گئی تو شوہر اس کا وارث ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴.....مریض نے عورت کو طلاق بائن دی تھی اور عورت نے ابن زوج کا بوسہ لیا یا مفاوضت کی یا مرض کی حالت میں اسلام کیا یا مرض کی حالت میں ایلا کیا اور اس کی عدت گزر گئی تو عورت وارث ہوگی اور اگر رجعی طلاق میں ابن زوج کا بوسہ عدت میں لیا تو وارث نہ ہو گی کہ اب فرقت جانب زوجہ سے ہے۔ یونہی اگر بلوغ یا عتق یا شوہر کے مرد ہونے یا عضو تناسل کٹ جانے کی بنا پر عورت کو اختیار دیا گیا اور عورت نے اپنے نفس کو اختیار کیا تو وارث نہ ہوگی کہ فرقت جانب زوجہ سے ہے اور اگر صحت میں ایلا کیا تھا اور مرض میں عدت پوری ہوئی تو وارث نہ ہوگی اور اگر عورت مریضہ نے لعان کیا اور عدت کے اندر مر گئی تو شوہر وارث نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵.....عورت مریضہ تھی اور شوہر نامرد کو اختیار دیا گیا۔ یعنی پہلے سال بھر کی شوہر کو میعاد دی گئی مگر اس مدت میں شوہر نے جماع نہ کیا پھر عورت کو اختیار دیا گیا۔ اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور عدت کے اندر مر گئی یا شوہر نے دخول کے بعد عورت کو طلاق بائن دی پھر شوہر کا عضو تناسل کٹ گیا اس کے بعد ہی عورت سے عدت کے اندر نکاح کیا اب عورت کو اس کا حال معلوم ہوا۔ اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور مریضہ تھی عدت کے اندر مر گئی تو ان دونوں صورتوں میں شوہر اس کا وارث نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶.....دشمنوں نے قید کر لیا ہے یا صف قتال میں ہے مگر لڑتا نہیں ہے یا بخار وغیرہ کسی بیماری میں مبتلا ہے جس میں غالب گمان ہلاکت نہ ہو یا وہاں طاعون پھیلا ہوا ہے یا کشتی پر سوار ہے اور ڈوبنے کا خوف نہیں یا شیر کے بن میں ہے لیکن جگہ ہے جہاں دشمنوں کا خوف ہے یا قصاص یا رجم کے لئے قید ہے تو ان صورتوں میں مریض کے حکم میں نہیں طلاق دینے کے بعد عدت میں مارا جائے یا مر جائے تو عورت وارث نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷.....حمل کی حالت میں جانب زوجہ سے تفریق ہوئی اور بچہ پیدا ہونے میں مر گئی تو شوہر وارث نہ ہوگا۔ ہاں اگر دو زندہ میں ایسا ہوا تو وارث ہوگا کہ اب عورت فاتہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸.....مریض نے طلاق بائن کسی غیر کے فعل پر معلق کی مثلاً کہا اگر فلاں یہ کام کرے تو میری عورت کو طلاق ہے اگرچہ وہ غیر خود نہیں دونوں کی اولاد ہو یا کسی وقت کے آنے پر تعلیق ہو مثلاً جب فلاں وقت آئے تو تجھ کو طلاق ہے اور تعلیق اور شرط کا پایا جانا دونوں حالت مرض میں ہیں یا اپنے کسی کام کرنے پر طلاق معلق کی۔ مثلاً اگر میں یہ کام کروں تو میری عورت کو طلاق ہے اور تعلیق اور شرط دونوں مرض میں ہیں یا تعلیق صحت میں ہو اور شرط کا پایا جانا مرض میں یا عورت کے کسی کام کرنے پر معلق کی اور وہ کام ایسا ہے جس کا کرنا شرعاً یا طبعاً ضروری ہے مثلاً اگر تو کھائے گی یا نماز پڑھے گی اور تعلیق و شرط دونوں مرض میں ہوں یا صرف شرط ان صورتوں میں عورت وارث ہوگی اور اگر فعل غیر یا کسی وقت کے آنے پر معلق کی اور تعلیق و شرط دونوں یا صرف تعلیق صحت میں ہو یا عورت کے فعل پر معلق کیا اور وہ فعل ایسا نہیں جس کا کرنا عورت کے لئے ضروری ہو تو ان صورتوں میں وارث نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۹.....صحت کی حالت میں عورت سے کہا اگر میں اور فلاں شخص چاہیں تو تجھ کو تین طلاقیں ہیں پھر شوہر مریض ہو گیا اور

دونوں نے ایک ساتھ طلاق چاہی یا پہلے شوہر نے چاہی پھر اس شخص نے تو عورت وارث نہ ہوگی۔ اور اگر پہلے اس شخص نے چاہی پھر شوہر نے تو وارث ہوگی۔ (غایہ) ● اور اگر مرض کی حالت میں کہا تھا تو ہر صورت وارث ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۰..... مریض نے عورت مدخولہ کو طلاق بائن دی پھر اس سے کہا اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو تجھ پر تین طلاقیں اور عدت کے اندر نکاح کرلیا تو طلاقیں پڑ جائیں گی اور اب سے سوا عدت ہوگی اور عدت کے اندر شوہر مرجائے تو عورت وارث نہ ہوگی۔ (غایہ)

مسئلہ نمبر ۲۱..... مریض نے اپنی عورت سے جو کسی کی نیشر ہے یہ کہا کہ تجھ پر کل تین طلاقیں اور اس کے سوا نے کہا تو کل آزاد ہے دوسرے دن کی صبح نکلتے ہی طلاق و آزادی دونوں ایک۔ ساتھ ہوئیں اور عورت وارث نہ ہوئی اور اگر سوا نے پہلے کہا تھا پھر شوہر نے جب بھی یہی حکم ہے ہاں اگر شوہر نے یوں کہا کہ جب تو آزاد ہو تو تجھ کو تین طلاقیں تو اب وارث ہوگی اور اگر سوا نے کہا تو کل آزاد ہے اور شوہر نے کہا تجھے پرسوں طلاق ہے۔ اگر شوہر کو سوا کا کہنا معلوم تھا تو فارغ الطلاق ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲..... عورت سے کہا جب میں بیمار ہوں تو تجھ پر طلاق۔ شوہر بیمار ہوا تو طلاق ہوگئی اور عدت میں مرگیا تو عورت وارث ہوئی۔ (غایہ)

مسئلہ نمبر ۲۳..... مسلمان مریض نے اپنی عورت کتابیہ سے کہا جب تو مسلمان ہو جائے تو تجھ کو تین طلاقیں ہیں وہ عورت مسلمان ہوگئی اور شوہر عدت کے اندر مرگیا تو وارث ہوگی اور کہا کل مجھ کو تین طلاقیں ہیں اور وہ عورت آج ہی مسلمان ہوگئی تو وارث نہ ہوگی اور اگر مسلمان ہونے کے بعد طلاق دی تو وارث ہوگی اگر چہ شوہر کو علم نہ ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴..... مریض نے اپنی دو عورتوں سے کہا تم دونوں اپنے کو طلاق دے لو۔ ہر ایک نے اپنے کو اور سوت کو آگے پیچھے طلاق دی تو پہلی ہی کے طلاق دینے سے دونوں معتدہ ہوگئیں اور اس کے بعد دوسری طلاق دینا بے کار ہے اور دوسری وارث ہوگی پہلی نہیں اور اگر پہلی نے صرف سوت کو طلاق دی اپنے کو نہیں یا ہر ایک نے دوسری کو طلاق دی اپنے کو نہیں تو دونوں وارث ہوں گی اور اگر ہر ایک نے اپنے کو اور سوت کو معاً طلاق دی تو دونوں معتدہ ہوگئیں۔ اور وارث نہ ہوں گی اور اگر ایک نے اپنے کو طلاق دی اور دوسری نے بھی اسی کو طلاق دی تو یہی معتدہ ہوگی اور یہ وارث نہ ہوگی اور اگر ایک نے سوت کو طلاق دی پھر اس کے بعد دوسری نے خود اپنے ہی کو طلاق دی تو وارث ہوگی۔ یہ سب صورتیں اس وقت ہیں کہ ایسی مجلس میں ایسا ہوا اور اگر مجلس بدلنے کے بعد ہر ایک نے اپنے کو اور سوت کو معاً طلاق دی یا آگے پیچھے یا ہر ایک نے دوسری کو طلاق دی۔ بہر حال دونوں وارث ہیں اور ہر ایک نے اپنے کو طلاق دی تو طلاق ہی نہ ہوئی۔ خلاصہ یہ ہے کہ جس صورت میں عورت نے خود اپنے کو طلاق دینے سے معتدہ ہوئی ہو تو وارث نہ ہوگی ورنہ ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵..... دو عورتیں مدخولہ ہیں۔ شوہر نے صحت میں کہا۔ تم دونوں میں سے ایک کو تین طلاقیں۔ اور یہ بیان نہ کیا کہ کس کو۔ پھر جب مریض ہوا تو بیان کیا کہ وہ معتدہ فلاں عورت ہے تو یہ عورت میراث سے محروم نہ ہوگی اور اگر اس شخص کی ان دو کے علاوہ کوئی اور عورت بھی ہے تو اس کے لئے نصف میراث ہے اور وہ عورت جس کا معتدہ ہونا بیان کیا اگر شوہر سے پہلے مرگئی تو شوہر کا بیان صحیح مانا جائے گا اور دوسری جو باقی ہے میراث لے گی فبہا اگر کوئی تیسری عورت بھی ہے تو دونوں حق زوجیت میں برابر کی حق دار ہیں اور اگر جس کا معتدہ ہونا بیان کیا زندہ ہے اور دوسری شوہر کے پہلے مرگئی تو یہ نصف کی حق دار ہے فبہا اگر کوئی اور عورت بھی ہے تو اسے تین رابع ملیں گے اور اسے ایک رابع اور اگر شوہر کے بیان کرنے اور مرنے سے پہلے ان میں ایک مرگئی تو اب جو باقی ہے وہی معتدہ سمجھی جائے گی اور میراث نہ پائے گی اور اگر ایک کے مرنے کے بعد شوہر یہ کہتا ہے کہ میں نے ہی کو طلاق دی تھی تو شوہر اس کا وارث نہ ہوگا مگر جو موجودہ ہے وہ معتدہ سمجھی جائے گی اور اگر دونوں آگے پیچھے مریں اور اب یہ کہتا ہے کہ پہلے جو مری ہے اسے طلاق دی تھی تو کسی کا وارث نہیں اور اگر دونوں ایک ساتھ مریں مثلاً ان پر دیوار گر پڑی یا دونوں ایک ساتھ ڈوب گئیں یا آگے پیچھے مریں مگر یہ نہیں معلوم کہ کون پہلے

مری کون پہلے تو ایک کے مال میں جتنا شوہر کا حصہ ہوتا ہے اس کا نصف نصف سے ملے گا اور اس صورت میں کہ ایک ساتھ مریں یا "علم نہیں کہ پہلے کون مری اس نے ایک کا متعلقہ ہونا معین کیا اس کے مال میں سے شوہر کو کچھ نہ ملے گا اور دوسری کے ترکہ میں سے نصف حق پائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶.....صحت میں کسی کو طلاق کی تفویض کی اس نے مرض کی حالت میں طلاق دی تو اگر اسے طلاق کا مالک کر دیا تھا تو عورت وارث نہ ہوئی اور اگر وکیل کیا تھا اور معزول کرنے پر قادر تھا تو وارث ہوئی۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۷.....عورت کو مرض میں کہا میں نے صحت میں تجھے طلاق دی تھی اور تیری عدت بھی پوری ہو چکی۔ عورت نے اس کی تصدیق کی پھر شوہر نے اقرار کیا کہ عورت کا مجھ پر اتنا دین ہے اس کی بابت مجھ پر مواخذہ نہیں اور اس کے لئے کچھ مال کی وصیت کی تو اس اقرار میراثیا وصیت میراث میں جو کم ہے عورت دلوائی جائے گی اور اس بارے میں عدت وقت اقرار سے شروع ہوگی یعنی اب سے عدت پوری ہونے تک کے درمیان میں شوہر مرا تو یہی حاصل پائے گی اور اگر عدت گزرنے پر مرا جو کچھ اقرار کیا یا وصیت کی کل پائے گی اور اگر صحت میں ایسا کہا تھا اور عورت نے تصدیق کر لی یا وہ مرض مرض الموت نہ تھا یعنی وہ بیماری جاتی رہی تو اقرار وغیرہ صحیح ہے اگر چہ عدت میں مر گیا اور اگر عورت نے تکذیب کی اور شوہر اسی مرض میں وقت اقرار سے عدت میں مر گیا تو اقرار و وصیت صحیح نہیں اور اگر بعد عدت مرا یا اس مرض سے اچھا ہو گیا تھا اور عدت میں مرا تو عورت وارث نہ ہوئی اور اقرار و وصیت صحیح ہیں اور اگر مرض میں عورت کے کہنے سے طلاق دی پھر اقرار یا وصیت کی جب بھی وہی حکم ہے کہ دونوں میں جو کم ہے وہ پائے گی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۸.....عورت نے مریض شوہر پر دعویٰ کیا کہ اس نے اسے طلاق بائن دی اور شوہر انکار کرتا ہے۔ قاضی نے شوہر کو حلف دیا اس نے قسم کھائی پھر عورت نے بھی شوہر کے مرنے سے پہلے اس کی تصدیق کی تو وارث ہوئی اور مرنے کے بعد تصدیق کی تو نہیں جب کہ یہ دعویٰ ہو کہ صحت میں طلاق بائن دی تھی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۹.....شوہر کے مرنے کے بعد عورت کہتی ہے کہ اس نے مجھے مرض الموت میں بائن طلاق دی تھی کہ مر گیا لہٰذا مجھے میراث ملنی چاہئے اور ورثہ کہتے ہیں کہ صحت میں طلاق دی تھی لہٰذا نہ ملنی چاہئے تو قول عورت کا معتبر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰.....عورت کو مرض الموت میں تین طلاقیں دیں اور مر گیا۔ عورت کہتی ہے کہ میری عدت پوری نہیں ہوئی تو قسم کے ساتھ اس کا قول معتبر ہے اگر چہ زمانہ دراز ہو گیا ہو اگر قسم کھا لی وارث ہوئی قسم سے انکار کر گئی تو نہیں اور اگر عورت نے ابھی کچھ نہیں کہا مگر اتنے زمانے کے بعد جس میں عدت پوری ہو سکتی ہے اس نے دوسرے سے نکاح کیا اب کہتی ہے کہ عدت پوری نہیں ہوئی تو وارث نہ ہوئی اور وہ دوسرے ہی کی عورت ہے اور اگر ابھی نکاح نہیں کیا مگر کہتی ہے کہ میں آئندہ ہوں تین مہینے کی عدت پوری کی اور شوہر مر گیا اب دوسرے سے نکاح کیا اور عورت کے پے ہو یا حیض آیا تو وارث ہوئی اور دوسرے سے نکاح کیا ہے یہ نکاح نہیں ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۱.....کسی نے نہلا پچھلا عورت جس سے نکاح کر چکا تھا اسے طلاق بائن دی اور ایک سے نکاح کرنے کے بعد دوسری سے مرض میں نکاح کیا اور شوہر مر گیا تو اس عورت کو نکاح کرتے ہی طلاق ہو گئی اور وارث نہ ہوئی۔ (درمختار)

رجعت کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے: وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْۤا اِصْلَاحًا (پ۲ البقرہ ۲۲۸)۔

مطلقات رجعیہ کے شوہروں کو عدت میں واپس کر لینے کا حق ہے اگر اصلاح مقصود ہو اور فرماتا ہے

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ (پ۲ البقرہ ۲۳۱)

جب عورتوں کو طلاق دو اور ان کی عدت پوری ہونے کے قریب پہنچ جائے تو ان کو خوبی کے ساتھ روک سکتے ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی زوجہ کو طلاق دی تھی۔ حضور اقدس ﷺ کو جب اس کی خبر پہنچی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ ان کو حکم کرو کہ رجعت کرلیں۔

مسائل فقہیہ

مسئلہ نمبر ۱..... رجعت کے یہ معنی ہیں کہ جس عورت کو رجعی طلاق دی ہو عدت کے اندر اسی نکاح پر باقی رکھنا۔

مسئلہ نمبر ۲..... رجعت اسی عورت سے ہو سکتی ہے جس سے وطی کی ہو اگر خلوت صحیحہ ہوئی مگر جماع نہ ہوا تو نہیں ہو سکتی اگر چہ اسے شہوت کے ساتھ چھوا یا شہوت کے ساتھ فرج داخل کی طرف نظر کی ہو۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳..... شوہر دعویٰ کرتا ہے کہ یہ عورت میری مدخولہ ہے تو اگر خلوت ہو سکتی ہے تو رجعت کر سکتا ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴..... رجعت کو کسی شرط پر معلق کیا یا آئندہ زمانے کی طرف مضاف کیا مثلاً اگر تو گھر میں گئی تو میرے نکاح میں واپس ہو جائے گی یا بالکل تو میرے نکاح میں واپس آ جائے گی تو یہ رجعت نہ ہوئی اور اگر مذاق یا تخیل یا غلطی سے رجعت کے الفاظ کہے تو رجعت ہو گئی۔ (ظہیریہ) (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵..... کسی اور نے رجعت کے الفاظ کہے اور شوہر نے اجازت کر دیا تو ہو گئی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶..... رجعت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کسی لفظ سے رجعت کرے اور رجعت پر دو عادل شخصوں کو گواہ کرے اور عورت کو بھی اس کی خبر کر دے کہ عدت کے بعد کسی اور سے نکاح نہ کرے لہٰذا اگر کر لیا تو تفریق کر دی جائے گی اگر دخول ہو چکا ہو کہ یہ نکاح نہ ہوا اور اگر قول سے رجعت کی مگر گواہ نہ کئے یا گواہ بھی کئے مگر عورت کو خبر نہ کی تو مکروہ مخالفت سنت ہے مگر رجعت ہو جائے گی اور اگر فعل سے رجعت کی مثلاً اس سے وطی کی یا شہوت کے ساتھ بوسہ لیا یا اس کی شرم گاہ کی طرف نظر کی تو رجعت ہو گئی مگر مکروہ ہے۔ اسے چاہئے کہ پھر گواہوں کے سامنے رجعت کے الفاظ کہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۷..... شوہر نے رجعت کر لی مگر عورت کو خبر نہ کی اس نے عدت پوری کر کے کسی سے نکاح کر لیا اور رجعت ثابت ہو جائے تو تفریق کر دی جائے گی اگر چہ دوسرا دخول بھی کر چکا ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸..... رجعت کے الفاظ یہ ہیں۔ میں نے تجھ سے رجعت کی یا اپنی زوجہ سے رجعت کی یا تجھ کو واپس کیا یا روک لیا یہ سب صریح الفاظ ہیں کہ ان میں بلا نیت بھی رجعت ہو جائے گی۔ یا کہا تو میرے نزدیک ویسی ہی ہے جیسی تھی یا میری عورت ہے۔ تو اگر نیت رجعت یہ الفاظ کہے تو ہو گئی ورنہ نہیں اور نکاح کے الفاظ سے بھی رجعت ہو جاتی ہے۔

مسئلہ نمبر ۹..... طلاق سے کہا تجھ سے ہزار روپے پر میں نے رجعت کی اگر عورت نے قبول کیا تو ہو گئی ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰..... جس فعل سے حرمت مصاہرت ہوتی ہے اس سے رجعت ہو جائے گی مثلاً وطی کیا یا شہوت کے ساتھ منہ یا رخسار یا ٹھوڑی یا پیٹانی یا سر کا بوسہ لیا یا حائل بدن کو شہوت کے ساتھ چھوا یا حائل تو بدن کی گرمی محسوس ہو یا فرج داخل کی طرف شہوت کے ساتھ نظر کی اور اگر یہ افعال شہوت کے ساتھ نہ ہوں تو رجعت نہ ہوئی۔ اور شہوت کے ساتھ بلا قصد رجعت ہوں جب بھی رجعت ہو جائے گی اور اظہر شہوت بوسہ لینا یا چھونا مکروہ ہے جبکہ رجعت کا ارادہ نہ ہو۔ یونہی اسے ہر بند دیکھنا بھی مکروہ ہے۔ (عالمگیری و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... عورت نے مرد کا بوسہ لیا یا چھوا خواہ مرد نے عورت کے اس قدرت دی تھی یا غفلت میں یا زبردستی عورت نے ایسا کیا مرد سو رہا تھا یا بوسہ لیا مجنون اور عورت نے ایسا کیا جب بھی رجعت ہو گئی جب کہ مرد تصدیق کرتا ہو کہ اس وقت شہوت تھی اور اگر مرد شہوت ہونے فعل ہی سے انکار کرتا ہو تو رجعت نہ ہوئی اور مر رہا گیا تو اس کے ورثہ کی تصدیق یا انکار کا اعتبار ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲..... مجنون کی رجعت فعل سے ہوگی قول سے نہیں اور اگر مرد سو رہا تھا یا مجنون ہے اور عورت نے اپنی شرمگاہ میں اس کا عضو داخل کرلیا تو رجعت ہوگئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳..... عورت نے مرد سے کہا میں نے تجھ سے رجعت کرلی۔ تو یہ رجعت نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴..... محض خلوت سے رجعت نہ ہوئی اگر چہ سچ ہو اور پیچھے کے مقام میں وطی کرنے سے بھی رجعت ہو جائے گی اگر چہ یہ حرام اور سخت حرام ہے اور اس کی طرف شہوت سے نظر کرنے سے نہ ہوگی۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵..... عدت میں اس سے نکاح کرلیا جب بھی رجعت ہو جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶..... رجعت میں عورت کی رضا کی ضرورت نہیں بلکہ اگر وہ انکار بھی کرے جب بھی ہو جائے گی بلکہ اگر شوہر نے طلاق دینے کے بعد کہدیا ہو کہ میں نے رجعت باطل کردی یا بھیجے رجعت کا اختیار نہیں جب بھی رجعت کرسکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷..... عورت کا مہر موجل بطلاق تھا۔ (یعنی طلاق دینے کے بعد مہر کا مطالبہ کرے گی) ایسی صورت میں اگر شوہر نے طلاق رجعی دی تو اب مہر ادا پوری ہوگئی۔ عورت عدت کے اندر مہر کا مطالبہ کرسکتی ہے اور رجعت کر لینے سے مطالبہ ساقط ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۸..... زوج و زوجہ دونوں کہتے ہیں کہ عدت پوری ہوگئی مگر رجعت میں اختلاف ہے۔ ایک کہتا ہے کہ رجعت ہوئی اور دوسرا منکر ہے تو زوجہ کا قول معتبر ہے اور قسم دلانے کی حاجت نہیں اور عدت کے اندر یا اختلاف ہوا تو زوج کا قول معتبر ہے اور اگر عدت کے بعد شوہر نے گواہوں سے ثابت کیا کہ میں نے عدت میں کہا تھا کہ میں نے اپنے سے پھر لیا یا کہا تھا میں نے اس سے نکاح کیا تو رجعت ہوگئی۔ (جامع کبیر وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۹..... عدت پوری ہونے کے بعد کہتا ہے کہ میں نے عدت میں رجعت کرلی ہے اور عورت تصدیق کرتی ہے تو رجعت ہو گئی اور تکذیب کرتی ہے تو نہیں۔ (جامع)

مسئلہ نمبر ۲۰..... زوج و زوجہ متفق ہیں کہ جمعہ کے دن رجعت ہوئی مگر عورت کہتی ہے کہ میری عدت جمعرات کو پوری ہوئی تھی اور شوہر کہتا ہے ہفتہ کے دن۔ تو قسم کے ساتھ شوہر کا قول معتبر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱..... عورت نے عدت میں کہا تھا کہ میں نے تجھے واپس لیا اور اس نے فوراً کہا میری عدت ختم ہو چکی اور طلاق کو اتنا زمانہ ہو چکا ہے کہ اتنے دنوں میں عدت پوری ہوسکتی ہے تو رجعت نہ ہوئی مگر عورت سے قسم لی جائے گی کہ اس وقت عدت پوری ہو چکی تھی اگر قسم کھانے سے انکار کرے گی تو رجعت ہو جائے گی اور اگر طلاق کو اتنا زمانہ نہیں ہوا کہ عدت پوری ہو سکے تو رجعت ہوگئی البتہ اگر عورت کہتی ہے کہ میرے بچہ پیدا ہوا اور اسے تا بحال بھی کروٹ تک نہ لی یا لینے گا اور اگر جس وقت شوہر نے رجعت کے لفظ کہے عورت چپ رہی پھر بعد میں کہا کہ میری عدت پوری ہو چکی تو رجعت ہوگئی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۲..... باندی کے شوہر نے عدت گزرنے کے بعد کہا میں نے عدت میں رجعت کرلی تھی۔ مولیٰ اس کی تصدیق کرتا ہے اور باندی تکذیب اور شوہر کے پاس گواہ نہیں یا باندی کہتی ہے میری عدت گزر چکی تھی اور شوہر مولیٰ دونوں انکار کرتے ہیں تو ان صورتوں میں باندی کا قول معتبر ہے اگر مولیٰ شوہر کی تکذیب کرتا ہے اور باندی کی تصدیق تو مولیٰ کا قول معتبر ہے اگر دونوں شوہر کی تصدیق کرتے ہیں تو کوئی اختلاف ہی نہیں۔ اور دونوں تکذیب کرتے ہوں تو رجعت نہیں ہوئی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۳..... اور اگر مولیٰ کہتا ہے تو نے رجعت کی ہے اور شوہر منکر ہے تو مولیٰ کا قول معتبر نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲۴..... عورت نے پہلے یہ کہا کہ میری عدت پوری ہو چکی اب کہتی ہے کہ پوری نہیں ہوئی تو شوہر کو رجعت کا اختیار ہے۔ (محیط)

مسئلہ نمبر ۲۵..... عورت عدت پوری ہونا بتائے تو مدت کا لحاظ ضروری ہے یعنی اتنا زمانہ گزر چکا ہو کہ عدت پوری ہو سکتی ہو یعنی اس زمانے

میں تین حیض پورے ہو گئیں اور اگر وضع حمل سے عدت ہو تو اس کے لئے کوئی مدت نہیں اگر کپڑا جس کے عناصر بن چکے ہوں جب بھی عدت پوری ہو جائے گی مگر اس میں عورت سے قسم لی جائے گی کہ اس کے عناصر بن چکے تھے اور اگر بلا ولادت کا دعویٰ کرتی ہے تو گواہ ہونا چاہئے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۶..... عورت سے کہا اگر میں تجھے چھوؤں تو تجھ کو طلاق ہے اور چھوا تو طلاق ہو گئی پھر دوبارہ چھوا تو رجعت ہو گئی جب کہ یہ شبہ کے ساتھ ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷..... اپنی عورت سے کہا اگر میں تجھ سے رجعت کروں تو تجھ کو طلاق ہے۔ تو مراد رجعت حقیقی ہے یعنی اگر اسے طلاق دی پھر نکاح کیا تو طلاق واقع نہ ہوئی اور اگر رجعت کی تو ہو جائے گی اور طلاق رجعی کی عدت میں اس سے کہا کہ اگر میں رجعت کروں تو تجھ کو تین طلاقیں اور عدت پوری ہونے کے بعد اس سے نکاح کیا تو طلاق نہ ہوئی اور بائن کی عدت میں کہا تو ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۸..... رجعت اس وقت تک ہے کہ پچھلے حیض سے پاک نہ ہوئی اس کے بعد نہیں ہو سکتی یعنی اگر باندی ہے تو دوسرے حیض سے پاک ہونے تک اور آزاد عورت ہے تو تیسرے سے پاک ہونے تک رجعت ہے۔ اب اگر پچھلا حیض پورے دس دن پر ختم ہوا ہے تو دس دن رات پورے ہوتے ہی رجعت کا بھی خاتمہ ہے اگرچہ غسل بھی نہ کیا ہو اور دس دن رات سے کم میں پاک ہوئی تو جب تک نہا نہ لے یا نماز کا ایک وقت نہ گزرے رجعت ختم نہیں ہوئی اور اگر گرم دھنے کے جھونکے پانی نے نہلائی جب بھی رجعت نہیں کر سکتا مگر اس غسل سے نماز نہیں پڑھ سکتی نہ ابھی دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے جب تک غیر مشکوک پانی سے نہا نہ لے یا نماز کا وقت گزر نہ لے اور اگر وقت انتہائی ہے کہ نہا کر تحریمہ باندھ لیتے اس وقت کے ختم ہونے پر رجعت بھی ختم ہے اور اگر اتنا خفیف وقت باقی ہے کہ نہا نہیں سکتی یا نہا سکتی ہے مگر غسل اور کپڑا پہننے کے بعد اللہ اکبر کہا بھی وقت نہ رہے گا تو اس وقت کا اعتبار نہیں بلکہ یا نہا لے یا اس کے بعد کا دوسرا وقت گزر لے اور اگر ایسے وقت خون بند ہوا کہ وہ وقت فرض نماز کا نہیں یعنی آفتاب نکلنے سے ڈھلنے تک تو اس کا بھی اعتبار نہیں بلکہ اسکے بعد کا وقت ختم ہو جائے یعنی ظہر کا اور اگر دن دن رات سے کم میں خون بند ہوا اور عورت نے غسل کر لیا پھر خون جاری ہو گیا اور دس دن سے متجاوز نہ ہوا تو ابھی رجعت ختم نہ ہوئی تھی اور اگر عورت نے دوسرے سے نکاح کر لیا تھا تو نکاح صحیح نہ ہوا۔ یونہی اگر غسل یا نماز کا وقت گزرنے سے پہلے اس صورت میں نکاح دوسرے سے کیا جب بھی نکاح نہ ہوا۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۹..... کسی عورت کو کبھی پانچ دن خون آتا ہے اور کبھی چھ دن اور اس بار استحاضہ ہو گیا یعنی دس دن سے زیادہ آیا تو رجعت کے حق میں پانچ دن کا اعتبار ہے۔ کہ پانچ دن پورے ہونے پر رجعت نہ ہوئی اور دوسرے سے نکاح کرنا چاہتی ہے تو اس حیض کے چھ دن پورے کر لینے پر کر سکتی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰..... عورت اگر کتابیہ ہے تو پچھلا حیض ختم ہوتے ہی رجعت ختم ہو گئی۔ غسل و نماز کا وقت گزرنا شرط نہیں۔ (عالمگیری)

مجنونہ اور معتوہ کا بھی یہی حکم ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۱..... دس دن رات سے کم میں منقطع ہوا اور نہ نہائی نہ نماز کا وقت ختم ہوا بلکہ تیمم کر لیا تو رجعت منقطع نہ ہوئی ہاں اگر اس تیمم سے پوری نماز پڑھی تو اب رجعت نہیں ہو سکتی اگرچہ وہ نماز فضل ہو اور اگر ابھی نماز پوری نہیں ہوئی ہے بلکہ شروع کی ہے تو رجعت کر سکتا ہے اور اگر تیمم کر کے قرآن مجید پڑھا مسجد شریف چھوا یا مسجد میں گئی تو رجعت ختم نہ ہوئی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۲..... غسل کیا اور کوئی جگہ ایک عضو سے کم شلاً بازو یا کلائی کا کچھ حصہ یا وہ ایک انگلی بھول گئی جہاں پانی نہیں پہنچے نہ پہنچنے میں شک ہے تو رجعت ختم ہو گئی مگر دوسرے سے نکاح اس وقت کر سکتی ہے کہ اس جگہ کو دھو لے یا نماز کا وقت گزر جائے اور اگر یقین ہے کہ وہاں پانی نہیں پہنچا ہے یا قصداً اس جگہ کو چھوڑ دیا تو رجعت ہو سکتی ہے اور اگر پورا عضو جیسے ہاتھ یا پاؤں بھولی تو رجعت ہو سکتی ہے کیل کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا دونوں مل کر ایک عضو ہیں اور ہر ایک عضو ہے کم۔ (ردالمحتار وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۳۳..... حاملہ کو طلاق دی اور اس کی بیٹی سے منکر ہے اور رجعت کر لی پھر چھ مہینے سے کم میں بچہ پیدا ہوا تو وقت ثابت سے رجعت ہو گئی۔ (شرح وقایہ)

مسئلہ نمبر ۳۴..... نکاح کے بعد چھ مہینے یا زیادہ کے بعد بچہ پیدا ہوا پھر اسے طلاق دی اور بیٹی سے انکار کرتا ہے تو رجعت کر سکتا ہے کہ جب بچہ پیدا ہو چکا شرمانے کی بات ہے اس سے انکار بے کار ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۵..... اگر خلوت ہو چکی ہے مگر بیٹی سے انکار کرتا ہے پھر طلاق دی تو رجعت نہیں کر سکتا اور اگر شوہر بیٹی کا اقرار کرتا ہے مگر عورت منکر ہے خلوت ہو چکی ہے تو رجعت کر سکتا ہے اور خلوت نہیں ہوئی تو نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۶..... عورت سے کہا اگر تو جنے تو تجھ کو طلاق ہے اس کے بچہ پیدا ہوا طلاق ہو گئی پھر چھ مہینے یا زیادہ میں دوسرا بچہ پیدا ہوا تو رجعت ہو گئی اگرچہ دوسرا بچہ دو برس سے زیادہ میں پیدا ہوا کہ اکثر مدت حمل دو برس ہے اور اس صورت میں عدت نہیں ہے تو ہو سکتا ہے کہ زیادہ دنوں کے بعد حیض آیا اور عدت ختم ہونے سے پیشتر شوہر نے وطی کی ہو۔ ہاں اگر عورت عدت گزرنے کا اقرار کر چکی ہو تو مجبوری ہے اور اگر دوسرا بچہ پہلے بچے سے چھ مہینے سے کم میں پیدا ہوا تو بچہ پیدا ہونے کے بعد رجعت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۷..... طلاق رجعی کی عدت میں عورت ہار سنگھار کرے جب کہ شوہر موجود ہو اور عورت کو رجعت کی امید ہو اور اگر شوہر موجود نہ ہو یا عورت کو علم ہو کہ رجعت نہ کرے گا تو زینت نہ کرے اور طلاق بائن اور وفات کی عدت میں زینت حرام ہے اور مطلقہ رجعیہ کو سفر میں نہ لے جائے بلکہ سفر سے کم مسافت تک بھی نہ لے جائے جب تک رجعت پر گواہ قائم نہ کر لے۔ یا اس وقت ہے کہ شوہر نے صراحۃً رجعت کی نفی کی ہو اور نہ سفر میں لے جانا ہی رجعت ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۸..... شوہر کو چاہئے کہ جس مکان میں عورت ہے جب وہاں جائے تو اسے خبر کر دے یا کنکار کر جائے، اس طرح چلے کہ جوتے کی آواز عورت سنے۔ یا اس صورت میں ہے کہ رجعت کا ارادہ نہ ہو۔ یونہی جب رجعت کا ارادہ نہ ہو تو خلوت بھی مکروہ ہے اور رجعت کا ارادہ ہے تو مکروہ نہیں۔ اور رجعت کا ارادہ ہو تو اس کی باری بھی ہے اور نہیں۔ (درمختار، عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۹..... عورت جاندی تھی اسے طلاق دے دی اور جرمانے کے نکاح کر لیا تو اس سے رجعت کر سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۰..... جس عورت کو تین سے کم طلاق بائن دی ہے اس سے عدت میں بھی نکاح کر سکتا ہے اور بعد عدت بھی اور تین طلاقیں دی ہوں یا لونڈی کو دو تو بغیر حلالہ نکاح نہیں کر سکتا اگر دخول نہ کیا ہو البتہ اگر غیر مدخولہ ہو تو تین طلاق ایک لفظ سے ہوں گی تین لفظ سے ایک ہی ہوگی جیسا کہ پہلے علم ہو چکا اور دوسرے سے عدت کے اندر مطلقاً نکاح نہیں کر سکتی تین طلاقیں دی ہوں یا تین سے کم۔ (کتب عامہ)

حلالہ کے مسائل

مسئلہ نمبر ۱..... حلالہ کی صورت یہ ہے کہ اگر عورت مدخولہ ہے تو طلاق کی عدت پوری ہونے کے بعد عورت کسی اور سے نکاح صحیح کرے اور یہ شوہر ثانی اس عورت سے وطی بھی کر لے اب اس شوہر ثانی کے طلاق یا موت کے بعد عدت پوری ہونے پر شوہر اول سے نکاح ہو سکتا ہے اور اگر عورت غیر مدخولہ نہیں ہے تو پہلے شوہر کے طلاق دینے کے بعد فوراً دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔ کہ اس کے لئے عدت نہیں۔ (کتب عامہ)

مسئلہ نمبر ۲..... پہلے شوہر کے لئے حلال ہونے میں نکاح صحیح شائط کی شرط ہے اگر نکاح فاسد ہوا موقوف اور وطی بھی ہو گئی تو حلالہ نہ ہوا مثلاً کسی غلام نے بغیر اجازت مولیٰ اس سے نکاح کیا اور وطی بھی کر لی پھر مولیٰ نے جائز کیا تو اجازت مولیٰ کے بعد وطی کر کے چھوڑے گا تو پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے اور یا وطی طلاق دی تو وہ پہلے کی وطی کافی نہیں۔ یونہی زنا یا وطی بالشبہہ سے بھی حلالہ نہ ہوگا۔ یونہی اگر وہ عورت کسی کی باندی

تھی عدت پوری ہونے کے بعد مولیٰ نے اس سے جماع کیا تو شوہرِ اول کے لئے اب بھی حلال نہ ہوئی اور اگر زوجہ باندی تھی تو اسے دو طلاقیں دیں پھر اس کا مالک نے خریدلیا اور کسی طرح سے اس کا مالک ہو گیا تو اس سے وطی نہیں کر سکتا جب تک دوسرے سے نکاح نہ ہو لے اور وہ دوسرا وطی بھی نہ کر لے۔ یونہی اگر عورت معاذ اللہ مرتد ہو کر دارالحرب میں چلی گئی پھر وہاں سے جبراً میں پکڑ آئی اور شوہر اس کا مالک ہو گیا تو اس کے لئے حلال نہ ہوئی حلالہ میں جو وطی شرط ہے اس سے مراد وہ وطی ہے جس سے غسل فرض ہو جاتا ہے یعنی دخول حشفہ اور انزال شرط نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳..... عورت حیض میں ہے یا احرام باندھے ہوئے ہے اس حالت میں شوہر ثانی نے وطی کی تو یہ وطی حلالہ کے لئے کافی ہے اگرچہ حیض کی حالت میں وطی کرنا بہت سخت حرام ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴..... دوسرا نکاح مراہق سے ہوا۔ (مراہق وہ لڑکا ہے جو احتلام کے قریب ہو مگر ابھی بالغ نہیں ہوا) اور اس نے وطی کی اور بعد بلوغ طلاق دی تو وہ وطی کو قبل بلوغ کی تھی حلالہ کے لئے کافی ہے مگر طلاق بعد بلوغ ہونی چاہئے کہ بالغ کی طلاق واقع ہی نہیں ہوتی مگر بہتر یہ ہے کہ بالغ کی وطی ہو کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک انزال شرط ہے اور ابا بالغ میں انزال کہاں؟ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵..... اگر مطلقہ چھوٹی لڑکی ہے کہ وطی کے قابل نہیں تو شوہر ثانی اس سے وطی کرے بھی تو جب بھی شوہر اول کے لئے حلال نہ ہوئی اور اگر بالغہ ہے مگر اس جیسی لڑکی سے وطی کی جاتی ہے یعنی وہ اس قابل ہے تو وطی کافی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶..... اگر عورت کے آگے اور پیچھے کا مقام ایک ہو گیا ہے تو محض وطی کافی نہیں بلکہ شرط یہ ہے کہ حالمہ ہو جائے۔ یونہی اگر ایسے شخص سے نکاح ہوا جس کا عضو تناسل کٹ گیا ہے تو اس میں بھی حمل شرط ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷..... مجنون یا خصی سے نکاح ہوا اور وطی کی تو شوہر اول کے لئے حلال ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸..... کتابیہ عورت مسلمان کے نکاح میں تھی اسے طلاق دی اور اس نے کسی کتابی سے نکاح کیا اور حلالہ کے تمام شرائط پائے گئے تو شوہر اول کے لئے حلال ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹..... پہلے شوہر نے تین طلاقیں دیں۔ عورت نے دوسرے سے نکاح کیا بغیر وطی اس نے بھی تین طلاقیں دیں پھر عورت نے تیسرے سے نکاح کیا اس نے وطی کر کے طلاق دی تو پہلے اور دوسرے دونوں کے لئے حلال ہو گئی یعنی اب پہلے یا دوسرے جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰..... بہت زیادہ دیر تک نکاح کیا جو وطی پر قادر نہیں ہے۔ اس نے کسی ترکیب سے عضو تناسل داخل کر دیا تو یہ وطی حلالہ کے لئے کافی نہیں ہاں اگر آلہ میں کچھ منقطع پایا گیا اور دخول ہو گیا تو کافی ہے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ نمبر ۱۱..... عورت سو رہی تھی یا بے ہوش تھی شوہر ثانی نے اس حالت میں اس سے وطی کی تو یہ وطی حلالہ کے لئے کافی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲..... عورت کو تین طلاقیں دی تھیں۔ اب وہ آ کر شوہر اول سے یہ کہتی ہے کہ عدت پوری ہونے کے بعد میں نے نکاح کیا اور اس نے جماع بھی کیا اور طلاق دے دی اور یہ عدت بھی پوری ہو چکی اور پہلے شوہر کو طلاق دیے اتنا زمانہ گزر چکا ہے کہ یہ سب باتیں ہو سکتی ہیں تو اگر عورت کو اپنے گمان میں سچی سمجھتا ہے تو اس سے نکاح کر سکتا ہے۔ (جواب) اور اگر عورت نقطہ انتہائی کہے کہ میں حلال ہو گئی تو اس سے نکاح حلال نہیں جب تک سب باتیں پوچھ نہ لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳..... عورت کہتی ہے کہ شوہر ثانی نے جماع کیا ہے اور شوہر ثانی انکار کرتا ہے تو شوہر اول کو نکاح جائز ہے۔ اور شوہر ثانی کہتا ہے کہ میں نے جماع کیا اور عورت انکار کرتی ہے تو نکاح جائز نہیں اور اگر اقرار کرتی ہے اور شوہر اول نے نکاح کے بعد کہا کہ شوہر ثانی نے جماع نہیں کیا ہے تو دونوں میں تفریق کر دی جائے اور اگر شوہر اول سے نکاح ہو جانے کے بعد عورت کہتی ہے کہ میں نے دوسرے سے نکاح کیا تھا اور

شوہر کہتا ہے کہ تو نے دوسرے سے نکاح کیا اور اس نے بھی کی تو عورت کی تصدیق نہ کی جائے اور اگر شوہر ثانی عورت سے کہتا ہے کہ میرا نکاح تجھ سے فاسد ہوا کہ میں نے تیری ماں سے نکاح کیا ہے۔ اگر عورت اس کے کہنے کو سچ سمجھتی ہے تو عورت شوہر اول کے لئے حلال نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴..... کسی عورت سے نکاح فاسد کر کے تین طلاقیں دے دیں تو حلالہ کی حاجت نہیں بغیر حلالہ اس سے نکاح کر سکتا ہے (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵..... نکاح بشرط التحلیل جس کے بارے میں حدیث میں لعنت آئی وہ یہ ہے کہ عقد نکاح میں یا جواب وقبول میں حلالہ کی شرط لگائی جائے اور یہ نکاح مکروہ تحریمی ہے۔ زوج اول ثانی اور عورت تینوں گنہگار ہوں گے مگر عورت اس نکاح سے بھی بشرطیکہ حلالہ شوہر اول کے لئے حلال ہو جائے گی اور شرطاً عمل ہے اور شوہر ثانی طلاق دینے پر مجبور نہیں اور عقد میں شرط نہ ہو اگر چہ نیت میں ہو تو کراہت اساءت نہیں بلکہ اگر نیت خیر ہو تو مستحق اجر ہے۔ (درمختار و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۶..... اگر نکاح اس نیت سے کیا جا رہا ہے کہ شوہر اول کے لئے حلال ہو جائے اور عورت یا شوہر اول کو یہ اندیشہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ نکاح کر کے طلاق نہ دے دوتے ہوئی تو اس کے لئے بہتر حیلہ یہ ہے کہ اس سے یہ کہلوا لیں کہ اگر میں اس عورت سے نکاح کر کے جماع کروں یا نکاح کر کے ایک رات سے زیادہ رکھوں تو اس پر بائن طلاق ہے۔ اب عورت سے جماع کر کے تین یا رات گزرنے پر طلاق پڑ جائے گی یا یوں کرے کہ عورت یا اس کا وکیل یہ کہے کہ میں نے اپنا امر تیری موکلہ نے اپنے نفس کو تیرے نکاح میں دیا اس شرط پر کہ مجھے یا اسے اپنے نفس کا اختیار ہے کہ جب چاہے اپنے کو طلاق دے لے۔ وہ کہے کہ میں نے قبول کیا۔ اب عورت کو طلاق دینے کا خود اختیار ہے اور اگر پہلے زوج کی جانب سے الفاظ کہے گئے کہ میں نے اس عورت سے نکاح کیا اس شرط پر کہ اسے اس کے نفس کا اختیار ہے تو یہ شرط لغو ہے۔ عورت کو اختیار نہ ہوگا۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۷..... دوسرے سے عورت نے نکاح اور اس نے دخول بھی کیا۔ پھر اس کے مرنے یا طلاق دینے کے بعد شوہر اول کا نکاح ہوا تو اب شوہر اول تین طلاقوں کا مالک ہو گیا۔ پہلے جو کچھ طلاق دے چکا تھا اس کا اعتبار اب نہ ہوگا اور اگر شوہر ثانی نے دخول نہ کیا ہو اور شوہر اول نے تین طلاقیں دی تھیں جب تو ظاہر ہے کہ حلالہ ہوا ہی نہیں پہلے شوہر سے نکاح ہو ہی نہیں سکتا اور تین سے کم دی تھیں تو جو باقی رہ گئی ہے اسی کا مالک ہے تین کا مالک نہیں اور زوجہ لونڈی ہو تو اس کی دو طلاقیں تو رہیں تین کی جگہ ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸..... عورت کے پاس دو شخصوں نے گواہی دی کہ اس کے شوہر نے اسے تین طلاقیں دے دیں اور شوہر غائب ہے تو عورت بعد عدت دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے بلکہ اگر ایک شخص نے طلاق کی خبر دی ہے جب بھی عورت نکاح کر سکتی ہے بلکہ اگر شوہر کا خط آیا جس میں اسے طلاق لکھی اور عورت کا غالب گمان یہ ہے کہ خط اسی کا ہے تو نکاح کرنے کی عورت کے لئے گنجائش ہے اور اگر شوہر موجود ہے اور دونوں میاں بیوی کی طرح رہتے ہیں تو اب نکاح نہیں کر سکتی۔ (عالمگیری و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۹..... شوہر نے عورت کو تین طلاقیں دے دیں یا بائن طلاق دی مگر اب انکار کرتا ہے اور عورت کے پاس گواہ نہیں تو جس طرح ممکن ہو عورت اس سے پیچھا چھڑائے مہر معاف کر کے یا مال دے کر اس سے ملیحدہ ہو جائے غرض جس طرح بھی ممکن ہو اس سے کنارہ کشی اختیار کرے اور کسی طرح وہ نہ چھوڑے تو عورت مجبور ہے مگر ہر وقت اسی فکر میں رہے کہ جس طرح ممکن ہو رہائی حاصل کرے اور پوری کوشش اس کی کرے کہ صحبت نہ کرنے پائے۔ یہ حکم نہیں کہ خود کشی کر لے۔ عورت جب ان باتوں پر عمل کرے اور پوری کوشش اس کی کرے تو معذور ہے اور شوہر بہر حال گنہگار ہے۔ (درمختار ملخصاً و زیادہ)

مسئلہ نمبر ۲۰..... عورت کو اب تین طلاقیں دیں اور کہتا یہ ہے کہ اس سے پیشتر ایک طلاق دے چکا تھا اور عدت بھی ہو چکی تھی یعنی اس کا مقصد یہ ہے کہ چونکہ عدت گزرنے پر عورت اجنبیہ ہو گئی لہٰذا یہ طلاقیں واقع نہ ہوئیں اور عورت بھی تصدیق کرتی ہے تو کسی کی تصدیق نہ کی جائے دونوں

ہوتے ہیں کہ ایسا تھا تو میاں ڈپٹی کی طرح رہتے کہ بخیر تھے یہاں اگر لوگوں کو اس کا طلاق دینا اور عدت گزر جانا معلوم ہو تو اور بات ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱.....شوہر تین طلاقیں دے کر اتنا دی ہو گیا۔ عورت نے گواہ پیش کیے اور تین طلاق کا حکم دیا گیا۔ اب کہتا ہے کہ پہلے ایک طلاق دے چکا تھا اور عدت گزر چکی تھی اور گواہ پیش کرتا ہے تو گواہی بھی مقبول نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۲.....غیر مدخولہ کو دو طلاقیں دیں اور کہتا ہے کہ ایک پہلے دے چکا ہوں تو تین قرار پائیں گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۳.....تین طلاقیں کسی شرط پر معلق تھیں اور وہ شرط پائی گئی لہٰذا تین طلاقیں پڑ گئیں۔ عورت ڈرتی ہے اگر اس سے کہے کہ تو وہ دوسرے سے تعلیق ہی سے انکار کر جائے گا۔ تو عورت کو چاہئے خفیہ حلالہ کرائے اور عدت پوری ہونے کے بعد شوہر سے تجدید نکاح کی درخواست کرے۔ (عالمگیری)

ایلا کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (پ۲ البقرہ ۲۲۶۔۲۲۷)

(ترجمہ) جو لوگ اپنی عورتوں کے پاس جانے کی قسم کھا لیتے ہیں ان کے لئے چار مہینے کی مدت ہے اگر اس مدت میں واپس ہو گئے (قسم توڑی) تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اور اگر طلاق کا پکا ارادہ کر لیا (رجوع نہ کی) تو اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ (طلاق ہو جائے گی)

مسئلہ نمبر ۱.....ایلا کے معنی یہ ہیں کہ شوہر نے یہ قسم کھائی کہ عورت سے قربت نہ کرے گا یا چار مہینے قربت نہ کرے گا۔ یا عورت یا غیر سے کہا اس کی مدت دو ماہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۲.....قسم کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ عزوجل یا اس کی ان صفات کی قسم کھائی جن کی قسم کھائی جاتی ہے مثلاً اس کی عظمت و جلال کی قسم۔ اس کی کبریائی کی قسم۔ قرآن کی قسم۔ کلام اللہ کی قسم۔ دوسری تعلیق مثلاً یہ کہ اگر اس سے ملی کروں تو میرا غلام آزاد ہے یا میری عورت کو طلاق ہے مجھ پر اتنے روپے کا روزہ ہے یا حج ہے۔ (کتب عامہ)

مسئلہ نمبر ۳.....ایلا دو قسم ہے۔ ایک موقت یعنی چار مہینے کا دوسرا موبد یعنی چار مہینے کی قید اس میں نہ ہو۔ بہر حال اگر عورت سے چار ماہ کے اندر جماع کیا تو قسم ٹوٹ گئی اگر چہ محنون ہو اور کفارہ لازم جب کہ اللہ عزوجل یا اس کی ان صفات کی قسم کھائی اور جماع سے پہلے کفارہ دے چکا ہے تو اس کا اعتبار نہیں بلکہ پھر کفارہ دے اور اگر تعلیق تھی تو جس بات پر تھی وہ ہو جائے گی مثلاً یہ کہا کہ اگر اس سے صحبت کروں تو غلام آزاد ہے اور چار مہینے کے اندر جماع کیا تو غلام آزاد ہو گیا اور قربت نہ کی یہاں تک کہ چار مہینے گزر گئے تو طلاق بائن ہو گئی پھر اگر ایلا سے موقت تھا یعنی چار ماہ کا تو بھی ساقط ہو گئی یعنی اگر اس عورت سے پھر نکاح کیا تو اب اس کا کچھ اثر نہیں اور اگر موبد تھا یعنی ہمیشہ کی اس میں قید تھی مثلاً خدا کی قسم مجھ سے کبھی قربت نہ کروں گا ایلا میں کچھ قید نہیں مثلاً خدا کی قسم مجھ سے قربت نہ کروں گا تو ان صورتوں میں ایک بائن طلاق پڑ گئی پھر بھی قسم بدستور باقی ہے یعنی اگر اس عورت سے پھر نکاح کیا تو پھر ایلا بدستور آ گیا اگر وقت نکاح سے چار ماہ کے اندر جماع کر لیا تو قسم کا کفارہ دے اور تعلیق تھی تو جز ہوا واقع ہو جائے گی اور اگر چار مہینے گزر گئے اور قربت نہ کی تو ایک طلاق بائن واقع ہو گئی پھر یہی بدستور باقی ہے۔ سہ بارہ نکاح کیا تو پھر ایلا آ گیا اب بھی جماع نہ کرے تو چار ماہ گزرنے پر تیسری طلاق پڑ جائے گی اور اب بے حلالہ نکاح نہیں کر سکتا اگر حلالہ کے بعد پھر نکاح کیا تو اب ایلا نہیں یعنی چار

مہینے قربت گزرنے پر طلاق نہ ہوئی حکم تمام باقی ہے اگر جماع کرے گا تو کفارہ واجب ہوگا اور اگر پہلی یا دوسری طلاق کے بعد عورت نے کسی اور سے نکاح کیا اس کے بعد پھر اس سے نکاح کیا تو مستقل طور پر اب تین طلاق کا مالک ہوگا مگر ایلاء رہے گا یعنی قربت نہ کرنے پر طلاق ہو جائے گی پھر نکاح کیا پھر وہی حکم ہے پھر ایک یا دو طلاق کے بعد کسی سے نکاح کیا پھر اس سے نکاح کیا پھر وہی حکم ہے یعنی جب تک تین طلاق کے بعد دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے ایلاء کا یہ دستور باقی رہے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴..... وہی نے ذات وصفات کی قسم کے ساتھ ایلاء کیا یا طلاق کو وثاق پر تعلیق کی تو ایلاء ہے اور حج و روزہ و نماز و عبادت پر تعلیق کی تو ایلاء نہ ہوا اور جہاں ایلاء صحیح ہے وہاں مسلمان کے حکم میں ہے حکم حرمت کرنے پر کفارہ واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵..... یوں ایلاء کیا کہ اگر میں قربت کروں تو میرا فلاں غلام آزاد ہے اس کے بعد مر گیا تو ایلاء ساقط ہو گیا یونہی اگر اس غلام کو بیچ ڈالا جب بھی ساقط ہے مگر وہ غلام اگر قربت سے پہلے پھر اس کی ملک میں آ گیا تو ایلاء کا حکم لوٹ آئے گا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶..... ایلاء صرف منکوحہ سے ہوتا ہے ایلاء معتدہ رجعی سے کہ وہ بھی منکوحہ ہی کے حکم میں ہے۔ واضحہ سے اور جسے بائن طلاق دی ہے اس سے ابتدا نہیں ہو سکتا۔ یونہی اپنی لونڈی سے بھی نہیں ہو سکتا ہاں دوسرے کی تنیز اس کے نکاح میں ہے تو ایلاء کر سکتا ہے۔ یونہی احبیہ کا ایلاء اگر نکاح پر معلق کیا تو ہو جائے گا مثلاً اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کروں گا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷..... ایلاء کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ شوہر اہل طلاق ہو یعنی وہ طلاق دے سکتا ہو۔ لہٰذا مجنون و نابالغ کا ایلاء صحیح نہیں کہ یہ اہل طلاق نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸..... غلام نے اگر قسم کے ساتھ ایلاء کیا مثلاً خدا کی قسم میں تجھ سے قربت نہ کروں گا یا ایسی چیز پر معلق کیا جسے مال سے تعلق نہیں مثلاً اگر میں تجھ سے قربت کروں تو مجھ پر اتنے دنوں کا روزہ ہے یا حج یا عمرہ ہے یا میری عورت کو طلاق ہے تو ایلاء صحیح اور اگر مال سے تعلق ہے تو صحیح نہیں مثلاً ہر ایک غلام آزاد کرنا یا اتنا صدقہ دینا لازم ہے تو ایلاء نہ ہو ہو حال کا مالک ہی نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹..... یہ بھی شرط ہے کہ چار مہینے سے کم مدت نہ ہو اور زیادہ سے کم کی کوئی حد نہیں اور زیادہ کی کوئی حد نہیں اور زیادہ سے کم تھی اس کے شوہر نے ایلاء کیا تھا اور مدت پوری نہ ہوئی تھی کہ آزاد ہو گئی تو اب اس کی مدت آزاد عورتوں کی ہے اور یہ بھی شرط ہے کہ جگہ معین نہ کرے اگر جگہ معین کی مثلاً واللہ فلاں جگہ تجھ سے قربت نہ کروں تو ایلاء نہیں اور یہ بھی شرط ہے کہ زوجہ کے ساتھ کسی یا غیر زوجہ کو نہ ملائے مثلاً تجھ سے اور فلاں عورت سے قربت نہ کروں گا اور یہ کہ بعض مدت کا استثناء نہ ہو مثلاً چار مہینے تجھ سے قربت نہ کروں گا مگر ایک دن اور یہ کہ قربت کے ساتھ کسی اور چیز کو نہ ملائے مثلاً اگر میں تجھ سے قربت کروں یا تجھے اپنے بچھونے پر بلاؤں تو تجھ کو طلاق ہے۔ تو ایلاء نہیں۔ (غایہ درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... اس کے الفاظ بعض صریح ہیں بعض کنایہ۔ صریح وہ الفاظ ہیں جن سے ذہن معنی جماع کی طرف سبقت کرتا ہو اس معنی میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہو۔ اس میں نیت درکار نہیں بغیر نیت بھی ایلاء ہے اور اگر صریح لفظ میں یہ کہے کہ میں نے معنی جماع کا ارادہ نہ کیا تھا تو قضاءً اس کا قول معتبر نہیں دیانۃً معتبر ہے۔ کنایہ وہ جس سے معنی جماع متبادل نہ ہوں دوسرے معنی کا بھی احتمال ہو۔ اس میں بغیر نیت ایلاء نہیں اور دوسرے معنی مراد ہونا تا ہے تو قضاءً بھی اس کا قول مان لیا جائے گا۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۱..... صریح کے بعض الفاظ یہ ہیں۔ واللہ میں تجھ سے جماع نہ کروں گا، قربت نہ کروں گا، صحبت نہ کروں وطی نہ کروں اور اردو میں بعض الفاظ اور بھی ہیں جو خاص جماع ہی کے لئے بولے جاتے ہیں ان کے ذکر کی حاجت نہیں ہر شخص اردو جان جانتا ہے۔ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اس لفظ کو کہ میں تیرے ساتھ نہ سوؤں گا۔ صریح کہا ہے اور اصل یہ ہے کہ مدار عرف پر ہے عرفاً جس لفظ کے معنی جماع کے متبادل ہوں صریح ہے اگرچہ یہ معنی مجازی ہوں۔ کنایہ کے بعض الفاظ یہ ہیں تیرے بچھونے کے قریب نہ جاؤں گا تیرے ساتھ نہ لیٹوں گا تیرے بدن سے میرا

بدن نہ لے گا تیر سے پاس نہ ہوں گا وغیرہا۔

مسئلہ نمبر ۱۲..... ایسی بات کی قسم کھائی کہ بغیر جماع کے قسم ٹوٹ جائے تو ایلا نہیں مثلاً اگر میں تجھ کو چھوؤں تو ایسا ہے کہ محض بدن پر ہاتھ رکھنے ہی سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳..... اگر کہا میں نے تجھ سے ایلا کیا جب کہتا ہے کہ میں نے ایک جھوٹی خبر دی تھی۔ تو قضاءً ایلا ہے اور دیانتاً اس کا قول مان لیا جائے گا اور اگر یہ کہے کہ اس لفظ سے ایلا کرنا مقصود تھا تو قضاءً و دیانۃً ہر طرح ایلا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴..... یہ کہا کہ اللہ تجھ سے قربت نہ کروں گا جب تک تو یہ کام نہ کر لے۔ اور وہ کام چار مہینے کے اندر کر سکتی ہے تو ایلا نہ ہوا اگرچہ چار مہینے سے زیادہ میں کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵..... ایلا اگر تعلیق سے ہو تو ضروری ہے کہ جماع پر کسی ایسے فعل کو معلق کرے جس میں مشقت ہو۔ لہٰذا اگر یہ کہا کہ اگر میں قربت کروں تجھ پر دو رکعت نفل ہے تو ایلا نہ ہوا اور اگر کہا کہ مجھ پر سو رکعتیں نفل کی ہیں تو ایلا ہو گیا اور وہ چیز ایسی ہے جس کی مدت نہیں جب بھی ایلا نہ ہوا مثلاً تلاوتِ قرآن نمازِ جنازہ تشییعِ میت مسجد و تلاوتِ نیت المقدس میں نماز۔ (درمختار و الدر)

مسئلہ نمبر ۱۶..... اگر میں تجھ سے قربت کروں تجھ پر فلاں مہینے کا روزہ ہے اگر وہ معین چار مہینے پورے ہونے سے پہلے پورا ہو جائے تو ایلا نہیں ورنہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷..... اگر میں تجھ سے قربت کروں تو مجھ پر ایک مسکین کا کھانا ہے ایسا ایک دن کا روزہ تو ایلا ہو گیا یا کہا خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کروں گا جب تک اپنے غلام کو آزاد نہ کروں یا اپنی فلاں عورت کو طلاق نہ دوں یا ایک مہینے کا روزہ نذر کر لوں تو ان سب صورتوں میں ایلا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸..... تو مجھ پر ویسی ہے جیسے فلاں کی عورت اور اس نے ایلا کیا ہے اور اس نے بھی ایلا کی نیت کی تو ایلا ہے اور نہ نہیں۔ یہ کہا کہ اگر میں تجھ سے قربت کروں تو تجھ پر حرام ہے اور نیت ایلا کی ہے تو ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹..... ایک عورت سے ایلا کیا پھر دوسری سے کہا تجھ میں نے اس کے ساتھ شریک کر دیا تو دوسری سے ایلا نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰..... دو عورتوں سے کہا اللہ میں تم سے قربت نہ کروں گا تو دونوں سے ایلا ہو گیا۔ اب اگر چار مہینے گزر گئے اور دونوں سے قربت نہ کی تو دونوں بائن ہو گئیں اور اگر ایک سے چار مہینے کے اندر جماع کر لیا تو اس کا ایلا باطل ہو گیا اور دوسری کا باقی ہے مگر کفارہ دونوں کا جب تک اور اگر مدت کے اندر ایک مر گئی تو دونوں کا ایلا باطل ہے اور کفارہ نہیں اور اگر ایک کو طلاق دے دی تو ایلا باطل نہیں اور اگر مدت میں دونوں سے جماع کیا تو دونوں کا ایلا باطل ہو گیا اور ایک کفارہ واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱..... اپنی چار عورتوں سے کہا اللہ کی قسم میں تم سے قربت نہ کروں گا مگر فلانی یا فلانی سے تو ان دونوں سے ایلا نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲..... اپنی دو عورتوں کو مخاطب کر کے کہا خدا کی قسم تم میں سے ایک سے قربت نہ کروں گا۔ تو ایک سے ایلا ہوا پھر ایک سے پلی کر لی۔ ایلا باطل ہو گیا اور کفارہ واجب ہے اور اگر ایک مر گئی یا مرتد ہو گئی یا اس کو تین طلاقیں دے دیں تو دوسری ایلا کے لئے معین ہے۔ اور اگر کسی سے پلی نہ کی یہاں تک کہ مدت گزر گئی تو ایک کو طلاق بائن پڑ گئی۔ اسے اختیار ہے جسے چاہے اس کے لئے معین کرے۔ اور اگر چار مہینے کے اندر ایک کو معین کرنا چاہتا ہے تو اسے اس کا اختیار نہیں۔ اگر معین کر بھی دے جب بھی معین نہ ہوئی۔ مدت کے بعد کرنے کا اسے اختیار ہے۔ اگر ایک سے بھی جماع نہ کیا اور چار مہینے اور گزر گئے تو دونوں بائن ہو گئیں۔ اس کے بعد اگر پھر دونوں سے نکاح کیا ایک ساتھ یا آگے پیچھے تو پھر ایک سے ایلا ہے مگر غیر معین اور دونوں مدتیں گزرنے پر دونوں بائن ہو جائیں گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳..... اور اگر کہا کہ تم دونوں میں سے کسی سے قربت نہ کروں گا تو دونوں سے ایلا ہے۔ چار مہینے گزر گئے اور کسی سے قربت نہ کی تو دونوں کو طلاق بائن ہوگئی اور ایک سے بھی کرلی تو ایلا باطل ہے اور کفارہ واجب۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴..... اپنی عورت اور باندی سے کہا تم میں سے ایک سے قربت نہ کروں گا۔ تو ایلا نہیں ہاں عورت مراد ہے تو ہے اور ان میں سے بی بی کی تو قسم ٹوٹ گئی کفارہ دے پھر اگر لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کیا جب بھی ایلا نہیں اور اگر دونوں سے ایک عورت دوسری باندی اور کہا تم دونوں سے قربت نہ کروں گا تو دونوں سے ایلا ہے۔ دو مہینے گزر گئے اور کسی سے قربت نہ کی تو باندی کو طلاق بائن ہوگئی۔ اس کے بعد دو مہینے گزر گئے تو حرہ بھی بائن۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵..... اپنی دو عورتوں سے کہا کہ اگر تم میں ایک سے قربت کروں تو دوسری کو طلاق ہے اور چار مہینے گزر گئے مگر کسی سے بھی نہ کی تو ایک بائن ہوگئی اور شوہر کو اختیار ہے کہ جس کو چاہے طلاق معین کرے۔ اور اب دوسری سے ایلا ہے۔ اگر پھر چار مہینے گزر گئے اور ہنوز پہلی عدت میں ہے تو دوسری بھی بائن ہوگئی ورنہ نہیں اور اگر معین نہ کیا یہاں تک کہ اور چار مہینے گزر گئے تو دونوں بائن ہوگئیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶..... جس عورت کو طلاق بائن دی ہے اس سے ایلا نہیں ہوسکتا۔ اور رجعی دی ہے تو عدت میں ہوسکتا ہے مگر وقت ایلا سے چار مہینے پورے نہ ہوئے تھے کہ عدت ختم ہوگئی تو ایلا ساقط ہوگیا اور اگر ایلا کرنے کے بعد طلاق بائن دی تو ہوگئی اور وقت ایلا سے چار مہینے گزرے اور ہنوز طلاق کی عدت پوری نہ ہوئی تو دوسری طلاق پھر پڑی اور اگر عدت پوری ہونے پر ایلا کی مدت پوری ہوئی تو اب ایلا کی وجہ سے طلاق نہ پڑے گی اور اگر ایلا کے بعد طلاق دی اور عدت کے اندر اس سے پھر نکاح کرلیا تو ایلا بدستور باقی ہے۔ یعنی وقت ایلا سے چار مہینے گزرنے پر طلاق واقع ہوجائے گی اور عدت پوری ہونے کے بعد نکاح کیا جب بھی ایلا ہے مگر وقت نکاح ثانی سے چار ماہ گزرنے پر طلاق ہوگی۔ (غایہ)

مسئلہ نمبر ۲۷..... یہ کہا کہ خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کروں گا دو مہینے اور دو مہینے تو ایلا ہوگیا اور اگر یہ کہا کہ واللہ دو مہینے تجھ سے قربت نہ کروں گا پھر ایک دن بعد بلکہ تھوڑی دیر بعد کہا واللہ ان دو مہینوں کے بعد دو مہینے قربت نہ کروں گا تو ایلا نہ ہوا مگر اس مدت میں نکاح کرے گا تو قسم کا کفارہ لازم ہے اگر کہا قسم خدا کی تجھ سے چار مہینے قربت نہ کروں گا مگر ایک دن پیشتر اس کہا واللہ اس دن بھی قربت نہ کروں گا۔ تو ایلا ہوگیا۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸..... اپنی عورت سے کہا کہ تجھ کو طلاق ہے قبل اس کے کہ تجھ سے قربت کروں تو ایلا ہوگیا۔ اگر قربت کی تو فوراً بعد طلاق ہوگئی اور چار مہینے تک نہ کی تو ایلا کی وجہ سے بائن ہوگئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۹..... یہ کہا کہ اگر میں تجھ سے قربت کروں تو مجھ پر اپنے لڑکے کو قربانی کرنا ہے تو ایلا ہوگیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰..... یہ کہا کہ اگر میں تجھ سے قربت کروں تو میرا غلام آزاد ہے۔ چار مہینے گزر گئے۔ اب عورت نے قاضی کے یہاں دعویٰ کیا۔ قاضی نے تفریق کردی پھر اس غلام نے دعویٰ کیا کہ میں غلام نہیں بلکہ اصلی آزاد ہوں اور گواہ بھی پیش کردیئے۔ قاضی فیصلہ کرے گا کہ وہ آزاد ہے اور ایلا باطل ہوجائے گا اور حرمت واپس ملے گی کہ ایلا، تھا ہی نہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۱..... اپنی عورت سے کہا کہ خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کروں گا ایک دن بعد پھر یہی کہا۔ ایک دن اور گزرا پھر یہی کہا تو یہ تین ایلا ہوئے اور تین قسمیں۔ چار مہینے گزرنے پر ایک بائن طلاق پڑی۔ پھر ایک دن اور گزرا تو ایک پڑی تیسرے دن پھر ایک اور پڑی۔ اب بغیر حلالہ اس سے نکاح میں نہیں آسکتی۔ حلالہ کے بعد اگر نکاح اور قربت کی تو تین کفارے دے اور اگر ایک ہی مجلس میں یہ لفظ تین بار کہے اور نیت تاکید کی ہے تو ایک ہی ایلا ہے اور ایک ہی قسم اور اگر کچھ نیت نہ ہو یا بار قسم کہنا تعدد کی نیت سے ہو تو ایلا ایک ہے مگر قسم تین قبلہ اگر قربت کرے گا تو تین کفارے دے اور قربت نہ کرے تو مدت گزرنے پر ایک طلاق واقع ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۲..... خدا کی قسم میں تجھ سے ایک سال تک قربت نہ کروں گا مگر ایک دن یا ایک گھنٹہ تو فی الحال ایلا نہیں مگر جب سال میں کسی دن جماع کر لیا وہ ابھی سال پورا ہونے میں چار ماہ یا زیادہ باقی ہیں تو اب ایلا ہو گیا اور اگر جماع کرنے کے بعد سال میں چار مہینے سے کم باقی ہے یا اس سال قربت ہی نہ کی تو اب بھی ایلا نہ ہوا اور اگر صورت مذکورہ میں ایک دن کی جگہ ایک بار کہا جب بھی یہی حکم ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ اگر ایک دن کہا ہے تو جس دن جماع کیا ہے اس دن آفتاب ڈوبنے کے بعد اگر چار مہینے باقی ہیں تو ایلا ہے، ورنہ نہیں اگر پہ وقت جماع سے چار مہینے ہوں اور اگر ایک بار کا لفظ کہا ہے تو جماع سے فارغ ہونے سے چار ماہ باقی ہیں تو ایلا ہو گیا۔ اور اگر یوں کہا کہ میں ایک سال تک جماع نہ کروں گا مگر جس دن جماع کروں تو ایلا کسی طرح نہ ہوا اور اگر یہ کہا کہ تجھ سے قربت نہ کروں گا مگر ایک دن۔ یعنی سال کا لفظ نہ کہا تو جب بھی جماع کرے گا اس وقت سے ایلا ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۳..... عورت دوسرے شہر یا دوسرے گاؤں میں ہے۔ شوہر نے قسم کھائی کہ میں وہاں نہیں جاؤں گا تو ایلا نہ ہوا اگرچہ وہاں تک چار مہینے یا زیادہ کی راہ ہو۔ (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۴..... جماع کرنے کو کسی ایسی چیز پر موقوف کیا جس کی نسبت یہ امید نہیں ہے کہ چار مہینے کے اندر ہو جائے تو ایلا ہو گیا۔ مثلاً رجب کے مہینے میں کہے واللہ میں تجھ سے قربت نہ کروں گا جب تک محرم کا روزہ نہ کھالوں یا میں تجھ سے جماع نہ کروں گا فلاں جگہ تو وہ وہاں تک چار مہینے سے کم میں نہیں پہنچ سکتا یا جب تک بچے کے دودھ چھڑانے کا وقت نہ آئے اور ابھی دو برس پورے ہونے میں چار ماہ سے زیادہ باقی ہیں۔ تو ان سب صورتوں میں ایلا ہے۔ یونہی اگر وہ کام مدت کے اندر ہو سکتا ہے مگر یوں کہ نکاح نہ رہے گا جب بھی ایلا ہے۔ مثلاً قربت نہ کروں گا یہاں تک کہ تو مر جائے یا میں مر جاؤں یا تو قتل کی جائے یا میں مارڈالا جاؤں یا تو مجھے مار ڈالے یا میں تجھے تین طلاقیں دے دوں۔ (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۳۵..... یہ کہا کہ تجھ سے قیامت تک قربت نہ کروں گا یہاں تک آفتاب مغرب سے طلوع کرے یا دجال عین کا طرون ہو یا بیت الارش خالم ہو یا اونٹ سوئی کے ناکے میں چلا جائے یہ سب ایلا کے موجب ہیں۔ (جوہرہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۶..... عورت صاف بالغہ ہے اس سے قسم کھا کر کہا کہ تجھ سے قربت نہ کروں گا جب تک تجھے حیض نہ آئے۔ اگر معلوم ہے کہ چار مہینے تک حیض نہ آئے گا تو ایلا ہے یونہی اگر عورت آس سے اس سے کہا جب بھی ایلا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۷..... قسم کھا کر کہا تجھ سے قربت نہ کروں گا جب تک تو میری عورت ہے پھر اسے بائن طلاق دے کر نکاح کیا تو ایلا نہیں اور اب قربت کرے گا تو کفارہ بھی نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۸..... قربت کرنا ایسی چیز پر معلق کیا جو کر نہیں سکتا مثلاً یہ کہ جب تک آسمان کو نہ چھولوں تو ایلا ہو گیا۔ اگر کہا کہ جماع نہ کروں گا جب تک پیر جاری ہے اور وہ پیر بارہ مہینے جاری رہتی ہے تو ایلا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۹..... بیوی کی حالت میں ایلا کیا اور مدت کے اندر وطی کی مگر اس وقت مجنون ہے تو قسم ٹوٹ گئی اور ایلا ساقط۔ (ح)

مسئلہ نمبر ۴۰..... ایلا کیا اور مدت کے اندر قسم توڑنا چاہتا ہے مگر وطی کرنے سے عاجز ہے کہ وہ خود بیمار ہے یا عورت بیمار ہے یا عورت بیمار ہے یا صغیر سن ہے یا عورت کا مقام بند ہے کہ وطی ہو نہیں سکتی یا ایسی ہے کہ وطی کرنے سے مار ڈالا جائے گا یا عورت اتنے فاصلے پر ہے۔ کہ چار مہینے میں وہاں نہیں پہنچ سکتا یا خود قید خانہ میں ہے اور قید بھی ظلماً ہو یا عورت جماع نہیں کرنے دیتی یا کہیں ایسی جگہ ہے کہ اس کو اس کا پتا نہیں تو ایسی صورتوں میں زبان سے رجوع کے الفاظ کہہ لے۔ مثلاً کہے میں نے تجھے رجوع کر لیا یا ایلا کو باطل کر دیا یا میں نے اپنے قول سے رجوع کیا یا واپس لیا تو ایلا جاتا رہے گا۔ یعنی مدت پوری ہونے پر طلاق نہ ہوئی اور حقیقت یہ ہے کہ گواہوں کے سامنے کہے کہ تم اگر معلق یا موبدہ تو وہ بحالہ باقی

ہے جب ایلی کرے گا کفارہ لازم آئے گا اور اگر چار مہینے کی تھی اور چار مہینے کے بعد ایلی کی تو کفارہ نہیں مگر زبان سے رجوع کرنے کے لئے یہ شرط ہے کہ مدت کے اندر یہ مخبر قائم رہے اور اگر مدت کے اندر زبانی رجوع کے بعد وطی پر قادر ہو گیا تو زبانی رجوع کافی ہے وطی ضروری ہے۔ (درمختار و ردالمحتار وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۴۱..... اگر کسی عذر شرعی کی وجہ سے وطی نہیں کر سکتا مثلاً خود یا عورت نے حج کا احرام باندھا ہے اور ابھی حج پورا ہونے پر چار مہینے کی مدت ہے تو زبان سے رجوع نہیں کر سکتا۔ یونہی اگر کسی کے حبس کی وجہ سے قید ہے تو زبانی رجوع کافی نہیں کہ یہ عاجز نہیں کو حبس اوا کر کے قید سے رہائی پا سکتا ہے اور اگر جہاں عورت ہے وہاں تک چار مہینے سے کم میں پہنچے گا مگر دشمن یا درندہ جانے نہیں دیتا تو یہ عذر نہیں۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۲..... وطی سے عاجز نے دل سے رجوع کر لیا مگر زبان سے کچھ نہ کہا تو رجوع نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۳..... جس وقت ایلا کیا اس وقت عاجز نہ تھا پھر عاجز ہو گیا تو زبانی رجوع کافی نہیں مثلاً تندرست نے ایلا کیا پھر بیمار ہو گیا تو اب رجوع کے لئے وطی ضرور ہے۔ مگر جب کہ ایلا کرتے ہی بیمار ہو گیا اتنا وقت نہ ملا کہ وطی کرتا تو زبان سے کہہ لینا کافی ہے اور اگر مریض نے ایلا کیا تھا اور بھلی چنگی ہو گئی اب یا چھا ہو گیا تو زبانی رجوع کافی ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۴..... زبان سے رجوع کے لئے ایک شرط یہ بھی ہے کہ وقت رجوع ثانی زبانی ہو اور اگر بائن طلاق دے دی تو رجوع نہیں کر سکتا یہاں تک کہ اگر مدت کے اندر ثانی کر لیا پھر مدت پوری ہو گئی تو طلاق بائن واقع ہو گئی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴۵..... شبہ ہوتے کے ساتھ یوں کہا یا اس کی شرمگاہ کی طرف نظر کرتا یا آگے کے مقام کے علاوہ کسی اور جگہ وطی کرنا رجوع نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۶..... اگر حیض میں جماع کر لیا تو اگرچہ یہ بہت سخت حرام ہے مگر ایلا جاتا رہا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۷..... اگر ایلا کسی شرط پر معلق تھا اور جس وقت شرط پائی گئی اس وقت عاجز ہے تو زبانی رجوع کافی ہے ورنہ نہیں۔ تعلیق کے وقت کا علم ناکافی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۸..... مریض نے ایلا کیا چھ دس دن کے بعد دوبارہ ایلا کے الفاظ کہے تو دو ایلا ہیں اور دو قسمیں اور دونوں کی دو مدتیں۔ اگر دونوں مدتیں پوری ہونے سے پہلے زبانی رجوع کر لیا اور دونوں مدتیں پوری ہونے تک بیمار رہا تو زبانی رجوع صحیح ہے دونوں ایلا جاتے رہے اور اگر پہلی مدت پوری ہونے سے پہلے اچھا ہو گیا تو وہ رجوع کرنا پکارا ہو گیا اور اگر زبانی رجوع نہ کیا تھا تو دونوں مدتیں پوری ہونے پر دو طلاقیں واقع ہوں گی اور اگر جماع کر لے گا تو دونوں قسمیں ٹوٹ جائیں گی اور دو کفارے لازم۔ اور اگر پہلی مدت پوری ہونے سے پہلے زبانی رجوع کیا اور مدت پوری ہونے پر اچھا ہو گیا تو اب دوسرے کے لئے وہ کافی نہیں بلکہ جماع ضروری ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۹..... مدت میں اگر زوج و زوجہ کا اختلاف ہو تو شوہر کا قول ہے مگر عورت کو جب اس کا جھوٹا ہونا معلوم ہو تو اسے اجازت نہیں کہ اس کے ساتھ رہے۔ جس طرح ہو سکے مال وغیرہ دے کر اس سے علیحدہ ہو جائے اور مدت کے اندر جماع کرنا تا ہے تو شوہر کا قول معتبر ہے اور پوری ہونے کے بعد کہتا ہے کہ ثنائے مدت میں جماع کیا ہے۔ تو جب تک عورت اس کی تصدیق نہ کرے اس کا قول نہ مانیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵۰..... عورت سے کہا اگر تو چاہے تو خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کروں گا۔ اسی مجلس میں عورت نے کہا میں نے چاہا تو ایلا ہو گیا۔ یونہی اگر اور کسی کے چاہنے پر ایلا معلق کیا تو مجلس میں اس کے چاہنے سے ایلا ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۱..... عورت سے کہا تو مجھ پر حرام ہے۔ اس لفظ سے ایلا کی نیت کی تو ایلا ہے اور ظہار کی تو ظہار اور بے طلاق بائن اور تین کی نیت کی تو تین اور اگر عورت نے کہا کہ میں تجھ پر حرام ہوں تو یمین ہے۔ شوہر نے زبردستی یا اس کی خوشی سے جماع کیا تو عورت پر کفارہ لازم ہے۔

(ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۲.....اگر شوہر نے کہا تو مجھ پر مثل مردار یا گوشت خنزیر یا خون یا شراب کے ہے اگر اس سے جھوٹ مقصود ہے تو جھوٹ ہے اور حرام کرنا مقصود ہے تو ایلا ہے اور طلاق کی نیت ہے تو طلاق۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۵۳.....عورت کو کہا تو میری ماں ہے اور نیت تحریم کی ہے تو حرام نہ ہوئی بلکہ یہ جھوٹ ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۵۴.....اپنی دو عورتوں سے کہا تم دونوں مجھ پر حرام ہو اور ایک میں طلاق کی نیت ہے دوسری میں ایلا کی یا ایک میں ایک طلاق کی نیت کی دوسری میں تین کی۔ تو جیسی نیت کی اس کے موافق حکم دیا جائے گا۔ (عالمگیری)

خلع کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـًٔا اِلَّاۤ اَنْ يَّخَافَاۤ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (پ۲ البقرہ ۲۲۹)

تمہیں روا نہیں کہ جو کچھ عورتوں کو دیا ہے اس میں سے کچھ واپس لو مگر جب دونوں کو اندیشہ ہو کہ اللہ کی حدیں قائم نہ کریں گے۔ پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ دونوں اپنی حدوں پر نہ رہیں گے تو ان پر کچھ گناہ نہیں اس میں جو بدلا دے کر عورت چھٹی لے یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھو جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھیں تو وہی لوگ ظالم ہیں (ترجمہ کنزالایمان)

حدیث.....صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی زوجہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ثابت بن قیس کے اخلاق و دین کی نسبت مجھے کچھ کلام نہیں (یعنی ان کے اخلاق بھی اچھے ہیں اور دیندار بھی ہیں) مگر اسلام میں کفران نعمت کو میں پسند نہیں کرتی۔ (یعنی مجھ کو خواہ مخواہ نہ ہونے کے کھری طبیعت ان کی طرف مائل نہیں)۔

ارشاد فرمایا اس کا باغ (جو مہر میں تھا) لوٹا دے سکتی ہے۔ عرض کی ہاں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ سے فرمایا باغ لے لو اور طلاق دے دو۔

مسائل فقہیہ:

مسئلہ نمبر ۱.....مال کے بدلے میں نکاح زائل کرنے کو خلع کہتے ہیں۔ عورت کا قبول کرنا شرط ہے۔ اگر اس کے قبول کے خلع نہیں ہو سکتا اور اس کے الفاظ معین ہیں ان کے علاوہ اور لفظوں سے نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۲.....اگر زوج و زوجہ میں اتفاقی رہتی ہو اور یہ اندیشہ ہو کہ احکام شرعیہ کی پابندی نہ کریں گے تو خلع میں مضائقہ نہیں اور جب خلع کر لیں تو طلاق بائن واقع ہو جائے گی اور جو مال مقرر ہے عورت پر اس کا دینا لازم ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۳.....اگر شوہر کی طرف سے زیادتی ہو تو خلع پر مطلقاً عوض لینا مکروہ ہے اور اگر عورت کی طرف سے ہو تو جتنا مہر میں دیا ہے اس سے زیادہ دینا مکروہ ہے اگرچہ بھی اگر زیادہ لے لے گا تو قضاءً جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴.....جو چیز مہر ہو سکتی ہے وہ بدل خلع بھی ہو سکتی ہے اور جو چیز نہیں ہو سکتی وہ بھی بدل خلع ہو سکتی ہے۔ مثلاً دس درہم سے کم کو بدل خلع کر سکتے ہیں مگر مہر نہیں کر سکتے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵.....خلع شوہر کے حق میں طلاق کو عورت کے قبول کرنے پر معلق کرنا ہے کہ عورت نے اگر مال دینا قبول کرلیا تو طلاق بائن ہو جائے گی لہٰذا اگر شوہر نے خلع کے الفاظ کہے اور عورت نے ابھی قبول نہیں کیا تو شوہر کو رجوع کا اختیار نہیں ہے شوہر کو شرط دیا عامل اور شوہر کی مجلس بدلنے سے خلع باطل۔ (غایہ)

مسئلہ نمبر ۶.....خلع عورت کی جانب میں اپنے کو مال کے بدلے میں چھڑانا ہے تو اگر عورت کی جانب سے ابتدا ہوئی مگر ابھی شوہر نے قبول نہیں کیا تو رجوع کر سکتی ہے اور اپنے لئے اختیار بھی لے سکتی ہے اور یہاں تین دن سے زیادہ کا بھی اختیار لے سکتی ہے بخلاف بیع کے کہ بیع میں تین دن سے زیادہ کا اختیار نہیں اور دونوں میں سے ایک مجلس کی بدلنے کے بعد عورت کا کلام باطل ہو جائے گا۔ (غایہ)

مسئلہ نمبر ۷.....خلع چونکہ معاوضہ ہے لہٰذا یہ شرط ہے کہ عورت کا قبول اس لفظ کے معنی سمجھ کر ہو بغیر معنی سمجھے اگر محض لفظ بول دے تو خلع نہ ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸.....چونکہ شوہر کی جانب سے خلع طلاق ہے۔ لہٰذا شوہر کا عاقل بالغ ہونا شرط ہے نابالغ یا مجنون خلع نہیں کر سکتا کہ اہل طلاق نہیں۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ عورت محل طلاق ہو۔ لہٰذا اگر عورت کو طلاق بائن دے دی ہے تو اگر چہ عدت میں ہو اس سے خلع نہیں ہو سکتا۔ یونہی اگر نکاح فاسد ہوا ہے یا عورت مرتدہ ہو گئی جب بھی خلع نہیں ہو سکتا کہ نکاح ہی نہیں خلع کس چیز کا ہوگا اور رجعی کی عدت میں ہے تو خلع ہو سکتا ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹.....شوہر نے کہا میں نے تجھ سے خلع کیا اور مال کا ذکر نہ کیا تو خلع نہیں بلکہ طلاق ہے اور عورت کے قبول کرنے پر موقوف نہیں۔ (بدائع)

مسئلہ نمبر ۱۰.....شوہر نے کہا میں نے تجھ سے اتنے پر خلع کیا عورت نے جواب میں کہا ہاں۔ تو اس سے کچھ نہیں ہوگا جب تک یہ نہ کہے کہ میں راضی ہوئی یا جائز کیا۔ یہ کہا تو صحیح ہو گیا۔ یونہی اگر عورت نے کہا مجھے ہزار روپیہ کے بدلے میں طلاق دے دے شوہر نے کہا ہاں تو یہ بھی کچھ نہیں اور اگر عورت نے کہا مجھ کو ہزار روپے کے بدلے میں طلاق ہے شوہر نے کہا ہاں تو ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱.....نکاح کی وجہ سے جتنے حقوق ایک کے دوسرے پر تھے وہ خلع سے ساقط ہو جاتے ہیں اور جو حقوق کہ نکاح سے علاوہ ہیں وہ ساقط نہ ہوں گے مثلاً اگر چہ نکاح کے حقوق سے ہے مگر یہ ساقط نہ ہوگا یہاں اگر اس کے ساقط ہونے کی شرط کر دی گئی تو یہ بھی ساقط ہو جائے گا۔ یونہی عورت کے بچے ہوتو اس کا نفقہ اور دودھ پلانے کے مصارف ساقط نہ ہوں گے اور اگر ان کے ساقط ہونے کی بھی شرط ہے اور اس کے لئے کوئی وقت معین کر دیا ہے تو ساقط ہو جائیں گے ورنہ نہیں اور بصورت وقت معین کرنے کے اگر اس وقت سے پیشتر بچہ کا انتقال ہو گیا تو باقی مدت میں ہو صرف جتنا دودھ عورت سے شوہر لے سکتا ہے اور اگر یہ ظہرا ہے کہ عورت اپنے مال سے دس برس تک بچے کی پرورش کرے گی تو بچے کے کپڑے کا عورت مطالبہ کر سکتی ہے اور اگر بچے کا کھانا کپڑا دونوں ظہرے ہیں تو کپڑے کا مطالبہ نہیں کر سکتی اگر چہ یہ معین نہ کیا ہو کہ کس قسم کا کپڑا پہنائے گی اور بچہ کو چھوڑ کر عورت بھاگ گئی تو باقی نفقہ کی قیمت شوہر وصول کر سکتا ہے اور اگر یہ ظہرا کہ بلوغ تک اپنے پاس رکھے گی تو لڑکی میں ایسی شرط ہو سکتی ہے لڑکے میں نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲.....خلع کسی مقدار معین پر ہو اور عورت مدخول بہا ہو اور مہر پر عورت نے قبضہ کر لیا ہے تو جو ظہرا ہے شوہر کو دے اور اس کے علاوہ شوہر کچھ نہیں لے سکتا اور مہر عورت کو نہیں ملا ہے تو اب عورت مہر کا مطالبہ نہیں کر سکتی اور جو ظہرا ہے شوہر کو دے اور اگر غیر مدخول بہا ہو اور پورا مہر لے چکی ہے تو شوہر نصف مہر کا دعویٰ نہیں کر سکتا اور مہر عورت کو نہیں ملا ہے تو عورت نصف مہر کا شوہر پر دعویٰ نہیں کر سکتی اور دونوں صورتوں میں جو ظہرا ہو دیا ہوگا اور اگر مہر پر خلع ہوا اور مہر لے چکی ہے تو مہر واپس کر دے۔ اور مہر نہیں لیا ہے تو شوہر سے مہر ساقط ہو گیا اور عورت سے کچھ نہیں لے سکتا

اور اگر لے سکتا اور اگر مثلاً مہر کے دسویں حصہ پر خلع ہوا اور مہر مثلاً ہزار روپے کا ہے اور عورت مدخولہ ہے اور کل مہر لے چکی ہے تو شوہر اس سے سو روپے لے گا اور مہر بالکل نہیں لیا تو شوہر سے کل مہر ساقط ہو گیا اور اگر عورت مدخولہ ہے اور مہر لے چکی ہے تو شوہر اس سے پچاس روپے لے سکتا ہے اور عورت کو کچھ مہر نہیں ملا ہے تو کل ساقط ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳..... عورت کا جو مہر شوہر پر ہے اس کے بدلے میں خلع ہوا بغیر معلوم ہوا کہ عورت کا کچھ مہر شوہر پر نہیں تو عورت کو مہر واپس کرنا ہوگا۔ یونہی اس اسباب کے بدلے میں خلع ہوا جو عورت کا مرد کے پاس ہے معلوم ہوا کہ اس کا اسباب اس کے پاس کچھ نہیں ہے تو مہر کے بدلے میں خلع قرار پائے گا۔ مہر لے چکی ہے تو واپس کرے اور شوہر پر باقی ہے تو ساقط۔ (غایہ)

مسئلہ نمبر ۱۴..... جو مہر عورت کا شوہر پر ہے اس کے بدلے میں خلع ہوا یا طلاق اور شوہر کو معلوم ہے کہ اس کا کچھ مجھ پر نہیں چاہتے تو اس سے کچھ نہیں لے سکتا ہے خلع کی صورت میں طلاق بائن ہوگی اور طلاق کی صورت میں رجعی۔ (غایہ)

مسئلہ نمبر ۱۵..... یوں خلع ہوا کہ جو کچھ شوہر سے لیا ہے واپس کرے اور عورت نے جو کچھ لیا تھا فروخت کر ڈالا یا ہبہ کر کے قبضہ دلا دیا کہ وہ چیز شوہر کو واپس نہیں کر سکتی تو اگر وہ چیز قیمتی ہے تو اس کی قیمت دے اور مثلی ہے تو اس کی مثل دے۔ (غایہ)

مسئلہ نمبر ۱۶..... عورت کو طلاق بائن دے کر بغیر اس سے ثلاث کیا بغیر مہر پر خلع ہوا تو دو مہر ساقط ہو گیا پورا نہیں۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۷..... بغیر مہر ثلاث ہوا تھا اور دخول سے پہلے خلع ہوا تو ساقط اور اگر عورت نے مال معین پر خلع کیا اس کے بعد بدل خلع میں زیادتی کی تو یہ زیادتی باطل ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸..... خلع اس پر ہوا کہ کسی عورت سے زوجہ اپنی طرف سے ثلاث کرادے اور اس کا مہر زوجہ دے تو زوجہ پر صرف دو مہر واپس کرنا ہوگا جو زوج نے لے لیے ہے اور کچھ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹..... شراب خنزیر مہر مردار وغیرہ جائیں چیز پر خلع ہوا جو مال نہیں تو طلاق بائن پڑی اور عورت پر کچھ واجب نہیں۔ اور اگر ان چیزوں کے بدلے میں طلاق دی تو رجعی واقع ہوئی۔ یونہی اگر عورت نے یہ کہا کہ میرے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس کے بدلے میں خلع کر اور ہاتھ میں کچھ نہیں تو کچھ واجب نہیں اور اگر یوں کہا کہ اس مال کے بدلے میں جو میرے ہاتھ میں ہے اور ہاتھ میں کچھ نہ ہو تو اگر مہر لے چکی ہے تو واپس کرے اور مہر ساقط ہو جائے گا اور اس کے علاوہ کچھ دینا نہیں پڑے گا۔ یونہی اگر شوہر نے کہا میں نے خلع کیا اس کے بدلے میں جو میرے ہاتھ میں ہے۔ اور ہاتھ میں جو کچھ نہ ہو تو کچھ نہیں اور ہاتھ میں جواہرات ہوں تو عورت پر دینا لازم ہوگا۔ اگرچہ عورت کو یہ معلوم نہ تھا کہ اس کے ہاتھ میں کیا ہے۔ (درمختار، جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲۰..... میرے ہاتھ میں جو روپے ہیں ان کے بدلے میں خلع کر اور ہاتھ میں کچھ نہیں تو تین روپے دینے ہوں گے۔ (درمختار وغیرہ) بنگرار روپے میں چونکہ بیع دو پیسے بھی بولتے ہیں لہٰذا وہی روپے لازم ہوں گے اور یہ صورت مذکورہ میں اگر ہاتھ میں ایک ہی روپیہ ہے جب بھی دو دے۔

مسئلہ نمبر ۲۱..... اگر یہ کہا کہ اس مٹھر میں یا اس صندوق میں جو مال یا روپے ہیں ان کے بدلے خلع کر اور حقیقتاً ان میں کچھ نہ تھا یہ بھی اس کے مثل ہے کہ ہاتھ میں کچھ نہ تھا۔ یونہی اگر یہ کہا کہ اس بھاری یا بکری کے پیٹ میں جو بچہ ہے اس کے بدلے میں اور کمتر مدت حمل میں نہ تھی تو مفت طلاق واقع ہو گئی اور کمتر مدت حمل میں تھی تو دو بچی خلع کے بدلے ملے گا۔ کمتر مدت حمل عورت میں چھ مہینے اور بکری میں چار مہینے اور دوسرے چوپایوں میں بھی وہی چھ مہینے۔ یونہی اگر کہا کہ اس درخت میں جو پھل ہیں ان کے بدلے اور درخت میں پھل نہیں تو مہر واپس کرنا ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۲..... کوئی جانور گھوڑا اونٹ بیل وغیرہ مبہم خلع قرار دیا اور اس کی صفت بھی بیان کر دی تو اوسط درجہ کا دینا واجب آئے گا

اور عورت کو یہ اختیار ہے کہ اس کی قیمت دے دے۔ اور جانور کی صفت نہ بیان کی ہو تو جو کچھ مہر میں لے سکتا ہے وہ واپس کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳..... عورت سے کہا میں نے تجھ سے خلع کیا۔ عورت نے کہا میں نے قبول کیا۔ تو اگر وہ بلفظ شوہر نے یہ نیت طلاق کہا تھا۔ تو طلاق بائن واقع ہوگئی اور مہر ساقط نہ ہوگا بلکہ اگر عورت نے قبول نہ کیا ہو جب بھی یہی حکم ہے۔ اور اگر شوہر یہ کہتا ہے کہ میں نے طلاق کی نیت سے نہ کہا تھا تو طلاق واقع نہ ہوئی۔ جب تک عورت قبول نہ کرے۔ اور اگر یہ کہا تھا کہ فلاں چیز کے بدلے میں تجھ سے خلع کیا تو جب تک عورت قبول نہ کرے گی طلاق واقع نہ ہوگی۔ اور عورت کے قبول کرنے کے بعد اگر شوہر کہے کہ میری مراد طلاق تھی تو اس کی بات مانی نہ جائے۔ (خانیہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۴..... بھاگے ہوئے غلام کے بدلے میں خلع کیا اور عورت نے یہ شرط لگادی کہ میں اس کی ضامن نہیں یعنی اگر مل گیا تو دیدوں گی اور نہ ملا تو اس کا مجھ پر ذمہ نہیں۔ تو خلع صحیح ہے اور شرط باطل یعنی اگر نہ ملا تو عورت اس کی قیمت دے اور اگر یہ شرط لگائی کہ اگر اس میں کوئی عیب ہو تو میں بری ہوں۔ تو یہ شرط صحیح ہے۔ (ردالمحتار)۔ جانور گم شدہ کے بدلے میں ہو جب بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۵..... عورت نے شوہر سے کہا ہزار روپے پر مجھ سے خلع کر۔ شوہر نے کہا کہ تجھ کو طلاق ہے تو یہ اس کا جواب سمجھا جائے گا۔ ہاں اگر شوہر کہے کہ میں نے جواب کی نیت سے نہ کہا تھا تو اس کا قول مان لیا جائے گا اور طلاق مفت واقع ہوگی۔ اور بہتر یہ ہے کہ پہلے ہی شوہر سے دریافت کرلیا جائے۔ یونہی اگر عورت کہتی ہے میں نے خلع طلب کیا تھا اور شوہر کہتا ہے کہ میں نے تجھے طلاق دی تھی۔ تو شوہر سے دریافت کریں اگر اس نے جواب میں کہا تھا تو خلع ہے ورنہ طلاق۔

مسئلہ نمبر ۲۶..... طریقہ فروخت کے لفظ سے بھی خلع ہوتا ہے مثلاً مرد نے کہا میں نے تیرا امر یا تیری طلاق تیرے ہاتھ اتنے کی بیچی۔ عورت نے اسی مجلس میں کہا میں نے قبول کی طلاق واقع۔ یونہی اگر مہر کے بدلے میں بیچی اور اس نے قبول کی ہاں اگر اس کا مہر شوہر پر باقی نہ تھا اور یہ بات شوہر کو معلوم تھی مہر کے بدلے بیچی تو طلاق رجعی ہوگی۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۲۷..... لوگوں نے عورت سے کہا تو نے اپنے نفس کو مہر وغیرہ حقوق کے بدلے طریقہ فروخت سے کہا ہاں طریقہ۔ پھر شوہر سے کہا تو نے بیچا۔ اس نے کہا ہاں تو خلع ہوگیا اور شوہر تمام حقوق سے بری ہوگیا اور اگر خلع کرانے کے لئے لوگ جمع ہوئے اور الفاظ مذکور دونوں سے کہلوائے اب شوہر کہتا ہے میرا خیال میں یہ تھا کہ کسی مال کی طریقہ فروخت ہو رہی ہے۔ جب بھی طلاق کا حکم دیں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۸..... خلع سے خلع ہوتا ہے اس سے عورت کے حقوق ساقط نہ ہوں گے جب تک یہ نہ کہے کہ ان حقوق کے بدلے بیچا۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۲۹..... شوہر نے عورت سے کہا تو نے اپنے مہر کے بدلے مجھ سے تین طلاقیں خریدیں۔ عورت نے کہا خریدیں۔ تو طلاق واقع نہ ہوئی جب تک مرد اس کے بعد یہ نہ کہے کہ میں نے بیچیں اور اگر شوہر نے پہلے یہ کہا کہ مہر کے بدلے مجھ سے تین طلاقیں خریدو اور عورت نے کہا خریدیں تو واقع ہوگئیں اگرچہ شوہر نے بعد میں بیچنے کا لفظ نہ کہا۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۳۰..... عورت نے شوہر سے کہا میں نے اپنا مہر اور نفقہ عدت تیرے ہاتھ بیچا تو نے خریدا۔ شوہر نے کہا۔ میں نے خریدا اٹھ جاؤ چلی گئی تو طلاق واقع ہوئی مگر اختیار یہ ہے اگر پہلے دو طلاقیں نہ دے چکا ہو تو تجدید نکاح کرے۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۳۱..... عورت سے کہا میں نے تیرے ہاتھ ایک طلاق بیچی اور عوض کا ذکر نہ کیا۔ عورت نے کہا میں نے خریدی تو رجعی پڑ گئی اور اگر یہ کہا میں نے تجھے تیرے ہاتھ بیچا اور عورت نے کہا خریدا تو بائن پڑے گی۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۳۲..... عورت نے کہا میں نے تیرے ہاتھ تین ہزار کو طلاق بیچی۔ اس کو تین بار کہا۔ آخر میں عورت نے کہا میں نے خریدی پھر شوہر یہ کہتا ہے کہ میں نے تکرار کے ارادے سے تین بار کہا تھا تو قضاءً اس کا قول معتبر نہیں اور تین طلاقیں واقع ہوگئیں اور عورت کو صرف تین ہزار

دینے ہوں گے نو ہزار نہیں کہ پہلی طلاق تین ہزار کے عوض ہوئی اور اب دوسری تیسری پر مال واجب نہیں ہو سکتا اور چونکہ رجع میں قبلِ رجوع بائن کو لاحق ہوں گی۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۳۳.....مال کے بدلے میں طلاق دی اور عورت نے قبول کر لیا تو مال واجب ہوگا اور طلاق بائن واقع ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۴.....عورت نے کہا ہزار روپے کے عوض مجھے تین طلاقیں دے دے۔ شوہر نے اسی مجلس میں ایک طلاق دے دی تو بائن واقع ہوئی اور ہزار کی تہائی کا مستحق ہے اور مجلس سے اٹھ گیا پھر طلاق دی تو بلا معاوضہ واقع ہوئی اور اگر عورت کے اس کہنے سے پہلے دو طلاقیں دے چکا تھا اور اب ایک دی تو پورے ہزار پائے گا اور اگر عورت نے کہا کہ ہزار روپے پر تین طلاقیں دے اور ایک دی تو رجعی ہوئی اور اگر اس صورت میں مجلس میں تین طلاقیں متفرق کر کے دیں تو ہزار پائے گا اور تین مجلسوں میں دیں تو کچھ نہیں پائے گا۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۵.....شوہر نے عورت سے کہا ہزار کے عوض یا ہزار روپے پر تو اپنے کو تین طلاقیں دے دے۔ عورت نے ایک طلاق دی تو واقع نہ ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۶.....عورت سے کہا ہزار کے عوض یا ہزار روپے پر تجھ کو طلاق ہے۔ عورت نے اسی مجلس میں قبول کر لیا تو ہزار روپے واجب ہوں گے۔ اور طلاق ہو گئی ہاں اگر عورت سفیہ ہے یا قبول کرنے پر مجبور کی گئی تو ابھی مال طلاق پڑ جائے گی اور اگر مریضہ ہے تو تہائی سے رقم ادا کی جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۷.....اپنی دو عورتوں سے کہا تم میں ایک ہزار روپے کے عوض طلاق ہے اور دوسری کو سہ شرطیں کہہ دیں اور دونوں نے قبول کر لیا تو دونوں مطلقہ ہو گئیں اور کسی پر کچھ واجب نہیں ہاں اگر شوہر دونوں سے روپے لینے پر راضی ہو تو روپے لازم ہوں گے اور راضی نہ ہو تو مفت عوض اس صورت میں رجعی ہوگی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۸.....اور اگر یوں کہا کہ ایک کو ہزار روپے پر طلاق اور دوسری کو پانچ سو روپے تو دونوں مطلقہ ہو گئیں اور ہر ایک پر پانچ سو لازم۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۹.....عورت غیر مدخولہ کو ہزار روپے پر طلاق دی اور اس کا مہر تین ہزار کا تھا جو سب ابھی شوہر کے ذمہ ہے تو ڈیڑھ ہزار روپیں ساقط ہو گئے کہ قبل دخول طلاق دی ہے باقی ڈیڑھ ہزار ان میں ہزار طلاق کے بدلے ضائع ہوئے اور پانچ سو شوہر سے واپس لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۰.....ہر کی ایک تہائی کے بدلے ایک طلاق دی اور دوسری تہائی کے بدلے دوسری اور تیسری کے بدلے تیسری تو صرف پہلی طلاق کے عوض ایک تہائی ساقط ہو جائے گی اور دو تہائیاں شوہر پر واجب ہیں (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۱.....عورت کو چار طلاقیں ہزار روپے کے عوض دیں۔ اس نے قبول کر لیں تو تین ہی واقع ہوں گی اور اگر ہزار کے بدلے میں تین قبول کیں تو کوئی نہ ہوئی اور اگر عورت نے شوہر سے ہزار کے بدلے میں چار طلاقیں دینے کو کہا اور شوہر نے تین دیں تو یہ طلاقیں ہزار کے بدلے میں ہو گئیں اور اگر ایک دی تو ایک ہزاری تہائی کے بدلے میں۔ (ح)

مسئلہ نمبر ۴۲.....عورت نے کہا ہزار روپے پر یا ہزار کے بدلے میں مجھے ایک طلاق دے۔ شوہر نے کہا تجھ پر تین طلاقیں اور بدلے کو ذکر نہ کیا تو بلا معاوضہ تین ہو گئیں اور اگر شوہر نے ہزار کے بدلے میں تین دیں تو عورت کے قبول کرنے پر موقوف ہے۔ قبول نہ کیا تو کچھ نہیں اور قبول کیا تو تین طلاقیں ہزار کے بدلے ہوئیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۳.....عورت سے کہا تجھ پر تین طلاقیں ہیں جب تو مجھے ہزار روپے دلوائے تو مقتضا اس کے کہنے سے طلاق واقع نہ ہوگی بلکہ جب عورت ہزار روپے دے گی یعنی شوہر کے سامنے لا کر رکھ دے گی اس وقت طلاقیں واقع ہوں گی اگرچہ شوہر لینے سے انکار کرے اور شوہر روپے

لینے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۴.....دونوں راہ چل رہے ہیں اور خلع کیا۔ اگر ہر ایک کا کلام دوسرے کے کلام سے متصل ہے تو خلع صحیح ہے ورنہ نہیں اور اس صورت میں طلاق بھی واقع نہیں ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۵.....عورت کہتی ہے کہ میں نے ہزار روپے کے بدلے تین طلاقوں کو کہا تھا اور تو نے ایک دی اور شوہر کہتا ہے کہ تو نے ایک ہی کو کہا تھا۔ تو اگر شوہر گواہ پیش کرے تو اسی پر اور عورت کا قول معتبر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۶.....شوہر کہتا ہے کہ میں نے ہزار روپے پر تجھے طلاق دی تو نے قبول نہ کیا۔ عورت کہتی ہے میں نے قبول کیا تھا۔ تو قسم کے ساتھ شوہر کا قول معتبر اور اگر شوہر کہتا ہے کہ میں نے ہزار روپے پر تیرے ہاتھ طلاق بیچ تو نے قبول نہ کی۔ عورت کہتی ہے کہ میں نے قبول کی تھی تو عورت کا قول معتبر ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۷.....عورت کہتی ہے کہ میں نے سو روپے میں طلاق دینے کو کہا تھا۔ شوہر کہتا ہے کہ نہیں بلکہ ہزار کے بدلے۔ تو عورت کا قول معتبر ہے اور دونوں نے گواہ پیش کئے تو شوہر کے گواہ قبول کئے جائیں گے۔ یونہی اگر عورت کہتی ہے بغیر کسی بدلے خلع ہوا۔ اور شوہر کہتا ہے نہیں بلکہ ہزار روپے کے بدلے میں تو عورت کا قول معتبر ہے اور گواہ شوہر کے مقبول۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۸.....عورت کہتی ہے کہ میں نے ہزار کے بدلے میں تین طلاق کو کہا تھا تو نے ایک دی۔ شوہر کہتا ہے میں نے تین دیں۔ اگر اسی مجلس کی بات ہے تو شوہر کا قول معتبر ہے اور وہ مجلس نہ ہو تو عورت کا۔ اور عورت پر ہزار کی تہائی واجب ٹھہرے تب پوری نہیں ہوئی ہے تو تین طلاقیں ہو گئیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۹.....عورت نے خلع چاہا پھر یہ دعویٰ کیا کہ خلع سے پہلے بائن طلاق دے چکا تھا اور اس کے گواہ پیش کئے تو گواہ مقبول ہیں اور بدل خلع واپس کیا جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۰.....شوہر دعویٰ کرتا ہے کہ اتنے پر خلع ہوا۔ عورت کہتی ہے خلع ہوا ہی نہیں تو طلاق بائن واقع ہو گئی۔ رہا مال اس میں عورت کا قول معتبر ہے کہ وہ منکر ہے اور اگر عورت خلع کا دعویٰ کرتی ہے اور شوہر منکر ہے تو طلاق واقع نہ ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۱.....زن وشو میں اختلاف ہو عورت کہتی ہے۔ کہ تین بار خلع ہو چکا اور مرد کہتا ہے دو بار اگر یہ اختلاف تناکح ہو جانے کے بعد ہو اور عورت کا مطلب یہ ہے کہ تناکح صحیح نہ ہوا اس واسطے کہ تین طلاقیں ہو چکیں اب بغیر حلالہ تناکح نہیں ہو سکتا اور مرد کی غرض یہ ہے کہ تناکح صحیح ہو گیا اس واسطے کہ دو ہی طلاقیں ہوئی ہیں تو اس صورت میں مرد کا قول معتبر ہے اور اگر تناکح سے پہلے عدت میں یا بعد عدت یہ اختلاف ہوا تو اس صورت میں تناکح کرنا جائز نہیں۔ دوسرے لوگوں کو بھی یہ جائز نہیں کہ عورت کو تناکح پر آمادہ کریں نہ تناکح ہونے دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۲.....مرد نے کسی سے کہا تو میری عورت سے خلع کروا اس کو یہ اختیار نہیں کہ بغیر مال خلع کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۳.....عورت نے کسی کو بیس ہزار روپے پر خلع کے لئے وکیل بنایا تو اگر وکیل نے بدل خلع مطلق رکھا مثلاً یہ کہا کہ ہزار روپے پر خلع کر یا اس ہزار پر وکیل نے اپنے طرف اضافت کی مثلاً یہ کہا کہ میرے مال سے ہزار روپے پر یا کہا ہزار روپے پر اور میں ہزار روپے کا ضامن ہوں تو دونوں صورتوں میں وکیل کے قبول کرنے سے خلع ہو جائے گا پھر اگر روپے مطلق ہیں جب تو شوہر عورت سے لے گا اور وکیل سے بدل خلع مطالبہ کرے گا عورت سے نہیں پھر وکیل عورت سے لے گا اور اگر وکیل کے اسباب سے بدل خلع کی اور اسباب ہلاک ہو گئے تو وکیل ان کی قیمت ضمانت دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۴.....مرد نے کسی سے کہا کہ تو میری عورت کو طلاق دے دے۔ اس نے مال پر خلع یا مال پر طلاق دی اور عورت مدخولہ

جبتو جائز نہیں اور غیر مدخولہ ہے تو جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۵..... عورت نے کسی کو خلع کے لئے وکیل کیا پھر رجوع کر گئی اور وکیل کو رجوع کا حال معلوم نہ ہوا تو رجوع صحیح نہیں اور قاصد بھیجا تھا اور اس کے پہنچنے سے قبل رجوع کر گئی تو رجوع صحیح ہے اگرچہ قاصد کو اس کی اطلاع نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۶..... لوگوں نے شوہر سے کہا کہ تیری عورت نے خلع کا ہمیں وکیل بنایا۔ شوہر نے وہ ہزار پر خلع کیا۔ عورت وکیل بنانے سے انکار کرتی ہے تو اگر وہ لوگ مال کے ضامن ہوئے تھے تو طلاق ہو گئی اور بدل خلع نہیں دینا ہوگا اور اگر ضامن نہ ہوئے تھے اور زوجہ مدعی ہے کہ عورت نے انہیں وکیل کیا تھا تو طلاق ہو گئی مگر مال واجب نہیں اور اگر زوجہ مدعی وکالت نہ ہو تو طلاق نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۷..... باپ نے لڑکی کا اس کے شوہر سے خلع کرایا۔ اگر لڑکی بالغہ ہے اور باپ بدل خلع کا ضامن ہوا تو خلع صحیح ہے اور اگر مہر پر خلع ہوا اور لڑکی نے اذن دیا تھا جب بھی صحیح ہے اور اگر بغیر اذن ہو اور شوہر پہنچے پر جائز کر دیا جب بھی ہو گیا اور اگر جائز نہ کیا۔ باپ نے مہر کی ضمانت کی تو نہ ہوا اور مہر کی ضمانت کی ہے تو ہو گیا پھر جب لڑکی کو پہنچی اس نے جائز کر دیا تو شوہر مہر سے بری ہے اور جائز نہ کیا تو عورت شوہر سے مہر لے گی اور شوہر اس کے باپ سے۔ اور اگر بالغہ لڑکی کا اس لڑکی کے مال پر خلع کرایا تو صحیح یہ ہے کہ طلاق ہو جائے گی مگر نہ تو مہر ساقط ہوگا نہ لڑکی پر مال واجب ہوگا اور اگر ہزار روپے پر بالغہ کا خلع ہوا اور باپ نے ضمانت کی تو ہو گیا اور روپے باپ کو دیے جائیں گے۔ اور اگر باپ نے یہ شرط کی کہ بدل خلع لڑکی دے گی تو اگر لڑکی سمجھ والی ہے یہ سمجھتی ہے کہ خلع ناجائز ہے جدا کر دیتا ہے تو اس کے قبول پر موقوف ہے۔ قبول کر لے گی تو طلاق واقع ہو جائے گی مگر مال واجب نہ ہوگا اور اگر بالغہ لڑکی ماں نے اپنے مال سے خلع کرایا یا ضامن ہوئی تو خلع ہو جائے گا اور اگر لڑکی کے مال سے کرایا تو طلاق نہ ہوئی۔ یونہی اگر اجنبی نے خلع کرایا تو یہی حکم ہے۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۵۸..... نابالغہ نے اپنا خلع خود کرایا اور سمجھ والی ہے تو طلاق ہو جائے گی مگر مال واجب نہ ہوگا اور اگر مال کے بدلے طلاق دلوائی تو طلاق رجعی ہوگی۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۹..... نابالغ لڑکا یا خود خلع کر سکتا ہے یا اس کی طرف سے اس کا باپ۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶۰..... عورت نے اپنے مرض الموت میں خلع کرایا اور عدت میں مر گئی تو تہائی مال اور میراث اور بدل خلع ان تینوں میں جو کم ہے شوہر دیا جائے گا اور اگر اس بدل کے علاوہ کوئی مال ہی نہ ہو تو اس کی تہائی اور میراث میں جو کم ہے دیا جائے گا اور اگر عدت کے بعد مری تو بدل خلع لے لے گا جب کہ تہائی مال کے اندر ہو اور عورت غیر مدخولہ ہے اور مرض الموت میں پورے مہر کے بدلے خلع ہوا تو نصف مہر بسبب طلاق کے ساقط ہے۔ رہا نصف اب اگر عورت کے اور مال نہیں جبتو اس نصف کی چوتھائی کا شوہر حق دار ہے۔ (درمختار و الجوہرۃ)

ظہار کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓئِيْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ (پ۲۸، المجادلۃ ۲)

اور وہ جو تم میں اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہہ بیٹھتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں ان کی مائیں تو وہی ہیں جن سے وہ پیدا ہیں، اور وہ بیشک بری اور بڑی جھوٹ بات کہتے ہیں اور بیشک اللہ ضرور معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے (ترجمہ کنز الایمان)

مسائل فقہیہ:

مسئلہ نمبر ۱.....ظہار کے یہ معنی ہیں کہ اپنی زوجہ یا اس کے کسی جزو شائع یا ایسے جزو کو جو کل سے تعبیر کیا جاتا ہو ایسی عورت سے تشبیہ دینا جو اس پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو یا اس کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جس کی طرف دیکھنا حرام ہو مثلاً کہا تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے یا تیرا سر یا تیری گردن یا تیرا نصف میری ماں کی پیٹھ کی مثل ہے۔

مسئلہ نمبر ۲.....ظہار کے لئے اسلام و عقل و بلوغ شرط ہے بالغ نے اگر کہا تو ظہار نہ ہوا یعنی اگر کمسنی کے بعد شرف اسلام ہوا تو اس پر کفارہ لازم نہیں۔ یونہی نابالغ و مجنون یا ہوش یا سرسام و برسام کے بیمار نے یا ہوش یا سونے والے نے ظہار کیا تو ظہار نہ ہوا اور مذاق میں یا نشہ میں یا مجبور کیا گیا اس حالت میں زبان سے غلطی میں ظہار کا لفظ نکل گیا تو ظہار ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳.....زوجہ کی جانب سے کوئی شرط نہیں آزاد ہو یا باندی مدخولہ یا غیر مدخولہ مسلمہ ہو یا کتابیہ یا بالغہ ہو یا بالغہ بلکہ اگر عورت غیر کتابیہ ہے اور اس کا شوہر اسلام لایا مگر ابھی عورت پر اسلام پیش نہیں کیا گیا تھا کہ شوہر نے ظہار کیا تو ظہار ہو گیا۔ عورت مسلمان ہوئی تو شوہر پر کفارہ دینا ہوگا۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۴.....باندی سے ظہار نہیں ہو سکتا موطوءہ ہو یا غیر موطوءہ۔ یونہی اگر کسی عورت سے بغیر اذن لئے نکاح کیا یا ظہار کیا پھر عورت نے نکاح کو جائز کر دیا تو ظہار نہ ہوا کہ وقت ظہار وہ زوجہ نہ تھی۔ یونہی جس عورت کو طلاق بائن دے چکا ہے یا ظہار کو کسی شرط پر معلق کیا اور وہ شرط اس وقت پائی گئی کہ عورت کو طلاق بائن دے چکا تھا ان صورتوں میں ظہار نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵.....جس عورت سے تشبیہ دی اگر اس کی حرمت عارضی ہے ہمیشہ کے لئے نہیں تو ظہار نہیں مثلاً زوجہ کی بہن یا جس کو تین طلاقیں دی ہیں یا مجوسی یا بت پرست عورت کہ یہ مسلمان یا کتابیہ ہو سکتی ہیں اور ان کی حرمت دائمی نہ ہوا ظاہر۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶.....ہندہ سے کہا کہ اگر تو میری عورت ہوتا میں تجھ سے نکاح کروں تو ایسی ہے تو ظہار ہو جائے گا ملک یا سبب ملک کی طرف اضافت ہوئی اور یہ کافی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷.....عورت مرد سے ظہار کے احتراز کرے تو ظہار نہیں بلکہ لغو ہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۸.....عورت کے سر یا پیر یا گردن یا شرمگاہ کو محارم سے تشبیہ دی تو ظہار ہے اور اگر عورت کی پیٹھ یا پیٹ یا ہاتھ پاؤں یا ران کی تشبیہ دی تو نہیں۔ یونہی اگر محارم کے ایسے عضو سے تشبیہ دی جس کی طرف نظر کرنا حرام ہو مثلاً سر یا پیر یا ہاتھ یا پاؤں یا بال تو ظہار نہیں اور گھٹنے سے تشبیہ دی تو ہے۔ (جوہرہ نیرہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۹.....محارم سے مراد دائم ہے نسبی ہوں یا رضاعی یا سسرالی رشتہ سے لہٰذا ماں بہن پھوپھی خالہ کی اور رضاعی ماں اور بہن وغیرہا اور زوجہ کی ماں اور لڑکی جب کہ زوجہ مدخولہ اور مدخولہ نہ ہو تو اس کی لڑکی سے تشبیہ دینے میں ظہار نہیں کہ وہ محارم میں نہیں۔ یونہی جس عورت سے اس کے باپ یا بیٹے نے صحبت نہ کیا ہے اس سے تشبیہ دی یا جس عورت سے اس نے زنا کیا ہے اس کی ماں یا لڑکی سے تشبیہ دی تو ظہار ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰.....محارم کی پیٹھ یا پیٹ یا ران سے تشبیہ دی یا کہا میں نے تجھ سے ظہار کیا تو یا اطلاق رکھا ہیں ان میں نیت کی کچھ حاجت نہیں کچھ بھی نیت نہ ہو یا طلاق کی نیت ہو یا اکرام کی نیت ہو ہر حالت میں ظہار ہی ہے اور اگر یہ کہا ہے کہ مقصود جھوٹی خبر دینا تھا یا زنا سے گزشتہ کی خبر دینا ہے تو قضاً تصدیق نہ کریں گے اور عورت بھی تصدیق نہیں کر سکتی۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱.....عورت کو ماں یا بیٹے یا بہن کہا تو ظہار نہیں مگر ایسا کہنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲.....عورت سے کہا تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے۔ تو نیت دریافت کی جائے گی اگر اس کے اعزاز کے لئے کہا تو کچھ نہیں

اور طلاق کی نیت سے تو بائن طلاق واقع ہوئی اور ظہار کی نیت ہے تو ظہار ہے اور تحریم کی نیت ہے تو ایلا ہے اور کچھ نیت نہ ہو تو کچھ نہیں۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۳..... اپنی چند عورتوں کو ایک مجلس یا متعدد مجالس میں محارم کے ساتھ تشبیہ دی تو سب سے ظہار ہو گیا۔ ہر ایک کے لئے الگ الگ کفارہ دینا ہوگا۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۴..... کسی نے اپنی عورت سے ظہار کیا تھا دوسرے نے اپنی عورت سے کہا تو مجھ پر ویسی ہے جیسی فلاں کی عورت تو یہ بھی ظہار ہو گیا۔ یا ایک عورت سے ظہار کیا تھا دوسری سے کہا تو مجھ پر اس کی مثل ہے یا کہا میں نے تجھے اس کے ساتھ شریک کر دیا تو دوسری سے بھی ظہار ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵..... ظہار کی تعلیق بھی ہو سکتی ہے مثلاً اگر فلاں کے گھر گئی تو ایسی ہے تو ظہار ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶..... ظہار کا حکم یہ ہے کہ جب تک کفارہ نہ دے اس وقت تک اس عورت سے جماع کرنا یا شہوت کے ساتھ اس کا بوسہ لینا یا اس کو چھونا یا اس کی شرمگاہ کی طرف نظر کرنا حرام ہے اور بغیر شہوت چھونے یا بوسہ لینے میں حرج نہیں مگر اب بوسہ بغیر شہوت بھی جائز نہیں۔ کفارہ سے پہلے جماع کر لیا تو توبہ کرے اور اس کے لئے کوئی دوسرا کفارہ واجب نہ ہوا مگر جب تک کفارہ نہ دے ہر بار ایسا نہ کرے اور عورت کو بھی جائز نہیں کہ شوہر کو قربت کرنے دے۔ (جوہرہ و درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷..... ظہار کے بعد عورت کو طلاق دی پھر اس سے نکاح کیا تو اب وہ بیویاں حرام ہیں اگرچہ دوسرے شوہر کے بعد اس سے نکاح میں آئی بلکہ اگر چار سے تین طلاقیں دی ہوں۔ یونہی اگر زمانہ کسی کی تنیز بھی تھی ظہار کے بعد طریدی اور اب نکاح باطل ہو گیا مگر بغیر کفارہ ظہار وغیرہ نہیں کر سکتا۔ یونہی اگر عورت مرتد ہو گئی اور دارالحرب کو چلی گئی پھر قید کر کے لائی گئی اور شوہر نے خریدی یا شوہر مرتد ہو گیا فرض کسی طرح کفارہ سے بچا نہیں۔ (عالمگیری و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۸..... اگر ظہار کسی خاص وقت کے لئے ہے مثلاً ایک ماہ یا ایک سال اور اس مدت کے اندر جماع کرنا چاہے تو کفارہ دے اور اگر مدت گزر گئی اور قربت نہ کی تو کفارہ ساقط اور ظہار باطل۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۹..... شوہر کفارہ نہیں دیتا تو عورت کو یہ حق ہے کہ قاضی کے پاس دعویٰ کرے۔ قاضی مجبور کرے گا یا کفارہ دے کر قربت کرے یا عورت کو طلاق دے اور اگر کہتا ہے کہ میں نے کفارہ دے دیا ہے تو اس کا کہنا نہ مانیں جب تک اس کا جھوٹا ہونا معروف نہ ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰..... ایک عورت سے چند بار ظہار کیا تو اتنے ہی کفارے دے اگرچہ ایک ہی مجلس میں متعدد بار الفاظ ظہار کہے اور اگر یہ کہتا ہے کہ بار بار لفظ بولنے سے متعدد ظہار مقصود نہ تھے۔ بلکہ ایک ہی مقصود تھی تو اگر ایک ہی مجلس میں ایسا ہوا۔ قسم لی جائے گی اور نہ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱..... پورے جب اور پورے رمضان کے لئے ظہار کیا تو ایک ہی کفارہ واجب ہوگا خواہ جب میں کفارہ دیا یا رمضان میں شعبان میں نہیں دے سکتا کہ شعبان میں ظہار ہی نہیں۔ یونہی اگر ظہار کیا اور کسی دن کا استثنا کیا تو اس دن کفارہ نہیں دے سکتا۔ اس کے علاوہ جس دن چاہے دے سکتا ہے۔ (درمختار)

WWW.NAFSEISLAM.COM

کفارہ کا بیان

اللہ ﷻ فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ

يُسْقَطُ فَاطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۚ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ (پ۲۸، المجادلۃ ۴)

اور وہ جو اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہیں پھر وہی کہنا چاہیں جس پر اتنی بڑی بات کہہ چکے تو ان پر لازم ہے ایک بردہ آزاد کرنا قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں یہ ہے جو نصیحت تمہیں کی جاتی ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے پھر جسے بردہ نہ ملے تو لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں پھر جس سے روزے بھی نہ ہو سکیں تو ساٹھ مسکینوں کا پیٹ بھرے یہ اس لیے کہ تم اللہ و رسول پر ایمان رکھو اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

حدیث ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ رحمہم اللہ نے روایت کی کہ حضرت سلمہ بن صخر بیاضی رضی اللہ عنہ نے اپنی زوجہ سے رمضان گزرنے تک کے لئے ظہار کیا تھا اور آدھا رمضان گزرا کہ شب میں انہوں نے جماع کر لیا پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ ارشاد فرمایا ایک غلام آزاد کرو۔ عرض کی مجھے میسر نہیں۔ ارشاد فرمایا تو دو ماہ کے لگاتار روزے رکھو۔ عرض کی اس کی بھی طاقت نہیں۔ ارشاد فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ عرض کی میرے پاس تین۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ وہ زنبیل دے دو کہ مساکین کو کھلائے۔

مسئلہ نمبر ۱..... ظہار کرنے والا جماع کا ارادہ کرے تو کفارہ واجب ہے اور اگر یہ چاہے کہ وطی نہ کرے اور عورت اس پر حرام ہی رہے تو کفارہ واجب نہیں اور اگر ارادہ جماع کا تھا مگر زوجہ مر گئی تو واجب نہ رہا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲..... ظہار کا کفارہ غلام یا کنیز آزاد کرنا ہے۔ مسلمان ہو یا کافر، بالغ ہو یا نابالغ یہاں تک کہ اگر دودھ پیتے بچے کو آزاد کیا تو کفارہ ادا ہو گیا۔ (کتب عامہ)

مسئلہ نمبر ۳..... پہلے نصف غلام کو آزاد کیا اور جماع سے پہلے پھر نصف باقی کو آزاد کیا تو کفارہ ادا ہو گیا اور اگر درمیان میں جماع کر لیا تو ادا نہ ہوا۔ اور اگر غلام مشترک ہے اور اس نے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو ادا نہ ہوا اگرچہ یہ مالدار ہو یعنی جب غلام مشترک کو آزاد کرے اور مالدار ہو تو حکم یہ ہے کہ اپنے شریک کو اس کے حصہ کی قدر دے اور کل غلام اس کی طرف سے آزاد ہو گا۔ مگر کفارہ ادا نہ ہو گا۔ یونہی دو غلاموں میں آدھے آدھے کا مالک ہے اور دونوں کے نصف نصف کو آزاد کیا تو کفارہ ادا نہ ہوا۔ (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴..... آدھا غلام آزاد کیا اور ایک مہینے کے روزے رکھ لیے یا تیس مسکینوں کو کھانا کھلا دیا تو کفارہ ادا نہ ہوا۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۵..... غلام آزاد کرنے میں شرط یہ ہے کہ کفارہ کی نیت سے آزاد کیا ہو بغیر نیت کفارہ آزاد کرنے سے کفارہ ادا نہ ہو گا اگرچہ آزاد کرنے کی نیت کیا کرے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۶..... اس کا قریبی رشتہ دار یعنی وہ کہ اگر ان میں سے ایک مرد ہوتا اور دوسرا عورت تو نکاح باہم حرام ہوتا مثلاً اس کا بھائی یا باپ یا بیٹا یا چچا یا بھتیجا یہ رشتہ دار کا جب مالک ہو گا تو آزاد ہو جائے گا خواہ کسی طرح مالک ہو مثلاً اس نے خریدا یا کسی نے ہبہ یا تصدق کیا یا وراثت میں ملا، بہرحال ایسا غلام اگر یا کنیز اس کی ملک میں آیا مثلاً وراثت میں ملا اور آزاد ہو گیا تو اگر چہ اس نے کفارے کی نیت کی ادا نہ ہوا اور اگر باختیار خود اپنی ملک میں (مثلاً خریدا) اور جس عمل کے ذریعہ سے ملک میں آیا اس کے پائے جانے کے وقت (مثلاً خریدتے وقت) کفارہ کی نیت کی تو کفارہ ادا ہو گیا۔ (جوہرہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۷..... جو غلام گروی یا مدین ہے اسے آزاد کیا تو کفارہ ادا ہو گیا۔ یونہی اگر بھاگا ہوا ہے اور یہ علم ہے کہ زندہ ہے تو آزاد کرنے سے کفارہ ادا ہو جائے گا اور اگر بالکل اس کا پتا، علم نہ ہو کہ یہ علم کو زندہ ہے یا مر گیا تو نہ ہو گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸.....اگر غلام میں کسی قسم کا عیب ہے تو اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ وہ عیب اس قسم کا ہو جس سے جنس منفعت فوت ہوتی ہے یعنی دیکھنے بننے بولنے پکڑنے چلنے کی اس کی قدرت نہ ہو یا عاقل نہ ہو تو کفارہ ادا نہ ہوگا دوسرے یہ کہ اس حد کا نقصان نہیں تو ہو جائے گا لہٰذا اتنا بہرا کہ چیخنے سے بھی نہ سنے یا گونگا اندھا یا مجنون کہ کسی وقت اس کو افاقہ نہ ہوتا ہو یا ہو تو بہت کم کہ اچھے ہونے کی امید نہ ہو جس کے سب دانت گر گئے ہوں اور کھانے سے بالکل عاجز ہو یا جس کے دونوں ہاتھ کٹے ہوئے ہوں یا ہاتھ کے دونوں انگوٹھے کٹے ہوں یا علاوہ انگوٹھے کے ہر ہاتھ کی تین تین انگلیاں یا دونوں پاؤں یا ایک جانب کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں نہ ہو یا لنجا یا فالج کا مارا ہو یا دونوں ہاتھ سے کام نہ دیتا ہو تو ان سب کے آزاد کرنے سے کفارہ ادا نہ ہوا۔ (درمختار و بحر)

مسئلہ نمبر ۹.....اگر ایسا بہرا ہے کہ چیخنے سے سن لیتا ہے یا مجنون ہے مگر کبھی افاقہ بھی ہوتا ہے اور اسی حالت میں آزاد کیا یا اس کا ایک ہاتھ یا ایک پاؤں یا ایک ہاتھ ایک پاؤں خلاف سے کٹا ہو یعنی ایک دہنا دوسرا بایاں یا ایک بایاں سا ایک ہاتھ کا انگوٹھا یا پاؤں کے دونوں انگوٹھے یا ہر ہاتھ کی دونوں انگلیاں یا دونوں ہونٹ یا دونوں کان یا ناک کٹی ہو یا انگلیں یا عضو تناسل کٹ گیا ہو یا لونڈی کا آگے کا مقام بند ہو یا جھوں یا داڑھی یا سر کے بال نہ ہوں یا کانا یا چندھا ہو یا ایسا پیر ہو جس کے اچھے ہونے کی امید ہے اگر چہ موت کا خوف ہو یا سپید داغ کی بیماری ہو یا مرد ہو تو ان کے آزاد کرنے سے کفارہ ادا ہو جائے گا۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰.....لونڈی کے حکم میں بچہ ہے اس کو کفارے میں آزاد کیا تو نہ ہوا۔ اس کے غلام کو کسی نے غصب کیا اس کے مالک نے آزاد کر دیا تو ہو گیا اور امر طلقہ وعدہ بروکالت جس نے قبول کیا ہو یا کچھ ادا نہ کیا ہو یا کچھ ادا کیا مگر پورا ادا کرنے سے عاجز ہو گیا تو اسے آزاد کرنے سے کفارہ ادا ہو گیا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱.....اپنا غلام دوسرے کے کفارہ میں آزاد کر دیا مگر اس کے بغیر حکم ہے تو ادا نہ ہوا اس کے کہنے سے مثلاً اس نے کہا اپنا غلام میری طرف سے آزاد کر دے اور کوئی عوض ذکر نہ کیا جب بھی ادا نہ ہوا اور اگر عوض کا ذکر ہے مثلاً اپنا غلام میری طرف سے اتنے پر آزاد کر دے تو ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲.....کفار کے دو کفارے اس کے ذمے تھے۔ اس نے دو غلام آزاد کئے اور یہ نیت نہ کی کہ فلاں غلام فلاں کفارہ میں آزاد کیا تو دونوں ادا ہو گئے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳.....کسی غلام کو کہا اگر میں تجھے خریدوں تو تو آزاد ہے پھر اسے کفارہ کفار کی نیت سے خریدا تو آزاد ہو گیا مگر کفارہ ادا نہ ہوا اور اگر پہلے کہہ دیا تھا کہ اگر تجھے خریدوں تو میرے کفار کے کفارے میں آزاد ہے تو ہو جائے گا (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴.....جب غلام پر قدرت ہے اگر چہ وہ خدمت کا غلام ہو تو کفارہ آزاد کرنے ہی سے ہو گا اور اگر غلام کی استطاعت نہ ہو خواہ اس لئے کہ اس کے پاس دام نہیں تو کفارہ میں پے در پے دو مہینے کے روزے رکھے اور اگر اس کے پاس خدمت کا غلام ہے یا مدین ہے یا دین ادا کرنے کے لئے غلام کے سوا کچھ نہیں تو ان صورتوں میں بھی روزے وغیرہ سے کفارہ ادا نہیں کر سکتا بلکہ غلام ہی آزاد کرنا ہو گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵.....روزے سے کفارہ ادا کرنے میں یہ شرط ہے کہ اس مدت کے اندر ماہ رمضان نہ ہو عید الفطر نہ عید الاضحیٰ نہ ایام تشریق ہاں اگر مسافر رہتا ہو رمضان میں کفارہ کی نیت سے روزہ رکھ سکتا ہے۔ مگر ایام مہینہ میں اسے بھی اجازت نہیں۔ (بحر و درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶.....روزے اگر پہلی تاریخ سے رکھے تو دوسرے مہینے کے ختم پر کفارہ ادا ہو گیا اگر چہ دونوں مہینے ۲۹ کے ہوں اور اگر پہلی تاریخ سے نذر کے ہوں تو ساٹھ پورے رکھنے ہوں گے اور اگر چہ دو روزے رکھنے کے بعد چاند ہوا پھر اس مہینے کے روزے رکھ لئے اور یہ ۲۹ دن کا مہینہ ہوا اس کے بعد پندرہ دن اور رکھ لئے کہ ۵۹ دن ہوئے جب بھی کفارہ ادا ہو جائے گا۔ (درمختار و الکتاب)

مسئلہ نمبر ۱۷..... روزوں سے کفارہ ادا ہونے میں شرط ہے کہ پچھلے روزے کے ختم تک غلام آزاد کرنے پر قدرت نہ ہو یہاں تک کہ پچھلے روزے کی آخر ساعت میں بھی اگر قدرت پائی گئی تو روزے سے کافی نہیں بلکہ غلام آزاد کرنا ہوگا اور اب یہ روزہ نفل ہوا اس کا پورا کرنا مستحب رہے گا۔ اگر فوراً نہ توڑے گا تو اس کی قضا نہیں بلکہ کچھ دیر بعد توڑے گا تو قضا لازم ہے۔ (درمختار و غیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۸..... کفارہ کا روزہ ہو توڑ دیا خواہ عذر و غیر عذر کسی عذر سے توڑ دیا خواہ بغیر عذر یا ظہار کرنے والے نے جس عورت سے ظہار کیا ان دو مہینوں کے اندر یا دن رات میں سے کچھ کی قصداً کی ہو یا بھول کر تو سرے سے روزے رکھے کہ شرط یہ ہے کہ شروع سے پہلے دو مہینے کے پے در پے روزے رکھے اور ان صورتوں میں یہ شرط پائی نہ گئی۔ (درمختار و الکتاب)

مسئلہ نمبر ۱۹..... یہ احکام جو کفارہ کے متعلق بیان کئے گئے یعنی غلام آزاد کرنے اور روزے رکھنے کے متعلق یہ ظہار کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ ہر کفارہ کے یہی احکام ہیں مثلاً قتل کا کفارہ یا روزہ رمضان توڑنے کا کفارہ۔ قسم کا کفارہ ہر قسم کے کفارے میں تین روزے ہیں اور یہ حکم کہ روزے توڑ دیا تو سرے سے رکھنے ہوں گے کفارہ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ جہاں پے در پے کی شرط ہو مثلاً پے در پے روزوں کی منت مانی تو یہاں بھی یہی حکم ہے البتہ اگر عورت نے رمضان کا روزہ توڑ دیا اور کفارہ میں روزے رکھ رہی تھی اور حیض آ گیا تو سرے سے رکھنے کا حکم نہیں۔ بلکہ جتنے باقی ہوں ان کا رکھنا کافی ہے ہاں اگر اس حیض کے بعد آسہ ہوگئی یعنی اب ایسی عمر ہوگئی کہ حیض نہ آئے گا تو سرے سے رکھنے کا حکم دیا جائے گا کہ اب وہ پے در پے دو مہینے کے روزے رکھ سکتی ہے اور اگر اٹھائے کفارہ میں عورت کے بچہ ہوا تو سرے سے رکھے۔ ظہار وغیرہ کے کفاروں میں ایک اور فرق ہے وہ یہ کہ خفیہ ظہار کے علاوہ میں اگر رات میں بیوی کی باری میں بھول کر کر لی تو سرے سے روزے رکھنے کی حاجت نہیں۔ یعنی ظہار کے روزوں میں اگر بھول کر کھا یا پیا یا دوسری عورت سے بھول کر جماع کیا یا رات میں قصداً جماع کیا تو سرے سے رکھنے کی حاجت نہیں۔ (درمختار و الکتاب)

مسئلہ نمبر ۲۰..... غلام نے اگر اپنی عورت سے ظہار کیا اگرچہ مکاتب ہو یا اس کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا ہو باقی کے لئے سعایت کرتا ہو یا آزاد نے ظہار کیا مگر بوجہ کم عقلی کے اس کے تصرفات روک دیئے گئے ہوں تو ان سب کے لئے کفارے میں روزے رکھنا معین ہے ان کے غلام آزاد کو کھانا یا کھانا کھلانا نہیں جبکہ غلام کے آقا نے اس کی طرف سے غلام آزاد کر دیا یا کھانا کھلا دیا تو یہ کافی نہیں اگر چہ غلام کی اجازت سے ہو اور کفارہ کے روزوں سے اس کا آقا منع نہیں کر سکتا اور اگر غلام نے کفارہ کے روزے اب تک نہیں رکھے اور اب آزاد ہو گیا تو اگر غلام آزاد کرنے پر قدرت ہو تو آزاد کرے ورنہ روزے رکھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱..... روزے رکھنے پر بھی اگر قدرت نہ ہو کہ بیمار ہے اور بیٹھے ہونے کی امید نہیں یا بہت بوڑھا ہے تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے اور یا اختیار ہے کہ ایک دن سے ساٹھ مسکینوں کو کھلا دے یا متفرق طور پر مگر شرط یہ ہے کہ اس شمار میں روزے پر قدرت حاصل نہ ہو ورنہ کھلانا صدقہ نفل ہوگا اور کفارہ میں روزے رکھنے ہوں گے اور اگر ایک وقت ساٹھ کو کھلایا دوسرے وقت ان کے سوا دوسرے ساٹھ کو کھلایا تو ادا ہو گیا بلکہ ضروری ہے کہ پہلوں یا پچھلوں کو پھر ایک وقت کھلائے۔ (درمختار و الکتاب)

مسئلہ نمبر ۲۲..... شرط یہ ہے کہ ان مسکینوں کو کھانا کھلایا ہو ان میں کوئی نابالغ غیر مراہق نہ ہو ہاں اگر ایک جوان کی پوری خوراک کا اسے مالک کر دیا تو کافی ہے۔ (درمختار و الکتاب)

مسئلہ نمبر ۲۳..... یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہر مسکین کو بقدر صدقۂ فطر یعنی نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جو یا ان کی قیمت کا مالک کر دیا جائے مگر یہ احتیاط کافی نہیں اور انہیں لوگوں کو دے سکتے ہیں جنہیں صدقۂ فطر دے سکتے ہیں۔ جن کی تفصیل صدقۂ فطر کے بیان میں مذکور ہوئی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ صبح کو کھلا دے اور شام کے لئے قیمت دے دے یا شام کو کھلا دے اور صبح کے کھانے کی قیمت دے دے یا دو دن صبح کو یا شام کو کھلا دے یا تین کو کھلائے اور تین کو دے دے غرض یہ کہ ساٹھ کی تعداد جس طرح چاہے پوری کرے اس کا اعتبار ہے یا پورا صاع گیہوں اور نصف صاع

جو دے دے یا کچھ گیہوں یا جو دے باقی کی قیمت ہر طرح اختیار ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۴.....کھانے میں پیٹ بھر کر کھلانا شرط ہے اگر چہ تھوڑے ہی کھانے میں آسودہ ہو جائیں اور اگر پہلے ہی سے کوئی آسودہ تھا تو اس کا کھانا کافی نہیں اور بہتر یہ ہے کہ گیہوں کی روٹی اور سالن کھلائے اور اس سے اچھا کھانا ہو تو اور بہتر ہے اور جو کی روٹی ہو تو سالن ضروری ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۵.....ایک مسکین کو سا نحوں تک دونوں وقت کھلایا ہر روز بقدر صدقۂ فطر اسے دے دیا جب بھی ادا ہو گیا اور اگر ایک ہی دن میں ایک مسکین کو سب دیدیا ایک دفعہ میں یا سب دفعہ کر کے یا اس کو سب بطور ہبہ دیا تو صرف اس ایک دن کا ادا ہوا۔ یونہی اگر تیس مساکین کو ایک ایک صاع گیہوں دیئے یا دو دو صاع جو تو صرف تیس کو دینا قرار پائے گا یعنی تیس مساکین کو پھر دینا پڑے گا۔ یہ اس صورت میں ہے کہ ایک دن میں دیئے ہوں اور دو دنوں میں دینے تو جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶.....سا نحو مساکین کو پاؤ پاؤ صاع گیہوں دینے تو ضروری ہے کہ ان میں ہر ایک کو پاؤ پاؤ صاع اور سے اور اگر ان کے عوض میں اور سا نحو مساکین کو پاؤ پاؤ صاع گیہوں دیئے تو کفارہ ادا نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷.....ایک سو تیس مساکین کو ایک وقت کھانا کھلا دیا تو کفارہ ادا نہ ہوا بلکہ ضروری ہے کہ ان میں سے سا نحو کو پھر ایک وقت کھلائے خواہ اسی دن یا کسی اور دوسرے دن اور اگر وہ نہ ملیں تو دوسرے سا نحو مساکین کو دونوں وقت کھلائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸.....اس کے ذمہ دو کفارے تھے خواہ ایک ہی عورت سے دونوں کفارے کئے یا دو عورتوں سے اور دونوں کے کفارہ میں سا نحو مساکین کو ایک ایک صاع گیہوں دے دیئے تو صرف ایک کفارہ ادا ہوا اور اگر پہلے نصف نصف صاع ایک کفارے میں دیئے پھر انہیں کو نصف نصف صاع دوسرے کفارہ میں دیئے تو دونوں ادا ہو گئے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۹.....دو کفاروں کے کفاروں میں دو غلام آزاد کر دیئے یا چار ماہ کے روزے رکھ لئے یا ایک سو تیس مسکینوں کا کھانا کھلا دیا تو دونوں کفارے ادا ہو گئے اگر چہ معین نہ کیا ہو کہ یہ فلاں کا کفارہ ہے اور یہ فلاں کا۔ اور اگر دونوں دو قسم کے کفارے ہوں تو کوئی ادا نہ ہوا مگر جب کہ یہ نیت ہو کہ ایک کفارہ میں یہ اور ایک میں وہ اگر چہ معین نہ کیا ہو کہ کون سے کفارہ میں یہ اور کس میں وہ۔ اور اگر دونوں کی طرف سے ایک غلام آزاد کیا یا دو ماہ کے روزے رکھ کے تو ایک ادا ہوا اور اسے اختیار ہے کہ جس کے لئے چاہے معین کرے اور اگر دونوں کفارے دو قسم کے ہیں مثلاً ایک کفارہ کا ہے دوسرا قتل کا تو کوئی کفارہ ادا نہ ہوا مگر جب کہ کفارۂ قتل آزاد کیا ہو تو یہ کفارہ کے لئے متعین ہے کہ قتل کے کفارہ میں مسلمان کا آزاد کرنا شرط ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۰.....دو قسم کے کفارے ہیں۔ اور سا نحو مساکین کو ایک ایک صاع گیہوں دونوں کفاروں میں دے دیئے تو دونوں ادا ہو گئے اگر چہ پورا پورا ساصاع ایک مرتبہ دیا ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۱.....نصف غلام آزاد کیا اور ایک مہینے کے روزے رکھے یا تیس مسکینوں کو کھانا کھلایا تو کفارہ ادا نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۲.....کفارہ میں یہ ضروری ہے کہ قربت سے پہلے سا نحو مسکینوں کو کھلا دے اور اگر پورے سا نحو مساکین کو کھلا نہیں چکا ہے اور درمیان میں دخل کر لیا تو اگر چہ یہ حرام ہے مگر جتنوں کو کھلا چکا ہے جماع کل نہ ہوا باقیوں کو کھلا دے سرے سے پھر سا نحو کو کھلانا ضروری نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۳۳.....دوسرے نے بغیر اس کے حکم کے کھلا دیا تو کفارہ ادا نہ ہوا۔ اور اس کے حکم سے بھی ہے تو صحیح ہے مگر جو صرف ہوا ہے وہ اس سے نہیں لے سکتا ہاں اگر اس نے حکم کرتے وقت یہ کہدیا کہ جو صرف ہو گا میں دوں گا تو لے سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۴.....جس کے ذمہ کفارہ تھا اس کا انتقال ہو گیا۔ وارث نے اس کی طرف سے کھانا کھلا دیا یا قسم کے کفارہ میں کپڑے پہنا دینے تو ہو جائے گا اور غلام آزاد کیا تو نہیں۔ (ردالمحتار)

لعان کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّاۤ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۬ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ وَیَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۝ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ (پ۱۸ النور ۶ تا ۹)

اور وہ جو اپنی عورتوں پر عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اگر جھوٹا ہو۔ عورت سے یوں سزا ٹل جائے گی کہ وہ اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں یوں کہے کہ عورت پر اللہ کا غضب اگر مرد سچا ہو

(ترجمہ کنز الایمان)

حدیث ۱..... صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا کسی مرد کو اپنی بیوی کے ساتھ پاؤں تو اسے جھوٹوں بھی نہیں یہاں تک کہ چار گواہ لاؤں۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہاں۔ انہوں نے عرض کی ہرگز نہیں قسم ہے اس کی جس نے حضور ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں فوراً تلوار سے کام تمام کر دوں گا۔ حضور ﷺ نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ سنو! تمہارا سردار کیا کہتا ہے۔ یہ شدید غیرت والا ہے اور میں اس سے زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت والا ہے۔

حدیث ۲..... یہ اللہ عزوجل کی غیرت ہی کی وجہ سے ہے کہ فواحش (بے حیائی کی باتوں) کو حرام فرما دیا ہے خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔ صحیحین میں انہیں سے مروی کہ ایک اعرابی نے حاضر ہو کر حضور ﷺ سے عرض کی کہ میری عورت سے سیاہ رنگ کا لڑکا پیدا ہوا ہے اور مجھے اس کا اپنا بچہ ہے۔ (یعنی معلوم ہوتا ہے بیٹا بھی ہے) حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تیرے پاس اونٹ ہیں۔ عرض کی ہاں۔ فرمایا ان کے رنگ کیا ہیں۔ عرض کی سرخ۔ فرمایا ان میں کوئی کبھرا بھی ہے۔ عرض کی چند کبھرے بھی ہیں۔ فرمایا تو سرخ رنگ والوں میں یہ کبھرا کہاں سے آ گیا۔ عرض کی کہ شاید رگ نے کھینچا ہو یعنی اس کے باپ دادا میں کوئی ایسا ہوگا اس کا اثر ہوگا۔ فرمایا تو یہاں بھی شاید رگ نے کھینچا ہو۔ اتنی بات پر اسے انکار نسب کی اجازت نہ دی۔

حدیث ۳..... صحیح بخاری شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کوئی شخص اپنی عورت پر کسی مرد کو دیکھے تو گواہ ڈھونڈنے جائے۔ حضور ﷺ نے وہی جواب دیا پھر ہلال رضی اللہ عنہ نے کہا قسم ہے اس کی جس نے حضور ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے یہ شدید میں سچا ہوں اور ضرور اللہ کوئی ایسا حکم نازل فرمائے گا جو میری پیٹھ کو حد سے بچائے۔ اس وقت جبریل علیہ السلام سے اور وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ (پ۱۸ النور ۶) نازل ہوئی۔ ہلال رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر لعان کا مضمون ادا کیا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ یہ شدید اللہ جانتا ہے کہ تم میں ایک جھوٹا ہے تو کیا تم دونوں میں کوئی توبہ کرتا ہے۔ پھر عورت کھڑی ہوئی اس نے بھی لعان کیا جب پانچویں بار کی نوبت آئی تو لوگوں نے اسے روک کر کہا اب کہے گی تو ضرور غضب کی مستحق ہو جائے گی۔ اس پر وہ کچھ رکی اور جھجکی جس سے ہم کو خیال ہوا کہ رجوع کرے گی مگر پھر کھڑے ہو کر کہنے لگی میں اپنی قوم کو ہمیشہ کے لئے رسوا نہ کروں گی پھر وہ پانچوں کلمے بھی اس نے ادا کر دیئے۔

حدیث ۴..... صحیحین میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے مرد و عورت میں لعان کرایا پھر شوہر نے عورت کے حمل سے انکار کر دیا۔ حضور ﷺ نے دونوں میں تفریق کر دی اور بچے کو عورت کی طرف منسوب کر دیا اور حضور ﷺ نے لعان کے وقت مرد کو فضیحت

حدّ قذف کی دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت آسان ہے۔ پھر عورت کو بلا کر نصیحت و تذکیر کی اور اسے بھی یہی خبر دی روایت میں ہے کہ مرد نے اپنے مال (حمر) کا مطالبہ کیا۔ ارشاد فرمایا کہ تم کو مال نہ ملے گا۔ اگر تم نے سچ کہا ہے تو جو منفعت اس سے اٹھا چکے ہو اس کے بدلے میں ہو گیا اور اگر تم نے جھوٹ کہا ہے تو یہ مطالبہ بہت بعید و بعید تر ہے۔

حدیث ۵.....ابن ماجہ میں بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مروی کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ چار عورتوں سے لعان نہیں ہو سکتا۔ (1) کھرا ذمیہ جو مسلمان کی زوجہ ہے اور (2) یہودیہ جو مسلمان کی عورت ہے اور (3) حرہ جو کسی غلام کے نکاح میں ہے اور (4) باندی جو آزاد مرد کے نکاح میں ہے۔

مسائل فقہیہ: مرد نے اپنی عورت کو زنا کی تہمت لگائی اس طرح پر کہ اگر وہ عفیفہ عورت کو لگائی تو حد قذف (تہمت زنا کی حد) اس پر لگائی جاتی یعنی عورت مطالبہ کرتی اور حد جاری کی جاتی اور اگر وہ عفیفہ نہ ہو تو لعان کیا جائے گا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ قاضی کے حضور پر یا شہر تم کے ساتھ چار مرتبہ شہادت دے یعنی کہے کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے جو اس عورت کو زنا کی تہمت لگائی اس میں خدا کی قسم میں سچا ہوں۔ پھر پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اس پر خدا کی لعنت اگر اس مرد کی اس کو زنا کی تہمت لگانی جھوٹ بولنے والوں سے ہو۔ اور ہر بار لفظ "اس" سے عورت کی طرف اشارہ کرے پھر عورت چار مرتبہ یہ کہے کہ میں شہادت دیتی ہوں خدا کی قسم اس نے جو مجھے زنا کی تہمت لگائی ہے اس بات میں جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اس پر اللہ کا غضب ہو اگر یہ اس بات میں سچا ہو جو مجھے زنا کی تہمت لگائی۔ لعان میں لفظ شہادت شرط ہے اگر یہ کہا کہ میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ سچا ہوں تو لعان نہ ہوا۔

مسئلہ نمبر ۱.....لعان کے لئے چند شرطیں ہیں۔ (1) نکاح صحیح ہو۔ اگر اس عورت سے اس کا نکاح فاسد ہوا ہے۔ اور تہمت لگائی تو لعان نہیں۔ (2) زوجیت قائم ہو خواہ دخول ہوا ہو یا نہیں لہٰذا اگر تہمت لگانے کے بعد طلاق بائن دی تو لعان نہیں ہو سکتا اگر رجعی طلاق دینے کے بعد پھر نکاح کر لیا۔ یونہی اگر طلاق بائن دینے کے بعد تہمت لگائی یا زنا کے مرجانے کے بعد تو لعان نہیں ہوا اگر تہمت کے بعد رجعی طلاق دی یا رجعی طلاق کے بعد تہمت لگائی تو لعان ساقط نہیں (3) دونوں آزاد ہوں۔ (4) دونوں عاقل ہوں (5) دونوں بالغ ہوں (6) دونوں مسلمان ہوں (7) دونوں ناطق ہوں یعنی ان میں کوئی گونگا نہ ہو۔ (8) ان میں کسی پر حد قذف نہ لگائی گئی ہو (9) مرد نے اپنے اس قول پر گواہ نہ پیش کئے ہوں۔ (10) عورت زنا سے انکار کرتی ہو اور اپنے کو پارسا کہتی ہو۔ اصطلاح شرع میں پارسا اس کو کہتے ہیں جس کے ساتھ وطی حرام نہ ہوئی ہو نہ وہ اس کے ساتھ متہم ہو لہٰذا طلاق بائن کی عدت میں اگر شوہر نے اس سے وطی کی اگرچہ وہ اپنی نادانی سے یہ سمجھتا تھا کہ اس سے وطی حلال ہے تو عورت عفیفہ نہیں۔ یونہی اگر نکاح فاسد کر کے اس سے وطی کی تو حلت جاتی رہی یا عورت کی اولاد ہے جس کے باپ کو یہاں کے لوگ نہ جانتے ہوں اگرچہ حقیقۃً وہ ولد الزنا نہیں بنے یہ صورت حد ہونے کی ہے یہاں سے بھی حلت جاتی رہتی ہے اور اگر وطی حرام عارضی سبب سے ہو مثلاً حیض و نفاس وغیرہ میں جن میں وطی حرام ہے۔ وطی کی تو اس سے حلت نہیں (11) صریح زنا کی تہمت لگائی ہو یا اس کی جو اولاد اس کے نکاح میں پیدا ہوئی اس کو کہتا ہو کہ یہ میری نہیں یہ جو پیٹ عورت کا دوسرے شوہر سے ہے اس کو کہتا ہو کہ یہ اس کا نہیں (12) اور الاسلام میں یہ تہمت لگائی ہو۔ (13) عورت قاضی کے پاس اس کا مطالبہ کرے۔ (14) شوہر تہمت لگانے کا اقرار کرتا ہو یا دو مرد گواہوں سے ثابت ہو۔ لعان کے وقت عورت کا کھڑا ہونا شرط نہیں بلکہ مستحب ہے۔

مسئلہ نمبر ۱.....عورت پر چند بار تہمت لگائی تو ایک ہی بار لعان ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲.....لعان میں تنادی نہیں یعنی اگر عورت نے زمانہ دراز تک مطالبہ نہ کیا تو لعان ساقط نہ ہوگا بہر وقت مطالبہ کا اس کو اختیار باقی ہے۔ لعان معاف نہیں ہو سکتا یعنی اگر شوہر نے تہمت لگائی اور عورت نے اس کو معاف کر دیا اور معاف کرنے کے بعد اب قاضی کے یہاں

دعویٰ کرتی ہے تو قاضی لعان کا حکم دے گا اور عورت دعویٰ نہ کرے تو قاضی خود مطالبہ نہیں کر سکتا۔ یونہی اگر عورت نے کچھ کر لی تو لعان ساقط نہ ہوا۔ جو لیا ہے واپس کر کے مطالبہ کرنے کا عورت کو حق حاصل ہے مگر عورت کے لئے افضل ہے کہ ایسی بات کو چھپائے اور حاکم کو بھی چاہئے کہ عورت کو پردہ پوشی کا حکم دے۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۳..... عورت کے مر جانے کے بعد اس کو تہمت لگائی اور اس عورت کی دوسرے شوہر سے اولاد ہے جس کے نسب میں اس کی تہمت کی وجہ سے خرابی پڑتی ہے اس نے مطالبہ کیا اور شوہر ثبوت نہ دے سکا تو حد قذف قائم کی جائے اور اگر دوسرے سے اولاد نہیں بلکہ اسی کی اولادیں ہیں تو حد قائم نہیں کی جا سکتی۔

مسئلہ نمبر ۴..... مرد عورت دونوں کافر ہوں یا عورت کافر یا دونوں مملوک ہوں یا ایک یا دونوں میں سے ایک مجنون ہو یا نابالغ یا کسی پر حد قذف قائم ہوئی ہے تو لعان نہیں ہو سکتا اور اگر دونوں اندھے یا فاسق ہوں یا ایک ہو تو ہو سکتا ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵..... شوہر اگر تہمت لگانے سے انکار کرتا ہے اور عورت کے پاس دو مرد گواہ بھی نہ ہوں تو شوہر سے قسم لی جائے اور اگر قسم کھالی گئی اس نے قسم کھانے سے انکار کیا تو حد قائم نہ کریں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶..... شوہر نے تہمت لگائی اور اب لعان سے انکار کرتا ہے تو قید کیا جائے گا یہاں تک کہ لعان کرے یا کہے کہ میں نے جھوٹ کہا تھا۔ اگر جھوٹ کا اقرار کرے تو اس پر حد قذف قائم کریں اور شوہر نے لعان کے الفاظ ادا کر لئے تو ضروری ہے کہ عورت بھی ادا کرے ورنہ قید کی جائے گی یہاں تک کہ لعان کرے یا شوہر کی تصدیق کرے اور اب لعان نہیں ہو سکتا۔ آئندہ تہمت لگانے سے شوہر پر حد قذف قائم ہوگی مگر عورت پر تصدیق شوہر کی وجہ سے حد زنا بھی قائم نہ ہوگی جبکہ نفقہ اتنا کہا ہو کہ وہ سچا ہے اور اگر اپنے زنا کا اقرار کیا تو شرائط اقرار زنا سے قائم ہوگی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷..... شوہر کے نا کامل شہادت ہونے کی وجہ سے اگر لعان ساقط ہو مثلاً غلام ہے یا کافر یا اس پر حد قذف لگائی جا چکی ہے تو حد قذف قائم کی جائے بشرطیکہ مقامل بالغ ہو۔ اور اگر لعان کا ساقط ہونا عورت کی جانب سے ہے کہ وہ اس کامل نہیں مثلاً کافر ہے یا باندی یا محدودِ القذف ہے یا بچی ہے کہ اس پر تہمت لگانے والے کے لئے حد قذف نہ ہو یعنی عفیفہ نہ ہو تو شوہر پر حد قذف نہیں بلکہ تعزیر ہے مگر جبکہ عفیفہ ہو اور علانیہ زنا کرتی ہو تو تعزیر بھی نہیں اور اگر دونوں محدودِ القذف ہوں تو شوہر پر حد قذف ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸..... اگر عورت سے کہا کہ تو نے بچپن میں زنا کیا تھا یا حالت جنون میں اور یہ بات معلوم ہے کہ عورت کو جنون تھا تو نہ لعان ہے نہ شوہر پر حد قذف۔ اور اگر کہا کہ تو نے حالت کفر یا جب تو نابالغ تھی اس وقت زنا کیا تھا یا کہا پاگل ہوئے کہ تو نے زنا کیا حالانکہ عورت کی ایسی حالتیں نہیں تو ان صورتوں میں لعان ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹..... عورت سے کہا کہ اے زانیہ! یا تو نے زنا کیا ہے میں نے تجھے زنا کرتے دیکھا تو یہ سب الفاظ صریح ہیں ان میں لعان ہوگا۔ اور اگر کہا کہ تو نے حرام کاری کی یا تجھ سے حرام طور پر جماع کیا گیا یا تجھ سے لواطت کی گئی تو لعان نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰..... لعان کا حکم یہ ہے کہ اس سے فارغ ہوتے ہی اس شخص کو اس عورت سے ہمیشہ حرام ہے مگر نفسِ لعان سے نکاح نہ ٹوٹا بلکہ لعان کے بعد حاکم الاسلام تفریق کر دے گا اور اب طلقہ بائن ہو گئی لہٰذا بعد لعان اگر قاضی نے تفریق نہ کی ہو تو طلاق دے سکتا ہے۔ ایلاء و ظہار کر سکتا ہے دونوں میں کوئی مر جائے تو دوسرا اس کا وارث پائے گا اور لعان کے بعد اگر وہ دونوں ملیحدہ ہو جائیں جب بھی تفریق کر دی جائے گی۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۱..... اگر لعان کی ابتدا قاضی نے عورت سے کرائی تو شوہر کے الفاظ لعان کہنے کے بعد عورت سے پھر کہلوائے اور دوبارہ

عورت سے نہ کہلوائے اور تفریق کردی تو ہوگئی۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۲..... لعان ہو جانے کے بعد ابھی تفریق نہ کی تھی کہ خود قاضی کا انتقال ہوگیا یا معزول ہوگیا اور دوسرا اس کی جگہ مقرر کیا گیا تو یہ قاضی دوبارہ لعان کرائے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۳..... تین تین بار دونوں نے الفاظِ لعان کہے تھے یعنی ابھی پورا لعان نہ ہوا تھا کہ قاضی نے غلطی سے تفریق کردی تو تفریق ہوگئی مگر ایسا کرنا خلافِ سنت ہے اور اگر ایک ایک یا دو دو بار کہنے کے بعد تفریق کی تو تفریق نہ ہوئی اور اگر صرف شوہر نے الفاظِ لعان ادا کئے عورت نے نہیں اور قاضی غیر حنفی نے (جس کا یہ مذہب ہو کہ صرف شوہر کے لعان سے تفریق کی جاتی ہے) تفریق کردی تو جدائی ہوئی اور قاضی حنفی ایسا کرے گا تو اس کی قضا نافذ نہ ہوگی کہ یہ اس کے مذہب کے خلاف ہے۔ اور خلاف مذہب حکم کرنے کا اسے حق نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴..... لعان کے بعد ابھی تفریق نہیں ہوئی ہے اور دونوں یا ایک کو کوئی ایسا امر لاحق ہوا کہ لعان سے پیشتر ہوتا تو لعان ہی نہ ہوتا مثلاً ایک یا دونوں گونگے یا مرتد ہو گئے یا کسی کو تہمت لگانی اور حد قذف قائم ہوئی یا ایک نے اپنی کذیب کی یا عورت سے وطی حرام کی گئی تو لعان باطل ہوگیا۔ لہٰذا قاضی اب تفریق نہ کرے گا اور اگر دونوں میں سے کوئی مجنون ہوگیا تو لعان ساقط نہ ہوگا لہٰذا تفریق کردے گا اور اگر کوہر ہوا گویا جب بھی تفریق کردے گا اور اگر مرد نے الفاظِ لعان کہے تھے اور عورت نے ابھی نہیں کہے تھے کہ کوہر ہوا گویا عورت بہری ہوگئی تو تفریق نہ ہوگی نہ عورت سے لعان کرایا جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵..... لعان کے بعد شوہر یا عورت نے تفریق کے لئے کسی کو اپنا وکیل کیا اور غائب ہوگیا۔ تو قاضی وکیل کے سامنے تفریق کردے گا۔ یونہی اگر بعد لعان چل دیئے پھر کسی کو وکیل بنا کر بھیجا تو قاضی اس وکیل کے سامنے تفریق کردے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶..... لعان کے بعد اگر ابھی تفریق نہ ہوئی ہو جب بھی اس عورت سے وطی و دواعی وطی حرام ہے اور تفریق ہوگئی تو عدت کا نفقہ و سکنیٰ لینے کا مکان پانے کی اور عدت کے اندر جو بچہ پیدا ہوگیا اسی شوہر کا ہوگا اور اگر وہ بچہ اس کے اندر پیدا ہوا اور اگر عدت اس عورت کے لئے نہ ہو اور بچہ اس کے اندر پیدا ہوا تو اسی شوہر کا قرار پائے گا۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۷..... اگر شوہر نے اس بچہ کی نسبت جو اس کے نکاح میں پیدا ہوا ہے اور زندہ بھی ہے یہ کہا کہ یہ میرا نہیں اور لعان ہوا تو قاضی اس بچے کا نسب شوہر سے منقطع کردے گا اور وہ بچہ اب ماں کی طرف منتسب ہوگا بشرطیکہ ملاعنہ ایسے وقت میں ہوا کہ عورت میں صلاحیت لعان ہو۔ لہٰذا اگر اس وقت بانذ نہ تھی اب آزاد ہے یا اس وقت کافرہ تھی اب مسلمان ہے تو نسب منقطع نہ ہوگا اس واسطے کہ اس صورت میں لعان ہی نہیں اور اگر وہ بچہ مر چکا ہے تو لعان ہوگا اور نسب منقطع نہیں ہوسکتا ہے یونہی اگر دو بچے ہوئے اور ایک مر چکا ہے اور ایک زندہ ہے اور دونوں سے شوہر نے انکار کردیا لعان سے پہلے ایک مرگیا تو اس مردہ کا نسب منقطع نہ ہوگا۔

نسب منقطع ہونے کی چھ شرطیں ہیں۔ (1) تفریق (2) وقت ولادت یا اس کے ایک دن یا دو دن بعد ایک ہو دو دن کے بعد انکار نہیں کر سکتا۔ (3) اس انکار سے پہلے اقرار نہ کر چکا ہو اگر چہ دلالۃً اقرار ہو مثلاً اس کو مبارک باد کہی گئی اور اس نے سکوت کیا یا اس کے لئے حلوہ نے خریدے۔ (4) تفریق کے وقت بچہ زندہ ہو۔ (5) تفریق کے بعد اسی حمل سے دوسرا بچہ نہ پیدا ہوا یعنی چھ مہینے کے اندر (6) ثبوت نسب کا حکم شرعاً نہ ہو چکا ہو مثلاً بچہ پیدا ہوا اور وہ کسی دودھ پیتے بچے پر گرا اور یہ مرگیا اور یہ حکم دیا گیا کہ اس بچہ کے باپ کے عصبہ اس کی دیت دیا کریں اور اب باپ یہ کہتا ہے کہ میرا نہیں تو لعان ہوگا اور نسب منقطع نہ ہوگا۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸..... لعان و تفریق کے بعد پھر اس عورت سے نکاح نہیں کرسکتا جب تک دونوں اہلیت لعان رکھتے ہوں اور اگر لعان کی کوئی شرط دونوں یا ایک میں مفقود ہوگئی تو اب باہم دونوں نکاح کرسکتے ہیں مثلاً شوہر نے اس تہمت میں اپنے کو جھوٹا بتایا اگر چہ صراحتاً یہ نہ کہا کہ

میں نے جھوٹی تہمت لگائی تھی مثلاً وہ بچہ جس کا انکار کر چکا تھا مر گیا اور اس نے مال چھوڑا تو لینے کے لئے یہ کہتا ہے کہ وہ میرا بچہ تھا تو حد قذف قائم ہوگی اور اس کا نکاح اس عورت سے اب ہو سکتا ہے اور اگر حد قذف نہ لگائی گئی جب بھی نکاح ہو سکتا ہے یونہی اگر بعد لعان تفریق کسی اور پر تہمت لگائی اور اس کی وجہ سے حد قذف قائم ہوئی یا عورت نے اس کی تصدیق کی یا عورت سے ولی حرام کی گئی اگر چہ زنا نہ ہو مگر تصدیق زن سے نکاح اس وقت جائز ہوگا جب کہ چار برس ہو اور حد و لعان ساقط ہونے کے لئے ایک بار تصدیق کافی ہے۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۹..... حمل کی نسبت اگر شوہر نے کہا کہ یہ میرا نہیں تو لعان نہیں ہاں اگر یہ کہے کہ تو نے زنا کیا ہے اور یہ حمل اسی سے ہے تو لعان ہوگا مگر قاضی اس حمل کو شوہر سے نفی نہ کرے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۰..... کسی نے اس کی عورت پر تہمت لگائی۔ اس نے کہا تو نے سچ کہا وہ ویسی ہی ہے جیسا تو کہتا ہے تو لعان ہوگا اور اگر نقطۂ اتہامی کہا کہ تو سچا ہے تو لعان نہیں نہ حد قذف۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱..... عورت سے کہا تجھ پر تین طلاقیں اے زانیہ! تو لعان نہیں بلکہ حد قذف ہے اور اگر کہا کہ اے زانیہ! تجھے تین طلاقیں تو نہ لعان ہے نہ حد قذف۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲..... عورت سے کہا اے زانیہ زانیہ کی بیٹی۔ تو عورت اور اس کی ماں دونوں پر تہمت لگائی۔ اب اگر ماں بیٹی دونوں ایک ساتھ مطالبہ کریں تو ماں کا مطالبہ مقدم قرار دے کر حد قذف قائم کریں گے اور لعان ساقط ہو جائے گا اور ماں نے مطالبہ نہ کیا اور عورت نے کیا تو لعان ہوگا۔ پھر بعد میں اگر ماں نے مطالبہ کیا تو حد قذف قائم کریں گے اور اگر صورت مذکورہ میں عورت کی ماں مر چکی ہے اور عورت نے دونوں مطالبے کئے تو ماں کی تہمت پر حد قذف قائم کریں گے اور لعان ساقط اور صرف اپنا مطالبہ کیا تو لعان ہوگا۔ یونہی اگر اجنبیہ پر تہمت لگائی پھر اس سے نکاح کر کے پھر تہمت لگائی اور عورت نے لعان و حد دونوں کا مطالبہ کیا تو حد ہوگی اور لعان ساقط اور لعان کا مطالبہ کیا اور لعان ہوا پھر حد کا مطالبہ کیا تو حد بھی قائم کریں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳..... اپنی عورت سے کہا میں نے جو تجھ سے نکاح کیا اس سے پہلے تو نے زنا کیا یا نکاح سے پہلے میں نے تجھے زنا کرتے دیکھا تو یہ تہمت چونکہ اب لگائی لہٰذا لعان ہے اور اگر یہ کہا کہ نکاح سے پہلے میں نے تجھے زنا کی تہمت لگائی تو لعان نہیں بلکہ حد قائم ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴..... عورت سے کہا کہ میں نے تجھے بکر پایا تو حد ہے نہ لعان۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵..... اولاد سے انکار اس وقت صحیح ہے جب مبارکباد دی جائے وقت یا ولادت کے سامان خریدنے کے وقت نفی کی ہو ورنہ سکوت رضا سمجھا جائے گا اب بھی نفی نہیں ہو سکتی مگر لعان دونوں صورتوں میں ہوگا اور اگر ولادت کے وقت شوہر موجود نہ تھا تو جب سے خبر ہوئی نفی کے لئے وہ وقت بمقدار ولادت کے ہے۔ شوہر نے اولاد سے انکار کیا اور عورت نے بھی اس کی تصدیق کی تو لعان نہیں ہو سکتا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶..... دو بچے ایک حمل سے پیدا ہوئے یعنی دونوں کے درمیان چھ ماہ سے کم کا فاصلہ ہو اور ان دونوں میں پہلے سے انکار کیا دوسرے کا اقرار تو حد لگائی جائے اور اگر پہلے کا اقرار کیا دوسرے سے انکار تو لعان ہو گا شرطیکہ انکار سے نہ پھرے اور پھر گیا تو حد لگائی جائے مگر بہر حال دونوں ثابت النسب ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۷..... جس بچے سے انکار کیا اور لعان ہوا وہ مر گیا اور اس نے اولاد چھوڑی اب لعان کرنے والے نے اس کو اپنا بیٹا قرار دیا تو وہ ثابت النسب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸..... اولاد سے انکار کیا اور ابھی لعان نہ ہوا کہ کسی اجنبی نے عورت پر تہمت لگائی اور بچہ کو حرامی کہا اس پر حد قذف قائم

ہوئی تو اب اس کا نسب ہے اور کبھی منفی نہ ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۹..... عورت کے بچہ پیدا ہوا، شوہر نے کہا یہ میرا نہیں یا پیدا سے ہے اور کسی وجہ سے لعان ساقط ہو گیا تو نسب منفی نہ ہوگا۔ حد واجب ہو گئی۔ یونہی اگر دونوں اہل لعان ہیں مگر لعان نہ ہوا تو نسب منفی نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰..... نابالغ کیا مگر ابھی دخول نہ ہوا یا کبھی ابھی عورت کو دیکھا بھی نہیں اور عورت کے بچہ پیدا ہوا۔ شوہر نے اس سے انکار کیا تو لعان ہو سکتا ہے اور بعد لعان وہ بچہ ماں کے ذمہ ہوگا اور مہر پورا دینا ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۱..... لعان کے سبب جس لڑکے کا نسب عورت سے منفی کر دیا گیا ہے بعض باتوں میں اس کے لئے نسب کے احکام ہیں مثلاً وہ اپنے باپ کے لئے گواہی دے تو مقبول نہیں نہ باپ کی گواہی اس کے لئے مقبول نہ وہ اپنے باپ کو زکوٰۃ دے سکے نہ باپ اس کو اور اس لڑکے کے بیٹے کا نکاح باپ کی اس لڑکی سے جو دوسری عورت سے ہے نہیں ہو سکتا یا عکس ہو سکتا ہے اور اگر باپ نے اس کو مارڈالا تو قصاص نہیں اور دوسرا شخص یہ کہے کہ یہ میرا لڑکا ہے تو اس کا نہیں ہو سکتا اگرچہ یہ لڑکا بھی اپنے کو اس کا بیٹا کہے بلکہ تمام باتوں میں وہی احکام ہیں جو ثابت النسب کے ہیں صرف دو باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ ایک دوسرے کا وارث نہیں دوسرے یہ کہ ایک کا عتق دوسرے پر واجب نہیں۔ (عالمگیری و درمختار)

عنین کا بیان

فتح القدیر میں ہے عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ عنین کو ایک سال کی مدت دی جائے۔ اور ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ امیر المومنین نے قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لکھ بھیجا کہ یہ ہم اللہ سے ایک سال کی مدت دی جائے اور عبدالرزاق و ابن ابی شیبہ رحمہما اللہ نے مولیٰ علی رضی اللہ عنہ اور ابن شبرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک سال کی مدت دی جائے اور حسن بصری و شعبی و ابراہیم نخعی و عطا و سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی یہی مروی ہے۔

مسئلہ نمبر ۱..... عنین اس کو کہتے ہیں کہ آلہ موجود ہو اور زوجہ کے آگے کے مقام میں دخول نہ کر سکے اور اگر بعض عورت سے جماع کر سکتا ہے اور بعض سے نہیں یا ثیب کے ساتھ کر سکتا ہے اور بکر کے ساتھ نہیں کر سکتا ہے اس کے حق میں عنین ہے اور جس سے کر سکتا ہے اس کے حق میں نہیں۔ اس کے اسباب مختلف ہیں مرض کی وجہ سے ہے یا خلقۃً ایسا ہے یا بڑھاپے کی وجہ سے یا اس پر جادو کر دیا گیا ہے۔

مسئلہ نمبر ۲..... اگر فقط حشفہ داخل کر سکتا ہے تو عنین نہیں اور حشفہ کٹ گیا ہو تو اس کی مقدار عضو داخل کر سکے پر عنین نہ ہوگا اور عورت نے شوہر کا عضو کاٹ ڈالا تو مقطوع الذکر کا حکم جاری نہ ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳..... شوہر عنین ہے اور عورت کا مقام بند ہے یا ہڈی نکل آئی ہے کہ مرد اس سے جماع نہیں کر سکتا تو ایسی عورت کے لئے وہ حکم نہیں جو عنین کی زوجہ کو ہے کہ اس میں شوہر بھی قصور وار ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴..... مرد کا عضو تناسل و انثیین یا صرف عضو تناسل بالکل جڑ سے کٹ گیا ہو یا بہت ہی چھوٹا گھنڈی کی مثل ہو اور عورت تفریق چاہے تو تفریق کر دی جائے گی۔ اگر عورت حرہ بالغہ ہو اور نکاح سے پہلے یہ حال اس کو معلوم نہ ہو نہ نکاح کے بعد جان کر اس پر راضی رہی۔ اگر عورت کسی کی باندی ہے تو خود اس کو کوئی اختیار نہیں بلکہ اختیار اس کے مولیٰ کو ہے اور نابالغہ ہے تو بلوغ تک انتظار کیا جائے بعد بلوغ راضی ہو گئی تبھی اور یہ تفریق کر دی جائے۔ عضو تناسل کٹ جانے کی صورت میں شوہر بالغ ہو یا نابالغ اس کا اختیار نہیں۔ (درمختار و الدر المختار)

مسئلہ نمبر ۵..... اگر مرد کا عضو تناسل چھوٹا ہے کہ مقام مقاربت تک داخل نہیں کر سکتا تو تفریق نہیں کی جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶..... لڑکی نابالغہ کا نکاح اس کے باپ نے کر دیا۔ اس نے شوہر کو مقطوع الذکر پایا تو اب کو تفریق کے دعویٰ کا حق نہیں جب تک لڑکی خود بالغہ نہ ہو لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷..... ایک بار نکاح کرنے کے بعد اس کا عضو کاٹ ڈالا گیا یا مٹین ہو گیا تو اب تفریق نہیں کی جا سکتی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸..... شوہر کے خصیے کاٹ ڈالے گئے اور انتشار رہا ہے تو عورت کو تفریق کرانے کا حق نہیں اور انتشار نہ رہا تو حق ہے اور خصیے کاٹنے کا حکم یہ ہے کہ عورت جب قاضی کے پاس دعویٰ کرے تو شوہر سے قاضی دریافت کرے۔ اگر اقرار کر لے تو ایک سال کی مہلت دی جائے گی اگر سال کے اندر شوہر نے جماع کر لیا تو عورت کا دعویٰ ساقط ہو گیا اور جماع نہ کیا اور عورت جدائی کی خواستگار ہے تو قاضی اس کو طلاق دینے کو کہے۔ اگر طلاق دے دے تو فبہا اور نہ قاضی تفریق کر دے۔ (کتاب ماسر)

مسئلہ نمبر ۹..... عورت نے دعویٰ کیا اور شوہر کہتا ہے کہ میں نے اس سے جماع کیا ہے اور عورت منکر ہے تو شوہر سے قسم کھلائیں۔ قسم کھالے تو عورت کا حق جاتا رہا، انکار کرنے پر ایک سال کی مہلت دے اور اگر عورت اپنے کو بکر بتائی ہے تو کسی عورت کو دکھائیں اور اضافہ یہ ہے کہ دو عورتوں کو دکھائیں۔ اگر یہ عورتیں اسے مثبت بتائیں تو شوہر کو قسم کھلا کر اس کی بات مانیں اور یہ عورتیں بکر کہیں تو عورت کی بات بغیر قسم مانی جائے گی اور ان عورتوں کو شک ہو تو کسی طریقہ سے امتحان کرائیں اور ان عورتوں میں باہم اختلاف ہے کوئی بکر کہتی ہے کوئی مثبت تو کسی اور سے تحقیق کرائیں۔ جب یہ بات ثابت ہو جائے کہ شوہر نے جماع نہیں کیا ہے تو ایک سال کی مہلت دیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰..... عورت کا دعویٰ قاضی شہر کے پاس ہو گا۔ دوسرے قاضی یا غیر قاضی کے پاس دعویٰ کیا اور اس نے مہلت بھی دے دی تو اس کا کچھ اعتبار نہیں۔ یونہی عورت کا اولیاء خود بیٹھی رہنا بے کار ہے۔ (غایہ)

مسئلہ نمبر ۱۱..... سال سے مراد اس مقام پر شمسی سال ہے یعنی تین سو پینسٹھ دن اور ایک دن کا کچھ حصہ اور ایام حیض و ماہ رمضان اور شوہر کے حج کے سفر کا زمانہ بھی محسوب ہے اور عورت کے حج اور عیادت کا زمانہ اور مرد یا عورت کے مرض کا زمانہ محسوب نہ ہو گا۔ اور اگر احرام کی حالت میں عورت نے دعویٰ کیا تو جب تک احرام سے فارغ نہ ہو لے قاضی میعاد مقرر نہ کرے گا۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲..... اگر عنین نے عورت سے انکار کیا ہے اور آزاد کرنے پر قادر ہے تو ایک سال کی مہلت دی جائے گی اور نہ چند ماہ کی یعنی جبکہ روزمرہ کھنے پر قادر ہو اور اگر مہلت دینے کے بعد ظہار کیا تو اس کی وجہ سے مدت میں کوئی اضافہ نہ ہو گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳..... شوہر بیمار ہے کہ بیماری کی وجہ سے جماع پر قادر نہیں تو عورت کے دعویٰ پر میعاد مقرر نہ کی جائے جب تک کہ تندرست نہ ہو لے اگر چہ مرض زمانہ دراز تک رہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴..... شوہر نابالغ ہے تو جب تک بالغ نہ ہو لے میعاد مقرر نہ کی جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵..... عورت مجنونہ ہے اور شوہر عنین تو ولی کے دعویٰ پر قاضی میعاد مقرر کرے گا اور تفریق کر دے گا اور اگر ولی بھی نہ ہو تو قاضی کسی شخص کو اس کی طرف سے مدعی بنا کر یہ احکام جاری کرے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶..... میعاد گزارنے کے بعد عورت نے دعویٰ کیا کہ شوہر نے جماع نہیں کیا اور وہ کہتا ہے کیا ہے تو اگر عورت مثبت تھی تو شوہر کو قسم کھلائیں۔ اس نے قسم کھالی تو عورت کا حق باطل ہو گیا اور قسم سے انکار کرنے پر عورت کو اختیار ہے کہ تفریق چاہے تفریق کر دیں گے۔ اور اگر عورت اپنے کو بکر کہتی ہے تو دو عورتیں ہیں جو نہ کور ہوئیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷..... عورت کو قاضی نے اختیار دیا، اس نے شوہر کو اختیار کیا یا مجلس سے اٹھ کھڑی ہوئی یا لوگوں نے اسے اٹھا دیا یا وہ بھی اس نے کچھ نہ کہا تھا کہ قاضی اٹھ کھڑا ہوا تو ان سب صورتوں میں عورت کا خیار باطل ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸..... تفریق قاضی طلاق بائن قرار دی جائے گی اگر خلوت ہو چکی ہے تو پورا مہر پائے گی اور عدت بیٹھے گی ورنہ نصف مہر ہے اور عدت نہیں اور مہر ہے اور عدت نہیں اور اگر مہر مقرر نہ ہوا تھا تو متعہ ملے گا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۹..... قاضی نے ایک سال کی مہلت دی تھی سال گزرنے پر عورت نے دعویٰ نہ کیا تو حق باطل نہ ہوگا جب چاہے آکر پھر دعویٰ کر سکتی ہے اور اگر شوہر اور مہلت مانگتا ہے تو جب تک عورت راضی نہ ہو قاضی مہلت نہ دے اور عورت کی رضامندی سے قاضی نے مہلت دی تو عورت پر اس میعاد کی پابندی ضروری نہیں جب چاہے دعویٰ کر سکتی ہے اور یہ میعاد باطل ہو جائے گی اور اگر میعاد اول کے بعد قاضی معزول ہو گیا یا اس کا انتقال ہو گیا اور دوسرا اس کی جگہ مقرر ہوا اور عورت نے گواہوں سے ثابت کر دیا کہ قاضی اول نے مہلت دی تھی اور وہ زمانہ ختم ہو چکا تو یہ قاضی سرے سے مدت مقرر نہ کرے گا بلکہ اسی پر عمل کرے گا جو قاضی اول نے کیا تھا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰..... قاضی کی تفریق کے بعد گواہوں نے شہادت دی کہ تفریق سے پہلے عورت نے نکاح کا اقرار کیا تھا تو تفریق باطل ہے اور تفریق کے بعد اقرار کیا تو باطل نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱..... تفریق کے بعد اسی عورت نے پھر اسی شوہر سے نکاح کیا یا دوسری عورت نے جس کو یہ حال معلوم تھا تو اب دعویٰ تفریق کا حق نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۲..... اگر شوہر میں اور کسی قسم کا عیب ہے مثلاً جنون جذام برص یا عورت میں عیب ہو کہ اس کا مقام بند ہو یا اس جگہ گوشت یا ہڈی پیدا ہو گئی ہو تو فسخ کا اختیار نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۳..... شوہر نکاح کرتا ہے مگر مثلی نہیں ہے کہ مرد ال ہو تو عورت کو دعویٰ کا حق نہیں۔ (عالمگیری)

عدت کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُیُوْتِهِنَّ وَلَا یَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ (پ۲۸ الطلاق)

اے نبی لوگوں سے فرما دو کہ جب عورتوں کو طلاق دو تو انہیں عدت کے وقت کے لئے طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے۔ عدت میں عورتوں کو ان کے رہنے کے گھروں سے نکالو اور نہ وہ خود نکلیں مگر یہ کہ کھلی ہوئی بے حیائی کی بات کریں اور فرماتا ہے۔

وَالْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا یَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ یَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیْۤ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ یُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ (پ۲ البقرہ ۲۲۸)

طلاق والیاں اپنی جانوں کو روکے رہیں تین حیض تک اور انہیں یہ حلال نہیں کہ وہ چھپائیں وہ جو اللہ نے ان کے پیٹ میں پیدا کیا اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہیں (ترجمہ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے۔

وَالّٰٓـِٔیْ یَىِٕسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـِٔیْ لَمْ یَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ (پ۲۸ الطلاق ۴)

اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی اگر تمہیں کچھ شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی جنہیں حیض نہ آیا اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ اپنا حمل جن لیں (ترجمہ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (پ۲، البقرۃ۲۳۴)

تم میں جو مر جائیں اور وہاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں تو جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو اے والیو تم پر کچھ مواخذہ نہیں اس کام میں جو عورتیں اپنے معاملے میں موافق شرع کریں اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

صحیح بخاری شریف میں مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وفات شوہر کے چند دن بعد بچہ پیدا ہوا جو نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر نکاح کی اجازت طلب کی۔ حضور ﷺ نے اجازت دے دی۔ نیز اس میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سورہ طلاق (جس میں حمل کی عدت کا بیان ہے) سورہ بقرہ (کہ اس میں عدت وفات چار مہینے دس دن ہے) کے بعد نازل ہوئی یعنی حمل والی کی عدت چار ماہ دس دن نہیں بلکہ وضع حمل ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اس پر مبالغہ کر سکتا ہوں کہ وہ اس کے بعد نازل ہوئی۔ امام مالک و شافعی و دیگر ائمہ رحمہم اللہ حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے راوی کہ وفات کے بعد اگر بچہ پیدا ہو گیا اور جو نعش مردہ چار پائی پر ہو تو عدت پوری ہو گئی۔

مسائل فقہیہ:

مسئلہ نمبر ۱..... نکاح زائل ہونے یا شبہہ نکاح کے بعد عورت کا نکاح سے ممنوع ہونا اور ایک زمانہ تک انتظار کرنا عدت ہے۔

مسئلہ نمبر ۲..... نکاح زائل ہونے کے بعد اس وقت عدت ہے کہ شوہر کا انتقال ہوا ہو یا خلوت صحیحہ ہوئی ہو۔ زانیہ کے لئے عدت نہیں اگرچہ حاملہ ہو اور یہ نکاح کر سکتی ہے مگر جس کے زنا سے حمل ہے اس کے سوا دوسرے سے نکاح کرے تو جب تک بچہ پیدا نہ ہو وطی جائز نہیں۔ نکاح فاسد میں دخول سے قبل تفریق ہوئی تو عدت نہیں اور دخول کے بعد ہوئی تو ہے۔ (کتب عامہ)

مسئلہ نمبر ۳..... جس عورت کا مقام بند ہے اس سے خلوت ہوئی تو طلاق کے بعد عدت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴..... عورت کو طلاق دی نابالغہ یا رجعی یا کسی طرح نکاح فسخ ہو گیا اگر چہ یوں کہ شوہر کے بچے کا شبہات کے ساتھ بوسہ لیا اور ان صورتوں میں دخول ہو چکا ہو یا خلوت ہوئی ہو اور اس وقت حمل نہ ہو اور عورت کو حیض آتا ہے تو عدت پورے تین حیض ہے جبکہ عورت آزاد ہو اور باندی ہو تو دو حیض اور اگر عورت ام ولد ہے اس کے مولیٰ کا انتقال ہو گیا یا اس نے آزاد کر دیا تو اس کی عدت بھی تین حیض ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵..... ان صورتوں میں اگر عورت کو حیض نہیں آتا کہ ابھی ایسے سن کو نہیں پہنچی یا اس یا اس کو پہنچ چکی ہے یا عمر کے حسابوں بالغہ ہو چکی ہے مگر ابھی حیض نہیں آتا تو عدت تین مہینے ہے اور باندی ہے تو ڈیڑھ ماہ۔

مسئلہ نمبر ۶..... اگر طلاق یا فسخ پہلی تاریخ کو ہوا اگرچہ عصر کے وقت تو چاند کے حساب سے تین مہینے ورنہ ہر مہینہ تیس دن کا قرار دیا جائے یعنی عدت کے کل دن نوے ہوں گے۔ (عالمگیری، جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۷..... عورت کو حیض آ چکا ہے مگر اب نہیں آتا اور ابھی سن یا اس کو نہیں پہنچی ہے اس کی عدت بھی حیض سے ہے۔ جب تک تین حیض نہ آئیں یا سن یاس کو نہ پہنچے، اس کی عدت ختم نہیں ہو سکتی اور اگر حیض آیا ہی نہ تھا اور مہینوں سے عدت گزار رہی تھی کہ اثنائے عدت میں حیض آ گیا تو اب حیض سے عدت گزارے یعنی جب تک تین حیض نہ آئیں عدت پوری نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸.....حیض کی حالت میں طلاق دی تو یہ حیض عدت میں شمار نہ کیا جائے گا بلکہ اس کے بعد پورے تین حیض ختم ہونے پر عدت پوری ہوگی۔ (کتاب ماسر)

مسئلہ نمبر ۹.....جس عورت سے نکاح فاسد ہو اور دخول ہو چکا ہو یا جس عورت سے شبہۂ وطی ہوئی اس کی عدت فرقت و موت دونوں میں حیض ہے اور حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے۔ (جوہرہ نیرہ) اور وہ عورت کسی کی پابندی ہو تو عدت ایک ماہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰.....اس کی عورت کسی کی کنیز ہے اس نے خرید لی تو نکاح جاتا رہا مگر عدت نہیں یعنی اس کو وطی کرنا جائز مگر دوسرے سے اس کا نکاح نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ حیض نہ گزار لیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱.....باندی عورت کو جو کنیز تھی خرید لیا اور ایک حیض آنے کے بعد آزاد کر دیا تو اس حیض کے بعد دو حیض اور عدت میں رہے اور حرہ کا سا سوگ کرے۔ اور اگر ایک بائن طلاق دے کر خرید لی تو فلک بیین کی وجہ سے وطی کر سکتا ہے اور دو طلاقیں دیں تو بغیر حلالہ وطی نہیں کر سکتا اور اگر دو حیض کے بعد آزاد کر دی تو نکاح کی وجہ سے عدت یہاں حق کی وجہ سے عدت گزارے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲.....جس عورت سے نابالغ نے شبہۂ یا نکاح فاسد میں وطی کی اس پر بھی یہی عدت ہے۔ یونہی اگر نابالغی میں خلوت ہوئی اور بالغ ہونے کے بعد طلاق دی جب بھی یہی عدت ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳.....نکاح فاسد میں تفریق یا متارکہ کے وقت سے عدت شمار کی جائے گی۔ متارکہ یہ کہ مرد نے یہ کہا کہ میں نے اسے چھوڑ دیا اس سے وطی نہ کرے گا یا اس قسم کے اور الفاظ کہے جب تک متارکہ یا تفریق نہ ہو کتنا ہی زمانہ گزر جائے عدت نہیں اگر چہ دل میں ارادہ کر لیا کہ وطی نہ کرے گا اور اگر عورت کے سامنے نکاح سے انکار کر دیا جب تو متارکہ ہے اور نہیں۔ لہٰذا اس کا اعتبار نہیں۔ (جوہرہ و درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴.....طلاق کی عدت وقت طلاق سے ہے اگر چہ عورت کو اس کی اطلاع نہ ہو کہ شوہر نے اسے طلاق دی ہے اور تین حیض آنے کے بعد معلوم ہوا تو عدت ختم ہو چکی۔ اور اگر شوہر یہ کہتا ہے کہ میں نے اس کو اتنے زمانے سے طلاق دی ہے تو عورت اس کی تصدیق کرے یا نکذیب عدت وقت اقرار سے شمار ہوگی۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۵.....عورت کو کسی نے خبر دی کہ اس کے شوہر نے تین طلاقیں دے دیں یا شوہر کا خط آیا اور اس میں اسے طلاق لکھی ہے۔ اگر عورت کا غالب گمان ہے کہ وہ سچ کہتا ہے یا یہ خط اسی کا ہے تو عدت گزار کر نکاح کر سکتی ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۶.....عورت کو تین طلاقیں دے دیں مگر لوگوں پر ظاہر نہ کیا اور وہ حیض آنے کے بعد عورت سے وطی کی اور حمل رہ گیا۔ اب لوگوں سے اس نے طلاق دینا بیان کیا تو عدت وضع حمل ہے اور وضع حمل تک نفقہ اس پر واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷.....طلاق دے کر مکر گیا عورت نے قاضی کے پاس دعویٰ کیا اور گواہ سے طلاق دینا ثابت کر دیا اور قاضی نے تفریق کا حکم دیا تو عدت وقت طلاق سے ہے اس وقت سے نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸.....پچھلا حیض اگر پورے دس دن پر ختم ہوا ہے تو ختم ہوتے ہی عدت ختم ہو گئی اگر چہ ابھی غسل نہ کیا بلکہ اگر چہ اتنا وقت بھی ابھی نہیں گزرا ہے کہ اس میں غسل کر سکتی اور طلاق رجعی تھی تو شوہر اب رجعت نہیں کر سکتا اور یہ عورت اب نکاح کر سکتی ہے۔ اگر دس دن سے کم میں ختم ہوا ہے تو جب تک نہا نہ لے یا ایک نماز کا پورا وقت نہ گزر لے عدت ختم نہ ہوگی۔ یہ حکم مسلمان عورت کے ہیں اور کتابیہ ہو تو ہر حال حیض ختم ہوتے ہی عدت پوری ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹.....وطی بالشبہہ کی چند صورتیں ہیں۔ عورت عدت میں تھی اور شوہر کے سوا کسی اور کے پاس بھیج دی گئی اور یہ ظاہر کیا گیا کہ تیری عورت ہے اس نے وطی کی بعد کو حال کھلا۔ عورت کو تین طلاقیں دے کر بغیر حلالہ اس سے نکاح کر لیا اور وطی کی۔ عورت کو تین طلاقیں دے کر

عدت میں ہی کی اور کہتا ہے کہ میرا گمان یہ تھا کہ اس سے ہی حلال ہے۔ مال کے عوض یا لفظ کنایہ سے طلاق دی اور عدت میں ہی کی۔ خاوند والی عورت تھی اور شوہر اس سے کسی اور نے ہی کی پھر شوہر نے اس کو طلاق دے دی۔ ان سب صورتوں میں عورت پر دو عدت ہیں اور بعد تفریق دوسری عدت پہلی عدت میں داخل ہو جائے گی یعنی اب جو حیض آئے گا دونوں عدتوں میں شمار ہوگا۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۰..... طلاق نے ایک حیض کے بعد دوسرے سے نکاح کیا اور اس دوسرے نے اس سے ہی کی پھر دونوں میں تفریق کر دی گئی اور تفریق کے بعد دو حیض آئے تو پہلی عدت ختم ہو گئی مگر ابھی دوسری ختم نہ ہوئی۔ لہٰذا یہ شخص اس سے نکاح کر سکتا ہے کوئی اور نہیں کر سکتا جب تک بعد تفریق تین حیض نہ آئیں اور تین حیض آنے پر دونوں عدتیں ختم ہو گئیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱..... عورت کو طلاق بائن دی گئی، ایک یا دو عدت کے اندر وطی کی اور جانتا تھا کہ وطی حرام ہے اور حرام ہونے کا اقرار بھی کرتا ہے تو ہر بار وطی پر عدت ہے مگر سب متداخل ہوں گی اور تین طلاقیں دے چکا ہے اور عدت میں وطی کی اور جانتا ہے کہ وطی حرام ہے اور مقر بھی ہے تو اس وطی کے لئے عدت نہیں ہے بلکہ مرد کو رجم کا حکم ہے اور عورت بھی اقرار کرتی ہے تو اس پر بھی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲..... موت کی عدت چار مہینے دس دن ہے یعنی دسویں رات بھی گزر لے بشرطیکہ نکاح صحیح ہو دخول ہوا ہو یا نہیں دونوں کا ایک حکم ہے اگر چہ شوہر نابالغ یا زوجہ نابالغہ ہو۔ یونہی اگر شوہر مسلمان ہے اور عورت کتابیہ تو اس کی بھی یہی عدت ہے مگر اس عدت میں شرط یہ ہے کہ عورت کو حمل نہ ہو۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۳..... عورت کنیز ہے تو اس کی عدت دو مہینے پانچ دن ہے شوہر آزاد ہو یا غلام کی عدت میں شوہر کے مال کا لالچ نہیں بلکہ عورت کے اعتبار سے ہے پھر موت پہلی تاریخ کو ہو تو چاند سے مہینے لئے جائیں اور نہ ہو تو کے لئے ایک سو تیس دن اور باندی کے لئے پچپن دن۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۴..... عورت حاملہ ہے تو عدت وضع حمل ہے۔ عورت حرہ ہو یا کنیز، مسلمہ ہو یا کتابیہ عدت طلاق کی ہو یا وفات کی یا متارکہ کی یا وطی بالشبہہ کی حمل ثابت النسب ہو یا زنا کا استلحاق کیا ہو حاملہ سے نکاح کیا اور شوہر مر گیا یا وطی کے بعد طلاق دی تو عدت وضع حمل ہے۔ (درمختار و عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۲۵..... وضع حمل سے عدت پوری ہونے کے لئے کوئی خاص وقت مقرر نہیں۔ موت یا طلاق کے بعد جس وقت بچہ پیدا ہوا عدت ختم ہو جائے گی اگر چہ ایک منٹ بعد حمل ساقط ہو گیا اور اعضا بن چکے ہیں عدت پوری ہو گئی ورنہ نہیں اور اگر دو یا تین بچے ایک حمل سے ہوئے تو پچھلے کے پیدا ہونے سے عدت پوری ہو گئی۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲۶..... بچے کا اکثر حصہ باہر آ چکا تو رجعت نہیں کر سکتا مگر دوسرے سے نکاح اس وقت حلال ہوگا کہ پورا بچہ ہو لے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۷..... موت کے بعد اگر حمل قرار پایا تو عدت وضع حمل سے نہ ہوئی بلکہ دونوں سے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲۸..... بارہ برس سے کم عمر والے کا انتقال ہوا اور اس کی عورت کے چھ مہینے سے کم کے اندر بچہ پیدا ہوا تو عدت وضع حمل ہے اور چھ مہینے یا زائد میں ہوا تو چار مہینے دس دن اور نسب ہر حال ثابت نہ ہوگا اور اگر شوہر مراہق ہو تو دونوں صورتوں میں وضع حمل سے عدت پوری ہوئی اور بچہ ثابت النسب ہے۔ (جوہرہ و درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۹..... جو شخص خصی تھا اس کا انتقال ہوا اور اس کی عورت حاملہ ہے یا مرنے کے بعد حاملہ ہوئی ظاہر ہوا تو عدت وضع حمل ہے اور بچہ ثابت النسب ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۳۰..... عورت کو طلاق رجعی دی تھی اور شوہر عدت میں مرگیا تو عورت موت کی عدت پوری کرے اور طلاق کی عدت جاتی رہی خواہ صحت کی حالت میں طلاق دی ہو یا مرض میں۔ اور اگر بائن طلاق دی تھی یا تین تو طلاق کی عدت پوری کرے جبکہ صحت میں طلاق دی ہو اور اگر مرض میں دی ہو تو دونوں عدتیں پوری کرے یعنی اگر چار مہینے دس دن میں تین حیض پورے ہو چکے تو عدت پوری ہو چکی اور اگر تین حیض پورے ہو چکے ہیں مگر چار مہینے دس دن پورے نہ ہوئے تو ان کو پورا کرے اور اگر یہ دن پورے ہو گئے مگر ابھی تین حیض پورے نہ ہوئے تو ان کے پورے ہونے کا انتظار کرے۔ (کتاب مذکور)

مسئلہ نمبر ۳۱..... عورت کنیز تھی اسے رجعی طلاق دی اور عدت کے اندر آزاد ہو گئی تو عدہ کی عدت پوری کرے یعنی تین حیض یا تین مہینے اور طلاق بائن یا موت کی عدت میں آزاد ہوئی تو باندی یعنی دو حیض یا ڈیڑھ مہینہ یا پانچ دن۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۲..... عورت کہتی ہے کہ عدت پوری ہو چکی۔ اگر اتنا زمانہ گزرا ہے کہ پوری ہو سکتی ہے تو قسم کے ساتھ اس کا قول معتبر ہے اور اگر اتنا زمانہ نہیں گزرا تو نہیں۔ مہینوں سے عدت ہو جب تو ظاہر ہے کہ اتنے دن گزرنے پر عدت ہو چکی اور حیض سے ہو تو آزاد عورت کے لئے کم از کم ساٹھ دن ہیں۔ اور لونڈی کے لئے پینتالیس بلکہ ایک روایت میں تہرہ کے لئے اکتالیس دن ہیں تین حیض کی اقل مدت نو دن ہے اور دو طہر کی تیس دن اور باندی کے لئے اکیس دن کہ دو حیض کے چودہ دن اور ایک طہر درمیان کا پندرہ دن۔ (درمختار و الکتاب)

مسئلہ نمبر ۳۳..... عدت کہتی ہے کہ عدت پوری ہو گئی کہ حمل قیاساً تو ہو گیا۔ اگر حمل کی مدت جتنی بھی تھی کہ اعضا بن چکے تھے تو مان لیا جائے گا ورنہ نہیں مثلاً نکاح سے ایک مہینے بعد طلاق دی اور طلاق کے بعد ایک ماہ بعد حمل ساقط ہوا بتاتی ہے تو عدت پوری نہ ہوئی کہ بچے کے اعضاء چار ماہ میں بنتے ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۴..... نابالغ عورت مقربہ سے عدت میں نکاح کیا اور قبل وطی طلاق دے دی تو مہر پورا واجب ہوگا اور دوسرے سے عدت بیٹھے۔ یونہی اگر بالغ نکاح فاسد تھا اور دخول کے بعد تفریق ہوئی اور عدت کے اندر نکاح صحیح کر کے طلاق دے دی یا دخول کے بعد کھنوہ ہونے کی وجہ سے تفریق ہوئی پھر نکاح کر کے طلاق دی یا بالغہ سے نکاح کر کے وطی کی پھر طلاق دے دی اور عدت کے اندر نکاح کیا اب وہ بالکی بالغہ ہوئی اور اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا یا بالغہ سے نکاح کر کے وطی کی پھر لونڈی نے بالغہ ہو کر اپنے کو اختیار کیا اور عدت کے اندر پھر اس سے نکاح کیا اور قبل دخول طلاق دی۔ ان سب صورتوں میں دوسرے نکاح پر مہر اور طلاق کے بعد عدت واجب ہے اگرچہ دوسرے نکاح کے بعد وطی نہیں ہوئی کہ نکاح ہوں کی وطی نکاح ثانی میں بھی وطی قرار دی جائے گی۔ (درمختار و الکتاب)

مسئلہ نمبر ۳۵..... بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت کو طلاق دی تو جب تک اسے تین حیض نہ آئیں دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی یا اس ایاس کو پہنچ کر مہینوں سے عدت پوری کرے اگرچہ بچہ پیدا ہونے سے قبل اسے حیض نہ آیا ہو۔ (درمختار)

سوگ کا بیان

WWW.NAFSEISLAM.COM

اللہ عزوجل فرماتا ہے

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّاۤ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۬ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝

(پ۲ البقرۃ ۲۳۵)

اور تم پر گناہ نہیں اس بات میں جو پردہ کر کر تم عورتوں کے نکاح کا پیام دو یا اپنے دل میں چھپا رکھو اللہ جانتا ہے کہ اب تمہاں کی یاد کرو گے ہاں ان سے خفیہ وعدہ نہ کر رکھو مگر یہ کہ اچھی بات کہو جو شرع میں معروف ہے اور نکاح کی گرہ پکی نہ کرو جب تک تمام ہو احکم اپنی میعاد کو پہنچ لے اور جان لو کہ اللہ تمہارے دل کی جانتا ہے تو اس سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ بخشنے والا حلم والا ہے (ترجمہ کنزالایمان)

حدیث ۱..... صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ ایک عورت نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بیٹی کے شوہر کی وفات ہو گئی۔ (یعنی عدت میں ہے) اور اس کی آنکھیں دکھتی ہیں کیا اس پر سرمہ لگا لیں۔ ارشاد فرمایا نہیں دو یا تین بار یہی کہا کہ نہیں۔ پھر فرمایا کہ یہ تو بس چار مہینے دس دن ہیں اور جاہلیت میں تو ایک سال گزرنے پر مینگنی پھینکا کرتی تھی۔ (یہ جاہلیت کی رسم تھی کہ سال بھر کی عدت ایک جھونپڑے میں گزارتی اور جب سال پورا ہوتا تو وہاں سے بکری گزرتی اور یہ مینگنی پھینکتی اور عدت پوری ہوتی)۔

حدیث ۲..... صحیحین میں حضرت ام المومنین ام حبیبہ و ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے مروی کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت اللہ ﷻ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اسے یہ حلال نہیں کہ کسی میت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ کرے مگر شوہر پر کہ چار مہینے دس دن سوگ کرے۔

حدیث ۳..... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی عورت کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے مگر شوہر پر چار مہینے دس دن سوگ کرے اور رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے مگر وہ کپڑا کہ بُنے سے پہلے اس کا سوت جگا جگا باندھ کر رنگتے ہیں اور سرمہ لگائے اور نہ خوشبو چھوئے مگر جب حیض سے پاک ہو تو تھوڑا سا عود استعمال کر سکتی ہے اور ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ مہندی نہ لگائے۔

حدیث ۴..... ابوداؤد و نسائی رحمہما اللہ نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس عورت کا شوہر مر گیا ہے وہ نہ رنگا ہوا کپڑا پہنے اور نہ گیروکار رنگا ہوا اور نہ زیور پہنے اور نہ مہندی لگائے اور نہ سرمہ۔

حدیث ۵..... ابوداؤد و نسائی انہیں سے مروی کہ جب میرے شوہر حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔ تو حضور ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ اس وقت میں نے صبر (ایلوا) کا رکھا تھا فرمایا ام سلمہ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ اس میں خوشبو نہیں۔ فرمایا اس سے چہرے میں خوبصورتی پیدا ہوتی ہے اگر لگانا ہی ہے تو رات کو لگایا کرو اور دن میں صاف کر ڈالا کرو اور خوشبو اور مہندی سے بال نہ سنوارو۔ میں نے عرض کی کہ کنگھا کرنے کے لئے کیا چیز سر پر لگاؤں۔ فرمایا کہ بیری کے پتے سر پر تھوپ لیا کرو پھر کنگھا کرو۔

حدیث ۶..... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن کے شوہر کو ان کے غلاموں نے قتل کر ڈالا تھا۔ وہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتی ہیں کہ مجھے میکے میں عدت گزارنے کی اجازت دی جائے کہ میرے شوہر نے کوئی اپنا مکان نہیں چھوڑا اور نہ خرچ چھوڑا۔ اجازت دے دی پھر بلا کر فرمایا اسی گھر میں رہو جس میں رہتی ہو جب تک عدت پوری نہ ہو لہٰذا انہوں نے چار ماہ دس دن اسی مکان میں پورے کئے۔

مسائل فقہیہ: سوگ کے یہ معنی ہیں کہ زینت چھوڑ کر کرے یعنی ہر قسم کے زیور چاندی سونے جواہر وغیرہ کے اور ہر قسم اور ہر رنگ کے ریشم کے کپڑے اگرچہ سیاہ ہوں نہ پہنے اور خوشبو کا بدن یا کپڑوں میں استعمال نہ کرے اور نہ تیل کا استعمال کرے اگرچہ اس میں خوشبو ہو جیسے روغن زیتون اور کنگھا کرنا اور سیاہ سرمہ لگانا یعنی سفید خوشبودار سرمہ لگانا اور مہندی لگانا اور زعفران یا کسم یا گیروکار رنگا ہوا سرخ رنگ کا کپڑا پہننا منع ہے۔ ان سب چیزوں کا ترک واجب ہے۔ (جوہرہ نیرہ و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱..... یونہی ہر پڑیا کا رنگ گلابی، دھانی، چنبیلی اور طرح طرح کے رنگ جن میں زینت ہوتا ہے سب کو ترک کرے۔

مسئلہ نمبر ۲.....جس کپڑا کا رنگ پرانا ہو گیا کہ اب اس کا پہننا زینت نہیں اسے پہن سکتی ہے یونہی سیاہ رنگ کے کپڑے میں بھی حرج نہیں جب کہ ریشم کے نہ ہوں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳.....مذکر کی وجہ سے ان چیزوں کا استعمال کر سکتی ہے مگر اس حال میں کہ اس کا استعمال زینت کے قصد سے نہ ہو مثلاً دوسری وجہ سے تیل لگا سکتی ہے یا تیل لگانے کی عادی ہے چاہتی ہے کہ نہ لگائے تو سر میں درد ہو گا تو لگا سکتا ہے یا دوسرے کے وقت کنگھا کر سکتی ہے مگر اس طرح سے جدھر کے دفاع نہ ہوں اور ادھر سے نہیں جدھر کے باریک ہوں کہ یہ بال سنوارنے کے لئے ہوتے ہیں اور یہ ممنوع ہے یا سرمہ لگانے کی ضرورت ہے کہ آنکھوں میں درد ہے یا خارش ہے تو ریشمی کپڑے پہن سکتی ہے یا اس کے پاس اور کپڑا نہیں ہے تو یہی ریشمی یا رنگا ہوا پہننے کی ضرورت ہے کہ ان کی اجازت ضرورت کے وقت ہے لہٰذا بقدر ضرورت اجازت ہے ضرورت سے زیادہ ممنوع۔ مثلاً آنکھ کی بیماری میں سرمہ لگانے کی ضرورت ہو تو یہ لگانا ضروری ہے کہ سیاہ سرمہ اس وقت لگا سکتی ہے جب سفید سرمہ سے کام نہ چلے اور اگر صرف رات میں لگانا کافی ہے تو دن میں لگانے کی اجازت نہیں۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴.....سوگ اس پر ہے جو عاقلہ بالغہ مسلمان ہو اور مرد سے یا طلاق بائن کی عدت ہو اگرچہ غیر مدخولہ ہو۔ شوہر کے نہیں ہونے یا عضو تناسل کے کٹے ہونے کی وجہ سے فرقت ہوئی تو اس کی عدت میں بھی سوگ واجب ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵.....طلاق دینے والا سوگ سے منع کرتا ہے یا شوہر نے مرنے سے پہلے کہہ دیا تھا کہ سوگ نہ کرنا جب بھی سوگ کرنا واجب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶.....نابالغہ یا مجنونہ یا کافرہ پر سوگ نہیں ہاں اگر ان سے عدت میں نابالغہ ہوئی' مجنونہ کا جنون جاتا رہا اور کافرہ مسلمان ہو گئی تو جو دن باقی رہ گئے ہیں ان میں سوگ کرے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷.....ام ولد کو اس کے مولیٰ نے آزاد کر دیا یا مولیٰ کا انتقال ہو گیا تو عدت بیٹھنی پڑی مگر اس عدت میں سوگ واجب نہیں۔ یونہی نکاح فاسد اور وطی بالشبہہ اور طلاق رجعی کی عدت میں سوگ نہیں۔ (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸.....کسی قریبی کے مرجانے پر عورت کو تین دن تک سوگ کرنے کی اجازت ہے اس سے زائد نہیں اور عورت شوہر والی ہے تو شوہر اس سے بھی منع کر سکتا ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹.....کسی کے مرنے کے غم میں سیاہ کپڑے کا پہننا جائز نہیں مگر عورت کو تین دن تک شوہر کے مرنے پر غم کی وجہ سے سیاہ کپڑے پہننا جائز ہے اور سیاہ کپڑے غم ظاہر کرنے کے لئے نہ ہوں تو مطلقاً جائز ہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰.....عدت کے اندر چارپائی پر سو سکتی ہے کہ یہ زینت میں داخل نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۱.....جو عورت عدت میں ہو اس کے پاس مرد نکاح کا پیغام دینا حرام ہے اگرچہ نکاح فاسد یا حق کی عدت میں ہو تو اشارۃً کہہ سکتے ہیں۔ اشارۃً کہنے کی صورت یہ ہے کہ کہے میں نکاح کرنا چاہتا ہوں مگر یہ نہ کہے کہ تجھ سے اور یہ ترا نام لے کہ میں ایسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں جس میں یہ یہ وصف ہوں اور وہ اوصاف بیان کرے جو اس عورت میں ہیں یا مجھے تجھ جیسی کہاں سے ملے گی۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲.....جو عورت طلاق رجعی یا بائن کی عدت میں ہے یا کسی وجہ سے فرقت ہوئی اگر چہ شوہر کے بیٹے کا بوسہ لینے سے اور اس کی عدت میں ہو یا خلع کی عدت میں ہو اگرچہ نفقہ عدت پر خلع ہوا ہو یا اس پر خلع ہوا کہ عدت میں شوہر کے مکان میں نہ رہے گی تو ان عورتوں کو غیر سے نکاح کی اجازت نہیں نہ دن میں نہ رات میں جب کہ آزاد ہوں یا لونڈی ہو جو شوہر کے پاس رہتی ہے اور عاقلہ بالغہ مسلمہ ہو اگر چہ شوہر نے اسے

باہر نکلنے کی اجازت بھی دی ہو اور رہا یہ لڑکی کی طلاق رجعی کی عدت میں شوہر کی اجازت سے باہر جا سکتی ہے اور بغیر اجازت نہیں اور با لفعل بائن طلاق کی عدت میں اجازت دے یا اجازت دونوں صورتوں میں جا سکتی ہے ہاں اگر قریب الوضع ہے تو بغیر اجازت نہیں جا سکتی اور عورت پگلی یا بوڑھی یا کتابیہ ہے تو مگر شوہر کو منع کرنے کا حق ہے۔ مرد و عورت ذمی تھے شوہر مسلمان ہو گیا اور عورت نے اسلام لانے سے انکار کیا اور فرقت ہو گئی اور خود مہ خود بھی فی العدت بھی واجب ہوئی تو عدت کے اندر اس کا شوہر نکلنے سے منع کر سکتا ہے۔ مولی نے ام ولد کو آزاد کیا تو اس عدت میں باہر جا سکتی ہے اور نکاح فاسد کی عدت میں نکلنے کی اجازت ہے مگر شوہر منع کر سکتا ہے۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳..... چند مکان کا ایک صحن ہو اور وہ سب مکان شوہر کے ہوں تو صحن میں آ سکتی ہے اور وں کے ہوں تو نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴..... اگر کرایہ کے مکان میں رہتی تھی جب بھی مکان والے کی اجازت نہیں شوہر کے ذمہ زمانہ عدت کا کرایہ ہے اور اگر شوہر غائب اور عورت خود کرایہ دے سکتی ہے جب بھی اسی میں رہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۵..... موت کی عدت میں اگر باہر جانے کی حاجت ہو کہ عورت کے پاس بقدر کفایت مال نہیں اور باہر جا کر محنت مزدوری کر کے لائے گی تو کام چلے گا تو اسے اجازت ہے۔ کہ دن میں رات کے کچھ حصہ میں باہر جائے اور رات کا اکثر حصہ اپنے مکان میں گزارے مگر حاجت سے زیادہ باہر ٹھہرنے کی اجازت نہیں اور اگر بقدر کفایت اس کے پاس خرچ موجود ہو تو اسے بھی گھر سے نکلنا مطلقاً منع ہے اور اگر خرچ موجود ہے مگر باہر جائے تو کوئی نقصان پہنچے گا مثلاً زراعت کا کوئی دیکھنے بھالنے والا نہیں اور کوئی ایسا نہیں جسے اس کام پر مقرر کرے تو اس کے لئے بھی جا سکتی ہے مگر رات کو اسی گھر میں رہنا ہوگا۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۶..... یعنی کوئی سودا لانے والا نہ ہو تو اس کے لئے بھی جا سکتی ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۷..... موت یا فرقت کے وقت جس مکان میں عورت کی سکونت تھی اسی مکان میں عدت پوری کرے اور یہ جو کہا گیا ہے کہ گھر سے باہر نہیں جا سکتی اس سے مراد یہی گھر ہے یا اور اسی گھر کو چھوڑ کر دوسرے مکان میں بھی سکونت نہیں کر سکتی مگر پڑوسن اور پڑوسن کی ضرورتیں ہم آگے لکھیں گے۔ آج کل معمولی باتوں کو جس کی کچھ حاجت نہ ہو محض طبیعت کی خواہش کو ضرورت بولا کرتے ہیں وہ یہاں مراد نہیں بلکہ ضرورت وہ ہے کہ اس کے بغیر چارہ نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۱۸..... عورت باہر گئی تھی یا کسی کام کے لئے کہیں اور گئی تھی اس وقت شوہر نے طلاق دی یا مر گیا تو فوراً واپس آئے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹..... جس مکان میں عدت گزارنا واجب ہے اس کو چھوڑ نہیں سکتی مگر اس وقت کہ اسے کوئی ٹال دے مثلاً طلاق کی عدت میں شوہر نے گھر میں سے اس کو نکال دیا یا کرایہ کا مکان ہے اور عدت عدت وفات ہے مالک مکان کہتا ہے کہ کرایہ دے یا مکان خالی کر اور اس کے پاس کرایہ نہیں ہے یا وہ مکان شوہر کا ہے مگر اس کے حصہ میں جتنا پہنچا ہے وہ قابل سکونت نہیں اور وارث اپنے حصے میں اسے رہنے نہیں دیتے یا کرایہ مانگتے ہیں اور اس کے پاس کرایہ نہیں یا مکان اتنا بڑا ہے جس کا خوف ہو یا چوروں کا خوف ہو یا مال تلف ہو جانے کا اندیشہ ہو یا آبادی کے کنارے مکان ہے اور مال وغیرہ کا اندیشہ ہے تو ان صورتوں میں مکان بدل سکتی ہے اور مگر کرایہ کا مکان ہو اور مگر کرایہ دے سکتی ہے یا وارث کو کرایہ دے کر رہ سکتی ہے تو وہی میں رہنا لازم ہے اور اگر حصہ اتنا تھا کہ اس کے رہنے کے لئے کافی ہے تو اسی میں رہے اور دیگر ورثہ شوہر نہیں ہے پردہ فرض ہے ان سے پردہ کرے اور اگر اس مکان میں نہ چور کا خوف ہے نہ پڑوسیوں کا خطرہ اس میں کوئی اور نہیں ہے اور تنہا رہنے میں خوف کرتی تو اگر خوف زیادہ ہو تو مکان بدلنے کی اجازت ہے ورنہ نہیں اور طلاق بائن کی عدت ہے اور شوہر فاسق ہے اور کوئی وہاں ایسا نہیں کہ اگر اس کی نیت بد ہو جائے تو روک سکے ایسی حالت میں مکان بدل دے۔ (عالمگیری و درمختار و غیرہا)

مسئلہ نمبر ۲۰.....وفات کی عدت میں اگر مکان بدلا پڑے تو اس مکان سے جہاں تک قریب کا میسر آ سکے اسے لے اور عدت طلاق کی ہو تو جس مکان میں شوہر اسے رکھا چاہے۔ ہے اور اگر شوہر نائب بھیجے تو عورت کو اختیار ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱.....جب مکان بدلا تو دوسرے مکان کا وہی حکم ہے جو پہلے کا تھا یعنی اب مکان سے باہر جانے کی اجازت نہیں مگر عدت وفات میں بوقت حاجت بقدر حاجت جس کا ذکر پہلے ہو چکا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲.....طلاق بائن کی عدت میں یہ ضروری ہے کہ شوہر و عورت میں پردہ ہو یعنی کسی چیز سے آڑ کر دی جائے کہ ایک طرف شوہر اور دوسری طرف عورت۔ عورت کا اس کے سامنے اپنا بدن پھیلا کافی نہیں اس واسطے کہ عورت اب اجنبیہ ہے اور اجنبیہ سے خلوت جائز نہیں بلکہ یہاں فتنہ کا زیادہ اندیشہ ہے اور اگر مکان میں تنگی ہو اتنا نہیں کہ دونوں الگ الگ رہ سکیں تو شوہر اتنے دنوں تک۔ مکان میں رہنا چھوڑ دے یہ کرے کہ عورت کو دوسرے مکان میں بھیج دے اور خود اسی میں رہے کہ۔ مکان بدلنے کی بضرورت اجازت نہیں اور اگر شوہر فاسق ہو تو اسے حکماً اس مکان سے علیحدہ کر دیا جائے اور اگر نہ نکلے تو اس مکان میں کوئی ثقہ عورت رکھ دی جائے جو فتنہ کے روکنے پر قادر ہو۔ اور اگر رجعی کی عدت ہو تو پردہ کی کچھ حاجت نہیں اگرچہ شوہر فاسق ہو کہ یہ نکاح سے باہر نہیں ہوئی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۳.....تین طلاق کی عدت کا بھی وہی حکم ہے جو طلاق بائن کی عدت کا ہے۔ زن و شوہر اگر بڑھیا پوڑھے ہوں اور فرقت واقع ہوئی اور ان کی اولادیں ہوں جن کی مفارقت گوارا نہ ہو تو دونوں ایک۔ مکان میں رہ سکتے ہیں۔ جبکہ زن و شوہر کی طرح نہ رہتے ہوں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۴.....سفر میں شوہر نے طلاق بائن دی یا اس کا انتقال ہوا تو اب وہ جگہ شہر ہے یا نہیں اور وہاں سے جہاں جانا ہے عدت سفر ہے یا نہیں بہر صورت مکان عدت سفر ہے یا نہیں۔ اگر کسی طرف ساتھ مسافت سفر نہ ہو تو عورت کو اختیار ہے وہاں جائے یا گھر واپس آئے اس کے ساتھ محرم ہونا نہ ہونا برابر ہے کہ گھر واپس آئے اور اگر ایک طرف مسافت سفر ہے دوسری طرف نہیں تو بہتر محرم مسافت سفر نہ ہو اس کو اختیار کرے اور اگر دونوں طرف مسافت سفر ہے اور وہاں آبادی نہ ہو تو اختیار ہے جائے یا واپس آئے ساتھ میں محرم ہونا نہ ہونا اور بہتر گھر واپس آنا ہے اور اگر اس وقت شہر میں ہے تو وہیں عدت پوری کرے بغیر محرم یا بغیر محرم نہ ادھر آ سکتی ہے نہ ادھر جا سکتی ہے اور اگر اس وقت جنگل میں ہے مگر راستہ میں شہر یا گاؤں ملے گا اور وہاں ٹھہر سکتی ہے کہ مال یا آدمی کا اندیشہ نہیں اور اگر عورت کی چیزیں وہاں پڑی ہوں تو وہیں عدت پوری کرے بغیر محرم کے ساتھ وہاں سے سفر کرے۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵.....عورت کو عدت میں شوہر سفر میں نہیں لے جا سکتا اگرچہ وہ رجعی کی عدت ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶.....رجعی کی عدت کے وہی احکام ہیں جو بائن کے ہیں مگر اس کے لئے سوگ نہیں۔ اگر سفر میں رجعی طلاق دی تو شوہر کے ساتھ رہے اور کسی طرف مسافت سفر ہے تو ادھر نہیں جا سکتی۔ (درمختار)

ثبوتِ نسب کا بیان

حدیث میں فرمایا کہ بچہ اس کے لئے ہے جس کا فراش ہے (یعنی عورت جس کی منکوحہ یا کنیز ہو) اور زانی کے لئے پتھر ہے۔

مسئلہ نمبر ۱.....حمل کی مدت کم سے کم چھ مہینے ہے اور زیادہ سے زیادہ دو سال۔ لہٰذا جو عورت طلاق رجعی کی عدت میں ہے اور عدت پوری ہونے کا اقرار نہ کیا ہو اور بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے اور اگر عدت پوری ہونے کا اقرار کیا اور وہ مدت تھی کہ اس میں عدت پوری ہو سکتی ہے اور وقت اقرار سے چھ مہینے کے اندر بچہ پیدا ہوا ہو جب بھی نسب ثابت ہے کہ بچہ پیدا ہونے سے معلوم ہوا کہ عورت کا اقرار غلط تھا اور ان دونوں صورتوں میں ولادت سے ثابت ہوا کہ شوہر نے رجعت کر لی ہے جبکہ وقت طلاق سے پورے دو برس یا زیادہ میں بچہ پیدا ہوا اور دو برس سے کم میں

پیدا ہوا تو ثبوت نہ ہونا ممکن ہے کہ طلاق دینے سے پہلے کا حمل ہو۔ اور اگر وقت اقرار سے چھ مہینے پر بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت نہیں۔ یونہی اگر طلاق بائن یا موت کی عدت پوری ہونے کا عورت نے اقرار کیا اور وقت اقرار سے چھ مہینے سے کم میں بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے اور نہیں۔
(درمختار وغیرہ کتب عامہ)

مسائل فقہیہ:

مسئلہ نمبر ۱.....جس عورت کو بائن طلاق دی اور وقت طلاق سے دو برس کے اندر بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے اور دو برس کے بعد پیدا ہوا تو نہیں مگر جب کہ شوہر اس بچے کی نسبت کہے کہ یہ میرا بچہ ہے یا ایک بچہ دو برس کے اندر پیدا ہوا اور دوسرا بعد میں تو دونوں کا نسب ثابت ہو جائے گا۔
(درمختار)

مسئلہ نمبر ۲.....وقت نکاح سے چھ مہینے کے اندر بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت نہیں اور چھ مہینے یا زیادہ ہوا تو ثابت ہے جبکہ شوہر اقرار کرے یا سکوت۔ اور کہتا ہے کہ بچہ پیدا ہی نہ ہوا تو ایک عورت کی گواہی سے ولادت ثابت ہو جائے گی۔ اور اگر شوہر نے کہا تھا کہ جب تو بیٹے تو تجھ کو طلاق اور عورت بچہ پیدا ہونا بیان کرتی ہے اور شوہر انکار کرتا ہے تو دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے طلاق ثابت ہوئی تنہا جنانی کی شہادت کافی ہے۔ یونہی اگر شوہر نے حمل کا اقرار کیا تھا یا حمل ظاہر تھا جب بھی طلاق ثابت ہے اور نسب ثابت ہونے کے لئے تنہا جنانی کا قول کافی ہے (جوہرہ) اگر دو بچے پیدا ہوئے ایک چھ مہینے کے اندر اور دوسرا چھ مہینے یا چھ مہینے کے بعد تو دونوں میں کسی کا نسب ثابت نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳.....نکاح میں جہاں نسب ثابت ہوا کہا جاتا ہے وہاں کچھ یہ ضروری نہیں کہ شوہر دعویٰ کرے تو نسب ہوگا بلکہ سکوت سے بھی نسب ثابت ہوگا اور اگر انکار کرے تو لعان ہوتی جب تک لعان نہ ہوا اور اگر کسی وجہ سے لعان نہ ہو سکے جب بھی ثابت ہوگا۔
(عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴.....باندی کو اس کے شوہر نے بعد دخول طلاق رجعی دی اور اس نے عدہ میں ولادت کا دعویٰ کیا اور شوہر نے انکار کیا تو اگر ستائیس مہینے کے اندر بچہ پیدا ہوا تو ثابت النسب ہے اور طلاق بائن میں دو برس کے اندر ہوگا تو ثابت ہے ورنہ نہیں۔ اور اگر اس نے عدت پوری ہونے کا اقرار کیا ہے تو وقت اقرار سے چھ مہینے کے اندر ہوگا تو ثابت ہے ورنہ نہیں اور اگر نہ عدہ ولادت ظاہر کیا نہ عدت پوری ہونے کا اقرار کیا بلکہ سکوت کیا تو سکوت کا وہی حکم ہے جو عدت پوری ہونے کے اقرار کا ہے۔
(عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵.....شوہر کے مرنے کے وقت سے دو برس کے اندر بچہ پیدا ہوگا تو نسب ثابت ہے ورنہ نہیں۔ یہی حکم معتدہ کا ہے جب کہ حمل کا اقرار کرتی ہو اور اگر عورت معتدہ ہے جس نے نہ حمل کا اقرار کیا نہ عدت پوری ہونے کا اور دو برس مہینے دس دن سے کم میں ہوا تو ثابت ہے ورنہ نہیں اور اگر عدت پوری ہونے کا اقرار کیا اور وقت اقرار یعنی چار مہینے دس دن کے اندر پیدا ہوا تو ثابت ہے ورنہ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶.....عورت نے عدت وفات میں پہلے کہا مجھے حمل نہیں پھر دوسرے دن کہا حمل ہے تو اس کا قول مان لیا جائے گا اور اگر چار مہینے دس دن پورے ہونے پر کہا کہ حمل نہیں ہے پھر حمل ظاہر ہو گیا تو اس کا قول نہیں مانا جائے گا۔ مگر جبکہ شوہر کی موت سے چھ مہینے کے اندر بچہ پیدا ہوا تو اس کا وہ اقرار کہ عدت پوری ہو گئی باطل سمجھا جائے گا۔
(خانیہ)

مسئلہ نمبر ۷.....طلاق یا موت کے بعد دو برس کے اندر بچہ پیدا ہوا اور شوہر یا اس کے ورثہ پیدا ہونے سے انکار کرتے ہیں اور عورت دعویٰ کرتی ہے۔ تو اگر حمل ظاہر تھا یا شوہر نے حمل کا اقرار کیا تھا تو ولادت ثابت ہے اگرچہ دایہ بھی شہادت نہ دے اور وہ ثابت النسب ہے اور اگر نہ حمل ظاہر تھا نہ شوہر نے حمل کا اقرار کیا تھا تو اس وقت ثابت ہوگا کہ دو مرد یا ایک مرد دو عورتیں گواہی دیں اور مرد کس طرح گواہی دیں گے اس کی صورت یہ ہے کہ عورت تنہا مکان میں گئی اور اس مکان میں کوئی ایسا بچہ نہ تھا اور پھر لئے ہوئے باہر آئی یا مرد کی نگاہ اچانک پڑ گئی دیکھا کہ اس کے بچہ پیدا ہو رہا ہے اور قصداً نگاہ کی تو فاسق ہے اور اس کی گواہی مردود۔
(ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸.....شوہر بچہ پیدا ہونے کا اقرار کرتا ہے مگر کہتا ہے کہ یہ بچہ نہیں ہے تو اس کے ثبوت کے لئے چنانچی کی شہادت کافی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹.....عدت وفات میں بچہ پیدا ہوا اور بعض ورثہ نے تصدیق کی تو اس کے حق میں نسب ثابت ہو گیا پھر اگر یہ عادل ہے اور اس کے ساتھ کسی اور وارث کامل شہادت نے بھی تصدیق کی یا کسی اجنبی نے شہادت دی تو ورثہ اور غیر سب کے حق میں نسب ثابت ہو گیا یعنی مثلاً اگر اس لڑکے نے دعویٰ کیا کہ میرے باپ کے فلاں شخص پر اتنے روپے دین ہیں تو دعویٰ سننے کے لئے اس کی عادت نہیں کہ وہ اپنا نسب ثابت کرے اور اگر تنہا ایک وارث تصدیق کرتا ہے یا چند ہوں مگر وہ عادل نہ ہوں تو فقط اس کے حق میں ثابت ہے باقی وارثوں کے حق میں ثابت نہیں یعنی مثلاً اگر وہ لڑکا اس صورت میں انکار کرتے ہیں تو وہ لڑکا دعویٰ کی میعاد میں ان کے خصوص میں کوئی کمی نہ ہوگی اور وارث اگر تصدیق کریں تو ان کے لئے اقرار کرنے میں فقط شہادت اور مجلس قاضی وغیرہ کچھ شرائط نہیں مگر اور وارثوں کے حق میں ان کا اقرار اس وقت مانا جائے گا جب عادل ہوں ہاں اگر اس وارث کے ساتھ کوئی غیر وارث ہے تو اس کا فقط یہ کہہ دینا کافی نہ ہوگا کہ یہ فلاں کا لڑکا ہے بلکہ فقط شہادت اور مجلس حکم وغیرہ وہ سب امور جو شہادت میں شرط ہیں اس کے لئے بھی شرط ہیں۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰.....بچہ پیدا ہوا۔ عورت کہتی ہے کہ نکاح کو چھ مہینے یا زائد کا عرصہ گزرا اور مرد کہتا ہے کہ چھ مہینے نہیں ہوئے تو عورت کو قسم کھلائیں۔ قسم کے ساتھ اس کا قول معتبر ہے اور شوہر یا اس کے ورثہ کو ثبوت پیش کرنا چاہیں تو گواہ نہ سنے جائیں۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱.....کسی لڑکے کی نسبت کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے اور اس شخص کا انتقال ہو گیا اور اس لڑکے کی ماں جس کا عرصہ مسلسل ہوا معلوم ہے یہ کہتی ہے کہ میں اسی کی عورت ہوں اور یہ اسی کا بیٹا تو دونوں وارث ہوں گے اور اگر عورت کا آزاد ہونا مشہور نہ ہو یا پہلے وہ باندی تھی اور اب آزاد ہے اور یہ نہیں معلوم کہ طلاق کے وقت آزاد تھی یا نہیں اور ورثہ کہتے ہیں تو اس کی ام ولد تھی تو وارث نہ ہوگی۔ یونہی اگر ورثہ کہتے ہیں کہ تو اس کے مرنے کے وقت نصرانیہ تھی اور اس وقت عورت کا مسلمان ہونا مشہور نہیں ہے جب بھی وارث نہ ہوگی۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۲.....عورت کا بچہ خود عورت کے قبضہ میں ہے شوہر کے قبضہ میں نہیں اس کی نسبت عورت کہتی ہے کہ یہ لڑکا میرے پہلے شوہر سے ہے اس کے پیدا ہونے کے بعد میں نے تجھ سے نکاح کیا اور شوہر کہتا ہے کہ میرا ہے میرے نکاح میں پیدا ہوا تو شوہر کا قول معتبر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳.....کسی عورت سے نکاح کیا پھر اس سے نکاح کیا اور چھ مہینے یا زائد میں بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے اور کم میں ہوا تو نہیں اگرچہ شوہر کہے کہ یہ زنا سے میرا بیٹا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴.....نسب کا ثبوت اشارہ سے بھی ہو سکتا ہے اگرچہ بولنے پر قادر ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵.....کسی نے اپنے نابالغ لڑکے کا نکاح کسی عورت سے کر دیا اور لڑکا اتنا چھوٹا ہے کہ نہ جماع کر سکتا ہے نہ اس سے حمل ہو سکتا ہے اور عورت کے بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت نہیں اور اگر لڑکا بالغ ہے اور اس کی عورت سے بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶.....اپنی کنیز سے وطی کرتا ہے اور بچہ پیدا ہوا تو اس کا نسب اس وقت ثابت ہوگا کہ یہ اقرار کرے کہ میرا بچہ ہے اور وہ لونڈی ام ولد ہو گئی اب اس کے بعد جو بچے پیدا ہوں گے ان میں اقرار کی حاجت نہیں مگر یہ ضروری ہے کہ نفی کرنے سے منگنی ہو جائے گا مگر نفی سے اس وقت منفی ہوگا کہ زیادہ زمانہ نہ گزرا ہو تاخیر نہ کی۔ اس کے نسب کا حکم دے دیا ہو اور ان میں کوئی بات پائی گئی تو نفی نہیں ہو سکتی اور مدبرہ کے بچے کا نسب بھی اقرار سے ثابت ہوگا۔ مکاتبہ کے بچے کا نسب ثابت ہونے کے لئے اقرار کی حاجت نہیں بلکہ انکار کی صورت میں لعان کرایا جائے گا اور جہاں لعان نہیں وہاں انکار سے بھی کام نہ چلے گا۔ (عالمگیری و ردالمحتار)

بچہ کی پرورش کا بیان

امام احمد وابوداؤد وحاکم عبداللہ بن عمرو سے راوی کہ ایک عورت نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا یہ لڑکا ہے میرا پیٹ اس کے لئے ظرف تھا اور میرے پستان اس کے لئے مشک اور میری گود اس کی محافظ تھی اور اسکے باپ نے مجھے طلاق دے دی اور اب اس کو مجھ سے چھیننا چاہتا ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تو زیادہ حق دار ہے جب تک تو نکاح نہ کرے۔

گیجین میں براء بن عازب سے مروی کہ صلح حدیبیہ کے بعد دوسرے سال میں جب حضور اقدس ﷺ عمرہ قضا سے فارغ ہو کر مکہ معظمہ سے روانہ ہوئے تو حضرت حمزہ کی صاحبزادی چچا چچا کہتی پیچھے ہو لیں۔ حضرت علی نے انہیں لے لیا اور ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر حضرت علی وزید بن حارثہ وجعفر طیار میں ہر ایک نے اپنے پاس رکھنا چاہا۔ حضرت علی نے کہا میں نے اسے لیا اور کہا کہ میرے چچا کی لڑکی ہے اور حضرت جعفر نے کہا میرے چچا کی لڑکی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے اور حضرت زید نے کہا میرے رضائی بھائی کی لڑکی ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے لڑکی خالہ کو دلوائی اور فرمایا کہ خالہ بمنزلہ ماں کے ہے اور حضرت علی سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے اور حضرت جعفر سے فرمایا کہ تم میری صورت اور سیرت میں مشابہ ہو اور حضرت زید سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی اور ہمارے مولیٰ ہو۔

مسائل فقہیہ:

مسئلہ نمبر ۱..... بچہ کی پرورش کا حق ماں کے لئے ہے خواہ وہ نکاح میں ہو یا نکاح سے باہر ہو گئی ہو۔ ہاں اگر وہ مرتد ہو گئی تو پرورش نہیں کر سکتی یا کسی فسق میں مبتلا ہے جس کی وجہ سے بچہ کی تربیت میں فرق آئے مثلاً زانیہ یا چور یا نوحہ کرنے والی ہے تو اس کی پرورش میں نہ دیا جائے بلکہ بعض فقہا نے فرمایا کہ اگر وہ بدکار کی پابند نہیں تو اس کی پرورش میں بھی نہ دیا جائے مگر اصح یہ ہے کہ اس کی پرورش میں اس وقت تک رہے گا کہ اسے سمجھ ہو۔ جب کچھ سمجھنے لگے تو عالیجہ دکر لیں کہ بچہ ماں کو دیکھ کر وہی عادت اختیار کرے گا جو اس کی ہے۔ یونہی ماں کی پرورش میں اس وقت بھی نہ دیا جائے جبکہ کثرت سے بچہ کو چھوڑ کر ادھر ادھر چلی جاتی ہو اگر چہ اس کا جانا کسی گناہ کے لئے نہ ہو مثلاً وہ عورت مرد سے نباہتی ہے یا نرس ہے یا کوئی ایسا کام کرتی ہے جس کی وجہ سے اکثر گھر سے باہر جانا پڑتا ہے یا وہ عورت کنیز یا ام ولد یا مدبرہ ہو یا مکاتبہ ہو جس سے قبل عتق مکاتبت بچہ پیدا ہوا جب کہ وہ بچہ آزاد ہو اور اگر آزاد نہ ہو تو حق پرورش مولیٰ کے لئے ہے کہ اس کی ملک ہے مگر اپنی ماں سے جدا نہ کیا جائے۔

(عالمگیری، درمختار، ردالمحتار وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۲..... اگر بچہ کی ماں نے بچہ کے غیر محرم سے نکاح کر لیا تو اسے پرورش کا حق نہ رہا اور اس کے محرم سے نکاح کیا تو حق پرورش باطل نہ ہوا۔ غیر محرم سے مراد وہ شخص ہے کہ نسب کی جہت سے بچہ کے لئے محرم نہ ہو اگر چہ رضاع کی جہت سے محرم ہو جیسے اس کی ماں نے اس رضاعی بچا سے شادی کر لی تو اب ماں کی پرورش میں نہ رہے گا کہ اگر چہ رضاع کے لحاظ سے بچے کا چچا ہے مگر نسبی اجنبی ہے اور نسبی چچا سے نکاح کیا تو باطل نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳..... ماں اگر مفت پرورش کرنا نہیں چاہتی ہے اور باپ اجرت دے سکتا ہے اجرت دے اور تنگ دست ہے تو ماں کے بعد جن کو حق پرورش ہے اگر ان میں کوئی مفت پرورش کرے تو اس کی پرورش میں دیا جائے ورنہ طفلکے بچہ کے غیر محرم سے اس نے نکاح نہ کیا ہو اور ماں سے کہہ دیا جائے کہ یا تو مفت پرورش کر یا بچہ ظالموں کو دے دے مگر ماں اگر بچہ کو دیکھنا چاہے یا اس کو دیکھ بھال کرنا چاہے تو منع نہیں کر سکتے اور اگر کوئی دوسری عورت ایسی نہ ہو جس کو حق پرورش ہے مگر کوئی اجنبی شخص یا رشتے دار مرد مفت پرورش کرنا چاہتا ہے تو ماں ہی کو دیں گے اگر چہ اس نے اجنبی سے نکاح کیا ہو اگر چہ اجرت مانگتی ہو۔ (درمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴..... جس کے لئے حق پرورش ہے اور اگر وہ انکار کرے اور کوئی دوسری نہ ہو جو پرورش کرے تو پرورش کرنے پر مجبور کی جائے۔ یونہی اگر بچہ کی ماں دودھ پلانے سے انکار کرے اور بچہ دوسری عورت کا دودھ نہ لیتا ہو یا مفت کوئی نہ پلاتی ہو اور بچہ یا اس کے باپ کے پاس مال نہیں تو ماں دودھ پلانے پر مجبور کی جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵..... ماں کی پرورش میں بچہ ہو اور وہ اس کے کپڑا بچہ کے نکاح میں یا عدت میں ہو تو پرورش کا معاوضہ نہیں آئے گا۔ اور ماں کا بھی حق لے سکتی ہے اور دودھ پلانے کی اجرت اور بچہ کا نفقہ بھی اور اگر اس کے پاس رہنے کا مکان نہ ہو تو بھی اور بچہ کو خادم کی ضرورت ہو تو یہ بھی اور یہ سب خرچ بچہ کے مال ہو تو اس سے دینے جائیں ورنہ جس پر بچے کا نفقہ ہو اسی کے ذمہ یہ سب بھی ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶..... ماں نے اگر پرورش سے انکار کر دیا پھر یہ کہتی ہے کہ پرورش کرے تو رجوع کر سکتی ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷..... ماں اگر نہ ہو یا پرورش کی اہل نہ ہو یا انکار کر دیا، نانی سے نکاح کیا تو اب حق پرورش نانی کے لئے ہے یہ بھی نہ ہو تو نانی کی ماں اس کے بعد دادی پردادی شرائط مذکورہ بالا پھر حقیقی بہن پھر اخیافی بہن پھر سوتیلی بہن پھر حقیقی بہن کی بیٹی پھر اخیافی بہن کی بیٹی پھر خالہ یعنی ماں کی حقیقی بہن پھر اخیافی پھر سوتیلی پھر سوتیلی بہن کی بیٹی پھر حقیقی بھتیجی پھر اخیافی بھائی کی بیٹی پھر سوتیلے بھائی کی بیٹی پھر اسی ترتیب سے پھوپھیاں پھر ماں کی خالہ پھر باپ کی خالہ پھر ماں کی پھوپھیاں پھر باپ کی پھوپھیاں اور ان سب میں وہی ترتیب ملحوظ ہے کہ پہلے حقیقی پھر اخیافی پھر سوتیلی۔ اور اگر عورت پرورش کرنے والی نہ ہو یا ہو مگر اس کا حق ساقط ہو تو عصبات بترتیب وارث یعنی باپ پھر دادا پھر حقیقی بھائی پھر سوتیلا پھر بھتیجے پھر چچا پھر اس کے بیٹے مگر لڑکی کو چچازاد بھائی کی پرورش میں نہ دیں خصوصاً جب کہ معلجا ہو اور اگر عصبات بھی نہ ہوں تو ذوی الارحام کی پرورش میں دیں مثلاً اخیافی بھائی پھر اس کا بیٹا پھر ماں کا چچا پھر حقیقی ماموں۔ چچا اور پھوپھی اور ماموں اور خالہ کی بیٹیوں کو لڑکے کی پرورش کا حق نہیں۔ (درمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸..... اگر چند شخص ایک درجہ کے ہوں تو ان میں جو زیادہ بہتر ہو پھر وہ کہ زیادہ پرہیزگار ہو پھر وہ کہ ان میں بڑا ہو حق دار ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹..... بچہ کی ماں اگر ایسے مکان میں رہتی ہے کہ گھر والے بچہ سے غفلت رکھتے ہیں تو باپ اپنے بچہ کو اس سے لے لے گا یا عورت وہ مکان چھوڑ دے اور اگر ماں نے بچہ کے کسی رشتے دار سے نکاح کیا مگر وہ ہم نہیں جب بھی حق ساقط ہو جائے گا مثلاً اس کے چچازاد بھائی سے نکاح کر لیا تو اس کے بعد اسی چچا کے لڑکے کا حق ہے یہاں بچہ لڑکا ہے تو ساقط نہ ہوگا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... اخیافی کے ساتھ نکاح کرنے سے حق پرورش ساقط ہو گیا تھا پھر اس نے طلاق بائن دے دی یا رجعی دی عدت پوری ہو گئی تو حق پرورش عود کر آئے گا۔ (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۱..... پاگل اور بوڑھے کو حق پرورش حاصل نہیں اور اچھے ہو گئے تو حق حاصل ہو جائے گا۔ یوں ہی مرتد تھا اب مسلمان ہو گیا تو پرورش کا حق دے لے گا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲..... بچہ پانی یا دوا کے پاس ہے اور وہ خیانت کرتی ہے تو پھوپھی کو اختیار ہے کہ اس سے لے لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳..... بچہ کا باپ کہتا ہے کہ اس کی ماں نے کسی سے نکاح کر لیا اور ماں انکار کرتی ہے تو ماں کا قول معتبر ہے اور اگر یہ کہتی ہے کہ نکاح تو کیا تھا مگر اس نے طلاق دے دی اور میرا حق عود کر آیا تو اگر اتنا ہی کہا اور یہ نہ بتایا کہ کس سے نکاح کیا جب بھی ماں کا قول معتبر ہے اور اگر یہ بھی بتایا کہ فلاں سے نکاح کیا تھا تو اب جب تک وہ شخص طلاق کا اقرار نہ کرے محض اس عورت کا کہنا کافی نہیں۔ (غایہ)

مسئلہ نمبر ۱۴..... جس عورت کے لئے حق پرورش ہے اس کے پاس لڑکے کو اس وقت تک رہنے دیں کہ اب اسے اس کی حاجت نہ

رہے یعنی اپنے آپ کھانا پیتا، استنجا کر لیتا ہو اس کی مقدار سات برس کی عمر ہے اور اگر عمر میں اختلاف ہو تو اگر یہ سب کام خود کر لیتا ہو تو اس کے پاس سے علیحدہ کر لیا جائے۔ ورنہ نہیں اور اگر باپ لینے سے انکار کرے تو جبراً اس کے حوالے کیا جائے اور اگر لڑکی اس وقت تک عورت کی پرورش میں رہے گی کہ شہوت کو پہنچ جائے، اس کی مقدار نو برس کی عمر ہے اور اگر اس عمر سے کم میں لڑکی کا نکاح کر دیا گیا جب بھی اس کی پرورش میں رہے گی جس کی پرورش میں ہے نکاح کر دینے سے حق پرورش باطل نہ ہو گا جب تک مرد کے کامل نہ ہو۔ (عالمگیری وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۱۵..... سات برس کی عمر سے بلوغ تک لڑکا اپنے باپ یا دادا کسی اور وفی کے پاس رہے گا پھر جب بالغ ہو گیا اور سمجھ دار ہے کہ فتنہ یا مالی کا اندیشہ نہ ہو اور ادب کی ضرورت نہ ہو تو جہاں چاہے وہاں رہے اور اگر ان باتوں کا اندیشہ ہو اور ادب کی ضرورت ہو تو باپ دادا وغیرہ کے پاس رہے گا خود مختار نہ ہو گا مگر بالغ ہونے کے بعد باپ پر نفقہ واجب نہیں اور اگر اخراجات کا متکفل ہو تو متبرع ہے احسان ہے۔ (عالمگیری درمختار) یہی حکم فقہی ہے مگر لڑکے بحال زمانہ خود مختار نہ رکھا جائے جب تک چال چلن اچھی طرح درست نہ ہو لیں اور پورا وثوق نہ ہو لے کر اب اس کی وجہ سے فتنہ و مار ہو گا کہ آج کل اکثر لڑکیاں تربیت اخلاق ہوتی ہیں اور نوعمری میں فساد بہت جلد سرایت کرتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۶..... لڑکی نو برس کے بعد سے جب تک کنواری ہے باپ دادا بھائی وغیرہم کے یہاں رہے گی مگر جب کہ عمر رسیدہ ہو جائے اور فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو اسے اختیار ہے کہ جہاں چاہے رہے اور لڑکی میں یہ شکایہ و اور فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو اسے اختیار ہے ورنہ باپ دادا وغیرہ کے یہاں رہے اور یہ حکم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ بچہ کے بیٹے کو لڑکی کے لئے حق پرورش نہیں یہی حکم اب بھی ہے کہ وہ جرم نہیں بلکہ ضروری ہے کہ محرم کے پاس رہے اور محرم نہ ہو تو کسی ثقہ امانت دار عورت کے پاس رہے جو اس کی عفت کی حفاظت کر سکے اور اگر لڑکی ایسی ہو کہ فساد کا اندیشہ نہ ہو تو اختیار ہے۔ (ردالمحتار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷..... لڑکا بالغ نہ ہو اگر کام کے قابل ہو گیا ہے تو باپ اسے کسی کام میں لگائے۔ جو کام سکھانا چاہے اس کے جاننے والوں کے پاس بھیج دے کہ ان سے کام سیکھے۔ نوکری یا مزدوری کے قابل ہو اور باپ اس سے نوکری یا مزدوری کرانا چاہے تو نوکری یا مزدوری کرائے اور جو کمائے اس پر صرف کرے اور بچ رہے تو اس کے لئے جمع کرتا رہے اور اگر باپ چاہتا ہے کہ میرے پاس خرچ نہ ہو جائے گا تو کسی اور کے پاس امانت رکھ دے۔ (درمختار) مگر سب سے مقدم یہ ہے کہ بچوں کو قرآن مجید پڑھائیں اور دین کی ضروری باتیں سکھائی جائیں۔ روزہ نماز طہارت و پنج وقتہ باجماعت وغیرہ معاملات کے مسائل جن کی روزمرہ حاجت پڑتی ہے اور ان میں سے خلاف شرع عمل کرنے کے جرم میں پکڑا ہوتے ہیں ان کی تعلیم ہو۔ اگر دیکھیں کہ بچہ کا طبع کی طرف رجحان ہے اور تجوید کا جاننے والا علوم دین کی خدمت سے بڑھ کر کیا کام ہے اور اگر استطاعت نہ ہو تو صحیح و تعلیم عقائد اور ضروری مسائل کی تعلیم کے بعد جس جائز کام میں لگائیں اختیار ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۸..... لڑکی کو بھی عقائد ضروری مسائل سکھانے کے بعد کسی عورت سے سلائی اور نقش و نگار وغیرہ ایسے کام سکھائیں جن کی عورتوں کو اکثر حاجت پڑتی ہے اور کھانا پکانے اور دیگر امور خانہ داری میں اس کو ماہر ہونے کی کوشش کریں کہ سلیقہ مند عورت جس خوبی سے زندگی بسر کر سکتی ہے بے سلیقہ نہیں کر سکتی۔

مسئلہ نمبر ۱۹..... لڑکی کو ڈرنہ رکھائیں کہ جس کے پاس نوکر رہے گی کبھی ایسا بھی ہو گا کہ مرد کے پاس تنہا رہے اور یہ بڑے عیب کی بات ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۰..... زمانہ پرورش میں باپ یہ چاہتا ہے کہ عورت سے بچہ لے کر کہیں دوسری جگہ چلا جائے تو اس کو یہ اختیار حاصل نہیں اور اگر عورت چاہتی ہے کہ بچہ کو لے کر دوسرے شہر کو چلی جائے اور دونوں شہروں میں اتنا فاصلہ ہے کہ باپ اگر بچہ کو دیکھنا چاہے تو دیکھ کر رات آنے سے پہلے واپس آ سکتا ہے تو لے جا سکتی ہے اور اس سے زیادہ فاصلہ ہے تو خود بھی نہیں جا سکتی۔ یہی حکم ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں یا گاؤں سے

شہر میں جانے کا ہے کہ قریب ہے تو جائز ہے اور بیٹیں اور شہر سے گاؤں میں بغیر اجازت نہیں لے جا سکتی ہاں اگر جہاں جانا چاہتی ہے وہاں اس کا میکہ ہے اور وہیں اس کا نکاح ہوا ہے تو لے جا سکتی ہے اور اگر اس کا میکہ ہے مگر وہاں نکاح نہیں ہوا بلکہ نکاح کہیں اور ہوا ہے تو نہ لے جا سکتی ہے اور نہ وہاں جہاں اس کا نکاح ہوا۔ ماں کے علاوہ کوئی پرورش کرنے والی لے جانا چاہتی ہو تو باپ کی اجازت سے لے جا سکتی ہے۔ مسلمان یا ذمی عورت بچہ کو دارالحرب میں مطلقاً نہیں لے جا سکتی اگرچہ وہیں نکاح ہوا ہو۔ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۱..... عورت کو طلاق دے دی اس نے کسی اجنبی سے نکاح کر لیا تو باپ کو اس سے لے کر سفر میں لے جا سکتا ہے۔ جبکہ کوئی اور پرورش کا حق دار نہ ہو ورنہ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۲..... جب پرورش کا زمانہ پورا ہو چکا اور بچہ باپ کے پاس آ گیا تو باپ بچہ پر یہ واجب نہیں کہ بچہ کو اس کی ماں کے پاس بھیجے نہ پرورش کے زمانے میں ماں پر باپ کے پاس بھیجنا لازم تھا ہاں اگر ایک کے پاس ہے اور دوسرا اسے دیکھنا چاہتا ہے تو دیکھنے سے منع کیا جا سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۳..... عورت بچہ کو گہوارے میں لٹا کر چلی گئی گہوارہ گر اور بچہ مر گیا تو عورت پر تاوان نہیں کہ اس نے خود ضائع نہیں کیا۔ (غایہ)

نفقہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا (پ۲۸، الطلاق ۷)

مقدور والا اپنے مقدور کے قابل خرچ دے اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا وہ اس میں سے خرچ دے جو اسے اللہ نے دیا اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اس قابل جتنا اسے دیا ہے قریب ہے اللہ دشواری کے بعد آسانی فرما دے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ (پ۲، البقرۃ ۲۳۳)

اور جس کا بچہ ہے اس پر عورتوں کا کھانا اور پہننا ہے حسب دستور کبھی جان پر بوجھ نہ رکھا جائے گا نہ اس کے مقدور بھر اس کو ضرر دیا جائے اس کے بچے سے اور نہ والد کو اس کے لڑکے کی اولاد سے یہاں ضرر نہ دے اپنے بچے کو اور نہ والد والا اپنی اولاد کو اور جو باپ کا قائم مقام ہے اس پر بھی ایسا ہی واجب ہے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ (پ۲۸، الطلاق ۶)

عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو اپنی طاقت بھر اور انہیں ضرر نہ دو کہ ان پر تنگی کرو (ترجمہ کنزالایمان)

حدیث ۱..... صحیح مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ عورتوں

کے بارے میں خدا سے ڈرو کہ وہ تمہارے پاس قیدی کی مثل ہیں۔ اللہ ﷻ کی امانت کے ساتھ تم نے ان کو لیا اور اللہ ﷻ کے کلمہ کے ساتھ ان کی فروج کو حلال کیا۔ تمہارا ان پر حق ہے کہ تمہارے بچھونوں پر (مکانوں میں) ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کو تم ناپسند رکھتے ہو اور اگر ایسا کریں تو تم اس طرح مار سکتے ہو جس سے ہڈی نہ ٹوٹے اور انکا تم پر حق ہے کہ انہیں کھانے اور پہننے کو دستور کے موافق دو۔

حدیث ۲..... صحیحین میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہند بنت عتبہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ابوسفیان (میرے شوہر) بخیل ہیں تو وہ مجھے اتنا نفقہ نہیں دیتے جو مجھے اور میرے ولا کو کافی ہو مگر اس صورت میں کہ ان کی بغیر اطلاع میں کچھ لے لوں۔ (تو کیا اس طرح لینا جائز ہے) فرمایا کہ اس کے مال میں سے تو اتنا لے سکتی ہے جو تجھے اور تیرے بچوں کو دستور کے موافق خرچ کے لئے کافی ہو۔

حدیث ۳..... صحیح مسلم میں جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب خدا کسی کو مال دے تو خود اپنے اور گھر والوں پر خرچ کرے۔

حدیث ۴..... صحیح بخاری میں ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان جو کچھ اپنے اہل پر خرچ کرے اور نیت ثواب کی ہو تو یہ اس کے لئے صدقہ ہے۔

حدیث ۵..... بخاری شریف میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کچھ تو خرچ کرے گا وہ تیرے لئے صدقہ ہے یہاں تک کہ وہ لقمہ جو تیری بی بی کے منہ میں اٹھا کر دے۔

حدیث ۶..... صحیح مسلم شریف میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کو گنہگار ہونے کے لئے اتنا کافی ہے جس کا کھانا اس کے ذمہ ہو اسے کھانے کو نہ دے۔

حدیث ۷..... ابوداؤد و ابن ماجہ رضی اللہ عنہما روایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ ایک شخص نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میرے پاس مال ہے اور میرے مال کی میرے والد کو حاجت ہے۔ فرمایا تو اور تیرا مال تیرے باپ کے لئے ہیں تمہاری اولاد تمہاری عمدہ کمائی ہے میں اپنی اولاد کی کمائی کھاؤ۔

مسائل فقہیہ: نفقہ سے مراد کھانا کپڑا اور رہنے کا مکان ہے اور نفقہ واجب ہونے کے تین سبب ہیں نکاح قرابت جزئیت نسب ملک (بہار شریعت و درمختار)

مسئلہ نمبر ۱..... جس عورت سے نباح صحیح ہو اس کا نفقہ شوہر پر واجب ہے۔ عورت مسلمان ہو یا کافرہ آزاد ہو یا۔ کتابیہ محتاج ہو یا مالدار دخول ہوا یا نہیں بالغہ ہو یا نابالغہ مگر بالغہ میں شرط یہ ہے کہ جماع کی طاقت رکھتی ہو یا مطیقہ ہو۔ اور شوہر کی جانب کوئی شرط نہیں بلکہ کتابی صغیر اسی سے نفقہ واجب ہے۔ اس کے مال سے دیا جائے گا اور اگر اس کی ملک میں مال نہ ہو تو اس کی عورت کا نفقہ اس کے باپ پر واجب نہیں ہاں اگر اس کے باپ نے نفقہ کی طاقت کی ہو تو باپ پر واجب ہے شوہر عنین ہے یا اس کا عضو قاطع کٹا ہوا ہے یا مریض ہے کہ جماع کی طاقت نہیں رکھتا یا حج کو گیا ہے جب بھی نفقہ واجب ہے۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۲..... بالغہ جو کامل جماع نہ ہو اس کا نفقہ شوہر پر واجب نہیں خواہ شوہر کے یہاں ہو یا اپنے باپ کے گھر جب تک کہ کامل بالغ نہ ہو جائے ہاں اگر کامل ہو کر خدمت کر سکے یا اس سے انس حاصل ہو سکے اور شوہر نے اپنے۔ کان میں رکھا تو نفقہ واجب ہے اور نہیں رکھا تو نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳..... عورت کا مقام بند ہے جس کے سبب سے بچہ نہیں ہو سکتی یا زیادتی یا بوڑھی تو نفقہ واجب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴..... زوجہ کتابیہ ہے یا مرتد یا ابن ملاعنہ تو نفقہ واجب ہونے کے لئے تمکین شرط ہے یعنی اگر مولیٰ کے گھر رہتی ہے تو واجب نہیں

(جوہرہ)

مسئلہ نمبر۵..... نکاح فاسد مثلاً بغیر گواہوں کے نکاح ہوا تو اس میں یا اس کی عدت میں نفقہ واجب نہیں۔ یونہی وطی بالشبہہ میں اور اگر بظاہر صحیح ہوا اور قاضی شرع نے نفقہ مقرر کر دیا بعد کو معلوم ہوا کہ نکاح صحیح نہیں ہوا مثلاً وہ عورت اس کی رضائی بہن ثابت ہوئی تو جو کچھ نفقہ میں دیا ہے واپس لے سکتا ہے اور اگر بطور خود یا بحکم قاضی دیا تو نہیں لے سکتا۔ (جوہرہ و درمختار)

مسئلہ نمبر۶..... انجانے میں عورت کی بہن یا پھوپھی یا خالہ سے نکاح کیا بعد کو معلوم ہوا اور تفریق ہوئی تو جب تک اس کی عدت پوری نہ ہوئی عورت سے جماع نہیں کر سکتا مگر عورت کا نفقہ واجب ہے ہاں اس کی بہن پھوپھی خالہ کا نہیں اگر چہ ان عورتوں پر عدت واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۷..... بالغہ عورت جب اپنے نفقہ کا مطالبہ کرے اور ابھی رخصت نہیں ہوئی ہے تو اس کا مطالبہ درست ہے۔ جب کہ شوہر نے اپنے مکان پر لے جانے کو اس سے نہ کہا ہو اور اگر شوہر نے کہا تو میرے یہاں چل اور عورت نے انکار کیا جب بھی نفقہ کی مستحق ہے اور اگر عورت نے انکار کیا تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ اگر کہتی ہو کہ جب تک مہر معجل نہ دو گے نہیں جاؤں گی۔ جب بھی نفقہ پائے گی کہ اس کا انکار حق نہیں اور اگر انکار حق ہے۔ مثلاً مہر معجل ہوا کر چکا ہے یا مہر معجل تھا ہی نہیں یا عورت معاف کر چکی ہے تو اب نفقہ کی مستحق نہیں جب تک شوہر کے مکان پر نہ آئے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۸..... دخول ہونے کے بعد اگر عورت شوہر کے یہاں آنے سے انکار کرتی ہے تو اگر مہر معجل کا مطالبہ کرتی ہے کہ وہ دیدہ تو چلوں گی تو نفقہ کی مستحق ہے ورنہ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۹..... شوہر کے مکان میں رہتی ہے مگر اس کے قابو میں نہیں آتی تو نفقہ ساقط نہیں اور اگر جس مکان میں رہتی ہے وہ عورت کی ملک ہے اور شوہر کا آنا وہاں بند کر دیا تو نفقہ نہیں پائے گی ہاں اگر اس نے شوہر سے کہا کہ مجھے اپنے مکان میں لے چلو یا میرے لئے کرایہ پر کوئی مکان لے دو اور شوہر نہ لے دیا تو قصور شوہر کا ہے لہٰذا نفقہ کی مستحق ہے۔ یونہی اگر شوہر نے بے پایا مکان غصب کر لیا ہے اس میں رہتا ہے عورت وہاں رہنے سے انکار کرتی ہے تو نفقہ کی مستحق ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۰..... شوہر عورت کو سفر میں لے جانا چاہتا ہے اور عورت انکار کرتی ہے یا عورت مسافت سفر پر ہے شوہر نے کسی معتمد شخص کو بھیجا کہ اسے یہاں اپنے ساتھ لے آ عورت اس کے ساتھ جانے سے انکار کرتی ہے تو نفقہ ساقط نہ ہوگا اور اگر عورت کے محرم کو بھیجا اور آنے سے انکار کرے تو نفقہ ساقط ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۱۱..... عورت شوہر کے گھر بیاہ کر ہوئی اور اپنے باپ کے یہاں گئی یا اپنے ہی گھر رہی مگر شوہر کے یہاں جانے سے انکار کیا تو نفقہ واجب ہے اور اگر شوہر کے یہاں بیاہ ہوئی اور اپنے باپ کے یہاں چلی گئی مگر اتنی بیمار ہے کہ ڈولی وغیرہ پر بھی نہیں آ سکتی تو نفقہ کی مستحق ہے اور اگر آ سکتی ہے مگر نہیں آتی تو نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۱۲..... عورت شوہر کے یہاں سے حاجتاً چلی گئی تو نفقہ نہیں پائے گی جب تک واپس نہ آئے اور اگر اس وقت واپس آئی کہ شوہر مکان پر نہیں بلکہ پردیس چلا گیا ہے جب بھی نفقہ کی مستحق ہے اور اگر عورت یہ کہتی ہے کہ میں شوہر کی اجازت سے گئی تھی اور شوہر انکار کرتا ہے یا یہ کہتا ہے کہ بلا اجازت چلی گئی تھی مگر عورت یہ کہتی ہے کہ گئی تو تھی بغیر اجازت مگر کچھ دنوں شوہر نے وہاں رہنے کی اجازت دے دی تھی تو بہرحال عورت کا قول معتبر نہ ہوگا۔ (درمختار و الکتاب)

مسئلہ نمبر۱۳..... چند مہینے کا نفقہ شوہر پر باقی تھا عورت اس کے مکان سے بغیر اجازت چلی گئی تو یہ نفقہ بھی ساقط ہو گیا اور لوٹ کر

آئے جب بھی اس کی مستحق نہ ہوگی اور اگر بلا اجازت اس نے قرض لے کر نفقہ میں صرف کیا تھا اور اب چلی گئی تو ساقط نہ ہوگا۔ (درمختار و الکنز)

مسئلہ نمبر ۱۴..... عورت اگر قید ہوگئی اگر چہ ظلماً تو شوہر پر نفقہ واجب نہیں ہاں اگر خود شوہر کا عورت پر دین تھا اسی نے قید کرایا تو ساقط نہ ہوگا۔ یونہی اگر عورت کو کوئی اٹھا لے گیا یا مجنون نے لیا جب بھی شوہر پر نفقہ واجب نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۵..... عورت حج کرنے گئی اور شوہر ساتھ نہ ہو تو نفقہ واجب نہیں اگر چہ محرم کے ساتھ گئی ہو اگر چہ حج فرض ہو اگر چہ شوہر کے مکان پر رہتی تھی اور اگر شوہر کے ہمراہ ہے تو نفقہ واجب ہے حج فرض ہو یا نفل مگر سفر کے مطابق نفقہ واجب نہیں بلکہ حضر کا نفقہ واجب ہے لہٰذا کرایہ وغیرہ مصارف سفر شوہر پر واجب نہیں۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۶..... کسی عورت کا حمل ہے۔ لوگوں کو شوہر نے کہا فلاں شخص کا حمل ہے۔ لہٰذا عورت کے باپ نے اسی سے نکاح کر دیا مگر وہ کہتا ہے کہ حمل مجھ سے نہیں تو نکاح ہو جائے گا مگر نفقہ شوہر پر واجب نہیں اور اگر حمل کا اقرار کرتا ہے تو نفقہ واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷..... جس عورت کو طلاق دی گئی ہے بہر حال عدت کے اندر نفقہ پائے گی طلاق رجعی ہو یا بائن یا تین طلاقیں عورت کو حمل ہو یا نہیں۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۱۸..... جو عورت بے اجازت شوہر کے گھر سے چلی جایا کرتی ہے اس نے اسے طلاق دے دی تو عدت کا نفقہ نہیں پائے گی ہاں اگر بعد طلاق شوہر کے گھر میں رہی اور باہر جانا چھوڑ دیا تو نفقہ پائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹..... جب تک عورت سن یاس کو نہ پہنچے اس کی عدت تین حیض ہے جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا اور اگر اس عمر سے پہلے کسی وجہ سے جوان عورت کو حیض نہیں آتا تو اس کی عدت حمل ہی طویل ہو نا عدت کا نفقہ واجب ہے یہاں تک کہ اگر سن یاس تک حیض نہ آیا تو بعد یاس تین ماہ گزرنے پر عدت ختم ہو گئی اور اس وقت تک نفقہ دیتا ہو گا یاں اگر شوہر گواہوں سے ثابت کر دے کہ عورت نے اقرار کیا ہے کہ تین حیض آئے اور عدت ختم ہو گئی تو نفقہ ساقط کہ عدت پوری ہو چکی اور اگر عورت کو طلاق ہوئی اس نے اپنے کو حاملہ بتایا تو وقت طلاق سے دو برس تک وضع حمل کا انتظار کیا جائے وضع حمل تک نفقہ واجب ہے اور دو برس پر بھی بچہ نہ ہوا اور عورت کہتی ہے کہ مجھے حیض نہیں آیا اور حمل کا گمان تھا تو نفقہ بند ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ تین حیض آئیں یا سن یاس آ کر تین مہینے گزر جائیں۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۲۰..... عدت کے نفقہ کا زید عمرو کیا نہ قاضی نے مقرر کیا تو عدت گزرنے کے بعد نفقہ ساقط ہو گیا۔

مسئلہ نمبر ۲۱..... مفقود کی عورت نے نکاح کر لیا اور اس دوسرے شوہر نے دخول بھی کر لیا۔ اب پہلا شوہر آیا تو عورت اور دوسرے شوہر میں تفریق کر دی جائے گی اور عورت عدت گزارے گی مگر اس عدت کا نفقہ نہ پہلے شوہر پر ہے نہ دوسرے پر۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۲۲..... نابالغہ عورت کو تین طلاقیں دے دیں عورت نے عدت میں دوسرے سے نکاح کر لیا اور دخول بھی ہوا تو تفریق کر دی جائے اور پہلے شوہر پر نفقہ ہے اور منکوحہ نے دوسرے سے نکاح کیا اور دخول کے بعد معلوم ہوا اور تفریق کر دی گئی پھر شوہر کو معلوم ہوا اس نے تین طلاقیں دے دیں تو عورت پر دونوں کی عدت واجب ہے اور نفقہ کسی پر نہیں۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۲۳..... عدت اگر مہینوں سے ہو تو کسی مقدار معین پر ختم ہو سکتی ہے اور حیض یا وضع حمل سے ہو تو نہیں کہ یہ معلوم نہیں کتنے دنوں میں عدت پوری ہو گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۴..... وفات کی عدت میں نفقہ واجب نہیں خواہ عورت کو حمل ہو یا نہیں۔ یونہی جو فرقت عورت کی جانب سے معصیت کے ساتھ ہو اس میں بھی جیسے مثلاً عورت مرتد ہو گئی یا شہوت کے ساتھ شوہر کے بیٹے یا باپ کا بوسہ لیا شہوت کے ساتھ چھوا یاں اگر مجبور کی گئی تو ساقط نہ ہوگا۔ یونہی اگر عدت میں مرتد ہو گئی تو نفقہ ساقط ہو گیا پھر اسلام لائی تو نفقہ نہ ملے گا اور اگر عورت نے شوہر کے بیٹے یا باپ کا بوسہ لیا تو نفقہ

ساقط نہ ہوگا اور جو فرقت زوجہ کی جانب سے سبب مباح سے ہو اس میں نفقہ عدت ساقط نہیں مثلاً خیار عتق، خیار بلوغ عورت کو حاصل ہوا اور اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا شوہر ظبکہ دخول کے بعد ہو ورنہ عدت ہی نہیں اور خلع میں نفقہ ہے ہاں اگر خلع اس شرط پر ہوا کہ عورت نفقہ و سکنی معاف کرے تو نفقہ ساقط ہے مگر سکنی سے شوہر اب بھی بری نہیں کہ عورت اس کو معاف کرنے کا اختیار نہیں رکھتی۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲۵.....عورت سے ایلاء یا ظہار یا لعان کیا یا شوہر مرتد ہو گیا یا شوہر نے عورت کی ماں سے جماع کیا یا عنین کی عورت نے فرقت اختیار کی تو ان سب صورتوں میں نفقہ پائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶.....عورت نے کسی کے بچے کو دودھ پلانے کی نوکری کی مگر دودھ پلانے جاتی نہیں بلکہ بچے کو یہاں لاتے ہیں تو نفقہ ساقط نہیں البتہ شوہر کو اختیار ہے کہ اس سے روک دے بلکہ اگر اپنے بچے کو جو دوسرے شوہر سے ہے دودھ پلائے تو شوہر کو منع کر دینے کا اختیار حاصل ہے بلکہ ہر ایسے کام سے منع کر سکتا ہے جس سے اسے ایذا ہوتی ہے یہاں تک کہ سلائی وغیرہ والیوں کاموں سے بھی منع کر سکتا ہے۔ بلکہ اگر شوہر کو مہندی کو بونا پسند ہے تو مہندی لگانے سے بھی منع کر سکتا ہے اور اگر دودھ پلانے وہاں جاتی ہے تو وہاں رہتی ہے یہاں رات میں نفقہ ساقط ہے۔ یونہی اگر عورت مرد نبلا نے یا دائی کا کام کرتی ہے اور اپنے کام کے لئے باہر جاتی ہے مگر رات میں شوہر کے یہاں رہتی ہے اگر شوہر نے منع کیا اور حاضر اجازت نہ دی تو نفقہ ساقط ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۷.....اگر مرد و عورت دونوں مالدار ہوں تو نفقہ مالداروں کا سا ہوگا اور دونوں محتاج ہوں تو محتاجوں کا سا اور ایک مالدار ہو گا دوسرا محتاج تو متوسط درجہ کا یعنی محتاج جیسا کھاتا ہے کھائے گا یہ غنیا جیسا کھاتے ہوں اس سے کم اور شوہر مالدار ہو اور عورت محتاج ہو تو بہتر یہ ہے کو جیسا کھاتا ہو عورت کو بھی کھلائے مگر یہ واجب نہیں کو واجب نہیں کو واجب متوسط ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۸.....نفقہ کا تعین روپوں سے نہیں کیا جا سکتا کہ ہمیشہ اتنے ہی روپے دیئے جائیں اس لئے کہ نرخ چلتا رہتا ہے۔ ارزانی گرانی دونوں کے مصارف یکساں نہیں ہو سکتے بلکہ گرانی میں اس کے لحاظ سے تعداد بڑھائی جائے گی اور ارزانی میں کم کی جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۹.....عورت آٹا پیسنے روٹی پکانے سے انکار کرتی ہے۔ اگر وہ ایسے گھرانے کی ہے کہ ان کے یہاں کی عورتیں اپنے آپ یہ کام نہیں کرتیں یا وہ بیمار یا کمزور ہے کہ کر نہیں سکتی تو پکا ہوا کھانا دینا ہوگا کوئی ایسا آدمی دے جو کھانا پکا دے پکانے پر مجبور نہیں کی جا سکتی اور اگر نہ ایسے گھرانے کی ہے اور نہ کوئی سبب ایسا ہے کہ کھانا پکا سکے تو شوہر پر یہ واجب نہیں کہ پکا ہوا دے دے اور اگر عورت خود پکاتی ہے تو پکانے کی اجرت مانگنے کا حق عورت نہیں دی جائے گی۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۰.....کھانا پکانے کے تمام برتن اور سامان شوہر پر واجب ہے مثلاً چکی، ہانڈی، توا، چمچا، کٹھلی، پیالہ، چھچہ وغیرہ جن چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے حسب حیثیت اعلیٰ۔ ادنیٰ۔ متوسط۔ یونہی حسب حیثیت اثاث البیت دینا واجب مثلاً چٹائی، دری، گاؤ تکیہ، چارپائی، لحاف، توشک، تکیہ، پاردہ وغیرہ۔ یونہی کنگھا، تیل، سرمہ دھونے کے لئے کھل وغیرہ اور صابن یا سیمن میل دور کرنے کے لئے اور سرمہ مسی مہندی دینا شوہر پر واجب نہیں اگر لا کر عورت کو استعمال ضروری ہے۔ علاوہ غذا شوہر کی اتنی ضرورت ہے جس سے تیل اور پیسنی کو دفع کر سکے۔ (جوہرہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۱.....غسل دونوں کو پانی شوہر کے ذمہ ہے عورت فنی ہو یا فقیر۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۲.....عورت اگر چاہے یا حق بخشے ہے تو ان کے مصارف شوہر پر واجب نہیں اگرچہ پینے سے اس کو ضرر پہنچے گا۔ (درمختار) یونہی پان کھانا، تنبا کو شوہر پر واجب نہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۳۔ عورت بیمار ہو تو اس کی دوا کی قیمت اور طبیب کی فیس شوہر پر واجب نہیں۔ فصد یا پچھنے کی ضرورت ہو تو یہ بھی شوہر پر نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۳۴..... بچہ پیدا ہوا تو بتانی کی اجرت شوہر پر ہے اگر شوہر نے بلایا اور عورت پر ہے اگر عورت نے بلوایا اور اگر وہ خود بغیر ان دونوں میں سے کسی کے بلائے آ جائے تو ظاہر یہ ہے کہ شوہر پر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۵..... سال میں دو جوڑے کپڑے دینا واجب ہے ہر ششماہی پر ایک جوڑا۔ جب ایک جوڑا کپڑا دے دیا تو جب تک مدت پوری نہ ہو دینا واجب نہیں اور اگر مدت کے اندر پھاڑ ڈالا اور زیادہ جس طرح پہنا جاتا ہے اسی طرح پہنتی تو نہیں پھٹتا تو دوسرے کپڑے اس ششماہی میں واجب نہیں ورنہ واجب ہیں اور اگر مدت پوری ہو گئی اور وہ جوڑا پھٹی ہے تو اگر پہنا ہی نہیں یا کبھی اس کو پہنتی تھی اور کبھی اور کپڑے ہے اس وجہ سے باقی ہے تو اب دوسرا جوڑا دینا واجب ہے اور اگر یہ نہیں بلکہ کپڑا مضبوط تھا اس وجہ سے نہیں پھٹا تو دوسرا جوڑا واجب نہیں۔ (بحر، نہر)

مسئلہ نمبر ۳۶..... جاڑوں میں جاڑے کے مناسب اور گرمیوں میں گرمی کے مناسب کپڑے دے مگر ہر سال اس کا لحاظ ضروری ہے کہ اگر دونوں مالدار ہوں تو مالداروں کے سے کپڑے ہوں اور متوسط ہوں تو غریبوں کے سے اور ایک مالدار ہو اور ایک متوسط تو متوسط جیسے کھانے میں تینوں باتوں کا لحاظ ہے۔ اور لباس میں اس شہر کے رواج کا اعتبار ہے جاڑے گرمی میں جیسے کپڑوں کا وہاں چلن ہے وہ دے۔ چمڑے کے موزے عورت کے لئے شوہر پر واجب نہیں مگر عورت کی پابندی کے موزے شوہر پر واجب ہیں اور سوتی۔ اونی موزے جو جاڑوں میں سردی کی وجہ سے پہنے جاتے ہیں یہ دینے ہوں گے۔ (درمختار و الکتاب)

مسئلہ نمبر ۳۷..... عورت جب رخصت ہو کر آئی تو اسی وقت سے شوہر کے ذمہ اس کا لباس ہے اس کا انتظار نہ کرے گا کہ چھ مہینے گزریں تو کپڑے بنائے اگر چہ عورت کے پاس کتنے ہی جوڑے ہوں۔ یہ عورت پر واجب ہے کہ میکے سے جو کپڑے لائی ہے وہ پہنے بلکہ اب سب شوہر کے ذمہ ہے۔ (الکتاب)

مسئلہ نمبر ۳۸..... شوہر کو خود ہی چاہئے کہ عورت کے مصارف اپنے ذمہ لے یعنی جس چیز کی ضرورت ہو لا کر یا منگا کر دے اور اگر لانے میں ڈھیل ڈالتا ہے تو قاضی کوئی مقدار وقت اور حال کے لحاظ سے مقرر کر دے کہ شوہر وہ رقم دے دیا کرے اور عورت اپنے طور پر خرچ کرے اور اگر اپنے اوپر تکلیف اٹھا کر عورت اس میں سے کچھ بچا لے تو وہ عورت کا ہے وہ پس نہ کرے گی نہ آئندہ کے نفقہ میں بچا دے گی اور شوہر بقدر کفایت عورت کو نہیں دیتا تو بغیر اجازت شوہر عورت اس کے مال سے لے کر صرف کر سکتی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۹..... نفقہ کی مقدار معین کی جائے تو اس میں جو طریقہ آسان ہو وہ بنا جائے مثلاً مزدوری کرنے والے کے لئے یہ حکم دیا جائے گا کہ وہ عورت کو روزانہ خرچ کو کھانے دیا کرے کہ وہ مہینوں کے لئے کافی ہو کو مزدوری ایک مہینے کے تمام مصارف ایک ساتھ نہیں دے سکتا اور نہ جو نوکری پیشہ جو ماہوار تنخواہ پاتے ہیں مہینے کا نفقہ ایک ساتھ دے دیا کریں اور ہفتہ میں تنخواہ ملتی ہے تو ہفتہ وار دینے کرنے والے ہر سال یا رنج و خریف دو فصلوں میں دیا کریں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۰..... اگر شوہر باہر چلا جاتا ہو اور عورت کو خرچ کی ضرورت پڑتی ہو تو اسے چاہئے کہ شوہر سے کہے کہ کسی کو ضامن بنا دو کہ مہینے پر اس سے خرچ لے لوں پھر اگر عورت کو معلوم ہے کہ شوہر ایک مہینے تک باہر رہے گا تو ایک مہینے کے لئے ضامن طلب کرے اور یہ معلوم ہے کہ زیادہ دنوں سفر میں رہے گا مثلاً چھ کو جاتا ہے تو جتنے دنوں کے لئے جاتا ہے اتنے دنوں کے لئے ضامن مانگے۔ اور اس شخص نے اگر یہ کہہ دیا کہ میں ہر مہینے میں دے دیا کروں گا تو ہمیشہ کے لئے ضامن ہو گیا۔ (درمختار و الکتاب)

مسئلہ نمبر ۴۱..... شوہر عورت کو جتنے روپے کھانے کے لئے دیتا جاتا ہے اپنے اوپر تکلیف اٹھا کر ان میں سے کچھ بچا لیتی ہے اور خوف ہے کہ ظاہر ہو جائے تو شوہر کو حق ہے کہ اسے تنگی کرنے سے روک دے۔ نہ قاضی کے یہاں اس کا دعویٰ کر کے کچھ کرا سکتا ہے کہ اس کی وجہ سے جدال میں فرق آئے گا اور یہ شوہر کا حق ہے۔ (الکتاب)

مسئلہ نمبر ۴۲..... اگر باہم رضامندی سے کوئی مقدار معین ہو یا قاضی نے معین کر دی اور چند ماہ تک وہ رقم نہ دی تو عورت وصول کر سکتی ہے اور معاف کرنا چاہے تو کر سکتی ہے بلکہ جو مہینہ آ گیا اس کا بھی نفقہ معاف کر سکتی ہے۔ جب کہ ماہ بماہ نفقہ دینا ظہر ہو اور سالانہ مقرر ہو تو اس سال اور سال گزشتہ کا معاف کر سکتی ہے۔ پہلی صورت میں بعد والے مہینے کا دوسری میں اس سال کا جو ابھی نہیں آیا۔ معاف نہیں کر سکتی اور اگر نہ باہم کوئی مقدار معین ہوئی نہ قاضی نے معین کی تو زمانۂ گزشتہ کا نفقہ طلب کر سکتی ہے نہ معاف کر سکتی ہے کہ وہ شوہر کے ذمہ واجب ہی نہیں ہاں اگر اس شرط پر خلع ہوا کہ عورت عدت کا نفقہ معاف کر دے تو یہ معاف ہو جائے گا۔ (درمختار و الکتاب)

مسئلہ نمبر ۴۳..... عورت کو شاہی مہینے بھر کا نفقہ دے دیا اس نے فضول خرچی سے مہینہ پورا ہونے سے پہلے خرچ کر ڈالا یا چوری جاتا رہا یا کسی اور وجہ سے ہلاک ہو گیا تو اس مہینے کا نفقہ شوہر پر واجب نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۴..... عورت کے لئے اگر کوئی خادم مملوک ہو یعنی لونڈی یا غلام تو اس کا نفقہ بھی شوہر پر ہے بشرطیکہ شوہر تنگ دست نہ ہو اور عورت آزاد ہو اور اگر عورت کو چند خادموں کی ضرورت ہو کہ عورت صاحب اولاد ہے ایک سے کام نہیں چلتا تو دو تین چننے کی ضرورت ہے ان کا نفقہ شوہر کے ذمہ ہے۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۵..... شوہر اگر مالدار کے سبب نفقہ دینے سے عاجز ہے تو اس کی وجہ سے تفریق نہ کی جائے۔ یونہی اگر مالدار ہے مگر مال یہاں موجود نہیں جب بھی تفریق نہ کریں بلکہ اگر نفقہ مقرر ہو چکا ہے تو قاضی حکم دے کر قرض لے کر یا کچھ کام کر کے صرف کرے اور وہ سب شوہر کے ذمہ ہے کہ ادا ہو یا نہ ہو گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۶..... عورت نے قاضی کے پاس آ کر بیان کیا کہ میرا شوہر کہیں گیا ہے اور مجھے نفقہ کے لئے کچھ دے کر نہ گیا۔ تو اگر کچھ روپے پاس چھوڑ گیا ہے اور قاضی کو معلوم ہے کہ یہ اس کی عورت ہے تو حکم دے گا کہ اس میں سے خرچ نہ کرے مگر یہ قسم لے لے کہ اس سے نفقہ نہیں پایا ہے اور کوئی ایسی بات بھی نہیں ہوئی جس سے نفقہ ساقط ہو جاتا ہے اور عورت سے کوئی ضامن بھی لے۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۴۷..... شوہر کہیں چلا گیا ہے اور نفقہ نہیں دے گیا مگر گھر میں اسباب وغیرہ ایسی چیزیں ہیں جو نفقہ کی جنس سے نہیں تو عورت ان چیزوں کو بیچ کر کھانے وغیرہ میں صرف نہیں کر سکتی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۸..... جس مقدار پر رضامندی ہوئی یا قاضی نے مقرر کی عورت کہتی ہے کہ یہ کافی ہے تو مقدار بڑھائی جائے یا شوہر کہتا ہے کہ یہ زیادہ ہے اس سے کم میں کام چل جائے گا کیونکہ اب ارزانی ہے یا مقرر کی زیادہ مقدار ہوئی اور قاضی کو بھی معلوم ہو گیا کہ یہ رقم زائد ہے تو کم کر دی جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۹..... چند مہینے کا نفقہ باقی تھا اور دونوں میں سے کوئی مر گیا تو نفقہ ساقط ہو گیا ہاں اگر قاضی نے عورت کو حکم دیا تھا کہ قرض لے کر صرف کرے پھر کوئی مر گیا تو ساقط نہ ہو گا۔ طلاق سے یا شوہر کا نفقہ ساقط ہو جاتا ہے مگر جبکہ اسی لئے طلاق دی ہو کہ نفقہ ساقط ہو جائے تو ساقط نہ ہو گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۰..... عورت کو شاہی نفقہ دے دیا تھا پھر ان میں سے کسی کا انتقال ہو گیا یا طلاق ہو گئی تو وہ دیا ہوا واپس نہیں ہو سکتا۔ یونہی اگر شوہر کے باپ نے اپنی بہو کو شاہی نفقہ دے دیا تو موت یا طلاق کے بعد وہ بھی واپس نہیں لے سکتا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۱..... مرد نے عورت کے پاس کپڑا یا روپے بھیجے عورت کہتی ہے کہ یہ ہدیہ بھیجے اور مرد کہتا ہے کہ نفقہ میں بھیجے تو شوہر کا قول معتبر ہے ہاں اگر عورت گواہوں سے ثابت کر دے کہ ہدیہ بھیجے یا یہ کہ شوہر نے اس کا اقرار کیا تھا اور گواہوں نے اس کے اقرار کی شہادت دی تو گواہی مقبول ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۲..... غلام نے مولیٰ کی اجازت سے نکاح کیا ہے تو اگر غلام خالص ہے یعنی مدبر و مکاتب نہ ہو اگر اسے بیچ کر اسی کی عورت کا نفقہ ادا کریں پھر بھی باقی رہ جائے تو کچھ بعد دیگرے بیچتے رہیں یہاں تک کہ نفقہ ادا ہو جائے بشرطیکہ ذرہ بھر کو مظلوم ہو کہ نفقہ کی وجہ سے بیچا جا رہا ہے۔ اور اگر خریدتے وقت اسے مظلوم نہ جانا بعد کو مظلوم ہوا تو خریدار کو بیچ رد کرنے کا اختیار ہے اور اگر بیچ کو قائم رکھا تو بات ہوا کہ راضی ہے لہٰذا اب اسے کوئی عذر نہیں اور اگر مولیٰ بیچنے سے انکار کرتا ہے تو مولیٰ کے سامنے قاضی بیچ کر دے گا مگر نفقہ میں بیچنے کے لئے یہ شرط ہے کہ نفقہ اتنا اس کے ذمہ باقی ہو کہ ادا کرنے سے عاجز ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مولیٰ اپنے پاس سے نفقہ دے کر اپنے غلام کو چھڑا لے اور اگر وہ غلام مدبر یا مکاتب ہو جو چل کتابت ادا کرنے سے عاجز نہیں تو بیچا نہ جائے بلکہ سمجھا کر نفقہ کی مقدار پوری کرے اور اگر جس عورت سے نکاح کیا ہے وہ اس کے مولیٰ کی کنیز ہے تو اس پر نفقہ واجب ہی نہیں۔ (غایۃ الاوطار)

مسئلہ نمبر ۵۳..... بغیر اجازت مولیٰ غلام نے نکاح کیا اور ابھی مولیٰ نے رد نہ کیا تھا کہ آزاد کر دیا تو نکاح صحیح ہوگا اور آزاد ہونے کے بعد سے نفقہ واجب ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۴..... لونڈی نے مولیٰ کی اجازت سے نکاح کیا اور دن بھر مولیٰ کی خدمت کرتی ہے اور رات میں اپنے شوہر کے پاس رہتی ہے تو دن کا نفقہ مولیٰ پر ہے اور رات کا شوہر پر۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۵..... غلام یا مدبر یا مکاتب نے نکاح کیا اولاد ہوئی تو اولاد کا نفقہ ان پر نہیں بلکہ ذوی الارحام پر۔ مکاتب ہے تو اس پر ہے اور مدبر یا ام ولد ہے تو ان کے مولیٰ پر اور آزاد ہے تو خود عورت پر اور اس کے پاس بھی کچھ نہ ہو تو بچہ کا جو سب سے قریبی رشتہ دار ہو اس پر ہے اور اگر شوہر آزاد ہے اور عورت کنیز ہے جب بھی یہی سب احکام جو مذکور ہوئے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۶..... غلام نے مولیٰ کی اجازت سے نکاح کیا تھا اور عورت کا نفقہ واجب ہونے کے بعد مر گیا یا مار ڈالا گیا تو نفقہ ساقط ہو گیا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۷..... نفقہ کا تعمیر اجز سکتی ہے یعنی رہنے کا مکان۔ شوہر جو مکان عورت کو رہنے کے لئے دے وہ خالی ہو یعنی شوہر کے متعلقین وہاں نہ رہیں ہاں اگر شوہر کا اتنا چھوٹا بچہ ہو کہ جماع سے آگاہ نہیں تو وہ مانع نہیں۔ یونہی شوہر کی کنیز یا ام ولد کا رہنا بھی کچھ مضر نہیں اور اگر اس مکان میں شوہر کے متعلقین رہتے ہیں اور عورت نے ای کو اختیار کیا کہ سب کے ساتھ رہے تو متعلقین شوہر سے خالی ہونے کی شرط نہیں اور عورت کا بچہ اگرچہ بہت چھوٹا ہو اگر شوہر روکنا چاہے تو روک سکتا ہے عورت کو اس کا اختیار نہیں کہ خواہ وہ بچہ وہاں رکھے۔ (کتب عامہ)

مسئلہ نمبر ۵۸..... عورت اگر نجبا۔ مکان چاہتی ہے یعنی اپنی سوت یا شوہر کے متعلقین کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو اگر۔ مکان میں کوئی ایسا دالان اس کو دے دے جس میں دروازہ ہو اور بند کر سکتی ہو تو وہ دے سکتا ہے دوسرا۔ مکان طلب کرنے کا اس کو اختیار نہیں بشرطیکہ شوہر کے رشتہ دار عورت کو تکلیف نہ پہنچاتے ہوں۔ رہا یہ مرکہ پاخانہ غسل خانہ باورچی خانہ بھی علیحدہ ہونا چاہئے اس میں تفصیل ہے اگر شوہر مالدار ہو تو ایسا مکان دے جس میں یہ تینوں چیزیں ہوں اور غریبوں میں خالی ایک کمرہ دے دینا کافی ہے اگرچہ غسل خانہ وغیرہ مشترک ہو۔ (عالمگیری و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۹..... یہ بات ضروری ہے کہ عورت کو ایسے۔ مکان میں رکھے جس کے پڑوسی صالحین ہوں کہ فاسقوں میں خود بھی رہنا اچھا نہیں نہ کو ایسے مقام پر عورت کا رہنا اور اگر۔ مکان بہت برا ہو کہ عورت وہاں تباہ رہنے سے گھبراتی اور ڈرتی ہو تو وہاں کوئی ایسی نیک عورت رکھے جس سے دل بستگی ہو یا عورت کو کوئی دوسرا۔ مکان دے جو اتنا بڑا نہ ہو اور اس کے ہمسایہ نیک لوگ ہوں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۰..... عورت کے والدین میں ہر ہفتہ میں ایک بار اپنی لڑکی کے یہاں آ سکتے ہیں شوہر منع نہیں کر سکتا ہاں اگر رات میں وہاں رہنا چاہتے ہیں تو شوہر کو منع کرنے کا اختیار ہے اور والدین کے علاوہ اور محارم سال بھر میں ایک بار آ سکتے ہیں۔ یونہی عورت اپنے والدین کے

یہاں ہر ہفتہ میں ایک بار اور دیگر محارم کے یہاں سال میں ایک بار جا سکتی ہے مگر رات میں بغیر اجازت شوہر وہاں نہیں رہ سکتی دن ہی دن میں واپس آئے اور والدین یا محارم اگر نفقہ دیکھنا چاہیں تو اس سے کسی وقت منع نہیں کر سکتا اور غیروں کے یہاں جانے یا ان کی عیادت کرنے یا شادی وغیرہ فقریوں کی شرکت سے منع کرے بغیر اجازت جا سکتی تو گنہگار ہوگی اور اجازت سے گئی تو دونوں گنہگار ہوئے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۱..... عورت اگر کوئی ایسا کام کرتی ہے جس سے شوہر کا حق فوت ہوتا ہے یا اس کا نقصان آتا ہے یا اس کام کے لئے باہر جانا پڑتا ہے تو شوہر کو منع کر دینے کا اختیار ہے۔ (درمختار) بلکہ نظر بحال زمانہ ایسے کام سے تو منع ہی کرنا چاہئے جس کے لئے باہر جانا پڑے۔

مسئلہ نمبر ۶۲..... جس کام میں شوہر کی حق تلفی نہ ہوتی ہو نہ نقصان ہو اگر عورت گھر میں وہ کام کرنا کرے جیسے کپڑا سینا یا گھنے زمانہ میں چرخہ کاتنے کا رواج تھا تو ایسے کام سے منع کرنے کی کچھ حاجت نہیں خصوصاً جب کہ شوہر گھر نہ ہو کہ ان کاموں سے جی بہلتا رہے گا اور بیکار بیٹھنی تو وسوسے اور خطرے پیدا ہوتے رہیں گی اور لایعنی باتوں میں مشغول ہوگی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۳..... نابالغ لڑکا یا نفقہ باپ پر واجب ہے جب کہ لڑکا فقیر ہو یعنی ٹوٹا اس کی ملک میں نہ مال ہو اور آزاد ہو اور بالغ ہو یا اگر بالغ یا مجنون یا اپاہج کمانے سے عاجز ہو اور اس کے پاس مال نہ ہو تو اس کا نفقہ بھی باپ پر ہے اور لڑکی ہو جبکہ مال نہ رکھتی ہو تو اس کا نفقہ بہر حال باپ پر ہے اگرچہ اس کے اعضاء سلامت ہوں اور اگر بالغ کی ملک میں مال ہے مگر یہاں مال موجود نہیں تو باپ کو حکم دیا جائے گا کہ اپنے پاس سے خرچ کرے جب مال آئے تو جتنا خرچ کیا ہے اس سے لے لے اور اگر بطور خود خرچ کیا ہے اور چاہتا ہے کہ مال آنے کے بعد اس میں سے لے لے تو لوگوں کو گواہ بنائے کہ جب مال آئے گا میں لوں گا اور گواہ نہ کئے تو دیا پھر لے سکتا ہے۔ قضا نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۶۴..... بالغ کا باپ تنگ دست ہے اور ماں مالدار ہے جب بھی نفقہ باپ ہی پر ہے مگر ماں کو حکم دیا جائے گا کہ اپنے پاس سے خرچ کرے اور جب شوہر کے پاس ہو تو وصول کر لے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۶۵..... اگر باپ مفلس ہے تو کمائے اور بچوں کو کھلائے اور کمانے سے بھی عاجز ہے مثلاً اپاہج ہے تو دادا کے ذمہ نفقہ ہے کہ خود باپ کا نفقہ بھی اس صورت میں اسی کے ذمہ ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶۶..... طالب علم کہ علم دین پڑھتا ہو اور نیک چلن ہو اس کا نفقہ بھی اس کے والد کے ذمہ ہے۔ وہ طلبہ مراد نہیں جو فضولیات و لغویات فلاسفہ میں مشغول ہیں اگر یہ باتیں ہوں تو نفقہ باپ پر نہیں۔ (عالمگیری، درمختار) کہ وہ طلب بھی اس سے مراد نہیں جو بظاہر علم دین پڑھتے اور حقیقۃً دین ڈھانا چاہتے ہوں مثلاً بدمذہبوں سے پڑھتے ہیں ان کے پاس بیٹھتے ہیں کہ ایسوں سے عموماً یہی مشاہدہ ہو رہا ہے کہ بے دلی و خباثت اور اللہ رسول ﷻ کی جناب میں گستاخی کرنے میں اپنے اساتذہ سے بھی سبقت لے گئے ایسوں کا نفقہ درکنار ان کو پاس بھی نہ آنے دینا چاہئے۔ ایسی تعلیم سے تو جاہل رہنا اچھا تھا کہ اس نے تو مذہب و دین سب کو برباد کیا اور نہ لنتا بنا بلکہ وہ تم کو بھی لے ڈوبے گا۔

بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد
بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

مسئلہ نمبر ۶۷..... بچہ کی ملک میں کوئی جائیداد منقولہ ہو اور نفقہ کی حاجت ہو تو بیچ کر خرچ کی جائے اگرچہ سب رفتہ رفتہ کر کے خرچ ہو جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۸..... لڑکی جب جوان ہو گئی اور اس کی شادی کر دی تو اب شوہر پر نفقہ ہے باپ سبکدوش ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۹..... بچہ جب تک ماں کی پرورش میں ہے اخراجات بچہ کی ماں کے حوالہ کرے یا ضروریات کی چیزیں مہیا کر دی اور اگر کوئی مقدار معین کر دی گئی تو اس میں بھی حرج نہیں اور جو مقدار معین ہوئی اگر وہ اتنی زیادہ ہے کہ اندازہ سے باہر ہے تو کم کر دی جائے اور اگر اندازہ

سے باہر نہیں تو معاف ہے اور کم ہے تو کمی پوری کی جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۰..... کسی اور کی کنیز سے نکاح کیا اور بچہ پیدا ہوا تو باندی کی ملک ہے جس کی ملک میں اس کی ماں ہے اور اس کا نفقہ باپ پر نہیں بلکہ مولیٰ پر ہے اس کا باپ آزاد ہو یا غلام باپ پر نہیں اگر چہ مالدار ہو۔ اور اگر غلام یا مدبر یا مکاتب نے مولیٰ کی اجازت سے نکاح کیا اور اولاد پیدا ہوئی تو ان پر نہیں بلکہ اگر ماں مدبر یا ام ولد یا کنیز ہے تو مولیٰ پر ہے اور آزاد یا مکاتبہ ہے تو ماں پر اور اگر ماں کے پاس مال نہ ہو تو سب رشتہ داروں میں جو قریب تر ہے اس پر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۱..... ماں نے اگر بچہ کا نفقہ اس کے باپ سے لیا اور چوری ہو گیا یا اور کسی طریقہ سے ہلاک ہو گیا تو پھر دوبارہ نفقہ لے گی اور بچی رہا تو واپس کرے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۲..... باپ مر گیا اس نے نابالغ بچے اور اموال چھوڑے تو بچوں کا نفقہ ان کے حصوں میں سے دیا جائے گا۔ یونہی ہر وارث کا نفقہ اس کے حصہ میں سے دیا جائے گا پھر اگر میت نے کسی کو وصی کیا ہو تو یہ حکم وصی کا ہے ان کے حصوں سے نفقہ دے اور وصی کسی کو نہ کیا ہو تو قاضی کا کام ہے کہ نابالغوں پر ان کے حصوں سے دینے والا قاضی کو وصی بنا دے کہ وہ خرچ کرے اور اگر وہاں قاضی نہ ہو اور میت کے بالغ لوگوں نے نابالغوں پر ان کے حصوں سے خرچ کیا تو قضاءً ان کو ان دینا ہو گا اور دیانتاً نہیں۔ یونہی اگر سفر میں دو شخص ہیں ان میں سے ایک بے ہوش ہو گیا دوسرے نے اس کا مال اس پر صرف کیا یا ایک مر گیا دوسرے نے اس کے مال سے تجہیز و تکفین کی تو دیانتاً ان کو ان لازم نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۳..... بچہ کو دودھ پلانا ماں پر اس وقت واجب ہے کہ کوئی دوسری عورت دودھ پلانے والی نہ ملے یا بچہ دوسری کا دودھ نہ لے یا اس کا باپ تنگ دست ہے کہ اجرت نہیں دے سکتا اور بچہ کی ملک میں بھی مال نہ ہو ان صورتوں میں دودھ پلانے پر ماں مجبور کی جائے گی اور اگر یہ صورتیں نہ ہوں تو دیانتاً ان کے ذمہ دودھ پلانا ہے مجبور نہیں کی جا سکتی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۴..... بچہ کو دائی نے دودھ پلایا کچھ دنوں کے بعد دودھ پلانے والی دودھ پلانے سے انکار کرتی ہے اور بچہ دوسری عورت کا دودھ نہیں لیتا یا کوئی اور پلانے والی نہیں ملتی یا ابتداء میں کوئی عورت اس کو دودھ پلانے والی نہیں تو یہی متعین ہے دودھ پلانے پر مجبور کیا جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۵..... بچہ جہاں کی پرورش میں ہو اسے بقدر جو دائی مقرر کی جائے وہاں کے پاس دودھ پلایا کرے مگر تو کر رکھتے وقت یہ شرط نہ کر لی گئی ہو کہ تجھے یہاں رہ کر دودھ پلانا ہو گا تو دائی پر یہ واجب نہ ہو گا کہ وہاں رہے بلکہ دودھ پلا کر جا سکتی ہے یا کہہ سکتی ہے کہ میں وہاں نہیں پلاؤں گی یہاں پلاؤں گی یا گھر لے جا کر پلاؤں گی۔ (خانیہ)

مسئلہ نمبر ۷۶..... اگر لونڈی سے بچہ پیدا ہوا تو دودھ پلانے سے انکار نہیں کر سکتی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۷..... باپ کو اختیار ہے کہ دائی سے دودھ پلوائے اگر چہ ماں پلانا چاہتی ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۸..... بچہ کی ماں نکاح میں ہو یا طلاق رجعی کی عدت میں اگر دودھ پلائے اس کی اجرت نہیں لے سکتی اور طلاق بائن کی عدت میں لے سکتی ہے اور اگر دوسری عورت کر کے بچہ کو جو اسی شوہر کا ہو دودھ پلائے تو مطلقاً اجرت لے سکتی ہے اگر چہ نکاح میں ہو۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۷۹..... عدت گزرنے کے بعد مطلقاً اجرت لے سکتی ہے اور اگر شوہر نے دوسری عورت کو مقرر کیا اور ماں مفت پلانے کو کہتی ہے یا اتنی ہی اجرت مانگتی ہے جتنی دوسری عورت مانگتی ہے تو ماں کو زیادہ حق ہے اور اگر ماں اجرت مانگتی ہے اور دوسری عورت مفت پلانے کو کہتی ہے یا ماں سے کم اجرت مانگتی ہے تو وہ دوسری سے زیادہ مستحق ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸۰..... عدت کے بعد عورت نے اجرت پر اپنے بچہ کو دودھ پلایا اور ان دنوں کا نفقہ نہیں لیا تھا کہ شوہر کا یعنی بچہ کے باپ کا

انتقال ہوگیا تو یہ نفقہ موت سے ساقط ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸۱..... باپ، ماں، دادا، دادی، نانا، نانی اگر تنگ دست ہوں تو ان کا نفقہ واجب ہے اگر چہ کمانے پر قادر ہوں جب کہ یہ بالغ اور بعینہٖ مالک نصاب ہو اگر چہ وہ نصاب عادی نہ ہو۔ اور اگر یہ بھی محتاج ہے تو باپ کا نفقہ اس پر واجب نہیں بلکہ اگر باپ اپاہج یا مفلوج ہے کہ کما نہیں سکتا تو بیٹے کے ساتھ نفقہ میں شریک ہے اگر چہ بیٹا فقیر ہو۔ اور ماں کا نفقہ بھی بیٹے پر ہے اگر چہ بیٹا فقیر ہو یعنی جب کہ یہ ہو اور اگر نکاح کرلیا ہے تو اس کا نفقہ شوہر پر ہے اور اگر اس کے باپ کے نکاح میں ہے اور باپ اور ماں دونوں محتاج ہوں تو دونوں کا نفقہ بیٹے پر ہے اور باپ محتاج نہ ہو تو باپ پر ہے اور باپ محتاج ہے اور ماں مالدار تو ماں کا نفقہ بھی بیٹے پر نہیں بلکہ اپنے پاس سے خرچ کرے اور شوہر سے وصول کرسکتی ہے۔ (جوہرہ، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸۲..... باپ وغیرہ کا نفقہ جیسے بیٹے پر واجب ہے یونہی بیٹی پر بھی ہے اگر بیٹا بیٹے دونوں ہوں تو دونوں پر برابر برابر واجب ہے اور اگر دو بیٹے ہوں ایک فقیر مالک نصاب ہے اور دوسرا بعینہٖ مالدار ہے تو باپ کا نفقہ دونوں پر برابر برابر ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸۳..... باپ اور اولاد کے نفقہ میں قرابت وجزئیت کا اعتبار ہے وراثت کا نہیں مثلاً بیٹا ہے اور پوتا تو نفقہ بیٹے پر واجب ہے پوتے پر نہیں۔ یونہی بیٹی ہے اور پوتا بیٹی پر ہے پوتے پر نہیں۔ اور پوتا ہے اور نواسی یا نواسہ تو دونوں پر برابر اور بیٹی ہے اور بہن یا بھائی تو بیٹی پر ہے اور نواسہ نواسی ہیں اور بھائی تو ان پر ہے اس پر نہیں۔ اور باپ یا ماں ہے اور بیٹا تو بیٹے پر ہے ان پر نہیں۔ اور دادا ہے اور پوتا تو ایک گونہ دادا پر اور باقی پوتے پر۔ اور باپ ہے اور نواسی نواسہ تو باپ پر ہے ان پر نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸۴..... باپ اگر تنگ دست ہو اور اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہوں اور یہ بچے محتاج ہوں اور یہ اپاہج مالدار ہے تو باپ اور اس کی سب اولاد کا نفقہ اس پر واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸۵..... بیٹا اگر ماں باپ دونوں کا نفقہ نہیں دے سکتا مگر ایک کا دے سکتا ہے تو ماں زیادہ مستحق ہے اور باپ محتاج ہے اور چھوٹا بچہ بھی ہے اور دونوں کا نفقہ نہ دے سکتا ہو مگر ایک کا دے سکتا ہے تو بیٹا زیادہ حق دار ہے اور اگر والدین میں کسی کا پورا نفقہ نہ دے سکتا ہو تو دونوں کو اپنے ساتھ کھلائے جو خود کھاتا ہو اسی میں سے انہیں بھی کھلائے اور اگر باپ کو نکاح کرنے کی ضرورت ہے اور بیٹا مالدار ہے تو بیٹے پر باپ کی شادی کرا دینا واجب ہے جیسا اس کے لئے کوئی کنیز خرید دے۔ اور اگر باپ کی دو بیبیاں ہیں تو بیٹے پر نفقہ ایک کا نفقہ واجب ہے مگر باپ کو دے دے کہ وہ دونوں کو تقسیم کر کے دے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۸۶..... باپ بیٹے دونوں مادر ہیں مگر بیٹا کمانے والا ہے تو بیٹے پر دلایا حکم کیا جائے گا کہ باپ کو بھی ساتھ لے لے یہ جب کہ بیٹا تنہا ہو اور بال بچوں والا ہے تو مجبور کیا جائے گا کہ باپ کو بھی ہمراہ لے لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸۷..... جو رشتہ دار محارم ہوں ان کا بھی نفقہ واجب ہے جب کہ محتاج ہوں اور بالغ یا عورت ہو اور رشتہ دار بالغ مرد ہو تو یہ بھی شرط ہے کہ کمانے سے عاجز ہو مثلاً بوڑھا ہے یا اس پر فالج گرا ہے یا اپاہج یا اندھا ہے اور اگر عاجز نہ ہو تو واجب نہیں اگر چہ محتاج ہو اور عورت میں بالغ یا بالغ کی قیدیں اور ان کے متعلقات بعینہٖ ویسے ہی واجب ہیں یعنی اس کے حق کے سے جتنی مقدار کا وارث ہو گا اسی کے ذمہ واجب اس پر نفقہ واجب مثلاً کوئی شخص محتاج ہے اور اس کی تین بہنیں ہیں ایک حقیقی ایک سوتیلی ایک اخیافی تو نفقہ کے پانچ حصے سمجھ کر ہیں تین حقیقی بہن پر اور ایک ایک ان دونوں پر اور اگر اسی طرح کے تین بھائی ہیں تو چھ حصے تصور کریں ایک اخیافی بھائی پر اور باقی حقیقی پر سوتیلے پر کچھ نہیں کہ وہ وارث نہیں۔ اگر ماں اور دادا ہیں تو ایک حصہ ماں پر اور دو دادا پر۔ اور اگر ماں اور بھائی یا ماں اور چچا ہے جب بھی یہی صورت ہے اور اگر ان کے ساتھ بیٹا ہے مگر نابالغ اور بالغ ہے مگر عاجز تو اس کا بھائی ہونا دونوں برابر کہ جب اس پر نفقہ واجب نہیں تو کالعدم ہے اور اگر حقیقی چچا اور حقیقی پھوپھی یا حقیقی

ماموں ہے تو نفقہ چچا پر ہے پھوپھی یا ماموں پر نہیں اور وراثت سے مراد محض مال وراثت ہیں کہ حقیقتاً وراثت تو مرنے کے بعد ہوتی ہے۔ (جوہرہ نیرہ عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۸۸..... یہ تو معلوم ہو چکا ہے کہ رشتہ دار عورت میں نابالغ کی قید نہیں بلکہ اگر کمانے پر قادر ہے جب بھی اس کا نفقہ واجب ہے ہاں اگر کوئی کام کرتی ہے جس سے اس کا خرچ چلتا ہے تو اب اس کا نفقہ رشتہ دار پر فرض نہیں۔ یونہی اندھا وغیرہ اپاہج کمانا ہو تو اب کسی اور پر نفقہ فرض نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸۹..... طالب علم دین اگر چہ تندرست ہے کام کرنے پر قادر ہے مگر اپنے طلب علم دین میں مشغول رکھتا ہے تو اس کا نفقہ بھی رشتہ والوں پر فرض ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹۰..... قریبی رشتہ دار نائب ہے اور دور والا موجود ہے تو نفقہ اسی دور کے رشتے دار پر ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹۱..... عورت کا شوہر تنگ دست ہے اور بھائی مالدار ہے تو بھائی کو خرچ کرنے کا حکم دیا جائے گا پھر جب شوہر کے پاس مال ہو جائے تو وہ پس لے سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹۲..... اگر رشتہ دار محرم نہ ہو جیسے چچا اور بھائی یا محرم ہو مگر رشتہ دار نہ ہو جیسے رضاعی بھائی بہن یا رشتہ دار محرم ہو مگر حرمت قرابت کی نہ ہو جیسے چچا زاد بھائی اور وہ رضاعی بھائی بھی ہے کہ حرمت رضاعت کی وجہ سے ہے نہ رشتہ کی وجہ سے تو ان صورتوں میں نفقہ واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹۳..... محارم کا نفقہ دے اور اس کے پاس سے ضائع ہو گیا تو پھر دینا ہوگا اور اگر کچھ بچ رہا تو قاضی کرا دیا جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹۴..... باپ محتاج ہے نفقہ کی ضرورت ہے اور بیٹا جوان مالدار ہے جو موجود نہیں تو باپ کو اختیار ہے کہ اس کے اسباب کو بیچ کر اپنے نفقہ میں صرف کرے مگر بھائی وغیرہ متعلقین کے بیچنے کی اجازت نہیں اور ماں اور رشتہ داروں کو کسی چیز کے بیچنے کی اجازت نہیں اور بیٹا موجود ہے تو باپ بھی کسی چیز کو نہیں بیچ سکتا۔ یونہی اگر بیٹا مجنون ہو گیا اس کے اور اس کے مال بچوں کے خرچ لینے اس کی چیزیں باپ فروخت کر سکتا ہے اگر چہ بھائی وغیرہ متعلقہ ہے اور اگر باپ کا بیٹے پر دین ہو اور بیٹا غائب ہو تو دین وصول کرنے کے لئے اس کے سامان کو بیچنے کی اجازت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹۵..... کسی کے پاس امانت رکھی ہے اور مالک غائب ہے اس نے بیچ کر اس کے بال بچوں یا ماں باپ پر صرف کر دیا اگر مالک کی اجازت سے یا قاضی شرع کے حکم سے نہیں تو دیا ہوا ان دیا ہوا ہے گا اور امین نے جن پر خرچ کیا جان سے واپس نہیں لے سکتا اور اگر وہاں قاضی نہیں ہے یہ مگر شرعی نہیں یا مالک کی اجازت سے صرف کیا تو ان نہیں۔ یونہی اگر وصی مالک غائب مر گیا اور امین نے جس پر خرچ کیا ہے وہی اس کا وارث ہے تو اب وارث سے نہیں لے سکتا کہ اس نے اپنا حق پالیا۔ یونہی اگر دو شخص سفر میں ہوں ایک مر گیا دوسرے نے اس کے مال سے تجہیز و تکفین کی یا مسجد سے متعلق اوقف ہے اور کوئی متولی نہیں کہ خرچ کرے بال نفقہ نہ وقف کی آمدنی مسجد میں صرف کی یا میت کے ذمہ دین تھا یہی کہ معلوم ہوا اس نے ادا کر دیا یا مال امانت تھا اور مالک مر گیا اور اس پر دین تھا امین نے اس امانت سے ادا کر دیا قرض خواہ مر گیا اور اس پر دین تھا قرض دار نے ادا کر دیا تو ان سب صورتوں میں دیا ہوا ان دیا ہوا نہیں۔ (درمختار)(درمختار)

مسئلہ نمبر ۹۶..... کوئی شخص غائب ہے اور اس کے والدین یا وہ لاوارث زمینہ کے پاس اس کی اشیاء قسم نفقہ موجود ہیں انہوں نے خرچ کر لیں تو ان نہیں اور اگر وہ شخص موجود ہے اور اپنے والدین حاجت مند کو نہیں دیتا اور وہاں کوئی قاضی بھی نہیں جس کے پاس دعویٰ کریں تو انہیں اختیار ہے اس کا مال چھپا کر لے سکتے ہیں۔ یونہی اگر وہ دیتا ہے مگر بقدر کفایت نہیں دیتا جب بھی بقدر کفایت نفقہ اس کا مال لے سکتے ہیں اور

کفایت سے زیادہ دینا بغیر حاجت لینا جائز نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹۷..... باپ کے پاس رہنے کا مکان اور سواری کا جانور ہے تو اسے یہ حکم نہیں دیا جائے گا کہ ان چیزوں کو بیچ کر نفقہ میں صرف کرے بلکہ اس کا نفقہ اس کے بیٹے پر فرض ہے جہاں اگر مکان حاجت سے زائد ہے کہ تھوڑے سے حصہ میں رہتا ہے تو جتنا حاجت سے زائد ہے اسے بیچ کر نفقہ میں صرف کرے اور جب وہی حصہ باقی رہ گیا جس میں رہتا ہے تو اب نفقہ اس کے بیٹے پر ہے یونہی اگر اس کے پاس اعلیٰ درجے کی سواری ہے تو یہ حکم دیا جائے گا کہ بیچ کر کم درجہ سواری خریدے اور جو پیسے نفقہ میں صرف کرے پھر اس کے بعد دوسرے پر نفقہ واجب ہوگا یہی احکام دادا اور دیگر محارم کے بھی ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹۸..... زوجہ کے سوا کسی اور کے نفقہ کا قاضی نے حکم دیا اور ایک مہینہ یا زیادہ زمانہ گزرا تو اس مدت کا نفقہ ساقط ہو گیا۔ اور ایک مہینے سے کم زمانہ گزرا ہے تو وصول کر سکتے ہیں اور زوجہ ہر حال بعد حکم قاضی وصول کر سکتی ہے اور اگر نفقہ نہ دینے کی صورت میں ان لوگوں نے بھیک مانگ کر گزر کی جب بھی ساقط ہو جائے گا جو کچھ مانگ لائے وہ ان کی ملک ہو گیا تو اب جب تک وہ فرض نہ ہو لے حاجت نہ رہی۔ (درمختار و الخیار)

مسئلہ نمبر ۹۹..... غیر زوجہ جس کے نفقہ کا قاضی نے حکم دیا تھا اس نے قاضی کے حکم سے قرض لے کر کام چلایا تو نفقہ ساقط نہ ہوگا یہاں تک کہ اگر قرض لینے کے بعد اس شخص کا انتقال ہو گیا جس پر نفقہ فرض ہوا تو وہ قرض نہ کر سے ادا کیا جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰۰..... لونڈی غلام کا نفقہ ان کے آقا پر ہے وہ مدبر ہوں یا خالص غلام چھوٹے ہوں یا بڑے، اپاہج ہوں یا تندرست، اندھے ہوں یا لنجھارے اور اگر آقا نفقہ دینے سے انکار کرے تو مزدوری وغیرہ کر کے اپنے نفقہ میں صرف کریں اور کمی پڑے تو مولیٰ سے لیں بیچ رہتا ہو تو مولیٰ کو دیں اور کما بھی نہ سکتے ہوں تو غیر مدبر و ام ولد میں ولی کو حکم دیا جائے گا کہ ان کو نفقہ دے بیچ ڈالے اور مدبر و ام ولد میں نفقہ پر مجبور کیا جائے گا اور اگر لونڈی خوبصورت ہے کہ مزدوری کو جائے گی تو اندیشہ فتنہ ہے تو مولیٰ کو حکم دیا جائے گا کہ نفقہ دے یا بیچ ڈالے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰۱..... غلام کو اس کا آقا خرچ نہیں دیتا اور کمانے پر بھی قادر نہیں یا مولیٰ کمانے کی اجازت نہیں دیتا تو مولیٰ کے مال سے بقدر کفایت بلا اجازت لے سکتا ہے ورنہ بلا اجازت لینا جائز نہیں اور اگر مولیٰ کمانے کو دیتا ہے مگر بقدر کفایت نہیں دیتا تو بلا اجازت مولیٰ کا مال نہیں لے سکتا مگر ممکن ہو تو مزدوری کر کے وہی پوری کر لے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰۲..... لونڈی غلام کا نفقہ روٹی سالن وغیرہ ہے اور لباس اس شہر کی عام خوراک و پوشاک کے موافق ہونا چاہئے اور لونڈی کو صرف اتنا ہی کپڑا دیا جو ستر عورت کے لائق ہے جائز نہیں۔ اور اگر مولیٰ اچھے کھانے کھاتا ہے، اچھے لباس پہنتا ہے تو یہ واجب نہیں کہ غلام کو بھی ویسا ہی کھلائے پہنائے مگر مستحب ہے کہ ویسا ہی دے۔ اور اگر مولیٰ بخل یا ریاضت کے سبب سے وہاں کی عادت سے کم درجہ کا کھانا پہنتا ہے تو یہ ضروری ہے کہ غلام کو وہاں کے عام چلن کے موافق دے اور اگر غلام نے کھانا پکایا تو مولیٰ کو چاہئے کہ اسے اپنے ساتھ بٹھا کر کھلائے اور اگر غلام ادب کی وجہ سے انکار کرتا ہے تو اس میں سے اسے کچھ دے دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰۳..... چند غلام ہوں تو سب کو یکساں کھانا کپڑا دے لونڈی کا بھی یہی حکم ہے اور جس لونڈی سے وطی کرتا ہے اس کا لباس اوروں سے اچھا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰۴..... غلام کے دھونے غسل وغیرہ کے لئے پانی خریدنے کی ضرورت ہو تو مولیٰ پر خریدنا واجب ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۰۵..... جس غلام کے کچھ حصہ کا آزاد کر دیا ہے اس کا اور مکاتب کا نفقہ مولیٰ کے ذمہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰۶..... جس غلام کو بیچ ڈالا ہے اس کا نفقہ بائع پر ہے جب تک بائع کے قبضہ میں ہے اور اگر قبض میں کسی جانب خیار ہو تو

نفقہ اس کے ذمہ ہے جس کی ملک بالا ثر قرار پائے اور کسی کے پاس غلام کو امانت یا رہن رکھا تو مالک پر ہے اور مار دیا تو کھلا ماریت والے پر ہے اور کپڑا مالک کے ذمہ ہے اور اگر امین یا مرتہن نے قاضی سے اجازت چاہی کہ جو کچھ خرچ ہو وہ غلام کے ذمہ ڈالا جائے تو قاضی اس کا حکم نہ دے بلکہ یہ کہے کہ غلام مزدوری کرے اور جو کمائے اس کے نفقہ میں صرف کیا جائے یا قاضی غلام بیچ ڈالے بعد ثمن موقوف کے لئے محفوظ رکھے اگر قاضی کے نزدیک یہی مصلحت ہے کہ نفقہ اس پر ڈالا جائے تو یہ حکم بھی دے سکتا ہے یہی احکام اس وقت بھی ہیں کہ بھاگے ہوئے غلام کو کوئی پکڑ لایا اور قاضی سے نفقہ کے بارے میں اجازت چاہی اور دشمن کے تھا ایک حاضر ہے ایک غائب اور حاضر نے اجازت مانگی۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰۷..... کسی نے غلام غصب کر لیا تو نفقہ غاصب پر ہے جب تک واپس نہ کرے اور اگر غاصب نے قاضی سے نفقہ بابت کی اجازت مانگی تو اجازت نہ دے ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ غلام کو ضائع کر دے گا تو قاضی بیچ ڈالے اور ثمن محفوظ رکھے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰۸..... غلام مشترک کا نفقہ ہر شریک پر بقدر حصہ لازم ہے اور اگر ایک شریک نفقہ دینے سے انکار کرے تو حکم قاضی جو اس طرف سے خرچ کرے گا اس سے وصول کر سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰۹..... اگر غلام کو آزمودگی تو اب موٹی پر نفقہ واجب نہیں اگرچہ وہ کمانے کے لائق نہ ہو مثلاً بہت چھوٹا بچہ یا بہت بوڑھا یا اپاہج یا مریض ہو بلکہ ان کا نفقہ بیت المال سے دیا جائے گا۔ اگر کوئی ایسا نہ ہو جس پر نفقہ واجب ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱۰..... جانور پالے اور انہیں چارہ نہیں دیتا تو دیا جانا حکم دیا جائے گا کہ چارہ وغیرہ دے یا بیچ ڈالے اور اگر مشترک ہے اور ایک شریک سے چارہ وغیرہ دینے سے انکار کرتا ہے تو قاضی بھی اسے حکم دیا جائے گا کہ یا چارہ دے یا بیچ ڈالے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱۱..... اگر جانور کو چارہ کم دیتا ہے اور پورا دودھ دوہ لیتا ہے مضر ہو تو پورا دودھ دوہنا مکروہ ہے۔ یونہی بالکل نہ دینا بھی مکروہ ہے اور دوہنے میں یہ بھی خیال رکھے کہ بچے کے لئے بھی چھوڑنا چاہئے اور ناغہ بھی ہونے ہوں تو تر شروا دے کہ اسے تکلیف نہ ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱۲..... جانور پر بوجھ لادنے اور سواری لینے میں یہ خیال کرنا چاہئے کہ اس کی طاقت سے زیادہ نہ ہو۔ (جوہرہ) باغ و زراعت، مکان میں اگر خرچ کرنے کی ضرورت ہو تو خرچ کرے اور خرچ نہ کرکے ضائع نہ کرے کہ مال ضائع کرنا ممنوع ہے۔ (درمختار)

واللہ تعالیٰ اعلم۔ شب بست و دوم ماہ فاخر بروز پنج شنبہ ۱۳۳۱ھ باتمام رسید۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

آزاد کرنے کا بیان

حق (یعنی غلام آزاد کرنے) کے مسائل کی ہندوستان میں ضرورت نہیں پڑتی کہ یہاں نہ لونڈی غلام ہیں اور نہ ان کے آزاد کرنے کا موقع۔ یونہی فقہ کے اور بھی ایسے ابواب ہیں جن کی زمانہ حال میں یہاں کے مسلمانوں کو حاجت نہیں اس وجہ سے خیال ہوتا تھا کہ ایسے مسائل اس کتاب میں ذکر نہ کئے جائیں مگر ان چیزوں کو بالکل چھوڑ دینا بھی ٹھیک نہیں کہ کتاب ناقص رہ جائے گی۔ لہٰذا ہماری اس کتاب کے کثیر ابواب میں باندی غلام کے امتیازی مسائل کا تھوڑا تھوڑا ذکر ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس جگہ بالکل بے لوث ہی کی جائے۔ لہٰذا مختصر چند باتیں گزارش کروں گا کہ اس کے اقسام واحکام پر قدرے اطلاع ہو جائے۔ غلام آزاد کرنے کی فضیلت قرآن وحدیث سے ثابت ہے اللہ ﷻ فرماتا ہے فَکُّ رَقَبَۃٍ ۝ اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَۃٍ (پ۳۰، البلد، ۱۳تا۱۵)

کسی بندے کی گردن چھڑانا یا بھوک کے دن کھانا دینا (ترجمہ کنزالایمان)

احادیث اس بارے میں بکثرت ہیں بعض احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

حدیث ۱..... صحیحین میں ابوہریرہ ؓ سے مروی ہے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو شخص مسلمان غلام آزاد کرے گا اس کے ہر عضو کے بدلے اللہ ﷻ اس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد فرما دے گا۔ سعید بن مرجانہ ؓ کہتے ہیں۔ میں نے یہ حدیث علی بن حسین (امام زین العابدین) رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سنائی۔ انہوں نے اپنا ایک غلام آزاد کیا جس کی قیمت عبداللہ بن جعفر ؓ دس ہزار دیتے تھے۔

حدیث ۲..... صحیحین میں ابوذر ؓ سے مروی ہے کہتے ہیں میں نے حضور ﷺ سے عرض کی کس گردن کو آزاد کرنا بہتر ہے؟ فرمایا جس کی قیمت زیادہ ہو اور زیادہ نفیس ہو میں نے کہا۔ اگر یہ نہ کر سکوں۔ فرمایا کہ کام کرنے والے کی مدد کر دو یا جو کام کرنا نہ جانتا ہو اس کا کام کر دو۔ میں نے کہا اگر یہ نہ کروں۔ فرمایا لوگوں کو ضرر پہنچانے سے بچو کہ اس سے بھی تم کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔

حدیث ۳..... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ "شعب الایمان" میں براء بن عازب ؓ سے راوی۔ ایک اعرابی نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی مجھے ایسا عمل تعلیم فرمایئے جو مجھے جنت میں داخل کرے۔ ارشاد فرمایا اگر چہ تمہارے مقام کم ہیں مگر جس بات کا سوال کیا ہے وہ بہت بڑی ہے۔ (وہ عمل یہ ہے) کہ جان کو آزاد کروا دو گردن کو چھڑاؤ۔ عرض کی یہ دونوں ایک ہی ہیں۔ فرمایا ایک نہیں۔ جان کو آزاد کرنا یہ ہے کہ تو اسے تنہا آزاد کر دے۔ اور گردن چھڑانا یہ کہ اس کی قیمت میں مدد کرے۔

حدیث ۴..... ابوداؤد وضیائی مکرماً للہ وللہ عن الشیخ ؓ سے راوی کہتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کی خدمت میں ایک شخص کے متعلق دریافت کرنے حاضر ہوئے جس نے قتل کی وجہ سے اپنے اوپر جہنم واجب کر لیا تھا۔ ارشاد فرمایا اس کی طرف سے آزاد کرو اس کے ہر عضو کے بدلے میں اللہ ﷻ اس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کر دے گا۔

حدیث ۵..... بیہقی رحمۃ اللہ علیہ "شعب الایمان" میں سمرہ بن جندب ؓ سے راوی حضور ﷺ نے فرمایا افضل صدقہ یہ ہے کہ گردن چھڑانے میں سفارش کی جائے۔

مسائل فقہیہ: غلام کے آزاد ہونے کی چند صورتیں ہیں ایک یہ ہے کہ اس کے مالک نے کہہ دیا کہ تو آزاد ہے یا اس کے مثل اور کوئی لفظ جس

سے آزادی ثابت ہوتی ہے۔ دوسری یہ کہ ذی رحم محرم اس کا مالک ہو جائے تو ملک میں آتے ہی آزاد ہو جائے گا۔ سوم یہ کہ حربی کافر مسلمان غلام کو دارالاسلام سے خرید کر دارالحرب میں لے گیا تو وہاں پہنچتے ہی آزاد ہو گیا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱..... آزاد کرنے کی چار قسمیں ہیں واجب، مندوب، مباح، کفر

بقل وکھار وقسم اور روزہ توڑنے کے کفارے میں آزاد کرنا واجب ہے۔ حکم قسم میں اختیار ہے کہ غلام آزاد کرے یا دس مساکین کو کھانا کھلائے یا کپڑے پہنائے۔ یہ نہ کر سکے تو تین روزے رکھ لے۔ باقی تین میں اگر غلام آزاد کرنے پر قدرت ہو تو یہی متعین ہے۔ مندوب وہ ہے کہ اللہ ﷻ کے لئے آزاد کرے اس وقت کی جانب شرع سے اس پر پیشوری نہ ہو۔ مباح یہ کہ بغیر نیت آزاد کیا۔ کفر وہ کہ بتوں یا شیطانوں کے نام پر آزاد کیا کہ غلام اب بھی آزاد ہو جائے گا مگر اس کا یہ فعل کفر ہوا کیونکہ ان کے نام پر آزاد کرنا باطل تعظیم ہے اور ان کی تعظیم کفر۔ (عالمگیری، جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲..... آزاد کرنے کے لئے مالک کا حر عاقل بالغ ہونا شرط ہے یعنی غلام اگر چہ ماذون ہو، مکاتب ہو آزاد نہیں کر سکتا یا مجنون یا بچے نے اپنے غلام کو آزاد کیا تو آزاد نہ ہوا بلکہ جوانی میں بھی اگر کہے کہ میں نے بچپن میں اسے آزاد کر دیا تھا یا ہوش میں کہے خون کی حالت میں میں نے آزاد کر دیا تھا اور اس کا مجنون ہونا معلوم ہو تو آزاد نہ ہوا بلکہ اگر بچہ یہ کہے کہ جب میں بالغ ہو جاؤں تو تو آزاد ہے۔ تو اس کے کہنے سے بھی بالغ ہونے پر آزاد نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳..... اگر نشہ میں یا سخت غصہ میں سے آزاد کیا یا غلطی سے زبان سے نکل گیا کہ تو آزاد ہے تو آزاد ہو گیا یا یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ میرا غلام ہے اور آزاد کر دیا جب بھی آزاد ہو گیا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴..... آزاد کرنے کو اگر ملک یا سبب ملک پر معلق کیا مثلاً جو غلام کو فی الحال اس کی ملک میں نہیں اس سے کہا کہ اگر میں تیرا مالک ہو جاؤں یا تجھے خرید لوں تو تو آزاد ہے اس صورت میں جب اس کی ملک میں آئے گا آزاد ہو جائے گا اور اگر مورث کی موت کی طرف اضافت کی یعنی جو غلام مورث کی ملک میں ہے اس سے کہا کہ اگر میرا مورث مر جائے تو تو آزاد ہے تو آزاد نہ ہوگا کہ موت مورث سبب ملک نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵..... زبان سے کہنا شرط نہیں بلکہ لکھنے سے اور گونگا ہو تو اشارہ کرنے سے بھی آزاد ہو جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶..... طلاق کی طرح اس میں بھی بعض الفاظ صریح ہیں بعض کنایہ۔ صریح میں نیت کی ضرورت نہیں بلکہ اگر کسی اور نیت سے کہے جب بھی آزاد ہو جائے گا۔ صریح کے بعض الفاظ یہ ہیں "تو آزاد ہے۔ حر ہے۔ اے آزاد۔ اے حر میں نے تجھ کو آزاد کیا"۔ ہاں اگر اس کا نام ہی آزاد ہے اور اے آزاد کو یا امام حر ہے اور اے حر کو کہہ کر پکارا تو آزاد نہ ہوا اور اگر امام آزاد ہے اور اے حر کہہ کر پکارا یا امام حر ہے اور اے آزاد کہہ کر پکارا تو آزاد ہو جائے گا۔ یہ الفاظ بھی صریح کے حکم میں ہیں نیت کی ضرورت نہیں۔ میں نے تجھے تجھ پر صدقہ کیا یا تجھے تیرے نفس کو ہبہ کیا میں نے تجھے تیرے ہاتھ بیچا ان میں اس کی بھی ضرورت نہیں کہ غلام قبول کرے اور گریں کہا کہ میں نے تجھے تیرے ہاتھ سے تو بیچا تو اب قبول کرنے کی ضرورت ہوئی اگر قبول کرے گا تو آزاد ہو گا اور اتنے دینے پڑیں گے۔ آزادی کو کسی ایسے جز کی طرف منسوب کیا جو پورے سے تعبیر ہے مثلاً تیرا سر، تیری گردن تیری زبان آزاد ہے تو آزاد ہو گیا اور اگر ہاتھ یا پاؤں کو آزاد کہا تو آزاد نہ ہوا۔ اور اگر تہائی چوتھائی نصف وغیرہ بلکہ آزادی کا ٹوٹا آزاد ہو گیا۔ اگر غلام کو کہا یہ میرا بیٹا ہے یا لونڈی کو کہا یہ میری بیٹی ہے اگر چہ میں عمر میں زیادہ ہوں یا غلام کو کہا کہ یہ میرا باپ یا دادا ہے یا لونڈی کو کہا کہ یہ میری ماں ہے اگر چہ ان کی عمر اتنی نہ ہو کہ باپ یا دادا یا ماں ہو سکے قابل ہوں تو ان سب صورتوں میں آزاد ہیں اگر چہ اس نے یہ نہ کہا ہو اور اگر کہا اے میرے بیٹے۔ اے میرے بھائی۔ اے میری بہن۔ اے میرے باپ تو بغیر نیت آزاد نہیں۔ کنایہ کے بعض الفاظ یہ ہیں۔ تو میری ملک نہیں۔ تجھ پر مجھے راہ نہیں تو میری ملک سے نکل گیا۔ ان میں بغیر نیت آزاد نہ ہوگا۔ اگر کہا تو آزاد کی مثل ہے تو اس میں بھی نیت کی ضرورت ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷..... الفاظِ طلاق سے آزاد نہ ہوگا اگر چہ نیت ہو۔ یعنی یہ آزادی کے لئے کنایہ بھی نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸..... ذی رحم محرم یعنی ایسا قریب کا رشتہ والا کہ اگر ان میں سے ایک مرد ہو اور ایک عورت ہو تو نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہو جیسے باپ ماں، بیٹا بیٹی، بہن، چچا، پھوپھی ماموں خالہ، بھانجا بھانجی ان میں سے کسی کا مالک ہو تو فوراً ہی آزاد ہو جائے گا اور اگر ان کے کسی حصہ کا مالک ہوا تو اتنا آزاد ہو گیا۔ اس میں مالک کے عاقل بالغ ہونے کی بھی شرط نہیں بلکہ بچہ یا مجنون بھی ذی رحم محرم کا مالک ہو تو آزاد ہو جائے گا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۹..... اگر آزادی کو کسی شرط پر معلق کیا مثلاً اگر تو فلاں کام کرے تو آزاد ہے اور وہ شرط پائی گئی تو غلام آزاد ہے جبکہ شرط پائی جانے کے وقت ملک میں ہو اور اگر کسی ایسی شرط پر معلق کیا جو ملکِ مال میں ہو چکی ہے۔ مثلاً اگر میں تیرا مالک ہو جاؤں تو تو آزاد ہے تو فوراً آزاد ہو جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... لونڈی حاملہ تھی اسے آزاد کیا تو اس کے شکم میں جو بچہ ہے وہ بھی آزاد ہے اور اگر صرف پیٹ کے بچہ کو آزاد کیا تو وہی آزاد ہوگا لونڈی آزاد نہ ہوئی مگر جب تک بچہ پیدا نہ ہو لے لونڈی کو بیچ نہیں سکتا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... لونڈی کی اولاد جو شوہر سے ہوئی وہ اس لونڈی کے مالک کی ملک ہوئی اور جو اولاد زنا سے ہوئی وہ آزاد ہوئی۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۱۲..... یہ اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ اگر کسی حصہ کو آزاد کیا تو اتنا ہی آزاد ہوگا یا اس صورت میں ہے کہ جب وہ حصہ معین ہو مثلاً آدھا یا تہائی یا چوتھائی اور اگر غیر معین ہو مثلاً تیرا ایک حصہ آزاد ہے تو اس صورت میں بھی آزاد ہو گیا مگر چونکہ حصہ غیر معین ہے لہٰذا مالک سے تعیین کرائی جائے گی کہ تیری مراد کیا ہے جو وہ بتائے اتنا آزاد قرار پائے گا اور دونوں صورتوں میں یعنی بعض معین یا غیر معین میں جتنا باقی ہے اس میں سعایت کرائیں گے یعنی اس غلام کی اس روز جو قیمت بازار کے نرخ سے ہو اس قیمت کا جتنا حصہ غیر آزاد شدہ کے مقابل ہو اتنا مزدوری وغیرہ کرا کر وصول کریں جب قیمت کا وہ حصہ وصول ہو جائے اس وقت پورا آزاد ہو جائے گا۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۱۳..... یہ غلام جس کا کوئی حصہ آزاد ہو چکا ہے اس کے احکام یہ ہیں کہ اس کو نہ بیچ سکتے ہیں نہ یہ دوسرے کا وارث ہوگا نہ اس کا کوئی وارث ہو نہ دوسرے زیادہ نکاح کر سکتے نہ مولیٰ کی اجازت کے بغیر نکاح کر سکتے نہ ان معاملات میں گواہی دے سکے جن میں غلام کی گواہی نہیں لی جاتی نہ بہ کر سکتے نہ صدقہ دے سکے نہ تھوڑی مقدار کی اجازت ہے اور نہ کسی کو قرض دے سکتے نہ کسی کی کفالت کر سکتے اور نہ مولیٰ اس سے خدمت لے سکتا ہے نہ اس کو اپنے قبضہ میں رکھ سکتا ہے۔ (درمختار عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴..... جو غلام دو شخصوں کی شرکت میں ہو ان میں سے ایک نے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو دوسرے کو اختیار ہے کہ اگر آزاد کرنے والا مالدار ہے (یعنی اتنا مکان خادم، مال خانہ داری اور بدن کے کپڑوں کے علاوہ اس کے پاس اتنا مال ہو کہ اپنے شریک کے حصہ کی قیمت ادا کر سکے) تو اس سے اپنے حصہ کا تاوان لے لیا یہ بھی اپنے حصہ کو آزاد کر دے یا اپنے حصہ کی قدر سعایت کرائے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کو مدبر کر دے مگر اس صورت میں بھی فی الحال سعایت کرائی جائے اور مولیٰ کے مرنے کے پہلے اگر سعایت سے قیمت ادا کر چکا تو ادا کرتے ہی آزاد ہو گیا ورنہ اس کے مرنے کے بعد اگر تہائی مال سے کامل رہے تو آزاد ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۵..... جب ایک شریک نے آزاد کر دیا تو دوسرے کو اس کے بیچنے یا ہبہ کرنے یا میراث میں دینے کا حق نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶..... شریک کے آزاد کرنے کے بعد اس نے سعایت شروع کرا دی تو اب تاوان نہیں لے سکتا۔ ہاں اگر غلام اٹھائے سعایت مر گیا تو بقیہ کا اب تاوان لے سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷..... تاوان لینے کا حق اس وقت ہے کہ اس نے بغیر اجازتِ شریک آزاد کر دیا ہو اجازت کے بعد آزاد کیا تو نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸..... کسی نے اپنے دو غلاموں کو مخاطب کر کے کہا تم میں سے ایک آزاد ہے تو اسے بیان کرنا ہوگا جس کو بتائے کہ میں نے اسے مراد لیا وہ آزاد ہو جائے گا اور بیان سے قبل ایک کو بیچ دیا یا رہن رکھا یا مکاتب یا مدبر کیا تو دوسرا آزاد ہونے کے لئے معین ہو گیا اور اگر نہ بیان کیا نہ اس قسم کا کوئی تصرف کیا اور ایک مر گیا تو جو باقی ہے وہ آزاد ہو گیا اور اگر مولیٰ خود مر گیا تو وارث کو بیان کرنے کا حق نہیں بلکہ ہر ایک میں سے آدھا آدھا آزاد ہے اور آدھے باقی میں دونوں سعایت کریں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹..... غلام سے کہا تو اتنے مال پر آزاد ہے اور اس نے اسی مجلس میں یا جس مجلس میں اس کو علم ہوا قبول کر لیا تو اسی وقت آزاد ہو گیا یہ نہیں کہ جب ادا کرے گا اس وقت آزاد ہوگا اور اگر یوں کہا کہ تو ادا کرے تو آزاد ہے تو یہ غلام ماذون ہو گیا یعنی اسے تجارت کی اجازت ہو گئی اور اس صورت میں قبول کرنے کی حاجت نہیں بلکہ اگر انکار کر دے جب بھی ماذون رہے گا اور جب تک اتنا ادا نہ کر دے مولیٰ سے بیچ سکتا ہے۔ (درمختار)

مدبر و مکاتب و ام ولد کا بیان

اللہ ﷻ فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ؕ (پ۱۸ النور ۳۳)

"جن لوگوں کے تم مالک ہو (تمہارے لونڈی غلام) وہ کتابت چاہیں تو انہیں مکاتب کر دو اگر ان میں بھلائی دیکھو اور اس مال میں سے جو خدا نے تمہیں دیا ہے کچھ انہیں دے دو۔"

حدیث ۱..... ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ جدہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں، مکاتب پر جب تک ایک درہم بھی باقی ہے غلام ہی ہے۔

حدیث ۲..... ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جب تم میں کسی کے مکاتب کے پاس پورا مال کتابت جمع ہو جائے تو اس سے پردہ کرے۔

حدیث ۳..... ابن ماجہ و حاکم رضی اللہ عنہما ابن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں جس کنیز کے بچہ اس کے مولیٰ سے پیدا ہو وہ مولیٰ کے مرنے کے بعد آزاد ہے۔

حدیث ۴..... دارقطنی و بیہقی رضی اللہ عنہما ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی فرماتے ہیں مدبر نہ بیچا جائے نہ ہبہ کیا جائے وہ اپنی مال سے آزاد ہے۔

مسائل فقہیہ: مدبر اس کو کہتے ہیں جس کی نسبت مولیٰ نے کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے یا یوں کہا کہ اگر میں مر جاؤں یا جب میں مروں تو تو آزاد ہے عرض اس قسم کے وہ الفاظ جن سے مرنے کے بعد اس کا آزاد ہونا ثابت ہوتا ہو۔

مسئلہ نمبر ۱..... مدبر کی دو قسمیں ہیں۔ مدبر مطلق مدبر مقید مدبر مطلق وہ جس میں کسی ایسے امر کا اضافہ نہ کیا ہو جس کا ہونا ضروری نہ ہو یعنی مطلقاً موت پر آزاد ہونا قرار دیا۔ مثلاً اگر میں مروں تو تو آزاد ہے اور اگر کسی وقت معین پر یا وصف کے ساتھ موت پر آزاد ہونا کہا تو مقید ہے۔ مثلاً اس سال مروں یا اس مرض میں مروں کہ اس سال یا اس مرض سے مرنا ضروری نہیں اور اگر کوئی ایسا وقت مقرر کیا کہ غالب گمان اس سے پہلے مرجانا ہے مثلاً بوڑھا شخص کہے کہ آج سے سو برس پر مروں تو تو آزاد ہے تو یہ مدبر مطلق ہی ہے کہ یہ وقت کی قید بیکار ہے کیونکہ غالب گمان یہی

ہے کہ اب سے سو برس تک زندہ نہ رہے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲..... اگر یہ کہا جس دن مروں تو آزاد ہے تو اگر چہ رات میں مرے وہ آزاد ہوگا کہ دن سے مراد یہاں مطلق وقت ہے ہاں اگر وہ کہے کہ دن سے میری مراد صبح سے غروبِ آفتاب تک کا وقت ہے یعنی رات کے علاوہ تو نیت اس کی مانی جائے گی مگر اب یہ مدبر مقید ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳..... مدبر کرنے کے بعد اب اپنے اس قول کو واپس نہیں لے سکتا۔ مدبر مطلق کو نہ بیچ سکتے ہیں نہ ہبہ کر سکتے ہیں نہ رہن رکھ سکتے ہیں نہ صدقہ کر سکتے ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴..... مدبر غلام ہی ہے یعنی اپنے مسلمان کی ملک جس کو آزاد کر سکتا ہے نہ کاتب بنا سکتا ہے اس سے خدمت لے سکتا ہے۔ مزدوری پر دے سکتا ہے اپنی ولایت سے اس کا نکاح کر سکتا ہے اور اگر لونڈی مدبرہ ہے تو اس سے وطی کر سکتا ہے۔ اس کا دوسرے سے نکاح کر سکتا ہے اور مدبرہ سے اگر مولیٰ کی اولاد ہوئی تو ام ولد ہوگئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵..... جب مولیٰ مرے گا تو اس کے تہائی مال سے مدبر آزاد ہو جائے گا یعنی اگر یہ تہائی مال کا ہے یا اس سے کم تو بالکل آزاد ہو گیا اور اگر تہائی سے زائد قیمت کا ہے تو تہائی کی قدر آزاد ہو گیا باقی کے لئے سعایت کرے اور اگر اس کے علاوہ مولیٰ کے پاس اور کچھ نہ ہو تو اس کی تہائی آزاد باقی دو تہائیوں میں سعایت کرے یہاں وقت ہے کہ ورثا اجازت نہ دیں اور اگر اجازت دے دیں یا اس کا کوئی وارث ہی نہیں تو کل آزاد ہے اور اگر مولیٰ پر دین ہے جو کہ یہ غلام اس دین میں مستغرق ہے تو کل قیمت میں سعایت کر کے قرض خواہوں کو ادا کرے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶..... مدبر مقید کا مولیٰ مرا اور اسی وصف پر موت واقع ہوئی مثلاً جس مرض یا وقت میں مرنے پر اس کا آزاد ہونا کہا تھا وہی ہوا تو تہائی مال سے آزاد ہو جائے گا ورنہ نہیں اور ایسے مدبر کو بیچ وہبہ وصدقہ وغیرہ کر سکتے ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷..... مولیٰ نے کہا تو میرے مرنے سے ایک مہینہ پہلے آزاد ہے اور اس کے کہنے کے بعد ایک مہینہ کے اندر مولیٰ مر گیا تو آزاد نہ ہوا اور اگر ایک مہینہ یا زائد پر مرا تو غلام پورا آزاد ہو گیا اگر چہ مولیٰ کے پاس اس کے علاوہ کچھ مال نہ ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸..... مولیٰ نے کہا تو میرے مرنے کے ایک دن بعد آزاد ہے تو یہ مدبر نہ ہوا لہٰذا آزاد بھی نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹..... مدبرہ کے بچہ پیدا ہوا تو یہ بھی مدبر ہے چاہے وہ مدبر مطلق ہوا ہو یا مقید ہو اور اگر مقید ہو تو نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... مدبر ولونڈی کے بچہ پیدا ہوا یا مدبرہ بچہ مولیٰ کا ہو تو وہ اب مدبرہ نہ رہی بلکہ ام ولد ہو گئی کہ مولیٰ کے مرنے کے بعد بالکل آزاد ہو جائے گی اگر چہ اس کے پاس اس کے سوا کچھ مال نہ ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... غلام اگر نیک چلن ہو اور بظاہر معلوم ہوتا ہو کہ آزاد ہونے کے بعد مسلمانوں کو ضرر نہ پہنچائے گا تو ایسا غلام اگر مولیٰ سے مکاتبت کی درخواست کرے تو اس کی درخواست قبول کر لینا بہتر ہے۔ مکاتبت کے یہ معنی ہیں کہ آقا اپنے غلام سے مال کی ایک مقدار مقرر کر کے یہ کہدے کہ اتنا ادا کر دے تو آزاد ہے اور غلام نے قبول بھی کر لیا اب یہ مکاتب ہو گیا جب کل ادا کر دے گا آزاد ہو جائے گا اور جب تک اس میں سے کچھ بھی باقی ہے غلام ہی ہے۔ (بحر وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۱۲..... مکاتب نے جو کچھ کمایا اس میں تصرف کر سکتا ہے جہاں چاہے تجارت کے لئے جا سکتا ہے مولیٰ اسے پردیس جانے سے نہیں روک سکتا اگر چہ مکاتبت میں یہ شرط لگادی ہو کہ پردیس نہیں جائے گا یہ شرط باطل ہے۔ (ہندیہ)

مسئلہ نمبر ۱۳..... مکاتبت میں مولیٰ کو اختیار ہے کہ معاوضہ فی الحال ادا کرنا شرط کر دے یا اس کی قسطیں مقرر کر دے اور پہلی صورت میں اگر اسی وقت ادا نہ کیا اور دوسری صورت میں پہلی قسط ادا نہ کی تو مکاتب نہ رہا۔ (ہندیہ)

مسئلہ نمبر ۱۴..... نابالغ غلام اگر اتنا چھوٹا ہے کہ خرید نا بیچنا نہیں جانتا تو اس سے مقاطبت نہیں ہو سکتا اور اگر اتنی تمیز ہے کہ خرید و فروخت کر سکے تو ہو سکتا ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۵..... مکاتب کو خریدنے بیچنے سفر کرنے کا اختیار ہے اور مولیٰ کی بغیر اجازت اپنا یا اپنے غلام کا نکاح نہیں کر سکتا اور مکاتبہ لونڈی بھی بغیر مولیٰ کی اجازت سے اپنا نکاح نہیں کر سکتی اور ان کو ہبہ اور صدقہ کرنے کا بھی اختیار نہیں ہاں تھوڑی سی چیز تصدق کر سکتے ہیں جیسا ایک روٹی یا تھوڑا سا نمک اور کفالت اور قرض کا بھی اختیار نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۶..... مولیٰ نے اپنے غلام کا نکاح اپنی لونڈی سے کر دیا پھر دونوں سے مقاطبت کیا اب ان کے بچہ پیدا ہوا تو بچہ بھی مکاتب ہے اور یہ بچہ جو کچھ کمائے گا اس کی ماں کو ملے گا اور بچہ کا نفقہ اس کی ماں پر ہے اور اس کی ماں کا نفقہ اس کے باپ پر۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۷..... مکاتبہ لونڈی سے مولیٰ وطی نہیں کر سکتا اور اگر وطی کرے گا تو عقر لازم آئے گا اور اگر لونڈی کے مولیٰ سے بچہ پیدا ہوا تو اسے اختیار ہے کہ مقاطبت باقی رکھے۔ اور مولیٰ سے عقر لے لیا مقاطبت سے انکار کر کے ام ولد ہو جائے (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۸..... مولیٰ نے مکاتب کا مال ضائع کر دیا تو ضمان لازم ہوگا۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۹..... ام ولد کو بھی مکاتبہ کر سکتا ہے اور مکاتب کو آزاد کر دیا تو باطل کتابت ساقط ہو گیا۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲۰..... ام ولد اس لونڈی کو کہتے ہیں جس کے بچہ پیدا ہوا اور مولیٰ نے اقرار کیا کہ یہ میرا بچہ ہے خواہ بچہ پیدا ہونے کے بعد اس نے اقرار کیا یا زمانہ حمل میں اقرار کیا ہو کہ یہ حمل مجھ سے ہے اور اس صورت میں یہ ضروری ہے کہ اقرار کے وقت سے چھ مہینے کے اندر بچہ پیدا ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱..... بچہ زندہ پیدا ہوا یا مردہ بلکہ کچا پیدا ہوا جس کے کچھ اعضاء بن چکے ہیں سب کا ایک حکم ہے یعنی اگر مولیٰ اقرار کر لے تو لونڈی ام ولد ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲۲..... ام ولد کے جب دوسرا بچہ پیدا ہوا تو یہ مولیٰ ہی کا قرار دیا جائے گا جبکہ اس کے تصرف میں ہو اب اس کے لئے اقرار کی حاجت نہ ہوگی بلکہ اگر مولیٰ انکار کر دے اور کہدے کہ یہ میرا نہیں تو اب اس کا نسب مولیٰ سے نہ ہوگا اور اس کا بیٹا نہیں کہلائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۳..... ام ولد سے صحبت کر سکتا ہے مفت لے سکتا ہے اس کو اجارہ پر دے سکتا ہے یعنی اوروں کے کام کاج مزدوری پر کرے اور جو مزدوری طے پائے مالک کو ادا کرے۔ ام ولد کا کسی شخص کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے مگر اس کے لئے استبراء ضروری ہے اور ام ولد کو بیچ سکتا ہے نہ ہبہ کر سکتا ہے نہ گروی رکھ سکتا ہے نہ بنائے خیرات کر سکتا ہے بلکہ کسی طرح دوسرے کی ملک میں نہیں دے سکتا۔ (جوہرہ عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴..... مولیٰ کی موت کے بعد ام ولد بالکل آزاد ہو جائے گی اس کے پاس اور مال ہو یا نہ ہو۔ (کتب عامہ)

WWW.NAFSEISLAM.COM

قسم کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

(پ۲ البقرہ ۲۲۴)

اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بناؤ کہ نیکی اور پرہیزگاری اور لوگوں میں صلح کرنے کی قسم کھالو (یعنی نہ ہو کہ نہ کرنے کی قسم کھا لو) اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

اور فرماتا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓىٕكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ وَ لَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَ لَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ لَا یُزَكِّیْهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۝ (پ۳ آل عمران ۷۷)

"جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ ان سے بات کرے گا نہ ان کی طرف نظر فرمائے گا قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(ترجمہ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے

وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَ لَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْكِیْدِهَا وَ قَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَیْكُمْ كَفِیْلًا اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ۝ (پ۱۴ النحل ۹۱)

اور اللہ کا عہد پورا کرو جب قول باندھو اور قسمیں مضبوط کر کے نہ چھوڑو اور تم اللہ کو اپنے اوپر ضامن کر چکے ہو بیشک تمہارے کام جانتا ہے۔

(ترجمہ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے

وَ لَا تَتَّخِذُوْۤا اَیْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَیْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا (پ۱۴ النحل ۹۴)

اپنی قسمیں آپس میں بے اصل بہانہ نہ بناؤ کہیں پاؤں جمنے کے بعد پھسل نہ جائے

(ترجمہ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے

وَ لَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْۤا اُولِی الْقُرْبٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لْیَعْفُوْا وَ لْیَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (پ۱۸ النور ۲۲)

تم جس سے فضیلت والے اور وسعت والے اس بات کی قسم نہ کھائیں کہ قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو نہ دیں گے کیا تم یہ دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری مغفرت کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(ترجمہ کنزالایمان)

حدیث ۱..... صحیحین میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اللہ ﷻ تم کو باپ کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے جو شخص قسم کھائے تو اللہ ﷻ کی قسم کھائے یا چپ رہے۔

حدیث ۲..... صحیح مسلم شریف میں عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ تو اس کی اور اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھا۔

حدیث ۳..... صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص لات و عزیٰ کی قسم کھائے (یعنی جاہلیت کی عادت کے موافق اس کی زبان پر جاری ہو جائے) وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہہ لے اور جو اپنے ساتھی سے کہے آؤ جوا کھیلیں وہ صدقہ کرے۔

حدیث ۴..... صحیحین میں ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص غیر ملت اسلام پر جھوٹی قسم کھائے (یعنی یہ کہے کہ اگر یہ کام کرے تو یہودی یا نصرانی ہو جائے یا یوں کہے کہ اگر یہ کام کیا ہو تو یہودی یا نصرانی ہے) تو وہ ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا (یعنی کافر ہے) اور ابن آدم پر اس چیز کی نذر نہیں جس کا وہ مالک نہیں اور جو شخص اپنے کو جس چیز سے قتل کرے گا اسی کے ساتھ قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور

مسلمان پر لعنت کرنا ایسا ہے جیسا کہ اسے قتل کر دینا اور جو شخص جھوٹا دعویٰ اس لئے کرتا ہے کہ اپنا مال کو زیادہ کرے اللہ عزوجل اس کے لئے قلت میں اضافہ کرے گا۔

حدیث ۵.....ابو داؤد نسائی و ابن ماجہ رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یہ کہے (کہ اگر میں نے یہ کام کیا ہے تو میں) اسلام سے بری ہوں وہ اگر جھوٹا ہے تو جیسا کہا ویسا ہی ہے اور اگر سچا ہے جب بھی اسلام کی طرف سلامت نہ لوٹے گا۔

حدیث ۶.....ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جھوٹی قسم سے سودا فروخت ہو جاتا ہے اور برکت مٹ جاتی ہے۔

حدیث ۷.....دیلمی رحمۃ اللہ علیہ انس سے راوی نے فرمایا یمین غموس مال کو زائل کر دیتی ہے اور آبادی کو ویران کر دیتی ہے۔

حدیث ۸.....ترمذی ابو داؤد نسائی و ابن ماجہ و دارمی رضی اللہ عنہم عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قسم کھائے اور اس کے ساتھ انشاء اللہ ﷺ کہہ لے تو حانث نہ ہوگا۔

حدیث ۹.....بخاری و مسلم و ابو داؤد و ابن ماجہ رضی اللہ عنہم ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں خدا کی قسم ان شاء اللہ ﷻ میں کوئی قسم کھاؤں اور اس کے غیر میں بھلائی دیکھوں تو وہ کام کروں جو بہتر ہے اور قسم کا کفارہ دے دوں گا۔

حدیث ۱۰.....امام مسلم و امام احمد ترمذی رضی اللہ عنہم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو شخص قسم کھائے اور دوسری چیز اس سے بہتر پائے تو قسم کا کفارہ دے دے اور وہ کام کرے۔

حدیث ۱۱.....صحیحین میں انس سے مروی حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا خدا کی قسم جو شخص اپنے اہل کے بارے میں قسم کھائے اور اس پر قائم رہے تو اللہ ﷻ کے نزدیک زیادہ گنہگار ہے بہ نسبت اس کے کہ قسم توڑ کر کفارہ دے دے۔

حدیث ۱۲.....قسم اس کو لگتی ہوتی جو قسم کھلانے والے کی نیت میں ہو۔

مسائل فقہیہ: قسم کھلا بار بار مگر جہاں تک ہو کمی بہتر ہے اور بلا حاجت قسم کھانی نہ چاہئے اور بعض لوگوں نے قسم کو تکیہ کلام بنا رکھا ہے کہ قصدہ بے قصدہ زبان سے جاری ہوتی ہے اور اس کا بھی خیال نہیں رکھتے کہ بات سچی ہے یا جھوٹی۔ یہ سخت معیوب ہے اور غیر خدا کی قسم کرنا وہ ہے اور شرعاً قسم بھی نہیں یعنی اس کے توڑنے سے کفارہ لازم نہیں۔ (تنویر وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱.....قسم کی تین قسمیں ہیں۔ غموس لغو، منعقدہ۔

اگر کسی ایسی چیز کے متعلق قسم کھائی جو ہو چکی ہے یا ایسی ہوئی ہے یا ایسا نہیں ہوئی ہے مگر وہ قسم جھوٹی ہے۔ مثلاً قسم کھائی کہ فلاں شخص آیا اور وہ اب تک نہیں آیا ہے یا قسم کھائی کہ نہیں آیا اور وہ آ گیا ہے یا قسم کھائی کہ فلاں شخص یہ کام کر رہا ہے اور حقیقتاً وہ اس وقت نہیں کر رہا ہے یا قسم کھائی کہ یہ پتھر ہے اور وہ واقع میں وہ پتھر نہیں غرض یہ کی اس طرح جھوٹی قسم کی وہ صورتیں ہیں۔ جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائی یعنی مثلاً جس کے آنے کی نسبت جھوٹی قسم کھائی تھی یہ خود بھی جانتا ہے کہ نہیں آیا تو ایسی قسم کو غموس کہتے ہیں اور اگر اپنے خیال سے اس نے سچی قسم کھائی تھی مگر حقیقت میں وہ جھوٹی ہے مثلاً جانتا تھا کہ نہیں آیا اور قسم کھائی کہ نہیں آیا اور حقیقت میں وہ آ گیا ہے ایسی قسم کو لغو کہتے ہیں اور اگر آئندہ کے لئے قسم کھائی مثلاً خدا کی قسم میں یہ کام کروں گا یا نہ کروں گا تو اس کو منعقدہ کہتے ہیں۔ جب ہر ایک کو شب جان لیا تو ہر ایک کے اب احکام سنئے۔

مسئلہ نمبر ۲.....غموس میں سخت گنہگار ہوا، استغفار و توبہ فرض ہے مگر کفارہ لازم نہیں اور لغو میں گناہ بھی نہیں اور منعقدہ میں اگر قسم توڑے گا تو کفارہ دینا پڑے گا اور بعض صورتوں میں گنہگار بھی ہوگا۔ (درمختار، عالمگیری وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۳.....بعض قسمیں ایسی ہیں کہ ان کا پورا کرنا ضروری ہے مثلاً کسی ایسے کام کرنے کی قسم کھائی جس کا ترک قسم کرنا ضروری تھا یا گناہ

سے بچنے کی قسم کھائی تو اس صورت میں قسم سچی کرنا ضروری ہے۔ مثلاً خدا کی قسم نظر پڑھوں گا یا چوری یا زنا نہ کروں گا۔ دوسری وہ کہ اس کا توڑنا ضروری ہے مثلاً گناہ کرنے یا فرائض وواجبات نہ کرنے کی قسم کھائی جیسے قسم کھائی کہ نماز نہ پڑھوں گا یا چوری کروں گا یا ماں باپ سے کلام نہ کروں گا تو قسم توڑ دے تیسری وہ کہ اس کو توڑنا مستحب ہے۔ مثلاً ایسے امر کی قسم کھائی کہ اس کے غیر میں بہتری ہے تو ایسی قسم کو توڑ کر دے جو بہتر ہے۔ چوتھی وہ کہ مباح کی قسم کھائی یعنی کرنا اور نہ کرنا دونوں یکساں ہیں اس میں قسم کا پانی رکھنا افضل ہے۔ (بہار)

مسئلہ نمبر ۴..... منعقدہ جب توڑے گا کفارہ لازم آئے گا مگر چار باتوں کا توڑنا شرعاً نے ضروری قرار دیا ہو۔

مسئلہ نمبر ۵..... منعقدہ تین قسم ہے (1) یمین غور۔ (2) مرسل (3) سوقت اگر کسی ماضی پر ہے یا کسی بات کے جواب میں قسم کھائی جس سے اس کلام کا جھوٹا کرنا یا سچا سمجھا جانا ہے اس کو یمین غور کہتے ہیں۔ ایسی قسم میں اگر غور واہ جاہت ہوگئی تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر کچھ غور کے بعد ہو تو اس کا کچھ اعتبار نہیں۔ مثلاً عورت گھر سے باہر جانے کا تہیہ کر رہی ہے اس نے کہا کہ اگر تو گھر سے باہر نکلی تو تجھے طلاق ہے اس وقت عورت ٹھہر گئی پھر دوسرے وقت گئی تو طلاق نہیں ہوئی یا ایک شخص کسی کو مارنا چاہتا تھا اس نے کہا اگر تو نے مارا تو میری عورت کو طلاق ہے اس وقت اس نے نہیں مارا تو طلاق نہیں ہوئی اگرچہ کسی اور وقت میں مارے یا کسی نے اس کو مارنے کے لئے کہا کہ میرے ساتھ شبہ کر لو اس نے کہا کہ خدا کی قسم شبہ نہیں کروں گا اور اس کے ساتھ شبہ کیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ گھر جا کر اسی روز شبہ کیا۔

اور موقت وہ ہے جس کے لئے کوئی وقت ایک دن دو دن یا کم وبیش مقرر کر دیا اس میں اگر وقت معین کے اندر قسم کے خلاف کیا ٹوٹ گئی ورنہ نہیں مثلاً قسم کھائی کہ اس گھڑے میں جو پانی ہے اسے آج نہ پیا تو قسم ٹوٹ گئی اور کفارہ دینا ہوگا اور پی لیا تو قسم پوری ہوگئی اور اس وقت کے پورے ہونے سے پہلے وہ گھڑا مر گیا یا اس کا پانی گرا دیا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اور اگر قسم کھانے کے وقت اس گھڑے میں پانی تھا جسے نہیں معلوم تھا کہ قسم کھانے والے کو یہ معلوم نہ تھا کہ اس میں پانی نہیں ہے جب بھی قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اسے معلوم تھا کہ پانی اس میں نہیں ہے اور قسم کھائی تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر قسم میں کوئی وقت مقرر نہ کیا اور قرینہ سے غور کرنا یا نہ کرنا سمجھا جاتا ہو تو اسے مرسل کہتے ہیں۔ کسی کے کام کرنے کی قسم کھائی اور نہ کیا مثلاً قسم کھائی کہ فلاں کو ماروں گا اور نہ مارا یہاں تک کہ دونوں میں سے ایک مر گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔

اور جب تک دونوں زندہ ہوں تو اگرچہ نہ مارا قسم نہیں ٹوٹی اور نہ کرنے کی قسم کھائی تو جب تک کرے گا نہیں قسم نہیں ٹوٹے گی۔ مثلاً قسم کھائی کہ میں فلاں کو نہ ماروں گا اور مارا تو ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ نمبر ۶..... غلطی سے قسم کھا بیٹھا مثلاً کہنا چاہتا تھا کہ پانی لاؤ پانی پیوں گا اور زبان سے نکل گیا کہ خدا کی قسم پانی نہیں پیوں گا یہ قسم کھانا نہ چاہتا تھا دوسرے نے قسم کھانے پر مجبور کیا تو وہی حکم ہے جو قصد اور بلا مجبور کے قسم کھانے کا ہے یعنی توڑے گا تو کفارہ دینا ہوگا۔ قسم توڑنا اختیار سے ہو یا دوسرے کے مجبور کرنے سے قصداً ہو یا بھول چوک سے ہر صورت میں کفارہ ہے بلکہ اگر بے ہوشی یا جنون میں قسم توڑا ہو جب بھی کفارہ واجب ہے جب کہ ہوش میں قسم کھائی ہو اور اگر بیہوشی یا جنون میں قسم کھائی تو قسم نہیں کہ قاتل ہوا شرط ہے اور یہ قاتل نہیں۔ (تبیین)

مسئلہ نمبر ۷..... قسم کے لئے چند شرطیں ہیں اگر وہ نہ ہوں تو کفارہ نہیں (1) قسم کھانے والا مسلمان (2) عاقل (3) بالغ ہو بغیر ان کی قسم قسم نہیں۔ یعنی اگر نابالغ یا کافر نے قسم کھائی پھر مسلمان ہوا تو اس قسم کے توڑنے پر کفارہ واجب نہ ہوگا اور معاذ اللہ قسم کھانے کے بعد مرتد ہو گیا تو قسم باطل ہو گئی یعنی اگر پھر مسلمان ہوا اور قسم توڑ دی تو کفارہ نہیں آزاد ہونا شرط نہیں یعنی غلام کی قسم ہے۔ قسم توڑنے سے کفارہ واجب ہوگا مگر کفارہ ادا نہیں دے سکتا کہ کسی چیز کا مالک ہی نہیں ہاں روزہ سے کفارہ ادا کر سکتا ہے مگر مولیٰ اس روزہ سے اسے روک سکتا ہے لہٰذا اگر روزہ کے ساتھ کفارہ ادا کیا جبکہ آزاد ہونے کے بعد کفارہ دے اور (4) قسم میں یہ بھی شرط ہے کہ وہ چیز جس کی قسم کھائی عقلاً ممکن ہو یعنی ہو سکتی ہے۔ اگر چہ بحال ماری ہو (5) اور یہ بھی شرط ہے کہ جس چیز کی قسم کھائی دونوں کو ایک ساتھ کہا ہو درمیان میں فاصلہ ہوگا تو قسم نہ ہوئی۔ مثلاً کسی نے اس سے کہلایا کہ کہہ خدا کی قسم اس نے تجھ سے

نے کہا کہ فلاں کام کروں گا اس نے کہا تو یہ قسم نہ ہوئی۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸..... اللہ ﷻ کے جتنے نام ہیں ان میں سے جس نام کے ساتھ قسم کھائے گا قسم ہو جائے گی خواہ بول چال میں اس نام کے ساتھ قسم کھاتے ہوں یا نہیں۔ مثلاً اللہ کی قسم، خدا کی قسم، رحمٰن کی قسم، رحیم کی قسم، پروردگار کی قسم، یونہی خدا کی جس صفت کی قسم کھائی جاتی ہو اس کی قسم کھائی ہوگئی۔ مثلاً خدا کی عزت وجلال کی قسم، اس کی کبریائی کی قسم، اس کی بزرگی یا بڑائی کی قسم، اس کی عظمت کی قسم، اس کی قدرت وقوت کی قسم قرآن کی قسم، کلام اللہ کی قسم، ان الفاظ سے بھی قسم ہو جاتی ہے۔ حلف کرتا ہوں، قسم کھاتا ہوں، میں شہادت دیتا ہوں، خدا گواہ کر کے کہتا ہوں، مجھ پر قسم ہے لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ میں یہ کام نہ کروں، اگر یہ کام کر لیا ہو تو یہودی ہے یا نصرانی یا کافر یا کافروں کا شریک، مرتے وقت ایمان نصیب نہ ہو، بے ایمان مرے، کافر ہو کر مرے اور یا الفاظ بہت سخت ہیں کہ اگر جھوٹی قسم کھائے یا قسم توڑی تو بعض صورتوں میں کافر ہو جائے گا۔ جو شخص اس قسم کی جھوٹی قسم کھائے اس کی نسبت حدیث میں فرمایا وہ ویسا ہی ہے۔ جیسا کہ اس نے کہا یعنی یہودی ہونے کی قسم کھائی تو یہودی ہوگیا۔ یونہی اگر کہا خدا جانتا ہے کہ میں نے ایسا نہیں کیا ہے اور یہ بات اس نے جھوٹ کہی۔ یہ تو اکثر علماء کے نزدیک کافر ہے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹..... یہ التفات قسم نہیں اگر چہ ان کے بولنے سے گنہگار ہوگا جبکہ اپنی بات میں جھوٹا ہے اگر ایسا کریں تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو۔ اس کی لعنت ہو۔ اس کا عذاب ہو۔ خدا کا قہر ٹوٹے۔ مجھ پر آسمان پھٹ پڑے۔ مجھے زمین نگل جائے۔ مجھ پر خدا کی مار ہو۔ خدا کی پھٹکار ہو۔ رسول اللہ ﷺ کی شفاعت نہ ملے۔ مجھے خدا کا دیدار نصیب نہ ہو۔ مرتے وقت کلمہ نصیب ہو۔

مسئلہ نمبر ۱۰..... جو شخص کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کرے مثلاً کہے کہ فلاں چیز مجھ پر حرام ہے تو اس کہنے سے وہ شے حرام نہیں ہوگئی کہ اللہ ﷻ نے جس چیز کو حلال کیا ہے کون حرام کر سکتا ہے مگر اس کے کہنے سے کفارہ لازم آئے گا یعنی یہی قسم ہے۔ (تنویر)

مسئلہ نمبر ۱۱..... تجھ سے بات کرنا حرام ہے یہ یمین۔ بہات کرے گا تو کفارہ لازم ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲..... اگر اس کو کھانے تو سور کھائے یا مردار کھائے یہ قسم نہیں یعنی کفارہ لازم نہ ہوگا۔ (بسوط)

مسئلہ نمبر ۱۳..... غیر خدا کی قسم قسم نہیں مثلاً تمہاری قسم۔ اپنی قسم۔ اولاد کی قسم۔ تمہاری جان کی قسم۔ اپنی جان کی قسم تمہارے سر کی قسم۔ اپنے سر کی قسم۔ آنکھوں کی قسم۔ جوانی کی قسم۔ ماں باپ کی قسم۔ اولاد کی قسم۔ مذہب کی قسم۔ دین کی قسم۔ علم کی قسم۔ کعبہ کی قسم۔ عرش الٰہی کی قسم۔ رسول اللہ کی قسم۔

مسئلہ نمبر ۱۴..... خدا اور رسول ﷺ کی قسم یہ کام نہ کروں گا یہ قسم نہیں۔ اگر کہا میں نے قسم کھائی ہے کہ یہ کام نہ کروں گا اور واقع میں قسم کھائی ہے تو قسم ہے اور جھوٹ کہا تو قسم نہیں جھوٹ بولنے کا گناہ ہوا اور اگر کہا خدا کی قسم کی اس سے بڑھ کر کوئی قسم نہیں یا اس کے سوا سے کوئی نام نہیں یا اس سے بڑھ کر کوئی نہیں اس کام کو نہ کروں گا تو یہ قسم ہوگئی اور درمیان کا التفات فاصل قرار نہ دیا جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵..... اگر یہ کام کروں تو خدا سے مجھے جتنی امیدیں ہیں سب سے ناامید ہوں یہ قسم ہے اور توڑنے پر کفارہ لازم۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶..... اگر یہ کام کروں تو کافر ہوں۔ یہ بدتر ہو جاؤں تو قسم ہے اور اگر کہا کہ یہ کام کرے تو کافر کہ اس پر اشارہ ہو تو قسم نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷..... اگر کسی کام کی چند قسمیں کھائیں اور اس کے خلاف کیا تو جتنی قسمیں ہیں اتنے ہی کفارے لازم ہوں گے مثلاً کہا واللہ باللہ میں نہیں کروں گا یا کہا خدا کی قسم۔ پروردگار کی قسم تو یہ دو قسمیں ہیں۔ کسی کام کی نسبت قسم کھائی کہ میں اسے کبھی نہیں کروں گا پھر دوبارہ اسی مجلس میں قسم کھا کر کہا کہ میں اس کام کو کبھی نہ کروں گا پھر اس کام کو کیا تو دو کفارے لازم۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸.....واللہ اس سے ایک دن کلام نہ کروں گا خدا کی قسم اس سے مہینہ بھر کلام نہ کروں گا۔ خدا کی قسم اس سے سال بھر بات نہ کروں گا۔ پھر تھوڑی دیر بعد کلام کیا تو تین کفارے دے اور ایک دن کے بعد بات کی تو دو کفارے اور مہینہ بھر کے بعد کلام کیا تو ایک کفارہ اور سال بھر کے بعد کیا تو کچھ نہیں۔ قسم کھائی کہ فلاں بات میں نہ کروں گا یا ایک دن نہ دوں تو یا ایک جی قسم ہے جس کی میعاد دوں نہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹.....دوسرے کے قسم دلانے سے قسم نہیں ہوتی۔ مثلاً کہا تمہیں خدا کی قسم یہ کام کرو تو اس کہنے سے اس پر قسم نہ ہوئی۔ یعنی نہ کرنے سے کفارہ لازم نہیں۔ ایک شخص کسی کے پاس گیا اس نے اٹھنا چاہا اس نے کہا خدا کی قسم نہ اٹھنا اور وہ کھڑا ہو گیا تو اس قسم کھانے والے پر کفارہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰.....ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم فلاں کے گھر کل گئے تھے اس نے کہا ہاں پھر اس پر چڑھنے والے نے کہا خدا کی قسم تم گئے تھے اس نے کہا ہاں تو اس کا ہاں کہنا قسم ہے۔ ایک نے دوسرے سے کہا اگر تم نے فلاں شخص سے بات کی تو تمہاری عورت کو طلاق ہے اس نے جواب میں کہا اگر تمہاری اجازت سے تو اس کے کہنے کا مقصد یہ ہوا کہ اگر بغیر اس کی اجازت کے کلام کرے گا تو عورت کو طلاق ہے۔ فہذا بغیر اجازت کلام کرنے سے عورت کو طلاق ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱.....ایک نے دوسرے سے کہا خدا کی قسم تم یہ کام کرو گے اگر اس سے خود قسم کھانا مراد ہے تو قسم ہو گئی اور اگر قسم کھلانا مقصود ہے یا خود کھانا مقصود ہے تو قسم نہیں یعنی اگر دوسرے نے اس کا م کو نہ کیا تو کسی پر کفارہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲.....ایک نے دوسرے سے کہا خدا کی قسم تمہیں یہ کام کرنا ہوگا۔ خدا کی قسم تمہیں یہ کام کرنا ہوگا دوسرے نے کہا ہاں۔ اگر پہلے کا مقصود قسم کھانا ہے اور دوسرے کا بھی ہاں کہنے سے قسم کھانا مقصود ہے تو دونوں کی قسم ہو گئی اور اگر پہلے کا مقصود قسم کھلانا ہے اور دوسرے کا قسم کھانا تو دوسرے کی قسم ہو گئی اور اگر پہلے کا مقصود قسم کھلانا ہے اور دوسرے کا مقصود ہاں کہنے سے قسم کھانا نہیں بلکہ صدق کرنا ہے تو کسی کی قسم نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳.....ایک نے دوسرے سے کہا خدا کی قسم میں تمہارے یہاں دعوت میں نہیں آؤں گا تیسرے نے کہا کیا میرے یہاں بھی نہ آؤ گے اس نے کہا ہاں تو یہ ہاں کہنا بھی قسم ہے یعنی اس تیسرے کے یہاں جانے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔ (عالمگیری)

کفارہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے

لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْۤ اَیْمَانِكُمْ وَ لٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ

(پ۲ البقرہ ۲۲۵)

اللہ تمہیں نہیں پکڑتا ان قسموں میں جو بے ارادہ زبان سے نکل جائے ہاں اس پر گرفت فرماتا ہے جو کام تمہارے دلوں نے کیے اللہ بخشنے والا حلیم والا ہے (ترجمہ کنز الایمان)

اور فرماتا ہے

قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِكُمْ ۚ وَ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ (پ۲۸ التحریم ۲)

بیشک اللہ نے تمہاری قسموں کا توڑ مقرر کیا ہے اور اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور وہ علم والا اور حکمت والا ہے۔ (ترجمہ کنز الایمان)

اور فرماتا ہے

لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْۤ اَیْمَانِكُمْ وَ لٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِیْنَ مِنْ

اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (پ ۷ المائدہ ۸۹)

اللہ تمہاری لغو قسموں کی قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں کرتا ہاں ان قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا تو ایسی قسم کا جرمانہ دس مسکین کو کھلانا دینا ہے جیسا اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط میں سے یا انہیں کپڑا دینا یا ایک بردہ آزاد کرنا تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے تو وہ تین دن کے روزے رکھے یہ جرمانہ ہے تمہاری قسموں کا جب قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو اسی طرح اللہ تم سے اپنی آیتیں تمہارے بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان مانو (ترجمہ کنزالایمان)

یہ تو معلوم ہو چکا کہ قسم توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے۔ اب یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ قسم توڑنے کا کفارہ کیا ہے اور اس کی کیا کیا صورتیں ہیں لہٰذا اب اس کے احکام کی تفصیل سنئے۔۔۔

مسائلِ فقہیہ: مسئلہ نمبر ۱..... قسم کا کفارہ غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا ان کو کپڑے پہنانا ہے۔ یعنی یہ اختیار ہے کہ ان تین باتوں میں سے جو چاہے کرے۔

مسئلہ نمبر ۲..... غلام آزاد کرنے یا مساکین کو کھانا کھلانے میں ان تمام باتوں کی جو کفارہ ظہار میں مذکور ہوئیں یہاں بھی رعایت کرے مثلاً کس قسم کا غلام آزاد کیا جائے کہ کفارہ ادا ہو اور کیسے غلام کے آزاد کرنے سے ادا نہ ہوگا اور مساکین کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا ہوگا اور جن مساکین کو صبح کھلایا انہیں کو شام کے وقت بھی کھلائے دوسرے دس مساکین کو کھلانے سے ادا نہ ہوگا اور یہ ہو سکتا ہے کہ دسوں کو ایک ہی دن کھلائے یا ہر روز ایک ایک کو یا ایک ہی دن تک دونوں وقت کھلائے اور مساکین جن کو کھلایا ان میں کوئی بچہ نہ ہو اور کھلانے میں اباحت و تملیک دونوں صورتیں ہو سکتی ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کھلانے کے عوض ہر مسکین کو نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جو یا ان کی قیمت کا مالک کر دے یا دن رات تک ایک ہی مسکین کو ہر روز بقدر صدقۂ فطر دے دیا کرے یا بعض کو کھلائے اور بعض کو دے دے۔ غرض یہ کہ اس کی تمام صورتیں وہیں سے معلوم کریں فرق اتنا ہے کہ وہاں ساٹھ مسکین تھے یہاں دس ہیں۔

مسئلہ نمبر ۳..... کپڑے سے وہ کپڑا مراد ہے جو اکثر بدن کو چھپا سکے اور وہ کپڑا ایسا ہو جس کو متوسط درجہ کے لوگ پہنتے ہوں اور تین مہینے سے زیادہ تک پہنا جا سکے لہٰذا اگر اتنا کپڑا ہے جو اکثر بدن کو چھپانے کے لئے کافی نہیں مثلاً صرف پاجامہ یا ٹوپی ایسا چھوٹا کرتا یا ایسا چھوٹا کپڑا دیا جو متوسط لوگ نہ پہنتے ہوں یا کافی ہے یہ بھی ایسا کمزور کپڑا دیا جو تین مہینے تک استعمال نہ کیا جا سکتا ہو جائز نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴..... کپڑے کی جو مقدار ہونی چاہئے اس کا نصف دیا اور اس کی قیمت نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جو کے برابر ہے جائز ہے۔ یونہی ایک کپڑا دس مسکینوں کو دیا جو تقسیم ہو کر ہر ایک کو آتا تھا ہے جس کی قیمت صدقۂ فطر کے برابر ہے جائز ہے یونہی اگر مسکین کو پگڑی دی اور وہ کپڑا اتنا ہے جس کی مقدار نہ کہ ہونی یا اس کی قیمت صدقۂ فطر کے برابر ہے جائز ہے ورنہ نہیں۔ (عموماً وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵..... نیا کپڑا دینا ضروری نہیں پرانا بھی دیا جا سکتا ہے جبکہ تین مہینے سے زیادہ تک استعمال کر سکتے ہوں اور نیا ہو مگر کمزور ہو تو جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۶..... عورت کو اگر کپڑا دیا تو سر پر باندھنے کا رومال یا وہ پردہ بھی دینا ہوگا کہ یہ کپڑا سے سر کا چھپانا بھی فرض ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷..... پانچ مسکینوں کو کھانا کھلایا اور پانچ کو کپڑے دے دیئے اگر کھانا کپڑے سے سستا ہے یعنی ہر مسکین کا کپڑا ایک کھانے سے زیادہ بہا کی قیمت کا ہے جائز ہے۔ یعنی یہ کپڑے پانچ کھانے کے قائم مقام ہو کر کل کھانا دینا قرار پائے گا اور اگر کپڑا کھانے سے ارزاں ہو تو جائز نہیں مگر جبکہ کھانے کا مساکین کو مالک کر دیا ہو تو یہ بھی جائز ہے۔ یعنی یہ کھانے پانچ مساکین کے کپڑے کے برابر ہوئے تو گویا

دسوں کو کپڑے دے دیے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸..... اگر مسکین کو دسوں کپڑے ایک دن میں ایک ساتھ یا متفرق طور پر دے دیے تو کفارہ ادا نہ ہوا اور دس دن میں دینے یعنی ہر روز ایک کپڑا دو گویا۔ (بسوط)

مسئلہ نمبر ۹..... مسکین کو کپڑا بلا نیت یا بقیمت دی پھر وہ مسکین مر گیا اور اس کے پاس وہ چیز وراثۃً پہنچی یا اس نے اسے ہبہ کر دیا اس نے اس سے وہ شے خریدلی تو ان سب صورتوں میں کفارہ صحیح ہو گیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰..... پانچ صاع گیہوں دس مسکینوں کے سامنے رکھ دیے انہیں نے لوٹ لئے تو صرف ایک مسکین کو دینا قرار پائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱..... کفارہ ادا ہونے کے لئے نیت شرط ہے بغیر نیت ادا نہ ہوگا۔ ہاں اگر وہ شے جو مسکین کو دی اور دیتے وقت نیت نہ کی مگر وہ چیز ابھی مسکین کے پاس موجود ہے اور اب نیت کرلی تو ادا ہو گیا جیسا کہ زکوٰۃ میں بھی گزرا دینے کے بعد نیت کرنے میں یہی شرط ہے کہ جو وہ چیز فقیر کے پاس باقی ہو تو نیت کام کرے گی ورنہ نہیں۔ (کفایہ)

مسئلہ نمبر ۱۲..... اگر کسی نے کفارہ میں غلام بھی آزاد کیا اور مساکین کو کھانا بھی کھلایا اور کپڑے بھی دیے تو ادا ایک ہی وقت میں یہ سب کام ہو لیا آگے پیچھے تو جس کی قیمت زیادہ ہے وہ کفارہ قرار پائے گا اور اگر کفارہ دیا ہی نہیں تو صرف اس کا واعظہ ہوگا جو کم قیمت ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳..... گیہوں، جو، بلغور، ستو کے علاوہ اگر کوئی دوسرا غلہ دینا چاہے تو آدھے صاع گیہوں یا ایک صاع جو کی قیمت کا دینا ضروری ہے۔ اس میں آدھا صاع یا ایک صاع ہونے کا اعتبار نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۴..... رمضان میں اگر کفارہ کا کھانا کھلانا چاہتا ہے تو تمام وسحر دونوں وقت کھلائے یا ایک مسکین کو بیس دن تمام کا کھانا کھلائے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۵..... اگر غلام آزاد کرنے یا دس مسکین کو کھانا یا کپڑے دینے پر قادر نہ ہو تو پے در پے تین روزے رکھے۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۱۶..... عاجز ہونا اس وقت کا معتبر ہے جب کفارہ ادا کرنا چاہتا ہے مثلاً جس وقت قسم توڑی تھی اس وقت مالدار تھا مگر کفارہ ادا کرنے کے وقت محتاج ہے تو روزہ سے کفارہ ادا کر سکتا ہے اور اگر توڑنے کے وقت مفلس تھا اور اب مالدار ہے تو روزے سے نہیں ادا کر سکتا۔ (جوہرہ، بحر)

مسئلہ نمبر ۱۷..... اپنا تمام مال بیچ کر دیا اور قیمت بھی دے دیا اس کے بعد کفارہ کے روزے رکھے پھر بیچ سے رجوع کی تو کفارہ ادا ہو گیا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۸..... جب غلام اپنی ملک میں ہے یا اتنا مال رکھتا ہے کہ مساکین کو کھانا یا کپڑے دے سکے اگرچہ ضروریات یا مدیون ہو تو عاجز نہیں یعنی ایسی حالت میں روزے سے کفارہ ادا نہ ہوگا۔ ہاں اگر قرض اور دین ادا کرنے کے بعد کفارہ کے روزے رکھے تو ہو جائے گا اور بمسوط میں امام سرخسی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ظہیریہ کا نقل کیا مال دین میں متغرق ہونا دین ادا کرنے سے پہلے بھی روزے سے کفارہ ادا کر سکتا ہے اور اگر غلام ملک میں ہے مگر اس کی احتیاج ہے تو روزے سے کفارہ ادا نہ ہوگا۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۱۹..... ایک ساتھ تین روزے نہ رکھے یعنی درمیان میں فاصلہ کر دیا تو کفارہ ادا نہ ہوا۔ اگرچہ کسی مجبوری کے سبب ناغہ ہوا ہو یہاں تک کہ عورت کا اگر حیض آ گیا تو پہلے کے روزے کا اعتبار نہ ہوگا یعنی اب پاک ہونے کے بعد لگاتار تین روزے رکھے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۰..... روزوں سے کفارہ ادا ہونے کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ ختم تک مال پر قدرت نہ ہو۔ یعنی مثلاً اگر دو روزے رکھنے کے بعد اتنا مال مل گیا کہ کفارہ ادا کرے تو اب روزوں سے نہیں ہو سکتا بلکہ اگر تیسرا روزہ بھی رکھ لیا ہے اور غروب آفتاب سے پہلے مال پر قادر ہو گیا تو

روزے کافی ہیں اگر چہ مال پر تاوان ہوا ہو کہ اس کے مورث کا انتقال ہوگیا اور اس کو ترکہ نہ ملا ہو کہ فدیہ کے لئے کافی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱..... کفارہ کا روزہ رکھا تھا اور افطار سے پہلے مال پر تاوان ہوگیا تو اس روزے کا پورا کرنا ضروری نہیں ہاں بہتر پورا کرنا ہے اور توڑ دے تو قضا ضروری نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲۲..... اپنی ملک میں مال تھا مگر اسے معلوم نہیں یا بھول گیا ہے اور کفارہ میں روزے رکھ کے بعد میں یاد آیا تو کفارہ ادا نہ ہوا۔ یونہی اگر مورث مرگیا اور اسے اس کے مرنے کی خبر نہیں اور کفارہ میں روزے رکھ کے بعد میں اس کا مرنا معلوم ہوا تو کفارہ ادا نہ ہوا۔ (درمختار وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۲۳..... اس کے پاس خود اس وقت مال نہیں ہے مگر اس کا عمروں پر دین ہے تو اگر وصول کر سکتا ہے وصول کر کے کفارہ ادا کرے روزے کافی ہیں۔ یونہی اگر عورت کے پاس مال نہیں ہے مگر شوہر پر دین مہر باقی ہے اور شوہر دین مہر دینے پر تیار ہے یعنی اگر عورت لینا چاہے تو لے سکتی ہے تو روزوں سے کفارہ ہوگا اور اس کی ملک میں مال ہے مگر غائب ہے یہاں موجود نہیں ہے تو روزوں سے کفارہ ہو سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴..... عورت مال سے کفارہ ادا کرنے سے عاجز ہو اور روزہ رکھنا چاہتی ہو تو شوہر اسے روزہ رکھنے سے روک سکتا ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲۵..... ان روزوں میں رات سے نیت شرط ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ کفارہ کی نیت سے ہوں مطلق روزہ کی نیت کافی نہیں۔ (بسوط)

مسئلہ نمبر ۲۶..... قسم کے دو کفارے اس کے ذمہ تھے اس نے چھ روزے رکھ لئے اور یہ معین نہ کیا کہ یہ تین فلاں کے ہیں اور یہ تین فلاں کے تو دونوں کفارے ادا ہو گئے اور اگر دونوں کفاروں میں ہر مسکین کو بخطر وکے برابر دیا وہ کپڑے سے دینے تو ایک ہی کفارہ ادا ہوا۔ (بسوط)

مسئلہ نمبر ۲۷..... اس کے ذمہ دو کفارے تھے اور نقد ایک کفارہ میں کھانا کھلا سکتا ہے اس نے پہلے تین روزے رکھ لئے پھر دوسرے کفارہ کے لئے کھانا کھلایا تو روزے پھر سے رکھے کہ کھلانے پر تاوان تھا اس وقت روزوں سے کفارہ ادا کرنا جائز نہ تھا۔ (بسوط)

مسئلہ نمبر ۲۸..... دو کفارے تھے ایک کے لئے کھانا کھلایا اور ایک کے لئے کپڑے دیئے اور معین نہ کیا تو دونوں ادا ہو گئے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۹..... پانچ مسکین کو کھانا کھلایا اب خود فقیر ہوگیا کہ باقی کو نہیں کھلا سکتا تو وہی تین روزے رکھ لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰..... اس کے ذمہ قسم کا کفارہ ہے اور محتاج ہے کہ نہ کھانا دے سکتا ہے نہ کپڑے اور یہ شخص اتنا پوڑھا ہے کہ نہ اب روزہ رکھ سکتا ہے نہ آئندہ روزہ رکھنے کی امید ہے تو اگر کوئی چاہے اس کی طرف سے دس مسکین کو کھانا کھلا دے یعنی اس کی اجازت سے کفارہ ادا ہو جائے گا یہ نہیں ہو سکتا کہ اس کے ذمہ پندرہ تین روزے تھے چھ ہر روزے کے بدلہ ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۱..... مر جانے سے قسم کا کفارہ ساقط نہ ہوگا یعنی اس پر لازم ہے کہ وصیت کر جائے اور تہائی مال سے کفارہ ادا کرنا وارثوں پر لازم ہوگا اور اس نے خود وصیت نہ کی اور وارث دینا چاہتا ہے تو دے سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۲..... قسم توڑنے سے پہلے کفارہ نہیں ادا دیا تو ادا نہ ہوا یعنی اگر کفارہ دینے کے بعد قسم توڑی تو اب پھر دے کہ جو پہلے دیا ہے وہ کفارہ نہیں مگر فقیر سے دیئے ہوئے کو واپس نہیں لے سکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۳..... کفارہ نہیں مساکین کو دے سکتا ہے جن کو زکوٰۃ دے سکتا ہے یعنی اپنے باپ ماں اولاد وغیرہم کو جن کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا کفارہ بھی نہیں دے سکتا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۴..... کفارہ قسم کی قیمت مسجد میں صرف نہیں کر سکتا نہ مردہ کے کفن میں لگا سکتا ہے یعنی جہاں جہاں زکوٰۃ نہیں خرچ کر سکتا وہاں کفارہ کی قیمت نہیں دی جا سکتی۔ (عالمگیری)

منت کا بیان

اللہ ﷻ فرماتا ہے

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ (پ۳، البقرہ۲۷۰)

اور تم جو خرچ کرو یا منت مانو اللہ کو اس کی خبر ہے اور ظالموں کا کوئی مدد گار نہیں (ترجمہ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے

يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَ يَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا (پ۲۹، الدھر۷)

نیک لوگ وہ ہیں جو اپنی منت پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی ہوئی ہے (ترجمہ کنزالایمان)

حدیث ۱..... امام بخاری و امام احمد و حاکم رحمہم اللہ امّ المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو یہ منت مانے اللہ ﷻ کی اطاعت کرے گا تو اس کی اطاعت کرے یعنی منت پوری کرے اور جو نافرمانی کرنے کی منت مانے تو اس کی نافرمانی نہ کرے یعنی اس منت کو پورا نہ کرے۔

حدیث ۲..... صحیح مسلم شریف میں عمران بن حصین ؓ سے مروی کہ حضور ﷺ نے فرمایا اس منت کو پورا نہ کرے جو اللہ ﷻ کی نافرمانی کے متعلق ہو اور نہ اس کو جس کا بندہ مالک نہیں۔

حدیث ۳..... ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ ثابت بن ضحاک ؓ سے راوی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول ﷺ کے زمانہ میں منت مانی تھی کہ بوانہ میں ایک اونٹ کی قربانی کرے گا حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس نے دریافت کیا، ارشاد فرمایا کیا وہاں جاہلیت کے بتوں میں کوئی بت ہے جس کی پرستش کی جاتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی نہیں، ارشاد فرمایا جاہلیت کی عیدوں میں سے کوئی عید ہے؟ لوگوں نے عرض کی نہیں، ارشاد فرمایا اپنی منت پوری کر اس لئے کہ معصیت کے متعلق جو منت ہے اس کو پورا نہ کیا جائے اور وہ منت جس کا انسان مالک نہیں۔

حدیث ۴..... نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے عمران حصین ؓ سے روایت کی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ منت دو قسم کی ہے جس نے اطاعت کی منت مانی وہ اللہ ﷻ کے لئے ہے اور اسے پورا کیا جائے اور جس نے گناہ کرنے کی منت مانی وہ شیطان کے سبب سے ہے اور اسے پورا نہ کیا جائے۔

حدیث ۵..... صحیح بخاری شریف میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ خطبہ فرما رہے تھے کہ ایک شخص کو کھڑا ہوا دیکھا اس کے متعلق دریافت کیا تو لوگوں نے عرض کی یہ ابواسرائیل ہے اس نے منت مانی ہے کہ کھڑا رہے گا بیٹھے گا نہیں اور اپنے اوپر سایہ نہ کرے گا اور کلام نہ کرے گا اور روزہ رکھے گا، ارشاد فرمایا کہ اسے حکم کر دو کہ کلام کرے اور سایہ میں بیٹھے اور اپنے روزہ کو پورا کرے۔

حدیث ۶..... ابوداؤد نذری فرماتے ہیں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گناہ کی منت نہیں (یعنی جس کا پورا کرنا نہیں) اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

حدیث ۷..... ابوداؤد و ابن ماجہ رحمہما اللہ عبداللہ بن عباس ؓ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کوئی منت مانی اور اسے ذکر نہ کیا (یعنی اتنا کہا کہ مجھ پر نذر ہے اور کوئی چیز کو معین نہ کیا مثلاً یہ نہ کہا کہ روزے رکھوں گا یا اتنی نمازیں پڑھوں گا یا اتنے فقیروں کو کھلاؤں گا وغیرہ وغیرہ) تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس نے گناہ کی منت مانی تو اس کا کفارہ ہے اور جس نے ایسی منت مانی جس کی طاقت نہیں رکھتا تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس نے ایسی منت مانی جس کی طاقت رکھتا ہے تو اسے پورا کرے۔

حدیث ۸.....صحاح ستہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے نفوٹی پوچھا کہ ان کی ماں کے ذمہ منت تھی اور پوری کرنے سے پہلے انتقال ہوگیا۔ حضور ﷺ نے نفوٹی دیا کہ پیاسے پورا کریں۔

حدیث ۹.....ابوداؤد و دارمی و مسند احمد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے فتح مکہ کے دن حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! میں نے منت مانی تھی کہ اگر اللہ ﷻ آپ کے لئے مکہ کو فتح کرے گا تو میں بیت المقدس میں دو رکعت نماز پڑھوں گا۔ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ یہیں پڑھ لو۔ دوبارہ پھر اس نے وہی سوال کیا، فرمایا کہ یہیں پڑھ لو۔ پھر سوال کا اعادہ کیا حضور ﷺ نے جواب دیا اب تم جو چاہو کرو۔

حدیث ۱۰.....ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہن نے منت مانی تھی کہ پیدل حج کرے گی اور اس میں اس کی طاقت بھی حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تیری بہن کی تکلیف سے اللہ ﷻ کو کیا فائدہ ہے وہ سواری پر حج کرے اور قسم کا کفارہ دے دے۔

حدیث ۱۱.....زین رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن منتشر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے یہ منت مانی تھی کہ اگر خدا نے دشمن سے نجات دی تو میں اپنے کو قربان کروں گا۔ یہ سوال حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس پیش ہوا انہوں نے فرمایا کہ مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھو مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا تو یہ جواب دیا کہ اپنے کو ذبح کر اس لئے کہ اگر تو مومن ہے تو مومن کو قتل کرنا لازم آئے گا اور اگر تو کافر ہے تو جہنم کو جانے میں جلدی کیوں کرتا ہے ایک مینڈھا حاضر یہ کر ذبح کر کے مساکین کو دے دے۔

مسائل فقہیہ: چونکہ منت کی بعض صورتوں میں بھی کفارہ ہوتا ہے اس لئے یہاں ذکر کیا جاتا ہے اس کے بعد قسم کی باقی صورتیں بیان کی جائیں گی اور اس بیان میں جہاں کفارہ کہا جائے گا اس سے وہی کفارہ مراد ہے جو قسم توڑنے میں ہوتا ہے روزہ کے بیان میں ہم نے منت کی شرطیں لکھ دی ہیں ان شرطوں کو وہاں سے معلوم کر لیں۔

مسئلہ نمبر ۱.....منت کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ اس کے کرنے کو کسی چیز کے ہونے پر موقوف رکھے مثلاً میرا فلاں کام ہو جائے تو میں روزہ رکھوں گا یا خیرات کروں گا۔ دوم یہ کہ ایسا نہ ہو مثلاً مجھ پر اللہ ﷻ کے لئے اتنے روزے رکھنے ہیں یا میں نے اتنے روزوں کی منت مانی پہلی صورت میں یعنی جس میں کسی شے کے ہونے پر اس کام کو معلق کیا ہو اس کی دو صورتیں ہیں اگر ایسی چیز پر معلق کیا کہ اس کے ہونے کی خواہش ہے مثلاً اگر میرا لڑکا تندرست ہو جائے یا پردیس سے آجائے یا میں روزگار سے لگ جاؤں تو اتنے روزے رکھوں گا یا اتنا خیرات کروں گا۔ ایسی صورت میں جب شرط پائی گئی یعنی بیمار اچھا ہو گیا یا لڑکا پردیس سے آگیا یا روزگار لگ گیا تو اتنے روزے رکھنا یا خیرات کرنا ضروری ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ یہ کام نہ کرے اور اس کے عوض میں کفارہ دے دے اگر ایسی شرط پر معلق کیا جس کا ہونا نہیں چاہتا ہے مثلاً اگر میں تم سے بات کروں یا تمہارے گھر آؤں تو مجھ پر اتنے روزے ہیں کہ اس کا مقصد یہ ہے کہ میں تمہارے یہاں نہیں آؤں گا۔ تم سے بات نہ کروں گا ایسی صورت میں اگر شرط پائی گئی یعنی اس نے یہاں گیا یا اس سے بات کی تو اختیار ہے کہ جتنے روزے کہے تھے وہ روزے رکھ لے یا کفارہ دے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲.....منت میں ایسی شرط نہ کرے جس کا کرنا گناہ ہے اور وہ شخص بدکار ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا مقصد اس گناہ کے کرنے کا ہے اور پھر اس گناہ کو کر لیا تو منت پورا کرنا ضروری ہے اور وہ شخص نیک بخت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ منت اس گناہ سے بچنے کے لئے ہے مگر وہ گناہ اس سے ہو گیا تو اختیار ہے کہ منت پوری کرے یا کفارہ دے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳.....جس منت میں شرط ہو اس کا حکم تو معلوم ہو چکا کہ ایک صورت میں منت پوری کرنا ہے اور ایک صورت میں اختیار ہے کہ منت پوری کرے یا کفارہ دے اور اگر شرط کا ذکر نہ ہو تو منت کا پورا کرنا ضروری ہے۔ حج یا عمرہ یا روزہ یا نماز یا خیرات یا اعتکاف جس کی منت

مانی ہو وہ کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴..... منت میں اگر ایسی کسی چیز کو معین نہ کیا مثلاً کہا اگر میرا یہ کام ہو جائے تو مجھ پر منت ہے یہ نہیں کہا کہ نماز یا روزہ یا حج وغیرہا تو اگر دل میں کسی چیز کو معین کیا ہو تو جو نیت کی وہ کرے اور اگر دل میں بھی کچھ مقرر نہ کیا تو کفارہ دے۔ (عمر)

مسئلہ نمبر ۵..... منت مانی اور زبان سے منت کو معین نہ کیا مگر دل میں روزے کا ارادہ ہے تو جتنے روزوں کا ارادہ ہے اتنے رکھ لے اور اگر روزہ کا ارادہ ہے مگر یہ مقرر نہ کیا کہ کتنے روزے تو تین روزے رکھے اور صدقہ کی نیت اور مقرر نہ کی تو دس مسکین کو بقدر صدقۂ فطر دے دے۔ یونہی اگر فقیروں کو کھلانے کی نیت مانی تو جتنے فقیروں کو کھلانے کی نیت تھی انہیں کو کھلائے اور قعدہ اداسی وقت دل میں بھی نہ ہو تو دس فقیروں کو کھلائے اور دونوں وقت کھلانے کی نیت تھی تو دونوں وقت کھلائے اور ایک وقت کا ارادہ ہے تو ایک وقت اور کچھ ارادہ نہ ہو تو دونوں وقت کھلائے یا صدقۂ فطر کی مقدار ان کو دے اور فقیر کو کھلانے کی منت مانی تو ایک فقیر کو کھلائے یا صدقۂ فطر کی مقدار دیدے۔ (عالمگیری وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۶..... یہ منت مانی کہ اگر یہ کام اچھا ہو جائے تو میں ان لوگوں کو کھانا کھلاؤں گا اور وہ لوگ مالدار ہوں تو منت صحیح نہیں یعنی اس کا پورا ہونا اس پر ضروری نہیں۔ (عمر)

مسئلہ نمبر ۷..... نماز پڑھنے کی منت مانی اور رکعتوں کو معین نہ کیا تو دو رکعت پڑھنی ضروری ہے اور ایک یا آدھی رکعت کی منت مانی جب بھی دو رکعت پڑھنی ضروری ہے اور تین رکعت کی منت مانی تو چار پڑھے اور پانچ کی تو چھ پڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸..... بے وضو نماز پڑھنے کی منت مانی تو صحیح نہ ہوئی اور بغیر قرأت یا بیٹھے نماز پڑھنے کی منت مانی تو منت صحیح ہے قرأت کے ساتھ ہو کپڑا پہن کر نماز پڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹..... آج رکعت ظہر کی منت مانی تو آج نہ واجب ہوئی بلکہ چار ہی پڑھنی پڑیں گی اور اگر یہ کہا کہ مجھے اللہ عزوجل دو سو روپے دے دے تو مجھ پر ان کے دس روپے فقیر کو دینا واجب ہوں روپے کو تو کے فرض نہ ہوں گے بلکہ وہی پانچ ہی فرض رہیں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰..... سو روپے خیرات کی منت مانی اور اس وقت اتنے نہیں ہیں تو جتنے ہیں اتنے ہی کی خیرات واجب ہے ہاں اگر اس کے پاس اسباب ہے کہ بیچے تو سو ہو جائیں گے تو سو روپے کی خیرات ضروری ہے اور اسباب بیچنے پر بھی سو نہ ہوں گے تو جو کچھ نقد ہے وہ اور تمام سامان کی جو کچھ قیمت ہو وہ سب خیرات کر دے منت پوری ہو گئی اور اگر اس کے پاس کچھ نہ ہو تو کچھ واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱..... یہ منت مانی کہ جمعہ کے دن اتنے روپے فلاں فقیر کو خیرات کروں گا اور جمعرات ہی کو خیرات کر دیئے یا اس کے سوا کسی دوسرے فقیر کو دیدے منت پوری ہو گئی یعنی اسی فقیر کو دینا ضروری نہیں نہ جمعہ کے دن دینا ضروری۔ یونہی اگر کہا مکہ معظمہ یا مدینہ طیبہ کے فقراء پر خیرات کرنے کی منت مانی تو وہیں کے فقراء کو دینا ضروری نہیں بلکہ یہاں خیرات کر دینے سے بھی منت پوری ہو جائے گی۔ یونہی اگر منت میں کہا یہ روپے فقیروں پر خیرات کروں گا تو خاص انہیں روپوں کو خیرات کرنا ضروری نہیں اتنے ہی دوسرے روپے دیدینے سے منت پوری ہو جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲..... جمعہ کے دن نماز پڑھنے کی منت مانی اور جمعرات کو پڑھی منت پوری ہو گئی یعنی جس منت میں شرط نہ ہو اس میں وقت کی تعیین کا اعتبار نہیں جو وقت مقرر کیا ہے اس سے پہلے بھی ادا کر سکتا ہے اور جس میں شرط ہے اس میں ضروری ہے کہ شرط پائی جائے بغیر شرط پائی جانے کے ادا کیا تو منت پوری نہ ہوئی۔ شرط پائی جانے پر پھر کرنا پڑے گا مثلاً کہا کہ اگر یہ کام اچھا ہو جائے تو دس روپے خیرات کروں گا اور اچھا ہونے سے پہلے ہی خیرات کر دیئے تو منت پوری نہ ہوئی اچھے ہونے کے بعد پھر کرنا پڑے گا باقی جگہ اور روپے یا فقیروں کی تخصیص دونوں میں بیکار ہے خواہ شرط ہو یا نہ ہو۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳..... اگر میرا یہ کام ہو جائے تو دس روپے کی روٹی خیرات کروں گا تو روٹیوں کو خیرات کرنا لازم نہیں یعنی کوئی دوسری چیز

غلہ وغیرہ دس روپے کا خیرات کرسکتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دس روپے نقد دیدے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴..... دس روپے مسکین پر خیرات کرنے کی منت مانی اور ایک فقیر کو دس روپے دیدے منت پوری ہوگئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵..... یہ کہا کہ مجھے اللہ عزوجل کے لئے دس مسکین کا کھانا ہے تو اگر دس مسکین کو دینے کی نیت نہ ہو تو اتنا کھانا جو دس مسکین کے لئے کافی ہو ایک مسکین کو دینے سے منت پوری ہو جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۱۶..... بھیڑ یا گائے ذبح کر کے اس کے گوشت کو خیرات کرنے کی منت مانی اور اس کی جگہ سات بکریاں ذبح کر کے گوشت خیرات کر دیا منت پوری ہوگئی اور یہ گوشت مالداروں کو نہیں دے سکتا ورنہ کفارہ ادا کرنا پڑے گا اور منت پوری نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷..... اپنی اولاد کو ذبح کرنے کی منت مانی تو ایک بکری ذبح کر دے منت پوری ہو جائے گی اور اگر بچے کو مار ڈالنے کی منت مانی تو منت صحیح نہ ہوئی اور اگر خود اپنے کو یا اپنے باپ، ماں، دادا، دادی یا غلام کو ذبح کرنے کی منت مانی تو یہ منت نہ ہوئی اس کے ذمہ کچھ لازم نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸..... مسجد میں چراغ جلانے یا طاق بھرنے یا فلاں بزرگ کے مزار پر چادر یا چراغ جانے یا کپڑا سینے یا غوث اعظم یا سید احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کا توشہ کرنے یا حضرت بلال بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا کونڈا کرنے یا محرم کی نیاز یا شربت یا کھچڑا پکانے یا میلاد شریف کرنے کی منت مانی تو یہ شرعی منت نہیں مگر یہ کام منع نہیں ہے کرے تو اچھا ہے ہاں البتہ اس کا خیال رہے کہ کوئی بات خلاف شرع اس کے ساتھ نہ ملائے مثلاً طاق بھرنے میں رات جگانا ہے جس میں کچھ اور رشد کی عورتیں اکٹھا ہو کر گاتی بجاتی ہیں کہ یہ حرام ہے یا چادر چڑھانے کے لئے بعض لوگ ناچتے باجے کے ساتھ جاتے ہیں یا جائز ہے یا مسجد میں چراغ جلانے میں بعض لوگ آگ لے کر چراغ جلاتے ہیں یہ خواہ مخواہ مال ضائع کرنا ہے اور ناجائز ہے مٹی کا چراغ کافی ہے اور تھی کی بھی ضرورت نہیں مقصود روشنی ہے وہ تیل سے حاصل ہے۔ رہا یہ کہ میلاد شریف میں فروش و روشنی کا اچھا انتظام کرنا اور مٹھائی تقسیم کرنا یا لوگوں کو بلانا اور بلوانا اس کے لئے تاریخ مقرر کرنا اور پڑھنے والوں کا خوش الحانی سے پڑھنا یہ سب باتیں جائز ہیں البتہ غلط اور جھوٹی روایتوں کا پڑھنا منع ہے پڑھنے والے اور سننے والے دونوں گنہگار ہوں گے۔

مسئلہ نمبر ۱۹..... علم اور تعزیہ بنانے اور ریگ سنانے اور محرم میں بچوں کو فقیر بنانے اور عورتی پیسا نے اور مرثیہ کی محفل پڑھنے اور تعزیوں پر نیاز دلوانے وغیرہ بدرسومات فضول اور تعزیہ دار لوگ کرتے ہیں ان کی منت سخت جہالت ہے جہاں منت ماننی نہ چاہئے اور مانی ہو تو پوری نہ کرے اور ان سب سے بدرجہا سدہ کام ناچ اور گانا ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۰..... بعض جاہل عورتیں لڑکوں کے کان ناک چھدوانے اور بچوں کو چوٹیاں رکھنے کی منت مانتی ہیں یا اور طرح طرح کی ایسی منتیں ہیں جن کا جواز کسی طرح ثابت نہیں ہو سکتا ایسی واہیات منتوں سے بچیں اور مانی ہو تو پوری نہ کریں اور شریعت کے معاملہ میں اپنے لغو خیالات کو دخل نہ دیں یہ کہ ہمارے بڑے بوڑھے یونہی کرتے چلے آئے ہیں اور یہ پوری نہ کریں تو بچہ مر جائے گا بچہ مرنے والا ہوگا تو یہ جائز منتیں بجا نہ لیں گی۔ منت مانا کہ تو نیک کام نماز، روزہ، خیرات، درود شریف کلمہ شریف قرآن مجید پڑھنے اور فقیروں کو کھانا دینے، کپڑا پہنانے وغیرہ کی منت مانو اور اپنے یہاں کے کسی سنی عالم سے دریافت بھی کر لو کہ یہ منت ٹھیک ہے یا نہیں۔ وہابی سے نہ پوچھنا کہ وہ گمراہ بدین ہے وہ صحیح مسئلہ نہ بتائے گا بلکہ اپنی رائے سے جائز امر کو ناجائز کہہ دے گا۔

مسئلہ نمبر ۲۱..... منت یا قسم میں انشاء اللہ کہا تو اس قسم کا پورا کرنا واجب نہیں بشرطیکہ انشاء اللہ کا لفظ اس کلام سے متصل ہو اور اگر فاصلہ ہو گیا مثلاً قسم کھا کر چپ ہو گیا یا درمیان میں کچھ اور بات کی پھر انشاء اللہ کہا تو قسم باطل نہ ہوئی۔ یونہی ہر وہ کام جو کلام کرنے سے ہوتا ہے مثلاً طلاق اقرار وغیرہ یہ سب انشاء اللہ کہہ دینے سے باطل ہو جاتے ہیں ہاں اگر یوں کہا کہ میری فلاں چیز اگر خدا چاہے تو بیچ دو تو یہاں اس کو بیچنے کا

اختیار رہے گا اور وکالت صحیح ہے بایں کہا کہ میرے مرنے کے بعد اتنا مال خیرات کر دینا تو وصیت صحیح ہے اور جو ہام دل سے متعلق ہیں وہ باطل نہیں ہوتے مثلاً نیت کی کہ کل اتنا مال فقیر وغیرہ کو دیں گا تو یہ نیت درست ہے۔ (درمختار)

مکان میں جانے اور رہنے وغیرہ کے متعلق قسم کا بیان

یہاں ایک قاعدہ یاد رکھنا چاہیے جس کا قسم میں بہت بھی لحاظ ضروری ہے وہ یہ کہ قسم کے تمام الفاظ سے وہ معنی لئے جائیں گے جن میں اہل عرف استعمال کرتے ہوں مثلاً کسی نے قسم کھائی کہ کسی۔ مکان میں نہیں جائے گا مسجد میں یا کعبہ معظمہ میں گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ یہ بھی۔ مکان ہیں۔ یونہی حمام میں جانے سے بھی قسم نہیں ٹوٹے گی۔

مسئلہ نمبر ۱..... قسم میں احتیاط کا لحاظ نہ ہوگا۔ اس کا لحاظ نہ ہوگا کہ اس قسم سے غرض کیا ہے یعنی ان لفظوں کے بول چال میں جو معنی ہیں وہ مراد لئے جائیں گے۔ قسم کھانے والے کی نیت اور مقصد کا اعتبار نہ ہوگا مثلاً قسم کھائی کہ فلاں کے لئے ایک پیسے کی چیز نہیں کھاؤں گا اور روپیہ کی ٹریدی تو قسم نہیں ٹوٹی حالانکہ اس کلام سے مقصد یہ واقع کرنا ہے کہ نہ پیسے کی ٹریدوں گا نہ روپیہ کی مگر چونکہ لفظ سے یہ نہیں سمجھا جاتا لہٰذا اس کا اعتبار نہیں یا قسم کھائی کہ دروازہ سے باہر نہیں جاؤں گا اور دیوار کو کود کر یا سیڑھی لگا کر باہر چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ اس سے مراد یہ ہے کہ گھر سے باہر نہ جاؤں گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲..... قسم کھائی کہ اس گھر میں نہ جاؤں گا چھت رہ گیا۔ مکان بالکل گر گیا اس میں گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یونہی اگر گر نے کے بعد پھر عمارت بنائی گئی اور اب گیا جب بھی قسم نہیں ٹوٹی اور اگر صرف چھت گری۔ دیواریں برستور باقی ہیں تو قسم ٹوٹ گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳..... قسم کھائی کہ اس مسجد میں نہیں جاؤں گا پھر وہ مسجد شہید ہو گئی اور گیا تو قسم نہ ٹوٹی۔ یونہی اگر گر نے کے بعد پھر بنے تو جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴..... قسم کھائی کہ اس مسجد میں نہ جاؤں گا اور اس مسجد میں کچھ اضافہ کیا گیا اور یہ شخص اس حصہ میں گیا جو اب بڑھ گیا ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر یہ کہا کہ فلاں محلہ کی مسجد میں نہ جاؤں یا وہ مسجد جن لوگوں کے نام سے مشہور ہے اس نام کا ذکر کیا تو اس حصہ میں جو بڑھایا گیا ہے جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵..... قسم کھائی کہ اس۔ مکان میں نہیں جائے گا پھر وہ۔ مکان بڑھایا گیا تو اسی حصہ میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اگر یہ کہا کہ فلاں کے۔ مکان میں نہیں جائے گا تو ٹوٹ جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶..... قسم کھائی کہ اس۔ مکان میں نہ جاؤں گا پھر اس۔ مکان کی چھت یا دیوار پر کسی دوسرے۔ مکان پر سے یا سیڑھی لگا کر چڑھ گیا تو قسم نہیں ٹوٹی کہ بول چال میں اسے۔ مکان میں جانا نہیں کہتے گے۔ یونہی اگر۔ مکان کے باہر درخت ہے اس پر چڑھا اور جس شاخ پر ہے وہ اس۔ مکان کی سیدھ میں ہے کہ اگر گرے تو اس۔ مکان میں گرے گا تو اس شاخ پر چڑھنے سے بھی قسم نہیں ٹوٹی۔ یونہی کسی مسجد میں نہ جانے کی قسم کھائی اور اس کی دیوار یا چھت پر چڑھا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۷..... قسم کھائی کہ اس۔ مکان میں نہیں جاؤں گا اور اس کے نیچے تہ خانہ ہے جس سے گھر والے نفع اٹھاتے ہیں تو تہ خانہ میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸..... دو۔ مکان ہیں اور ان دونوں پر ایک بالا خانہ ہے اگر بالا خانہ کا راستہ اس۔ مکان سے ہو تو اس میں شمار ہوگا اور اگر راستہ دوسرے۔ مکان سے ہے تو اس میں شمار کیا جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹..... مکان میں نہ جانے کی قسم کھائی تو جس طرح بھی اس۔ مکان میں جائے قسم ٹوٹ جائے گی خواہ دروازے سے داخل ہوا

یا زمین لگا کر دیوار سے اترے اور اگر قسم کھائی کہ دروازہ سے نہیں جائے گا تو زینہ لگا کر دیوار سے اترنے سے قسم نہیں ٹوٹی۔ یونہی اگر کسی جانب سے دیوار ٹوٹ گئی ہے وہاں سے مکان کے اندر گیا جب بھی قسم نہیں ٹوٹی۔ ہاں اگر دروازہ جانے کے لئے دیوار توڑی گئی اس میں سے گیا تو ٹوٹ گئی۔ اگر یوں قسم کھائی کہ اس دروازے سے نہ جائے گا تو جو دروازہ بعد میں بنایا یا پہلے ہی سے کوئی دوسرا دروازہ تھا اس سے گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (درمختار، ہندیہ)

مسئلہ نمبر ۱۰..... قسم کھائی کہ مکان میں نہ جائے گا اور اس کی چوکھٹ پر کھڑا ہوا اگر وہ چوکھٹ اس طرح ہے کہ دروازہ بند کرنے پر مکان سے باہر ہو جیسا عموماً مکان کے بیرونی دروازے ہوتے ہیں تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر دروازہ بند کرنے سے چوکھٹ اندر رہے تو قسم ٹوٹ گئی۔ غرض یہ کہ مکان میں جانے کے یہ معنی ہیں کہ اتنی جگہ پہنچ جائے کہ دروازہ بند کرنے کے بعد وہ جگہ اندر رہے۔ (درمختار، ہندیہ)

مسئلہ نمبر ۱۱..... ایک قدم مکان کے اندر رکھا اور دوسرا باہر ہے یا چوکھٹ پر ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اگر چہ اندر کا حصہ بڑا ہو۔ یونہی اگر قدم باہر ہوں اور سر اندر یا ہاتھ بڑھا کر کوئی چیز مکان میں سے اٹھائی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲..... صورت مذکورہ میں اگر چت یا پیٹ یا کروٹ سے لیٹ کر مکان میں گیا اور اگر اکثر حصہ جسم کا اندر رہے تو قسم ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳..... قسم کھائی تھی کہ مکان میں نہیں جائے گا اور وہ ڈرتا ہوا آ رہا تھا اور دروازہ پہنچ کر پھسلا اور مکان کے اندر جا پڑا یا آندھی کے دھکے سے بے اختیار مکان میں جا پڑا یا کوئی شخص زبردستی پکڑ کر مکان کے اندر لے گیا تو ان سب صورتوں میں قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اس کے حکم سے کوئی شخص اسے اٹھا کر مکان میں لایا یا سواری پر آیا تو ٹوٹ گئی۔ (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴..... مگر پہلی صورت میں کہ بغیر اختیار جا پڑا ہوا ہے اس سے قسم بھی اس کے ذمہ باقی ہے یعنی اگر مکان سے نکل کر پھر خود جائے تو قسم ٹوٹ جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵..... قسم کھائی کہ اس مکان میں داخل نہ ہوگا اور قسم کے وقت وہ اس مکان کے اندر ہے تو جب تک مکان کے اندر ہے قسم نہیں ٹوٹی، مکان سے باہر آنے کے بعد پھر جائے گا تو ٹوٹ جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶..... اگر قسم کھائی کہ اس گھر سے باہر نہ نکلے گا اور چوکھٹ پر کھڑا ہوا اگر چوکھٹ دروازے سے باہر ہے تو قسم ٹوٹ گئی اور اندر ہے تو نہیں۔ یونہی اگر ایک پاؤں باہر ہے دوسرا اندر تو نہیں ٹوٹی یا۔ مکان کے اندر درخت ہے اس پر چڑھا اور جس شاخ پر ہے وہ شاخ مکان سے باہر ہے جب بھی قسم نہیں ٹوٹی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷..... ایک شخص نے دوسرے سے کہا خدا کی قسم تیرے گھر آج کوئی نہیں آئے گا تو گھر والوں کے سوا اگر دوسرا کوئی آ گیا یا یہ قسم کھانے والا خود اس کے یہاں گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸..... قسم کھائی کہ تیرے گھر میں قدم نہیں رکھوں گا اس سے مراد گھر میں داخل ہونا ہے نہ کہ صرف قدم رکھنا لہٰذا اگر سواری پر مکان کے اندر گیا یا جوتے پہنے ہوئے جب بھی قسم ٹوٹ گئی اور اگر دروازہ کے باہر لیٹ کر صرف پاؤں مکان کے اندر کر دیے تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۹..... قسم کھائی کہ مسجد سے نہ نکلے گا اگر خود نکلا یا اس نے کسی کو حکم دیا وہ اسے اٹھا کر مسجد سے باہر لایا قسم ٹوٹ گئی اور اگر زبردستی کسی نے مسجد سے کھینچ کر باہر کر دیا تو نہیں ٹوٹی مگر چہ دل میں ثنا لئے پر خوشی ہو زبردستی کے معنی یہاں صرف جانتے ہیں کہ نکلنا اپنے اختیار سے نہ ہو یعنی کوئی ہاتھ پکڑ کر یا اٹھا کر باہر کر دے اگر چہ یہ نہ چاہتا تھا وہ باہر نہ کر سکتا ہو اور اگر اس نے ذرا سمجھ دی اور ڈر کر یہ خود نکل گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر زبردستی نکالنے کے بعد پھر مسجد میں گیا اور اپنے آپ باہر ہوا تو قسم نہ ٹوٹی اور مکان سے نہ نکلنے کی قسم کھائی جب بھی یہی احکام ہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰..... قسم کھائی کہ میری ماں عورت شخص کی شادی میں نہیں جائے گی اور وہ عورت اس کے یہاں شادی سے قبل گئی تھی

اور شادی میں بھی رہی تو قسم ہٹوٹی کہ شادی میں جانا نہ ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱..... قسم کھائی کہ تمہارے پاس آؤں گا تو اس کے مکان یا اس کی دکان پر جانا ضروری ہے تو وہ ملاقات ہوئی نہ ہو اس کی مسجد میں جانا کافی نہیں اور اگر اس کے مکان یا دوکان پر نہ گیا یہاں تک کہ ان میں سے ایک مر گیا تو اس کی زندگی کے آخری وقت میں قسم ٹوٹ گئی کہ اب اس کے پاس آنا نہیں ہو سکتا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۲..... قسم کھائی کہ میں تمہارے پاس کل آؤں گا اگر آنے پر قادر ہوا تو اس سے مراد یہ ہے کہ بیمار نہ ہو یا کوئی مانع مثلاً جنون یا نسیان یا بادشاہ کی ممانعت وغیرہ پیش نہ آئے تو آؤں گا ابتدا اگر یا بعد نہ آیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۳..... عورت سے کہا اگر میری اجازت کے بغیر گھر سے نکلی تو تجھے طلاق ہے تو ہر بار نکلنے کے لئے اجازت کی ضرورت ہے اور اجازت یوں ہوئی کہ عورت سے سنے اور سمجھے اگر اس نے اجازت دی مگر عورت نے نہیں سنا اور چلی گئی تو طلاق ہوگئی۔ یونہی اگر اس نے ایسی زبان میں اجازت دی کہ عورت اس کو سمجھتی نہیں مثلاً عربی یا فارسی میں کہا اور عورت عربی یا فارسی نہیں جانتی تو طلاق ہوگئی۔ یونہی اگر اجازت دی مگر کسی قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اجازت مراد نہیں ہے تو اجازت نہیں۔ مثلاً غصہ میں بھرے کے لئے کہا جاتا تو اجازت نہیں یا کہا جائے، مگر گئی تو خفا تھا یا بھلا نہ کرے گا تو یا اجازت نہیں یا جانے کے لئے کمزری ہوئی اس نے لوگوں سے کہا چھوڑ دے جانے دو تو اجازت نہ ہوئی اور اگر دروازہ پر تھا بولا اس نے کہا خفا کو نکلوا دیے، اگر دروازہ سے نکلے بغیر نہیں دے سکتی تو نکلنے کی اجازت ہے ورنہ نہیں اور اگر کسی رشتہ دار کے ہاں جانے کی اجازت دی مگر اس وقت نہ گئی دوسرے وقت گئی تو طلاق ہوگئی اور اگر ماں کے یہاں جانے کے لئے اجازت دی اور بھائی کے یہاں چلی گئی تو طلاق نہ ہوئی اور اگر عورت سے کہا کہ اگر میری خوشی کے بغیر نکلی تو تجھ کو طلاق ہے تو اس میں سننے اور سمجھنے کی ضرورت نہیں اور کہا بغیر میرے جانے ہوئے گئی تو طلاق ہے پھر عورت نکلی اور شوہر نے نکلتے دیکھا یا اجازت دی مگر اس وقت نہ گئی بعد میں گئی تو طلاق نہ ہوئی۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۴..... اس کے مکان میں کوئی رہتا ہے اس سے کہا خدا کی قسم تو بغیر میری اجازت کے گھر سے نہیں نکلے گا تو باہر نکلے کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں۔ پہلی بار اجازت لے لی قسم پوری ہوگئی ہر بار اجازت لینا ضروری کے لئے درکار ہے اور زوجہ بھی اگر ایک بار اجازت عام دے دی کہ میں تجھے اجازت دیتا ہوں جب بھی تو جائے تو یہ اجازت ہر بار کے لئے کافی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۵..... قسم کھائی کہ بغیر اجازت زید میں نہیں نکلوں گا اور زید مر گیا تو قسم باقی رہی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶..... عورت سے کہا کہ خدا کی قسم تو بغیر میری اجازت کے نہیں نکلے گی تو ہر بار اجازت کی ضرورت اسی وقت تک ہے کہ عورت اس کے نکاح میں ہے نکاح جاتا رہنے کے بعد اب اجازت کی ضرورت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۷..... اگر میری اجازت کے بغیر نکلی تو تجھے طلاق ہے اور عورت بغیر اجازت نکلی تو ایک طلاق ہوگئی پھر اب اجازت لینے کی ضرورت نہیں رہی کہ قسم پوری ہوگئی لہٰذا اگر دوبارہ نکلی تو اب پھر طلاق نہ پڑے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸..... قسم کھائی کہ جنازہ کے سوا کسی کام کے لئے گھر سے نہ نکلوں گا اور جنازہ کے لئے نکلا چاہے جنازہ کے ساتھ گیا یا نہ گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ گھر سے نکلنے کے بعد اور کام بھی کیے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۹..... قسم کھائی کہ فلاں محلہ میں نہ جائے گا اور ایسے مکان میں گیا جس میں دو دروازے ہیں ایک دروازہ اس محلہ میں ہے جس کی نسبت قسم کھائی اور دوسرا دوسرے محلہ میں تو قسم ٹوٹ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰..... قسم کھائی کہ لکھنؤ نہیں جاؤں گا تو لکھنؤ کے ضلع میں جو قصبات یا گاؤں ہیں ان میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی۔ یونہی اگر قسم کھائی کہ فلاں گاؤں میں نہ جاؤں گا تو آبادی میں جانے سے قسم ٹوٹے گی اس گاؤں کے متعلق جو اراضی بستی سے باہر ہے وہاں جانے سے قسم نہیں

ٹونی ہو اگر کسی ملک کی نسبت قسم کھائی مثلاً پنجاب، بنگال، اودھ، راجپوتانہ وغیرہ تو گاؤں میں جانے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۱..... قسم کھائی کہ دلی نہیں جاؤں گا اور پنجاب کے ارادے سے گھر سے نکلا اور دلی راستہ میں پڑتی ہے اگر اپنے شہر سے نکلتے وقت یہ نیت تھی کہ دلی ہوتا ہوا پنجاب جاؤں گا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر یہ نیت تھی کہ دلی نہ جاؤں گا مگر ایسی جگہ پہنچ کر دلی ہو کر جانے کا ارادہ ہوا کہ وہاں سے ہوائی جہاز شروع ہوتا ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم میں یہ نیت تھی کہ خاص دلی نہ جاؤں گا اور پنجاب جانے کے لئے نکلا اور دلی ہو کر جانے کا ارادہ کیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۲..... قسم کھائی کہ فلاں کے گھر نہیں جاؤں گا جس گھر میں وہ رہتا ہے اس میں جانے سے قسم ٹوٹ گئی اگرچہ وہ مکان اس کا نہ ہو بلکہ کرایہ پر حاصل کیا ہو۔ یونہی جو مکان اس کی ملک میں ہو اگرچہ اس میں رہتا نہ ہو اس میں جانے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۳..... قسم کھائی کہ فلاں کی دکان میں نہیں جاؤں گا اگر اس شخص کی دو دکانیں ہیں ایک میں وہ خود بیٹھتا ہے اور ایک کرایہ پر دیدی ہے جو کرایہ والی میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اگر ایک دکان ہے جس میں وہ بیٹھتا بھی نہیں ہے تو اب اس میں جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی کہ اس صورت میں دکان سے مراد حکومت کی جگہ نہیں بلکہ وہ چیز اس کی ملک میں ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۴..... قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائے گا اور ایسے مکان میں گیا جو زید اور دوسرے کی شرکت میں ہے اگر زید اس مکان میں رہتا ہے تو قسم ٹوٹ گئی اور نہ رہتا ہو تو نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۵..... ایک شخص کسی مکان میں بیٹھا ہوا ہے اور قسم کھائی کہ اس مکان میں اب نہیں آؤں گا تو اس مکان کے اندر کسی حصہ میں داخل ہونے سے قسم ٹوٹ جائے گی خاص وہی دالان جس میں بیٹھا ہوا ہے مراد نہیں اگرچہ وہ کہے کہ میری مراد یہ دالان تھی یا ں اگر دالان کہا کر کہا تو خاص وہی کمرہ مراد ہوگا جس میں وہ بیٹھا ہوا ہے۔ (اگر، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۶..... قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائے گا اور زید کے دو مکان ہیں ایک میں وہ رہتا ہے اور دوسرا گودام ہے یعنی اس میں تجارت کا سامان رکھتا ہے خود زید کی اس میں سکونت نہیں تو اس دوسرے مکان میں جانے سے قسم نہ ٹوٹے گی ہاں اگر کسی قرینہ سے یہ بات معلوم ہو کہ یہ دوسرا مکان بھی مراد ہے تو اس میں داخل ہونے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۷..... قسم کھائی کہ زید کے گھر پر ہے ہوئے۔ مکان میں نہیں جائے گا اور زید نے ایک۔ مکان زید اپنے اس سے قسم کھانے والے نے زید لیا تو۔ اس میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور اگر زید نے زید کرایا اس کو بہ کر دیا تو جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ (خانیہ، بحر)

مسئلہ نمبر ۳۸..... قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائے گا اور زید نے آدھا مکان بیچ ڈالا تو اگر اب تک اس مکان میں رہتا ہے تو جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور نہیں تو نہیں۔ اور اگر قسم کھائی کہ اپنی زوجہ کے مکان میں نہیں جاؤں گا اور عورت نے مکان بیچ ڈالا اور خریدار سے شوہر نے وہ مکان کرایہ پر لیا اگر قسم کھانا عورت کی وجہ سے تھا تو اب جانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اس مکان کی ناپسندی کی وجہ سے تھا تو ٹوٹ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۹..... قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائے گا اور زید نے لوگوں کو کھانا کھلانے کے لئے کسی سے۔ مکان مار بتایا تو اس میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی ہاں اگر مالک۔ مکان نے اپنا کل۔ سامان وہاں سے نکال لیا اور زید اسباب سکونت اس۔ مکان میں لے گیا تو قسم ٹوٹ جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۰..... قسم کھائی کہ زید کے مکان میں نہیں جائے گا اور زید کا خود کوئی۔ مکان نہیں ہے بلکہ زید اپنی زوجہ کے۔ مکان میں رہتا ہے تو اس۔ مکان میں جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر زید کا خود بھی کوئی۔ مکان ہے تو عورت کے۔ مکان میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹی۔ یونہی اگر قسم

کھانی کہ فلاں عورت کے۔ کان میں نہیں جائے گا اور عورت کا شوہر کوئی۔ کان نہیں ہے بلکہ شوہر کے۔ کان میں رہتی ہے تو اس۔ کان میں جانے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور شوہر عورت کا بھی۔ کان ہے تو شوہر والے کان میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۱..... قسم کھانی کہ حمام میں نہانے کے لئے نہیں جائے گا تو اگر مالک حمام سے ملاقات کرنے کے لئے گیا پھر نہا بھی لیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (ثانیہ)

مسئلہ نمبر ۴۲..... قسم کھانی کہ میں فلاں شخص کو اس۔ کان میں آنے سے روکوں گا وہ شخص اس۔ کان میں جانا چاہتا تھا اس نے روک دیا قسم پوری ہوگئی اور اب اگر پھر کبھی اس کو جاتے ہوئے دیکھا اور منع نہ کیا تو اس پر کفارہ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۳..... قسم کھانی کہ فلاں کو اس گھر میں نہیں آنے دوں گا اگر وہ۔ کان قسم کھانے والے کی ملک میں نہیں ہے تو زبان سے منع کرنا کافی ہے اور ملک ہے تو زبان سے اور ہاتھ پاؤں سے منع کرنا ضروری ہے ورنہ قسم ٹوٹ جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۴..... زید دشمن ہے اس زید نے قسم کھانی کہ عمرو کے۔ کان میں نہیں جائے گا عمرو کے ذمے ہے اور نیچے یا جس۔ کان میں تڑپ ہے اگر زید گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۵..... قسم کھانی کہ اس خیمہ میں نہ جائے گا اور وہ خیمہ کسی جگہ نصب کیا ہوا ہے اب وہاں سے اکھاڑ کر دوسری جگہ گاڑا گیا اور اس کے اندر گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ یونہی کنوئی کا زینہ یا منبر ایک جگہ سے اکھاڑ کر دوسری جگہ قائم کیا گیا تو اب بھی وہی قرار پائے گا یعنی جس نے اس پر نہ چڑھنے کی قسم کھائی ہے اب چڑھا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۶..... زید نے قسم کھائی کہ میں عمرو کے پاس نہ جاؤں گا اور عمرو نے بھی قسم کھائی کہ میں زید کے پاس نہ جاؤں گا اور دونوں۔ کان میں ایک ساتھ گئے تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم کھائی کہ میں اس کے پاس نہ جاؤں گا اس کے مرنے کے بعد گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۷..... قسم کھائی کہ جب تک زید اس۔ کان میں ہے اس۔ کان میں نہ جاؤں گا اور زید اپنے بال بچوں کو لے کر اس۔ کان سے چلا گیا پھر اس۔ کان میں آ گیا تو اب اس میں جانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۸..... قسم کھائی کہ فلاں کے۔ کان میں نہیں جائے گا اور اس کے محلہ میں آ گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴۹..... قسم کھائی کہ اس گلی میں نہ آئے گا اور اس گلی کے کسی۔ کان میں گیا مگر اس گلی سے نہیں بلکہ چھت پر چڑھ کر یا کسی اور راستہ سے تو قسم نہیں ٹوٹی بشرطیکہ اس۔ کان سے نکلنے میں بھی گلی میں نہ آئے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۰..... قسم کھائی کہ فلاں کے۔ کان میں نہیں جائے گا اور مالک۔ کان کے مرنے کے بعد گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۱..... قسم کھائی کہ فلاں۔ کان میں یا فلاں محلہ یا کوچہ میں نہیں رہے گا اور اس۔ کان یا محلہ میں فی الحال رہتا ہے اور اب خود اس۔ کان یا محلہ سے چلا گیا یا بال بچوں اور سامان کو وہیں چھوڑا تو قسم ٹوٹ گئی یعنی قسم اس وقت پوری ہوگئی کہ خود بھی چلا جائے اور بال بچوں کو بھی لے جائے اور خانہ داری کے۔ سامان اس قدر لے جائے جو سکونت کے لئے ضروری ہیں اور اگر قسم کے وقت اس میں سکونت نہ ہو تو جب خود بال بچے اور خانہ داری کے ضروری۔ سامان کو لے کر اس۔ کان میں جائے گا قسم ٹوٹ جائے گی۔ مگر یہ اس وقت ہے کہ قسم عربی زبان میں ہو کیونکہ عربی میں اگر خود اس۔ کان سے چلا گیا اور بال بچے یا۔ سامان خانہ داری بھی وہیں ہیں تو وہ۔ کان اس کی سکونت کا قرار پائے گا اگر چہ اس میں رہنا چھوڑ دیا ہو اور جس۔ کان میں تنہا جا کر رہتا ہے وہ سکونت کا۔ کان نہیں اور فارسی یا اردو میں اگر خود اس۔ کان کو چھوڑ دیا تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ اس۔ کان میں رہتا ہے اگر چہ بال بچے وہاں رہتے ہوں یا خانہ داری کا کل سامان اس میں موجود ہو اور جس۔ کان میں چلا گیا اس۔ کان میں اس کا رہنا قرار دیا جاتا ہے اگر چہ یہاں نہ بال بچے ہوں نہ سامان اور قسم میں اعتبار وہاں کی بول چال کا ہے لہٰذا عربی کا وہ حکم ہے اور فارسی اردو کا یہ۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۵۲..... قسم کھائی کہ اس مکان میں نہیں رہے گا اور قسم کے وقت اسی مکان میں سکونت ہے تو اگر سکونت میں دوسرے کا نابالغ بیٹا یا بالغ لڑکا کہ باپ کے مکان میں رہتا ہے یا عورت کو شوہر کے مکان میں رہتی ہے اور قسم کھانے کے بعد خود اخود اس مکان سے چلا گیا اور بال بچوں کو اور سامان کو وہیں چھوڑا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۳..... قسم کھائی کہ اس مکان میں نہیں رہے گا اور نکلنا چاہتا تھا مگر دروازہ بند ہے کسی طرح کھول نہیں سکتا یا کسی نے اسے مقید کر لیا کہ نکل نہیں سکتا تو قسم نہیں ٹوٹی بیہوشی کی صورت میں اس کی ضرورت نہیں کہ دیوار توڑ کر باہر نکلے یعنی اگر دروازہ بند ہے اور دیوار توڑ نکل سکتا ہے اور توڑ کر نہ نکلا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یونہی اگر قسم کھانے والی عورت ہے اور رات کا وقت ہے تو رات میں رہ جانے سے قسم نہ ٹوٹے گی اور مرد نے قسم کھائی اور رات کا وقت ہے تو جب تک چور وغیرہ کا ڈر نہ ہو نہ ٹوٹے۔

مسئلہ نمبر ۵۴..... قسم کھائی کہ اس مکان میں نہ رہے گا اگر دوسرے مکان کی تلاش میں ہے تو۔ مکان نہ چھوڑنے کی وجہ سے قسم نہیں ٹوٹی اگر چند دن گزر جائیں بشرطیکہ مکان کی تلاش میں پوری کوشش کرتا ہے۔ یونہی اگر اسی وقت سے سامان اٹھوانا شروع کر دیا مگر سامان زیادہ ہونے کے سبب کئی دن گزر گئے یا سامان کے لئے مزدور تلاش کیا اور نہ ملا سامان خود اٹھو کر لے گیا اس میں دیر ہوئی اور مزدور کرتا تو جلد اٹھو جاتا اور مزدور کرنے پر قدرت بھی رکھتا ہے تو ان سب صورتوں میں دیر ہو جانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اردہ میں قسم ہے تو اس کا۔ مکان سے نکل جانا اس نیت سے کہ اب اس میں رہنے کو نہ آؤں گا قسم سچی ہونے کے لئے کافی ہے اگر سامان وغیرہ لے جانے میں کچھ ہی دیر ہو اور کسی وجہ سے دیر ہو۔ (درمختار، ظہیریہ)

مسئلہ نمبر ۵۵..... قسم کھائی کہ اس شہر یا گاؤں میں نہیں رہے گا اور خود وہاں سے فوراً چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ بال بچے اور کل سامان وہیں چھوڑ گیا ہو پھر جب کبھی وہاں رہنے کے ارادہ سے آئے گا تو قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر کسی سے ملنے کو یا بال بچوں اور کل سامان لینے کو وہاں آئے گا تو اگر چند دن ٹھہر جائے قسم نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۶..... قسم کھائی کہ میں پورے سال اس گاؤں میں نہ رہوں گا یا اس۔ مکان میں اس مہینے بھر سکونت نہ کروں گا اور سال یا مہینے میں ایک دن باقی تھا کہ وہاں سے چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۷..... قسم کھائی کہ فلاں شہر میں نہیں رہے گا اور سفر کر کے وہاں پہنچا اگر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لی قسم ٹوٹ گئی اور اس سے کم نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵۸..... قسم کھائی کہ فلاں کے ساتھ اس۔ مکان میں نہیں رہے گا اور اس۔ مکان کے ایک حصہ میں وہ رہا اور دوسرے میں یہ تو قسم ٹوٹ گئی اگرچہ دیوار اٹھوا کر اس۔ مکان کے دو حصے جدا جدا کر دیئے گئے اور ہر ایک نے اپنی اپنی آمد و رفت کا دروازہ علیحدہ علیحدہ کھول لیا اور اگر قسم کھانے والا اس۔ مکان میں رہتا تھا وہ شخص زید دنی اس۔ مکان میں رہنے لگا اگر یہ فوراً اس۔ مکان سے نکل گیا تو قسم نہیں ٹوٹی ورنہ ٹوٹ جائے گی اگرچہ اس کا اس۔ مکان میں رہنا اسے معلوم نہ ہو اور اگر۔ مکان کو معین نہ کیا مثلاً فلاں کے ساتھ کہی۔ مکان میں یا ایک۔ مکان میں نہ رہے گا اور ایک ہی۔ مکان کی تقسیم کر کے دونوں وہ مختلف حصوں میں ہوں تو قسم نہیں ٹوٹی جبکہ بیچ میں دیوار قائم کر دی گئی ہو۔ مکان بہت بڑا ہو کہ ایک محلہ کے برابر ہو۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵۹..... قسم کھائی کہ فلاں کے ساتھ نہیں رہے گا پھر یہ قسم کھانے والا سفر کر کے اس۔ مکان پر جا کر اترا اگر پندرہ دن ٹھہرے گا تو قسم ٹوٹ جائے گی ورنہ نہیں۔ (ظہیریہ)

مسئلہ نمبر ۶۰..... قسم کھائی کہ اس کے ساتھ فلاں شہر میں نہ رہے گا تو اس کا یہ مطلب ہے کہ اس شہر کے ایک۔ مکان میں دونوں نہ رہیں گے قبذا دونوں اگر اس شہر کے دو۔ مکانوں میں رہیں تو قسم نہیں ٹوٹی ہاں اگر اس قسم سے اس کی یہ نیت ہو کہ دونوں اس شہر میں مطلقاً نہ رہیں گے تو

اگر چہ دونوں دو مکانوں میں ہوں قسم ٹوٹ گئی یہی حکم گاؤں میں ایک ساتھ نہ رہنے کی قسم کا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۱..... قسم کھائی کہ فلاں کے ساتھ ایک مکان میں نہ رہے گا اور دونوں بازار میں ایک دوکان پر بیٹھ کر کام کرتے یا تجارت کرتے ہیں تو قسم نہیں ٹوٹی ہاں اگر اس میں نیت یہ بھی ہو کہ دونوں ایک دوکان میں کام کریں گے یا قسم کے پہلے کوئی ایسا کلام ہوا ہے جس سے یہ سمجھا جاتا ہو یا دکان ہی میں رہنے کو بھی رجحے ہیں تو قسم ٹوٹ جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۲..... قسم کھائی کہ فلاں کے مکان میں نہ رہے گا اور مکان کو معین نہ کیا کہ یہ مکان اور اس شخص نے اس کے قسم کھانے کے بعد اپنا مکان بیچ ڈالا تو اب اس میں رہنے سے قسم ٹوٹ گئی اور اگر اس قسم کے بعد اس نے مکان خریدا اور جدید مکان میں قسم کھانے والا رہا تو ٹوٹ گئی اور اگر وہ مکان اس شخص کا متبانیں ہے بلکہ دوسرے کا بھی اس میں حصہ ہے تو اس میں رہنے سے نہیں ٹوٹے گی اور اگر قسم میں مکان کو معین کر دیا تھا کہ فلاں کے اس مکان میں نہ رہوں گا اور نیت یہ ہے کہ اس مکان میں نہ رہوں گا اگر چہ کسی کا ہو تو اگر چہ بیچ ڈالا اس میں رہنے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ اور اگر یہ نیت ہو کہ چونکہ یہ فلاں کا ہے اس وجہ سے نہ رہوں گا یا کچھ نیت نہ ہو تو بیچنے کے بعد رہنے سے نہ ٹوٹی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۳..... قسم کھائی کہ زید جو مکان خریدے گا اس میں نہ رہوں گا اور زید نے ایک مکان عمرو کے لئے خریدا قسم کھانے والا اس مکان میں رہے گا تو قسم ٹوٹ جائے گی ہاں اگر وہ کہے کہ مرا مقصد یہ تھا کہ زید جو مکان اپنے لئے خریدے میں اس میں نہ رہوں گا اور یہ مکان تو عمرو کے لئے خریدا ہے تو اس کا قول مان لیا جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۴..... قسم کھائی کہ سوار ہوگا تو جس جانور پر وہاں کے لوگ سوار ہوتے ہیں اس پر سوار ہونے سے قسم ٹوٹ گئی فقہا اگر آدمی کی پیٹھ پر سوار ہوا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یونہی گائے، بیل، بھینس، کی پیٹھ پر سوار ہونے سے قسم ٹوٹ گئی۔ یونہی اگر گدھے اور اونٹ پر سوار ہونے سے قسم ٹوٹ گئی کہ ہندوستان میں لوگ ان پر سوار نہیں ہوا کرتے ہاں اگر قسم کھانے والا ان لوگوں میں سے ہو جو ان پر سوار ہوتے ہیں جیسے گدھے والے یا اونٹ والے کہ یہ سوار ہوا کرتے ہیں تو قسم ٹوٹ جائے گی۔ اور گھوڑے باقی پر سوار ہونے سے قسم ٹوٹ جائے گی کہ یہ جانور یہاں لوگوں کی سواری کے ہیں۔ یونہی اگر قسم کھانے والا ان لوگوں میں تو نہیں ہے جو گدھے اونٹ پر سوار ہوتے ہیں مگر قسم وہاں کھائی جہاں لوگ ان پر سوار ہوتے ہیں مثلاً ملک عرب شریف کے سفر میں ہے گدھے اور اونٹ پر سوار ہونے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔ (ہدایہ، درمختار وغیرہما)

مسئلہ نمبر ۶۵..... قسم کھائی کسی سواری پر سوار نہ ہوگا تو گھوڑا، خچر، باقی، پاکی، ڈولی، بہلی، ریل، یکہ، ناؤ، شکرم وغیرہا پر سوار ہونے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۶..... قسم کھائی کہ گھوڑے پر سوار نہ ہوگا تو زین لیا جامہ رکھ کر سوار ہوا یا ننگی پیٹھ پر بہر حال قسم ٹوٹ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۷..... قسم کھائی کہ اس زین پر سوار نہ ہوگا پھر اس میں کچھ کمی بیشی کی جب بھی اس پر سوار ہونے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶۸..... قسم کھائی کہ کسی جانور پر سوار نہ ہوگا تو آدمی پر سوار ہونے سے قسم نہ ٹوٹے گی کہ عرف میں آدمی کو جانور نہیں کہتے۔ (ع)

مسئلہ نمبر ۶۹..... قسم کھائی کہ عربی گھوڑے پر سوار نہ ہوگا تو اور گھوڑوں پر سوار ہونے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۰..... قسم کھائی کہ گھوڑے پر سوار نہ ہوگا پھر زید جبراً کسی نے سوار کر دیا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اس نے زید جبراً کی اور اس کے مجبور کرنے سے خود سوار ہوا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۷۱..... جانور پر سوار ہوا اور قسم کھائی کہ سوار نہ ہوگا تو فوراً اتر جائے ورنہ قسم ٹوٹ جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۲..... قسم کھائی کہ زید کے اس گھوڑے پر سوار نہ ہوگا پھر زید نے اس کو بیچ ڈالا تو اب اس پر سوار ہونے سے قسم ٹوٹ گئی۔ یونہی اگر قسم کھائی کہ زید کے گھوڑے پر سوار نہ ہوگا اور اس گھوڑے پر سوار ہوا جو زید عمرو میں مشترک ہے تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۳..... قسم کھائی کہ غلاں کے گھوڑے پر سوار نہ ہوگا اور اس کے غلام کے گھوڑے پر سوار ہوا اگر قسم کے وقت یہ نیت تھی کہ غلام کے گھوڑے پر بھی سوار نہ ہوگا اور غلام پر اتنا دین نہیں جو مستغرق ہو تو قسم ٹوٹ گئی خواہ غلام بالکل دین نہ ہو یا ہے مگر مستغرق نہیں اور نیت نہ ہو تو قسم نہیں ٹوٹی اور دین مستغرق ہو تو قسم نہیں ٹوٹی اگر چہ نیت ہو۔ (درمختار)

کھانے پینے کی قسم کا بیان

جو چیز ایسی ہو کہ بیا کر حلق سے اتاری جاتی ہے اس کے حلق سے اتارنے کو کھانا کہتے ہیں اگر چہ اس نے بغیر چبائے اتاری اور پکی چیز بھی ہوئی کہ حلق سے اتارنے کو بیا کہتے ہیں مگر صرف اتنی ہی بات پر اقتصار نہ کرنا چاہئے بلکہ عادات کا مد نظر رکھنا چاہئے مثلاً کوئی کہتا ہے کہ قسم کھاتا ہوں کہ آج کچھ نہ کھاؤں گا تو اس کے لئے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ کچھ نہ کھائے اور اگر کہتا ہے کہ قسم کھاتا ہوں کہ آج کھانا

گئی۔خود درخت کھانے کی چیز نہیں اس سے مراد اس کا پھل کھانا ہے۔یونہی پھل کو نچوڑ کر جوس نکالا وہ کھایا جب بھی قسم ٹوٹ گئی اور اگر پھل کو نچوڑ کر اس کی کوئی چیز بنائی گئی ہو جیسے انگور سے سرکہ بناتے ہیں تو اس کے کھانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اگر صورت مذکورہ میں تلف کر کے کسی نے اس درخت کا کچھ حصہ پھال وغیرہ کھایا تو قسم نہیں ٹوٹی اگر چہ یہ نیت بھی ہو کہ درخت کا کوئی برتن نہ کھاؤں گا اور اگر وہ درخت ایسا ہو جس میں پھل ہوتا ہی نہ ہو یا ہوتا ہے مگر کھایا نہ ہو تو اس کی قیمت سے کوئی چیز خرید کر کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی کہ اس کے کھانے سے مراد اس کی قیمت سے کوئی چیز خرید کر کھانا ہے۔ (درمختار، خزانۃ المفتین)

مسئلہ نمبر ۹..... قسم کھائی کہ اس آم کے درخت کی کیری نہ کھاؤں گا اور پکے ہوئے کھائے یا قسم کھائی کہ اس درخت کے انگور نہ کھاؤں گا اور منقی کھائے یا دودھ نہ کھاؤں گا اور دہی کھایا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (عامہ کتب)

مسئلہ نمبر ۱۰..... قسم کھائی کہ اس بکری یا گائے سے کچھ نہ کھائے گا تو اس کا دودھ، دہی، مکھن یا گھی کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور گوشت کھانے سے ٹوٹ جائے گی۔ (خزانۃ المفتین)

مسئلہ نمبر ۱۱..... قسم کھائی کہ یہ انا نہیں کھائے گا اور اس کی روٹی پکا اور کوئی بنی ہوئی چیز کھائی تو قسم ٹوٹ گئی اور خود آٹا ہی پھانک لیا تو نہیں۔ (خزانۃ المفتین)

مسئلہ نمبر ۱۲..... قسم کھائی کہ روٹی نہیں کھائے گا تو اس جگہ جس چیز کی روٹی لوگ کھاتے ہیں اس کی روٹی سے قسم ٹوٹے گی مثلاً ہندوستان میں گیہوں، جو، جوار، باجرہ، مکئی کی روٹی پکائی جاتی ہے تو چاول کی روٹی سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور جہاں لوگ چاول کی روٹی کھاتے ہیں وہاں کے کسی شخص نے قسم کھائی تو چاول کی روٹی کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳..... قسم کھائی کہ پیسر کر نہیں کھائے گا اور چٹنی یا کھچڑی کھائی جس میں وہ سرکہ پڑا ہوا تھا تو قسم نہیں ٹوٹی یا قسم کھائی کہ اس انڈے سے نہیں کھائے گا اور اس میں سے بچہ نکلا اور اسے کھایا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴..... قسم کھائی کہ اس درخت سے کچھ نہ کھائے گا اور اس کی قلم پکائی تو اس قلم کے پھل کھانے سے قسم نہیں ٹوٹی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵..... قسم کھائی کہ اس بچھیا کا گوشت نہیں کھائے گا پھر جب وہ جوان ہو گئی اس وقت اس کا گوشت کھایا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶..... قسم کھائی کہ گوشت نہیں کھائے گا تو مچھلی کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور ہرن، نیل گائے، بھینس، بھیڑ، بکری اور پرندوغیرہ جن کا گوشت کھایا جاتا ہے اگر ان کا گوشت کھایا تو قسم ٹوٹ جائے گی۔ خواہ شوربا ہو یا بھنا ہوا کوفتہ یا کچا گوشت یا صرف شوربا کھایا تو نہیں ٹوٹی۔ یونہی بٹیر، تیتر، کبوتر، مرغی، گردہ، اوجھڑی، زنبور کی پیلی کے کھانے سے بھی نہیں ٹوٹے گی کہ ان چیزوں کو عرف میں گوشت نہیں کہتے اور اگر کسی جگہ ان چیزوں کا بھی گوشت میں شمار ہو تو وہاں ان کے کھانے سے بھی ٹوٹ جائے گی۔ (درمختار، خزانۃ المفتین)

مسئلہ نمبر ۱۷..... قسم کھائی کہ بیل کا گوشت نہیں کھائے گا تو گائے کے گوشت سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔اور گائے کے گوشت نہ کھانے کی قسم کھائی تو بیل کا گوشت کھانے سے ٹوٹ جائے گی بیل کے گوشت کو بھی لوگ گائے کا گوشت کہتے ہیں اور بھینس کے گوشت سے نہیں ٹوٹے گی اور بھینس کے گوشت کی قسم کھائی تو گائے بیل کے گوشت سے نہیں ٹوٹے گی اور بڑا گوشت کہا تو ان سب کو شامل ہے اور بکری کا گوشت کہا تو بکرے کے گوشت سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی دونوں کو بکری کا گوشت کہتے ہیں۔یونہی بھیڑ کا گوشت کہا تو مینڈھے کا بھی شامل ہے اور دنبہ ان میں داخل نہیں اگر چہ دنبہ اسی کی ایک قسم ہے اور چھوٹا گوشت ان سب میں شامل ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۸..... قسم کھائی کہ چربی نہیں کھائے گا تو پیٹ میں اور آنتوں میں جو چربی لپٹی رہتی ہے اس کے کھانے سے قسم ٹوٹ گئی

پیٹھ کی چربی جو گوشت کے ساتھ ملی ہوتی ہے اس کے کھانے سے یا دنبہ کی چکلی کھانے سے نہیں ٹوٹے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۹..... قسم کھائی کہ گوشت نہیں کھائے گا اور کسی خاص گوشت کی نیت ہے تو اس کے سوا دوسرا گوشت کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی یونہی قسم کھائی کہ کھانا نہیں کھائے گا اور خاص کھانا مراد لیا تو دوسرا کھانا کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰..... قسم کھائی کہ تل نہیں کھائے گا تو تل کے تیل کھانے سے قسم نہیں ٹوٹی اور گیہوں نہ کھانے کی قسم کھائی تو پسے ہوئے گیہوں کھانے سے ٹوٹ جائے گی اور گیہوں کی روٹی یا آٹا یا ستو یا گھچ گیہوں کھانے سے قسم ہو ٹوٹے گی مگر جبکہ اس کی نیت یہ ہو کہ گیہوں کی روٹی نہیں کھائے گا تو روٹی کھانے سے بھی ٹوٹ جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱..... قسم کھائی کہ یہ گیہوں نہیں کھائے گا پھر انہیں بویا اب جو پیدا ہوئے ان کے کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی کہ یہ وہ گیہوں نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۲..... قسم کھائی کہ روٹی نہیں کھائے گا تو پراٹھے، پوریاں، سموسے، کھٹ، شیرمال، کلچے، کلکلے، نان پائے کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی کہ ان کو روٹی نہیں کہتے اور تنوری روٹی یا چپاتی یا موٹی روٹی یا پتلی سے بنائی ہوئی روٹی کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۳..... قسم کھائی کہ فلاں کا کھانا نہیں کھائے گا اور اس کے یہاں کا سرکہ یا نمک کھایا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۴..... قسم کھائی کہ فلاں شخص کا کھانا نہیں کھائے گا اور وہ شخص کھانا پکا کر اس نے خرید کر کھایا تو قسم ٹوٹ گئی۔ کہ اس کے کھانے سے مراد اس سے خرید کر کھانا ہے اور اگر کھانا پکانا اس کا کام نہ ہو تو مراد وہ کھانا ہے جو اس کی ملک میں ہے بقدر اطریہ کر کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۵..... فلاں عورت کی پکائی ہوئی روٹی نہیں کھائے گا اور اس عورت نے خود روٹی پکائی ہے یعنی اس نے توے پر ڈالی اور سینکی اس کے کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ اور اگر اس نے فقط آٹا گوندھا ہے پھر روٹی بنائی ہے اور کسی دوسرے نے توے پر ڈالی اور سینکی اس کے کھانے سے نہیں ٹوٹے گی کہ آٹا گوندھنے یا روٹی بنانے کو پکانا نہیں کہیں گے اور اگر کہا فلاں عورت کی روٹی نہیں کھاؤں گا تو اس میں دو صورتیں ہیں اگر یہ مراد ہے کہ اس کی پکائی ہوئی روٹی نہیں کھاؤں گا تو وہی حکم ہے جو بیان کیا گیا اور اگر یہ مطلب ہے کہ اس کی ملک میں جو روٹی ہے وہ نہیں کھاؤں گا اگر چہ کسی اور نے آٹا گوندھا یا روٹی پکائی ہو مگر جب اس کی ملک ہے تو کھانے سے ٹوٹ جائے گی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۶..... قسم کھائی کہ یہ کھانا کھائے گا تو اس میں دو صورتیں کوئی وقت مقرر کر دیا ہے یا نہیں اگر وقت نہیں مقرر کیا ہے پھر وہ کھانا کسی اور نے کھایا یا ناک ہو گیا یا قسم کھانے والا مر گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر وقت مقرر کر دیا ہے مثلاً آج اس کو کھائے گا اور دن گزرنے سے پہلے قسم کھانے والا مر گیا یا کھانا تلف ہو گیا یا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷..... قسم کھائی کہ کھانا نہیں کھائے گا تو وہ کھانا مراد ہے جس کو عادۃً کھاتے ہیں لہٰذا اگر مردار کا گوشت کھایا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸..... قسم کھائی کہ سری نہیں کھائے گا اور اس کی یہ نیت ہو کہ بکری، گائے، مرغ، مچھلی وغیرہا کسی جانور کا سر نہیں کھائے گا تو جس چیز کا سر کھانے کا قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر نیت کچھ نہ ہو تو گائے اور بکری کے سر کھانے سے قسم ٹوٹے گی اور چڑیا، انڈے، مچھلی وغیرہا جانوروں کے سر کھانے سے نہیں ٹوٹے گی۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۹..... قسم کھائی کہ انڈا نہیں کھائے گا اور نیت کچھ نہ ہو تو مچھلی کے انڈے کھانے سے نہیں ٹوٹے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰..... میوہ نہ کھانے کی قسم کھائی تو مراد دیہ، ماشپاتی، آڑو، انگور، انار، آم، امرود وغیرہا ہیں جن کو عرف میں میوہ کہتے

ہیں۔ کھٹ، لگوری، گاجر وغیرہ کو میوہ نہیں کہتے۔

مسئلہ نمبر ۳۱..... مٹھائی سے مراد امرتی، جلیبی، پیڑا، بالوشاہی، گلاب جامن، ملائکہ، برفی، لڈو وغیرہا جن کو عرف میں مٹھائی کہتے ہیں ہاں اس طرف بعض گاؤں میں گڑ کو مٹھائی کہتے ہیں لہٰذا اگر اس گاؤں والے نے مٹھائی نہ کھانے کی قسم کھائی تو گڑ کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور جہاں کا یہ عادت نہیں وہاں والے کی نہیں ٹوٹے گی۔ عربی میں حلوہ معنی چیز کو کہتے ہیں یہاں تک کہ انجیر اور کھجور کو بھی مگر ہندوستان میں ایک خاص طرح سے بنائی ہوئی چیز کو حلوہ کہتے ہیں کہ سوجی، میدہ، چاول کو آٹے وغیرہ سے بناتے ہیں اور یہاں بریلی میں اس کی پیٹھا بھی بولتے ہیں غرض جس جگہ کا جو عرف ہو وہاں اسی کا اعتبار ہے۔ سالن عموماً ہندوستان میں گوشت کو کہتے ہیں جس سے روٹی کھائی جائے اور بعض جگہ میں دال کو بھی سالن کہتے ہیں اور عربی زبان میں تو ہر کوکھی ادام (سالن) کہتے ہیں۔ آلو، تلوا، روی، ترئی، بھنڈی، ساگ، کدو، شلغم، گوبھی اور دیگر سبزیوں کو ترکاری کہتے ہیں۔ جن کو گوشت میں ڈالتے ہیں یا تیار پکاتے ہیں اور بعض گاؤں میں جہاں ہندو کثرت سے رہتے ہیں گوشت کو بھی لوگ ترکاری کہتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۲..... قسم کھائی کہ کھانا نہیں کھائے گا اور کوئی چیز ایسی کھائی جسے عرف میں کھانا نہیں کہتے مثلاً دودھ پی لیا یا مٹھائی کھائی تو قسم نہیں ٹوٹی۔

مسئلہ نمبر ۳۳..... قسم کھائی کہ نمک نہیں کھائے گا اور ایسی چیز کھائی جس میں نمک پڑا ہوا ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اگر چہ نمک کا مزہ محسوس ہوتا ہے اور روٹی وغیرہ کو نمک لگا کر کھایا تو قسم ٹوٹ جائے گی ہاں اگر اس کے کلام سے یہ سمجھا جاتا ہو کہ نمکین کھانا مراد ہے تو پہلی صورت میں بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۴..... قسم کھائی کہ مرچ نہیں کھائے گا اور گوشت وغیرہ کوئی ایسی چیز کھائی جس میں مرچ ہے اور مرچ کا مزہ محسوس ہوتا ہے تو قسم ٹوٹ گئی اس کی ضرورت نہیں کہ مرچ کھانے سے قسم ٹوٹے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۵..... قسم کھائی کہ پیاز نہیں کھائے گا اور کوئی چیز ایسی کھائی جس میں پیاز پڑی ہے تو قسم نہیں ٹوٹی اگر چہ پیاز کا مزہ معلوم ہوتا ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۶..... جس کھانے کی نسبت قسم کھائی کہ اس کو نہیں کھائے گا پانی کی نسبت کہ اس کو نہیں پیئے گا اگر بھولا تا ہے کہ اس مجلس میں کھا سکتا ہے اور ایک پیالہ میں پی سکتا ہے تو جب تک نکل نہ کھائے پیئے قسم نہیں ٹوٹے گی مثلاً قسم کھائی کہ یہ روٹی نہیں کھائے گا اور روٹی ایسی ہے کہ ایک مجلس میں پوری کھا سکتا ہے تو اس روٹی کا نکلا کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ یونہی قسم کھائی کہ اس گلاس کا پانی نہیں پیئے گا۔ تو ایک گھونٹ پینے سے قسم نہیں ٹوٹی اور اگر کہا اتنا ہے کہ مجلس میں نہیں کھا سکتا تو اس میں سے ذرا سا کھانے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی مثلاً قسم کھائی کہ اس گائے کا گوشت نہیں کھائے گا اور ایک بوٹی کھائی قسم ٹوٹ گئی۔ یونہی قسم کھائی کہ اس مٹکے کا پانی نہیں پیوں گا اور مٹکا پانی سے بھرا ہے تو ایک گھونٹ سے بھی ٹوٹ جائے گی اور اگر یوں کہا کہ یہ روٹی مجھ پر حرام ہے تو اگر چہ ایک مجلس میں وہ روٹی کھا سکتا ہے مگر اس کا نکلا کھانے سے بھی کفارہ لازم ہوگا۔ یونہی یہ پانی مجھ پر حرام ہے اور ایک گھونٹ پی لیا تو کفارہ واجب ہو گیا اگر چہ وہ ایک پیالہ کا بھی نہ ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۷..... قسم کھائی کہ یہ روٹی نہیں کھائے گا اور نکل کھا گیا ایک ذرا سی چھوڑ دی تو قسم ٹوٹ گئی کہ روٹی کا ذرا سا حصہ چھوڑ دینے سے بھی عرف میں یہی کہا جاتا ہے گا کہ روٹی کھائی ہاں اگر اس کی یہ نیت تھی کہ کل نہیں کھائے گا تو ذرا سی چھوڑ دینے سے قسم نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۸..... قسم کھائی کہ اس مار کو نہیں کھاؤں گا اور سب کھا لیا ایک دو دانے چھوڑ دیئے تو قسم ٹوٹ گئی۔ اور اگر اتنے زیادہ چھوڑ دیئے کہ عادۃً اتنے نہیں چھوڑے جاتے تو نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۹..... قسم کھائی کہ حرام نہیں کھائے گا اور غصب کئے ہوئے روپے سے کوئی چیز خرید کر کھائی تو قسم نہیں ٹوٹی مگر گنہگار ہوا اور جو چیز کھائی اگر وہ خود غصب کی ہوئی ہے تو قسم ٹوٹ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۰..... قسم کھائی کہ زید کی کمائی نہیں کھائے گا اور زید کو کوئی چیز وراثت میں ملی تو اس کے کھانے سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور اگر زید نے کوئی چیز خریدا یا ہبہ یا صدقہ میں کوئی چیز ملی اور زید نے اسے قبول کر لیا تو اس کے کھانے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ اور اگر زید نے میں نے کوئی چیز خرید کر کھائی تو نہیں ٹوٹی اور اگر زید مر گیا اور اس کی کمائی کا مال زید کے وارث کے یہاں کھایا یا یہ قسم کھانے والا خود ہی وارث ہے اور کھا لیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۱..... کسی کے پاس روپے ہیں قسم کھائی کہ ان کو نہیں کھائے گا پھر روپے کے پیسے بھنا لئے یا اشرفیاں کر لیں پھر ان پیسوں یا اشرفیوں سے کوئی چیز خرید کر کھائی تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر ان پیسوں یا اشرفیوں سے زمین خریدی پھر اسے بیچ کر کھایا تو نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۲..... قسم اس وقت صحیح ہوگی کہ جس چیز کی قسم کھائی ہو وہ زمانۂ آئندہ میں پائی جا سکے یعنی عقلاً ممکن ہو اگرچہ عادۃً محال ہو مثلاً یہ قسم کھائی کہ میں آسمان پر چڑھوں گا یا اس مٹی کو سونا کر دوں گا تو قسم ہو گئی اور اسی وقت ٹوٹ بھی گئی۔ یونہی قسم کے باقی رہنے کی بھی یہ شرط ہے کہ وہ کام اب بھی ممکن ہو لہٰذا اگر اب ممکن نہ رہا تو قسم جاتی رہی مثلاً قسم کھائی کہ میں تمہارا روپیہ کل ادا کر دوں گا اور کل آنے سے پہلے ہی مر گیا تو اگرچہ قسم صحیح ہوئی تھی مگر اب قسم نہ رہی کہ وہ ادا ہی نہیں اس کا عہدہ کے ماننے کے بعد اب یہ دیکھنے کو کہ اگر قسم کھائی کہ میں اس کوزہ کا پانی آج نہیں گا اور کوزہ میں پانی نہیں ہے یا قائم رات کے آنے سے پہلے اس میں سے پانی گر گیا یا اس نے گرا دیا تو قسم نہیں ٹوٹی کہ پہلی صورت میں قسم صحیح نہ ہوئی اور دوسری صورت میں صحیح تو ہوئی مگر باقی نہ رہی۔ یونہی اگر کہا میں اس کوزہ کا پانی پیوں گا اور اس میں پانی اس وقت نہیں ہے تو نہیں ٹوٹی مگر جبکہ یہ معلوم ہے کہ پانی نہیں ہے اور پھر قسم کھائی تو گنہگار ہوا اگرچہ کفارہ لازم نہیں اور اگر پانی قصداً گرا دیا یا گرا گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور کفارہ لازم۔ (درمختار و ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۳..... عورت سے کہا اگر تو نے نماز نہ پڑھی تو تجھ کو طلاق ہے اور وہ صحیح کو عورت کو حیض آ گیا تو طلاق نہ ہوئی۔ یونہی عورت سے کہا کہ جو روپیہ تو نے میری جیب سے لیا ہے اگر اس میں سے ندر کھے گی تو طلاق ہے اور وہ دیکھا تو روپیہ جیب ہی میں موجود ہے تو طلاق نہ ہوئی۔ (درمختار)

کلام کے متعلق قسم کا بیان

مسئلہ نمبر ۱..... یہ کہا تم سے فلاں سے کلام کرنا مجھ پر حرام ہے اور کچھ بھی بات کی تو کفارہ لازم ہو گیا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲..... قسم کھائی کہ اس بچے سے کلام نہ کرے گا اور اس کے جوان یا بوڑھے ہونے کے بعد کلام کیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر کہا کہ بچے سے کلام نہ کروں گا اور جوان یا بوڑھے سے کلام کیا تو نہیں ٹوٹی۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳..... قسم کھائی کہ زید سے کلام نہ کرے گا اور زید سو رہا تھا اس نے پکارا اگر پکارنے سے جاگ گیا تو قسم ٹوٹ گئی اور بیدار نہ ہوا تو نہیں اور اگر جاگ رہا تھا اور اس نے پکارا مگر اتنی آواز نہ تھی کہ سن سکے اگرچہ بہرے ہونے یا کلام میں مشغول ہونے یا شور کی وجہ سے نہ سنا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر وہ دور تھا اور اتنی آواز سے پکارا کہ سن نہیں سکتا تو نہیں ٹوٹی اور اگر زید کسی مجمع میں تھا اس نے مجمع کو سلام کیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ ہاں اگر نیت یہ ہو کہ زید کے سوا وروں کو سلام کرتا ہے تو نہیں ٹوٹی اور نماز کا سلام کلام نہیں ہے لہٰذا اس سے قسم نہیں ٹوٹے گی خواہ زید پچھلی طرف ہو یا کسی طرف۔ یونہی اگر زید امام تھا اور یہ مقتدی اس نے اس کی غلطی پر سبحان اللہ کہا یا لقمہ دیا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر یہ نماز میں نہ تھا اور لقمہ یا اس کی غلطی پر سبحان اللہ کہا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (ع)

مسئلہ نمبر ۴..... قسم کھائی کہ زید سے بات نہیں کروں گا اور کسی کام کو اس سے کہتا ہے اس نے کسی دوسرے کو مخاطب کر کے کہا اور مقصود

زید کو سنا ہے تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یونہی اگر عورت سے کہا تو نے اگر میری شکایت اپنے بھائی سے کی تو تجھ کو طلاق ہے عورت کا بھائی آیا اس کے سامنے عورت نے بچے سے اپنے شوہر کی شکایت کی اور مقصود بھائی کو سنانا ہے تو طلاق نہ ہوئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵..... قسم کھائی کہ میں تجھ سے ابتداءً کلام نہ کروں گا اور راستہ میں دونوں کی ملاقات ہوئی دونوں نے ایک ساتھ سلام کیا تو قسم نہیں ٹوٹی بلکہ جاتی رہی کہ اب ابتداءً کلام کرنے میں حرج نہیں۔ یونہی اگر عورت سے کہا کہ اگر میں تجھ سے ابتداءً کلام کروں تو تجھ کو طلاق ہے اور عورت نے بھی قسم کھائی کہ میں تجھ سے کلام کی پہل نہ کروں گی تو مرد کو چاہئے کہ عورت سے کلام کرے کہ اس کی قسم کے بعد جب عورت نے قسم کھائی تو اب مرد کا کلام کرنا ابتداء نہ ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶..... کلام نہ کرنے کی قسم کھائی تو خط بھیجنے یا کسی کے ہاتھ کچھ بھلا کر بھیجنے یا اشارہ کرنے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷..... قرار و بشارت و ڈرنا یہ سب لکھنے سے ہو سکتے ہیں، اشارہ سے نہیں مثلاً قسم کھائی کہ تم کو فلاں بات کی خبر نہ دوں گا اور لکھ کر بھیج دیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اشارہ سے بتایا تو نہیں اور اگر قسم کھائی کہ تمہارا یہ راز کسی پر ظاہر نہ کروں گا اور اشارہ سے بتایا تو قسم ٹوٹ گئی۔ کہ ظاہر کرنا اشارہ بھی ہو سکتا ہے۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸..... قسم کھائی کہ زید سے کلام نہیں کرے گا اور زید نے دروازے پر آ کر کنڈی کھٹکھٹائی اس نے کہا کون ہے یا کون تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر کہا آپ کون صاحب ہیں یا تم کون ہو تو ٹوٹ گئی۔ یونہی اگر زید نے پکارا اور اس نے کہا ہاں یا کہا حاضر ہوں یا اس نے کچھ پوچھا اس نے جواب میں ہاں کہا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (عالمگیری)

قسم کھائی کہ بیوی سے کلام نہ کرے گا اور گھر میں عورت کے سوا دوسرا کوئی نہیں ہے یہ گھر میں آیا اور کہا یہ چیز کس نے رکھی ہے یا کہا یہ چیز کہاں ہے تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر گھر میں کوئی اور بھی ہے تو نہیں ٹوٹی یعنی جبکہ اس کی نیت عورت سے پوچھنے کی نہ ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹..... کلام نہ کرنے کی قسم کھائی اور یہ اپنی زبان میں کلام کیا جس کو مخاطب نہیں سمجھتا تب بھی قسم ٹوٹ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰..... قسم کھائی کہ زید سے بات نہ کروں گا جب تک فلاں شخص اجازت نہ دے اور اس نے اجازت دی مگر اسے خبر نہیں اور کلام کر لیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر اجازت دینے سے پہلے وہ شخص مر گیا تو قسم باطل ہو گئی یعنی اب کلام کرنے سے نہیں ٹوٹے گی کہ قسم ہی نہ رہی اور اگر یوں کہا تھا کہ بغیر فلاں کی مرضی کے کلام نہ کروں گا اور اس کی مرضی کی خبر سے علم نہ تھا اور کلام کر لیا تو نہیں ٹوٹی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... یہ قسم کھائی کہ فلاں کو خط نہ لکھوں گا اور کسی کو لکھنے کے لئے اشارہ کیا تو اگر یہ قسم کھانے والا امراء میں سے ہے تو قسم ٹوٹ گئی کہ ایسے لوگ خود نہیں لکھا کرتے بلکہ دوسرے سے لکھواتے ہیں اور ان لوگوں کی عادت یہی ہوتی ہے کہ اشارہ سے حکم کیا کرتے ہیں۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲..... قسم کھائی کہ فلاں کا خط نہ پڑھے گا اور خط کو دیکھا اور جو کچھ لکھا ہوا ہے سمجھا تو قسم ٹوٹ گئی کہ خط پڑھنے سے یہی مقصود ہے بیان سے پڑھنا مقصود نہیں۔ یہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تک زبان سے تلفظ نہ کرے گا قسم نہیں ٹوٹے گی اور اسی قول پر فتویٰ ہے۔ (در) مگر یہاں کا نام محاورہ یہی ہے کہ خط دیکھا اور لکھے ہوئے کو سمجھا تو یہ کہتے ہیں میں نے پڑھا لہٰذا یہاں کے محاورہ میں قسم ٹوٹنے پر فتویٰ[1] ہونا چاہئے واللہ تعالیٰ اعلم۔ یہاں کے محاورہ میں یہ لفظ کہ زید کا خط نہ پڑھوں گا ایک دوسرے معنی کے لئے بھی

---

۱. ثم رایت فی ردالمحتار قال. و قول محمد هو الموافق تعرفا کما لا حقی اهفله الحمد ۱۲ منه

ثم رایت فی ردالمحتار نقل عن الخانیه انه لا حد علیه وان کان ظاهر الدرینی عن و جوب الحد دفعا بعید جدالان الحد تندفع باشبه هذة قوی فکیف لا تعرثم نقل المسئله عن الکافی انه لم یقید المسئله باخبار امراة النساء امراته ۱۲ منه حفظ رب غفر الله ۱۲ منه

بلا جاتا ہے وہ یہ کہ زید بے پڑھا شخص ہے اس کے پاس جب کہیں سے خط آتا ہے تو کسی سے پڑھواتا ہے اگر یہ مقصود ہے تو اس میں دیکھنا اور سمجھنا قسم ٹوٹنے کے لئے کافی نہیں بلکہ پڑھ کر سنانے سے قسم ٹوٹے گی۔

مسئلہ نمبر ۱۳.....قسم کھائی کہ کسی عورت سے کلام نہیں کرے گا اور بچی سے کلام کیا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم کھائی کہ کسی عورت سے نکاح نہ کرے گا اور چھوٹی لڑکی سے نکاح کیا تو ٹوٹ گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴.....قسم کھائی کہ فقیروں اور مسکینوں سے کلام نہ کرے گا اور ایک سے کلام کر لیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر نیت ہے کہ تمام فقیروں اور مسکینوں سے کلام نہ کرے گا تو نہیں ٹوٹی۔ یونہی اگر قسم کھائی کہ بنی آدم سے کلام نہ کرے گا تو ایک سے کلام کرنے میں قسم ٹوٹ جائے گی اور نیت میں تمام اولادِ آدم ہے تو نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵.....قسم کھائی کہ فلاں سے ایک سال کلام نہ کروں گا تو اس وقت سے ایک سال یعنی بارہ مہینے تک کلام کرنے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور کہا کہ ایک مہینہ کلام نہ کرے گا تو جس وقت سے قسم کھائی ہے اس وقت سے ایک مہینہ یعنی تیس دن مراد ہیں اور اگر دن میں قسم کھائی کہ ایک دن کلام نہ کروں گا تو جس وقت سے قسم کھائی ہے اس وقت سے دوسرے دن کے اسی وقت تک کلام سے قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر رات میں قسم کھائی کہ ایک رات کلام نہ کروں گا تو اس وقت سے دوسرے دن کے بعد والی رات کے اسی وقت تک مراد ہے لہٰذا درمیان کا دن بھی شامل ہے اور اگر رات میں کہا کہ خدا کی قسم فلاں سے ایک دن کلام نہ کروں گا تو اس وقت سے غروبِ آفتاب تک کلام کرنے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر دن میں کہا کہ فلاں شخص سے ایک رات کلام نہ کروں گا تو اس وقت سے طلوعِ فجر تک کلام کرنے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور ایک مہینہ یا ایک دن کے روزہ یا اعتکاف کی قسم کھانی تو اسے اختیار ہے جب چاہے ایک مہینہ یا ایک دن کا روزہ یا اعتکاف کر لے اور اگر کہا اس سال کلام نہ کروں گا تو سارا سال پورا ہونے میں جتنے دن باقی ہیں وہ لئے جائیں گے یعنی اس وقت سے ختمِ ذی الحجہ تک۔ یونہی اگر کہا اس مہینہ میں کلام نہ کروں گا تو جتنے دن اس مہینے میں باقی ہیں وہ لئے جائیں گے اور اگر یوں کہا کہ آج دن میں کلام نہ کروں گا تو اس وقت سے غروبِ آفتاب تک اور اگر رات میں کہا کہ آج رات کلام نہ کروں گا تو رات کا جتنا حصہ باقی ہے وہ مراد لیا جائے اور اگر کہا کہ نہ آج کلام کروں گا اور نہ کل اور نہ پرسوں کلام کروں گا تو درمیان کی راتیں بھی داخل ہیں۔ یعنی رات میں کلام کرنے سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر کہا کہ نہ آج کلام کروں گا نہ کل اور نہ پرسوں تو راتوں میں کلام کر سکتا ہے کہ یہ ایک قسم نہیں بلکہ تین قسمیں ہیں کہ تینوں دنوں کے لئے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶.....قسم کھائی کہ کلام نہ کرے گا تو قرآن مجید پڑھنے یا سبحان اللہ کہنے یا درود وغیرہ پڑھنے یا کتاب پڑھنے سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور اگر قسم کھائی کہ قرآن مجید نہ پڑھے گا تو نماز میں یا بیرونِ نماز پڑھنے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر اس صورت میں بسم اللہ پڑھی اور نیت میں وہ بسم اللہ ہے جو سورۂ نمل کی جز ہے تو ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷.....قسم کھائی کہ قرآن کی فلاں سورت نہ پڑھے گا اور اسے اول سے آخر تک دیکھتا گیا اور جو کچھ لکھا ہے اسے سمجھا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کتاب نہ پڑھے گا اور یونہی کیا تو تمام مجمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ٹوٹ جائے گی اور ہمارے یہاں کے عرف سے یہی مناسب۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۸.....قسم کھائی کہ زید سے کلام نہ کرے گا جب تک فلاں جگہ پر ہے تو وہاں سے چلے جانے کے بعد قسم ختم ہو گئی لہٰذا اگر پھر واپس آیا اور کلام کیا تو کچھ حرج نہیں کہ قسم اب باقی نہ رہی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۹.....قسم کھائی کہ اسے کچہری میں لیجا کر حلف دوں گا مدعا علیہ نے جا کر اس کے حق کا اقرار کر لیا حلف کی نوبت ہی نہ آئی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یونہی اگر قسم کھائی کہ تیری شکایت فلاں سے کروں گا پھر دونوں میں صلح ہو گئی اور شکایت نہ کی تو قسم نہیں ٹوٹی یا قسم کھائی کہ اس کا قرض

آج ادا کرے گا اور اس نے معاف کر دیا تو قسم جاتی رہی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۰..... قسم کھائی کہ فلاں کے غلام یا اس کے دوست یا اس کی عورت سے کلام نہ کروں گا اور اس نے غلام کو بیچ ڈالا اور کسی طرح اس کی ملک سے نکل گیا اور دوست سے عداوت ہو گئی اور عورت کو طلاق دے دی تو اب کلام کرنے سے قسم نہیں ٹوٹے گی غلام میں چاہے یوں کہا کہ فلاں کے اس غلام سے یا فلاں کے غلام سے دونوں کا ایک ہی حکم ہے اور اگر قسم کے وقت وہ اس کا غلام تھا اور کلام کرنے کے وقت بھی ہے تو قسم کے وقت یہ اس کا غلام نہ تھا اور اب ہے دونوں صورتوں میں ٹوٹ جائے گی۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱..... اگر کہا فلاں کی اس عورت سے یا فلاں کی عورت سے یا فلاں کے اس دوست سے یا فلاں دوست سے کلام نہ کروں گا اور طلاق یا عداوت کے بعد کلام کیا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر نہ اشارہ ہو نہ معین کیا ہو اور اس نے اب کسی عورت سے نکاح کیا یا کسی سے دوستی کی تو کلام کرنے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۲..... قسم کھائی کہ فلاں کے بھائیوں سے کلام نہ کروں گا اور اس کا ایک ہی بھائی ہے تو اگر اسے معلوم تھا کہ ایک ہی ہے تو کلام سے قسم ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳..... قسم کھائی کہ اس کپڑے والے سے کلام نہ کروں گا، اس نے کپڑے بیچ ڈالے پھر اس نے کلام کیا تو قسم ٹوٹ گئی اور جس نے کپڑے خریدے اس سے کلام کیا تو نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴..... قسم کھائی کہ میں اس کے پاس نہیں جھکوں گا تو یہ بھی حکم رکھتا ہے جیسے یہ کہا کہ میں اس سے کلام نہ کروں گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵..... کسی نے اپنی عورت کو جتنی مُحَلَّف سے کلام کرتے دیکھا اس نے کہا اگر تو اب کسی اجنبی سے کلام کرے تجھ کو طلاق ہے پھر عورت نے کسی ایسے شخص سے کلام کیا جو اس گھر میں رہتا ہے مگر محارم میں سے نہیں یا کسی رشتہ دار غیر محرم سے کلام کیا تو طلاق ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶..... کچھ لوگ کسی جگہ بیٹھے ہوئے بات کر رہے تھے ان میں سے ایک نے کہا جو شخص اب بولے اس کی عورت کو طلاق ہے پھر خود ہی بولا تو اس کی عورت کو طلاق ہو گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷..... قسم کھائی کہ زید سے کلام نہ کروں گا پھر زید نے اسے کوئی خوشی کی خبر سنائی اس نے کہا الحمد للہ یا رزق کی سنائی اس نے کہا انشاءاللہ تو قسم نہیں ٹوٹی اور زید کی چھینک پر یرحمک اللہ کہا تو ٹوٹ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۸..... قسم کھائی کہ جب تک شب قدر نہ گزرے گی کلام نہ کروں گا اگر یہ شخص عام لوگوں میں سے ہے تو رمضان کی ستائیسویں رات گزرنے پر کلام کر سکتا ہے اور اگر جانتا ہو کہ شب قدر میں آثر کا اختلاف ہے تو جب تک قسم کے بعد پورا رمضان نہ گزر لے کلام نہیں کر سکتا یعنی اگر رمضان سے پہلے قسم کھائی تو اس رمضان کے گزرنے کے بعد کلام کر سکتا ہے اور اگر رمضان کی ایک رات گزرنے کے بعد قسم کھائی تو جب تک دوسرا رمضان پورا نہ گزر جائے کلام نہیں کر سکتا۔ (عالمگیری)

طلاق دینے اور آزاد کرنے کی یمین

مسئلہ نمبر ۱..... اگر کہا کہ پہلا غلام خریدوں تو آزاد ہے تو اس کہنے کے بعد جس کو پہلے خریدے گا آزاد ہو جائے گا اور دو غلام ایک ساتھ خریدے تو کوئی آزاد نہ ہو گا کہ ان میں سے کوئی پہلا نہیں اور کہا کہ پہلا غلام جس کا میں مالک ہوں گا آزاد ہے اور پہلے غلام کا مالک ہوا جو پورا ہے آزاد ہے اور آدھا کچھ نہیں۔ یعنی اگر کپڑے کی نسبت کہا پہلا تھان خریدوں صدقہ ہے اور ڈیڑھ تھان ایک ساتھ خریدا تو ایک پورے کو تصدق کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲..... اگر کہا کہ پچھلا غلام جس کو میں نے برسوں آزاد بے اور اس کے بعد چند غلام خریدے تو سب میں پچھلا آزاد ہے اور اس کا پچھلا ہونا اس وقت معلوم ہوگا جب یہ شخص مرے اس بیٹے کو جب تک زندہ ہے کسی کو پچھلا نہیں کہہ سکتے اور یہ اب سے آزاد ہوگا بلکہ جس وقت اس نے خریدا اسی وقت سے آزاد قرار دیا جائے گا لہٰذا اگر صحت میں خریدا جب تو بالکل آزاد ہے اور مرض الموت میں خریدا تو ثلثِ مال سے آزاد ہوگا اور اگر اس کے کہنے کے بعد صرف ایک ہی غلام خریدا بیٹے آزاد نہ ہوگا کہ یہ پچھلا تو جب ہوگا جب اس سے پہلے اور بھی خریدا ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳..... اگر کہا کہ پہلی عورت جو میرے نکاح میں آئی اسے طلاق ہے تو اس کے کہنے کے بعد جس عورت سے پہلے نکاح ہوگا اسے طلاق پڑ جائے گی اور نصف مہر واجب ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۴..... اگر کہا پچھلی عورت جو میرے نکاح میں آئے اسے طلاق ہے اور دو یا زیادہ سے نکاح کئے تو جس سے آخر میں نکاح ہوا نکاح ہوتے ہی اسے طلاق پڑ جائے گی مگر اس کا علم اس وقت ہوگا جب وہ شخص مرے کیونکہ جب تک زندہ ہے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ پچھلی ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس کے بعد نکاح کرلے لہٰذا اس کے مرنے کے بعد جب علم ہوا کہ یہ پچھلی ہے تو نصف مہر پر طلاق پائے گی اور اگر وطی ہوئی ہے تو پورا مہر بھی لے گی اور اس کی عدت حیض سے شمار ہوگی اور عدت میں سوگ نہ کرے گی اور شوہر کی میراث نہ پائے گی اور اگر اس صورت مذکور میں اس نے ایک عورت سے نکاح کیا پھر دوسری سے کیا پھر پہلی کو طلاق دی پھر اس سے نکاح کیا تو اگر چہ اس سے ایک بار نکاح آخر میں کیا ہے مگر اس کو طلاق نہ ہوئی بلکہ دوسری کو ہوگی کہ جب اس سے پہلے ایک بار نکاح کیا۔ تو یہ پہلی ہو چکی اب پچھلی نہیں کہہ سکتے اگر چہ دوبارہ نکاح اس سے آخر میں ہوا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵..... یہ کہا کہ اگر میں گھر جاؤں تو میری عورت کو طلاق ہے پھر قسم کھائی کہ عورت کو طلاق نہیں دے گا اس کے بعد گھر میں گیا تو عورت کو طلاق ہو گئی مگر قسم نہیں ٹوٹی اور اگر پہلے طلاق نہ دینے کی قسم کھائی پھر یہ کہا کہ اگر گھر جاؤں تو عورت کو طلاق ہے اور گھر میں گیا تو قسم بھی ٹوٹی اور طلاق بھی ہوئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶..... کسی شخص کو اپنی عورت کو طلاق دینے کا وکیل بنایا پھر یہ قسم کھائی کہ عورت کو طلاق نہیں دے گا اب اس قسم کے بعد وکیل نے اس عورت کو طلاق دی تو قسم ٹوٹ گئی۔ یونہی اگر عورت سے کہا تو اگر چاہے تو تجھے طلاق ہے اس کے بعد قسم کھائی کہ طلاق نہ دے گا قسم کھانے کے بعد عورت نے خود میں نے طلاق چاہی تو طلاق بھی ہو گئی اور قسم بھی ٹوٹی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷..... قسم کھائی کہ نکاح نہ کرے گا اور دوسرے کو اپنے نکاح کا وکیل کیا تو قسم ٹوٹ جائے گی اگر چہ یہ کہے کہ میرا مقصد یہ تھا کہ اپنی زبان سے ایجاب وقبول نہ کروں گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸..... عورت سے کہا اگر تو جنے تو تجھے طلاق ہے اور مردہ یا کچا بچہ پیدا ہوا تو طلاق ہو گئی ہاں اگر ایسا کچا بچہ پیدا ہوا جس کے اعضا نہ بنے ہوں تو طلاق نہ ہوئی۔ (ایضاً)

مسئلہ نمبر ۹..... جو میرا غلام فلاں بات کی خوشخبری سنائے وہ آزاد ہے اور متفرق طور پر کئی غلاموں نے آکر خبر دی تو پہلے جس نے خبر دی ہے وہ آزاد ہوگا کہ خوشخبری سنانے کے یہ معنی ہیں کہ خوشی کی خبر دیا جس کو وہ نہ جانتا ہو تو دوسرے اور تیسرے نے جو خبر دی پہنچانے کے بعد ہے لہٰذا آزاد نہ ہوں گے اور جھوٹی خبر دی تو کوئی آزاد نہ ہوگا کہ جھوٹی خبر کو خوشخبری نہیں کہتے اور اگر سب نے ایک ساتھ خبر دی تو سب آزاد ہو جائیں گے۔ (تنویر الابصار)

خرید وفروخت ونکاح وغیرہ کی قسم

مسئلہ نمبر ۱..... بعض عقد اس قسم کے ہیں کہ ان کے حقوق اس کی طرف رجوع کرتے ہیں جس سے وہ عقد صادر ہوا اور اس میں وکیل کو اس کی مباشرت نہیں کہ یہ کہے کہ فلاں کی طرف سے یہ عقد کرتا ہوں بھیج پڑھیا، بھنا کرا یہ پر دیا، کرایہ پر لیا اور بعض فعل ایسے ہیں جن میں وکیل کو موکل کی طرف سے نسبت کرنے کی ماجت ہوتی ہے جیسے مقدمہ لڑانا کہ وکیل کو کہا پڑے گا کہ یہ ڈگری میں اپنے فلاں موکل کی طرف سے کرتا ہوں اور بعض فعل ایسے ہوتے ہیں جن میں اصل فائدہ والی کو ہوتا ہے جو اس فعل کا محل ہے یعنی جس پر وہ فعل واقع ہے جیسے اولاد کو آزاد کرانا ان تینوں قسموں میں اگر خود کرے تو قسم ٹوٹے گی اور اس کے حکم سے دوسرے نے کیا تو نہیں۔ مثلاً قسم کھائی کہ یہ چیز نہیں بڑھیوں گا اور دوسرے سے بڑھیوائی یا قسم کھائی کہ گھوڑا کرایہ پر نہیں دوں گا اور دوسرے سے یہ کام لیا یا دکوئی نہ کروں گا اور وکیل سے دکوئی کرایا اپنے نوکر کو نہیں ماروں گا اور دوسرے سے مارنے کو کہا تو ان سب صورتوں میں قسم نہیں ٹوٹی۔

اور جو عقد اس قسم کے ہیں ان کے حقوق اس کے لئے نہیں جس سے وہ عقد صادر ہوں کہ یہ شخص محض متوسط ہوتا ہے بلکہ حقوق اس کے لئے ہوں جس نے حکم دیا ہے اور جو وکیل ہے جیسے نکاح، غلام آزاد کرنا، ہبہ کرنا، صدقہ، وصیت، قرض لینا، امانت رکھنا، عاریت دینا، عاریت لینا یا جو فعل ایسے ہوں کہ ان کا نفع اور مصلحت حکم کرنے والے کے لئے ہے جیسے غلام کو مارنا، ذبح کرنا، دین کا تقاضا دینا، کپڑا پہنانا، کپڑا سلوانا، مکان بنوانا تو ان سب میں خواہ خود کرلے یا دوسرے سے کرائے بہر حال قسم ٹوٹ جائے گی مثلاً قسم کھائی کہ نکاح نہیں کرے گا اور کسی کو اپنے نکاح کا وکیل کر دیا، وکیل نے نکاح کر دیا یا ہبہ وصدقہ ووصیت اور قرض لینے کے لئے دوسرے کو وکیل کیا اور وکیل نے یہ کام انجام دے دیا تو قسم کھائی کہ پہنے نہیں پہنے گا اور دوسرے سے کہا اس نے پہنا تو قسم کھائی کہ کپڑے نہیں سلوائے گا، حکم سے دوسرے نے سلوا لیا، مکان نہیں بنائے گا اور اس کے حکم سے دوسرے نے بنا لیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (فتح القدیر وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲..... قسم کھائی کہ فلاں چیز نہیں بڑھیے گا یا نہیں بیچے گا اور نیت یہ ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے بڑھیے گا نہ دوسرے سے یہ کام لے گا اور دوسرے سے بڑھیوائی یا بیچ دی تو قسم ٹوٹ گئی اور نیت کرنے کا اس نے خود اپنے اوپر تحقیق کرلی۔ یونہی اگر ایسی نیت تو نہیں ہے مگر یہ قسم کھانے والا ان لوگوں میں سے ہے کہ ایسی چیز اپنے ہاتھ سے بڑھیتے اور بیچتے نہیں ہیں تو اب بھی دوسرے سے بڑھیوانے بیچوانے سے قسم ٹوٹ جائے گی اور اگر وہ شخص بھی خود بڑھیتا اور کبھی دوسرے سے بڑھیواتا ہے تو اگر اکثر خود بڑھیتا ہے تو وکیل کے بڑھیانے سے نہیں ٹوٹے گی اور اگر اکثر بڑھیواتا ہے تو ٹوٹ جائے گی۔ (عمر، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳..... قسم کھائی کہ فلاں چیز نہیں بڑھیے گا یا نہیں بیچے گا اور دوسرے کی طرف سے بڑھیوائی یا بیچی تو قسم ٹوٹ گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴..... قسم کھائی کہ نہیں بڑھیے گا یا نہیں بیچے گا اور بیع فاسد کے ساتھ بڑھیوائی یا بیچی تو قسم ٹوٹ گئی اگرچہ قبضہ نہ ہوا ہو۔ یونہی اگر بائع یا مشتری نے اقالہ یا واپسی کا اپنے لئے رکھا ہو جب بھی قسم ٹوٹ گئی بہر حال بارہ کا بھی یہی حکم ہے کہ فاسد سے بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵..... قسم کھائی کہ یہ چیز نہیں بیچے گا اور اس کو کسی معاوضہ کی طرف پر سپرد کر دیا اور دونوں جانب سے قبضہ بھی ہو گیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶..... صورت مذکورہ میں اگر بیع باطل کے ذریعہ سے بڑھیوائی یا بڑھیانے کے بعد قسم کھائی کہ اسے نہیں بیچے گا اور وہ چیز بائع کو پھیر دی یا عیب ظاہر ہوا اور پھیر دی تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷..... قسم کھائی کہ نہیں بیچے گا اور کسی شخص نے بیاس کے حکم کے بیچ دی اور اس نے اس کو جائز کر دیا تو قسم نہیں ٹوٹی ہاں اگر وہ

قسم کھانے والا ایسا ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے ایسی چیز نہیں بیچتا ہے تو ٹوٹ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸..... قسم کھائی کہ بیچنے کے لئے نظر نہیں خریدے گا اور ٹمر کے فرخ کے لئے خریدا پھر کسی وجہ سے بیچ ڈالا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (ہ)

مسئلہ نمبر ۹..... قسم کھائی کہ کان نہیں بیچے گا اور اسے عورت کے مہر میں دیا اس میں دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ کان ہی مہر ہو کہ نکاح میں یہ کہا ہو کہ بعوض اس کان کے تیرے نکاح میں دی جب تو نہیں ٹوٹی اور اگر روپے کا مہر باندھا حالانکہ اتنے سو یا اتنے ہزار روپے دین مہر کے عوض تیرے نکاح میں دی اور روپے کے عوض اس نے کان دیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (محمود والمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... قسم کھائی کہ غلام نہیں خریدے گا اور اس بیچ سلم کے ذریعہ سے کوئی چیز خریدی تو قسم ٹوٹ گئی۔ (ہ)

مسئلہ نمبر ۱۱..... قسم کھائی کہ یہ جانور بیچ ڈالے گا اور وہ چوری ہو گیا تو جب تک اس کے مرنے کا یقین نہ ہو قسم نہیں ٹوٹے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲..... کسی چیز کا بھاؤ کیا بائع نے کہا میں بارہ روپے سے کم نہیں دوں گا اس نے کہا اگر میں بارہ روپے میں لوں تو میری عورت کو طلاق ہے پھر وہی چیز تیرہ میں یا بارہ روپے میں اور کوئی کپڑا وغیرہ روپے پر اضافہ کر کے خریدی یعنی بارہ سے زیادہ دینے تو طلاق ہو گئی اور اگر گیارہ روپے اور ان کے ساتھ کچھ کپڑا وغیرہ دیا تو نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳..... قسم کھائی کہ کپڑا نہیں خریدے گا اور کمبل یا ٹاٹ یا کچھ یا توپی یا قالین خریدا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر قسم کھائی کہ نیا کپڑا نہیں خریدے گا تو استعمالی کپڑا، پرانا خریدنے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ (ہ)

مگر بعض کپڑے اس زمانہ میں ایسے ہیں کہ ان کے دھلنے کی نوبت نہیں آتی وہ اگر استعمالی نہیں کہ انہیں پرانا کہہ سکیں تو پرانے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۵..... قسم کھائی کہ سونا چاندی نہیں خریدوں گا اور ان کے برتن یا زیور خریدے تو قسم ٹوٹ گئی اور روپیہ یا اشرفی خریدی تو نہیں کہ ان کے خریدنے کو عرف میں چاندی سونا خریدنا نہیں کہتے۔ یونہی قسم کھائی کہ کتابیں خریدے گا اور پیسے مول لئے تو نہیں ٹوٹی۔ (ہ)

مسئلہ نمبر ۱۶..... قسم کھائی کہ "جو" بیچے گا اور "گیہوں" خریدے ان میں کچھ دانے جو کے بھی ہیں تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یونہی اگر اینٹ جتنا کنکر وغیرہ کے بیچنے کی قسم کھائی اور کان خریدا جس میں یہ سب چیزیں ہیں تو نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷..... قسم کھائی کہ گوشت نہیں خریدے گا اور زندہ بکری خریدی یا قسم کھائی کہ یہ سب چیزیں نہیں خریدے گا اور بکری وغیرہ کوئی جانور خریدا جس کے تھن میں دودھ ہے تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (ہ)

مسئلہ نمبر ۱۸..... قسم کھائی کہ تیل یا گھی نہیں خریدے گا اور ان کے برتن طشت وغیرہ خریدے تو قسم ٹوٹ گئی۔ (ہ)

مسئلہ نمبر ۱۹..... قسم کھائی کہ تیل نہیں خریدے گا اور نیت کچھ نہ ہو تو وہ تیل مراد لیا جائے گا جس کے استعمال کی وہاں عادت ہو خواہ کھانے میں یا سر کے ڈالنے میں۔ (ہ)

مسئلہ نمبر ۲۰..... قسم کھائی کہ فلاں عورت سے نکاح نہیں کرے گا اور نکاح فاسد کیا۔ مثلاً بغیر گواہوں کے یا عدت کے اندر تو قسم نہیں ٹوٹی کہ نکاح فاسد نکاح نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱..... قسم کھائی کہ لڑکے یا لڑکی کا نکاح نہ کرے گا اور نابالغ ہو تو خود کرے یا دوسرے کو وکیل کر دے دونوں صورتوں میں قسم ٹوٹ جائے گی اور بالغ ہوں تو خود پڑھانے سے ٹوٹے گی دوسرے کو وکیل کرنے سے نہیں۔ (درمختار و محمود والمختار)

مسئلہ نمبر ۲۲..... قسم کھائی کہ نکاح نہ کرے گا مجبور یا کمل یا بوڑھا ہو گیا اور اس کے باپ نے نکاح کر دیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳..... قسم کھائی کہ نکاح نہ کرے گا اور قسم سے پہلے فضولی نے نکاح کیا تھا اور بعد قسم اس نے نکاح کو جائز کر دیا تو نہیں ٹوٹی اور قسم کے بعد فضولی نے نکاح کر دیا ہے اگر قول سے جائز کرے گا ٹوٹ جائے گی اور فعل سے جائز کیا مثلاً عورت کے پاس مہر بھیج دیا تو نہیں ٹوٹی اور

اگر فضولی یا وکیل نے نکاح فاسد کیا جبتو نہیں ٹوٹے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴..... نکاح نہ کرنے کی قسم کھائی اور کسی نے مجبور کر کے نکاح کرایا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر ۲۵..... قسم کھائی کہ اتنے سے زیادہ مہر پر نکاح نہ کرے گا اور اتنے ہی پر نکاح کیا اور بعد کو مہر میں اضافہ کر دیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶..... قسم کھائی کہ پیشہ ور نکاح کرے گا اور دو گواہوں کے سامنے نکاح کیا تو نہیں ٹوٹی اور تین کے سامنے کیا تو ٹوٹ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷..... قسم کھائی کہ فلاں کو قرض نہیں دے گا اور بغیر ماننے اس نے قرض دیا اس نے لینے سے انکار کر دیا جب بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔ یونہی اگر قسم کھائی کہ فلاں سے قرض نہ لوں گا اور اس نے مانگا اس نے نہ دیا قسم ٹوٹ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۸..... قسم کھائی کہ فلاں سے کوئی چیز رعایت نہ لے گا اس نے اپنے گھوڑے پر اسے بٹھا لیا تو نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۹..... قسم کھائی کہ اس قلم سے نہیں لکھے گا اور اسے توڑ کر دوبارہ بنایا اور لکھا تو قسم ٹوٹ گئی کہ عرف میں اس توڑے ہوئے کو بھی قلم کہتے ہیں۔ (درمختار)

نماز و روزہ و حج کی قسم کا بیان

مسئلہ نمبر ۱..... نماز نہ پڑھنے یا روزہ نہ رکھنے یا حج نہ کرنے کی قسم کھائی اور فاسد ادا کیا تو قسم نہیں ٹوٹی جبکہ شروع ہی سے فاسد ہو مثلاً بغیر طہارت نماز پڑھی یا طلوعِ فجر کے بعد کھانا کھایا اور روزہ کی نیت کی اور شروعِ صحت کے ساتھ کیا بعد کو فاسد کر دیا مثلاً ایک رکعت نماز پڑھ کر توڑ دی یا روزہ رکھ کر توڑ دیا اگر چہ نیت کرنے کے تھوڑے ہی بعد توڑ دیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲..... نماز نہ پڑھنے کی قسم کھائی اور قیام قدر آیت درکوع کر کے توڑ دی یا قسم نہیں ٹوٹی اور سجدہ کر کے توڑ دی تو ٹوٹ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳..... قسم کھائی کہ ظہر کی نماز نہ پڑھے گا تو جب تک قعدہ اخیرہ میں التحیات نہ پڑھ لے قسم نہیں ٹوٹے گی یعنی اس سے قبل فاسد کرنے میں قسم نہیں ٹوٹی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴..... قسم کھائی کہ کسی کی امامت نہ کرے گا اور جماعت شروع کر دی پھر لوگوں نے اس کی اقتدا کر لی مگر اس نے امامت کی نیت نہ کی ہو تو مقتدیوں کی نماز ہو جائے گی اگر چہ جمعہ کی نماز ہو اور اس کی قسم ٹوٹ گئی۔ یونہی اگر جنازہ پڑھا بعدہ جنازہ میں لوگوں نے اس کی اقتدا کی جب بھی قسم ٹوٹی اور اگر قسم کے بعد ہوں کہ نماز میں امامت نہ کروں گا تو نماز جنازہ میں امامت کی نیت سے بھی نہیں ٹوٹے گی۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵..... قسم کھائی کہ فلاں کے پیچھے نماز نہیں پڑھے گا اور اس کی اقتدا کی مگر پیچھے کھڑا نہ ہوا بلکہ برابر یا دہنے یا بائیں کھڑے ہو کر نماز پڑھی یا قسم کھائی کہ فلاں کے ساتھ نماز نہ پڑھے گا اور اس کی اقتدا کی اگر چہ ساتھ کھڑا نہ ہوا بلکہ پیچھے کھڑا ہو قسم ٹوٹ گئی۔ (نہر)

مسئلہ نمبر ۶..... قسم کھائی کہ نماز کا وقت گزار کر پڑھے گا اور سو گیا یہاں تک کہ وقت ختم ہو گیا اگر وقت آنے سے پہلے سویا اور وقت جانے کے بعد آنکھ کھلی تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر وقت ہو جانے کے بعد سویا تو ٹوٹ گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷..... قسم کھائی کہ فلاں نماز جماعت سے پڑھے گا اور آدمی سے کم جماعت سے پڑھی یعنی چار یا تین رکعت والی میں ایک رکعت جماعت سے پائی یا قعدہ میں شریک ہوا تو قسم ٹوٹ گئی اگر چہ جماعت کا ثواب پائے گا۔ (شرح طحاوی)

مسئلہ نمبر ۸..... عورت سے کہا اگر تو نماز چھوڑے گی تجھ کو طلاق اور نماز قضا ہو گئی مگر پڑھ لی تو طلاق نہ ہوئی کہ صرف میں نماز چھوڑنا اسے کہتے ہیں کہ بالکل نہ پڑھے اگرچہ شمار قصداً قضا کر دیئے کو بھی چھوڑنا کہتے ہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹..... قسم کھائی کہ اس مسجد میں نماز نہ پڑھے گا اور مسجد بڑھائی گئی اس نے اس حصہ میں نماز پڑھی جواب زیادہ کیا گیا ہے تو قسم نہیں ٹوٹی۔ اور اگر قسم میں یہ کہا کہ فلاں محلہ کی مسجد یا فلاں شخص کی مسجد میں نماز نہ پڑھے گا اور مسجد میں کچھ اضافہ ہوا اس نے اس جگہ پڑھی تو قسم ٹوٹ گئی۔ (درمختار)

لباس کے متعلق قسم کا بیان

مسئلہ نمبر ۱..... قسم کھائی کہ اپنی عورت کے کاتے ہوئے سوت کا کپڑا نہ پہنے گا اور عورت نے سوت کاتا اور وہ بن کر کپڑا تیار ہوا اگر وہ روئی جس کا سوت بنا ہے قسم کھاتے وقت شوہر کی تھی تو پہننے سے قسم ٹوٹ گئی ورنہ نہیں اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کے کاتے ہوئے سوت کا کپڑا نہ پہنے گا اور کپڑا اس کا کاتا ہوا اور کچھ دوسرے کا دونوں کو ملا کر کپڑا بنوایا تو قسم نہ ٹوٹی اور اگر کل سوت اسی کا کاتا ہوا ہے دوسرے کے کاتے ہوئے ڈورے سے کپڑا ایسا گیا ہے قسم ٹوٹ گئی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲..... انگرکھا، چکن، شیروانی، بچیوں میں فرق ہے لہٰذا اگر قسم کھائی کہ شیروانی نہ پہنے گا تو انگرکھا پہننے سے قسم نہ ٹوٹی۔ یونہی قمیص اور کُرتے میں بھی فرق ہے لہٰذا ایک کی قسم کھائی اور دوسرا پہنا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ عرب میں قمیص کُرتے کو کہتے ہیں۔ یونہی پائجامہ اور پاجامہ میں بھی فرق ہے کُرتہ انگریزی میں پتلون پاجامہ کو کہتے ہیں۔ یونہی بوٹ نہ پہننے کی قسم کھائی اور ہندوستانی جوتا پہنا قسم نہ ٹوٹی کہ اس کو بوٹ نہیں کہتے۔

مسئلہ نمبر ۳..... قسم کھائی کہ کپڑا نہیں پہنے گا بھائی نہیں پڑھے گا تو مرادوں کا کپڑا ہے جس سے ستر چھپائیں اور اس کو پہن کر نماز جائز ہو سکے اس سے کم مثلاً ٹوپی کو پہننے میں نہیں ٹوٹے گی اور اگر عمامہ باندھا اور وہ اتنا ہے کہ ستر اس سے چھپائیں ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔ یونہی ناٹ یا دری یا قالین پہن لینے یا ٹوپہ لینے سے قسم نہ ٹوٹے گی اور پہننے سے ٹوٹ جائے گی۔ اگر قسم کھائی کہ کرتا نہ پہنے گا اور اس صورت میں کرتے کو تہبند کی طرح باندھ لیا یا چادر کی طرح اوڑھ لیا تو نہیں ٹوٹی اور اگر کہا کہ یہ کرتا نہیں پہنے گا تو کسی طرح پہنے قسم ٹوٹ جائے گی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴..... قسم کھائی کہ زیور نہیں پہنے گا تو چاندی سونے کے ہر قسم کے گہنے اور موتیوں یا جواہر کے ہار اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے قسم ٹوٹ جائے گی۔ اور چاندی کی انگوٹھی سے نہیں جبکہ ایک نگ کی ہو اور کئی نگ کی ہو تو اس سے بھی ٹوٹ جائے گی۔ یونہی اگر اس پر سونے کا ملمع ہو تو ٹوٹ جائے گی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵..... قسم کھائی کہ زمین پر نہیں بیٹھے گا اور زمین پر کوئی چیز بچھا کر بیٹھا مثلاً تختہ یا بوریا بچھوا یا چٹائی تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر بغیر بچھائے ہوئے بیٹھ گیا اگرچہ کپڑا پہنے ہوئے ہے جس کی مدت سے اس کا بدن زمین سے لگا تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر کپڑے یا رکھ وغیرہ کپڑے پر بیٹھا تو نہیں ٹوٹی کہ اسے زمین پر بیٹھنا نہ کہیں گے اور اگر گھاس پر بیٹھا تو نہیں ٹوٹی جبکہ زیادہ ہو۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶..... قسم کھائی کہ اس بچھونے پر نہیں سوئے گا اور اس پر دوسرا بچھونا بچھوا دیا اور اس پر سویا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر صرف چادر بچھائی تو ٹوٹ گئی اس چٹائی پر سونے کی قسم کھائی تھی اس پر دوسری چٹائی بچھا کر سویا تو نہیں ٹوٹی اور اگر یوں کہا تھا کہ بچھونے پر نہیں سوئے گا تو اگرچہ اس پر دوسرا بچھونا بچھا دیا ہو ٹوٹ جائے گی۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷..... قسم کھائی کہ اس تختہ پر نہیں بیٹھے گا اور اس پر دوسرا تختہ بچھا دیا تو نہیں ٹوٹی اور بچھونا یا بوریا بچھا کر بیٹھا تو ٹوٹ گئی ہاں

اگر یوں کہا کہ اس تخت کو تختوں پر نہ بیٹھے گا تو اس پر بچھا کر بیٹھنے سے نہیں ٹوٹے گی۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸..... قسم کھائی کہ زمین پر نہیں چلے گا تو جوتے یا موزے پہن کر یا پتھر پر چلے سے ٹوٹ جائے گی اور بچھونے پر چلنے سے نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹..... قسم کھائی کہ فلاں کے کپڑے یا بچھونے پر نہیں سوئے گا اور بدن کا زیادہ حصہ اس پر کر کے سویا تو ٹوٹ گئی۔ (درمختار)

مارنے کے متعلق قسم کا بیان

مسئلہ نمبر ۱..... جو فعل ایسا ہے کہ اس میں مردہ زندہ دونوں شریک ہیں یعنی دونوں کے ساتھ متعلق ہو سکتا ہے تو اس میں زندگی و موت دونوں حالتوں میں قسم کا اعتبار ہے جیسے نہلانا کہ زندہ بھی نہلا سکتے ہیں اور مردہ کو بھی اور جو فعل ایسا ہے کہ زندگی کے ساتھ خاص ہے اس میں خاص زندگی کا اعتبار ہوگا مر نے کے بعد کرنے سے قسم ٹوٹ جائے گی یعنی جبکہ اس فعل کے کرنے کی قسم کھائی اور اگر نہ کرنے کی قسم کھائی اور مر نے کے بعد وہ فعل کیا تو نہیں ٹوٹے گی جیسے وہ فعل جس سے لذت یا رنج یا خوشی ہوتی ہے کہ ظاہر میں زندگی کے ساتھ خاص ہیں اگرچہ شرما مردہ بھی بعض چیزوں سے لذت پاتا ہے اور اسے رنج و خوشی ہوتی ہے مگر ظاہر میں اس کے درک سے قاصر ہیں اور قسم کا مدار حقیقت شرعیہ پر نہیں بلکہ عرف پر ہے لہٰذا ایسا فعال میں خاص زندگی کی حالت معتبر ہے اس قاعدہ کے تحقیق بعض مثالیں سنو مثلاً قسم کھائی کہ فلاں کو نہیں نہلائے گا یا نہیں اٹھائے گا یا کپڑا نہیں پہنائے گا اور مر نے کے بعد اسے غسل دیا یا اس کا جنازہ اٹھایا یا اسے کفن پہنایا تو قسم ٹوٹ گئی کہ یہ فعل اس کی زندگی کے ساتھ خاص نہ تھے اور اگر قسم کھائی کہ فلاں کو ماروں گا یا اس سے کلام کروں گا یا اس کی ملاقات کو جاؤں گا یا اسے پیار کروں گا اور یہ فعال اس کے مر نے کے بعد کیے یعنی اسے مارا یا اس سے کلام کیا یا اس کے جنازہ کی قبر پر گیا یا اسے پیار کیا تو قسم ٹوٹ گئی کہ اب وہ ان فعال کا محل نہ رہا۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲..... قسم کھائی کہ اپنی عورت کو نہیں مارے گا اور اس کے بال پکڑ کر کھینچے یا اس کا کلا گھونٹ دیا یا دانت سے کاٹ لیا یا چٹکی لی اگر یہ فعال غصہ میں ہوئے تو قسم ٹوٹ گئی اور اگر ہنسی میں کیا ہو تو نہیں۔ یونہی اگر دل لگی میں مرد کا سر عورت کے سر سے ٹکرا دیا اور عورت کا سر ٹوٹ گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری مصر)

مسئلہ نمبر ۳..... قسم کھائی کہ تجھے ہزاروں کوڑے ماروں گا تو اس سے مراد مبالغہ ہے نہ کہ مارڈالنا یا ہزار دس کچھ نہ سے مارنا اور اگر کہا کہ مارتے مارتے بیہوش کر دوں گا یا ہزاروں کا کہ رونے لگے یا چلانے لگے یا بیتاب کر دے تو قسم اس وقت سچی ہوئی کہ جتنا کہا اتنا ہی مارے اور اگر کہا کہ تلوار سے ماروں گا یہاں تک کہ مر جائے تو یہ مبالغہ نہیں بلکہ مارڈالنے سے قسم پوری ہوئی۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۴..... قسم کھائی کہ اسے تلوار سے ماروں گا اور نیت کچھ نہ ہو اور تلوار پھیر کر کے اسے ماری تو قسم پوری ہوئی اور تلوار میان میں تھی و یونہی میان سمیت اسے ماری تو قسم پوری نہ ہوئی ہاں اگر تلوار نے میان کو کاٹ کر اس شخص کو زخمی کر دیا تو قسم پوری ہو گئی۔ اور اگر نیت یہ ہے کہ تلوار کی دھار کی طرف سے مارے گا تو پیٹ کر کے مارنے سے قسم پوری نہ ہوئی اور اگر قسم کھائی کہ اسے کلہاڑی یا تیر سے ماروں گا اور اس کے جنبش سے مارا تو قسم پوری نہ ہوئی۔ (عالمگیری مصر)

مسئلہ نمبر ۵..... قسم کھائی کہ سو کوڑے ماروں گا اور سو کوڑے جمع کر کے ایک مرتبہ میں مارا کہ سب اس کے بدن پر پڑے تو قسم بھی ہو گئی جبکہ اسے چوٹ بھی لگے اور اگر صرف چھو دیا کہ چوٹ نہ لگی تو قسم پوری نہ ہوئی۔ (ایضاً)

مسئلہ نمبر ۶..... کسی سے کہا اگر تم مجھے ملے اور میں نے تمہیں نہ مارا تو میری عورت کو طلاق ہے اور وہ شخص ایک میل کے فاصلہ سے اسے

دکھائی دیا وہ چھت پر ہے اور یہاں پر چڑھ نہیں سکتا تو طلاق واقع نہ ہوئی۔ (عالمگیری)

ادائے دین وغیرہ کے متعلق قسم کا بیان

مسئلہ نمبر ۱..... قسم کھائی کہ اس کا قرض فلاں روز ادا کروں گا اور کچھ نے روپے پیسے نہ کوئی کاروپیہ جو کاغذ نہیں لیتے اس نے قرض میں دیا تو قسم نہیں ٹوٹی اور اگر اس روز روپیہ لے کر اس کے مکان پر آیا مگر وہ نہیں ملا تو حانثی کے پاس داخل کرآئے اور نہ قسم ٹوٹ جائے گی۔ اگر یہ روپیہ پیسا نہ دیتا ہے مگر وہ انکار کرتا ہے نہیں لیتا تو اگر اس کے پاس سے قریب رکھ دینے کو لیا پیا ہے ہاتھ نہ دھونے کرے سکتا ہے تو قسم پوری ہوگئی۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲..... قسم کھائی کہ فلاں روز اس کے روپے ادا کروں گا اور وہ وقت پورا ہونے سے پہلے اس نے معاف کر دیا یا اس دن کے آنے سے پہلے ہی اس نے ادا کر دیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یونہی اگر قسم کھائی کہ یہ روٹی کل کھائے گا اور اگر آج ہی کھالی تو قسم نہیں ٹوٹی [1] اگر قرض خواہ نے قسم کھائی کہ فلاں روز روپیہ وصول کروں گا اور اس دن سے پہلے معاف کر دیا یا بری کر دیا تو نہیں ٹوٹی اور اگر دن مقرر نہ کیا تھا تو ٹوٹ گئی۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳..... قرض خواہ نے قسم کھائی کہ بغیر اپنا حق لئے تجھے نہ چھوڑوں گا پھر قرض دار سے اپنے روپے کے بدلے میں کوئی چیز خرید لی اور چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ یونہی اگر کسی عورت پر روپے تھے اور قسم کھائی کہ بغیر حق لئے نہ ہٹوں گا اور وہیں رہا یہاں تک کہ اس روپے کو مہر قرار دے کر عورت سے نکاح کر لیا تو قسم نہیں ٹوٹی۔ (ایضاً)

مسئلہ نمبر ۴..... قسم کھائی کہ بغیر اپنا حق لئے تجھ سے جدا نہ ہوں گا تو اگر وہ کسی جگہ بے کو اسے دیکھ رہا ہے اور اس کی حفاظت میں ہے تو اگرچہ کچھ فاصلہ ہو اگر جدا ہوا تو نہ پایا گیا۔ یونہی اگر مسجد کا ستون درمیان میں حائل ہو یا ایک مسجد کے اندر ہے دوسرا باہر اور مسجد کا دروازہ کھلا ہوا ہے کہ اسے دیکھتا ہے تو جدا نہ ہوا اور اگر مسجد کی دیوار درمیان میں حائل ہے کہ اسے نہیں دیکھتا اور ایک مسجد میں ہے اور دوسرا باہر تو جدا ہو گیا اور قسم ٹوٹ گئی اور قرض دار کو۔ مکان میں بند کر کے باہر سے قفل لگا دیا اور دروازہ پر بیٹھا ہے اور کنجی اس کے پاس ہے تو جدا نہ ہوا اور قرض دار نے اسے پکڑ کر مکان میں بند کر دیا اور کنجی قرض دار کے پاس ہے تو قسم ٹوٹ گئی۔ (ایضاً)

مسئلہ نمبر ۵..... قسم کھائی کہ اس سے اپنا روپیہ وصول کروں گا تو اختیار ہے کہ خود وصول کرے یا اس کا وکیل اور خواہ خود اسی سے لے لیا اس کے وکیل یا ضامن سے یا اس سے جس پر اس نے حوالہ کر دیا بہر حال قسم پوری ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶..... قرض خواہ قرض دار کے دروازہ پر آیا اور قسم کھائی کہ بغیر لئے نہ ہٹوں گا اور قرض دار نے آ کر اسے دھکا دے کر ہٹا دیا مگر اس کے دھکیلنے سے ہٹا خود اپنے قدم نہ چلا اور جب اس جگہ سے ہٹا دیا اب اس کے بعد بغیر لئے چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی کہ وہاں سے خود نہ ہٹا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷..... قسم کھائی کہ میں اپنا روپیہ ایک دفعہ لوں گا تھوڑا تھوڑا نہیں لوں گا اور ایک ہی مجلس میں دس دس یا پچیس پچیس گن گن کر اسے دینا گیا اور یہ لیتا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی یعنی گنتے میں جو بیٹھ ہوا اس کا قسم میں اعتبار نہیں اس کو تھوڑا تھوڑا لینا کہیں گے اور اگر تھوڑے تھوڑے روپے لئے تو قسم ٹوٹ جائے گی۔ مگر جب تک کل روپے پر قبضہ نہ کر لے نہیں ٹوٹے گی یعنی جس وقت سب روپے پر قبضہ ہو جائے گا اس وقت ٹوٹے گی اس سے پہلے اگرچہ کئی مرتبہ تھوڑے تھوڑے لئے ہیں حکم قسم نہیں ٹوٹی۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۸..... کسی نے کہا اگر میرے پاس مال ہو تو عورت کو طلاق اور اس کے پاس مکان اور اسباب ہیں جو تجارت کے لئے نہیں طلاق نہ ہوئی۔ (درمختار)

---

[1] یہاں پر اکثر کتب میں ــــــ کا نشان خاتمہ جام نے لگایا (دردہ)

مسئلہ نمبر ۹.....قسم کھائی کہ یہ چیز فلاں کو ہبہ کروں گا اس نے ہبہ کیا مگر اس نے قبول نہ کیا تو قسم سچی ہوگئی اور قسم کھائی کہ اس کے ہاتھ بیچوں گا اور اس نے کہا کہ میں نے یہ چیز تیرے ہاتھ بیچی مگر اس نے قبول نہ کیا تو قسم ٹوٹ گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰.....قسم کھائی کہ خوشبو نہ سونگھے گا اور بلا قصد ناک میں گئی تو قسم نہیں ٹوٹی اور قصداً سونگھی تو ٹوٹ گئی۔ (کبیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۱.....قسم کھائی کہ فلاں شخص جو حکم دے گا بجالاؤں گا اور جس چیز سے منع کرے گا باز رہوں گا اور اس نے یہ نہ کہا کہ اس کے پاس جانے سے منع کردیا اور یہ نہیں ہے اگر وہاں کوئی قرینہ ایسا تھا جس سے یہ سمجھا جاتا ہو کہ اس سے منع کرے گا اس سے بھی باز آؤں گا تب قسم ٹوٹ گئی ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

حدود کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۙ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ۖ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ (پ۱۹ الفرقان ۶۸ تا ۷۰)

اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق اور بہ کاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا بڑھتا جائے گا اس پر عذاب قیامت کے دن اور ہمیشہ اس میں ذلت سے رہے گا مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(ترجمہ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ (پ۱۸ المؤمنون ۵ تا ۷)

اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں تو جو ان دو کے سوا اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں

(ترجمہ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَآءَ سَبِيْلًا (پ۱۵ بنی اسرائیل ۳۲)

اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت بری راہ

(ترجمہ کنزالایمان)

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۠ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (پ۱۸ النور ۲)

جو کوئی بدکار ہو اور جو مرد ان میں ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں اگر تم ایمان لائے ہو اللہ اور پچھلے دن پر اور چاہئے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو

(ترجمہ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (پ۱۸ النور ۳۳)

اور مجبور نہ کرو اپنی کنیزوں کو بدکاری پر جب کہ وہ بچنا چاہیں تاکہ دنیوی زندگی کا کچھ مال چاہو جو انہیں مجبور کرے گا تو بیشک اللہ بخشنے والا ہے ان کے کہ وہ مجبوری ہی کی حالت پر ہیں بخشنے والا مہربان ہے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

حدیث ۱..... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور نسائی رحمۃ اللہ علیہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ ﷻ کی حدود میں سے کسی حد کا قائم کرنا چالیس رات کی عبادت سے بہتر ہے۔

حدیث ۲..... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ ﷻ کی حدود کو قریب و بعید سب میں قائم کرو اور اللہ ﷻ کے حکم بجالانے میں ملامت کرنے والے کی ملامت نہیں نہ روکے۔

حدیث ۳..... بخاری مسلم داؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ ایک مخزومیہ عورت نے چوری کی جس کی وجہ سے قبیلہ کو فکر پیدا ہوئی (کہ اس کو کس طرح حد سے بچالیا جائے) آپس میں لوگوں نے کہا کہ اس کے بارے میں کون شخص رسول اللہ ﷺ سے سفارش کرے گا پھر لوگوں نے کہا کہ سوا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے جو رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں کوئی شخص سفارش کرنے کی جرأت نہیں کرسکتا۔ غرض اسامہ رضی اللہ عنہ نے سفارش کی اس پر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تو حد کے بارے میں سفارش کرتا ہے پھر حضور ﷺ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور اس خطبہ میں یہ فرمایا کہ اگلے لوگوں کو اس بات نے ہلاک کیا کہ اگر ان میں کوئی شریف چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے۔ قسم ہے خدا کی اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ (والعیاذ باللہ تعالیٰ) چوری کرتی تو اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔

حدیث ۴..... امام احمد ابوداؤد و نسائی بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے سنا کہ جس کی سفارش حد قائم کرنے میں حائل ہو جائے اس نے اللہ ﷻ کی مخالفت کی اور جو جان کر باطل کے بارے میں جھگڑا کرے وہ ہمیشہ اللہ ﷻ کی ناراضی میں ہے جب تک اس سے جدا نہ ہو جائے اور جو شخص مومن کے متعلق ایسی چیز کہے جو اس میں نہ ہو اللہ ﷻ اسے روغۃ الخبال میں اس وقت تک رکھے گا جب تک اس کے گناہ کی سزا پوری نہ ہو لے روغۃ الخبال جہنم میں ایک جگہ ہے جہاں جہنمیوں کا خون اور پیپ جمع ہوگا۔

حدیث ۵..... ابوداؤد و نسائی بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حد کو آپس میں تم معاف کر سکتے ہو (یعنی جب تک اس کا مقدمہ میرے پاس پیش نہ ہو تمہیں معاف کرنے کا اختیار ہے) اور میری خدمت میں پہنچنے کے بعد واجب ہو جائے گی (یعنی اب ضرور قائم ہوگی)۔

حدیث ۶..... ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا (اپنے آخر) عزت داروں کی لغزشیں دفع کرو مگر حد و کو ان کو دفع نہیں کرسکتے۔

حدیث ۷..... بخاری و مسلم و ابوداؤد ابوہریرہ و زید بن خالد رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ دو شخص نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں مقدمہ پیش کیا۔ ایک نے کہا کہ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے موافق فیصلہ فرمایئے دوسرے نے بھی کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کیجئے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے ارشاد فرمایا عرض کرو۔ اس نے کہا میرا لڑکا اس کے یہاں مزدور تھا اس نے اس کی عورت سے زنا کیا لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تیری کمبر سے لڑکے پر رجم ہے میں نے سو بکریاں اور ایک کنیز اپنے لڑکے کے فدیہ میں دی پھر جب میں نے اہل علم سے سوال کیا تو انہوں نے بتایا کہ تیری کمبر سے لڑکے پر سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا اور اس کی عورت پر رجم ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں تم دونوں میں کتاب اللہ سے فیصلہ کروں گا بکریاں اور کنیز واپس کی جائیں اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کو شہر بدر (کیا جائے اس کے بعد انیس رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا) اے انیس (صبح کو تم اس کی عورت کے پاس جاؤ وہ اقرار کرے تو رجم کر دو۔ عورت نے اقرار کیا اور اس کو رجم کیا گیا۔

حدیث ۸..... صحیح بخاری شریف میں زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو حکم فرماتے سنا کہ جو شخص زنا کرے اور محصن نہ ہو تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک برس کے لئے شہر بدر کر دیا جائے۔

حدیث ۹..... بخاری و مسلم وغیرہما اللہ راوی ابو ہریرہ و زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ ﷻ نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل فرمائی اور اللہ ﷻ نے جو کتاب نازل فرمائی اس میں آیت رجم بھی ہے۔ خود رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور حضور ﷺ کے بعد ہم نے رجم کیا اور رجم کتاب اللہ میں ہے اور یہ حق ہے۔ رجم اس پر ہے جو زنا کرے اور محصن ہو خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ گواہوں سے زنا ثابت ہوا حمل ہونا اقرار ہو۔

حدیث ۱۰..... بخاری و مسلم وغیرہما رضی اللہ عنہم راوی کہ یہودیوں میں سے ایک مرد و عورت نے زنا کیا تھا یہ لوگ حضور ﷺ کی خدمت میں مقدمہ لائے (شاید اس خیال سے کہ شاید کوئی معمولی سزا حضور ﷺ تجویز فرمائیں تو قبول کر لیں گے) جا کر کہا کہ یہ خود فیصلہ تمہارے ایک نبی نے کیا خاتم الانبیاء ﷺ (حضور ہیں) حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تورات میں رجم کے متعلق کیا ہے۔ یہودیوں نے کہا ہم ذلیل کو فضیحت اور رسوا کرتے ہیں اور کوڑے مارتے ہیں۔ (یعنی تورات میں رجم کا حکم نہیں ہے) عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم جھوٹ کہتے ہو تورات میں بالشبہ رجم ہے۔ تورات لاؤ۔ یہودی تورات لائے اور کھول کر ایک شخص پڑھنے لگا اس نے آیت رجم پر ہاتھ رکھ کر قبل اور بعد کو پڑھنا شروع کیا (آیت رجم کو چھپا لیا اور اس کے قبل بعد پڑھا)۔

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاتھ اٹھا اس نے ہاتھ اٹھایا تو آیت رجم اس کے نیچے چمک رہی تھی۔ حضور ﷺ نے زانی اور زانیہ کے متعلق حکم فرمایا وہ دونوں رجم کئے گئے اور یہودیوں سے دریافت فرمایا کہ جب تمہارے یہاں رجم موجود ہے تو کیوں تم نے اسے چھوڑ دیا ہے۔ یہودیوں نے کہا جب یہ ہے کہ ہمارے یہاں جب کوئی شریف والا زنا کرتا تو اسے چھوڑ دیا کرتے تھے اور کوئی غریب ایسا کرتا تو اسے رجم کرتے پھر ہم نے مشورہ کیا کہ کوئی ایسی تجویز کرنی چاہئے جو امیر و غریب سب پر جاری کی جائے لہٰذا ہم نے یہ سزا تجویز کی کہ اس کا منہ کالا کریں اور گدھے پر الٹا سوار کر کے شہر میں تشہیر کریں۔

اب ہم چاہتے ہیں کہ زنا کی مذمت اور قباحت میں جو احادیث وارد ہوئی ان میں سے بعض ذکر کریں۔

حدیث ۱۱..... بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی رضی اللہ عنہم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زنا کرنے والا جس وقت زنا کرتا ہے مومن نہیں رہتا اور چور جس وقت چوری کرتا ہے مومن نہیں رہتا اور شرابی جس وقت شراب پیتا ہے مومن نہیں رہتا اور نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ جب ان افعال کو کرتا ہے تو اسلام کا پٹا اپنی گردن سے نکال دیتا ہے پھر اگر توبہ کرے تو اللہ ﷻ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص سے نور ایمان جدا ہو جاتا ہے۔

حدیث ۱۲..... ابوداؤد و ترمذی و نسائی و حاکم رضی اللہ عنہم راوی کہ حضور ﷺ فرمایا جب مرد زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان نکل کر سر پر مثل سائبان کے ہو جاتا ہے جب اس فعل سے جدا ہوتا ہے تو اس کی طرف ایمان لوٹ آتا ہے۔

حدیث ۱۳..... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے راوی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس قوم میں زنا ظاہر ہو گا وہ قحط میں گرفتار ہوگی اور جس قوم میں رشوت کا عمل ہوگا وہ رعب میں گرفتار ہوگی۔

حدیث ۱۴..... صحیح بخاری کی ایک طویل حدیث سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ رات میں نے دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے زمین مقدس کی طرف لے گئے۔ (اس حدیث میں چند مشاہدات بیان فرمائے ان میں ایک یہ بات بھی ہے) ہم ایک سوراخ کے پاس پہنچے جو تنور کی طرح اوپر سے تنگ ہے اور نیچے سے کشادہ ہے اس میں آگ جل رہی ہے اور اس آگ میں کچھ مرد اور عورتیں برہنہ ہیں جب آگ کا شعلہ بلند ہوتا ہے تو وہ لوگ اوپر آجاتے ہیں اور جب شعلہ کم ہو جاتے ہیں تو شعلے کے ساتھ وہ بھی اندر چلے جاتے ہیں (یہ ان لوگ ہیں کے متعلق بیان فرمایا) یہ زانی مرد اور عورتیں ہیں۔

حدیث ۱۵..... حاکم رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس بستی میں زنا اور سود ظاہر ہو جائے تو انہوں نے اپنے لئے اللہ ﷻ کے عذاب کو حلال کیا۔

حدیث ۱۶..... ابوداؤد و نسائی و ابن حبان رحمہم اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو عورت کسی قوم میں اس کو داخل کردے جو اس قوم میں نہ ہو (یعنی ناکردہ اور اس سے ولادت) تو اسے اللہ ﷻ کی رحمت کا حصہ نہیں اور اسے جنت میں داخل نہ فرمائے گا۔

حدیث ۱۷..... مسلم و نسائی رحمہما اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین شخصوں سے اللہ ﷻ نہ کلام فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ بوڑھا زنا کرنے والا اور جھوٹ بولنے والا بادشاہ اور فقیر متکبر۔

حدیث ۱۸..... بزار رحمۃ اللہ علیہ بریدہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں بوڑھے زانی پر لعنت کرتی ہیں اور زانیوں کی شرمگاہ کی بدبو جہنم والوں کو ایذا دے گی۔

حدیث ۱۹..... بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی رحمہم اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کون سا گناہ سب سے بڑا ہے فرمایا کہ تو اللہ ﷻ کے ساتھ کسی کو شریک کرے حالانکہ تجھے اس نے پیدا کیا میں نے عرض کی بیشک یہ بہت بڑا ہے پھر اس کے بعد کون سا گناہ فرمایا یہ کہ اپنی اولاد کو اس لئے قتل کرڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ میں نے عرض کی پھر کون سا فرمایا یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی عورت سے زنا کرے۔

حدیث ۲۰..... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ و ابوداؤد رحمہما اللہ مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے راوی حضور ﷺ نے صحابہ سے ارشاد فرمایا زنا کے بارے میں تم کیا کہتے ہو لوگوں نے عرض کی وہ حرام ہے اللہ ﷻ و رسول ﷺ نے اسے حرام کیا وہ قیامت تک حرام رہے گا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دس عورتوں کے ساتھ زنا کرنا اپنے پڑوسی کی عورت کے ساتھ زنا کرنے سے آسان ہے۔

حدیث ۲۱..... حاکم و بیہقی رحمہما اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا اے جوانان قریش اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو زنا نہ کرو۔ جو شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں ان کے لئے جنت ہے۔

حدیث ۲۲..... ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت جب پانچ نمازیں پڑھے اور پارسائی کرے اور شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔

حدیث ۲۳..... بخاری و ترمذی رحمہما اللہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص اس چیز کا جو جبڑوں کے درمیان ہے (زبان) اور اس چیز کا جو دونوں پاؤں کے درمیان ہے (شرمگاہ) ضامن ہو (کہ ان سے خلاف شرع ذکر کرے) میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔

حدیث ۲۴..... امام احمد و ابن ابی الدنیا و ابن حبان و حاکم رضی اللہ عنہم عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا میرے لئے چھ چیز کے ضامن ہو جاؤ۔ میں تمہارے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ (1) بات بولو تو سچ بولو (2) وعدہ کرو تو پورا کرو (3) تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو ادا کرو (4) اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو اور (5) اپنی نگاہوں کو پست کرو (6) اپنے ہاتھوں کو روکو۔

حدیث ۲۵..... ترمذی و ابن ماجہ و حاکم رضی اللہ عنہم ابن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کو قوم لوط کا عمل کرتے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر ڈالو۔

حدیث ۲۶..... ترمذی و ابن ماجہ و حاکم رضی اللہ عنہم جابر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی امت پر سب سے زیادہ جس چیز کا خوف ہے وہ عمل قوم لوط ہے۔

حدیث ۲۷..... زین رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس و ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ملعون ہے وہ جو قوم لوط کا عمل کرے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونوں کو جلا دیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان پر دیوار گرا دی۔

حدیث ۲۸..... ترمذی و نسائی و ابن حبان و حاکم رضی اللہ عنہم عباس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل اس مرد کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو مرد کے ساتھ جماع کرے یا عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے۔

حدیث ۲۹..... ابو یعلی عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا حیا کرو کہ اللہ عزوجل حق بات بیان کرنے سے باز نہ رہے گا اور عورتوں کے پیچھے کے مقام میں جماع نہ کرو۔

حدیث ۳۰..... حدیث امام احمد و ابوداؤد و حاکم رضی اللہ عنہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے وہ ملعون ہے۔

احکام فقہیہ: حد ایک قسم کی سزا ہے جس کی مقدار شریعت کی جانب سے مقرر ہے کہ اس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی اس سے مقصود لوگوں کو ایسے کام سے باز رکھنا ہے جس کی یہ سزا ہے اور جس پر حد قائم کی گئی وہ جب تک توبہ نہ کرے محض حد قائم کرنے سے پاک نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۱..... جب حاکم کے پاس ایسا مقدمہ پہنچ جائے اور ثبوت گزر جائے تو سفارش جائز نہیں اور اگر کوئی سفارش کرے بھی تو حاکم کو چھوڑنا جائز نہیں اور حاکم کے پاس پیش ہونے سے پہلے توبہ کر لے تو حد ساقط ہو جائے گی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲..... حد قائم کرنا بادشاہ اسلام یا اس کے نائب کا کام ہے یعنی باپ اپنے بیٹے پر یا آقا اپنے غلام پر نہیں قائم کر سکتا اور شرط یہ ہے کہ جس پر قائم ہو اس کی عقل درست ہو اور بدن سلامت ہو فلہٰذا پاگل اور نشہ والے اور مریض اور ضعیف نقاہت پر قائم نہ کریں گے پاگل اور نشہ والا جب ہوش میں آئے اور بیمار جب تندرست ہو جائے اس وقت حد قائم کریں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳..... حد کی چند صورتیں ہیں ان میں سے ایک حد زنا ہے وہ زنا جس میں حد واجب ہوتی ہے یہ ہے کہ مرد کا عورت مشتہاۃ کے آگے کے مقام میں بطور حرام بقدر حشفہ دخول کرنا اور وہ عورت ایسی کی زوجہ نہ باندی یا ان دونوں کا شبہ ہو نہ شبہ مشتہاۃ ہو اور وہ دخول کرنے والا مکلف ہو اور گونگا نہ ہو اور مجبور نہ کیا گیا ہو۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴..... حشفہ سے کم دخول میں حد واجب نہیں اور جس کا حشفہ کاٹا ہو تو مقدار حشفہ کے دخول سے حد واجب ہوگی۔ مجنون و نابالغ نے بھی کی تو حد واجب نہیں۔ اگر نابالغ سمجھ والا ہو۔ یونہی اگر گونگا یا مجبور کیا گیا ہو یا اپنی چھوٹی لڑکی کے ساتھ کیا جو مشتہاۃ نہ ہو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴..... جس عورت سے بغیر گواہوں سے نکاح کیا یا لونڈی سے بغیر مولیٰ کی اجازت کے نکاح کیا یا غلام نے بغیر اذن مولیٰ نکاح کیا اور ان صورتوں میں وطی ہوئی تو حد نہیں۔ یونہی کسی نے اپنے لڑکے کی باندی یا غلام کی باندی سے جماع کیا تو حد نہیں کہ ان سب میں شبہ

نکاح یا شبہ ملک ہے اور جس عورت کو تین طلاقیں دیں عدت کے اندر اس سے ولی کی بالغ کے نے باپ کی باندی سے ولی کی اگر اس کا یہ گمان تھا کہ ولی حلال ہے تو حد نہیں ورنہ ہے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۵..... حاکم کے نزدیک زنا اس وقت ثابت ہوگا جب چار مرد ایک مجلس میں لفظ زنا کے ساتھ شہادت ادا کریں یعنی یہ کہیں کہ اس نے زنا کیا ہے اگر ولی یا جماع کا لفظ کہیں گے تو ثابت نہ ہوگا۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶..... اگر چاروں گواہ یکے بعد دیگرے آ کر مجلس قضا میں بیٹھے اور ایک ایک نے اٹھ اٹھ کر قاضی کے سامنے شہادت دی تو گواہی قبول کر لی جائے گی اور اگر دار القضا کے باہر سب جمع تھے اور وہاں سے ایک ایک نے آ کر گواہی دی تو گواہی مقبول نہ ہوگی اور ان گواہوں پر تہمت کی حد لگائی جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷..... دو گواہوں نے یہ گواہی دی کہ اس نے زنا کیا ہے اور دو یہ کہتے ہیں کہ اس نے زنا کا اقرار کیا تو نہ اس پر حد ہے نہ گواہوں پر اور اگر تین نے شہادت دی کہ زنا کیا ہے اور ایک نے یہ کہا کہ اس نے زنا کا اقرار کیا ہے تو ان تینوں پر حد قائم کی جائے گی۔ (قمر)

مسئلہ نمبر ۸..... اگر چار عورتوں نے شہادت دی تو اس پر حد ہے نہ ان پر (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹..... جب گواہ گواہی دے لیں تو قاضی ان سے دریافت کرے گا کہ زنا کس کو کہتے ہیں؟ جب گواہ اس کو بتا لیں گے اور کہیں گے کہ ہم نے دیکھا کہ اس کے ساتھ ولی جیسے سرمہ دانی میں سلائی ہوتی ہے تو ان سے دریافت کرے گا کہ کس طرح زنا کیا؟ یعنی اکراہ و مجبوری میں تو نہ ہوا۔ جب یہ بھی بتا لیں گے تو پوچھے گا کہ کب کیا؟ کہ زنا دور از گزر کرتا ہوئی تو نہ ہوئی۔ پھر پوچھے گا کس عورت کے ساتھ کیا؟ کہ ممکن ہے وہ عورت ایسی ہو جس سے ولی پر حد نہیں۔ پھر پوچھے گا کہاں زنا کیا؟ کہ شاید دار الحرب میں ہوا تو حد نہ ہوگی جب گواہ ان سب سوالوں کا جواب دے لیں گے تو اگر ان گواہوں کا عادل ہونا قاضی کو معلوم ہے تو فبہا ورنہ ان کی حالت کی تفتیش کرے گا یعنی پوشیدہ اور علانیہ اس کو دریافت کرے گا پوشیدہ یوں کہ ان کے نام اور پتے لکھ کر وہاں کے لوگوں سے دریافت کرے گا اگر وہاں کے معتبر لوگ اس مرکو لکھ کر دیں کہ یہ عادل ہے اس کی گواہی قابل قبول ہے اس کے بعد جس نے ایسا لکھا ہے قاضی اسے بلا کر گواہ کے سامنے دریافت کرے گا جس شخص کی نسبت سے تم نے ایسا لکھا یا بیان کیا ہے وہ یہی ہے۔ جب وہ تصدیق کر لے گا تو اب گواہ کی عدالت ثابت ہوئی اب اس کے بعد اس شخص سے جس کی نسبت زنا کی شہادت گزری قاضی یہ دریافت کرے گا کہ وہ شخص ہے یا نہیں (احصان کے معنی یہاں پر یہ ہیں کہ آزاد عاقل بالغ ہو جس نے نکاح صحیح کے ساتھ وطی کی ہو) اگر وہ شخص ہونے کا اقرار کرے یا اس نے تو انکار کیا مگر گواہوں سے اس کا شخص ہونا ثابت ہوا تو احصان کے معنی دریافت کریں گے یعنی اگر خود اس نے شخص ہونے کا اقرار کیا ہے تو اس سے احصان کے معنی پوچھیں گے اور گواہوں سے احصان ثابت ہوا تو گواہوں سے دریافت کریں گے اگر اس کے صحیح معنی بتا دیئے تو رجم کا حکم دیا جائے گا اور اگر اس نے کہا میں شخص نہیں ہوں اور گواہوں سے بھی اس کا احصان ثابت نہ ہوا تو سو دُرّے مارنے کا قاضی حکم دے گا۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۰..... گواہوں سے قاضی نے جب زنا کی حقیقت دریافت کی تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے جو بیان کیا ہے اب اس سے زیادہ بیان نہ کریں گے۔ یا بعض نے حقیقت بیان کی اور بعض نے نہیں تو ان دونوں صورتوں میں حد نہیں نہ اس پر نہ گواہوں پر۔ یونہی جب ان سے پوچھا کہ کس عورت سے زنا کیا تو کہنے لگے ہم اسے نہیں پہچانتے پہلے تو یہ کہا کہ ہم نہیں پہچانتے بعد میں کہا کہ فلاں عورت کے ساتھ جب بھی حد نہیں۔ (قمر)

مسئلہ نمبر ۱۱..... دوسرا طریقہ اس کے ثبوت کا اقرار ہے کہ قاضی کے سامنے چار بار چار مجلسوں میں ہوش کی حالت میں صاف اور صریح لفظ میں زنا کا اقرار کرے اور تین مرتبہ تک ہر بار قاضی اس کے اقرار کو رد کر دے جب چوتھی بار اس نے اقرار کیا اب وہی پانچ سوال قاضی اس

ے بھی کرے گا یعنی زنا کس کو کہتے ہیں؟ اور کس کے ساتھ کیا؟ اور کب کیا؟ اور کہاں کیا؟ اور کس طرح کیا؟

اگر سب سوالوں کا جواب ٹھیک طور پر دے دے تو حد قائم کریں گے اور اگر قاضی کے سامنے اقرار کیا یا نشہ کی حالت میں کیا یا جس عورت کے ساتھ زنا کا ہے وہ عورت انکار کرتی ہے یا عورت جس مرد کو بتاتی ہے وہ مرد انکار کرتا ہے یا وہ عورت گونگی یا مرد گونگا ہے یا وہ عورت کہتی ہے میرا اس کے ساتھ نکاح ہوا ہے جس وقت زنا کرنا بتاتا ہے اس وقت میں اس کی زوجیت کی یا مرد کا عنہ تناسل بالکل کٹا ہے یا عورت کا سوراخ بند ہے غرض جس کے ساتھ زنا کا اقرار ہے وہ منکر ہے یا خود اقرار کرنے والے میں ملاحیت نہ ہو یا جس کے ساتھ بتاتا ہے اس سے زنا میں حد نہ ہو تو ان سب صورتوں میں حد نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲..... زنا کے بعد اگر ان دونوں کا باہم نکاح ہوا تو یہ نکاح حد کو دفع نہ کرے گا۔ یعنی اگر عورت کنواری تھی اور زنا کے بعد اسے خرید لیا تو اس سے حد ساقط نہ ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳..... اگر ایک ہی مجلس میں چار بار اقرار کیا تو یہ ایک اقرار اقرار دیا جائے گا اور اگر چار دنوں میں یا چار مجلسوں میں چار اقرار ہوئے تو حد ہے جبکہ اور شرائط بھی پائی جائیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴..... بہتر یہ کہ قاضی اسے یہ تلقین کرے کہ شاید تو نے بوسہ لیا ہوگا یا چھوا ہوگا یا شبہ کے ساتھ ولی کی ہوئی یا تو نے اس سے نکاح کیا ہوگا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵..... اقرار کرنے والے سے جب پوچھا گیا کہ تو نے کس عورت سے زنا کیا ہے تو اس نے کہا کہ پھپھو نانی یا جس عورت کا نام لیتا ہے وہ اس وقت یہاں موجود نہیں کہ اسے دریافت کیا جائے تو ایسے اقرار پر بھی حد قائم کریں گے۔ (نہر)

مسئلہ نمبر ۱۶..... قاضی کو اگر ذاتی علم ہے کہ اس نے زنا کیا ہے تو اس کی بنا پر حد قائم نہیں کرسکتا جب تک چار مردوں کی گواہیاں نہ گزاریں یا زانی چار بار اقرار نہ کرے گا اور اگر کہیں دوسری جگہ اس نے اقرار کیے اور اس اقرار کی شہادت قاضی کے پاس سے گزری تو اس کی بنا پر حد نہیں۔ (نہر)

مسئلہ نمبر ۱۷..... جب اقرار کرلے گا تو قاضی دریافت کرے گا کہ وہ محصن ہے یا نہیں اگر وہ محصن ہونے کا بھی اقرار کرے تو احسان کے معنی پوچھے اگر بیان کردے تو رجم ہے اور اگر محصن ہونے سے انکار کرے اور گواہوں سے اس کا محصن ہونا ثابت ہے جب بھی رجم ہے ورنہ درے سا سا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۸..... اقرار کر چکنے کے بعد اب انکار کرتا ہے حد قائم کرنے سے پہلے یا درمیان میں یا اثنائے حد میں بھاگنے لگا کہتا ہے کہ میں نے اقرار ہی نہ کیا تھا تو اسے چھوڑ دیں گے حد قائم نہ کریں گے اور اگر شہادت سے زنا ثابت ہوا تو رجوع یا انکار یا بھاگنے سے حد موقوف نہ کریں گے اور اگر اپنے محصن ہونے کا اقرار کیا تھا پھر اس سے رجوع کرلیا تو رجم نہ کریں گے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۹..... گواہوں سے زنا ثابت ہوا اور حد قائم کی جارہی تھی، اثنائے حد میں بھاگ گیا تو اسے روک کر پکڑیں اگر فوراً مل جائے تو بقیہ حد قائم کریں اور چند روز کے بعد ملا تو حد ساقط ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۰..... رجم کی صورت یہ ہے کہ اسے میدان میں لے جا کر اس قدر پتھر ماریں کہ مر جائے اور رجم کے لئے لوگ نماز کی طرح صفیں باندھ کر کھڑے ہوں جب ایک صف مار چکے تو یہ ہٹ جائے اب اور لوگ ماریں اگر رجم میں ہر شخص یہ قصد کرے کہ ایسا ماروں کہ مر جائے تو اس میں بھی حرج نہیں ہاں اگر یہ اس کا دلی رجحان ہے تو ایسا قصد کرنے کی اجازت نہیں اور اگر ایسے شخص کو جس پر رجم کا حکم ہو چکا ہے کسی نے قتل کر ڈالا یا اس کی آنکھ پھوڑ دی تو اس پر قصاص ہے نہ دیت بلکہ سزا دیں گے کہ اس نے کیوں پیش قدمی کی ہاں اگر حکم رجم سے پہلے ایسا کیا تو قصاص

یا وہ ثابت واجب ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۱..... اگر زنا ان گواہوں سے ثابت ہوا ہے تو رجم میں یہ شرط ہے کہ پہلے گواہ ماریں اگر گواہ رجم کرنے سے کسی وجہ سے مجبور ہے مثلاً سخت بیمار ہے یا ان کے ہاتھ نہ ہوں تو ان کے سامنے قاضی پہلے پتھر مارے اور اگر گواہ مارنے سے انکار کریں یا وہ سب کہیں چلے گئے یا مر گئے یا ان میں سے ایک نے انکار کیا یا چلا گیا یا مر گیا یا گونگا ہو گیا کہ ان کے ہاتھ کسی وجہ سے کاٹے گئے تو ان سب صورتوں میں رجم ساقط ہو گیا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۲..... سب گواہوں میں یا ان میں سے ایک میں کوئی ایسی بات پیدا ہو گئی جس کی وجہ سے وہ اب اس قابل نہیں کہ گواہی قبول کی جائے مثلاً فاسق ہو گیا یا اندھا ہو گیا یا گونگا ہو گیا یا اس پر تہمت زنا کی حد ماری گئی اگر چہ عیب حکم رجم کے بعد پائے گئے تو رجم ساقط ہو جائے گا۔ یہ تبھی اگر زانی غیر محصن ہو تو کوڑے سارا بھی ساقط ہے ہو گواہ مر گیا یا غائب ہو گیا تو دوسرے مارنے کی حد ساقط نہ ہوگی۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۳..... گواہوں کے بعد بادشاہ پتھر مارے گا پھر اور لوگ۔ اور اگر زنا کا ثبوت زانی کے اقرار سے ہوا تو پہلے بادشاہ شروع کرے اس کے بعد اور لوگ۔

مسئلہ نمبر ۲۴..... اگر قاضی عادل غیبہ نے رجم کا حکم دیا ہے تو اس کی ضرورت نہیں کہ جو لوگ حکم دینے کے وقت موجود تھے وہی رجم کریں بلکہ اگر وہ ان کے سامنے شہادت گزاری ہو رجم کر سکتے ہیں اور اگر قاضی اس صفت کا نہ ہو تو جب تک شہادت سامنے گزاری ہو یا فیصلہ کی تحقیق کر کے حوالہ شرع نہ پالے اس وقت تک رجم جائز نہیں۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۵..... جس کو رجم کیا گیا اسے غسل و کفن دیا اس کی نماز پڑھنا ضروری ہے۔ (تنویر)

مسئلہ نمبر ۲۶..... اگر وہ شخص جس کا زنا ثابت ہوا محصن نہ ہو تو اسے درے مارے جائیں اگر آزاد ہے تو سو درے اور غلام یا باندی ہے تو پچاس اور درے اس قسم کا ہو جس کے کنارہ پر گرہ نہ ہو اس کا کنارہ سخت ہو اگر ایسا نہ ہو تو اس کو کوڑ کر لائم کر لیں اور متوسط طور پر ماریں نہ تو بہت زور سے نہ دوسرے کو سر سے اونچا اٹھا کر مارے نہ بدن پر پڑنے کے بعد اسے کھینچے بلکہ اوپر کو اٹھا لے اور بدن پر ایک ہی جگہ نہ مارے بلکہ مختلف جگہوں پر مگر پیٹھ اور سر اور شرمگاہ پر نہ مارے۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۷..... درے مارنے کے وقت مرد کے کپڑے اتار لئے جائیں مگر تہبند یا پاجامہ نہ اتاریں کہ ضروری ہے اور عورت کے کپڑے نہ اتارے جائیں بلکہ پوستین یا روئی بھرا ہوا کپڑا پہنے ہو تو اسے اتروا لیں مگر جبکہ اس کے نیچے کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو تو اسے بھی نہ اتروائیں اور مرد کو کھڑا کر کے اور عورت کو بٹھا کر درے مارے زمین پر لٹا کر نہ ماریں اور اگر مرد کھڑا نہ ہو تو اسے ستون سے باندھ دیا پکڑ کر کوڑے ماریں اور عورت کے لئے اگر گڑھا کھودا جائے تو جائز ہے یعنی جبکہ زنا کا ثبوت گواہوں سے ثابت ہوا ہو اور مرد کے لئے نہ کھودیں۔ (عالمگیری و درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۸..... اگر ایک دن پچاس کوڑے مارے دوسرے دن پھر پچاس تو کافی ہیں اور اگر ہر روز ایک ایک یا دو دو کوڑے مارے اور یوں مقدار پوری کی تو کافی نہیں۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۹..... یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ کوڑے بھی ماریں اور رجم بھی کریں اور یہ بھی نہیں کہ کوڑے مار کر کچھ دنوں کے لئے شہر بدر کر دیں ہاں اگر حاکم کے نزدیک شہر بدر کرنے میں کوئی مصلحت ہو تو کر سکتا ہے مگر یہ حد کا نہ داخل نہیں بلکہ امام کی جانب سے ایک علیحدہ سزا ہے۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰..... زانی اگر مریض ہے تو رجم کر دیں گے مگر کوڑے نہ ماریں گے جب تک اچھا نہ ہو جائے۔ ہاں اگر بیمار ہو کہ اچھے ہونے کی امید نہ ہو تو بیماری ہی کی حالت میں کوڑے ماریں مگر بہت آہستہ آہستہ یا کوئی ایسی لکڑی جس میں سو شاخیں ہوں اس سے ماریں کہ سب شاخیں اس کے بدن پر پڑیں۔ (درمختار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۱.....عورت کو حمل ہو تو جب تک بچہ پیدا نہ ہو لے حد قائم نہ کریں اور بچہ پیدا ہونے کے بعد اگر رحم کیا ہے تو فوراً کر دیں ہاں اگر بچہ کی تربیت کرنے والا کوئی نہ ہو تو دو برس بچہ کی عمر ہونے کے بعد رحم کریں اور اگر کوڑے مارنے کا حکم ہو تو نفاس کے بعد مارے جائیں۔ عورت کو حد کا حکم ہوا اس نے اپنا حاملہ ہونا بیان کیا تو عورتیں اس کا معائنہ کریں اگر یہ کہدیں کہ حمل ہے تو دو برس تک قید میں رکھی جائے اگر اس درمیان میں بچہ پیدا ہو گیا تو وہی کریں جو اوپر مذکور ہوا اور بچہ پیدا نہ ہوا تو اب حد قائم کر دیں۔ (درمختار و البحار)

مسئلہ نمبر ۳۲.....محصن ہونے کی سات شرطیں ہیں (1) آزاد ہونا، (2) عاقل ہونا، (3) بالغ ہونا، (4) مسلمان ہونا، (5) نکاح صحیح ہونا، (6) نکاح سچ کے ساتھ وطی ہونا، (7) میاں بیوی، دونوں کا وقت وطی میں صفات مذکور کے ساتھ متصف ہونا۔ لہٰذا اگر باندی سے نکاح کیا یا آزاد عورت نے غلام سے نکاح کیا تو محصن نہ ہوئے ہاں اگر اس کے آزاد ہونے کے بعد وطی واقع ہوئی تو اب محصن ہو گئے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۳.....مرد کے زنا پر چار گواہ گزرے اور وہ کہتا ہے کہ میں محصن نہیں حالانکہ اس کی عورت کے اس کے نکاح میں بچہ پیدا ہو چکا ہے تو رجم کیا جائے گا اور بیوی ہے مگر بچہ پیدا نہیں ہوا ہے تو جب تک گواہوں سے محصن ہونا ثابت نہ ہو لے رجم نہ کریں گے۔ (ایضاً)

مسئلہ نمبر ۳۴.....مرتد ہونے سے احصان جاتا رہتا ہے پھر اس کے بعد اسلام لایا تو جب تک دخول نہ ہو محصن نہ ہوگا اور پاگل ہو جانے سے بھی احصان جاتا رہتا ہے۔ مگر دونوں میں بیٹھے ہونے کے بعد احصان لوٹ آئے گا اگر چہ افاقہ کی حالت میں وطی نہ کی ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۵.....محصن ہونے کا ثبوت دو مرد یا ایک مرد و عورتوں کی گواہی سے ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

محصن رہنے کے لئے نکاح کا باقی رہنا ضروری نہیں لہٰذا نکاح کے بعد وطی کر کے طلاق دیدی تو محصن ہی ہے اگر چہ عمر بھر زنا کرتا رہے۔ (درمختار)

حد کہاں واجب ہے اور کہاں نہیں؟

ترمذی و حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جہاں تک ہو سکے مسلمانوں سے حدود دفع کرو (یعنی اگر حد سے کم ثبوت میں کوئی شبہ ہو تو قائم نہ کرو اگر کوئی دفع کا ذریعہ نکل سکتا ہو تو دے چھوڑو) کہ امام معاف کرنے میں خطا کرے یہ اس سے بہتر ہے کہ سزا دینے میں غلطی کرے۔ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ وائل بن حجر ﷺ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک عورت سے تبرّا نا کیا گیا حضور ﷺ نے اس عورت پر حد قائم نہیں فرمائی اس مرد پر حد قائم کی جس نے اس کے ساتھ زنا کیا تھا۔ یہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ شبہ سے حد ساقط ہو جاتی ہے۔

احکام مختلفہ:

وطی حرام کی نسبت یہ کہتا ہے کہ میں نے اسے حلال جان کیا تھا تو حد ساقط ہو جائے گی اور اگر اس نے ایسا ظاہر نہ کیا تو حد قائم کی جائے گی اور اس کا اعتبار صرف اس شخص کی نسبت کیا جا سکتا ہے جس کو ایسا شبہہ ہو سکتا ہے اور جس کو نہیں وہ اگر دعویٰ کرے تو مسموع نہ ہوگا اور اس میں گمان کا پایا جانا ضروری ہے محض وہم کافی نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱.....اکراہ کا دعویٰ کیا تو محض دعویٰ سے حد ساقط نہ ہوئی جب تک گواہوں سے یہ ثابت نہ کر لے کہ اکراہ پایا گیا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲.....جس عورت سے وطی کی گئی اس میں ملک کا شبہہ ہو تو حد قائم نہ ہوئی اگر چہ اس کے حرام ہونے کا گمان ہو جیسے اپنی اولاد کی باندی۔ جس عورت کو الفاظ کنایہ سے طلاق دی اور عدت میں ہو اگر چہ تین طلاق کی نیت ہو۔ بائع کا بیچی ہوئی لونڈی سے وطی کرنا جبکہ مشتری نے لونڈی پر قبضہ نہ کیا ہو بلکہ بیع فاسد ہو تو قبضہ کے بعد بھی۔ شوہر نے نکاح میں لونڈی کا مہر مقرر کیا اور ابھی وہ لونڈی عورت کو نہ دی تھی کہ اس لونڈی سے وطی کی۔ لونڈی میں چند شخص شریک ہوئے ہیں ان میں سے کسی نے اس سے وطی کی۔ اپنے مکاتب کی کنیز سے وطی کی۔ غلام ماذون جو خود اور اس کا تمام مال دین میں مستغرق ہے اس کی لونڈی سے وطی کی۔ غنیمت میں جو عورتیں حاصل ہوئیں تقسیم سے پہلے ان میں سے کسی سے وطی کی۔ بالغ کا اس لونڈی

سے باندی کرا دس میں مشتری کو خیار تھا باندی لونڈی سے استبرا کے قبل باندی کی باندی لونڈی سے باندی کی جو اس کی رضاعی بہن ہے یا اس کی بہن اس کے تصرف میں ہے یا اپنی اس لونڈی سے باندی کی جو تجویہ ہے یا اپنی زوجہ سے باندی کی جو مرتد ہو گئی ہے یا اور کسی وجہ سے حرام ہو گئی مثلاً اس کے بیٹے سے اس کا تعلق ہو گیا یا اس کی ماں یا بیٹی سے اس نے جماع کیا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳..... شبہہ جب محل میں ہو تو حد نہیں ہے اگر چہ وہ جانتا ہے کہ یہ باندی حرام ہے بلکہ اگر چہ اس کو حرام جانتا ہو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴..... شبہہ فعل اس کو شبہہ اشتباہ کہتے ہیں کہ محل تو مشتبہ نہیں مگر اس نے فعل کو حلال گمان کر لیا تو جب ایسا واقع کرے گا تو دونوں میں کسی پر حد قائم نہ ہوئی اگر چہ دوسرے کو اشتباہ نہ ہو مثلاً ماں باپ کی لونڈی سے باندی کی یا عورت کو مسرح نظروں سے تین طلاقیں دیں اور زمانہ عدت میں اس سے باندی کی خواہ ایک لفظ سے تین طلاقیں دیں یا تین لفظوں سے ایک مجلس میں یا متعدد مجلسوں میں یا اپنی عورت کی باندی سے باندی کی یا سوتی کی باندی سے باندی کی یا مرتہن نے اس لونڈی سے باندی کی جو اس کے پاس گروی ہے یا دوسرے کی لونڈی اس لئے مار ڈالا یا تھا کہ اس کو گروی رکھے گا۔ اور اس سے باندی کی یا عورت کو مال کے بدلے طلاق دی یا مال کے عوض قطع کیا اس سے عدت میں باندی کی یا ام ولد کو آزاد کر دیا اور زمانہ عدت میں اس سے باندی کی ان سب میں حد نہیں جبکہ دعویٰ کرے کہ میرے گمان میں باندی حلال تھی اور اگر اس قسم کی باندی ہونی اور وہ کہتا ہے کہ میں حرام جانتا تھا اور دوسرا موجود نہیں کہ اس کا گمان معلوم ہو سکے تو جو موجود ہے اس پر حد قائم کی جائے گی۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵..... بھائی یا بہن یا چچا کی لونڈی یا خدمت کے لئے کسی کی لونڈی عاریۃً لایا تھا یا کرایہ پر کر کرایا تھا اس کے پاس لایا تھا اس سے باندی کی تو حد نہیں اگر چہ حلال ہونے کا وجوہی کرتا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶..... نکاح کے بعد پہلی شب میں جو عورت رخصت کر کے اس کے یہاں لائی گئی اور عورتوں نے بیان کیا کہ یہ تیری بیوی ہے اس سے باندی کی بعد کو معلوم ہوا کہ بیوی نہ تھی تو حد نہیں۔ (درمختار) یعنی جبکہ بوشتر سے یا اس عورت کو نہ پہچانتا ہو جس کے ساتھ نکاح ہوا ہے اور اگر پہچانتا ہے اور دوسری عورت اس کے پاس لائی گئی تو ان عورتوں کا قول کس طرح اعتبار کرے گا۔ یونہی اگر عورتیں نہ کہیں مگر سسرال والوں نے جس عورت کو اس کے یہاں بھیجا ہے اس میں یہ گمان ہو گا کہ اسی کے ساتھ نکاح ہوا ہے جبکہ بوشتر سے دیکھا نہ ہو اور بعض وقت ایسے ہوئے بھی ہیں کہ ایک گھر میں دو برادریاں آئیں اور رخصت کے وقت دونوں جیسی بدل گئیں اس کی اس کے یہاں اس کی اس کے یہاں آ گئی فتنہ اشتباہ پذیر و معتبر ہو گا واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ نمبر ۷..... شبہہ عقد یعنی جس عورت سے نکاح نہیں ہو سکتا اس سے نکاح کر کے باندی کی مثلاً دوسرے کی عورت سے نکاح کیا یا دوسرے کی عورت بھی عدت میں تھی اس سے نکاح کیا تو اگر چہ نکاح نہیں ہے مگر حد ساقط ہو گئی مگر اسے سزا دی جائے گی۔ یونہی اگر اس عورت کے ساتھ نکاح تو ہو سکتا ہے مگر جس طرح نکاح کیا وہ صحیح نہ ہوا مثلاً غیر گواہوں کے نکاح کیا کہ یہ نکاح صحیح نہیں مگر ایسے نکاح کے بعد باندی کی تو حد ساقط ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸..... اندھیری رات میں اپنے بستر پر کسی عورت کو پایا اور اسے زوجہ گمان کر کے باندی کی حالانکہ وہ کوئی دوسری عورت تھی تو حد نہیں۔ یونہی اگر وہ شخص اندھا ہے اور اپنے بستر پر دوسری کو پایا اور زوجہ گمان کر کے باندی کی اگر چہ دن کا وقت ہے تو حد نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۹..... عاقل بالغ نے پاگل عورت سے باندی کی یا اچھی چھوٹی لڑکی سے باندی کی جس کی حیض سے جماع کیا جاتا ہو یا عورت سوتی تھی اس سے باندی کی تو صرف مرد پر حد قائم ہو گی عورت پر نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰..... مرد نے چوپایہ سے باندی کی یا عورت نے بندر سے کرائی تو دونوں کو سزا دیں گے اور اس جانور کو ذبح کر کے جلا دیں اس سے نفع اٹھانا مکروہ ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... غلام یعنی نیچے کے مقام میں پیشی کی تو اس کی سزا یہ ہے کہ اس کے اوپر دیوار گرادیں یا اونچی جگہ سے اوندھا کر کے گرائیں اور اس پر پتھر برسائیں یا اسے قید میں رکھیں یہاں تک کہ مر جائے یا توبہ کرے یا چند بار ایسا کیا ہو تو یا دشاہ اسلام اسے قتل کر ڈالے الغرض یہ فعل نہایت خبیث ہے بلکہ زنا سے بھی بدتر ہے اسی وجہ سے اس میں بعضوں کے نزدیک حد قائم کرنے سے اس گناہ سے پاک ہو جاتا ہے اور یہ اختیار ہے کہ جب تک تو یہ خالصہ نہ ہو اس میں پاکی نہ ہوگی اور امام کو اختیار ہے چاہے تو اسے پاک کر دے چاہے نہ کرے جمہور کا یہی مذہب ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲..... کسی کی لونڈی غصب کر لی اور اس سے وطی کی پھر اس کی قیمت کا تاوان دیا تو حد نہیں اور اگر زنا کے بعد غصب کی اور تاوان دیا تو حد ہے۔ یونہی اگر زنا کے بعد عورت سے نکاح کر لیا تو حد ساقط نہ ہوگی۔ (درمختار، عالمگیری)

زنا کی گواہی دے کر رجوع کرنا

مسئلہ نمبر ۱..... جو امر موجب حد ہے وہ بہت پہلے پایا گیا اور گواہی دینا ہے تو اگر بلا عذر تاخیر کی مثلاً بیمار تھا وہاں سے کچہری دور تھی یا اس کو خوف تھا یا راستہ اندیشہ ناک تھا تو یہ تاخیر مضر نہیں یعنی گواہی قبول کر لی جائے گی اور اگر بلا عذر تاخیر کی تو گواہی مقبول نہ ہوگی محرمہ قذف میں اگر چہ بلا عذر تاخیر ہو گواہی مقبول ہے اور چوری کی گواہی دی اور قاضی ہو چکی ہے حد نہیں مگر چور سے تاوان دلوائیں گے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲..... اگر وہ مجرم خود اقرار کرے تو اگر چہ قاضی ہو گئی ہو حد قائم ہوگی مگر شراب پینے کا اقرار کرے اور قاضی ہو تو حد نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳..... شراب پینے کے بعد اتنا زمانہ گزرا کہ حد سے ہوا گئی ہو گئی اور اس کے علاوہ اوروں میں قاضی جب ہوگئی کو ایک مہینہ کا زمانہ گزر جائے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۴..... قاضی عادل ہونے کے بعد چار گواہوں نے زنا کی شہادت دی تو زانی پر حد ہے نہ گواہوں پر۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵..... گواہی دی کہ اس نے فلاں عورت کے ساتھ زنا کیا ہے اور وہ عورت کہتی ہے پتلی تھی ہے تو مرد پر حد قائم کریں گے۔ یونہی اگر زانی شوہر اقرار کرتا ہے اور یہ کہتا ہے مجھے معلوم نہیں کہ وہ بکون عورت تھی تو حد قائم کی جائے گی اور اگر گواہوں نے کہا معلوم نہیں وہ کون عورت تھی تو نہیں اور اگر گواہوں نے بیان کیا کہ اس نے فلاں چوری کی مگر جس کی چوری کی وہ غائب ہے تو حد نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶..... چار گواہوں نے شہادت دی کہ فلاں عورت کے ساتھ اس نے زنا کیا مگر دو نے ایک شہر کا نام لیا کہ فلاں شہر میں اور دو نے دوسرے شہر کا نام لیا یا دو کہتے ہیں کہ اس نے تبر زنا کیا ہے اور دو کہتے ہیں کہ عورت راضی تھی یا دو نے کہا کہ فلاں مکان میں اور دو نے مکان بتایا یا دو نے کہا مکان کے نیچے والے کمرہ میں زنا کیا ہے اور دو کہتے ہیں بالا خانہ پر یا دو نے کہا جمعہ کے دن یا اور دو ہفتہ کا دن بتاتے ہیں یا دو نے صبح کا وقت بتایا اور دو نے شام کا یا دو نے ایک عورت کا کہتے ہیں اور دو دوسری عورت کے ساتھ زنا ہونا بیان کرتے ہیں یا چاروں ایک شہر کا نام لیتے ہیں اور چار دوسرے شہر میں زنا ہونا کہتے ہیں اور جو دن تاریخ وقت ان چاروں نے بیان کیا وہی دوسرے چار بھی بیان کرتے ہیں تو ان سب صورتوں میں حد نہیں کہ ان پر نہ گواہوں پر۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷..... مرد و عورت کے کپڑوں میں گواہوں نے اختلاف کیا کوئی کہتا ہے فلاں کپڑا پہنے ہوئے تھا اور کوئی دوسرے کپڑے کا نام لیتا ہے یا کپڑوں کے رنگ میں اختلاف کیا یا عورت کو کوئی دبلی بتاتا ہے کوئی موٹی یا کوئی لمبا کہتا ہے اور کوئی ٹھگنی تو اس اختلاف کا اعتبار نہیں یعنی حد قائم ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸..... چار گواہوں نے شہادت دی کہ اس نے فلاں دن تاریخ وقت میں فلاں شہر میں فلاں عورت سے زنا کیا اور چار کہتے ہیں کہ اسی دن تاریخ وقت میں اس نے فلاں شخص کو (دوسرے شہر کا نام لیکر) فلاں شہر میں قتل کیا تو زنا کی حد قائم ہوگی نہ قصاص یہ اس وقت ہے کہ

دونوں شہادتیں ایک ساتھ گزریں اور ایک شہادت گزری اور حاکم نے اس کے مطابق حکم دیا اب دوسری گزری تو دوسری باطل ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹..... چار گواہوں نے زنا کی شہادت دی تھی اور ان میں ایک شخص غلام یا نابالغ یا مجنون ہے یا اس پر تہمت زنا کی حد قائم ہوئی ہے یا اندھا ہے تو اس شخص پر حد نہیں مگر گواہوں پر تہمت زنا کی حد قائم ہوئی اور اگر ان کی شہادت کی بنا پر حد قائم کی گئی بعد کو معلوم ہوا کہ ان میں کوئی غلام یا محدود فی القذف وغیرہ ہے جب بھی گواہوں پر حد قائم کی جائے گی اور اس شخص پر جو کوڑے مارے گئے چوتھائی دیت اس کا کچھ معاوضہ نہیں اور اگر رجم کے بعد گواہوں کو معلوم ہوا کہ گواہوں میں کوئی شخص نابالغ یا قاتل شہادت قاتو دیت المال سے دیت دیں گے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰..... رجم کے بعد ایک گواہ نے رجوع کیا تو صرف اسی پر قذف جاری کریں گے اور اسے چوتھائی دیت دینی ہوگی اور رجم سے پہلے رجوع کیا تو سب پر حد قذف قائم ہوگی اور اگر پانچ گواہ تھے اور رجم کے بعد ایک نے رجوع کیا تو اس پر کچھ نہیں اور ان چار باقی میں سے ایک نے رجوع کیا تو ان دونوں پر حد قذف ہے اور چوتھائی دیت دونوں مل کر دیں اگر پھر ایک نے رجوع کیا تو اس اکیلے پر پوری چوتھائی دیت ہے اور اگر سب رجوع کر جائیں تو دیت کے پانچ حصے کریں ہر ایک، ایک ایک حصہ دے۔ (ایضاً)

مسئلہ نمبر ۱۱..... جس شخص نے گواہوں کا تزکیہ کیا وہ اگر رجوع کر جائے یعنی کہے میں نے قصداً جھوٹ بولا تھا واقع میں گواہ قابل شہادت نہ تھا تو مرحوم کی دیت اسے دینی پڑے گی اور اگر وہ اپنے قول پر اڑا ہے یعنی کہتا ہے کہ گواہ قابل شہادت ہیں مگر واقع میں قابل شہادت نہیں تو بیت المال سے دیت دی جائے گی اور گواہوں پر نہ دیت ہے اور نہ حد قذف۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲..... گواہوں کا تزکیہ ہوا اور رجم کر دیا گیا بعد کو معلوم ہوا کہ قابل شہادت نہ تھے تو دیت بیت المال سے دیت دی جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳..... گواہوں نے بیان کیا کہ ہم نے قصداً اس طرف نظر کی تھی تو اس کی وجہ سے فاسق ہوں گے اور گواہی مقبول ہے کہ اگرچہ دوسرے کی شرمگاہ کی طرف دیکھنا حرام ہے مگر بضرورت جائز ہے جیسے داہی، شہادت جائز ہے جیسے داہی اور فتنہ کرنے والے اور عمل دینے والے اور طبیب کو بوقت ضرورت اجازت ہے اور اگر گواہوں نے بیان کیا کہ ہم نے مزہ لینے کے لئے نظر کی تھی تو فاسق ہو گئے اور گواہی قابل قبول نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴..... مرد اپنے خصی ہونے سے انکار کرے تو دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے احصان ثابت ہو گیا اس کے بچہ پیدا ہو چکا ہے جب بھی خصی ہے اور اگر خلوت ہو چکی ہے اور مرد کہتا ہے کہ میں نے زہیدہ بیٹی کی ہے مگر عورت انکار کرتی ہے تو مرد خصی ہے اور عورت نہیں۔ (درمختار)

شراب پینے کی حد کا بیان

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝ وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ احْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ۝ (پ ۷ المائدۃ ۹۰ تا ۹۲)

اے ایمان والو شراب اور بت اور تیروں سے فال نکالنا یہ سب ناپاکی ہیں شیطان کے کاموں سے ہیں ان سے بچو تا کہ فلاح پاؤ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کی وجہ سے تمہارے باہر عداوت اور بغض ڈال دے اور تم کو اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے تو کیا تم باز آنے والے اور اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی اطاعت کرو اور پرہیز کرو اور اگر تم

اعراض کرو گے تو جان لو کہ تمہارے رسول پر صرف صاف طور پر پہنچا دینا ہے۔

(شراب بیحد حرام ہے اور اس کی وجہ سے بہت سے گناہ پیدا ہوتے ہیں لہٰذا اگر اس کو سامنی اور بے دینیوں کی اصل کہا جائے تو بجا ہے) حدیث میں اس کے پینے پر نہایت سخت وعیدیں آئی ہیں چند احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

حدیث ۱.....ترمذی و ابوداؤد ابن ماجہ رحمہم اللہ جابر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ لائے وہ تھوڑی بھی حرام ہے۔

حدیث ۲.....ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ حضور ﷺ نے مسکر اور مفتر (یعنی اعضا کو سست کرنے والی جس کے کرنے والی (خلط الذہن) سے منع فرمایا۔

حدیث ۳.....بخاری و مسلم و ابوداؤد ترمذی و نسائی و دیگر ائمہ رحمہم اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نشہ والی چیز خمر ہے۔ (یعنی اس کے حکم میں ہے) اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے اور جو شخص دنیا میں شراب پئے اور اس کی مداومت کرتا ہوا مرے اور توبہ نہ کرے وہ آخرت کی شراب نہیں پئے گا۔

حدیث ۴.....صحیح مسلم میں جابر ﷺ سے مروی کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔ اللہ ﷻ نے عہد کیا ہے کہ جو شخص نشہ پئے گا اسے ردغۃ الخبال سے پلائے گا۔ لوگوں نے عرض کی ردغۃ الخبال کیا چیز ہے؟ فرمایا جہنمیوں کا پسینہ یا ان کا عصارہ (نچوڑ)۔

حدیث ۵.....صحیح مسلم میں ہے کہ طارق بن سوید ﷺ نے شراب کے متعلق سوال کیا حضور ﷺ نے منع فرمایا انہوں نے عرض کی ہم تو اسے دوا کے لئے بناتے ہیں۔ فرمایا یہ دوا نہیں ہے یہ تو خود بیماری ہے۔

حدیث ۶.....ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور نسائی و ابن ماجہ و دارمی رحمہم اللہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص شراب پئے گا اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی پھر اگر توبہ کرے تو اللہ ﷻ اس کی توبہ قبول فرمائے گا پھر اگر پئے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اس کی توبہ قبول فرمائے گا پھر اگر پئے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اس کے بعد توبہ کرے تو قبول ہے پھر اگر پئے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اس کے بعد توبہ کرے تو اللہ ﷻ قبول فرمائے گا پھر اگر چوتھی مرتبہ پئے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی۔ اب اگر توبہ کرے تو اللہ ﷻ اس کی توبہ قبول نہیں فرمائے گا اور نہر خبال سے اسے پلائے گا۔

حدیث ۷.....ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے دیلم حمیری ﷺ سے روایت کی کہتے ہیں میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ہم سرد ملک کے رہنے والے ہیں اور سخت سخت کام کرتے ہیں ہم گیہوں کی شراب بناتے ہیں جس کی وجہ سے ہمیں کام کرنے کی قوت حاصل ہوتی ہے اور سردی کا اثر نہیں ہوتا۔ ارشاد فرمایا کیا اس میں نشہ ہوتا ہے؟ عرض کی ہاں فرمایا تو اس سے پرہیز کرو۔ میں نے عرض کی لوگ اسے نہیں چھوڑیں گے فرمایا اگر نہ چھوڑیں تو ان سے قتال کرو۔

حدیث ۸.....دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا والدین کی نافرمانی کرنے والا اور جوا کھیلنے والا اور احسان جتانے والا اور شراب کی مداومت کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

حدیث ۹.....امام احمد نے ابوامامہ ﷺ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ ﷻ فرماتا ہے قسم ہے میری عزت کی میرا جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ بھی پئے گا میں اس کو اتنی ہی پیپ پلاؤں گا اور جو بندہ میرے خوف سے اسے چھوڑے گا میں اس کو حوض اقدس سے پلاؤں گا۔

حدیث ۱۰.....امام احمد و نسائی و حاکم رحمہم اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا تین شخصوں پر

اللہ ﷻ نے جنت حرام کردی۔ شراب کی مداومت کرنے والا اور والدین کی نافرمانی کرنے والا اور دیوث جو اپنے اہل میں بے حیائی کی بات دیکھے اور منع نہ کرے۔

حدیث ۱۱.....امام ابو یعلیٰ وابن حبان وحاکم رحمہم اللہ نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا تین شخص جنت میں داخل نہ ہوں گے شراب کی مداومت کرنے والا اور قاطع رحم اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔

حدیث ۱۲.....امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا شراب کی مداومت کرنے والا مرے گا خدا سے ایسے ملے گا جیسا بت پرست۔

حدیث ۱۳.....ترمذی وابن ماجہ رحمہما اللہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب کے بارے میں دس شخصوں پر لعنت کی۔ (1) بنانے والا۔ (2) بنوانے والا (3) اور پینے والا (4) اٹھانے والا (5) جس کے پاس لائی گئی (6) بیچنے والا (7) پینے والا (8) اس کے دام کھانے والا (9) خریدنے والا (10) جس کے لئے خریدی گئی۔

حدیث ۱۴.....طبرانی رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہے وہ شراب نہ پیئے اور جو شخص اللہ ﷻ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہے وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پی جاتی ہے۔

حدیث ۱۵.....حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا شراب سے بچو کہ وہ ہر برائی کی کنجی ہے۔

حدیث ۱۶.....ابن ماجہ وبیہقی رحمہما اللہ ابو درداء رضی اللہ عنہ سے راوی کہتے ہیں مجھے میرے خلیل ﷺ نے وصیت فرمائی کہ خدا کے ساتھ شرک نہ کرنا اگرچہ تکڑے کر دیئے جاؤ اگرچہ جلا دیئے جاؤ اور نماز فرض کو قصداً ترک نہ کرنا کہ جو شخص اسے قصداً چھوڑے اس سے ذمہ بری ہے اور شراب نہ پینا کہ وہ ہر برائی کی کنجی ہے۔

حدیث ۱۷.....ابن حبان وبیہقی رحمہما اللہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں ام الخبائث (شراب) سے بچو کہ گزشتہ زمانہ میں ایک شخص عابد تھا اور لوگوں سے الگ رہتا تھا ایک عورت اس پر فریفتہ ہوگئی اس نے اس کے پاس ایک خادمہ کو بھیجا کہ گواہی کے لئے اسے بلا کر لاؤ بلا کر لائی جب مکان کے دروازوں میں داخل ہوتا گیا خادمہ بند کرتی گئی جب اندر کے مکان میں پہنچا دیکھا کہ ایک خوبصورت عورت جمیل ہے اور اس کے پاس ایک لڑکا ہے اور ایک برتن میں شراب ہے اس عورت نے کہا میں نے تجھے گواہی کے لئے نہیں بلایا بلکہ اس لئے بلایا ہے کہ اس لڑکے کو قتل کر یا مجھ سے زنا کر یا شراب کا ایک پیالہ پی اگر تو ان باتوں سے انکار کرتا ہے تو میں شور کروں گی اور تجھے رسوا کروں گی جب اس نے دیکھا کہ مجھے چار چار کچھ کرنا ہی پڑے گا کہا ایک پیالہ شراب کا مجھے پلا دے جب ایک پیالہ پی چکا تو کہنے لگا اور دے جب خوب پی چکا تو زنا بھی کیا اور لڑکے کو بھی قتل کیا لہٰذا شراب سے بچو خدا کی قسم ایمان اور شراب کی مداومت مرد کے سینہ میں جمع نہیں ہوتے قریب ہے کہ ان میں سے ایک دوسرے کو نکال دے۔

حدیث ۱۸.....ابن ماجہ وابن حبان رحمہما اللہ ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میری امت میں کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام بدل کر کچھ اور رکھیں گے اور ان کے سروں پر باجے بجائیں گے اور گانے والیاں لائیں گی یہ لوگ زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے اور ان میں سے کچھ لوگ بندر اور سور بنا دیئے جائیں گے۔

حدیث ۱۹.....ترمذی وابوداؤد رحمہما اللہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شراب پیئے اسے کوڑے مارو اور اگر چوتھی مرتبہ پھر پیئے تو قتل کر ڈالو اور یہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ چوتھی بار حضور ﷺ کی خدمت میں شراب خوار لایا گیا اسے کوڑے مارے اور قتل نہ کیا یعنی قتل کرنا منسوخ ہے۔

حدیث ۲۰.....بخاری ومسلم رحمہما اللہ انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب کے متعلق مشکوں اور جوتیوں سے مارنے کا حکم دیا۔

حدیث ۲۱.....صحیح بخاری میں سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی کہتے ہیں کو حضور ﷺ کے زمانہ میں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی زمانہ خلافت میں شرابی لایا جاتا ہم اپنے ہاتھوں اور جوتوں اور چادروں سے مارتے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے کا حکم دیا پھر جب لوگوں میں سرکشی ہو گئی تو اسی کوڑے کا حکم دیا۔

حدیث ۲۲.....امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ثور بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حد خمر کے متعلق صحابہ سے مشورہ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کو میری رائے یہ ہے کو اسے اسی کوڑے مارے جائیں کیونکہ جب پیے گا نشہ ہو گا بیہودہ بکے گا اور جب بیہودہ بکے گا افترا کرے گا لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑوں کا حکم دیا۔

احکام متعلقہ:

مسئلہ نمبر ۱..... مسلمان عاقل بالغ یا عاقل غیر مختلم یا اگر اوباشی خمر کا ایک قطرہ بھی پیے تو اس پر حد قائم کی جائے گی جبکہ اسے اس کا حرام ہونا معلوم ہو۔ کافر یا مجنون یا نابالغ یا کو نشے نے پی تو حد نہیں۔ یونہی اگر پیاس سے مرا جاتا تھا اور پانی نہ تھا کہ پی کر جان بچاتا اور اتنی پی کو جان بچ جائے تو حد نہیں اور اگر ضرورت سے زیادہ پی تو حد ہے۔ یونہی اگر کسی نے شراب پینے پر مجبور کیا یعنی اگر ہا شرعی پایا گیا تو حد نہیں۔

شراب کی حرمت کو جاننا ہو اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کو واقع میں اسے معلوم ہو کہ یہ حرام ہے دوسرے یہ کو دار الاسلام میں رہتا ہو تو اگر چہ نہ جانتا ہو حکم یہی دیا جائے گا کو اسے معلوم ہے کیونکہ دار الاسلام میں جہل عذر نہیں لہٰذا اگر کوئی حربی دار الحرب سے آ کر شرفِ اسلام ہوا اور شراب پی اور کہتا ہے مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ حرام ہے تو حد نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲.....شراب پی اور کہتا ہے میں نے دوا یا شربت اسے تصور کیا تھا یا کہتا ہے کو مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ شراب ہے تو حد ہے اور اگر کہتا ہے میں نے اسے نبیذ سمجھا تھا تو حد نہیں۔ (عمر)

مسئلہ نمبر ۳.....انگور کا کچا پانی جب جوش کھانے لگے اور اس میں جھاگ پیدا ہو جائے اسے خمر کہتے ہیں اس کے ساتھ پانی ملا دیا ہو اور پانی کم ہو جب بھی خالص کے حکم میں ہے کہ ایک قطرہ پینے پر بھی حد قائم ہوگی اور پانی زیادہ ہے تو جب تک نشہ نہ ہو حد نہیں اور اگر انگور کا پانی پکا لیا گیا تو جب تک اس کے پینے سے نشہ نہ ہو حد نہیں اور اگر خمر کا عرق کھینچا تو اس عرق کا بھی وہی حکم ہے کہ ایک قطرہ پر بھی حد ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴.....خمر کے علاوہ اور شرابیں پینے سے حد اس وقت ہے کہ نشہ آ جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵.....شراب پی کر حرم میں داخل ہوا تو حد ہے مگر جب کہ حرم میں پلائی تو حد نہیں اور حرم میں پی تو حد ہے دار الحرب میں پینے سے بھی حد نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶.....نشہ کی حالت میں حد قائم نہ کریں بلکہ نشہ جانا رہنے کے بعد قائم کریں اور اگر نشہ کی حالت میں قائم کر دی تو نشہ جانے کے بعد پھر اعادہ کریں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷.....شراب خود پکڑا گیا اور اس کے منہ میں ہنوز بو موجود ہے اگر چہ افاقہ ہو گیا ہو یا نشہ کی حالت میں لایا گیا اور گواہوں سے شراب پینا ثابت ہو گیا تو حد ہے اور اگر جس وقت انہوں نے پکڑا تھا اس وقت نشہ تھا اور بو بھی مگر عدالت دور ہے وہاں تک لاتے لاتے نشہ اور بو جاتی رہی تو حد ہے جبکہ گواہ یہ بیان کریں کو ہم نے جب پکڑا تھا اس وقت نشہ تھا اور بو تھی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸.....نشہ والا اگر ہوش میں آنے کے بعد شراب پینے کا خود اقرار کرے اور ہنوز بو موجود ہے تو حد ہے اور بو جاتی رہنے کے بعد اقرار کیا تو حد نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹.....نشہ یہ ہے کو بات بیت صاف نہ کر سکے اور کلام کا اکثر حصہ ہذیان ہو اگر چہ کچھ باتیں ٹھیک بھی ہوں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰.....شراب پینے کا ثبوت فقط دو مرد میں شراب کی بو آنے یا کلہ تے میں شراب نکلنے سے بھی نہ ہوگا یعنی فقط اتنی بات سے کہ بو پائی گئی یا شراب کی قے کی حد قائم نہ کریں گے کہ ہوسکتا ہے حالت اضطرار یا اکراہ میں پی ہو مگر بو یا نشہ کی صورت میں تعزیر کریں گے جبکہ ثبوت نہ ہو اور اس کا ثبوت دو مردوں کی گواہی سے ہوگا اور ایک مرد اور دو عورتوں نے شہادت دی تو حد قائم کرنے کے لئے یہ ثبوت نہ ہوا۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱.....قاضی کے سامنے جب گواہوں نے کسی شخص کے شراب پینے کی شہادت دی تو قاضی ان سے چند سوال کرے گا، فرض کو کہتے ہیں؟ اس نے کس طرح پی؟ اپنی خوشی سے یا اکراہ کی حالت میں؟ کب پی؟ اور کہاں پی؟ کیونکہ تداوی کی صورت میں یا دار الحرب میں پینے سے حد نہیں جب گواہان امور کے جواب دے لیں تو وہ شخص جس کے اوپر یہ شہادت گزری روک لیا جائے اور گواہوں کی عدالت کے متعلق سوال کرے اگر ان کا عادل ہونا ثابت ہو جائے تو حد کا حکم دیا جائے۔ گواہوں کا بظاہر عادل ہونا کافی نہیں جب تک اس کی تحقیق نہ لے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲.....گواہوں نے جب بیان کیا اس نے شراب پی اور کسی نے مجبور نہ کیا تو اس کا یہ کہنا کہ مجھے مجبور کیا گیا مانا نہ جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳.....گواہوں میں اگر باہم اختلاف ہوا ایک صبح کا وقت بتاتا ہے دوسرا شام کا یا ایک نے کہا شراب پی دوسرا کہتا ہے شراب کی قے کی یا ایک پینے کی گواہی دیتا ہے اور دوسرا اس کی کمیر سے سامنے اقرار کیا ہے تو ثبوت نہ ہوا اور حد قائم نہ ہوگی۔ (درمختار) مگر ان سب صورتوں میں سزا دیں گے۔

مسئلہ نمبر ۱۴.....اگر خود اقرار کرتا ہو تو ایک بار اقرار کافی ہے حد قائم کر دیں گے جبکہ اقرار ہوش میں کرتا ہو اور نشہ میں اقرار کیا تو کافی نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵.....کسی فاسق کے گھر میں شراب پائی گئی یا چند شخص اکٹھے ہیں اور وہاں شراب بھی رکھی ہے اور ان کی مجلس اس قسم کی ہے جیسے شراب پینے والے شراب پینے بیٹھا کرتے ہیں اگر چہ انہیں پیتے ہوئے کسی نے نہیں دیکھا تو ان پر حد نہیں مگر سب کو سزا دی جائے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۶.....اس کی حد میں اسی کوڑے مارے جائیں گے اور غلام کو پچاس اور بدن کے متفرق حصوں میں ماریں گے جس طرح حد زنا میں بیان ہوا۔

مسئلہ نمبر ۱۷.....نشہ کی حالت میں تمام وہ احکام جاری ہوں گے جو ہوش میں ہوتے ہیں مثلاً اپنی زوجہ کو طلاق دے دی تو طلاق ہوگئی یا اپنا کوئی مال بیچ ڈالا تو بیع ہوگئی صرف چند باتوں میں اس کے احکام ملحدہ ہیں (1) اگر کوئی کلمہ کفر بکا تو اسے مرتد کا حکم نہ دیں گے یعنی اس کی عورت بائن نہ ہوگی رہا یہ کہ عنداللہ بھی کافر ہوگا یا نہیں اگر قصداً کفر بکا ہے تو عنداللہ کافر ہے ورنہ نہیں (2) جو حدود خالص حق اللہ ہیں ان کا اقرار کیا تو اقرار صحیح نہیں اسی وجہ سے اگر شراب پینے کا نشہ کی حالت میں اقرار کیا تو حد نہیں (3) اپنی شہادت پر دوسرے کو گواہ نہیں بنا سکتا۔ (4) اپنے چور کے پکڑنے میں حسبہ سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتا۔ (5) اپنی نابالغہ لڑکی کو بھر مثل سے کم پر نکاح نہیں کر سکتا۔ (6) کسی نے ہوش کے وقت اسے وکیل کیا تھا کہ یہ مسلمان بیچ دے وہ نشہ میں بیچا تو بیع نہ ہوئی (7) کسی نے ہوش میں وکیل کیا تھا کہ تو میری عورت کو طلاق دیدے اور نشہ میں اس کی عورت کو طلاق دی تو طلاق نہ ہوئی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸.....بھنگ اور افیون پینے سے نشہ ہو تو حد قائم نہ کریں گے مگر سزا دی جائے اور ان سے نشہ کی حالت میں طلاق دی تو ہو جائے گی جبکہ نشہ کے لئے استعمال کی ہو اور اگر علاج کے طور پر استعمال کی ہو تو نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۹.....حد ماری جارہی تھی اور بھاگ گیا پھر پکڑ کر لایا گیا اگر تداوی آگئی ہے تو چھوڑ دیں گے ورنہ جتنے پوری کریں اور اگر دوبارہ پھر پی اور حد قائم کرنے کے بعد ہے تو دوسری مرتبہ پھر حد قائم کریں اور اگر پہلے بالکل نہیں ماری گئی یا کچھ کوڑے مارے تھے کچھ باقی تھے تو اب دوسری بار کے لئے حد ماریں پہلی اسی میں متداخل ہوگئی۔ (درمختار و ردالمحتار)

WWW.NAFSEISLAM.COM

حدِ قذف کا بیان

وَ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَۙ(۴) اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ اَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۵)

(پ۱۸، النور، ع۲)

اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ معائنہ کے نہ لائیں تو انہیں اسی (۸۰) کوڑے لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں مگر جو اس کے بعد توبہ کریں اور سنور جائیں بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

حدیث ۱..... صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مملوک پر زنا کی تہمت لگائے قیامت کے دن اس پر حد لگائی جائے گی مگر جبکہ واقع میں وہ غلام ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا۔

عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں ایک عورت نے اپنی باندی کو زانیہ کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا تو نے زنا کرتے دیکھا ہے اس نے کہا نہیں۔ فرمایا قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے قیامت کے دن اس کی وجہ سے تو بے کے سوا کوڑے تجھے مارے جائیں گے۔

مسائل فقہیہ:

مسئلہ نمبر ۱..... کسی کو زنا کی تہمت لگانے کو قذف کہتے ہیں اور یہ کبیرہ گناہ ہے۔ یونہی لواطت کی تہمت بھی کبیرہ گناہ ہے مگر لواطت کی تہمت لگانی تو حد نہیں بلکہ تعزیر ہے اور زنا کی تہمت لگانے والے پر حد ہے۔ حد قذف آزاد پر اسی کوڑے اور غلام پر چالیس۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲..... زنا کے علاوہ اور کسی گناہ کی اتہام کو قذف نہ کہیں گے نہ اس پر حد ہے بلکہ بعض صورتوں میں تعزیر ہے جس کا بیان انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔ (ع)

مسئلہ نمبر ۳..... قذف کا ثبوت دو مردوں کی گواہی سے ہوگیا اس تہمت لگانے والے کے اقرار سے اور اس جگہ عورتوں کی گواہی یا شہادت علی الشہادت کافی نہیں بلکہ ایک قاضی نے اگر دوسرے قاضی کے پاس لکھ کر بھیجا کہ میرے نزدیک قذف کا ثبوت ہو چکا ہے اور تمام قاضی کے شرائط بھی پائے جائیں جب بھی یہ دوسرا قاضی حد قذف قائم نہیں کرسکتا۔ یونہی اگر قاذف نے قذف سے انکار کیا اور گواہوں سے ثبوت نہ ہوا تو اس سے حلف نہ لیں گے اور اگر اس پر حلف رکھا گیا اور اس نے قسم کھانے سے انکار کردیا تو حد قائم نہ کریں گے اور اگر گواہوں میں باہم اختلاف ہو ایک گواہ قذف کا کچھ وقت بتاتا ہے اور دوسرا گواہ دوسرا وقت کہتا ہے تو یہ اختلاف معتبر نہیں یعنی حد جاری کریں گے اور اگر ایک نے قذف کی شہادت دی اور دوسرے نے اقرار کی یا ایک کہتا ہے میں نے اپنی ماں کی زبان میں تہمت لگائی اور دوسرا یہ بیان کرتا ہے کہ اردو میں تو حد نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴..... جب اس قسم کا دعویٰ قاضی کے یہاں ہو اور گواہ بھی نہیں لایا ہے تو تین دن تک قاذف کو حبس رکھیں گے اور اس شخص سے گواہوں کا مطالبہ ہوگا اگر تین دن کے اندر گواہ نہ لایا قیمہ نہ دیا تو رہا کردیں گے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵..... تہمت لگانے والے پر حد واجب ہونے کے لئے چند شرطیں ہیں جس پر تہمت لگائی وہ (1) مسلمان، (2) عاقل، (3) بالغ، (4) آزاد، (5) پارسا ہو اور (6) تہمت لگانے والے کا بیٹا، پوتا نہ ہو، (7) گونگا نہ ہو، (8) نہ بچہ ہو (9) نہ اس کا عضو تناسل جڑ سے

کتابہ (10) اور نہ اس نے نکاح فاسد کے ساتھ وطی کی ہو (11) اور اگر عورت کو تہمت لگائی تو وہ ایسی نہ ہو جس سے وطی نہ کی جا سکے اور وقت حد تک وہ شخص مسلمان ہو لہٰذا معاذ اللہ قذف کے بعد مرتد ہو گیا یا مجنون یا بوڑھا ہو گیا یا وطی حرام کی یا نکاح ہو گیا تو حد نہیں۔ (بہار شریعت و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶..... جس عورت کو اس نے تین طلاقیں یا طلاق بائن دی اور زمانہ عدت میں اس سے وطی کی یا کسی لونڈی سے وطی کی پھر اس کے خریدنے یا اس سے نکاح کرنے کا دعویٰ کیا یا مشتبہ کہ لونڈی تھی، اس سے وطی کی یا کسی عورت سے جبراً زنا کیا یا غلطی سے زینہ کے بدلے دوسری عورت اس کے یہاں رخصت کر دی گئی اور اس نے وطی کی یا زنا کیا تھا پھر مسلمان ہوا یا حالت جنون میں زنا کیا جو باندی اس پر ہمیشہ کے لئے حرام تھی اس سے وطی کی یا جو باندی اس کے باپ کی موطوءہ تھی، اس نے ثریہ اور وطی کی یا اس کی ماں سے اس نے خود وطی کی تھی اب اس لونڈی کو ثریہ اور وطی کی ان سب صورتوں میں اگر کسی نے اس شخص پر زنا کی تہمت لگائی تو اس پر حد نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷..... جو داسی کے نکاح میں ہے اس کے ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کیا یا ایسی دو عورتوں کو نکاح میں جمع کیا جن کا جمع کرنا حرام تھا جیسے دو بہنیں یا پھوپھی بھتیجی اور وطی کی یا اس کے نکاح میں چار عورتیں موجود ہیں اور پانچویں سے نکاح کر کے بتلایا کسی عورت سے نکاح کر کے وطی کی بعد کو معلوم ہوا کہ یہ عورت مصاہرت کی وجہ سے اس پر حرام تھی پھر کسی نے زنا کی تہمت لگائی تو تہمت لگانے والے پر حد نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸..... کسی عورت سے بغیر گواہوں کے نکاح کیا یا شوہر والی عورت سے جان بوجھ کر نکاح کیا یا جان بوجھ کر عدت کے اندر یا اس عورت سے نکاح کیا جس سے نکاح حرام ہے اور ان سب صورتوں میں وطی بھی کی تو تہمت لگانے والے پر حد نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹..... جس عورت پر حد زنا قائم ہو چکی ہو اس کو کسی نے تہمت لگائی یا ایسی عورت پر تہمت لگائی جس میں زنا کی علامت موجود ہے مثلاً میاں بیوی میں قاضی نے لعان کرا دیا اور بچہ کا نسب باپ سے منقطع کر کے عورت کی طرف منسوب کر دیا یا عورت کے پیٹ سے جس کا باپ معلوم نہیں تو ان سب صورتوں میں تہمت لگانے والے پر حد نہیں اور اگر لعان بغیر بچہ کے ہوا یا بچہ موجود تھا مگر اس کا نسب باپ سے منقطع نہ کیا یا نسب بھی منقطع کر دیا مگر بعد میں شوہر نے اپنا سمجھا ہوا بیان کیا اور بچہ باپ کی طرف منسوب کر دیا گیا تو ان صورتوں میں عورت پر تہمت لگانے سے حد ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰..... جس عورت کو اس نے شبہ کے ساتھ چھوا یا شہوت کی طرف شہوت کے ساتھ نظر کی تھی اب اس کی ماں یا بیٹی کو ثریہ کر یا نکاح کر کے وطی کی یا جس عورت کو اس کے باپ یا بیٹے نے اسی طرح چھوا یا نظر کی تھی اس کو ثریہ کر یا نکاح کر کے وطی کی اور کسی نے زنا کی تہمت لگائی تو اس پر حد ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱..... اپنی عورت سے حیض میں جماع کیا یا عورت سے ظہار کیا تھا اور بغیر کفارہ دیئے جماع کیا یا عورت روزہ دار تھی اور شوہر کو معلوم بھی تھا اور جماع کیا تو ان صورتوں میں تہمت لگانے والے پر حد ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲..... زنا کی تہمت لگائی اور حد قائم ہونے سے پہلے اس شخص نے زنا کیا جس پر تہمت لگائی یا کسی ایسی عورت سے وطی کی جس سے وطی حرام تھی یا معاذ اللہ مرتد ہو گیا اگرچہ پھر مسلمان ہو گیا تو ان سب صورتوں میں حد ساقط ہو گئی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳..... حد قذف اس وقت قائم ہوئی جب مدعی نے صریح لفظ زنا سے تہمت لگائی مثلاً تو زانی ہے یا تو نے زنا کیا یا تو زنا کار ہے اور صریح لفظ نہ ہو مثلاً یہ کہ تو نے وطی حرام کی یا تو نے حرام طور پر جماع کیا تو حد نہیں اور اگر یہ کہا کہ مجھے ذلیل ہے کہ تو زانی ہے یا مجھے فلاں نے اپنی شہادت پر گواہ بنایا ہے کہ تو زانی ہے یا کہا فلاں کے پاس جا کر اس سے کہہ کہ تو زانی ہے اور قاصد نے یونہی جا کر کہہ دیا تو حد نہیں۔ (بہار شریعت و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴..... اگر کہا کہ تو اپنے باپ کا نہیں یا اس کے باپ کا نام لے کر کہا کہ تو فلاں کا بیٹا نہیں حالانکہ اس کی ماں پاک دامن عورت ہے اگرچہ یہ شخص جس کو کہا گیا ویسا ہی ہو تو حد ہے جبکہ یہ الفاظ غصہ میں کہے ہوں اور اگر رضامندی میں کہے تو حد نہیں کیونکہ اس کے یہ معنی

بن سکتے ہیں کہ تو اپنے باپ سے مشابہ نہیں مگر ایسی صورت میں شرط یہ ہے کہ جس پر تہمت لگائی وہ حد کا طالب ہوا اگر چہ تہمت لگانے کے وقت وہاں موجود نہ تھا اور اگر کہا کہ تو اپنے باپ سا کہاں یا تو اپنی ماں کا نہیں تو حد نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵..... اگر دادا یا چچا یا ماموں یا مربی کا نام لے کر کہا تو اس کا بیٹا ہے تو حد نہیں کیونکہ ان لوگوں کو بھی مجازاً باپ کہہ دیا کرتے ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶..... کسی شخص کو اس قوم کے سوا دوسری طرف نسب کرایا کہا تو اس قوم کا نہیں ہے سب حد نہیں پھر اگر کسی ذلیل قوم کی طرف نسبت کیا تو مستحق تعزیر ہے جبکہ حالت غصہ میں کہا ہو کہ یہ گالی ہے اور گالی میں سزا ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۷..... اگر کسی شخص نے بیماری کا نام لیا اس پر کہا یہ پٹھان ہے تو اس میں کچھ نہیں کہ یہ تہمت ہے نہ گالی۔

مسئلہ نمبر ۱۸..... کسی عفیفہ عورت کو رنڈی یا کسبی کہا تو یہ قذف ہے اور حد کا مستحق ہے کہ یہ لفظ انہیں کے لئے ہیں جنہوں نے زنا کو پیشہ کر لیا ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۹..... ولد الحرام یا ولد الزنا کا بیٹا کہا یا عورت کو زانی کہا تو حد ہے اور اگر کسی کو حرامزادہ کہا تو حد نہیں کیونکہ اس کے معنی ہیں کہ وہ حلال حرام سے پیدا ہوا یا وہ حلال حرام کے لئے نسا ہوا ضروری نہیں اس لئے کہ حیض میں حلال حرام ہے اور جب اپنی عورت سے ہے تو زنا نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۰..... اور حرامزادہ میں حد نہ ہونے کی وجہ یہ بھی ہے کہ عرف میں بعض لوگ شریر کے لئے یہ لفظ استعمال کرتے ہیں۔ یونہی حرامی یا حیض بچہ یا ولد الحرام کہنے پر بھی نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۱..... عورت کو اگر بیل یا نور، بیل، کھوتے، کتے سے فعل کرانے کی گالی دی تو اس میں سزا دی جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۲۲..... جس کو تہمت لگائی وہ اگر مطالبہ کرے تو حد قائم ہوئی ورنہ نہیں یعنی اس کی زندگی میں دوسرے کو مطالبہ کا حق نہیں اگر چہ وہ موجود ہو کہیں چلا گیا ہو یا تہمت کے بعد مر گیا بلکہ مطالبہ کے بعد چند کوڑے مارنے کے بعد انتقال ہوا تو بھی ساقط ہو گیا۔ ہاں اگر اس کا انتقال ہو گیا اور اس کے ورثہ میں وہ شخص مطالبہ کرے جس کے نسب پر اس تہمت کی وجہ سے حرف آتا ہے تو اس کے مطالبہ پر بھی حد قائم کر دی جائے گی مثلاً اس کے دادا دادی یا چچا یا ماں یا بیٹی یا بیٹا ہو لگائی اور جسے تہمت لگائی مر چکا ہے تو اس کو مطالبہ کا حق ہے۔ وارث سے مراد وہی نہیں جسے ترکہ پہنچتا ہے بلکہ مجوب یا محروم بھی مطالبہ کر سکتا ہے مثلاً میت کا بیٹا اگر مطالبہ نہ کرے تو پوتا مطالبہ کر سکتا ہے اگر چہ مجوب ہے یا اس وارث نے اپنی مورث کو مارڈالا ہے یا غلام یا کافر ہے تو ان کو مطالبہ کا استحقاق ہے اگر چہ محروم ہیں۔ یونہی نواسہ خواہی کو بھی مطالبہ کا حق ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۳..... قریبی رشتہ دار نے مطالبہ کیا یا معاف کر دیا تو دور کے رشتہ والے کا حق ساقط نہیں ہو گا بلکہ یہ مطالبہ کر سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۴..... کسی کے باپ اور ماں دونوں پر تہمت لگائی اور دونوں مر چکے ہیں تو اس کے مطالبہ پر حد قائم ہوئی مگر ایک ہی حد ہوئی دونوں۔ یونہی اگر دونوں زندہ ہیں جب بھی دونوں کے مطالبہ پر ایک ہی حد ہوئی کہ جب چند حدیں جمع ہوں تو ایک ہی قائم کی جائے گی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۵..... کسی پر ایک نے تہمت لگائی اور حد قائم ہوئی پھر دوسرے نے تہمت لگائی تو دوسرے پر بھی حد قائم کریں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶..... اگر چند حدیں مختلف قسم کی جمع ہوں مثلاً اس نے تہمت بھی لگائی ہے اور شراب بھی پی، اور چوری کی اور زنا بھی کیا تو سب حدیں قائم کی جائیں گی مگر ایک ساتھ سب قائم نہ کریں کہ اس میں ہلاک ہو جانے کا خوف ہے بلکہ ایک قائم کرنے کے بعد اتنے دنوں اسے قید میں رکھیں کہ اچھا ہو جائے پھر دوسری قائم کریں اور سب سے پہلے حد قذف جاری کریں اس کے بعد امام کو اختیار ہے کہ پہلے زنا کی حد قائم کرے یا چوری کی بنا پر ہاتھ کاٹے یعنی ان دونوں میں تقدیم و تاخیر کا اختیار ہے پھر سب کے بعد شراب پینے کی حد ماریں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۷.....اگر اس نے کسی کی آنکھ بھی پھوڑی ہے اور وہ چاروں چیزیں بھی کی ہیں تو پہلے آنکھ پھوڑنے کی سزا دی جائے یعنی اس کی بھی آنکھ پھوڑی جائے پھر حدِ قذف قائم کی جائے، اس کے بعد رجم کر دیا جائے اگر قصاص ہو اور باقی حدیں ساقط ہو اور قصاص نہ ہو تو اسی طرح عمل کریں اور اگر ایک ہی قسم کی چند حدیں ہوں مثلاً چند شخصوں پر تہمت لگائی یا ایک شخص پر چند بار تو ایک حد ہے ہاں اگر پوری حد قائم کرنے کے بعد پھر دوسرے شخص پر تہمت لگائی تو اب دوبارہ حد قائم ہوگی اور اسی پر دوبارہ تہمت ہو تو نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸.....باپ نے بیٹے پر زنا کی تہمت لگائی یا مولیٰ نے غلام پر تو لڑکے یا غلام کو مطالبہ کا حق نہیں۔ یونہی ماں یا دادا دادی نے تہمت لگائی یعنی اپنی اصل سے مطالبہ نہیں کر سکتا۔ یونہی اگر مرد نے زوجہ پر تہمت لگائی تو یہ مطالبہ نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر اس عورت کا دوسرے خاوند سے لڑکا ہے تو یہ لڑکا عورت کا باپ ہے تو یہ مطالبہ کر سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۹.....تہمت لگانے والے نے پہلے اقرار کیا کہ ہاں تہمت لگائی ہے پھر اپنے اقرار سے رجوع کر لیا یعنی اب انکار کرتا ہے تو اب رجوع معتبر نہیں یعنی مطالبہ ہو تو حد قائم کریں گے یونہی اگر باہم صلح کر لیں اور کچھ معاوضہ لے کر معاف کر دے یا بلا معاوضہ معاف کر دے تو حد معاف نہ ہوئی یعنی اگر پھر مطالبہ کرے تو کر سکتا ہے اور مطالبہ پر حد قائم ہوگی۔ (فتح القدیر وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳۰.....ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ تو زانی ہے اس نے جواب میں کہا کہ نہیں بلکہ تو ہے تو دونوں پر حد ہے کہ ہر ایک نے دوسرے پر تہمت لگائی اور ایک نے دوسرے کو خبیث کہا دوسرے نے کہا نہیں بلکہ تو ہے تو کسی پر سزا نہیں کہ اس میں دونوں برابر ہو گئے اور تہمت میں یہ تحاجن اللہ غالب ہے لہٰذا حد ساقط ہوگئی کہ وہ اپنے حق کو ساقط کر سکتے ہیں حق اللہ کو ساقط کرنا ان کے اختیار میں نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۱.....شوہر نے عورت کو زانیہ کہا عورت نے جواب میں کہا کہ میں نہیں بلکہ تو۔ تو عورت پر حد ہے مرد پر نہیں اور لعان بھی نہ ہوگا کہ حدِ قذف کے بعد عورت لعان کے قابل نہ رہی اور اگر عورت نے جواب میں کہا کہ میں نے تیرے ساتھ زنا کیا ہے تو حد و لعان کچھ نہیں کہ اس کلام کے دو احتمال ہیں ایک یہ کہ نکاح سے پہلے تیرے ساتھ زنا کیا دوسرا یہ کہ نکاح کے بعد تیرے ساتھ ہم بستر ہوئی اور اس کو زنا سے تعبیر کیا تو جب کلام محتمل ہے تو حد ساقط ہے۔ ہاں اگر جواب میں عورت نے تصریح کر دی کہ نکاح سے پہلے میں نے تیرے ساتھ زنا کیا تو عورت پر حد ہے اور اگر اجنبی عورت سے مرد نے یہ بات کہی اور اس عورت نے یہی جواب دیا تو عورت پر حد ہے کہ دو زنا کا اقرار کرتی ہے اور مرد پر کچھ نہیں۔ (درمختار و الدر المختار)

مسئلہ نمبر ۳۲.....زنا کی تہمت لگائی اور چار گواہ زنا کے پیش کر دیئے یا مقذوف نے زنا کا چار بار اقرار کر لیا تو جس پر تہمت لگائی ہے اس پر زنا کی حد قائم کی جائے گی۔ اور تہمت لگانے والے پر حدِ قذف لازم ہے یا اور اگر فی الحال گواہ نہ ہے اور مہلت مانگتا ہے کہ وقت دیا جائے تو شہر سے گواہ تلاش کرا لاؤں تو دے دیں گے پھر اس کے وقت تک مہلت دی جائے گی اور خود اسے جانے نہ دیں گے بلکہ کہا جائے گا کہ کسی کو بھیج کر گواہوں کو بلا لے اور اگر چار فاسق گواہ پیش کر دیئے تو سب سے حد ساقط ہے نہ قاذف پر حد ہے نہ مقذوف پر نہ گواہوں پر۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۳.....کسی نے دعویٰ کیا کہ مجھے فلاں نے زنا کی تہمت لگائی اور ثبوت میں دو گواہ پیش کئے مگر گواہوں کے مختلف بیان ہوئے ایک کہتا ہے فلاں جگہ تہمت لگائی دوسرا دوسری جگہ کا نام لیتا ہے تو حدِ قذف قائم کریں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۴.....حدِ قذف میں سوا تین اور روئی بھرے ہوئے کپڑے رکھے ہوئے ہیں۔ (ھ)

مسئلہ نمبر ۳۵.....جس شخص پر حدِ قذف قائم کی گئی اس کی گواہی کسی معاملہ پر مقبول نہیں ہاں عبادات میں قبول کر لیں گے۔ یونہی اگر کافر پر حدِ قذف جاری ہوئی تو کافروں کے خلاف بھی اس کی گواہی مقبول نہیں ہاں اگر اسلام لائے تو اس کی گواہی مقبول ہے اور اگر کفر کے زمانہ میں تہمت لگائی اور مسلمان ہونے کے بعد حد قائم ہوئی تو اس کی گواہی بھی کسی معاملہ میں مقبول نہیں۔ یونہی غلام پر حدِ قذف جاری ہوئی پھر آزاد ہو گیا تو گواہی مقبول نہیں اور اگر کسی پر حد قائم کی جا رہی تھی درمیان میں بھاگ گیا تو اگر بعد میں باقی حد پوری کر دی گئی تو اب گواہی مقبول نہیں اور

پوری نہیں کی گئی تو مقبول ہے۔ حد قائم ہونے کے بعد اپنی سچائی پر چار گواہ پیش کئے جنہوں نے زنا کی شہادت دی تو اب اس پر تہمت لگانے والے کی گواہی آئندہ مقبول ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۶..... بہتر یہ ہے کہ جس پر تہمت لگائی گئی مطالبہ نہ کرے اور اگر دعویٰ کر دیا تو قاضی کے لئے مستحب یہ ہے کہ جب تک ثبوت نہ پیش ہو مدعی کو درگزر کرنے کی طرف توجہ دلائے۔ (عالمگیری)

تعزیر کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (پ۲۶ الحجرات ۱۱)

"اے ایمان والو نہ مرد مردوں پر مسخرہ پن کریں عجب نہیں وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے وہ عورتیں وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ نہ کرو اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو کیا ہی برا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا اور جو توبہ نہ کرے وہی ظالم ہے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک شخص دوسرے کو بیوی کہہ کر پکارے تو اسے بیس کوڑے مارو اور عشٹ کہہ کر پکارے تو بھی بیس کوڑے مارو اور اگر کوئی اپنے محارم سے زنا کرتے ہوئے قتل کر ڈالو۔

بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر ایک شخص دوسرے کو کہے اے کافر۔ اے خبیث، اے فاسق، اے گدھے اس میں کوئی حد مقرر نہیں۔ حاکم کو اختیار ہے جو مناسب سمجھے سزا دے۔

بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غیر کو حد تک پہنچا دے (مثلاً بدکاری کی تہمت میں) وہ حد سے گزرنے والوں میں ہے۔

احکام متعلقہ:

مسئلہ نمبر ۱..... کسی گناہ پر جو شرعاً تادیب جو سزا دی جاتی ہے اس کو تعزیر کہتے ہیں شارع نے اس کے لئے کوئی مقدار معین نہیں کی ہے بلکہ اس کو قاضی کی رائے پر چھوڑا ہے جیسا موقع ہو اس کے مطابق عمل کرے تعزیر بہ اختیار صرف بادشاہ اسلام ہی کو نہیں بلکہ شوہر بیوی کو، آقا غلام کو، ماں باپ اپنی اولاد کو، استاد شاگرد کو تعزیر کر سکتا ہے۔ (ردالمحتار)

اس زمانہ میں کہ ہندوستان میں اسلامی حکومت نہیں اور لوگ بے دھڑک بلا خوف وخطر معاصی کرتے ہیں اور ان پر اصرار کرتے ہیں اور کوئی منع کرے تو باز نہیں آتے اگر مسلمان متفق ہو کر ایسی سزائیں تجویز کریں جن سے عبرت ہو اور یہ بیباکی اور جرأت کا سلسلہ بند ہو جائے تو نہایت مناسب و واجب ہوگا بعض قوموں میں بعض معاصی پر ایسی سزائیں دی جاتی ہیں مثلاً حقہ پانی اس کا بند کر دیتے ہیں اور نہ اس کے یہاں کھاتے نہ اپنے یہاں اس کو کھلاتے ہیں جب تک توبہ نہ کرے اور اس کی وجہ سے ان لوگوں میں ایسی باتیں کم پائی جاتی ہیں جن پر ان کے یہاں سزا ہوا کرتی ہے مگر کاش وہ تمام معاصی کے ساتھ ایسی ہی کوشش کرتے اور اپنے پنچایتی قانون کو چھوڑ کر شرع مطہر کے موافق فیصلے دیتے اور احکام سناتے تو بہت بہتر ہوتا۔ نیز دوسری قومیں بھی اگر ان لوگوں سے سبق حاصل کریں اور یہ بھی اپنے اپنے مواقع اقتدار میں ایسا ہی کریں تو بہت ممکن

ہے کہ مسلمانوں کی حالت درست ہو جائے بلکہ ایک بیٹی کیا اگر اپنے دیگر معاملات و تنازعات میں بھی شرع مطہر کا لحاظ کریں اور روز مرہ کی تباہ کن مقدمہ بازیوں سے دستبرداری کریں تو دینی فائدہ کے علاوہ ان کی دنیوی حالت بھی سنبھل جائے اور بڑے بڑے فوائد حاصل کریں مقدمہ بازی کے مصارف سے زیر بار بھی نہ ہوں اور اس سلسلہ کے رازداں ہونے سے بغض و عداوت جو دلوں میں گھر کر جاتی ہے اس سے بھی محفوظ رہیں۔

مسئلہ نمبر ۳.....گانوں کی مختلف حالتیں ہیں کوئی بیہودا کوئی چھوٹا اور آدمی بھی مختلف قسم کے ہیں کوئی حیا و بار، عزت اور غیرت والا ہوتا ہے بعض بیباک و دلیر ہوتے ہیں لہٰذا قاضی جس موقع پر جو تعزیر مناسب سمجھے وہ عمل میں لائے کہ تھوڑے سے جب کام نکلے تو زیادہ کی کیا حاجت۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴.....عادات و ملاہ اگر دیانت والے ہوں کہ کہنے پر سمجھ بھی جاویں اور نیا بلوہ نہ فرش ان سے صادر ہو تو ان کی تعزیر ادنیٰ درجہ کی ہونی قاضی ان سے اگر اتنا ہی کہدے کہ آپ نے ایسا کیا ایسوں کے لئے اتنا کہدینا ہی باز آنے کے لئے کافی ہے اور اگر یہ لوگ اس صفت پر نہ ہوں بلکہ ان کے اطوار خراب ہو گئے ہوں مثلاً کسی کو اس قدر مارا کہ شہ خون ہو گیا یا چند بار جرم کا ارتکاب کیا یا شراب خواری کے جلسہ میں بیٹھنا ہے یا لواطت میں مبتلا ہے تو اب تادیم کے لائق سزا دی جائے لمبی لمبی صورتوں میں درے لگائے جائیں یا قید کیا جائے ان علاوہ عادات کے بعد دوسرا مرتبہ زمیندار و تجار و عالموں کا ہے کہ ان پر دعویٰ کیا جائے گا اور دربار قاضی میں طلب کئے جائیں گے پھر قاضی انہیں متنبہ کرے گا کہ کیا تم نے ایسے کیا ہے ایسا نہ کرو۔ تیسرا درجہ متوسط لوگوں کا ہے یعنی بازاری لوگ کہ ایسے لوگوں کے لئے قید ہے چوتھا درجہ ذلیلوں اور کمینوں کا ہے کہ انہیں مارا بھی جائے تو جرم جب اس کامل ہو جب ہی پیزا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴.....تعزیر کی بعض صورتیں یہ ہیں قید کرنا، کوڑے مارنا، گھمانا، ڈانٹنا، جھڑکنا، اس کی طرف غصہ کی نظر کرنا۔ (شامی)

مسئلہ نمبر ۵.....اگر تعزیر ضرب سے ہو تو کم از کم تین کوڑے اور زیادہ سے زیادہ انتالیس کوڑے لگائے جائیں اس سے زیادہ کی اجازت نہیں یعنی قاضی کی رائے میں اگر دس کوڑوں کی ضرورت معلوم ہو تو دس ہی کی ہو تو تیس کی ہو تو تیس لگائے یعنی جتنے کی ضرورت محسوس کرتا ہے اس سے کمی نہ کرے ہاں اگر چالیس یا زیادہ کی ضرورت معلوم ہوتی ہے تو انتالیس سے زیادہ نہ مارے باقی کے بدلے دوسری سزا کرے مثلاً قید کر دے۔ کم از کم تین کوڑے یہ حنفیوں کا قول ہے اور امام ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک کوڑا مارنے سے کام چلے تو تین کی کچھ حاجت نہیں اور یہی قرین قیاس بھی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶.....اگر چند کوڑے مارے جائیں تو بدن پر ایک ہی جگہ ماریں اور بہت سے مارنے ہوں تو متفرق جگہ مارے جائیں کہ عضو بیکار نہ ہو جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷.....تعزیر بالمال یعنی جرمانہ لینا جائز نہیں ہاں اگر دیکھے کہ بغیر لئے باز نہ آئے گا تو وصول کرے پھر جب اس کام سے توبہ کرے واپس دیدے۔ (اگر وغیرہ) بخلاف بعض قومیں بعض جگہ جرمانہ لیتی ہیں نہیں اس سے باز آنا چاہئے۔

مسئلہ نمبر ۸.....جس مسلمان نے شراب پی، اس کو سزا دی جائے۔ یہ نہیں کہ گویا دوسرا جرم پر جرمانہ لے اور عشر اور خمر کرنے والی بھی مستحق تعزیر ہے۔ یتیم یا مدرّس مدرسہ یا کارندہ نہ رکھے تو مستحق تعزیر ہے اور اگر یہ افیونی ہو کہ اب بھی نہیں رکھے گا تو قید کیا جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹.....کوئی شخص کسی عورت یا چھوٹی لڑکی کو بھگا لے گیا اور اس کا کسی سے نکاح کر دیا تو اس پر تعزیر ہے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قید کیا جائے یہاں تک کہ مر جائے یا اسے واپس کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰.....ایک شخص نے کسی مرد کو اجنبی عورت کے ساتھ خلوت میں دیکھا اگر یہ فعل قبیح میں مبتلا نہ دیکھا تو چاہئے کہ شور کرے یا مار پیٹ کرنے سے بھاگ جائے تو بھی کرے اور اگر ان باتوں کا اس پر اثر نہ پڑے تو اگر قتل کر سکے تو قتل کر ڈالے اور عورت اس کے ساتھ راضی ہے تو

عورت کو بھی مار ڈالے یعنی اس کے مار ڈالنے پر قصاص نہیں۔ یونہی اگر عورت کو کسی نے زبردستی پکڑا اور کسی طرح اسے نہیں چھوڑتا اور آبرو جانے کا گمان ہے تو عورت سے اگر ہو سکے اسے مار ڈالے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۱..... چور کو چوری کرتے دیکھا اور چلانے، غل شور کرنے یا مار پیٹ کرنے پر بھی باز نہیں آتا تو قتل کرنے کا اختیار ہے یہی حکم ڈاکو اور عشار اور ہر ظالم اور کیفر کردار کرنے والے کا ہے اور جس گھر میں باج، رنگ شراب خواری کی مجلس ہو اس کا محاصرہ کر کے گھر میں گھس پڑیں اور ظرف توڑ ڈالیں اور وہ نہیں ٹالتا باہر کر دیں اور مکان ڈھا دیں۔ (درمختار، بحر)

مسئلہ نمبر ۱۲..... یہ احکام جو بیان کئے گئے ان پر اس وقت عمل کر سکتا ہے جب ان گناہوں میں مبتلا دیکھے اور بعد گناہ کر لینے کے اب اسے سزا دینے کا اختیار نہیں بلکہ بادشاہ اسلام چاہے تو قتل کر سکتا ہے۔ (درمختار) قتل وغیرہ کے متعلق جو کچھ بیان ہوا یہ اسلامی احکام ہیں جو اسلامی حکومت میں ہو سکتے ہیں مگر اب کہ ہندوستان میں اسلامی سلطنت باقی نہیں اگر کسی کو قتل کرے تو خود قتل کیا جائے گا لہٰذا حالت موجودہ میں ان پر کیسے عمل ہو سکے اس وقت جو کچھ ہم کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے مقاطعہ کیا جائے، ان سے میل جول نشست و برخاست وغیرہ ترک کریں۔

مسئلہ نمبر ۱۳..... اگر جرم ایسا ہے جس میں حد واجب ہوتی ہے مگر کسی وجہ سے ساقط ہو گئی تو سخت درجہ کی تعزیر ہوئی مثلاً دوسرے کی لونڈی کو زنا کیا تو یہ صورت حد قذف کی تھی مگر چونکہ نسب نہیں ہے لہٰذا سخت قسم کی تعزیر ہوئی اور اگر اس میں حد واجب نہیں مثلاً کسی کو خبیث کہا تو اس میں تعزیر کی مقدار رائے قاضی پر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴..... دو شخصوں نے باہم مار پیٹ کی تو دونوں مستحق تعزیر ہیں اور پہلے سے سزا دیں گے جس نے ابتدا کی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵..... چور یا ڈاکو کے ساتھ برا سلوک کیا یا کسی مسلمان کو پچھاڑ مارا یا بازار میں اس کے سر سے پگڑی نا ملائی تو مستحق تعزیر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶..... تعزیر کے درے نہ پتلے سے مارے جائیں اور نہ کسی حد میں اس سے زیادہ، شراب کی حد میں اسی درّم اور حد قذف میں سب سے زیادہ۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷..... جو شخص مسلمان کو کسی فعل یا قول سے یا، یا بچپنے سے یا گرپڑا کہنے یا آنکھ یا ہاتھ کے اشارے سے وہ مستحق تعزیر ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۸..... کسی مسلمان کو فاسق، فاجر، خبیث، ابلہی، سود خوار، شراب خور، خائن، دیوث، خنث، بکر، چور، حرامزادہ، ولد الحرام پلید، سفلہ، کمینہ، بھاری کہنے پر تعزیر دی جائے یعنی جبکہ وہ شخص ایسا نہ ہو جیسا اس نے کہا اور واقع میں یہ عیب اس میں پائے جاتے ہیں اور کسی نے کہا تو تعزیر نہیں کی اس نے ٹھیک کہا یا نہ کہا ہو اس کے کہنے سے اسے کیا عیب لگا۔ (بحر وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۹..... کسی مسلمان کو فاسق کہا اور قاضی کے یہاں جب دعویٰ ہوا اس نے جواب دیا کہ میں نے اسے فاسق کہا کیونکہ یہ فاسق ہے تو اس کا فاسق ہونا گواہوں سے پیش کرنا ہوگا اور قاضی اس سے دریافت کرے کہ اس میں فسق کی کیا بات ہے اگر کسی خاص بات کا ثبوت دے اور گواہوں نے بھی گواہی میں اس خاص فسق کو بیان کیا تو تعزیر ہے ہوا اگر خاص فسق بیان نہ کریں صرف یہ کہیں کہ فاسق ہے تو قبول معتبر نہیں اور اگر گواہوں نے بیان کیا کہ یہ فرائض کو ترک کرتا ہے تو قاضی اس شخص سے فرائض اسلام دریافت کرے گا اگر نہ بتا سکا تو فاسق ہے یعنی وہ فرائض جن کا سیکھنا اس پر فرض تھا اور سیکھا نہیں تو فاسق ہونے کے لئے یہی بس ہے اور اگر ایسے مسلمان کو فاسق کہا جو واقعہ میں فسق کرتا ہے مثلاً ناجائز نوکری کرتا ہے اور اس علانیہ سود لیتا ہے تو یہ کہنے والے پر کچھ الزام نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲۰..... کسی مسلمان کو کافر کہا تو تعزیر ہے بدیں وجہ کہ وہ قائل خود کافر ہو گیا نہیں اس میں دو صورتیں ہیں اگر اسے مسلمان جانتا ہے تو کافر نہ ہوا اور اگر اسے کافر اعتقاد کرتا ہے تو خود کافر ہے مسلمان کو کافر جاننا دین اسلام کو کفر جاننا ہے اور دین اسلام کو کفر جاننا کفر ہے ہاں اگر اس شخص میں کوئی ایسی بات پائی جاتی ہے جس کی بنا پر یہ کفر ہو سکے اور اس نے اسے کافر کہا اور کافر جانا تو کافر نہ ہوگا۔ (درمختار، ردالمحتار)

یا اس صورت میں ہے کہ وہ چیز جس کی بنا پر اس نے کافر کہا قطعی ہو یعنی تاویل ہو سکے تو وہ مسلمان ہی کہا جائے گا مگر جس نے اسے کافر کہا وہ بھی کافر نہ ہوا اور اگر اس میں قطعی کفر پایا جاتا ہے جو کسی طرح تاویل کی گنجائش نہیں رکھتا تو وہ مسلمان ہی نہیں اور بے شک وہ کافر ہے اور اس کو کافر کہنا مسلمان کو کافر کہنا نہیں بلکہ کافر کو کافر کہنا ہے ایسے کو مسلمان جاننا یا اس کے کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۱..... کسی شخص پر حاکم کے یہاں دعویٰ کیا کہ اس نے چوری کی یا اس نے کفر کیا اور ثبوت نہ دے سکا تو مستحق تعزیر نہیں یعنی جبکہ اس کا مقصود گالی دینا یا توہین کرنا نہ ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۲..... رافضی، ہودہ مذہب، منافق، زندیق، یہودی، نصرانی، نصرانی بچہ، کافر بچہ، کہنے پر بھی تعزیر ہے۔ (درمختار) یعنی جبکہ سنی کو رافضی یا بے مذہب یا بچہ کہا اور رافضی کو کہا تو کچھ نہیں کہ اس کو تو رافضی کہیں گے ہی۔ یونہی سنی کو یا بابا خارجی کہنا بھی موجب تعزیر ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۳..... حرامی کا لفظ بھی بہت سخت گالی ہے اور حرامزادہ کے معنی میں ہے اس کا بھی حکم تعزیر ہونا چاہئے۔ کسی کو بے ایمان کہا تو تعزیر ہوگی اگرچہ عرف عام میں یہ لفظ کافر کے معنی میں نہیں بلکہ خائن کے معنی میں ہے اور لفظ خائن میں تعزیر ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۴..... سؤر، کتا، گدھا، بکرا، بیل، بندر، الو کہنے پر بھی تعزیر ہے جبکہ ایسے الفاظ ملا، وسادات یا اچھے لوگوں کی شان میں استعمال کئے۔ (جواہر اخلاطی) یہ چند الفاظ جن کے کہنے پر تعزیر ہوتی ہے بیان کر دیئے باقی ہندوستان میں خصوصاً عوام میں آج کل بکثرت نہایت کریہہ خش الفاظ گالی میں بولے جاتے ہیں یا بعض ویسا کہ مذاق اور دل لگی میں کہا کرتے ہیں ایسا الفاظ یا مقصد نہیں لکھے اور ان کا حکم ظاہر ہے کہ عزت دار کو کہے جس کی ان الفاظ سے ہتک حرمت ہوتی ہے تو تعزیر ہے یہ ان الفاظ سے ہر شخص کی ہتک ہوتی ہے جب بھی تعزیر ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۵..... جس کو گالی دی یا کوئی ایسا لفظ کہا جس میں تعزیر ہے اور اس نے معاف کر دیا تو تعزیر ساقط ہو جائے گی۔ اور اس کی شان میں چند الفاظ کہے تو ہر ایک پر تعزیر ہے۔ یہ نہ ہوگا کہ ایک کی تعزیر سب کے قائم مقام ہو۔ یونہی اگر چند شخصوں کی نسبت کہا مثلاً تم سب فاسق ہو تو ہر ایک شخص سے الگ الگ تعزیر ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۶..... جس کو گالی دی اگر وہ ثبوت پیش کر سکا تو گالی دینے والے سے حلف لیں گے اگر قسم کھانے سے انکار کرے تو تعزیر ہوگی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۷..... جہاں تعزیر کسی بندہ کا حق متعلق نہ ہو مثلاً ایک شخص فاسقوں کے مجمع میں بیٹھتا ہے یا اس نے کسی عورت کا بوسہ لیا اور کسی دیکھنے والے نے قاضی کے پاس اس کی اطلاع کی تو یہ شخص اگرچہ بظاہر عدل کی صورت میں ہے مگر گواہ بن سکتا ہے لہٰذا اگر اس کے ساتھ ایک اور شخص شہادت دے تو تعزیر کا حکم ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۸..... شوہر اپنی عورت کو ان امور پر مار سکتا ہے۔ (1) عورت اگر باوجود قدرت بناؤ سنگھار نہ کرے یعنی جو زینت شرعاً جائز ہے اس کے نہ کرنے پر مار سکتا ہے اور شوہر مرد نہ لباس پہننے کو یا گوٹا لگوانے کو کہتا ہے اور نہیں کرتی تو مار نے کا حق نہیں۔ یونہی اگر عورت بناؤ سنگھار ہی ہے اور شوہر ناخوش ہوتے ہے یا جس قسم کی زینت کو کہتا ہے وہ اس کے پاس نہیں تو نہیں مار سکتا۔ (2) غسل جنابت نہیں کرتی۔ (3) بغیر اجازت گھر سے چلی گئی جس موقع پر اسے اجازت لینے کی ضرورت تھی۔ (4) بچے پاس یا بایا نہیں آتی جبکہ حیض ونفاس سے پاک تھی۔ اور فرض روزہ بھی رکھے ہوئے نہ تھی۔ (5) چھوٹے نابالغ بچے کے مارنے پر (6) شوہر کو گالی دی، گدھا، خنزیر، کہا یا (7) اس کے کپڑے پھاڑ دیئے۔ (8) غیر محرم کے سامنے چہرہ کھول دیا۔ (9) اجنبی مرد سے کلام کیا۔ (10) شوہر سے بات کی یا جھگڑا کیا اس غرض سے کہ اجنبی شخص اس کی آواز سنے یا شوہر کی کوئی چیز بغیر اجازت کسی کو دیدی اور وہ ایسی چیز ہو کہ عادۃً بغیر اجازت عورتیں ایسی چیز نہ دیا کرتی ہوں اور اگر ایسی چیز دی جس کے دینے پر عادت جاری ہے تو نہیں مار سکتا۔ (ظہیریہ)

مسئلہ نمبر ۲۹..... عورت اگر نماز نہیں پڑھتی ہے تو اکثر فقہاء کے نزدیک شوہر کو مارنے کا اختیار ہے اور ماں باپ اگر نماز نہ پڑھیں یا

اور کوئی معصیت کریں تو والد کو چاہئے کہ انہیں سمجھائیں اگر مان لیں فبہا ورنہ حکومت کرے اور ان کے لئے دعا و استغفار کرے اور کسی کی ماں اگر کہیں شادی وغیرہ میں جانا چاہتی ہے تو والد کو منع کرنے کا حق نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۰..... چھوٹے بچے کو بھی تعزیر کر سکتے ہیں اور اس کو سزا اس کا باپ یا دادا یا ان کا وصی یا معلم دے گا اور ماں کو بھی سزا دینے کا اختیار ہے قرآن پڑھنے اور ادب حاصل کرنے اور علم سیکھنے کے لئے بچہ کو اس کے باپ ماں مجبور کر سکتے ہیں یتیم بچہ جو اس کی پرورش میں ہے اسے بھی ان باتوں پر مار سکتا ہے جس پر اپنے لڑکے کو مارتا ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۱..... عورت کو تازیانہ مار سکتا کہ ہڈی ٹوٹ جائے یا کھال پھٹ جائے یا نیلا داغ پڑ جائے اور اگر انکار اور عورت نے دعویٰ کر دیا اور گواہوں نے غلبت کر دیا تو شوہر پر اس مار نے کی تعزیر ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳۲..... عورت نے اس غرض سے کہ فریا کہ شوہر سے جدائی ہو جائے تو اسے سزا دی جائے اور اسلام لائے اور اسی شوہر سے نکاح کرنے پر مجبور کی جائے۔ دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی۔ (ردالمحتار)

چوری کی حد کا بیان

اللہ ﷻ فرماتا ہے:

وَ السَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْۤا اَیْدِیَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ (پ۶ المائدہ ۳۸،۳۹)

اور جو مرد یا عورت چوری کریں تو ان کا ہاتھ کاٹو ان کے کیے کا بدلہ اللہ کی طرف سے سزا اور اللہ غالب حکمت والا ہے اور جو ظلم کرنے کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو اللہ اپنی مہر سے اس پر رجوع فرمائے گا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (ترجمہ کنزالایمان)

حدیث ۱..... امام بخاری و مسلم رحمہما اللہ ابوہریرہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا چور پر اللہ ﷻ کی لعنت کہ انڈہ (خود) چراتا ہے جس پر اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور رسی چراتا ہے اس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

حدیث ۲..... ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ رحمہم اللہ فضالہ بن عبید ﷺ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا اس کا ہاتھ کاٹا گیا پھر حضور ﷺ نے فرمایا وہ کٹا ہوا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکا دیا جائے۔

حدیث ۳..... ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ صفوان بن امیہ ﷺ سے اور بزاز ابن عباس ﷺ سے راوی کہ صفوان بن امیہ مدینہ میں آئے اور اپنی چادر کا تکیہ لگا کر مسجد میں سو گئے چور آیا اور ان کی چادر لے بھاگا انہوں نے اسے پکڑ لیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائے حضور ﷺ نے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ صفوان ﷺ نے عرض کی کہ میرا یہ مطلب نہ تھا۔ یہ چادر اس پر صدقہ۔ سرکار نے فرمایا میرے پاس لانے سے پہلے تم نے ایسا کیوں نہ کیا۔

حدیث ۴..... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص اپنے غلام کو حضرت عثمان ﷺ کی خدمت میں لایا اور کہا اس کا ہاتھ کاٹیے کہ اس نے میری بیوی کا آئینہ چرا لیا ہے۔ امیر المؤمنین نے فرمایا اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا کہ تمہارا خادم ہے جس نے تمہارا مال لیا ہے۔

حدیث ۵..... ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی رحمہم اللہ سے روایت کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا خائن اور لوٹنے والے اور اچک لے جانے والے کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔

حدیث ۶..... امام مالک ترمذی و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ و دارمی رحمہم اللہ رافع بن خدیج ﷺ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا پھل

اور گائے کے چرانے میں ہاتھ کاٹنا نہیں یعنی جبکہ بیڑ میں لگے ہوں اور کوئی چرائے۔

حدیث ۷.....امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا درختوں پر جو پھل لگے ہوں ان میں قطع نہیں اور نہ ان بکریوں کو چرانے میں جو پہاڑ پر ہوں ہاں جب وہ مکان میں آجائیں اور پھل توڑ میں جمع کرلئے جائیں اور سپر کی قیمت کو پہنچیں تو قطع ہے۔

حدیث ۸.....عبداللہ بن عمرو دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے سپر کی قیمت میں ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا ہے۔ سپر کی قیمت مختلف روایت میں بہت مختلف ہیں بعض میں تین درہم بعض میں ربع دینار بعض میں دس درہم، ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ نے احتیاط دس درہم والی بات کی روایت پر عمل فرمایا۔

احکام فقہیہ: چوری یہ ہے کہ دوسرے کا مال چھپا کر اٹھا لے لیا جائے اور اس کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے مگر ہاتھ کاٹنے کے لئے چند شرطیں ہیں

(1) چرانے والا مکلف ہو یعنی بچہ یا مجنون نہ ہو اب خواہ وہ مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، مسلمان ہو یا کافر اور اگر چوری کرتے وقت مجنون نہ تھا پھر مجنون ہو گیا تو ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

(2) گونگا نہ ہو

(3) نکما یا ہو اور اگر گونگا ہے ہاتھ کاٹنا نہیں کہ ہو سکتا ہے اپنا مال سمجھ کر لیا ہو۔ یونہی اندھے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے کہ شاید اس نے اپنا مال جان کر لیا۔

(4) اس درہم چرائے یا اس قیمت کا سامان اور کوئی چیز چرائے اس سے کم میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور

(5) اس درہم کی قیمت چرانے کے وقت بھی ہو اور ہاتھ کاٹنے کے وقت بھی اور

(6) اتنی قیمت اس جگہ ہو جہاں ہاتھ کاٹا جائے گا لہٰذا اگر چرانے کے وقت دو چیز دس درہم قیمت کی تھی مگر ہاتھ کاٹنے کے وقت اس سے کم کی ہو گئی یا جہاں چرایا ہے وہاں تو اب بھی دس درہم قیمت کی ہے مگر جہاں ہاتھ کاٹا جائے گا وہاں کم کی ہے تو ہاتھ نہ کاٹا جائے ہاں اگر کسی عیب کی وجہ سے قیمت کم ہو گئی یا اس میں سے کچھ ضائع ہو گئی کہ دس درہم کی نہ رہی تو دونوں صورتوں میں ہاتھ کاٹے جائیں گے اور چرانے میں خود اس شے کا تجزیہ مقصود ہو لہٰذا اگر انگور وغیرہ کوئی کپڑا اچرا لیا اور کپڑے کی قیمت دس درہم ہے مگر اس میں دینار نکلا تو جس کو یہ قصد چرایا وہ دس درہم کا نہیں لہٰذا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا ہاں اگر وہ کپڑا ان درہموں کے لئے ظرف ہو تو قطع ہے کہ مقصود کپڑا چرانا نہیں بلکہ اس شے کا چرانا ہے یا کپڑا چرایا اور جانتا تھا کہ اس میں روپے بھی ہیں تو دونوں کا قصد چرانا قرار دیا جائے گا اگرچہ کہتا ہو کہ میرا مقصود صرف کپڑا چرانا تھا۔

(7) یونہی اگر روپے کی تھیلی چرائی تو اگرچہ کہے مجھے معلوم نہ تھا کہ اس میں روپے ہیں اور نہ میں نے روپے کے قصد سے چرائی بلکہ میرا مقصود صرف تھیلی کا چرانا تھا تو ہاتھ نہ کاٹا جائے گا اور اس کے قول کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

(8) اس مال کو اس طرح لے لیا ہو کہ اس کا نکالنا ظاہر ہو لہٰذا اگر مکان کے اندر جہاں سے لیا وہاں اشرفی نکل پڑی تو قطع نہیں بلکہ تاوان لازم ہے۔

(9) لے لیا یا یہ یعنی اگر دن میں چوری کی تو مکان میں چلا اور وہاں سے مال لیا دونوں چھپ کر ہوں اور اگر کھلا چھپ کر مگر مال کو لینا علانیہ ہو جیسا ڈاکہ کرتے ہیں تو اس میں ہاتھ کاٹنا نہیں۔ مغرب و عشاء کے درمیان کا وقت دن کے حکم میں ہے اور اگر رات میں چوری کی اور جا لے خفیہ ہو اگرچہ مال علانیہ لا کر جھوٹ کہہ دے ہاتھ کاٹا جائے۔

(10) جس کے یہاں سے چوری کی اس کا قبضہ صحیح ہو خواہ وہ مال کا مالک ہو یا امین اور اگر چور کے یہاں سے چرا لیا تو قطع نہیں یعنی جبکہ پہلے چور کا ہاتھ کاٹا جا چکا ہو ورنہ اس کا کاٹا جائے (۱۱) کھانے کی چیز نہ چرائی ہو ہو جلد خراب ہو جاتی ہے جیسے گوشت اور ترکاریاں۔

(12) ہو چوری دار الحرب میں نہ ہو

(13) مال محفوظ ہو اور حفاظت کی دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ وہ مال ایسی جگہ ہو جو حفاظت کے لئے بنائی ہو۔ جیسے، مکان، دکان، خیمہ، قرانہ، صندوق دوسری یہ کہ وہ جگہ ایسی نہیں مگر وہاں کوئی نگہبان مقرر ہو جیسے مسجد، راستہ، میدان

(14) بقدر دس درہم کے ایک بار مکان سے باہر لے گیا ہو اور اگر چند بار لیا گیا کہ سب کا مجموعہ دس درہم یا زیادہ ہے مگر ہر بار دس سے کم لے گیا تو قطع نہیں کہ یہ ایک سرقہ نہیں بلکہ متعدد ہیں اب اگر دس درہم ایک بار لے گیا اور وہ سب ایک ہی شخص کے ہوں یا کئی شخصوں کے مثلاً ایک مکان میں چند شخص رہتے ہیں اور کچھ کچھ ہر ایک کا چرا لیا جن کا مجموعہ دس درہم یا زیادہ ہے اگر چہ ہر ایک کا اس سے کم ہے دونوں صورتوں میں قطع ہے۔ شبہہ یا تاویل کی گنجائش نہ ہو لہٰذا اگر باپ کا مال چرا لیا یا قرآن مجید کی چوری کی تو قطع نہیں کہ پہلے میں شبہہ ہے اور دوسرے میں تاویل ہے کہ پڑھنے کے لئے لیا ہے۔ (درمختار، ہندیہ، عالمگیری وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۱..... چند شخصوں نے مل کر چوری کی اگر ہر ایک کو بقدر دس درہم کے حصہ ملا تو سب کے ہاتھ کاٹے جائیں گے اور مال یا ہوا ہو یا جنہوں نے لیا اور بعض تبہانی کر رہے ہیں۔ (عالمگیری، ہندیہ)

مسئلہ نمبر ۲..... چوری کے ثبوت کے دو طریقے ہیں ایک یہ کہ چور خود اقرار کرے اور اس میں چند بار کی حاجت نہیں صرف ایک بار کافی ہے دوسرا یہ کہ دو مرد گواہی دیں اور اگر ایک مرد اور دو عورتوں نے گواہی دی تو قطع نہیں مگر مال کا تاوان دلایا جائے اور گواہوں نے یہ گواہی دی کہ ہمارے سامنے اقرار کیا ہے یہ گواہی قابل اعتبار نہیں گواہ کا آزاد ہونا شرط نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳..... قاضی گواہوں سے چند باتوں کا سوال کرے۔ کس طرح چوری کی؟ اور کہاں کی؟ اور کتنے کی؟ اور کس کی چیز چرائی؟ جب گواہان امور کا جواب دیں اور ہاتھ کاٹنے کے تمام شرائط پائے جائیں تو قطع کا حکم ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴..... پہلے اقرار کیا تھا پھر اقرار سے پھر گیا یا چند شخصوں نے چوری کا اقرار کیا تھا ان میں سے ایک اپنے اقرار سے پھر گیا یا گواہوں نے اس کی شہادت دی کہ ہمارے سامنے اقرار کیا ہے اور چور انکار کرتا ہے کہتا ہے میں نے اقرار نہیں کیا ہے یا کچھ جواب نہیں دیتا تو ان سب صورتوں میں قطع نہیں مگر اقرار سے رجوع کیا تو تاوان لازم ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵..... اقرار کر کے بھاگ گیا تو قطع نہیں کہ بھاگنا بمنزلہ رجوع کے ہے ہاں تاوان لازم ہے اور گواہوں سے ثابت ہو تو قطع ہے اگر چہ بھاگ جانے کے بعد گرفتار ہوا ہو پہلے بھاگا ہو یا نہیں اگر بہت دنوں میں گرفتار ہوا تو تعاقبی عارض ہو گئی مگر تاوان لازم ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶..... مدعی گواہ پیش کرے، کہا چور پر حلف رکھا اس نے حلف لینے سے انکار کیا تو تاوان دلایا جائے مگر قطع نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷..... چور کا اقرار بیّنہ کر اقرار کرانا جائز ہے کہ یہ صورت نہ ہو تو گواہوں سے چوری کا ثبوت بہت مشکل ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸..... ہاتھ کاٹنے کا قاضی نے حکم دیدیا اب وہ مدعی کہتا ہے کہ یہ مال اسی کا ہے یا میں نے اس کے پاس امانۃً رکھا تھا یا کہتا ہے کہ گواہوں نے جھوٹی گواہی دی یا اس نے غلط اقرار کیا تو اب ہاتھ نہیں کاٹا جا سکتا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹..... گواہوں کے بیان میں اختلاف ہو ایک کہتا ہے کہ فلاں قسم کا کپڑا تھا دوسرا کہتا ہے فلاں قسم کا تھا تو قطع نہیں اقرار و شہادت کے جزئیات کثیر ہیں چونکہ یہاں حدود جاری نہیں ہیں لہٰذا بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ (ہم)

مسئلہ نمبر ۱۰..... ہاتھ کاٹنے کے وقت مدعی اور گواہوں کا حاضر ہونا ضروری نہیں بلکہ اگر غائب ہوں یا مر گئے ہوں جب بھی ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔ (درمختار)

کن چیزوں میں ہاتھ کاٹا جائے گا اور کن میں نہیں؟

مسئلہ نمبر ۱.....ساگ، آبنوس، اگر کی لکڑی، صندل، عود، مشک، زعفران، عنبر اور ہر قسم کے تیل، زمرد یاقوت، زبرجد، فیروزہ ہوتی اور ہر قسم کے جواہر۔ لکڑی کی ہر قسم کی قیمتی چیزیں جیسے کرسی، میز، تخت، دروازہ، جو ابھی نصب نہ کیا گیا ہو لکڑی کے برتن۔ یونہی تانبے، پیتل، لوہے چمڑے وغیرہ کے برتن۔ چھری، چاقو قینچی اور ہر قسم کے نکلے گیہوں، جو، باداول، اور ستو، آٹا، شکر، گھی، سرکہ، شہد، کھجور، چھوہارے، منقی، روغن، ہون، کتان، پہننے کے کپڑے بچھونا اور ہر قسم کے مدہ اور نئیں مال میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۲.....حقیر چیزیں جو عادتاً محفوظ نہ رکھی جاتی ہوں اور باعتبار اصل کے مباح ہوں اور جو زمان میں کوئی ایسی صنعت بھی نہ ہوئی ہو جس کی وجہ سے قیمتی ہو جائیں ان میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا جیسے مصنوعی لکڑی، گھاس، نرکل، پھلی، پرند، گیہوں، چنا، کوئلے، اینٹ، مٹی کے برتن، کپی، بیٹیں، یونہی شیشہ اگر چہ قیمتی ہو کہ بلا توڑے جانا ہے اور توڑنے پر قیمتی نہیں رہتا۔ یونہی وہ چیزیں جو جلد خراب ہو جاتی ہیں جیسے دودھ، گوشت، تر بوز، ترکاری، گھی، ساگ، ترکاریاں اور بیاکھا نے جیسے رطبی بکلہ قحط کے زمانہ میں ملے، گیہوں، چاول، جو وغیرہ بھی اور تر میوے جیسا نگور، سیب، ناشپاتی، بہی، انار اور خشک میوے میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ جیسا خرمہ، بادام وغیرہ جبکہ محفوظ ہوں۔ اگر درخت پر سے پھل توڑے یا کھیت کاٹ لے گیا تو قطع نہیں اگر چہ درخت، مکان کے اندر ہو یا کھیت کی حفاظت ہوتی ہو اور پھل توڑ کر یا کھیت کاٹ کر حفاظت میں رکھا اب چرائے گا تو قطع ہے۔

مسئلہ نمبر ۳.....شراب چرائی تو قطع نہیں ہاں اگر شراب قیمتی برتن میں تھی کہ اس برتن کی قیمت دس درہم ہے اور صرف شراب نہیں بلکہ برتن چرایا بھی مقصود تھا مثلاً بظاہر دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ برتن بیش قیمت ہے تو قطع ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴.....لہو ولعب کی چیزیں جیسے ڈھول، طبلہ، سارنگی وغیرہ ہر قسم کے باجے اگر چہ ٹبل بنگ چرایا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ یونہی سونے چاندی کی سلیب یا بت اور شطرنج، نرد چرانے میں قطع نہیں اور روپے پیسا شرفی پر تصویر ہو جیسے آج کل ہندوستان کے روپے شرفیاں تو قطع ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵.....گھاس اور نرکل کی بیش قیمت چٹائیاں کہ صنعت کی وجہ سے بیش قیمت ہو گئیں جیسے آج کل بمبئی، کلکتہ سے آیا کرتی ہیں ان میں قطع ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶.....کان کا لوہا دروازہ اور مسجد کا دروازہ بلکہ مسجد کے ٹوٹے ہوئے اسباب جہاز، لنگر، بادبان، قفلے، کنڈی، جانماز وغیرہ اور نمازیوں کے جوتے چرانے میں قطع نہیں مگر جو اس قسم کی چوری کرتا ہو اسے پوری سزا دی جائے اور قید کریں۔ یہاں تک کہ پکی توبہ کرلے بلکہ ہر ایسے چور کو جس کی شہرت کی بنا پر قطع نہ ہو تعزیر دی جائے۔

مسئلہ نمبر ۷.....ہاتھی دانت یا اس کی بنی ہوئی چیز چرانے میں قطع نہیں اگر چہ صنعت کی وجہ سے بیش قیمت قرار پاتی ہو اور ہونے کی ہڈی کی بیش قیمت چیز بنی ہو تو قطع ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸.....شیر، چیتا وغیرہ درندہ کو ذبح کر کے ان کی کھال کو بچھونا یا جانماز بنا لیا ہے تو قطع ہے۔ ورنہ نہیں، اور باز، شکرہ، بہتا، چیتا وغیرہ جانوروں کو چرایا تو قطع نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹.....مصحف شریف چرایا تو قطع نہیں اگر چہ سونے چاندی کا اس پر کام ہو۔ یونہی کتب تفسیر و حدیث و فقہ و نحو و لغت و اشعار میں بھی قطع نہیں۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... حساب کی بہیاں اگر بیکار ہو چکی ہیں اور وہ کاغذات دس درہم کی قیمت کے ہیں تو قطع ہے ورنہ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... آزاد بچہ کو چرایا اگرچہ زیور پہنے ہوئے ہے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا یونہی اگر بڑے غلام کو جو اپنے کو بتا سکتا ہو چرایا تو قطع نہیں اگر چہ سونے یا بیہوشی یا جنون کی حالت میں اسے چرایا ہو اور اگر نابالغ غلام کو چرایا تو قطع ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۲..... ایک شخص کے دوسرے پر دس درہم آتے تھے قرض خواہ نے قرضدار کے یہاں سے روپیہ یا اشرفیاں چرائیں تو قطع نہیں اور اگر اسباب چرایا اور کہتا ہے کہ میں نے اپنے روپے کے معاوضہ میں لیا یا بطور رہن اپنے پاس رکھنے کے لئے لیا تو قطع نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳..... امانت میں خیانت کی یا مال لوٹ لیا یا جیب کترا تو قطع نہیں۔ یونہی قبر سے کفن چرانے میں قطع نہیں اگر چہ قبر متصل مکان میں ہو بلکہ جس مکان میں قبر ہے اس میں سے اگر علاوہ کفن کے کوئی اور کپڑا چرایا جب بھی قطع نہیں بلکہ جس گھر میں میت ہو وہاں سے کوئی چیز چرائی تو قطع نہیں ہاں اگر اس فعل کا عادی ہو تو بطور سیاست ہاتھ کاٹ دیں گے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۴..... ذی رحم محرم کے یہاں سے چرایا تو قطع نہیں اگر چہ وہ مال کسی اور کا ہو اور ذی محرم کا مال دوسرے کے یہاں تھا وہاں سے چرایا تو قطع ہے۔ شوہر نے عورت کے یہاں سے یا عورت نے شوہر کے یہاں سے یا غلام نے اپنے مولیٰ یا مولیٰ کی زوجہ کے یہاں سے یا عورت کے غلام نے اس کے شوہر کے یہاں سے چوری کی تو قطع نہیں۔ یونہی تاجروں کی دکانوں سے چرانے میں بھی قطع نہیں جبکہ ایسے وقت چوری کی کہ اس وقت لوگوں کو وہاں جانے کی اجازت ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵..... مکان جب محفوظ ہے تو اب اس کی ضرورت نہیں کہ وہاں کوئی محافظ مقرر ہو اور مکان محفوظ نہ ہو تو محافظ کے بغیر حفاظت نہیں مثلاً مسجد سے کسی کی کوئی چیز چرائی تو قطع نہیں مگر جبکہ اس کا مال وہاں موجود ہو اگرچہ سو رہا ہو یعنی مالک ایسی جگہ ہو کہ مال کو وہاں سے دیکھ سکے۔ یونہی میدان یا راستہ میں اگر مال ہے اور نگاہ وہاں پاس میں ہے تو قطع ہے ورنہ نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶..... جو چیز ایک شے کی حفاظت کے لئے ہے وہ دوسری چیز کی حفاظت کے لئے بھی قرار پائے گی مثلاً اصطبل سے اگر روپے چوری گئے تو قطع ہے اگرچہ اصطبل روپے کی حفاظت کی جگہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷..... اگر چند بار کسی نے چوری کی تو بادشاہ اسلام اسے یا حاکم قتل کر سکتا ہے۔ (درمختار)

ہاتھ کاٹنے کا بیان

مسئلہ نمبر ۱..... چور کا داہنا ہاتھ کہنے سے کاٹ کر کھولتے تیل میں داغ دیں اور اگر موسم سخت گرمی یا سخت سردی کا ہو تو ابھی نہ کاٹیں بلکہ اسے قید میں رکھیں گرمی یا سردی کی شدت جانے پر کاٹیں۔ تیل کی قیمت اور کاٹنے والے اور داغنے والے اور لکڑی جو ہاتھ اور تیل کھولانے کے مصارف سب چور کے ذمہ ہیں اور اس کے بعد اگر پھر چوری کرے تو اب بایاں پاؤں ٹخنے سے کاٹ دیں گے اس کے بعد پھر اگر چوری کرے تو اب نہیں کاٹیں گے بلکہ بطور تعزیر ماریں گے اور قید میں رکھیں گے یہاں تک کہ توبہ کرے۔ یعنی اس کے بشرہ سے یہ ظاہر ہونے لگے کہ اب چوری سے توبہ کی اور نیکی کے آثار نمایاں ہوں۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲..... اگر داہنا ہاتھ اس کا شل ہو گیا ہے یا اس میں انگوٹھا یا انگلیاں کٹی ہوں جب بھی کاٹ دیں گے اور اگر بایاں ہاتھ شل ہو یا اس کا انگوٹھا و انگلیاں کٹی ہوں تو اب داہنا نہیں کاٹیں گے یونہی اگر داہنا پاؤں بے کار ہو یا کٹا ہو تو بایاں پاؤں نہیں کاٹیں گے بلکہ قید کریں گے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۳..... ہاتھ کاٹنے کی شرط یہ ہے کہ جس کا مال چوری گیا ہے وہ اپنے مال کا مطالبہ کرے خواہ گواہوں سے چوری کا ثبوت ہو یا چور

نے خود اقرار کیا ہو اور یہ بھی شرط ہے کہ جب گواہی دیں اس وقت وہ حاضر ہو اور جس وقت ہاتھ کاٹا جائے اس وقت بھی موجود ہو۔ لہٰذا اگر چور پوری کا اقرار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے فلاں شخص جو نائب ہے اس کی چوری کی ہے یا کہتا ہے کہ یہ روپے جو میں نے چرائے ہیں مگر معلوم نہیں کس کے ہیں یا میں نہیں بتاؤں گا کہ کس کے ہیں تو قطع نہیں اور کلی صورت میں جبکہ نائب حاضر ہو کر مطالبہ کرے تو اس وقت قطع کریں گے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴..... جس شخص کا مال پر قبضہ ہے وہ مطالبہ کر سکتا ہے یعنی امین و غاصب و مرتہن و متولی اور باپ اور وصی اور سود خور جس نے سودی مال پر قبضہ کر لیا اور سود دینے والا جس نے سود کے روپے ادا کر دیئے اور یہ روپے چوری ہو گئے تو اس کے مطالبہ پر قطع نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵..... وہ چیز جس کے چرانے پر ہاتھ کاٹا گیا ہے اگر چور کے پاس موجود ہے تو مالک کو واپس کر دیں گے اور جانی رہی تو تاوان نہیں اگر چہ اس نے خود ضائع کر دی ہو اگر چہ ڈاکی یا بہ کر دی اور شریدار یا موہوب لہ نے ضائع کر دی تو یہ ان دیں اور شریدار چور سے ثمن واپس لے اور اگر ہاتھ کا نہ لیا ہو تو چور سے تاوان لے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶..... کپڑا چرایا اور پھاڑ کر دو ٹکڑے کر دیئے اگر ان ٹکڑوں کی قیمت دس درہم ہے قطع ہے اور اگر ٹکڑے کرنے کی وجہ سے قیمت گھٹ کر آدھی ہو گئی ہو تو پوری قیمت کا تاوان لازم ہے اور قطع نہیں۔

راہزنی کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ یَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْۤا اَوْ یُصَلَّبُوْۤا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۙ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهِمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ (پ۶ المائدۃ ۳۳،۳۴)

وہ کہ اللہ اور اس کے رسول سے اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں ان کا بدلہ یہی ہے کہ گن گن کر قتل کیے جائیں یا سولی دیے جائیں یا ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹے جائیں یا زمین سے دور کر دیے جائیں یہ دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب مگر وہ جنہوں نے توبہ کر لی اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (ترجمہ کنز الایمان)

حدیث ۱..... ابوداؤد و حضرت اللہ علیہ امام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مرد مسلمان اس امر کی شہادت دے کہ اللہ ﷻ ایک ہے اور محمد ﷺ اللہ ﷻ کے رسول ہیں اس کا خون حلال نہیں مگر تین وجہ سے قصاص ہو کر زنا کرے تو وہ رجم کیا جائے گا اور جو شخص اللہ اور رسول یعنی مسلمانوں سے لڑنے کو نکلا تو وہ قتل کیا جائے گا یا اسے سولی دی جائے گی یا جلاوطن کر دیا جائے گا اور جو شخص کسی کو قتل کرے گا تو اس کے بدلے میں قتل کیا جائے گا۔ حضور اقدس ﷺ کے زمانہ میں قبیلہ عکل و عرینہ کے کچھ لوگوں نے ایسا ہی کیا تھا حضور ﷺ نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا کر سلگتان میں ڈلوا دیا تھا۔ وہیں تڑپ تڑپ کر مر گئے۔

مسئلہ نمبر ۱..... راہزن جس کے لئے شریعت کی جانب سے سزا مقرر ہے اس میں چند شرطیں ہیں (1) ان میں اتنی طاقت ہو کہ راہ گیروں کا مقابلہ کر سکیں اب چاہے ہتھیار کے ساتھ ڈاکا ڈالا یا لاٹھی لے کر یا پتھر وغیرہ سے (2) یہ دن شہر راہزنی کی ہو یا شہر میں رات کے وقت ہتھیار سے ڈاکا ڈالا (3) دار الاسلام میں ہو (4) چوری کے سب شرائط پائے جائیں۔ (5) توبہ کرنے اور مال واپس کرنے سے پہلے پابند اسلام نے ان کو گرفتار کر لیا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۲.....ڈاکو پر اگر جان و مال تلف نہ ہوا اور ڈاکو گرفتار ہو گیا تو قوت سے زدوکوب کرنے کے بعد قید کریں یہاں تک کہ توبہ کرلے اور اس کی حالت قابلِ اطمینان ہو جائے اب چھوڑ دیں اور تنہا زبانی توبہ کافی نہیں جب تک حالت درست نہ ہو نہ چھوڑیں اور اگر حالت درست نہ ہو قید میں رکھیں۔ یہاں تک کہ مر جائے اور اگر مال لے لیا ہو تو اس کا وبال ہاتھ اور پاؤں پر کاٹیں۔ یونہی اگر چند شخص ہوں اور مال تنا ہے کہ ہر ایک کے حصہ میں دس درہم یا اس قیمت کی چیز آئے تو سب کے ایک ایک ہاتھ اور ایک ایک پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور اگر ڈاکوؤں نے مسلمان یا ذمّی کو قتل کیا اور مال نہ لیا ہو تو قتل کئے جائیں اور اگر مال بھی لیا اور قتل بھی کیا ہو تو بادشاہِ اسلام کو اختیار ہے کہ (1) ہاتھ پاؤں کاٹ کر قتل کر ڈالے یا (2) سولی دیدے یا (3) ہاتھ پاؤں کاٹ کر قتل کرے پھر اس کی لاش کو سولی پر چڑھا دے یا (4) صرف قتل کردے (5) یا قتل کر کے سولی پر چڑھا دے یا (6) ہفتہ سولی دیدے یہ چھ طریقے ہیں جو چاہے کرے اور اگر صرف سولی دینا چاہے تو اسے زندہ سولی پر چڑھا کر پیٹ میں نیزہ بھونک دیں پھر مر جائے تو مرنے کے بعد تین دن تک اس کا لاشہ سولی پر رہنے دیں پھر چھوڑ دیں کہ اس کے ورثہ دفن کردیں اور یہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ ڈاکو کی نمازِ جنازہ نہ پڑھی جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۳.....ڈاکوؤں کے پاس گروہ مال موجود ہو تو بہرحال واپس دیا جائے اور نہیں ہے تو ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے یا قتل کردیئے گئے تو اب ان پر تاوان نہیں۔ یونہی جو انہوں نے راہ گیروں کو زخمی کیا مارا ہے اس کا بھی کچھ معاوضہ نہیں دلایا جائے گا۔ (درمختار و الدرالمختار)

مسئلہ نمبر۴.....ڈاکوؤں میں سے صرف ایک نے قتل کیا یا مال لیا یا ڈرایا سب کچھ کیا تو اس صورت میں جو سزا ہوئی وہ صرف اسی ایک کی نہ ہوگی بلکہ سب کو پوری سزا دی جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۵.....ڈاکوؤں نے قتل نہ کیا مگر مال لیا اور زخمی کیا ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں اور زخم کا معاوضہ نہیں اور اگر فقط زخمی کیا مگر نہ مال لیا نہ قتل کیا اور مال یا مگر گرفتاری سے پہلے توبہ کرلی اور مال و پسر دیہ یا ان میں کوئی غیر متقوم کوئی ہو یا کسی راہ گیر کا قریبی رشتہ دار ہو تو ان صورتوں میں حد نہیں اور وہی متعول اور قتل نہ کیا ہو تو خود وہ شخص جسے زخمی کیا یا جس کا مال لیا قصاص یا دیت یا تاوان لے سکتا ہے یا معاف کردے۔ (درمختار)

کتاب السیر

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرُ ۙ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَ لَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَ بِیَعٌ وَّ صَلَوٰتٌ وَّ مَسٰجِدُ یُذْكَرُ فِیْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِیْرًا ؕ وَ لَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ ۝ (پ۱۷، الحج ۳۹، ۴۰)

"ان لوگوں کو جہاد کی اجازت دی گئی جن سے لوگ لڑتے ہیں اس وجہ سے کہ ان پر ظلم کیا گیا اور بے شک اللہ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے وہ جن کو ناحق ان کے گھروں سے نکالا گیا محض اس وجہ سے کہ کہتے تھے کہ ہمارا رب اللہ ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے سے رفع نہ کیا کرتا تو خانقاہیں اور رہنے کے اور عبادت خانے اور مسجدیں ڈھا دی جاتیں جن میں اللہ کے نام کی کثرت سے یاد ہوتی ہے اور ضرور اللہ اس کی مدد کرے جو اس کے دین کی مدد کرتا ہے بیشک اللہ قوی غالب ہے۔"

اور فرماتا ہے:

وَ قٰتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُقٰتِلُوْنَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۝ وَ اقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ

ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَ اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَیْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى یُقٰتِلُوْكُمْ فِیْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِیْنَ ۝ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ وَ قٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ یَكُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِیْنَ ۝ (پ۲ البقرہ ۱۹۱تا۱۹۳)

اور اللہ کی راہ میں ان سے جوتم سے لڑتے ہیں اور حد سے نہ بڑھو اللہ پسند نہیں رکھتا حد سے بڑھنے والوں اور کافروں کو جہاں پاؤ مارو اور انہیں نکال دو جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا اور ان کا فساد قتل سے بھی سخت ہے اور مسجد حرام کے پاس ان سے نہ لڑو جب تک وہ تم سے نہ لڑیں اور اگر تم سے لڑیں تو انہیں قتل کرو۔ کافروں کی یہی سزا ہے پھر اگر وہ باز رہیں تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

حدیث ۱.....صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں اللہ کی راہ میں صبح کو جانا یا شام کو جانا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

حدیث ۲.....صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ سب سے بہتر اس کی زندگی ہے جو اللہ عزوجل کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے ہوئے ہے جب کوئی خوفناک آواز سنتا ہے یا خوف میں اسے کوئی پاتا ہے اڑ کر پہنچ جاتا ہے (یعنی جہاں سے جلد) قتل و موت کو اس کی جگہوں میں تلاش کرتا ہے (یعنی جہاں مرنے کی جگہ سمجھتا ہے) یا اس کی زندگی بہتر ہے جو چند بکریاں لے کر پہاڑ کی چوٹی پر یا کسی وادی میں رہتا ہے یہاں نماز پڑھتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت کرتا ہے

حدیث ۳.....ابوداؤد و نسائی و دارمی رحمہم اللہ انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا مشرکین سے جہاد کرو اپنے مال و جان سے اور زبان سے یعنی دین حق کی اشاعت میں ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہو جاؤ۔

حدیث ۴.....ترمذی و ابوداؤد و حاکم رحمہم اللہ فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے اور دارمی رحمۃ اللہ علیہ عتبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جو مرتا ہے اس کے عمل پر مہر لگا دی جاتی ہے یعنی عمل ختم ہو جاتے ہیں مگر جو سرحد پر گھوڑا باندھے ہوئے ہے اگر مر جائے تو اس کا عمل قیامت تک بڑھایا جاتا ہے اور فتنہ قبر سے محفوظ رہتا ہے۔

حدیث ۵.....صحیح بخاری و مسلم میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں اللہ عزوجل کی راہ میں ایک دن سرحد پر گھوڑا باندھنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

حدیث ۶.....۷.....صحیح مسلم شریف میں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں ایک دن اور رات اللہ عزوجل کی راہ میں سرحد پر گھوڑا باندھنا ایک مہینہ کے روزے اور قیام سے بہتر ہے اور مر جائے تو جو عمل کرتا تھا جاری رہے گا اور اس کا رزق برابر جاری رہے گا اور فتنہ قبر سے محفوظ رہے گا۔ ترمذی و نسائی و ابن ماجہ رحمہم اللہ کی روایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ایک دن سرحد پر گھوڑا باندھنا دوسری جگہ کے ہزار دنوں سے بہتر ہے۔

مسائل فقہیہ:

مسلمانوں پر ضروری ہے کہ کافروں کو دین اسلام کی طرف بلائیں اگر دین حق کو قبول کر لیں تو بہتر ہے نصیب حدیث میں فرمایا اگر تیری وجہ سے اللہ عزوجل ایک شخص کو ہدایت فرما دے تو یہ اس سے بہتر ہے جس پر آفتاب نے طلوع کیا یعنی جہاں سے جہاں تک آفتاب طلوع کرتا ہے یہ سب تمہیں مل جائے گا اس سے بہتر یہ ہے کہ تمہاری وجہ سے کسی کو ہدایت ہو جائے اور کافروں نے دین حق کو قبول نہ کیا تو ادنیٰ اسلام ان پر جزیہ

مقرر کردے کہ وہاں جا کر تیر یں اور ایسے کافر کو ذمی کہتے ہیں اور جو اس سے بھی انکار کریں تو جہاد کا حکم ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱..... جہاد صرف وہی نہیں جو قتال کرے بلکہ وہ بھی ہے جو اس راہ میں اپنا مال صرف کرے یا نیک مشورہ سے شرکت دے یا خود شریک ہو کر مسلمانوں کی تعداد بڑھائے یا زخمیوں کا علاج کرے یا لکھنے پڑھنے کا انتظام کرے اور اسی کے قبیل سے رباط ہے یعنی بلادِ اسلامیہ کی حفاظت کی غرض سے سرحد پر ٹھہرنا خواہ مستقل یعنی وہاں مقیم رہنا اور اس کا سبب یہ ہوا کہ اب ہے کہ اس کی نماز پانچ سو نماز کے برابر ہے اور اس کا ایک درہم خرچ کرنا سات سو درہم سے بڑھ کر ہے اور مر جائے تو روزِ مرہ باقی ثواب اس کے معاملہ اعمال میں درج ہوگا اور رزق بدستور ملتا رہے گا اور فتنہ قبر سے محفوظ رہے گا اور قیامت کے دن شہید اٹھایا جائے گا اور فزعِ اکبر سے مامون رہے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲..... جہاد بقدرِ فرضِ کفایہ ہے کہ ایک جماعت نے کر لیا تو سب بری الذمہ ہیں اور سب نے چھوڑ دیا تو سب گنہگار ہیں اور اگر کفار کسی شہر پر ہجوم کریں تو وہاں والے مقابلہ کریں اور ان میں اتنی طاقت نہ ہو تو وہاں سے قریب والے مسلمان اعانت کریں اور ان کی طاقت سے بھی باہر ہو تو جو ان سے قریب ہیں وہ بھی شریک ہو جائیں وعلیٰ ہذا القیاس۔

مسئلہ نمبر ۳..... بچوں اور عورتوں پر اور غلام پر فرض نہیں۔ یونہی بالغ کے ماں باپ اجازت نہ دیں تو نہ جائیں۔ یونہی اندھے اور اپاہج اور لنگڑے اور جس کے ہاتھ کٹے ہوں ان پر فرض نہیں اور مدیون کے پاس مال ہو تو دین ادا کرے اور جائے ورنہ بغیر قرض خواہ بلکہ بغیر کفیل کی اجازت کے نہیں جا سکتا اور اگر دین میعادی ہو اور جانا ہے کہ میعاد پوری ہونے سے پہلے واپس آ جائے گا تو جانا جائز ہے اور شہر میں جو سب سے بڑا عالم ہو وہ بھی نہ جائے۔ یونہی اگر اس کے پاس لوگوں کی امانتیں ہیں اور وہ لوگ موجود نہیں ہیں تو کسی دوسرے شخص سے کہہ دے کہ ان کی امانت پہنچا دینا تو اب جا سکتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴..... اگر کفار حجیم کرآئیں تو اس وقت فرضِ عین ہے یہاں تک کہ عورت اور غلام پر بھی فرض ہے اور اس کی کچھ ضرورت نہیں کہ عورت اپنے شوہر سے اور غلام اپنے مولیٰ سے اجازت لے بلکہ اجازت نہ دینے کی صورت میں بھی جائیں اور شوہر و مولیٰ پر منع کرنے کا گناہ ہوا۔ یونہی ماں باپ سے بھی اجازت لینے کی اور مدیون کو دائن سے اجازت کی حاجت نہیں بلکہ مریض بھی جائے ہاں یہ نامریض کہ جانے پر قادر نہ ہو اسے معافی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵..... جہاد واجب ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ اسلحہ اور لڑنے پر قدرت ہو اور کھانے پینے کے سامان اور سواری کا مالک ہو یا اس کا غالب گمان ہو کہ مسلمانوں کی شوکت بڑھے گی اور اگر اس کی امید نہ ہو تو جائز نہیں کہ اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ (عالمگیری ودرمختار)

مسئلہ نمبر ۶..... بیت المال میں مال موجود ہو تو لوگوں پر سامان جہاد گھوڑے اور اسلحہ کے لئے مال مقرر کرنا مکروہ تحریمی ہے اور بیت المال میں مال نہ ہو تو حرج نہیں اور اگر کوئی شخص بطیبِ خاطر کچھ دینا چاہتا ہے تو اعلاً مکروہ نہیں بلکہ بہتر ہے خواہ بیت المال میں ہو یا نہ ہو اور جس کے پاس مال ہو مگر خود نہ جا سکتا ہو تو مال دے کر کسی اور کو بھیج دے مگر نیازی سے یہ نہ کہے کہ مال لے اور میری طرف سے جہاد کر کہ یہ تو نوکری اور مزدوری ہوئی اور یوں کہا تو نیازی کو لینا بھی جائز نہیں۔ (درمختار وہندیہ وعالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷..... جن لوگوں کو دعوتِ اسلام نہیں پہنچی ہے انہیں پہلے دعوتِ اسلام دی جائے بغیر دعوت ان سے لڑنا جائز نہیں اور اس زمانہ میں ہر جگہ دعوت پہنچ چکی ہے یہی حالت میں دعوت ضروری نہیں مگر پھر بھی اگر ضرر کا خوف نہ ہو تو دعوت حق کا دینا مستحب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸..... کفار سے جب مقابلہ کی نوبت آئے تو ان کے گھروں کو آگ لگا دینا اور اموال اور درختوں اور کھیتوں کو جلا دینا اور برباد کر دینا سب جائز ہے۔ یعنی جب یہ معلوم ہو کہ ایسا نہ کریں گے تو فتح کرنے میں بہت مشقت اٹھانی پڑے گی اور اگر فتح کا غالب گمان ہو تو اموال وغیرہ جلانے نہ کریں کہ عنقریب مسلمانوں کو ملیں گے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹..... بندوق، توپ اور بم کے گولے ان سب کچھ جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۰..... اگر کافروں نے چند مسلمانوں کو پکڑ آگے کر لیا کہ کوئی وغیرہ ان پر پڑے ہمارے ان کے پیچھے محفوظ رہیں گے، جب بھی ہمیں باز رہنا جائز نہیں گولی چلائیں، اور قصد کافروں کے مارنے کا کریں، اگر کوئی مسلمان مسلمانوں کی گولی سے مر جائے جب بھی کفارہ وغیرہ لازم نہیں جبکہ گولی چلانے والے نے کافر پر گولی چلانے کا ارادہ کیا ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... کسی شہر کو بادشاہ اسلام نے فتح کیا اور اس شہر میں کوئی مسلمان یا ذمی ہے تو اہل شہر کو قتل کرنا جائز نہیں ہاں اگر اہل شہر میں سے کوئی قتل یا تو اب یا قیس کو قتل کرنا جائز ہے کہ ہو سکتا ہے کہ وہ جانے والا مسلمان یا ذمی ہو۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲..... جو چیزیں واجب التعظیم ہیں ان کو جہاد میں لے کر جانا جائز نہیں۔ جیسے قرآن مجید کتب فقہ و حدیث شریف کی ہے حرمتی کا اندیشہ ہے۔ یونہی عورتوں کو بھی نہ لیجانا اچھا ہے۔ اگرچہ غلامی و خدمت کی فرض ہے ہو ہاں اگر لشکر بڑا ہو کوئی خوف نہ ہو تو عورتوں کو جانے میں حرج نہیں اور اس صورت میں لونڈیوں اور باندیوں کو لے جانا اولیٰ ہے اور اگر مسلمان کافروں کے ملک میں امان لے کر گیا ہے تو قرآن مجید لے جانے میں حرج نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳..... عید تو زمانا شلا یہ معاہدہ کیا کہ اتنے دنوں تک جنگ نہ ہوگی پھر اسی زمانہ عید میں جنگ کی یا جائز ہے اور اگر معاہدہ نہ ہو اور بغیر اطلاع جنگ شروع کر دی تو حرج نہیں۔ (مجمع و منیر)

مسئلہ نمبر ۱۴..... مثلاً یعنی ناک کان یا ہاتھ پاؤں کاٹنا یا مذکالا کر دینا منع ہے۔ یعنی فتح ہونے کے بعد مثلہ کی اجازت نہیں اور ثانیہ جنگ میں اگر ایسا ہو مثلاً کفار ہماری اور ناک کٹ گئی یا کان کٹ گئے یا آنکھ پھوڑ دی یا ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے تو حرج نہیں۔ (ح)

مسئلہ نمبر ۱۵..... عورت اور بچے اور پاگل اور بہت بوڑھے اور اندھے اور لنجے اور راہب اور پجاری جو لوگوں سے ملتے جلتے نہ ہوں یا جس کا ہاتھ کٹا ہو یا اندھا ہو گیا ہو ان سب کو قتل کرنا منع ہے۔ یعنی جبکہ لڑائی میں کسی قسم کی مدد نہ دیتے ہوں اور اگر ان میں سے کوئی خود لڑتا ہو یا اپنے مال یا مشورے سے مدد پہنچاتا ہو یا بادشاہ ہو تو اسے قتل کر دیں گے اور اگر مجنون کو کبھی جنون رہتا ہے اور کبھی ہوش تو اسے بھی قتل کر دیں اور بچے اور مجنون کو اثنائے جنگ میں قتل کریں گے جبکہ لڑتے ہوں اور باقیوں کو قید کرنے کے بعد بھی قتل کر دیں گے اور جنہیں قتل کرنا منع ہے، انہیں یہاں نہ چھوڑیں گے بلکہ قید کر کے دار الاسلام میں لائیں گے۔ (درمختار و مجمع و منیر)

مسئلہ نمبر ۱۶..... کافروں کے سر کاٹ کر ان کی قمریں کھودنا، اس میں حرج نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۷..... اپنے باپ دادا کو اپنے ہاتھ سے قتل کرنا جائز ہے مگر اسے چھوڑنے بھی نہیں بلکہ اس سے لڑنے میں مشغول رہے کہ کوئی اور شخص آ کر اسے مار ڈالے ہاں اگر باپ یا دادا خود اس کے قتل کا درپے ہو اور اسے بغیر قتل کئے چارہ نہ ہو تو مار ڈالے اور دیگر رشتہ داروں کے قتل میں کوئی حرج نہیں۔ (درمختار و الکفار)

مسئلہ نمبر ۱۸..... اگر صلح مسلمانوں کے حق میں بہتر ہو تو صلح کرنا جائز ہے، اگرچہ کچھ مال لے کر یا دے کر صلح کی جائے اور صلح کے بعد اگر مصلحت صلح توڑنے میں ہو تو توڑ دیں مگر یہ ضروری ہے کہ پہلے نہیں اس کی اطلاع کر دیں اور اطلاع کے بعد فوراً جنگ شروع نہ کریں بلکہ اتنی مہلت دیں کہ کافر بادشاہ اپنے تمام ممالک میں اس خبر کو پہنچا سکے یا اس صورت میں ہے کہ صلح میں کوئی میعاد نہ ہو اگر میعاد ہو تو پوری ہونے پر اطلاع کی کچھ حاجت نہیں۔ (درمختار و الکفار)

مسئلہ نمبر ۱۹..... صلح کے بعد اگر کسی کافر نے ڈاکا شروع کیا اور یہاں کے بادشاہ کی اجازت سے ہے تو اب صلح نہ رہی اور اگر بادشاہ کی اجازت سے نہ ہو بلکہ شخص خاص یا کوئی جماعت بغیر اجازت بادشاہ برسر پیکار ہے تو صرف انہیں قتل کیا جائے ان کے حق میں صلح نہ رہی باقیوں کے

حق میں باقی ہے۔ (مجمع الانہر)

مسئلہ نمبر ۲۰..... کافروں کے ہاتھ ہتھیار اور گھوڑے اور غلام اور لوہا وغیرہ جس سے ہتھیار بنتے ہیں بیچنا حرام ہے اگر چہ صلح کے زمانہ میں ہو۔ یونہی تاجروں پر حرام ہے کہ چیتے ان کے ملک میں تجارت کے لئے لے جائیں بلکہ اگر مسلمانوں کو حاجت ہو تو تلف اور کپڑا بھی ان کے ہاتھ نہ بیچا جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۱..... مسلمان آزاد مرد یا عورت نے کافروں میں سے کسی ایک کو یا جماعت یا ایک شہر کے رہنے والوں کو پناہ دی تو امان صحیح ہے اب قتل جائز نہیں اگر چہ امان دینے والا فاسق یا فاسد حلیا ہو بہت بوڑھا ہو اور بچے غلام کی امان صحیح ہونے کی لئے شرط یہ ہے کہ انہیں قتال کی اجازت مل چکی ہو ورنہ صحیح نہیں امان صحیح ہونے کیلئے شرط یہ ہے کہ کفار نے لفظ امان سنا ہو اگر چہ کسی زبان میں ہو اگر یہ اس لفظ کے معنی وہ سمجھتے ہوں اور اگر اتنی دور ہیں کہ سن نہ سکیں تو امان صحیح نہیں۔ (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲..... امان میں شرکا اندیشہ ہو تو بادشاہ اسلام اس کو توڑ دے مگر توڑنے کی اطلاع کر دے اور امان دینے والا اگر جانتا تھا کہ اس حالت میں امان دینا منع تھا اور پھر دیدی تو اسے سزا دی جائے۔ (مجمع الانہر)

مسئلہ نمبر ۲۳..... ذمی اور تاجر اور قیدی اور محصن اور جو شخص دار الحرب میں مسلمان ہوا اور ابھی ہجرت نہ کی ہو اور وہ بچے اور غلام جنہیں قتال کی اجازت نہ ہو یہ لوگ امان نہیں دے سکتے۔ (درمختار)

غنیمت کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (پ۹ انفال)

اے محبوب تم سے غنیموں کے بارے پوچھتے ہیں تم فرماؤ غنیموں کے مالک اللہ اور رسول ہیں تو اللہ سے ڈرو اور آپس میں میل (صلح صفائی) رکھو اور اللہ اور رسول کا حکم مانو اگر ایمان رکھتے ہو۔ (ترجمہ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

وَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ لِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰى وَالْیَتٰمٰى وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ (پ۹ انفال)

اور جان لو کہ جو کچھ غنیمت لو تو اس کا پانچواں حصہ خاص اللہ اور رسول وقرابت داروں اور یتیموں اور حاجتوں اور مسافروں کا ہے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

حدیث ۱..... صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم سے پہلے کسی کے لئے غنیمت حلال نہیں ہوئی اللہ عزوجل نے ہمارا ضعف و عجز دیکھ کر اسے ہمارے لئے حلال کر دیا۔

حدیث ۲..... سنن ترمذی میں ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل نے مجھے تمام انبیا علیہم السلام سے افضل کیا یا فرمایا میری امت کو تمام امتوں سے افضل کیا اور تمہارے لئے غنیمت حلال کی۔

حدیث ۳..... صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایک نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) غزوہ کے لئے تشریف لے

گئے اور اپنی قوم سے فرمایا کہ ایسا شخص میرے ساتھ نہ چلے جس نے نکاح کیا ہے اور ابھی زفاف نہیں کیا ہے اور کرنا چاہتا ہے اور نہ وہ شخص جس نے مکان بنایا ہے اور اس کی چھتیں ابھی تیار نہیں ہوئی ہیں اور نہ وہ شخص جس نے گابھن جانور خریدے ہیں اور بچہ جننے کا منتظر ہے۔ (یعنی جس کے دلی کی کام میں مشغول ہو، وہ بھی ہمراہ نہ چلے صرف وہ لوگ چلیں جن کا دل ہر کام کی طرف سے یکسو ہو) جب اپنے لشکر کو لے کر قریب (بیت المقدس) کے قریب پہنچے وقت عصر آ گیا۔ (وہ جو کام خلاف عادت رات کو آنے والے تھے جس میں قاتل یا مرسل ملک یا دونوں تھے) نہیں نے آفتاب کو مخاطب کر کے فرمایا تو مامور ہے اور میں بھی مامور ہوں۔

اے اللہ! آفتاب کو روک دے آفتاب رک گیا اور اللہ ﷻ نے فتح دی اب غنیمتیں جمع کی گئیں اسے کھانے کے لئے آگ آئی مگر اس نے نہیں کھایا (یعنی پہلے شاید یہی حکم یہ تھا کہ غنیمت جمع کی جائے پھر آسمان سے آگ آئے اور سب کو جلا دے مگر معلوم ہوا کہ تو یہ سمجھا جاتا کہ کسی نے کوئی خیانت کی ہے جب یہاں بھی ہوا) نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم نے خیانت کی ہے ہر قبیلہ میں سے ایک شخص بیعت کرے بیعت ہوئی، ایک شخص کا ہاتھ ان کے ہاتھ کے ساتھ چپک گیا فرمایا تمہارے قبیلہ میں سے کسی نے خیانت کی ہے۔ اس کے بعد وہ لوگ سونے کا ایک سر لائے جو گائے کے سر کے برابر تھا اس کو غنیمت میں شامل کر دیا پھر حسب دستور آگ آئی اور کھا گئی حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہم سے قبل کسی کے لئے غنیمت حلال نہیں تھی اللہ ﷻ نے ہمارے ضعف و عجز کی وجہ سے اسے حلال کر دیا۔

حدیث ۴..... ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں ہم حبشہ سے واپس ہوئے اس وقت کہ رسول اللہ ﷺ نے ابھی خیبر کو فتح کیا تھا حضور ﷺ نے ہمارے لئے حصہ مقرر فرمایا اور ہمیں بھی عطا فرمایا جو لوگ فتح خیبر میں موجود نہ تھے ان میں ہمارے سوا کسی کو حصہ نہ دیا۔ صرف ہماری کشتی والے جتنے تھے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقا میں کو حصہ دیا۔

حدیث ۵..... صحیح مسلم میں یزید بن ہرمز رحمۃ اللہ علیہ سے مروی کہ نجدہ حروری رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس لکھ کر دریافت کیا کہ غلام و عورت غنیمت میں حاضر ہوں تو آیا ان کو حصہ ملے گا یزید نے فرمایا کہ لکھ دو کہ ان کے لئے سہم (حصہ) نہیں ہے مگر کچھ دیدیا جائے۔

حدیث ۶..... صحیحین میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ لشکر میں سے کچھ لوگوں کو لشکر نے پہلے کہیں بھیجے تو انہیں علاوہ حصہ کے کچھ نفل (انعام) عطا فرماتے۔

حدیث ۷..... صحیحین میں انہیں سے مروی کہتے ہیں حضور ﷺ نے ہمیں حصہ کے علاوہ نفل میں سے نفل دیا تھا مجھے ایک بڑا اونٹ ملا تھا۔

حدیث ۸..... ابن ماجہ، ترمذی محمد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ کی تلوار ذوالفقار بدر کے دن نفل میں ملی تھی۔

حدیث ۹..... امام بخاری خود انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کچھ لوگ اللہ ﷻ کے مال میں ناحق تصرف کرتے ہیں ان کے لئے قیامت کے دن آگ ہے۔

حدیث ۱۰..... ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی حضور اقدس ﷺ ایک شتر کے پاس تشریف لائے اس کے کوہان سے ایک بال لے کر فرمایا لے لو اس غنیمت میں سے میرے لئے کچھ نہیں (بال کی طرف اشارہ کر کے) اور یہ بھی نہیں سوائے خمس کے (کہ یہ بھی لوٹا دو بھی تمہارے ہی اوپر لوٹ جائے گا) فلاں سوئی اور تاگا جو کچھ تم نے لیا ہے حاضر کرو ایک شخص اپنے ہاتھ میں بالوں کا گچھا لے کر کھڑا ہوا اور عرض کی میں نے پالان درست کرنے کے لئے یہ بال لئے تھے حضور ﷺ نے فرمایا اس میں میرا اور بنی عبدالمطلب کا جو کچھ حصہ ہے وہ تمہیں دیا اس شخص نے کہا جب اس کا معاملہ اتنا بڑا ہے تو مجھے ضرورت نہیں یہ کہہ کر واپس کر دیا۔

حدیث ۱۱..... ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے قبل تقسیم غنیمت کٹوریہ لینے سے منع فرمایا۔

مسائل فقہیہ:

غنیمت اس کو کہتے ہیں جو لڑائی میں کافروں سے بطور قہر و غلبہ کے لیا جائے اور لڑائی کے بعد جو مال سے لیا جائے جیسے خراج اور جزیہ اس کو

نے کہتے ہیں تقسیم میں خمس (پانچویں حصہ) نکال کر باقی چار حصے مجاہدین پر تقسیم کر دیئے جائیں اور خمس کل بیت المال میں رکھا جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱..... دارالحرب میں کسی شہر کے لوگ خود مسلمان ہو گئے وہاں مسلمانوں کا تسلط نہ ہوا تھا تو صرف ان پر عشر مقرر ہوگا جو زراعت پیداوار اس کا دسواں حصہ بیت المال کو ادا کریں اور اگر خود بخود ذمہ میں داخل ہو گئے تو ان کی زمینوں پر خراج مقرر ہوگا اور ان پر جزیہ۔ اور اگر غالب آنے کے بعد مسلمان ہوئے تو بادشاہ کو اختیار ہے ان پر احسان کرے اور زمینوں کی پیداوار کا عشر لے لیا خراج مقرر کر لے یہ ان کو ان کے اموال کو خمس لینے کے بعد مجاہدین پر تقسیم کر دے۔ فتح کرنے کے بعد اگر وہ مسلمان نہ ہوئے تو اختیار ہے اگر چاہے انہیں لونڈی غلام بنائے اور خمس کے بعد انہیں اور ان کے اموال مجاہدین پر تقسیم کر دے اور زمینوں پر عشر مقرر کر دے اور اگر چاہے تو مردوں کو قتل کر ڈالے اور عورتوں اور بچوں اور اموال کے بعد خمس تقسیم کر دے اور اگر چاہے تو سب کو چھوڑ دے اور ان پر جزیہ اور زمینوں پر خراج مقرر کر دے اور چاہے تو انہیں وہاں سے نکال دے اور دوسروں کو وہاں بسائے اور چاہے تو انہیں وہاں سے نکال دے اور عورتوں اور بچوں اور دیگر اموال کو تقسیم کر دے مگر اس صورت میں بقدر زراعت انہیں کچھ مال بھی دے دے ورنہ مکروہ ہے اور چاہے تو صرف اموال تقسیم کر دے اور انہیں، عورتوں اور بچوں اور زمینوں کو چھوڑ دے مگر تھوڑا مال بقدر زراعت دیے بے ورنہ مکروہ ہے اور اگر تمام اموال اور زمینیں تقسیم کر دیں تو ان کو چھوڑ دیا تو یہ بھی جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲..... اگر کسی شہر کو بطور صلح فتح کیا ہو تو جن شرائط پر صلح ہوئی ان پر باقی رکھیں اس کے خلاف کرنے کی انہیں اجازت نہ ہے بعد والوں کو اور وہاں کی زمین انہیں لوگوں کی ملک رہے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳..... دارالحرب کے جانور جتنے میں کے اور ان کو دارالاسلام تک نہیں لا سکتا تو ذبح کر کے جلا ڈالے۔ یونہی اور سامان جن کو نہیں لا سکتا ہے جلا دے اور برتنوں کو توڑ ڈالے۔ روغن وغیرہ بہا دے اور ہتھیار وغیرہ لوہے کی چیزیں جو چلنے کے قابل نہیں انہیں پوشیدہ جگہ دفن کر دے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴..... دارالحرب میں بغیر ضرورت غنیمت تقسیم نہ کریں اور اگر بار برداری کے جانور نہ ہوں تو تھوڑی تھوڑی مجاہدین کے حوالہ کر دی جائے کہ دارالاسلام میں آ کر واپس دیں اور یہاں تقسیم کی جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵..... مال غنیمت دارالحرب میں مجاہدین اپنی ضرورت میں قبل تقسیم صرف کر سکتے ہیں۔ مثلاً جانوروں کو چارہ، اپنے کھانے کی چیزیں، کھانا پکانے کے لئے ایندھن، گھی، تیل، شکر، میوے، مسکے، جَو اور تیل کھانے کی ضرورت ہو تو کھانے کا تیل لگا سکتا ہے اور خوشبودار تیل مثلاً روغن گل وغیرہ جس وقت استعمال کر سکتا ہے جب کسی مرض میں اس کے استعمال کی حاجت ہو اور گوشت کھانے کے جانور ذبح کر سکتے ہیں مگر چمڑا مال غنیمت میں واپس کریں اور مجاہدین اپنی باندی غلام اور عورتوں بچوں کو بھی مال غنیمت سے کھلا سکتے ہیں اور جو شخص تجارت کے لئے گیا ہے جَو لینے کے لئے نہیں گیا وہ اور مجاہدین کے نوکر مال غنیمت کو صرف نہیں کر سکتے ہاں پکا ہوا کھانا یہ بھی کھا سکتا ہے اور پہلے سے اشیاء اپنے پاس رکھ لینا کہ ضرورت کے وقت صرف کریں گنا جائز ہے۔ یونہی جو چیز کام کے لئے لی تھی اور جَو گنّے سے چبانا بھی ناجائز ہے اور چمڑا ڈالی تو وام واپس کرے۔ (عالمگیری و درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶..... مال غنیمت کو بیچنا جائز نہیں اور بیچا تو چیز واپس لی جائے گی اور وہ چیز نہ ہو تو قیمت مال غنیمت میں داخل کرے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷..... دارالحرب سے نکلنے کے بعد اب تصرف جائز نہیں ہاں اگر سب مجاہدین کی رضا سے ہو تو حرج نہیں اور جو چیزیں دارالحرب میں لی تھیں ان میں سے کچھ بچا ہے اور اب دارالاسلام میں آ گیا تو چیز واپس کر دے اور واپسی سے پہلے غنیمت تقسیم ہو چکی تو فقراء پر تصدق کر دے اور خود فقیر ہو تو اپنے کام میں لائے اور اگر دارالاسلام میں پہنچنے کے بعد چیز کو صرف کر ڈالا ہے تو قیمت واپس کرے اور غنیمت تقسیم ہو چکی ہے تو قیمت تصدق کر دے اور خود فقیر ہو تو کچھ حاجت نہیں۔ (عالمگیری و درمختار)

مسئلہ نمبر ۸..... مالِ غنیمت میں قبلِ تقسیم خیانت کرنا منع ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۹..... جو شخص دارالحرب میں مسلمان ہوگیا وہ خود واہس کے چھوٹے بچے اور جو کچھ اس کے پاس مال و متاع ہے سب محفوظ ہیں جبکہ اسلام لانا گرفتاری سے پہلے ہو اور اس کے بعد کہ باہیوں نے اسے گرفتار کیا گرمسلمان ہوا تو وہ غلام ہے اور اگر مسلمان ہونے سے پہلے اس کے بچے اور اموال پر قبضہ ہوگیا اور وہ گرفتاری سے پہلے مسلمان ہوگیا تو صرف وہ آزاد ہے اور اگر حربی امن لے کر دارالاسلام میں آیا تھا اور یہاں مسلمان ہوگیا پھر مسلمان اس کے شہر پر غالب آئے تو بال بچے اور اموال سب فتے ہیں۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰..... جو شخص دارالحرب میں مسلمان ہوا اور اس سے پیشتر کچھ مال کسی مسلمان ذمی کے پاس امانت رکھ دیا تھا تو یہ مال بھی اس کو ملے گا اور حربی کے پاس تھا تو فتے ہے اور اگر دارالحرب میں مسلمان ہو کر دارالاسلام چلا آیا پھر مسلمانوں کا اس شہر پر تسلط ہوا تو اس کے چھوٹے بچے محفوظ رہیں گے اور جو اموال اس نے مسلمان یا ذمی کے پاس امانت رکھے ہیں وہ بھی اس کے ہیں باقی سب فتے ہیں۔ (درمختار مع الفتح)

مسئلہ نمبر ..... جو شخص دارالحرب میں مسلمان ہوا تو اس کی بالغ اولاد اور زوجہ اور زوجہ کے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ اور جائیداد غیر منقولہ اور اس کے باندی غلام فتے ہوئے اور اس باندی کے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ یہ سب غنیمت ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۱..... جو حربی دارالاسلام میں بغیر امان لئے آ گیا اور اسے کسی نے پکڑ لیا تو وہ اور اس کے ساتھ جو کچھ مال ہے سب فتے ہے۔ (درمختار)

غنیمت کی تقسیم

مسئلہ نمبر ۱..... غنیمت کے پانچ حصے کئے جائیں ایک حصہ نکال کر باقی چار حصے مجاہدین پر تقسیم کر دیئے جائیں اور سوار کو نسبت پیدل کے دوگنا پائے یعنی ایک اس کا حصہ اور ایک گھوڑے کا اور گھوڑا عربی ہو یا عجمی اور قسم کا سب کا ایک حکم ہے سردار لشکر اور سپاہی دونوں برابر ہیں۔ یعنی جتنا سپاہی کو ملے گا اتنا ہی سردار کو بھی ملے گا۔ اونٹ اور گدھے اور خچر کسی کے پاس ہوں تو ان کی وجہ سے کچھ زیادہ نہ ملے گا یعنی اسے بھی پیدل والے کے برابر ملے گا اور اگر کسی کے پاس چند گھوڑے ہوں جب بھی اتنا ہی ملے گا جتنا ایک گھوڑے کے لئے ملتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲..... سوار وہ چند غنیمت کا اس وقت مستحق ہوگا جب دارالاسلام سے جدا ہونے کے وقت اس کے پاس گھوڑا ہو لہٰذا جو شخص دارالحرب میں بغیر گھوڑے کے آیا اور وہاں گھوڑا خرید لیا تو پیدل کا حصہ پائے گا اور اگر گھوڑا لاغر موں تک پہنچ کر مر گیا تو سواری کا حصہ پائے گا اور سوار کے دو چند حصہ پانے کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ اس کا گھوڑا مریض نہ ہو اور بڑا ہو یعنی لڑائی کے قابل ہو اور اگر گھوڑا نہ تھا اور غنیمت سے قبل پیدا ہو گیا تو سوار کا حصہ پائے گا اور بچہ نہیں اور اگر بچہ پیدا ہوا تھا اور غنیمت سے قبل جوان ہو گیا تو نہیں اور اگر گھوڑے کو لے کر چلا لشکر سے پہنچنے سے پہلے کسی نے غصب کر لیا یا کوئی دوسرا شخص اس پر سواری لینے لگا گھوڑا بھاگ گیا اور یہ شخص دارالحرب میں پیدل داخل ہوا تو اگر ان صورتوں میں لڑائی سے پہلے اسے وہ گھوڑا مل گیا تو سوار کا حصہ پائے گا ورنہ پیدل کا اور اگر لڑائی سے پہلے یا جنگ کے وقت گھوڑا بچ نکلا تو پیدل کا حصہ پائے گا۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳..... سوار کے لئے یہ ضروری نہیں کہ گھوڑا اس کی ملک ہو بلکہ کرایہ یا عاریت سے لیا ہو یا بلکہ اگر غصب کر کے لے گیا جب بھی سوار کا حصہ پائے گا اور غصب کا گناہ اس پر ہے اور اگر دو شخصوں کی شرکت میں گھوڑا ہے تو ان میں کوئی سوار کا حصہ نہیں پائے گا۔ مگر جبکہ داخل ہونے سے پہلے ایک نے دوسرے سے اس کا حصہ کرایہ پر لے لیا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴..... غلام اور بچے اور عورت اور مجنون کے لئے حصہ نہیں ہاں نفل لگانے سے پہلے پوری غنیمت میں سے انہیں کچھ دے دیا جائے جو حصہ کے برابر نہ ہو مگر اس وقت کہ انہوں نے قتال کیا ہو یا عورت نے مجاہدین کا کام کیا ہو مثلاً کھانا پکانا، بیماروں اور زخمیوں کی تیمارداری

کرنا، ان کو پانی پلانا وغیرہ۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر۵..... غنیمت کا پانچواں حصہ جو نکالا ہے اس کے تین حصے کیے جائیں ایک حصہ یتیموں کے لئے اور ایک مسکینوں اور ایک مسافروں کے لئے اور اگر یتیموں حصے ایک ہی قسم مثلاً یتامیٰ یا مساکین پر صرف کر دیئے جب بھی جائز ہے اور مجاہدین کو حاجت ہو تو ان پر صرف کرنا بھی جائز ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۶..... بنی ہاشم و بنی مطلب کے یتامیٰ اور مساکین اور مسافر اگر فقیر ہوں تو یہ لوگ پنسبت دوسروں کے خمس کے زیادہ حقدار ہیں کیونکہ اور فقراء تو زکوٰۃ بھی لے سکتے ہیں اور یہ نہیں لے سکتے اور یہ لوگ غنی ہوں تو خمس میں ان کا کچھ حق نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۷..... جو شخص یا فوج لڑنے کے ارادے سے دارالحرب میں پہنچی اور جس وقت پہنچی لڑائی ختم ہو چکی ہے تو یہ بھی غنیمت میں حصہ دار ہے۔ یونہی جو شخص بیمار یا زخمی وغیرہ کی وجہ سے لڑائی میں شریک نہ ہو سکا غنیمت پائے گا اور اگر کوئی تجارت کے لئے گیا ہے تو جب تک لڑنے میں شریک نہ ہو غنیمت کا مستحق نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۸..... جو شخص دارالحرب میں مرگیا اور غنیمت نہ ابھی تقسیم ہوئی ہے نہ دارالاسلام میں لائی گئی ہے نہ بادشاہ نے غنیمت کو بیچا ہے تو اس کا حصہ اس کے وارثوں کو نہیں دیا جائے گا۔ اور اگر تقسیم ہو چکی ہے یا دارالاسلام میں لائی جا چکی ہے یا بادشاہ نے بیچ ڈالی ہے تو اس کا حصہ وارثوں کو ملے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۹..... تقسیم کے بعد ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ میں بھی جنگ میں شریک قادر گواہوں سے اس امر کا ثابت بھی کر دیا تو تقسیم باطل نہ کی جائے بلکہ اس شخص کو اس کے حصہ کی قدر رقم اتمال سے دیا جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۰..... غنیمت میں تمام بیل، اونٹ علوم نہیں کہ ان میں کیا قصاب ہے تو یہ تقسیم کریں نہ کافروں کے ہاتھ بیچیں بلکہ موضع احتیاط میں دفن کر دیں کہ کافروں کو نہ ملیں اور اگر بادشاہ اسلام مسلمانوں کے ہاتھ بیچنا چاہے تو ایسے مسلمان کے ہاتھ نہ بیچے جو کافروں کے ہاتھ بیچ ڈالے اور قابل اعتماد شخص ہے کہ کافروں کے ہاتھ نہ بیچے گا تو اس کے ہاتھ بیچ سکتے ہیں اگر سونے یا چاندی کے بدلے جن میں سلیب یا تصویریں بنی ہیں تو تقسیم سے پہلے نہیں توڑ ڈالے اور ایسے مسلمان کے ہاتھ نہ بیچے جو کافروں کے ہاتھ بیچ ڈالے گا اور اگر روپیہ یا شرفیوں میں تصویریں ہیں تو بغیر توڑے تقسیم وبیع کر سکتے ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۱..... فکاری کتے اور باز اور شکرے غنیمت میں ملے تو یہ بھی تقسیم کئے جائیں گے اور تقسیم سے قبل ان سے شکار مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۲..... جو جماعت بادشاہ سے اجازت لے کر دارالحرب میں گئی یا قوت جماعت بغیر اجازت گئی اور شب خون مار کر وہاں سے مال لائی تو اس پر غنیمت ہے خمس لے کر باقی تقسیم ہوگا اور اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں یعنی اجازت نہ لی نہ یا قوت جماعت ہے تو جو کچھ حاصل کیا سب انہیں کا ہے۔ خمس نہ لیا جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۱۳..... اگر کچھ لوگ اجازت سے گئے تھے اور کچھ بغیر اجازت اور یہ لوگ یا قوت بھی نہ تھے تو اجازت والے جو کچھ مال پائیں گے اس میں سے خمس لے کر باقی ان پر تقسیم ہو جائے گا اور دوسرے فریق نے جو کچھ حاصل کیا ہے اس میں نہ خمس ہے نہ تقسیم بلکہ جس نے جتنا پایا وہ اسی کا ہے اس کے ساتھ والا بھی اس میں شریک نہیں اور اگر اجازت والے اور بلا اجازت دونوں مل گئے اور ان کے اجتماع سے قوت پیدا ہو گئی تو اب خمس لے کر غنیمت کی کل تقسیم ہوں گی یعنی ایک نے جو کچھ پایا ہے وہ سب پر تقسیم ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۴..... غنیمت کی تقسیم ہوئی اور تھوڑی سی چیز باقی رہ گئی جو قابل تقسیم نہیں کہ لشکر بڑا ہے اور یہ تھوڑی قیمت بادشاہ کو اختیار ہے کہ

فقرا پر تصدق کر دے یا بیت المال میں جمع کر دے کہ ضرورت کے وقت کام آئے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۵.....باجازت نے کہ ایک جماعت دارالحرب کو گئی اور اس سے بادشاہ نے کہہ دیا کہ تم جو کچھ پاؤ گے وہ سب تمہارا ہے۔ اس میں خمس نہیں لوں گا تو اگر وہ جماعت باقوت ہے تو اس کا یہ کہنا جائز نہیں یعنی خمس لیا جائے گا اور باقوت نہ ہو تو کہنا جائز ہے اور خمس نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۶.....بادشاہ یا سپہ سالار اگر لڑائی کے پہلے یا جنگ کے وقت کچھ سپاہیوں سے یہ کہہ دے کہ تم جو کچھ پاؤ گے وہ تمہارا ہے یا یوں کہ تم میں جو جس کافر کو قتل کرے اس کا سامان اس کے لئے ہے تو یہ جائز بلکہ بہتر ہے کہ اس کی وجہ سے ان سپاہیوں کو ترغیب ہوگی اور اس کو نفل کہتے ہیں اور اس میں نہ خمس ہے نہ تقسیم بلکہ وہ سب اسی پانے والے کا ہے اگر یہ لفظ کہے تھے جو جس کافر کو قتل کرے گا اس مقتول کا سامان وہ لے اور خود بادشاہ یا سپہ سالار نے کسی کافر کو قتل کیا تو یہ سامان لے سکتا ہے اور یہ کہنا بھی جائز ہے کہ یہ سورہ پے لو اور فلاں کافر کو مار ڈالو یا یوں کہ اگر تم نے فلاں کافر کو مار ڈالا تو تمہیں ہزار روپے دوں گا لڑائی ختم ہونے اور تقسیم جمع کرنے کے بعد نفل دینا جائز نہیں ہاں اگر مناسب سمجھے تو خمس میں سے دے سکتا ہے۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۷.....جن لوگوں کو نفل (انعام) کہہ دیا گیا ہے انہوں نے نہیں سنا اوروں نے سن لیا جب بھی اس انعام کے مستحق ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۸.....دارالحرب میں لشکر ہے اس میں سے کچھ لوگ کہیں بھیجے گئے اور ان سے یہ کہہ دیا کہ جو کچھ تم پاؤ گے وہ سب تمہارا ہے تو جائز ہے اور اگر دارالاسلام سے یہ کہہ کر بھیجا تو جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۹.....ایسے کو قتل کیا جس کا قتل جائز: جیسا شادی بچہ یا مجنون یا عورت کو تو مستحق انعام نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲۰.....نفل کا یہ مطلب ہے کہ دوسرے لوگ اس میں شریک نہ ہوں گے نہ یہ کہ یہ شخص ابھی سے مالک ہو گیا بلکہ مالک اس وقت ہوگا جب دارالاسلام میں لائے قبضہ اگر لفظ لوٹڑی ملی تو جب تک دارالاسلام میں لانے کے بعد استبرا نہ کرے وطی نہیں کر سکتا نہ اسے فروخت کر سکتا ہے۔ (عامہ کتب)

استیلائے کفار کا بیان

مسئلہ نمبر ۱.....دارالحرب میں ایک کافر نے دوسرے کافر کو قید کر لیا یعنی جنگ میں پکڑ لیا وہ اس کا مالک ہو گیا قبضہ اگر ہم ان سے خرید لیں یا ان قید کرنے والوں پر مسلمانوں نے چڑھائی کی اور اس کافر کو ان سے لے لیا تو مسلمان مالک ہو گئے یہی حکم اموال کا بھی ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲.....اگر حربی کافر ذمی کو دارالاسلام سے پکڑ کر لے گئے تو اس کے مالک نہ ہوں گے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳.....حربی کافر اگر مسلمان کے اموال پر قبضہ کر کے دارالحرب میں لے گئے تو مالک ہو جائیں گے مگر جب تک دارالحرب کو پہنچ نہ جائیں مسلمانوں پر فرض ہے کہ ان کا پیچھا کریں اور ان سے چھین لیں پھر جبکہ دارالحرب میں لے جانے کے بعد اگر وہ حربی جن کے پاس وہ اموال ہیں مسلمان ہو گئے تو اب بالکل ان کی ملک ثابت ہو گئی کہ اب ان سے نہیں لیں گے اور اگر مسلمان حربیوں پر دارالحرب میں پہنچنے سے قبل غالب آ گئے تو جس کی چیز ہے اسے دے دیں گے اور کچھ معاوضہ نہ لیں گے اور دارالحرب میں پہنچنے کے بعد غلبہ ہوا تو قسمت تقسیم ہونے سے پہلے مالک نے آ کر کہا کہ یہ چیز میری ہے تو اسے بلا معاوضہ دے دیں گے اور قسمت تقسیم ہونے کے بعد کہا تو اب قیمت دیں گے اور جس دن قسمت میں وہ چیز ملی اس دن جو قیمت تھی وہ دی جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴.....کافر امان لے کر دارالاسلام میں آیا اور کسی مسلمان کی چیز خرید کر دارالحرب لے گیا اور وہاں سے کوئی مسلمان وہ چیز خرید کر لایا تو وہ چیز مالک کو مفت دلا دی جائے گی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵.....اگر مسلمان غلام بھاگ کر دارالحرب کو چلا گیا اور حربیوں نے اسے پکڑ لیا تو مالک نہ ہوں گے قبضہ اگر مسلمانوں کا غلبہ ہوا اور وہ غلام تقسیم میں ملا تو مالک کو بلا معاوضہ دیا جائے اگر چہ تقسیم تقسیم ہو چکی ہو ہاں اگر تقسیم کے بعد دلایا گیا تو جس کے حصہ میں غلام پڑا تھا اسے بیت المال سے قیمت دیں۔ (فتح)

مسئلہ نمبر ۶.....مسلمان غلام بھاگ کر گیا اور اس کے ساتھ گھوڑا اور مال و اسباب بھی تھا اور سب پر کافروں نے قبضہ کر لیا پھر ان سے سب چیزیں اور غلام کوئی شخص خرید لایا تو غلام بلا معاوضہ مالک کو دیا جائے اور باقی چیزیں قیمت اور اگر غلام مرتد ہو کر دارالحرب کو بھاگ گیا تو حربی پکڑنے کے بعد مالک ہو گئے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۷.....جو کافر امان لے کر دارالاسلام میں آیا اس کے ہاتھ مسلمان غلام نہ بیچا جائے اور بیچ دیا تو واپس لیا جائے اور جب ہے اور اگر واپس بھی نہ لیا یہاں تک کہ غلام کو لے کر دارالحرب کو چلا گیا تو اب وہ آزاد ہے یعنی وہ غلام اگر وہاں سے بھاگ کر آیا یا مسلمانوں کا غلبہ ہو گیا اور اس غلام کو وہاں سے حاصل کیا تو نہ کسی کو دیا جائے نہ تقسیم کی طرح تقسیم ہو بلکہ وہ آزاد ہے۔ یونہی اگر حربی غلام مسلمان ہو گیا اور وہاں سے بھاگ کر دارالاسلام میں آگیا یا تاجر دارالحرب میں تھا اس نظر میں آگیا یا اس کو کسی مسلمان یا ذمی یا حربی نے دارالحرب میں خریدلیا اس کے مالک نے بیچنا چاہا مسلمانوں کا ہاتھ پر غلبہ ہوا بہر حال آزاد ہو گیا۔ (درمختار)

مستامن کا بیان

مستامن وہ شخص ہے جو دوسرے ملک میں امان لے کر گیا دوسرے ملک سے مراد وہ ملک ہے جس میں غیر قوم کی سلطنت ہو یعنی حربی دارالاسلام میں یا مسلمان دارالکفر میں امان لے کر گیا تو مستامن ہے۔

مسئلہ نمبر ۱.....دارالحرب میں مسلمان امان لے کر گیا تو وہاں والوں کی جان و مال سے تعرض کرنا اس پر حرام ہے کہ جب امان دی تو اس کا پورا کرنا واجب ہے یونہی ان کافروں کی عورتیں بھی اس پر حرام ہیں اور اگر مسلمان قید ہو کر گیا ہے تو کافروں کی جان و مال اس پر حرام نہیں اگر چہ کافروں نے خود ہی سے چھوڑ دیا ہو یعنی یہ اگر وہاں سے کوئی چیز لے آیا یا کسی کو مار ڈالا تو گنہگار نہیں کہ اس نے ان کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں کیا ہے جس کا خلاف کرنا جائز نہ ہو۔ (جوہرہ ودرمختار)

مسئلہ نمبر ۲.....مسلمان امان لے کر گیا اور وہ وہاں سے کوئی چیز لے کر دارالاسلام میں چلا آیا تو اس شے کا اب مالک ہو گیا مگر یہ ملک حرام ہو خبیث ہے کہ اس کو ایسا کرنا جائز نہ تھا لہٰذا حکم ہے کہ قہر اً بھی تصدق کر دے اور اگر تصدق نہ کیا اور اس شے کو بیچ ڈالا تو بیع صحیح ہے اور اگر اس نے وہاں نکاح کیا تھا اور عورت کو جبراً لایا تو دارالاسلام میں پہنچ کر نکاح جاتا رہا اور عورت کنیز ہو گئی۔ (جوہرہ ودرمختار)

مسئلہ نمبر ۳.....مسلمان امان لے کر دارالحرب کو گیا اور وہاں کے بادشاہ نے بہ عہدی کی مثلاً اس کا مال لے لیا یا قید کر لیا دوسرے نے اس قسم کا کوئی معاملہ کیا اور بادشاہ کو اس کا علم ہوا اور تدارک نہ کیا تو اب ان کے جان و مال سے تعرض کرنے گنہگار نہیں کہ بد عہدی ان کی جانب سے ہے اسکی جانب سے نہیں اور اس صورت میں جو مال وغیرہ وہاں سے لائے گا حلال ہے۔ (شرح مقطی)

مسئلہ نمبر ۴.....مسلمان نے دارالحرب میں کافر حربی کی رضامندی سے کوئی مال حاصل کیا تو اس میں کوئی حرج نہیں مثلاً ایک روپیہ دو روپے کے بدلے میں بیچا۔ یونہی اگر اس کو قرض دیا اور یہ ظہور ایا کہ میعنہ بھر میں سود کے سوا سودا بیچنا جائز ہے کہ کافر حربی کا مال جس طرح ملے لے سکتا ہے مگر معاہدہ کے خلاف کرنا حرام ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵.....مسلمان دارالحرب میں امان لے کر گیا اس نے کسی حربی کو قرض دیا یا کوئی چیز اس کے ہاتھ ادھار بیچی یا حربی نے اس

مسلمان کو قرض دیا، اس کے ہاتھ کوئی چیز ادھار بیچی یا ایک نے دوسرے کی کوئی چیز غصب کی پھر یہ دونوں دارالاسلام میں آئے تو قاضی شرع ان میں باہم کوئی فیصلہ نہ کرے گا یہاں اب یہاں آنے کے بعد اگر اس قسم کی بات ہوگی تو فیصلہ کیا جائے گا۔ یونہی اگر وہ حربی امان لے کر آئے اور دارالحرب میں ان کے درمیان اس قسم کا معاملہ ہوا تھا تو ان میں بھی فیصلہ نہ کیا جائے گا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۶.....مسلمان تاجر کو یہ اجازت نہیں کہ لونڈی غلام بیچنے کے لئے دارالحرب جائے ہاں اگر خدمت کے لئے لے جانا چاہتا ہو تو اجازت ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷.....حربی امان لے کر دارالاسلام میں آیا تو پورے سال بھر یہاں رہنے نہ دیں گے اور اس سے کہہ دیا جائے گا کہ اگر تو یہاں سال بھر رہے گا تو جزیہ مقرر ہوگا اب اگر سال بھی رہے گا تو جزیہ لیا جائے گا اور وہ ذمی ہو جائے گا اور اب دارالحرب جانے نہ دیں گے اگرچہ تجارت یا کسی اور کام کے لئے جانا چاہتا ہو اور چلا گیا تو بہ ستور حربی ہو گیا اس کا خون مباح ہے۔ (جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۸.....سال سے کم جتنی چاہے بادشاہ اسلام اس کے لئے مدت مقرر کر دے اور یہ کہدے کہ اگر تو اس مدت سے زیادہ ٹھہرا تو تجھ سے جزیہ لیا جائے گا اور اس وقت وہ ذمی ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹.....حربی ایلچی امان لے کر آیا اور یہاں خراجی یا عشری زمین خریدی اور خراج اس پر مقرر ہو گیا تو اب ذمی ہو گیا اور جس وقت خراج مقرر ہوا اسی وقت سال آئندہ کا جزیہ بھی وصول کیا جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰.....کتابیہ عورت امان لے کر دارالاسلام میں آئی اور اس سے کسی مسلمان یا ذمی نے نکاح کر لیا تو اب ذمیہ ہو گئی اب دارالحرب کو نہیں جا سکتی۔ یونہی اگر میاں بیوی دونوں آئے اور شوہر یہاں مسلمان ہو گیا تو عورت اب نہیں جا سکتی اور اگر مرد حربی نے کسی ذمی عورت سے نکاح کیا تو اس کی وجہ سے ذمی نہ ہوا ہو سکتا ہے کہ طلاق دے کر چلا جائے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱.....حربی نے اپنے غلام کو تجارت کے لئے دارالاسلام میں بھیجا غلام یہاں آ کر مسلمان ہو گیا تو غلام بیچ ڈالا جائے گا اور اس کا ثمن حربی کے لئے محفوظ رکھا جائے گا یہ نہیں ہو سکتا کہ غلام واپس دیا جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲.....مستامن جب دارالحرب کو چلا گیا تو اب حربی ہو گیا اور اگر اس نے کسی مسلمان یا ذمی کے پاس کچھ مال رکھا تھا یا ان پر اس کا دین تھا اور اس کا خبر کو کسی نے قید کر لیا یا اس ملک کو مسلمانوں نے فتح کر لیا اور اس کا مارڈالا قوی سا تو ہو گیا اور وہ مامون نہ تھے۔ اور اگر بغیر نکلے وہ مارا گیا یا مر گیا تو دین اور امانت اس کے وارثوں کے لئے ہے۔ (منقی)

مسئلہ نمبر ۱۳.....حربی یا مرتد یا وہ شخص جس پر قصاص لازم آیا بھاگ کر حرم شریف میں چلا جائے تو وہاں قتل نہ کریں گے بلکہ اسے وہاں کھانا پانی کچھ نہ دیں گے کہ نکلنے پر مجبور ہو اور وہاں سے نکلنے کے بعد قتل کر ڈالیں اور اگر حرم میں کسی نے خون کیا تو اسے وہیں قتل کر سکتے ہیں اس کی ضرورت نہیں کہ نکلنے تو قتل کریں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۴.....جو جگہ دارالحرب ہے اب وہ دارالاسلام اس وقت ہوئی کہ مسلمانوں کے قبضہ میں آ جائے اور وہاں احکام اسلام جاری ہو جائیں اور دارالاسلام اس وقت دارالحرب ہوگا جب کہ یہ تین باتیں پائی جائیں (1) کفر کے احکام جاری نہ ہو جائیں اور اسلامی احکام بالکل روک دیئے جائیں اور اگر اسلام کے احکام بھی جاری ہیں اور کفر کے بھی تو دارالحرب نہ ہوا (2) دارالحرب سے متصل ہو کہ اس کے اور دارالحرب کے درمیان میں کوئی اسلامی شہر نہ ہو (3) اس میں کوئی مسلمان یا ذمی امان و دل پر باقی نہ رہے۔ (ردالمحتار)

اس سے معلوم ہوا کہ ہندوستان بحمدہ تعالیٰ اب تک دارالاسلام ہے بعضوں نے خواہ مخواہ اسے دارالحرب خیال کر رکھا ہے یہاں کے مسلمانوں پر لازم ہے کہ باہم رضامندی سے کوئی قاضی مقرر کریں کہ گم از گم اسلامی معاملات جن کے لئے مسلمان حاکم ہونا شرط ہے اس سے فیصلہ کرائیں اور یہ

مسلمانوں کی یہ نسبتی ہے کہ باوجود اس کے کہ انگریز انہیں اس سے نہیں روکتے پھر بھی نہیں احکامِ شرعیہ کے اجرا کی بالکل پروا نہیں۔

عشر وخراج کا بیان

زمین عرب اور بصرہ اور وہ زمین جہاں کے لوگ خود بخود مسلمان ہو گئے اور جو شہر فتح کیا گیا اور وہاں کی زمین مجاہدین پر تقسیم کر دی گئی یہ سب عشری ہیں اور بھی عشری ہونے کی بعض صورتیں ہیں جن کو ہم کتاب الزکوٰۃ میں بیان کر آئے ہیں اور جو شہر بطورِ صلح فتح ہوا ہو اگر فتح کیا گیا مگر مجاہدین پر تقسیم نہ ہوا بلکہ وہاں کے لوگ برقرار رکھے گئے یا دوسری جگہ کے کافر وہاں بسا دیئے گئے یہ سب خراجی ہیں۔ بلکہ زمین کو مسلمان نے کیسے کیا اگر اس کے آس پاس کی زمین عشری ہے تو یہ بھی عشری ہے اور خراجی ہے تو خراجی ہے

مسئلہ نمبر ۱.....زمین وقف کر دی تو اگر پہلے عشری تھی تو اب عشری ہے اور خراجی تھی تو اب بھی خراجی اور اگر بیت المال سے خرید کر وقف کی تو اب خراجی نہیں اور عشری تھی تو عشری ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲.....عشر وخراج کے مسائل بقدرِ ضرورت کتاب الزکوٰۃ میں بیان کر دیئے گئے وہاں سے معلوم کریں ان سے زائد جزئیات کی حاجت نہیں معلوم ہوتی لہٰذا انہیں پر اکتفا کریں۔

تنبیہ۔ اس زمانہ کے مسلمانوں نے عشر وخراج کو عموماً متروک رکھا ہے بلکہ جہاں تک میرا خیال ہے بہتیرے مسلمان وہ ہیں جن کے کان بھی ان لفظوں سے آشنا نہیں۔ جانتے ہی نہیں کہ کھیت کی پیداوار میں بھی شرع نے کچھ دوسروں کا حق رکھا ہے حالانکہ قرآن مجید میں مولیٰ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ (پ۳ البقرہ ۲۶۷) خرچ کرو اپنی پاک کمائیوں سے اور اس سے کہ ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا اگر مسلمان ان باتوں سے واقف ہو جائیں تو اب بھی بہتیرے خدا کے بندے وہ ہیں جو اتباعِ شریعت کی کوشش کرتے ہیں جس طرح زکوٰۃ دیتے ہیں انہیں بھی ادا کریں گے واللہ ھو الموافق

جزیہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَمَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَاۤ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۝ مَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَیْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ؕ وَمَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (پ۲۸ الحشر ۵۹)

جو غنیمت دلوائی اللہ نے اپنے رسول کو شہر والوں سے وہ اللہ اور رسول کی ہے اور رشتہ داروں یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے کہ تمہارے اغنیا میں کامال نہ جائے اور جو کچھ رسول تمہیں عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

حدیث ۱.....بروایت ابوداؤد رضی اللہ عنہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو یمن (کا حاکم بنا کر) بھیجا تو یہ فرمایا کہ ہر بالغ سے ایک دینار یا اس قیمت کا معافری (ایک کپڑا ہے جو یمن میں بنتا ہے)

حدیث ۲.....امام احمد و ترمذی و ابوداؤد رضی اللہ عنہم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زمین میں دو قبلے درست نہیں اور مسلمان پر جزیہ نہیں۔

حدیث ۳.....ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ہم کافروں کے ملک میں جاتے ہیں وہ نہ ہماری مہمانی کرتے ہیں نہ ہمارے حقوق ادا کرتے ہیں اور ہم خود جو جیز اپنا اچھا نہیں سمجھتے۔ (عوام کی جیسے ہم کو بہت ضرورت ہے) ارشاد فرمایا کہ اگر تمہارے حقوق خوشی سے نہ دیں تو جبراً وصول کرو۔

حدیث ۴.....امام مالک رحمۃ اللہ علیہ راوی کو امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ جزیہ مقرر کیا۔ سونے والوں پر چار دینار اور چاندی والوں پر چالیس درہم اور اس کے علاوہ مسلمانوں کی خوراک اور تین دن کی مہمانی ان کے ذمہ تھی۔

مسائل فقہیہ:

سلطنت اسلامیہ کی جانب سے ذمی کفار پر جو مقرر کیا جاتا ہے اسے جزیہ کہتے ہیں۔ جزیہ کی دو قسمیں ہیں ایک وہ کہ ان سے کسی مقدار معین پر صلح ہوئی کہ سالانہ وہ ہمیں اتنا دیں گے اس میں کمی بیشی کچھ نہیں ہو سکتی نہ شرع نے اس کی کوئی خاص مقدار مقرر کی بلکہ جتنے پر صلح ہو جائے وہی ہے۔ دوسری یہ کہ ملک کو فتح کیا اور کافروں کے املاک جو مستور چھوڑ دیئے گئے ان پر سلطنت کی جانب سے حسب حال کچھ مقرر کیا جائے گا اس میں ان کی خوشی یا ناخوشی کا اعتبار نہیں۔ اس کی مقدار یہ ہے کہ مالداروں پر اڑتالیس درہم سالانہ ہر مہینے میں چار درہم متوسط شخص پر چوبیس درہم سالانہ ہر مہینے میں دو درہم۔ فقیر کمانے والے پر بارہ درہم سالانہ ہر ماہ میں ایک درہم اب اختیار ہے کہ شروع سال میں سال بھر کا لے لیں یا ماہ بماہ وصول کریں۔ دوسری صورت میں آسانی ہے مالدار اور فقیر اور متوسط کس کو کہتے ہیں یہ وہاں کے عرف اور بادشاہ کی رائے پر ہے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ جو شخص مالدار ہو یا سو درہم سے کم کا مالک ہو فقیر ہے اور دو سو سے دس ہزار سے کم تک کا مالک ہو تو متوسط ہے اور دس ہزار یا زیادہ کا مالک ہو تو مالدار ہے۔ (ردالمحتار و عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱.....فقیر کمانے والے سے مراد وہ ہے کہ کمانے پر قادر ہو یعنی اعضا سالم ہوں نصف سال یا اکثر میں بیمار نہ رہتا ہو۔ ایسا بھی نہ ہو کہ اسے کوئی کام کرنا آتا نہ ہو یا اتنا بیوقوف ہو کہ کچھ کام نہ کر سکے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۲.....سال کے اکثر حصہ میں مالدار ہے تو مالداروں کا جزیہ لیا جائے گا اور اگر فقیر ہے تو فقیروں کا اور چھ مہینے میں مالدار رہا اور چھ مہینے میں فقیر تو متوسط ہے ابتدائے سال میں جب مقرر کیا جائے گا اس وقت کی حالت دیکھ کر مقرر کریں گے اور اگر اس وقت کوئی مذہب نہ ہو تو اس کا لحاظ کیا جائے گا پھر اگر وہ مذہب اثنائے سال میں بار بار ہو سال کا اکثر حصہ باقی ہے تو مقرر کر دیں گے۔ (عالمگیری و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۳.....عرفہ سے جزیہ لیا جائے اسلام لائے فبہا ورنہ قتل کر دیا جائے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۴.....بچے اور عورت اور غلام و کاتب و مدبر یا مکاتب پورے، لنجے، بے دست و پا، اپاہج، قانع کی بیماری والے، بوڑھے، عاجز، اندھے فقیر، ماکارہ، پجاری جو لوگوں سے ملتا جلتا نہیں اور کام پر قادر نہ ہو ان سب سے جزیہ نہیں لیا جائے گا۔ اگر چہ اپاہج وغیرہ مالدار ہوں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۵.....جو کچھ کماتا ہے سب صرف ہو جاتا ہے بچتا نہیں تو اس سے جزیہ نہ لیں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶.....شروع سال میں جزیہ مقرر کرنے سے پہلے بالغ ہو گیا تو اس پر بھی جزیہ مقرر کیا جائے گا اور اگر اس وقت نابالغ تھا مقرر ہو جانے کے بعد بالغ ہوا تو نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷.....اثنائے سال میں یا سال کے تمام کے بعد مسلمان ہو گیا تو جزیہ نہیں لیا جائے گا اگر چہ کئی برس کا اس کے ذمہ باقی ہو اور اگر دو برس کا پیشگی لے لیا ہو تو سال آئندہ کا جو لیا ہے واپس کریں اور اگر جزیہ لیا ہے اور دوسرا سال شروع ہو گیا تو سال گزشتہ کا ساقط ہو گیا۔ یونہی مر جانے، اندھے ہونے، اپاہج ہو جانے، فقیر ہو جانے، لنجے ہو جانے سے کہ کام پر قادر نہ ہوں جزیہ ساقط ہو جاتا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۸.....ذمی یا غلام یا کسی اور کے ہاتھ جزیہ بھیج نہیں سکتا بلکہ خود لے کر حاضر ہو اور کھڑا ہو کر ادب کے ساتھ پیش کرے یعنی

دونوں ہاتھ میں رکھ کر جیسے نذریں دیا کرتے ہیں اور لینے والا اس کے ہاتھ سے وہ رقم اٹھا لے یہ نہیں ہوگا کہ یہ خود اس کے ہاتھ میں دے دے جیسے فقیر کو دیا کرتے ہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۹.....جزیہ وخراج مصالح عامہ مسلمین میں صرف کئے جائیں مثلاً سرحد پر جو فوج رہتی ہے اس پر خرچ ہوں اور پل اور مسجد و سرائے بنانے میں خرچ ہوں اور مساجد کے امام ومؤذن پر خرچ کریں اور علماء وطلباء اور قاضیوں اور ان کے ماتحت کام کرنے والوں کو دیں اور مجاہدین اور ان سب کے بال بچوں کو کھانے کے لئے دیں۔ (درمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۰.....دارالاسلام ہونے کے بعد ذمی اب نئے گرجے اور بت خانے اور آتش کدہ نہیں بنا سکتے اور پہلے کی جو ہیں وہ باقی رکھے جائیں گے اگر وہ گر کر شہر کو فتح کیا ہے تو وہ رہنے کے مکان ہوں گے اور صلح کے ساتھ فتح ہوا تو وہ ستور عبادت خانے رہیں گے اگر ان کے عبادت خانے منہدم ہو گئے اور پھر بنانا چاہیں تو جیسے شہر ویسے ہی اسی جگہ بنا سکتے ہیں نہ یہ جا سکتے ہیں نہ دوسری جگہ ان کے بدلے میں بنا سکتے ہیں نہ پہلے سے زیادہ مستحکم بنا سکتے ہیں مثلاً پہلے کچا تھا تو اب بھی کچا ہی بنا سکیں گے اینٹ کا تھا تو پتھر کا نہیں بنا سکتے اور بااشتہار اسلام یا مسلمانوں نے منہدم کر دیا ہے تو اسے دوبارہ نہیں بنا سکتے اور خود منہدم کیا ہو تو بنا سکتے ہیں اور بیشتر سے اب کچھ زیادہ کر دیا ہو تو ڈھا دیں گے۔ (درمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۱.....ذمی کا فر مسلمانوں سے وضع قطع لباس وغیرہ میں امتیاز رکھا جائے گا جس قسم کا لباس مسلمانوں کا ہوگا وہ ذمی نہ پہنے گا۔ اس کی زین بھی اور طرح کی ہوگی۔ ہتھیار رکھنے کی اسے اجازت نہیں بلکہ اسے ہتھیار رکھنے بھی نہ دیں گے۔ زنار وغیرہ جو اس کی خاص علامت کی چیزیں ہیں انہیں ظاہر رکھے کہ مسلمان کا دھوکہ نہ ہو۔ عمامہ نہ باندھے، ریشم کی زنار نہ باندھے، لباس فاخرہ جو جلالہ وغیرہ اہل شرف کے ساتھ مخصوص ہے نہ پہنے، مسلمان کھڑا ہو تو وہ اس وقت نہ بیٹھے۔ ان کی عورتیں بھی مسلمان عورتوں کی طرح کپڑے وغیرہ نہ پہنیں۔ ذمیوں کے مکانوں پر بھی کوئی علامت ایسی ہو جس سے پہچانے جائیں کہ کتنی سائل دروازوں پر کھڑا ہو کر مغفرت کی دعا نہ دے غرض اس کی ہر بات مسلمانوں سے جدا ہو۔ (درمختار وعالمگیری وغیرہما)

اب چونکہ ہندوستان میں اسلامی سلطنت نہیں لہٰذا مسلمانوں کو یہ اختیار نہ رہا کہ کفار کو کسی وضع وغیرہ کا پابند کریں البتہ مسلمانوں کے اختیار میں یہ ضرور ہے کہ خود ان کی وضع اختیار نہ کریں مگر بہت افسوس ہوتا ہے جب کہ کسی مسلمان کو کافروں کی صورت میں دیکھا جاتا ہے لباس و وضع قطع میں کافر سے امتیاز نہیں رکھتے بلکہ بعض مرتبہ ایسا اتفاق ہوا ہے کہ عام دریافت کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ مسلمان ہے۔ مسلمانوں کا ایک خاص امتیاز ڈاڑھی رکھنا تھا اس کو آج کل لوگوں نے بالکل فضول سمجھ رکھا ہے نصاریٰ کی تقلید میں ڈاڑھی کا صفایا اور سر پر بالوں کا گچھا سو بھی بہت بڑی یا بیچ میں ڈراسی جو دیکھنے سے مصنوعی معلوم ہوتی ہیں۔ اگر کبھی تو نصاریٰ کی سی کم کریں تو نصاریٰ کی طرح۔ اسلامی بات سب اپنے کپڑے جوتے ہوں تو انصاریوں کے سے کھانا کھائیں تو ان کی طرح اور اب کچھ دنوں سے جو نصاریٰ کی طرف سے منحرف ہونے کو تو کمر لوٹ کر آئے بلکہ شرکوں ہندوؤں کی تقلید اختیار کی تو بی ہندو کے نام کی ہندو ہو گئیں اس پر دل وجان سے عاشق، اگر چہ اسلام کے احکام پس پشت ہوں، اگر وہ کیا اور جب وہ کیجئے روزہ رکھنے کو تیار مگر رمضان میں پان کھا کر نکلنا بے شرم نہ سا روزہ کیا تو دن بھر بازار بند تربیہ وغیرہ وقت حرام اور روزہ افطار ہوتا ہے کہ جب جمعہ کی اذان ہو تو خرید وفروخت چھوڑ دوں کی طرف اصلاً التفات نہیں۔ غرض مسلمانوں کی جو حالت ہے اس کا کہاں تک رونا رویا جائے۔ یہ حالت نہ ہوتی تو یہ دن کیوں دیکھنے پڑتے اور جب ان کی قوت منقطع ہو گئی قوی بے ہو گئے تو قوت فاطہ زائل ہو چکی تو اب کیا امید ہو سکتی ہے کہ یہ مسلمان کبھی ترقی کا زینہ طے کریں گے غلام بن کر اب بھی اور جب بھی رہیں گے یا الٰہی بالنبی الامی تعالیٰ

مسئلہ نمبر ۱۲.....نصرانی نے مسلمانوں سے گرجے کا راستہ پوچھا ہندو نے مندر کا تو نہ بتائے کہ گناہ میں اعانت کرنا ہے اگر کسی مسلمان کا باپ وہاں کافر ہے اور کہے کہ تو مجھے بت خانہ پہنچا دے تو نہ لے جائے اور اگر وہاں سے آنا چاہے تو لا سکتا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳.....کافر کو سلام نہ کرے مگر ضرورت ہو، وہ آتا ہو تو اس کے لئے راستہ وسیع نہ کرے بلکہ اس کے لئے تنگ راستہ چھوڑے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۴.....کافر سکہ یا پاسپورٹ بنانا چاہیں تو مسلمان نہ بنانے دیں اگرچہ اپنے گھروں میں بنائیں۔ یونہی اگر اپنے معبودوں کے جلوس وغیرہ نکالنے لگے تو روک دیں۔ اور کفر و شرک کی بات علانیہ کلیسے میں بھی روکے جائیں۔ یہاں تک کہ یہود و نصاریٰ اگر یہ گزری ہوئی تورات و انجیل بلند آواز سے پڑھیں اور اس میں کوئی کفر کی بات ہو تو روک دیئے جائیں اور بازاروں میں پڑھنا چاہیں تو مظفار روکے جائیں اگرچہ کفر نہ بکیں۔ (عالمگیری)

جب تورات و انجیل کے لئے یہ احکام ہیں تو قرآن عظیم وغیرہ مقدسات بدرجۂ اولیٰ ممنوع و شرک ہیں ان کے لئے اشد حکم ہوگا مگر یہ احکام تو اسلامی تھے جو سلطنت کے ساتھ متعلق تھے اور جب سلطنت نہ رہی تو ظاہر ہے کہ روکنے کی بھی طاقت نہ رہی مگر اب مسلمان اتنا تو کر سکتے ہیں کہ ایسی مجلسوں سے دور رہا کریں نہ یہ کہ جیسا نیوں اور آریوں کے لیکچروں اور جلسوں میں شریک ہوں اور وہاں اپنی آنکھوں سے احکام اسلام کی بے حرمتی دیکھیں اور کانوں سے خدا اور رسول کی شان میں گستاخیاں سنیں اور جانا نہ چھوڑیں مگر یہ علم رکھتے ہیں کہ جواب دیں نہ بیزار کہتے ہیں کہ باز آئیں۔

مسئلہ نمبر ۱۵.....شہر میں شراب لانے سے منع کیا جائے لگا مگر کوئی مسلمان شراب لایا اور گرفتار ہوا اور عذر یہ پیش کرتا ہے کہ میری نہیں کسی اور کی ہے یا نام بھی نہیں بتاتا کہ کس کی ہے یا کہتا ہے کہ بتانے کے لئے لایا ہوں تو اگر وہ شخص دیندار ہے چھوڑ دیں ورنہ شراب بہادیں گے اور اسے سزا دیں گے اور قید کریں گے تاوقتیکہ توبہ کرے اور اگر کافر لایا ہو اور گرفتار ہوا اور یہ جانتا ہو کہ لانا نہیں چاہتے تو اسے شہر سے نکال دیں اور کہدیا جائے کہ اگر پھر لایا تو سزا دی جائے گی۔ (عالمگیری)

مرتد کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (پ۲ البقرہ ۲۱۷)

اور تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کا کیا کرایا دنیا میں اور آخرت میں اور وہ دوزخ والے ہیں اور انہیں اس میں ہمیشہ رہنا۔ (ترجمہ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۚ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (پ۶ المائدہ ۵۴)

"اے ایمان والو تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیار مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت اللہ کی راہ میں لڑیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ وسعت والا اور علم والا ہے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

اور فرماتا ہے۔

قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ○ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ (پ۱۰ التوبہ ۶۵،۶۶)

تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو یہ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔ (ترجمہ کنزالایمان)

حدیث ۱.....امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا بندہ کبھی اللہ ﷻ کی خوشنودی کی بات کہتا ہے اور اس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا (یعنی اپنے ذوق یک ایک معمولی بات کہتا ہے) اللہ ﷻ اس کی وجہ سے اس کے بہت درجے بلند کرتا ہے اور کبھی اللہ ﷻ کی ناراضی کی بات کرتا ہے اور اس کا خیال بھی نہیں کرتا اس کی وجہ سے جہنم میں گرتا ہے اور ایک روایت ہے مشرق و مغرب کے درمیان میں جو فاصلہ ہے اس سے بھی زیادہ فاصلہ پر جہنم میں گرتا ہے۔

حدیث ۲.....۳.....صحیح بخاری و مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان اللہ ﷻ کی وحدانیت اور میری رسالت کی شہادت دیتا ہے اور اس کا خون حلال نہیں مگر تین وجہ سے وہ کسی کو قتل کرے اور ثیب زانی اور دین سے نکل جانے والا جماعت مسلمین کو چھوڑ دیتا ہے اور ترمذی و ابن ماجہ نے اسی کی مثل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ۴.....صحیح بخاری شریف میں مکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چند زندیق پیش کئے گئے انہوں نے ان کو جلا دیا جب یہ خبر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو فرمایا کہ میں ہوتا تو انہیں جلاتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کیا۔ فرمایا کہ اللہ ﷻ کے عذاب کے ساتھ تم عذاب مت دو اور میں انہیں قتل کرتا اس لئے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے دین کو بدلے اسے قتل کر ڈالو۔

مسائل فقہیہ:

کفر شرک سے بدتر کوئی گناہ نہیں اور وہ بھی ارتداد کہ یہ کفر اصلی سے بھی باعتبار احکام سخت تر ہے جیسا کہ اس کے احکام سے معلوم ہوگا۔ مسلمان کو چاہیے کہ اس سے بچاؤ ما فکر رہے کہ شیطان بروقت ایمان کی گھات میں ہے اور حدیث میں فرمایا کہ شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح جاری ہے۔ آدمی کو کبھی اپنے اوپر اپنی طاعت و اعمال پر بھروسہ نہ چاہیے بروقت خاتمہ پر اعتماد کرے اور اسی سے بچائے ایمان کی دعا چاہیے کہ اسی کے ہاتھ میں قلب ہے اور قلب کو قلب اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ لوٹ پوٹ ہوتا رہتا ہے ایمان پر ثابت رہنا اسی کی توفیق سے ہے جس کے دست قدرت میں قلب ہے اور حدیث میں فرمایا کہ شرک سے بچو کہ وہ چیونٹی کی چال سے زیادہ مخفی ہے اور اس سے بچنے کی حدیث میں ایک دعا ارشاد فرمائی ہے اسے ہر روز تین مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ شرک سے محفوظ رہو گے وہ دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ وَاسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ

مرتد وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی ایسے امر کا انکار کرے جو ضروریات دین سے ہو۔ یعنی زبان سے کلمہ کفر بکے جس سے تاویل صحیح کی گنجائش نہ ہو۔ یونہی بعض افعال بھی ایسے ہیں جن سے کافر ہو جاتا ہے مثلاً بت کو سجدہ کرنا۔ مصحف شریف کو نجاست کی جگہ پھینک دینا۔

مسئلہ نمبر ۱.....جو طور خشخاش کے کفر کے کاموں میں مرتد ہے اگرچہ کہتا ہے کہ ایسا اعتقاد نہیں رکھتا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۲.....کسی کلام میں چند معنی نکلتے ہیں بعض کفر کی طرف جاتے ہیں بعض اسلام کی طرف تو اس شخص کی تکفیر نہیں کی جائے گی ہاں اگر مراد ہو کہ قائل نے معنی کفر کا ارادہ کیا مثلاً وہ خود کہتا ہے کہ میری مراد یہی ہے تو کلام کا تحمل ہونا نفع نہ دے گا۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ کلمہ کفر ہونے سے قائل کا کافر ہونا ضروری نہیں۔ (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳.....آج کل بعض لوگوں نے یہ خیال کر لیا ہے کہ کسی شخص میں ایک بات بھی اسلام کی ہو تو اسے کافر نہ کہیں گے یہ بالکل غلط ہے کیا یہود و نصاریٰ میں اسلام کی کوئی بات نہیں پائی جاتی حالانکہ قرآن عظیم میں انہیں کافر فرمایا گیا ہے بلکہ بات یہ ہے کہ علماء نے فرمایا ہے تھا کہ اگر مسلمان نے ایسی بات کہی جس کے بعض معنی اسلام کے مطابق ہیں تو کافر نہ کہیں گے اس کو ان لوگوں نے بنا لیا۔ ایک یہ وبا بھی پھیلی ہوئی ہے

کہتے ہیں کہ "ہم تو کافر کو بھی کافر نہ کہیں گے کہ ہمیں کیا معلوم کہ اس کا خاتمہ کفر پر ہوگا۔ یہ بھی غلط ہے۔ قرآن عظیم نے کافر کو کافر کہا اور بکثرت کہنے کا حکم دیا۔ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ (پ۳۰ الکافرون۱) اور اگر ایسا ہے تو مسلمان کو بھی مسلمان نہ کہو تمہیں کیا معلوم کہ اسلام پر مرے گا۔ خاتمہ کا حال تو خدا جانے مگر شریعت نے بکافر و مسلم میں امتیاز رکھا ہے۔ اگر کافر کو کافر نہ جانا جائے تو اس کے ساتھ وہی معاملات کرو گے جو مسلم کے ساتھ ہوتے ہیں حالانکہ بہت سے امور ایسے ہیں جن میں کفار کے وہ احکام مسلمانوں سے بالکل جدا ہیں مثلاً ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھنا، ان کے لئے استغفار نہ کرنا، ان کو مسلمانوں کی طرح دفن نہ کرنا، ان کو اپنی لڑکیاں نہ دینا، ان پر جہاد کرنا، ان سے جزیہ لینا، اس سے انکار کریں تو قتل کرنا وغیرہ وغیرہ۔ بعض جاہل یہ کہتے ہیں "ہم کسی کو کافر نہیں کہتے عالم لوگ جانیں وہ کافر کہیں"، مگر کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ عوام کے تو وہی معتقد ہوں گے جو قرآن و حدیث وغیرہما سے علماء نے انہیں بتائے ہیں یا عوام کے لئے کوئی شریعت جداگانہ ہے جب ایسا نہیں تو پھر عالم وہ ہیں کہ بتائے پر کیوں نہیں چلتے نیز یہ کہ ضروریات کا انکار کوئی بیوقوف ہی نہیں جانتا عوام جو علماء کی صحبت سے مشرف ہوتے رہتے ہیں وہ بھی ان سے بے خبر نہیں ہوتے پھر ایسے معاملہ میں پیلو تہی اور اعراض کے کیا معنی

مسئلہ نمبر۴..... کہنا کچھ چاہتا تھا اور زبان سے کفر کی بات نکل گئی تو کافر نہ ہوا یعنی جبکہ اس امر سے اطمینان نہ کرے کہ سننے والوں کو بھی معلوم ہو جائے کہ غلطی سے یہ لفظ نکلا ہے اور اگر بات کی نیچ کی تو اب کافر ہو گیا کہ کفر کی تائید کرتا ہے۔

مسئلہ نمبر۴..... کفر کی بات کا دل میں خیال پیدا ہوا اور زبان سے بولنا برا جانتا ہے تو یہ کفر نہیں بلکہ خاص ایمان کی علامت ہے کہ دل میں ایمان نہ ہوتا تو اسے برا کیوں جانتا۔

مسئلہ نمبر۵..... مرتد ہونے کی چند شرطیں ہیں: (1) عقل، سمجھ بوجھ اور پاگل سے ایسی بات نکلی تو حکم کفر نہیں۔ (2) ہوش، اگر نشہ میں بکا تو کافر نہ ہوا۔ (3) اختیار، مجبوری اور کراہ کی صورت میں حکم کفر نہیں۔ مجبوری کے یہ معنی ہیں کہ جان جانے یا عضو کٹنے یا سخت شدید کا صحیح اندیشہ ہو اس صورت میں صرف زبان سے اس کلمہ کے کہنے کی اجازت ہے بشرطیکہ دل میں وہی اطمینان ایمانی ہو اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِیْمَانِ (پ۱۴ النحل ۱۰۶)

مسئلہ نمبر۶..... جو شخص معاذ اللہ مرتد ہو گیا تو مستحب ہے کہ حاکم اسلام اس پر اسلام پیش کرے اور اگر وہ شبہ بیان کرے تو اس کا جواب دے اور اگر مہلت مانگے تو تین دن قید میں رکھے اور ہر روز اسلام کی تلقین کرے۔ یونہی اگر اس نے مہلت نہ مانگی مگر امید ہے کہ اسلام قبول کر لے گا جب بھی تین دن قید میں رکھے اور ہر روز اسلام کی تلقین کرے اگر مسلمان ہو جائے فبہا ورنہ قتل کر دیا جائے بغیر اسلام پیش کئے اسے قتل کر ڈالنا مکروہ ہے۔ (درمختار)

مرتد کو قید کرنا اور اسلام نہ قبول کرنے پر قتل کر ڈالنا بادشاہ اسلام کا کام ہے اور اس سے مقصود یہ ہے کہ ایسا شخص اگر زندہ رہا اور اس سے توبہ نہ کرایا تو ملک میں طرح طرح کے فساد ہوں گے اور فتنہ کا سلسلہ روز بروز ترقی پذیر ہوگا جس کی وجہ سے امن عامہ میں خلل پڑے گا ایسے شخص کو ختم کر دینا ہی مقتضائے حکمت تھا۔ اب چونکہ حکومت اسلام ہندوستان میں باقی نہیں کوئی روک قائم کرنے والا باقی نہ رہا۔ ہر شخص جو چاہتا ہے بکتا ہے اور آئے دن مسلمانوں میں فساد پیدا ہوتا ہے نئے نئے مذہب پیدا ہوتے رہتے ہیں ایک خاندان بلکہ بعض جگہ ایک گھر میں کئی مذہب ہیں اور بات بات پر جھگڑے لڑائی ہیں۔ ان تمام خرابیوں کا باعث یہی نیا مذہب ہے۔ ایسی صورت میں سب سے بہتر ترکیب وہ ہے جو ایسے وقت کے لئے قرآن و حدیث میں ارشاد ہوئی۔ اگر مسلمان اس پر عمل کریں تمام قسموں سے نجات پائیں دنیا و آخرت کی بھلائی ہاتھ آئے وہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے بالکل میل جول چھوڑ دیں۔ سلام و کلام ترک کر دیں، ان کے پاس اٹھنا بیٹھنا، ان کے ساتھ کھانا پینا، ان کے یہاں شادی چاہ کرنا، غرض ہر قسم کے تعلقات ان سے قطع کر دیں گویا سمجھیں کہ اب رہا ہی نہیں واللہ الموفق۔

مسئلہ نمبر ۷..... کسی دین باطل کو اختیار کیا مثلاً یہودی یا نصرانی ہو گیا یا ایسا شخص مسلمان اس وقت ہوگا کہ اس دین باطل سے بیزاری و نفرت ظاہر کرے اور دین اسلام قبول کرے اور اگر ضروریات دین میں سے کسی بات کا انکار کیا ہو تو جب تک اس کا اقرار نہ کرے جس سے انکار کیا ہے محض کلمہ شہادت پڑھنے پر اس کے اسلام کا حکم نہ دیا جائے گا کہ کلمہ شہادت کا اس نے بظاہر انکار نہ کیا تھا مثلاً نماز یا روزہ کی فرضیت سے انکار کرے یا شراب اور سور کی حرمت نہ مانے تو اس کے اسلام کے لئے یہ شرط ہے کہ جب تک خاص اس امر کا اقرار نہ کرے اس کا اسلام قبول نہیں یا اللہ ﷻ اور رسول اللہ ﷺ کی جناب میں گستاخی کرنے سے کافر ہوا تو جب تک اس سے توبہ نہ کرے مسلمان نہیں ہو سکتا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۸..... عورت یا نابالغ بچہ والا بچہ مرتد ہو جائے تو قتل نہ کریں گے بلکہ قید کریں گے یہاں تک کہ توبہ کرے اور مسلمان ہو جائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹..... مرتد اگر مرتد ہو کے توبہ کرے تو اس کی توبہ مقبول ہے مگر بعض مرتدین مثلاً کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا کہ اس کی توبہ قبول نہیں توبہ قبول کرنے سے مراد یہ ہے کہ توبہ کرنے کے بعد بارگاہ اسلام سے قتل نہ کرے۔

مسئلہ نمبر ۱۰..... مرتد اگر اپنے ارتداد سے انکار کرے یا انکار بطور توبہ کے ہے اگرچہ گواہان عادل سے اس کا ارتداد ثابت ہو یعنی اس صورت میں یہ قرار دیا جائے کہ ارتداد تو کیا مگر اب توبہ کر لی لہٰذا قتل نہ کیا جائے گا اور ارتداد کے باقی احکام جاری ہوں گے مثلاً اس کی عورت نکاح سے نکل جائے گی، جو کچھ اعمال کئے تھے سب اکارت ہو جائیں گے، حج کی استطاعت رکھتا ہے تو اب پھر حج فرض ہے پہلا حج جو کر چکا تھا بیکار ہو گیا۔ (درمختار، ردالمحتار) مگر اس قول سے انکار نہیں کرتا مگر ان تقریروں سے اس امر کو سمجھ لیتا ہے جیسا زنا سے مال کے مرتدین کا شبہ ہوتا ہے نہ انکار ہے نہ توبہ مثلاً قادیانی کہ نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور خاتم النبیین کے لفظ معنی بیان کر کے اپنی نبوت کو برقرار رکھنا چاہتا ہے جیسا حضرت سیدنا مسیح عیسیٰ ﷺ کی شان پاک میں سخت جملے کہتا ہے پھر جملے گھڑتا ہے بعض فاسد وہابیہ کی حضور اقدس ﷺ کی شان رفیع میں نجاست و دشنام استعمال کرتے اور تاویل غیر مقبول کر کے اپنے اوپر سے کفر اٹھانا چاہتے ہیں ایسی باتوں سے کفر نہیں ہٹ سکتا۔ کفر اٹھانے کا جو نہایت آسان طریقہ ہے کاش سے ہر جتھے تو زمتوں میں نہ پڑتے اور بفضلہ آخرت سے بھی اتنا، اللہ ﷻ ربانی کی صورت تلقی و صرف توبہ ہے کہ کفر و شرک سب کو ناپاکی سمجھ کر اس میں مبتلا نہ ہونے کا پختہ عزم کرے اور جو کچھ اس کے مجموعوں کی پندرہ تمام عقلاء کے نزدیک اس میں عزت۔

مسئلہ نمبر ۱۱..... زنا سے اسلام میں کچھ عبادات قضا ہو گئیں اور ادا کرنے سے پہلے مرتد ہو گیا پھر مسلمان ہوا تو ان عبادات کی قضا کرے اور جو ادا کر چکا تھا گر ارتداد سے باطل ہو گئی تھیں اس کی قضا نہیں البتہ اگر صاحب استطاعت ہو تو حج دوبارہ فرض ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲..... اگر کفر قطعی ہو تو عورت نکاح سے نکل جائے گی پھر اسلام لانے کے بعد اگر وہ عورت راضی ہو تو دوبارہ اس سے نکاح ہو سکتا ہے ورنہ جہاں پسند کرے نکاح کر سکتی ہے اس کا کوئی حق نہیں کہ عورت کو دوسرے کے ساتھ نکاح کرنے سے روک دے اور اگر اسلام لانے کے بعد عورت کو بدستور رکھ لیا دوبارہ نکاح نہ کیا تو قربت زنا ہوئی اور بچے ولد الزنا اور اگر کفر قطعی نہ ہو یعنی بعض علماء کافر بتاتے ہیں اور بعض نہیں یعنی فقہاء کے نزدیک کافر ہو اور مشکلمین کے نزدیک نہیں تو اس صورت میں بھی تجدید اسلام و تجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳..... عورت کو خبر ملی کہ اس کا شوہر مرتد ہو گیا تو عدت گزار کر نکاح کر سکتی ہے۔ خبر دینے والے دو مرد ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں بلکہ ایک عادل کی خبر کافی ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۴..... عورت مرتد ہو گئی پھر اسلام لائی تو شوہر اول سے نکاح کرنے پر مجبور کی جائے گی نہیں ہو سکتا کہ دوسرے سے نکاح کرے اسی پر فتویٰ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵..... مرتد کا نکاح باقی باطل ہے وہ کسی عورت سے نکاح نہیں کر سکتا، نہ مسلمہ سے، نہ کافرہ سے، نہ مرتدہ سے، نہ جزہ

سے نہ کھیئے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۶.....مرتد کا ذبیحہ مردار ہے اگرچہ بسم اللہ کر کے ذبح کرے۔ یعنی کتے یا بازیا تیر سے جو شکار کیا ہے وہ بھی مردار ہے اگرچہ چھوڑنے کے وقت بسم اللہ کہہ لی ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۷.....مرتد کسی معاملہ میں گواہی نہیں دے سکتا اور کسی کا وارث نہیں ہو سکتا اور زمانہ ارتداد میں جو کچھ کمایا ہے اس میں مرتد کا کوئی وارث نہیں۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۸.....مرتد اور سے ملک جاتی رہتی ہے یعنی جو کچھ اس کے املاک واموال تھے سب اس کی ملک سے خارج ہو گئے مگر جبکہ پھر اسلام لائے اور کفر سے توبہ کرے تو بہ ستور سابق مالک ہو جائے گا اور کفر پر ہی مر گیا یا دارالحرب کو چلا گیا تو زمانہ اسلام کے جو کچھ اموال ہیں ان سے اوفوان دیون کو ادا کریں گے جو زمانہ اسلام میں اس کے ذمہ تھا اس سے جو بچے وہ مسلمان ورثہ کو ملے گا اور زمانہ ارتداد میں جو کچھ کمایا ہے اس سے زمانہ ارتداد کے دیون ادا کریں گے اس کے بعد جو بچے وہ فئے ہے۔ (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ نمبر ۱۹.....عورت کو طلاق دی تھی وہ ابھی عدت ہی میں تھی کہ شوہر مرتد ہو کر دارالحرب کو چلا گیا یا حالت ارتداد میں قتل کیا گیا تو وہ عورت وارث ہوگی۔ (تبیین)

مسئلہ نمبر ۲۰.....مرتد دارالحرب کو چلا گیا یا قاضی نے دارالحرب میں چلے جانے کا حکم دے دیا تو اس کے مدبر اور ام ولد آزاد ہو گئے اور جتنے دیون میعادی تھان کی میعاد پوری ہو گئی یعنی اگرچہ ابھی میعاد پوری ہونے میں کچھ زمانہ باقی ہو مگر اسی وقت وہ دین واجب الادا ہو گئے اور زمانہ اسلام میں جو کچھ وصیت کی تھی وہ سب باطل ہے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ نمبر ۲۱.....مرتد بہ قبول کر سکتا ہے۔ کنیز کو ام ولد کر سکتا ہے یعنی اس کی لونڈی کو حمل تھا اور زمانہ ارتداد میں بچہ پیدا ہوا تو اس بچے کے نسب کا دعویٰ کر سکتا ہے کہ یہ میرا بچہ ہے لہٰذا بچہ اس کا وارث ہوگا اور اس کی ماں ام ولد ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۲.....مرتد دارالحرب کو چلا گیا پھر مسلمان ہو کر واپس آیا تو اگر قاضی نے ابھی تک دارالحرب جانے کا حکم نہیں دیا تھا تمام اموال اس کو ملیں گے اور اگر قاضی حکم دے چکا تھا تو جو کچھ ورثہ کے پاس موجود ہے وہ ملے گا اور ورثہ جو کچھ خرچ کر چکے یا بیچ وغیرہ کر کے انتقال ملک کر چکے اس میں کچھ نہیں ملے گا۔ (عالمگیری)

تنبیہ۔ زمانہ حال میں جو لوگ سنا وہ سنائے، اسلام کلمات کفر بکتے ہیں یا کفری عقائد رکھتے ہیں ان کے اقوال وافعال کا بیان حصہ اول میں گزر اہیاں چند دیگر کلمات کفر جو لوگوں سے صادر ہوتے ہیں بیان کئے جاتے ہیں تا کہ ان کا بھی علم حاصل ہو اور انہی باتوں سے توبہ کی جائے اور اسلامی حدود کی محافظت کی جائے۔

مسئلہ نمبر ۲۳.....جو شخص کو اپنے ایمان میں شک ہو یعنی کہتا ہے کہ مجھے اپنے مومن ہونے کا یقین نہیں یا کہتا ہے علوم نہیں میں مومن ہوں یا کافر وہ کافر ہے ہاں اگر اس کا مطلب یہ ہو کہ علوم نہیں۔ میرا خاتمہ ایمان پر ہوگا یا نہیں تو کافر نہیں۔ جو شخص ایمان و کفر کو ایک سمجھے یعنی کہتا ہے کہ سب ٹھیک ہے خدا کو سب پسند ہے وہ کافر ہے۔ یونہی جو شخص ایمان پر راضی نہیں یا کفر پر راضی ہے وہ بھی کافر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۴.....ایک شخص گناہ کرتا ہے لوگوں نے اسے منع کیا تو کہنے لگا اسلام کا کام اسی طرح کرنا چاہئے یعنی جو گناہ و معصیت کو اسلام کہتا ہے وہ کافر ہے۔ یونہی کسی نے دوسرے سے کہا میں مسلمان ہوں اس نے جواب میں کہا تجھ پر بھی لعنت اور تیرے اسلام پر بھی لعنت ایسا کہنے والا کافر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۵.....اگر یہ کہا کہ خدا مجھے اس کام کے لئے حکم دینا جب بھی نہ کرتا تو کافر ہے۔ یونہی ایک نے دوسرے سے کہا میں اور تم

خدا کے حکم کے موافق کام کریں دوسرے نے کہا میں خدا کا حکم نہیں جانتا یا کہاں یہاں کسی کا حکم نہیں چلتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۶.....کوئی شخص بیمار نہیں ہوتا یا بہت بوڑھا ہے مرتا نہیں اس کے لئے یہ کہنا کہ اے اللہ میاں بھول گئے ہیں یا کسی زبان دراز آدمی سے یہ کہا کہ خدا تمہاری زبان کا مقابلہ کرتی نہیں سکتا میں کس طرح کروں یہ کفر ہے۔ (خلاصہ ہندیہ) یونہی ایک نے دوسرے سے کہا اپنی عورت کو تاجر میں نہیں رکھتا اس نے کہا عورتوں پر خدا کو قدرت ہے نہیں مجھ کو کہاں سے ہوگی۔

مسئلہ نمبر ۲۷.....خدا کے لئے۔ کہنا بات کرنا کفر ہے کہ وہ۔ کہنا سے پاک ہے یہ کہنا کہ اوپر خدا ہے نیچے تم، یہ کلمہ کفر ہے۔ (قاضیہ)

مسئلہ نمبر ۲۸.....کسی سے کہا گناہ نہ کر ورنہ خدا تجھے جہنم میں ڈالے گا اس نے کہا میں جہنم سے نہیں ڈرتا یا کہا خدا کے عذاب کی کچھ پروا نہیں یا ایک نے دوسرے سے کہا تو خدا سے نہیں ڈرتا اس نے غصہ میں کہا نہیں یا کہا خدا کیا کر سکتا ہے اس کے سوا کیا کر سکتا ہے کہ دوزخ میں ڈال دے یا کہا خدا سے ڈرا اس نے کہا خدا کہاں ہے۔ یہ سب کفر کے کلمات ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲۹.....کسی سے کہا انشاء اللہ تم اس کام کو کرو گے اس نے کہا میں بغیر انشاء اللہ کروں گا یا ایک نے دوسرے پر ظلم کیا مظلوم نے کہا خدا نے یہی مقدر کیا تھا ظالم نے کہا میں بغیر اللہ کے مقدر کے کرتا ہوں یہ کفر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۰.....کسی مسلمان نے اپنی تنگدستی کو دیکھ کر یہ کہا اے خدا فلاں بھی تیرا بندہ ہے اس کو تو نے کتنی نعمتیں دے رکھی ہیں اور میں بھی تیرا بندہ ہوں مجھے کس قدر رنج و تکلیف دیتا ہے آخر یہ کیسا انصاف ہے یا کہا کفر ہے۔ (عالمگیری) حدیث میں ایسے ہی کے لئے فرمایا کاد الفقر ان یکون کفرا، یعنی تنگدستی کفر کے قریب ہے کہ جب تنگدستی کے سبب ایسے ملائم کلمات صادر ہوں جو کفر ہیں تو گویا خود تنگدستی قریب بکفر ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۱.....اللہ ﷻ کے نام کی تصغیر کرنا کفر ہے جیسے کسی کا نام عبداللہ یا عبدالخالق یا عبدالرحمن ہو اسے پکارنے میں آخر میں الف وغیرہ سے حروف ملا دیں جس سے تصغیر سمجھی جاتی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۳۲.....ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اس کا لڑکا باپ کو تلاش کر رہا تھا اور پکارتا تھا کسی نے کہا چپ، تیرا باپ اللہ اللہ کر رہا ہے یہ کہنا کفر نہیں کیونکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ اللہ کی یاد کرتا ہے۔ (عالمگیری) اور بعض جاہل یہ کہتے ہیں کہ اللہ پڑھتا ہے یہ بہت قبیح ہے کہ یہ نفی محض ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ کوئی خدا نہیں اور یہ معنی کفر ہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۳.....نبی یا بیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین کرنا ان کی جناب میں گستاخی کرنا یا ان کو فواحش و بے حیائی کی طرف منسوب کرنا کفر ہے مثلاً معاذ اللہ یوسف ﷺ کو زنا کی طرف نسبت کرنا۔

مسئلہ نمبر ۳۴.....جو شخص حضور اقدس ﷺ کو انبیاء علیہم السلام میں آخری نبی نہ جانے یا حضور ﷺ کی کسی چیز کی توہین کرے یا عیب لگائے، آپ ﷺ کے موئے مبارک کو تحقیر سے یا ذکر سے آپ ﷺ کے لباس مبارک کو گدھا اور میلا بتائے، حضور ﷺ کا خس بدے کہے یہ سب کفر ہے بلکہ اگر کسی کے کہنے پر کہ حضور ﷺ کو کدو پسند تھا کوئی یہ کہے مجھے پسند نہیں تو بعض علماء کے نزدیک کافر ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اگر اس حیثیت سے کہے کہ پسند تھا تو کافر ہے۔ یونہی کسی نے کہا کہ حضور اقدس ﷺ کھانا تناول فرمانے کے بعد تین بار انگشت ہائے مبارک چاٹ لیا کرتے تھے اس پر کسی نے کہا یہ ادب کے خلاف ہے یا کسی سنت کی تحقیر کرے مثلاً داڑھی بڑھانا، مونچھیں کم کرنا، عمامہ باندھنا یا شملہ لٹکانا کا ان اہانت کفر ہے جبکہ سنت کی توہین مقصود ہو۔

مسئلہ نمبر ۳۵.....اب جو اپنے کو کہے میں پیغمبر ہوں اور اس کا مطلب یہ بتائے کہ میں پیغام پہنچاتا ہوں وہ کافر ہے یعنی یہ تاویل مسموع نہیں کہ عرف میں یہ لفظ رسول و نبی کے معنی میں ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳۶.....حضرات شیخین ﷺ کی شان پاک میں سب و شتم کرنا جیسا کہ یا حضرت صدیق اکبر ﷺ کی صحبت یا امامت و

خلافت سے انکار کرنا کفر ہے (عالمگیری وغیرہ) حضرت ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شانِ پاک میں قذف جیسا کہ پاک تہمت لگانا یقیناً قطعاً کفر ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۷.....دشمن و منحوس کو دیکھ کر یہ کہنا ملک الموت آ گئے یا کہا اسے ویسا ہی دشمن جانتا ہوں جیسا ملک الموت کو اس میں اگر ملک الموت کو برا کہنا ہے تو کفر ہے اور موت کی ناپسندیدگی کی بنا پر ہے تو کفر نہیں۔ یونہی جبرائیل یا میکائیل یا کسی فرشتہ کو جو عیب لگائے یا توہین کرے کفر ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۸.....قرآن کی کسی آیت کو عیب لگانا اس کی توہین کرنا اس کے ساتھ مسخرہ پن کرنا کفر ہے مثلاً داڑھی منڈانے سے منع کرنے پر اکثر داڑھی منڈے کہہ دیتے ہیں کُلَّا سَوْفَ نَعْفُوْنَ (پ۲۹ القلم ۴۳) جس کا یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ کلاصاف کرو یہ قرآن مجید کی تحریف و تبدیل بھی ہے اور اس کے ساتھ مذاق اور دل لگی بھی اور یہ دونوں باتیں کفر۔ اسی طرح اکثر باتوں میں قرآن مجید کی آیتیں بے موقع پڑھ دیا کرتے ہیں اور مقصود ہنسی کرنا ہوتا ہے جیسے کسی کو نماز جماعت کے لئے بلایا وہ کہنے لگا میں جماعت سے نہیں بلکہ تنہا پڑھوں گا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى (پ۲۰ العنکبوت ۴۵)

مسئلہ نمبر ۳۹.....مزامیر کے ساتھ قرآن پڑھنا کفر ہے اگر موذن میں قرآن سنا سمع ہے اگرچہ یہ پایا جانا نہیں بلکہ ریکارڈ میں جس قسم کی آواز بھری ہوتی ہے وہی اس سے نکلتی ہے اگر بارہ بجے کی آواز بھری جائے تو بارہ بجے کی آواز سننے میں آئے گی اور یہی تو نہیں تو نہیں مگر اذان موذن عموماً لہو و لعب کی مجالس میں بہلایا جاتا ہے اور ایسی جگہ قرآن مجید پڑھنا سخت ممنوع ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۰.....کسی سے نماز پڑھنے کو کہا اس نے جواب دیا نماز پڑھتا تو ہوں مگر اس کا کچھ نتیجہ نہیں یا کہا تم نے نماز پڑھی کیا فائدہ ہوا یا کہا نماز پڑھ کے کیا کروں اور کس کے لئے پڑھوں ماں باپ تو مر گئے یا کہا بہت پڑھ لی اب دل گھبرا گیا یا کہا کیا پڑھنا نہ پڑھنا دونوں برابر ہے غرض اسی قسم کی بات کہ جس سے فرضیت کا انکار سمجھا جاتا ہو یا نماز کی تحقیر ہوتی ہو یہ سب کفر ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۱.....کوئی شخص صرف رمضان میں نماز پڑھتا ہے بعد میں نہیں پڑھتا اور کہتا ہے کہ یہی بات بہت ہے بلکہ جتنی پڑھ لی یہی زیادہ ہے کیونکہ رمضان میں ایک نماز ستر نماز کے برابر ہے ایسا کہنا کفر ہے اس لئے کہ اس سے نماز کی فرضیت کا انکار معلوم ہوتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۲.....اذان کی آواز سن کر یہ کہنا کیا شور پکار کھا ہے اگر یہ قول رد بدا انکار ہو کفر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۳.....روزہ رمضان نہیں رکھتا اور کہتا ہے کہ روز وہ ورکے جسے کھانا نہ ملتا ہو کہنا کہ جب اللہ نے کھانے کو دیا ہے تو بھوکے کیوں مریں یا اسی قسم کی اور باتیں جن سے روزہ کی سخت تحقیر ہو کہنا کفر ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۴.....علم دین اور علما کی توہین بے سبب یعنی محض اس وجہ سے کہ عالم علم دین ہے کفر ہے۔ یونہی عالم دین کی نقل کرنا مثلاً کسی کو منبر وغیرہ کسی اونچی جگہ پر بٹھائیں اور اس سے مسائل بطور استہزا دریافت کریں پھر اسے بھگیے وغیرہ سے ماریں اور مذاق بنائیں یہ کفر ہے۔ (عالمگیری) یونہی شرع کی توہین کرنا مثلاً کہے میں شرع و رع نہیں جانتا یا عالم دین جتلا کر فتویٰ پیش کیا گیا اس نے کہا میں فتویٰ نہیں مانتا یا فتویٰ کو زمین پر پٹک دیا۔

مسئلہ نمبر ۴۵.....کسی شخص کو شریعت کا حکم بتایا کہ اس معاملہ میں یہ حکم ہے اس نے کہا ہم شریعت پر عمل نہیں کریں گے ہم تو رسم کی پابندی کریں گے ایسا کہنا بعض مشائخ کے نزدیک کفر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۶.....شراب پیتے وقت یا زنا کرتے وقت یا جوا کھیلتے وقت یا چوری کرتے وقت بسم اللہ کہنا کفر ہے۔ دو شخص جھگڑ رہے تھے ایک نے کہا ــــ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ــــ دوسرے نے کہا ــــ لا حول ولا ــــ کومیں کیا کروں یا ــــ لاحول ــــ روٹی کی جگہ

کام نہ دیگا۔ یونہی ۔۔۔۔سبحان اللہ۔۔۔۔ اور ۔۔۔۔لا الہ اللہ۔۔۔۔ کے متعلق اسی قسم کے الفاظ کہنا کفر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴۷۔۔۔۔۔بیماری میں تنگ ہو کر کہنے لگا تجھے اختیار ہے چاہے کافر مار یا مسلمان مار یہ کفر ہے۔ یونہی مصائب میں مبتلا ہو کر کہنے لگا تو نے میرا مال لیا اور مروا دیا اور پلوا دیا اب کیا کرے گا اور کیا باقی ہے جو تو نے نہ کیا اس طرح بکنا کفر ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۸۔۔۔۔۔مسلمان کو کلمات کفر کی تعلیم و تلقین کرنا کفر ہے اگر چہ ٹھیلی اور مذاق میں ایسے کرے۔ یونہی کسی کی عورت کو کفر کی تعلیم کی اور یہ کہا کہ تو کافر ہو جاتا کہ شوہر سے پیچھا چھوٹے تو عورت کفر کرے یا نہ کرے یہ کہنا ہی کافر ہو گیا۔ (غایہ)

مسئلہ نمبر ۴۹۔۔۔۔۔ہولی اور دیوالی پوچنا کفر ہے کہ یہ عبادت غیر اللہ ہے۔ کفار کے میلوں تہواروں میں شریک ہو کر ان کے میلے اور جلوس مذہبی کی شان و شوکت بڑھانا کفر ہے جیسے رام لیلا اور جنم اشٹمی اور رام نومی وغیرہ کے میلوں میں شریک ہونا۔ یونہی ان کے تہواروں کے دن محض اس وجہ سے چیزیں خریدنا کہ کفار کا تہوار ہے یہ بھی کفر ہے جیسے دیوالی میں کھلونے اور مٹھائیاں خریدی جاتی ہیں کہ آج خریدا دیوالی منانے کے سوا کچھ نہیں۔ یونہی کوئی چیز خرید کر اس روز مشرکین کے پاس ہدیہ کر نا جبکہ مقصود اس دن کی تعظیم ہو تو کفر ہے۔ (فتاوی افریقہ) مسلمانوں پر اپنے دین و مذہب کا تحفظ لازم ہے دینی حمیت اور دینی غیرت سے کام لینا چاہئے۔ کافروں کے کفری کاموں سے الگ رہیں مگر افسوس کہ مشرکین تو مسلمانوں سے اجتناب کریں اور مسلمان ہیں کہ ان سے اختلاط رکھتے ہیں اس میں سراسر مسلمانوں کا نقصان ہے۔ اسلام خدا کی بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرو اور جس بات میں ایمان کا نقصان ہے اس سے دور بھاگو ورنہ شیطان گمراہ کر دے گا اور یہ دولت تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے گی پھر کف افسوس ملنے کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ اے اللہ ہمیں صراط مستقیم پر قائم رکھ اور اپنی ناراضی کے کاموں سے بچا اور جس بات میں تو راضی ہے اس کی توفیق دے تو ہر دشواری کو دور کرنے والا ہے اور ہر مشکل کو آسان کرنے والا

۔۔۔۔صلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و الہ و صحبہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین۔

فقیر ابو العلا محمد امجد علی اعظمی عفی عنہ
۱۴ ماہ مبارک رمضان المعظم ۱۳۴۸ھ

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

تاریخی مادے سنِ اشاعت بہارِ شریعت

مصنف: صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی اعظمی قدس سرہٗ

ناشر: مکتبۂ اعلیٰ حضرت، لاہور

بفرمائش: محترم مولانا محمد اجمل قادری صاحب دامت فضلہ اللہ تعالیٰ

استخراج شدہ: ملک محبوب الرسول قادری، ایڈیٹر ماہنامہ ''سوئے حجاز'' لاہور

تاریخی مادے بحساب سنِ اشاعت ہجری 1425ھ

(1) اجتماعی عقد و کشا، فقہی انسائیکلوپیڈیا — 1425ھ

(2) اچھوتا علم فقہ کا خزانہ — 1425ھ

(3) ڈربا، بہارِ شریعت — 1425ھ

(4) لعل بے بہا، ادب اسلام شش فقہ — 1425ھ

(5) ضابطہ - فقہی انسائیکلوپیڈیا آف اسلام — 1425ھ

تاریخی مادے بحساب سنِ اشاعت عیسوی 2004ء

(1) ماشاء اللہ فصل بہار، بہارِ شریعت — 2004ء

(2) از بابِ مکتبۂ اعلیٰ حضرت — 2004ء

(3) عجم حکیم بے بدل، بہار دانش، بہارِ شریعت — 2004ء

(4) بالا، صدر الصدور مولانا امجد علی اعظمی — 2004ء

(5) فقہی بصیرت، صاحب علم، صاحب عمل، صدر الصدور — 2004ء

WWW.NAFSEISLAM.COM

تاریخی مادے سنِ اشاعت بہارِ شریعت
مصنف: صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی اعظمی قدس سرہٗ
ناشر: مکتبۂ اعلیٰ حضرت، لاہور
بفرمائش: محترم مولانا محمد اجمل قادری صاحب دامت فضلہ اللہ تعالیٰ
استخراج شدہ: ملک محبوب الرسول قادری، ایڈیٹر ماہنامہ ''سوئے حجاز'' لاہور